2017 مکمل فائل

مدیر شیخ حسن الهاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند
+919358002993

کتاب کیلئے رابطہ کریں
+919756726786

محمد اجمل مفتاحی مئوناتھ بھنجن یوپی انڈیا

https://www.facebook.com/groups/freeamliyatbooks/

محسنِ ملت استاذ العالمین ایڈیٹر ماہنامہ طلسماتی دنیا حضرت مولانا حسن الہاشمی صاحب مدظلہ العالی کا شاگرد بننے کیلئے مندرجہ ذیل معلومات اور چیزیں نیچے دیئے ہوئے پتے پر بھیجیں۔

(1) اپنا نام (2) اپنے والد کا نام (3) اپنی والدہ کا نام (4) تاریخ پیدائش یا عمر
(5) مکمل پتہ (6) اپنا موبائل نمبر (7) گھر کا موبائل نمبر یا فون نمبر
(8) تعلیمی لیاقت کی وضاحت (9) 4/عدد پاسپورٹ سائز فوٹو
(10) HASHMI ROOHANI MARKAZ کے نام =/1000 روپے کا ڈرافٹ

مطلوبہ معلومات اور چیزیں بھیجنے کا پتہ

HASHMI ROOHANI MARKAZ , NEAR ALI MASJID

MOHALLA ABULMALI , DEOBAND , U.P.

PIN CODE NO. 247554

مزید معلومات کیلئے مندرجہ ذیل موبائل نمبروں پر رابطہ کریں !

مولانا حسن الہاشمی:- 9358002992

حسان عثمانی:- 9634011163 ، وقاص (مولانا کے بیٹے):- 9557554338

دفینوں پر قابض جنات سے نمٹنے کے روحانی گُر

ماہنامہ

طلسماتی دنیا

دیوبند

دفینہ نمبر

جنوری فروری ۲۰۱۷ء

فسانوں کے شوروغل میں ایک ٹھوس حقیقت

عاطف ہاشمی

دفینے کی کھوج اور دفینہ نکالنے کے معتبر طریقے

RS.60/=

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پاکستان سے
زرِتعاون سالانہ
1500 سو روپے انڈین

غیر ممالک سے
سالانہ زرِتعاون
1800 سو روپے انڈین

لائف ممبری ہندوستان میں
7 ہزار روپے

جلد نمبر ۲۳
شمارہ نمبر ۱،۲
جنوری، فروری ۲۰۱۷ء
سالانہ زرِتعاون ۳۰۰ روپے سادہ ڈاک سے
۵۰۰ روپے رجسٹرڈ ڈاک سے
فی شمارہ ۲۵ روپے
اس شمارے کی قیمت ۶۰ روپے

دل میں تو ضعف عقیدت کو کبھی راہ نہ دے
کوئی کچھ دے نہیں سکتا اگر اللہ نہ دے

یہ رسالہ دین حق کا ترجمان ہے۔ یہ کسی ایک مسلک کی وکالت نہیں کرتا۔

ایڈیٹر
حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند
موبائل 09358002992

موبائل 09756726786

موبائل نمبر: 09359882674
فون نمبر: 01336-224455
E-mail : hrmarkaz19@gmail.com

انتباہ

طلسماتی دنیا سے متعلق متنازعہ امور میں مقدمہ کی سماعت کا حق صرف دیوبند ہی کی عدالت کو ہوگا۔

(منیجر)

کمپوزنگ:
(عمر الٰہی، راشد قیصر)
ہاشمی کمپیوٹر
محلہ ابوالمعالی، دیوبند
فون 09359882674

اطلاع عام

اس رسالہ میں جو کچھ بھی شائع ہوتا ہے وہ ہاشمی روحانی مرکز کی دریافت ہے اس کے کسی کلی یا جزوی مضمون کو شائع کرنے سے پہلے ہاشمی روحانی مرکز سے اجازت لینا ضروری ہے، اس رسالے میں جو تحریریں ایڈیٹر سے منسوب ہیں وہ 'ماہنامہ طلسماتی دنیا' کی ملک ہیں اس کے کل یا جز کو چھاپنے سے پہلے ایڈیٹر سے اجازت حاصل کرنا ضروری ہے خلاف ورزی کرنیوالے کے خلاف قانونی کارروائی کی جاسکتی ہے۔ (منیجر)

بینک ڈرافٹ صرف
"TILISMATI DUNYA"
کے نام سے بنوائیں

پتہ: **ہاشمی روحانی مرکز**
محلہ ابوالمعالی دیوبند 247554

ہم اور ہمارا ادارہ
ہر مجرمین قانون، ملک اور اسلام کے غداروں سے اعلان بیزاری کرتے ہیں

TILISMATI DUNYA (Monthly)
HASHMI ROOHANI MARKAZ
MOHALLA, ABUL MALI DEOBAND 247554

پرنٹر پبلشر زینب ناہید عثمانی نے شعیب آفسیٹ پریس، دہلی سے چھپوا کر ہاشمی روحانی مرکز، محلہ ابوالمعالی، دیوبند سے شائع کیا۔

Printer Publisher Zenab Naheed Usmani Shoaib Offset Press Delhi

کیا اور کہاں

☆☆

طلسماتی دنیا کا ''دفینہ نمبر'' آپ کے ہاتھوں میں ہے، یہ نمبر بے شمار قارئین کی فرمائش پر نکالا گیا ہے۔ دفینے سے متعلق یہ علمی مواد ''صنم خانہ عملیات'' کا جزو بھی بنے گا، اس لئے بھی اسے پیش کرنا ضروری تھا اور قارئین کی فرمائش کا احترام بھی اپنی جگہ تھا۔ یہ موضوع غیر ضروری تو نہیں ہے لیکن ہمیں اس موضوع سے کوئی خاص دلچسپی نہیں ہے۔ پھر بھی قارئین کے حکم کی تعمیل اور ''صنم خانہ عملیات'' کی تکمیل کے لئے ہم نے اس نمبر کو مرتب کیا، جس کو ہم عملیات کی سب سے بڑی کتاب بنا کر دنیا کے سامنے پیش کرنا چاہتے ہیں اور جس کی تیاری مکتبہ روحانی دنیا پورے زور وشور کے ساتھ کر رہا ہے۔

قارئین کو یہ بات معلوم ہونی چاہئے کہ دفینے کے بارے میں فریب اور مکاری عام ہے۔ جو عاملین اس بارے میں کچھ بھی سوجھ بوجھ نہیں رکھتے وہ بھی عوام کو دھوکہ دیتے ہیں اور ازراہِ فریب ان سے پیسے بٹورتے ہیں۔ جب کہ دفینے اگر موجود ہوں اور عامل اس کو نکالنے کے فن سے واقف ہو تو اس کو نکالنے میں کچھ خرچ نہیں ہوتا۔ بے شک بعض جگہوں پر بھینٹ دینی ضروری ہوتی ہے لیکن بھینٹ کا دینا ہر جگہ ضروری نہیں ہوتا۔ لیکن دھوکے باز قسم کے عاملین بھینٹ کے نام پر اچھا خاصا پیسہ پہلے ہی وصول کر لیتے ہیں اور چوں کہ وہ دفینہ نکالنے کے ماہر نہیں ہوتے اس لئے بالآخر انہیں کوئی چقمہ دے کر رفو چکر ہو جاتے ہیں۔ اس طرح عوام الناس کے پیسے بھی برباد ہوتے ہیں اور دفینہ نکلنے کا خواب بھی ان کا پورا نہیں ہوتا۔ بہت سے غریب لوگ جن کو عامل یہ سنہرے خواب دکھا دیتا ہے تمہارے گھر میں مال دبا ہوا ہے اور یہ مال اتنی تعداد میں ہے کہ تمہارے سارے قرض بھی ادا ہو جائیں گے اور تمہاری آنے والی نسلیں بھی لکھ پتی اور کروڑ پتی بن جائیں گی، یہ سن کر وہ قرضوں پر رقمیں اٹھا لیتے ہیں اور عامل کی جیب بھر دیتے ہیں۔ عامل تو ناکامی کے بعد اپنی راہ لیتا ہے اور یہ بے چارے مزید مقروض ہو جاتے ہیں اور اس کے بعد یہ کسی دوسرے عامل کی تلاش شروع کر دیتے ہیں۔

اس سلسلے میں یہ بھی ایک فریب کافی حد تک پھیلا ہوا ہے کہ عامل شعبدوں کے ذریعہ بھی لوگوں کا بے وقوف بناتے ہیں اور انہیں مزید کنگال کر دیتے ہیں۔ کرتے یہ ہیں کہ کسی بھی جگہ چند سکّے دبا دیتے ہیں اور ان کے ہاتھوں میں یہ فن ہوتا ہے کہ ان سکوں کو دوسری کسی بھی جگہ نکال دیتے ہیں۔ مثلاً عامل نے زید کے گھر میں سو پچاس سکے سونے یا چاندی کے گاڑ دیئے، پھر ان کو بکر کے گھر سے نکال دیا۔ یہ ایک طرح کا شعبدہ ہے اور اس شعبدے سے اچھے خاصے سمجھ دار حضرات بھی بے وقوف بن جاتے ہیں۔ عامل اُن سکوں کو جو اس نے کسی اور جگہ دبائے تھے اُس گھر سے نکال دیتا ہے جہاں لوگوں کو دفینے کا یقین ہے۔ ان سکوں کو دیکھ کر جو اصلی ہوتے ہیں صاحب خانہ کی آنکھیں چکا چوندھ ہو جاتی ہیں، عامل ان سکوں کو اس لئے صاحب خانہ کے حوالے کر دیتا ہے کہ چوں کہ وہ اتنے پیسے کو صاحب خانہ سے بھینٹ کے نام پر وصول کر ہی چکا ہوتا ہے۔ اس کے بعد عامل صاحب خانہ سے کہتا ہے کہ اب جو مال میں نکالوں گا اس کو نکالنے کے لئے مجھے اپنے موکلوں کو بڑا نذرانہ پیش کرنا پڑے گا، ورنہ بات نہیں بنے گی۔ چاندی سونے کے سکے دیکھ کر گھر والوں کو پورا یقین ہو جاتا ہے عامل فن کار ہے اور وہ سکوں سے بھری ہوئی پوری دیگ نکال دے گا۔ چنانچہ وہ لاکھوں کا انتظام کر کے عامل کو تھما دیتے ہیں اور عامل کسی پتلی گلی سے نکل جاتا ہے، یہ فریب بھی پورے زور وشور کے ساتھ چل رہا ہے۔

ہم اُن تمام حضرات کو متنبہ کرتے ہیں جن کے گھروں میں دفینہ کا گمان ہے کہ دھوکے باز عاملوں سے ہوشیار رہیں اور خدا ترس عاملوں کی جستجو کریں۔ اگر عامل سچ مچ کا فن کار ہوگا تو وہ دفینے سے اپنا حصہ طے کرے گا، خرچ کے نام پر فریب نہیں دے گا۔ آپ خود سوچئے کہ جس عامل کو آدھا یا اس سے کچھ کم یا زیادہ مال ملنے والا ہو وہ بیس ہزار یا پچیس ہزار کی بات کیوں کرے گا؟ جب اس مال میں وہ شریک ہو گیا ہے تو اس کو خود اس کے نکالنے میں دلچسپی ہوگی اور وہ دفینہ نکالنے میں اپنی ساری صلاحیت کھپا دے گا۔ دفینے دنیا میں موجود ہیں لیکن اس سلسلے میں مکاریاں بہت پھیلی ہوئی ہیں۔ عوام و خواص کو چوکنا رہنا چاہئے اور کسی لالچ میں آ کر بیوقوف نہیں بننا چاہئے۔

لفظ لفظ موتی

☆ جب نیکی کر کے تجھے خوشی ہو اور برائی کر کے پچھتاوا ہو تو، تو مومن ہے۔ (ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

☆ اللہ پاک ہے اور صرف پاک مال قبول کرتا ہے۔

☆ آخرت کی لذت ہرگز اس کو نہیں ملتی جو شہرت اور عزت کا چاہنے والا ہو۔ (حضرت بشر حافیؒ)

☆ تعجب ہے اس پر جو تقدیر کو پہچانتا ہے اور پھر جانے والی چیز کا دکھ بھی کرتا ہے۔ (حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ)

☆ صدقہ رب کے غضب کو ٹھنڈا کرتا ہے اور بری موت کو دفع کرتا ہے۔ (ترمذی)

☆ یتیم کی پرورش کرنے والا جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔
(ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

ان باتوں پر عمل کریں اور خوش ہو جائیں

☆ اپنی زندگی میں ہر کسی کو ''اہمیت دو جو اچھا ہوگا'' وہ خوشی دے گا اور جو برا ہوگا وہ سبق سکھائے گا۔

☆ ہمیشہ خوش رہیں اور دوسروں کو خوش رکھنے کی کوشش کریں۔

☆ غلطی معاف کر دیں بدلہ نہ لیں، کیوں کہ بدلہ لینے والا اور بددعا دینے والا کمزور ہوتا ہے۔

☆ صرف اللہ سے مانگیں دوسروں سے کوئی امید نہ رکھیں، دینے والا اللہ ہی ہے۔

دوستی

☆ دوست پیار کے لئے ہوتے ہیں اور چیزیں استعمال کے لئے مگر بات تب بگڑتی ہے جب چیزوں سے پیار اور دوستوں کو استعمال کیا جاتا ہے۔

☆ دوست وہ نہیں ہے جو جان دیتا ہو، دوست وہ بھی نہیں جو مسکان دیتا ہو، دوست تو وہ ہے جو پانی میں گرا آنسو پہچان لے۔

☆ ایک اچھا دوست پہلے آنسو کو دیکھ لیتا ہے، دوسرے کو صاف کرتا ہے اور تیسرے کو روک لیتا ہے۔

☆ دوست کی کوئی بات بری لگے تو خاموش ہو جاؤ اگر وہ تمہارا دوست ہوا تو سمجھ جائے گا اور اگر نہ سمجھ سکا تو پھر تم سمجھ لینا کہ وہ تمہارا دوست نہیں۔

رہنما باتیں

☆ زندگی کے حسین لمحات واپس نہیں آتے لیکن اچھے لوگوں سے تعلقات اور ان سے وابستہ اچھی یادیں ہمارے دلوں میں زندہ رہتی ہیں۔

☆ شہد کے سوا ہر میٹھی چیز میں زہر ہے اور زہر کے سوا ہر کڑوی چیز میں شفا ہے۔

☆ رب کی محبت گناہ سے دور کر دیتی ہے اور گناہ کی محبت رب سے۔

☆ آنسو اس وقت مقدس ہوتے ہیں جب وہ کسی اور کے دکھ اور تکلیف کو محسوس کر کے نکلیں۔

☆ کامیابی حوصلوں سے ملتی ہے اور حوصلے دوستوں سے ملتے ہیں، دوست مقدر سے ملتے ہیں اور مقدر انسان خود بناتا ہے۔

☆ کوئی پیار کرنے والا اگر دکھ دے اور آپ کی آنکھوں میں آنسو آجائیں تو اس یقین کے ساتھ آنسو صاف کر لینا کہ اس پل میں وہ تم سے کہیں زیادہ رویا ہوگا۔

☆ عروج اور زوال زندگی کا حصہ ہیں کیوں کہ جب آپ عروج پر ہوتے ہیں تو آپ کو پتہ چلتا ہے کہ آپ کے دوست کون ہیں؟

☆ خوبصورت کل کبھی نہیں آتا، جب وہ آتا ہے تو وہ آج ہی ہوتا ہے، خوبصورت کل کی تلاش میں آج کے خوبصورت دن کو ضائع مت کرو۔

☆ عقل مندی کی پہچان غصے کے وقت ہوتی ہے۔

☆ خوش کلامی ایسا ہتھیار ہے جس سے دل جیتا جاتا ہے۔

☆ دنیا میں وہی لوگ عظیم ہوتے ہیں جن کی محبت سچی ہوتی ہے۔

انمول موتی

☆ کوشش کرنے سے نیند آتی ہے اور بغیر کوشش کے موت۔

☆ موت سے نہ ڈرو کہ یہ ایک بار آتی ہے، زندگی کی فکر کرو جو دوبارہ نہیں ملے گی۔

☆ میت نے قبر میں اترتے ہوئے کوئی مزاحمت نہیں کی جب کہ اس کی یادوں نے دفن ہونے سے انکار کردیا۔

☆ اگر کفن کا رنگ مرنے والے کے کردار کی مناسبت سے ہوتا تو بیشتر لوگوں کے کفن کا رنگ کالا ہوتا۔

☆ عورتیں اپنا سادہ ترین لباس مرنے کے بعد پہنتی ہیں۔

☆ دولت مند موت سے اور غریب زندگی سے گھبراتا ہے۔

☆ انسان کے لئے مچھر مارنا جتنا آسان تھا اب مچھر کے لئے بھی انسان کو مارنا اتنا ہی آسان ہے۔

اقوالِ زرّیں

☆ مظلوم کی آہ سے بچو یہ سیدھی عرش تک جاتی ہے۔

☆ اللہ سے ڈرتے رہو جس کی صفت یہ ہے کہ اگر تم بات کرو تو وہ سنتا ہے اور اگر دل میں رکھو تو وہ جانتا ہے۔

☆ گھڑی اگر رک بھی جائے تو وقت نہیں رکتا۔

☆ خوبصورتی شکل وصورت سے نہیں علم وادب سے ہوتی ہے۔

☆ زمین کے اوپر عاجزی کے ساتھ رہنا سیکھ لو زمین کے نیچے سکون سے رہ پاؤ گے۔

☆ عورت کے حقوق کا سب سے بڑا علمبردار اسلام ہے۔

☆ مال کو ضائع نہ کرو مال ضائع کرنے والے شیطان کے بھائی ہیں۔

☆ ڈوبنے والے کے ساتھ ہمدردی کا یہ مطلب نہیں کہ تم خود بھی ڈوب جاؤ بلکہ تیر کر اس کو بچانے کی کوشش کرو۔

☆ تم اپنے کردار کو اتنا بلند کرو کہ دوسرے لوگ دیکھ کر کہیں اگر امت ایسی ہے تو نبی کیسے ہوں گے۔

☆ دنیا میں آزادی انسان کا بنیادی حق ہے۔

☆ کم کھانا، کم سونا، کم بولنا زندگی کے بہترین اصول ہیں۔

☆ جو لوگ تمہارے دوست بننا چاہتے ہیں ان کے دوست بنو۔

☆ نفرت دل کا پاگل پن ہے۔

☆ دوسروں کی فکر میں اپنے آپ کو مت بھول۔

☆ گناہ کے بعد ندامت بھی توبہ کی شاخ ہے۔

☆ صدقہ دینے کے لئے اگر کچھ نہ ہو تو اچھی بات کہہ دیا کرو اگر

یہ توفیق بھی نہ ہو تو کسی کو نقصان نہ پہنچاؤ۔

☆ کمزور انسان کبھی معاف نہیں کر سکتا، معاف کرنا مضبوط لوگوں کی صفت ہوتی ہے۔

☆ جب تمہیں ذکر اللہ سننا اچھا لگنے لگے تو جان لو کہ تمہیں اللہ سے اور اللہ کو تم سے محبت ہوگئی ہے۔

☆ دولت سے کتابیں خرید سکتے ہو علم نہیں۔

☆ ایک اور نیک بنو، غازی اور نمازی بنو۔

☆ دوستی ایک آسمان ہے جس پر پیار کے تارے چمکتے ہیں۔

☆ دوستی ایک سورج ہے جس کی کرنیں ہر سو پھیلی ہوئی ہیں۔

☆ مقابلے کا پہلا میدان تمہارا اپنا نفس ہے، اس سے جنگ کر کے خود کو آزما لو کہ تم آزاد ہو یا غلام۔

☆ دوستی ایک چاند ہے جس سے پوری دنیا میں اجالا ہے۔

☆ دوستی ایک دریا ہے جس میں خلوص کا پانی بہتا ہے۔

☆ زبان اکثر آدمی کو مصیبت تک پہنچاتی ہے۔

☆ بدکلامی جانوروں کو بھی پسند نہیں۔

سنہرے اقوال

☆ ہر اچھی رفاقت بننے کا ثواب صدقہ کے برابر ہے۔

☆ قیامت کے دن لوگوں میں سب سے زیادہ میرے قریب وہ شخص ہوگا جو مجھ پر سب سے زیادہ درود پڑھنے والا ہے۔

☆ گناہ کو پھیلانے کا ذریعہ بھی مت بنو کیوں کہ ہوسکتا ہے کہ آپ تو توبہ کرلو، مگر جس کو آپ نے گناہ پر لگایا ہے وہ آپ کی آخرت کی تباہی کا سبب بن جائے۔

☆ لوگوں سے اس طریقہ سے ملو کہ اگر مرجاؤ تو تم پر روئیں اور زندہ رہو تو تمہارے مشتاق ہوں۔

☆ آنسو اس وقت مقدس ہوتے ہیں جب وہ کسی اور کے دکھ اور تکلیف کو محسوس کر کے نکلیں۔

☆ بچہ دنیا میں صرف ایک "ہنر" لے کر آتا ہے اور وہ ہے "رونا" بچہ رو رو کر اپنی ماں سے ہر بات منوا لیتا ہے مگر کتنے بدنصیب ہوں گے ہم لوگ اگر ہم رو رو کر اس رب سے اپنے گناہوں کی بخشش نہ کروا سکیں جو ایک ماں سے ستر گنا زیادہ محبت ہم سے کرتا ہے۔

☆ نماز نہیں تو زندہ رہنا بیکار ہے۔

☆ زندگی میں لوگ کوشش نہیں کرتے وہ کبھی کامیاب نہیں ہوتے۔

☆ انسان کی پہچان اچھا لباس نہیں، اچھا اخلاق اور اس کا ایمان ہے۔

☆ گناہ کا موقع نہ ملنا بھی اللہ کی نعمتوں میں سے ایک ہے۔

☆ جہاں اپنی بات کی قدر نہ ہو وہاں چپ رہنا بہتر ہے۔

☆ لوگ پیار کے لئے ہوتے ہیں اور چیزیں استعمال کے لئے بات تب بگڑتی ہے جب چیزوں سے پیار کیا جائے اور لوگوں کو استعمال کیا جائے۔

☆ ہر رشتہ معصوم پرندے کی طرح ہوتا ہے اگر سختی سے پکڑو گے تو مر جائے گا، نرمی سے پکڑو گے تو اڑ جائے گا لیکن محبت سے پکڑو گے تو ساری عمر ساتھ نبھائے گا۔

☆ ہمیشہ اپنے خالق سے مانگو جو دے تو "رحمت"، نہ دے تو "حکمت"، مخلوق سے مت مانگو جو دے تو "احسان" نہ دے تو "شرمندگی"

☆ اس رب سے ڈرتے رہو جس کی صفت یہ ہے کہ تم بات کرو تو وہ سنتا ہے اور اگر دل میں رکھو تو وہ جانتا ہے۔

مشعل راہ

☆ اگر تم کسی کو اپنانا چاہتے ہو تو اپنے دل میں قبرستان کھود لو تاکہ اس میں اس کی برائیاں دفن کرسکو۔

☆ کسی سے محبت کرنا اور اسے کھو دینا محبت نہ کرنے سے بہتر ہے۔

☆ جو محبتوں کی قدر نہیں کرتے وہ نفرت کا نشانہ بنتے ہیں۔

☆ جو لوگ درد کو سمجھتے ہیں وہ کبھی درد کی وجہ نہیں بنتے۔

☆ اس شخص کا دل کبھی مت توڑو جو آپ سے محبت کرتا ہو۔

☆ بے کار محبت ہوتی ہے وہ جس میں خلوص نہ ہو۔

سنہری باتیں

☆ امام کعبہ سمیت دنیا کے ۷۰ علماء کرام نے "ہیلو" کرنے یا کہنے کو حرام قرار دیا ہے کیوں کہ "ہل" کے معنی "جہنم" کے ہیں اور ہیلو کے

معنی ''جہنمی''

☆ دنیا کے سب سے دکھی الفاظ سب سے مزاحیہ شخص چارلی نے کہے تھے اس نے کہا۔

''مجھے بارش میں چلنا بہت پسند ہے اس لئے کہ کوئی میرے آنسو نہ دیکھ لے۔''

☆ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔''تم اپنی انگلیوں پر تسبیح کیا کرو کیوں کہ قیامت والے دن یہ تمہاری گواہی دیں گی۔

انسان

☆ انسان کا دل بھر آتا ہے تو وہ برسات کی صورت میں رو دیتا ہے۔

☆ پہاڑ جب غموں کا بوجھ برداشت نہیں کر پاتا تو آتش فشاں کے روپ میں اپنا زہر اُگل دیتا ہے۔

☆ پھول غموں کی دھوپ میں مرجھا جاتا ہے۔

☆ دنیا میں جاندار اور بے جان چیزیں اندر کے دکھ نکال باہر کرتی ہے مگر انسان کتنا بے بس ہے وہ بادل نہیں کہ برس پڑے، وہ پہاڑ نہیں کہ پھٹ جائے، پھول نہیں کہ مرجھا جائے، آخر انسان ہے کیا؟

خوب صورت بات

امام غزالی فرماتے ہیں:

☆ سب انسان مردہ ہیں، زندہ وہ ہیں جو علم والے ہیں۔

☆ سب علم والے سوئے ہوئے ہیں مگر بیدار وہ ہیں جو عمل والے ہیں۔

☆ تمام عمل والے گھاٹے میں ہیں، فائدے میں وہ ہیں جو اخلاص والے ہیں۔

☆ سب اخلاص والے خطرے میں ہیں صرف وہ کامیاب ہیں جو تکبر سے پاک ہیں۔

حضرت عمر بن خطابؓ کی ۶ نصیحتیں

(۱) جو آدمی زیادہ ہنستا ہے اس کا رعب ختم ہو جاتا ہے۔

(۲) جو مذاق زیادہ کرتا ہے لوگ اس کو ہلکا اور بے حیثیت سمجھتے ہیں۔

(۳) جو باتیں زیادہ کرتا ہے اس کی لغزشیں زیادہ ہو جاتی ہیں۔

(۴) جس کی لغزشیں زیادہ ہو جاتی ہیں اس کی حیا کم ہو جاتی ہے۔

(۵) جس کی حیا کم ہو جاتی ہے اس کی پرہیزگاری کم ہو جاتی ہے۔

(۶) جس کی پرہیزگاری کم ہو جاتی ہے اس کا دل مردہ ہو جاتا ہے۔

منتخب اشعار

اشک جو تونے دیئے تھے ہیں ابھی تک محفوظ
میری آنکھوں کی ذرا دیکھ امانت داری

☆

لازم نہیں کہ شب کو ملے ایک سا جواب
آؤ نا ہم بھی سیر کریں کوہِ طور کی

☆

ملے کوئی بھی ترا ذکر چھیڑ دیتے ہیں
کہ جیسے سارا جہاں رازدار اپنا ہے

☆

کہہ رہا ہے موجِ دریا سے سمندر کا سکوت
جس میں جتنا ظرف ہے وہ اس قدر خاموش ہے

☆

آگئے ذرا دیکھو اشک تعزیت کرنے
شہر دل میں لگتا ہے پھر سے مرگیا کوئی

☆

ہوئی جو شام تو آنکھوں میں بس گیا پھر تو
کہاں گیا ہے مرے شہر کے مسافر تو

بڑی باتیں

☆ خواہشات کی یلغار انسان کو کمزور بنا دیتی ہے۔ (سقراط)

☆ آپ سیکھنا چاہیں تو آپ کی ہر غلطی آپ کو سبق دے سکتی ہے۔
(ارسطو)

☆ دنیا میں کئی عجوبے ہیں لیکن انسان سے بڑا عجوبہ کوئی نہیں ہے۔
(سوفکس)

☆☆☆☆☆

قسط نمبر: ۷

ذکر کا ثبوت قرآن حکیم سے

رہبر کامل حضرت مولانا ذوالفقار علی نقشبندی

لفظ ذکر کا استعمال

ذکر کا لفظ اللہ تعالیٰ یاد کے لئے بھی استعمال ہوا، چنانچہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں (فَاذْكُرُونِيْ اَذْكُرْكُمْ) تم میرا ذکر کرو میں تمہارا ذکر کروں گا، چنانچہ حدیث پاک میں آتا ہے "وان ذکرنی فی ملأ ذکرته فی ملأ خیر امنه" اور اگر مجھے کسی محفل میں بندہ یاد کرتا ہے تو میں اس بندہ کو اس سے بہتر یعنی فرشتوں کی محفل میں یاد کرتا ہوں۔" وان ذکرنی فی نفسه ذکرته فی نفسی" اگر وہ مجھے اپنے دل میں یاد کرتا ہے تو میں اس بندے کو اپنے دل میں یاد کرتا ہوں تو یہاں ذکر سے مراد (یاد) ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں (اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِيْ) نماز قائم کر امیری یاد کی خاطر، تو نماز کا بھی اصل مقصود اللہ تعالیٰ کی یاد ہے۔

ذکر کی دو قسمیں ہیں

آج ذکر کے جو معنی ہم اس محفل میں لیں گے اس کا مطلب اللہ کی یاد ہے، اب اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے کے دو طریقے ہیں۔

(۱) ایک تو یہ کہ انسان زبان سے اللہ تعالیٰ کو یاد کرے۔

(۲) اور دوسرا یہ کہ انسان اپنے دل میں اللہ کو یاد کرے۔

زبان سے یاد کرنے کو لسانی ذکر کہتے ہیں اور دل میں یاد کرنے کو قلبی ذکر کہتے ہیں، لسانی ذکر تو یہ ہوا کہ انسان کی زبان سے خیر کی باتیں نکلیں، سبحان اللہ، الحمد للہ، اللہ اکبر، لا اِلٰہ اِلَّا اللہ، استغفار، درود شریف، یہ جتنے کلمات زبان سے نکلتے ہیں یہ سب ذکر میں داخل ہیں تو اس کو لسانی ذکر کہا جاتا ہے اور جب انسان اپنے دل میں اللہ تعالیٰ کو یاد کرتا ہے تو اس کو قلبی ذکر کہا جاتا ہے، حدیث پاک میں قلبی ذکر کے لئے ذکر سری کا لفظ بھی آیا ہے۔ ذکر خفی کا بھی لفظ آیا ہے، ذکر خامل کا بھی لفظ آیا ہے تو یہ تمام الفاظ قلبی ذکر کے لئے حدیث پاک میں استعمال ہوئے ہیں۔

یاد کا مقام کیا ہے؟

اگر آپ غور کریں تو کسی کی یاد ہمیشہ انسان کے دل میں ہوتی ہے، زبان سے تو اس کا اظہار ہوتا ہے، آپ غور کیجئے! جب کوئی ماں اپنے بچے کو خط لکھوائے جو دور گیا ہوا ہو تو ہمیشہ یہ لکھواتی ہے کہ بیٹا! میرا دل تجھے بہت یاد کرتا ہے، اس نے کبھی یہ نہیں لکھوایا کہ بیٹا! میری زبان تجھے بہت یاد کرتی ہے، کبھی کسی دوست نے دوسرے دوست کو لکھا کہ میری زبان تجھے بہت یاد کرتی ہے؟ ہمیشہ یہی بات کہی جائے گی کہ بھائی میرا دل تجھے بہت یاد کرتا ہے تو یہاں سے معلوم ہوا کہ یاد کا مقام انسان کا دل ہے، زبان سے تو اس کا اظہار ہوتا ہے، اصل یاد دل میں ہوتی ہے۔

وہ جن کا عشق صادق ہو وہ کب فریاد کرتے ہیں
لبوں پہ مہر خاموشی دلوں میں یاد کرتے ہیں

تو جب انسان کے دل میں سچی محبت ہوتی ہے تو زبان تو خاموش ہوتی ہے اور دل میں یاد ہوتی ہے۔

ذکر کی قسموں کا قرآن پاک سے ثبوت

قرآن مجید میں بھی ذکر کی یہی دو قسمیں بتائی ہیں، چنانچہ قرآن مجید کی ایک آیت ہے، اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں (وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ) ذکر کر اپنے رب کا اپنے نفس میں، اپنی سوچ میں، اپنے دھیان میں۔ "اَیْ فِیْ قَلْبِكَ" مفسرین نے لکھا ہے کہ یہاں مقصد یہ کہ تو اپنے دل میں اللہ کو یاد کر، اب دل میں اللہ تعالیٰ کو کیسے یاد کریں؟ آگے اس کی تفصیل بتائی گئی (تَضَرُّعًا وَّخِيْفَةً) گڑگڑاتے ہوئے اور بہت خفی انداز سے، کسی کو پتہ ہی نہ چلے، چنانچہ تفسیر معارف القرآن میں حضرت مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ قرآن پاک کے ان الفاظ سے ذکر قلبی کا ثبوت ملتا ہے۔

اور اس کے بعد فرمایا کہ (دُونَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ) اور تم آہستہ مناسب آواز میں بھی ذکر کر سکتے ہو تو یہ ذکر لسانی کا ثبوت ملتا ہے مگر وہ فرماتے ہیں کہ ذکر قلبی کا تذکرہ چونکہ پہلے کیا گیا اس لئے ذکر قلبی کو ذکر لسانی کے اوپر فضیلت ہے، حدیث پاک میں آتا ہے جس ذکر کو فرشتے سنتے ہیں اور جس ذکر کو فرشتے نہیں سنتے یعنی ذکر لسانی کو وہ سنتے ہیں، ذکر قلبی کو نہیں سنتے، تو حدیث پاک میں فرمایا کہ جس ذکر کو فرشتے نہیں سنتے اس ذکر سے جس کو وہ سن لیتے ہیں ۷۰ گنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے تو گویا دل میں اللہ کو یاد رکھنا اس کی ۷۰ گنا فضیلت زیادہ ہے۔

ذکر قلبی ہر حال میں

یہ ذکر قلبی انسان لیٹے، بیٹھے، چلتے، پھرتے، ہر وقت کر سکتا ہے، لیکن زبان کو تو اور بہت سارے کام کرنے ہیں۔

مثال کے طور پر ایک آدمی کھانا کھا رہا ہے تو وہ کھانے کے دوران زبان سے کیسے اللہ کا ذکر کر سکتا ہے، وہ کھانا کھائے گا یا پھر زبان سے ذکر کرے گا، لیکن آپ غور کریں کہ کھانا کھانے کے دوران دل تو سوچتا رہتا ہے، دل میں خیالات کا تانا بانا تو چلتا رہتا ہے، اچھا اسی طرح ایک آدمی لیکچر دے رہا ہے، اب وہ لیکچر کے دوران زبان سے کیسے ذکر کر سکتا ہے، زبان تو مصروف ہے، ایک آدمی اپنا کاروبار کر رہا ہے، اب وہ کاروبار کے دوران اپنی زبان سے ذکر کیسے کر سکتا ہے، اس کو تو گاہک سے بات کرنی ہے اس کو تو سودا طے کرنا ہے، اس کو تو بھاؤ طے کرنا ہے، لہٰذا وہ تو زبان سے ذکر نہیں کر سکتا ہے اور دوسری طرف اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میرے وہ نیک بندے جن کو خرید و فروخت میری یاد سے غافل نہیں کرتی، یہ بھی شرط لگادی اور زبان سے خرید و فروخت کے دوران ذکر کر بھی نہیں کر سکتے، فرض کرو بندہ کپڑے بیچتا ہو، اب اس کا ایک (Customer) اس کے پاس آئے اور کہے جی! آپ کو کپڑا بیچنا ہے، یہ کہے اللہ اللہ جناب میں کپڑا خریدنے کے لئے آیا ہوں، بتائیں کہ آپ کو کپڑا بیچنا ہے یا نہیں وہ کہے اللہ اللہ وہ کہے گا جناب آپ کیا (Rate) لگائیں گے، یہ کہے اللہ اللہ کہ مجھے تو یہ کہا گیا کہ میں خرید و فروخت کے دوران اللہ کے ذکر سے غافل نہ رہوں، اب یہ اللہ اللہ ہی ہر سوال کے جواب میں کہتا رہے تو وہ تو پھر کہے گا جھلا جھلا بے وقوف آدمی ہے تو کیسے کام کرے گا۔

تو اس کا یہ مطلب ہوا ہم اس وقت زبان سے ذکر نہیں کر سکتے، ہاں دل میں اللہ کو یاد ضرور کر سکتے ہیں، زبان سے بیٹھ کر بھاؤ طے کریں گے اور دل میں اللہ تعالیٰ سے غافل نہ ہوں، یہ اصل چیز ہے۔

زبان ذکر کا لوگوں کو پتہ چل سکتا ہے لیکن قلبی ذکر کا کسی کو پتہ نہیں چل سکتا، جب تک کہ ذکر کرنے والا خود ہی نہ بتائے، اچھا کسی کو کیا پتہ کہ کون کیا سوچ رہا ہے، کوئی بتا سکتا ہے؟ پتہ نہیں چلتا۔

دل دریا سمندروں ڈھونڈے کون دلاں دیاں جانے ہو

دل تو دریا ایسے کہ دل تو سمندر سے بھی زیادہ گہرے ہیں تو دلوں کی گہرائی تو کوئی نہیں جانتا سوائے اللہ کے، تو اس لئے ذکر قلبی سے مراد دل سے اللہ تعالیٰ کو یاد کرنا ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہر وقت کیسے ذکر کرتے تھے؟

آپ یہ جو دل میں اللہ تعالیٰ کو یاد کرنا ہے، یہی نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عادت مبارکہ تھی۔ چنانچہ حدیث پاک میں آتا ہے کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام قلبی طور پر ہر وقت اللہ تعالیٰ کی یاد میں رہتے تھے۔ ''کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یذکر اللہ تعالیٰ فی کل احیان '' کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ''تنام عینای ولاینام قلبی '' میری آنکھیں تو سوجاتی ہیں میرا دل نہیں سوتا، دل ذکر کرتا رہتا ہے۔

اس ذکر قلبی کا کرنا ہمارے لئے بھی ضروری ہے، زبان کے تو اور بھی کام ہیں، دل کا کیا کام، تو دل لیٹے بیٹھے ہر وقت اللہ کو یاد کر سکتا ہے، اب اس کی ذرا مثال سمجھ لیں! تاکہ یہ بات سمجھنا آسان ہو جائے۔

ایک مثال

دو بھائی ہیں ان پر کوئی مقدمہ بن گیا، اب ان میں سے بڑا بھائی کہتا ہے کہ بھائی میں تو جاتا ہوں عدالت میں، آپ پیچھے گھر کے کام کاج سنبھال لینا، تو بڑا بھائی تو چلا گیا، چھوٹا بھائی اب اپنی دوکان پر جا رہا ہے تو راستے بھر گاڑی میں یہی سوچتا ہے کہ آج مقدمے کا کیا فیصلہ ہوتا ہے، آج پتہ نہیں ہمارے جو گواہ ہیں وقت پر پہنچتے ہیں یا نہیں، آج جج صاحب کیا کہتے ہیں؟ وکیل کیا کہتے ہیں؟ آج ہمارے مخالف کیا کہتے ہیں؟

اب وہ جا تو رہا ہے اپنی دوکان پر لیکن پورے راستے میں یہ (Story) اس کے دماغ میں چل رہی ہے وہ بیٹھے سارے تانے بانے بن رہا ہے حتی کہ شام کو جب یہ واپس آتا ہے تو آتے ہی اپنے بھائی سے مل کر پوچھتا ہے کہ بتاؤ کیا فیصلہ ہوا؟ میں تو سارا دن آپ ہی کو یاد کرتا رہا اس کا کیا مطلب ہوا؟ اس نے بھائی کا نام عبداللہ عبداللہ رٹا تھا؟ نہیں، اس کا مطلب یہ تھا کہ اس کے دل میں بھائی کا دھیان رہا۔

جس طرح اس بندے کے دل میں سارا دن اپنے بھائی کا دھیان رہا اسی طرح مومن کے دل میں سارا دن اللہ کا دھیان رہنا چاہئے، اب اس میں کونسی بات ہے جو سمجھ میں نہیں آتی، ہم تو حیران ہوتے ہیں جو پوچھتے ہیں جی یہ ذکر قلبی کیا چیز ہوتی ہے؟ بھائی اگر آپ اس نعمت سے محروم ہیں اور آپ کو نہیں ملی تو اس کا کیا مطلب ہے اس نعمت کے وجود سے انکار کر دیا جائے، یہ کہاں کا انصاف ہوا۔

کس کی اطاعت نہ کرنے کا حکم ہے

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں (وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا) تم اس کی اطاعت نہ کرو جس کے دل کو ہم نے اپنے ذکر سے غافل کر دیا، یہ قرآن مجید میں ذکر قلبی کا ثبوت ہے کہ نہیں؟ کوئی انکار کر سکتا ہے اس کا؟ ماں نے بیٹا نہیں جنا، جو کہہ سکے کہ قرآن پاک میں قلبی ذکر کا تذکرہ نہیں ہے۔ (وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا) اور یہ الفاظ تو اردو میں بھی استعمال ہوتے ہیں، ہر اردو سمجھنے والا بھی اس آیت کا ترجمہ سمجھ سکتا ہے (وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا) آپ اس کی بات ہی نہ مانئے جس کے دل کو ہم نے اپنے ذکر سے غافل کر دیا تو معلوم ہوا کہ دل ذکر سے غافل بھی ہو جاتا ہے اور دل ذاکر شاغل بھی بن جاتا ہے اس لئے اس ذکر قلبی کو حاصل کرنے کے لئے ہر وقت ترغیب دی جاتی ہے، چونکہ ذکر قلبی حاصل ہو جاتا ہے تو لیٹے بیٹھے کھاتے پیتے، ہر وقت انسان کو اللہ تعالیٰ کا دھیان ہو جاتا ہے، پھر گناہوں سے بچنا آسان ہو جاتا ہے، پھر انسان خلاف شرع کوئی کام نہیں کرتا کیوں کہ دل میں ہر وقت اللہ کی یاد، اللہ کا دھیان رہتا ہے، اس ذکر قلبی کو حاصل کرنے کے لئے مشائخ محنت بتاتے ہیں کہ کیسے محنت کی جائے، تو ذکر قلبی نصیب ہوتا ہے اور یہ بھی ذہن میں رکھئے کہ زبان تو ذکر کرے گی تو تھک جائے گی، تھوڑی دیر بعد دل تو نہیں تھکتا، دل تو جتنا یاد کرے اپنے محبوب کو اتنا زیادہ سکون پاتا ہے اس لئے کہنے والے نے کہا۔

نہ دنیا سے نہ دولت سے نہ گھر آباد کرنے سے
تسلی دل کو ہوتی ہے خدا کو یاد کرنے سے

تو اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے سے دل کو تسلی مل جاتی ہے، سکون مل جاتا ہے، اطمینان نصیب ہو جاتا ہے، اس کو طمانیت قلب کہتے ہیں۔

دنیا والے سکون کی خاطر کیا کرتے ہیں؟

آج دنیا کے لوگ دنیا کی پریشانیوں سے چھٹکارا پانی کے لئے (Meditation) کرتے پھرتے ہیں، اب (Meditation) کرنے والوں سے ذرا پوچھیں کہ کیا کرتے ہیں، یہ اپنے کلب میں جائیں گے اور آنکھیں بند کر کے یہ اپنے جسم کے کسی ایک حصہ پر غور کرنا شروع کر دیں گے، اپنی توجہ کسی ایک نقطے پر مرکوز کر لیں گے، اب اپنی توجہ کسی ایک نقطہ پر مرکوز کر لینے سے تھوڑی دیر میں دماغ کے اندر جو (Stress) (تناؤ) ہوتے ہیں وہ ختم ہو جاتے ہیں تو وہ سوچتے ہیں کہ ہمیں سکون مل گیا، تو یہ کتنی ادھوری سی بات ہے۔

☆☆☆☆☆

تحریر: احمد علی نقوی

نماز استغاثہ

ملکی حالات بیرونی واندرونی انتہائی خراب ہیں۔ دعا ہے کہ اس وطن کو ہمیشہ رب ذوالجلال قائم دوائم رکھے دشمنوں کو منہ کی کھانی پڑے جب میں یہ مضمون لکھ رہا تھا تو سننے کو بہت خوفناک اور عجیب وغریب خبریں مل رہی تھیں۔ اس دور میں ہر شخص پریشان ہے چاہے روزگار کا مسئلہ ہو، صحت، عزت یا بچوں کی شادی ایسی تمام پریشانیوں سے نجات اور حل کے لئے نماز استغاثہ ارسال کررہا ہوں جس۔ سے ہر مومن فائدہ اٹھاسکتا ہے۔

نماز استغاثہ: مکارم الاخلاق میں ہے کہ جب تم رات کو سونے لگو تو ایک پاک صاف برتن پانی سے بھر کے اپنے پاس اور پاک کپڑے سے اس کا منہ باندھ دو۔ جب رات کے آخری حصے میں نماز تہجد کے لئے اٹھے تو اس برتن میں سے تین گھونٹ پانی پیو اور بقایا پانی سے وضو کر کے قبلہ رخ ہو کر اذان واقامت کہو اور دو رکعت نماز ادا کرو۔ ان دو رکعتوں میں سورۂ حمد کے بعد جو سورہ چاہو پڑھو، جب حمد اور سورہ پڑھ لو تو رکوع میں جا کر پچیس مرتبہ کہو "یَا غِیَاثَ الْمُسْتَغِیْثِیْنَ" اے فریاد کرنے والوں کے فریاد رس، پھر رکوع سے سر اٹھا کر ذکر پچیس مرتبہ کرو اور سجدے میں جا کر بھی پچیس مرتبہ یہی کہو پھر دوسرے سجدے میں جا کر پچیس مرتبہ یہی کہو۔ اس کے بعد دوسری رکعت کے لئے کھڑے ہو جاؤ اور اسے بھی مذکورہ طریقے سے پورا کرو۔ اس طرح اس ذکر کی مجموعی تعداد تین سو ہو جاتی ہے۔ پھر تشہد وسلام پڑھ کر نماز کو تمام کرو۔ سلام کے بعد اپنا سر آسمان کی طرف بلند کر کے تیس مرتبہ کہو: "مِنْ عَبْدِ الذَّلِیْلِ اِلَی الْمَوْلَی الْجَلِیْلِ" ناچیز بندے کی طرف سے مرتبے والے مولا کی خدمت میں، اس کے بعد اللہ سے اپنی حاجت طلب کرو۔ جلد پوری ہوگی۔

نماز استغاثہ حضرت بتول: ایک روایت میں ہے کہ جب تمہیں کوئی حاجت درپیش ہو اور اس سے تمہارا دل گھبرا رہا ہو تو دو رکعت نماز ادا کرو، تشہد وسلام کے بعد تسبیح حضرت زہراؑ پڑھو اور پھر سجدہ میں سر رکھ کر سو مرتبہ پڑھو۔ "یَا مَوْلَاتِیْ یَا فَاطِمَۃُ اَغِیْثِیْنِیْ" "اے میری مخدومہ اے فاطمہ میری فریاد کو پہنچیں" پھر اپنا سر دایاں رخسار زمین پر رکھ کر سو مرتبہ یہی کہو۔ بعدہٗ پیشانی زمین پر رکھو اور سو مرتبہ یہی کہو۔ پھر اپنا بایاں رخسار زمین پر رکھ کر سو مرتبہ یہی کہو پھر سر سجدے میں سر رکھو اور سو مرتبہ یہی کہو اس کے بعد اپنی حاجات بیان کرو، یقیناً خداوند عالم یہ دعائیں ضرور قبول فرمائیں گے۔

مؤلف کہتے ہیں: شیخ حسن بن فضل بطریؒ مکارم الاخلاق میں فرماتے ہیں کہ نماز استغاثہ حضرت بتول کی ترکیب یہ ہے کہ دو رکعت نماز ادا کرنے کے بعد سر سجدے میں رکھ کر سو مرتبہ "یا فاطمۃ" کہو پھر دایاں رخسار زمین رکھ کر سو مرتبہ یہی کہو۔ پھر بایاں رخسار زمین پر رکھ کر سو مرتبہ یہی کہو، اب بار دیگر سر سجدے میں رکھ کر ایک سو دس مرتبہ یہی کہو اور پھر سجدے میں ہی یہ دعا پڑھو "یَا اٰمِنًا مِنْ کُلِّ شَیْءٍ وَّ کُلُّ شَیْءٍ مِنْکَ خَائِفٌ حَذِرٌ اَسْئَلُکَ بِاَمْنِکَ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ وَّ خَوْفِ کُلِّ شَیْءٍ مِّنْکَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ اَنْ تُعْطِیَنِیْ اَمَانًا لِنَفْسِیْ وَاَهْلِیْ وَمَالِیْ وَوَلَدِیْ حَتّٰی لَآ اَخَافَ اَحَدًا وَّلَا اَحْذَرَ مِنْ شَیْءٍ اَبَدًا اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔"

اے ہر چیز سے امان میں رکھنے والے اور ہر چیز تجھ سے خوف کھاتی اور ڈرتی ہے تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو ہر چیز سے امن میں ہے اور ہر چیز تجھ سے خوف کھاتی یہ کہ تو رحمت فرما سرکار محمد وآل محمد ﷺ پر اور یہ کہ تو امان میں رکھ مجھ کو میرے خاندان میرے مال اور اولاد کو یہاں تک کہ کسی سے نہ ڈروں نہ کبھی کسی چیز سے خوف کھاؤں ہمیشہ تک بے شک تو ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔" نیز اسی کتاب میں امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے روایت کی گئی ہے کہ آپ نے فرمایا جب بھی تم میں سے کوئی شخص اللہ کی بارگاہ میں استغفاثہ وفریاد کرے تو اسے دو رکعت نماز ادا کرنا چاہئے اور نماز کے بعد سر سجدے میں رکھ کر یہ دعا پڑھے۔

صنم خانہ عملیات کا ایک باب

مولانا حسن الہاشمی
فاضل دار العلوم دیوبند

ایک روایت کے مطابق زیر زمین جو کچھ بھی خزائن مدفون ہیں وہ سب جنات کے ہیں اور جنات ہی ان کی حفاظت کرتے ہیں، لہٰذا اگر ان خزانوں کے چکر میں اپنی عمر اور صلاحیتیں نہ ضائع کی جائیں تو اچھا ہے۔ لیکن چونکہ ہماری زیر ترتیب کتاب ''صنم خانہ عملیات'' کو ہمیں ایک مکمل کتاب بنا کر ہدیہ قارئین کرنا ہے۔ اس لئے اس موضوع کو بالکل نظر انداز کرنا مناسب نہیں تھا۔ صنم خانہ عملیات کی تکمیل کے پیش نظر ہمیں اس موضوع پر علمی مواد اکھٹا کرنا پڑا کہ جس موضوع سے ہمیں کوئی خاص دلچسپی نہیں ہے۔

آج کل یہ موضوع بہت گرم ہے، اس میں کوئی شبہ نہیں کہ بے شمار جگہوں پر خزانے مدفون ہیں۔ ہمارے ملک میں راجہ مہاراجہ اور شاہان مغل کے بنائے ہوئے بہت سے قلعوں میں آج بھی اتنے خزانے مدفون ہیں کہ ان سے ایک دنیا خریدی جاسکتی ہے لیکن اُن خزانوں تک انسانوں کی رسائی نہیں ہو پاتی، اکثر عاملین اس علم سے نابلد ہیں جو خزانہ تک پہنچنے اور اسے نکالنے کے لئے ضروری ہوتا ہے۔ عاملین انکل پچو سے کام کرتے ہیں اور اکثر اس بارے میں ناکام ہی رہتے ہیں، سب سے پہلے یہ ضروری ہے کہ عامل کو یہ اندازہ ہونا چاہئے کہ خزانہ کس جگہ ہے تاکہ خزانہ نکالنے کی کارروائی اسی جگہ کی جاسکے۔

دوسری بات یہ کہ خزانہ صرف کھدائی سے نہیں نکالا جاسکتا، جب تک اس خزانہ کا حصار نہ کردیا جائے کیوں کہ خزانوں پر اکثر و بیشتر جنات کا پہرہ ہوتا ہے اور انہیں خزانے کو اِدھر اُدھر کرنے کی مہارت ہوتی ہے۔ عامل کے لئے ضروری ہے کہ وہ زمین کی کھدائی سے پہلے خزانہ کا حصار کرے تاکہ خزانہ اسی جگہ موجود رہے جہاں وہ زیر زمین محفوظ ہے، جنات کو گرفتار کرنے یا انہیں ہٹانے اور جنات کی شرارتوں سے محفوظ رہنے کے فن سے بھی عامل کو بہرہ در ہونا چاہئے ورنہ عامل کو بھی نقصان اٹھانا پڑے گا اور صاحب مکان کو بھی جانی نقصان برداشت کرنا پڑسکتا ہے۔ خزانہ نکالنے کے لئے بھینٹ بھی دی جاتی ہے، وہ بچے بھی بھینٹ چڑھائے جاتے ہیں جو الٹے پیدا ہوتے ہیں، بچہ جب ماں کے پیٹ سے باہر آتا ہے تو پہلے اس کا سر باہر آتا ہے جو بچے الٹے پیدا ہوتے ہیں پہلے ان کے پیر باہر آتے ہیں، ان بچوں کی بھینٹ دینے سے جنات پر قابو پایا جاسکتا ہے، کالے بکرے جن پر کوئی سفید دھبہ تک نہ ہو وہ بھی بھینٹ میں استعمال ہوتے ہیں اور ان کی بھینٹ سے بھی جنات کی شرارتوں کی روک تھام کی جاسکتی ہے، بھینٹ کے اور بھی طریقے اس سلسلہ میں رائج ہیں لیکن بھینٹ کسی بھی انسان کی ہو یا جانور کی شرعاً حرام ہے، مال و منال کی خاطر کسی بھی انسان یا جانور کی جان لینا ایک ظلم ہے اور دین اسلام کسی بھی صورت میں کسی پر بھی کسی طرح کے ظلم وستم ڈھانے کی اجازت نہیں دیتا۔ بھینٹ سے مراد وہ قتل ہے جو غیر اللہ کے نام پر کیا جاتا ہے۔ اگر کسی کو بھینٹ پر چڑھاتے وقت اللہ کا نام لے لیا تو پھر وہ بھینٹ کارگر نہیں ہوتی اور شریر قسم کے جنات اس بھینٹ کو رد کردیتے ہیں اور غیر اللہ کے نام پر کسی بھی جانور کی گردن پر چھری چلانا قطعاً ناجائز ہے اور جہاں تک انسان کو قتل کرنے کا معاملہ ہے تو وہ اللہ کا نام لے کر بھی قتل نہیں کیا جاسکتا، جنگ میں جو کافر مشرک تلوار یا گولی کا نشانہ بنتے ہیں ان کو اپنا دفاع کرنے کی غرض سے ختم کیا جاتا ہے نہ کہ ان کو کسی مالی منفعت کی بناپر، چنانچہ کسی کا مال ہڑپنے یا مال غنیمت کی خاطر کسی کافر کا قتل کرنا بھی جائز نہیں ہے۔

بہر کیف عاملین کے لئے ضروری ہے کہ دفینہ نکالتے وقت وہ شرعی حدود میں کام کریں اور ناجائز امور سے حتی الامکان بچنے کی کوشش کریں۔

ہم نے دفینے کی نشاندہی کے کافی طریقے اس باب میں جمع

کردیئے ہیں اور دفینے نکالنے کے طریقوں پر بھی کچھ روشنی ڈال دی ہے۔ عاملین کے لئے ضروری ہے کہ وہ ان طریقوں سے استفادہ کرنے کے ساتھ ساتھ اس موضوع پر اپنی معلومات کو مکمل کریں اور دفینے کو جائز طریقوں سے حاصل کریں، پھر جائز طریقوں سے ہی اس کو استعمال کریں، ورنہ عاملین دین ودنیا کے حساب کے ذمہ دار ہوں گے۔

زیر زمین دباتے ہوئے ایک مدت بھی متعین کی جاتی ہے، مدت پوری ہوجانے پر خزانہ خود بھی باہر نکل جاتا ہے یا اس کو نکالنے میں جنات کوئی مزاحمت نہیں کرتے، اگر مدت پوری نہ ہوئی ہو تو پھر جنات کی ریشہ دوانیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے، عام طور پر جیتی اولاد کو خطرات جھیلنے پڑتے ہیں۔ عاملین کے لئے ضروری ہے کہ وہ اس بارے میں احتیاط سے قدم اٹھائیں۔ خزانہ دستیاب ہوجانے پر اس کے چار حصے کرنے چاہئیں، ایک حصہ عامل کا، ایک صاحب خانہ کا، ایک غریبوں کا، اور ایک میں عبادت خانے تعمیر کرنے چاہئیں، جو لوگ ان پابندیوں کا اور طے شدہ حساب وکتاب کا لحاظ نہیں کرتے وہ دنیا میں بھی نقصان اٹھاتے ہیں اور انہیں آخرت کی کٹھنائیوں سے بھی گزرنا پڑتا ہے۔

دفینے کی کھوج کے عنوان کے تحت جو طریقے دیئے جارہے ہیں ان سے استفادہ کریں اور یہ یقین کریں کہ اللہ کی مدد اور نصرت کے بغیر کوئی فارمولہ کارگر ثابت نہیں ہوتا۔

طریقہ: (۱) حرف را کو ۸ سو مرتبہ پڑھ کر کسی سفید مرغ کے کان میں دم کردیں اور اس مرغ کو اس جگہ چھوڑ دیں جہاں دفینے کا شبہ ہو۔ بروز اتوار کو اس کام کو کریں، انشاء اللہ مرغ اسی جگہ پہنچ کر بیٹھ جائے گا جہاں دفینہ ہوگا۔ یاد رکھیں اس طرح کے کام کے لئے دیسی مرغ جو اذان دینے والا ہو اس کا استعمال کریں، اس طرح کے کاموں کے لئے فارم کا مرغ ٹھیک نہیں ہے۔

طریقہ: (۲) حرف ک کو کسی کاغذ پر ۲۰ مرتبہ عروج ماہ میں لکھیں اور اس کاغذ کو تعویذ بنا کر مرغ کی گردن میں ڈال دیں اور مرغ کو اس کمرے یا مکان میں چھوڑ دیں جہاں دفینے کا شبہ ہو، انشاء اللہ مرغ جائے دفینہ پر جاکر بیٹھ جائے گا۔

طریقہ: (۳) جس جگہ دفینے کا شبہ ہو وہاں عشاء کی نماز کے بعد سورۂ عبس کو گیارہ بار تلاوت کریں، اول وآخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں اور اس کمرے ہی میں تنہا سو جائیں جہاں دفینے کا گمان ہو، انشاءاللہ خواب میں رہنمائی ہوگی۔ اکابرین کی رائے یہ ہے کہ اس عمل کو عروج ماہ میں لگاتار تین راتوں تک کرنا چاہئے اور اگر پہلی ہی رات میں رہنمائی ہوگئی تو پھر عمل کی ضرورت نہیں۔

طریقہ: (۴) سورۂ شعراء کا نقش لکھ کر اس کے نیچے یہ آیت لکھ دیں۔ وَاِذْ قَتَلْتُمْ نَفْسًا فَادّٰرَءْتُمْ فِيْهَا وَاللّٰهُ مُخْرِجٌ مَّا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ ○ فَقُلْنَا اضْرِبُوْهُ بِبَعْضِهَا كَذٰلِكَ يُحْيِ اللّٰهُ الْمَوْتٰى وَيُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ○

یہ لکھ کر مرغ کی گردن میں ڈال دیں اور مرغ کو وہاں چھوڑ دیں جہاں دفینہ کا شک ہو، انشاء اللہ مرغ اسی جگہ پر جاکر بیٹھ جائے گا جہاں دفینہ ہوگا۔

سورۂ شعراء کا نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۰۰۹۳۴	۱۰۰۹۳۷	۱۰۰۹۴۰	۱۰۰۹۲۷
۱۰۰۹۳۹	۱۰۰۹۲۸	۱۰۰۹۳۳	۱۰۰۹۳۸
۱۰۰۹۲۹	۱۰۰۹۴۲	۱۰۰۹۳۵	۱۰۰۹۳۲
۱۰۰۹۳۶	۱۰۰۹۳۱	۱۰۰۹۳۰	۱۰۰۹۴۱

طریقہ: (۵) بعض ماہرین ماہرین عملیات کا کہنا ہے کہ اگر پوری شعراء لکھ کر مرغ کی گردن میں ڈال دیں تو مرغ صحیح طور پر دفینے کی نشاندہی کرتا ہے اور بار بار اسی جگہ پر جاکر بیٹھتا ہے جہاں دفینہ گڑا ہو۔

طریقہ: (۶) کلام ذیل کو ایک کاغذ پر لکھ کر کسی کنواری لڑکی کے پہنے ہوئے کپڑے میں لپیٹ کر ایسے مرغ کے گلے میں ڈال دیں جس کے دو تاج ہوں پھر اس مرغ کو اس مکان میں چھوڑ دیں جہاں دفینے کا گمان ہو، انشاء اللہ مرغ اسی مقام پر بیٹھے گا جہاں دفینہ ہوگا، اس کام کو اتوار کے دن عروج ماہ میں کریں تو بہتر ہے۔

سورۂ شعراء کی یہ آیت لکھ کر مرغ کے گلے میں ڈالیں۔

وَاِنَّهٗ لَتَنْزِيْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِيْنُ ○ بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِيْنٍ ○ وَاِنَّهٗ لَفِيْ زُبُرِ الْاَوَّلِيْنَ ○ اَوَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ اٰيَةً اَنْ يَّعْلَمَهٗ عُلَمٰٓؤُا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ○

طریقہ: (۷) جس جگہ خزانے کا گمان ہوتو وہاں اس عمل کو کریں، قرآن حکیم کی مندرجہ ذیل پانچ آیات کو چینی کی پلیٹ پر گلاب وزعفران سے لکھیں پھر ان کو آبِ باراں (بارش کے پانی) سے دھوئیں، کچھ پانی خود پی لیں اور کچھ اسی جگہ پر چھڑک دیں، پھر ان آیات کو اسی جگہ پر بیٹھ کر تین سو چھیاسٹھ مرتبہ پڑھیں، اول وآخر ۷ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ اس عمل کو لگاتار ۶۶ دن تک جاری رکھیں، پانی پینے اور چھڑکنے کا عمل صرف پہلے ہی دن کرنا ہے اس کے بعد اس کی ضرورت نہیں، درمیان میں جب بھی جمعہ کا دن آئے تو مذکورہ آیات کو پانچ سو بہتر مرتبہ پڑھنا ہے۔ اس عمل کی شروعات بدھ کے دن کریں، آخری دن جمعہ کا دن ہوگا، انشاء اللہ اس دوران بشارتیں شروع ہو جائیں گی۔

جب چالیس دن پڑھ چکیں اور ۲۶ دن باقی رہ جائیں تو تنہائی اختیار کریں، یعنی عمل بھی مکمل تنہائی میں ہو اور رات کو سونا بھی الگ تھلگ کمرے میں ہو، کمرے میں کسی اور کی دخل اندازی نہ ہو، مکمل تنہائی اختیار کرنے کے بعد کسی بھی دن یا کسی بھی رات ارواح سوتے یا جاگتے میں آکر خزانہ کی رہنمائی کریں گی۔

آیات یہ ہیں۔

(۱) بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ○ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمَانَاتِ اِلٰى اَهْلِهَا وَاِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ اِنَّ اللّٰهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمْ بِهٖ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ سَمِيْعًا بَصِيْرًا○ (سورۂ نساء)

(۲) يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنَ النَّارِ وَمَاهُمْ بِخَارِجِيْنَ مِنْهَا وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ○ (سورۂ مائدہ)

(۳) وَلَوْ اَرَادُوا الْخُرُوْجَ لَاَعَدُّوْا لَهٗ عُدَّةً وَّلٰكِنْ كَرِهَ اللّٰهُ انْبِعَاثَهُمْ فَثَبَّطَهُمْ وَقِيْلَ اقْعُدُوْا مَعَ الْقَاعِدِيْنَ○ (سورۂ کہف)

(۴) وَاَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلَامَيْنِ يَتِيْمَيْنِ فِي الْمَدِيْنَةِ وَكَانَ تَحْتَهٗ كَنْزٌ لَّهُمَا وَكَانَ اَبُوْهُمَا صَالِحًا فَاَرَادَ رَبُّكَ اَنْ يَّبْلُغَا اَشُدَّهُمَا وَيَسْتَخْرِجَا كَنْزَهُمَا رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ وَمَا فَعَلْتُهٗ عَنْ اَمْرِيْ ذٰلِكَ تَاْوِيْلُ مَا لَمْ تَسْطِعْ عَّلَيْهِ صَبْرًا○ (سورۂ سبا)

(۵) وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْقُرَى الَّتِيْ بَارَكْنَا فِيْهَا قُرًى ظَاهِرَةً وَّقَدَّرْنَا فِيْهَا السَّيْرَ سِيْرُوْا فِيْهَا لَيَالِيَ وَاَيَّامًا اٰمِنِيْنَ○

اس کے بعد تین بار یہ پڑھیں۔

يَا رَحِيْمُ. اِرْحَمْنِيْ بِعِزَّتِكَ يَاغِيَاثَ الْمُسْتَغِيْثِيْنَ يَاوَهَّابُ يَارَزَّاقُ يَااَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ.

طریقہ: (۸) جس جگہ دفینے کا گمان ہو وہاں لیٹ کر رات کو نصف رات کے بعد بہ کثرت لاتعداد مرتبہ یہ پڑھے۔ يَاهَادِيُ الْخَبِيْرُ الْمَتِيْنُ. ہر ایک تسبیح کے بعد یعنی سو مرتبہ پڑھنے کے بعد ایک بار یہ کہے اِهْدِنِيْ يَاهَادِيُ اَخْبِرْنِيْ يَاخَبِيْرُ وَبَيِّنْ لِيْ يَامُبِيْنُ. جب نیند کا غلبہ ہو تو سو جائے، انشاء اللہ خواب میں مکمل رہنمائی ہوگی۔

طریقہ: (۹) نو راتوں میں روزانہ ۷ ہزار دو سو مرتبہ "یَابَاسِطُ" سوتے وقت پڑھے اور آگے پیچھے ۹ مرتبہ درود شریف پڑھے۔ اس عمل کو ۹ راتوں تک جاری رکھے، انشاء اللہ خزانہ کی رہنمائی ہوگی۔

طریقہ: (۱۰) یہ عمل سات روز کا ہے، اس عمل میں پرہیز جمالی اور جلالی دونوں کو ملحوظ رکھنا ہے۔ اس عمل کو مکمل تنہائی میں پڑھنا ہے، اس عمل کی شروعات نوچندی اتوار سے کریں، دو رکعت نفل بہ نیت قضائے حاجت پڑھیں اور ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ ۷ بار پڑھنے کے بعد ۷۰ مرتبہ سورۂ ملک کی یہ آیات پڑھیں۔ تَبَارَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ○

ساتویں دن سورۂ فاتحہ ۱۴ بار اور آیات ۷۰ بار ہی پڑھیں انشاء اللہ کامیابی ملے گی، آخری رات یا کچھ دنوں کے بعد خواب میں مکمل رہنمائی ملے گی۔

طریقہ: (۱۱) نوچندی جمعرات کو روزہ رکھیں اور افطار کے وقت مندرجہ ذیل سفید کاغذ پر لکھ کر اس کو ایک گتے پر چپکا لیں، اس کے بعد نصف شب کے بعد مکمل تنہائی میں اس گتے کو سامنے رکھ کر تقریباً ۳ فٹ کے فاصلے پر اس نقش کو دیکھتے ہوئے ۳ ہزار ایک سو پچیس مرتبہ مندرجہ ذیل عمل پڑھیں، اول وآخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں، ہر فرض نماز کے بعد اسی عمل کو ۸۱۲ مرتبہ پڑھنے کا معمول بنائیں، پرہیز جمالی اور جلالی دونوں کا اہتمام کریں، چالیس دن میں زکوٰۃ ادا ہوگی، پھر جس جگہ دفینے کا گمان ہو وہاں عشاء کے بعد اگر اس عمل کو ایک ہزار مرتبہ پڑھ کر سو جائیں گے اور نقش کو تکیہ کے نیچے رکھ لیں گے تو اس نقش کا موکل سونے یا جاگنے کی حالت میں دفینے کی رہنمائی کرے گا۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۶۰۱	۱۲	۱۹۸	۱
۱۹۷	ب	خ	۱۳
۳	ر	ی	۵۹۹
۱۱	۵۹۸	۴	۱۹۹

طریقہ: (۱۲) یَانُورُ یَاظَاهِرُ یَا بَاسِطُ کو تین سو مرتبہ روزانہ پڑھنے کی عادت ڈالے، جس جگہ دفینے کا گمان ہو وہاں رات کو سوجائے اور تین سو مرتبہ ان اسماء الٰہی کو پڑھ لے، انشاء اللہ خواب میں صاف طور سے رہنمائی ہوگی۔

طریقہ: (۱۳) جس جگہ دفینے کا گمان ہو وہاں رات کو سوئے اور دو نفل بہ نیت قضائے حاجت پڑھ کر اپنے دونوں ہاتھوں پر "یاسویع" لکھ لے اور "یاسریع" ۶۴۴ مرتبہ پڑھ کر سوئے۔ اس عمل کو پانچ راتوں تک کرے، انشاء اللہ موکل دفینے کی نشاندہی کرے گا۔

طریقہ: (۱۴) ریشمی ہرے کپڑے پر یہ آیت لکھے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. اَللّٰهُ يَعْلَمُ مَاتَحْمِلُ كُلُّ اُنْثٰى. (سورہ رعد)

پھر اس کپڑے کو تعویذ بنا کر چاندی کی ڈبیا میں رکھ لیں اور اس کو عود اور عنبر کی خوشبو لگادیں، اس ڈبیا پر آفتاب و ماہتاب کی روشنی نہ پڑے، بدھ کی رات کو عشاء کے بعد لیٹ کر ان کلمات کا ورد کریں، یہاں تک کہ آنکھ لگ جائے۔ یاعالمًا بخفیات الْاُمُوْر یَامَنْ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْر. اِطْلَعْنِيْ عَلٰى مَااُرِيْدُ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْر.

طریقہ: (۱۵) خزانہ کی دریافت کے لئے ایک دیسی سفید مرغ پالیں اور اس بات کی احتیاط رکھیں کہ وہ مرغ کوئی گندی چیز نہ کھائے، جب وہ بچہ ہو تو تب ہی سے یہ اہتمام رکھیں کہ ایک کلو آٹے پر "یَاعَلِيْمُ يَاخَبِيْرُ" دو سو مرتبہ پڑھ کر دم کردیں، اس کے بعد یہی عمل ایک بوتل پانی پر دم کر کے اس پانی کو آٹے میں ڈال کر آٹے کو گوندھ لیں اور چھوٹی چھوٹی گولیاں بنائیں اور روزانہ یہ گولیاں مرغی کے بچے کو کھلائیں، اس مرغی کے بچے کو شروع ہی سے پنجرے میں بند رکھیں اور اس کو گندی چیزیں نہ کھانے دیں، جب یہ بڑا ہوجائے اور اذان دینے لگے تو مندرجہ ذیل نقش اس کی گردن میں ڈال کر اس جگہ چھوڑ دیں جہاں دفینے کا گمان ہو، انشاء اللہ یہ مرغ جائے دفینہ پر کھڑے ہوکر اذان دینا شروع کردیگا۔ پورے گھر میں گھومے گا اور جب اس جگہ پہنچے گا جہاں دفینہ ہے تو وہاں کھڑے ہوکر اذان دے گا۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۴۸۲	۴۸۵	۴۸۹	۴۷۵
۴۸۸	۴۷۶	۴۸۱	۴۸۶
۴۷۷	۴۹۱	۴۸۳	۴۸۰
۴۸۴	۴۷۹	۴۷۸	۴۹۰

طریقہ: (۱۷) جب کسی جگہ دفینے کی دریافت کرنا مقصود ہو تو عشاء کی نماز کے بعد دو رکعت نفل بہ نیت قضائے حاجت پڑھ کر پانچ سو پانچ مرتبہ یہ پڑھیں۔ يَاخَبِيْرُ اَخْبِرْنِيْ يَارَشِيْدُ اَرْشِدْنِيْ. اول و آخر پانچ مرتبہ درود شریف پڑھیں اور یہ نقش اپنے تکئے کے نیچے رکھ کر سوجائیں، انشاء اللہ ایک روح وارد ہوگی اور دفینے کے بارے میں اطلاع دے گی اور صحیح جگہ کی نشاندہی کرے گی۔ اس روح سے ڈرنا نہیں چاہئے یہ تابع ہوکر آئے گی اور جگہ کی صراحت کر کے رخصت ہوجائے گی۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۳۳۱	۳۳۴	۳۳۷	۳۲۴
۳۳۶	۳۲۵	۳۳۰	۳۳۵
۳۲۶	۳۳۹	۳۳۲	۳۲۹
۳۳۳	۳۲۸	۳۲۷	۳۳۸

طریقہ: (۱۸) اگر دفینہ کی جگہ دریافت کرنی ہو تو حرف "ز" کو سات سو بار پڑھ کر سفید مرغ کے کان پر دم کردیں اور مرغ کو اسی جگہ چھوڑ دیں، جہاں دفینے کا گمان ہو، انشاء اللہ مرغ دفینہ جہاں ہوگا وہاں کھڑے ہوکر اذان دینے لگے گا۔

طریقہ: (۱۹) اگر کوئی شخص روزانہ "یَابَاطِنُ" ۳۳ مرتبہ

پڑھنے کا معمول بنا لے تو ایک سال کے بعد اس پر اسرار مخفی ظاہر ہونے لگیں گے، زیر زمین دبی ہوئی چیزیں بھی اس پر منکشف ہونے لگیں گی، اگر اس کو دفینے کی کھوج کرنی ہو تو جس گھر میں دفینہ کا گمان ہو وہ رات کو وہاں سوئے اور عشاء کے بعد سونے سے پہلے تین سو مرتبہ ''یاباطن'' پڑھے اول وآخر سات مرتبہ درود شریف پڑھے اور مندرجہ ذیل نقش اپنے تکئے کے نیچے رکھ کر سو جائے، انشاءاللہ خواب میں دفینے کی نشاندہی ہوگی۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۴۳۸	۴۴۱	۴۴۵	۴۳۱
۴۴۴	۴۳۲	۴۳۷	۴۴۲
۴۳۳	۴۴۷	۴۳۹	۴۳۶
۴۴۰	۴۳۵	۴۳۴	۴۴۶

طریقہ: (۲۰) مندرجہ ذیل نقش سفید دیسی مرغ کے گلے میں ڈال کر جہاں دفینے کا گمان ہو وہاں چھوڑ دیں، انشاءاللہ مرغا اسی جگہ پر جا کر بیٹھ جائے گا جہاں دفینہ ہوگا، پھر حسب قاعدہ دفینہ کو نکال لیں۔
نقش یہ ہے۔ اس نقش کو کالی روشنائی سے لکھیں اور سفید کپڑے میں لپیٹ کر مرغ کے گلے میں ڈال دیں، مرغا بار بار اسی جگہ پر بیٹھے گا جہاں مال دبا ہوگا۔ یہ نقش زیر زمین دبی ہوئی ہر چیز کی نشاندہی کرتا ہے۔ اس نقش کے ذریعہ سحر مدفونہ کی بھی نشاندہی ہو جاتی ہے۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

انک انت السمیع العلیم	ربنا تقبل منا	من البیت واسمٰعیل	وَاذیرفع ابراھیم القواعد
وَاذیرفع ابراھیم القواعد	من البیت واسمٰعیل	ربنا تقبل منا	انک انت السمیع العلیم
ربنا تقبل منا	انک انت السمیع العلیم	وَاذیرفع ابراھیم القواعد	من البیت واسمٰعیل
من البیت واسمٰعیل	وَاذیرفع ابراھیم القواعد	انک انت السمیع العلیم	ربنا تقبل منا

طریقہ: (۲۱) ایک سال تک روزانہ سورۂ جمعہ کی تلاوت تین مرتبہ اور جمعہ کے دن گیارہ مرتبہ کریں، اول وآخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں، ایک سال کے بعد سورۂ جمعہ کی تلاوت ایک مرتبہ کرتے رہیں اور سورۂ جمعہ کا نقش اپنے گلے میں ڈالیں، اگر کسی گھر میں داخل ہوں گے تو خود بخود یہ بات منکشف ہو جائے گی کہ یہاں دفینہ ہے اور اگر اس گھر میں رات کو سوئیں گے اور گیارہ مرتبہ سورۂ جمعہ اول وآخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں گے تو انشاءاللہ پہلی ہی رات کو جگہ کی بھی نشاندہی ہو جائے گی اور سورۂ جمعہ کا مؤکل جگہ کی وضاحت کردے گا۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۵۳۸۰	۱۵۳۸۳	۱۵۳۸۶	۱۵۳۷۳
۱۵۳۸۵	۱۵۳۷۴	۱۵۳۷۹	۱۵۳۸۴
۱۵۳۷۵	۱۵۳۸۸	۱۵۳۸۱	۱۵۳۷۸
۱۵۳۸۲	۱۵۳۷۷	۱۵۳۷۶	۱۵۳۸۷

طریقہ: (۲۲) دفینے کی نشاندہی کے لئے اس عمل کو تجربہ میں لائیں، انشاءاللہ مایوسی نہیں ہوگی، سرخ رنگ کے ریشمی کپڑے پر یہ نقش لکھیں اور نقش لکھتے وقت لوبان کی دھونی دیں۔ نقش کے چاروں طرف قرآن حکیم کی یہ آیت لکھ دیں۔ اَلَّا یَسْجُدُوْا لِلّٰہِ الَّذِیْ یُخْرِجُ الْحَبَّ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ. اس نقش کو سفید رنگ کے مرغے کی گردن میں لٹکا دیں اور مرغے کو اس گھر میں چھوڑ دیں جہاں دفینے کا گمان ہو، مرغا اس جگہ پہنچ کر جہاں دفینہ گڑا ہوگا تین بار اذان دے گا اور پنجوں سے زمین کریدے گا، مرغا چھوڑنے کے بعد یہ دعا پڑھتے رہیں۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ یَاشَاکِرُ یَاشَکُوْرُ یَاشَھِیْدُ یَاشَدِیْدُ بِمَا اَوْ دَعْوَتَہٗ حرف الیقین من الاسرار المَخْفُوْنَۃِ وَالْاَنْوَارِ الْمَلَکُوْتِیَہٖ اَنْ تُسَخِّرَلِیْ مَلٰئِکَتَکَ الکرام خُدَّام ھٰذا الحرف اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ. نقش یہ ہے۔

۷۸۶

ن	ی	ش
ش	ن	ی
ی	ش	ن

طریقہ: (۲۳) جب دفینے کی نشاندہی ہوجائے تو اس نقش کو لے کر اس کے نیچے مندرجہ ذیل کلمات لکھ کر اس نقش کو پانی میں پکالیا جائے پھر اس پانی کو اس جگہ پر چھڑک دیا جائے جہاں مرغے نے نشاندہی کی ہے اور مندرجہ ذیل کلمات کو پڑھتے ہوئے زمین کھودی جائے، انشاءاللہ کامیابی ملے گی، خزانہ نکلنے پر اس کا ۳۳ فیصد خیرات کرنا ضروری ہے۔

۷۸۶

۳۴	۴۱	۳۶
۳۹	۳۷	۳۵
۳۸	۳۳	۴۰

کلمات یہ ھیں. اَجِبْ اَیُّھَا الْمَلِكُ ھَمَّھُمْ طِلفیائیلُ بَطْیَائیلُ والرئیسُ

طریقہ: (۲۴) ۲۱ کاغذ کے پرزوں پر ایک سے ۲۱ تک نمبر الگ الگ ڈالیں، مثلاً ۱، ۲، ۳، ۴، ۵،، پھر ان کاغذوں کو ۲۱ آٹے کی گولیاں بنا کر ان میں رکھ لیں، ایک طشت میں پانی بھر کر، درود شریف سو بار، سو بار سُبْحَانَكَ لَا عِلْمَ لَنَا اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِیْمُ الْحَکِیْمُ○ پڑھ کر پانی پر دم کردیں اس کے بعد سو بار لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم پڑھ کر پانی پر دم کردیں، اس کے بعد ایک بار سورۂ فاتحہ اور ایک ایک بار چاروں قل پڑھ کر دم کردیں، اس کے بعد جس گھر میں دفینے کا گمان ہو اس کے مختلف مقامات پر نمبر ڈال دیں، ایک دو تین چار پانچ وغیرہ ۲۱ تک۔

طشت میں گولیاں ڈالنے کے بعد ایک بار سورۂ یٰسین پڑھ کر گولیاں کسی بچے سے ایک ایک کر کے اٹھوائیں، جو گولی آخر میں بچ جائے، بس سمجھیں اسی جگہ دفینہ ہے۔

طریقہ: (۲۵) مندرجہ ذیل نقش کو کالے دیسی مرغے کی گردن میں باندھ کر اس مکان میں چھوڑ دیں جہاں دفینے کا شبہ ہو، مرغا چل پھر کر اسی جگہ پر جا کر بیٹھ جائے گا جہاں دفینہ ہوگا تعویذ کو کالی کپڑے میں ہی پیک کریں اور بالکل سیاہ مرغا اس کام کے لئے استعمال کریں، مرغے کے سر پر اگر دو تاج ہوں تو بہتر ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

وَاذْ قتلتُم نَفْسًا	فادّارَأتم فیها	واللّٰهُ مخرج	مَاكُنتُمْ تكتُمُوْن
مَاكُنتُمْ تكتُمُوْن	واللّٰهُ مخرج	فادّارَأتم فیها	وَاذْ قتلتُم نَفْسًا
فادّارَأتم فیها	وَاذْ قتلتُم نَفْسًا	مَاكُنتُمْ تكتُمُوْن	واللّٰهُ مخرج
واللّٰهُ مخرج	مَاكُنتُمْ تكتُمُوْن	وَاذْ قتلتُم نَفْسًا	فادّارَأتم فیها

طریقہ: (۲۶) حرف ''ز'' کو ۷۰ مرتبہ لکھ کر کسی گدھے کے کان میں باندھ دیں، ایک گھنٹے کے بعد کسی قلمی شدہ برتن میں رکھ کر اور اس پر پسا ہوا نمک ڈال دیں، اس برتن کو اس گھر میں جہاں دفینہ ہے اپنے سرہانے رکھ کر سو جائیں، انشاءاللہ خواب میں یہ رہنمائی مل جائے گی کہ دفینہ مکان کے کس حصہ میں ہے۔

طریقہ: (۲۷) جس گھر میں دفینے کا شبہ ہو وہاں عشاء کی نماز کے بعد تین مرتبہ یہ عزیمت پڑھ کر سو جائیں اور مندرجہ ذیل نقش کو اپنے دائیں بازو پر باندھ لیں نیز حرف جیم کا اضمار ایک مرتبہ پڑھ کر تکیہ پر دم کردیں، انشاءاللہ خواب میں دفینے کی رہنمائی ملے گی، درپیش رکاوٹوں سے نمٹنے کا طریقہ بھی بتایا جائے گا۔

عزیمت یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ○ جَلَبْتُ بِجَاهِ الْجَبْرُوتِ وبِعِزَّةِ الْعَظْمَةِ وَالْكِبْرِیَآءِ وَبِالْوَاحِدِ الْاَحَدِ الْمَاجِدِ الْقَیُّوْم الدَّائِمُ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ جَلِیْلُ تجلّٰی لِلْجَبَلِ وَجَعَلَهٗ دَكًّا وَخَرَّ مُوْسٰی صَعِقًا جَلَبْتُ مَطْلُوْبِیْ مَحْبُوْبِیْ لَیْسَ جِیْبُ سِوَاهُ الْقَرِیْبِ الْمُجِیْبِ اَجِبْ یَاحَرفَ الْجِیْمِ بِمَا فِیْكَ مِنَ الْبِرِّ وَالْمَحَبَّةِ وَالتَّهَالِیْجِ جَدَّكَ الْجَلِیْلُ اَجِبْ مُطِیْعٌ وَبِحَقِّ الشَّمْسِ وَالْبَهِیْجِ جِیْم جَعَلْتكَ جِیَادِیْ وَاَقْسَمْتُ عَلَیْكَ بِرَبِّ الْعِبَادِ بِیَدِ

الْاَمْرُ وَالْحُكْمُ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْم. اَجِبْ يَاطَغْيَائِيْلُ وَافْعَلْ اِنكشاف دفينه بهٰذ الحرف.
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۲	۱۵	۱۸	۵
۱۷	۶	۱۱	۱۶
۷	۲۰	۱۳	۱۰
۱۴	۹	۸	۱۹

تکیہ پر پڑھ کر پھونکنے والی اضمار یہ ہے۔ مَـــخْ لِيَـــضْفَ لهـلطهلهلح احوج موجود مسبوحٌ قدُّوسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰئِكَةِ وَالرُّوح اَجِبْ اَيُّهَا الْمَلِكُ طَغْيَائِيلُ الوحا العجل الساعه .

طریقہ: (۲۸) حرف میم کو مسخر کر کے اس کے اور اس کے مؤکل کے ذریعہ دفینے کی تلاش کی جاسکتی ہے اور مؤکل کے ذریعہ ہی دفینہ نکالنا آسان ہوسکتا ہے۔ اس میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے عامل کو پہلے سے تیاری کرنی چاہئے اور حرف میم اور اسکے مؤکل کو مسخر کرنے کے لئے محنت کرنی چاہئے۔ یاد رکھیں کہ حرف میم کا تعلق تین عالموں سے ہے۔ عالم ظاہر، عالم سکوت اور عالم جبروت۔

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ جو شخص اس حرف کو ۴۰ مرتبہ لکھ کر مع اس آیت کے اپنے پاس رکھے گا تو انشاء اللہ اس پر پوشیدہ اور مخفی علوم واشگاف ہونے لگیں گے، وہ دولت کشف سے بہرہ ور ہوگا۔

آیت یہ ہے۔ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ.

اگر عامل اس کے ساتھ ساتھ میم سے شروع ہونے والے اسماء الٰہی ان کے ساتھ لکھ کر رکھ لے تو دولت عظیم اور قبولیت عامہ نصیب ہو۔ میم سے شروع ہونے والے اسماء الٰہی یہ ہیں۔ مُـؤْمِـنُ، مُهَيْـمِـنُ، مُتَكَبِّرُ، مُعِزُّ، مَـاجِـدُ مَالِكُ، مَجِيْدُ، مَنَّانُ، مُتَعَالِي، مُحْصِي، مُذِلُّ، مُصَوِّرُ، مُعْطِي، مُعِيْدُ، مُغْنِي، مُقْتَدِرُ، مُقَدِّمُ، مَتِيْنُ.

بعض اکابرین کا ارشاد ہے کہ اگر کوئی شخص اپنے گھر کی مغربی دیوار پر "میم" لکھ کر چسپاں کرلے اور روزانہ سونے سے پہلے اس کی طرف دیکھ کر آیت قُلِ اللّٰهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ تاشَيْءٍ قَدِيْر. چالیس مرتبہ پڑھنے کا معمول بنائے، اول وآخر تین مرتبہ درود شریف تو اللہ اس کا حکم وفرمان سارے عالم پر جاری فرمادے گا اور ہر مخلوق اس کے لئے مسخر ہوگی اور اس کے سامنے سر تسلیم خم کرے گی۔

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص دیوار پر لکھے ہوئے م کی طرف دیکھ کر ۴۰ مرتبہ دعوت واضمار پڑھے گا اور اس سلسلہ کو ۴۰ دن تک جاری رکھے گا تو مؤکل حاضر ہوگا، ہر فرض نماز کے بعد یہ کلمات بھی پڑھنے چاہئیں۔ اجب یا خادم حرف المیم واعطنی روحا من روحانیک یخدمنی فیما ارید۔ لیکن شرط یہ ہوگی کہ چالیس دن تک ہر نماز کے بعد یہ عمل کرنا ہوگا، یہ مؤکل مسخر ہونے کے بعد دفینہ اگر سمندر کی گہرائی میں بھی ہوگا نکال کر عامل کے قدموں میں ڈال دے گا اور اگر دفینہ کسی گھر میں ہوگا تو اس کی نشاندہی کرنے میں اور اس کو نکالنے میں عامل کی زبردست مدد کرے گا اور عامل کو کوئی نقصان نہیں ہونے دے گا۔

حرف م کی دعوت یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ اَللّٰهُمَّ مُلْكًا مِنْ مُلْكِكَ اَمْلِكُ بِهٖ مُلْكًا تَامًّا مَالِكَ الْمُلْكِ يَاذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَام يَامُؤْمِنُ يَامُهَيْمِنُ يَامُعْطِيُ يَامَانِعُ يَامَالِكُ الْمُلْكِ مَلِّكْنِيْ خَادِمُ هٰذَ الْحَرْفِ اَوْاَمْزِجْهُ بِرُوْحَانِيَّتِيْ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْن. اَجِبْ يَامِيْم وَابْطَلَ حَرَكَاتِ الْكُنُوْزِ وَاَجْلِبْ الْاَرْزَاقِ وَاَلْقِ مُحَبَّتِيْ فِيْ قُلُوْبِ الْخَلَائِقِ اَجْمَعِيْنَ. اَللّٰهُمَّ اَطِعْنِيْ لَمْحَةً مِنْ لَمْحَاتِكَ يَامِيم منحكَ اللّٰه اَنْعِمْ اَللّٰهُمَّ اَنْعِمْ بِالنِّعَمِ النَّامَةِ يَوْمَ غَوْرُ السَّمَآءَ مَوْرًا اَهَيا بِنَعْمِ نَعِيْمِ وَهَيَمَلاً يَامِيْمُ بِحَقِّ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْم الميسر بيام واهُ ضربام ولعلم سلطم الوهيم اهيا ميم بحق جبرائيل وميكائيل وميكائيل واسرافيل وعزرائيل ولقوة الملك مهيائيل اُكرم ياالله حرف الميم حتى تكونُ من العوالمِ بَيْن الْمُقربيْن هيا وارجعُ الٰى كرامتِكَ بين اللّٰه الكريم اهبط واطرِد هٰؤُلَآءِ العمّار منْ مكان هٰذا. الوحا الساعه العجل.

اضمار یہ ہے۔ اجب یاشراجیلُ بحق مَخْميثا اَلْق حجج ياه يامره اهيا مجهلايا لمياه بنورِه الانوار ومنوّر الابصار اجب بارك اللّٰهُ فِيْكَ بِحَقِّ هٰذَ الْحُرُفِ.

ماہرین نے فرمایا ہے کہ اگر محنت و مشقت اُٹھا کر حرف میم کے خادم اور مؤکل کو تابع کرلیا جائے تو پھر دفینے نکالنے میں بہت آسانی ہوجاتی ہے اور عامل بے خوف و خطر سمندر کی گہرائی سے بھی دفینے نکال سکتا ہے اور ان دفینوں سے فائدے اٹھا سکتا ہے۔

طریقه: (۲۹) ایک سفید مرغا دیسی لائیں اور سات دن تک اس کے دانے پر یَا اَوَّلُ یَا اٰخِرُ یَا ظَاهِرُ یَا بَاطِنُ ۴۰۰ مرتبہ پڑھ کر دم کرکے کھلائیں اور جو پانی اس کو پلائیں اس پانی پر بھی مذکورہ اسماء الٰہی پڑھ کر دم کردیں، سات دن کے بعد مندرجہ ذیل نقش لکھ کر سفید کپڑے میں پیک کرکے اس کے گلے میں ڈال دیں اور اس جگہ چھوڑ دیں جہاں دفینے کا گمان ہو، انشاء اللہ مرغا اسی جگہ جا کر کھڑا ہوجائے گا جس جگہ دفینہ ہوگا اور وہاں وہ زمین پر ٹھونگیں مارے گا۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

اول	آخر	ظاہر	باطن
باطن	ظاہر	آخر	اول
آخر	اول	باطن	ظاہر
ظاہر	باطن	اول	آخر

طریقه: (۳۰) سورۂ کہف کی اس آیت کو ایک کاغذ پر لکھے اور اس کو تکیہ میں رکھ کر دائیں کروٹ سے بستر پر لیٹے اور ۱۳ مرتبہ اس آیت کو پڑھے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ وَاَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلٰمَيْنِ يَتِيْمَيْنِ فِي الْمَدِيْنَةِ وَكَانَ تَحْتَهٗ كَنْزٌ لَّهُمَا وَكَانَ اَبُوْهُمَا صَالِحًا فَاَرَادَ رَبُّكَ اَنْ يَّبْلُغَا اَشُدَّهُمَا وَيَسْتَخْرِجَا كَنْزَهُمَا رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ وَمَا فَعَلْتُهٗ عَنْ اَمْرِيْ ذٰلِكَ تَاْوِيْلُ مَا لَمْ تَسْطِعْ عَّلَيْهِ صَبْرًا ○ (سورۂ کہف)

یہ پڑھنے کے بعد بائیں کروٹ پر لیٹ جائے اور ایک بار یہ دعا پڑھے۔ يَا مَظْهَرَ الْعَجَائِبِ يَا كُلَّ سَامِرٍ عِنْدَهٗ كُلُّ ضَالَّةٍ اَرْشِدْنِي بِكَرَمِكَ مَا اَطْلُبُ۔

اس کے بعد کسی سے بات کئے بغیر سوجائے، انشاء اللہ خواب میں رہنمائی ہوگی اور دفینہ کی صحیح جگہ کی نشاندہی ہوگی۔

طریقه: (۳۱) سفید بلی کو ذبح کرکے اس کی کھال کو دباغت دیں، پھر اس کھال کے ایک ٹکڑے پر قرآن حکیم کی یہ آیت لکھیں۔ لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ○ شَرَعَ لَكُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا وَصّٰى بِهٖ نُوْحًا وَّالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ وَمَا وَصَّيْنَا بِهٖٓ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيْسٰٓى اَنْ اَقِيْمُوا الدِّيْنَ وَلَا تَتَفَرَّقُوْا فِيْهِ كَبُرَ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ مَا تَدْعُوْهُمْ اِلَيْهِ اَللّٰهُ يَجْتَبِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ يُّنِيْبُ ○

پھر اس کھال کو لال رنگ کے سوتی کپڑے میں لپیٹ کر ایسے سفید مرغے کے گلے میں ڈال دیں جس کے سر پر دو تاج ہوں اور اس مرغے کو اس مکان دوکان یا علاقہ میں چھوڑ دیں جہاں دفینہ کا گمان ہو، انشاء اللہ مرغا دفینے کی جگہ پر جا کر کھڑا ہوجائے گا اور زمین پر ٹھونگے مارے گا، انشاء اللہ وہ جگہ کھودیں گے تو دفینہ برآمد ہوگا۔

طریقه: (۳۲) یہ نقش عامل اپنے گلے میں ڈالے اور ایک نقش سفید مرغے کے گلے میں ڈال کر مرغے کو اس گھر میں چھوڑ دے جہاں دفینہ کا گمان ہو اور عامل کو چاہئے اس وقت اس آیت کا ورد کرتا رہے۔ وَاللّٰهُ مُخْرِجٌ مَّا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ ○ انشاء اللہ چند منٹ کے بعد مرغا اس جگہ پر جا کر بیٹھ جائے گا جہاں دفینہ دبا ہوگا۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۵۸۷	۶۰۱	۵۹۷	۵۹۴
۵۹۸	۵۹۳	۵۸۸	۶۰۰
۵۹۲	۵۹۵	۶۰۳	۵۸۹
۶۰۲	۵۹۰	۵۹۱	۵۹۶

طریقه: (۳۳) چینی کی نئی پلیٹ پر قرآن کی یہ آیت گلاب و زعفران سے لکھیں اور بارش کے پانی سے اسے دھو کر اس گھر میں چھڑک دیں جہاں دفینہ کا گمان ہو، انشاء اللہ تین رات کے اندر اندر خواب میں صحیح جگہ کی رہنمائی ہوجائے گی۔

آیت یہ ہے۔ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓى اَهْلِهَا وَاِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ اِنَّ اللّٰهَ نِعِمَّا

يَعِظُكُمْ بِهِ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ سَمِيْعًا بَصِيْرًا ○

طریقہ: (۳۴) اگر دفینہ کی جگہ معلوم کرنی ہو تو عروج ماہ میں عشاء کی نماز کے بعد چالیس مرتبہ سورۂ مزمل کی تلاوت کریں، اول و آخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں، اس عمل کو لگاتار پچاس دن تک کریں، عمل سے پہلے روزانہ حصار ضرور کرلیں، انشاء اللہ پچاس دن کے اندر اندر چار سیاہ پوش آئیں گے اور آتے ہی سلام کریں گے، اس کے بعد پوچھیں گے کہ اے ابن آدم! تم کیا چاہتے ہو؟ عامل کو کہنا چاہئے کہ فلاں جگہ دفینہ ہے ہمیں اس کی صحیح نشاندہی چاہئے، وہ چاروں سیاہ پوش صحیح نشاندہی کردیں گے اور غائب ہوجائیں گے۔ عامل کو چاہئے کہ اگلے دن شیرینی بچوں میں تقسیم کردے اور جو نشاندہی کی گئی ہو وہاں کھودنا شروع کرے، انشاء اللہ بغیر کسی مشقت کے دفینہ نکل آئے گا۔

اس عمل کو بغیر حصار کے ہرگز ہرگز نہ کریں ورنہ رجعت اور نقصان کا اندیشہ رہے گا۔

طریقہ: (۳۵) اگر کسی جگہ دفینہ کے بارے میں صحیح معلومات درکار ہوں اور عامل کو از خود یہ اندازہ نہ ہو پارہا ہو کہ دفینہ کس جگہ ہے تو اس عمل پر تجربہ کریں۔ عروج ماہ سے اس عمل کو شروع کریں اور روزانہ چالیس مرتبہ درود غوثیہ پڑھیں اور اول و آخر گیارہ مرتبہ درود اعلیٰ پڑھیں، اس عمل کو پچاس راتوں تک جاری رکھیں، انشاء اللہ عمل کے دوران چار سیاہ پوش آئیں گے اور پوچھیں گے کہ اے ابن آدم! تو نے ہمیں کیوں بلایا ہے؟ عامل بتادے کہ مجھے اس مقام پر دفینے کی تلاش ہے، اس بارے میں میری مدد کریں، وہ سیاہ پوش دفینے کی جگہ کی رہنمائی کریں گے۔ عامل کو ان سیاہ پوش سے یہ بھی کہنا چاہئے کہ یہ دفینہ مجھے بخش دیں اور اس کو نکالنے میں میری مدد کریں وہ جگہ رہنمائی کرکے اور مدد کرنے کا وعدہ کرکے چلے جائیں گے اس کے بعد عامل جب دفینہ نکالنے کی کوشش کرے گا تو جنات وغیرہ کسی طرح کی مزاحمت نہیں کریں گے اور بآسانی دفینہ باہر آجائے گا۔ عامل کے لئے ضروری ہے کہ دفینے کے تین حصے کرکے ایک حصہ خود رکھے، ایک صاحب خانہ کو دے اور ایک حصہ غرباء اور مساکین میں تقسیم کرے۔

درود غوثیہ یہ ہے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ مَعْدَنِ الْجُوْدِ وَالْكَرَمِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ.

درود اعلیٰ یہ ہے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الْحَبِيْبِ عَالِي الْقَدْرِ عَظِيْمِ الْجَاهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ.

طریقہ: (۳۶) دفینہ کی جگہ معلوم کرنے کے لئے روزانہ چالیس مرتبہ سورۂ الم نشرح پڑھیں، اول و آخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں، اس عمل کو ۶۰ دنوں تک جاری رکھیں، دوران عمل یا عمل کے آخری دن ۴ فرشتے حاضر ہوں گے اور سلام کرنے کے بعد پوچھیں گے کہ عامل تو نے کیوں اس عمل کی زحمت اٹھائی اور ہمیں کیوں زحمت دی۔ عامل کو چاہئے کہ ان کو صاف صاف بتادے کہ وہ اس مقام پر جو دفینہ ہے اس کی نشاندہی چاہتا ہے اور چاہتا ہے کہ وہ دفینہ اس کو مل جائے۔ فرشتے صحیح جگہ کی نشاندہی کردیں گے اور وہاں جو جنات پہرے پر ہوں گے ان کو بھی ہٹادیں گے عامل کو چاہئے کہ اس جگہ پر اچھی طرح نشان لگالے اور دفینہ نکالنے میں تاخیر نہ کرے۔ فرشتے نشاندہی کرتے ہی واپس چلے جاتے ہیں اور اگر عامل کے ذہن سے وہ جگہ نکل جائے تو پھر دوبارہ عمل کرنے سے بھی فرشتے دوبارہ حاضر نہیں ہوتے، اس لئے عامل کو چاہئے صبح اٹھتے ہی اس جگہ پر نشان لگالے اور ایک ہفتہ کے اندر اندر دفینہ نکالنے کی کوشش شروع کردے، کامیابی ملنے پر اس کا ۳۳ فیصد حصہ غریبوں اور ضرورت مندوں میں تقسیم کرے تاکہ دفینہ کے وبال سے محفوظ رہے۔

طریقہ: (۳۷) جب چاند منزل رشا میں ہو اس وقت اس مکان میں رات گزارے جہاں دفینہ کا گمان ہو اور اس نقش کو لکھ کر اپنے دائیں بازو پر باندھے۔

غ غ غ غ غ غ غفور غ غ غ غ غ غ غنی غ غ غ غ غ غفار غ غ غ غ غ غ غافر

اور رات کو سونے سے پہلے چار ہزار نو سو اٹھانوے مرتبہ (۴۹۹۸) مرتبہ یہ اسمائے الٰہی پڑھے، اول و آخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے۔ "يَاغَفُوْرُ يَاغَنِيُّ يَاغَفَّارُ يَاغَافِرُ. انشاء اللہ دفینہ کی صحیح جگہ کی رہنمائی خواب میں حاصل ہوجائے گی اور دفینہ نکالنے میں کوئی دقت نہیں آئے گی۔

طریقہ: (۳۸) نوچندی اتوار کو ساعت شمس میں سورۂ شمس ۴۰ مرتبہ اول و آخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر سوا کلو سرسوں پر دم کرکے اس کمرے میں ڈال دیں جہاں دفینے کا گمان ہو، کمرے میں ہر طرف پھیلادیں اور رات کو کمرہ بند کرادیں۔ صبح کو دیکھیں انشاء اللہ سرسوں اس

جگہ سٹ جائے گی جہاں دفینہ ہوگا، اس کے بعد عامل اسی جگہ دفینہ نکالنے کی کارروائی کرے، انشاءاللہ کامیابی ملے گی۔

طریقہ: (۳۸) دس دن تک روزانہ ۱۰ ہزار مرتبہ "اللہ الصمد" پڑھیں، اول وآخر درود شریف گیارہ مرتبہ پڑھیں، گیارہویں دن ایک سفید مرغے کی گردن میں یہ نقش لکھ کر ڈالیں اور مرغے کو اس جگہ چھوڑ دیں جہاں دفینے کا گمان ہو، انشاءاللہ مرغا اس جگہ پر جاکر بیٹھ جائے گا جہاں دفینہ ہوگا۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

ا	ہاد	وعا	۸
ن د	ن	y	ع
ع	۲ع	او	س
۹۸۰	عـہ	ھ	ع سہ

طریقہ: (۴۰) عامل کو چاہئے کہ سات ہزار مرتبہ روزانہ "اللہ الصمد" پڑھے اور اس نقش کو لکھ کر اپنے تکیہ میں رکھ لے، انشاءاللہ سات دن کے اندر خواب میں دفینے کی مخصوص جگہ کی رہنمائی ہوگی۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

اللہ ع	س د	عـہ م ہ	عـہ د
ا	سہ	۲ع	۸۴
۲	۲۸	۲و	۸ع
او	دع	۱	۳و

طریقہ: (۴۱) ۱۱ دن تک عشاء کی نماز کے بعد روزانہ گیارہ ہزار مرتبہ "اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ" پڑھیں، اول وآخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں، ۱۲ ویں رات اس جگہ کی مٹی اور مندرجہ ذیل نقش اپنے تکیہ میں رکھ لیں اور گیارہ سو مرتبہ "اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ" پڑھیں اول وآخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں، انشاءاللہ خواب میں جگہ کی نشاندہی ہوگی، صبح کو اٹھ کر اس جگہ پر نشان لگادیں اور ۷ دن کے اندر اندر حسب قاعدہ دفینے کو نکال لیں اور حسب شرائط خرچ کریں۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۸۰	۹۴	۹۰	۸۷
۹۱	۸۶	۸۱	۹۳
۸۵	۸۸	۹۶	۸۲
۹۵	۸۳	۸۴	۸۹

طریقہ: (۴۲) جس جگہ دفینے کا گمان ہو وہاں کی مٹی اپنے تکیہ میں رکھیں اور گیارہ دن تک صبح کو جب آنکھ کھلے اپنا منہ ڈھانپ کر گیارہ سو مرتبہ "الف الف" پڑھیں، اول وآخر صرف ایک بار درود شریف پڑھیں، انشاءاللہ گیارہ دن کے اندر اندر دفینے کی جگہ کا سراغ مل جائے گا، عجیب وغریب عمل ہے، یہ عمل کبھی کبھی مایوس نہیں کرتا۔

طریقہ: (۴۳) سوتی کپڑا جو کسی کنواری لڑکی نے اپنے ہاتھوں سے بنا ہو، اس کو سنیچر کے دن مینڈک کے خون سے رنگ لیں، پھر ایک چراغ مٹی کا لے کر اس میں سرسوں کا تیل بھر لیں اور مندرجہ ذیل نقش پر خون سے رنگا ہوا کپڑا چڑھا کر فتیلہ بنالیں اور اس چراغ میں جلائیں، چراغ کے سامنے چنبیلی کے پھول اور بتاشے رکھ دیں اور چراغ کے روبرو بیٹھ کر ۲۱۷ مرتبہ سورۂ کوثر پڑھیں۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۹۲۱	۹۱۴	۹۱۹
۹۱۶	۹۱۸	۹۲۰
۹۱۷	۹۲۲	۹۱۵

فتیلہ روشن کرکے چراغ کی طرف دیکھتے ہوئے ۲۱۷ بار سورۂ کوثر پڑھیں اول وآخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں، ایک حبشی بچہ حاضر ہوگا، اس سے پوچھیں دفینہ کس جگہ ہے وہ نشاندہی کردے گا اور نشاندہی کرکے چلا جائے گا۔ اگر کوئی بات پھر معلوم کرنی ہو تو اس عمل کو اگلے دن پھر دوہرالیں وہ پھر حاضر ہوگا اور وضاحت کرے گا اور صحیح جگہ کی طرف عامل

کی رہنمائی کرے گا۔

طریقہ: (۴۴) دیسی سفید مرغ کے گلے میں یہ نقش ڈال دیں اور مرغ کو اس جگہ چھوڑ دیں جہاں دفینے کا گمان ہو، جس وقت مرغ کو چھوڑ دیں تو اس وقت لاتعداد مرتبہ یہ آیت پڑھتے رہیں۔

سُبْحَانَکَ لَا عِلْمَ لَنَا اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا اِنَّکَ اَنْتَ الْعَلِیْمُ الْحَکِیْمُ ○ انشاء اللہ مرغ وہیں جا کر بیٹھے گا جہاں دفینہ گڑا ہوگا، نشاندہی ہو جانے پر حسب قاعدہ دفینہ نکال لیں اور حسب شرائط اس کو استعمال کریں۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

سُبْحَانَکَ لَا عِلْمَ لَنَا	اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا	اِنَّکَ اَنْتَ	الْعَلِیْمُ الْحَکِیْمُ
۵۲۳	۲۸۹	۳۹۳	۶۶۳
۲۸۸	۵۲۰	۶۶۶	۳۹۴
۶۶۵	۳۹۵	۲۸۷	۵۲۱

طریقہ: (۴۵) رب العالمین کا ایک صفاتی نام ”باطن“ ہے اور یہی صفاتی نام رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی ہے۔ اگر عامل یہ چاہتا ہو کہ خواب میں اس کو یہ نشاندہی ہو جائے کہ دفینہ کہاں ہے تو اس کو چاہئے کہ اس مکان میں جہاں دفینہ کا گمان ہو رات گزارے اور رات کو سوتے وقت یہ پڑھے۔ یَابَاطِنُ عَلِّمْنِیْ وَاَخْبِرْنِیْ بحقّ سیدنا باطنُ محمدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ. تین ہزار مرتبہ پڑھے اور کسی سے بات کئے بغیر سو جائے، انشاء اللہ خواب میں صحیح جگہ کی نشاندہی ہوگی۔

طریقہ: (۴۶) جب چاند منزل بلدہ میں ہو اس وقت یہ نقش لکھ کر اس کو سفید دیسی مرغ کی گردن میں ڈال دیں اور اس مرغ کو اس مکان میں چھوڑ دیں جہاں دفینے کا گمان ہو، انشاء اللہ مرغ اسی جگہ بیٹھ جائے گا جہاں دفینہ ہوگا، اس نقش کے ذریعہ دفن شدہ جادو کی بھی نشاندہی ہو سکتی ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

ش	ی	ن
ی	ن	ش
ن	ش	ی

اَلَّا یَسْجُدُوْا لِلّٰہِ الَّذِیْ یُخْرِجُ الْخَبْءَ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

طریقہ: (۴۷) دفینہ اور محافظ دفینہ دیکھنے کا مجرب عمل یہ ہے کہ ایک نقش پالتو کبوتر کے خون سے مندرجہ ذیل طریقے سے تیار کریں، پھر اس کو کچھ دیر سائے میں رکھیں، یہاں تک کہ حروف خشک ہو جائیں، پھر اس کو مٹی کی کوری ہانڈی میں ڈال دیں یہاں تک جل کر راکھ بن جائے پھر اس راکھ کو سرمہ اصفہانی کے ساتھ عرق گلاب میں ڈال کر کھرل کریں اور اس میں تھوڑا سا آب زر بھی ملالیں، خوب کھرل کرتے وقت اجب یا اسرافیل بحق الف لاتعداد مرتبہ پڑھتے رہیں، اسکے بعد اس سرمہ کو جو تیار ہو چکا ہوگا کسی شیشی میں رکھ لیں، جب کسی جگہ دفینہ اور اس کے محافظین کا مشاہدہ کرنا ہو تو یہ سرمہ آنکھوں میں لگا کر رات کو اس جگہ پہنچیں اور اندھیرا کر دیں اور الف سے شروع ہونے والا اسم ذات الٰہی ”یا اللہ“ لاتعداد مرتبہ پڑھیں، چند منٹ کے بعد زیر زمین دبا ہوا دفینہ صاف دکھائی دے گا، گھر کے جس حصے میں ہوگا اسی حصہ میں دکھائی دے اور اس پر جو اجنہ موجود ہوں گے وہ بھی نظر آئیں گے، عامل کو ڈرنا نہیں چاہئے، مشاہدے کے بعد مکمل تیاری کے ساتھ دفینے کو نکال لینا چاہئے۔

نقش اس طرح بنے گا۔

۷۸۶

ا	ا	ا	ا	ا	ا	ا
و	و	و	و	و	و	و
ج	ج	ج	ج	ج	ج	ج

طریقہ: (۴۸) عامل کو چاہئے کہ جس گھر میں دفینہ ہو وہاں ایک رات گزارے، رات کو ایک ہزار دو مرتبہ یہ عزیمت پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاَنِّیْ اَشْھَدُ اَنَّکَ اَنْتَ اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَد. اول آخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے۔

عامل کو چاہئے کہ دو نقش سورۂ اخلاص کے تیار کرے، ایک نقش عامل اپنے گلے میں ڈال لے اور ایک نقش بالکل سیاہ مرغ کے گلے میں ڈال دے۔ اس نقش کو کالے کپڑے میں پیک کرے، جب نقش مرغ کے گلے میں ڈال دے تو لاتعداد مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھنا شروع کرے، انشاء اللہ چند منٹ کے بعد ہی مرغا کسی جگہ جا کر بیٹھ جائے گا، بس سمجھ لیں کہ اسی جگہ دفینہ ہے۔ اگر دفینے پر جنات کا زبردست پہرہ ہوگا تو مرغا مر بھی سکتا ہے، اگر مرغا مر جائے تو عامل کو بہت احتیاط سے کام کرنا چاہئے۔

سورۂ اخلاص کا نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۵۰	۲۵۳	۲۵۶	۲۴۳
۲۵۵	۲۴۴	۲۴۹	۲۵۴
۲۴۵	۲۵۸	۲۵۱	۲۴۸
۲۵۲	۲۴۷	۲۴۶	۲۵۷

طریقہ: (۴۹) جنات سے دفینہ کی جگہ معلوم کرنے کے لئے عروج ماہ میں تین روزے رکھے، تیسرے دن افطار کے بعد اس جگہ پہنچ جائے جہاں دفینے کا گمان ہو، وہاں جا کر لوبان کی دھونی دے، اس کے بعد ایک کاغذ پر وبسم اللہ، سورۂ فاتحہ، سورۂ اخلاص اور سورۂ حشر لکھے اور ان کے نیچے یہ نقش اسی طرح لکھے، اس کے نیچے لکھے برائے نشاندہی دفینہ بحق حضرت سلیمان علیہ السلام، نیچے کچھ جگہ برائے جواب خالی چھوڑ دے، اس کے بعد یہ آیت پڑھے، نقش اس طرح بنے گا۔ وَاِذْ قَتَلْتُمْ نَفْسًا فَادّٰرَءْتُمْ فِيْهَا وَاللّٰهُ مُخْرِجٌ مَّا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ۝

نقش کو لٹکاتے وقت یہ پڑھے۔ اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّاَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ۝ اگلے دن نقش کھول کر دیکھے، انشاء اللہ جنات کی طرف سے اس پر جواب تحریر ہوگا۔

طریقہ: (۵۰) اگر کسی جگہ خزانہ کی صحیح تحقیق کرنی ہو تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ ایسے درخت کی لکڑی لائیں کہ جو ہو تو پھل والا لیکن اس پر ابھی تک ایک بار بھی پھل نہ آیا ہو، اس لکڑی پر خاتم غزالی کے حروف لکھیں اور سات مرتبہ حرف ح لکھیں، پھر جس جگہ خزانہ ہو وہاں اس لکڑی کو ڈال دیں اور دھنئے کی دھونی دیں اور ۲۱ بار دعوت برہتیہ پڑھیں اور ہر بار مؤکل کو حکم دیں کہ اس لکڑی کو جہاں دفینہ ہو وہاں کھڑی کر دیں، کچھ دیر کے بعد وہ لکڑی وہاں کھڑی ہو جائے گی، لکڑی جہاں کھڑی ہو جائے عامل کو چاہئے کہ وہاں سے خزانہ نکال لے۔ اگر خزانہ نکالتے وقت جنات مزاحمت کریں اور رکاوٹیں ڈالیں تو عامل کو چاہئے وہاں لوبان کی دھونی دے اور اسماءِ برہتیہ کو پڑھ کر مؤکل کو حکم دے کہ وہ جنات کو وہاں سے ہٹا دیں اور رکاوٹوں کو دور کر دیں، انشاء اللہ کچھ ہی دیر کے بعد رکاوٹیں ختم ہو جائیں گی اور جنات وہاں سے ہٹ جائیں گے اور خزانہ بہ آسانی باہر آجائے گا۔ یہ ایک حیرتناک عمل ہے اور اس عمل کے ذریعہ دسیوں عاملین نے خزانہ نکالنے میں کامیابی حاصل کی ہے۔

جن عاملین نے اسماءِ برہتیہ کی زکوٰۃ ادا کر رکھی ہو ان کو اس عمل میں بھرپور کامیابی نصیب ہوتی ہے۔

طریقہ: (۵۱) اس نقش کو سفید دیسی مرغے کی گردن میں باندھ دیں اور اس کو اس جگہ پر چھوڑ دیں جہاں دفینے کا گمان ہو، انشاء اللہ مرغا اس جگہ پر بیٹھ جائے گا جہاں کچھ دبا ہوا ہوگا، خزانہ کے علاوہ مدفونہ جادو کی بھی یہ نقش نشاندہی کرتا ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۹۵۷۷	۹۵۸۰	۹۵۸۳	۹۵۶۹
۹۵۸۲	۹۵۷۰	۹۵۷۶	۹۵۸۱
۹۵۷۱	۹۵۸۵	۹۵۷۸	۹۵۷۵
۹۵۷۹	۹۵۷۴	۹۵۷۲	۹۵۸۴

طریقہ: (۵۲) اس آیت کو روزانہ ۲۱ مرتبہ پڑھیں اور مندرجہ ذیل نقش اپنے گلے میں ڈالیں، انشاء اللہ خود ہی کسی بھی رات کو خواب

میں رہنمائی ہوجائے گی۔

آیت یہ ہے۔

وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَا اِلَّا هُوَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ اِلَّا يَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِيْ ظُلُمَاتِ الْاَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ اِلَّا فِيْ كِتَابٍ مُّبِيْنٍ○

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

وَعِنْدَهٗ	مَفَاتِحُ الْغَيْبِ	لَا يَعْلَمُهَا	اِلَّاهُو
۱۸۹	۴۲	۱۳۶	۱۴۹۰
۴۱	۱۸۶	۱۴۹۳	۱۳۷
۱۴۹۲	۱۳۸	۴۰	۱۸۷

طریقہ: (۵۳) اس نقش کو سفید مرغ کے گلے میں ڈال کر مرغ کو جہاں دفینے کا گمان ہو وہاں چھوڑ دیں، مرغا اسی جگہ پر بیٹھے گا جہاں دفینہ موجود ہوگا۔

۷۸۶

یَاعَلِیْمُ	۱۱۰۵	۶۳	یَاخَبِیْرُ
۶۴	۸۱۱	۱۵۱	۱۱۰۴
۸۱۰	۶۱	۱۱۰۷	۱۵۲
یَاظَاهِرُ	۱۵۳	۸۰۹	یَابَاطِنُ

طریقہ: (۵۴) علماء علم وفن فرماتے ہیں کہ کسی جگہ دفینے کا شبہ ہو لیکن لوگوں کو وہاں کے بارے میں یہ یقین کرنا چاہئے کہ یہاں دفینہ ہے بھی یا نہیں تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے بالکل کتھئی رنگ کا بکرا قربان کریں اور اس کو اللہ کے نام پر ذبح کرے، اس کا گوشت غریبوں میں بٹوادیں، اس کے بعد آکاش بیل کی وہاں دھونی دیں (یہ بیل عام عام طور پر بیری اور کیکر کے درختوں پر پھیلتی ہے) دھونی دیتے وقت ان عزیمتوں کو ایک سو دس مرتبہ پڑھیں۔ اَدَادُوْھَاش. اَدَایُوْھَاش. اَدَاقُوْھَاش. اَدَاھُوْھَاش. یَادَوَاادَاشَاس. یَایُواادَاشَاش. یَاقُواادَاشَاش. یَاھُواادَاشَاس. یَاادَایُو یَاادَاقُو. یَاادَاھُو. اَھُوَ یَادَرْدَائِیْل. اَللّٰھُمَّ اَرِنِیْ دَفِیْنَةً رَمِیَّةً وَّاٰخِرَلَھَا وَاٰیَةَ الْعَذَابِ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ وَخُذْہُ اَخْذَ عَزِیْزٍ مُّقْتَدِرٍ. اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ غَنِیٌّ عَنِ الاعوان اَللّٰھُمَّ عنہ الظالم وقلَّ الناصر وانت المطلع العالم العدلُ الحکیم. اَللّٰھُمَّ ارنی فُلَانًا الظالمَ عبدکَ قَدْ کَفَرَ نِعْمَتَکَ وَمَا شَکَرَھَا وترک اٰیاتِ العدلُ وَمَاذَکَرَھَا الھعاہُ حِلْمُکَ وَلعَدٰی عَلَیْنَا ظُلْمًا وَّعُدْوَانًا فَخُذْ بِنَاصِیَتِہٖ وَاجْعَلْنَا مَنْصُوْرِ بِنْ عَلَیْہِ اِنَّکَ مَاتَشَآءُ قَدِیْرٌ. اَللّٰھُمَّ فسبِّتْ عَضُدَہٗ وقلل عَدَدَہٗ وَاھْدِمْ ارکانتہ واخذلاعوانتہ وشَتِّتْ جمعہٗ وَاَعْدِمْ سُلْطَانَتَہ وَابْطُ بُرھانتہ وَزَلْزِلْ اِقْدَامَہٗ وَارْعِبْ قلبہٗ وَکَبَّہٗ عَلٰی مِنْخَرِہٖ وَاجْعَلْ کَیْدَہٗ فِیْ نَحْرِہٖ واستدرجہٗ مِنْ حَیْثُ لَا یَعْلَمُ.

ایک کالے رنگ کی بلی اس وقت یہاں چھوڑ دیں، اگر وہاں دفینہ ہوگا تو بلی عجیب عجیب حرکتیں کرے گی، کبھی ناچے گی، کبھی قلابازیاں کھائے گی، کبھی روئے گی، کبھی ہنسے گی اور کبھی اچھل کود کرے گی، لیکن وہاں سے ہٹانے سے بھی نہیں ہٹے گی اور اگر وہاں دفینہ نہیں ہوگا تو بلی وہاں سے بھاگ جائے گی۔ دھونی اتنی دیں کہ وہاں دھواں پھیل جائے۔ عزیمت کے اول آخر میں درود شریف نہ پڑھیں۔

طریقہ: (۵۵) جس مکان میں دفینہ کا گمان ہو وہاں روزانہ رات کو عشاء کی نماز کے بعد دس ہزار مرتبہ "اَللّٰہُ الصَّمَدُ" پڑھیں، اول وآخر ۲۱ مرتبہ درود شریف پڑھیں، انشاء اللہ کوئی بزرگ خواب میں آکر صحیح جگہ کی رہنمائی کریں گے، اس عمل کو نوچندی جمعرات سے شروع کریں۔

طریقہ: (۵۶) اس نقش کی زکوٰۃ ادا کریں۔ طریقہ یہ ہے کہ روزانہ "یااللہ" ۳۱۲۵ مرتبہ پڑھیں، اول وآخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں اور روزانہ ۱۲۵ مرتبہ مندرجہ ذیل نقش لکھ کر آٹے میں گولیاں بنا کر دریا میں ڈالیں، گولیاں روزانہ بنائیں، دریا میں سات دن کی یا ۱۰ دن کی اکٹھی بھی ڈال سکتے ہیں۔ جب دفینہ کی معلومات کرنی ہو تو جہاں دفینہ کا گمان ہو وہاں سوجائیں اور رات کو سونے سے پہلے ایک ہزار مرتبہ "یااللہ" پڑھیں، اول وآخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں اور نقش اپنے تکیہ میں رکھ کر سوجائیں، نقش کے خانہ میں زکوٰۃ ادا کرتے وقت کچھ نہ لکھیں لیکن جب دفینہ کی معلومات کے لئے نقش لکھیں تو سولہواں خانہ میں "برائے معلومات دفینہ" لکھ دیں، انشاء اللہ خواب میں مؤکل آکر دفینے کی صحیح جگہ

کی رہنمائی کرے گا۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۹	۲۲	۱۹	۱۶
۲۰	۱۵	۱۰	۲۱
۱۴	۱۷	برائے معلومات دفینہ	۱۱
۲۳	۱۲	۱۳	۱۸

طریقہ: (۵۷) جس مکان میں دفینے کا گمان ہو اس کی آخری چھت پر کھلے آسمان کے نیچے بیٹھ کر یہ لکھیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ، يَا حَا بِحَقِّ يَا مِيكَائِيل . اس عبارت کو لکھنے کے بعد اس کمرے میں آجائیں جہاں دفینے کا گمان ہو اور دو رکعت نفل قضاءِ حاجت کی نیت سے پڑھیں، اللہ سے دعا کریں کہ وہ دفینے کی صحیح جگہ کی نشاندہی میں غیبی مدد کرے، اس کے بعد مذکورہ کلمات کو ۷۰ مرتبہ پڑھیں، اول و آخر سات مرتبہ درود شریف پڑھیں اور جو تحریر چھت پر بیٹھ کر لکھی تھی اس کو اپنے تکیہ میں رکھ لیں اور کسی سے بات کئے بغیر تنہائی اختیار کر کے سو جائیں، انشاء اللہ مؤکل خواب میں آکر صحیح جگہ کی نشاندہی کر دے گا، کبھی کبھی مؤکل آکر عامل کو اٹھا کر بھی نشاندہی کرتا ہے، ڈرنے کی ضرورت نہیں۔

طریقہ: (۵۸) جہاں دفینہ کا گمان ہو وہاں عامل جاتے اور گھر میں داخل ہونے کے بعد گھر کا دروامہ بند کر کے مراد ہے مین گیٹ، دروازہ پر عامل اس طرح کھڑا ہو کہ اس کا رخ دروازے کی طرف ہو، عامل یہاں کھڑے ہو کر ایک مرتبہ اذان پڑھے اور گیارہ مرتبہ سورۂ قریش پڑھے اور تین مرتبہ تالیاں بجادے۔ (واضح رہے کہ اس وقت درود شریف نہیں پڑھنا ہے)

اس کے بعد عامل مکان کے اس حصے میں پہنچے جہاں دفینہ کا شبہ ہو، وہاں وہ ایک چٹائی بچھائے، اس چٹائی پر بیٹھ کر قبلہ رو ہو کر ۱۱ مرتبہ درود شریف پڑھ کر سورۂ یٰسین پڑھے اس طرح کہ ہر مبین پر ایک بار سورۂ مزمل پڑھے۔ عامل کو چاہئے کہ وہ ہر مبین پر پیچھے بھی لوٹے اور ہر بار سورۂ یٰسین شروع سے پڑھے، جب ساتوں مبین تک وہ بدستور سورۂ مز[مل] پڑھتا رہے تو پھر آٹھویں بار سورۂ یٰسین کو شروع سے آخر تک پڑھے، [ختم] سورت پر پھر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے۔ اس عمل کو ایک ہی نشس[ت] میں تین بار کرنا ہے، اس کے بعد عامل کسی سے بات کئے بغیر سو جا[ئے] نیت صحیح نشاندہی کی رکھے، صبح کو اٹھ کر اس جگہ پر پہلی نظر میں عامل [جو] ڈالے، کوئی اور دیکھے گا تو اس کی بینائی کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ رہے [گا] جہاں دفینہ ہوگا وہ جگہ پانی سے بھیگی ہوئی ہوگی یا وہ جگہ چیخ گئی ہوگی یا [وہ] جگہ پر ابھار ہو گیا ہوگا، بس اس کے بعد عامل اپنی کارروائی کرے، غیبی [مدد] انشاء اللہ شامل حال رہے گی اور تھوڑی محنت کے بعد دفینہ نکل آئے گا۔

طریقہ: (۵۹) دیسی مرغی کے چار انڈے خالی کر کے ا[ب] ج د کی اضمار ان پر لکھیں، ایک انڈے پر حرف الف کی اضمار لکھیں دوسرے پر حرف ب کی تیسرے پر حرف ج کی اور چوتھے انڈے پر حرف د کی، پھر ان چاروں انڈوں کو کسی بھی طرح کسی دیسی سفید مرغ کے [گلے] میں ڈال کر جہاں دفینے کا اندازہ ہو وہاں چھوڑ دیں۔ مرغ صحیح جگہ جا کر کھڑا ہو جائے گا اور زمین پر اپنی چونچ بار بار مارے گا، سمجھ لیں خزانہ اسی جگہ ہے۔

حرف کی اضمار یہ ہے۔ اَجِبْ اَيُّهَا الْمَلِكُ الْعَظِيْمُ السَّ[...] طَهْطَائِيلُ الرَّئِيسُ الْاَكْبَرُ وَاسرَعْ بحقِّ همه همه يهون يهوا[...] شيكل شيكل سَلَحُوا اَجِبْ واهبطْ تَمَثَّلْ لِيْ بِصُوْرَةٍ حَسَ[نَةٍ] الوحا العجل.

حرف ب کی اضمار یہ ہے۔ اَجِبْ يَاخَادِمُ حرف الْبَاءِ السَّ[...] حر هَيَائِيلُ بَلَيْس لِيجِ هَيلج ذى النُّورِ اِلاَّ مَعْ ذِى الاَ[...] وَالْكِبْرِيَاءِ.

حرف ج کی اضمار یہ ہے۔ ليصف لهلطفلهلح احوا[...] موجودٌ سُبُّوْحٌ قُدُّوسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰئِكَةِ وَالرُّوْحِ اَجِبْ اَ[يُّهَا] الْمَلِكُ طَغْيَائِيلُ الوحا العجل الساعه.

حرف د کی اضمار یہ ہے۔ ليصف هيطلف هيطلف لهاليا[...] اَجِبْ اَيُّهَا الملك بارك اللّٰهُ فِيْكَ.

طریقہ: (۶۰) عامل کو چاہئے کہ وہ اسم ''خبیر'' کی زکو[ۃ ادا] کرے، اس طریقے سے۔

زکوٰۃ اصغر الصغائر، روزانہ ۲۰۱ مرتبہ ۴۰ دن تک، زکوٰۃ اصغر روزانہ ۴۰۶ مرتبہ ۴۰ دن، زکوٰۃ اصغر روزانہ ۸۱۲ مرتبہ ۴۰ دن تک، زکوٰۃ کبیر ۳۲۴۸ مرتبہ روزانہ ۴۰ دن تک، زکوٰۃ اکبر ۱۲۹۹۲ مرتبہ ۴۰ دن تک روزانہ پڑھیں، اس طرح ۲۰۰ دن کی ریاضت کے بعد عامل "یاخبیر" کا عامل ہوجائے گا، جب کسی جگہ دفینے کی تحقیق کرنی ہوتو عامل کو چاہئے کہ یاخبیر کا نقش اپنے گلے میں ڈالے، نقش کے نیچے یاخبیر کے مؤکل کا نام لکھے اور یاخبیر کا ذکر تین بار پڑھ کر کسی سے بات کئے بغیر سو جائے، انشاء اللہ مؤکل خواب میں آکر دفینے کی جگہ کی نشاندہی بھی کرے گا اور دفینہ نکالنے میں عامل کی غائبانہ مدد بھی کرے گا۔

یاخبیر کا ذکر یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْخَبِيْرُ الْمُطَّلِعُ عَلٰى خَفَايَا الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوْتِ لِلْعَالِمِ بِدَقَائِقِ عِلْمِكَ الْقَابِضِ اِلٰى بَاطِنِ خَفَايَا كُلَّ شَىْءٍ مِّنْ عَالِمِ الشهادة وَالْجَبَرُوْتِ اَسْئَلُكَ بِجبريةِ اَحَاطَتْكَ بِوَطْنِ الْمَوْجُوْدَاتِ فَلَا تَتَحَرَّكُ ذَرَّةٌ وَلَا تَنْشَقُّ جَبَّةٌ اِلَّا وَقَدْ اَحَاطَ بِهَا نفرنَا الْمنتيَاتِ اَسْئَلُكَ اَنْ تَكْشِفَ عَنْ قَلْبِىْ حِجَابَ الظُّلُمٰتِ فِىْ مُنَزَّلِ انوارِ الْمُرَقِيَّةِ لِيَكُوْنُ خَبَرٌ وَالْاَسْرَرِ صِفَاتِكَ مُبْتَهِجًا بِشُهُوْدِهٖ ذَاتِكَ اَللّٰهُمَّ ادخلنِىْ فِىْ حكتِكَ الْحَصِيْنُ لِاٰمِنَ بِهٖ فِىْ جَمِيْعِ الْاَوْقَاتِ وَالْموطنِ لِتَطْمَئِنَّ نَفْسِىْ بِذَالِكَ اَللّٰهُمَّ اَخرمْنِىْ بِعَيْنِكَ الَّتِىْ لَا تَنَامُ وَاكْفُنِىْ بُرْكُنِكَ الَّذِىْ لَا يَضَامُ يَااللّٰهُ يَاخَبِيْرُ بِالْعِبَادِ.

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۹۵	۲۰۹	۲۰۶	۲۰۲
۲۰۷	۲۰۱	۱۹۶	۲۰۸
۲۰۰	۲۰۴	۲۱۸	۱۹۷
۲۱۰	۱۹۸	۱۹۹	۲۰۵

طریقہ: (۶۱) اسم مُقَدِّمُ اور اسم مؤخر کے نقش ذوالکتابت بنا کر سفید مرغ کی دونوں ٹانگوں میں باندھ دیں اور مرغ کو جائے وقت پر چھوڑ دیں، انشاء اللہ مرغ صحیح جگہ پر جا کر بیٹھ جائے گا۔

اسم مُقَدِّمُ کا نقش یہ ہے۔

۷۸۶

ال	مق	د	م
۵	۳۹	۳۲	۱۳۹
۳۸	۲	۱۴۲	۳۳
۱۴۱	۳۴	۳۷	۳

اسم مؤخر کا نقش یہ ہے۔

۷۸۶

ال	مو	خ	ر
۲۰۱	۱۹۹	۳۲	۴۵
۱۹۸	۵۹۸	۴۸	۳۳
۴۷	۳۴	۱۹۷	۵۹۹

طریقہ: (۶۲) اسم ظاہر اور اسم باطن کے دو نقش بنائیں اور سفید مرغ کے دونوں ٹانگوں پر باندھ دیں، مرغ کو اس جگہ چھوڑ دیں جہاں دفینہ کا گمان ہو اور ایک طرف بیٹھ کر قرآن حکیم کی یہ آیت لاتعداد مرتبہ پڑھیں هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيْمٌ ○ سات مرتبہ درود شریف پڑھنے کے بعد اس آیت کا ورد کریں۔ نقش الظاہر کا یہ ہے۔

۷۸۶

ال	ظا	ہ	ر
۶	۱۹۹	۳۲	۹۰۰
۱۹۸	۳	۹۰۳	۳۳
۹۰۲	۳۴	۱۹۷	۴

الباطن کا نقش یہ ہے۔

۷۸۶

ال	با	ط	ن
۱۰	۴۹	۳۲	۲
۴۸	۷	۵	۳۳
۴	۳۴	۴۷	۸

طریقہ: (۶۳) اگر عامل روزانہ ''یاھادی'' سومرتبہ روزانہ پڑھنے کا معمول بنائے، اس کے بعد وہ یاہادی کا نقش ذوالکتابت اپنے گلے میں ڈال کر اس مکان میں گھومے جہاں، دفینہ کا گمان ہو تو عامل جب صحیح جگہ پر قدم رکھے گا تو اس کے پاؤں جلنے لگیں گے، بس وہاں نشان لگادینا چاہئے اور اس کے بعد حسب قاعدہ دفینہ نکالنا چاہئے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

ال	ہا	د	ی
۵	۹	۳۲	۵
۸	۲	۸	۳۳
۷	۳۴	۷	۳

طریقہ: (۶۴) اگر کوئی شخص یہ جاننا چاہے کہ اس کے مکان میں اگر دفینہ ہے تو مکان کے کس حصے میں ہے تو اس کو چاہئے کہ وہ روزانہ ''الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم'' ۳۱۲۵ مرتبہ پڑھے، اول وآخر ۱۱ مرتبہ درود شریف پڑھے۔ اس حساب سے ۴۰ دن میں سوالاکھ کی تعداد پوری ہوگی۔ اس کے بعد ۲ نفل قضاء حاجت کی نیت سے پڑھے اور ۷۸۶ مرتبہ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ پڑھ کر رات کو سوجائے، نیت دفینے کی رکھے، انشاء اللہ مؤکل خواب میں آکر صحیح جگہ کی نشاندہی کردے گا اور دفینہ نکالنے کا طریقہ بھی بتادے گا، مجرب عمل ہے۔

طریقہ: (۶۵) جو شخص روزانہ ''یاظاھر'' ۱۱۰۶ مرتبہ پڑھنے کا معمول رکھے، اس کا ضمیر روشن ہوجاتا ہے۔ اگر پابندی سے اس اسم الٰہی کا ورد مذکورہ تعداد میں جاری رکھے تو کسی بھی مکان میں داخل ہوتے ہی اس کے قلب پر یہ بات وارد ہوجاتی ہے کہ اس مکان میں کس طرح کے اثرات ہیں۔ اسم ظاہر کا عامل کسی بھی مکان کی مٹی سونگھ کر بھی یہ بتا سکتا ہے کہ مکان کس طرح کا ہے اور اس مکان میں دفینہ ہے یا نہیں۔ عامل کو اگر مٹی میں کسی طرح کی بدبو آتی ہے تو اس سے ثابت ہوتا ہے کہ مکان میں جنات ہیں اگر ملتانی کی سی بو آتی ہے تو اندازہ ہوتا ہے کہ مکان کی بندش کی گئی ہے یا سحر دبایا گیا ہے، اگر مٹی سے زیرے کی سی یا دارچینی کی سی بو آتی ہے تو یہ پتہ چلتا ہے کہ اس مکان میں دفینہ ہے وغیرہ۔ یاظاہر کی زکوٰۃ روزانہ ۳۱۲۵ مرتبہ ۴۰ دن تک پڑھ کر بھی ادا کی جاتی ہے لیکن ماہرین عملیات کا فرمانا ہے کہ بہتر طریقہ یہ ہے کہ عامل عمر بھر روزانہ ''یاظاہر'' کا ورد ۱۱۰۶ مرتبہ رکھے اور بغیر کسی بڑے عذر کے اس میں ناغہ نہ کرے

دفینے کی نشاندہی کے لئے عامل کو چاہئے کہ جس مکان میں گمان ہو کہ وہاں دفینہ ہے وہاں رات گزارے اور عشاء کی نماز کے بعد دو نفل قضاء حاجت پڑھ کر دعا کرے اور پھر مصلّے ہی پر بیٹھ کر ۱۱ ہزار مرتبہ ''یاظاہر'' پڑھے اور گیارہ سو مرتبہ یہ عزیمت پڑھے۔

اَجِبْ یَالوزائیلُ بِحقِّ ظاھر بحق یاظاھرُ سُبْحٰنَکَ اَنْتَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ الظَّاھِرُ وَالْمُظْھِرُ یَاظَاھِرُ. انشاء اللہ رات کو مؤکل صحیح جگہ کی نشاندہی خواب میں کرے گا اور دفینہ نکالنے کے لئے غائبانہ مدد کرے گا۔ اگر جنات کی طرف سے کوئی رکاوٹ ہوگی تو مؤکل اس رکاوٹ کو دور کرے گا۔ دفینہ نکالتے وقت یاظاہر کا نقش عامل اگر اپنے گلے میں رکھے اور مذکورہ عزیمت اگر پڑھتا رہے تو بہتر ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۶۹	۲۸۲	۲۷۹	۲۷۶
۲۸۰	۲۵۵	۲۷۰	۲۸۱
۲۷۴	۲۷۷	۲۸۴	۲۷۱
۲۸۳	۲۷۲	۲۷۳	۲۸۸

طریقہ: (۶۶) جس جگہ خزانہ ہو، عامل رات وہاں گزارے، عشاء کی نماز کے بعد مکمل تنہائی میں سوئے، ۲۴ گھنٹے پہلے گوشت کھانا چھوڑدے، عشاء کے بعد مصلّے پر بیٹھ کر سورۂ یٰسین اس طرح پڑھے، سورۂ یٰسین میں ۷ مبین ہیں، ہر مبین پر اس عزیمت کو تین بار پڑھنا ہے۔

اس عمل میں کسی بھی مبین سے پیچھے لوٹنے کی ضرورت نہیں، ہر مبین پر رکیں، یہ عزیمت پڑھیں اور آگے بڑھ جائیں۔ اس عمل سے پہلے ہی عامل اپنے گلے میں سورۂ یٰسین کا نقش ڈالے، انشاء اللہ موکل کے ذریعہ دفینے کی صحیح جگہ نشاندہی ہوگی اور دفینہ نکالتے وقت عامل کو کسی بھی طرح کی کوئی تکلیف نہیں ہوگی، دفینے کے مال کی تقسیم عدل وانصاف کے ساتھ ہونی چاہئے ورنہ عامل اور صاحب مکان دونوں نقصان اٹھائیں گے۔

عزیمت یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ سُبْحٰنَ الْمُنَوِّرِ عَنْ كُلِّ مَدْيُوْنٍ سُبْحٰنَ الْمُرَجِّ عَنْ كُلِّ مَحْزُوْنٍ سُبْحٰنَ النَّاصِرِ عَنْ كُلِّ مَظْلُوْمٍ سُبْحٰنَ الْمُخْلِصِ عَنْ كُلِّ مَسْجُوْنٍ سُبْحٰنَ مَنْ جَعَلَ خَزَائِنَهٗ بَيْنَ الْكَافِ وَالنُّوْنِ سُبْحٰنَ الْهِمَمِ اَمْرُهٗ اِذَا اَرَادَ شَيْئًا اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْن ○ فَسُبْحَانَ الَّذِيْ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ وَّاِلَيْهِ تُرْجَعُوْن○

ماہرین عملیات کا کہنا ہے کہ اگرچہ ایک ہی رات میں کامیابی مل جاتی ہے لیکن تین راتوں کے ارادے سے اس عمل کو شروع کرنا چاہئے، البتہ پہلی یا دوسری رات میں کامیابی مل جانے پر عمل کو ترک کر دینا چاہئے، ۲۴ گھنٹے پہلے ہر طرح کا گوشت چھوڑ دیں اور عمل جاری رکھنے تک ہر طرح کے گوشت سے پرہیز ہی رکھیں۔

سورۂ یٰسین کا نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۵۵۳۴۵	۵۵۳۵۸	۵۵۳۵۵	۵۵۳۵۲
۵۵۳۵۶	۵۵۳۵۱	۵۵۳۴۶	۵۵۳۵۷
۵۵۳۵۰	۵۵۳۵۳	۵۵۳۶۰	۵۵۳۴۷
۵۵۳۵۹	۵۵۳۴۸	۵۵۳۴۹	۵۵۳۵۴

طریقہ: (۶۷) پابندی کے ساتھ اس درود شریف کو روزانہ ۱۱ مرتبہ پڑھنے والے کی چھٹی حس بہت بڑھ جاتی ہے، ایسا شخص اگر کسی گھر میں داخل ہو تو اس کو اندازہ ہو جاتا ہے کہ اس گھر میں دفینہ ہے یا نہیں۔ اگر ایسا عامل اس درود کو پڑھتے ہوئے گھر کے ہر حصے میں چکر لگا لے تو جس جگہ دفینہ ہوگا وہاں پہنچ کر عامل کے جسم میں ایک طرح کا کرنٹ لگے گا، اس سے اندازہ ہو جائے گا کہ دفینہ کہاں ہے، پھر حسب قاعدہ دفینہ نکالنے کی کارروائی کرنی چاہئے۔

یہ درود، درود کشف کے نام سے مشہور ہے اس درود کا ورد رکھنے والے عامل کی چھٹی حس تیر کی طرح کام کرتی ہے اور اس کے قلب پر کشف والہام کی بارشیں ہر وقت ہوتی ہیں۔

درود کشف یہ ہے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَّعْدَنِ الْاَنْوَارِ وَالْاَسْرَارِ وَكَاشِفِ الْاسناد وَكَاشِفِ الْاَسْرَارِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَانُوْرُ الْاَنْوَارِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَامَعْدنَ الْاَسْرَار وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَاكَاشِفَ الْاَستار وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَاكَاشِفَ الْاَسْرَارِ اِكْشِفْ عَيْنِيْ اِكْشِفْ قَلْبِيْ اِكْشِفْ صَدْرِيْ يَاكَاشِفَ الْاَسْرَارِ يَارَسُوْلَ اللّٰه خُذْبِيَدِيْ اَغِثْنِيْ وَاَغِيْثُوْنِيْ يَاصَادِقُ مَصْدُوْقٌ قَوْلُكَ مَنْ عُسِرَتْ عَلَيْهِ حَاجَةٌ فَلْيُكْثِرْ بِالصَّلٰوة عَلَيَّ فَاِنَّهَا تَكْشِفُ الْهُمُوْمَ وَالْغُمُوْمَ وَالْكُرَبَ وَتُكْثِرُ الْاَرْزَاقَ وَتَقْضِي الْحَوَائِجَ يَاقَاضِيَ الْحَاجَاتُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَااَرْحَمَ الرَّاحِمِيْن.

طریقہ: (۶۸) سات مسجدوں کا پانی لائیں، پھر ان کو ایک برتن میں کرلیں، روزانہ سات راتوں تک عشاء کی نماز کے بعد ۱۱ مرتبہ درود شریف پڑھنے کے بعد سورۂ یٰسین شروع کریں، سات مبین آئیں گے ہر مبین پر "یَاعَلِیْمُ عَلِّمْنِیْ یَاخَبِیْرُ اَخْبِرْنِیْ" ۱۰۰ بار پڑھیں (کسی مبین سے پیچھے لوٹنے کی ضرورت نہیں) آخر میں ایک بار سورۂ یٰسین سیدھے سادے طریقے سے پڑھیں، ختم سورت پر پھر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں، ہر مبین پر جب "یَاعَلِیْمُ عَلِّمْنِیْ یَاخَبِیْرُ اَخْبِرْنِیْ" ۱۰۰ بار پڑھ لیں تو پانی پر دم کردیں۔ روز کے روز کے یہ پانی اس مکان کے جس حصے میں دفینہ کا گمان ہو وہاں چھڑک دیا کریں، انشاء اللہ اس دوران یا سات دن کے بعد اس جگہ پر شگاف پڑ جائے گا جہاں دفینہ ہوگا۔

طریقہ: (۶۹) "یَاعَلِیْمُ" کا نقش مندرجہ ذیل طریقہ سے بنائیں اور اس کو تکیہ کے نیچے رکھ لیں، جمعہ کے دن گزرنے کے بعد جو رات آئے اس سے عمل کی شروعات کریں اور روزانہ "یَاعَلِیْمُ" ۱۵۰ مرتبہ پڑھیں، لگاتار ۶ راتوں تک، ایک دن کی بھی ناغہ نہ کریں، ساتویں

شب جو جمعہ کی شب ہوگی، دو رکعت نماز نفل بہ نیت استخارہ پڑھیں اور تصور دفینے کی جگہ کا رکھیں، نقش سے فارغ ہوکر اللہ سے دعا کریں کہ وہ دفینے کی جگہ کی رہنمائی فرمادے، اس کے بعد پندرہ سو مرتبہ "یَاعَلِیْمُ" پڑھ کر اول آخر درود شریف کے ساتھ کسی سے بات کئے بغیر سو جائیں، انشاءاللہ خواب میں رہنمائی ہوگی اور دفینہ کی جگہ کا اشارہ خواب میں ہوگا۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

ع	ل	ی	م
۱۱	۳۹	۷۱	۲۹
۳۸	۸	۳۲	۷۲
۳۱	۷۳	۳۷	۹

طریقہ: (۷۰) بعد نماز عشاء دو رکعت نفل بہ نیت قضاء حاجت پڑھے اس طرح کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ ۴۱ مرتبہ اور ۴۱ مرتبہ درود شریف نماز سے فارغ ہونے کے بعد ایک ہزار مرتبہ "یَاخَبِیْرُ اَخْبِرْنِیْ" پڑھیں اور اپنے بائیں ہاتھ سے اپنے دائیں کی ہتھیلی پر یہ نقش لکھیں۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

پھر اپنا دایاں ہاتھ اپنے رخسار کے نیچے رکھ کر سو جائیں اور یہ نیت رکھیں کہ دفینے کی صحیح جگہ کی رہنمائی ہو جائے، انشاءاللہ حیرتناک طریقے پر رہنمائی ملے گی۔

طریقہ: (۷۱) "یَاعَلِیْمُ عَلِّمْنِیْ مِنْ اَسْرَارِ الْغَیْبِ" سوتے وقت ۱۹۴۰ مرتبہ پڑھیں اول و آخر گیارہ سو مرتبہ درود شریف پڑھیں، مندرجہ ذیل نقش کو تکیہ کے نیچے رکھ کر سو جائیں۔ عزیمت پڑھتے وقت اپنے مقصد کو ذہن میں رکھیں، انشاءاللہ موکل خواب میں صحیح جگہ کی رہنمائی کرے گا۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۱	۱۵	۱۹۰۹	۳	۷
۴	۸	۱۲	۱۶	۱۹۰۵
۱۷	۱۹۰۶	برائے نشاندہی دفینہ	۹	۱۳
۵	۱۴	۱۸	۱۹۰۷	۱
۱۹۰۸	۲	۶	۱۰	۱۹

اس نقش کی رفتار یہ ہے۔

۷۸۶

۱۱	۱۵	۲۵	۳	۷
۴	۸	۱۲	۱۶	۲۱
۱۷	۲۲	۲۰	۹	۱۳
۵	۱۴	۱۸	۲۳	۱
۲۴	۲	۶	۱۰	۱۹

اس نقش کی رفتار یہ ہے۔

طریقہ: (۷۲) "دو نقش بنائیں" اور دونوں نقش الگ آٹے میں گولی بنا کر سرخ رنگ کے مرغے کو کھلادیں، اس کے بعد اس مرغے کو اس جگہ چھوڑ دیں جہاں دفینے کا شبہ ہو، انشاءاللہ مرغا صحیح جگہ پر بیٹھ جائے گا۔ اگر مرغا مرجائے تو پھر دفینہ نکالنے کی غلطی نہ کریں، یہ سمجھ لیں کہ جنات کا سخت پہرہ ہے، لیکن اگر مرغا زندہ رہے اور کم سے کم ۳ بار اسی جگہ پر بیٹھ جائے تو دفینہ حسب قاعدہ نکال لیں۔
دونوں نقش یہ ہیں۔

۷۸۶

ع	ل	ی	م
۱۱	۳۹	۷۱	۲۹
۳۸	۸	۳۲	۷۲
۳۱	۷۳	۳۷	۹

۷۸۶

خ	ب	ی	ر
۱۱	۱۹۹	۶۰۱	۱
۱۹۸	۸	۴	۶۰۲
۳	۶۰۳	۱۹۷	۹

طریقہ: (۷۳) نوچندی جمعرات کو مشتری کی ساعت میں مندرجہ ذیل نقش لکھ کر رکھیں، رات کو آنے پر اس نقش کو اپنے تکیہ میں رکھ لیں اور سونے سے پہلے ۱۱ مرتبہ یہ عزیمت پڑھیں اور تصور دفینے کی جگہ کا رکھیں۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ سُبْحَانَكَ لَا عِلْمَ لَنَا اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ○ يَاعَلِيْمُ عَلِّمْنِيْ يَاخَبِيْرُ اَخْبِرْنِيْ يَارَشِيْدُ اَرْشِدْنِيْ يَامُبِيْنُ بَيِّنْ لِيْ بِحَقِّ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. وَبِحَقِّ يَاعَلِيْمُ يَاخَبِيْرُ يَارَشِيْدُ يَامُبِيْنُ.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۵ ااا ھ ۱۱ ۱۱ ۲

۲۶۵	۲۵۸	۲۶۳
۲۶۰	۲۶۲	۲۶۴
۲۶۱	۲۶۶	۲۵۹

طریقہ: (۷۴) گدھے کا خون، ہدہد، گائے کا پتہ، بھیڑیے کی چربی اور لومڑی کی تلی، ان سب چیزوں کو خشک کر کے باریک پیس لیں، پھر ان چیزوں کا بخور اس جگہ پر دیں جہاں دفینہ کا گمان ہو، نصف شب کے بعد دھونی دے کر سو جائیں اور اس جگہ کوئی نہ سوئے جہاں دفینہ کا گمان ہو، صبح کو وہ جگہ پھٹ جائے گی جہاں دفینہ ہوگا انشاءاللہ۔

طریقہ: (۷۵) عامل اگر اپنے اندر یہ صلاحیت پیدا کرنا چاہے کہ کسی بھی گھر یا کسی بھی حویلی وغیرہ میں داخل ہوتے ہی اسے اندازہ ہو جائے کہ اس مکان میں کیا ہے، اثرات ہیں یا نہیں، دفینہ ہے یا نہیں، بندش ہے یا نہیں وغیرہ، تو اس کو اسم الٰہی ''یَا بَاطِنُ'' سے استفادہ کرنا چاہئے، اس کے لئے عامل کو یہ کرنا ہوگا کہ ہر مہینے قمر جب منزل بطین میں ہو تو اس کو ''یَا بَاطِنُ'' چھ ہزار دو سو مرتبہ پڑھنا ہوگا، اول و آخر آٹھ مرتبہ درود شریف پڑھیں اور اس عمل کو لگا تار سات ماہ تک جاری رکھنا ہے، عمل کے اختتام پر ۸ غریبوں کو کھانا کھلائیں یا ۸ غریبوں کی مدد کرے اور آخری بار جب اس عمل کو کر لے تو یَا بَاطِنُ کا نقش لکھ کر اپنے دائیں بازوں پر باندھ لے یا اپنے گلے میں ڈال لے، انشاءاللہ باطن آئینے کی طرح صاف وشفاف ہو جائے گا اور دولت بصیرت عطا ہوگی، اس کے بعد جب بھی کسی جگہ جائے گا حقیقت قلب پر کشف والہام کی طرح برسے گی۔ اس کے بعد اگر کسی گھر میں دفینہ اور سحر مدفونہ کی نشاندہی کرنی ہو تو اس گھر کا پانی لے کر اس پر ''یَابَاطِنُ'' چھ سو مرتبہ پڑھ کر دم کر دیں اور اس پانی کو اس گھر کے سارے کونوں میں یا جس کمرے یا دالان میں شبہ ہو وہاں کے کونوں میں چھڑک دیں، یہ عمل نصف رات کے بعد کریں، اگلے دن وہاں سے زمین یا تو پھٹ جائے گی یا ابھر جائے گی جہاں دفینہ ہوگا انشاءاللہ۔

اسم الٰہی ''یَا بَاطِنُ'' کا نقش اس طرح بنے گا، نیچے قرآن حکیم کی ایک آیت لکھی جائے گی۔

۷۸۶

ب	ا	ط	ن
۱۰	۴۹	۳	۰
۴۸	۷	۳	۴
۲	۵	۴۷	۸

هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ

دفینے کی تصدیق اور نشاندہی کے باقی فارمولے انشاءاللہ صنم خانہ عملیات کے مخصوص باب میں پیش کئے جائیں گے۔ دعا کریں کہ ''صنم خانہ عملیات'' جلد سے جلد مکمل ہو کر آپ کے ہاتھوں میں پہنچ جائے۔

ہم اس بات کی امید کرتے ہیں کہ ''صنم خانہ عملیات'' روحانی عملیات کی سب سے بڑی اور عظیم کتاب بن کر منظر عام پر آئے گی اور دیر تک شائقین اس کتاب سے استفادہ کریں گے۔

ناچیز حسن الہاشمی

☆☆☆

ایک منہ والا ردراکش

پہچان

رودراکش پیڑ کے پھل کی گٹھلی ہے۔اس گٹھلی پر عام طور پر قدرتی سیدھی لائنیں ہوتی ہیں۔ان لائنوں کی گنتی کے حساب سے ردراکش کے منہ کی گنتی ہوتی ہے۔

فائدہ

ایک منہ والا ردراکش میں ایک قدرتی لائن ہوتی ہے۔ایک منہ والے ردراکش کے لئے کہا جاتا ہے کہ اس کو دیکھنے ہی سے انسان کی قسمت بدل جاتی ہے تو پہننے سے کیا نہیں ہوگا۔یہ بڑی بڑی تکلیفوں کو دور کر دیتا ہے۔جس گھر میں یہ ہوتا ہے اس گھر میں خیر و برکت ہوتی ہے۔

ایک منہ والا ردراکش سب سے اچھا مانا جاتا ہے۔اس کو پہننے سے سبھی طرح کی پریشانیاں دور ہوتی ہیں۔چاہے وہ حالات کی وجہ سے ہوں یا دشمنوں کی وجہ سے۔جس کے گلے میں ایک منہ والا ردراکش ہے اس انسان کے دشمن خود ہار جاتے ہیں اور خود ہی پسپا ہو جاتے ہیں۔

ایک منہ والا ردراکش پہننے سے یا کسی جگہ رکھنے سے ضرور فائدہ ہوتا ہے۔یہ انسان کو سکون پہنچاتا ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ قدرت کی ایک نعمت ہے۔

ہاشمی روحانی مرکز نے اس قدرتی نعمت کو ایک عمل کے ذریعہ اور بھی زیادہ موثر بنا کر عوام کی خدمت کے لئے تیار کیا ہے اس مختصر عمل کے بعد اس کی تاثیر اللہ کے فضل سے دوگنی ہوگئی ہے۔

خاصیت: جس گھر میں ایک منہ والا ردراکش ہوتا ہے اللہ کے فضل سے اس گھر میں بفضل خداوندی خوشیاں اور سکون ہوتا ہے۔ناگہانی موت سے حفاظت رہتی ہے، جادو ٹونے اور آسیبی اثرات سے حفاظت رہتی ہے اور نجات بھی ملتی ہے،ایک منہ والا رودراکش بہت قیمتی ہوتا ہے اور بہت کم ملتا ہے، یہ چاند کی شکل کا یا کاجو کی شکل کا بھی ہوتا ہے جو کہ عام طور پر دستیاب ہے اس کا کوئی فائدہ نہیں۔اصلی ایک منہ والا رودراکش جو گول ہونا ضروری ہے جو کہ مخصوص مقامات میں پایا جاتا ہے، جو کہ مشکل سے اور بہت کوششوں سے حاصل ہوتا ہے،ایک منہ والا رودراکش گلے میں رکھنے سے گلا کبھی پیسے سے خالی نہیں ہوتا،اس رودراکش کو ایک مخصوص عمل کے ذریعہ مزید معتبر بنایا جاتا ہے، یہ اللہ کی ایک نعمت ہے،اس نعمت سے فائدہ اٹھانے کے لئے ہم سے رابطہ قائم کریں اور کسی وہم میں مبتلا نہ ہوں۔

(نوٹ) واضح رہے کہ دس سال کے بعد رودراکش کی افادیت متاثر ہو جاتی ہے، دس سال کے بعد اگر رودراکش بدل دیں تو دوراندیشی ہوگی۔

مستقل عنوان

حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند

ہر شخص خواہ وہ طلسماتی دنیا کا خریدار ہو یا نہ ہو ایک وقت میں تین سوالات کرسکتا ہے، سوال کرنے کے لئے طلسماتی دنیا کا خریدار ہونا ضروری نہیں۔ (ایڈیٹر)

فن عملیات سے متعلق چند سوالات

سوال از: سید ارشد ہادی ـــــــــ گنگل

پروردگار سے قوی امید ہے کہ آپ بخیر وعافیت سے ہوں گے، اللہ پاک آپ کو سلامت رکھے اور خلق خدایوں ہی آپ سے فیض پاتی رہے آمین۔ چند سوالوں کے جواب مطلوب ہیں۔ ازراہِ شفقت آپ کے طلسماتی دنیا کے کسی قریبی شمارے میں جواب عطا فرمائیں۔

ایک شخص ہے جو باقاعدہ روحانی عامل ہے۔ اب وہ شوگر کا مریض ہوگیا ہے۔ انگریزی دوا کھاتا ہے تو کیا اس شخص کا انگریزی دوا کھانا عملیات کے کسی پرہیز جلالی وجمالی کو توڑ دیتا ہے؟ اگر انگریزی دوا کھانے سے پرہیز جلالی وجمالی میں خلل واقع ہوتا ہے تو پھر اس کا حل کیا ہے؟ کیا اس دوا کا کوئی نعم البدل ہے۔؟

عملِ حاضرات کے لئے کوئی مضبوط حصار عطا فرمائیں جو ہر طرح کے اعمالِ حاضرات میں کیا جاسکتا ہو۔ نیز اس حصار کی زکوٰۃ کا طریقہ بھی عطا فرمائیں۔؟

قرآنِ مجید کی کسی بھی آیت کی دائمی زکوٰۃ ادا کرنے کا طریقہ کیا ہے۔؟

پرہیز جلالی وجمالی کی وضاحت آپ نے پچھلے شماروں میں بار بار کی ہے مگر میں صرف یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ دورانِ عمل اگر پرہیز جلالی وجمالی کی شرط ہو تو ان ممنوعہ غذاؤں کو چھوڑ کر جو (پرہیز جلالی وجمالی میں آتی ہیں) کون کونسی غذائیں کھائی جاسکتی ہیں۔ برائے مہربانی ان غذاؤں کی تفصیل بھی واضح فرمائیں تو بڑا کرم ہوگا۔ اور عامل کے لئے بڑی آسانی ہوگی۔

جواب

کوئی بھی انگریزی دوا اگرچہ کسی بھی طرح کے روحانی پرہیز پر اثر انداز نہیں ہوتی لیکن ہر انگریزی دوا کوئی ایک فائدہ پہنچا کر کئی طرح کے دوسرے نقصانات انسانی جسموں میں پیدا کرتی ہے اور بعض نقصانات تو اتنے سنگین ہوتے ہیں کہ اتنا سنگین وہ مرض نہیں ہوتا جس کا علاج کرایا جارہا ہے اس لئے حتی الامکان اس بات کی کوشش کرنی چاہئے کہ علاج دیسی دواؤں سے یا پھر مرض کو روحانی علاج کے ذریعہ دفع کیا جائے، شوگر کا علاج دیسی دواؤں کے ذریعہ بھی ممکن ہے اور اس مرض کو روحانی علاج سے بھی کنٹرول کیا جاسکتا ہے، ہم بہ ذات خود شوگر کو کنٹرول میں لانے کے لئے ہاشمی روحانی مرکز کے تیار کردہ شوگر کے کیپسول مریضوں کو دیتے ہیں جن کا خاطر خواہ فائدہ سامنے آتا ہے اور روحانی طریقے سے بھی ہم اپنے مریضوں کو آبِ شفا اور تعویذات وغیرہ دیتے ہیں جس کے نتائج امید افزا ہوتے ہیں اور اس علاج کا کوئی دوسرا نقصان کسی مریض کو بھگتنا نہیں پڑتا، جو لوگ دوسروں کا روحانی علاج کررہے ہیں انہیں خود بھی اس علاج پر بھروسہ ہونا چاہئے اور انہیں یہ یقین ہونا چاہئے کہ روحانی علاج ہر علاج سے بالاتر ہے اور ہر علاج سے زیادہ مؤثر ثابت ہوتا ہے۔

قرآن حکیم کی یہ آیت ۔ وَقُلْ رَّبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْکَ سُلْطٰنًا نَّصِیْرًا ۝

(سورۂ بنی اسرائیل)

اگر کوئی شخص اس آیت کو روزانہ چالیس مرتبہ پڑھنے کا معمول رکھے اور کوئی بھی چیز کھانے سے پہلے یہ آیت صرف ایک مرتبہ پڑھ لے تو شوگر کنٹرول میں رہتی ہے۔ اسی آیت کا نقش اگر گلے میں ڈال لیا جائے تو بھی شوگر اُچھل کود کرنے سے باز آجاتی ہے، لیکن روحانی علاج کے لئے یقین شرط ہے، جتنا یقین انگریزی دواؤں پر ہوتا ہے، کم سے کم اتنا ہی یقین روحانی علاج پر ہونا چاہئے تب ہی کسی فائدے کی امید کی جاسکتی ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۱۳۱	۱۱۴۴	۱۱۴۱	۱۱۳۸
۱۱۴۲	۱۱۳۷	۱۱۳۲	۱۱۴۳
۱۱۳۶	۱۱۳۹	۱۱۴۶	۱۱۳۳
۱۱۴۵	۱۱۳۴	۱۱۳۵	۱۱۴۰

راقم الحروف اپنے مریضوں کو پینے کے لئے یہ نقش دیتا ہے اس نقش کو کھانے سے دس منٹ پہلے پی لیا جائے اور نقش پینے سے آدھے گھنٹے پہلے اسے پانی میں گھول دیا جائے، مریض اطمینان کا اظہار کرتا ہے اور بزبان خود یہ دعویٰ کرتا ہے کہ اب شوگر کے گھٹنے بڑھنے سے وہ نجات پاچکا ہے۔

پینے کا نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۵۲۱	۱۵۱۴	۱۵۱۹
۱۵۱۶	۱۵۱۸	۱۵۲۰
۱۵۱۷	۱۵۲۲	۱۵۱۵

اس روحانی علاج کو پہلے آپ خود آزمائیں اور جب آپ مطمئن ہوجائیں پھر اپنے مریضوں کو دیں، انشاء اللہ آپ کے سبھی امراض اطمینان کلی کا اظہار کریں گے اور انگریزی دواؤں سے انہیں نجات مل جائے گی۔

آپ کے دوسرے سوال کا جواب یہ ہے کہ حصار کی دنیا میں حصار قطبی سے بڑا کوئی حصار نہیں ہے، لیکن یہ حصار اسی وقت مؤثر ثابت ہوتا ہے جب عامل نے اس کی زکوٰۃ ادا کررکھی ہو، بغیر زکوٰۃ کے اس کی تاثیر اتفاقی ہوتی ہے۔ اگر آپ اس حصار سے بھرپور قسم کے فائدے اٹھانے چاہتے ہوں تو اس حصار کی زکوٰۃ پوری ذمہ داری سے ادا کریں۔

اس حصار کی زکوٰۃ کا طریقہ یہ ہے کہ عروج ماہ میں جمعرات سے شروع کریں اور روزانہ سات مرتبہ عشاء کے بعد پڑھیں، اول و آخر ایک ایک مرتبہ درود تنجینا پڑھیں، انشاء اللہ چالیس دن میں زکوٰۃ ادا ہوگی، زکوٰۃ کی ادائیگی کے فوراً بعد دودھ کی کھیر بنائیں اور ۱۱ نمازیوں کو کھلائیں، ان کے کھانے کی دعوت کر کے کھانے کے بعد بھی یہ کھیر کھلا سکتے ہیں، چونکہ حصار قطبی باموکل ہے اس لئے دوران چلہ کشی پرہیز جمالی کا اہتمام کریں۔

حصار قطبی یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ ثُمَّ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ يَامِيْكَائِيْلُ يَامِيْكَائِيْلُ يَامِيْكَائِيْلُ مِنْ بَعْدِ الْغَمِّ اَمَنَةً نُّعَاسًا يَّغْشٰى طَآئِفَةً مِّنْكُمْ وَطَآئِفَةٌ يَارَفْقَائِيْلُ يَارَفْتَمَائِيْلُ يَارَفْتَمَائِيْلُ قَدْ اَهَمَّتْهُمْ اَنْفُسُهُمْ يَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ ظَنَّ الْجَاهِلِيَّةِ يَاسَرطَائِيْلُ يَاسَرطَائِيْلُ يَاسَرطَائِيْلُ يَقُوْلُوْنَ هَلْ لَّنَا مِنَ الْاَمْرِ مِنْ شَيْءٍ قُلْ اِنَّ الْاَمْرَ كُلَّهٗ لِلّٰهِ يُخْفُوْنَ فِيْ اَنْفُسِهِمْ مَا لَا يُبْدُوْنَ لَكَ يَقُوْلُوْنَ لَوْ كَانَ لَنَا مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ مَّا قُتِلْنَا يَااَمْرَائِيْلُ يَااَمْرَائِيْلُ يَااَمْرَائِيْلُ هٰهُنَا قُلْ لَّوْ كُنْتُمْ فِيْ بُيُوْتِكُمْ لَبَرَزَ الَّذِيْنَ كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ يَااِسْرَافِيْلُ يَااِسْرَافِيْلُ يَااِسْرَافِيْلُ اِلٰى مَضَاجِعِهِمْ وَلِيَبْتَلِيَ اللّٰهُ مَا فِيْ صُدُوْرِكُمْ يَادَرْدَائِيْلُ يَادَرْدَائِيْلُ يَادَرْدَائِيْلُ وَلِيُمَحِّصَ مَا فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ○ اهيا اشراهيا عليقا مليقا تليقا خالقًا مخلوقًا بحقِّ كاف ها يا عين صواد بحق حاميم عين سين قاف وبحقِّ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ○ بِرَحْمَتِكَ يَااَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ.

اس حصار کی خوبی یہ ہے کہ جس عامل نے اس کی زکوٰۃ ادا کررکھی ہے اس عامل سے جنات لرزتے ہیں۔ اگر آپ نے پوری ذمہ داری اور احتیاط کے ساتھ زکوٰۃ ادا کردی تو جنات آپ سے خوفزدہ رہنے لگیں گے اور

آپ کے کسی بھی مسئلے میں حارج ہونے کی جرأت نہیں کرسکیں گے۔اس حصار قطبی کا ایک فائدہ یہ بھی ہوتا ہے کہ عامل چشم تصور سے بھی دور بیٹھ کر کسی فرد کا یا کسی جگہ کا حصار کرسکتا ہے اور دوران سفر کتنا بھی فاصلہ ہو اپنے گھر کا اور اپنے بیوی بچوں کا حصار کرنے میں کامیاب ہوجاتا ہے۔

آپ اس حصار قطبی کی دولت کو اپنے دامن میں سمیٹ لیں، ناچیز اس حصار کی تمام خوبیوں کو بیان کرنے سے قاصر ہے

آپ کے تیسرے سوال کا جواب یہ ہے کہ قرآن حکیم کی کسی بھی آیت کی زکوٰۃ ادا کرنے کا معروف طریقہ یہ ہے کہ اس آیت کو ۳۱۲۵ مرتبہ پڑھیں اور لگاتار ۴۰ دن تک پڑھتے رہیں، انشاء اللہ چالیس دن میں زکوٰۃ ادا ہوگی اور یہ زکوٰۃ دائمی ہوگی۔اگر آیت بڑی ہو تو دو یا تین قسطوں میں بھی اس کی زکوٰۃ ادا کی جاسکتی ہے لیکن افضل یہ ہے کہ ایک ہی قسط میں زکوٰۃ ادا کی جائے۔دوران چلّہ پرہیز جمالی کو ملحوظ رکھیں یا کم سے کم زبان سے متعلق جو گناہ ہوتے ہیں جیسے جھوٹ، غیبت، لعن طعن، لایعنی باتیں اور چغل خوری وغیرہ ان کو مطلقاً ترک کردیں، انشاء اللہ ان گناہوں کو ترک کرنے سے زبان میں تاثیر پیدا ہوگی اور آیت کی زکوٰۃ کا مقصد پورا ہوگا۔

آپ کے چوتھے سوال کا جواب یہ ہے کہ دوران عمل پرہیز کی تاکید اس لئے کی جاتی ہے کہ جسم کے اندر جو کثافت موجود ہوتی ہے وہ ختم ہوجائے اور جسم لطیف ہوجائے، کیوں کہ لطافت پیدا ہوئے بغیر مقصد حاصل نہیں ہوتا۔دوران عمل گوشت وغیرہ کی پابندی اس لئے عائد کی جاتی ہے کہ گوشت جسم میں سستی لاتا ہے اور تساہل پیدا کرتا ہے، گوشت کھانے سے نیند بھی آتی ہے، عامل کو ان تمام غذاؤں سے بچنا چاہئے، جو جسم میں سستی اور تساہل پیدا کرتی ہیں اور بادی غذاؤں سے بھی بچنا چاہئے کہ ان سے ریاحیں آتی ہیں اور وضو بار بار ٹوٹنے کا خطرہ رہتا ہے۔

پرہیز کا اصل منشاء یہ ہے کہ جسم تمام کثافتوں سے نجات پالے اور ایک ایک عضو میں لطافت پیدا ہوجائے تاکہ نشاط و انبساط روح پر طاری رہے اور دل و دماغ روحانی بصیرتوں سے پوری طرح بہرہ ور ہوجائیں۔ اگر کوئی اللہ کا ولی اور کوئی بزرگ کوئی عمل کرنا چاہے تو اس کو پرہیز کی قطعاً کوئی ضرورت نہیں کیوں کہ ولیوں کا جسم سرتاپا لطیف ہوتا ہے، انہیں پرہیز کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ایک ضمن میں یہ بھی ایک بات یاد رکھنی چاہئے کہ دوران عمل صرف زندہ رہنے کے لئے کھانا کھانا ہے تاکہ جسم ہلکا پھلکا رہے، پیٹ بھر کر نہیں کھانا چاہئے، رہی غذاؤں کی بات تو سیدھی سادی اور ہلکی غذاؤں کا تعین عامل کو خود کرلینا چاہئے، مثلاً ہلکی پھلکی دالیں جیسے مسور کی دال، مونگ کی دال سیدھے سادے چاول بغیر گھی کی کوئی بھی ترکاری، اُبلے ہوئے چنے یا ایسے بسکٹ وغیرہ جو جسم میں تقویت پیدا نہ کریں یا چاولوں کی پیچ وغیرہ۔

یہ یاد رکھیں کہ پرہیز کے بغیر کوئی بھی عمل پایہ تکمیل تک نہیں پہنچتا اور کوئی بھی اللہ کا بندہ مقام ولایت تک نہیں پہنچتا۔نیکیاں کرنے سے زیادہ روح کو عروج گناہ چھوڑنے سے ہوتا ہے، خطائیں ترک کردینے سے روح قوی ہوجاتی ہے لہٰذا پرہیز بغیر کسی بھی عمل میں کامیابی کی امید نہ رکھیں۔

عمل کی اجازت

سوال از: محمد مشتاق حسین اسلم کاغذی ــــــــــ نظام آباد

عرض خدمت ہے کہ بندہ پچھلے پندرہ سالوں سے ماہنامہ طلسماتی دنیا کا مطالعہ کررہا ہے۔آپ کی تحریک سے بھرپور اتفاق رکھتا ہے۔اللہ تعالیٰ کے کلام کی اہمیت اور اس کے فضائل کو اجاگر کرنے کی جو کوشش آپ کررہے ہیں وہ ناقابل فراموش ہیں۔اس ملک میں علماء کا یہ طرز عمل رہا ہے کہ وہ علم کو چھپاتے ہیں ایک آپ ہیں کے اس لاثانی علم کو اجاگر کرتے ہوئے ہر کس و ناکس کو اس کا قائل کررہے ہیں۔اللہ تبارک وتعالیٰ آپ کی عمر دراز کرے اور اچھی صحت عطا فرمائے آمین۔

آٹھ نو سال پہلے آپ کی حیدرآباد آمد ہوئی تھی مجھے ذاتی طور پر آپ سے ملاقات کرنے کا شرف بھی حاصل ہوا۔

میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ مجھے عملیات پر بھروسہ ہے لیکن عامل بننے کے لئے جو کٹھن شرائط ہیں وہ مجھ سے نہیں ہوسکتے کیونکہ میں سینٹر گورنمنٹ میں افسر تھا اب سبکدوش ہوچکا ہوں۔میں چاہتا ہوں کہ صرف چھوٹے موٹے عملیات کروں تاکہ میں خود اور میرے اہل وعیال دوست احباب کو فائدہ پہنچے چنانچہ اس سلسے میں میں نے آپکے ادارے سے بہت سی کتابیں منگوا رہا ہوں۔اب سب کتابوں کا مطالعہ کرنے کے بعد میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کے صرف ایک عمل آیت الکرسی کا کرلوں کیونکہ

اس میں بھی بے شمار فائدے ہیں۔ چنانچہ مجھے اس کی اجازت دی جائے۔ حصار کا طریقہ اور زکوٰۃ کی ادائیگی سے واقف کریں میں ماہنامہ تجلی کا بھی دس سال تک قاری رہا ہوں۔

جواب

آیت الکرسی کی زکوٰۃ ادا کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ عروج ماہ میں شب منگل سے اس کی شروعات کریں اور روزانہ عشاء کی نماز کے بعد ۲۷ مرتبہ آیت الکرسی پڑھیں، اول و آخر ۱۱ مرتبہ درود شریف پڑھیں اور چلّے کے دوران ہر فرض نماز کے بعد آیت الکرسی ۱۱ مرتبہ پڑھتے رہیں، انشاءاللہ چالیس دن میں زکوٰۃ ادا ہوجائے گی، زکوٰۃ کی ادائیگی کے بعد ہر فرض نماز کے بعد صرف ایک بار آیت الکرسی پڑھنے کا معمول بنالیں، آپ کے لئے سب سے آسان حصار یہ رہے گا کہ ایک بار سورۂ فاتحہ، ایک بار آیت الکرسی اور ایک بار چاروں قل پڑھ کر اپنے اوپر دم کرلیا کریں۔

خواب میں حالات کی جانکاری کے لئے ''یاعلیم یاخبیر'' کی زکوٰۃ ادا کرلیں، نوچندی جمعرات سے عمل کی شروعات کریں اور روزانہ ۳۱۲۵ مرتبہ ''یاعلیم یاخبیرُ'' پڑھا کریں، اول و آخر سات مرتبہ درود شریف پڑھیں، انشاءاللہ چالیس دن میں زکوٰۃ ادا ہوگی، زکوٰۃ کی ادائیگی کے بعد ایک تسبیح روزانہ پڑھنے کا معمول رکھیں۔ جب کسی کے بارے میں آپ کو رہنمائی اور جانکاری مطلوب ہو تو عشاء کی نماز سے فارغ ہونے کے بعد دو رکعت نفل بہ نیت قضاء حاجت پڑھیں، پھر تین سو مرتبہ ''یَاعَلِیْمُ یَاخَبِیْرُ'' پڑھیں اور اپنے مقصد کا تصور رکھیں۔ اس عمل سے فارغ ہونے کے بعد کسی سے بات کئے بغیر سوجائیں، انشاءاللہ خواب میں رہنمائی ہوگی۔

کبھی کبھی پہلی رات میں واضح انداز سے کچھ نظر نہیں آتا اس لئے آپ جب بھی یہ عمل کریں تو اس کو کامیابی نہ ملنے پر تین راتوں تک جاری رکھیں، انشاءاللہ تیسری رات تو رہنمائی مل ہی جاتی ہے۔ بارہا کا آزمودہ عمل ہے بہت کم خطا کرتا ہے۔

ہماری تو رائے یہ ہے کہ اگر آپ زندگی کی ذمہ داریوں سے فارغ ہوچکے ہوں تو پھر روحانی عملیات کی لائن میں باقاعدگی کے ساتھ قدم رکھیں اور اس لائن کی ریاضتیں ادا کرنے کے بعد مکمل اہلیت کے ساتھ اللہ کے بندوں کی خدمت کریں اور دونوں ہاتھوں سے ثواب دارین لوٹیں۔

مؤکل تابع کرنے کی خواہش

سوال از: (نام پوشیدہ رکھنے کی فرمائش)

باعافیت خیریت سے ہوں گے۔ آپ کے رسالے پڑھنے کا بہت شوق وذوق ہے مجھے، اور میں آپ کا بہت عقیدت مند ہوں آپ کے رسالہ موکلات نمبر اور حاضرات نمبر پڑھ کر بہت خوشی محسوس ہوتی ہے اس لئے کے دیوبند نے علمی مہات بہت حاصل کی ہے۔ اور اب روحانی علوم میں بھی، مجھے بہت خوشی ہوئی ہے۔

ویسے تو میں اس فن میں دلچسپی بہت کم رکھتا تھا لیکن کچھ کتابوں کے وظیفے پڑھا کرتا تھا روحانیت بڑھانے کے لئے ۵ وقت کی نماز اسلامی لباس مسجد کے امام مسجد کی تعلیم ہفتہ واری گشت یہ کام کیا کرتا ہوں۔ اور ہر نماز کے بعد یہ وظیفہ **یاھادی یا خبیر یا متین یا علام الغیوب** ہر نماز کے بعد پڑھا کرتا ہوں روحانیت پیدا کرنے کے لئے ایک عمل کی اجازت چاہئے تھی اور اس عمل کے کچھ اصولوں کا جواب چاہئے تھا۔ بہت دور سے خط لکھ رہا ہوں پتہ نہیں کہ جواب ملے گا اس احقر کو؟ ایسا نہ ہو کہ اب خط لکھ نہ سکوں۔

۱۔ رسالہ مؤکلات نمبر میں ایک عمل درج ہے اس میں اس عمل کی معیاد نہیں ہے کہ کتنے دن کا چلہ کرنا ہوگا۔ اور مسجد میں عمل کرنا چاہئے یا نہیں؟ حصار کے ساتھ یا بنا حصار کے۔ وہ عمل صفحہ نمبر ۵۶ پر سورۂ کوثر کے مؤکل کی حاضری کا عمل عروج ماہ پیر کے دن بعد نماز عشاء ۱۴۱ مرتبہ پڑھنا ہوگا۔ آگے پیچھے ۷ مرتبہ آیت الکرسی سات سات مرتبہ چاروں قل پڑھنا ہوگا۔ کیا اس عمل میں حصار کرنا ہوگا؟

۲۔ اور اس عمل کے نیچے جو نقش لکھا ہے اس کا کیا کرنا ہوگا۔ ویسے تو ہر عمل میں پرہیز جمالی وجلالی اور ترک حیونات کرنا ہوگا۔

صفحہ ۵۳،۵۴،۵۵،۵۶ پر جو اعمال تحریر فرمائے اس کی اجازت عنایت فرمائیں۔ ہمارے علاقوں میں سب ڈھونگی، بازاری عامل گندے عملیات کرتے پھرتے ہیں۔

۳۔ عروج ماہ کسے کہتے ہیں۔ رجال الغیب سمجھ میں نہیں آیا۔ اس میں رجال الغیب کا سمتی تاریخی ہیں، لیکن کس سمت منہ کرنا ہے۔؟ جس

دن رجال الغیب نہیں ہیں اس دن منہ کس طرف کرنا چاہئے۔ جوابات عنایت فرمائیے اور کچھ ہدایت بھی فرمائیے۔

جواب

روحانی عملیات کی دنیا میں جب بھی کوئی قدم رکھتا ہے، اس کو سب سے پہلے مؤکل تابع کرنے کی سوجھتی ہے جب کہ یہ کام اتنا آسان نہیں ہوتا جتنا سمجھ لیا جاتا ہے۔ اس دور میں اولاد تابع نہیں ہوتی، سگا تابع نہیں ہوتا، یار دوست تابع نہیں ہوتے، رشتے دار تابع نہیں ہوتے تو پھر اس دور میں فرشتے اور مؤکلین کیسے تابع ہو سکتے ہیں۔ مؤکلین اور ہمزاد وغیرہ کو تابع کرنا ممکن ہے لیکن اتنا آسان بھی نہیں ہے کہ ہر کس و نا کس اس لائن میں کامیاب ہو سکے۔

مؤکل کو تابع کرنے اور اپنا گرویدہ کرنے سے پہلے ضروری ہے کہ آپ اس لائن کی بنیادی ریاضتوں سے خود کو گزاریں، پہلی منزل سے گزرے بغیر آخری منزل تک پہنچ جانا کسی بھی لائن میں اور کسی بھی سفر میں ممکن نہیں ہے۔

ماہنامہ طلسماتی دنیا میں سبھی طرح کے مضامین اور سبھی طرح کے قارئین کے لئے چھاپے جاتے ہیں۔ طلسماتی دنیا کو جہاں بوڑھے پڑھتے ہیں وہیں بچے بھی دلچسپی سے پڑھتے ہیں لیکن ہم نے جو مضامین بطور خاص بڑوں کے لئے، اہل لوگوں کے لئے اور ان لوگوں کے لئے چھاپے ہوں جن میں روحانی عملیات کی شدھ بدھ پیدا ہوگئی ہو، ان مضامین کو اگر بچے پڑھ کر طبع آزمائی کرنے لگیں گے تو ظاہر ہے کہ یہ سراسر نادانی ہوگی اور عاقبت نااندیشی بھی۔

آپ نے سورۂ کوثر کے عمل کی اجازت مانگی ہے، اجازت دیدینے میں ہمارا کیا گھٹتا ہے لیکن صحیح بات یہ ہے کہ محض آرزوؤں سے اور صرف کسی کی اجازت دیدینے سے کوئی عمل کامیاب نہیں ہوسکتا۔ اگر آپ اس لائن کی بنیادی تمام ریاضتوں سے فارغ ہوکر ہم سے اجازت مانگتے تو پھر ہماری اجازت کا فائدہ یقیناً آپ کو پہنچتا اور یقیناً آپ کامیابی کے مراحل سے گزر جاتے، کسی بھی اسٹیج پر مقرر کرسی پر بیٹھ کر صدر جلسہ سے تقریر کی اجازت چاہتا ہے اور صدر جلسہ اجازت دیتے ہیں تو مقرر اپنی تقریر شروع کرتا ہے اور سامعین کے دلوں کو موہ لیتا ہے لیکن ایسا تو نہیں ہوتا کہ مقرر نے تقریر کی بھی مشق نہ کی ہو اور اس سے تقریر کرنی آتی ہی نہ ہو اور محض صدر جلسہ کی اجازت سے وہ اپنی تقریر میں دھوئیں اٹھادے اور سامعین کو مسحور کردے۔ ایک طرف تو آپ فرمارہے ہیں کہ آپ کو روحانی عملیات میں کوئی دلچسپی نہیں دوسری طرف آپ کے ذوق وشوق کا عالم یہ ہے کہ یکلخت آپ مؤکل تابع کرنے کے کئی طریقوں کی اجازت حاصل کرنا چاہتے ہیں۔

عزیزم ہم آپ کے اس ذوق وشوق کا احترام کرتے ہیں اور اس بات کی قدر کرتے ہیں کہ آپ نے اپنے بزرگوں کے علمی اثاثے پر یقین کیا اور اسی یقین کی بنیاد پر آپ نے ہم سے رجوع کیا لیکن ہمارا فرض منصبی ہے کوئی بھی ہم سے روحانی عملیات کے سلسلہ میں رائے، مشورہ، رہنمائی یا اجازت طلب کرے تو ہم اس کو صحیح بات بتانے کی اور اسے سیدھا راستہ دکھانے کی ذمہ داری نبھائیں اور سوال کرنے والے کو گمراہ کرکے اپنی عاقبت داؤ پر نہ لگائیں۔ سچ یہ ہے کہ روحانی عملیات کی بنیادی ریاضتوں سے نمٹے بغیر کسی بھی نظر نہ آنے والی مخلوق کو تابع کرنا بہت دشوار ہوتا ہے۔ آپ پہلے اُن ریاضتوں کی تکمیل کریں جو اس لائن کا قاعدہ بغدادی ہیں، انہیں مکمل کئے بغیر آپ سپارے کیسے پڑھ سکیں گے؟ کم سے کم حروف تہجی کی زکوٰۃ ادا کرنا آپ کے لئے اشد ضروری ہے۔ دوسری ضروری بات یہ ہے کہ سورۂ یٰسین آپ کو حفظ یاد ہونی چاہئے، تیسری بات یہ ہے کہ آپ کو نقش بھرنے کے اصول اور قواعد ازبر ہونے چاہئیں۔

آپ نے اپنے جو معمولات بتائے ہیں وہ سب قابل اعتبار ہیں، عمر بھر آپ انہیں جاری رکھیں لیکن مؤکل تابع کرنے کے لئے یہ معمولات کافی نہیں ہیں، یہ عمل جو آپ نے منتخب کیا ہے اس عمل کو لگاتار ۴۰ دن تک آپ کو کرنا ہے اور چونکہ عمل بامؤکل ہے اس لئے پرہیز جمالی اور جلالی آپ کو دوران عمل کرنے ہوں گے جس کی تفصیل آپ کو عملیات کی کتابوں میں مل جائے گی۔ پرہیز کے ساتھ ساتھ دوران عمل آپ کو اس بات کا بھی لحاظ رکھنا پڑے گا کہ رجال الغیب آپ کے روبرو نہ ہوں۔ ماہرین عملیات نے رجال الغیب کی سمتیں چاند کی تاریخوں کے اعتبار سے متعین کردی ہیں، یہ تفصیل آپ کو کسی بھی کتاب میں مل جائے گی۔ اس تفصیل کو ہم کئی بار چھاپ چکے ہیں، مراد یہ ہے کہ اگر رجال الغیب مشرق میں ہوں تو آپ اپنا رخ مغرب کی طرف کرلیں اور اگر رجال الغیب شمال میں ہوں تو آپ اپنا رخ جنوب کی طرف کرلیں، گویا کہ

دوران عمل آپ کی پشت رجال الغیب کی طرف ہونی چاہئے نیز آپ اس بات کو بھی ملحوظ رکھیں کہ عمل کی شروعات آپ کو مثبت مہینے میں کرنی ہے۔ عاملین کی تشریحات کے مطابق مہینے تین طرح کے ہوتے ہیں۔ مثبت، ذوجسدین اور منفی، منفی مہینے میں عمل شروع کرنے کی غلطی نہ کریں، مثبت مہینے کو فوقیت دیں، اگر جلدی ہو تو ذوجسدین میں بھی عمل کر سکتے ہیں۔

اس طرح کی تفصیلات کی جانکاری کیلئے ہماری تصنیف ''تحفۃ العاملین'' کا مطالعہ کریں۔

عمل کی شروعات اس وقت بھی نہیں ہونی چاہئے جب چاند برج عقرب میں ہو، یہ اوقات غیر مبارک ہوتے ہیں، ان اوقات میں جو عمل شروع کئے جاتے ہیں وہ بالعموم پایہ تکمیل کو نہیں پہنچتے۔

آپ نے مؤکلات نمبر کے جن فارمولوں کا ذکر کیا ہے ان سب میں نقوش بھی آپ کو تیار کرنے ہوں گے اور نقوش کی چونکہ آپ نے زکوٰۃ ادا نہیں کر رکھی ہے اس لئے آپ کے تیار کردہ نقوش مؤثر نہیں ہو سکتے، یہ نقش دوران عمل آپ کے دائیں بازو پر رہے گا۔ یہ تمام باتیں اس لئے بتادی گئی ہیں کہ آپ کی زندگی کا قیمتی وقت برباد نہ ہو تا ہم ہماری طرف سے مذکورہ فارمولوں کی اجازت ہے، آپ اپنی تقدیر آزما سکتے ہیں لیکن خدانخواستہ اگر آپ کو کامیابی نہ ملے تو آپ اکابرین کے علمی اثاثہ پر شک نہ کریں اس کو اپنی کوتاہی سمجھیں اور پھر صحیح طریقہ اختیار کریں، پھر کبھی اپنی قسمت آزمائیں۔ اور اصول وقواعد کے ساتھ روحانی سفر شروع کریں۔ ہم یقین رکھتے ہیں کہ کسی سفر کے لئے مسافر کا پہلا قدم صحیح اٹھ جائے تو مسافر منزل مقصود تک ضرور پہنچتا ہے اور اگر پہلا ہی قدم غلط اٹھ جائے تو پھر منزل تک پہنچنا ناممکن ہو جاتا ہے، بقول شاعر:

خشت اول چوں نہد معمار کج
تاثریا می رود دیوار کج

زندگی کے مسائل تہہ در تہہ

سوال از: (نام مخفی)

خدمت اقدس میں گزارش یہ ہے کہ میں آپ کا شاگرد ہوں، اپنی پریشانی آپ کو بتانا اپنا فرض سمجھتا ہوں، میں پہلے بھی آپ کو بہت بار خط لکھ چکا ہوں، جب میں اپنے حالات لکھتا ہوں تو آپ جواب نہیں دیتے اور یاددہانی کے لئے خط لکھتا ہوں تو اس کا جواب دیدیتے ہیں، خیر آپ کی مرضی جواب دیں یا نہ دیں، میں یہ خط آپ کو آخری بار لکھ رہا ہوں، انشاءاللہ اب میں اپنی پریشانی نہیں لکھوں گا بلکہ صرف اب شاگردی سے متعلق ہی بات ہوگی کیوں کہ میں اب تھک چکا ہوں میں جب بھاگ کر پڑھنے گیا تھا اس وقت امداد کی ضرورت تھی، اس وقت بھی کسی نے مدد نہیں کی کیوں کہ گھر کا خرچ چلانے کے لئے کسی ایک کو کمانے کی ضرورت تھی۔ میرے والد تو کھیت باغ وغیرہ سب بیچ کر عیاشی میں خرچ کر لئے، میری امی نے گہنے تک بیچ دیئے، کچھ گہنے بچے تھے وہ عاملوں کے چکر میں بک گئے، ہاتھ آیا تو صرف مار پھٹکار۔ اس عالم میں بھی میری امی کسی طرح تھی اس کو بیچ کر مجھے پڑھنے کے لئے دیا میں بھاگ کر سہارنپور چلا گیا، ۲۰ سپارے کلام پاک کے حفظ کر لئے تو گھر کے حالات بہت خراب ہو گئے اس لئے مجھے تعلیم کو چھوڑنا پڑا، اس وقت میری عمر ۱۷ سال تھی میں گاؤں میں آیا اور وہیں امامت شروع کردی دو ہزار روپے ماہانہ پر اور تب سے لگ بھگ پانچ سال امامت کی اور پڑھنے کے لئے ہاتھ پیر مارتا رہا، مختلف تنظیموں سے اپیل کرتا رہا، آپ کے پاس خط بھیجا یہ لکھا تھا کہ اگر کوئی امیر مریض ہے اس کو گردے کی ضرورت ہے تو میں ایک گردہ بھی بیچ سکتا ہوں، تب بھی آپ نے کوئی جواب نہیں دیا، میں نے مولانا ارشد مدنی صاحب کے نام بھی خط روانہ کیا، لیکن کوئی جواب نہیں آیا، مسلم فنڈ میں فون کیا کہ قرض ہی مل جاتا جس پر سود نہ دینا پڑے، جواب ملا کہ گہنے گروی رکھنے پڑیں گے۔ اگر میرے پاس گہنے ہوتے تو قرض کی کیا ضرورت تھی، میں تو اس کو بیچ کر ہی کام چلا لیتا، آج میں بالکل تھک چکا ہوں، زندگی سے مایوس ہو چکا ہوں، مجھے بہنوں کی خاموشی دیکھی نہیں جاتی جو مجھے کاٹنے کو دوڑتی ہیں، ان کی شادی بھی کرنا چاہتا ہوں اور محرم کے بعد شادی ممکن ہے۔ ۶۵ ہزار روپے نقد لے کر لکری کا سامان پورے گھر والوں اور ان کے رشتے داروں کو ان کے بہنوں کے کپڑے بھی دینے ہیں لگ بھگ سو باراتیوں کو کھانا بھی کھلانا ہے اس لئے آپ کی معرفت آپ سے اور تمام فلاحی تنظیموں سے تمام اہل خیر حضرات سے گزارش کرتا ہوں کہ میری مدد کریں ورنہ میں قرض لے کر شادی تو کردوں گا لیکن چکا نہیں پاؤں گا، اللہ ہی جانتا ہے زیادہ حالات بگڑے تو ایک ہی راستہ ہے خودکشی، اللہ تبارک وتعالیٰ ایسی ذلیل حرکت سے

بچائے آمین۔
میں جوابی لفافہ نہیں بھیج سکتا خدا کے واسطے آپ اپنے جیب سے بیس پچیس روپے خرچ کر کے جواب مطلع فرمائیں، یہاں میں ایک بات تمام فلاحی تنظیموں سے کہنا چاہتا ہوں کہ اگر آپ ضرورت مندوں کی مدد نہیں کر سکتے تو خدا کے واسطے کسی سے سودامت کیجئے، خدا سے ڈریئے، قیامت کے دن کوئی بھی فریادی آپ کا دامن پکڑ سکتا ہے۔
یہ بات میں اس لئے لکھ رہا ہوں کہ میں نے ایک فلاحی تنظیم کے پاس فون کیا تو انہوں نے پوچھا کہ تم کہاں پڑھنا چاہتے ہو، میں نے کہا کسی بھی مدرسہ میں تو انہوں نے کہا کہ مدارس میں امدادی داخلہ بھی ہوتا ہے میں نے کہاں کہ پیسے گھر کے لئے چاہئے تاکہ راشن کا خرچہ چل سکے تو انہوں نے میری عمر پوچھی میں نے کہا ۱۷ سال، اس کے بعد وہ دو دن کے بعد فون کرنے کے لئے کہا، جب فون کیا تو انہوں نے ایسی گھٹیا شرط رکھی کہ میرا سر شرم سے جھک گیا، انہوں نے کہا کہ منظور ہے تو بولو ورنہ فون مت کرنا، کیا یہی قوم کی خدمت ہے، میں نے آپ کے پاس خط لکھا تھا، مولانا ارشد مدنی صاحب کے پاس خط لکھا تھا، مسلم فنڈ میں بھی فون کیا اور دو تین جگہ درخواست بھی دی لیکن کسی نے مدد نہیں کی، انشاء اللہ قیامت میں تمام لوگوں کو اللہ کے دربار میں دامن پکڑوں گا کیوں کہ آپ قوم سے پیسہ محتاجوں کو خرچ کرنے کے لئے لاتے ہیں نہ کہ اپنی زندگی سنوارنے کے لئے، خدا حافظ۔

جواب

آپ کا خط پڑھا، دل متاثر ہوا اور یہ اندازہ ہوا کہ آپ واقعتاً مصائب ومسائل کا شکار ہیں لیکن اس بات کا بھی اندازہ ہوا کہ آپ دوسروں سے توقعات باندھے بیٹھے ہیں اور خواہ مخواہ لوگوں سے سہاروں کی امید رکھتے ہیں جب کہ آپ کو کئی بار یہ تجربہ ہو چکا ہے کہ اس دنیا میں جو لوگ اپنی مرضی سے تریاق عطا کر دیتے ہیں وہ مانگنے سے کسی کو زہر بھی نہیں دیتے۔ آپ نے جتنی لگن کے ساتھ دنیا والوں کے کی چوکھٹ پر حاضری دی ہے، اتنی لگن اور چاہت کے ساتھ اگر آپ نے اپنے خدا کا در کھٹکھٹایا ہوتا تو اب تک آپ کی کشتی پار ہو چکی ہوتی۔ اگر آپ جسمانی طور پر معذور نہیں ہیں تو ہماری گزارش ہے کہ آپ خود جدو جہد کریں اور خود ہی پیسہ کمانے کی کوشش جاری رکھیں، رزق حلال کے لئے چھوٹے سے چھوٹا کام بھی کیا جا سکتا ہے، لوگوں سے بار بار سوال کرنے سے کہیں زیادہ بہتر یہ ہے کہ آپ بازار میں امرود اور کیلوں کی ٹھیلی لگالیں، اس چھوٹے سے کام میں برکت ہوگی اور ایک دن آپ کے بڑے بڑے مسائل حل ہوں گے۔ آپ نے اپنے خط میں مسلم فنڈ اور مولانا ارشد مدنی کا بھی ذکر کیا ہے اور ان حضرات سے بھی آپ کو شکایت رہی۔
عزیزم کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ ہم اپنا مدعا صحیح طریقہ سے کسی کے سامنے پیش نہیں کر پاتے اور دوسرے کے دل میں اتر جانے کی صلاحیت نہیں رکھتے اس لئے بھی ہم اپنے مقصد میں ناکام ہو جاتے ہیں۔ دیوبند کا مسلم فنڈ لوگوں کی اپنے اصولوں کے تحت بھرپور مدد کرتا ہے اور حضرت مولانا ارشد مدنی بھی مختلف جہتوں میں، مختلف انداز سے لوگوں کی خدمت کرتے ہیں، آپ ان حضرات کے سامنے ڈھنگ سے، سلیقہ کے ساتھ اپنا مطالبہ رکھتے تو شاید آپ کو مایوسی نہیں ہوتی۔
جہاں تک بہن کی شادی کا معاملہ ہے تو ہمیں تو یہ اندازہ ہے کہ لڑکیوں کی شادی میں لوگ دل کھول کر مدد کرتے ہیں، دیوبند میں تو حال یہ ہے کہ غریب کی بیٹی مالدار کی بیٹی سے زیادہ ساز وسامان لے کر جاتی ہے اور رشتے داروں کے علاوہ غیر بھی اتنی مدد کر دیتے ہیں کہ سامان سمیٹا نہیں جاتا۔
آپ بہن کی شادی کا ارادہ کرلیں اور اس کی اطلاع اپنے یار دوستوں کو اور رشتے داروں کو دیدیں، انشاء اللہ عزت وراحت کے ساتھ آپ کی بہن رخصت ہوگی۔
اگر آپ کو اپنی تعلیم جاری رکھنی ہو تو اس سلسلہ میں آپ کسی تنظیم کے ذمہ داروں سے ملیں، انشاء اللہ آپ کی مدد ہوگی، اگر آپ ادارہ خدمت خلق دیوبند سے بھی مدد چاہیں گے تو یہاں سے بھی آپ کو بھرپور مدد مل سکتی ہے لیکن دیوبند آکر آپ کو اپنا صحیح مقصد بتانا ہوگا اور اپنی بات طریقہ اور سلیقے سے رکھنی ہوگی، فی الحال آپ روزانہ حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْل ۴۵۰ مرتبہ روزانہ اور نَصْرٌ مِنَ اللّٰہِ وَفَتْحٌ قَرِیْب ۳۰۰ مرتبہ روزانہ پڑھنے کا معمول رکھیں، انشاء اللہ مسائل حل ہوں گے اور اللہ کی مدد آئے گی۔
آپ کے خط سے یہ بھی اندازہ ہو جاتا ہے کہ آپ کا لب ولہجہ کبھی کبھی بہت جارحانہ ہو جاتا ہے جو دوسروں کے لئے باعث تکلیف بھی

بن سکتا ہے۔ یاد رکھیں کہ کوئی بھی انسان کسی کی بھی ہمدردی اسی وقت حاصل کر سکتا ہے جب وہ عاجزی اور انکساری کا دامن اپنے ہاتھوں سے نہ چھوڑے، طلب کرنے میں اور چھین جھپٹ کرنے میں فرق ہوتا ہے، ہمارا انداز سر جھکا کر لینے کا ہونا چاہئے اور سر اُٹھا کر اکڑفوں کے ساتھ کسی سے کچھ مانگنا خود کو نقصان پہنچانے والا وطیرہ ہے، اس سے احتیاط برتیں، دامن کسی کے سامنے پھیلائیں، طریقہ سے پھیلائیں، شعور اور سلیقہ کو پیش نظر رکھیں، کھردرا لب ولہجہ تو مال داروں کو بھی نقصان پہنچاتا ہے، غریبوں کے لئے تو اور زیادہ نقصان دہ ثابت ہوگا۔

رشتے داروں کے غم

سوال از: مظہر علی ———— کرنول

اللہ تعالیٰ آپ کی عمر دراز فرمائے تاکہ ہم جیسے دکھی لوگوں کی خدمت خلق کرتے رہیں آمین۔

میں بہت پریشان اور دکھی ہوں، امید ہے کہ میری پریشانی کو جلد سے جلد جواب دے کر دور کریں گے، میری منجھلی بہن (عالیہ بیگم) نے مجھ پر الزام لگایا ہے کہ میں نے بہنوئی صاحب کو جادوٹونہ کر کے مارنے کی کوشش کی ہے، دراصل بہت سال پہلے قریب (بارہ سال) بہنوئی صاحب چار منزلہ عمارت سے گر پڑے تھے، ان کے گرنے کی خبر ملتے ہی میں نے مسجد میں جا کر دو رکعت نماز اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ادا کی اور کچھ خیرات کی اور ان کی جان کی حفاظت کے لئے رو رو کر دعا کی، ان کا بچنا بہت مشکل تھا، اللہ تعالیٰ نے ان کو نئی روشنی بخشی، کچھ دنوں کے بعد میں اور میری بیوی مل کر بچے کی سلطان کے چوکی دعوت دینے گئے، جب اس نے مجھ پر تین الزام لگائے، بہنوئی صاحب کو مارنے کی کوشش کی، دوسرے اس کے بچے امتحانات میں فیل ہونے کے لئے جادو کرایا ہے، تیسرا میرے ساڑھو صاحب میرے گھر آئے تھے، انہوں نے کہا تمہارے بہنوئی صاحب کیسے ہیں، دیکھ کر آئیں گے۔ میں نے ان کو بلوا کر ان کے گھر گیا تھا، اس نے ان پر بھی الزام لگایا کہ جادوٹونے میں ان کا بھی ہاتھ ہے، میرے ساڑھو صاحب اس دنیا میں اب نہیں رہے، بعد میں اس نے کہا قرآن شریف کی قسم کھاؤ۔ مجھے کچھ بھی سمجھ میں نہیں آیا، ایسا کام میں کیوں کروں گا، میں تصور بھی نہیں کر سکتا لیکن وہ ماننے کے لئے تیار نہیں تھی، اس نے کہا ایک غیبی طاقت میرے کمرے میں ہے تم آؤ لیکن میں اس کمرے میں نہیں گیا اس کا کہنا ہے کہ اس کے دو دشمن ہیں۔ ایک میں اور دوسرے کا نام نہیں بتا رہی ہے لیکن اتنا سب کچھ ہونے کے بعد بھی وہ عید کے موقع پر ہم سے ملتی رہی اور ہر فنکشن میں بات کرتی رہی، ہم نے بھی دل پر کچھ نہیں رکھا لیکن اس نے رجب کے مہینے میں بیٹے کی شادی کی وہ سب میرے ماں، بہن بھائیوں کو بلوایا، مجھے نہیں بلایا اور میرے ماں، بہن بھائی بھی اس کا ساتھ دے رہے ہیں۔ ہم تین بھائی اور تین بہن ہیں، میں سب سے بڑا میرا نام مظہر علی ہے، دوسرے کا نام محفوظ علی ہے اور تیسرے کا نام مسعود علی ہے، بہنوں میں بڑی کا نام شہزادی بیگم، منجھلی کا نام عالیہ بیگم، تیسری کا نام سمعنا بیگم، میری والدہ کا نام عظیما بیگم ہے۔

جواب

آپ کا خط پڑھ کر دکھ ہوا اور یہ اندازہ ہوا کہ اب خونی رشتے اس درجہ پامال ہو چکے ہیں کہ ایک دوسرے سے آخری درجہ کی بدگمانیاں ہو رہی ہیں اور بہن بھائی بھی ایک دوسرے کا اعتبار کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں، قیامت کے قریب ہونے کی نشانی ہے کہ خاندان ایک دوسرے کی مخالفت میں تباہ ہو گئے ہیں اور ایک دوسرے کو ذلیل وخوار کرنے کے لئے اور ایک دوسرے کو نیچا دکھانے کے لئے وہ وہ ہتھکنڈے استعمال کئے جاتے ہیں کہ بس توبہ ہی بھلی۔

جب آپ نے قسم کھالی تھی تو آپ کے بہنوں اور بہنوئی کو آپ کا یقین کرنا چاہئے تھا، پھر اگر وہ بدگمانی کر رہے تھے تو دوسری بہنوں کو ان کی کمر نہیں تھپتھپانی چاہئے تھی، اس دور کی مشکل یہ ہے کہ کوئی غلط چلتا ہے تو اس کی غلطیوں کی تائید کرنے والی اچھی خاصی جماعت اسے مل جاتی ہے اور اس کے منہ پر ہاں میں ہاں ملانے والوں کی ایک لمبی قطار ہوتی ہے اور اس طرح وہ گمراہی کے راستے پر چلتا چلتا راہ حق سے بہت دور چلا جاتا ہے اور پھر اس کو توبہ مانگنے کی اور اپنی غلطی پر شرمندہ ہونے کی بھی توفیق نہیں ہوتی۔

آج کل اکثر خاندانوں میں یہی ہو رہا ہے کہ خاندان کا کوئی فرد کوئی گناہ کرتا ہے تو لوگ اس کے گناہ پر اس کو عار دلانے کے بجائے اس کی تعریف کرنے لگتے ہیں یا اس کے گناہ کو گناہ کہنے کے لئے تیار نہیں

ہوتے، نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ گناہ کرنے والا مطمئن ہوجاتا ہے، نہ اسے شرمندگی ہوتی ہے، نہ اسے توبہ مانگنے کی توفیق ہوتی ہے، اس دور جہالت میں گناہگاروں کی کمر تھپتھپانے کا سلسلہ عام ہے اسی لئے لوگوں کو معافی مانگنے اور شرمسار ہونے کی توفیق نہیں ہوتی۔

ان تمام تکلیف دہ رویوں اور رشتے داروں کی ناسمجھیوں کے باوجود ہم آپ سے یہی گزارش کریں گے کہ اپنی زبان کی حفاظت کریں اور کسی بھی مجلس میں اپنی بہن اور بہنوئی کے خلاف کچھ نہ کہیں۔ اس دنیا میں اختلافات زبان ہی کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں اور زبان ہی کی وجہ سے بڑھتے ہیں اور زبان ہی کی وجہ سے اتنے سنگین ہوجاتے ہیں کہ پھر تعلقات کے سدھرنے کی ساری امیدیں خاک میں مل جاتی ہیں۔ ہمارے بڑوں نے کہا تھا کہ دورانِ اختلاف لحاظ کی ایک آنکھ کھلی رکھنی چاہئے تاکہ جب دوبارہ تعلقات اللہ کے فضل سے بحال ہوں تو آنکھیں ملانے میں شرم محسوس نہ ہو، بہت سے لوگ اختلاف کے دوران دونوں آنکھیں بند کرکے لڑتے ہیں، جیسے انہیں پھر اپنے دشمنوں سے آنکھ نہیں ملانی، حالانکہ دنیا کے تجربات یہ بتاتے ہیں کہ خاندان کے جھگڑے اور خاندان کی جنگیں اور محاذ آرائیاں ایک نہ ایک دن ختم ہوجاتی ہیں اور ایک دوسرے کے درپئے آزار رہنے والے لوگ پھر ایک دوسرے سے گلے مل لیتے ہیں، وہ لوگ سمجھدار ہوتے ہیں جو اپنی زبان کو لگام میں رکھتے ہیں۔ انہیں دوبارہ کسی سے گلے ملتے ہوئے کوئی شرمندگی اور خفت نہیں اٹھانی پڑتی، یوں بھی زبان کو قابو میں رکھنے سے اور لوگوں کی الزام تراشیوں پر صبر وضبط کرنے میں انسان اللہ کی رضا کا حق دار بن جاتا ہے اور اس صبر وضبط کی وجہ سے اس کو اجر وثواب کی وہ دولتیں نصیب ہوجاتی ہیں جو مسلسل عبادتیں کرنے سے بھی کسی کو نصیب نہیں ہوتیں۔

آپ کی بہن نے آپ کو شادی میں نہیں بلایا تو اس نے برا کیا لیکن اگر آپ کے یہاں شادی ہو تو آپ اس کو ضرور مدعو کریں، یہ شرافت بھی ہوگی اور ایک طرح کا چیپٹ بھی، قلم روکنے سے پہلے بس ایک شعر سن لیں۔

مانئے نہ مانئے یہ اختیار ہے
ہم نیک وبد حضور کو سمجھائے جائیں گے

ذاتی جانکاری

سوال از: آصف علی ــــــــــــ بنگلور

میرا نام: آصف احمد، پیدائش ۱۹۷۷-۱۵-۲۱۔

والدین: صفراء مرحوم محمد اسماعیل مرحوم۔

میری بیوی کا نام عائشہ، ماں امیر بی۔

میری بیٹی کا نام: تمیمہ کوثر، پیدائش ۲۰۰۹ء-۱-۱۶-اور ایک بیٹا محمد اکرم، پیدائش ۲۰۱۵ء-۱۲-۳۰۔

میں آپ کو اس سے پہلے بھی ایک خط لکھا تھا اور انتظار کیا مگر جواب نہیں آیا، یہ دوبارا لکھ رہا ہوں۔ امید ہے کہ اس کا جواب ملے گا۔ طلسماتی دنیا سب لوگوں کے لئے ایک چراغ کی طرح ہے، اسے پڑھنے سے سب چیز کی معلومات ہوتی ہے، یہ کسی روشنی کی طرح دنیا بھر میں پھیلا ہوا ہے۔ اللہ آپ کو آپ کے گھر والوں کی عمر میں برکت عطا فرمائے آمین۔

میں آپ کا شاگرد بننا چاہتا ہوں، امید ہے کہ مجھے آپ اپنا شاگرد بنائیں گے اور پہلے خط میں میرے نام کے اعداد، اور میری شخصیت کے اعداد مجھے کیا کام دے گا، ابھی میں شادی کے، تین سال سے کررہا ہوں، دو سال نیک چال رہا تھا، ابھی بند ہوگیا، ایک سال سے کوئی رشتہ نہیں لگ رہا ہے بہت پریشان ہوں، کپڑے کے کاروبار کیا تو کام نہیں چلا، مجھے دو سال سے پیٹ میں درد تھا، دوا بھی کھایا اور آپ کی طلسماتی دنیا میں جو بھی پیٹ میں درد کا ذکر آیا اس کو بھی پڑھ کر پانی دم کرکے پیتا رہا۔ تھوڑی دیر شفا ہوئی، بعد میں پیٹ بھاری ہوگیا، اس میں کوئی دوا ہے، یا گیس کی ہے معلوم نہیں، میری پیدائش تاریخ ٹھیک نہیں، یہ اسکول میں درج ہے، میری بیوی کی تاریخ پیدائش ۱۹۷۵ء-۵-۷ ہے، میری شادی کی تاریخ ۲۰۰۶ء-۱-۱ ہے، بنگلور میں ہوئی۔ جواب کا انتظار رہے گا۔

جواب

شاگرد بننے کے لئے آپ اپنا پورا نام، والدین کا نام، اپنی عمر لکھ کر بھیجیں، اپنا پہچان پتر روانہ کریں، ۴ فوٹو بھجوائیں اور ایک ہزار روپے کا ڈرافٹ ہاشمی روحانی مرکز کے نام بنوا کر بھجوائیں۔

آپ نے لکھا ہے کہ آپ کی تاریخ معتبر نہیں ہے اس لئے آپ کے برج اور ستارے کا اندازہ نہیں ہوسکے گا اور اگر ہوگا تو قیاسی طور پر ہوگا

اور اس کا بہت زیادہ اعتبار نہیں ہوتا۔ آپ کے نام کا مفرد عدد ایک ہے، آپ کی بیوی کے نام کا مفرد عدد ۸ ہے، آپ کی مبارک تاریخیں ایک، ۱۰، ۱۹، ۲۸ ہیں، آپ کی زوجہ کی مبارک تاریخیں، ۸، ۱۷، اور ۲۶ ہیں۔ اپنے اہم کام ان ہی تاریخوں میں میں کیا کریں، انشاء اللہ کامیابیوں سے ہمکنار ہوں گے۔

آپ کی بیٹی کا نام تمیما کوثر ہے اور تاریخ پیدائش ۱۶؍جنوری ۲۰۰۹ء ہے، تمیما کوثر کے نام کا مفرد عدد ۲ ہے۔ اور اس کی مجموعی تاریخ پیدائش کا مفرد عدد ۲ ہی ہے، انشاء اللہ اس کی زندگی کامیاب گزرے گی، آپ کے بیٹے کا نام محمد اکرم ہے اور تاریخ پیدائش ۳۰؍دسمبر ۲۰۰۱۵ء ہے۔

محمد اکرم کے نام کا مفرد عدد بھی ۲ ہی ہے۔ اس کی مجموعی تاریخ پیدائش کا عدد ۴ ہے۔ اس کے دونوں اعداد میں بھی کوئی ٹکراؤ نہیں ہے۔ آپ کی شادی کی تاریخ بھی ٹھیک ہی ہے۔ آپ کی زندگی میں الجھنوں کی وجہ سے آپ کے ستاروں کی گردش ہے، اس لئے آپ کے لئے ضروری ہے کہ آپ روزانہ گیارہ سو مرتبہ اَلَیۡسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبۡدَہٗ پڑھا کریں، اول و آخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھا کریں۔ جمعہ کے دن بعد نماز جمعہ ۱۰۰ مرتبہ درود شریف پڑھا کریں، انشاء اللہ چند ماہ کے اندر اندر آپ کو ان بے شمار الجھنوں اور رکاوٹوں سے نجات مل جائے گی۔

نماز فجر کے بعد روزانہ سات مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھ کر ایک گلاس پانی پر دم کر کے پی لیا کریں، انشاء اللہ پیٹ کی بیماریوں سے چھٹکارا مل جائے گا، اس عمل کو لگاتار ۱۱ دن تک کریں، میں دعا کروں گا کہ اللہ آپ کو تمام مسائل سے نجات دے اور آپ کی تندرستی بحال ہو جائے۔

ذکرِ خداوندی کی رُوح

سوال از: عبدالرشید نوری ـــــــــ بھوپال

بخدمت شریف حضرت گزارش یہ ہے کہ وہ کونسا عمل، ذکر، اسم باری تعالیٰ ہے جس کے پڑھنے سے قاری عامل، سیف زبان ہوجاتا ہے، زبان میں اثر پیدا ہوجاتا ہے۔ کن فیکون کی زبان ہوجاتی ہے، برائے کرم طلسماتی دنیا میں مفصل عمل شائع کریں، نوازش ہوگی۔

جواب

حق تعالیٰ کے ذاتی نام "یااللہ" کا بہ کثرت ورد کرنے سے کوئی بھی صاحب ایمان صاحب کشف ہوسکتا ہے، اس کے ساتھ ساتھ اگر "یارحمن یارحیم" بھی بہ کثرت پڑھتے رہیں تو بھی انسان میں بے شمار خوبیاں اور اوصاف پیدا ہوجاتے ہیں، لیکن یہ بات یاد رہے کہ کسی بھی ذکر سے فائدہ اس وقت ہوتا ہے جب بندہ دوسرے اوقات میں اپنی زبان فضول گفتگو اور دوسروں کے دلوں کو ٹھیس پہنچانے والی باتوں سے پرہیز رکھے۔

"یارحمن و یارحیم" پڑھنے کا فائدہ اس وقت ہوسکتا ہے اور خاطر خواہ نتائج اسی وقت برآمد ہوسکتے ہیں جب ان اسماء الٰہی کا ذکر کرنے والا اپنی زبان کو کنٹرول میں رکھیں اور لوگوں کو دل شکنی سے بچے، جہاں تک کن فیکون والی بات ہے تو یہ صفت صرف خداوند تعالیٰ کی ہے لیکن یہ حقیقت ہے کہ اگر ہماری زبان لوگوں کے دلوں کو پھاڑنے سے محفوظ رہے تو پھر ذکر خداوندی کے فائدے سامنے آئیں گے اگر زبان صاف ستھری نہیں ہوتی تو ذکر کا فائدہ کیوں کر ہوگا۔ ذرا سوچئے کہ اگر کوئی شخص رات بھر "یارزاق" کی رٹ لگاتا ہو اور اسے کبھی اللہ کے کسی بندے کو ایک وقت کی روٹی کھلانے کی توفیق نہ ہوتی ہو تو "یارزاق" پڑھنے کے نتائج کیسے برآمد ہوسکتے ہیں۔

اسی طرح اگر کوئی شخص "یاستار العیوب" کی تسبیحیں پڑھتا ہے لیکن خود دوسروں کے گناہوں پر پردہ ڈالنے کی اسے توفیق نصیب نہ ہو تو "یاستار العیوب" پڑھنے کا اس کو کیا فائدہ ہوسکتا ہے۔

مطلب یہ ہے کہ بندہ جس اسم صفاتی کو پڑھنے کا معمول بنائے اس صفاتی نام کے رنگ میں خود کو رنگ لے اور صفت خداوندی میں خود کو ڈھال لے، ایسا کرنے سے وہ عظیم صفات بندے کے اندر پیدا ہوجائیں گی جو رب العالمین کی ذات گرامی کی ہیں۔ قرآن حکیم میں فرمایا گیا ہے۔ صِبۡغَةَ اللّٰهِ وَمَنۡ اَحۡسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبۡغَةً. اللہ کے رنگ میں رنگ میں جاؤ اور اللہ کے رنگ سے بہتر رنگ کس کا ہوسکتا ہے۔

ذکر خداوندی کا مزہ جب ہی ہے جب جس اسم الٰہی کا ورد رکھے، اس صفت میں خود کو پوری طرح ڈھال لے اگر "یاودود" پڑھے تو اس کے انگ انگ سے محبت ٹپکنے لگے، اگر "یاعدل" پڑھے تو عدل و انصاف کا خوگر بن کر رہ جائے اور اگر "یاعلیم" پڑھے تو اپنی پوری زندگی تحصیل علم میں گزار دے۔ راقم الحروف کے تو بس یہی سمجھ میں آتا ہے باقی۔

واللہ اعلم بالصواب

اس سلسلے میں کچھ اہم فارمولے دئیے جارہے ہیں۔ اگر عاملین محنت ومشقت کا اردہ کرلیں تو ان کے لئے یہ راہ آسان ہو سکتی ہے۔ ح۔ ہ

آیت الکرسی کی زکوٰۃ اور دعوت

آیت الکرسی کی دعوت کا طریقہ یہ ہے کہ اللہ پر بھروسہ کرو اور حسنِ نیت اور خلوص دل کے ساتھ چڑھتے چاند میں منگل کے دن فجر کی نماز کے بعد مکمل تنہائی میں بیٹھ آیت الکرسی ۲۷ مرتبہ پڑھیں۔ ہر فرض نماز کے بعد آیت الکرسی ۲۱ مرتبہ پڑھتے رہو۔ عشاء کے بعد مکمل تنہائی میں بیٹھ کر ۲۷ مرتبہ دعوت پڑھو۔ اور اس دوران دھونی لیتے رہو۔

پہلی ہی رات میں گدھے کی آواز سنائی دے گی۔ دسری رات گھوڑے کی آواز سنائی دے گی۔ تیسری رات گھوڑے سوار تمہارے سامنے سے گزریں گے۔ اس دوران خوف کھانے کی ضرورت نہیں۔ چوتھی رات دورانِ عمل دیوار شق ہوگی اور ایک نورانی خادم ظاہر ہوگا۔ وہ کہے گا السلام علیکم یاولی اللہ۔

اس کے جواب میں عامل کہے وعلیک السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، پھر وہ پوچھے گا تم ہم سے کیا چاہتے ہو؟

عامل کہے کہ ایک خادم چاہتا ہوں کہ جو عمر بھر میری خدمت کرے وہ کہے گا کہ سونے کی انگوٹھی لے لو اس میں اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم نقش ہے اور یہ ہمارے تمہارے درمیان ایک عہد ہے۔ جب جسے بلانا چاہو تو اس انگوٹھی کو دائیں ہاتھ کی انگلی میں پہن کر ۳ مرتبہ دعوت پڑھو۔

یَامَلِکَ کَنْدَ یَا س اَجْنِی بِحُضُوْرِکَ فِیْ کُلِّ مَاتُرِیْدُ مِنْ طِیِّ الْمَنَّانِ وَامْشِیْ عَلَی الْهَاءِ وَغَیْرِهِمَا مِنْ اَنْوَاعِ الْکَرَامَاتِ هٰذَا مَعَ التَّوَکُّلِ.

اس دعوت سے پہلے شیخ یا استاد کی اجازت حاصل کرلینا ضروری ہے۔ امام غزالیؒ نے فرمایا ہے کہ اگر اس عمل کو اس طرح کریں کہ عشاء کے بعد ۳۱۳ تین سو تیرہ مرتبہ آیت الکرسی پڑھ کر سات مرتبہ دعوت پڑھیں۔ تب بھی موکل حاضر ہوکر ہم کلام ہوتا ہے اور عامل کے تابع ہوجاتا ہے۔

علامہ بونیؒ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص ہر فرض نماز کے بعد ۲۰ مرتبہ اس عزیمت کو پڑھتا رہے تو اس کے موکل غائبانہ عامل کی مدد کرنے لگیں۔

کلمات دعوت وعزیمت

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ٥ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِنَا وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ. اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ وَاَتَوَسَّلُ اِلَیْکَ یَااللّٰهُ یَااللّٰهُ یَارَحْمٰنُ یَارَحْمٰنُ یَارَحْمٰنُ یَارَحِیْمُ یَا رَحِیْمُ یَارَحِیْمُ یَاهُ یَاهُ یَا رَبَّاهُ یَارَبَّاهُ یَارَبَّاهُ یَاسَیِّدَاهُ یَا سَیِّدَاهُ یَا سَیِّدَاهُ یَاهُوَ یَاهُوَ یَاهُوَ، یَاغَیَاثِیْ عِنْدَشِدَّتِیْ یَا اَنِیْسِیْ عِنْدَ وَحْدَتِیْ یَا مُجِیْبِیْ عِنْدَ دَعْوَتِیْ یَا اَللّٰهُ یَا اللّٰهُ یَا اللّٰهُ، اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ، یَا مَنْ تَقُوْمَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ بِاَمْرِهٖ یَا جَامِعَ الْمَخْلُوْقَاتِ تَحْتَ لُطْفِهٖ وَقَهْرِهٖ اَسْئَلُکَ اَللّٰهُمَّ اَنْ تَسَخِّرْلِیْ رُوْحَانِیَة

هٰذِهِ الْاٰيَاتِ الشَّرِيْفَةِ تُعِيْنَنِيْ عَىٰ قضاءِ حَوائج يَامَنْ لَا تَاخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ. اِهْدِنَا اِلَى الْحَقِّ وِالٰى طَرِيْقٍ مُّسْتَقِيْمٍ حَتّٰى اَسْتَرِيْحَ مِنَ اللَّوْمِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ يَا مَنْ لَهٗ مَافِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِيْ لْاَرْضِ مَنْ ذَاالَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗ اِلَّا بِاِذْنِهٖ اَللّٰهُمَّ اشْفَعْ لِيْ وَاَرْسِدْنِيْ فِيْمَا اُرِيْدُ مَنْ قَضَاءِ حَوَائِجِيْ وَاِثْبَات، قَوْلِيْ وَفِعْلِيْ وَبَارِكْ لِيْ فِيْ اَهْلِيْ يَا مَنْ يَّعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِنْ عِلْمِهٖ يَامَنْ يَّعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِنْ عِلْمِهٖ يَا مَنْ يَعْلَمُ ضَمِيْرَ عِبَادِهٖ سِرًّا وَجَهْرًا. اَسْئَلُكَ اَللّٰهُمَّ أَنْ تَسَخَّرَلِيْ خُدَّامَ هٰذِهِ الْاٰيَةِ الْعَظِيْمَةِ وَالدَّعْوَةِ الْمُنِيْفَة يَكُوْنُوْنَ لِيْ عَوْنًا عَلٰى قَضَاءِ حَوَائِجِيْ هَيْلًا هَيْلًا جَوْلًا مَلكًا مَلْكًا يَامَنْ يَتصرّفُ فِيْ مُلْكِهٖ اِلَّا بِمَا بِمَا شَآءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْض، سَخِرْلِيْ سِخِرْلِيْ عِنْدَكَ كِنْدِيَاسَ حَتّٰى يَتَكَلَّمَنِيْ فِيْ حَالِ يَقْفِنِيْ و. بِعَيْنِيْ جَمِيْعِ حَوَائِجِيْ يَا مَنْ وَلَايَؤُدُهٗ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْم. يَا حَمِيْدُ يَا مَجِيْدُ يَابَاعِثُ يَا شَهِيْدُ يَا حَقُّ يَاوَكِيْلُ يَا قَوِيُّ يَامَتِيْنُ كُنْ لِيْ عَوْنًا عَلٰى قَضَاءِ حَوَائِجِيْ بِاَلْفِ اَلْفِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعِلِيِّ الْعَظِيْم. اقسمتُ عَلَيْكَ يَااَيُّهَا السيّدُ اكند ياسَ اَجْبِنِيْ اَنْتَ وَخُدّ امُكَ وَاَعْيُنُوْنِيْ فِيْ جَمِيْعِ اُمورِيْ بِحَقِّ هٰذِه الْاٰيَةِ الْعَظِيْمَةِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا.

جنات سے دوستی کرنا

اگر کوئی شخص یہ چاہتا ہے کہ اس کی جنات سے دوستی ہو جائے اور دوستی بھی ایسی کہ وہ جب بھی کسی کام کا حکم دے جنات فوراً اس کی تعمیل کریں تو اس کو چاہئے کہ پہلے اپنے اندر نیک لوگوں کی خصلتیں پیدا کرے۔ مثلاً پنج گانہ نماز کی پابندی، پاکی صفائی کا خیال، جھوٹ غیبت لعن طعن اور بدکاریوں سے احتراز کرے اور حتی الامکان شریعت کی پابندی کرے اور اللہ کے نیک بندوں کے ساتھ ہمیشہ خیر خواہی کا معاملہ کرے۔

یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ جنات ہر کس و ناکس کے تابع نہیں ہوتے، وہ اسی انسان کے تابع ہوتے ہیں جس کو یہ سمجھتے ہیں کہ یہ اہل ہے۔ کسی کو اگر وہ نااہل سمجھتے ہیں تو تابع ہونا تو درکنار وہ اس کے قریب بھی نہیں پھٹکتے۔ اس لئے جنات سے دوستی کرنے کے لئے یا ان کو اپنا مطیع بنانے کے لئے سب سے پہلے اپنے اندر اہلیت پیدا کرنی چاہئے، صرف عمل پر بھروسہ نہیں کرنا چاہئے، مسلمان جنات کی یہ خوبی ہوتی ہے کہ وہ تلاوت قرآن پاک سے بہت خوش ہوتے ہیں اور جو کوئی قرآن حکیم کی تلاوت خوش الحانی کے ساتھ کرتا ہے تو جنات اس کو بغور سنتے ہیں اور اپنے دلوں میں خوشی اور سکون محسوس کرتے ہیں۔ بالخصوص سورۂ رحمٰن اور سورۂ جن اور سورۂ یٰسین کی تلاوت سے وہ بہت خوش ہوتے ہیں، اس لئے عامل کو چاہئے کہ وہ قرآن حکیم کی تلاوت صحت الفاظ کے ساتھ اور خوش الحانی کے ساتھ کیا کرے تاکہ غیبی مخلوق اس سے محظوظ ہو سکے۔

جنات کو مسخر کرنے کے لئے نوچندی بدھ سے عمل کا اہتمام کرے اور بدھ، جمعرات، جمعہ اور ہفتہ کے دن یعنی ۴ر دنوں تک لگاتار روزے رکھے اور اس درمیان ہر وقت پاک وصاف اور باوضو رہے۔ وضو اگر ٹوٹ جائے تو فوراً وضو کرے، روزانہ غسل کرے، جب بھی غسل کرے پاک، صاف لباس پہنے اور خوشبو کا استعمال کرے جس جگہ غسل کرنا ہے وہاں بھی اگربتی اور لوبان وغیرہ کا اہتمام کرے۔

جس جگہ غسل کرنا ہو وہاں ایک چٹائی، قلم، دوات، کالا ڈورا اور سفید کاغذ لاکر پہلے ہی رکھ لے۔ کالی روشنائی سے نقوش وغیرہ لکھنے ہوں گے، اس لئے کالی روشنائی رکھے۔ ایک ہزار دانوں پر مشتمل تسبیح بھی لاکر رکھے۔ پھر ایک وقت مقرر کرکے عمل کی شروعات کرے۔ اگر نماز عشاء کے بعد کا وقت مقرر کرلے تو بہتر ہے۔ اگر اس وقت ممکن نہ ہو تو پھر نمازِ فجر کے بعد کا وقت مقرر کرلے۔ یہ وقت بھی یکسوئی کا وقت ہوتا ہے۔ اگر رات کو عمل کرنا مقصود ہو تو چراغ زیتون یا چنبیلی میں جلائے ورنہ نائٹ بلب روشن کرے۔ نماز عشاء کے بعد عمل کا آغاز اس طرح کرے پہلے چار رکعات بہ نیت تہجد پڑھ لے پھر عمل کی شروعات کرے۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ. پڑھنے کے بعد ایک ہزار مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے۔ اس کے بعد ایک مرتبہ سورۂ یٰسین پڑھے۔ پھر ایک مرتبہ سورۂ دُخان پڑھے پھر ایک مرتبہ سورۂ سجدہ اور ایک مرتبہ

سورۂ ملک پڑھے۔ اس کے بعد اللہ سے دعا کرے کہ میری جو خواہش ہے اس کو پورا فرمادیں۔ چار راتوں تک اسی طرح عمل کرے۔ چوتھے دن جو ہفتے کا دن ہوگا اس دن عصر کی نماز سے پہلے کاغذ کے سات ٹکڑے برابر کرلے اور باوضو کاغذ کے ٹکڑں پر یہ آیات لکھے۔

پہلے ٹکڑے پر وَهُوَ الَّذِىْ يُحْىٖ وَيُمِيْتُ وَلَهُ اخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ.

دوسرے ٹکڑے پر وَاِذَاقَضٰى اَمْرً افَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهُ كُنْ فَيَكُوْنُ.

تیسرے ٹکڑے پر: فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ.

چوتھے ٹکڑے پر: ثُمَّ اِذَا دَعَاكُمْ دَعْوَةً مِّنَ الْاَرْضِ اِذَا اَنْتُمْ تَخْرُجُوْنَ.

پانچویں ٹکڑے پر: فَاِذَا هُمْ مِنَ الْاَجْدَاثِ اِلٰى رَبِّهِمْ يَنْسِلُوْنَ.

چھٹے ٹکڑے پر: وَنُفِخَ فِى الصُّوْرِ فَاِذَا هُمْ مِنَ الْاَجْدَاثِ اِلٰى رَبِّهِمْ يَنْسِلُوْنَ.

ساتویں ٹکڑے پر: يَوْمَ يَخْرُجُوْنَ مَنَ الْاَجْدَاثِ سِرَاعًا. فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْم.

اس کے بعد ان ساتوں کاغذوں کو لپیٹ کران پر کالا ڈورا چڑھا دیں اور ان کو اپنی ٹوپی یا پگڑی میں رکھ لیں۔ اس کے بعد چار رکعت نفل اس طرح پڑھیں کہ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ سورۂ یٰسین، دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ دخان، تیسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سوۂ سجدہ اور چوتھی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ ملک پڑھے۔ سجدوں میں سُبْحَانَ رَبِّىَ الاعلٰى، ۳۰ مرتبہ پڑھنے کے بعد ایک مرتبہ یہ دعا بھی پڑھے۔

سُبْحَانَ مَنْ لَبِسَ الْعِزَّ وَقَالَ بِهٖ سُبْحَانَ مَنْ تَكَلَّفَ بِالْحَمْدِ وَ تَكَرَّمَ بِهٖ سُبْحَانَ مَنْ اَحْصٰى كُلَّ شَىْءٍ بِعِلْمِهٖ سُبْحَانَ مَنْ لَا يَنْبَغِىْ التَّبِيْحُ اِلَّا لَهٗ سُبْحَانَ مَنْ اِذَااَرَادَ شَيْئًا اَنْ يَقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنَ سُبْحَانَ مَنْ اِذَا اَرَادَ شَيْئًا كَانَ وَمَالَمْ يَشَاءُ لَهُ بكن سُبْحَانَ ذِى الْمَنِّ وَالْفَضْلِ وَالنِّعَمِ سُبْحَانَ ذِى الْعِلْمِ وَالْحِلْمِ سُبْحَانَ ذِى الطَّوْلِ وَالْفَضْلِ سُبْحَانَ ذِى الْعَرْشِ وَاللَّوْحِ وَالْقَلَمِ وَالنُّوْرِ.

دونوں سجدوں کے درمیان یہ پڑھیں۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ مِنْ عَرْشِكَ وَمُنْتَهِى الرَّحْمَةِ مِنْ كِتَابِكَ وَ اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الْعَظِيْمِ وَجْهِكَ الْكَرِيْمِ وَ بِكَلِمَاتِ التَّامَّةِ اَنْ تُسَخِّرَ لِىْ عَوْنًا مِنْ مُلْحَاءِ الْجِنِّ يُعْنِيْنِىْ عَلٰى مَا اُرِيْدُ مِنْ حَوَائِجِ الدُّنْيَا.

چاروں رکعات اسی طرح پڑھنے کے بعد دوزانوں بیٹھ جائے۔ اسی وقت سات جنات حاضر ہوں گے اور سلام علیکم کا نذرانہ پیش کریں گے۔

اس عامل کو کسی طرح کی گھبراہٹ اور خوف کا اظہار نہیں کرنا چاہئے کیوں کہ یہ جنات طلب کرنے پر حاضر ہوئے ہیں۔ اس لئے ان سے کسی طرح کا کوئی ڈر خوف نہیں ہے۔ البتہ عامل کو اپنا حصار کر کے عمل کرنا چاہئے کیوں کہ جنات حصار کے اندر داخل ہونے کی طاقت نہیں رکھتے۔ عامل کو چاہئے کہ بے خوف ہوکر جنات کے سلام کا جواب دے پھر اپنی ٹوپی یا پگڑی میں سے وہ سات کاغذ نکال کر کسی ایک کاغذ میں لکھی ہوئی آیت کو پڑھے اور پوچھے کہ کاغذ کا یہ پرزہ کس کا ہے۔؟ ان میں سے ایک کہے گا کہ یہ میرا ہے تو عامل کو پوچھنا چاہئے کہ اس نام کو اس کاغذ پر لکھے اور کہے کہ اپنی مہر لاؤ جب وہ جن اپنی مہر دیدے تو عامل کو چاہئے کہ اس مہر کو اس کاغذ پر لگادے، اس کے بعد عامل جنات سے کہے کہ تم مجھ سے وعدہ کرو کہ میں تمہیں جب بھی طلب کروں تم حاضر ہوکر میری مدد کروگے۔

عامل جب بھی جنات کو حاضر کرنے کا ارادہ کرے تو کسی بھی نماز کے بعد یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْئَلُكَ بِمَقَاعِدِ الْعَرْشِ مِنْ عَرْشِكَ وَمُنْتَهِى الرَّحْمَةِ مِنْ كِتَابِكَ وَاَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الْعَظِيْمِ الْاَعْظَمِ وَبِوَجْهِكَ الْكَرِيْمِ الْاَكْرَمِ وَبِكَلِمَاتِ التَّامَّةِ اَنْ تُسَخِّرَ لِىْ عَوْنًا مِنَ الصُّلْحَاءِ الْجِنِّ يُعْنِيْنِىْ عَلٰى مَااُرِيْدُ مِنْ حَوَائِجِ الدُّنْيَا.

اس دعا کو جب بھی پڑھے گا جنات حاضر ہوجائیں گے، عامل کو

چاہئے کہ مکمل تنہائی میں حاضرات کرے۔ عامل جنات کو جو بھی حکم دے گا اس کی تعمیل کریں گے۔ لیکن عامل کو چاہئے کہ وہ صرف جائز امور میں جنات سے خدمات لے۔ ناجائز کاموں میں انہیں پریشان نہ کرے ورنہ اس بات کا خطرہ رہے گا کہ وہ عامل کو ہلاک کر دیں گے یا عامل کی اولاد کو پریشان کریں گے۔ عامل کو چاہئے کہ وہ جنات سے بے خوف رہے، اگر وہ ان کی حاضری پر خوف زدہ ہو گیا تو ساری محنت بے کار ہو جائے گی اور جنات واپس ہو جائیں گے کیوں کہ جنات کسی بھی ڈرپوک عامل کا ساتھ نہیں دے سکتے۔

اس عمل میں قرآن حکیم کی جن سورتو کا ذکر کیا گیا ہے عامل کو چاہئے کہ ان کو حفظ کر لے اور ہر جمعرات کو ایک ایک بار ان کی تلاوت پابندی کے ساتھ کرے۔ انشاء اللہ اگر ہوش وحواس کے ساتھ اس عمل کی تکمیل کر لی گئی تو جنات تابع ہوں گے اور عامل کے ہر اس حکم کی تعمیل کریں گے جو جائز ہو۔ یہ لاکھوں اور کروڑوں روپے کا عمل ہے۔ جسے اس کتاب کے قائین کے لئے بطور خاص پیش کیا جا رہا ہے اور اس کی اجازت ہر اس عامل کو دی جاتی ہے جو اس کا اہل ہو۔

تسخیر موکلات سورۂ مزمل

یہ عمل مکمل تنہائی میں یقین کامل کے ساتھ کرنا چاہئے۔ عمل کی جگہ پاک صاف ہو۔ اس جگہ میں دوران عمل کسی اور کی آمد ورفت نہ ہو۔ دوران عمل اگربتی روشن کریں یا پھر عود یا عنبر کا بخور جلائیں۔ پرہیز جلالی اور ترک حیوانات کے ساتھ اس عمل کو ۵۰ روز تک جاری رکھیں۔ پہلے دن غسل کریں۔ اس کے بعد روزانہ باوضو عمل کریں۔ اور ہر تیسرے دن غسل ضرور کریں۔ اگر روزانہ غسل کر کے عمل کے لئے بیٹھیں تو افضل ہے۔ حصار قطبی کے ذریعہ اپنا حصار کریں اور اس عمل کو روزانہ نصف شب کے بعد کریں۔

روزانہ اول وآخر ۳۔۳ رمرتبہ دورد شریف پڑھیں اور ۴۰ رمرتبہ سورۂ مزمل کی تلاوت کریں، دوران تلاوت موکلات کا تصور رکھیں۔ سورۂ مزمل ہر بار مکمل بسم اللہ کے ساتھ پڑھیں۔ پچاس راتوں کے اندر اندر کسی بھی رات ۴ رموکل حاضر ہوں گے، یہ موکل عمل کے وقت بھی حاضر ہو سکتے ہیں۔ اور عامل کو کسی اور جگہ بھی اچانک مل سکتے ہیں، ان کی نشانی یہ ہے کہ یہ چاروں ایک ساتھ آتے ہیں۔ عامل کو ہوش وحواس کے ساتھ دن رات گزارنے چاہئیں اور انسانی روپ میں جب چار انسان ایک ساتھ اس سے ملاقات کریں تو اس کو یقین کرنا چاہئے کہ یہ سورۂ مزمل کے موکل ہیں۔ ان کے چہرے نورانی ہوتے ہیں۔ اکثر وبیشتر یہ کالے یا سفید لباس میں ہوتے ہیں۔ ملاقات کے دوران عامل کو علیک سلیک کے بعد سب سے پہلے یہ پوچھنا چاہئے کہ وہ حاضر کس طرح ہوں گے۔ موکل دوبارہ حاضری کا آسان عمل بتاتے ہیں۔ عامل کو چاہئے کہ اس عمل کو اپنے ذہن میں محفوظ رکھے۔ اگر عامل کی روحانی طاقت بڑھی ہوئی ہوتی ہے تو وہ عامل کے روبرو آکر ملاقات کرتے ہیں ورنہ خواب میں حاضر ہوتے ہیں۔ اور عامل کے تمام سوالوں کا جواب دیتے ہیں۔ سورۂ مزمل کے موکلین کے ذریعہ دفینوں کی کھوج بھی کی جا سکتی ہے۔ اور گم شدہ لوگوں کا سراغ بھی نکالا جا سکتا ہے۔ دوران چلہ عامل کو مختلف نوعیت کی بشارتیں خوابوں میں ہوتی ہیں۔ عامل کو چاہئے کہ ان بشارتوں کو اپنے پاس نوٹ رکھے اور کسی تجربہ کار سے ان کا ذکر کر کے ان کا مطلب معلوم کرے۔

یہ بات واضح رہے کہ اگر کوئی عامل سورۂ مزمل کے موکل تابع کرنے میں کامیاب ہو جاتا ہے تو وہ روحانیت کی دنیا کا بے تاج بادشاہ بن جاتا ہے۔

حاضرات سورۂ مزمل

اس حاضرات پر قابو پانے کے لئے سب سے پہلے اس کی ذکوٰۃ ادا کرے۔ طریقہ یہ ہے کہ عروج ماہ میں جمعرات یا اتوار سے شروع کرے۔ روزانہ ۲۱ رمرتبہ سورۂ مزمل کی تلاوت کر کے اول وآخر ۱۱ رمرتبہ درود شریف پڑھیں۔ ۴۰ رویں دن کمسن بچوں کو شیرنی تقسیم کرے۔ انشاء اللہ ذکوٰۃ ادا ہوگی۔ زکوٰۃ کے بعد نوچندی جمعہ کو صبح ۸ ر بجے اور ۹ ر کے درمیان نقش تیار کرے اور حفاظت سے اپنے پاس رکھے۔

جب حاضرات کرنی ہو تو نقش مریض یا بچے کے ہاتھ میں دے اور تاکید کردے کہ وہ نقش کو دیکھتا رہے اور خصوصاً سیاہ خانہ میں اپنی نظریں جمائے رکھے۔ عامل کو چاہئے ایک مرتبہ سورۂ مزمل مع عزیمت پڑھے۔ انشاء اللہ اسی وقت موکل حاضر ہو کر ہم کلام ہوں گے۔

عزیمت یہ ہے

بسم الله الرحمن الرحيم. اجب يا روقايائيل يا طاطائيل يا سر فيائيل يا رفتمائيل بحقق. يٰٓاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ قُمِ الَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلًا (تاختم سورۃ پڑھے) ختم سورۃ کے بعد یہ عزیمت پڑھے۔ وَاتَّبَعُوْا مَا تَتْلُوا الشَّيٰطِيْنُ عَلٰى مُلْكِ سُلَيْمٰنَ وَمَا كَفَرَ سُلَيْمٰنُ وَلٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ. شاہ بکنانوس رااعلام بدیدی ایں قعہ بوسیلۂ خدااوررسول خدا آمدہ حاضرشود۔

عامل موکلین سے دفینے کے بارے میں معلوم کرسکتا ہے اوران سے دفینہ نکالنے کی ترکیب بھی پوچھ سکتا ہے۔موکلین جنات کی طرف سے ہونے والی مزاحمتوں کو بھی روک سکتے ہیں

حاضرات کانقش یہ ہے۔

۷۸۶

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ
۷۷۸۸۳ راہ
۹۹۱۱۱۰۱۰۹۶۵۱۱۹
عَلٰى مُلْكِ سُلَيْمٰنَ وَمَا كَفَرَ سُلَيْمٰنُ وَلٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ شاہ بکنانوس رااعلام بدیدی ایں قعہ بوسیلۂ خدااوررسول خدا آمدہ حاضرشود۔

اس نقش کوایک بار تیار کر کے رکھ لیں، لیکن اس کی کالس پہ حاضرات والی روشنائی لگائیں۔ انشاء اللہ لازماً حاضرات ہوگی اور موکلین حاضر ہوکر عامل سے ہم کلام ہوں گے اور جب عامل رخصت کی اجازت دےگا جب ہی رخصت ہوں گے۔

ہمزادتابع کرنے کے لئے

ایک بہت ہی نادراورموثرقسم کاعمل پیش کیا جارہا ہے۔ جونہ صرف ہمزادکومسخرکرنے کے لئے تیر بہدف ہے، بلکہ تسخیر خلائق کے لئے بہت کامیاب عمل ہے۔یہ مشکل بھی نہیں ہے۔اور جسے ہمزاداور خلائق کومسخر کرنے کی آرزوہوتواس کے لئے تو یہ عمل ایک گوہر نایاب ہے۔عمل کی شرط یہ ہے کہ جس کمرے میں عمل کرنے کاارادہ ہواس کمرے میں چونا کرالیں۔اورکمرہ ہراعتبار سے صاف ستھرا ہواوراس میں سازوسامان موجود نہ ہو۔نہ ہی آس پاس کسی طرح کاشورغل ہو۔کمرے کی چاروں دیواروں پرقدآدم آئینہ لگالیں۔اورایک لالٹین جلا کراسے کمرے کی چھت میں بالکل درمیاں میں لٹکادیں۔عمل سے پہلے لالٹین لٹکادیں اوراپنا حصار کرلیں۔اس عمل کامخصوص حصار ہے اسی طرح کریں۔اوراس آئینے میں اپناعکس دیکھتے ہوئے ۱۲۹رمرتبہ لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ ۝ (سورۃ انعام) جب اس آیت کوپڑھ چکیں توپھر یَا لَطِیْفُ ۱۲۹رمرتبہ پڑھیں، اس کے بعداپنارخ شمال کی طرف کریں۔اورآئینے میں دیکھتے ہوئے ۱۲۹رمرتبہ یہ آیت پڑھیں۔ اِنَّ رَبِّيْ لَطِيْفٌ لِّمَا يَشَآءُ اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ۝ (سورۂ یوسف) عکس دیکھتے ہوئے ۱۲۹رمرتبہ اَلَا يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ ۝ (سورۂ ملک)

چندروز کے بعدآئینے میں اپنی صورت کے بجائے عجیب و غریب صورتیں نظرآئیں گی۔اوردرمیان عمل آئینے میں اپنی صورت بھی کئی بارغائب ہوجائے گی۔گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے۔دورانِ عمل کوشش کریں کہ پلک نہ جھپکے۔اورجسم حرکت نہ کرے۔عمل لگاتار ۲۱روزتک کرنا ہے۔

عمل سے پہلے ۴رنقش لکھ کرچاروں آئینوں پرچپا کردیں۔اور حصار کے لئے گیروتیار کریں۔گیروایک دن میں ایک کلوسے کم نہ ہو۔ عامل ایک چوکوردائرہ کھینچ کراس کے چاروں طرف گیروڈال دیں۔اور اس گیروپرسورۂ یٰسین کی آیت وَجَعَلْنَا مِنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَيْنٰهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ ۝ ایک ہزارمرتبہ پڑھ

عزیمت علیکم یامعشر الجن والانس والارواح

ابو ولید شمهور ش	ابو الحسن بعة زوابعض
سياف السحانى ابو نوح شمون	یہاں عامل اپنانام اور اپنی والدہ کانام لکھے

احضرو احضرو احضرو ايا قوم همزاد

کر گیرو پر دم کریں۔ یہ ہمزاد اور دفینہ کی جگہ کی صحیح نشاندہی کرے گا اور عامل اسے حکم دے گا تو یہ دفینہ نکال بھی دے گا۔ نقش یہ ہے۔

نشست گاہ کی مثال

آئینہ
گیرو

آئینہ گیرو — عامل کی نشست گاہ — گیرو آئینہ

آئینہ
گیرو

یہ احتیاط سے کریں بہت عجیب عمل ہے ہمزاد تو تابع ہو ہی جاتا ہے مخلوقات خداوندی بھی مسخر ہو جاتی ہے اور عامل جہاں بھی جاتا ہے بھیڑ اس کے ساتھ رہتی ہے۔ ایسے اعمال بتانے کے نہیں ہوتے لیکن ہم نے ''صنم خانہ عملیات'' پڑھنے والوں کے لئے تمام سربستہ راز کھول دینے کا عہد کر رکھا ہے۔ اس لئے اور بھی بے شمار عملیات ہم ظاہر کریں گے۔ اللہ سے دعا ہے کہ وہ اہل کو کامیاب کرے اور نااہل کو ایسے اعمال سے دور رکھے۔

جنات سے دوستی کرنے کا طریقہ

جب تم کو جنات سے دوستی کرنا ہو کہ وہ تمہاری حاجتیں پوری کرے تو تم کو لازم ہے کہ بدھ سے سنیچر تک روزے رکھو اور غسل کر کے کپڑوں کو خوب پاک صاف کرو۔ اور ہر روز ایک ہزار بار سورہ اخلاص اور ایک سو بار سورۂ یٰسین اور سورۂ دخان اور تنزیل السجدہ اور سورہ ملک پڑھو۔ پھر جب سنیچر کے روز عصر کا وقت ہو یعنی دسویں ساعت آوے تو لوگوں سے علیحدہ کسی خالی مگر پاک مقام میں کاغذ کے سات ٹکڑے لے کر اس پر یہ آیت لکھو:

وَهُوَ الَّذِیْ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَلَهُ اخْتِلَافُ الَّیْلِ وَالنَّهَارِ اور دوسرے پر یہ آیت فَاِذَا قَضٰی اَمْرًا فَاِنَّمَا یَقُوْلُ لَهُ کُنْ فَیَکُوْنُ اور تیسرے پر فَسَیَکْفِیْکَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ اور چوتھے پر ثُمَّ اِذَا دَعَاکُمْ دَعْوَةً مِّنَ الْاَرْضِ اِذَا اَنْتُمْ تَخْرُجُوْنَ اور پانچویں پر فَاِذَا هُمْ مِّنَ الْاَجْدَاثِ اِلٰی رَبِّهِمْ یَنْسِلُوْنَ ٥ اور چھٹے پر وَنُفِخَ فِی الصُّوْرِ سے یَنْظُرُوْنَ تک اور ساتویں پر یَوْمَ یَخْرُجُوْنَ مِنَ الْاَجْدَاثِ سِرَاعًا فَسَیَکْفِیْکَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ٥ ان آیات کے لکھنے سے پہلے چار رکعت نماز پڑھے۔ پہلی رکعت میں بعد الفاتحہ کے سورۂ یٰسین دوسری میں سورۂ دخان تیسری میں سورۂ السجدہ چوتھی میں سورۂ ملک اور ہر سجدہ کے آخر میں یہ دعا پڑھے:

سُبْحَانَ مَنْ لَبِسَ الْعِزَّ وَقَالَ بِهٖ سُبْحَانَ مَنْ تَعَطَّفَ بِالْحَمْدِ وَتَکَرَّمَ بِهٖ سُبْحَانَ مَنْ اَحْصٰی کُلَّ شَیْئٍ بِعِلْمِهٖ سُبْحَانَ مَنْ لَّا یَنْبَغِی التَّسْبِیْحُ اِلَّا لَهٗ سُبْحَانَ مَنْ اِذَا اَرَادَ شَیْئًا اَنْ یَّقُوْلَ لَهٗ کُنْ فَیَکُوْنُ سُبْحَانَ مَنْ اِذَا اَرَادَ شَیْئًا کَانَ وَمَا لَمْ یَشَأْ لَمْ یَکُنْ سُبْحَانَ ذِی الْمَنِّ وَالْفَضْلِ وَالنِّعَمِ سُبْحَانَ ذِی الْعِلْمِ وَالْحِلْمِ سُبْحَانَ ذِی الطَّوْلِ وَالْفَضْلِ سُبْحَانَ ذِی الْعَرْشِ وَاللَّوْحِ وَالْقَلَمِ وَالنُّوْرِ پھر اس کے بعد سجدہ سے سر اٹھا کر یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِمَعَاقِدِ الْعِزِّ مِنْ عَرْشِکَ وَمُنْتَهَی الرَّحْمَةِ مِنْ کِتَابِکَ وَاَسْئَلُکَ بِاسْمِکَ الْعَظِیْمِ الْاَعْظَمِ وَبِوَجْهِکَ الْکَرِیْمِ الْاَکْرَمِ وَبِکَلِمَاتِکَ التَّامَّةِ اَنْ تُسَخِّرَلِیْ عَوْنًا مِّنْ صُلَحَاءِ الْجِنِّ یُعِیْنُنِیْ عَلٰی مَا اُرِیْدُ مِنْ حَوَائِجِ الدُّنْیَا ۔ اسی وقت سات جنات المسلمین میں سے تمہارے سامنے آئیں گے۔ اور سلام کریں گے اور اس نماز سے پہلے تم کو لازم ہے کہ ساتوں کاغذوں کو ایک تاگے میں باندھ کر اپنے سر میں رکھ لو۔ پھر نماز شروع کرو۔ اور تھوڑا موم بھی اپنے سامنے رکھنا۔ پھر جب وہ جنات حاضر ہوں تب تم ان کاغذوں میں سے ایک لے کر پڑھو اور ان جنات سے کہو کہ تم میں سے کس کا یہ کاغذ ہے۔ ان میں سے ایک کہے گا یہ میرا ہے۔ تم اس سے اس کا نام پوچھ کر اس کا نام کاغذ کے اوپر کی طرف لکھو اور اس سے کہو اپنی مہر لاؤ۔ جب وہ اپنی مہر دے۔ تو اس کو موم لگا کر کاغذ کے نیچے کرو۔ جیسا کہ خطوں پر مہر لگاتے ہیں اور اس طرح سب سے کاغذ پر ایک ایک مہر لگوا لو۔ پھر ان کو رخصت کر دو اور ان رقعوں کو اپنے ساتھ لا کر کسی پاکیزہ جگہ پر رکھ دو۔ جب ضرورت ہو جنات کو بلاؤ۔ فوراً حاضر ہوں گے۔ اور جو کام کہو گے کریں گے۔ خزانے نکالیں گے۔ خبریں لائیں گے اور ہر چیز لا کر دیں گے۔ یاد رہے کہ اس کام کے واسطے قوی

دل اور مضبوط شخص چاہئے اگر عامل کمزور ہوگا تو اپنے آپ کو نقصان پہنچائے گا۔

سلامٌ قولاً من رب الرحیم کی ریاضت اور موکل کی تسخیر

ترکیب یہ ہے کہ اتوار کے دن سے روزے شروع کر کے چالیس روزے پوری شرائط ریاضت سے رکھے اور روزانہ آیت مذکورہ چار سو بتیس بار پڑھے۔ رات کو کم از کم سوئے اور خلوت ہو کسی کی آواز تک نہ آئے اور شب روز عود اور لوبان جلائے کپڑے سفید اور پاک ہوں اور کم از کم تیسرے دن غسل کرے اور خوشبو لگائے اس قسم کو نماز صبح اور چاشت اور مغرب کے بعد ایک ایک مرتبہ پڑھے جب بیس دن گزر جائیں تو ایک موکل آکر تجھ سے کہے گا۔ اے شخص تجھ کو بیس دن ایسی سخت مشقت اٹھاتے گزر گئے اب تو اپنے آپ کو آرام دے اور اس قدر مال مجھ سے لیلے اس کے کہنے کی طرف بالکل توجہ نہ کرنا چاہئے کتنا ہی وہ کہے مگر ہر گز قبول نہ کرے اور ذکر جاری رکھے جب چالیس دن پورے ہوں تو تیرا خلوت خانہ نور سے معمور نظر آئے گا۔ اور در و دیوار پر تجھ کو آیت سلامٌ قولاً من رب الرحیم لکھی ہوئی دکھائی دے گی اس عرصہ میں اکثر اچھے اچھے خواب بھی دکھائی دیں گے اور ایک بادشاہ گھوڑے پر سوار جس کے ارد گرد خلق کثیر ہوگی تیرے سامنے آئے گا۔ وہ بادشاہ السلام علیکم کہے گا تجھے اس کی تعظیم کے لئے کھڑا ہو جانا چاہئے اس کے سلام کا جواب دے کر کہو جس طرح تم نے مجھ کو بزرگی دی ہے اللہ تم کو بزرگی دے۔ اے بادشاہ میں تم سے ایک نشانی مانگتا ہوں جس سے میں تم کو بوقت ضرورت بلا سکوں، وہ تجھ سے عہد و پیمان لے کر ایک نشانی دے گا۔ اور عہد اس طرح کے ہوں گے جھوٹ نہ بولنا گناہ نہ کرنا وغیرہ وغیرہ۔ پھر جو تیری حاجت ہوگی اس کو وہ پورا کرے گا عام اس سے کہ وہ کیسی ہی مشکل اور دور دراز کا معاملہ ہو قسم محولہ بالا یہ ہے۔ اس کو روزانہ تین مرتبہ پڑھنا چاہئے۔

اَللّٰھُمَّ لَیْسَ فِی السَّمٰوٰتِ ذَوَاتٌ وَّ لَا فِی الْاَرْضِ غَمَرٰتٌ وَّ لَا فِی الْجِبَالِ مَدَرَاتٌ وَّ لَا فِی الْجِبَارِ قَطَرَاتٌ وَّ لَا فِی الْعُیُوْبِ لَخَطَاتٌ وَّ لَا فِی النُّفُوْسِ خَطَرَاتٌ اِلَّا وَھِیَ بِکَ وَالَآتٌ. وَلَکَ شَاھِدَاتٌ وَفِی مُلْکِ مُتَحَیِّرَاتٌ اَسْئَلُکَ بِتَسْخِیْرِکَ لِکُلِّ شَیْیٍ اَنْ تَوَفِّقْنِیْ لَمَایُرْضِیْکَ وَاَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَیْکَ التُّکْلَانُ وَلَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی سَیِّدِ نَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَo

تسخیر موکل الھادی

اگر آپ اسم باری تعالیٰ ''ھـادی'' کو اس کے عددوں کے مطابق پڑھتے رہیں تو تمام مخلوق تابع فرمان ہو جائے گی۔ یہ اسم سرِ جلیل سے ہے۔ خادم روحانیت کا کامل اثر رکھتا ہے۔ اگر کوئی شخص بخورات کے ساتھ اس کی تلاوت کرے تو خادم ظاہر ہوگا۔ اس عمل کی ترکیب یہ ہے کہ اس کو ہر روز سات ہزار (۷۰۰۰) مرتبہ طہارتِ کاملہ کے ساتھ پڑھیں۔ اور ہر جمعہ کو لوبان سلگائیں اور اس اسم کی مخصوص قسم ''موکل کو حاضر کرنے والی'' ہر روز ایک سو مرتبہ پڑھیں اور ایک ماہ تک اسی طریقہ سے مسلسل پڑھیں تو خادمِ روحانی آپ کے سامنے حاضر ہوگا۔ اس سے خوف نہ کھائیں۔ خادم کے ہاتھ میں ایک چاندی کی انگوٹھی ہوگی۔ وہ اس سے طلب کریں۔ اس انگوٹھی پر اسم اعظم درج ہوگا۔ وہ کچھ شرائط پر آپ کو انگوٹھی دے گا۔ آپ مخلوق میں سے جس کو بھی تابع کرنا چاہیں گے، انگوٹھی کو انگلی میں پہن کر اسے حرکت دیں، پس وہ شخص مسخر ہوگا۔ خواہ کتنے ہی فاصلہ پر ہوگا۔ اگر کھانے پینے کی کوئی چیز طلب کریں یا مال و دولت تو بھی خادم لادے گا۔ اگر کسی لشکر کو شکست دینا یا کسی دشمن کو قتل کرنا یا کسی ظالم کو ہلاک کرنا چاہیں تو موکل کی قسم پڑھ کر انگوٹھی کو حرکت دیں، فوراً حکم کی تعمیل کرے گا۔

موکل کے ذریعہ آپ زمین سے دفینہ نکال سکتے ہیں اسم ہادی کے ذریعہ سمندر کی گہرائیوں سے بھی خزانہ برآمد کر سکتے ہیں۔ ایک لا جواب عمل ہے لیکن قسمت آزمانا ضروری ہے۔

قسم یہ ہے: اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْئَلُکَ بِھَا الْھِدَایَتِ وَاَبْدَالِ الدَّیْمُوْمَتِ وَبِالْفِ الْوَاحِدَانِیَۃِ اَنْ تُسَخِّرَلِیْ یَادَمْرِ یَآ یْیْلُ الْمَلَکُ الرُّوْحَانِیْ اَسْئَلُکَ اَیُّھَا الْمَلَکُ الرُّوْحَانِیْ وَاَقْسَمُ عَلَیْکَ بِھَاءِ الْاَحَاطَۃِ وَبِالْمَلَائِکَۃِ الَّذِیْنَ یَدُوْرُوْنَ

حَوْلَ الْبَيْتِ الْمَعْمُوْرِ وَهُمْ وَاهِمُوْنَ وَاذْكُرْ مِنْ حَيْثُ التَّجَلِّىْ هُوَ وَمِنْ حَيْثُ التَّرَقِّىْ هَا وَبِالنَّهْرِ الدَّآئِرِ دَوْرَانَ الْهَآءِ وَبِعَظْمَةٍ بِكُوْرِ الْعَالَمِ الْعَلْوِىُّ وَالسِّفْلِيّ مِنَ الْعَرْشِ اِلَى الْفَرْشِ مِثْلَ الْكُرَةِ وَمَا فِيْهَا وَمَا بَيْنَهُمَا قَدِالْتَقَمَهُمَا الْمَلَكُ فِيْهِ وَهُوَ مُنْتَظِرُ الْاَمْرِ الْمَلَكُ الْهُدَىْ وَبِالْاِسْمِ الْمَكْتُوْبِ عَلٰى جَبْهَةٍ بِالْحُرُوْفِ الْمِرْ قُوْمَةِ هُنَالِكَ بِالْبُخُوْرِ الْعَرْبَةِ وَالْمَلْحَةِ اللَّتِىْ تَجْرِىْ اِلَّا مَا اُجِبْتِىْ اَيُّهَا الرُّوْحَانِىْ وَمَآ اَمْرُنَا اِلَّا وَاحِدَةٌ كَلَمْحٍ بِالْبَصَرِ اَوْ هُوَ اَقْرَبُ اِنَّ اللّٰهِ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ اِفْعَلُوْ اوَمَا تُوْمَرُوْنَ.

اس اسم کا ایک نقش بھی ہے۔ اہل ریاضت کے لئے ضروری ہے کہ اسے تحریر کرکے اپنے پاس رکھے اور ہر نماز بعد اس قسم کو ایک مرتبہ اور طلوع شمس کے وقت اسم باری تعالیٰ ''ھادی'' کو ایک سو مرتبہ پڑھے تو کچھ برس بھی نہ گزریں گے کہ تسخیر مخلوق اس کو حاصل ہوگی۔ اور رزق کا حاصل کرنا بالکل آسان ہوگا۔ اور کم از کم مدت اس کی دو سال ہے۔ اس ''ھادی'' سے فیض حاصل کرنے کا یہ دوسرا طریقہ ہے۔ پہلے طریقہ میں مؤکل کی تسخیر ہوتی ہے، اسم ''ھادی'' کا نقش مبارک یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

١	٣٠	۵	١	۴
٣٠	الھادی	لھادی	لھادی	۵
۵	لھادی	۵	لھادی	١
١	لھادی	لھادی	لھادی	٣٠
۴	١	۵	١	٣

مؤکل تابع کیجئے

عمل سورۂ اخلاص

یہ عمل عجیب ترین ہے۔ حل مشکلات کے ساتھ فرحت قلبی بھی حاصل ہوتی ہے۔ مگر وہ حیرت انگیز مناظر دیکھتا ہے۔ جس سے نظر ہٹانے کو دل نہیں چاہتا۔ اگر اہل ذوق چاہیں تو اس کی دعوت بھی دیں۔ مگر خلوت اختیار کرنا ہوگی۔ کسی سے کلام نہ کرے۔ ایک پرہیزگار خادم رکھیں۔ کہ وہ ضروریات کو انجام دے، غذا میں صرف بھنے ہوئے چنے یا جو کی روٹی کھائے۔ باقی ہدایات ترک جمالی وجلالی میں ملاحظہ فرمائیں۔ اور اوراس پر عمل کریں۔ ۱۵؍دن کی خلوت میں چھ ہزار بار بطریق مذکور ذیل پڑھیں۔ دن میں روزہ رکھیں۔ ۴۰۰؍ بار روزانہ دن رات میں پڑھیں۔ باقی اوقات میں درود واستغفار پڑھیں۔ یا سوئیں۔ اور قضائے حاجت کے لئے ۶۰۰؍ بار ایک دن رات میں۔ ۲۰۰؍ بار ہر سہ روز پڑھیں۔ اول وآخر درود شریف ۴۱؍ بار۔

طریقہ یہ ہے: اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْئَلُكَ بِحَقِّ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ، قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ يَا اَحَدُ يَااَحَدُ يَا وَاحِدُ اَللّٰهُ الصَّمَدُ يَا صَمَدُ يَفَرْدُ يَا تِرُ يَامَنْ لَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا يَا مَنْ لَّمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ٥ اَسْئَلُكَ اَنْ تُسَخِّرَ لِىْ خُدَّامَ هٰذِهِ السُّوْرَةِ الشَّرِيْفَةِ اَنْ تُجِيْبُوْلِىْ اِنِّىْ مَا اُرِيْدُ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ ٥ جب دوسو کی تعداد پوری ہوجائے یا ایک دن میں ۶۰۰؍ کی تعداد پوری کرنا ہو تو ہر ۲۰۰؍ کے بعد ایک بار یہ دعا پڑھے۔ اَقْسَمْتُ عَلَيْكُمْ اَيُّهَا الْخُدَّمُ هٰذِهِ السُّوْرَةَ الشَّرِيْفَةَ اَنْ تُجِيْبُوْلِىْ مَا تَعْبُدُوْنَهٗ اِلَّا مَا اَسْرَعْتُمُ الْاِجَابَةَ بِدَعْوَتِىْ وَبِطَاعَتِىْ فَاصْرَعُوْ وَاحْضِرُوْ اَطِيْعُوْابِحَقِّ قَوْلِهٖ تَعَالٰى اُدْعُوْنِىْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِىْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِيْنَ٥

اس عمل کو شروع کرتے ہی تین مؤکل عامل کی مدد کے لئے متعین ہوجاتے ہیں۔ اور جب تک عامل کی ضرورت پوری کردیں واپس نہیں جاتے۔ اگر عامل کی ذات یا بات کی وجہ سے کسی مومن مرد یا عورت کا دل نہیں دکھا ہے اور ان کی آہیں اس وقت حائل نہ ہوں تو مؤکل سامنے حاضر ہوکر یوں کہتے ہیں۔ السلام علیکم اَيُّهَا الْعَبْدُ الصَّالِحُ اس کے جواب میں یو کہے وعلیکم السلام يَا عِبَادَ اللّٰه پھر وہ سوال کریں گے کہ تو نے ہم کو کس لئے یاد کیا ہے۔ اب اختیار ہے کہ ان سے اپنی حاجت بتلادے جائز ومحمود ہوگی تو فوراً پورا کریں گے۔ اور اگر مؤکلین کو تابع کرنا ہے تو ان سے یہ کہے کہ میں چاہتا ہوں کہ تم کو جب بھی یاد کروں حاضر ہو اور میرا جو کام ہو انجام دو۔ اس پر وہ کوئی شرط پیش کریں گے۔ اگر تم نے اسے پورا کرنے کا وعدہ کیا تو وہ بھی خادم رہیں گے۔ اور جب تک اس میں کوتاہی برتی۔ مؤکل حاضر نہ ہوں گے۔

قسط نمبر:۶

عکسِ سلیمانی

حسن الهاشمی

الحصارُ السَّبعة

سلطان ابراہیم غزنوی نے کس وجہ سے ملک شاہ سلجوق کے چچا کو قید کرلیا تھا، جس کی رہائی کے لئے سلجوق امیر سبکتگین نے غزنی پر اس وقت حملہ کردیا، جب سلطان کی افواج ہندوستان میں تھیں، اس نے اس سخت پریشانی کی حالت میں اللہ تعالیٰ سے مدد اور نصرت کی دعا کی۔ جس کے نتیجے میں اسی رات سید دو عالم ﷺ کی زیارت کا شرف حاصل ہوا اور آپ ﷺ نے اس سے فرمایا کہ ''امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ نے قرآن عزیز سے فتح ونصرت کی آیات کا ایک انتخاب کر کے مجموعہ تیار کیا تھا جس کا نام ''الحصار السبعہ'' ہے اور یہ مجموعہ اس وقت کے قاضی ''زاہد'' کے پاس ہے۔ سلطان ابراہیم غزنوی نے جب قاضی زاہد سے پوچھا تو انہوں نے وہ مجموعہ سلطان کو دیدیا اور ساتھ ہی اس کے ورد کا طریقہ بھی بتادیا کہ روزانہ ایک حصار پڑھ جائے اور ساتویں دن روزہ رکھ کر ان ساتوں کو ایک بار پھر پڑھلیا جائے اور کچھ صدقہ بھی دیدیں، انشاء اللہ ظالم کے ظلم سے محفوظ رہیں گے۔

چنانچہ سلطان ابراہیم نے حسب ہدایت عمل کیا، ادھر ملک شاہ نے خواب دیکھا کہ غزنی کے اردگرد لوہے کا ایک جنگلہ بنا ہوا ہے اور کئی ہاتھی اس جنگلے کی حفاظت کے لئے دانت نکالے ہوئے اور اپنی سونڈیں اٹھائے ہوئے کھڑے ہیں۔ ملک شاہ نے اس خواب کو دیکھ کر غزنی سے واپسی کا حکم دیدیا۔ اس طرح غزنی کا ملک محفوظ رہا۔

سلطان ابراہیم کو جب کبھی کوئی مشکل پیش آتی تو اس ورد کو اسی طریقے پر پڑھتے تو اللہ تعالیٰ محفوظ فرماتے۔

فائدہ : چوں کہ ہفتے کے ساتھ دن ہیں اور یہ ساتھ دن ہی زمانے کی بنیاد ہیں، اس لئے یہ وظیفہ سات دنوں پر تقسیم کیا گیا ہے۔

بروز پیر

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ جَعَلْنَا بَیْنَکَ وَبَیْنَ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَۃِ حِجَابًا مَّسْتُوْرًا. وَجَعَلْنَا مِنْ بَیْنِ اَیْدِیْھِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِھِمْ سَدًّا فَاَغْشَیْنٰھُمْ فَھُمْ لَا یُبْصِرُوْنَ. وَجَعَلْنَا عَلٰی قُلُوْبِھِمْ اَکِنَّۃً اَنْ یَّفْقَھُوْہُ وَفِیْٓ اٰذَانِھِمْ وَقْرًا. فَاللّٰہُ خَیْرٌ حٰفِظًا وَّھُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ. اِنْ یَّنْصُرْکُمُ اللّٰہُ فَلَا غَالِبَ لَکُمْ وَاِنْ یَّخْذُلْکُمْ فَمَنْ ذَا الَّذِیْ یَنْصُرُکُمْ مِّنْ بَعْدِہٖ وَعَلَی اللّٰہِ فَلْیَتَوَکَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ. قُلْ کُلٌّ مُّتَرَبِّصٌ فَتَرَبَّصُوْا فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ اَصْحٰبُ الصِّرَاطِ السَّوِیِّ وَمَنِ اھْتَدٰی. یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا وَاتَّقُوا اللّٰہَ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ. وَبِالْحَقِّ اَنْزَلْنٰہُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا. سَنُلْقِیْ فِیْ قُلُوْبِ الَّذِیْنَ کَفَرُوا الرُّعْبَ بِمَآ اَشْرَکُوْا بِاللّٰہِ مَا لَمْ یُنَزِّلْ بِہٖ سُلْطٰنًا.

اَللّٰھُمَّ یَاذَالْمَنِّ وَلَایُمَنُّ عَلَیْکَ یَاذَالطَّوْلِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَسْئَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَۃَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ.

اَللّٰھُم یَافَارِجَ الْغَمِّ وَاکْشِفْ غَمِّیْ وَ اَھْلِکْ عَدُوِّیْ حَیْثُ کَانَ بِرَحْمَتِکَ یَااَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ.

بروز منگل

رَبَّنَا اِنَّکَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَیْتَہٗ وَمَا لِلظَّالِمِیْنَ مِنْ اَنْصَارٍ .ھُنَالِکَ تَبْلُوْ کُلُّ نَفْسٍ مَا اَسْلَفَتْ وَرُدُّوْا اِلَی اللّٰہِ مَوْلَاھُمُ الْحَقِّ وَضَلَّ عَنْھُمْ مَا کَانُوْا یَفْتَرُوْنَ. یَکَادُ الْبَرْقُ یَخْطَفُ اَبْصَارَھُمْ کُلَّمَا اَضَآءَ لَھُمْ مَشَوْا فِیْہِ وَاِذَا اَظْلَمَ عَلَیْھِمْ قَامُوْا وَلَوْ شَآءَ اللّٰہُ لَذَھَبَ بِسَمْعِھِمْ وَاَبْصَارِھِمْ اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ. صُمٌّ بُکْمٌ عُمْیٌ فَھُمْ لَا یَرْجِعُوْنَ. وَجَعَلْنَا مِنْ بَیْنِ اَیْدِیْھِمْ سَدًّا وَمِنْ خَلْفِھِمْ سَدًّا فَاَغْشَیْنَاھُمْ فَھُمْ لَا یُبْصِرُوْنَ. وَکَانَ حَقًّا عَلَیْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ. فَسَیَکْفِیْکَھُمُ اللّٰہُ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ. اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وَ یُحِبُّ الْمُتَطَھِّرِیْنَ.

یَااَللّٰہُ یَاوَلِیُّ یَارَبًّا وَ یَا مَلْجَا یَا مُسْتَغَاثًا یَاغَایَۃَ رَغْبَتِنَا اَسْئَلُکَ بِکَرَمِکَ اِلٰی کَرَمِکَ وَ بِفَضْلِکَ اِلٰی فَضْلِکَ وَ بِجُوْدِکَ اِلٰی جُوْدِکَ وَبِاِحْسَانِکَ اِلٰی اِحْسَانِکَ.

قُلْ بِفَضْلِ اللّٰہِ وَبِرَحْمَتِہٖ فَبِذٰلِکَ فَلْیَفْرَحُوْا ھُوَ خَیْرٌ مِّمَّا یَجْمَعُوْنَ.

یَارَبِّ اَنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ. قَالَ ھٰذَا فِرَاقُ بَیْنِیْ وَبَیْنِکَ سَاُنَبِّئُکَ بِتَأْوِیْلِ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَلَیْہِ صَبْرًا.

اَللّٰھُمَّ یَاحَفِیْظِیْ وَ یَانَصِیْرِیْ وَیَا مُعِیْنِیْ فِیْ جَمِیْعِ الْاَھْوَالِ وَالْاَشْغَالِ.

اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ.

اَللّٰھُم یَافَارِجَ الْغَمِّ وَاکْشِفْ غَمِّیْ وَ اَھْلِکْ عَدُوِّیْ حَیْثُ کَانَ بِرَحْمَتِکَ یَااَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ.

بروز بدھ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ. وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَھَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ کَانَ زَھُوْقًا. اَوْ کَظُلُمَاتٍ فِیْ بَحْرٍ لُّجِّیٍّ یَغْشَاہُ مَوْجٌ مِنْ فَوْقِہٖ مَوْجٌ مِنْ فَوْقِہٖ سَحَابٌ ظُلُمَاتٌ بَعْضُھَا فَوْقَ بَعْضٍ اِذَا اَخْرَجَ یَدَہٗ لَمْ یَکَدْ یَرَاھَا وَمَنْ لَمْ یَجْعَلِ اللّٰہُ لَہٗ نُوْرًا فَمَا لَہٗ مِنْ نُوْرٍ.یَا اَیُّھَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّکُمْ اِنَّ زَلْزَلَۃَ السَّاعَۃِ شَیْءٌ عَظِیْمٌ. لَا یَذُوْقُوْنَ فِیْھَا بَرْدًا وَلَا شَرَابًا. اِلَّا حَمِیْمًا وَغَسَّاقًا. جَزَآءً وِفَاقًا. فِیْ سَمُوْمٍ وَحَمِیْمٍ. وَظِلٍّ مِنْ یَحْمُوْمٍ. لَا بَارِدٍ وَلَا کَرِیْمٍ. کَمْ مِنْ فِئَۃٍ قَلِیْلَۃٍ غَلَبَتْ فِئَۃً کَثِیْرَۃً بِاِذْنِ اللّٰہِ وَاللّٰہُ مَعَ الصَّابِرِیْنَ. رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَیْنَا صَبْرًا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکَافِرِیْنَ. فَھَزَمُوْھُمْ بِاِذْنِ اللّٰہِ وَقَتَلَ دَاوٗدُ جَالُوْتَ وَآتَاہُ اللّٰہُ الْمُلْکَ وَالْحِکْمَۃَ وَعَلَّمَہٗ مِمَّا یَشَآءُ وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰہِ النَّاسَ بَعْضَھُمْ بِبَعْضٍ لَفَسَدَتِ الْاَرْضُ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ ذُوْ فَضْلٍ عَلَی الْعَالَمِیْنَ.اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ لَا اِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ. حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ. نِعْمَ الْمَوْلٰی وَ نِعْمَ النَّصِیْرُ.

اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ.
اَللّٰھُم یَافَارِجَ الْغَمِّ وَاکْشِفْ غَمِّیْ وَ اَھْلِكْ عَدُوِّیْ حَیْثُ کَانَ بِرَحْمَتِكَ یَااَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ.

بروز جمعرات

قُلْ لَنْ یُصِیْبَنَا اِلَّا مَا کَتَبَ اللّٰہُ لَنَا ھُوَ مَوْلَانَا وَعَلَی اللّٰہِ فَلْیَتَوَکَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ. اَیْنَمَا تَکُوْنُوْا یُدْرِکْکُمُ الْمَوْتُ وَلَوْ کُنْتُمْ فِیْ بُرُوْجٍ مُّشَیَّدَةٍ.وَمَا کَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تَمُوْتَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰہِ کِتَابًا مُّؤَجَّلًا. قُلْ کُوْنُوْا حِجَارَةً اَوْ حَدِیْدًا. اَوْ خَلْقًا مِّمَّا یَکْبُرُ فِیْ صُدُوْرِکُمْ. مَرَجَ الْبَحْرَیْنِ یَلْتَقِیَانِ. بَیْنَھُمَا بَرْزَخٌ لَّا یَبْغِیَانِ. فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبَانِ.
اَللّٰھُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ سِرِّیْ وَ عَلَانِیَتِیْ وَ تَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ بِقَضَائِكَ وَتَقْدِیْرِكَ فَاِنِّیْ اَسِیْرٌ بِحُکْمِكَ وَ اَنْتَ تَعْلَمُ بِاَحْوَالِ الْعِبَادِ وَ اَشْغَالِھِمْ وَ حَرَکَاتِھِمْ وَ سَکَنَاتِھِمْ فِی اللَّیَالِیْ وَالْاَیَّامِ . لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظَّالِمِیْنَ. فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَنَجَّیْنَاهُ مِنَ الْغَمِّ وَکَذٰلِكَ نُنْجِی الْمُؤْمِنِیْنَ. فَاللّٰہُ خَیْرٌ حَافِظًا وَّھُوَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ.
وَ اَقْرَبُ نَصْرًا وَ اَوْضَحُ دَلِیْلًا اَغْنٰی مِنَ الْاَعْدَاءِ . اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ .اَللّٰھُم یَافَارِجَ الْغَمِّ وَاکْشِفْ غَمِّیْ وَ اَھْلِكْ عَدُوِّیْ حَیْثُ کَانَ بِرَحْمَتِكَ یَااَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ.

بروز جمعة المبارک

رَبِّ قَدْ اٰتَیْتَنِیْ مِنَ الْمُلْكِ وَعَلَّمْتَنِیْ مِنْ تَاْوِیْلِ الْاَحَادِیْثِ فَاطِرَ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ اَنْتَ وَلِیّٖ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِیْ بِالصَّالِحِیْنَ. قُلِ اللّٰھُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِی الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِیَدِكَ الْخَیْرُ اِنَّكَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ .
لَا حَوْلَ وَلَا حِیْلَةَ وَلَا مَحَالَةَ وَلَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَأَ مِنَ اللّٰہِ اِلَّا اِلَیْهِ عَلَیْكَ تَوَکَّلْتُ وَ اَنْتَ خَالِقُ الْخَلْقِ وَ مُدَبِّرُھُمْ وَ مُحَوِّلُھُمْ مِنْ حَالٍ اِلٰی حَالٍ بِكَ اُصُوْلُ.
اَللّٰھُمَّ انْصُرْنَا وَلَا تَخْذُلْنَا وَارْحَمْنَا وَلَا تُھْلِکْنَا وَ اَنْتَ رَجَاءُ نَا یَااَللّٰہُ بِحَقِّ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ یَا نِعْمَ الْمَوْلٰی وَ یَا نِعْمَ النَّصِیْرُ.
رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ.
اَللّٰھُمَّ یَافَارِجَ الْھَمِّ یَاکَاشِفَ الْغَمِّ فَرِّجْ ھَمِّیْ وَاکْشِفْ غَمِّیْ وَ اَھْلِكْ عَدُوِّیْ حَیْثُ کَانَ بِرَحْمَتِكَ یَااَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ.

بروز ہفتہ

اِنَّ اللّٰہَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ. فَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَتُهٗ لَکُنْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِیْنَ. اِنَّ اللّٰہَ عِنْدَهٗ عِلْمُ

السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْاَرْحَامِ وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ مَاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ بِاَيِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ. اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰيَاتٍ لِاُوْلِي الْاَلْبَابِ. اَلَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيَامًا وَقُعُوْدًا وَعَلٰى جُنُوْبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُوْنَ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا سُبْحَانَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ. رَبَّنَا اِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَيْتَهٗ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ. رَبَّنَا اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّئَاتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ. رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ. قُلْ اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِيْ تَفِرُّوْنَ مِنْهُ فَاِنَّهٗ مُلٰقِيْكُمْ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰى عَالِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ. وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ.

اَللّٰهُمَّ يَا رَافِعَ الدَّرَجَاتِ وَ يَا كَاتِبَ الْحَسَنَاتِ وَ يَا مَانِعَ الْبَلِيَّاتِ وَ يَا كَاشِفَ الْكُرُبَاتِ وَ يَا مُجِيْبَ الدَّعْوَاتِ وَ يَا سَامِعَ الْاَصْوَاتِ اِدْفَعْ عَنِّيْ وَ عَنْ جَمِيْعِ الْمُسْلِمِيْنَ النُّكَبَاتِ وَارْزُقْنَا وَ اِيَّاهُمْ مِنَ الْحَسَنَاتِ وَاحْفَظْنَا وَاِيَّاهُمْ مِنَ الْحَادِثَاتِ وَالْوَاقِعَاتِ.

اَللّٰهُم رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ.

اَللّٰهُم يَافَارِجَ الْهَمِّ يَاكَاشِفَ الْغَمِّ فَرِّجْ هَمِّيْ وَاكْشِفْ غَمِّيْ وَ اَهْلِكْ عَدُوِّيْ حَيْثُ كَانَ بِرَحْمَتِكَ يَااَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ.

بروز اتوار

قُلْنَا يَا نَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَسَلَامًا عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ. وَاَرَادُوْا بِهٖ كَيْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَخْسَرِيْنَ. وَنَجَّيْنٰهُ وَلُوْطًا اِلَى الْاَرْضِ الَّتِيْ بَارَكْنَا فِيْهَا لِلْعَالَمِيْنَ. ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَنَذَرُ الظّٰلِمِيْنَ فِيْهَا جِثِيًّا. وَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا نَجَّيْنَا شُعَيْبًا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا. وَنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْقَرْيَةِ الَّتِيْ كَانَتْ تَعْمَلُ الْخَبَآئِثَ. وَاللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰى اَمْرِهٖ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ. رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَاَنْتَ خَيْرُ الْفَاتِحِيْنَ. اِنَّهُمْ لَهُمُ الْمَنْصُوْرُوْنَ. وَاِنَّ جُنْدَنَا لَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ.

اَللّٰهُمَّ يَاغِيَاثَ الْمُسْتَغِيْثِيْنَ، اَللّٰهُمَّ يَاحَبِيْبَ التَّوَّابِيْنَ، اَللّٰهُمَّ يَااَنِيْسَ الْمُسْتَوْحِشِيْنَ، اَللّٰهُمَّ يَانَاصِرَ الْمُضْطَرِّيْنَ. اَللّٰهُمَّ يَا رَجَاءَ الْمُؤْمِنِيْنَ، اَللّٰهُمَّ يَاشَاهِدًا غَيْرَ غَائِبٍ، اَللّٰهُمَّ يَا قَرِيْبًا غَيْرَ بَعِيْدٍ، اَللّٰهُمَّ يَا غَالِبًا غَيْرَ مَغْلُوْبٍ اِجْعَلْ لِّيْ مِنْ اَمْرِيْ فَرَجًا وَ مَخْرَجًا فِي الْعَافِيَهِ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ.

اَللّٰهُم يَافَارِجَ الْهَمِّ يَاكَاشِفَ الْغَمِّ فَرِّجْ هَمِّيْ وَاكْشِفْ غَمِّيْ وَ اَهْلِكْ عَدُوِّيْ حَيْثُ كَانَ بِرَحْمَتِكَ يَااَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ.

اکسیر عمل قرآنی

اس عمل کے بارے میں حضرت مولانا محمد طاہر قاسمی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں، قرآن کریم کی وہ آیتیں جن کے شروع میں ''اللہ'' ہے ان کا ہر حاجت و مشکل میں پڑھنا حصول مدعا و مقصود کے لئے اکسیر ہے۔ اگر کوئی مقصد نہ بھی حاصل ہوگا تو اس سے بہتر مقصد کا حصول یقینی ہوگا۔ نیز تحریر فرمایا کہ یہ عمل مجھ کو حیدرآباد (دکن) کے ایک سو بیس برس کی عمر کے بوڑھے عامل سے پہنچا ہے۔ میں نے خود بھی اس کا تجربہ کیا ہے، اس عمل سے بڑی راہیں کھلتی ہیں۔

وہ آیات یہ ہیں:

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم.

(۱) اللّٰہُ یَسْتَھْزِئُ بِھِمْ وَیَمُدُّھُمْ فِیْ طُغْیَانِھِمْ یَعْمَھُوْنَ. (سورۂ بقرہ)

(۲) اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ لَا تَاْخُذُہٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ لَہٗ مَا فِی السَّمَاوَاتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗ اِلَّا بِاِذْنِہٖ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْھِمْ وَمَا خَلْفَھُمْ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِہٖ اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ کُرْسِیُّہُ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضَ وَلَا یَئُوْدُہٗ حِفْظُھُمَا وَھُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ. (سورۂ بقرہ)

(۳) اللّٰہُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یُخْرِجُھُمْ مِّنَ الظُّلُمَاتِ اِلَی النُّوْرِ وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْا اَوْلِیَاؤُھُمُ الطَّاغُوْتُ یُخْرِجُوْنَھُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَی الظُّلُمَاتِ اُولٰٓئِکَ اَصْحَابُ النَّارِ ھُمْ فِیْھَا خَالِدُوْنَ. (سورۂ بقرہ)

(۴) اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ. نَزَّلَ عَلَیْکَ الْکِتَابَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْہِ وَاَنْزَلَ التَّوْرَاةَ وَالْاِنْجِیْلَ. مِنْ قَبْلُ ھُدًی لِّلنَّاسِ وَاَنْزَلَ الْفُرْقَانَ. (سورۂ آل عمران)

(۵) اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ لَیَجْمَعَنَّکُمْ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ لَا رَیْبَ فِیْہِ وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰہِ حَدِیْثًا. (سورۂ نساء)

(۶) اللّٰہُ اَعْلَمُ حَیْثُ یَجْعَلُ رِسَالَتَہٗ سَیُصِیْبُ الَّذِیْنَ اَجْرَمُوْا صَغَارٌ عِنْدَ اللّٰہِ وَعَذَابٌ شَدِیْدٌ بِمَا کَانُوْا یَمْکُرُوْنَ (سورۂ انعام)

(۷) اللّٰہُ یَعْلَمُھُمْ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَیْءٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ یُوَفَّ اِلَیْکُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ. (سورۂ انفال)

(۸) اللّٰہُ اَذِنَ لَکُمْ اَمْ عَلَی اللّٰہِ تَفْتَرُوْنَ. (سورۂ یونس)

(۹) اللّٰہُ اَعْلَمُ بِمَا فِیْ اَنْفُسِھِمْ اِنِّیْ اِذًا لَّمِنَ الظَّالِمِیْنَ. (سورۂ ہود)

(۱۰) اللّٰہُ الَّذِیْ رَفَعَ السَّمَاوَاتِ بِغَیْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَھَا ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ کُلٌّ یَّجْرِیْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّی یُدَبِّرُ الْاَمْرَ یُفَصِّلُ الْاٰیَاتِ لَعَلَّکُمْ بِلِقَآءِ رَبِّکُمْ تُوْقِنُوْنَ (سورۂ رعد)

(۱۱) اللّٰہُ یَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ کُلُّ اُنْثٰی وَمَا تَغِیْضُ الْاَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ وَکُلُّ شَیْءٍ عِنْدَہٗ بِمِقْدَارٍ. عَالِمُ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَةِ الْکَبِیْرُ الْمُتَعَالِ. (سورۂ رعد)

(۱۲) اللّٰہُ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ وَیَقْدِرُ وَفَرِحُوْا بِالْحَیَاةِ الدُّنْیَا وَمَا الْحَیَاةُ الدُّنْیَا فِی الْاٰخِرَةِ اِلَّا

مَتَاعٌ. (سورۂ رعد)

(۱۳)اَللّٰهُ الَّذِىْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرَاتِ رِزْقًا لَّكُمْ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْفُلْكَ لِتَجْرِىَ فِى الْبَحْرِ بِاَمْرِهٖ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْاَنْهَارَ. وَسَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ دَآئِبَيْنِ وَسَخَّرَ لَكُمُ اللَّيْلَ وَالنَّهَار. (سورۂ ابراہیم)

(۱۴)اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى. (سورۂ طٰہٰ)

(۱۵)اَللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيْمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ (سورۂ حج)

(۱۶)اَللّٰهُ يَصْطَفِىْ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا وَّمِنَ النَّاسِ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ بَصِيْرٌ (سورۂ حج)

(۱۷)اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ اَلْمِصْبَاحُ فِىْ زُجَاجَةٍ اَلزُّجَاجَةُ كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّىٌّ يُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبَارَكَةٍ زَيْتُوْنَةٍ لَّا شَرْقِيَّةٍ وَّلَا غَرْبِيَّةٍ يَّكَادُ زَيْتُهَا يُضِىْٓءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ يَهْدِى اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيْمٌ (سورۂ نور)

(۱۸)اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ (سورۂ نمل)

(۱۹)اَللّٰهُ خَيْرٌ اَمَّا يُشْرِكُوْنَ (سورۂ نمل)

(۲۰)اَللّٰهُ يَرْزُقُهَا وَاِيَّاكُمْ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ (سورۂ عنکبوت)

(۲۱) اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَيَقْدِرُ لَهُ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيْمٌ (سورۂ عنکبوت)

(۲۲)اَللّٰهُ يَبْدَاُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ (سورہ روم)

(۲۳)اَللّٰهُ الَّذِىْ خَلَقَكُمْ ثُمَّ رَزَقَكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ هَلْ مِنْ شُرَكَآئِكُمْ مَّنْ يَّفْعَلُ مِنْ ذٰلِكُمْ مِّنْ شَىْءٍ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ (سورہ روم)

(۲۴)اَللّٰهُ الَّذِىْ يُرْسِلُ الرِّيَاحَ فَتُثِيْرُ سَحَابًا فَيَبْسُطُهٗ فِى السَّمَآءِ كَيْفَ يَشَآءُ وَيَجْعَلُهٗ كِسَفًا فَتَرَى الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلَالِهٖ فَاِذَا اَصَابَ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖٓ اِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ (سورہ روم)

(۲۵)اَللّٰهُ الَّذِىْ خَلَقَكُمْ مِّنْ ضَعْفٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْ بَعْدِ ضَعْفٍ قُوَّةً ثُمَّ جَعَلَ مِنْ بَعْدِ قُوَّةٍ ضَعْفًا وَّشَيْبَةً يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ وَهُوَ الْعَلِيْمُ الْقَدِيْرُ (سورہ روم)

(۲۶)اَللّٰهُ الَّذِىْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِىْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ مَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّلِىٍّ وَّلَا شَفِيْعٍ اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ (سورہ الم سجدہ)

(۲۷)اَللّٰهُ رَبَّكُمْ وَرَبَّ اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِيْنَ. (سورۂ صافات)

(۲۸)اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ كِتَابًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِىَ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ثُمَّ تَلِيْنُ جُلُوْدُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِىْ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ (سورۂ زمر)

(۲۹) اَللّٰہُ یَتَوَفَّی الْاَنْفُسَ حِیْنَ مَوْتِھَا وَالَّتِیْ لَمْ تَمُتْ فِیْ مَنَامِھَا فَیُمْسِکُ الَّتِیْ قَضٰی عَلَیْھَا الْمَوْتَ وَیُرْسِلُ الْاُخْرٰی اِلٰی اَجَلٍ مُّسَمًّی اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَفَکَّرُوْنَ (سورۂ زمر)

(۳۰) اَللّٰہُ خَالِقُ کُلِّ شَیْءٍ وَّھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ وَّکِیْلٌ (سورۂ زمر)

(۳۱) اَللّٰہُ الَّذِیْ جَعَلَ لَکُمُ الَّیْلَ لِتَسْکُنُوْا فِیْہِ وَالنَّھَارَ مُبْصِرًا اِنَّ اللّٰہَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَی النَّاسِ وَلٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ لَا یَشْکُرُوْنَ (سورۂ غافر)

(۳۲) اَللّٰہُ الَّذِیْ جَعَلَ لَکُمُ الْاَرْضَ قَرَارًا وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً وَّصَوَّرَکُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَکُمْ وَرَزَقَکُمْ مِّنَ الطَّیِّبٰتِ ذٰلِکُمُ اللّٰہُ رَبُّکُمْ فَتَبٰرَکَ اللّٰہُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ (سورۂ غافر)

(۳۳) اَللّٰہُ الَّذِیْ جَعَلَ لَکُمُ الْاَنْعَامَ لِتَرْکَبُوْا مِنْھَا وَمِنْھَا تَاْکُلُوْنَ (سورۂ غافر)

(۳۴) اَللّٰہُ یَجْتَبِیْٓ اِلَیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَیَھْدِیْٓ اِلَیْہِ مَنْ یُّنِیْبُ (سورۂ شوریٰ)

(۳۵) اَللّٰہُ رَبُّنَا وَرَبُّکُمْ لَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَکُمْ اَعْمَالُکُمْ لَا حُجَّۃَ بَیْنَنَا وَبَیْنَکُمْ اَللّٰہُ یَجْمَعُ بَیْنَنَا وَاِلَیْہِ الْمَصِیْرُ (سورۂ شوریٰ)

(۳۶) اَللّٰہُ یَجْمَعُ بَیْنَنَا وَ اِلَیْہِ الْمَصِیْرُ. (سورۂ شوریٰ)

(۳۷) اَللّٰہُ الَّذِیْٓ اَنْزَلَ الْکِتٰبَ بِالْحَقِّ وَالْمِیْزَانَ وَمَا یُدْرِیْکَ لَعَلَّ السَّاعَۃَ قَرِیْبٌ (سورۂ شوریٰ)

(۳۸) اَللّٰہُ لَطِیْفٌ بِعِبَادِہٖ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ وَھُوَ الْقَوِیُّ الْعَزِیْزُ (سورۂ شوریٰ)

(۳۹) اَللّٰہُ الَّذِیْ سَخَّرَ لَکُمُ الْبَحْرَ لِتَجْرِیَ الْفُلْکُ فِیْہِ بِاَمْرِہٖ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِہٖ وَلَعَلَّکُمْ تَشْکُرُوْنَ (سورۂ جاثیہ)

(۴۰) اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ وَعَلَی اللّٰہِ فَلْیَتَوَکَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ (سورۂ تغابن)

(۴۱) اَللّٰہُ الَّذِیْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَّمِنَ الْاَرْضِ مِثْلَھُنَّ یَتَنَزَّلُ الْاَمْرُ بَیْنَھُنَّ لِتَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ وَّاَنَّ اللّٰہَ قَدْ اَحَاطَ بِکُلِّ شَیْءٍ عِلْمًا (سورۂ طلاق)

(۴۲) قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ. اَللّٰہُ الصَّمَدُ. لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ. وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ (سورۂ اخلاص)

حل مشکلات کے لئے آیاتِ سجدہ کا عمل

نبی کریم ﷺ پر سب سے پہلے نازل ہونے والی سورہ ''اقراء'' میں آپ ﷺ کو یہ حکم فرمایا گیا ''وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ '' سجدہ کریں اور زیادہ قریب ہو جائیں اور جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا بندہ سجدے میں اللہ تعالیٰ کے زیادہ قریب ہو جاتا ہے۔

چنانچہ بعض علماء کرام اور اولیاء عظام رحمہم اللہ نے اسی کے پیش نظر فرمایا کہ سخت پریشانی کی حالت میں اگر قرآن کریم کی چودہ آیات سجدہ کو پڑھ کر سجدہ کیا جائے اور اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کے لئے ہاتھ پھیلائے جائیں تو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے پریشانی دور فرما دیتے ہیں۔

قرآن کریم کی وہ آیات سجدہ یہ ہیں۔

(۱) اِنَّ الَّذِیْنَ عِنْدَ رَبِّکَ لَا یَسْتَکْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِہٖ وَیُسَبِّحُوْنَہٗ وَلَہٗ یَسْجُدُوْنَ. (سورۂ اعراف)

(۲) وَلِلّٰہِ یَسْجُدُ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّکَرْھًا وَّظِلٰلُھُمْ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ. (سورۂ رعد)

(٣) وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ مِنْ دَابَّةٍ وَالْمَلَائِكَةُ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ. يَخَافُوْنَ رَبَّهُمْ مِنْ فَوْقِهِمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ. (سورۂ نحل)

(٤) وَيَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ يَبْكُوْنَ وَيَزِيْدُهُمْ خُشُوْعًا. (سورۂ اسراء)

(٥) اُولٰٓـئِكَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيّٖنَ مِنْ ذُرِّيَّةِ اٰدَمَ وَمِمَّنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ وَمِنْ ذُرِّيَّةِ اِبْرَاهِيْمَ وَاِسْرَآئِيْلَ وَمِمَّنْ هَدَيْنَا وَاجْتَبَيْنَا اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيَاتُ الرَّحْمٰنِ خَرُّوْا سُجَّدًا وَّبُكِيًّا (سورۂ مریم)

(٦) اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَسْجُدُ لَهٗ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُوْمُ وَالْجِبَالُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَابُّ وَكَثِيْرٌ مِنَ النَّاسِ وَكَثِيْرٌ حَقَّ عَلَيْهِ الْعَذَابُ وَمَنْ يُهِنِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُكْرِمٍ اِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ (سورۂ حج)

(٧) وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اسْجُدُوْا لِلرَّحْمٰنِ قَالُوْا وَمَا الرَّحْمٰنُ اَنَسْجُدُ لِمَا تَاْمُرُنَا وَزَادَهُمْ نُفُوْرًا (سورۂ فرقان)

(٨) اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ (سورۂ نمل)

(٩) اِنَّمَا يُؤْمِنُ بِاٰيَاتِنَا الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِهَا خَرُّوْا سُجَّدًا وَسَبَّحُوْا بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ (سورۂ سجدہ)

(١٠) وَظَنَّ دَاوٗدُ اَنَّمَا فَتَنّٰهُ فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهٗ وَخَرَّ رَاكِعًا وَّاَنَابَ (سورۂ ص)

(١١) فَاِنِ اسْتَكْبَرُوْا فَالَّذِيْنَ عِنْدَ رَبِّكَ يُسَبِّحُوْنَ لَهٗ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُمْ لَا يَسْاَمُوْنَ (سورۂ فصلت)

(١٢) فَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ وَاعْبُدُوْا (سورۂ نجم)

(١٣) وَاِذَا قُرِئَ عَلَيْهِمُ الْقُرْاٰنُ لَا يَسْجُدُوْنَ (سورۂ انشقاق)

(١٤) كَلَّا لَا تُطِعْهُ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ (سورۂ علق)

(دامانِ رحمت)

تمام امراض کے لئے نسخۂ شفاء

(١) وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا (سورۂ اسراء)

(٢) فِيْهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ (سورۂ نحل)

(٣) وَشِفَآءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ (سورۂ یونس)

(٤) وَيَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ (سورۂ توبہ)

(٥) وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ (سورۂ شعراء)

(٦) قُلْ هُوَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هُدًى وَّشِفَآءٌ (سورۂ حم سجدہ)

(٧) يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّخَفِّفَ عَنْكُمْ. (سورۂ نساء)

(٨) اَلْاٰنَ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْكُمْ (سورۂ انفال)

(٩) ذٰلِكَ تَخْفِيْفٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ (سورۂ انبیاء)

(۱۰) رَبِّ اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ (سورۂ انبیاء)

(۱۱) لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِیْنَ (سورۂ انبیاء) (دامانِ رحمت)

امام شافعیؒ کی دعا

امام شافعیؒ کے شاگرد ربیع فرماتے ہیں کہ امام صاحبؒ کی مشہور اور مقبول دعاؤں میں ایک دعا یہ تھی۔ جو شخص روزانہ ایک سو انتیس مرتبہ پڑھے اللہ تعالیٰ اسے تمام حوادث کے شر سے مامون و محفوظ رکھیں گے اور اس کے تمام حالات میں لطف نصیب فرمائیں گے۔

شیخ ابوالحسن شاذلی رحمۃ اللہ علی کی دعا

شیخ احمد بن محمد بن عباد شاذلی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب "التفاخر العلیه فی الماثر الشاذلیه" میں اپنے شیخ ابوالحسن شاذلی کے ازکار اور اوراد میں سے ایک وظیفہ حزب اللطف کا نقل فرماتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ اس کے ذریعے شدائد اور مصیبتوں کے وقت دعا مانگی جاتی ہے اور اس دعا کا مشکلات دور کرنے میں عجیب راز پنہاں ہے۔

وہ دعا یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ اَفْضَلَ الصَّلَوَاتِ وَ اَنْمِی الْبَرَكَاتِ وَ اَزْكَی التَّحِيَّاتِ فِیْ جَمِيْعِ الْاَوْقَاتِ عَلٰی اَشْرَفِ الْمَخْلُوْقَاتِ سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ اَكْمَلِ اَهْلِ الْاَرْضِ وَالسَّمٰوٰتِ وَ سَلِّمْ عَلَيْهِ يَا رَبَّنَا اَزْكَی التَّحِيَّاتِ فِیْ جَمِيْعِ الْخَطَرَاتِ وَاللَّحَظَاتِ.

اَللّٰهُمَّ يَا مَنْ لُطْفُهٗ بِخَلْقِهٖ شَامِلٌ وَ خَيْرُهٗ لِعَبْدِهٖ وَاصِلٌ وَّ سِتْرُهٗ عَلٰی عِبَادِهٖ سَابِلٌ لَا تُخْرِجْنَا عَنْ دَائِرَةِ الْاَلْطَافِ وَ اٰمِنَّا مِنْ كُلِّ مَا نَخَافُ وَ كُنْ لَنَا بِلُطْفِكَ الْخَفِيِّ الظَّاهِرِ، يَابَاطِنُ يَاظَاهِرُ، يَالَطِيْفُ نَسْاَلُكَ وِقَايَةَ اللُّطْفِ فِی الْقَضَاءِ وَالتَّسْلِيْمِ مَعَ السَّلَامَةِ عِنْدَ نُزُوْلِهِ الرِّضَا.

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِيْمُ بِمَا سَبَقَ فِی الْاَزَلِ، فَحُفَّنَا بِلُطْفِكَ فِيْمَا نَزَلَ، يَالَطِيْفًا لَمْ يَزَلْ وَاجْعَلْنَا فِیْ حِرْزٍ مِنَ التَّحَصُّنِ بِكَ يَااَوَّلُ يَامَنْ اِلَيْهِ الْاِلْتِجَاءُ وَعَلَيْهِ الْمُعَوَّلُ. اَللّٰهُمَّ يَامَنْ اَلْقٰی خَلْقَهٗ فِیْ بَحْرِ قَضَائِهٖ وَ حَكَمَ عَلَيْهِمْ بِحُكْمِ قَهْرِهٖ وَابْتِلَائِهٖ اِجْعَلْنَا مِمَّنْ حُمِلَ فِیْ سَفِيْنَةِ النَّجَاةِ وَ وُقِیَ مِنْ جَمِيْعِ الْاٰفَاتِ طُوْلَ الْحَيَاةِ.

اِلٰهَنَا اِنَّهٗ مَنْ رَعَتْهُ عَيْنُ عِنَايَتِكَ كَانَ مَلْطُوْفًا بِهٖ فِی التَّقْدِيْرِ مَحْفُوْظًا مَلْحُوْظًا بِرِعَايَتِكَ يَاقَدِيْرُ يَاسَمِيْعُ يَابَصِيْرُ يَاقَرِيْبُ يَا مُجِيْبَ الدُّعَاءِ اِرْعَنَا بِعَيْنِ رِعَايَتِكَ يَاخَيْرَ مَنْ رَعٰی، اِلٰهِیْ لُطْفُكَ الْخَفِیُّ اَلْطَفُ مِنْ اَنْ يُّرٰی وَ اَنْتَ اللَّطِيْفُ الَّذِیْ لَطَفْتَ بِجَمِيْعِ الْوَرٰی قَدْ حَجَبْتَ سَرَيَانَ سِرِّكَ فِی الْاَكْوَانِ فَلَا يَشْهَدُهٗ اِلَّا اَهْلُ الْمَعْرِفَةِ وَالْعِيَانِ فَلَمَّا شَاهَدُوْا سِرَّ هٰذَا اللُّطْفِ الْوَفِیِّ هَامُوْا مَا دَامَ لُطْفُكَ الدَّائِمُ الْبَاقِیْ.

اِلٰهَنَا حُكْمُ مَشِيْئَتِكَ فِی الْعَبِيْدِ لَا تَرُدُّهٗ هِمَّةُ عَارِفٍ وَلَا مُرِيْدٍ، لٰكِنْ فَتَحْتَ لَنَا اَبْوَابَ الْاَلْطَافِ الْخَفِيَّةِ الْمَانِعَةِ حُصُوْنُهَا مِنْ كُلِّ بَلِيَّةٍ فَاَدْخِلْنَا بِلُطْفِكَ تِلْكَ الْحُصُوْنَ، يَامَنْ يَّقُوْلُ لِلشَّیْءِ كُنْ فَيَكُوْنَ.

اِلٰهَنَا اَنْتَ اللَّطِيْفُ بِعِبَادِكَ لَاسِيَّمَا بِاَهْلِ مَحَبَّتِكَ وَ وِدَادِكَ فَبِاَهْلِ الْمَحَبَّةِ وَالْوِدَادِ خُصَّنَا بِلَطَائِفِ اللُّطْفِ يَاجَوَّادُ.

اِلٰهَنَا اللُّطْفُ صِفَتُكَ وَالْاَلْطَافُ خُلُقُكَ، وَ تَنْفِيْذُ حُكْمِكَ فِيْ خَلْقِكَ حَقُّكَ وَ رَأْفَةُ لُطْفِكَ بِالْمَخْلُوْقِيْنَ تَمْنَعُ اسْتِقْصَاءَ حَقِّكَ فِي الْعٰلَمِيْنَ.

اِلٰهَنَا لَطَفْتَ بِنَا قَبْلَ كَوْنِنَا وَ نَحْنُ لِلُّطْفِ اِذْ ذَاكَ غَيْرُ مُحْتَاجِيْنَ اَفَتَمْنَعُنَا مِنْهُ مَعَ الْحَاجَةِ لَهُ وَ اَنْتَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْن.

حَاشَا لُطْفُكَ الْكَافِيْ وَلُطْفُكَ الْوَافِيْ اَنْ يُمْنَعَ عَنَّا وَ اَنْتَ الشَّافِيْ.

اِلٰهَنَا لُطْفُكَ هُوَ حِفْظُكَ اِذَا رَعَيْتَ وَ حِفْظُكَ هُوَ لُطْفُكَ اِذَا وَقَيْتَ فَاَدْخِلْنَا سُرَادِقَاتِ.

لُطْفِكَ وَاضْرِبْ عَلَيْنَا اَسْتَارِ حِفْظِكَ يَالَطِيْفُ نَسْئَلُكَ اللُّطْفَ اَبَدًا، يَاحَفِيْظُ قِنَا السُّوْءَ وَ شَرَّ الْعِدَا يَالَطِيْفُ يَالَطِيْفُ يَالَطِيْفُ مَنْ لِعَبْدِكَ الْعَاجِزِ الْخَائِفِ الضَّعِيْفِ.

اَللّٰهُمَّ كَمَا لَطَفْتَ بِيْ قَبْلَ سُؤَالِيْ وَ كَوْنِيْ كُنْ لِيْ لَا عَلَيَّ يَااَمِيْنُ يَامُغْنِي فَاَنْتَ حَوْلِيْ وَ قُوَّتِيْ وَعَوْنِيْ اَللّٰهُ لَطِيْفٌ بِعِبَادِهٖ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَاءُ وَهُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيْز. اَنِسْيْ بِلُطْفِكَ يَالَطِيْفُ آنِسِ الْخَائِفِ فِي حَالِ الْمَخِيْفِ تَأَنَّسْتُ بِلُطْفِكَ يَالَطِيْف وُقِيْتُ بِلُطْفِكَ الرَّدٰى فِي الْمَخِيْفِ وَاحْتَجَبْتُ بِلُطْفِكَ مِنَ الْعِدَا يَالَطِيْفُ وَاللّٰهُ مِنْ وَرَآئِهِمْ مُحِيْطٌ. بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَجِيْدٌ فِيْ لَوْحٍ مَحْفُوْظ.

نَجَوْتُ مِنْ كُلِّ خَطْبٍ جَسِيْمٍ بِقَوْلِ رَبِّيْ وَلَا يَؤُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ. سَلِمْتُ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَ حَاسِدٍ بِقَوْلِ رَبِّيْ وَ حِفْظًا مِّنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ مَّارِدٍ كُفِيْتُ كُلَّ هَمٍّ فِيْ كُلِّ سَبِيْلٍ بِقَوْلِ حَسْبِيَ اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَكِيْلُ. اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ لَا تَأْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗ اِلَّا بِاِذْنِهٖ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِنْ عِلْمِهٖ اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَا يَؤُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ.

لَقَدْ جَآئَكُمْ رَسُوْلٌ مِنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَؤُوْفٌ رَحِيْمٌ. فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْم.

حَسْبِيَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْم.
حَسْبِيَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْم.
حَسْبِيَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْم.
حَسْبِيَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْم.
حَسْبِيَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْم.

حَسْبِیَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَیْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ.

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

لِاِیْلٰفِ قُرَیْشٍ. اٖلٰفِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَآءِ وَالصَّیْفِ. فَلْیَعْبُدُوْا رَبَّ هٰذَا الْبَیْتِ. الَّذِیْٓ اَطْعَمَهُمْ مِّنْ جُوْعٍ وَّاٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ. (تین مرتبہ)

اِكْتَفَیْتُ بِكٓهٰیٰعٓصٓ وَاحْتَمَیْتُ بِحٰمٓعٓسٓقٓ قَوْلُهُ الْحَقُّ وَلَهُ الْمُلْكُ سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ.

اَحُوْنٌ قَافٌ اٰدُمٌ هَاءٌ اٰمِیْنٌ. اَللّٰهُمَّ بِحَقِّ هٰذِهِ الْاَسْمَاءِ وَالْاَسْرَارِ قِنَا الشَّرَّ وَالْاَشْرَارَ، وَ كُلَّ مَا اَنْتَ خَالِقُهُ مِنَ الْاَكْدَارِ.

قُلْ مَنْ یَّكْلَؤُكُمْ بِالَّیْلِ وَالنَّهَارِ بِحَقِّ كِلَاءَةِ رَحْمَانِیَّتِكَ اِكْلَأْنَا وَلَا تَكِلْنَا اِلٰی غَیْرِ اِحَاطَتِكَ رَبِّ هٰذَا ذُلُّ سُؤَالِیْ بِبَابِكَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِكَ.

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی مَنْ اَرْسَلْتَهُ رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ وَ اِمَامِ الْمُرْسَلِیْنَ، صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، وَ مَجَّدَ وَ عَظَّمَ وَ شَرَّفَ وَ كَرَّمَ سَیِّدِیْ لَا تُخْلِنِیْ مِنَ الرَّحْمَةِ وَالْاَمَانِ یَاحَنَّانُ یَامَنَّانُ یَارَحْمٰنُ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی جَمِیْعِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَ اٰلِهِمْ وَ صَحْبِهِمْ اَجْمَعِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ.

یہ ساتوں دعائیں ایک عظیم وظیفہ ہے، ان میں سے ہر ایک مستقل وظیفہ اور عظیم خزانہ ہے، ان دعاؤں کو پڑھنے کے لئے اس ترتیب کی ضرورت نہیں ہے۔

جو شخص ان تمام دعاؤں کو ایک ساتھ روزانہ پڑھے گا وہ ان تمام فوائد سے جو ہر دعا کے ذیل میں لکھے ہوئے ہیں مکمل فیض یاب ہوگا اور ہر خیر کے ساتھ کامیاب ہوگا اور جو شخص کسی مصروفیت کی وجہ سے ان تمام دعاؤں کو نہ پڑھ سکے تو اپنی فرصت کے مطابق ان دعاؤں میں سے چند یا ایک کو فی الحال پڑھ لے اور دیگر دعاؤں کو فرصت ملنے کے بعد مکمل کرلے۔

اور مجھے اس بارے میں کوئی شک نہیں کہ جو شخص بھی ان دعاؤں کے ذریعے استغاثہ اور اللہ سے مناجات کرے گا اور اللہ تعالیٰ سے اپنی کسی بھی ضرورت کا سوال کرے گا صدق نیت کے ساتھ، تو اللہ تعالیٰ ضرور اس کی دعا قبول فرمائیں گے اور اس کی ضرورت منجانب اللہ پوری ہوگی۔

اس کی حاجت دنیوی ہو یا اخروی ضرور پوری ہوگی۔

یہ دعائیں فریاد اور مناجات کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا بہترین ذکر بھی ہیں۔

(ریاض الجنۃ)

☆☆☆

https://www.facebook.com/groups/freeamliyatbooks

قسط نمبر ۱۱

دنیا کے عجائب و غرائب

حضرت امام غزالیؒ

دماغ کے اندر کی ساخت پر غور کیجئے کہ پرت پر پرت جمے ہوئے ہیں اور لپٹا اور سمٹا ہوا رکھا ہے تا کہ بیرونی آواز سے وہ محفوظ رہے، پھر اسی کی حفاظت کے لئے اس کے اوپر کھوپڑی قائم کی اور اس پر بال لگائے کہ گرمی اور سردی سے دماغ کی حفاظت بھی ہو اور خوب صورتی بھی پیدا ہوجائے، یہ روک تھام اور حفاظت اس لئے کی گئی کہ دماغ کو جسم میں بہت ہی اہمیت حاصل ہے اور حواس کا چشمہ بھی یہی ہے۔

دل کو سینہ کے اندر جگہ دی اور اس پر ایک مضبوط جھلی لپیٹی، پھر مزید حفاظت کی خاطر اس پر گوشت اور پٹھوں کا خول چڑھایا، یہ سنگین حصار بھی دل کی اہمیت کو بتاتا ہے، حلق میں دو نالیاں برابر دو کاموں کے لئے لگائیں، ایک نالی آواز کے لئے ہے، جو پھیپھڑے تک جاتی ہے، دوسری غذا کے لئے ہے جو معدہ تک پہنچتی ہے، دونوں نالیوں کے درمیان ایک روک بھی قائم کی تا کہ کھانا آواز کی نالی میں نہ پہنچ جائے، پھیپھڑا دل کو ہوا برابر پہنچاتا رہتا ہے، ہوا دل میں پہنچاتا بھی ہے اور واپس بھی لیتا ہے، اگر ایسا نہ کرے تو دل میں حرارت گھٹ کر اس کو ختم کردے، ادھر قدرت نے فضا کو ہوا سے ہر وقت پُر رکھا تا کہ پھیپھڑا اس عمل سے کبھی خالی نہ رہے، پیشاب اور پاخانہ کے اعضاء کو روک اور ضبط کی صلاحیت بخشی تا کہ غلاظت ہر وقت بہتی نہ رہے اور انسان کی زندگی کو بدمزہ نہ کردے۔

دیکھئے رانوں پر گوشت کا دَل کس قدر موٹا کیا تا کہ بیٹھنے میں انسان کو راحت ملے، چنانچہ دُبلا آدمی جب خالی زمین پر بیٹھتا ہے تو رانوں پر گوشت کم ہونے کی بنا پر بڑی تکلیف پاتا ہے، قدرت نے آلہ مردی کی ساخت بھی عجیب رکھی، نہ اس کو ڈھیلا رکھا کہ مادہ رحم تک نہ پہنچ سکے، نہ ایسا سخت کہ چلنے پھرنے میں دشواری ہو، اس میں گھٹنے کی بھی صلاحیت رکھی اور بڑھنے کی بھی، گھر میں پاخانہ تنہا جگہ اور آڑ میں بنایا جاتا ہے اور یہ مناسب ہے، دیکھئے قدرت کا بھی یہی عمل ہے کہ پاخانہ کا مقام ایسی جگہ بنایا جو بدن بھر میں سب سے زیادہ چھپی ہوئی اور پوشیدہ تھی، بدن کے پورے آدھے دھڑ نے اس کو چھپا رکھا ہے۔

پھر مزید احتیاط کے لئے رانوں پر گوشت زیادہ چڑھایا کہ پاخانہ کی جگہ کا بھی ایک گونہ پردہ ہوجائے اور پیشاب کی جگہ کا بھی، انسان چونکہ اشرف المخلوقات ہے اس لئے یہ احتیاط انسان کے جسم میں برتی گئی ہے، بالوں اور ناخنوں میں بڑھنے کا مادّہ رکھا اور پھر ان کا کاٹنا اور تراشنا بھی قرین مصلحت سمجھا گیا۔ لہٰذا ان میں سے احساس کا مادّہ سلب کرلیا گیا کہ اگر ان کو تراشا جائے تو کسی قسم کا دکھ نہ ہو، اگر یہ صورت نہ ہوتی تو بڑی الجھن پیدا ہوجاتی یا تو ان کو ایسے ہی بڑھنے دیا جاتا تو یہ دونوں بڑھ انسان کی شکل کو وحشت ناک کردیتے یا پھر ان کو تراشا جاتا تو دکھ ہوتا۔

بالوں کی پیدائش پر غور کیجئے اگر یہ آنکھ کے اندر اُگ آتے تو آنکھ کو اندھا کردیتے، اگر منہ میں اُگ جاتے تو کھانے پینے کو دشوار کردیتے، اگر ہاتھ کی ہتھیلی میں نکل آتے تو کام کرنے میں سخت دقت پیدا ہوتی اور چیزوں کو چھونے کا لطف بھی ختم ہوجاتا، اگر شرم گاہ کے اندر نکل آتے تو جماع کی لذت کھودیتے، خالق عالم کا یہ عین احسان و کرم ہے کہ اس نے ہر چیز کو قرین مصلحت بنایا اور بے موقع کوئی بھی شئے پیدا نہیں فرمائی۔

قدرت کی طرف سے انسان میں کھانے پینے سونے اور جماع وغیرہ کی خواہشات پیدا کی گئیں، اس میں بھی بہت سی مصلحتیں مدنظر ہیں، ہر خواہش ایک خاص شئے کا مطالبہ کرتی ہے اور بدن انسانی پر خاص ہی اثر ڈالتی ہے، مثلاً بھوک کھانا مانگتی ہے جس سے انسان زندہ ہے، پیاس پانی کا تقاضا کرتی ہے جس سے انسان کی بقا ہے، نیند کی حاجت بدن اور عام قوی کی مصلحت سامنے رکھتی ہے، شہوانی جذبہ جماع کا داعی بنتا ہے جس سے نسل کو دوام اور بقا نصیب ہوتی ہے۔

اگر انسان کھانا کھاتا، پانی پیتا محض اس تخیل کے ماتحت کہ اس کو

بوجہ حیات ان چیزوں کی ضرورت ہے اور کوئی طبعی تقاضا یا مطالبہ نہ ہوتا تو بہت سے ضروری مشاغل میں الجھ کر وہ یقیناً کھانا پینا چھوڑ دیا کرتا، نتیجہ یہ ہوتا کہ قویٰ کمزور پڑ جاتے اور آخر میں انسان ہلاکت کی نذر ہوتا، بالکل اس طرح کہ اگر انسان مثلاً علاج کی مصلحت سے ایک ایسی دوا کا حاجت مند ٹھہرے جس کو اس کی طبیعت نہیں چاہتی ہے تو لامحالہ طبیعت اس دوا کے استعمال میں مزاحمت کرے گی اور اس کو استعمال نہیں کرنے دے گی۔ نتیجہ یہ ہوگا کہ انسان بیماری کا نشانہ بن کر موت کا لقمہ بنے گا، انسان اگر اپنے اختیار سے سوتا اور طبعی تقاضہ سے مجبور نہ ہوتا تو بہت سے مشاغل میں پھنس کر سونا چھوڑ دیا کرتا اور اس کا اثر لامحالہ یہ ہوتا کہ انتہائی تکان اور درماندگی اس کو ہلاکت کے گھاٹ اُتار دیتی، جماع اگر محض اس مصلحت سے کرتا کہ اس کے بچہ ہو تو کام کی زیادتی اس کو جماع سے روک دیا کرتی اور اس طرح نسل کا سلسلہ رک جایا کرتا لیکن نہیں قدرت نے اندر طبیعت میں اس ضروری امر کے لئے ایک زبردست داعیہ رکھا جس کی بنا پر انسان ہر ضروری تقاضے سے باز نہیں رہ سکتا اور جب یہ ضروری کام عمل میں لایا جاتا ہے تو لامحالہ مناسب فائدہ مل کر رہتا ہے۔

نظامِ بدن کی ایک بڑی دلچسپ مثال سنئے اور اس سے حکمت الٰہی کا اندازہ لگایئے۔ بدن انسانی ایک بادشاہ کے گھر کے مانند ہے جس میں اس کے اہل خانہ اور قرابت دار ہیں اور کچھ لوگ ان کی خدمت میں مقرر ہیں، مثلاً ایک اس خدمت پر مامور ہے کہ اہل خانہ کی ضروریات گھر میں لے آئے، دوسرا اس امر پر کہ گھر میں لائی ہوئی ضروریات کو محفوظ رکھے، تیسرا اس کام پر کہ لائی ہوئی اور محفوظ کی ہوئی ضروریات کو قابل نفع اور قابل استعمال بنائے، چوتھے کا یہ فرض ہے کہ گھر کے کوڑے کرکٹ کو باہر نکال کر پھینکے۔

بدن کا بادشاہ خالق عالم ہے، بدن انسانی ایک گھر ہے، اعضاء جسمانی اہل خانہ اور قرابت دار ہیں اور نفس فکر، وہم، عقل، حفظ اور غضب کی قوتیں ان کے نوکر چاکر ہیں، ان قوائے بدنی میں سے اگر ایک قوت بھی گھٹ جائے تو بدن انسانی میں زبردست انقلاب آجائے، مثلاً اگر انسان میں ایک صرف قوت حافظہ ہی نہ ہوتی تو اس کی کیسی حالت ہو؟ کہ اس کو کچھ یاد نہ رہے، نہ اپنے حقوق یاد ہوں نہ دوسرے کے نہ لیا یاد ہو نہ دیا، نہ دیکھا یاد ہو نہ سنا، نہ پایا یاد ہو نہ کہا ہوا، نہ یہ یاد ہو کہ اس پر کسی نے کیا احسان کیا تھا؟ نہ یہ کہ کس نے اس کو کیا نقصان پہنچایا تھا؟ کس سے اس کو کیا نفع ملا تھا اور کیا ضرر؟ راستہ چل کر بھی اس کو وہ راستہ یاد نہ ہو، ایک چیز پڑھ کر بھی وہ اس کو یاد نہ رکھ سکے۔ نہ اپنی تحریر سے نفع اٹھائے نہ گزرے ہوئے واقعات سے وہ عبرت حاصل کرے۔

پھر ذرا غور کیجئے کہ صرف ایک قوت کے نہ ہونے سے یہ کیفیات رونما ہوں تو اگر سب ہی نہ ہوں تو انسان کی کیا گت بنے اور اس کی کیسی مٹی پلید ہو، یہ قوت حافظہ تو پھر ایک خوبی ہے، لیکن نسیان کی عادت جو بظاہر ایک عیب ہے وہ بھی اگر انسان میں نہ ہو تو انسان ایک مصیبت میں گرفتار ہو جائے، انسان اگر کسی چیز کو نہ بھولے تو آئی ہوئی مصیبت کو بھی کبھی نہ بھولے اور اس کی حسرت دل سے نہ مٹے، نہ کینہ اور حسد اس کے دل سے کبھی ڈھلے، پڑی ہوئی چیزوں اور دل دکھانے والی باتوں کی یاد دنیاوی لذتوں کا لطف نہ اٹھانے دے، انسان ظالم سے غفلت کی امید نہ رکھے، نہ حاسد اور ضرر رساں سے بھولنے کی توقع ہو، غرض اس قسم کی یاد داشت سے انسان کی بے چینی کبھی نہ مٹے، پس دیکھئے کہ یہ حافظہ اور نسیان کی دو متضاد صفتیں بھی اپنے اندر کس قدر مصلحتیں رکھتی ہیں۔

نیز انسان کو قدرت نے تمام حیوانات سے جدا نہایت مفید صفتیں بخشیں، مثلاً صفت گویائی عطا فرمائی جس سے انسان اپنے دل کی بات دوسرے کو سمجھاتا ہے اور دوسرے کی بات خود سمجھتا ہے، یا صفت کتابت انسان کو بخشی، اس صفت کی بدولت گزشتہ لوگوں کے حالات موجودہ لوگوں کو معلوم ہوتے ہیں اور موجودہ لوگوں کے حالات آنے والوں کو معلوم ہوں گے۔ کتاب ہی کی بدولت علم کو بقاء ملتی ہے، آداب کو ہمیشگی نصیب ہوتی ہے اور لوگوں کو پتہ چلتا ہے کہ کیا حساب کتاب اور معاملات فی زمانہ چل رہے ہیں یا پہلے چل رہے تھے۔ فن کتابت کا وجود اگر نہ ہوتو ایک زمانہ کے حالات دوسرے زمانہ سے پردہ میں رہیں، علوم صفحۂ ہستی سے مٹ جائیں، فضائل و آداب تلف ہو کر رہ جائیں۔ غرض لوگوں کے معاملات میں زبردست خلل رونما ہو۔

یہاں یہ شک ہو سکتا ہے کہ ہمارا بیان موضوع بحث سے ہٹ گیا کیوں کہ بحث امور طبیعہ پر چل رہی ہے اور کلام اور اسی طرح کتابت طبعی امور نہیں بلکہ کسبی ہیں، چنانچہ کتابت اس لئے مختلف انواع پر بٹ گئی ہے کہ مثلاً ایک عربی ہے، دوسری ہندی، تیسری رومی وغیرہ۔ اگر یہ طبعی امر

ہوتی تو اختلاف ناممکن تھا، یہی حال کلام کا ہے کہ اس کا مدار بھی جدا جدا اصطلاحات پر ہے، شک کا حل یہ ہے کہ کتابت سے مقصد وہ آلات طبیعہ ہیں جن سے فعل کتابت صادر ہوتا ہے، جیسے ہاتھ، انگلیاں، ہتھیلی یا ذہن وفکر جو اس میں کام کرتے ہیں، یہ سب طبعی ہیں ان میں فعل انسان کو کوئی دخل نہیں اور ان کے بغیر کتابت ممکن نہیں۔ اسی طرح کلام سے مراد آلات کلام ہیں، مثلاً زبان اور اس کی طبعی قوت گویائی یا ذہن جو اس میں مدد دیتا ہے اگر یہ چیزیں قدرت کے ہاتھوں تخلیق نہ پاتیں تو کلام وجود میں کب آتے۔

انسان کو خالق کی طرف سے صفت غضب دی گئی یا حسد کا مادّہ اس میں رکھا گیا۔ ان ہر دو صفات میں بھی مصلحتیں ہیں، اگر ان کو درجہ اعتدال پر رکھا جائے، غضب کا کام اذیت اور دکھ کو دور کرنا ہے اور حسد کا تقاضہ نفع حاصل کرنا ہے۔ یہ صفتیں مناسب حد سے جب بڑھتی ہیں تو تنگ انسان بنتی ہیں، غضب دفع ضرر کے درجہ تک رہے، ضرر رسانی کے مرتبہ تک نہ پہنچے تو خوب ہے۔ حسد اگر حصول نفع کا سبب بنے اور تلف نفع غیر کی رغبت نہ دے تو محمود ہے۔

غور کیجئے اللہ تعالیٰ نے جو کچھ انسان کو دیا ہے یا اس سے لیا ہے اس میں سب سے زبردست مصلحتیں مضمر ہیں۔ مثلاً قدرت نے امید وآرزو کا ایک جذبہ اس میں ودیعت فرمایا اور اس سے دنیا کو آباد کیا، نسلوں کو دوام بخشا، کمزوروں کو موقع دیا کہ وہ آبادی دنیا میں اگلے قوی لوگوں کی جدوجہد سے فائدہ اٹھائیں، کیوں کہ ابتدائے آفرینش میں انسان کمزور ہوتا ہے۔ اگر اس کو اگلے لوگوں کو امیدوں کے آثار اور ان کے آباد کردہ مقامات نہ ملیں تو اس میں کہاں طاقت ہے کہ اپنے لئے امن وعافیت کا مقام یا نفع کا کوئی ذریعہ مہیا کر سکے۔

☆☆☆☆☆

سید عاقل حید شاہ کاظمی

استخارہ ذات الرقات

اس کی کیفیت یہ ہے کہ جب آپ کوئی کام کرنا چاہیں تو اللہ سے استخارہ کرنے کے لئے کاغذ کے چھ ٹکڑے کرلیں۔ ان میں سے تین ٹکڑوں پر لکھیں: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ خِيَرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ لِفُلَانِ ابْنِ فُلَانَةَ اِفْعَلْ (اور دوسرے تین ٹکڑوں پر اس جگہ) لَاتَفْعَلْ لکھیں۔

ترجمہ: اللہ کے نام سے جو بڑا رحم والا اور مہربان ہے طلب خیر ہے اللہ سے جو غلبہ وحکمت والا ہے، فلاں بن فلاں کے لئے یہ کام کرو۔ یہ کام نہ کرو لکھیں۔ جہاں پہلے ٹکڑوں پر "اِفْعَلْ" لکھا ہے۔ اب ان کاغذ کے چھ ٹکڑوں پر مصلے کے نیچے رکھ دے اور دو رکعت نماز ادا کرے۔ بعد از نماز سجدے میں جا کر سو مرتبہ کہے اَسْتَخِيْرُ اللّٰهَ بِرَحْمَتِهٖ خِيَرَةً فِيْ عَافِيَةٍ "ترجمہ" کے واسطے سے اس سے خیر طلب کرتا ہوں اور آسانی بھی" پھر سجدے سے سر اٹھا کر بیٹھ جائے اور کہے: اَللّٰهُمَّ خِرْلِيْ وَاخْتَرْلِيْ فِيْ جَمِيْعِ اُمُوْرِيْ فِيْ يُسْرٍ مِّنْكَ وَعَافِيَةٍ "ترجمہ: اے معبود مجھے خیر عطا کر میرے تمام امور میں بہتری پیدا فرما جس میں سہولت اور آسانی ہو۔ اس کے بعد کاغذ کے ان ٹکڑوں کو ہاتھ سے باہم ملا دے اور پھر ایک ایک کر کے باہر نکالے۔ پس اگر یکے بعد دیگرے تین ٹکڑے نکلیں کہ جن پر "افعل" لکھا ہوا ہے تو اس کام کو انجام دے اگر متواتر ایسے تین ٹکڑے نکلیں کہ جن پر لاتفعل لکھا ہو اس کام کو انجام نہ دے۔ اگر ایک ٹکڑے پر "افعل" اور دوسرے پر "لاتفعل" تو پھر یکبارہ پانچ ٹکڑے باہر نکالے اور دیکھے کہ اگر تین پر "افعل" ہے اور دو پر "لاتفعل" تو اس کام کو انجام دے اور اگر برعکس ہوں تو انجام نہ دے۔

استخارہ کے معنی: ہیں خیر طلب کرنا، لہٰذا جو کام انجام دینا چاہے اس میں اللہ سے خیر طلب کرے اور روایت ہوئی ہے کہ نمازِ شب کے آخری سجدے میں سو مرتبہ استخیر اللہ برحمتہٖ کہے۔ نافلہ صبح کے آخری سجدے اور نافلۂ زوال کی ہر رکعت میں بھی اسی طرح اللہ سے خیر طلب کرنا مستحب ہے۔ یہ بھی جاننا چاہئے کہ علامہ مجلسیؒ نے اپنے والد ماجد سے نقل کیا، انہوں نے اپنے استاد شیخ بہائیؒ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ ہم نے اپنے اساتذہ سے سنا ہے کہ جو حضرت قائم آل محمد عجل اللہ فرجہ، کے استخارے کے بارے میں گفتگو کر رہے تھے جو تسبیح پر کیا جاتا ہے۔ وہ یوں کہ تسبیح کو ہاتھ میں لے کر تین مرتبہ محمدﷺ و آل محمدﷺ پر درود بھیجے۔ پھر تسبیح کے کچھ دانوں کو اپنی مٹھی میں لے کر دو، دو کر کے شمار کرے۔ پس اگر ایک دانہ بچ جائے تو اس کام کو انجام دے اور اگر دو دانے بچ رہیں تو انجام نہ دے۔ فقیہ اجل صاحب جواہر الکلام میں نقل فرمایا ہے کہ ہمارے معاصرین میں ایک استخارہ زیر عمل ہے جسے قائم آل محمد عجل اللہ فرجہ کی طرف نسبت دی جاتی ہے اس کی کیفیت یوں ہے کہ دعا پڑھنے کے بعد تسبیح ہاتھ میں لے کر اس کے کچھ دانے مٹھی میں لے اور پھر انہیں آٹھ آٹھ شمار کرے۔ اگر ایک دانہ بچے تو اچھا ہے۔ اگر دو بچیں تو یہ ایک نہیں ہے۔ اگر تین بچ جائیں تو اس کے لئے اختیار ہے کہ ان میں فعل اور ترک فعل برابر ہے۔ اگر چار دانے بچ جائیں تو یہ دوسری نہیں ہے۔ اگر پانچ بچیں تو بعض حضرات کے نزدیک اس میں رنج ومشقت ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ اس میں ملامت ہے۔ اگر چھ دانے بچیں تو خوب اور اس کام کے انجام دینے میں جلدی کی جائے۔ اگر سات دانے رہ جائیں تو اس کا حکم پانچ دانے بچ جانے کا ہے۔ اگر آٹھ دانے بچ جائیں تو یہ چوتھی نہیں ہے۔

محدث کاشانیؒ نے تقویم المحسنین میں قرآن مجید سے استخارہ کرنے کے لئے ایام کی ساعتوں کا ذکر کیا ہے اور اس کے ساتھ ہی فرمایا ہے کہ یہ مشہور طریقے کی بنا پر ہے اور اہل بیت اطہار سے اس بارے میں کوئی حدیث دستیاب نہیں ہوئی۔ چنانچہ فرماتے ہیں کہ استخارہ کرنے کے سلسلے میں اتوار کا دن نیک ہے۔ ظہر تک پھر عصر سے مغرب تک، پیر کا دن نیک ہے طلوع آفتاب تک پھر دوپہر سے ظہر تک اور عصر سے عشاء کے آخری وقت تک، منگل کا دن نیک ہے دوپہر سے ظہر تک اور عصر سے عشاء کے آخر تک، بدھ کا دن نیک ہے ظہر تک اور عصر سے عشاء کے آخر تک، جمعرات کا دن نیک ہے طلوع آفتاب تک اور ظہر سے عشاء کے آخر تک، جمعہ کا دن نیک ہے طلوع آفتاب تک اور زوال عصر تک اور ہفتے کا دن نیک ہے دوپہر تک اور زوال سے عصر تک۔ یہ جدول محقق طوسیؒ کی کتاب مدخل منظوم سے نقل کی گئی ہے۔

حضرت لقمانؑ کی اپنے بیٹے کو نصیحتیں

حضرت حکیم لقمانؒ کو اللہ رب العزت نے علم وحکمت سے مالا مال اور بہرہ ور فرمایا تھا۔ آپؒ کا ذکر قرآن کریم میں نمایاں طور پر آیا ہے:

وَلَقَدْ آتَيْنَا لُقْمٰنَ الْحِكْمَةَ اَنِ اشْكُرْ لِلّٰهِ وَمَنْ يَّشْكُرْ فَاِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ.

ترجمہ: ''اور ہم نے لقمان کو دانائی عطا کی تھی (اور اُن سے کہا تھا) کہ اللہ کا شکر کرتے رہو اور جو کوئی اللہ کا شکر ادا کرتا ہے وہ خود اپنے فائدے کے لئے شکر کرتا ہے اور اگر کوئی ناشکری کرے تو اللہ بڑا بے نیاز ہے، بذاتِ خود قابلِ تعریف ہے۔''

آپؒ نے اپنے تجربے کی روشنی میں بہت سی نصیحتیں دنیا والوں کے لئے بیان کی ہیں۔ آپؒ نے اپنی نصیحتیں اپنے بیٹے سے مخاطب ہوکر کیں، جن کا ذکر قرآن کریم میں بھی ہے۔ نصائح لقمان کا زیادہ تر حصہ ان کے اپنے بیٹے سے منسوب ہے۔ لقمان حکیمانہ باتوں میں سے اس خاص نصیحت کو دو مناسبتوں کی بنا پر یہاں پیش کیا گیا ہے۔

۱- یہ کہ انہوں نے یہ نصیحت اپنے بیٹے کو کی تھی اور ظاہر بات ہے کہ آدمی دنیا میں سب سے بڑھ کر اگر کسی کے حق میں مخلص ہوسکتا ہے تو وہ اس کی اپنی اولاد ہی ہے۔ ایک شخص دوسروں کو دھوکہ دے سکتا ہے، ان سے منافقانہ باتیں کرسکتا ہے، لیکن اپنی اولاد کو تو ایک برے سے برا آدمی بھی فریب دینے کی کوشش نہیں کرسکتا۔ اس لئے حضرت لقمان کا اپنے بیٹے کو یہ نصیحت کرنا اس بات کی تصریح ہے کہ ان کے نزدیک شرک فی الواقع ایک بدترین فعل تھا اور اسی بنا پر انہوں نے سب سے پہلے جس چیز کی اپنے لختِ جگر کو تلقین کی وہ یہ تھی کہ اس گمراہی سے اجتناب کرے۔

۲- مناسبت اس حکایت کی یہ ہے کہ کفارِ مکہ میں سے بہت سے ماں باپ اس وقت اپنی اولاد کو دین شرک پر قائم رہنے اور محمد ﷺ کی دعوت توحید سے منہ موڑ لینے پر مجبور کر رہے تھے جیسا کہ سورۂ لقمان میں ہے۔

اس لئے ان نادانوں کو سنایا جارہا ہے کہ تمہاری سرزمین کے مشہور حکیم نے اپنی اولاد کی خیرخواہی کا حق یوں ادا کیا تھا کہ اسے شرک سے پرہیز کرنے کی نصیحت کی، اب تم جو اپنی اولاد کو اسی شرک پر مجبور کررہے ہو تو یہ ان کے ساتھ بدخواہی ہے یا خیرخواہی؟ (تفہیم القرآن ۴:۱۵)

حکمت

حضرت لقمان سے کسی نے پوچھا: ''حکمت کس سے سیکھی؟''

فرمایا: ''اندھوں سے۔ وہ پہلے زمین کو اچھی طرح ٹٹول لیتے ہیں تب آگے بڑھتے ہیں۔

چغل خوری کی مذمت

حضرت لقمان علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو فرمایا کہ تجھ کو ایسی عادتیں سکھلائے دیتا ہوں اگر ان پر کاربند ہوگا تو ہمیشہ سردار بنا رہے گا۔ وہ یہ ہیں: قریب وبعید سے بہ خلق پیش آیا کر، اپنا جہل کریم ولئیم پر ظاہر مت کر اور لوگوں کی حرمت کا لحاظ رکھ اور اپنے یگانوں سے ملا کر اور جو شخص تجھ میں اور لوگوں میں بگاڑ ڈالنا چاہئے اور فریب دینا چاہئے اس کی بات کبھی مت مان اور اپنا بھائی اور دوست اس کو جان کہ جب علیحدہ ہوجائے نہ تو اس کی برائی کرے، نہ وہ تیری اور بعضوں نے کہا ہے کہ چغلی جھوٹ، حسد اور نفاق سے بنی ہے۔ اور یہی تینوں چیزیں ذات کے برے ارکان ہیں اور بعض کا قول ہے کہ چغل خور بالفرض اگر سچ ہی کہتا یہ تو واقع میں گویا گالی ہی دیتا ہے۔ اس واسطے کہ جس کی طرف سے بیان کرتا ہے وہ اگر سچ پوچھو تو قابل رحم ہے، کہ اس کو اتنی ہمت وجرأت نہ ہوئی کہ سامنے کہتا بلکہ اس نے خود اپنی زبان سے رنج دیا۔ حاصل یہ کہ چغلی کی بدی بچنے کے قابل ہے، بری بلا ہے، اس سے بڑے بکھیڑے

ہو جاتے ہیں۔ (احیاء العلوم ۳:۲۸۵)

دین داری

حضرت لقمان حکیم کے بیٹے نے ان سے پوچھا کہ ابا جان! کون سی اچھی خصلتیں اور کون سے اچھے امور ایسے ہیں جو انسان میں ہونے چاہئیں؟ حضرت لقمانؒ نے فرمایا کہ دین دار ہونا اور دین پر مکمل عمل پیرا ہونا سب سے اچھی بات ہے۔ بیٹے نے کہا کہا گر انسان دو امور اختیار کرنا چاہے تو کون سے دو امور بہتر ہیں؟

حضرت لقمان نے فرمایا کہ دین اور مال (رزقِ حلال)

بیٹے نے کہا کہ اگر تین چیزیں انسان اختیار کرنا چاہے تو کون سی تین چیزیں اچھی ہیں؟ فرمایا: دین، مال اور حیا۔

بیٹے نے کہا کہ اگر کوئی آدمی چار باتیں اختیار کرنا چاہے تو کون سی چار باتیں اختیار کرنی چاہئیں؟ حضرت لقمان نے کہا کہ دین، مال، حیا اور حسنِ خلق۔

بیٹے نے پوچھا کہ اگر کوئی شخص پانچ چیزیں اختیار کرنا چاہے تو وہ کون سے امور ہونے چاہئیں؟ حضرت لقمان نے فرمایا: دین، مال، حیا، حسنِ خلق اور سخاوت۔

بیٹے نے کہا اگر انسان چھ امور اختیار کرنا چاہے تو کون سے چھ امور اختیار کرے؟ حضرت لقمن نے فرمایا: اے میرے بیٹے جب کسی انسان میں یہ پانچوں خصلتیں اور امور جمع ہو جائیں تو وہ انسان پاک، صاف و متقی ہو جانے کے ساتھ ساتھ اللہ کا ولی اور دوست بن جاتا ہے، اس طرح شیطان سے بری اور محفوظ ہو جاتا ہے۔ (احیاء العلوم)

دانائی کا راستہ اختیار کر، تجھے عزت حاصل ہوگی، تو اس کی قدردانی کرے گا تو وہ تیری قدردانی کا موجب ہوگی، حکمت کا سردار اللہ کا دین ہے۔

زبان اور دل

ان کی حکمت و دانش پر مبنی ایک واقعہ یہ بھی مشہور ہے کہ یہ غلام تھے۔ ان کے آقا نے کہا کہ بکری ذبح کر کے اس کے سب سے بہترین دو حصے لاؤ۔ چنانچہ وہ زبان اور دل نکال کر لے گئے۔ ایک دوسرے موقع پر آقا نے ان سے کہا کہ بکری ذبح کر کے اس کے سب سے بدترین حصے لاؤ، وہ پھر بھی وہی زبان اور دل لے کر چلے گئے۔ پوچھنے پر انہوں نے بتلایا کہ زبان اور دل اگر صحیح ہوں تو یہ سب سے بہتر ہیں اور اگر یہ بگڑ جائیں تو ان سے بدتر کوئی چیز نہیں۔ (تفسیر احسن البیان، ص:۳۱)

شرک سے بچو

حضرت لقمان نے اپنے بیٹے (ثاران) کو سب سے پہلی جو نصیحت کی تھی وہ یہ تھی کہ صرف اللہ کی عبادت کرنا اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانا، یاد رکھو اس سے بڑی بے حیائی اس سے زیادہ برا کام اور کوئی نہیں۔

حضرت عبداللہ سے صحیح بخاری میں ہے کہ جب سورۂ انعام کی آیت نمبر ۸۲ (اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ یَلْبِسُوْٓا اِیْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ) اتری تو اصحاب رسول اللہ ﷺ پر بڑی مشکل آپڑی اور انہوں نے حضور ﷺ سے عرض کیا، رسول اللہ ﷺ ہم میں سے وہ کون ہے جس نے کوئی گناہ کیا ہی نہ ہو؟ اور آیت میں ہے کہ ایمان کو جنہوں ظلم سے نہیں ملایا وہی باامن اور راہِ راست والے ہیں تو آپ نے فرمایا ظلم سے مراد عام گنا نہیں ہے بلکہ ظلم سے مراد وہ ظلم ہے جو لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ بیٹے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانا یہ بڑا بھاری ظلم ہے۔ (تفسیر ابن کثیر ۴:۱۹۲)

☆ شرک جلی کی طرح شرک خفی بھی اعمالِ انسانی کو اس طرح کھا لیتا ہے، جس طرح آگ لکڑی کو کھا لیتی ہے اور شرک خفی میں ریا، نمائش اور شہرت پسندی خصوصیت سے قابل ذکر ہیں۔

☆ شرک باللہ تمام بھلائیوں کو مٹا کر انسان کو خدا کے سامنے خالی ہاتھ لے جاتا ہے اس لئے ہمیشہ اس سے پرہیز کرو۔

ماں باپ کے ساتھ حسنِ سلوک

حضرت لقمان علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو جو دوسری نصیحت کی اس کے مطابق یہ ہے کہ ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک و احسان کرنا ہے۔ جیسا کہ فرمان باری تعالیٰ ہے: وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِیَّاهُ وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا. الخ یعنی تیرا رب یہ فیصلہ فرما چکا ہے کہ اس کے سوا کسی اور کی عبادت نہ کر اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک و احسان کرتے رہو۔ (سورہ لقمان:۱۴)

عموماً قرآن کریم میں ان دونوں چیزوں کا بیان ایک ساتھ ہے یہاں بھی اسی طرح ہے۔ وہن کے معنی مشقت، تکلیف، ضعف وغیرہ کے ہیں۔ ایک تکلیف تو حمل کی ہوتی ہے، جسے ماں برداشت کرتی ہے۔ حالت حمل کے دکھ، درد کی حالت سب کو معلوم ہے، پھر دو سال تک اسے دودھ پلاتی ہے اور اس کی پرورش کرتی ہے۔

چنانچہ سورہ بقرہ کی آیت ۲۳۳ میں ہے: وَالْوَالِدٰتُ يُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ يُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ. الخ یعنی جو لوگ اپنی اولاد کو پورا پورا دودھ پلانا چاہیں ان کے لئے آخری انتہائی سبب یہ ہے کہ دو سال کامل تک ان بچوں کو ان کی مائیں اپنا دودھ پلاتی رہیں۔

چوں کہ ایک اور آیت میں فرمایا گیا: وَحَمْلُهٗ وَ فِصٰلُهٗ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا. (سورۃ الاحقاف:۱۵)

یعنی مدتِ حمل اور دودھ چھٹائی کل تیس ماہ ہے، اس لئے حضرت ابن عباسؓ اور دوسرے بڑے بڑے اماموں نے استدلال کیا ہے کہ حمل کی کم سے کم مدت چھ مہینے ہے۔ ماں کی اس تکلیف کو اولاد کے سامنے اس لئے ظاہر کیا جاتا ہے کہ اولاد اپنی ماں کی ان مہربانیوں کو یاد کر کے شکر گزاری، اطاعت اور احسان کرے جیسا ایک اور آیت میں فرمان عالی شان ہے: وَ قُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا (سورہ بنی اسرائیل:۲۴)

ہم سے دعا کرو اور کہوں کہ اے میرے سچے پروردگار! میرے ماں باپ پر اس طرح رحم وکرم فرما جس طرح میرے بچپن میں وہ مجھ پر رحم وکرم کیا کرتے تھے۔ یہاں فرمایا تا کہ میرا اور اپنے ماں باپ کا احسان مند ہو، سن لے آخر کار لوٹنا تو میری ہی طرف ہے۔ اگر میری اس بات کو مان لیا تو پھر بہترین جزا دوں گا۔

ابن ابی حاتم میں ہے: جب معاذ رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ نے امیر بنا کر بھیجا، آپ نے وہاں پہنچ کر سب سے پہلے کھڑے ہو کر خطبہ پڑھا، جس میں اللہ کی حمد وثنا کے بعد فرمایا: میں تمہاری طرف رسول اللہ ﷺ کا بھیجا ہوا آیا ہوں۔ یہ پیغام لے کر تم اللہ ہی کی عبادت کرو، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو، میری باتیں مانتے رہو، میں تمہاری خیر خواہی میں کوتاہی نہ کروں گا، سب کو لوٹ کر اللہ کی طرف جانا ہے، پھر یا تو جنت مکان بنے گا یا جہنم ٹھکانہ ہوگا۔ پھر وہاں سے نہ اخراج ہوگا نہ موت آئے گی۔

پھر فرماتا ہے، اگر تمہارے ماں باپ تمہیں اسلام کے سوا اور دین قبول کرنے کو کہیں، گو وہ تمام تر طاقت خرچ کر ڈالیں خبردار! تم ان کی مان کر میرے ساتھ ہرگز شریک نہ کرنا لیکن اس کا یہ بھی مطلب نہیں کہ تم ان کے ساتھ اچھا سلوک واحسان کرنا چھوڑ دو، دنیوی حقوق جو تمہارے ذمہ ان کے ہیں ادا کرتے رہو۔ ان کی ایسی باتیں نہ مانو بلکہ ان کی فرماں برداری کرو، جو میری طرف رجوع ہو چکے ہیں۔ سن لو تم سب لوٹ کر ایک دن میرے سامنے آنے والے ہو۔ اس دن میں تمہیں تمہارے تمام تر اعمال کی خبر دوں گا۔

طبرانی کی ''کتاب العشرہ'' میں ہے: حضرت سعدؓ بن مالک فرماتے ہیں کہ یہ آیت میرے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ میں اپنی ماں کی بہت خدمت کیا کرتا تھا اور ان کا پورا اطاعت گزار تھا۔ جب مجھے اللہ نے اسلام کی طرف ہدایت کی تو میری والدہ مجھ پر بہت بگڑیں اور کہنے لگیں، بچے یہ نیا دین تو کہاں سے نکال لایا؟ سنو میں تمہیں حکم دیتی ہوں کہ اس دین سے دستبردار ہو جاؤ، ورنہ میں نہ کھاؤں گی نہ پیوں گی اور یوں ہی بھوکی مر جاؤں گی۔ میں نے اسلام کو چھوڑا نہیں اور میری ماں نے کھانا پینا ترک کر دیا اور ہر طرف سے مجھ پر آوازکشی ہونے لگی کہ یہ اپنی ماں کا قاتل ہے۔ میرا بہت ہی دل تنگ ہوا، اپنی والدہ کی خدمت میں بار بار عرض کیا، خوشامدیں کیں، سمجھایا کہ اللہ کے لئے اپنی ضد سے باز آجاؤ، یہ تو ناممکن ہے کہ میں اس سچے دین کو چھوڑ دوں، اسی ضد میں میری والدہ پر تین دن کا فاقہ گزر گیا اور ان کی حالت بہت خراب ہو گئی تو میں ان کے پاس گیا اور میں نے کہا میری اچھی اماں جان! سنو تم مجھے میری جان سے زیادہ عزیز ہو لیکن میرے دین سے زیادہ عزیز نہیں۔ واللہ ایک نہیں تمہارے جیسی ایک سو جانیں بھی ہوں اور اسی بھوک و پیاس میں ایک ایک کر کے سب نکل جائیں تو بھی میں آخری لمحہ تک اپنے سچے دین اسلام کو نہ چھوڑوں گا۔ اب میری ماں مایوس ہو گئی اور کھانا پینا شروع کر دیا۔ (تفسیر ابن کثیر،۴:۱۹۳)

☆ والدین کے ساتھ حسنِ سلوک سے پیش آؤ، ان کے ساتھ بھلائی کرو، ادب کے ساتھ بات کرو اور ان کے سامنے عاجزی اور

نیاز مندانہ طریقے سے کاندھے جھکاؤ۔

☆ والدین (ماں باپ) کو غنیمت جاننا چاہئے۔

بے تکلف کلام سے احتراز

☆ لقمان حکیم سے پوچھا کہ آپ کیا حکمت کرتے ہیں: فرمایا کہ جو چیز خود معلوم ہو جائے اس کے پوچھنے کے درپے نہیں ہوتا اور بے تکلف کلام بے فائدہ نہیں کہتا۔

آخرت کی اہمیت

☆ حضرت لقمانؑ نے اپنے بیٹے سے کہا کہ اگر دنیا کو آخرت کے عوض میں دے ڈالے گا تو دونوں میں نفع رہے گا اور آخرت کو دنیا کے بدلے میں دوگے تو دونوں میں نقصان رہے گا۔

☆ کوئی چیز تیرے نزدیک حصول آخرت سے زیادہ محبوب تر نہ ہو۔

دنیا کی مثال

حضرت لقمانؑ نے اپنے بیٹے کو فرمایا کہ دنیا ایک گہرا سمندر ہے۔ اس میں بہت سے لوگ ڈوب گئے اور تم اپنی کشتی دنیا میں تقویٰ کو بناؤ اور ایمان کو اس میں رکھو اور توکل کا بادبان چڑھاؤ تاکہ موجِ طوفان سے نجات پاؤ۔ گو مجھے معلوم نہیں ہوتا کہ نجات ملے۔

توبہ میں عجلت

☆ حضرت لقمانؑ نے اپنے بیٹے کو ارشاد فرمایا کہ جان پدر، توبہ میں تاخیر مت کرنا کیوں کہ موت ناگہانی آجاتی ہے۔ جو شخص توبہ کی طرف سبقت نہیں کرتا اور آج کل پر ٹالتا رہتا ہے وہ بڑے خطروں میں مبتلا ہوتا ہے۔ ایک تو یہ کہ گناہوں کی تاریکی اگر پے درپے دل پر آئے گی تو زنگ اور مہر ہو کر پھر قابل محو نہ رہے گی۔ دوسرے یہ کہ اگر اس عرصے میں مرض یا موت کے پنجے میں اسیر ہو جائے گا مہلت تدارک کی نہ ملے گی اور اسی موضوع پر حدیث میں ہے: ''بے شک دوزخیوں کا زیادہ چیخنا تاخیر کے باعث ہوگا۔'' (ابن ابی الدنیا)

اور جو لوگ ہلاک ہوئے وہ ٹالنے ہی کے سبب ہوئے۔ غرض کہ دل کا سیاہ ہونا تو سردست موجود ہے اور طاعت سے اس کی جلا کرنی ادھار ہے، یہاں تک کہ موت آجائے اور خدا کے پاس روگی دل لے کر جانا پڑے، حالاں کہ نجات اس شخص کی ہوگی جس کے دل میں روگ نہ ہو، علاوہ ازیں بندے کے پاس دل خدائے تعالیٰ کی امانت ہے اور زندگی میں اس کی امانت ہے۔ اسی طرح سب اسباب اطاعت امانت خداوندی ہیں۔ پس جو شخص امانت میں خیانت کا تدارک نہ کرے گا تو اس کا انجام خطرناک ہے۔ (احیاء العلوم ۴: ۵۳-۵۲)

توحید

☆ خدا کی معرفت حاصل کرو اور اسے اچھی طرح پہچانو۔ (معاون الجواہر)

☆ تمہارا رب خوب جانتا ہے جو تمہارے جی میں ہے اگر تم نیک نفس ہوگے تو وہ رجوع ہونے والوں کو بخشتا ہے۔

☆ جو کام خدا کے لئے کرو اس میں بندوں کا خوف نہ کرو۔

☆ اللہ کی اطاعت میں جھک جانا معصیت میں اکڑنے اور قوت کا مظاہرہ کرنے سے زیادہ مناسب ہے۔

☆ کسی ذکر میں بجز خدا اور کسی خاموشی سے بجز فکر روز جزا کوئی خیر وخوبی نہیں ہے۔

حضرت لقمانؑ نے اپنے بیٹے سے کہا: سفر کا سامان تیار کرو، بیٹے نے گھوڑا تیار کیا۔ لقمان اس پر سوار ہوئے اور بیٹے سے کہا تم پیچھے پیادہ چلتے آؤ۔ وہ کھیتوں کے پاس سے گزر رہے تھے، کسانوں نے انہیں دیکھا اور کہا: یہ کیسا بے رحم، سنگ دل آدمی ہے کہ خود تو گھوڑے پر سوار ہے اور بے چارے بچے کو پیچھے گھسیٹتا لا رہا ہے۔

لقمان علیہ السلام گھوڑے سے اترے اور بیٹے کو سوار کیا اور خود پیادہ چل دیئے۔ کچھ دور گئے تھے کہ دیکھنے والوں نے کہا: دیکھئے بیٹا کتنا ناقدر شناس ہے کہ اس کو باپ کا احترام نہیں، خود تو گھوڑے پر سوار ہو گیا اور کمزور باپ پیچھے پیچھے چلا آرہا ہے۔ بعد میں باپ بیٹا آگے پیچھے گھوڑے پر سوار ہو گئے۔ کچھ دور گئے ہوں گے کہ لوگوں نے دیکھ کر کہا: یہ دونوں کیسے بے رحم ہیں، دونوں کمزور، حیوان پر سوار ہیں۔ اگر باری باری سوار ہوتے تو یہ بے چارہ بھاری بوجھ سے خستہ حال نہ ہوتا۔ اس موقع پر دونوں پیادہ ہو گئے۔ ایک گاؤں میں پہنچے، لوگوں نے ان کو دیکھ

لیا۔ عجیب بات ہے، یہ بوڑھا اور جوان پیدل چل رہے ہیں حالاں کہ ان کے آگے آگے گھوڑا سواری کے لئے موجود ہے۔ جب سفر ختم ہوا تو لقمانؑ نے بیٹے سے کہا:

"تمہیں معلوم ہوگیا کہ لوگوں کو خوش رکھنا اور اعتراض کی زبان بند کرنا محال ہے۔ پس چاہئے کہ اپنے قول و عمل میں خدا کی خوشنودی کو مدنظر رکھو اور دوسروں کی تعریف اور تنقید کا خیال نہ کرو۔

☆ ہمیشہ خدا اور موت کو یاد رکھا جائے

☆ جو شخص اللہ کے پاس کوئی چیز امانت رکھتا ہے تو اللہ اس کی حفاظت فرماتے ہیں (یعنی انسان اپنے ایمان کو اللہ کے پاس ودیعت رکھے)

☆ خدائے بزرگ و برتر کو پہچانو۔

موت کے آنے سے قبل تیاری کرلو

☆ حضرت لقمان علیہ السلام نے اپنے بیٹے سے کہا کہ بیٹا موت کا حال تجھ کو معلوم نہیں کہ کب آئے گی، تو اس سے پہلے کہ وہ اچانک تجھ کو آدبائے تو اس کی تیاری کرلے اور تعجب یہ ہے کہ آدمی اگر بڑی سے بڑی لذت میں اور عمدہ مجلس تماشا میں ہو اور یہ تصور کرے کہ ابھی ایک سپاہی آکر پانچ سات لاٹھیاں مارے گا تو وہ لذت خاک میں مل جائے گی اور عیش میں کدورت آجائے گی۔ یہ بھی معلوم ہے کہ ملک الموت جان کنی کی سختیاں عین غفلت کے وقت لا ڈالے گا، مگر اس سے کچھ عیش مکدر نہیں ہوتا۔ اس کا سبب بجز جہالت اور مغالطے کے اور کیا کہنا چاہئے اور جس قدر تکلیف جان کنی میں ہوتی ہے اس کی ماہیت سوائے اس شخص کے جو اس کو چکھے اور کسی کو معلوم نہیں ہوتی، اور جو شخص اس کو نہیں چکھتا وہ دو طرح پر معلوم کرسکتا ہے یا تو اوروں پر قیاس کرنے سے جو اس کو ہوئے ہوں یا اور لوگوں کا حال نزع میں نہایت کرب میں دیکھنے سے۔ پس قیاس کی صورت تو یہ ہے کہ جس عضو میں جان نہیں ہوتی اس کو درد معلوم نہیں ہوتا اور جب اس میں جان ہوتی ہے تو درد معلوم ہوتا ہے، تو درد معلوم ہوا کہ درد معلوم کرنے والی چیز روح ہے۔ جب کسی عضو میں زخم لگتا ہے یا سوزش ہوتی ہے تو اس کا اثر روح تک پہنچتا ہے اور جس قدر اثر روح پر پہنچتا ہے اسی قدر اس کو درد ہوتا ہے اور چوں کہ درد گوشت اور خون میں بٹ جاتا ہے تو روح کو صرف تھوڑا ہی صدمہ ہوتا ہے، تو اگر ایسی صورت ہو کہ درد خاص روح ہی پر ہو اور دوسری چیز پر نہ ظاہر ہو کہ یہ درد نہایت برا ہوگا۔ (احیاء العلوم،۴: ۸۰۰)

دنیا کی زندگی

دنیا کی زندگی مختصر ہے اور تیری عمر تو مختصر تر، لہٰذا تیرے لئے وقت تو بہت ہی کم باقی رہا۔

نفس

☆ تو اپنے نفس کو رنج و غم میں مبتلا نہ کر اور تیرا دل اس سے معلق ہو کر نہ رہ جائے۔ لالچ و طمع سے بچ، قضا و قدر پر راضی ہوجا، اس طرح تیری زندگی صاف ستھری رہے گی، تیرا نفس بھی خوشی محسوس کرے گا اور زندگی سے لطف اندوز ہوسکے گا۔

☆ جہاں تک ممکن ہو لوگوں سے دور رہو، تاکہ تیرا دل سلامت اور نفس پاکیزہ رہے اور تن راحت پائے۔

خاموشی کی تعریف

☆ خاموشی دانائی کی علامت ہے، مگر اس پر عمل کرنے والے بہت کم لوگ ہیں۔

☆ خاموشی میں کبھی ندامت اٹھانا نہیں پڑتی اور اگر کلام چاندی ہے تو سکوت سونا ہے۔

☆ خاموشی معاملات کو سمجھنے میں معاون، عالم کے دین دار ہونے کی علامت اور جاہل کی پردہ پوشی کرنے والی ہوتی ہے۔

☆ خاموشی کو اپنا شعار بنا، تاکہ زبان سے محفوظ رہے۔

☆ کم سخن اور کثیر الفہم بنے رہو اور حالت خاموشی میں بے فکر مت رہو۔

خوش اخلاقی

☆ خوش کلامی اختیار کرو اور خندہ پیشانی سے پیش آؤ، تم لوگوں کی نظر میں اس شخص سے بھی زیادہ پسندیدہ ہوجاؤ گے جو ہر وقت ان کو انعام و اکرام سے نوازتا رہتا ہے۔

☆ معاملات میں اپنے لئے شفقت کے رویے کو لازم کرلے

اور حالات کی نامساعدگی (خرابی) پر صبر کر اور لوگوں کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آ، کیوں کہ حسنِ خلق کی بشاشت اور کشادگی نیک لوگوں کے نزدیک پسندیدہ ہے، جب کہ فاسق وفاجر اس سے دور بھاگتا ہے۔

☆ خوش کلام بنو تب تم لوگوں کی نظر میں اس شخص سے بھی زیادہ محبوب ہو جاؤ گے جو ہر وقت ان کو داد و دہش کرتا رہتا ہو۔

☆ نرم خوئی دانائی کی جڑ ہے، جو بوؤ گے وہی کاٹو گے۔

آدابِ گفتگو

☆ موقع سے بولو اور مناسب گفتگو کے لئے لب کشائی کرو۔

☆ اپنی زبان کو ہمیشہ قابو میں رکھو۔

☆ بات ہمیشہ دلیل کے ساتھ ہونی چاہئے۔

☆ بے ہودہ گوئی سے پرہیز کرو۔

☆ ہنسانے والی باتوں سے باز رہو۔

☆ جو بات کہو وہ نپی تلی اور پُر از دلیل ہو۔

☆ کسی کے سامنے اپنی یا اپنے گھر والوں کی تعریف مت کرو۔

☆ میں نے بولنے پر بارہا افسوس کیا مگر خاموش رہنے پر کبھی افسوس نہیں ہوا۔

☆ تو نہ اتنا شیریں بن کہ نگل لیا جائے اور نہ ہی اتنا تلخ کہ تھوک دیا جائے۔

☆ زبان کی حفاظت کرنا چاہئے۔

☆ جو شخص کسی ایسے آدمی سے گفتگو کرے جو اس کی بات سننا ہی ناپسند کرتا ہو تو اس شخص کی مثال اس انسان کی مانند ہے جو اہل قبور کو کھانا پیش کرے۔

☆ جو بات کسی سے کہو اس پر خود بھی عمل کرو۔

☆ حکمت و دانائی کی بات احمقوں سے نہ کر کہ وہ تیری بات کو جھوٹ سمجھیں، عقل مندوں کے پاس فضول اور لایعنی گفتگو نہ کر کہ وہ کہیں تجھ سے ناراض نہ ہو جائیں۔

☆ جس بات کو تو نہیں جانتا منہ سے نہ کہو اور جو جانتا ہے مستحق سے بتانے میں دریغ نہ کر۔

☆ بات کو سننے والے کی سمجھ کے مطابق کرنی چاہئے۔

☆ کہی ہوئی بات کو نہ دہرائیں۔

☆ غصے میں سوچ سمجھ کر بات کرنا چاہئے۔

☆ دشمن سے پوشیدہ رکھنے والی بات دوست سے بھی پوشیدہ رکھو۔

جوانی

☆ جوانی میں ایسے کام کرو جو دین اور دنیا دونوں میں مفید ثابت ہوں۔

☆ عہد جوانی کو غنیمت سمجھو۔

نعمت

☆ جس نعمت میں کفران ہے اس کو بقا نہیں ہے اور جس نعمت میں شکر ہے اس کو زوال نہیں ہے۔

بدگمانی سے بچو

☆ بدگمانی کو اپنے اوپر غالب مت کر، کہ تجھے دنیا میں کوئی ہمدرد نہ مل سکے۔

خلقت

☆ ہر قسم اور ہر طبقہ کے لوگوں کو پہچانو اور ان کے ساتھ مناسب برتاؤ کرو۔

☆ ہر شخص کے حق کو پہچانو۔

☆ ہر شخص کی مناسبت سے اس کا کام اور اس کی خدمت کرو۔

☆ قوم وملت اور جماعت کے ساتھ میل جول رکھو۔

☆ جو اپنے لئے پسند نہ کرو اسے دوسروں کے لئے بھی پسند نہ کرو۔

☆ لوگوں کے سامنے انگڑائی نہ لو۔

☆ کسی کو لوگوں کے سامنے شرمندہ نہ کرو۔

☆ بے خطا اور بے گناہ کو خطاوار اور گناہگار نہ ٹھہراؤ۔

☆ اصلاح پسند اور عقل مند لوگوں سے مشاورت کرو۔

☆ ہنرمند اور ہوشیار لوگوں سے میل جول رکھو۔

☆ احمقوں سے دور رہو۔

☆ عام لوگوں کو اپنے سے گستاخ نہ ہونے دو۔

☆ حضرت لقمانؑ نے ایک شخص سے جو اسے دیکھ رہا تھا کہا اگر تم ایک موٹے ہونٹ والے شخص کو دیکھو گے تو اس کے ہونٹوں سے نرم اور باریک گفتگو سنو گے اگر تو سیاہ فام کو دیکھے گا تو اس سے سفید باتیں سنے گا۔

☆ کسی نے حضرت لقمانؑ سے پوچھا تم نے ادب کس سے سیکھا؟ انہوں نے کہا بے ادبوں سے۔ پوچھا: کس طرح؟ کہا: جن کاموں سے بے ادب لوگوں کے سامنے ذلیل ہوتے ہیں میں ان کاموں کو نہیں کرتا تھا۔

☆ جو شخص اپنی ذات سے زیادہ دوسروں کا خیال رکھتا ہے اور ان کے ساتھ انصاف کا معاملہ کرتا ہے، اللہ اس کی عزت میں اضافہ کرتا ہے۔

☆ اگر تو یہ چاہتا ہے کہ دنیا کی دولت تیرے لئے جمع ہو جائے تو تجھے لوگوں سے اپنی امیدیں ختم کر دینی چاہئیں۔ انبیاء و صدیقین امیدیں منقطع کر کے اعلیٰ مقام تک پہنچے۔ دنیا کے لئے اپنے آپ کو تکلیف میں نہ ڈالیں۔

☆ مروت اور ادب کے اعتبار سے بہترین شخص وہ ہے کہ جب اسے کوئی ضرورت پڑے تو وہ لوگوں سے دور رہے اور جب لوگوں کو اس کی ضرورت پڑے تو وہ ان کے قریب ہو۔

☆ آسائش خلق میں کوشش کر اور خلق سے مت ڈر اور اپنی جان کو مصیبت و مشقت کا عادی بنا۔

☆ نیکی کر اور مخلوق کو طریقہ نیکی سکھلا، بدی سے دور رہ اور خلق کو بھی بدی سے دور رکھنے کی کوشش کر۔

☆ بدخلقی، بے صبری اور اکتاہٹ سے بچ کہ ان خصلتوں کے ساتھ تیرے ساتھ کوئی چلنے کو آمادہ نہ ہوگا اور لوگ تجھ سے پہلو تہی کریں گے۔

☆ طمع، بدخلقی اور لوگوں سے ضروریات پورا کرنے کی کثرت احمق ہونے کی علامتوں میں سے ہے۔

☆ عام لوگوں کو گستاخ نہ بنائیں۔

☆ جو لوگ تیری معذرت قبول کرنے کے لئے آمادہ نہیں تو ان کے پاس معذرت نہ کر اور جو تیری ضروریات کی تکمیل پسند نہیں کرتے ان سے معاونت طلب نہ کر۔

☆ سست آدمی سے دور رہیں۔

☆ جو لوگوں کی تکالیف برداشت کرنے میں صبر و ثبات کا مظاہرہ کرے وہ ان کی سرداری حاصل کر لیتا ہے۔

☆ بد نفسوں سے وفا کی امید نہ رکھیں۔

☆ جو لوگ تجھے دھوکہ دیں ان سے مدد طلب نہ کر۔

☆ ہر ایک کی عزت کا نگہبان رہنا چاہئے۔

☆ انسان کی قدر پہچانو۔

☆ نیک لوگوں کو برے ناموں سے یاد نہیں کرنا چاہئے۔

☆ ہر ایک کا حق پہچانو۔

☆ لوگوں کے سامنے دانتوں کا خلال نہ کرو۔

☆ نادان اور احمق شخص سے دور رہو۔

☆ جو شخص خود کو نہیں پہچانتا تم اسے پہچانو۔

☆ جماعت کا ساتھ دینا چاہئے۔

☆ لوگوں کی باتوں میں دخل اندازی نہیں کرنی چاہئے۔

☆ ہر شخص کے ساتھ اس کے مرتبہ کے مطابق بات کرنی چاہئے۔

☆ دوسروں کے ساتھ ایسا سلوک مت کرو کہ خود کو ذلیل و خوار کر بیٹھو۔

☆ جس چیز کو آپ اپنے لئے پسند نہیں کرتے دوسروں کے لئے بھی پسند نہ کرو۔

☆ کسی کے متعلق خیر خواہی کے علاوہ کچھ نہیں سوچنا چاہئے۔

☆ دوسروں کی چیز پر دل نہ لگائیں۔

راز

☆ اپنا راز کسی سے نہ کہو (معاون الجواہر)

☆ دن میں چوکنے ہو کر بات کیا کرو۔

☆ اپنے راز کی خود حفاظت کرو۔

☆ رات کے وقت آہستگی اور نرمی سے بات کرنی چاہئے۔

معرفت

☆ حضرت لقمانؑ نے کہا خلاصۂ معرفت اور روح حکمت یہ ہے کہ انسان زندگی کے ان معاملات کے متعلق زحمت اٹھاتا ہے جن کا انجام خالق کائنات کے ذمہ ہے اور وہ اعمال جن کا انجام دینا اس کے ذمے ہے، ان میں سستی اور تغافل سے کام نہیں لیتا۔

دشمن

☆ رات میں آہستہ آہستہ باتیں کرو تاکہ کوئی تمہارا دشمن تمہاری بات سن کر تمہیں نقصان نہ پہنچائے۔

☆ دوست اور دشمن دونوں سے خندہ پیشانی کے ساتھ رہو۔

☆ مرد کامل تو وہی ہے جو دشمن کو دوست بنا سکے لیکن اگر بوجہ خاص تیری دسترس سے باہر ہو تو بحالت مخاصمت فرط غضب سے حذر کہ کہ تیرا غضب (غصہ) تیرے لئے دشمن سے زیادہ دشمن ہے۔

☆ دشمن تین ہیں:

(۱) تیرا دشمن (۲) تیرے دوست کا دشمن (۳) تیرے دشمن کا دوست۔

☆ اپنے دشمن سے بچ کر رہ اور اپنے دوست کے بارے میں احتیاط برت۔

☆ گزری ہوئی لڑائی کو کبھی یاد نہ کر۔

☆ جہاں تک ہو سکے لڑائی اور دشمنی کو مول نہ لو۔

☆ اپنے لئے دوسروں کی دشمنی مول نہ لو۔

☆ لڑائی اور فساد سے دور رہو۔

دوستی

دوستوں کو مصیبت کے وقت آزماؤ۔

☆ دوستوں کا امتحان فائدہ اور نقصان دونوں حالتوں میں کرو۔

☆ اپنے صحیح دوستوں کو دل سے دوست رکھو۔

☆ اے بیٹے! اگر کسی کو دوست بنانا چاہتا ہے تو دوست بنانے سے قبل اسے غصہ دلا اور اگر وہ غصہ میں اعتدال کا رویہ اختیار کرے تو پھر اسے دوست بنا ورنہ دوستی سے گریز کر۔

☆ یاروں اور دوستوں کو ہمیشہ عزیز رکھنا۔

☆ جاہل سے دوستی نہ کرو یہ سمجھنے لگے گا کہ تجھے اس کی احمقانہ جاہلانہ باتیں پسند ہیں اور دانا انسان کی ناراضگی کو معمولی نہ سمجھ کہ کہیں وہ تجھ سے جدائی کا راستہ اختیار کر لے۔

☆ اپنے اور اپنے والد کے دوست کا ہمیشہ احترام کرنا۔

☆ نیکوکاروں کا خادم بن جا لیکن شریروں کا دوست نہ بن۔

☆ مصیبت کے وقت اپنے دوست کو آزماؤ۔

☆ دانا اور زیرک دوست کا انتخاب بہترین انتخاب ہے۔

☆ نفع و نقصان میں دوست و دشمن کی آزمائش کرو۔

☆ برے آدمی کو رفیق نہ بنائیں۔

اتفاق

☆ لوہے کا ایک کلہاڑا لکڑی کے جنگل سے ایک چھلکا نہیں اتار سکتا جب تک اس کے ساتھ لکڑی کا دستہ شامل نہ ہو۔

مومن کی خصوصیت

☆ مومن باتیں کم کرتا ہے اور عمل زیادہ، جب کہ منافق کا معاملہ اس کے برعکس ہوتا ہے۔

بری عورت

☆ نافہم عورتوں پر بھروسہ نہ کرو۔

☆ عورتوں اور بچوں سے راز نہ کہو اور کسی چیز میں طمع اور لالچ نہ کرو۔

☆ بری اور شریر عورتوں سے خدا تعالیٰ کی پناہ میں رہ اور نامحرم عورتوں سے بھی پرہیز کرو، ان کی طرف میلان کا نتیجہ شر ہی شر ہے۔

بچوں کی تربیت

☆ اپنے بچوں کو تیراندازی اور سواری کی مشق کراؤ۔

☆ اپنی اولاد کو علم و ادب سکھاؤ۔

☆ استاد کو بہترین باپ سمجھو۔

☆ اگر تو بچپن میں ادب سیکھے گا تو بڑے ہو کر تجھے اس کا فائدہ

ہوگا۔

☆ بیٹے کو علم وادب سکھانا ضروری ہے۔

☆ اپنی اولاد کی ہر خواہش پوری نہ کرو۔

صابر

دریافت کیا گیا سب سے زیادہ صابر کون ہوسکتا ہے؟

فرمایا: جس صبر کے پیچھے ایذا نہ ہو۔

علم اور اہل علم

☆ جو نہ جانتے ہو اس میں رہبری کی کوشش نہ کرو۔

☆ اہل علم کی مجلس کو اپنے لئے لازم کرلے اور تو ان کے ساتھ وابستہ ہو جا تو ان سے بحث ومباحثہ نہ کر، وگرنہ وہ تجھے علم کے حصول سے محروم رکھیں گے۔ مجلس علمی ختم ہونے پر سوال کر اور سوال میں نرمی اختیار کر، تو اہل علم کو پریشان نہ کر کہ کہیں وہ تجھے (علم سے محروم کر کے) رنجیدہ نہ بنادیں۔

☆ کسی نے حضرت لقمانؑ سے دریافت کیا کہ سب سے بڑا عالم کون ہے؟ جواب دیا: جو دوسروں کے علم کے ذریعے اپنے علم میں اضافہ کرتا ہے۔

☆ لکھے پڑھے بغیر استادی نہ دکھائیں۔

کمینہ آدمی

☆ کمینے آدمی کسے کسی چیز کا مطالبہ نہ کر کیوں کہ اگر اس نے تیرے مطالبہ کو رد کردیا تو یہ تیرے لئے عیب ہوگا اور اگر اس نے ضرورت پوری کردی تو وہ تجھ پر احسان جتائے گا۔

سوچ بچار

☆ اپنے کاموں کو سوچ سمجھ کر کرو۔

غنی

☆ کسی نے سوال کیا کہ سب سے بہتر آدمی کون ہوسکتا ہے؟ فرمایا: غنی۔ سائل نے وضاحت طلب کی کہ آیا غنی سے مال دار آدمی مراد ہے؟ جواب دیا: نہیں۔ بلکہ غنی وہ ہے جو اپنے اندر خیر کو تلاش کرے تو موجود پائے ورنہ خود کو دوسروں سے بے نیاز کرلے (یعنی الگ ہوجائے)

آدابِ سفر

☆ سفر میں اپنی سواری پر اعتماد نہ کر، جب منزل قریب آجائے تو اپنی سواری سے اتر جا۔ شب کے آغاز میں سفر نہ کر، سفر میں اپنے ساتھ اپنی تلوار، جوتی، عمامہ، کپڑے، پانی، سوئی، دھاگہ اور چھینی وغیرہ رکھ۔ اپنے ہم سفر کا ہمدم اور ساتھی بن جا سوائے اس صورت کے کہ جب وہ کوئی گناہ کا کام کرے۔

☆ ننگے خچر پر سواری کرنے سے پرہیز کرنا چاہئے۔

معاشیات

☆ سخاوت کی عادت ڈالو۔

☆ خرچ میں آمدنی کا لحاظ رکھو۔

☆ اپنے مال کو چھپاؤ اور اسے دشمن کے سامنے نہ لاؤ۔

☆ حضرت لقمانؑ نے اپنے بیٹے سے کہا: اے میرے بیٹے! میں نے لوہا اور پتھر سب اٹھائے ہیں لیکن قرض سے زیادہ بوجھل کوئی چیز نہیں پائی۔ میں نے پاکیزہ چیزیں کھائی ہیں اور اچھے حالات بھی دیکھے ہیں لیکن عافیت (آزمائش سے دوری) سے زیادہ لذیذ چیز نہیں پائی اور لوگوں کی طرف اپنی ضرورتیں لے جانے سے زیادہ تلخ کسی چیز کو نہیں پایا۔

☆ میانہ روی اختیار کر، فضول خرچ نہ بن، نہ ہی مال کو روک کر (جمع کر کے) (کنجوس بن اور نہ ہی اتنا دے کہ فضول خرچی کی حد تک پہنچ جائے۔

☆ کسی کے مال پر طمع نہ کرنا، مال مل جائے تو اس کو رد نہ کرنا اور اگر میسر آجائے تو اسے جمع نہ کرنا۔

اصول، رسائی در بادشاہ

☆ جب بادشاہ کے سامنے کوئی ضرورت پیش کرنے کا موقع آئے تو اس ضرورت کے پوری کروانے پر اصرار نہ کر، نیز اس کے سامنے اپنی غرض اور حاجت اس وقت بیان کر جب وہ خوش ہو۔

رزق

☆ دنیا کے تھوڑے مال پر راضی رہ، رزق مقدر پر قناعت کر اور دوسروں کی اور روزی پر آنکھ مت رکھ، اس طرح تو رنجش نفس سے سلامت رہے گا۔

اخلاق و معاشرت

☆ جب گھر میں داخل ہو تو آنکھ اور زبان پر قابو رکھ۔
☆ آستین سے رینٹ (ناک) صاف نہیں کرنی چاہئے۔
☆ مہمان کی حیثیت کے مطابق اس کی ضرور خدمت کر۔
☆ گھٹنوں پر سر نہیں رکھنا چاہئے۔
☆ گزری ہوئی کشیدگی کو تازگی نہ بخشو۔
☆ زمین کی طرف نگاہ رکھنا، دائیں بائیں نہ دیکھنا۔
☆ ہر شخص اپنے معاملات کو بہتر جانتا ہے۔
☆ مست اور دیوانہ سے بات نہ کرنا۔
☆ سوراخ میں انگلی نہ ڈالنا۔
☆ بے کاروں اور لچے لفنگوں کے ساتھ نہ بیٹھنا۔
☆ نفع و نقصان کی خاطر اپنی آبرو برباد نہ کرنا۔
☆ جماہی لیتے وقت منہ پر ہاتھ رکھنا۔
☆ بیہودہ گو اور متکبر نہ بننا۔
☆ ناک میں انگلی نہ ڈالنا۔
☆ ہمیشہ عاجزی کو اختیار کرنا۔
☆ آنکھوں اور ابرؤوں سے اشارے نہ کرنا۔
☆ خود کو عورتوں کی طرح آراستہ نہ کرنا۔
☆ سورج نکلنے کے وقت سونا نہیں چاہئے۔
☆ اپنی طاقت کو نہ آزماتے پھرو۔

صفائی

☆ اپنے کپڑوں کو پاک و پاکیزہ رکھو۔
☆ جسم اور لباس کو پاک رکھا جائے۔

صحت

☆ سب سے بڑی دولت صحت ہے اور سب سے بڑی نعمت خوش رہنا ہے۔

اعتدال پسندی

☆ ہر کام میں میانہ روی اختیار کرو۔
☆ پانی میسر ہو تو روز نہانا۔

رشتہ داری

☆ عزیزوں سے عزیز داری کے برتاؤ میں بڑھ چڑھ کر رہنا۔
☆ ماں باپ کے وجود کو غنیمت اور نعمت جانو۔
☆ رشتہ داروں سے رشتہ داری برقرار رکھنا۔

مشورہ

☆ مشورہ صرف علمائے حق سے ہی لینا چاہئے۔

حاکمیت

☆ اگر حاکموں سے سخت بات سنی تو ماتحتوں پر سخت لہجہ نہ اختیار کر۔

کھانے پینے کے آداب

☆ اگر معدہ کھانے سے بھر جائے تو دماغ سو جاتا ہے، بے زبان اعضائے جسمانی خدا کی عبادت و ریاضت سے قاصر ہو جاتے ہیں۔
☆ تیرے دستر خوان پر ہمیشہ نیکوکاروں کا اجتماع رہے تو بہتر ہے۔
☆ اپنی غذا دوسروں کے دستر خوان پر کھانے کی لالچ نہ کرنا۔

کام کی لگن

☆ نہ کئے ہوئے کام کو کیا ہوا نہ سمجھنا۔
☆ آج کا کام کل پر نہ ڈالو۔
☆ اگر کوئی کام کسی کے سپرد کرنا ضروری ہو تو دانا کے سپرد کر، اگر دانا میسر نہ ہو تو خود کر، ورنہ ترک کردے۔
☆ جو بوئے گا وہی کاٹے گا۔

☆ سب کاموں میں میانہ روی اختیار کرنا چاہئے۔
☆ کام کو عقل اور تدبیر سے انجام دینا۔
☆ بے سوچے سمجھے کام شروع نہ کرنا۔
☆ کام میں عجلت نہ کرنا۔

گناہ

☆ لقمان علیہ السلام نے کہا مدتوں گناہ کی زندگی گزارنے سے زندہ نہ رہنا بہتر ہے۔
☆ تین لوگ ایسے ہیں جن کو عامۃ الناس کسی گناہ کے مرتکب نہ ہونے کے باوجود پسند نہیں کرتے اور وہ ہیں لالچی، متکبر اور بہت زیادہ کھانے والا۔

برائی

☆ اے بیٹے! جو کہتا ہے وہ جھوٹ بولتا ہے کہ برائی برائی کو ختم کرتی ہے، اگر وہ اپنے اس قول میں سچا ہے تو وہ دو مقامات پر آگ جلا کر دیکھے کہ آیا یک جگہ کی دوسری جگہ لگی آگ کو بجھانے میں کس قدر مدد کرتی ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ خیر اور بھلائی برائی کو ختم کرسکتی ہے۔ بالکل اسی طرح جس طرح پانی سے آگ بجھ جاتی ہے۔
☆ ہمیشہ شر سے دور رہو، شر تم سے دور رہے گا اس لئے کہ شر سے ہی شر پیدا ہوتا ہے۔
☆ بدترین انسان وہ ہے جو اس کی پرواہ نہ کرے کہ لوگ اس کو برائی کرتا دیکھ کر برا سمجھیں۔
☆ مُر وں کو کبھی برائی سے یاد نہ کرنا۔

نیکی

☆ لوگوں کو نیکی کا حکم دیتے وقت اپنے آپ کو نہ بھلا دینا۔ اگر تو نے ایسا کیا تو تیری مثال اس چراغ کی سی ہوگی جو لوگوں کو تو روشنی فراہم کرتا ہے اور خود جلتا ہے۔ چھوٹے کاموں کو حقیر نہ سمجھ کیوں کہ چھوٹے (نیک) کام ہی بڑے (نیک) کام کرنے کے باعث بنتے ہیں۔
☆ نیکی اس سے کر جو نیکی کا اہل ہو اور تو ایسے شخص سے نیکی نہ کر جو اس کا اہل نہیں ورنہ تو دنیا میں نقصان اٹھائے گا اور آخرت میں ثواب سے محروم رہے گا۔
☆ اچھے کاموں میں پوری سعی کرو۔
☆ دوسروں کے ساتھ کی ہوئی نیکی کو بھول جانا چاہئے۔ (یعنی نیکی کر دریا میں ڈال)
☆ تو رحم کر، تجھ پر رحم کیا جائے گا۔
☆ جو بھلائی کرے گا وہ بھلائی پائے گا۔

حاجت مند

☆ کسی حاجت مند کو ناامید نہ کرو۔

نصیحت

☆ جو نصیحت دوسروں کو کی جائے پہلے اس پر خود عمل کرنا چاہئے۔

بزرگوں سے حسن سلوک

☆ بزرگوں سے بہت زیادہ بات نہ کرو (لمبی بات نہ کرو)
☆ اپنے سے بڑوں کے ساتھ مزاح اور خوش طبعی نہ کرو۔
☆ بزرگوں کے آگے مت چلو۔
☆ اپنے سے بڑے کے ساتھ مذاق نہ کرنا۔

حاسد کی تین علامتیں

☆ حضرت لقمان نے اپنے بیٹے سے فرمایا: حاسد کی تین علامتیں ہیں: (۱) پیٹھ پیچھے لوگوں کی غیبت کرتا ہے۔
(۲) ان کے سامنے چاپلوسی کرتا ہے (یعنی خوشامد کرتا ہے)
(۳) دوسروں کی مصیبت پر خوش ہوتا ہے۔

دل، گلا اور زبان کی حفاظت

حکیم لقمان نے فرمایا:
☆ اگر نماز پڑھو تو دل سے پڑھا کرو۔
☆ اگر کھانا کھاؤ تو گلے کا خیال رکھو۔
☆ اگر کسی دوسرے کے گھر ہو تو آنکھ کی حفاظت کرو۔
☆ اگر ایسے بندے کی بات کرو جو موجود نہیں تو زبان پر کنٹرول رکھو۔

غصہ وغضب

☆ غیض وغضب سے بچو، اس لئے کہ شدت غضب دانا کے قلب کو مردود بنادیتا ہے۔

کوشش

☆ اس دنیا میں ایسے کوشش کرو جیسے یہاں مہمان ہو اور آخرت کے لئے ایسے کوشش کرو جیسے کل مرجانا ہے۔

☆ کارخیر کے لئے کوشش کرنا چاہئے۔

عقل کی تعلیم

☆ میں نے عقل بے وقوفوں سے سیکھی، جن کاموں سے وہ گھاٹا اٹھاتے ہیں میں ان سے پرہیز کرتا رہا۔

☆ عاقل کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے اہل خانہ میں لڑکے کی طرح ہو لیکن جب قوم میں ہو تو پھر مرد کی طرح ہو۔

☆ عقل ادب کے ساتھ ایسی ہے جیسا کہ درخت ثمردار اور عقل بے ادب کے ساتھ ایسی ہے جیسا کہ درخت بے ثمر۔

عقل مند کے لئے مشکل وقت

☆ عقل مند کے لئے وہ وقت سخت مشکل ہوتا ہے جب کسی بات کا اظہار واخفاء میں خرابی پیدا ہونے کا خوف ہو۔

محتاجی

☆ کوئی کام نہ کرنا محتاجی لاتا ہے اور محتاجی دین کو تنگ، عقل کو ضعیف بناتی ہے اور مروت کو زائل کرتی ہے۔

☆ حاجت مند کو ناامید نہیں کرنا چاہئے۔

عہد شکنی

☆ عہد شکنوں اور جھوٹوں پر کبھی اعتماد نہ کرو۔

خوشامد سے بچو

☆ اگر لوگ تجھے اس صفت کے ساتھ موصوف بتلائیں جو کہ تیری ذات میں نہ ہو تو ان کی تعریف سے مغرور مت ہوجانا، کیوں کہ جاہلوں کے کہنے سے ٹھیکری سونا نہیں بن جاتی۔

امانت

☆ اللہ جب کسی کو امانت دار بنائے تو امین کا فرض ہے کہ اس امانت کی حفاظت کرے۔

☆ امانت دار بن جا، غنی ہوجائے گا۔

☆ امانت کی حفاظت کر۔

مہمان داری

☆ مہمان کی ہمیشہ مناسب خدمت کرنا چاہئے۔

☆ مہمان کے سامنے کسی پر خفا نہیں ہونا چاہئے۔

☆ مہمان کو کام پر نہیں لگانا چاہئے۔

☆ جھوٹ سے اجتناب کر کہ اس سے دین میں فساد پیدا ہوتا ہے اور لوگوں کے نزدیک تیرا ادب ولحاظ کم ہوجاتا ہے، علاوہ ازیں جھوٹ تیری حیا، عزت وشرافت اور سچائی کی چمک کو ختم اور تجھے ذلیل کر دیتا ہے۔ لہٰذا جب تو لوگوں سے بات کرتا ہے تو نہ اسے وہ سنتے ہیں اور نہ ہی اسے سچ سمجھتے ہیں۔ بیٹے ایسی زندگی کا کوئی مزہ نہیں۔

سچ

☆ حضرت لقمان علیہ السلام ایک دن اپنے شاگردوں اور دوستوں کو حکمت اور دانائی کا درس دے رہے تھے۔ سب لوگ ان کے درس کو بہت غور سے سن رہے تھے کہ ایک شخص کا اس طرف سے گزر ہوا، ان کی آوازیں اُس کے کان میں پڑیں تو اس نے چونک کر ان کی جانب دیکھا، اس لئے کہ آواز جانی پہچانی تھی۔ وہ کافی دیر تک کھڑا ان کے چہرے کو غور سے دیکھتا رہا۔ آخر جب وہ درس سے فارغ ہوئے تو وہ آگے بڑھا اور بولا: ''میں فلاں مقام پر کسی زمانے میں بکریاں چرایا کرتا تھا، بکریاں چرانے والا میرا ایک ساتھی تھا اس شخص کی صورت اور آواز بالکل آپ جیسی تھی۔''

حضرت لقمان بولے: ''ہاں مجھے یاد ہے میں وہی ہوں۔''

اس شخص نے حیران ہو کر پوچھا: ''آپ کو یہ مرتبہ کس طرح حاصل ہوا؟''

جواب میں حضرت لقمان بولے: "صرف دو باتوں سے ایک سچ بولنا اور دوسرا بغیر ضرورت کے بات نہ کرنا۔"

آداب مجلس

☆ جب کسی مجلس میں داخل ہوں تو اول سلام کرو، پھر ایک جانب بیٹھ جاؤ اور جب تک اہل مجلس کی گفتگو نہ سن لو خود گفتگو شروع نہ کرو، پس اگر وہ خدا کے ذکر میں مشغول ہوں تو تم بھی اس میں اپنا حصہ لے لو اور اگر وہ فضولیات میں مشغول ہوں تو وہاں سے علیحدہ ہو جاؤ اور دوسری کسی عمدہ مجلس کو حاصل کرو۔

☆ مجلس میں ہمارا فعل ایسا ہونا چاہئے جس سے حاضرین کی عزت کے آثار نمودار ہوں۔

تقویٰ

☆ اللہ سے تقویٰ اختیار کرو اور اس میں ریا کاری کا پہلو نہ ہو کہ اس وجہ سے لوگ تیری عزت کریں اور دل حقیقتاً گناہ گر ہو اور تقویٰ سے خالی ہو۔

☆ اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور ریا کاری سے خدا کے ڈر کا مظاہرہ نہ کرو، کہ لوگ اس وجہ سے تیری عزت کریں اور تیرا دل حقیقتاً گناہ گار ہو۔

احسان

☆ جب تم کسی شخص پر احسان کرو تو اسے بھول جاؤ۔

عیب کا صحیح مطلب

☆ خود اپنا عیب نہ دیکھنا زیادہ نقصان دہ (عیب) ہے۔

زندگی کیسے گزاریں

☆ زندگی خدا کے ساتھ صدق و اخلاص سے، نفس کے ساتھ جبر سے، عوام کے ساتھ انصاف سے، بڑوں کے ساتھ خدمت سے، چھوٹوں کے ساتھ شفقت سے، درویشوں کے ساتھ سخاوت سے، دوستوں کے ساتھ نصیحت سے، دشمنوں کے ساتھ علم سے، جاہلوں کے ساتھ خاموشی سے اور عالموں کے ساتھ تواضع سے گزارنا۔

☆ فیاضی کو عادت کے طور پر اپنانا چاہئے۔

جاہل اور جہالت

☆ جاہلوں کی صحبت سے پرہیز رکھ، ایسا نہ ہو کہ تجھے اپنے جیسا بنا لیں۔

☆ جاہل سے دوستی نہ کر کہ وہ یہ سمجھنے لگیں کہ تجھ کو اس کی جاہلانہ باتیں پسند ہیں۔

دانا اور دانائی

☆ دانا آدمی اپنی دانائی و حکمت کی وجہ سے ہدایت سے بے نیاز ہوتا ہے۔

☆ کھانے سے بھوکا اور حکمت سے سیر رہ۔

☆ حکمت و دانائی مفلس کو بادشاہ بنا دیتی ہے۔

☆ دانا کے غصے کو بے پروائی میں نہ ٹال کہ کہیں وہ تجھ سے جدائی نہ اختیار کر لے۔

☆ داناؤں کی زبان میں خدا کی طاقت ہے، ان میں سے کوئی کچھ نہیں بولتا، مگر یہ کہ اس بات کو اللہ اسی طرح کرنا چاہتا ہے۔

☆ حکمت و دانائی ایسی چیز ہے جس نے مسکین کو تخت شاہی پر لا بٹھایا۔

☆ عقل مند کی بات کو اللہ کو تائید حاصل ہوتی ہے۔ اللہ اگر کوئی کام کرنا چاہتا ہے تو دانا آدمی بولتا ہے۔

☆ نرم خوئی دانائی کی جڑ ہے۔

☆ مشورہ ہمیشہ مصلح اور دانا شخص سے کرنا چاہئے۔

☆☆☆☆☆

اگر آپ تقدیر و تدبیر پر یقین رکھتے ہیں تو

اپنا روحانی زائچہ بنوایئے

یہ زائچہ زندگی کے ہر موڑ پر آپ کے لئے انشاء اللہ رہنما و مشیر ثابت ہوگا

اس کی مدد سے آپ بے شمار حادثات، ناگہانی آفتوں اور کاروباری نقصانات سے محفوظ رہیں گے اور انشاء اللہ آپ کا ہر قدم ترقی کی طرف اٹھے گا۔

- آپ کا مزاج کیا ہے؟
- آپ کا مفرد عدد کیا ہے؟
- آپ کا مرکب عدد کیا ہے؟
- آپ کے لئے کون ساعدد لکی ہے؟
- آپ کے لئے نقصان دہ اعداد کون سے ہیں؟
- آپ کو مصائب سے نجات دلانے والے صدقات؟
- آپ کے لئے کون سی تاریخیں مبارک ہیں؟
- آپ کے لئے کون سادن اہم ہے؟
- آپ کو کون سے رنگ اور پتھر راس آئیں گے؟
- آپ پر کون سی بیماریاں حملہ آور ہوسکتی ہیں؟
- آپ کے لئے موزوں تسبیحات؟
- آپ کا اسم اعظم کیا ہے؟ (وغیرہ)

اللہ کی بنائی ہوئی اسباب سے بھری اس دنیا میں اللہ ہی کے پیدا کردہ اسباب کو ملحوظ رکھ کر اپنے قدم اٹھایئے ——

پھر دیکھئے کہ تدبیر اور تقدیر کس طرح گلے ملتی ہیں؟ **ہدیہ -/600 روپے**

خواہش مند حضرات اپنا نام والدہ کا نام اگر شادی ہوگئی ہو تو بیوی کا نام، تاریخ پیدائش یاد ہو تو وقت پیدائش، یوم پیدائش ورنہ اپنی عمر لکھیں۔

طلب کرنے پر آپ کا **شخصیت نامہ** بھی بھیجا جاتا ہے، جس میں آپ کے تعمیری اور تخریبی اوصاف کی تفصیل ہوتی ہے، اس کو پڑھ کر آپ اپنی خوبیوں اور کمزوریوں سے واقف ہوکر اپنی اصلاح کر سکتے ہیں۔ ہدیہ -/400 روپے

ہدیہ پیشگی آنا ضروری ہے — **خواہش مند حضرات خط و کتابت کریں**

اعلان کنندہ: ہاشمی روحانی مرکز محلّہ ابوالمعالی دیوبند 247554 فون نمبر 01336-224455

قسط نمبر: ۶

اللہ کے نیک بندے

از قلم: آصف خان

یہ سوچتے سوچتے بہت دیر گزر گئی مگر حضرت جنید بغدادیؒ کو کسی کروٹ چین نہیں آتا تھا، پھر یہ اضطراب وحشت میں تبدیل ہوگیا اور حضرت جنید بغدادیؒ گھر کا دروازہ کھول کر باہر نکل آئے اور کھلی فضا میں ٹہلنے لگے، ابھی تھوڑی ہی دیر گئے ہوں گے کہ آپ نے ایک شخص کو دیکھا جو بیچ راستے میں چادر اوڑھے ہوئے لیٹا تھا۔ حضرت جنید بغدادیؒ کو بڑی حیرت ہوئی کہ یہ کون شخص ہے جو رات کے پچھلے پہر اس طرح سر راہ سو رہا ہے آپ آہستہ آہستہ قدموں سے آگے بڑھے تاکہ سونے والے کی نیند میں خلل واقع نہ ہو۔ حضرت جنید بغدادیؒ دبے پاؤں گزر جانا چاہتے تھے مگر جب آپ اس شخص کے قریب پہنچے تو وہ یکایک اٹھ کر بیٹھ گیا۔ حضرت جنید بغدادیؒ کو اس شخص کے اس طرح بیدار ہوجانے پر بڑی حیرت ہوئی۔

پھر وہ آپ کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔ ''ابوالقاسم! آپ نے آنے میں اتنی دیر کی؟''

حضرت جنید بغدادیؒ فرماتے ہیں کہ اس شخص کی بات سن کر مجھ پر رعب ساطاری ہوگیا، پھر میں نے ذرا سنبھل کر اسے جواب دیا۔ ''مجھے کیا خبر تھی کہ آپ میرا انتظار کر رہے ہیں۔ پھر یہ کہ آپ سے کوئی وعدہ تو نہیں تھا کہ جس کی پابندی مجھ پر فرض ہوتی۔''

اس شخص نے کہا۔ ''ابوالقاسم! آپ سچ فرماتے ہیں مگر میں نے خداوند ذوالجلال جو دلوں کو حرکت دیتا ہے اور مقلب القلوب ہے، دعا کی تھی کہ آپ کے دل کو حرکت دے کر میری جانب مائل کردے۔''

''بے شک! حق تعالیٰ نے میرے دل کو آپ کی طرف مائل کردیا مگر یہ تو بتائیے کہ آپ مجھ سے کیا چاہتے ہیں؟'' حضرت جنید بغدادیؒ نے فرمایا۔

اس شخص نے کہا۔ ''ابوالقاسم! میں ایک سوال کا جواب چاہتا ہوں۔ یہ سوال کئی دنوں سے پریشان کر رہا ہے۔''

حضرت جنید بغدادیؒ بہت غور سے اس شخص کا سوال سنتے رہے، سوال یہ تھا کہ مرض نفس کب نفس دوا بن جاتا ہے؟

جب وہ شخص اپنی بات مکمل کر چکا تو حضرت جنید بغدادیؒ نے فرمایا۔ ''جب انسان اپنی خواہشات کی مخالفت کرتا ہے تو اس حالت میں نفس کا مرض ہی دوا بن جاتا ہے۔''

حضرت جنید بغدادیؒ کا جواب سنتے ہی اس شخص نے اپنے دل کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ ''میں نے تجھے سات بار یہی جواب دیا مگر تو نے میری بات نہیں مانی، ہر مرتبہ یہی کہتا رہا کہ جب تک جنید نہیں کہیں گے اس وقت تک نہیں مانوں گا، اب تو تو نے سن لیا کہ جنید کیا کہتے ہیں؟'' یہ کہہ کر وہ شخص تیز رفتاری کے ساتھ چلا گیا۔

حضرت جنید بغدادیؒ کچھ دیر تک حیرت وسکوت کے عالم میں کھڑے سوچتے رہے کہ وہ شخص کون تھا اور کہاں سے آیا تھا؟

☆☆☆☆

حضرت جنید بغدادیؒ نے ارادتاً کبھی کسی کرامت کا اظہار نہیں کیا مگر بڑے بڑے مشائخ آپ کے روحانی تصرف کے قائل تھے۔ شیخ خیر نساجؒ حضرت سری سقطیؒ کے مرید تھے اور حضرت جنید بغدادیؒ کے پیر بھائی۔ ان کا بیان ہے کہ وہ ایک دن اپنے گھر میں آرام کر رہے تھے، اچانک انہیں خیال آیا کہ حضرت بغدادیؒ ان کے دروازے پر کھڑے ہیں۔ حضرت شیخ نساجؒ نے دل میں کہا کہ یہ کوئی واہمہ ہوگا، اس وقت شیخ جنیدؒ یہاں کہاں؟ تھوڑی دیر بعد ان کے دل میں پھر وہی خیال آیا کہ شیخ جنید دروازے پر کھڑے ان کا انتظار کر رہے ہیں۔ حضرت خیر نساجؒ نے اپنے ذہن سے اس خیال کو جھٹک دیا اور کسی کام میں مصروف ہوگئے، تھوڑی دیر بعد پھر وہی خیال ابھرا، آخر اپنی خیالی رو سے پریشان ہوکر حضرت خیر نساجؒ نے دروازہ کھولا تو حضرت جنید بغدادیؒ کھڑے تھے۔ شیخ نساجؒ کو دیکھتے ہی حضرت جنید بغدادیؒ نے فرمایا۔

''جب پہلی بار آپ کے ذہن میں خیال آیا تھا تو اسی وقت باہر کیوں نہیں آئے؟''

حضرت شیخ نساجؒ حضرت جنید بغدادیؒ کی اس قوت کشف پر حیران رہ گئے اکثر اپنی مجلس میں کہا کرتے تھے۔ ''دوسرے بزرگوں کو بھی روحانی تصرف حاصل ہے مگر شیخ جنیدؒ کی روحانیت کا عجیب عالم ہے۔''

مولانا جامیؒ نے اپنی شہرۂ آفاق تصنیف ''نفحات الانس'' میں یہ واقعہ تحریر کیا ہے کہ مشہور بزرگ کہمش بن حسین ہمدان میں رہتے تھے اور ابومحمدؒ کے لقب سے مشہور تھے۔ ایک دن رات کے وقت ان کے دروازے پر دستک دی، ابومحمدؒ کہتے ہیں کہ دستک کی آواز سنتے ہی میرے دل میں خیال آیا کہ شیخ جنیدؒ آئے ہوں گے حالانکہ حضرت جنیدؒ اس وقت ہمدان سے بہت دور بغداد میں قیام فرما تھے، پھر جیسے ہی ابومحمدؒ گھر سے باہر آئے حضرت جنید بغدادیؒ کو دروازے پر اپنا منتظر پایا۔

''ابومحمدؒ! میں خاص طور پر تم ہی سے ملنے کے لئے بغداد سے یہاں آیا ہوں۔'' حضرت جنید بغدادیؒ نے فرمایا اور بڑی گرم جوشی کے ساتھ ملے۔ پھر کچھ دیر تک گفتگو کرتے رہے اور اس کے بعد تشریف لے گئے۔

دوسرے دن ابومحمدؒ نے حضرت جنید بغدادیؒ کو بہت تلاش کیا مگر آپ کا کہیں پتہ نہیں تھا، قافلے والوں سے جاکر پوچھا تو ان لوگوں نے بھی اپنی لاعلمی کا اظہار کیا۔

☆☆☆☆

مشہور بزرگ ابوعبداللہ عفیفؒ کہتے ہیں کہ میں حج کے لئے جارہا تھا، روانگی سے پہلے میں نے سوچا تھا کہ شیخ جنیدؒ کی خدمت میں ضرور حاضری دوں گا مگر جب بغداد پہنچا تو اپنی صوفیت اور درویشی کا غرور آڑے آگیا، میں تقریباً چالیس دن تک بغداد میں رہا مگر شیخ جنیدؒ کی خدمت میں حاضر نہ ہوسکا۔ اس دوران میں میرا معمول تھا کہ جب اپنے اوراد وظائف سے فارغ ہوجاتا تو شہر کے باہر جاکر کسی پاک وصاف چشمے سے پینے کے لئے پانی لے آتا۔ ایک دن میں پانی لینے کی غرض سے جنگل میں چلا جارہا تھا کہ ایک ہرن کو دیکھا جو کنوئیں میں منہ ڈال کر پانی پی رہا تھا، پھر جب میں قریب پہنچا تو ہرن بھاگ گیا، میں نے جھانک کر دیکھا تو پانی بہت گہرائی میں تھا، میں نے ڈول ڈالا مگر رسی چھوٹی ہونے کی وجہ سے پانی تک نہ پہنچ سکی، مجھے بڑی حیرت ہوئی کہ آخر وہ ہرن کس طرح اپنی پیاس بجھا رہا تھا، یہ میری آنکھوں کا دھوکا تھا یا پھر ہرن کے لئے کنوئیں کا پانی چھلک اٹھا تھا، میں کچھ دیر تک اس ذہنی کشمکش میں مبتلا رہا، آخر پانی کی تلاش میں آگے بڑھ گیا، اب میرا سفر جاری تھا کہ یکایک ایک صدائے غیبی سنائی دی۔

''وہ تیری آنکھوں کا دھوکا نہیں تھا، ہماری قدرت سے پانی نے یہاں تک جوش مارا کہ ہرن کے ہونٹوں تک پہنچ گیا۔

صدائے غیب سن کر میں نے عرض کیا۔ خداوندا! کیا میرا مرتبہ اس ہرن سے بھی کم ہے؟

میری شکایت کے جواب میں ہاتف غیب نے کہا۔ ''ہم نے تجھے آزمایا مگر تو آزمائش میں پورا نہیں اترا۔''

ابوعبداللہ عفیفؒ کہتے ہیں کہ میں ندامت وشرمساری کے عالم میں آگے بڑھ جانا چاہتا تھا کہ وہی آواز دوبارہ سنائی دی، خیر! وہ وقت تو گزر گیا، دوبارہ کنوئیں پر جاؤ تمہیں پانی مل جائے گا۔

میں تیز قدموں کے ساتھ واپس آیا تو واقعتاً کنواں چھلک رہا تھا، میں اپنا ڈول بھر کر واپس آگیا، پھر جب کھانے کے بعد میں نے پانی پینا چاہا تو وہی صدائے غیب گونجنے لگی۔

''تو نے ابھی تک اس راز کو سمجھنے کی کوشش نہیں کی حالانکہ تجھے اپنی درویشی پر بڑا ناز ہے۔''

یہ آواز سن کر میں لرز گیا۔ ''خداوندا! میں بہت عاجز وکمزور ہوں مجھ پر رحم فرما۔''

میری گریہ وزاری کے جواب میں ہاتف غیب نے کہا۔ ''ہرن بغیر ڈول کے آیا تھا اور تو ساز وسامان کے ساتھ کنوئیں تک پہنچا تھا، اس لئے ہم نے دونوں کے ساتھ مختلف سلوک کیا۔''

ابوعبداللہ عفیفؒ کہتے ہیں کہ اس پانی میں خاص بات یہ تھی کہ میں جب تک بغداد میں مقیم رہا وہ پانی ختم نہیں ہوا، جس قدر پیتا تھا اسی قدر برتن میں موجود پاتا تھا۔

پھر کچھ دن بعد حضرت ابوعبداللہ عفیفؒ حج کے لئے چلے گئے، پھر واپسی میں دوبارہ بغداد آئے مگر حضرت جنید بغدادیؒ کی خدمت میں حاضر نہ ہوسکے، ایک روز نماز جمعہ ادا کرنے کے لئے جامع مسجد پہنچے تو اتفاقاً حضرت جنید بغدادیؒ سے ملاقات ہوگئی، ابوعبداللہ عفیف کو دیکھتے ہی آپ نے فرمایا۔

''ابوعبداللہ! اگر تم صبر کرتے تو خود تمہارے پاؤں کے نیچے چشمہ

جاری ہو جاتا۔ کاش! تم نے ایک گھڑی صبر سے کام لیا ہوتا۔
حضرت جنید بغدادیؒ کی قوت کشف پر ابو عبداللہؒ حیران رہ گئے۔

☆☆☆☆☆

حضرت جنید بغدادیؒ کی عارفانہ شان یہ تھی کہ آپ بڑے بڑے مشائخ کے لئے مرکز قلب ونظر تھے، ایک دن جامع مسجد بغداد میں حاضر تھے کہ ایک اجنبی شخص آیا اور وضو کر کے دو رکعت نماز ادا کرنے لگا۔ حضرت جنید بغدادیؒ نے اس پر ایک نظر ڈالی اور ذکر میں مشغول ہو گئے، پھر وہ شخص نماز پڑھ کے مسجد کے ایک گوشے میں چلا گیا، اتفاق سے حضرت جنیدؒ کی نظر اس طرف اٹھی تو آپ نے دیکھا کہ وہ شخص اشارے سے بلا رہا ہے۔ حضرت جنید بغدادیؒ کسی تأمل کے بغیر اس کے پاس چلے گئے، اس دوران وہ شخص مسجد کے فرش پر لیٹ چکا تھا، جب حضرت جنید بغدادیؒ اس کے قریب آئے تو وہ معذرت خواہانہ لہجے میں بولا۔

''ابوالقاسم! معاف کرنا! میں آپ کے احترام میں اٹھ کر بیٹھ نہیں سکتا، مجبوری ہے۔''

''اس تکلف کی ضرورت نہیں، آپ اپنا کام بتائیے۔''

حضرت جنید بغدادیؒ نے جواباً فرمایا۔

''اللہ جل شانہٗ'' سے ملاقات کا وقت آ گیا ہے۔'' اس شخص نے نہایت پرشوق لہجے میں کہا۔

حضرت جنید بغدادیؒ کو بہت حیرت ہوئی، اس کے چہرے سے بیماری تو کجا نقاہت کے بھی آثار نمایاں نہیں تھے، پھر بھی وہ کہہ رہا تھا کہ اس کا وقت رخصت قریب آ گیا ہے۔ حضرت جنید بغدادیؒ نے اجنبی شخص کی بات سن کر سکوت اختیار کیا، شاید اس لئے کہ کسی انسان کو اپنی موت کا وقت معلوم نہیں ہوگا۔

''ابوالقاسم! جب میں دنیا سے چلا جاؤں اور میری تجہیز وتکفین مکمل ہو جائے تو میرا یہ خرقہ، چادر اور مشکیزہ ایک شخص کے حوالے کر دینا۔'' اجنبی نے کہا۔

''وہ شخص کون ہوگا اور میں اسے کیسے پہچانوں گا؟'' حضرت جنید بغدادیؒ نے فرمایا۔

''اس سلسلہ میں آپ کو فکر مند ہونے کی ضرورت نہیں، وہ خود تمہیں پہچان لے گا۔'' اس شخص نے کہا۔ ''وہ ایک نوجوان مغنی (گانے والا) ہے میری یہ امانت اس کے سپرد کر دینا۔''

''تمہارا خرقہ مغنی کے حوالے کر دوں گ؟'' حضرت جنید بغدادیؒ نے حیران ہو کر پوچھا، آپ کو اس بات پر حیرت تھی کہ نغمہ وموسیقی سے تعلق رکھنے والا شخص خلافت کا حق دار کس طرح ہو سکتا ہے؟

''ابوالقاسم! آپ کو حیران ہونے کی ضرورت نہیں، حق تعالیٰ ہمارے اندازوں سے زیادہ بے نیاز اور رحیم وکریم ہے، اسی نے اس مغنی کو یہ رتبہ عطا فرمایا ہے۔''

ابھی حضرت جنید بغدادیؒ قدرت کے رازوں پر حیران ہو ہی رہے تھے کہ اس شخص نے بہ آواز بلند کلمۂ طیبہ پڑھا اور ہوا کے تیز جھونکے کی طرح دنیا سے رخصت ہو گیا۔

حضرت جنید بغدادیؒ نے دوسرے لوگوں کے ساتھ مل کر اجنبی شخص کی تدفین کی پھر اس کام سے فارغ ہو کر دوبارہ مسجد میں تشریف لائے اور اس شخص کا انتظار کرنے لگے جو مرنے والے کی امانت کا حق دار تھا، ابھی تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ ایک نوجوان مسجد میں داخل ہوا اور حضرت جنید بغدادیؒ کو سلام کر کے کہنے لگا۔

''ابوالقاسم! میری امانت میرے حوالے کیجئے۔'' واضح رہے کہ ''ابوالقاسم'' حضرت جنید بغدادیؒ کی کنیت تھی۔

''تم نے مجھے کیسے پہچانا؟'' حضرت جنید بغدادیؒ کو ایک بار پھر حیرت ہوئی۔

''یہ بھی کوئی مشکل بات ہے۔'' نوجوان مغنی نے نہایت مؤدبانہ لہجے میں عرض کیا۔ ''میں لاکھوں انسانوں کے ہجوم میں پہچان سکتا ہوں کہ شیخ جنید کون ہیں؟ آپ کا چہرہ مبارک ہی آپ کی پہچان ہے۔''

حضرت جنید بغدادیؒ نوجوان مغنی کے طرز کلام سے بہت متاثر ہوئے پھر آپ نے فرمایا۔ ''نوجوان! تمہیں کیوں کر خبر ہوئی کہ تمہاری امانت میرے پاس ہے؟''

نوجوان مغنی نے عرض کیا۔ ''میں چند درویشوں کی صحبت میں بیٹھا تھا کہ اچانک ہاتف غیب نے صدا دی۔ شیخ جنیدؒ کے پاس جاؤ اور اپنی امانت لے لو۔ اس شخص کی جگہ تم ابدال مقرر کئے گئے ہو۔''

حضرت جنید بغدادیؒ نے مرنے والے کی تمام چیزیں نوجوان کے سپرد کر دیں، مغنی نے اسی وقت غسل کیا، خرقہ پہنا، حضرت جنید

بغدادیؒ کا شکریہ ادا کیا اور ارض شام کی طرف چلا گیا۔

نوجوان مغنی کے جانے کے بعد حضرت جنید بغدادیؒ نے نہایت رقت آمیز لہجے میں فرمایا۔ ''اے ذات بے نیاز! تو ہی مالک کل ہے اور سارے خزانہ تیرے ہی قبضۂ قدرت میں ہیں، تو مختار کل ہے، جسے جس طرح چاہے سرفراز کردے اور جسے جس طرح چاہے ذلیل ورسوا کردے میں تیری ہی عبادت کرتا ہوں اور تجھی سے مدد مانگتا ہوں۔''

☆☆☆☆

حق تعالیٰ نے قرآن کریم میں مردمومن کی شان اس طرح بیان کی ہے کہ ہم اس کے کان بن جاتے ہیں، اس کی آنکھ بن جاتے ہیں اور اس کی زبان بن جاتے ہیں۔ علامہ اقبالؒ نے بھی اپنے ایک شعر میں کم وبیش اسی مضمون کو بیان کیا ہے۔

ہاتھ ہے اللہ کا بندۂ مومن کا ہاتھ
غالب وکار آفریں، کار کشا کار ساز

بندگی کا اعلیٰ ترین مقام یہ ہے کہ جب بندہ دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے تو کارساز عالم اس کی دعا قبول فرمالے، ایسے ہی بندے کو ''مستجاب الدعوات'' کہا جاتا ہے۔ یہی کرامت ہے اور اسی کا نام تصرف روحانی ہے، یہی کشف باطن ہے اور یہی روشن ضمیری ہے، اللہ کے وحدہٗ لاشریک ہونے پر غیر متزلزل یقین، سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کی مکمل پیروی، خدمت خلق اور ریاضت ومجاہدات، یہ ہیں وہ بنیادی اصول جن پر عمل پیرا ہونے کے بعد بندہ ''محبوبیت'' کے درجے تک پہنچتا ہے اور پھر عالم اسباب میں اسے بحکم خدا تصرف روحانی حاصل ہوجاتا ہے۔

ایک بار حضرت جنید بغدادیؒ کو آشوب چشم کا مرض لاحق ہوا، ابتدا میں آپ نے اس طرف کوئی توجہ نہیں کی مگر جب تکلیف نے شدت اختیار کی تو خدمت گاروں نے عرض کیا۔

''بغداد میں ایک عیسائی ماہر امراض چشم ہے۔ اگر آپ اجازت دیں تو اس سے رجوع کیا جائے۔''

حضرت جنید بغدادیؒ نے فرمایا۔ ''جیسی تمہاری مرضی!''

دوسرے دن عیسائی طبیب حضرت جنید بغدادیؒ کی خدمت میں حاضر ہوا، اس نے بہت دیر تک آپ کی آنکھوں کا معائنہ کیا، پھر نسخہ تجویز کرتے ہوئے کہا۔ ''شیخ! آپ کی آنکھوں کا ایک ہی علاج ہے کہ انہیں پانی سے بچایا جائے۔''

حضرت جنید بغدادیؒ نے عیسائی طبیب کا مشورہ سننے کے بعد فرمایا۔ ''میں پانچ وقت وضو کرنے کا عادی ہوں، اس صورت میں آنکھوں کو پانی سے کس طرح بچایا جاسکتا ہے؟''

عیسائی طبیب نے جواباً عرض کیا۔ ''شیخ! اگر آپ کو اپنی آنکھوں کی سلامتی منظور ہے تو ہر حال میں پانی سے اجتناب کرنا ہوگا۔''

''اگر کسی وجہ سے میں ایسا نہ کرسکوں؟'' حضرت جنید بغدادیؒ نے فرمایا۔

''تو پھر آپ بہت جلد بینائی سے محروم ہوجائیں گے۔'' عیسائی حکیم نے اپنے طبی تجربات ومشاہدات کی روشنی میں فیصلہ سناتے ہوئے فرمایا۔

عیسائی طبیب مایوسی کا اظہار کرتا ہوا چلا گیا، جاتے جاتے حضرت جنید بغدادیؒ کے مریدوں اور خدمت گاروں کو آخری ہدایت بھی کرگیا۔ ''اگر تم اپنے شیخ کی آنکھیں صحیح سلامت دیکھنا چاہتے ہو تو انہیں وضو نہ کرنے کا مشورہ دو۔''

عیسائی طبیب کے جانے کے بعد مریدین اور خدمت گار حاضر ہوکر عرض کرنے لگے۔

''سیدی! شریعت میں تیمم کی رعایت اور گنجائش موجود ہے۔''

''میں جانتا ہوں۔'' حضرت جنید بغدادیؒ نے نہایت تحمل کے ساتھ فرمایا، اس کے بعد آپ نے مکمل وضو کیا اور نماز عشاء ادا کرکے تکیے پر سر رکھ کر سوگئے، پھر اسی طرح آپ نے تہجد کی نماز ادا کی۔

نماز فجر کے بعد جن کی روشنی میں تمام مریدوں اور خدمت گاروں نے یہ حیرت انگیز منظر دیکھا کہ حضرت جنید بغدادیؒ کی آنکھوں میں ہلکی سی سرخی تک نہیں تھی، آپ آشوب چشم کے مرض سے مکمل طور پر صحت یاب ہوچکے تھے۔

دوسرے دن عیسائی طبیب پھر حاضر خدمت ہوا، اس کا خیال تھا کہ یا تو شیخ جنیدؒ نے اس کے مشورے پر عمل کیا ہوگا اور مرض میں کمی آگئی ہوگی یا پھر دوسری صورت میں بیماری شدت اختیار کرگئی ہوگی۔ ''شیخ! آپ کیسے ہیں؟'' عیسائی طبیب نے حضرت جنید بغدادیؒ کی مزاج پرسی کرتے ہوئے کہا۔ (باقی آئندہ)

(زا)

مختار بدری

سبیل

پھراس کے لئے راستہ آسان کردیا۔(۲۰:۸۰)

وَاللّٰهُ يَقُولُ الحق وَهُوَ يَهْدِی السَّبِیْلَ۝

خدا تو سچی بات فرماتا ہے اور وہی سیدھی راہ دکھاتا ہے۔(۴:۳۳)

یَا دَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰكَ خَلِیْفَةً فِی الْاَرْضِ فَاحْكُمْ بَیْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوٰی فَیُضِلَّكَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اِنَّ الَّذِیْنَ یَضِلُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِیْدٌ بِمَا نَسُوْا یَوْمَ الْحِسَابِ۝

اے داؤد! ہم نے تم کو زمین میں بادشاہ بنایا ہے تو لوگوں میں انصاف کے فیصلے کیا کرو اور خواہش کی پیروی نہ کرنا کہ وہ تمہیں اللہ کے راستہ سے بھٹکادے گی، جو لوگ خدا کے راستے سے بھٹکتے ہیں ان کے لئے سخت عذاب تیار ہے کہ انہوں نے حساب کے دن کو بھلادیا۔(۲۶:۳۸)

مجاہد فی سبیل اللہ کے بارے میں ارشاد ہوا ہے کہ

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ یُّقْتَلُ فِی سَبِیْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ بَلْ اَحْیَآءٌ وَّلٰكِنْ لَّا یَشْعُرُوْنَ۝

جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل کئے جائیں تم ان کو مردہ مت سمجھو بلکہ وہ زندہ ہیں لیکن تم ان کی زندگی کا شعور نہیں رکھتے۔(۲:۱۵۴)

ستر

ایک چادر، ایک پردہ، آدمی کے لئے کمر سے گھٹنے تک اور عورت کے لئے گلے سے پاؤں تک چھپانا ضروری ہے۔ مشکوٰۃ میں ایک باب "باب الستر" ہے، فقہ کی کتابوں میں مرد اور عورت کے ستر کے بارے میں تفصیل سے بحث کی گئی ہے۔

سترہ

پردہ، ڈھال، قبلہ رو ہو کے عبادت کرنے والے کے آگے کوئی روک لگانا تاکہ اس کی عبادت میں دوسرے لوگ مخل نہ ہوں، یہ ایک انچ موٹی لکڑی بھی ہو سکتی ہے۔

سجادہ

جانماز، دری، قالین، پیروں، فقیروں کی مسند، سجادہ نشین، درویش کی گدی پر بیٹھنے والا، کسی پیر کا خلیفہ اور نائب ہونا۔

سجدہ

نماز میں زمین پر گھٹنے ٹیک کر اور ہاتھ رکھ کر زمین سے پیشانی کو لگانا اور سبحان ربی الاعلیٰ پڑھنا۔ سجدہ سہو وہ سجدہ جو نماز میں کوئی بات بھول جانے یا زیادہ کہہ جانے کی وجہ سے بعد نماز کیا جاتا ہے۔ نماز کی واجبات میں سے کوئی حصہ کسی بھول کی وجہ سے چھوٹ جائے اور نماز ہی کی حالت میں اس واجب کے چھوٹ جانے کا علم ہو جائے تو اس کی اصلاح کے لئے شریعت نے دو سجدہ سہو رکھا ہے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ آخری رکعت میں التحیات کے بعد داہنی طرف سلام پھیر کر تکبیر کہیں اور ایک سجدہ کرکے تسبیح بھی پڑھیں، پھر اللہ اکبر کہہ کر سر اٹھائیں اور جلسہ کرکے اسی طرح دوسرا سجدہ بھی کریں، پھر تکبیر کہہ کر سر کو اٹھائیں اور بیٹھ کر دوبارہ التحیات اور درود شریف وغیرہ پڑھ کر دونوں طرف نماز کا سلام پھیردیں، اگر نماز میں جان بوجھ کر واجب ترک کردیں تو سجدہ سہو سے تلافی نہ ہوگی بلکہ اعادہ ضروری ہے۔ اگر نماز میں چند واجب ترک ہو جائیں تو وہی دو سجدے سب کے لئے کافی ہیں مگر نماز میں فرض ترک ہو جائے تو سجدہ سہو سے وہ نقصان رفع نہ ہوگا لہٰذا اسے پھر پڑھنا ہوگا۔

سجدہ شکر، اظہار شکر کا سجدہ، وہ سجدہ جو کسی امر کے شکریہ پر دو رکعت نماز شکر کے بعد یا بغیر نماز کے ادا کیا جائے اولاد کی پیدائش پر، مالی منافع پر یا گمشدہ چیز کے مل جانے پر، صحت سے شفایابی پر یا سفر سے واپسی پر یا کسی نعمت کے حصول پر سجدہ کرنے کو سجدہ شکر کہتے ہیں اس کا طریقہ وہی ہے جو سجدہ تلاوت کا ہے۔

سجدہ تلاوت: قرآن حکیم میں سجدہ کی چودہ آیتیں ہیں، سورۂ اعراف، سورۂ رعد، سورۂ نحل، سورۂ بنی اسرائیل، سورۂ مریم، سورۂ حج میں پہلی جگہ جہاں سجدہ کا ذکر آیا ہے، سورۂ فرقان، سورۂ نمل، سورۂ الم تنزیل، سورۂ ص، سورۂ حٰم السجدہ، سورۂ نجم، سورۂ انشقاق اور سورۂ اقراء میں آیت سجدہ پڑھنے یا سننے سے سجدہ واجب ہو جاتا ہے۔ اگر نماز کے اندر کوئی سجدہ کی آیت پڑھی جائے تو فوراً اللہ اکبر کہہ کر سجدہ میں چلا جانا چاہئے اور پھر تین بار سبحان ربی الاعلیٰ پڑھ کر کھڑے ہو جائیں اور جہاں سے قرآن چھوڑی تھی وہاں سے شروع کریں۔ اگر سجدہ نہ کیا تو گناہ ہوگا۔ امام کے ساتھ نمازیوں کو سجدہ کرنا چاہئے، اگر نماز سے باہر سجدہ کی آیت پڑھی گئی تو بہتر ہے کہ فوراً کھڑے ہو کر اور اللہ اکبر کہتا ہوا سجدے میں جائے اور پھر سجدہ کر کے تلاوت شروع کرے۔ بعض مرد اور عورتیں قرآن کے اوپر ہی سجدہ کر لیا کرتے ہیں اس سے سجدہ ادا نہیں، سجدہ اسی طرح کرنا چاہئے جس طرح نماز کے لئے کیا جاتا ہے۔ اگر کسی مرد نے ناپاکی کی حالت میں یا عورت حیض یا نفاس کی حالت میں آیت سجدہ سنی تو اس پر سجدہ واجب نہیں، مذہب شافعیہ کے نزدیک مستحب اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک واجب ہے۔ سجدہ گاہ: سجدہ کرنے کی جگہ، وہ خاک شفا کی ٹکیہ یا لکڑی کی ٹکیا جو اہل تشیع نماز میں سجدہ کی جگہ پر رکھتے ہیں۔ سجدہ کی حالت میں بندہ جس قدر اللہ کے قریب ہوتا ہے اس کو اتنا قرب کسی اور عبادت میں نہیں ہوتا۔ (مسلم شریف) بنی آدم جب سجدہ کرتا ہے تو شیطان واویلا کرتا ہوا بھاگتا ہے، افسوس کہ انسان کو سجدہ کا حکم ہوا تو سجدہ کر کے جنت کا مستحق ہو گیا اور مجھے سجدہ کا حکم ہوا تو میں نے نافرمانی اور راندہ درگاہ ہو گیا۔ (شرح اربعین نوویہ)

سجل

طومار، محضر، نوشتہ، امام راغب لکھتے ہیں کہ سجل ایک پتھر ہے جس پر لکھائی کی جاتی ہے، پھر ہر اس چیز کو جس پر لکھا جائے سجل کہا جانے لگا ہے۔ یَوْمَ نَطْوِی السَّمَآءَ كَطَيِّ السِّجِلِّ لِلْكُتُبِ كَمَا بَدَاْنَاۤ اَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيْدُهٗ وَعْدًا عَلَيْنَا اِنَّا كُنَّا فٰعِلِيْنَ ۝

جس دن ہم آسمان کو اس طرح لپیٹ لیں گے جیسے خطوں کا طومار لپیٹ لیتے ہیں جس طرح ہم نے (کائنات کو) پہلے پیدا کیا تھا اسی طرح دوبارہ پیدا کر دیں گے (یہ) وعدہ (جس کا پورا کرنا لازم) ہے ہم (ایسا) ضرور کرنے والے ہیں۔ (۲۱:۱۰۴)

سجین

زمین کے ساتویں طبقہ کا نہایت تنگ اور بدبودار مقام جو ایک گڑھے کی مانند ہے، انتہائی گنہ گاروں، کافروں اور مشرکوں کی روحیں یہیں رکھی جاتی ہیں اور قیامت تک ان ناپاک روحوں کو بے شمار اذیتیں دی جاتی ہیں۔

سحر

جادو اسلام میں اگرچہ کہ اس کی ممانعت ہے تاہم کچھ لوگ عملیات کے قائل ہیں اور چند احادیث سے اس کا جواز پیش کرتے ہیں۔ صحیح مسلم میں ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بری نظر کے اثر کو زائل کرنے، سانپ بچھو کے کاٹنے کے لئے ایک رقیہ کی اجازت دی۔ صحیح بخاری کی ایک حدیث ہے کہ ام سلمہؓ نے فرمایا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آنکھوں کی زردی کو جو کہ نظر کا اثر ہے، دور کرنے کے لئے رقیہ کی اجازت دی۔ مشکوٰۃ میں عوف ابن مالکؓ سے مروی ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایسے رقیہ سے جس کا اللہ سے کوئی تعلق نہیں کوئی برائی نہیں۔ عملیات دو طریقے کے ہیں ایک روحانی یا رحمانی جس میں اسماء حسنیٰ اور قرآن پاک کی آیات سے مدد لی جاتی ہے، دوسرا شیطانی جس میں جنات سے مدد لی جاتی ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشین گوئی کو بھی سحر کی ایک شاخ فرمایا ہے۔

علماء اہل سنت میں جمہور کا خیال ہے کہ سحر مضرت رساں اثرات کا حامل ہے۔ امام اعظم ابوحنیفہؒ، ابوبکر جصاص (صاحب احکام القرآن) علامہ ابن حزم ظاہری وغیرہ کی رائے یہ ہے کہ سحر کی حقیقت شعبدہ نظر اور فریب خیال کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے وہ ایک باطل اور بے حقیقت چیز

ہے، مگر نووی فرماتے ہیں کہ سحر حقیقت میں سے ایک حقیقت ثانیہ ہے اور عام علماء کا بھی یہی خیال ہے۔ فقہائے اسلام کی رائے ہے کہ جن اعمال سحر میں شیاطین، ارواح خبیثہ اور غیر اللہ سے مدد طلب کی جائے وہ شرک کے برابر ہے اور ان کا عامل کافر ہے، قرآن مجید میں ہے۔

وَمَا كَفَرَ سُلَيْمَانُ وَلَكِنَّ الشَّيَاطِيْنَ كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ.

اور سلیمانؑ نے کفر نہیں کیا بلکہ شیاطین نے کفر کیا اور وہ لوگوں کو سحر سکھاتے تھے۔ (۱۰۲:۲)

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مہلک باتوں سے بچو، یعنی شرک سے اور جادو سے، اگرچہ کہ سحر کی بعض صورتیں کفر تو نہیں ہیں مگر سخت معصیت ہیں، پس اگر کفر کا کوئی منتر یا کوئی عمل کفر کا مقتضی ہے تو وہ کفر ہے ورنہ نہیں اور سحر کا سیکھنا سکھانا قطعاً حرام ہے۔ (قصص القرآن)

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی سحر کیا گیا تھا اور اس کا اثر آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی ہوا تھا، یہ واقعہ بہت طویل ہے۔ اس سحر کے اثر کو زائل کرنے کے لئے خدا کی طرف سے حکم دیا گیا کہ معوذتین پڑھو، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ چھوٹی چھوٹی سورتیں پڑھیں تو سحر کا اثر زائل ہو گیا۔

☆☆☆☆

چاند کی تاریخیں اور تعبیر خواب (الرویا علامہ مجلسیؒ)

تاریخ شب	تعبیر خواب	تاریخ شب	تعبیر خواب	تاریخ شب	تعبیر خواب
پہلی	اس شب کا خواب صحیح نہیں	گیارہویں	اس شب کا خواب صحیح ہے مگر اس کی تعبیر دیر میں ظاہر ہوگی بروایتے تین روز میں ظاہر ہوگی	اکیسویں	اس شب کا خواب جھوٹا ہے۔
دوسری	اس شب کا خواب صحیح نہیں	بارہویں	اس شب کا خواب صحیح ہے مگر تعبیر دیر سے ظاہر ہوگی۔	بائیسویں	اس شب کا خواب سچا ہے۔
تیسری	اس شب کا خواب کے خواب کی تعبیر برعکس ہے	تیرہویں	اس شب کا خواب صحیح ہے مگر اس کی تعبیر ۲۶ یا ۴۰ دن میں ظاہر ہوگی	تیئسویں	اس شب کے خواب کی تعبیر برعکس ہے۔
چوتھی	اس شب کا خواب کا خواب صحیح ہے مگر اس کی تعبیر دیر سے ظاہر ہوگی	چودھویں	اس شب، کا خواب صحیح ہے مگر اس کی تعبیر تین روز کے بعد ظاہر ہوگی بروایتے: اس کی تعبیر برعکس ہے	چوبیسویں	اس شب کے خواب کی تعبیر برعکس ہے۔
پانچویں	اس شب کا خواب صحیح ہے مگر اس کی تعبیر دیر میں ظاہر ہوگی	پندرہویں	اس شب، کا خواب صحیح ہے مگر اس کی تعبیر تین روز کے بعد ظاہر ہوگی براوایتے اس کی تعبیر برعکس ہے	پچیسویں	اس شب کا خواب جھوٹا ہے۔
چھٹی	اس شب کا خواب سچا ہے مگر تعبیر ایک دو روز بعد ظاہر ہوگی	سولویں	اس شب کا خواب صحیح ہے مگر اس کی تعبیر دو روز کے بعد ظاہر ہوگی بروایتے دیر میں ظاہر ہوگی	چھبیسویں	اس شب کے خواب کی تعبیر برعکس ہے۔
ساتویں	اس شب کا خواب سچا ہے	سترہویں	اس شب، کا خواب سچا ہے مگر تعبیر دیر میں ظاہر ہوگی۔	ستائیسویں	اس شب کی خواب کی تعبیر برعکس ہے۔
آٹھویں	اس شب کا خواب سچا ہے۔	اٹھارویں	اس شب کے خواب کی تعبیر برعکس ہے۔	اٹھائیسویں	اس شب کا خواب صحیح ہے مگر اس کی تعبیر اسی روز ظاہر ہوگی
نویں	اس شب کا خواب کی تعبیر برعکس ہے بروایتے تعبیر اسی روز ظاہر ہوگی	انیسویں	اس شب کے خواب کی تعبیر برعکس ہے۔	انتیسویں	اس شب کا خواب صحیح ہے مگر اس کی تعبیر اسی روز ظاہر ہوگی بروایتے اس شب کا خواب جھوٹا ہے
دسویں	اس شب کا خواب جھوٹا ہے۔ بروایتے اس کی تعبیر بیس روز میں ظاہر ہوگی	بیسویں	اس شب کے خواب کی تعبیر صحیح اور موثر ہے۔	تیسویں	اس شب کا خواب راست صحیح ہے۔ اور موثر ہے۔

فقہی مسائل

مفتی وقاص ہاشمی، فاضل دار العلوم دیوبند

سوال :۱۔ وضو کرتے وقت جو نیت کرتے ہیں زبان سے کرنا ثابت ہے یا نہیں۔؟

جواب: زبان سے وضو کی نیت کرنا مستحب ہے۔

سوال: ۲۔ اگر سفر کی نماز کی قضاء سفر ختم ہو جانے کے بعد کرے تو بھی ظہر اور عصر اور عشاء کی نمازوں کے لئے دو رکعت قصر ہی کی نیت کرے یا پوری چار رکعت ادا کی جائے، کیونکہ اب سفر کی حالت نہیں ہے۔ اور اس کے برعکس صورت میں اگر سفر میں، سابقہ نمازوں کی جو چار چار رکعت پڑھنا چاہئے تھی قضا کرے تو مذکورہ نمازوں میں پوری چار چار رکعت پڑھے یا دو دو؟

جواب: نماز سفر کی قضا میں قصر کرے اگر چہ سفر ختم، ہونے کے بعد ہو اور نمازِ مغرب کی قضا پوری پڑھے اگر چہ سفر میں ہو۔

سوال: ۳۔ کافر کو سلام کرنا جائز ہے یا نہیں؟ اور کافر کے سلام کا جواب دینا کیسا ہے۔؟

جواب: کافر کو تعظیمی سلام کرنا کفر ہے، تعظیم مقصود نہ ہو محض تحیہ کے طور پر ہو تو ناجائز ہے۔ اور کسی حاجت سے ہو تو جائز ہے، مگر السلام علیکم اتبع الھدیٰ کہے۔

سوال: ۴۔ مرد کے لئے کس دھات کی انگوٹھی پہننا جائز ہے اور کس کی ناجائز؟ نیز مقدار کے بارے میں کوئی تعین ہے۔؟

جواب: مرد کے لئے دو شرطوں سے انگوٹھی پہننا جائز ہے۔

۱۔ چاندی کی ہو۔ ۲۔ پانچ ماشے سے کم ہو۔

سول: ۵۔ نماز کی جماعت کھڑی ہو اور بھوک کی بھی شدت ہو، کھانا بھی بالکل تیار ہو، یا پاخانہ و پیشاب کی حاجب ہو تو کسے مقدم کیا جائے۔؟

جواب: صورت مسئولہ میں کھانا اور پیشاب و پاخانہ کی حاجب کو مقدم کیا جائے۔

سوال: ۶۔ ایک مقتدی نے امام سے پہلے سلام پھرا اس کے بعد امام نے سلام پھیرا تو کیا مقتدی مذکور کی نماز ہو گئی یا نہیں ہوئی۔؟

جواب نماز ہو گئی مگر ایسا کرنا مکروہ تحریمی ہے، البتہ ایسی سخت مجبوری سے سلام پھیرا جو نماز میں باعث تشویش بن رہی ہے تو نماز کا لوٹانا واجب نہیں ہے۔

سوال: ۷۔ باریک قمیص یا دوپٹہ اوڑھ کر عورت نے نماز پڑھی تو نماز ہو گی یا نہیں۔؟

جواب: ایسی باریک دوپٹہ میں نماز نہیں ہوتی جس سے بالوں کی رنگت نظر آئے۔ اسی طرح قمیص میں سے عورت کے بدن کا رنگ جھلکے تو نماز نہ ہو گی۔

سوال: ۸۔ حلال جانور کے اندر کتنی چیزیں حرام ہیں اور کیا کیا ہیں؟۔

جواب: سات چیزیں حرام ہیں۔ (۱) بہتا خون (۲) مذکر کی پیشاب گاہ (۳) خصیتین (۴) مونث کی پیشاب گاہ (۵) مثانہ (۶) پتہ (۷) غدود۔

سوال: ۹۔ ایک شخص نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں لکھ کر بھیجیں تو اس صورت میں تین طلاق ہوں گی یا ایک۔؟

جواب اس صورت میں تین طلاقیں واقع ہو گئیں۔

سوال: ۱۰۔ بیوی کو اپنے والدین سے ملنے کا اختیار کتنے دن کے بعد ہے؟ اور ملنے جائے تو کتنے دن وہاں ٹھہر سکتی ہے؟ دور اور نزدیک میں کچھ فرق ہے۔؟

جواب: بیوی کو والدین سے ہفتہ میں ایک بار اور دوسرے محرم رشتہ داروں سے سال میں ایک بار ملاقات کا حق ہے۔ دور اور نزدیک میں کوئی فرق نہیں ہے، البتہ ملاقات کے لئے آمد و رفت کے مصارف شوہر کے ذمہ واجب نہیں، نیز بیوی کو صرف ملاقت کا حق ہے۔ ولدین کے یہاں رہنا بدون شوہر کی رضا کے جائز نہیں ہے۔

سوال:۱۱۔ چیچک کے واسطے دھاگہ میں سورحمٰن یا کوئی اور آیت پڑھ کردم کر کے گرہ لگا کر بچوں کے گلے میں ڈالنا جائز ہے یا نہیں کیونکہ حدیث میں ممانعت آئی ہے۔اب شرعاً کیا حکم ہے۔؟

جواب: جائز ہے۔ایام جاہلیت میں ایسی چیزوں کو مؤثر بالذات سمجھا جاتا تھا اس لئے حدیث میں اس کی ممانعت آئی ہے۔

سوال:۱۲۔ گابھن جانور کو ذبح کرنا جائز ہے یا نہیں۔؟

جواب: جائز ہے البتہ اگر قریب الولادت ہو تو بعض علماء کرام نے مکروہ فرمایا ہے۔

سوال:۱۳۔ والدین اور بیوی کی اجازت کے بغیر روزگار کے لئے کسی دور شہر کا سفر کرنا کیسا ہے؟ جبکہ اس شہر میں روزگار نہ ملتا ہو۔

جواب: اگر سفر کی وجہ سے والدین یا بیوی بچوں کے ضیاع کا خوف ہو یعنی وہ خود غنی نہ ہوں یا ان کی حفاظت کرنے والا کوئی نہ ہو تو اس صورت میں سفر نہ کرے اور اگر اپنے شہر میں روزگار کا انتظام کر کے سفر کر سکتے ہیں البتہ اگر سفر ایسا پر خطر ہے کہ ہلاکت کا ظن غالب ہے تو بہتر صورت والدین کی اجازت کے بغیر سفر کرنا جائز نہیں۔

سوال:۱۴۔ کیا نام تبدیل کیا جا سکتا ہے یا نہیں؟ اس وجہ سے کہ پہلا نام معنی کے اعتبار سے اچھا نہ تھا یا بے معنی تھا یا دوسرا نام پسند آ گیا نیز کیا ایک شخص کے کئی نام رکھے جا سکتے ہیں؟

جواب: برے نام کو اچھے نام سے بدل دینا ضروری ہے۔ بلا ضرورت نام بدلنے اور متعدد نام رکھنے میں کوئی حرج مضائقہ نہیں۔

سوال:۱۵۔ فقیر کو جھوٹا یا رات کا بچا ہوا کھا دینا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: جھوٹا یا رات کا باسی کھانا دینا جائز تو ہے مگر عمدہ کھانا دینے کے برابر ثواب نہیں ملے گا۔

سوال:۱۶۔ پولیٹری فارم والے مختلف قسم کے مردار جانوروں کا خون اور دوسرے بعض اعضاء ملا کر مرغیوں کو غذا تیار کر کے ان کو کھلاتے ہیں، اس قسم کی خوراک مرغیوں کو کھلانا، اس خوراک کی خرید و فروخت کرنا جائز ہے یا ناجائز؟ نیز اس خوراک سے پلی ہوئی مرغیوں کا گوشت حلال ہے یا حرام۔؟

جواب ایسی غذا کی خرید و فروخت اور مرغیوں کو کھلانا جائز نہیں، البتہ ایسی مرغیاں حلال ہیں، گوشت کی حرمت کے لئے شرط یہ ہے کہ نجس غذا کی وجہ سے گوشت میں بدبو پیدا ہو جائے۔

سوال:۱۷۔ کسی نے شراب جوا کی رقم سے پانی کا نل لگوایا تاکہ اہل محلہ پانی استعمال کریں تو اس پانی کا پینا اور استعمال کرنا جائز ہے۔؟

جواب:۔ جائز ہے۔

سوال:۱۸۔ حاجی لوگ مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ سے مٹی کی ٹکیا کر تقسیم کرتے ہیں۔ بعض عورتیں اس کو بابرکت سمجھ کر شفا حاصل کرنے کے لئے کھاتی ہیں، شرعاً اس کا کیا حکم ہے۔

جواب: مٹی کا کھانا جائز نہیں، ہاں اتنی کم مقدار میں جو صحت کے لئے مضر نہ ہو جائے۔

سوال:۱۹۔ کافر کی دعوت قبول کرنا جائز ہے یا نہیں۔؟

جواب: جو کافر زندیق نہ ہو یعنی خود کو مسلمان نہ کہتا ہو اس کے گھر کا کھانا جائز ہے۔ بشرطیکہ اس کی آمدنی اسلام یا اس کے مذہب کی رو سے حلال ہو ورنہ نہیں۔

سوال: ۲۰۔ بچوں کو کھلونا دینا کیسا ہے؟ جب کہ کھلونے میں جاندار جیسے مصنوعی انسان گھوڑے بکری وغیرہ کے بھی مجسمے ہوتے ہیں۔

جواب: بچوں کو کھلونے دینا جائز ہے مگر جاندار کے مجسمے جیسے انسان گھوڑے بکری وغیرہ دینا جائز نہیں۔

سوال:۲۱۔ سوال بچوں کا قرآن ختم ہونے کے موقع پر دعوت کرنا یا مٹھائی تقسیم کرنا جائز ہے یا نہیں۔؟

جواب: جائز ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سورہ بقرہ کی تعلیم بارہ سے میں مکمل کی اور اس خوشی میں اونٹ ذبح کیا۔

سوال:۲۲۔ جب کوئی حج کر کے واپس آئے تو تبرک حاصل کرنے یا حاجی کے اعزاز کی خاطر اس کی پیشانی کو بوسہ لینا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: رسم بن جائے اور فتنہ کا اندیشہ نہ ہو تو جائز ہے۔

سوال:۲۳۔ اس قسم کے نام رکھنے کا کیا حکم ہے۔؟ غلام غوث، غلام احمد، غلام مصطفیٰ، عبدالرسول، عبدالغنی، عبدالعلی، وغیرہ۔

جواب: غلام غوث غلام احمد وغیرہ نام رکھنے میں کوئی حرج نہیں عبدالرسول، وغیرہ ایسے نام رکھنا جس میں عبد کی اضافت غیر اللہ کی طرف کی گئی ہو، موہم شرک ہونے کی وجہ سے ناجائز ہے، البتہ ایسے شخص کو مشرک نہیں کہا جائے گا کیونکہ عبد سے خادم اور مطیع قرار دیا جا سکتا ہے۔

جنات بارگاہ نبوی ﷺ میں

صاحب ھدی للعالمین رحمۃ اللعالمین علیہ التحیۃ والسلام کی بارگاہِ ہدایت سے نہ صرف انسان نے شرف ہدایت پایا بلکہ "جنات" نے بھی آپ کی بارگاہِ رسالت کی صداقت پر سر تسلیم خم کیا ہے

قرآن مجید کی سورۃ جن میں جنات کی آمد قرآن حکیم کی سماعت اور تصدیق رسالت کا ان الفاظ میں ذکر فرمایا گیا ہے:

آپ فرمادیں: میری طرف وحی کی گئی ہے کہ جنات کی ایک جماعت نے (میری تلاوت کو) غور سے سنا، تو (جا کر اپنی قوم سے) کہنے لگے: بیشک ہم نے ایک عجیب قرآن سنا ہے جو ہدایت کی راہ دکھاتا ہے، سو ہم اس پر ایمان لے آئے ہیں، اور اپنے رب کے ساتھ کسی کو ہرگز شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔ اور یہ کہ ہمارے رب کی شان بہت بلند ہے، نہ اس کی کوئی بیوی ہے اور نہ ہی کوئی اولاد۔ یقیناً ہم میں سے بے وقوفوں نے اللہ تعالیٰ سے جھوٹی باتیں وابستہ کر رکھی ہیں۔ اور ہم تو یہی سمجھتے رہے کہ انسانوں اور جنوں میں سے کسی کی مجال ہی نہیں کہ وہ اللہ کے بارے میں جھوٹے الزام تراشے۔ انسانوں میں سے کچھ انسانوں نے جنوں سے پناہ مانگی جس کے سبب جنات میں جذبہ سرکشی اور بڑھ گیا۔ اور بلاشبہ تمہاری ہی طرح انسانوں نے بھی گمان کر لیا کہ اب اللہ کسی "ہادی" کو نہیں بھیجے گا۔ اور یہ کہ ہم نے آسمانوں کو چھوا، اور انہیں سخت پہرہ داروں اور (انگاروں کی طرح) جلنے اور چمکنے والے ستاروں سے بھرا ہوا پایا۔ اور یہ کہ ہم (پہلے آسمانی خبریں سننے کے لئے) اس کے بعض مقامات میں بیٹھا کرتے تھے، مگر اب کوئی سننا چاہے تو وہ اپنی تاک میں آگ کا شعلہ (منتظر) پائے گا اور یہ کہ ہم نہیں جانتے کہ (ہماری بندش سے) ان لوگوں کے حق میں جو زمین میں ہیں کسی برائی کا ارادہ کیا گیا ہے یا ان کے رب نے ان کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرمایا ہے۔ اور یہ کہ ہم میں سے کچھ نیک لوگ ہیں اور ہم (ہی) میں سے کچھ اس کے سوا (برے) بھی ہیں، ہم مختلف طریقوں پر (چل رہے) تھے اور ہمیں یقین ہو گیا کہ ہم اللہ تعالیٰ کو زمین میں عاجز نہیں کر سکیں گے اور نہ ہم بھاگ کر اسے مات دے سکتے ہیں۔ ہم تو ہدایت سنتے ہی مسلمان ہو گئے اور ہم سے بعض بے انصاف بھی ہیں۔ طے شدہ بات ہے جو مسلمان ہو گئے انہوں نے صحیح راستہ کا انتخاب کیا اور ظالم جہنم کا ایندھن بن گئے۔ اور اے نبی! یہ بھی کہہ دو کہ اگر وہ لوگ راہ راست پر قائم رہتے ہیں تو ہم انہیں بہت سے پانی کے ساتھ سیراب کرتے۔ (آیات: ایک تا ۱۶)

جنات کا قرآن مجید سننا اس کی اثر انگیزی اور مطالب ہدایات بحوالہ توحید کو دل سے تسلیم کرنے کے بعد اپنے باقی جنات کو جا کر ان کا اظہار توحید اقرار، توحید اور پھر اس کی تبلیغ کے بارے میں حضور اکرم ﷺ کو علم نہیں تھا۔ (بحوالہ ابن کثیر)

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جب شیاطین، جو اس سے پہلے آسمان کے ان حصوں میں جا کر بیٹھ سکتے تھے، مگر کچھ دنوں سے ان مقامات پر پہنچتے ہی ان کو آگ کے شعلوں نے طمانچے مارنا شروع کر دیئے جو ان کے لئے بڑی حیران کن بات تھی، آسمان پہ رونما ہونے والے اس بالکل نئے حادثہ کے بارے میں سب جن پریشان ہو گئے۔ آپس میں مشورہ ہونے لگا کہ۔ دانشوروں کی جماعت اکٹھی ہوئی۔ بحث مباحثے کے بعد جنات نے اپنے سب سے بزرگ اور بڑے جن (شیطان) ابلیس کے سامنے مسئلہ پیش کیا۔ اس نے کہا:

میرے خیال میں روائے زمین پر کوئی غیر معمولی انقلاب انگیز شخصیت پیدا ہوئی ہے۔ جاؤ، دنیا کے کونے کونے میں پھیل کر پتہ لگاؤ۔ سمجھ میں نہیں آیئے تو ہر خطہ کی مٹھی بھر مٹی اپنے ساتھ لے آؤ۔

چنانچہ یہی ہوا۔ شیطانوں اور جنات کی ٹولیاں دنیا کے مختلف حصوں میں پھیلیں اور حسب حکم مٹی لے آئیں۔ بزرگ شیطان نے مختلف علاقوں سے لائی ہوئی مٹی کو سونگھنا شروع کیا لیکن مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کی مٹی سونگھتے ہی اس کے چہرہ کی رنگت بدل گئی، آنکھوں میں غصہ غم کی اندھیری رات چھا گئی اور انتہائی دل شکستہ آواز میں اعلان کیا: یہ انقلاب انگیز شخصیت مکہ معظمہ کی سرزمین میں پیدا ہوئی ہے۔ سب کے سب چونکے اور اپنی دشمن شخصیت کی طرف اس لئے بڑھے کہ وہ اسے جانیں، اسے سمجھیں اور پھر اگر ان کے بزرگ ابلیس کے خلاف یا نسل آدم کی بھلائی میں اس شخصیت کا عمل کوشاں ہو تو اس کی پرزور مخالفت کریں اور اسے پھلنے پھولنے سے پہلے مسل دیں۔ (نعوذ باللہ)

چنانچہ اس مقصد کے لئے جنات کی ایک جماعت اس وقت مکہ معظمہ پہنچی جب کہ آپ ﷺ بازار عکاظ کی طرف جاتے ہوئے مقام نخلہ میں اپنے اصحاب کے ساتھ صبح کی نماز پڑھ رہے تھے۔ جنات کی اس جماعت نے حضور ﷺ کی زبان اقدس، آواز رحمت و برکت سے قرآن حکیم کی آیات ''نور علی نور'' سنیں تو سب کے سب حیرت میں ڈوبے۔ شان رسالت ﷺ کے سامنے دم بخود بغیر آداب وسلام کہے اپنی جماعت جنات میں لوٹے اور انھیں خبر دی! اے ہمارے بھائیوں! ہم نے اس بے مثال شخصیت انقلاب آفریں کی زبان سے ایسا عجیب وغریب کلام (قرآن مجید) سنا، اس نے ہم پر بڑی اہم حقیقت کا انکشاف کیا۔ ہمارے ضمیر تو اسی وقت اس کی صداقت کو مان گئے اور اب ہم اعلان کرتے ہیں کہ نبی آخر الزماں ختم المرسلین ﷺ سچے، قرآن سچا۔ آج سے ہم اللہ وحدہٗ لاشریک کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے، نہ اس کی کوئی اولاد ہے نہ ہی اس کو کسی نے پیدا کیا ہے۔

یہ تھی جنات کی سب سے پہلی دانشوروں کی جماعت، جن کی عقل نے صداقت رسالت کو تسلیم کیا اور زبان سے بے باک اعلان کیا جس سے جنات کی دنیا میں بھی تہلکا مچ گیا۔ تعلیم نبوی ﷺ کے مبلغ جنوں میں بھی پیدا ہو گئے۔ ابلیس ٹپٹایا، غصہ میں تھرتھرایا، ان کو ڈرایا دھمکایا، مگر سب بے سود! سچائی سب سے بڑی طاقت ہے اور جب یہ کسی کے دل میں ایمان کے ساتھ جاگزیں ہو جائے تو پھر نا قابل تسخیر قوت بن جاتی ہے۔

ابلیس نے اپنے ہم عقیدہ جنات کو یہ کام سونپا کہ تم احکامات الٰہیہ کو سنو اور اس میں ایسی تبدیلیاں کرو کہ حقیقت، خرافات میں ڈوب جائے۔ غرض ادھر ابلیس کی کاروائیاں تیز تر ہو گئیں۔ ادھر ایمان لانے والے جنات کا عمل دوسرے جنات کو متاثر کرنے لگا۔ بارگاہ نبوی ﷺ میں گروہ در گروہ جنات تعلیم کے لئے حاضر ہوتے۔ آپ ان کے لئے الگ اور مخصوص مقامات پر درس فرماتے۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ فرماتے ہیں کہ ایک بار آں حضرت ﷺ نے صحابہ کرام سے مخاطب ہو کر فرمایا: آج کی رات تم میں سے جو بھی چاہے ''جنات'' کو تعلیم دینے کے سلسلہ میں میرے ساتھ چلے! سب کے سب خاموش رہے، لیکن میں نے اظہار معیت کیا۔ چنانچہ اس رات شفیع المذنبین ہدی اللعالمین ﷺ جب پہاڑی کے ایک بلند حصہ پر پہنچے تو مجھے اپنے قدم مبارک سے ایک گول دائرہ کھینچ کر حکم فرمایا کہ تم یہیں ان حدود میں بیٹھ کر دیکھتے رہو۔ میں بیٹھ گیا۔ آں حضرت ﷺ نے ایک بلند جگہ پر کھڑے ہو کر قرآن پاک کی تلاوت شروع کی تو دیکھتے ہی دیکھتے مختلف سمتوں سے غول در غول جماعتیں، انتہائی ادب کے ساتھ آپ ﷺ کی بارگاہ میں چاروں طرف سے آئیں اور بیٹھ گئیں۔ میں تو قرآن حکیم اور پھر تلاوت کرنے والے رسول اکرم ﷺ کی حلاوتوں میں کھو گیا۔ اثرات نے دنیا ومافیہا سے بے خبر کر دیا، لیکن جیسے ہی آپ ﷺ کی زبان مبارک خاموش ہوئی تو میں نے دیکھا، بادل کے چھٹتے ہوئے ٹکڑوں کی طرح جنات گروہ در گروہ مختلف سمتوں میں بکھر گئے۔

اب صبح ہو چکی تھی۔ آپ ﷺ نے مجھ سے دریافت فرمایا: تم نے کیا دیکھا : میں نے عرض کیا: میں نے دیکھا سیاہ رنگ بھیانک چہرے اور سفید لباس میں ملبوس مخلوق۔

آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ یہ مختلف قبیلوں اور مقامات سے آئے تھے۔ انہوں نے مجھ سے انسانوں کے ساتھ مساجد میں نماز پڑھنے کی درخواست کی لیکن میں نے انہیں منع کر دیا۔ اتفاقاً نماز پڑھ لیں تو جائز ہے۔ لیکن مستقل اختلاط یعنی گھل مل جانے سے منع کر دیا۔

(بحوالہ: نقوش، رسول نمبر، ج۹)

ادارہ

اس ماہ کی شخصیت

نام: عزیزالحسن قاسمی

نام والدین: محمد مصطفیٰ۔عابدہ بیگم

تاریخ پیدائش: ۱۸مارچ ۱۹۷۲ء

نام شریک حیات: انوری بیگم

شادی کی تاریخ: ۱۷را اکتوبر ۲۰۰۴ء

قابلیت: فراغت دارالعلوم دیوبند: تکمیل ادب

آپ کا نام ۹رحروف پر مشتمل ہے۔ان میں سے ۴رحروف نقطے والے ہیں اور ۵رحروف، حروفِ صوامت سے تعلق رکھتے ہیں۔عنصر کے اعتبار سے آپ کے نام میں ۳رحروف خاکی ۳رحروف آبی ۲رحروف بادی اور ایک حرف آتشی ہے۔بہ اعتبار اعداد آپ کے نام میں خاکی حروف کا غلبہ حاصل ہے۔آپ کے نام کا مفرد عدد ۹رمرکب ۲۷راور آپ کے نام کے مجموعی اعداد ۲۴۳ر ہیں۔

۹رکا عدد جولانی طبع کی علامت ہے، یہ عدد ابھرتے ہوئے جذبات کی نشان دہی ہے۔ ۹رعدد کا حامل فنون لطیفہ سے بہت دلچسپی رکھتا ہے اور قدرتی مناظر کا دلدادہ ہوتا ہے۔اس کا شعور اور قوتِ ادراک بہت بڑھی ہوئی ہوتی ہے۔اس کی ذہانت اور فراست اس کے ہم عصروں میں ضرب المثل بن جاتی ہے۔لوگ اس کی دوراندیشی سے خائف رہتے ہیں۔۹رعدد کے لوگ اپنی دھن کے پکے ہوتے ہیں یہ جس کام کو کرنے کی ٹھان لیتے ہیں اس کو کر کے ہی چھوڑتے ہیں۔یہ کسی بھی معاملہ میں پیچھے مڑ کر دیکھنے والوں میں سے نہیں ہوتے۔جب تک یہ منزل مقصود تک نہیں پہنچ جاتے ان کا سفر جاری رہتا ہے۔۹رعدد کے لوگ خود اعتمادی کی دولت سے مالا مال ہوتے ہیں اللہ کے بعد ان کا اعتماد خود ان کی ذات پر ہوتا ہے۔یہ اپنی قدرتی صلاحیتوں پر پورا یقین رکھتے ہیں اور یہ خداداد صلاحیتوں سے بھرپور فائدہ اٹھاتے ہیں۔ان میں خود اختیاری بھی ہوتی ہے اور یہ خود مختاری کی زندگی گذارنا ہی پسند کرتے ہیں اور جہاں جہاں یہ اپنا کام دوسروں پر چھوڑتے ہیں وہاں وہاں انہیں بھاری نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔ان میں ایک خامی یہ ہوتی ہے کہ یہ ہر معاملے میں اپنی عقل کو اپنا امام مانتے ہیں۔لیکن یہ بھی سچ ہے کہ یہ اپنی عقل سے جو بھی راستہ منتخب کرتے ہیں وہ راستہ انہیں کامیابیوں کی منزل تک لے جاکر چھوڑتا ہے۔یہ حد سے زیادہ ذہین ہوتے ہیں۔فراست ان کی جیب میں پڑی رہتی ہے بقول شخصے یہ اڑتی چڑیا کے پر گن لیتے ہیں۔کسی بھی الجھے ہوئے مسئلہ کو سلجھانا ان کے لئے آسان ہوتا ہے۔کسی بھی بات کی گہرائی میں پہنچ جانا ان کے لئے مشکل نہیں ہوتا ہے۔جو مسائل دوسرے لوگ مہینوں میں سلجھاتے ہیں وہ مسائل یہ لوگ منٹوں سکنڈوں میں سلجھا لیتے ہیں۔

۹رعدد کے لوگوں کے حاسدین اور برا چاہنے والے کچھ زیادہ ہی ہوتے ہیں۔تمام عمر ان کے خلاف سازشوں کا بازار گرم رہتا ہے۔لیکن ان کی خوبی یہ ہوتی ہے کہ کبھی ہار نہیں مانتے، یہ عمر بھر حالات کا مقابلہ کرتے ہیں اور سنگ لاخ راستوں سے گزرتے ہوئے ایک دن منزل تک پہنچ ہی جاتا ہے۔

مزاج ان کا نازک ہوتا ہے۔دکھ اور رنج سے بہت گھبراتے ہیں۔موسم کی سختی اور دھوپ کی شدت ان سے برداشت نہیں ہوتی۔لیکن مزاج کی نزاکتوں کے باوجود بڑے بڑے غم اور بڑی بڑی مخالفتیں ہنستے کھیلتے جھیل لیتے ہیں۔اور چلنے سے اور چلتے رہنے سے گریز نہیں کرتے ان کی مستقل مزاجی اور ان کی طبیعت کا استحکام انہیں سربلند اور سرخرو رکھتا ہے۔

۹رعدد کے لوگوں کے کو اپنے رشتے داروں سے وفا نصیب نہیں ہوتی، انہیں بھلائی کا بدلہ اکثر برائی سے ملتا ہے، یہ جن لوگوں کے ہاتھوں میں پھول تھماتے ہیں وہی لوگ پتھر اُٹھائے ان کے پیچھے پھرتے ہیں،

اس طرح بار بار انہیں وفا کے بدلے جفا عطا ہوتی ہے۔ لیکن یہ بھی دوسروں پر اپنی محبتیں لٹانے سے باز نہیں آتے۔

۹ عدد کے لوگوں کو غصہ بہت جلد آجاتا ہے، بہت جلد مشتعل ہوجاتے ہیں، لیکن چونکہ یہ دل کے نرم ہوتے ہیں اس لئے جلد ہی شرمندہ بھی ہوجاتے ہیں اور اپنے غصے کی تلافی کرلیتے ہیں۔ ۹ عدد والے لوگوں کا ظاہر و باطن یکساں رہتا ہے، ان کے جو دل میں ہوتا ہے وہی زبان پر ہوتا ہے، منافقت سے یہ ہمیشہ دور رہتے ہیں، ان کی یہ خوبی ان کو اپنے دوستوں اور ملنے والوں میں ہمیشہ ممتاز رکھتی ہے، ان کی زندگی میں نشیب وفراز اور اُتار چڑھاؤ بہت آتے ہیں، تمام عمر عروج وزوال کی کشمکش جاری رہتی ہے لیکن مجموعی اعتبار سے ان کی زندگی کامرانیوں سے بھری رہتی ہے۔

۹ عدد والے لوگوں کی آمدنی کے ذرائع متعدد ہوتے ہیں، یہ لوگ بغیر کسی منصوبہ بندی کے کام کرتے ہیں اور کامیاب ہوتے ہیں، ان کی تقدیر قدم قدم پر ان کا ساتھ دیتی ہے اور زندگی کے ہر نازک موڑ پر انہیں سرخرو رکھتی ہے۔ ۹ عدد والے لوگ گرمی اور دھوپ برداشت نہیں کرسکتے، موسم گرما میں یہ لوگ تھکے تھکے سے نظر آتے ہیں، انہیں عموماً سردیوں کا موسم راس آتا ہے اور یہ لوگ اسی موسم کو پسند بھی کرتے ہیں۔ ۹ عدد کے لوگوں کے خیالات مذہبی ہوتے ہیں، یہ لوگ قدامت پسند ہوتے ہیں، ان کے انگ انگ میں محبت بھری ہوتی ہے، بلکہ محبت ان کی کمزوری ہوتی ہے اور محبت کے نام پر یہ بآسانی فریب کھاجاتے ہیں، صنف نازک سے ان کی دلچسپیاں ہمیشہ برقرار رہتی ہیں اور اکثر و بیشتر خواتین ان کی طرف مائل رہتی ہیں، عشق ومحبت کی راہوں سے گزرتے ہوئے انہیں کئی بار رسوائی اور بدنامی کے صدمات برداشت کرنے پڑتے ہیں۔

۹ عدد کے لوگوں میں ایک خرابی یہ ہوتی ہے کہ یہ دوستوں کا انتخاب کرنے میں ہمیشہ غلطی کرتے ہیں، یہ رشتے ناطے جوڑتے وقت اچھے برے کی تمیز نہیں کرپاتے، دوراندیش اور صاحب فراست ہونے کے باوجود دوستی اور رشتے داری قائم کرنے کے معاملے میں غلطی کر بیٹھتے ہیں اور بعض اوقات ایسے لوگوں سے وابستہ ہوجاتے ہیں جو ان کے لئے عذاب جان بن جاتے ہیں، شاہ خرچی ان کی فطرت ہوتی ہے، خرچ کرتے ہیں اور خوب خرچ کرتے ہیں اس لئے اکثر تنگ دست رہتے ہیں، کئی بار شاہ خرچی کی وجہ سے مقروض ہوجاتے ہیں، لیکن بُرے سے بُرے حالات میں بھی ان کا ہاتھ دوستوں کے سامنے نہیں پھیلتا، ان کی خودداری اور غیرت حد سے زیادہ بڑھی ہوئی ہوتی ہے، یہ لوگوں کی مدد کرنا پسند کرتے ہیں، لیکن دوسروں سے مدد لینا انہیں اچھا نہیں لگتا، جلد بازی بھی ان کی فطرت کا ایک حصہ ہوتی ہے، عجلت پسندی کی وجہ سے کئی فیصلے یہ اپنی زندگی میں ایسے بھی کرڈالتے ہیں جو زندگی بھر انہیں دکھ دیتے ہیں اور انہیں خون کے آنسو رُلاتے ہیں، چونکہ آپ کا مفرد عدد ۹ ہے اس لئے کم وبیش یہ تمام خصوصیات آپ کے اندر بھی موجود ہوں گی۔

آپ کے مزاج میں استحکام ہوگا، آپ مستقل مزاج ہوں گے، آپ جو کام بھی کریں گے پوری لگن اور مستعدی کے ساتھ کریں گے، محبت کرنا آپ کی فطرت ثانیہ ہے، محبت کی وجہ سے کئی بار آپ کو رسوائی کے صدمات برداشت کرنے پڑیں گے اور کئی بار آپ پر انگلیاں اٹھیں گی، آپ جلد مشتعل ہوجاتے ہیں اور حالت اشتعال میں کئی بار آپ اپنے فیصلے بھی کرگزرتے ہیں جو آپ کے لئے وجہ مصیبت بنتے ہیں اور آپ کو عرصہ دراز تک تڑپاتے ہیں، آپ کا دل بغض وعناد کی گرد سے ہمیشہ پاک صاف رہے گا، آپ کینہ اور حسد سے ہمیشہ کوسوں دور رہیں گے لیکن طبیعت کی جھلاہٹ اور وقتی اشتعال کی وجہ سے آپ کبھی کبھی راہ اعتدال سے اِدھر اُدھر ہوجاتے ہیں، آپ کسی کے خلاف بھی کوئی بغض اپنے دل میں نہیں رکھتے لیکن آپ کے حاسدوں اور آپ کے بدخواہوں کی تعداد ہمیشہ زیادہ رہے گی، یہ لوگ ہمیشہ آپ کا ناک میں دم رکھیں گے اور آپ کے خلاف سازشیں کرتے رہیں گے، ان سازشوں سے آپ کو قابل ذکر نقصان نہیں پہنچے گا لیکن آپ کا دل ان سازشوں کی وجہ سے ہمیشہ مغموم رہے گا، صبر وضبط اور خاموشی کا ہتھیار اپنے ہاتھوں میں رکھنے کی وجہ سے آپ اپنے دشمنوں پر غالب رہیں گے، محبت آپ کی کمزوری اگر یہ کہا جائے کہ آپ دل پھینک قسم کے انسان ہو تو غلط نہیں ہوگا۔ محبت کی وجہ سے آپ کے دو نکاح متوقع ہیں، ہم آپ سے درخواست کریں گے کہ عورتوں سے تعلقات بنانے میں احتیاط سے کام لیں اور اُن رسوائیوں سے ڈریں جو انسان کی شخصیت پامال کردیتی ہیں اور رسوائیوں کے زخم دامنِ روح پر کبھی کبھی ایسے پھیل جاتے ہیں کہ کبھی مندمل ہونے کا نام نہیں لیتے، آپ خوبصورت شخصیت کے مالک ہیں، اپنی شخصیت کی

خوبصورتی کی حفاظت کرنا آپ کی اپنی ذمہ داری ہے، اس ذمہ داری سے بھی پہلوتہی مت کیجئے۔

آپ کی مبارک تاریخیں: ۹، ۱۸، اور ۲۷ ہیں۔ اپنے اہم کاموں کو ان ہی تاریخوں میں انجام دینے کی کوشش کریں، انشاء اللہ نتائج جلد برآمد ہوں گے، آپ کا لکی عدد ایک ہے، ایک عدد کی چیزیں اور شخصیتیں آپ کو بطور خاص راس آئیں گی اور آپ کے لئے سکون وراحت کا باعث بنیں گی۔ ۲، ۳ اور ۶ عدد آپ کے لئے مثالی معاون بنیں گے۔ ۴، ۵ اور ۸ عدد والے لوگ آپ کے لئے عام سے ہوں گے۔ یہ لوگ حالات کے ساتھ ساتھ آپ کے ساتھ معاملہ کریں گے، ان سے آپ کو نہ قابل ذکر نقصان پہنچے گا اور نہ قابل ذکر فائدہ۔ ۷ کا عدد آپ کا دشمن عدد ہے، ۷ عدد کی چیزیں اور ۷ عدد کے لوگ آپ کو راس نہیں آئیں گے، ۷ عدد کی چیزوں اور لوگوں سے اگر آپ دور ہی رہیں تو آپ کے حق میں بہتر ہوگا۔

آپ کا مرکب عدد ۲۷ ہے یہ بہت مبارک اور طاقتور عدد ہے اس عدد سے تعلق رکھنے والے لوگ عموماً دانشور ہوتے ہیں اور یہ لوگ زبردست طریقہ سے مقبول اور معزز ہوتے ہیں، البتہ جلد مال دار بننے والی اسکیمیں اور ترکیبیں ان کے لئے نقصان دہ بنتی ہیں اسلئے ان کو اس طرح کی اسکیموں اور منصوبہ بندیوں سے پرہیز کرنا چاہئے، آپ کی مجموعی تاریخ پیدائش کا مفرد عدد ۴ ہے، یہ عدد آپ کے نام کے مفرد عدد کا معاون عدد ہے، یہ انشاء اللہ تمام عمر آپ کی خوش حالیوں کا ضامن بنا رہے گا۔

آپ کی تاریخ پیدائش کا عدد ۹ ہے اور یہ عدد آپ کے مفرد عدد سے ہم آہنگ ہے اس لئے آپ زندگی بھر آگے بڑھتے ہی رہیں گے، آپ کی بیوی کا مفرد عدد ۶ ہے اور آپ کی شادی کی تاریخ کا عدد بھی ۶ ہی ہے، اس لئے آپ کی ازدواجی زندگی بھی عموماً پرسکون رہے گی۔

آپ کا اسم اعظم ''یاباسط'' ہے، عشاء کی نماز کے بعد ۲۷ مرتبہ پڑھنے کا معمول رکھیں، انشاء اللہ اسم اعظم کے ورد کی وجہ سے آپ مطمئن اور آسودہ زندگی گزاریں گے اور تناؤ اور اُتار چڑھاؤ سے کافی حد تک محفوظ رہیں گے۔

آپ کی غیر مبارک تاریخیں: ۱۳، ۱۴ اور ۲۸ ہیں۔ ان تاریخوں میں اپنے اہم کام کرنے سے گریز کریں، ورنہ ناکامی کا اندیشہ رہے گا، آپ کا برج حوت اور ستارہ مشتری ہے، آپ کے لئے جمعرات کا دن بہت اہم ہے۔ اتوار، پیر، منگل بھی آپ کے لئے مبارک ثابت ہوں گے، البتہ بدھ اور جمعہ آپ کے لئے مبارک نہیں ہیں۔

مونگا، پنا اور نیلم آپ کی راشی کے پتھر ہیں، یہ پتھر آپ کی ترقی کا باعث ثابت ہوسکتے ہیں، ساڑھے چار ماشہ چاندی کی انگوٹھی ان میں سے کوئی سا بھی پتھر جڑوا کر پہنیں، انشاء اللہ راحت محسوس کریں گے۔

مئی، اکتوبر، نومبر میں اپنی صحت کا بطور خاص خیال رکھیں، ان مہینوں میں اگر کوئی معمولی درجہ کی بیماری بھی لاحق ہو تو اس کے علاج سے غفلت نہ برتیں، عمر کے کسی بھی دور میں آپ درد سینہ، امراض معدہ، امراض پیٹ، کھانسی، نزلہ زکام، امراض جلد اور خرابی خون کا شکار ہوسکتے ہیں، آپ کے لئے پیاز، ادرک، لہسن، ہری مرچ اور تمام پھل مفید ثابت ہوں گے، ان چیزوں کا استعمال مختلف انداز میں وقتاً فوقتاً کرتے رہیں، انشاء اللہ یہ چیزیں آپ کی صحت پر اچھا اثر ڈالیں گی اور آپ کے اعضاء جسمانی کو تقویت پہنچائیں گی۔

سفید، نیلا اور سبز رنگ آپ کے لئے مبارک ثابت ہوں گے، ان رنگوں کا استعمال کسی بھی طرح کرتے رہیں، انشاء اللہ یہ رنگ آپ کے لئے سکون اور راحت کا باعث ثابت ہوں گے۔

آپ کے نام میں ۵ حروف، حروف صوامت سے تعلق رکھتے ہیں، ان کے اعداد ۱۶۹ ہیں۔ اگر ان میں اسم ذات الٰہی کے اعداد ۶۶ بھی شامل کر لئے جائیں تو مجموعی اعداد ۲۳۵ ہو جاتے ہیں، ان اعداد کا نقش مربع آپ کے لئے بہر اعتبار مفید ثابت ہوگا۔

نقش اس طرح بنے گا۔

۷۸۶

۵۸	۶۱	۶۵	۵۱
۶۴	۵۲	۵۷	۶۲
۵۳	۶۷	۵۹	۵۶
۶۰	۵۵	۵۴	۶۶

د اور ج آپ کے مبارک حروف ہیں، ان حرفوں سے شروع ہونے والی اشیاء بھی آپ کے لئے مبارک ثابت ہوں گی، آپ کا مفرد عدد یہ ثابت کرتا ہے کہ زندگی میں حاصل کرنے کے لئے آپ انتھک

جدوجہد کریں گے، آپ زبردست مستقل مزاج ہیں، آپ خود اعتماد کی دولت سے بہرہ ور ہیں اور آپ خودمختار بننے کا حوصلہ بھی رکھتے ہیں، آپ حسن پسند بھی ہیں اور وفا شعار بھی، لیکن ہمارا مشورہ یہ ہے کہ عشق و محبت کے معاملے میں آپ کو حد سے زیادہ محتاط رہنا چاہئے کیوں کہ جب یہ عادت حد سے تجاوز کرجاتی ہے تو انسان کے قدم عیاشی کی طرف بڑھنے لگتے ہیں اور انسان کی شخصیت کا اصل جوہر پامال ہوجاتا ہے، آپ فطرتاً عافیت پسند ہیں، لڑائی جھگڑوں سے آپ کو وحشت ہوتی ہے لیکن اختلافات اور مخالفتوں کا سامنا آپ کو بار بار کرنا پڑتا ہے، آپ کے اندر انتظام کی اعلیٰ صلاحیتیں ہیں، آپ کسی بھی نظم کو حسن و خوبی کے ساتھ چلاسکتے ہیں لیکن آپ کے دل کی نرمی اور آپ حد سے زیادہ بڑھا ہوا اخلاق آپ کو کبھی اچھا منتظم نہیں بننے دے گا، آپ اپنے ماتحت لوگوں کی غلطیوں کو نظر انداز کرکے ہمیشہ نقصان اٹھائیں گے، آپ کی زمیوں کی وجہ سے انتظام میں خلل بھی پیدا ہوگا، آپ دور اندیش ہیں، فہیم و ذکی ہیں، حد سے زیادہ عقل مند ہیں، لیکن ہر کس و ناکس پر بھروسہ کرلینا بھی آپ کی فطرت ہے، ہر کس و ناکس پر بھروسہ کرنے کی وجہ سے آپ کو بار بار صدمات اٹھانے پڑیں گے، نرم دلی اور شرافت کی بھی ایک حد ہونی چاہئے تاکہ انسان نت نئے صدموں اور زخموں سے محفوظ رہے۔

آپ کی ذاتی خوبیاں یہ ہیں: جوش طبع، بہادری جرأت حوصلہ مندی، عزائم کی پختگی، خوش و خرم زندگی، ہنرمندی، معاملہ فہمی، قوت ادراک، ہمدردی، غربا پروری، وفا شعاری، طبعیت اور مزاج کا زبردست استحکام وغیرہ۔

آپ کی ذاتی خامیاں یہ ہیں: جھلاہٹ، اشتعال، عجلت پسندی، آوارہ مزاجی، زبان کی بے لگامی، عورتوں میں حد سے زیادہ دلچسپی، ہر کام کو ادھورا چھوڑ دینے کی خامی، غصے سے بے قابو ہوجانے کا مرض وغیرہ۔

خامیاں اور خوبیاں سبھی انسانوں میں ہوتی ہیں، اس دنیا میں اچھے لوگ وہ ہوتے ہیں جو معلوم ہونے کے بعد اپنی خامیوں کو گھٹانے کی کوشش کریں اور اپنی خوبیوں میں اور بھی اضافہ کرنے کی جدوجہد کو جاری رکھیں۔ آپ نے اپنی شخصیت کا یہ خاکہ پڑھنے کے بعد یہ اندازہ کرلیا ہوگا کہ آپ کے اندر خوبیاں بہت زیادہ ہیں اور خامیاں بہت کم، لیکن ہماری خواہش یہ ہے کہ آپ ان خوبیوں میں اور بھی اضافہ کریں اور اپنی خامیوں کو اور بھی گھٹانے کی کوشش میں لگے رہیں۔

یہ بات یاد رکھیئے آپ کا اصل خیر خواہ وہی ہے جو آپ کو یہ بات بتادے کہ آپ کے اندر فلاں فلاں خامی موجود ہے، جو لوگ صرف تعریفیں کرنے والے ہوتے ہیں وہ اچھے دوست نہیں ہوتے وہ تو انسان کو گمراہ کرنے اور راہ حق سے بھٹکانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس مضمون کو اپنے لئے ایک آئینہ سمجھیں اور اس آئینے کی قدر کریں۔

آپ کی تاریخ پیدائش کا چارٹ یہ ہے۔

۷۸۶

۹		۳
۸		۲
۷		۱۱

آپ کی تاریخ پیدائش کے چارٹ میں ایک دو بار آیا ہے جو آپ کی قوت اظہار کی علامت ہے، آپ بہت ہی باتونی قسم کے انسان ہیں، چرب زبانی میں آپ کا کوئی ثانی نہیں ہے، آپ اپنے مافی الضمیر کو بہتر انداز میں بیان کرسکتے ہیں۔

آپ کے چارٹ میں ۲ کی موجودگی اس بات کی علامت ہے کہ آپ کی قوت ادراک بہت بڑھی ہوئی ہے لیکن اس سے بروقت فائدہ اٹھانے کی آپ کو توفیق نہیں ہوتی۔

۳ عدد کی موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ کی وجدانی قوت بہت بڑھی ہوئی ہے، آپ ضرورت کے وقت اپنے دوستوں کی علمی مدد کرسکتے ہیں۔ ۳ عدد میں ایسی قوت پوشیدہ ہے جو روشن ضمیر لوگوں کے پاس ہوتی ہے اور اس قوت کی وجہ سے ان کے چہروں پر ایک طرح کا نکھار رہتا ہے۔

۴، ۵، ۶ کی غیر موجودگی آپ کی اس کمزوری کو ظاہر کرتی ہے کہ آپ عملی کاموں میں سستی دکھاتے ہیں اور اپنے کاموں کو بروقت کرنے میں کبھی کبھی تساہل اور تغافل سے کام لیتے ہیں اور آپ کی یہ خامی آپ کو خوشیوں اور مسرتوں سے محروم رکھنے کا سبب بنتی ہے اور اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ آپ کبھی کبھی نقطۂ اعتدال پر قائم نہیں رہتے، آپ مختلف امور میں افراط و تفریط کا شکار ہوجاتے ہیں اور اعتدال سے اِدھر اُدھر ہوکر اپنی شخصیت کو پامال کردیتے ہیں۔

۷ کی موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ ہر معاملہ میں عدل وانصاف کے قائل ہیں اور انصاف کی خاطر کافی جدوجہد بھی کرتے ہیں، دوسروں کے ساتھ ناانصافی بھی آپ کو گوارہ نہیں ہے۔

۸ کی موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ دوسروں کے معاملات پرکھنے کی بھرپور صلاحیت رکھتے ہیں، آپ صفائی پسند بھی ہیں لیکن اکثر آپ کی طبیعت کی بے چینی آپ کو خواہ مخواہ کے کڑھن میں بتلا رکھتی ہے۔

۹ کی موجودگی آپ کے حساس ہونے کا ثبوت ہے، اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آپ کا شعور بہت بڑھا ہوا ہے، آپ وسیع خیال اور وسیع النظر بھی ہیں، لیکن ۹ کی موجودگی سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ آپ مشتعل ہوکر کبھی کبھی اپنا نقصان بھی کر بیٹھتے ہیں۔

آپ کے چارٹ میں دو سطریں مکمل ہیں لیکن درمیان کی لائن بالکل خالی ہے، یہ زحل کی لائن ہے، اس کے خالی پن سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آپ ضرورت کی چیزوں کے اظہار سے ہچکچاہٹ محسوس کرتے ہیں، آپ میں دوسروں سے توقعات وابستہ رکھنے کا رجحان موجود ہے، اگر آپ اپنی خودداری کی وجہ سے کسی سے کچھ کہہ نہیں پاتے لیکن دوسروں سے یہ توقع رکھتے ہیں کہ وہ خود آگے بڑھ کر آپ کی مدد کرے حالانکہ یہ توقع آپ کے لئے مناسب نہیں ہے اور یہ توقع کبھی پوری بھی نہیں ہوتی کیوں کہ اس دنیا کا مزاج یہ ہے کہ یہ بغیر مانگے تریاق بھی دے دیتی ہے اور مانگنے سے کبھی کسی کو زہر بھی نہیں دیتی، اگرچہ آپ مانگتے نہیں، لیکن دنیا امیدوں پر بھی کبھی کھری نہیں اترتی، آپ کی حمیت دوسروں کی محتاج نہیں ہے، آپ کو ہر حال میں اور ہر صورت میں اپنی غیرت اور خودداری کو برقرار رکھنا چاہئے اور کسی سے بھی کوئی امید نہیں رکھنی چاہئے۔

آپ کے دستخط آپ کی اندر کی افسردگی اور اُداسی کو ظاہر کرتے ہیں اور آپ کا فوٹو جہاں آپ کی خوش حالی، خوش طبعی کو ظاہر کرتا ہے وہاں اس بات کی غمازی بھی کرتا ہے کہ آپ ایک اچھے انسان ہیں اور آپ کی آنکھوں میں انسانیت کی چمک دمک موجود ہے۔

ہمیں امید ہے کہ آپ یہ خاکہ پڑھنے کے بعد پہلے سے زیادہ پرکشش بننے کی کوشش کریں گے اور ہماری یہ محنت جو ہم نے آپ کے لئے کی ہے یہ رائیگاں نہیں جائے گی۔

☆☆☆

☆ خونِ جگر سے سینچے ہوئے چمن کو اپنی آنکھوں سے اجڑتا ہوا دیکھنے کے بعد بھی تمہاری آنکھ سے آنسو اور لب سے آہ نہیں نکلنی چاہئے کیوں کہ وہ جو کچھ بھی تھا فانی تھا۔

☆ سب سے بڑا فخر یہ ہے کہ فخر نہ کرو۔

☆ سب سے اچھا وقت وہ ہے جو نماز میں گزرے۔

☆ عقل سے بڑھ کر کوئی ثروت نہیں۔

☆ نیکی کا ارادہ حشر کی آگ کو بجھاتا ہے۔

بہتری

ایک صاحب اپنے سفر کا حال سنا رہے تھے۔ ’’ٹرین پانچ میل فی گھنٹے کی رفتار سے جارہی تھی مگر بری طرح ڈگمگا رہی تھی کہ مجھے اندیشہ تھا میری ہڈیوں کے تمام جوڑ الگ ہوجائیں گے۔ کبھی مسافر اچھلتے تو ان کے سر برتھ سے ٹکرا جاتے اور کبھی وہ بے چارے ایک سرے سے لڑھکتے ہوئے دوسرے تک چلے جاتے ہیں اور انہیں اپنی سیٹوں پر واپس پہنچنا مشکل ہوجاتا۔ بچے چیخیں مار رہے تھے اور بڑے آیت الکرسی پڑھ رہے تھے۔ میں تو مضبوطی سے اپنی سیٹ کے ہتھے پکڑے بیٹھا تھا لیکن اندیشہ تھا کہ کسی بھی لمحے میں اچھل کر باتھ روم سے جا ٹکراؤں گا۔ اچانک قدرت کو ہم پر رحم آیا۔ ٹرین کچھ ہموار انداز میں چلنے لگی۔ ٹرین کی کھڑکھڑاہٹ اور مسافروں کی چیخ وپکار تھمنے لگی۔ کمپارٹمنٹ میں کچھ سکون سا محسوس ہونے لگا۔ اور اس کی واحد وجہ یہ تھی کہ ٹرین پٹری سے اتر گئی تھی۔

صرف ایک ہی راستہ صدقہ صدقہ، صدقہ وسیلہ نجات

تمام نحوستوں، لاعلاج مریضوں، مالی پریشانیوں، مشکلات، آفات، بلیات، مصیبتوں، جان ومال کی حفاظت، حادثات، شر شیطانی، شر انسانی، لڑائی جھگڑا اور نفاق سے نجات کے لئے صدقہ دینے دعا کرنے اور خدا سے پناہ طلب کرنے سے بہتر کوئی چیز وارد نہیں ہوئی، صدقے کی فضیلت وخواص اور اہمیت، اور آئمہ معصومین کے ارشادات پیش خدمت ہیں ان سے استفادہ کریں اور مجھ حقیر کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

☆ راہ خدا میں صدقے کی عجیب وغریب اہمیت ہے۔ صدقہ مال میں کمی کا باعث نہیں بنتا بلکہ زیادتی کا باعث بنتا ہے۔ صدقہ دینے والے کو اس سے کئی گنا زیادتی فائدہ ہوتا ہے ☆ حضرت رسول خدا ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ بیماری کو چار چیزیں ختم کرتی ہیں (۱) صدقہ (۲) علاج (۳) پرہیز (۴) ٹھنڈے پانی میں کپڑا تر کر کے ماتھے پر رکھنا ☆ جب بھی سفر کا آغاز کرو اپنا سفر صدقے سے شروع کرو اور آیت الکرسی پڑھ لیا کرو ☆ صدقہ آسمانی بلاؤں کو دور کرتا ہے ☆ شافع محشر ﷺ کا ارشاد ہے صدقہ دینے والوں کو صدقے کی وجہ سے قبر کی گرمی نہیں ستائے گی ☆ رسول مقبول ﷺ فرماتے ہیں صدقہ دیا کرو ایسا کرو گے تو جہنم سے چھٹکارہ پاؤ گے ☆ امام رضا علیہ السلام کا فرمان ہے کہ صدقہ مریض کو مرض موت سے بچاتا ہے ☆ پیغمبر اسلام ﷺ کا ارشاد گرامی ہے جب لوگ صدقہ دینا چھوڑ دیتے ہیں تو بیماریاں بڑھ جاتی ہیں ☆ امام جعفر صادق علیہ السلام کا ارشاد پاک ہے کہ سرکار ختم الرسلین ﷺ نے حکم دیا ہے کہ لوگوں صدقہ نکالا کرو اس سے تمہاری آمدنی بڑھے گی ☆ صدقہ آخرت میں آتش جہنم سے نجات کا باعث بنتا ہے۔ ☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ۴ رچیزیں جنت کی دعوت دیتی ہیں (۱) مصیبت کا چھپانا (۲) صدقہ پوشیدہ طور پر دینا (۳) والدین سے نیکی کرنا (۴) بکثرت لا الہ الا اللہ پڑھنا ☆ حضرت رسول خدا ﷺ کا ارشاد ہے قیامت کی زمین آگ کی طرح دہک رہی ہوگی مگر مرد مومن پر سایہ ہوگا اس سائے کو اس کے دئے ہوئے صدقے کی کرامت جانیں۔ ☆ حضرت امیر المومنین علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اللہ نے تجھے جو کچھ دیا ہے اس میں سے اس کی راہ میں صرف کرو خدا کے نام پر خرچ کرنے والے کو مجاہد کا درجہ ملتا ہے ☆ سرکار نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے صدقہ دیا کرو خواہ کھجور کا ایک ٹکڑا کیوں نہ ہو ☆ صدقہ ناگہانی اموات دور کرتا ہے ☆ صدقہ دینے والا کبھی بری موت سے نہیں مرتا ☆ صدقہ حتمی قضا کو دور کرتا ہے ☆ صدقہ دے کر کبھی کسی پر احسان نہ جتائیں ورنہ اللہ اس عمل خیر کو ختم کردے گا ☆ صدقہ ۷۰ رقسم کی بلاؤں کو ٹال دیتا ہے ☆ صدقہ ایک کامیاب دوا ہے ☆ صدقہ مال ودولت کو زیادہ کرتا ہے ☆ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ جب کوئی کسی محتاج کو صدقہ دیتا ہے اور وہ اس کے لئے دعا کرتا ہے تو اس کی دعا قبول ہوتی ہے ☆ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا رات کا صدقہ بری موت کو ختم کردیتا ہے اور ۷۰ ربلاؤ کو دور کرتا ہے، دن کا صدقہ خطاؤں کا ایسے ختم کردیتا ہے جیسے پانی نمک کو نیز دن کا صدقہ مال میں زیادتی اور عمر میں اضافے کا بعث ہوتا ہے ☆ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا صدقہ دینے سے افلاس دور ہوتا ہے اور عمر بڑھ جاتی ہے ☆ صدقہ سے گناہ ایسے مٹ جاتے ہیں جیسے پانی سے آگ بجھ جاتی ہے ☆ صبح کا آغاز صدقے سے کرو اس سے دن کی نحوست دور ہوتی ہے اسی طرح رات کا آغاز صدقے سے کرو اس سے رات کی نحوست دور ہوتی ہے ☆ صدقہ مال ودولت اور رزق میں اضافہ کرتا ہے ☆ حضرت امام سجاد علیہ السلام نے فرمایا پوشیدہ صدقہ اللہ تعالیٰ کے غضب کی آگ کو بجھاتا ہے رات کا صدقہ اللہ کے غضب کو ٹھنڈا کرتا ہے ☆ صدقہ رد بلا ہے ☆ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں صدقہ دینا میں پیش آنے والی ۷۰ رمصیبتوں کو دور کرتا ہے۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا ارشاد گرامی ہے کہ حقیقی مومن وہ ہے جو اپنے مال سے محتاجوں کی مدد کرتا ہے ☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ارشاد گرامی ہے کہ سخاوت، بخشش ناموس کی نگہبان ہے۔ ☆ حضرت محمد ﷺ کا رشاد گرامی ہے کہ صدقہ خدا کے غیض وغضب سے بچاتا ہے۔

ملا ابن العرب مکی

جواب حاضر ہے

اسلامی قانون جس کی افادیت اور ہمہ گیریت مسلم ہے لیکن اس عظیم الشان قانون کے بارے میں بھی بعض تہذیب زدہ مردوں بلکہ عورتوں نے بھی انگلی اٹھائی ہے اور بعض عورتوں نے تو اپنی اس عقل کو ہی سب کچھ سمجھ لیا ہے جو بے چاری اپنا گھر چلانے کے لئے قابل بھی نہیں تھی۔ اس طرح کی عورتیں ہر دور میں پیدا ہوتی ہیں۔ ۱۹۷۳ء میں جب ایک خاتون جن کا نام نامی ڈاکٹر حمیرہ انصاری تھا انہوں نے بھی اسلامی قانون کے بارے میں اپنی چونچ کھولی تھی اور چیلنج کیا تھا ہے کوئی جواب دینے والا، اسی وقت ملا ابن العرب مکی نے یہ مضمون لکھا تھا، آج بھی کچھ نام نہاد مسلمان اور کچھ خواتین اس اسلامی قانون کے بارے میں اپنی کٹی ہوئی انگلیاں اٹھا رہے ہیں اس لئے یہ مضمون آج بھی پڑھے جانے کے قابل ہے، اس کو پڑھ کر بہ آسانی یہ اندازہ ہوجاتا ہے کہ مخالفین اسلام کی عقل وفہم کا حدود اربعہ کیا ہے۔　　(ح،ہ)

شادی شدہ ہیں یا کنواری، اگر ہفتہ روزہ نشیمن کے لائق مدیر اپنے نوٹ میں یہ تصدیق نہ فرمادیتے کہ سچ مچ وہ عورت ہی ہیں تو بہتیرے قارئین بے نمکین کو یہ غلط فہمی بھی لاحق ہوسکتی تھی کہ

کوئی استاد ہے اس پردۂ زنگاری میں

جی ہاں ایسا ہوتا ہے، مسٹر فرحت علی نے مضمون لکھا اور نام ٹانک دیا مس زہرہ جمال کا، بس پھر چلے آرہے ہیں خطوط پر خطوط کہ سبحان اللہ قلم توڑ دیا، جواب نہیں ہے، اگلے مضمون کے ساتھ تصویر بھی چھپوایئے وغیرہ وغیرہ۔ تو واقعی میں بھی خیال کرتا کہ ڈاکٹر حمیرہ کوئی مرد ہیں کیوں کہ کم سے کم ہمارے ہندوستان جنت نشاں میں ابھی تک عورتوں نے اتنی ترقی نہیں کی ہے کہ وہ ایسے بے حجابانہ انداز میں خلوت کی روداد یں جلوت میں بیان کرڈالیں اور گالیوں کی مار سے داڑھی مونچھ والے مردوں کا منہ پھیر دیں۔ مضمون پڑھتے پڑھتے کہیں کہیں تو ایسا لگتا ہے کہ جیسے ہال روم کے اسٹیج پر کیبرے ڈانس شروع ہوگیا ہو اور ناچنے والی فنکارہ نے اپنے بدن کی آخری دھجی اب اتاری اور تب اتاری۔

ظاہر ہے ایسے عبرتناک حادثے آرٹ کہلاتے ہیں لیکن مضمون کے بارے میں لائق مدیر کے یہ الفاظ بھلا کیسے نظر انداز کئے جاسکتے ہیں کہ:

آپ بیتی اور ایسی تہلکہ انگیز۔

محو حیرت ہوں کہ دنیا کیا سے کیا ہوجائیگی۔

اب ایسی آپ بیتی پر گفتگو کرتے وقت آخر یہ کرید کیسے نہ ہو کہ محترمہ مس ہیں یا مسز، مسوں سے بات کرنے کا طریقہ بالکل اور ہے اور مسزوں سے دوسرا، ہاں یہ سوال آپ ضرور کرسکتے ہیں کہ تمہیں بات کرنے کی ضرورت ہی کیا لاحق ہوئی ہے، تم نہ قاضی ہو نہ داروغہ، نہ محتسب ہو نہ ٹھیکیدار۔

تو اس کی دو وجہیں ہیں، ایک یہ کہ موصوفہ عزیزہ نے اپنے مضمون کا عنوان ہی رکھا ہے، "مجھے جواب دو" یعنی صلائے عام ہے یاران نکتہ داں کے لئے، میں نالائق بھی اتفاق سے داڑھی مونچھ والا ہوں اور جن بدبختوں نے موصوفہ کو تلخ ومکروہ تجربات سے گزارا ہے وہ بھی ان کی وضاحت کے مطابق میری ہی جنس سے تعلق رکھتے ہیں اس لئے جواب کا فرض کفایہ مجھ پر بہر حال عائد ہوتا ہے۔

دوسری یہ کہ دس بیس خطوط مدیر تجلی کے پاس فرمائش کے آئے کہ اس مضمون کا نوٹس لیا جائے۔

انہوں نے غالباً آدھا مضمون پڑھا اور پھر خدا ہی بہتر جانتا ہے کہ ان پر کتنے طبق روشن ہوگئے کہ نشیمن میرے سر پر مارا اور ایسی قہر آلود نظروں سے مجھے گھورا جیسے اس مضمون کے لکھنے اور چھپنے کی ساری ذمہ داری بھی مجھی پر عائد ہوتی ہو، میں نے حیران ہوکر پوچھا۔

"جناب عالی، میں اس کا کیا کروں؟"

کہنے لگے۔ "شہد لگا کر چاٹو یا تعویذ بنا کر گلے میں ڈالو، بعض حضرات جواب کے طالب ہیں اور وہ تم دوگے۔"

"میں دوں گا" میں بڑبڑایا، وہ کچھ کہے بغیر چلے گئے میں نے کلیجہ تھام کر مضمون پڑھا، کلیجہ اس لئے تھاما کہ ڈاکٹر قسم کی عورتوں سے مجھے بڑا ڈر لگتا ہے، ڈر اگر حد سے بڑھ جائے تو آپ جانتے ہی ہیں کہ کلیجہ منہ کو آتے دیر نہیں لگتی۔ مضمون کی انشائے لطیف، سبحان اللہ، دل و دماغ میں گھنٹیاں سی بجیں کبھی بجلیاں سی کوندیں بقدر ظرف لذت اندوز ہونے کے بعد مدیر تجلی کو ڈھونڈا اور عرض کیا۔

"جناب، یہ تو ایک عبرت آموز قسم کی آپ بیتی ہے، سوالنامہ تو ہے نہیں پھر میں کس بات کا جواب دوں۔"

"عنوان تمہارے سامنے ہے، جب سوال کے بغیر ہی جواب مانگا گیا ہے تو جواب کے لئے سوال کی ضرورت ہی کیا رہ گئی۔ ہمارے مسلمان بھائیوں کو یہ بہر حال علم رہنا چاہئے کہ مسلم پرسنل لاء کے حریفوں میں کیسے کیسے اسوۂ کردار کے افراد ہیں۔"

"جناب۔ عورت کو آپ افراد کہہ رہے ہیں" میں نے حیرت سے آنکھیں پھیلائیں۔

"سنجیدگی اختیار کرو، عورت عفت وحیا اور شرافت ونزاکت کے مجموعے کا نام ہے، بچے تو جانوروں کی مادائیں بھی جنتی ہیں۔"

مگر آپ کو کیا معلوم کہ ڈاکٹر حمیرہ صاحبہ شوہر والی ہیں یا بے شوہر کی، شوہر کے بغیر بچے جنے جاسکتے ہیں۔

"کوئی فرق نہیں پڑتا، عورت کی آنکھ کا پانی جب ڈھل جائے تو وہ شوہر کی محتاج نہیں رہتی، اس مضمون میں جو ذہن بول رہا ہے وہ حیوانات کی سطح سے بلند نہیں ہے، میرا خیال ہے ہندوستان کی بری عورتیں بھی اتنی بے تکلفی اختیار نہیں کرسکتیں۔"

"تو کیا آپ مجھے بھی اتنا ہی بے تکلف بن جانے کا مشورہ دے رہے ہیں۔"

"نہیں تم آدمیت کے جامے میں رہوگے، مجھے افسوس ہے کہ ایک ایسے پرچے میں یہ سب چھپا ہے جس میں نہ چھپنا چاہئے تھا۔ ایڈیٹر صاحب نے تائیدی نوٹ بھی لکھا ہے۔" انہوں نے ٹھنڈا سانس لیا۔" ملا! نتائج تو اللہ کے ہاتھ ہیں، ہمیں تو بہر حال اپنے مسلمان بھائیوں کو دوست نما دشمنوں سے بچانے کی کوشش جاری رکھنی ہے اور انہیں اس حقیقت سے آگاہ کرنا ہے کہ مسلم پرسنل لاء کی آڑ میں قرآن وحدیث سے تمسخر کرنے والے نہ صرف دلیل و برہان کے میدان میں شکست خوردہ ہیں بلکہ کردار و اخلاق کے میدان میں گئے گزرے ہیں۔"

اس گفتگو کے بعد میرے لئے اس کے سوا کیا چارہ رہ گیا تھا کہ جھک ماروں اور جواب لکھوں، پھر چونکہ محترمہ نے عنوان ہی میں یہ مطالبہ پیش کردیا ہے کہ "مجھے" جواب دو، لہٰذا آداب کا تقاضا اس کے سوا کیا ہوسکتا ہے کہ براہ راست ان سے ہی خطاب کیا جائے، اب پھر وہی مصیبت کہ نہ عمر کا پتہ نہ یہ خبر کہ محترمہ کتخدا ہیں یا ناکتخدا۔ بات چیت میں صیغے اور الفاظ اور اسالیب ان سارے ہی پہلوؤں کو ملحوظ رکھ کر استعمال کئے جاتے ہیں، نہ ملحوظ رکھے جائیں تو شکر رنجی بھی ہوسکتی ہے۔ مثلاً میں نے اگر دوران گفتگو میں یوں کہہ دیا کہ محترمہ آپ ماشاء اللہ جہاندیدہ بھی ہیں اور سرد و گرم چشیدہ بھی تو ممکن ہے محترمہ خفا ہوکر فرمائیں۔

"اے بدتمیز، دیکھتا نہیں ہماری عمر! ابھی چشم بددور ہم بائیسویں سال میں ہیں، تو خود ہوگا جہاندیدہ اور سرد و گرم چشیدہ۔"

یا مثلاً میں موصوفہ کو کمسن سمجھ کر یوں عرض کروں کہ اے گلستان خوبی اور اے بلبل بوستانِ محبوبی! آپ تو ماشاء اللہ پیکر حسن و لطافت اور مجسمۂ رعنائی ونزاکت ہیں، آپ کو ایسی ثقیل اور غیر رومانی باتوں سے کیا ملا، تو عین ممکن ہے کہ ان کے شوہر مکرم مجھ پر ڈنڈا لے کر پل پڑیں کہ اے شخص نابجار! ہماری وائف کو شاعری کے ذریعہ پرچاتا ہے، مسکا لگاتا ہے، مار مار کے بھرکس نکالدیں گے۔

یہ سامنے کی مثالیں ہیں، بعض دفعہ کسی بال بچوں والی کو کنواری یا کنواری کو عیال دار کہہ دینے سے غدر سن ستاون بھی برپا ہوسکتا ہے، لہٰذا حفظ مراتب کے سلسلہ میں بندے کو معذور سمجھا جائے، ایک صورت یہ تھی کہ میں بہن کہہ کر خطاب کرتا مگر اس میں بھی کوئی فائدہ نہیں۔ حوا کی ہر بیٹی آدم کے ہر بیٹے کی بہن ہے، وہ ستر سال کی بوڑھی ہو یا سولہ سال کی جوان، عفیفہ ہو یا آبرو باختہ، جاہل لٹھ ہو یا زیور تعلیم سے آراستہ گھرستن ہو یا بازاری۔

پھر!

غالباً "میم صاحب" کا لقب بہت موزوں رہے گا، یہ معناً چہار آتشہ ہے، کم خرچ بالانشیں، ماڈرن اور خوش آہنگ، ہر عمر کے لئے مناسب۔

تو میم صاحب! آخر آپ کس سوال کا جواب چاہتی ہیں، آپ کے مضمون میں مجھے تو کوئی سوال نظر آیا نہیں، میں پورا ہی مضمون پورا پورا کر کے نقل کئے دیتا ہوں، ممکن ہے مجھ سے زیادہ تیز نظر رکھنے والے کسی قاری کو وہ سوال نظر آجائے جس کا جواب آپ چاہتی ہیں، بسم اللہ آپ نے اس طرح کی ہے۔

"ہے خیریت اسی میں کہ آگے نکل چلیں امید رہبری نہ کریں، راہبر سے ہم آخر وہ کونسی قباحت ہے جس نے مسلم پرسنل لاء میں ترمیم کی مخالفت پر ملک کے رجعت پسند اور قدامت پرست افراد کو اس قدر چراغ پا کر دیا ہے؟ مسلم پرسنل لاء میں ترمیم ہو جانے کے بعد مسلم سماج میں ایسے کونسے عناصر پیدا ہو جائیں گے جس سے قبل از وقت قیامت آجائے گی اور میدان حشر کا ہنگامہ پیدا ہو جائے گا؟ بس یہی نا کہ ہزار ہا ہزار سال کی مرد کی بالا دستی جو اس نے عورت پر بہ جبر قائم کر رکھی تھی ختم ہو جائے گی اور جائز مساویانہ حقوق جو اسلام نے خصوصیت کے ساتھ مسلمان عورتوں کو دیئے ہیں، قانون کے ذریعہ مسلم عورتوں کو مل جائیں گے اور عورت مرد کے جبر وتشدد کو جبراً ومجبوراً برداشت نہ کر سکے گی۔"

میری اچھی میم صاحب! اگر کوئی شخص آنکھوں پر پٹی باندھ کر بیٹھ گیا ہو تو ظاہر ہے سورج بھی اس کے لئے بال ہما بن جائے گا لیکن آنکھیں کھول کر آپ اگر اس لٹریچر کا پانچ فیصد حصہ بھی دیکھ لیتیں جس میں علماء دین نے مسلم پرسنل لاء کے مسئلہ پر عقل ونقل کے واضح دلائل سے گفتگو کی ہے تو یہ سطریں آپ کے قلم سے نہ نکلتیں، جہاں تک قبل از وقت قیامت آنے کا سوال ہے تو میم صاحب قیامت تو بہر حال اس صورت میں بھی نہیں آئے گی جب کہ ہم سارے اسلام کو طلاق دے کر ہندو یا سکھ یا عیسائی بن جائیں، قیامت تو اس پر بھی نہیں آئی کہ صرف ۲۵ سالوں میں ہزاروں فسادات ہو گئے اور بے شمار مسلمان مرد عورتیں اور بچے بے رحمی سے مار ڈالے گئے۔ قیامت اس پر بھی نہیں آئے گی کہ آپ تن کے کپڑے نوچ کر شاہراہوں پر گھومتی پھریں اور دس ہزار مزید گالیاں مولوی ملاؤں کو دے ڈالیں۔

مختصر یہ کہ سوال ہنگامۂ حشر برپا ہونے کا نہیں، سوال ملت کی بقا کا ہے۔ کیا آپ ماشاء اللہ ڈاکٹر ہونے کے باوجود یہ موٹی سی بات نہیں سمجھ سکتیں کہ ہمارا ملی امتیاز اور مذہبی انفرادیت صرف ان ہی تہذیبی وتمدنی مظہر پر قائم ہے جن کا اصطلاحی نام "مسلم پرسنل لاء" ہے، ان میں تبدیلی اور حذف وترمیم کا حق اگر ہم حکومت کو یا جہلائے اسلام کو دیدیں تو کیا اسے ملی خودکشی کے سوا بھی کچھ کہہ سکیں گے، آپ پر خدا کی سنوار، ذرا ٹھنڈے دل سے غور کیجئے۔

آپ کو مردوں کی اس بالا دستی کا بڑا شکوہ ہے جو بقول آپ کے مردوں نے عورتوں پر ہزار ہا ہزار سال سے قائم رکھی ہے تو اے عاقل وبالغ میم صاحب ہم مرد اور آپ عورتیں خود اپنی مرضی سے تو پیدا نہیں ہو گئے ہیں، ہمیں پیدا کرنے والا کوئی اور ہی ہے اور اسی نے جس طرح ہاتھی پیدا کیا ہے چیونٹی بھی پیدا کی ہے اور شیر تخلیق کیا ہے تو بکری کو بھی وجود بخشا ہے اور اسی طرح ہمیں اور آپ کو بھی الگ الگ صلاحیتیں دے کر پیدا کیا ہے۔ آپ لنگر لنگوٹ کس کر چار جوان عورتیں اکھاڑے میں اتر آئیں مرد فقط ایک عدد بغیر لنگر لنگوٹ ہی کے مقابلے میں کھڑا کر دیا جائے تو نتیجہ آپ کو معلوم ہی ہے، پھر بتایئے صلاحیتوں کا یہ تفاوت ایک ناگزیر حقیقت ہے یا مردوں کی کوئی سازش؟ آپ بہ حیثیت مسلمان جس قرآن پر ایمان رکھتی ہیں اسی میں اللہ تعالیٰ نے آگاہی دی ہے کہ اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَی النِّسَآءِ (مرد عورتوں پر بالا دست بنائے گئے ہیں) پھر بتایئے مرد کی بالا دستی پر احتجاج کرنا کیا تقریباً ایسی ہی بات نہیں ہے جیسے آپ یہ شور مچانے لگیں کہ عورتیں بچے جننے کی کی مصیبت میں گرفتار کیوں ہیں اور ہر مہینے وہ ایک اور بھی آفت سے دوچار کیوں ہوتی ہیں، قانون کے ذریعہ ان عذابوں کو ختم کیا جائے۔

ہاں میم صاحب! مرد کی بالا دستی تو اسی نوع کی فطری شئے ہے، قانون اسے ختم نہیں کر سکتا البتہ قانون وہ پارٹ ضرور ادا کرا سکتا ہے جو اس نے مغرب میں کیا ہے یعنی عورت کو کتیا اور بندریا کی سطح پر لے آنا، مساوات مرد وزن کا سرمن الاپ کر عورت کی جو مٹی پلید مغربی تہذیب میں کی گئی ہے آپ اگر وہ اپنی صنف کے لئے باعث فخر سمجھتی ہیں تو اپنے ذوق ومزاج کی آپ مالک ہیں لیکن ابھی ساری امت تو بہر حال اتنی بدمذاق اور احمق نہیں ہوئی ہے کہ عورت کی اس درگت کو ترقی اور انصاف کا

نام دینے لگے۔

اور یہ جو اسلام کے دیئے ہوئے حقوق کا آپ نے حوالہ دیا ہے تو ذرا تشریح بھی فرمادی ہوتی کہ کن حقوق کا آپ ذکر فرمارہی ہیں اور کونسے مولوی صاحب ہیں جو ان حقوق کو نہیں دینا چاہتے۔ مولوی بے چارے تو یہ عرض کرتے کرتے گلا خشک کیئے لے رہے ہیں کہ اسلام نے جو بھی حقوق معین فرمادیے ہیں خواہ وہ عورتوں کے ہوں، زنخوں کے ہوں، مردوں کے ہوں، جانوروں کے ہوں ان کا پورا پورا تحفظ ہونا چاہئے، کسی کو اختیار نہیں کہ ان میں سے ایک پر بھی خط تنسیخ کھینچے، لہٰذا آپ کا پہلا پیرا چراغ معمہ کے اشارے نمبر چار سو بیس کی طرح چیستاں ہی رہا کہ چاہے لڑکی لکھو یا کھڑکی ہر حال میں ایک غلطی ضرور آئے گی اور پہلا انعام بیس ہزار پروانوں میں مبلغ ایک روپیہ چالیس پیسے فی کس بٹ جائے گا۔

آپ کا دوسرا پیراگراف یہ ہے۔

''یہ صحیح ہے کہ اسلام نے دنیا کے دوسرے مذاہب کے مقابلے میں اپنے پیروؤں کی عورتوں کو زیادہ ''مساویانہ حقوق'' دیئے ہیں لیکن یہ تمام حقوق آج تک صرف مقدس کتابوں کے اوراق تک ہی رہے اور ان کے صفحات کی زینت بنے رہے، انہیں عملی زندگی میں آج تک کسی کو اپنانے کی توفیق نہیں ہوئی۔ ابتدائے اسلام سے سن ہجری کے تقریباً چالیس سالوں میں مسلمان عورتوں کو ان کے ''جائز حقوق'' جس قدر ملے یا حاصل ہوئے وہی اس بدبخت طبقہ کا سرمایہ ہیں جنہیں آج پندرہ سو سالوں سے مسلمان مرد دنیا کو دھوکہ دینے کے لئے تمام ''کھلے ذہن'' کے لوگوں کے سامنے پیش کرتے ہوئے چلے آرہے ہیں۔''

وہی چیستانی قسم کا ابہام۔ سوئٹ میم صاحب! کچھ ارشاد تو ہو کہ فلاں حق اللہ یا رسول نے عورت کو دیا تھا مگر پندرہ سو سالوں سے معلق پڑا ہے، زیادہ نہیں صرف ایک حق کا اتا پتہ؟

اسلام کے جن ابتدائی چالیس سالوں کی بات آپ کرتی ہیں کیا ان سالوں کی قانونی اور عائلی تاریخ آپ کی نظر سے گزری ہے؟ شاید نہیں گزری، اگر گزرتی تو آپ خود محسوس کرتیں کہ جو کچھ میں کہہ رہی ہوں وہ تو اپنے ہی خلاف چارج شیٹ ہے، یہ اس لئے کہ مسلم پرسنل لاء میں تبدیلی کے خواہش مندوں کا پہلا ہدف جو چند مسائل ہیں ان میں نمایاں مسئلہ تعدد ازدواج کا ہے، یعنی مرد کا بیک وقت ایک سے زائد بیوی رکھنا، آپ اسیران گیسوئے مغرب اس فلاسفی پر ایمان لاچکے ہیں کہ ایک بیوی کی موجودگی میں دوسری بیوی لانا ظلم ہے، پہلی بیوی کی حق تلفی ہے لیکن اسلام کے ان ابتدائی چالیس سالوں پر ایک نگاہ ڈال ہی لیں جن کے بارے میں خود آپ معترف ہیں کہ مسلمان عورتوں کو ان کے جائز حقوق ملے ہیں۔

سب سے پہلے تو اسی آخری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں جھانک لیجئے جس پر آپ کو بھی ایمان کا دعویٰ ہے، کچھ خبر ہے آپ کو انہوں نے کتنی شادیاں کیں؟ کم سے کم گیارہ، یہ وہ تعداد ہے جس میں کسی کو اختلاف نہیں، پھر یہ مت سمجھئے کہ ہر دوسرا نکاح پہلی بیوی کی موت یا طلاق کے بعد ہوا۔ جی نہیں جب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی تو آپ کی نو بیویاں منکوحہ موجود تھیں۔

اور یہ بھی سن لیجئے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی چار کنیزیں بھی رہی ہیں، جنہیں اصطلاحاً شرع میں ''باندی'' یا ''جاریہ'' کہا جاتا ہے، آپ کو تو شاید یہ بھی نہ معلوم ہو کہ کنیزوں سے تو بغیر نکاح ہی ہمبستری اللہ نے اسی طرح جائز رکھی ہے جس طرح بیویوں سے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کنیزوں سے ہمبستر ہوتے رہے ہیں۔ چنانچہ آپؐ کے صاحبزادے ابراہیمؓ جن کی وفات لڑکپن ہی میں ہوگئی تھی ایک کنیز ماریہ ہی کے پیٹ سے پیدا ہوئے، ماریہ کو مقوقس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نذر کیا تھا۔

پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو مستثنیٰ فرما کر امت کے لئے اللہ نے بیک وقت چار سے زائد بیویاں رکھنا حرام قرار دیدیا۔ تو اب ذرا یہ بھی دیکھ لیجئے کہ خلفائے راشدین نے کیا فقط ایک شادی پر اکتفا کیا یا وہ سب بھی آپ کے نقطہ نظر سے ظالم ہی تھے، بوالہوس اور نفس پرست ہی تھے، (خاک در دہن گستاخ)

پہلے خلیفہ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے چار شادیاں کیں، دو اسلام سے پہلے، دو اسلام کے بعد، حضرت عائشہؓ کے بیان کے مطابق ایک مزید یعنی پانچویں شادی بھی آپ نے کی تھی۔

حضرت عمر فاروقؓ خلیفہ ثانی نے چھ یا سات نکاح کئے، چھ اس صورت میں جب کہ لُہیہ نامی خاتون کو بیوی کے بجائے کنیز مان لیا

جائے، یہ بجا ہے کہ بیک وقت چار سے زائد بیویاں نہیں رکھیں لیکن یہ بھی نہیں کہ صرف ایک رکھی۔

حضرت علیؓ خلیفہ چہارم نے مختلف اوقات میں نو شادیاں کیں، ایک وقت میں ایک سے زائد بیویاں بہرحال ان کے پاس رہی ہیں اور کنیزیں الگ۔

پھر دوسرے صحابہٴ کرامؓ کو آپ دیکھیں گی تو ان میں سے بھی اکثر کے گھروں میں ایک سے زائد بیویاں نظر آئیں گی۔

تو فرمایئے اگر مرد کا اپنی مرضی سے بیک وقت کئی بیویاں رکھنا ظلم ہے، پہلی بیوی کی حق تلفی ہے تو آپ صحابہ اور رسول خداؐ کے بارے میں کیا رائے رکھتی ہیں؟ لطف کی بات یہ ہے کہ اس دور کے مقابلہ میں آج تو ایک سے زائد بیویوں کا رواج مسلمانوں میں نہ ہونے کے برابر رہ گیا ہے۔ ہزاروں میں ایک دو گھر ملیں گے ورنہ ایک ہی سے بھگتان مشکل ہو رہا ہے، کہاں کی دو اور تین اور چار۔

بہرحال یہ معمہ حل نہ ہوا کہ کونسا وہ اسلامی حق ہے جو ابتدائی چالیس سالوں میں عورت کو ملا تھا مگر بعد میں امت نے اسے چھین لیا، ایک ہی کتاب مقدس کھول کر انگلی رکھئے کہ دیکھو یہ حق اس میں عورت کے لئے درج ہے اور تم داڑھی والے اسے غصب کئے بیٹھے ہو۔ ناچیز کو اندیشہ ہے کہ کہیں یہ مضمون سپرد قلم کرتے ہوئے آپ نے کوکا کولا کے دھوکے میں کوئی اور چیز تو نہیں پی لی تھی۔

آپ کا تیسرا پیرا یہ ہے۔

> ''مجھے اس بات سے انکار نہیں کہ مقدس قرآن نے ''جو مساویانہ حقوق'' اور ''آزادی'' عورتوں کو دی ہیں اگر اسلام کے پیرو ''ایمانداری'' کے ساتھ اپنی نفس پرستی سے پرے ہو کر مسلمان عورتوں کو دیتے تو شاید آج دنیا میں مسلمان عورتوں کے لئے خصوصاً مسلمان عورتوں کے حقوق کی حفاظت کے لئے حکومت کو قانون بنانے کی ضرورت پیش نہ آتی۔''

وہی مرموز باتیں۔ اے میم صاحب! منہ سے تو پھول جھاڑیئے، کونسی وہ آزادی اور مساویانہ حقوق ہیں جو قرآن نے عورتوں کو بخشے ہوں اور اسلام کے پیروؤں نے ہضم کر لئے ہوں۔

اور کیا سچ مچ آپ بھی اس خوش فہمی میں مبتلا ہیں کہ مسلم پرسنل لاء میں ترمیم کا شوق حکومت کو مسلمان عورتوں کی ہمدردی میں چلا رہا ہے؟ اگر نہیں تو خادم کا مشورہ ہے کہ کچھ روز دماغی امراض کے کسی ہسپتال میں استراحت فرمائیں تاکہ دو اور دو سات تصور فرمانے کی بیماری سے آپ نجات پا جائیں۔

آپ کے چوتھے پیرے نے تو عش عش کرنے پر مجبور کر دیا، ناظرین بھی ہمت کر کے عش عش کر لیں تو جان و مال میں برکت ہوگی۔

> ''مقدس قرآن کی تمام آیات کا نزول، خاص ان آیات کے مطالبہ، انہیں حالات اور مواقع کو مدنظر رکھتے ہوئے سمجھتے ہیں تو اپنے لفظی مسمّیٰ سے قطعی مختلف ہوتے ہیں، ایسا ہی کچھ حال احادیث مبارکہ کا بھی ہے، لیکن مردوں کے اس ذہن کو کیا کہا جائے گا جنہوں نے محض اپنی جنسی تسکین کے لئے ان احکام مقدسہ کی روح کو فنا کر ڈالا اور اپنے مفاد کے مفہوم و معنی گڑھ لئے۔''

یہ کمترین اگر سرمایہ دار ہوتا تو یقین کیجئے میم صاحب! آپ کو نہ جانے کیا کچھ بخش دیتا، آپ نے امت مسلمہ کو ایک بالکل نیا اور نرالا اصول تفسیر عطا کیا ہے، الفاظ کچھ اور معانی کچھ! واہ واہ قربانت شوم مگر یہ جو آپ نے تمام مردوں کو جنس زدہ قرار دے کر یہ فیصلہ فرمایا کہ انہوں نے قرآن کے احکام مقدسہ کی روح کو فنا کر ڈالا ہے اور آیات کے غلط سلط معنی گڑھ لئے ہیں تو خدا کے لئے کسی عورت ہی کی تفسیر القرآن کا اتا پتہ بتایئے تاکہ یہ بدنصیب امت قرآن فہمی کے لئے اسے کلیجے سے لگائے اور ہونٹوں سے چومے۔ اگر بدقسمتی سے آج تک کوئی اس کار خیر کو انجام نہیں دے سکی ہے تو کیا حرج ہے، آپ ہی شروع ہو جایئے، بندے کا خیال ہے کہ آپ اگر تفسیر القرآن لکھ کر اس کی زیارت پر ٹکٹ لگا دیں تو امرتسر سے لے کر ممبئی تک قطاریں بندھ جائیں ٹکٹ خریدنے والوں کی کیا کیا نوادرات ہوں گے اس میں۔

اور یہ جو ''جنسی تسکین'' کا لعن آپ نے عطا فرمایا ہے اسکی بھی کچھ وضاحت ہو جاتی تو احساس ہو جاتا، کیا جنسی تسکین بھی کوئی ایسا نادر جرم ہے جسے آپ صرف مولوی ملاؤں کے نامہٴ اعمال میں درج کرنے پر مصر ہیں، انصاف اے بلبل بوستاں لکھنؤ، آپ اور ہم زمین سے نہیں اُگے ہیں

نہ آسمان سے ٹپکے ہیں، وہ جنسی تسکین ہی کی کارفرمائی تو تھی جس نے ہمارے والدین کو رشتۂ نکاح میں باندھا تھا اگر مجرد یہ تسکین طلبی ہی جرم ہے تو پھر حضرت آدمؑ سے ملا ابن العرب مکی تک اور حضرت حوا سے ڈاکٹر حمیرہ تک کون بچا ہے اس جرم سے ہوسکتا ہے آپ غیر شادی شدہ ہوں اور صاف کہہ دیں کہ میں تو کوئی ایسی ضرورت محسوس نہیں کرتی مگر آگے جو کچھ آپ نے لکھا ہے وہ تو صاف صاف بتارہا ہے کہ آپ کے جنسی تجربات ومشاہدات ماشاء اللہ بڑے کثیر اور گوناگوں ہیں، میں ناچیز تو ایسی بدگمانی نہیں کرسکتا۔

اور اگر آپ کا اشارہ جنسی تسکین کے کسی ایسے اسلوب کی طرف ہے جو واقعتا ظالمانہ اور وحشیانہ ہو تو براہ کرم نشاندہی فرمادیجئے کہ دیکھو اے مولوی ملاؤ! قرآن اور حدیث میں جنسی تعلقات کے سلسلہ میں مردوں کو یہ ہدایات دی گئی تھیں اور تم مولوی ملاؤں نے ان ہدایات کی اس اس طرح خلاف ورزی کی اور فلاں مقدس حکم کی روح یہ تھی تم نے اس طرح اس کا گلا گھونٹا وغیرہ وغیرہ۔

☆☆☆

اے میم صاحب! خادم اب آپ کی ان گل افشانیوں کی طرف آتا ہے جن میں آپ نے اپنے مزاج وسیرت اور مذاق ورجحان کو ماشاء اللہ بڑی بے تکلفی سے بے پردہ کردیا ہے۔

(قارئین بھی دل تھام لیں، دل کسی فتنۂ عالم کی نذر کرچکے ہوں تو کم سے کم معدے پر ہی ہاتھ رکھ لیں، یہ طریقہ حکماء نے مجربات میں درج کیا ہے)

تو پانچویں پیرایہ ہے۔

"عورتیں تمہاری کھیتیاں ہیں جیسے چاہو آؤ، جاؤ یا جیسے چاہو استعمال کرو" کا وہ مطلب نکالا گیا ہے تو بہ ہی بھلی، مسلمانوں نے خود کو مسلمان کہہ کر مقدس اسلام کا کتنا مضحکہ اڑایا ہے اس کا اندازہ مذہبیات کی کتابوں سے بخوبی کیا جاسکتا ہے، آپ کو عورتوں کو رجھانے یا پھنسانے کے لئے بے شمار مجرب عملیات، مقبول دعائیں، نقوش، فلیتے اور گنڈے وغیرہ کے علاوہ مقدس قرآن کی آیات کا ورد بھی نفس پرستی کے غلیظ مقاصد کے لئے بتایا گیا ہے۔ طب اسلامی یا طب یونانی تو طلاؤں، ممسکات، منزلین اور عروس نو بنانے والے مجرب المجرب، خاص الخاص اور صدری مجرب نسخوں سے پٹی پڑی ہے، جہاں تک میری معلومات ہیں، طب قدیم میں جتنی اہمیت اس پہلو کو دی گئی ہے، دیگر کو نہیں، کیا عورتیں اس کی مستحق نہیں تھیں؟ ان کے لئے کیا گیا، سوائے آلۂ کار بنانے کے!"

قارئین سمجھ ہی گئے ہوں گے کہ "کھیتوں" والا فقرہ اس آیت قرآن کا ترجمہ ہے۔

نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ.

(سورۂ بقرہ، آیت: ۲۲۳)

تمہاری عورتیں تمہاری کھیتی ہیں، اپنی کھیتی میں جدھر سے چاہو جاؤ۔ ہاں تو اے میم صاحب! آپ ہی منکشف فرماسکتی ہیں کہ کونسے مفسر قرآن نے اس آیت کا کوئی ایسا قبیح مطلب نکال دیا ہے جس پر آپ لال بگولہ ہوگئی ہیں۔ قرآن کے دسیوں اردو ترجمے اور تفسیریں مارکیٹ میں دستیاب ہیں، ان میں سے کسی ایک کا نام لیجئے۔ ارشاد تو فرمائیے کہ دیکھو نالائقو! آیت کا صحیح مطلب یہ تھا مگر فلاں مولوی نے یہ لکھ مارا ہے۔

اور مزید جو لالۂ وگل آپ نے اس پیرے میں بکھیرے ہیں ان کے سلسلہ میں یہ عاجز بڑے ادب کے ساتھ فقط اتنا ہی کہہ سکتا ہے کہ شاید کسی عیار مکار صوفی کے چکر میں آپ پھنس گئیں اور اس نے چھانٹ چھانٹ کر آپ کو ایسی کتابیں مہیا کیں جن میں یہ ساری خرافات بھری ہوئی تھیں، دیکھئے مزید گفتگو سے پہلے ایک بات سمجھ لیجئے ہر داڑھی والا "مولوی" نہیں ہوتا، نہ ہر وہ کتاب سند ہوتی ہے جس میں کچھ آیتیں اور حدیثیں اور دعائیں لکھ دی گئی ہوں، ہر دوسری شئے کی طرح مذہب کو بھی بے شمار لوگوں نے دنیا کمانے کا حیلہ بنایا ہے، گھٹیا اور بازاری قسم کی لاتعداد کتابیں مذہب پسند عوام کی جیبیں خالی کرنے کے لئے چھاپی جاتی ہیں اور ان گنت لوگ داڑھیاں لگا کر اور مذہبی ڈھونگ رچا کر دوسروں کو بے وقوف بنانے کو پیشہ بنائے ہوئے ہیں۔

اگر اس قسم کی واہیات "مذہبی کتابیں" آپ کو واقعی کسی اور ہی شخص نے مطالعہ کو دی تھیں تو یقین کیجئے اس کی نیت خراب تھی، وہ اپنی مقصد براری کے لئے آپ کی عفت وحیا کے پاکیزہ احساسات کو کند کردینا

چاہتا تھا اور اگر یہ کتابیں آپ نے از خود تلاش کر کے مطالعہ کی ہیں تب گستاخی معاف، یہ تو وہی بات ہوئی کہ اعلیٰ ترین اشیاء کے ڈھیر لگا دو اور قریب میں ذرا سی غلاظت رکھ دو مکھی غلاظت پر ہی بیٹھے گی، آپ واقعی اسلامی قوانین اور علوم دینیہ کا مطالعہ کرنا چاہتیں تو اس کا اتنا بڑا دفتر اور آپ محسوس کرتیں کہ اس دفتر سے بڑھ کر شائستہ اور پاکیزہ کوئی دفتر علم وحکمت دنیا میں موجود نہیں، مگر آپ تو خدا جانے کس ترنگ میں کونسی دوکانوں اور کتب خانوں تک پہنچ گئیں جہاں آپ کو ایسی واہی کتابوں سے شرف نیاز حاصل ہوتا گیا جنہیں سنجیدہ اور ثقہ مولوی ہاتھ بھی لگانا پسند نہیں کرتے، اس کی مثال ایسی ہی ہے جیسے کوئی جوان اپنی بگڑی ہوئی سیرت کے تقاضے پر اس بازار میں پہنچ جائے جہاں کوک شاستر اور فحش ناول فروخت ہوتے ہیں اور پھر کچھ دنوں مطالعہ کرنے کے بعد یہ ہانک لگائے کہ پریسوں میں تو سوائے فحشیات کے کچھ چھپتا ہی نہیں ہے۔

حیران ہوں میم صاحب! آپ کو ڈاکٹر کس ستم ظریف نے بنا دیا اگر آپ اتنا شعور بھی نہیں رکھتیں کہ وہ دو دو ٹکے کی کتابیں جن میں بقول آپ کے عورتوں کو رجھانے اور پھنسانے کی ترکیبیں درج ہیں اس قابل نہیں ہوتیں کہ شریف عورتیں تو درکنار شریف مرد بھی انہیں ہاتھ لگائیں۔

مگر آپ تو نہ صرف ان کا مطالعہ ذوق وشوق سے فرما رہی ہیں بلکہ انہیں مذہب کا ترجمان قرار دے کر جامے سے باہر بھی ہوئی جارہی ہیں۔

ماشاء اللہ قابلیت کی انتہا ہے کہ آپ نے طب یونانی اور طب اسلامی کو ایک ہی کر دیا حالانکہ مڈل کلاس کا لڑکا بھی ایسے نادر بھول پن کا مظاہرہ نہیں کرسکتا کہ یونان کو مرکز اسلام سمجھ بیٹھے اور اس سے منسوب فن کو عین اسلامی فن ٹھہرا دے، اے قمری گلزار صحافت! نوٹ فرما لیجئے کہ طب یونانی طب اسلامی نہیں ہے اور اس کے بعد یہ نوٹ فرما لیجئے کہ یہاں بھی کسی نے آپ کو دھوکا ہی دیا۔ شاید کوئی حکیم ہوگا، اس شیطان نے آپ کو چھانٹ چھانٹ کر طب کی وہ کتابیں دکھلائیں جو جنسیات اور عضویات کے موضوع پر تھیں، آپ نے سمجھا کل طب قدیم یہی ہے اور اسی لئے آپ اس نتیجہ پر پہنچیں کہ طب قدیم میں سب سے زیادہ اہمیت عیاشی کے نسخوں کو دی گئی ہے۔ حالانکہ یقین کیجئے میم صاحب طب قدیم یا طب یونانی کے پورے دفتر میں اس عنصر کا حسابی اوسط دس فیصد بھی نہیں ہے اور یہ دس فیصد بھی عیاشی وفحاشی کے نقطہ نظر سے نہیں لکھا گیا بلکہ اس جائز ضرورت کے نقطہ نظر سے لکھا گیا جس کی بنیاد پر دنیا کی ہر طب میں اس موضوع کی بے شمار چیزیں موجود ہیں، طب کا محور ومبنیٰ آخر جسم انسانی ہی تو ہے پھر کوئی بھی طب خواہ وہ یونانی ہو یا امریکی، ایرانی ہو یا اسلامی آخر ان اعضاء کو کیسے نظر انداز کرسکتی ہے جن پر نوع انسانی کی بقا کا مدار ہے، آپ انگریزی یا امریکی یا جرمنی یا کسی بھی طب کا مطالعہ کریں اس میں بھی آپ کو یہی سب مل جائے گا، پھر اس پر تاؤ کھانا کیا معنی اور اسے مولوی ملاؤں کے دامن کردار کا داغ قرار دینا کیسا انصاف ہے، آپ برا نہ مانیں اردو میں عرض کرتا ہوں کیا قرآن کیا حدیث، کیا طب آپ نے کسی بھی علم وفن کو پڑھنے کی طرح نہیں پڑھا اور دین ودنیا کسی بھی بارے میں آپ کی معلومات کافی نہیں ہیں۔

اور یہ فقرہ نہ جانے آپ نے کس مفہوم میں ارشاد فرما دیا کہ۔

”کیا عورتیں اس کی مستحق نہیں تھیں؟“

آخر کس کی مستحق؟ آپ کہنا کیا چاہتی ہیں؟ غور تو کیجئے آپ کیا فرما گئی ہیں!!

چلئے آگے چلئے، آپ کا چھٹا شاندار پیراگراف یہ ہے۔

”مجھے بحیثیت مسلمان یہ کہتے ہوئے جھجک محسوس ہو رہی ہے کہ مسلمان مردوں نے جس طرح آیات مقدسہ کا انٹرپٹیشن ملت کے سامنے پیش کیا ہے شاید ہی دنیا کے کسی مذہب کے پیروؤں نے اور خصوصاً اس حیثیت میں کہ ان کا دین (مذہب نہیں) عین فطرت ہے، کیا ہو۔ مسلمانوں نے عورتوں کو اپنی کھیتیاں بنا کر دن رات ہاتھ دھو کر جوتنے بونے پر ہی پڑے ہیں، انہیں اس کا بھی خیال نہ رہا کہ جوتنے اور بونے کا ایک خاص وقت، موسم اور آب وہوا کی ضرورت ہوتی ہے، مزارعہ جب چاہے فصل بودے، ایسا تو کوئی کلیہ قدرت نے نہیں بنایا ہے! پھر مزارعہ کے سامنے زمین کی طاقت کا بھی مسئلہ ہوتا ہے کہ وہ پیداوار کی متحمل بھی ہو سکے گی یا نہیں اور اسی بنا پر وہ اپنی زمین کی پیداواری طاقت کی بحالی کے لئے دو ایک فصل کا ناغہ دیدیتا ہے کہ اس کی زمین ”فرٹی لائزڈ“ ہو جائے۔

سنا تھا لکھنؤ تہذیب وشائستگی کا گھر ہے، آپ خود کو لکھنوی ہی لکھ رہی ہیں، پھر کیا یہی وہ لکھنوی تہذیب ہے جس کا نمونہ آپ پیش کر رہی ہیں۔ اے میم صاحب! عورت ہو کر ایسی باتیں اور وہ بھی مردوں کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر مجھے تو پسینے چھوٹ گئے ہیں اور غضب یہ ہے کہ کام کی بات یہاں بھی آپ نے مبہم ہی رکھی، غالباً آپ ان لوگوں پر خفا ہو رہی ہیں جن کے گھروں میں ہر سال بچے پیدا ہوتے ہیں، یہ کمترین عرض کرتا ہے کہ اول تو بچوں کا کم زیادہ پیدا ہونا مسلم پرسنل لاء سے کوئی تعلق ہی نہیں رکھتا، یہ ایک علمی مسئلہ ہے نہ کہ قانونی اور یہ مسلمانوں ہی سے مخصوص نہیں بلکہ تمام اقوام کا مسئلہ ہے، اس کے حوالہ سے مسلمان مردوں کو صلوٰتیں سنانا آخر ناز وادا کی کونسی قسم ہے۔

دوسرے آپ یہ تک نہیں سوچ رہی ہیں کہ زیادہ اور کم اولاد کا تعلق دن رات جوتنے اور بونے سے کچھ بھی نہیں، میں مرد ذات آپ عورت ذات سے اس نازک مسئلے میں کھل کر گفتگو کریں یہ ہے تو بڑی بے شرمی کی بات لیکن میم صاحب جب آپ ہی نے قمیص اُتار کر رکھ دی ہے تو میں بھی بہرحال آنکھوں والا ہوں۔ اللہ آپ کو خوش رکھے، نوٹ کیجئے کہ زیادہ اولاد اور زیادہ مباشرت لازم وملزوم نہیں ہیں، عین ممکن ہے ایک میاں بیوی سال میں ایک دوبار ہی ہمبستر ہوں اور ہر سال دوسرے سال ان کے یہاں ولادت جاری رہے اور عین ممکن ہے کہ ایک میاں بیوی سال میں تین سو پینسٹھ بار یہی عمل کریں مگر وہ سالہا سال تک اولاد کی صورت تک نہ دیکھیں۔

تیسرے یہ تو ارشاد فرمایئے کہ مسلمان مردوں کے رازہائے درونِ پردہ کا آخر آپ کو اتنا مفصل پتہ کیسے چلا اگر یہ ذاتی تجربہ ہے تو معاف کیجئے گا آپ کی ذاتی افتاد اور سارے ہی مسلمانوں کی افتاد تو نہیں مانی جاسکتی، ہوسکتا ہے کہ قسمت نے آپ کا پالا کسی ایسے ہی مرد سے ڈال دیا ہو جو بونے جوتنے میں وحشی اور بدلگام ہو، تو میم صاحب اس میں غریب مسلم پرسنل لاء کا کیا قصور اور سارے مسلمان مردوں کی کیا خطا، زیادہ سے زیادہ آپ یہ کہہ سکتی ہیں کہ نہیں اے نالائق مرد! یہ صرف میرا ہی ذاتی تجربہ نہیں بلکہ میری تمام ملنے جلنے والیوں کو یہی مصیبت درپیش ہے تو اس سے بھی کوئی خاص فرق نہیں پڑتا، آپ کے حلقہ تعلق میں اتنی بے تکلف عورتیں دو چار سے زیادہ تو کیا ہوسکتی ہیں جو آپ سے پوری بے تکلفی کے ساتھ اپنی ساری داستانِ خلوت دل کھول کے دوہراتی ہوں تو ان دوچار پر کروڑوں عورتوں کو قیاس کر لینا اور سارے مسلمان مردوں کو سفاک اور وحشی ڈکلیئر کر ڈالنا، آخر معقول کیسے ہوسکتا ہے، میں نالائق پھر اس شبہ کا اظہار کروں گا کہ یہ مضمون آپ نے شاید کچھ پی کر لکھا ہے، برا نہ مانیں تو عرض کردوں کہ غصہ دراصل آپ کو قرآن کی اس مذکورہ بالا آیت پر ہے جس میں اللہ نے عورتوں کو مردوں کی کھیتیاں قرار دے کر مردوں کو ان سے حسب دلخواہ تمتع کی اجازت دی ہے مگر قرآن کو صاف صاف ہدف ملامت بنانا تو مشکل تھا، لہٰذا آڑ آپ نے غریب مسلمانوں کی لے لی اور بے محل، بے مصرف، بے سروپا طور پر قلم چلاتی گئیں، آپ کے دل کی کدورت اور بھڑاس کا بہت زیادہ نمایاں مظاہرہ اگلے پیروں میں ہوا ہے، ناظرین بھی ملاحظہ فرمائیں۔

ساتواں پیرایہ ہے۔

"یہ ایک واضح حقیقت ہے جس سے انکار ناممکن ہے کہ آج بھی مسلمان اپنی عورتوں کو اپنے نفس کی تسکین کا آلہ ہی تصور کرتے ہیں، خصوصاً نام نہاد علمائے دین جنہیں ہم اپنے روزمرہ میں (Mullas) کے نام سے یاد کرتے ہیں اور جو تمبو اور قنات کے تقدیسی لباس میں ملفوف ہوتے ہیں، یہ کس طرح بھوکے سوروں کی طرح اپنی عورتوں کو اور موقع در موقع دوسری عورتوں کو احادیث وآیات خودساختہ کے شکنجہ میں کس کر جھنجھوڑتے ہیں؟ یہ کسی ملانی جی سے پوچھیئے۔

راز درونِ پردہ زندانِ مست پرس
ایں حال نیست صوفیِ عالی مقام را

کاش آپ ہندوستان میں چل پھر کر یہاں کی عورتوں کا مزاج وکردار معلوم کرتیں تو آپ پر منکشف ہوتا کہ جتنی گندی اور گھناؤنی زبان آپ نے استعمال کی ہے اور چوراہے پر کی ہے، ایسی تو یہاں کی وہ عورتیں بھی نہیں کرتیں جنہیں کوٹھے والیاں کہاں جاتا ہے، بے حیا سے بے حیا ہندوستانی عورت پردے کے پیچھے کچھ بھی کرتی رہے لیکن شاہراہ عام پر ننگا ناچ ناچنا اس کے بس سے باہر ہے۔

لیکن آپ!؟ خدا کی پناہ!!

معلوم ایسا ہوتا ہے کہ کسی وحشی مرد نے داڑھی بڑھا کر اور "تمبو قنات والالباس" پہن کر آپ کو پہلے تو یہ دھوکا دیا کہ میں خدا کے فضل سے عالم دین اور مولانا صاحب ہوں پھر آپ کے ساتھ ایسے ہی سور پن کا ثبوت دیا جس کا ذکر آپ فرمارہی ہیں، بس پھر آپ یہ فیصلہ کر بیٹھیں کہ سارے ہی مسلمان مرد اور خاص طور پر علمائے دین ایسے ہی ہوتے ہیں۔

نہیں اے ستم زدہ میم صاحب! یہ فیصلہ ایک فیصد بھی صداقت نہیں رکھتا، آپ اگر ذاتی طور پر کسی مولوی نما ابوالہوس کی وحشیانہ چیرہ دستیوں کا شکار ہوگئی ہیں تو آپ سے ہمدردی مجھ ناچیز کو یقیناً ہے مگر یہ بھی ذہن نشین فرمالیجئے کہ یہ لفنگا حقیقت میں مولوی نہیں ہوگا بلکہ فلموں والا مولوی صاحب ہوگا، کاش آپ نے اس کی داڑھی ذرا کھینچ کر دیکھی ہوتی، عین ممکن تھا الگ ہوکر ہاتھ میں ہی آجاتی، نہ آتی پھر بھی آپ بتایئے یہ کس کے بس میں ہے کہ لفنگوں کو داڑھی رکھنے اور مولویانہ لباس پہننے سے روک سکے، بہتیرے دھوکے باز داڑھیاں رکھ کر خود کو مولوی پوز کرتے ہیں اور آپ جیسی سادہ لوح مخلوق ان کا شکار ہوجاتی ہے تو بتایئے بیچارے مسلم پرسنل لاء کا اس میں کیا دوش؟

"کسی ملانی سے پوچھئے" کا بانکا فقرہ بھی ذرا وضاحت چاہتا ہے، بھلا کسی سے پوچھنے کی ضرورت کہاں باقی رہ گئی جب آپ خود ہی بے حجاب سامنے آگئی ہیں، ہاں یہ اس فقرے سے ضرور ظاہر ہوگیا کہ آپ اگر شوہر والی ہیں تو یہ محترم مولوی ملا نہیں ہوں گے ورنہ خود آپ بھی ملانی ہی کہلائیں تو کیا میں نالائق یہ سمجھوں کہ آپ کے عبرتناک تجربات وحوادث کی تشکیل شوہر کے بجائے دوسرے ہی فنکاروں کے اشتراک وتعاون کی رہین منت ہے؟ کیا، مگر نہیں یہ تو بڑی گھٹیا بات ہوگی۔

ویسے یہ تو ظاہر ہی ہے کہ فقط ایک دو داڑھی والے کیسے ہی وحشی اور درندے ثابت ہوئے ہوں ان کا برا رویہ تمام ہی داڑھی والوں کے خلاف رائے قائم کرنے کا محرک نہیں بن سکتا، یہ تحریک اسی صورت میں ہوسکتی ہے، جب متعدد داڑھی والوں نے بار بار اسی رویئے کا ثبوت دیا ہو جسے آپ نے "سوروں کی طرح بھنبھوڑنے" کے پیارے پیارے اور فصیح وبلیغ لفظوں میں زیب داستان کیا ہے، ہائے اللہ، تو کیا سچ مچ؟

ہوسکتا ہے کہ آپ اور مدیر تشیمن دونوں ہی یہ شکایت کریں کہ ملا ذاتی حملے کررہا ہے تو اے میم صاحب میں حقیر پرتقصیر جواباً عرض کروں گا کہ حملے میں نہیں کررہا ہوں بلکہ آپ نے خود یہ مضمون حقائق ہی کے انکشاف کے لئے تو لکھا ہے، آپ خود اس پر مصر ہیں کہ میں افسانے نہیں سچائیاں بیان کررہی ہوں اور مدیر تشیمن بھی تائید فرمارہے ہیں کہ زیادہ تر آپ نے تجربات ہی زینت قرطاس کئے ہیں، پھر کیسے اس کے سوا بھی کچھ تصور کیا جاسکتا ہے کہ خلوت خاص کے جن بعض مناظر کی آپ نے لفظی تصویر کشی کی وہ دوسروں سے سن سنا کر نہیں کی بلکہ ذاتی تجربات کی بنا پر کی ہے، ملانیاں ابھی تک اتنی بے شرم تو نہیں ہوئیں کہ دوڑ دوڑ کر آپ کے پاس آیا کریں اور اپنی داستانِ شب بیان کیا کریں، ملامیاں تو ویسے بھی آپ جیسی ترقی یافتہ اور مہذب خاتون کے حلقۂ تعلق میں مشکل ہی سے دستیاب ہوسکتی ہیں، پھر آپ کے الفاظ کی تلخی وتندی ہی غمازی کررہی ہے کہ صدمات آپ کو براہِ راست پہنچے ہیں، حوادث آپ کی اپنی ذات پر گزرے ہیں، اپنی ہی تکلیف انسان کو غصے سے پاگل کردیتی ہے اور وہ کھوپڑی سے باہر ہوجاتا ہے، فرمایئے پھر شکایت کا کیا موقع؟

شکایت تو دراصل مجھ ناچیز کو آپ سے ہونی چاہئے کہ آپ نے بڑی بے تکلفی سے تمام مسلمانوں پر اور خاص طور سے علمائے دین پر بڑا ہی بے ڈھب حملہ کیا ہے، مسلمان میں بھی ہوں اور اتفاق سے مرد بھی، کیا آپ انصاف اور شرافت کا تقاضا یہ سمجھتی ہیں کہ مرد اپنی بیویوں سے تسکین نفس حاصل کرنے کے عوض ان کی پوجا کیا کریں اور اولاد بجائے شکم مادر کے کھیت میں اُگ آیا کرے، کیا حلال ذرائع سے نفس کی تسکین کوئی بری شئے ہے جسے آپ گالی بنا کر پیش کررہی ہیں؟ اے میم صاحب! عقل بیچاری پر اتنا ظلم تو نہ توڑیئے، ظلم اکہرا نہیں بلکہ دوہرا، ایک تو تسکین نفس ہی کو آپ نے جرم بنادیا دوسرے تنہا مرد بے چاروں میں آپ کو نفس نظر آیا، یا خدا۔ کیا آج تک آپ کو یہ بھی پتہ نہیں کہ عورت کے بھی نفس ہوتا ہے، وہ بھی تسکین کی طلب سے خالی نہیں، مرد وزن کے تعلقات دوطرفہ تسکین کا مسئلہ ہیں، ایک طرف تسکین کا نہیں۔ کسی عورت کا پالا اگر کسی ایسے شوہر سے پڑجائے جو فقط ووٹ ڈالنے کی حد تک مرد ہو تو وہ ہی نتیجے نکالا کرتے ہیں، اگر عورت قدامت پرست اور ملانی ٹائپ کی ہے تو طلاق لے گی اور اگر ماڈرن اور مہذب اور روشن فکر ٹائپ کی ہے تو بوائے فرینڈ سے کام چلائے گی، یہ بہر حال نہیں ہوسکتا کہ اس کا نفس تسکین کا مطالبہ نہ کرے پھر یہ کیسی زیادتی ہے میم صاحب کہ آپ جنسی تعلق کے معاملے

میں حصول تسکین کا مجرم اکیلے مردوں کو قرار دے رہی ہیں اور اپنی جنس کو صاف بچائے لئے جارہی ہیں، کیا آپ ایمانداری سے کہہ سکتی ہیں کہ آپ کی جنسی نفسانی لذات سے بے تعلق ہے؟

رہے ''نام نہاد علمائے دین'' تو اتفاق سے دنیا بھر کے سارے ہی علمائے دین آپ کے نقطۂ نظر سے ''نام نہاد'' کے سوا کچھ نہیں کیوں کہ وہ سب مسلم پرسنل لاء میں ترمیم اور حکومت کی دخل اندازی کے خلاف ہیں، اس طرح آپ نے گویا تمام ہی علماء کو نہ صرف سوروں کی طرح بھنبھوڑنے والا قرار دیدیا ہے بلکہ زانی وبدکار بھی ٹھہرادیا ہے، مجھے آپ کے ذاتی تجربات سے انکار کا حق تو نہیں پہنچتا، ہوسکتا ہے کہ آپ کو یا آپ کی کسی شناسا عورت کو کسی بہروپیئے مولوی نے بقول آپ کے آیات واحادیث کے شکنجے میں کس کر بھنبھوڑ دیا ہو مگر ایسے ایک یا چند افراد کی بربریت اور شیطنت کو سارے ہی علماء دین کی طرف منسوب کردینا میں سمجھتا ہوں اتنا بڑا ظلم ہے کہ شاید ہمالیہ بھی اس کے آگے چھوٹا نظر آئے گا۔

اور یہ بھی کچھ کم عجیب نہیں کہ موضوع لے کر چلی ہیں آپ مسلم پرسنل لاء کا قاعدے اور قانون کا مگر بکھیڑا لے بیٹھیں، ان تجربات ومشاہدات کا جو افراد کے شخصی افعال سے متعلق ہیں، قانون کا ان سے کوئی بھی تعلق نہیں۔ مسلم پرسنل لاء میں تبدیلی کا خیال رکھنے والی حکومت یہ قانون تو بہرحال نہ بنائے گی کہ ہر میاں بیوی کی خواب گاہ میں ایک عدد سپاہی کھڑا رہے کہ دیکھیں شوہر صاحب سورپن کا ثبوت تو نہیں دے رہے ہیں، آپ کو جو شکایت ہے اس کا ازالہ بہرحال قانون کی دسترس سے باہر ہے، اس کا ازالہ تو بس اسی طرح ہوسکتا ہے کہ آئندہ آپ یا آپ کی ہم جنس کسی ایسے بہروپیئے کے چکر میں نہ آئیں جو عورتوں کے سلسلہ میں نرا جانور ہو، علماء دین کو آپ نہیں جانتیں وہ بفضلہٖ تعالیٰ بیویوں کے معاملہ میں تمام ان آداب وشرائط کا لحاظ رکھتے ہیں جو اللہ ورسولؐ نے واضح فرمائے ہیں، بیویوں کے علاوہ وہ دوسری عورتوں کو جال میں پھنسانا ان کا شیوہ بالکل نہیں نہ وہ داشتائیں رکھتے ہیں، انہیں بھلا حرام کاری کی کیا ضرورت، ضرورت محسوس کی تو اپنے پیغمبرؐ اور صحابہ کرامؓ کے طریقے کے مطابق دوسری اور تیسری بیوی لے آئے، یہ روشن فکری ان غریبوں میں نہیں پائی جاتی کہ دوسری بیوی نہ آنے پائے چاہے دس عورتوں سے رومان چلتا رہے، آپ پر خدانخواستہ اگر کسی مولوی ملا کے ہاتھوں کوئی ناگفتہ بہ افتاد گزری ہے تو یقین کیجئے کہ یہ صرف آپ بیتی ہے جگ بیتی نہیں، استثناء ہے کلیہ نہیں۔

☆☆☆☆

آپ کا آٹھواں پیرایہ ہے۔

''اگر کبھی عورتوں کے حقوق وآزادی کے متعلق سیدھے سادے عقیدت مند مسلمان بن کر کسی مولوی صاحب سے دریافت کرنے کا اتفاق ہو تو پھر دیکھئے کہ دہن مبارک سے ''علمیت'' کے کیسے کیسے رنگ برنگ کے پھول جھڑتے ہیں، عورت ناقص العقل ہے، عورت فتنہ ہے، عورت چھپانے کی چیز ہے، عورت ابلیس کا آلہ ہے اور عورت نہ جانے کیا کیا ہے، لیکن افسوس صد افسوس کہ عورت کے متعلق یہ سب کہتے وقت وہ یہ بھول جاتے ہیں کہ انہیں ناقص العقل اور فتنہ عورتوں کی صف کی ایک عورت ان کی ''ماں'' بھی ہے۔''

آپ میم صاحب قلم چلانے کے بجائے ہانڈی چولہا دیکھتیں تو ملک وقوم کا زیادہ بھلا ہوتا، آخر مولویوں سے اتنی بیزاری کیوں؟ مولوی اس مخلوق کو کہتے ہیں جس نے دنیاوی جاہ ومنصب کو نظرانداز کرکے اپنا عزیز وقت اس علم دین کی تحصیل میں کھپادیا ہے جس سے نہ وزارت ملتی ہے نہ کلرکی، اگر یہ مخلوق سینہ گیتی پر نہ پائی جاتی تو آپ یہ تک نہ جان سکتیں کہ پاکی کسے کہتے ہیں اور ناپاکی کسے۔ نہانا کب ضروری ہوتا ہے، حیض ونفاس کے خون میں کیا فرق ہے، آپ کو قرآن اور حدیث اسی مخلوق کے واسطے سے ملے ہیں، آپ سمت قبلہ تک سے بے خبر ہوتیں۔ اگر مولوی آپ کی رہنمائی نہ کرتا پھر یہ کیسی ناشکری اور ناقدری ہے، جس کا آپ مظاہرہ کررہی ہیں۔

آپ نے کب، کس مولوی سے کیا دریافت کیا تھا اور اس نے کیا جوابات دیئے، یہ آپ جانیں۔ امر واقعہ صرف اور صرف یہ ہے کہ جو لوگ واقعی مولوی ہیں وہ عورت کی آزادی اور حقوق کے بارے میں اس کے علاوہ کچھ نہیں کہتے جو اللہ اور رسولؐ نے کہا کہ۔ مثلاً اگر وہ کہتے ہیں کہ عورت چھپا کر رکھنے کی چیز ہے تو یہ وہی بات ہے جسے آپ کسی بھی عربی لغت میں دیکھ سکتی ہیں، دور نہ جایئے قرآن ہی کھول لیجئے، سورۂ نور میں

تعالیٰ پردے کے احکام بیان فرماتے ہوئے عورتوں کو جن افراد کے سامنے بناؤ سنگھار کے ساتھ آنے کی اجازت دے رہا ہے ان میں وہ لڑکے بھی ہیں جنہیں ابھی تک جنسی شعور نہ ہوا ہو اس کے لئے یہ الفاظ استعمال فرمائے گئے ہیں۔

اوِ الطِّفْلِ الَّذِيْنَ لَمْ يَظْهَرُوْا عَلٰى عَوْرٰتِ النِّسَآءِ.

یا وہ لڑکے جو ابھی تک عورتوں کے بھید سے واقف نہ ہوں۔

آیت نمبر:۳۱

دیکھا آپ نے اللہ نے لفظ عورت کو اسی معنی میں استعمال فرمایا کہ چیز جو چھپائی جائے، عربی زبان میں "ستر عورت" ان اعضائے جسمانی کے چھپانے کو بولا جاتا ہے جو پردے کے لائق ہیں، کسی مولوی نے کسی موقع پر یہ کہہ ہی دیا کہ عورت چھپا کر رکھنے کی چیز ہے تو اسے ایک نقل فرد جرم بنا کر پیش کرنا آپ خود سوچئے کہ دانائی کی کونسی قسم ہے۔

عورتیں ناقص العقل ہوتی ہیں، یہ بھی مولویوں کا اختراع کردہ نعرہ نہیں، یہ تو ایسی ہی آفاقی اور کھلی حقیقت ہے جیسے عورتوں کا بچے جننا اور مہینے میں دس پانچ دن "مریض" رہنا، بڑے بڑے حکماء اور دانشور یہی کہتے آئے ہیں، انسان کا پورا معاشرہ اس پر شاہد عدل ہے، گستاخی معاف اگر آپ اپنے ہی کو دیکھ لیجئے، ایک ایسا مضمون بیچ کھیت لکھ مارا جس کا حاصل آپ کی ذاتی رسوائی اور تضحیک کے سوا کچھ بھی نہیں اور سمجھ یہ رہی ہیں کہ میں نے بڑا تیر مارا، یہ حرکت سرزد ہو رہی نہیں ہو سکتی تھی اگر عقل میں نقص نہ ہوتا۔

عورت کا فتنہ ہونا بھی ایسا ہی ایک بین واقعہ ہے جیسے سورج کا دن اور رات کا تاریک ہونا، میم صاحب فتنہ آزمائش کو کہتے ہیں، آپ اگر ساٹھ سال سے کم عمر رکھتی ہیں اور چہرے مہرے میں کچھ کشش بھی موجود ہے تو ذرا بن سنور سو دو سو مردوں کے پاس جایئے اور ناز وغمزہ دکھایئے، پھر دیکھئے کہ ان میں سے کتنے ہیں جن کا تقویٰ ڈگمگائے بغیر رہ جاتا ہے، غالباً ہزاروں میں کوئی اللہ کا بندہ ایسا پارسا نکل آئے جو مناسب موقعہ میسر ہونے کے باوجود آپ کو دھکے دے کر نکال دے، ورنہ اکثر بیشتر زبان حال سے آپ کو سمجھا دیں گے کہ دیکھو اس لئے کہا گیا ہے عورتوں کو فتنہ! آج کی دنیا میں عورت ہی عورت بج رہی ہے، گونج رہی ہے، دھوئیں اٹھا رہی ہے، بک رہی ہے، پھر بھی اگر آپ کی سمجھ میں اس کا "فتنہ" ہونا نہیں آیا تو سوائے اس کے کیا کہا جا سکتا ہے کہ ذہنی طور پر آپ ابھی چار پانچ سال کی بچی ہیں، بہتیرے لوگ محض قد تن میں بڑھتے ہیں، ذہنی بلوغ انہیں بڑھاپے تک میسر نہیں ہوتا۔

"عورت ابلیس کا آلہ ہے" یہ بھی لفظ فتنہ ہی کی ایک تعبیر ہے، شیطان نے ہمیشہ ہی جہاں اور ذرائع مخلوق خدا کو آمادۂ گناہ کرنے کے لئے استعمال کئے وہیں عورت کا بھی استعمال کیا اور آج تو آپ دیکھ رہی ہیں کہ دنیا میں زناکاری اور عشق بازی آگ اور پانی کی طرح عام ہو گئی ہے، پھر بے چارے مولوی کا کیا قصور اگر وہ کسی مناسب موقع پر یہ تنبیہ کر دے کہ خبردار عورتوں کے چکر میں مت پڑنا ورنہ عاقبت برباد ہو جائے گی۔

خلاصہ یہ ہے کہ کوئی بھی قابل ذکر مولوی اگر کبھی عورتوں کے بارے میں ایسا کوئی خیال ظاہر کرتا ہے جو بظاہر توہین پر مبنی نظر آئے تو اس کا مقصد توہین و تنقیص نہیں ہوتا، خیر خواہی ہوتا ہے، وعظ و نصیحت ہوتا ہے، آپ کو برا لگے یہ ایک طبعی بات ہے، اندھے کو اندھا کہہ دیجئے بھنا اٹھے گا لیکن ظاہر ہے کہ اس بھناہٹ سے اس کے اندھے پن کی نفی نہیں ہو جاتی۔

رہا عورت کا "ماں" ہونا میم صاحب، تو کیا یہ کوئی سائنسی فارمولا ہے کہ جو جنس "ماں" بننے کی صلاحیت رکھتی ہو وہ لازماً کامل العقل بھی ہوگی اور اسے پردے میں رکھنے کا بھی جواز نہ ہوگا، شاید آپ بھول گئیں عورت تو بیوی بھی ہوتی ہے کیا شوہروں کے سلسلہ میں بھی آپ یہ احتجاج فرمائیں گی کہ ہائے یہ لوگ عورتوں سے خلوت فرما رہے ہیں حالانکہ ان کی ماں بھی ایک عورت ہی ہے!

محض سستی شاعری! عورت ماں بھی ہے، بہن اور بیٹی بھی، زوجہ اور داشتہ بھی، اس رنگارنگی سے جس طرح اس حقیقت میں کوئی فرق واقع نہیں ہوتا کہ وہ بہرحال بچے جنتی ہے اور ہر مہینے ایک خاص مرحلے سے گزرتی ہے، اسی طرح اس حقیقت میں کوئی فرق واقع نہیں ہوتا کہ اسے اللہ نے عقل اور جسمانی قوت مردوں سے کم دی ہے۔ اعتراض کیجئے تو اللہ پر کیجئے، اس نے ہاتھی اتنا بڑا بنایا اور مچھر اتنا ذرا سا، پتھر کو سختی دیدی اور موم کو نرمی، گدھوں کے مغز میں بھوسا بھر دیا اور لومڑی کے سر میں مکر وفن۔

ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ.

نواں پیرا۔

''بات میں بات نکلتی ہے، اب ایک بات یہ بھی ملاحظہ فرمایئے کہ اگر کبھی کوئی عورت اپنے کو بھنبھوڑے جانے سے باز رکھے یا اعتراض کرے تو فرمایا جاتا ہے کہ اس پر ستر ہزار فرشتے رات بھر لعنت کرتے رہتے ہیں اور برعکس مرد پر بقول اپنے ''مولوی رب نواز'' جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دروازے پر جنت کی حوریں خوش آمدید کہنے کے لئے منتظر ہوتی ہیں اور اس ضبط نفس کا مرد کو عظیم ثواب ملتا ہے۔''

اُف! میرے اللہ!! ایک ہی رات کی ایک ہی سی بات اور اتنا بڑا تضاد؟!'' کمال ہے میم صاحب کتنے وسیع تجربات ہیں آپ کے۔

دیکھئے کہیں ایسا تو نہیں کہ آپ کے کسی دوست نما دشمن نے یہ مضمون لکھ کر آپ کو دیدیا ہو کہ لو اپنے نام سے چھپوا دو دھوم مچ جائے گی، آخر تجربات کی بھی تو کوئی حد ہونی چاہئے، سارے مولوی ملا خلوت میں بیویوں کے ساتھ کیا رویہ اختیار کرتے اور کیا باتیں منہ سے نکالتے ہیں، یہ سروے ایک اکیلی عورت کرلے یہ تو قیامت سے پہلے قیامت ہے، آپ آخر مولویوں اور ملانیوں کے کونسے باڑے میں پہنچ گئیں تھیں جہاں آپ کو اتنے مفصل بلکہ سیر حاصل مطالعے کا چانس ہاتھ لگا۔ اے میری بہت ہی اچھی میم صاحب! مجھے تو لگتا ہے ہو نہ ہو دنیا کی اس بھیڑ بھاڑ میں آپ اپنا جوہر نسوانیت کہیں گم کر بیٹھتی ہیں، ورنہ جوہر نسوانیت کی موجودگی میں کوئی مسلمان عورت اس ٹائپ کی باتیں ہانکے، پکارے، کہے، یہ سمجھ میں آنے والی بات نہیں، بالکل بھیجے میں نہیں گھستی۔

☆☆☆

دسواں پیرا۔

''میں مسلم پرسنل لاء میں ترمیم کی مخالفت کرنے والے اور اس قدر شدید غل غپاڑہ مچانے والے مسلمانوں سے استدعا کروں گی کہ وہ ایک معمولی سی اصلاحی ترمیم پر اس قدر چراغ پا کیوں ہیں؟ اسے مداخلت فی الدین کہہ کر معمولی سی بات کا بتنگڑ کیوں بنا رہے ہیں؟

یہ آپ سے پہلی بار معلوم ہوا کہ سارا قصہ محض ایک معمولی سی ترمیم کا ہے جسے مسلمان قبول کرکے نہیں دے رہے ہیں۔

مگر میم صاحب! اس معمولی سی ترمیم کی نشاندہی تو کردی ہوتی، مجھ نالائق سمیت سارے مسلمانوں کی معلومات تو یہ ہیں کہ اصلاح و ترمیم کے نام پر مسلم پرسنل لاء کے درخت کو جڑوں سے کھودنے کی تیاری ہو رہی ہے اور آپ جیسی ترقی پسند خواتین اس کار خیر میں ہاتھ بٹا رہی ہیں، گویا معاملہ کسی معمولی قسم کی مداخلت فی الدین کا نہیں بلکہ بنیادیں تباہ کردینے کا ہے۔ مسلمانوں کی ملی امتیاز کے بقا و فنا اور دین کی آبرو کا ہے، پھر بھی اسے معمولی کہا جائے تو میں ادب سے سوال کروں گا کہ پھر دنیا میں آخر غیر معمولی کیا چیز ہوتی ہے؟

فرض کیجئے ایک لفنگا آپ کی عصمت تاراج کردینا چاہتا ہے اور آپ اس پر غل غپاڑہ مچائیں تو کیا کسی مسخرے کی یہ استدعا آپ کو پسند آئے گی کہ اے غل غپاڑہ مچانے والی محترمہ یہ تو ایک معمولی سا تفریحی عمل ہے، آپ اس پر اتنی چراغ پا کیوں ہیں، بات کا بتنگڑ کس لئے بنا رہی ہیں، آپ سے استدعا کی جاتی ہے کہ بہ رضاء و رغبت خاموشی کے ساتھ اس معمولی سے عمل کو انجام پاجانے دیجئے۔

فرمایئے! اگر مسخرے کی اس بکواس پر آپ اسے کچا نگل جانے کا ارادہ کرسکتی ہیں تو پھر مسلمان اپنے دین کی بے آبروئی اور عقائد کی بیخ کنی اور مذہب میں کھلی مداخلت کے عزائم پر غل غپاڑہ کیسے نہ مچائیں اور آپ کی حسین استدعا کیسے زیادہ اہم ہے، آپ جانیں بھی کیسے، آپ نے خدا اور رسول کا صرف نام سنا، ان کی تعلیمات سے واقفیت حاصل نہیں کی۔ آپ کو اسلام کے بارے میں جو بھی کچھ معلومات حاصل ہوئیں وہ ان سرچشموں سے ہوئیں جن میں مغرب کی بازی گروں نے غلاظتیں ملا رکھی ہیں، آپ کی نسوانی غیرت و حیا بھی جس میں اسلامی قدروں کو تاریک خیالی، ملائیت اور دہقانیت جیسے القاب سے یاد کیا جاتا ہے اور باطل قدروں کو روشن فکری، ترقی پسندی اور شائستگی کے نام دیئے جاتے ہیں۔ اسی لئے آپ کا اور آپ کے طبقے سے تعلق رکھنے والے دوسرے فنکاروں کا عام حال یہ ہے کہ اسلامی کی ابجد تک نہ جاننے کے باوجود وہ خود کو ماہر اسلامیات پوز کرتے ہیں اور بالائی منزل میں چاہے کوڑا کرکٹ بھرا ہو مگر اپنے لئے ''دانشور'' کا لقب پسند فرماتے ہیں۔

گیارہواں پیرا۔

"اگر انہیں اسلامی قوانین سے اتنی ہی شدید محبت ہے تو پھر وہ اس بات کی جمہوری کوشش کیوں نہیں کرتے کہ ہندوستان میں مسلمانوں کے لئے سعودی عرب اور لیبیا جیسے ممالک کی طرح اسلامی قوانین نافذ کیا جائے۔ اگر کوئی مسلمان چوری کرے تو اس کے ہاتھ قلم کر لئے جائیں، شراب خوری اور قمار بازی پر شرعی حد قائم کی جائے، زنا کرے تو شریعت مطہرہ کے مطابق سنگسار کیا جائے یا دڑے لگائے جائیں، عورتوں کو چھیڑنے اور آوازیں کسنے پر کوڑے برسائے جائیں وغیرہ وغیرہ۔
لیکن مجھے قطعی یقین ہے کہ اس قسم کی صحیح اور ضروری تحریک کبھی بھی نہیں چلائی جاسکتی کیوں کہ اس سے مسلمان مردوں کو ایک اچھی خاصی تعداد خصوصاً ہندوستان میں لولی اور لنگڑی نظر آنے لگے گی اور اکثر ہی ہمارے "شامیانہ پوش" حضرات جو طویل القد کے بجائے "عریض القد" واقع ہوئے ہیں۔ سنگسار ہوتے ہوئے یا دڑے لگے ہوئے بہ آسانی دیکھے جائیں گے اس لئے بھلا ایسی تحریکیں کیسے اٹھائی اور چلائی جاسکیں گی جن سے ان کی بوالہوسی کا خاتمہ ہو!؟ یہ لوگ تو ہمیشہ ان تحریکوں میں پیش پیش دیکھے جائیں گے جو عورتوں کو "غلام" بنانے اور "مجبور محض" بنانے والی ہوں چاہے ان کا تعلق کسی سیاسی جماعت سے ہو یا وہ نام نہاد مذہبی نوعیت کی ہوں۔"

نہیں سمجھ میں آتا کہ آپ کا دماغی سانچہ کونسی فیکٹری میں ڈھلا ہے۔ اے میم صاحب! آپ اس دیش میں عرب اور لیبیا والے اسلامی قانون کی بات کر رہی ہیں جس میں مسلمانوں کے لئے اپنی بچی کھچی پونجی ہی لٹنے اور برباد ہونے سے بچانا دشوار ہو رہا ہے جس میں وہ کسی بھی وقت اس خوف سے مامون نہیں ہیں کہ کب کس بستی میں مسلح غنڈے اور لٹیرے ان کے گھروں اور دوکانوں اور کارخانوں پر دھاوا بول دیں گے اور مال و جان آبرو سب تباہ ہو کر رہ جائیں گے اور جس میں ان کے ہر ملی امتیاز اور مذہبی تشخص کو عناد اور تعصب کے تیروں سے چھلنی ہونا پڑ رہا ہے۔
ویسے آپ نے سنا تو ہوگا ایک جماعت ہے جماعت اسلامی، یہ بنی ہی تھی اس مقصد سے کہ تبلیغ و تعلیم کے پرامن ذرائع سے رائے عامہ کو اسلامی نظام کے لئے ہموار کیا جائے اور جمہوریت کے راستے وہ انقلاب لایا جائے جس میں اسلام کا قانون نافذ ہو سکے مگر اسے دو قدم بھی چلنے کے وسائل میسر نہ آسکے۔ غیر مسلم تو بہر حال غیر مسلم ہیں وہ کیوں اسلامی نظام کی بات پسند کرنے لگے مگر آپ جیسا اسلام رکھنے والے حلقۂ مومنین نے بھی اس جماعت سے بیر اور دشمنی کا ریکارڈ ہی قائم کر دیا۔ پاکستان میں آپ ہی جیسا اسلام رکھنے والوں کو تو اقتدار حاصل ہے۔ انہوں نے ایک لمحہ کو بھی پسند نہیں کیا کہ اسلامی نظام کا سایہ تک آس پاس کہیں پڑ سکے اور مصر میں اخوان المسلمین بھی اسلامی نظام ہی کی دعوت دینے والی ایک جماعت تھی اور ہے لیکن "ترقی پسند" اور "روشن فکر" ارباب اقتدار نے اس کے ساتھ کیا سلوک کیا؟ یہی نا کہ سفا کی، تشدد اور بغض و عداوت کا ایک نیا ریکارڈ تاریخ کے حوالے کر دیا۔
بہر حال آپ کی باتیں ایسی عجیب و غریب ہیں کہ ارسطو اور بقراط بھی اپنی قبروں سے اٹھ آئیں اور عش عش کے سوا ان کے حصے میں کچھ نہ آئے گا۔

پھر کتنا زہر بھرا ہے آپ کے اندر مسلمان مردوں کے خلاف کہ بھر بھر کے انہیں زانی اور چور کہے چلی جا رہی ہیں، خصوصاً مولوی ملا سے آپ کا بیر، تعالیٰ اللہ، میں ہاتھ جوڑ کر، بلکہ آپ فرمائیں تو آپ کے پیر پکڑ کر پھر ایک بار آپ سے التماس کرتا ہوں کہ اگر ایک یا ایک سے زیادہ شامیانہ پوش اور عریض القد مردوں کی جابرانہ سیاہ کاریوں اور وحشیانہ گرما گرمیوں کا تختۂ مشق آپ بن گئی ہیں تو اس سے یہ نتیجہ اخذ نہ کیجئے کہ مولوی عموماً بدکار و بے درد ہوتے ہیں، بالکل ممکن ہے کہ آپ کو بدظن کرنے والے یہ لفنگے مولویوں کا میک اپ کئے ہوں، سچ مچ مولوی نہ ہوں، یا مولوی ہی ہوں مگر ان کی پاکبازی کا خانہ خراب کرنے میں خود آپ کے ناز و ادا اور حوصلہ افزائیوں نے بھی کوئی پارٹ ادا کیا ہو۔ عورت جب ناز و ادا کے حربے استعمال کرتی ہے تو زہد و تقویٰ کے بڑے بڑے ہمالئے اپنی جگہ سے سرک جاتے ہیں، اسی لئے تو اسلامی شریعت نے طرح طرح کی پابندیاں مرد و زن کے رہن سہن پر عائد کی ہیں۔ عورت کا پردہ اسی حکمت کا ایک اہم آئٹم ہے، آپ ایک طرف تمام مسلمان مردوں کو عموماً اور مولویوں کو خصوصاً بوالہوسی اور نفس پرستی اور بربریت جیسے اوصاف

کا پیکر ملعون قرار دے رہی ہیں مگر دوسری طرف یہ شکوہ بھی ہے کہ مولوی عورت کو چھپانے کی چیز بتاتا ہے، کیا جواب ہے اس ستم ظریفی کا۔

یہ کہاوت تو سنی ہی تھی کہ چور جب پھنس جاتا ہے تو خود بھی چور چور کی آوازیں لگاتا ہے تاکہ لوگ اسے چور نہیں ساہوکار سمجھیں، مگر آپ نے اس کہاوت کو بھی پیچھے چھوڑ دیا، آپ جس روشن فکر، ترقی پسند اور مہذب طبقے سے تعلق رکھتی ہیں اس کا اپنا عقیدہ تو یہ ہے کہ

بابر بہ عیش کوش کہ عالم دوبارہ نیست

اور اس کے یہاں رومان بازی ایک شائستہ قسم کی تفریح تسلیم کرلی گئی ہے، مگر آپ اسی طبقہ سے تعلق رکھنے کے باوجود مولویوں کے پیچھے تالی پیٹ رہی ہیں کہ پکڑو دوڑو یہ رہے مجرم!

☆☆☆

آپ کا بارہواں اور آخری پیرایہ ہے۔

"یہ بات میرے لئے باعث فخر ہے کہ میں مسلمان ہوں اور مجھے رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی امتی ہونے کی سعادت نصیب ہے جو میری نجات کا ذریعہ ہیں میری اور میری طرح اور بے شمار بہنوں کی دلی خواہش ہے کہ اسلام نے جو "نظام ربوبیت" کے قیام کا ضابطۂ حیات دنیا کے سامنے پیش کیا ہے اسے عملی طور پر مسلم سماج میں نافذ کیا جائے اور عورتوں کے ساتھ جو زندگی کے شعبوں میں زیادتی برتی جارہی ہے اس کا سدباب کیا جائے۔

کاش آپ نے غور کیا ہوتا کہ جس رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی امتی ہونے پر آپ فخر کررہی ہیں وہ کون تھے اور کیا تھے، یہ سب آپ کو مولوی ہی کے ذریعہ تو معلوم ہوا ہے۔ اگر مولوی رہنمائی نہ کرتا تو آپ یہ تک نہ جان سکتیں کہ محمد نامی ایک پیغمبر عرب میں گزرا ہے، قرآن کریم کا نام اگر آپ نے نہ سنا ہوتا تو محض ایک بے اہمیت کتاب کی حیثیت سے محمدؐ کے بارے میں غیر مولوی کے ذریعہ اگر آپ تک کچھ معلومات پہنچتیں تو وہ اتنی ہی سچی ہوتیں جتنی سچی یہ بات ہوسکتی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام مسیح خدا کے بیٹے تھے۔

اور اے میری اچھی بہن! محض زبانی دعوؤں کی اللہ کے یہاں کوئی قیمت نہیں نہ خالی الفاظ ذریعہ نجات بن سکتے ہیں۔ اصل چیز ہے ایمان، یعنی دل ودماغ کا اس پر مطمئن ہونا کہ اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمودات حق ہیں، ان کی تعلیمات نقص سے پاک ہیں، ان کا دین کامل ہے، جی چاہتا ہے کہ قرآن کی ایک آیت یہاں آپ کے سامنے رکھدوں۔

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتّٰى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا۔ (سورۂ نساء، آیت نمبر:۶۵)

پس قسم ہے تیرے رب کی وہ مومن نہ ہوں گے یہاں تک کہ تجھ کو ہی منصف بنائیں اس جھگڑے میں جو ان میں اٹھے پھر نہ پائیں اپنے جی میں تنگی تیرے فیصلے سے اور قبول کریں خوشی سے۔

دیکھا آپ نے یہ ہے رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام ومرتبہ اور مولوی نقطہ یہی کہتا ہے کہ نماز روزہ اور زکوٰۃ وحج ہی نہیں، طلاق ونکاح، وراثت، معاملات، معیشت اور معاشرت سب کے دائرہ میں اللہ اور اس کے رسولؐ نے جو فیصلے فرمادیئے ہیں وہ اٹل ہیں، ان میں تبدیلی کرنا خدا اور رسولؐ کو اصلاح دینے کی گستاخانہ جسارت ہے، وہ عین انصاف اور عین حکمت ہیں، ان میں ترمیم وتنسیخ کا کیا سوال، اس کے مقابلہ میں آپ مولوی کے اس موقف کا مضحکہ اڑاتی ہیں، اس پر گندے الزامات جڑتی ہیں، اس سے استدعا کرتی ہیں کہ خدا اور رسولؐ کے عطا کردہ قوانین میں تحریف وتغیر ہوجانے دے، غل غپاڑہ مت مچائے، کیا اسی کا نام ایمان اور اسلام ہے؟ کیا اسی کارنامے پر آپ نجات کی توقع رکھتی ہیں، میں مفتی نہیں ہوں کہ آپ کے کفر واسلام کا فیصلہ دوں لیکن کامن سینس بہرحال ایک چیز ہے جس سے روشنی اور اندھیرے میں یا حماقت اور عقل مندی میں یا کڑواہٹ اور مٹھاس میں فرق کیا جاسکتا ہے، یہ کامن سینس ہی کی بات تو ہے کہ وہ شخص دعوۂ ایمان واسلام میں سچا نہیں ہوسکتا جو اللہ اور رسولؐ کے عطا فرمودہ قوانین کو ناقص اور غیر منصفانہ تصور کرتے ہوئے ان میں "اصلاح" کے منافقانہ عنوان سے حذف وترمیم کی کوشش کرے اور دل سے اس بات کا متمنی ہو کہ شریعت میں تبدیلی ہوجائے۔

خوب سمجھ لیجئے کہ علمائے دین کسی ایسی قاعدے قانون میں ترمیم کے مخالف نہیں ہیں، جو قرآن وسنت سے رشتہ نہ رکھتا ہو بلکہ رسم ورواج کے طور پر چل پڑا ہو، وہ تو صرف ان قاعدوں قانونوں کے لئے سینہ سپر

ہیں جو بلاشبہ قرآن وحدیث ہی سے مربوط ہیں اوران کی خلاف ورزی اللہ اور رسول کی خلاف ورزی ہے، پھر بھی آپ انہیں لعنت ملامت کا نشانہ بنائیں تو آپ خود انصاف فرمائیے کہ اس سے بڑھ کر جہالت وحماقت کا مظاہرہ اور کیا ہوگا۔

اور ہاں ''نظام ربوبیت'' کا لفظ آپ نے کہاں سے کھود نکالا، معلوم ہوتا ہے غلام احمد پرویز کی کوئی کتاب آپ نے پڑھ لی ہے۔اے میم صاحب! اس سے تو بہتر ہے کہ آپ رومانی ناول پڑھ لیا کریں، ان سے رومان بازی کا سبق تو ملے گا مگر کفر ونفاق کے زہر سے بچی رہیں گی۔ حد کردی آپ نے خلط مبحث کی، کہاں پرویز کا خانہ زاد ''نظام ربوبیت'' اور کہاں مسلم پرسنل لاء، دیکھئے بہتر یہ ہوگا کہ بحث مباحثہ میں پڑنے کے بجائے آپ شریفوں کی زبان میں ان زیادتیوں اور ناانصافیوں کی فہرست تیار کریں جو آپ کی دانست میں مسلم پرسنل لاء کے تحت عورتوں کے ساتھ روا رکھی جارہی ہیں، یہ ایک مفید کام ہوگا، ہم مرد انصاف کے معاملہ میں آپ کے بالکل ہمنوا ہیں، ہر وہ تکلیف جو ناروا طور پر آپ کو پہنچائی جارہی ہو اس کا سدِ باب کرنے کے لئے ہمیں قانون کی جنگ لڑنے میں کوئی تأمل نہیں، ہاں جو تکلیفیں خود پیدا کرنے والے نے آپ کے لئے مقدر کردی ہیں ان پر ہمارا کوئی بس نہیں۔ مثلاً اگر آپ ایسا قانون بنوانا چاہیں جس کی رو سے بچے جننا اور ماہ بہ ماہ ایک خاص ابتلاء سے گزرنا مردوں کی ذمہ داری قرار پا جائے تو ہمیں افسوس ہے کہ اس سلسلہ میں ہم آپ کی کوئی مدد نہیں کرسکتے۔

☆☆☆

اے ناظرین باتمکین اور اے حاملان دین متین، ڈاکٹر حمیرہ صاحبہ سے تو خطاب ختم ہوا اور ان کے مضمون کا ایک ایک حرف آپ نے پڑھ لیا، اب چلتے چلاتے ایک نظر اس پورے نوٹ پر بھی ڈال لیجئے جو محترم مدیر نشیمن نے مضمون کی پیشانی پر جھومر کی طرح سجایا ہے۔

''ابھی ممبئی میں مسلم پرسنل لاء میں تبدیلی کے خلاف آل انڈیا کنونشن ہوا ہے اور علماء کی آراء سامنے آچکی ہے، کچھ فیصلے بھی ہوئے ہیں، یہ بات تو طے ہے کہ اللہ کے نافذ کردہ قوانین میں تبدیلی کی بات چاہے وہ کسی بھی طرف سے ہو مسلمانوں کے لئے ناقابل قبول اور ناقابل برداشت ہے، مگر اس کے ساتھ ہی اس امر پر بھی نگاہ رکھی جانی ضروری ہے کہ ان قوانین کا غلط اور بیجا استعمال ہرگز نہ ہو اور عورت کو کسی طرح کی تکلیف نہ ہونے پائے۔ اختیارات کے نام پر کوئی من مانی نہ کرنے پائے۔ ڈاکٹر حمیرہ انصاری کا یہ مضمون انہی خوف واندیشوں کو اپنے دامن میں لئے ہوئے ہے اور مظلوم عورت کی ایک فریاد ہے اور مبالغہ کم تجربہ کی باتیں زیادہ ہیں اور قیاس برائے نام سچی بات یہ ہے کہ سیکڑوں سالوں سے یہی ہوتا آرہا ہے جو حمیرہ بہن نے لکھا ہے، جوش وجذبات سے الگ ہوکر اس کو پڑھئے اور پھر فیصلہ کیجئے کہ کہاں تک حقیقت بیانی سے کام لیا گیا ہے۔ (ادارہ)''

میری چڑیا جیسی عقل تو ششدر ہے کہ نوٹ لکھتے وقت فاضل مدیر فہم ودانش کے کس سمائے اعلیٰ پر تشریف رکھتے تھے، آپ کی سمجھ میں کچھ آئے تو آئے۔

مدیر موصوف مسلم پرسنل لاء کے مخالفین میں سے نہیں ہیں اور نشیمن کے اسی شمارے میں ایسا مواد موجود ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ عام مسلمانوں ہی جیسا موقف رکھتے ہیں نہ کہ ڈاکٹر حمیرہ جیسا، پھر آخر انہیں گالیوں اور تہمت تراشیوں کے پنچم راگ میں مظلوم عورت کی فریاد کے سُر کیسے سنائی دے گئے، وہ تو عقل مند آدمی ہیں کوئی معمولی عقل کا آدمی بھی اس مضمون کو پڑھ کر بہ آسانی اندازہ لگا سکتا ہے کہ یہ کسی ایسے ہی ذہن کا تلخابہ ہے جو بے راہ روی کی انتہا کو پہنچا ہوا ہے جس میں حیا اور احساس ذمہ داری کی رمق بھی نہیں ہے۔ جو لباس اور عریانی میں فرق نہیں کرسکتا، فاضل مدیر ہی انگلی رکھ کر بتائیں کہ فلاں سطر میں عورت کی مظلومیت کا نقشہ ملتا ہے، فرض کیجئے میں ناچیز مان ہی لوں کہ مسلمان مردوں اور خاص کر علمائے دین کی جو تصویر کشی بڑی بے تکلفی کے ساتھ میم صاحب نے کی ہے وہ ان کے اپنے خلل پذیر جنسی رجحانات کا عکس نہیں، بلکہ حقائق سے بھی کوئی تعلق رکھتی ہے تو اس کا جوڑ آخر مسلم پرسنل لاء سے کیا ہوگا، کچھ شوہر اگر جنسی تعلق کے معاملہ میں بیوی کے آرام وراحت کا لحاظ نہ رکھیں تو کیا اس کی کوئی ذمہ داری قانون شریعت کے سر جائے گی؟ اگر واقعی یہ کوئی فریاد ہے تو فاضل مدیر بتائیں کہ اس کی دادرسی قیامت

سے قبل وہ آخر کس طرح ممکن تصور کرتے ہیں؟

پھر فرماتا کہ

"سچی بات یہ ہے کہ سیکڑوں سالوں سے یہی ہوتا آرہا ہے
جو حمیرہ بہن نے لکھا ہے۔"

اس قدر تعجب ناک ہے کہ میں تو مارے حیرت کے مر ہی گیا ہوتا اگر یہ ڈر نہ ہوتا کہ مدیر نشیمن قاتل ٹھہریں گے۔ اے بھائی صاحب! کیا ہوتا آرہا ہے؟ خدارا اپنے لفظوں کی صراحت تو فرمائیے۔ آپ کی حمیرہ بہن نے جو کچھ لکھا ہے وہ چیستاں کے قبیل سے ہے، ایسی چیستاں جس میں خواب اور بیداری کے سائے گڈمڈ ہو گئے ہیں یا اسے کسی کھڑکی توڑ فلم کی کہانی کا اشاریہ کہہ لیجئے جس میں جنسی ہیجانات کو ایک تصوراتی شکل دے کر داڑھی چپکانے کی کوشش کی گئی ہے۔ آپ نے اس میں اگر تاریخی صداقتوں کا جلوہ ملاحظہ فرمالیا ہے تو خدا کے لئے مجھ جیسے کوتاہ بینوں کو اس سے مشرف فرمائیے۔

میرا تو خیال ہے۔ گستاخی معاف مدیر خوش تدبیر تانیث کے رعب میں آگئے، کوئی مرد اگر ایسا مہمل مضمون لکھ بھیجتا تو وہ شاید کبھی نہ چھاپتے، رعب ایسی ہی چیز ہے کہ شعور بے چارہ شل ہو کر رہ جاتا ہے اور لاشعور اعصاب کی پیٹھ پر سوار ہو کر آدمی سے من مانی کراتا ہے، ایسے عالم میں جو بھی افعال سرزد ہوں ان کا تعلق سوجھ بوجھ سے کچھ نہیں ہوتا۔

عجب تیری قدرت کی کاریگری

☆☆☆

نبیوں سے شیطان کی ملاقات

شیطان کی حوا سے ملاقات

امام احمد کہتے ہیں کہ سمرہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ ''جب حوا کو بچہ پیدا ہوا تو شیطان نے ان کے ارد گرد چکر لگایا، حوا کا کوئی بچہ زندہ نہیں رہتا تھا، شیطان نے کہا۔ ''اس کا نام عبدالحارث رکھو وہ ضرور زندہ رہے گا، چنانچہ حوا نے اس کا نام عبدالحارث رکھا، یہ شیطان کی وحی اور حکم تھا۔''

ترمذی، ابن جریر، ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ نے اسی طرح روایت کیا، لیکن یہ اسرائیلیات میں سے ہے۔

شیطان کی نوح علیہ السلام سے کشتی میں ملاقات

ابوبکر بن عبید نے سالم بن عبداللہ سے روایت کیا وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ''جب نوح علیہ السلام کشتی پر سوار ہوئے تو انہوں نے کشتی میں ایک بوڑھے شخص کو دیکھا جس کو وہ پہچانتے نہیں تھے۔ انہوں نے اس بوڑھے سے کہا تم کشتی میں کیسے آگئے؟ اس نے کہا اس لئے آیا ہوں تاکہ آپ کے ساتھیوں کے دلوں کا شکار کروں؛ ان کے دل میرے ساتھ ہوں اور جسم آپ کے ساتھ، نوح علیہ السلام نے فرمایا۔ دشمن خدا بھاگ یہاں سے، اس نے کہا، پانچ چیزیں ایسی ہیں جن سے میں لوگوں کو ہلاک کرتا ہوں، ان میں سے تین چیزیں میں آپ کو بتاتا ہوں، دو چیزیں نہیں بتاؤں گا، تبھی نوح علیہ السلام کو وحی ہوئی کہ تین چیزوں کی ضرورت نہیں، آپ کہئے کہ بس دو ہی بتادے کیوں کہ دو چیزوں سے اس نے لوگوں کو برباد کیا ہے۔ شیطان نے کہا وہ دونوں چیزیں حسد اور لالچ ہیں، حسد کی وجہ سے میں ملعون و مردود ہوا اور لالچ کی وجہ سے آدم نے پوری جنت کو مباح سمجھ لیا چنانچہ لالچ سے میں نے ان کو شکار کر لیا۔

ابلیس نے پھر موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات کی اور کہا۔ ''اے موسیٰ! اللہ نے آپ کو رسالت کے لئے منتخب کیا اور آپ سے ہم کلام ہوا ہے۔ میں اللہ ہی کی مخلوق ہوں، میں نے گناہ کیا ہے، میں توبہ کرنا چاہتا ہوں آپ اللہ سے شفاعت کیجئے کہ وہ میری توبہ قبول کر لے۔'' موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رب سے دعا کی تو جواب ملا کہ آپ کی دعا قبول کر لی گئی، چنانچہ موسیٰ علیہ السلام نے ابلیس سے ملاقات کی اور کہا۔ تمہیں حکم ملا ہے کہ آدم علیہ السلام کی قبر کو سجدہ کرو تو توبہ قبول کر لی جائے گی، ابلیس کی رگ تکبر بھڑکی اس نے غصہ میں کہا۔ آدم جب زندہ تھے تو میں نے ان کو سجدہ نہیں کیا بھلا مرنے کے بعد میں ان کو سجدہ کر سکتا ہوں؟ پھر ابلیس نے کہا، اے موسیٰ؟ آپ نے اپنے رب کے پاس میری شفاعت کی تھی اس کے بدلہ میں میں تمہیں ایک بات بتاتا ہوں وہ یہ کہ تین موقعوں پر مجھے یاد رکھنا، انہی تین چیزوں سے میں ہلاک کرتا ہوں، غصہ کے وقت مجھے یاد رکھنا کیوں کہ میری دوستی (وسوسہ) تمہارے دل میں ہے، میری آنکھ تمہاری آنکھوں میں ہے اور میں تمہارے جسم میں خون کی طرح گردش کر رہا ہوں اور مجھے جنگ میں یاد رکھنا کیوں کہ جب ابن آدم گھمسان کی رن میں ہوتا ہے میں اس کے پاس آتا ہوں اور اس کو اس کے بیوی بچے اور اہل و عیال کی ایسی یاد دلاتا ہوں کہ وہ جنگ سے بھاگ جاتا ہے اور تیسری چیز یہ کہ کسی غیر محرم عورت کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے سے پرہیز کرنا کیوں کہ میں تمہارے پاس اس کا قاصد اور اس کے پاس تمہارا قاصد بن کر جاتا ہوں۔

ابوالعالیہ سے مروی ہے کہ جب نوح علیہ السلام کی کشتی لنگر انداز ہوئی تو نوح علیہ السلام نے دیکھا کہ ابلیس کشتی کے دنبالہ پر بیٹھا ہے، نوح نے اس سے کہا، تمہارا برا ہو تمہاری وجہ سے زمین والے غرق آب ہوئے تم نے ان کو برباد کر دیا، ابلیس نے کہا تو کیا کیا جائے؟ نوح علیہ السلام نے کہا، توبہ کرو، اس نے کہا، اپنے رب سے پوچھئے کہ کیا توبہ

ہوسکتی ہے؟ چنانچہ نوح علیہ السلام نے اپنے رب سے دعا کی تو اللہ نے ان کو وحی کی کہ ابلیس کی توبہ کی شکل یہ ہے کہ وہ آدم کی قبر کو سجدہ کرے۔ نوح علیہ السلام نے ابلیس سے کہا، تمہاری توبہ منظور ہوگئی، اس نے کہا کیسے؟ نوح علیہ السلام نے کہا اس طرح کہ تم آدم کی قبر کو سجدہ کرو۔ ابلیس نے کہا میں نے آدم کی زندگی میں تو اس کو سجدہ نہیں کیا، بھلا مرنے کے بعد اس کو سجدہ کرسکتا ہوں۔

عبداللہ بن وہب سے مروی ہے کہ وہ لیث سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا، مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ ابلیس نے نوح علیہ السلام سے ملاقات کی اور کہا، اے نوح! حسد اور لالچ سے پرہیز کرنا کیوں کہ میں نے حسد کیا تو جنت سے نکلا اور آدمؑ نے شجر ممنوعہ کی لالچ کی تو ان کو بھی جنت سے نکلنا پڑا۔

شیطان کی ابراہیم علیہ السلام سے ملاقات

جب وہ اپنے بیٹے کو ذبح کرنے لے جارہے تھے

اللہ تعالیٰ کے قول:

اِنِّیْ اَرٰی فِی الْمَنَامِ اَنِّیْ اَذْبَحُكَ.

''میں خواب میں دیکھتا ہوں کہ میں تم کو ذبح کررہا ہوں۔'' کی تفسیر میں زہری سے منقول ہے وہ کہتے ہیں کہ مجھ کو قاسم بن محمد نے بتایا کہ ابوہریرہؓ اور کعب ایک جگہ جمع ہوئے۔ چنانچہ ابوہریرہؓ کعبؓ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق اور کعبؓ ابوہریرہؓ کو گزشتہ کتابوں کے متعلق بتانے لگے، ابوہریرہؓ نے بتایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے کہ ہر نبی کی ایک دعا قبول ہوتی ہے۔ میں نے اپنی امت کی شفاعت کی دعا قیامت کے لئے اٹھا رکھی ہے، کعب نے کہا، کیا تم نے یہ بات براہ راست نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے؟ ابوہریرہؓ نے کہا ہاں، کعب نے کہا میرے ماں باپ ان پر قربان ہوں، کیا میں تمہیں ابراہیم علیہ السلام کے متعلق نہ بتاؤں جب انہوں نے خواب میں اپنے بیٹے کو ذبح کرتے ہوئے دیکھا تھا؟ شیطان نے کہا تھا اگر میں اس وقت ان لوگوں کو نہ بہکاؤں تو پھر کبھی نہیں بہکا سکتا۔ کعب کہتے ہیں، چنانچہ ابراہیمؑ اپنے بیٹے کو ذبح کرنے کے لئے چلے تو شیطان سارہ کے پاس آیا اور کہنے لگا، ابراہیم علیہ السلام تمہارے بیٹے کو کہاں لے گئے ہیں؟ سارہ نے کہا کسی کام سے لے گئے ہیں۔ شیطان نے کہا وہ اس کو کسی کام سے نہیں بلکہ ذبح کرنے لے کر گئے ہیں، سارہ نے کہا وہ اس کو کیوں ذبح کرنے لگے؟ شیطان نے کہا ان کا خیال ہے کہ ان کے رب نے ان کو ایسا حکم دیا ہے۔ سارہ نے کہا اگر وہ اپنے رب کے حکم کی تعمیل کررہے ہیں تو بہتر ہی کررہے ہیں، شیطان وہاں سے نکلا اور اسماعیل[1] سے کہنے لگا تمہارے والد تم کو کہاں لے جارہے ہیں؟ اسماعیل نے کہا کسی کام سے، شیطان نے کہا وہ تمہیں کسی کام سے نہیں بلکہ ذبح کرنے لے جارہے ہیں۔ اسماعیل نے کہا وہ مجھے کیوں ذبح کریں گے؟ شیطان نے کہا، ان کا خیال ہے کہ ان کے رب نے ان کو ایسا حکم دیا ہے۔ اسماعیل نے کہا، بخدا اگر اللہ نے ان کو اس کا حکم دیا ہے تو ضرور ایسا ہی کیا جائے گا۔ شیطان وہاں سے ابراہیم علیہ السلام کے پاس آیا اور کہا کہ تم اپنے بیٹے کو کہاں لے جارہے ہو؟ انہوں نے کہا۔ ضرورت سے لے جارہا ہوں۔ اس نے کہا تم اسے ضرورت سے نہیں بلکہ اسے ذبح کرنے لے جارہے ہو۔ ابراہیمؑ نے کہا میں اس کو کیوں ذبح کرنے لگا؟ اس نے کہا تمہارا خیال ہے کہ تمہارے رب نے تم کو ایسا حکم دیا ہے۔ ابراہیم علیہ السلام نے کہا، بخدا اگر اس کا یہ حکم ہے تو میں ایسا ہی کروں گا۔ شیطان مایوس ہوکر وہاں سے بھی نکل گیا، جب باپ بیٹے دونوں نے اپنا معاملہ اللہ کے حوالہ کردیا اور ابراہیمؑ نے بیٹے کو پیشانی کے بل لٹایا اللہ کی طرف سے آواز آئی کہ۔

وَنَادَيْنَاهُ اَنْ يَّا اِبْرَاهِيْمُ ○ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّؤْيَا اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ○ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْبَلَاءُ الْمُبِيْنُ ○ وَفَدَيْنَاهُ بِذِبْحٍ عَظِيْمٍ ○ (سورۃ الصافات: ۱۰۴، ۱۰۷)

''اور ہم نے ندا دی کہ اے ابراہیم تو نے خواب سچ کر دکھایا ہم نیکی کرنے والوں کو ایسی جزا دیتے ہیں، یقیناً یہ کھلی آزمائش تھی اور ہم نے ایک بڑی قربانی فدیئے میں دے کر اس بچے کو چھڑا لیا۔''

زہری کہتے ہیں کہ اللہ نے اسماعیل کو وحی کی کہ دعا مانگو تمہاری دعا قبول ہوگی، اسماعیل نے کہا اے رب! میں تجھ سے دعا مانگتا ہوں تو میری دعا قبول کرنا کہ اولین و آخرین میں سے جو بھی بندہ تجھ سے اس حال میں ملے

---

[1] اس سلسلہ میں علماء کا اختلاف ہے کہ ذبیح کون ہے آیا اسماعیل یا اسحاق، اس روایت سے پتہ چلتا ہے کہ ذبیح اسحٰق ہیں لیکن صحیح ترین قول یہ ہے کہ ذبیح اسماعیل ہیں، عقلی نقلی دلائل اسی کی تائید کرتے ہیں اور جمہور سلف کا یہی مسلک ہے۔ (مترجم)

کہ اس نے تیرے ساتھ شرک نہیں کیا ہے تو اس کو جنت میں داخل کرنا۔

شیطان کی موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات

عبداللہ بن محمد کہتے ہیں کہ عبدالرحمٰن بن زیادہ بن انعم سے مروی ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ موسیٰ علیہ السلام اپنی کسی مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ابلیس آیا اس حال میں کہ اس کے سر پر بُرنس (ایک قسم کی عربی ٹوپی) تھی۔ جب وہ موسیٰ علیہ السلام کے قریب آیا تو برنس اتاردی پھر موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا اور کہا۔ السلام علیکم یا موسیٰ۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا، تم کون ہو؟

اس نے کہا ابلیس، موسیٰ علیہ السلام نے کہا، تب تم پر اللہ کی سلامتی نہ ہو، تمہارا آنا کیسے ہوا؟ اس نے کہا۔ آپ سے سلام کرنے آیا تھا کیوں کہ اللہ کے نزدیک آپ کا مقام بہت بلند ہے۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا، ابھی میں نے تمہارے سر پر جو چیز دیکھی تھی وہ کیا ہے؟ اس نے کہا۔ اس سے میں بنی آدم کے دلوں کا شکار کرتا ہوں، موسیٰ علیہ السلام نے کہا، وہ کونسی چیز ہے جس کو اگر انسان کرے تو تم اس پر مسلط ہو جاتے ہو؟ اس نے کہا۔ جب وہ خود پسند ہو جائے، اپنے عمل کو عظیم سمجھے اور اپنے گناہوں کو بھول جائے، میں تمہیں تین چیزوں کے بارے میں تنبیہ کرتا ہوں، ایک یہ کہ تم کسی ایسی عورت سے خلوت میں نہ ملنا جو تمہارے لئے حلال نہ ہو کیوں کہ جب کوئی شخص کسی غیر محرم عورت سے خلوت میں ملتا ہے تو میں اس کے ساتھ لگ جاتا ہوں یہاں تک کہ اس کو اس عورت کے فتنے میں مبتلا کر دیتا ہوں۔ دوسری بات یہ کہ جب تم اللہ سے کوئی عہد کرو تو اس کو وفا کرو کیوں کہ جب کوئی شخص اللہ سے عہد کرتا ہے تو میں اس کے پیچھے پڑ کر وعدہ وفا کرنے کے راستہ میں حائل ہو جاتا ہوں۔ تیسری بات یہ کہ صدقہ نکالو تو عملی طور پر اس کو انجام تک پہنچا دو کیوں کہ جب کوئی صدقہ نکالتا ہے اور اس کو انجام تک نہیں پہنچاتا میں اس کے پیچھے لگ جاتا ہوں یہاں تک کہ صدقہ کو نافذ کرنے کے راستہ میں حائل ہو جاتا ہوں، پھر شیطان یہ کہتے ہوئے غائب ہو گیا، براہو، براہو، براہو، موسیٰ علیہ السلام کو ایسی بات معلوم ہو گئی کہ جس سے وہ بنی آدم کو آگاہ کر دیں گے۔

فضیل بن عیاض سے مروی ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ ہمیں بعض شیوخ نے بتایا کہ ابلیس موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا اس حال میں کہ وہ اپنے رب سے محو مناجات تھے۔ فرشتہ نے شیطان سے کہا، تم موسیٰ سے کیا چاہتے ہو جب کہ وہ اپنے رب سے بدستور محو مناجات ہیں؟ شیطان نے کہا۔ میں ان سے وہی چاہتا ہوں جو ان کے باپ آدم سے جنت میں چاہا تھا۔

شیطان کی ایوب علیہ السلام سے ملاقات

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ شیطان نے کہا۔ اے رب! مجھے ایوب پر مسلط کر دے، اللہ نے فرمایا۔ میں تجھ کو ایوب کے مال واولاد پر مسلط کرتا ہوں لیکن اس کے جسم پر نہیں۔ شیطان ایک جگہ ٹھہرا اور اپنی فوج کو جمع کرنے کے بعد ان سے کہا۔ مجھے ایوب پر مسلط کیا گیا ہے، تم لوگ اپنی اپنی طاقت کا مظاہرہ کرو، چنانچہ وہ لوگ آگ بن گئے، پھر پانی بن گئے، ابھی مشرق میں تھے کہ اچانک مغرب میں ہو گئے اور ابھی مغرب میں تھے کہ اچانک مشرق میں ہو گئے۔ شیطان نے ان میں سے ایک گروہ کو ایوب علیہ السلام کی کھیتی کی طرف، ایک کو ان کے اونٹوں کی طرف، ایک کو گایوں کی طرف اور ایک کو ان کی بکریوں کی طرف روانہ کیا اور کہا کہ وہ صرف صبر کے ذریعہ تم سے محفوظ رہ سکتے ہیں اس لئے تم پے درپے ان پر مصیبتوں کے پہاڑ توڑ و، چنانچہ کھیتی والا گروہ آیا اور ایوبؑ علیہ السلام سے کہا، اے ایوبؑ! کیا تم اپنے رب کو نہیں دیکھتے کہ اس نے تمہاری کھیتی پر آگ بھیجی جس نے ساری کھیتی خاکستر کر دی، پھر اونٹوں والا گروہ آیا اور کہنے لگا۔ اے ایوبؑ! کیا تم اپنے رب کو نہیں دیکھتے کہ اس نے تمہارے اونٹوں کے پاس ایک دشمن بھیجا جو تمام اونٹ چرا لے گیا، پھر بکریوں والا گروہ آیا اور کہنے لگا۔ اے ایوبؑ کیا تم اپنے رب کو نہیں دیکھتے کہ اس نے تمہاری بکریوں کو چرانے کے لئے ایک دشمن بھیجا جو تمام بکریاں چرا کر لے گیا پھر شیطان نے ایوب علیہ السلام کے تمام بیٹوں سے تنہائی میں ملاقات کی اور تمام کو سب سے بڑے بیٹے کے گھر میں جمع کیا وہ لوگ کھانے پینے میں مصروف تھے کہ اچانک آندھی چلی اور گھر کے در و دیوار ان پر گر پڑے۔

شیطان ایوب علیہ السلام کے پاس ایک لڑکے کی شکل میں آیا جس کے کان میں دو بالیاں تھیں، کہنے لگا۔ اے ایوبؑ! کیا تم اپنے رب کو دیکھتے نہیں کہ اس نے تمہارے بیٹوں کو سب سے بڑے بیٹے کے گھر میں جمع کیا وہ لوگ کھانے پینے میں مصروف تھے کہ اچانک آندھی چلی اور

گھر کے بام و دران کے اوپر گر پڑے، کاش تم وہ منظر دیکھتے جب ان کا کھانا پینا ان کے خون میں لت پت ہورہا تھا۔ ایوب علیہ السلام نے کہا۔ تم اس وقت کہاں تھے؟ اس نے کہا انہی کے ساتھ، ایوبؑ نے کہا، پھر تم کیسے بچ گئے؟ اس نے کہا بس بچ گئے، ایوب علیہ السلام نے فرمایا۔ تم شیطان ہو، پھر ایوب علیہ السلام نے فرمایا۔ آج میری حالت اس دن کی سی ہے جب میری ماں نے مجھ کو جنم دیا تھا، پھر کھڑے ہوئے اور سر منڈایا اور نماز کے لئے کھڑے ہوگئے۔ ابلیس نے اس زور سے چیخ ماری کہ آسمان وزمین کے لوگوں نے اس کی آواز سنی پھر وہ آسمان کی طرف رخ کرکے کہنے لگا۔ اے رب! ایوبؑ گناہ کے مرتکب سے بچ گیا تو اس کو میرے قبضہ میں کردے، میں صرف تیری طاقت سے اس پر قابض ہوسکتا ہوں۔ اللہ نے فرمایا، میں نے اس کے جسم کو تیرے قبضہ میں دیدیا، لیکن اس کے دل پر قبضہ نہیں، شیطان آسمان سے اترا اور ایوب علیہ السلام کے دونوں قدموں کے نیچے ایسی پھونک ماری کہ سر سے پیر تک پورا وجود حرکت میں آگیا اور ان کا جسم ایک پھوڑے میں تبدیل ہوگیا۔ ایوبؑ کی بیوی ان کی تیمارداری کرتی رہیں حتیٰ کہ ایک دن اس نے بھی کہہ دیا، اے ایوب! کیا آپ دیکھتے نہیں کہ بخدا میں اس قدر پریشان اور تنگ دست ہوگئی ہوں کہ ایک روٹی کے بدلہ اپنی بالیاں فروخت کروں تو آپ کو کھلاسکتی ہوں۔ اللہ سے دعا کیجئے کہ وہ آپ کو ٹھیک کردے۔

ایوب علیہ السلام نے فرمایا۔ ہم لوگ ستر سال تک نعمتوں میں رہے اب صبر کرو تاکہ ستر سال مصیبت میں بھی گزر جائیں، چنانچہ سات سال تک وہ اس آزمائش میں مبتلا رہے۔

وہب بن منبہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ابلیس نے ایوب علیہ السلام کی بیوی سے کہا تم لوگوں پر جو مصیبت آئی وہ کس وجہ سے آئی؟ انہوں نے کہا اللہ کی مشیت وتقدیر سے، شیطان نے کہا، میرے پیچھے آؤ وہ اس کے پیچھے گئیں، چنانچہ اس نے ان کو ایک وادی میں وہ تمام چیزیں دکھائیں جو برباد ہوچکی تھیں اور کہا اگر تم مجھے سجدہ کرو تو یہ تمام چیزیں واپس دیتا ہوں، انہوں نے کہا۔ میرے شوہر ہیں میں ان سے پوچھ کر آتی ہوں، چنانچہ انہوں نے ایوب علیہ السلام کو یہ بات بتائی، ایوبؑ نے فرمایا، کیا ابھی تک تمہاری سمجھ میں نہیں آیا کہ یہ شیطان ہے اگر میں صحت مند ہوگیا تو تمہیں سو کوڑے ماروں گا۔

شیطان کی یحییٰ بن زکریا علیہ السلام سے ملاقات

وہب بن ورد سے روایت ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ ہم تک یہ بات پہنچی ہے کہ خبیث ابلیس حضرت یحییٰ بن زکریا علیہ السلام کو نظر آیا اور کہنے لگا، میں آپ کو نصیحت کرنا چاہتا ہوں۔ یحییٰ علیہ السلام نے فرمایا تم مجھے نصیحت مت کرو ہاں البتہ بنی آدم کے بارے میں کچھ بتاؤ! شیطان نے کہا، ہمارے نزدیک بنی آدم کی تین قسمیں ہیں۔

پہلی قسم: ہمارے لئے بہت پریشان کن ہے ہم اس کے پیچھے ایسا پڑتے ہیں کہ اس کو فتنہ میں ڈال دیتے ہیں اور اس پر بالکل قابض ہوجاتے ہیں لیکن وہ پھر توبہ واستغفار کرکے ہماری ساری محنت رائیگاں کردیتا ہے، ہم دوبارہ اس کو فتنہ میں ڈالتے ہیں تو وہ پھر توبہ واستغفار کرلیتا ہے۔ چنانچہ نہ تو ہم اس سے مایوس ہوتے ہیں اور نہ ہی اس کے تئیں ہمارا مقصد پورا ہوتا ہے، اس وجہ سے ہم بہت پریشان ہیں۔

دوسری قسم: وہ ہے جن کی حیثیت ہمارے نزدیک کسی بچہ کے ہاتھ میں گیند کی سی ہے ہم ان کو جس طرح چاہتے ہیں الٹتے پلٹتے ہیں۔

تیسری قسم: وہ ہے جو آپ ہی کی طرح معصوم ہیں، ہمارا ان پر کوئی بس نہیں چلتا، اس پر یحییٰ علیہ السلام نے فرمایا۔ کیا تمہارا مجھ پر بھی بھی بس نہیں چل سکا؟ اس نے کہا، کبھی نہیں، صرف ایک مرتبہ آپ کھانا کھارہے تھے تو میں آپ کی کھانے کی خواہش کو بڑھانے لگا یہاں تک کہ آپ نے ضرورت سے زیادہ کھالیا اور سوگئے اور اس رات نماز کے لئے نہیں اٹھے جس طرح ہر رات اٹھا کرتے تھے۔ یحییٰ علیہ السلام نے فرمایا، قسم بخدا اب میں کبھی شکم سیر ہوکر نہیں کھاؤں گا۔ شیطان نے کہا، بخدا میں بھی آپ کے بعد کسی نبی کو نصیحت نہیں کروں گا۔

ابن ابی الدنیا کہتے ہیں کہ عبداللہ بن خبیق سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں کہ ابلیس نے اپنی صحیح شکل میں یحییٰ علیہ السلام سے ملاقات کی۔ یحییٰ نے فرمایا۔ ابلیس مجھے یہ بتاؤ کہ تمہارے نزدیک بہتر شخص کون ہے اور بدتر شخص کون؟ اس نے کہا، میرے نزدیک سب سے بہتر شخص بخیل مومن ہے اور سب سے بدتر فاسق سخی۔ یحییٰ علیہ السلام نے فرمایا، یہ کیسے؟ اس نے کہا کیوں کہ بخیل مومن کا بخل میرے لئے بس ہے، لیکن فاسق سخی کے بارے میں خدشہ ہے کہ مبادا اللہ تعالیٰ کو اس کی سخاوت کا علم ہوجائے

اور اس کو قبول کرلے، پھر وہ کہتا ہوا غائب ہوگیا اگر آپ یحیٰی نہ ہوتے تو میں آپ کو نہ بتاتا۔ (واللہ اعلم)

شیطان کی عیسیٰ علیہ السلام سے ملاقات

ابوبکر محمد نے سفیان بن عیینہ سے روایت کیا وہ کہتے ہیں کہ ابلیس نے عیسیٰ علیہ السلام سے ملاقات کی اور کہا۔ آپ ہی کی شخصیت اتنی عظیم ربوبیت کو پہنچی ہوئی ہے کہ آپ نے بچپن میں گہوارہ کے اندر بات کی حالانکہ آپ سے پہلے کسی نے گہوارہ میں بات نہیں کی۔ عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا۔ شان ربوبیت صرف اللہ کے لئے ہے جو مجھے مارے گا اور ان سب کو جن کو میں نے زندہ کیا، پھر مجھے دوبارہ زندہ کرے گا۔ شیطان نے کہا۔ بخدا آپ آسمان میں بھی معبود ہیں اور زمین میں بھی معبود ہیں، تبھی جبرائیل علیہ السلام نے شیطان کو اس زور سے طمانچہ لگایا کہ وہ سورج کی پہلی کرن کے پاس ہی جا کر رکا، پھر دوسرا طمانچہ مارا تو وہ گرم چشمہ کے پاس ہی جا کر رکا، پھر تیسرا طمانچہ مارا تو ساتویں طبقہ کے سمندر میں پہنچا دیا اور اتنے اندر تک دھنسا دیا کہ کیچڑ کا مزہ محسوس ہونے لگا، پھر شیطان وہاں سے یہ کہتا ہوا نکلا، اے ابن مریم! مجھے تم سے اتنی تکلیف پہنچی جتنی کسی کو کسی سے نہیں پہنچی ہوگی۔

طاؤس روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ شیطان نے عیسیٰ علیہ السلام سے ملاقات کی اور کہنے لگا۔ اے ابن مریم! اگر تم سچے ہو تو اس پہاڑ پر چڑھو اور وہاں سے کود کر دکھاؤ، عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا، تیرا برا ہو، کیا اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ اے ابن آدم تو اپنے آپ کو ہلاک کر کے میرا امتحان نہ لے کیوں کہ میں جو چاہوں کرسکتا ہوں۔

ابوعثمان سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام ایک پہاڑ کی چوٹی پر نماز پڑھ رہے تھے کہ ابلیس آیا اور کہنے لگا۔ آپ کا خیال ہے کہ ہر چیز قضا و قدر سے ہوتی ہے؟ عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا، ہاں۔ ابلیس نے کہا۔ تب آپ اس پہاڑ سے کود کر دکھائیے اور کہئے کہ یہ چیز میرے مقدر میں تھی۔ عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا۔ ملعون! اللہ کو اپنے بندوں کا امتحان لینے کا حق ہے، بندوں کو یہ حق نہیں کہ وہ اللہ کا امتحان لیں۔

سعید بن عبدالعزیز سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا کہ عیسیٰ نے ابلیس کو دیکھا اور کہا یہ دنیا کا عاشق ہے۔ وہ اسی کی طرف نکلا اور اسی کا طلب گار رہا، میں دنیا کی کسی چیز میں اس کا شریک نہیں ہوسکتا، نہ سر کے نیچے پتھر رکھوں گا اور نہ دنیا سے نکلنے سے پہلے وہاں ہنسوں گا۔

شیطان کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات

صحیح مسلم ابودرداءؓ سے ثابت ہے وہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لئے کھڑے ہوئے، چنانچہ ہم نے آپ کو یہ کہتے ہوئے سنا ''اعوذ باللہ منک'' (میں تجھ سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں) پھر فرمایا ''العنک بلعنۃ اللّٰہ'' (میں تجھ پر اللہ کی لعنت بھیجتا ہوں) اور تین مرتبہ ہاتھ پھیلایا گویا آپ کسی چیز کو پکڑنا چاہتے ہوں، جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو ہم نے کہا۔ اے اللہ کے رسول! ہم نے آپ کو نماز میں کچھ کہتے ہوئے سنا جو اس سے پہلے کبھی نہیں سنا تھا اور دیکھا کہ آپ ہاتھ بھی پھیلا رہے ہیں، آپ نے فرمایا اللہ کا دشمن ابلیس آگ کا شعلہ لے کر آیا تھا تاکہ میرے چہرے پر مارے، تو میں نے تین مرتبہ ''اعوذ باللّٰہ'' پڑھا پھر کہا کہ میں تم پر اللہ کی بھرپور لعنت بھیجتا ہوں، لیکن وہ تینوں مرتبہ پیچھے نہیں ہٹا، میں نے سوچا اس کو پکڑلوں، بخدا اگر ہمارے بھائی سلیمان علیہ السلام کی دعا کا خیال نہ ہوتا تو وہ باندھ دیا جاتا اور مدینہ والوں کے بچے اس سے کھلواڑ کرتے۔

صحیحین میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

''شیطان میرے سامنے آیا اور مجھ پر حملہ کیا تاکہ نماز تڑوادے چنانچہ اللہ نے اس کو میرے قابو میں کردیا، میں نے چاہا کہ اسے ستون میں باندھ دوں تاکہ جب صبح ہو تو تم لوگ اس کا نظارہ کرو، تبھی مجھے حضرت سلیمان علیہ السلام کی دعا یاد آئی کہ ''اے رب مجھے ایسی حکومت دے جو میرے بعد کسی کو مناسب نہ ہو'' لہٰذا اللہ نے اس کو رسوا کر کے واپس کردیا''

نسائی میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ:

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے کہ آپ کے پاس شیطان آیا، آپؐ نے اس کو پکڑ کر پٹخ دیا اور اس کا گلا دبوچ دیا، آپؐ نے فرمایا۔ میں نے اس کو ایسا دبایا کہ اس کی زبان کی خنکی ہاتھ میں محسوس ہوئی، اگر سلیمان علیہ السلام نے دعا نہ کی ہوتی تو اس کو باندھ دیا جاتا تاکہ اس کا تماشہ دیکھیں۔''

عجیب وغریب فامورلے

سستی کے لئے :کٹیری کی جڑ شہد میں پیس کرصرف سونگھنے سے سستی دور ہوجاتی ہے۔یہ میرا آزمایا ہوانسخہ ہے۔

پاس ہونے کے لئے :اس کے لئے ایک آسان نسخہ ہے۔جب تک امتحان ہوں بچے کو دہی روزانہ نہ دیں۔صرف اس کے اوقات میں تبدیلی کرنی ہے۔اسی میں راز ہے۔جیسے پہلے دن صبح ۸ بجے دی۔اگلے دن ۹ بجے اور پھر ۱۰ بجے۔اسی طرح ایک گھنٹہ روز بڑھاتے جائیں۔

کند ذہن بچوں کے لئے :جسم سے صحت مند ہونے پر بھی کچھ بچے کند ذہن ہوتے ہیں۔وہ بات کو دیر سے یا پھر کم سمجھتے ہیں۔ایسے بچوں کے لئے ایک عمل ہے۔کسی بھی دن رات کے تقریباً ۱۲ بجے تھوڑے سے چٹیا کی جگہ پر سے بچے کے بال کاٹ لیں اورانہیں اپنے پاس رکھ لیں۔اگلے دن بھی یہی ترکیب کریں۔جب چار دن ہوجائیں تو اتوار کے دن ان بالوں کو جلا کر باہر پھینک دیں۔ممکن ہو تو پاؤں سے رگڑ دیں۔بچہ رفتہ رفتہ ذہین ہوجائے گا۔

پتھری :اس بیماری سے آرام حاصل کرنے کے لئے ہفتے کے دن کالے گھوڑے کی نال لاکراس کا چھلا بنوالیں۔اس چھلے کو بیچ کی انگلی میں پہننے سے پتھری کی بیماری ختم ہوجائے گی۔

آنت اترنا :آنت کے لئے ہفتہ کے دن لاجونتی پودے کی جڑ لاکر چھلے کی صورت میں کمر سے باندھیں۔آنت کا اترنا بند ہوجائے گا۔بھنڈی کی جڑ بھی اسی طرح استعمال کریں۔فوراً فائدہ ہوگا۔

کھانسی : ہفتہ یا منگل کو لوبان کے پودے کی جڑ لاکر گلے میں باندھ دیں۔کھانسی سے آرام مل جائے گا۔

کام نہ ملنے پر : اگرآپ کام کی کمی سے غمزدہ اور پریشان رہتے ہیں۔اورآپ چاہتے ہیں کہ کام مل جائے تو یہ ترکیب آزمائیں۔ انشاءاللہ آپ کو کام ملے گا۔ایک بے داغ بڑا سا لیموں لےلو اس کے چار برابر ٹکڑے کرلو۔دن ڈھلے چوراہے پر جاکر چاروں سمت میں پھینک دو۔کام کی کمی ختم ہوجائے گی۔

نظر ہونے پر : اکثر بچوں کو نظر کی شکایت ہوجاتی ہے۔اس وجہ سے بچہ بہت بے چین رہتا ہے۔مشہور ہے کہ نظر تو پتھر کو پھوڑ دیتی ہے۔اگر بچے کے گلے میں کالے دھاگے میں ریٹھا پروکر ڈال دیں۔نظر کا اثر ختم ہوجاتا ہے۔اور پھر کبھی نہیں ہوتی۔

کبھی بیمار ہونے پر :کوئی انسان بہت دنوں سے، کسی بیماری میں مبتلا ہو اور دوا سے کوئی فائدہ نہ ہورہا ہو تو ہفتے کی رات کو بیسن کی ایک روٹی بنائیں۔اوراس پر سرسوں کا تیل لگاکر بیمار کے اوپر سے سات مرتبہ گھماکر اتاریں۔اس کے بعد کالے کتے کو وہ روٹی کھلادیں۔دھیان رہے کتا کالا ہی ہو۔اورصرف کتا ہو کتیا نہیں۔

بواسیر کی بیماری ہونے پر :یہ ایک تکلیف دینے والی بیماری ہے۔یہ دوطرح کی ہوتی ہے۔بادی جس میں صرف تکلیف ہوتی ہے۔خونی اس میں تکلیف بھی ہوتی ہے اورخون بھی گرتا ہے۔اس کی وجہ سے بیمار کا اٹھنا بیٹھنا بھی مشکل ہوجاتا ہے۔اس بیماری کو بھگانے کے لئے سفید اورلال دھاگے کو ملاکر بانٹ لیں۔منگل کے دن پاؤں کے دونوں انگوٹھوں پر یہ دھاگے لپیٹ کر باندھ لیں۔اس فارمولے کو کرنے سے یہ بیماری رفتہ رفتہ ختم ہوجائے گی۔

کیا فلاں ابن فلاں کے مکان میں دفینہ ہے

اگر یہ معلوم کرنا ہو کہ فلاں ابن فلاں کے مکان میں دفینہ ہے یانہیں تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ مندرجہ ذیل اعداد کا مستحصلہ برآمد کریں۔ مستحصلہ کو۲رسے تقسیم کریں۔اگرایک بچے تو دفینہ موجود ہے۔ اگر صفر بچے تو دفینہ موجود نہیں ہے۔اگر یہ معلوم کرنا ہو کہ دفینہ مکان کے کس حصہ میں ہے تو مستحصلہ کو۴رسے تقسیم کریں۔اگر ایک بچے تو دفینہ کچن میں ہے۔اگر۲ربچیں تو دفینہ بیٹھک میں ہے یا برآمدے میں ہے۔اگر۳ربچے تو دفینہ غسل خانہ میں یا نل کے آس پاس ہے۔اگر مستحصلہ ۴رسے کم بچے تو مذکورہ تفصیلات سے دفینہ کا اندازہ کرلیں۔ مثال کے طور پر اگر ۱۵راپریل بروز منگل ۲۰۰۳رکو صبح ۱۰ربجے یہ معلوم کرنا ہے کہ کیا راشدابن نجمہ کے مکان میں دفینہ ہے؟ (مکان نمبر جو بھی ہو شامل ہوگا۔ مثلاً راشد کا مکان نمبر۳۲۲ ہے تو اس کی تفصیلات اس طرح پھیلائیں گے۔

	مجموعی اعداد	مفرد عدد
(۱)راشد نجمہ	۶۰۳	۹
(۲)حروف سوال کے اعداد	۴۳۶	۴
(۳)تاریخ عیسوی	۱۵	۶
(۴)ماہ عیسوی	۴	۴
(۵)سن عیسوی	۲۰۰۳ء	۵
(۶)تاریخ ہجری	۱۲	۳
(۷)ماہ ہجری	۲	۲
(۸)سن ہجری	۱۴۲۴	۲
(۹)ماہ ہندی	۱	۱
(۱۰)دن منگل مقررہ نمبر	۳	۳
(۱)برج حمل	۱	۱
(۱۲)متعلقہ ستارہ ثبت مریخ	۹	۹
(۱۳)منزل قمر غفرا	۱۵	۶
(۱۴)مکان نمبر	۳۲۲	۷

آیئے اب ان تمام مفرد اعداد کا مستحصلہ برآمد کریں۔

۹ ۴ ۶ ۴ ۵ ۳ ۲ ۲ ۱ ۳ ۱ ۹ ۶ ۷

۴ ۱ ۱ ۹ ۸ ۵ ۴ ۳ ۴ ۴ ۱ ۶ ۴

۵ ۲ ۱ ۸ ۴ ۹ ۷ ۷ ۸ ۵ ۷ ۱

۷ ۳ ۹ ۳ ۴ ۷ ۵ ۶ ۴ ۳ ۸

۱ ۳ ۳ ۷ ۲ ۳ ۲ ۱ ۷ ۲

۴ ۶ ۱ ۹ ۵ ۵ ۳ ۸ ۹

۱ ۷ ۱ ۵ ۱ ۸ ۲ ۸

۸ ۸ ۶ ۶ ۹ ۱ ۱

۷ ۵ ۳ ۶ ۱ ۲

۳ ۸ ۹ ۷ ۳

۲ ۸ ۷ ۱

۱ ۶ ۸

۷ ۵

۳

(۳ ÷ ۲: ۱ — ۲ — ۱)

ایک بچنے کا مطلب یہ ہوا کہ دفینہ موجود ہے۔۳کا مطلب یہ ہوا کہ دفینہ غسل خانہ میں ہے۔ یانل اور ٹنکی کے پاس ہے۔

دفینے کی حفاظت اور دفینہ نکالنے کے لئے

ان اعمال کو تجربہ میں لائیں

دیسی مرغی کے تازہ انڈے پر یہ دعوت اور اضمار لکھ دیں۔

اجب یا کلکائیل یا جائیل بحق جیم یا جیم یا کلکائیل یا جائیل بحق یاجلیل یاجبار یا جمیل یافرتائیل بحق ذی الفضل العظیم اجب یا خادم حرف جیم السید طعیائیل مع لیصف لهلطعهلخ احوج موجود سبوح قدوس رب الملئكة والروح اجب ایها الملك طعیائیل ، الوحا الساعه العجل.

اس انڈے کو جہاں دفینہ کا گمان ہو وہاں چھوڑ دیں۔ عامل کو چاہئے کہ چاند اور منزل ثریا میں ہو، اس وقت مکمل تنہائی میں بیٹھ کر چار ہزار چار سو چوالیس مرتبہ یہ عزیمت پڑھے، اول وآخر گیارہ گیارہ بار درود شریف پڑھے۔ **اجب یا کلکائیل بحق جیم**، تعداد پوری ہونے پر ذیل کا نقش بنا کر عامل اپنے گلے میں ڈال لے، اس نقش کی رفتار ۳۶۰ سے شروع ہوگی۔

۷۸۶

۳۶۱	۳۶۶	۳۶۵
۳۶۸	۳۶۴	۳۶۰
۳۶۳	۳۶۲	۳۶۷

جب دفینہ نکالنا ہو تو گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھنے کے بعد سورۂ جن ایک مرتبہ پڑھے اور ایک ہزار مرتبہ یہ اسماء الٰہی پڑھے۔ **یاجبارُ یاجلیل یاجابرُ یاجاعلُ یاجامعُ یاجمیلُ یاجوادُ**، آخر میں تین مرتبہ یہ کہے۔ **اَجبْ یا مؤکل حرف الجیم جطائیل واُنصری بهذا الامیر**۔ انشاء اللہ مؤکل غائبانہ عامل کی مدد کرے گا اور دفینہ نکالنے میں کوئی دشواری پیش نہیں آئے گی۔

☆ دفینے کی حفاظت کے لئے اس نقش کو گلاب وزعفران سے لکھ کر پھر اس کو پانی میں پکا کر پانی اس گھر کے سب کونوں میں چھڑک دیں اور ایک نقش اس گھر میں کالے کپڑے میں پیک کر کے لٹکا دیں، انشاء اللہ دفینہ اسی گھر میں محفوظ رہے گا، جنات اسے ادھر ادھر نہیں کرسکیں گے۔

ن ن
اجب ایها الملك صفریائیل بحق مسلسله شلشلع شهفع سرودمح مردمخ مهلیش فعجم یاه یوه نورالانوار اجب وتوكل العجل الساعه الوحا بارك الله فیك وعلیك ن والقلم ومایسطرون
ن ن

عامل کو چاہئے کہ حرف نون کی دعوت لکھ کر اپنے پاس رکھے اور جب کسی جگہ سے دفینہ نکالنے کا ارادہ کرے تو اسی دعوت کو پڑھ کر پانی پر دم کرکے دفینے کی جگہ چھڑک دے۔ انشاء اللہ مؤکلین عامل کی مدد کریں گے اس وقت اگر چینی یا چونے کی دھونی دیں تو بہتر ہے۔

دعوت یہ ہے۔ **نَوِّرْ اَللّٰهُمَّ قَلْبِیْ وَشِعْرِیْ وَبَصَرِیْ وَجَوَارِحِیْ وَبَدَنِیْ بِنُوْرِ مَعْرِفَتِكَ الَّذِیْ نَوَّرْتَ بِهٖ اَهْلَ طَاعَتِكَ یَامُنَوِّرَ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ یَانُوْرَ كُلِّ النُّوْرِ یَاهَادِیْ یَانُوْرَ كُلِّ شَیْءٍ اَنْتَ الَّذِیْ فَلَقْتَ الظُّلُمٰتِ بِنُوْرِكَ اَسْئَلُكَ اَنْ تُنَوِّرَنِیْ بِالْاَنْوَارِ یَامَنْ اَلْمُجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَیَكْشِفُ السُّوْٓءَ اَسْئَلُكَ اَنْ تُرْسِلَ لِیْ حرف النون یاسِیْنِیْ فِیْ خَلْوَتِیْ حَتّٰی اَمَالُ مِنْهُ مَارَنِیْ اَجِبْ بِتلائیْ انوارِ الْعَجَبِ وَنُوْر الْخَالِقِ هَیًّا یَانُوْنُ بِالَّذِیْ لَا اَعْظَمُ مِنْ نُوْرِهٖ نُورُ اَجب الدَّاعِیْ اكراما لِنُوْنْ وَالْقَلَمِ وَمَا یَسْطُرُوْنَ بِالنَّارِ وَالنُّوْرِ وَالظِّلِّ وَالْحُرُوْرِ وَالسَّمَآءِ وَالْمُرُوْرِ وَمُسْتَقَرِّ الْاَرْوَاحِ عَبْدِلْیَاءُ لِیَانَ بِنُوریان بستوریان ۲ علیون ۲ طلعون لون سلیمان شان دیّان یوم الدین بالف لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ.**

اضمار یہ ہے۔ **اجب ایها الملك صفریائیل حق سلسله شلشلع شههفع رودمح مردمخ مهلیش فعجم یاه یوه نورالانوار اجب وتوكل .العجل الساعه الوحا بارك الله فیك وعلیك ن والقلم ومایسطرون.** ☆☆

ایک خوفناک آپ بیتی

پڑھئے: دفینہ نکالنے والوں پر کیا گزری

از قلم: عذرا تبسم افغانی

میرا نام عذرا تبسم ہے۔ میرے شوہر کا نام نواب زادہ عبدالملک ہے میرے دیور کسی دور میں شکار کے بہت شوقین تھے۔ ان کا نام نواب زادہ نسیم احمد ہے انہیں شکار کے ذوق کے ساتھ ساتھ دفینوں کی تحقیقات کا بہت شوق تھا۔ اور اس موضوع پر پرانی کتابوں کا مطالعہ بھی بہت کرتے تھے انہیں کسی کباڑی کی دکان سے ایک بہت ہی پرانی اور بوسیدہ سی کتاب ہاتھ لگ گئی جس میں ایک پرانے قلعے کا ذکر تھا۔ یہ قلعہ دو ہزار سال پرانا تھا اور اس کتاب میں یہ بات بھی تحریر تھی کہ قلعے کے مختلف حصوں میں ہیرے جواہرات اور سونا چاندی کثیر مقدار میں دفن ہے۔ اس کتاب میں اس قلعے کے ان حصوں کی نشاندہی بھی کی گئی تھی جہاں جہاں خزانوں کا امکان تھا۔ یہ کتاب پڑھنے کے بعد میرے دیور کو اس بات کی لگ گئی کہ ہم اس قلعے تک پہنچیں گے اور اس قلعے کی چھان بین کریں گے۔ میرے شوہر اپنے چھوٹے بھائی سے بے حد محبت کرتے تھے جہاں اس کا پسینہ گرتا تھا وہاں وہ اپنا خون بہانے کے لئے تیار رہتے تھے اور حقیقت تو یہ ہے کہ میرے دیور کی عادات واخلاق بے مثال تھے وہ بھی کے ساتھ ہمدردی کرنے کا جذبہ رکھتا تھا اور مجھ سے تو وہ ایسی محبت کرتا تھا کہ ایسی محبت کی میں اپنے سگے بھائیوں سے بھی امید نہیں کرسکتی تھی۔ جب اس نے اس قلعے تک پہنچنے اور وہاں دفینے کی کھوج کرنے کی ٹھان لی تو ہم نے بھی یہ ارادہ کرلیا کہ اس کو تنہا نہیں جانے دیں گے ہم خود بھی اس کے ساتھ جائیں گے۔ ہم نے سوچا کہ ہماری ایک طرح کی تفریح اور پکنک ہوجائے گی اور نسیم کا ذوق پورا ہوجائے گا۔ اس طرح کل سات افراد نے اس قلعے تک جو کرناٹک کے ایک شہر میں تھا جانے کا تہیہ کرلیا۔ قلعے کے لئے جو سات افراد روانہ ہوئے ان کے نام اس طرح ہیں۔ ایک تو میرے شوہر عبدالملک، میرے دیور نسیم احمد، میری نند شاہین سلطانہ۔ نسیم کے ایک دوست شہباز خان میرے بھائی مراد حسن میرے رشتے کے ماموں ظفر نیازی ایک دور پرے کے میرے شوہر کے رشتے دار محمد سرفراز خاں (یہ ایک طرح سے عملیات سے بھی دلچسپی رکھتے تھے اور انہیں خاص طور پر اسی لئے ہم نے ساتھ لیا تھا کہ ان کے ذریعہ دفینہ نکال سکیں) ان کے علاوہ ایک میرا بیٹا علی اور میرے بھائی کی بیٹی نازیہ مراد بھی ساتھ تھی۔

تقریباً ایک ماہ تک ہم اس سفر کی تیاری کرتے رہے۔ ہم نے تقریباً پندرہ دن کا کھانے پینے کا ساز وسامان اور ضروری برتن سب ساتھ رکھ لئے تاکہ ہم اس قلعے کے آس پاس اپنا ڈیرہ جمالیں۔ ہم نے اسٹوپ، تیل، کھانا پکانے کے ضروری برتن اور پلیٹیں، گلاس، جگ، چمچے وغیرہ جیسی تمام ضروری چیزیں اپنے ساتھ رکھ لیں۔ اس کے ساتھ ساتھ ہم نے بستر تکئے، چادر، اور صابن بالٹی، جیسی چیزوں کو بھی نظرانداز نہیں کیا۔ کیونکہ ہمیں اس کا علم ہوچکا تھا کہ یہ قلعہ کسی پہاڑ کی چٹان پر ہے اور یہ پہاڑ سنسان جنگل میں واقع ہے۔ جہاں عام انسانوں کا گزر نہیں ہوتا۔ ہم نے سوچا کہ ایک بار ہم وہاں پہنچ کر جب تک اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہوجائیں تب تک پہاڑ کی اس چٹان سے اتر کر کسی شہر اور بستی کی طرف نہیں آئیں گے اس لئے ہم نے ضرورت کی وہ تمام چیزیں اپنے ساتھ رکھ لیں تھیں جن سے وقتی طور پر گھر گرہستی چلتی ہے۔ سنیچر کی صبح کو ہمارا سفر شروع ہوا۔ دو دن دو رات کا سفر ہم نے ٹرین کے ذریعہ پورا کیا اور اس کے بعد ہم نے دو ٹیکسیاں پرانے قلعے تک کے لئے کیں۔ لیکن چونکہ پرانا قلعہ پہاڑ کی چوٹی پر تھا اس لئے کافی دور تک ہمیں پیدل بھی چلنا پڑا۔ تقریباً پانچ گھنٹے مسلسل پیدل چل کر ہم پرانے قلعے تک پہنچے۔ تقریباً شام ۴ بجے کے قریب ہم اپنی منزل مقصود تک پہنچ گئے۔ اس وقت ہم بہت زیادہ تھک گئے تھے اس لئے سب سے پہلے ہم نے ایک چھوٹا سا کیمپ قائم کیا۔ یہ کیمپ ہم نے پرانے قلعے سے پچاس گز کے فاصلے پر نصب کیا۔ کیمپ کو ہم نے ایک چھوٹے سے مکان کی شکل دی اور ہم سب اس میں لیٹ کر بے خبر سوگئے۔ مسلسل پانچ گھنٹے پیدل چلنے کی وجہ سے ہمارا بدن تھک کر چور چور ہوچکا تھا۔ صرف پیدل چلنے میں اتنی تھکن نہیں ہوئی بلکہ

قلعے کی جو چڑھائی تھی اس نے ہمارے بدن کو توڑ کر رکھ دیا بالخصوص میں شاہین اور دونوں بچوں کی حالت بہت خراب تھی۔ چونکہ ہم سب کافی تھکے ہوئے تھے اس لئے لیٹتے ہی نیند آگئی اور جس وقت ہماری آنکھ کھلی اس وقت دن چھپ چکا تھا اور ہر طرف رات کی تاریکی بکھر چکی تھی۔ کیمپ سے باہر ہم نے اسٹوپ جلایا اور کھانا پکانے کی تیاری کی کیونکہ اس وقت ہم سب بھوک کی شدت سے نڈھال ہو رہے تھے۔ رات ۹ بجے تک ہم کھانے سے فارغ ہوگئے اور پھر رات دیر گئے تک ہم سب قلعے کے بارے میں اور اس دفینے کے بارے میں جس کی تلاش میں ہم اپنے گھروں سے نکلے تھے باتیں کرتے رہے۔ انسان کی فطرت ہے کہ وہ پہلے ہی سے بہت سارے حسین خواب اپنی آنکھوں میں بسا لیتا ہے اور امیدوں کے معمولی سے جھونکوں کی وجہ سے اس کی آرزوؤں کے غنچے موسم بہار سے پہلے ہی کھلنے لگتے ہیں۔ ابھی دفینہ ہمارے ہاتھ نہیں لگا تھا لیکن پرانے قلعے کے بارے میں ایک بوسیدہ سی کتاب پڑھ کر ہم اس خوش فہمی کا شکار ہوگئے تھے کہ بس اب ہم کروڑ پتی ہو جائیں گے اور ہمارے گھر میں سیم وزر کی بارشیں ہونے لگیں گی۔ پرانے قلعے تک پہنچنے اور وہاں قیام کرنے میں ہمارے کئی لاکھ روپے خرچ ہوگئے تھے اور یہ کئی لاکھ روپے ہم نے اس دفینے کے چکر میں خرچ کر ڈالے تھے جو اگر ہاتھ آجاتا تو ہم کھربوں روپے کے مالک بن جاتے۔ رات بارہ بجے تک ہم دفینے کے بارے میں بات چیت کرتے رہے اور یہ سمجھتے رہے کہ ہم اپنے مقصد میں کامیاب ہو جائیں گے۔ حد تو یہ ہے کہ ہم نے سونا چاندی اور ہیرے جواہرات ڈھونے کی بھی پلاننگ شروع کر دی تھی کہ پہاڑ کی اس اونچائی سے ہم کس طرح یہ چیزیں نیچے اتاریں گے اور کس طرح اس ملبے کو ہم اپنے ٹھکانے تک لے جائیں گے۔ میرے شوہر اگرچہ بہت سنجیدہ تھے، چھچھورے پن سے انہیں نفرت تھی۔ وہ زیادہ بولنے کے بھی عادی نہیں تھے۔ شروع ہی سے وہ سنجیدہ اور خاموش طبع تھے لیکن انہوں نے بھی اپنی خوش فہمی کا اظہار کرتے ہوئے کہا تھا۔

حنا! اگر ہم دفینہ نکالنے میں کامیاب ہوگئے تو میں تمہیں سر سے پیر تک سونے میں پیلی کر دوں گا۔ وہ محبت میں مجھے حنا ہی کہا کرتے تھے۔ ان کی بات سن کر میں نے کہا تھا۔ میرا زیور تو آپ ہو۔ اللہ آپ کو سلامت رکھے میں سونے میں پیلی ہونے کے بجائے آپ کی محبت سے ہری بھری رہنا چاہتی ہوں۔ اگر مجھے آپ کی محبت اور آپ کی توجہ میسر رہے تو مجھے نہ سونے کی خواہش ہے نہ چاندی کی۔

کس جگہ پر موجود ہے۔ میرے سوال کے جواب میں وہ بولے۔

باجی! مجھے ایسا لگتا ہے کہ قلعے میں دفینہ یقیناً موجود ہے۔ اور جیسا کہ اس کتاب سے ظاہر ہوتا ہے کہ ٹنوں سونا اور جواہرات اس زمانہ کے بادشاہوں نے یہاں دفن کئے تھے۔ آج ان بادشاہوں کے وارثوں کا بھی نام و نشان مٹ چکا ہے اور اس قلعے کے در و دیوار یہ بتا رہے ہیں کہ یہ عمارت ایک لاوارث عمارت ہے۔ اور ایسی عمارتوں میں اکثر دفینے موجود ہوتے ہیں۔ انشاء اللہ کل صبح کو ہم اس قلعے کی مکمل چھان بین کریں گے اور ہم دفینہ نکالنے میں ضرور کامیاب ہوں گے۔

چونکہ رات کو ہم بہت دیر میں سوئے تھے اس لئے صبح کو دیر میں آنکھ کھلی۔ تقریباً ۱۱ بجے تک ہم ناشتے سے فارغ ہوئے اور اس کے بعد چار لوگ۔ میں، میرے شوہر، میرے دیور اور سرفراز خاں پرانے قلعے کی طرف روانہ ہوگئے۔ ابھی ہم نے وہ کتاب اپنے ساتھ نہیں لی۔ ابھی ہم نے یہ سوچا کہ دفینے نکالنے کی کارروائی سے پہلے ہم ایک چکر اس قلعے کا لگالیں اور یہ اندازہ کرلیں کہ اس قلعے میں کتنے کمرے ہیں کتنے در و دیوار ہیں اور اس قلعے میں کس جگہ کیا بنا ہوا ہے۔ کچھ کمروں، برآمدوں اور تہہ خانوں کی نشاندہی کتاب میں کی گئی تھی اور کتاب میں یہ بھی لکھا تھا کہ اس قلعے کے دو کنوئیں بھی ہیں۔ اور اس قلعے میں ایک بند کمرہ بھی ہے۔ جس میں ہیرے جواہرات ہیں۔ بند کمرے سے مراد یہ تھا کہ اس کمرے کا کوئی دروازہ نہیں ہے لیکن کتاب میں اس بات کی نشاندہی نہیں تھی کہ یہ بند کمرہ اس قلعے کی کس جانب میں ہے۔ ہم چار افراد قلعہ کے گیٹ تک پہنچے تو ہم دیکھا کہ قلعے کے ٹوٹے ہوئے کواڑ پر ایک نام انگریزی میں جوزف (jozaf) کھدا ہوا تھا اور اس کے نیچے یہ تاریخ بھی کھدی ہوئی تھی ۵۰۶-۱۱-۱۰۔ جس دن ہم پہلی بار قلعے تک پہنچے اس دن تاریخ ۱۰ را اکتوبر ۲۰۰۰ء تھی۔ گویا کہ تقریباً پندرہ سو سال پہلے کوئی جوزف نامی انسان اس قلعے تک پہنچا تھا اور اس نے یادداشت کے طور پر اپنا نام اور تاریخ اس قلعے کے گیٹ پر کھودی تھی۔ ہم ابھی قلعے کے گیٹ ہی پر کھڑے تھے کہ ہمیں ایک بڑا سانپ سامنے سے گزرتا ہوا دکھائی دیا۔ یہ سانپ بالکل سیاہ رنگ کا تھا اور تقریباً دو گز کے قریب لمبا تھا۔ اس سانپ نے دو بار پیچھے مڑ کر بھی دیکھا اس کے بعد وہ بہت تیزی کے ساتھ جھاڑیوں میں گھس گیا۔ قلعہ کا گیٹ خود

بول کر یہ کہہ رہا تھا کہ اس قلعے کے مالکان اپنے عہد میں بہت مالدار اور صاحب سلطنت رہے ہوں گے۔ درودیوار پہ اگرچہ کسی طرح کے نقش ونگار نہیں تھے لیکن ٹوٹی ہوئی دیواروں سے ایک طرح کا رعب اور دبدبہ ٹپک رہا تھا اور درودیوار کی ویرانی اس دنیا کی بے ثباتی کا ثبوت بھی دے رہی تھی۔ قلعے کے درودیوار بتا رہے تھے کہ اس دنیا کی سلطنتوں کا انجام کیا ہوتا ہے۔ جو لوگ کسی دور میں انتہائی ٹھاٹ باٹ کے ساتھ یہاں رہتے ہوں گے وہ منوں مٹی میں آج کہیں دفن ہوں گے اور خاک میں مل کر خود بھی خاک بن گئے ہوں گے۔ اوران کی یہ عالیشان رہائش گاہ آج ایک کھنڈر کی شکل میں موجود ہے اور اس کو دیکھ کر دل ودماغ پر ایک طرح کی وحشت طاری ہوتی ہے۔ اور اس یقین میں پختگی پیدا ہو جاتی ہے کہ واقعتاً صرف اللہ کا نام باقی رہنے والا ہے باقی جو کچھ بھی ہے سب فنا کے گھاٹ اتر جانے والا ہے۔ ہم چاروں بسم اللہ کر کے قلعہ کے اندر داخل ہو گئے۔ ہر طرف ویرانی ہی ویرانی تھی۔ قلعے کی اندرونی حالت دیکھ کر یہ اندازہ ہو رہا تھا کہ اب اس قلعے کا کوئی وارث نہیں ہے۔ ایسا لگتا تھا کہ جیسے سالہا سال سے کسی انسان کا گزر یہاں نہیں ہوسکا۔ کیونکہ قلعہ کے اندر ہر طرف گھاس ہی گھاس اُگی ہوئی تھی اور پورا قلعہ ایک وحشت کدہ محسوس ہوتا تھا۔ قلعہ کے صدر گیٹ سے داخل ہونے کے بعد دائیں جانب بھی تقریباً ۹ دروں کا ایک دالان تھا اور بائیں جانب بھی ۹ دروں کا ایک دالان تھا جسے عرف عام میں برآمدہ کہتے ہیں۔ پھر سامنے ایک بہت بڑا گیٹ تھا۔ جو قلعے کے اندرونی حصے میں پہنچاتا تھا۔ ہم اس گیٹ میں داخل ہو کر قلعے کے اندرونی حصے میں پہنچ گئے اس میں داخل ہونے کے بعد سامنے کی جانب ایک ہال کمرہ تھا۔ جو غالباً کسی زمانہ میں دیوان خانہ رہا ہوگا۔ اس ہال کمرے میں ایک چبوترہ تھا جو جگہ جگہ سے پھٹا ہوا تھا۔ اس کی ہیئت یہ بتا رہی تھی کہ راجہ یا بادشاہ کے بیٹھنے کی جگہ رہی ہوگی۔ اس دیوان خانہ کی دونوں جانب چھوٹی چھوٹی کھڑکیاں تھیں جو اندر کے کمروں میں کھلتی تھی۔ ہم نے اس دیوان خانہ کا پوری طرح جائزہ لیا۔ اس کے بعد ہم دائیں جانب والی کھڑکی میں داخل ہو کر ایک کمرے میں پہنچ گئے۔ اس کمرے میں خاصا اندھیرا تھا ہم ٹارچ کی مدد سے اندر داخل ہو کر اس کمرے کے درودیوار کو دیکھنے لگے۔ اسی وقت اچانک میرا پاؤں پھسل گیا اور میں زمین پر گر گئی۔ بے اختیار میری چیخ بھی نکل گئی، میرے شوہر نے مجھے سہارا دیکر کھڑا کیا لیکن ہم سب نے یہ محسوس کیا کہ میرے گرنے سے کوئی چیز وہاں سے بھاگتی ہوئی محسوس ہوئی۔ یا تو کوئی جانور رہا ہوگا جیسے بلی، کتا، یا کوئی اور، لیکن ٹارچ کی مدد سے بھی ہمیں نظر کچھ نہیں آیا۔ ہم نے دیکھا کہ اس کمرے کے اندر ایک کمرہ اور بھی تھا۔ اس کے دروازے پر مکڑیوں کا بہت بڑا جالا لگا ہوا تھا۔ ہم نے ٹارچ کی روشنی مکڑی کے اس جالے پر ڈالی تو ہم نے دیکھا ایک بہت بڑی مکڑی تقریباً ایک فٹ کی رہی ہوگی اس جالے میں موجود تھی۔ عام طور پر مکڑی اتنی بڑی نہیں ہوتی۔ کم سے کم میں نے اپنی زندگی میں اتنی بڑی مکڑی نہیں دیکھی۔ اس مکڑی کو دیکھ کر نسیم احمد بولے۔ کمال ہے۔ بھابی جان دیکھ رہی ہو، کتنی بڑی مکڑی ہے۔

ہم اس کمرے میں کیسے داخل ہوں گے۔" میں نے پوچھا۔"

اس جالے کو ہٹانا پڑے گا۔" میرے شوہر بولے۔"

لیکن ہٹائیں گے کیسے۔ ہمارے پاس تو کوئی چھڑی بھی نہیں ہے۔

ایسا کرتے ہیں کہ ہم لوگ ابھی اس کمرے میں داخل نہیں ہوتے۔ دوبارہ جب آئیں گے تو کوئی لکڑی لے کر آئیں گے آؤ ابھی ہم دوسری جانب جو کھڑکی ہے اس میں جا کر دیکھیں۔ سرفراز خاں نے کہا۔

ہم نے ان کی بات کی تائید کی اور پھر ہم سب اس کمرے سے نکل کر بائیں طرف والی کھڑکی میں داخل ہو گئے۔ اس کمرے میں اندھیرا کچھ زیادہ ہی تھا۔ ٹارچ کی روشنی کی مدد سے ہم کمرے میں پہنچ کر کمرے کے درودیوار کا جائزہ لینے لگے۔ ہم نے دیکھا کہ اس کمرے میں اوپر ایک کھڑکی کھلی ہوئی تھی اس کھڑکی کی طرف دیکھ کر ہمارے پیروں تلے کی زمین نکل گئی۔ اس کھڑکی کی طرف سب سے پہلے میری نظر پڑی تھی۔ پھر میں نے اپنے شوہر سے کہا۔ ذرا دیکھئے یہ کیا ہے؟ یہ میرا وہم تو نہیں ہے۔؟ میرے شوہر نے ٹارچ کی روشنی اس کھڑکی کے کواڑ پر ڈالی اور آہستہ سے کہا۔ نہیں حنا۔ یہ وہم نہیں ہے اس کے بعد انہوں نے نسیم اور سرفراز سے کہا ذرا تم دونوں دیکھو۔ اس کھڑکی کی جو کنڈی ہے وہ ہل کیوں رہی ہے؟ اس کمرے میں کوئی روشن دان نہیں ہے اس کمرے میں کسی سوراخ سے بھی ہوا پاس ہونے کا کوئی امکان نہیں ہے پھر یہ کنڈی کیوں ہل رہی ہے۔ میرا دل بہت زور سے دھک دھک کرنے لگا۔ میرا حلق خشک ہو گیا اور میں اپنے شوہر کا ہاتھ پکڑ کر آگے کی طرف چلنے لگی۔

میرے شوہر نے سامنے کی طرف ٹارچ کی روشنی ڈالتے ہوئے کہا۔ سامنے وہ دروازہ ہے۔ غالباً یہ بھی کسی کمرے میں کھلتا ہے، چلو

اس دروازے میں داخل ہوکر دیکھیں کہ اب اندر کیا ہے۔ ہم اس دروازے کی طرف بڑھنے لگے۔ ہم نے اس دروازے کے قریب جاکر دیکھا اس کا صرف ایک کواڑ تھا۔ ایک کواڑ موجود نہیں تھا۔ ہم جب دروازے میں داخل ہوئے تو ہمیں ایسا محسوس ہوا کہ جیسے کوئی بلی بول رہی ہے۔ ہم سب کھڑے ہوکر کان لگا کر اسی آواز کو سننے لگے۔ آہستہ آہستہ یہ آواز بڑھنے لگی پھر صاف طور پر یہ محسوس ہونے لگا کہ کمرے میں کوئی بلی ہے جو بول رہی ہے۔

بلی کی آواز سن کر میرے شوہر نے کہا۔ دیکھو اس طرح انسان خواہ مخواہ توہمات کا شکار ہوجاتا ہے۔ کھڑکی کی جو کنڈی ہل رہی تھی وہ بھی بلی کی حرکت ہوگی اور بلی ہمیں آتا دیکھ کر اس کھڑکی کی طرف بھاگ گئی ہوگی اور اس کے ٹکرانے سے کنڈی ہلنے لگی۔

جی ہوسکتا ہے ایسا ہی ہو۔ سرفراز خان نے کہا۔ لیکن بھائی صاحب ایسے مکان میں اگر کوئی دوسری مخلوق آباد ہوگئی ہو تو اس میں تعجب کی کیا بات ہے، جنات کا اپنا ایک وجود ہے ہم جنات کو توہمات سے تعبیر نہیں کرسکتے۔

جنات کے وجود کا تو میں بھی قائل ہوں۔ جب ہمارے قرآن میں ایک سورۃ کا نام ہی سورۂ جن ہے تو ہماری کیا مجال کہ ہم جنات کا انکار کرسکیں۔ لیکن جنات کے موضوع کو لے کر توہمات کا ایک سلسلہ بھی اس دنیا میں چل رہا ہے۔ جیسا کہ ابھی ہم نے کمرے کے اندر کنڈی کو ہلتے ہوئے دیکھا تو ہم یہ سمجھنے پر مجبور تھے کہ شاید کسی جن کی حرکت سے یہ کنڈی ہل رہی ہے لیکن ابھی بلی کے بولنے کی آواز نے یہ بات ثابت کردی ہے کہ اس کمرے میں ایک بلی موجود ہے اور ہمارے قدموں کی آہٹ سن کر وہ اچھل کر اس بخاری میں چڑھ گئی ہوگی جس کے کواڑ کی کنڈی ہل رہی تھی وہ اچھلتے وقت بخاری کے کواڑ سے ٹکرا گئی ہوگی بس اتنی سی بات کو لے کر اگر انسان وہم کا شکار ہوجائے تو اِسے جنات کی حرکت بتاسکتا ہے۔

باتیں کرتے ہوئے ہم ایک اور کمرے میں داخل ہوگئے۔ یہ کمرہ کسی دور میں زنان خانہ رہا ہوگا کیونکہ اس کمرے کی بناوٹ یہ بتارہی تھی کہ یہ خاص کمرہ تھا جو یقیناً راجہ اور رانی کا کمرہ ہوگا۔ اس میں کئی طاق تھے، کئی محرابیں تھیں اور اس میں آتش دان بھی تھا، شاید اس میں آگ روشن کرکے راجہ رانی اپنے ہاتھ تاپتے ہوں گے۔

ہم نے ٹارچ کی روشنی اس آتش دان میں ڈالی تو میری تو چیخ نکل گئی اس میں ایک دو نہیں دسیوں سانپ بیٹھے ہوئے تھے۔ اس وقت ہم نے عافیت اس میں سمجھی کہ وہاں سے باہر نکل جائیں۔ جب ہم کمرے سے نکل رہے تھے اتفاقاً میں سب سے پیچھے تھی۔ سب سے آگے میرے شوہر تھے پھر سرفراز خان تھے، پھر نسیم تھے اور میں سب سے پیچھے تھی۔ مجھے ایسا محسوس ہوا کہ جیسے کوئی میرا پیچھے کا دامن پکڑ کر کھینچ رہا ہو، میری چیخ نکل گئی۔

ایک دم سب کے قدم رک گئے اور سب نے مجھے حیرت سے دیکھا۔ عبدالملک مجھ سے پوچھنے لگے، کیا ہوا؟ خیریت تو ہے۔؟

کچھ نہیں، ''میں نے بات چھپاتے ہوئے کہا۔''

کچھ تو ہوا ہوگا آخر تم چیخی کیوں۔؟

مجھے ایسا لگا تھا جیسے کسی نے میرا کرتا پکڑ کر کھینچا ہے۔

تمہارا وہم ہے اور اس طرح کے وہم ہمارے کاموں میں رکاوٹ ڈالیں گے۔ میرے شوہر نے بیزاری سے کہا۔ پھر وہ بولے تم سب سے آگے آجاؤ۔

ابھی ہم چند قدم چلے تھے کہ نسیم احمد کی چیخ نکل گئی۔ اور ان کے ہاتھ سے ٹارچ بھی چھوٹ گئی۔

میرے شوہر نے ٹارچ اٹھاتے ہوئے کہا۔ اب تمہیں کیا ہوا۔؟

بھائی صاحب مجھے تو ایسا محسوس ہوا کہ جیسے کسی نے میری کولی بھرلی ہو۔

اگر کوئی کولی بھرتا تو پھر کہاں غائب ہوجاتا۔

میرا خیال یہ ہے۔ ''سرفراز خاں نے کہا۔'' کہ کل سب لوگوں کے ہاتھوں میں ٹارچ ہونی چاہئے اس کے ساتھ ساتھ ہاتھوں میں لکڑیاں بھی لے لیں گے۔ اور لکڑیاں درختوں سے کاٹ لیں گے۔ اس وقت واپس خیمے میں چلیں۔

ہم سب قلعے کے مین گیٹ کی طرف چل پڑے۔ ابھی ہم مین گیٹ تک نہیں پہنچے تھے کہ بہت بڑا چمگادڑ میرے شوہر کی کمر سے آکر چپک گیا۔ ہمارے ہاتھ میں کوئی ڈنڈا نہیں تھا۔ سرفراز خان نے اپنا جوتا نکال کر اس چمگادڑ کو ہٹانے کی کوشش کی لیکن اس نے میرے شوہر کی قمیص میں اپنے پنجے گاڑ رکھے تھے۔ چمگادڑ کو ہٹانے کے لئے ہمیں کئی جتن کرنے پڑے۔ بڑی مشکل سے چمگادڑ زمین پر گرا پھر اڑ کر غائب ہوگیا لیکن تمام رات میرے شوہر کی کمر میں زبردست تکلیف رہی۔ میرے شوہر کہنے لگے حنا یہ چمگادڑ نہیں تھا یہ کوئی اور مخلوق تھی لیکن ہم

ڈریں گے نہیں ہم اپنا کام پورا کر کے جائیں گے۔
رات کو کافی دیر تک ہمیں نیند نہیں آئی۔ عجیب عجیب طرح کے خیالات اور اندیشے ہمیں پریشان کرتے رہے۔ چمگادڑ پر بھی مختلف انداز کے تبصرے ہمارے درمیان جاری رہے لیکن اللہ کا فضل یہ تھا کہ ہم میں سے کسی ایک کے دل میں بھی یہ خیال نہیں آیا کہ ہم اس کام سے باز آجائیں۔ دفینہ نکالنے کی ایک عجیب سی دھن ہم سب پر سوار تھی۔ اندازہ نہیں ہوسکا کہ ہم کس وقت سوئے جب آنکھ کھلی تو سورج کافی بلند ہوگیا تھا۔ نہانے دھونے کا یہاں انتظام نہیں تھا۔ پینے کا پانی ہمارے پاس کافی مقدار میں تھا اور قلعہ کے قریب ایک چھوٹا سا تالاب تھا اس کا پانی منہ ہاتھ دھونے کے لئے کافی تھا۔ میں نے اور میری نند نے مل کر ناشتہ تیار کیا۔ ناشتہ سے فارغ ہونے تک دن کے گیارہ بج گئے تھے ٹھیک گیارہ بجے ہم لوگ اپنی مہم پر جانے کے لئے کمربستہ ہوگئے۔ باہمی مشورے سے یہ طے پایا کہ پانچ افراد دفینے کی کھوج کے لئے قلعے کے اندر جائیں گے۔ ایک میں دوسرے میرے شوہر نواب زادہ عبدالملک، تیسرے میرے دیور نسیم احمد عرف چھنومیاں، چوتھے نسیم کے دوست شہباز خاں اور پانچویں سرفراز خاں۔ سرفراز خاں کو بطور خاص اس لئے بھی لیا گیا تھا کہ انہیں عملیات کی سوجھ بوجھ تھی اور ان کی مدد کی ہمیں کسی بھی وقت ضرورت پڑسکتی تھی بقیہ پانچ افراد کو ہم نے کیمپ میں ہی چھوڑنے کا پروگرام بنایا۔ کیمپ میں جو لوگ باقی رہ گئے تھے وہ یہ تھے۔ ظفر نیازی، مراد حسن، شاہین سلطانہ علی اور نازیہ مراد۔
قلعے کی طرف روانہ ہوتے وقت ہم نے ایک تیز روشنی کی ٹارچ دو لمبی سی لکڑیاں اور ایک چادر بھی لے لی تھی۔ نیز ہلکا ہلکا سا کھانا بھی ہم نے ناشتے دان میں رکھ لیا تھا اور چند بوتلیں پانی کی بھی ساتھ رکھ لی تھیں۔ دراصل ہمارا ارادہ رات تک واپسی کا تھا۔ اس لئے ہم نے ضرورت کی کچھ چیزیں اپنے ساتھ رکھ لی تھیں۔ ارادہ تھا کہ کئی ٹارچیں لے کر ہم قلعے میں داخل ہوں گے لیکن عجیب اتفاق تھا کہ صرف ایک ہی ٹارچ کام کررہی تھی۔ اس لئے ہم نے اسی پر قناعت کی۔ تقریباً بارہ بجے کے قریب ہم قلعے میں داخل ہوگئے۔ جب ہم قلعے میں داخل ہوگئے تو سب سے پہلے ہماری نظر ایک سانپ پر پڑی جو قلعے کے مین گیٹ پر اپنا پھن پھیلائے بیٹھا تھا۔ ہم نے ڈھیلا مار کر اس کو بھگانا چاہا لیکن وہ ٹس سے مس نہیں ہوا۔ چھنو نے لکڑی سے اس کو ڈرانا چاہا لیکن وہ اپنی جگہ سے نہیں ہلا۔ بلکہ وہ اس طرح ہم سب کو گھورتا رہا جیسا وہ ہمیں کھا جائے گا۔ تھوڑی تھوڑی دیر میں وہ اپنے منہ سے زبان بھی نکال رہا تھا۔ جیسے وہ ہمیں کوئی وارننگ دے رہا ہو یا جیسے وہ ہمیں چڑا رہا ہو۔ میرے شوہر لکڑی لے کر اس کی طرف بڑھنے والے ہی تھے کہ سرفراز خاں نے انہیں روک دیا اور کہا۔
بھائی صاحب جلدی نہ کریں، ضروری نہیں کہ یہ سانپ ہی ہو، یہ کوئی دوسری مخلوق بھی ہوسکتی ہے۔ بس تو پھر یہ جن ہی ہے۔ ''میرے منہ سے بیساختہ نکل گیا۔''
سرفراز بولے۔ میں ایک دعا پڑھتا ہوں اگر یہ جن ہوگا تو چلا جائے گا اور اگر دعا کے بعد بھی یہ نہیں گیا تو ہم اس کو ماردیں گے۔ یہ کہہ کر انہوں نے کوئی دعا پڑھنی شروع کی۔ دعا ابھی پوری بھی نہیں ہوئی تھی کہ وہ سانپ واپس ہوکر چلنے لگا اور بہت بڑے سوراخ میں جو قلعے میں داخل ہوتے ہی دائیں طرف تھا گھس گیا۔ اس کے جانے کے بعد ہماری جان میں جان آئی۔ ہم لوگ قلعے میں داخل ہوگئے اور بہت بڑے دالان میں پہنچ کر بیٹھ گئے۔ یہ دالان کسی زمانہ میں بہت خوبصورت ہوگا اس کے کچھ نقش ونگار ابھی تک باقی تھے۔ لیکن اس کی دیواروں پر خون کے بھی کچھ نشان تھے۔ قلعے کے اندر کی عمارت پر نظر ڈالنے کے بعد میرے شوہر بولے۔
کھنڈر بتا رہے ہیں، عمارت حسین تھی۔
بے شک، ''میں بولی۔'' بنوانے والے نے کن کن ارمانوں کے ساتھ اس کو بنوایا ہوگا لیکن یہ دنیا عجیب سرائے فانی دیکھی، یہاں کی ہر چیز آنی جانی دیکھی۔ آج عمارت کا چہرہ بھی بدل گیا اس پر بھی بڑھاپا طاری ہوگیا اور بنوانے والا منوں مٹی کے نیچے جا کر سو گیا۔
جی ہاں، ''شہباز بولے۔'' لوگ آتے ہیں چلے جاتے ہیں اور دنیا یہیں کی یہیں رہتی ہے۔ یہ قلعہ جو آج ایک ویرانے کی حیثیت سے موجود ہے کسی زمانہ میں یہ جنت کی طرح ہوگا اور اس میں خدمت کے لئے حور وغلماں بھی ہوں گے۔ آج چند کھنڈروں کے سوا کچھ باقی نہیں رہا۔
کچھ دیر ستانے کے بعد ہم اٹھ کر آگے بڑھے۔ ہم نے دیکھا کہ سامنے ایک بہت بڑا کنواں ہے۔ اس کنوئیں کی منڈیر پر لمبی لمبی گھاس اُگ رہی تھی۔ کچھ گھاس سوکھی ہوئی تھی اور کچھ ہری بھری تھی۔ کنوئیں کے قریب جا کر نسیم نے لکڑی سے گھاس کو چھیڑا تو ایک دم کنوئیں کے اندر سے قہقہے لگانے کی آواز آئی اور قہقہے بھی ملے جلے سے یعنی ایسا لگ رہا تھا جیسے بہت سے عورت اور مرد ایک ساتھ قہقہے لگا رہے

ہیں۔ قہقہوں کی آواز سن کر ہم سب لرز کر رہ گئے اور ہم سب ایک دوسرے کو حیرت کے ساتھ تکنے لگے۔

پھر سرفراز آگے بڑھے اور انہوں نے لکڑی سے گھاس کو چھیڑا۔ اس بار قہقہوں کی آواز نہیں آئی لیکن کنوئیں کی من پر جو گھاس اُگی ہوئی تھی وہ سب کی سب بڑھنی شروع ہوئی اور تقریباً ایک ایک گز بڑھ گئی۔ اس کے بعد ایسا محسوس ہوا کہ جیسے کنوئیں میں رقص ہو رہا ہو، پازیب کے کھنکنے کی آواز بالکل اس طرح آرہی تھی جیسے بہت ساری عورتیں ایک ساتھ ناچ رہی ہوں۔

میرے شوہر نے یہ سب کچھ دیکھنے اور سننے کے بعد کہا۔ کہ وقت ضائع نہ کرو چھوڑو اس کنوئیں کو آگے چلو۔

ان کی بات کی سب نے تائید کی اور ہم سب آگے بڑھ گئے۔ میں آپ کو یہ بتادوں کہ یہ قلعہ عجیب انداز سے بنا ہوا تھا۔ اس میں درمیان میں کافی جگہ چھٹی ہوئی تھی۔ غالباً ان جگہوں پر کسی دور میں پھلواری وغیرہ رہی ہوگی۔ درمیان کی خالی جگہوں کے بعد قلعے میں چار پانچ فلک بوس عمارتیں تھیں اور ہر عمارت پوری طرح اُجاڑ تھی۔ ایک دو بڑے کمرے جو ہال نما تھے ان میں کواڑ موجود تھے لیکن اکثر کمروں کے کواڑ اتار لئے گئے تھے۔ ہم ایک پارک سے گزر کر جس میں قبرستان کا سا سناٹا تھا ایک دالان میں داخل ہوئے اور اس کے بعد ہم نے ایک بڑے سے کمرے میں داخل ہونے کا ارادہ کیا لیکن اس وقت چھنو بولے۔ رک جاؤ پہلے میں کتاب میں دیئے ہوئے نقشے کو غور سے دیکھ لوں تا کہ ہمیں یہ اندازہ ہو سکے کہ دفینہ کی نشاندہی کس کمرے میں کی گئی ہے۔ دراصل اس بوسیدہ سی کتاب میں جو نسیم میاں کسی کباڑی کی دکان سے خرید کر لائے تھے اسی میں دفینے کا ذکر تھا اور ایک نقشہ باقاعدہ اس طرح اس کتاب میں دیا گیا تھا جس سے یہ اندازہ ہوتا تھا کہ اس قلعے میں بے شمار سونا دفن ہے۔

ہم سب ایک چبوترے پر بیٹھ گئے اور ہم نے اس کتاب میں دیئے ہوئے نقشے کو سمجھنے کی کوشش کی لیکن لاکھ عقل لڑانے پر بھی یہ اندازہ نہیں ہو سکا کہ اس نقشے میں کس جگہ کی نشاندہی کی گئی ہے نقشے سے یہ بات صاف ظاہر تھی کہ اس قلعے میں سونا ٹنوں کے حساب سے مدفون ہے۔ کافی غور کرنے کے بعد میرے یہ بات سمجھ میں آئی تھی کہ ہم ان الفاظ کو سمجھنے کی کوشش کریں جو اس کتاب کے شروع میں دیئے گئے۔ مثلاً کتاب کے پہلے صفحہ پر یہ شعر تحریر تھا۔

نیند ایک نعمتِ عظمٰی ہے واقف ہیں، نیند کے واسطے میں تیسرے کمرے میں چلوں! میں نے نسیم کی طرف مخاطب ہو کر کہا کہ اس شعر پر غور کرو۔ اس شعر میں ایک اشارہ ہے جو میرے سمجھ میں آرہا ہے۔

اس شعر میں کوئی اشارہ نہیں ہے۔ ''میرے شوہر بولے۔'' یہ صرف ایک شعر ہے اور اس شعر میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ آرام کا کمرہ کوئی مخصوص کمرہ تھا اس وقت راجہ وغیرہ اسی کمرے میں سوتے ہوں گے۔

جی نہیں محترم! بات صرف اتنی سی نہیں ہے۔ میرا خیال یہ ہے کہ یہ کتاب کوئی شعر و شاعری کی نہیں ہے اور کتاب کے پہلے صفحہ پر شعر لکھنے کا کوئی تک نہیں ہے۔ اس شعر میں ایک خاص اشارہ ہے جو دفینے کی نشاندہی کرتا ہے۔

بھابی! اس شعر میں دفینے کی طرف تو کوئی اشارہ نظر نہیں آتا۔

آتا ہے، ضرور آتا ہے۔ میں نے پروثوق انداز میں کہا۔ ''دیکھو۔ آپ سب لوگ میری بات کو سمجھیں۔ شعر کے یہ الفاظ نیند ایک نعمت عظمٰی ہے یہاں الفاظ نیند پر غور کریں۔ نیند سے مراد ہے سونا۔ جب انسان سوتا ہے تو اس کو دلی سکون ملتا ہے۔ جو لوگ سونے سے محروم ہوتے ہیں یعنی جن کی نیند اڑ جاتی ہے ان سے پوچھئے کہ نیند کتنی بڑی دولت ہے۔ یہاں شاعر نے لفظ ''سونا'' کی طرف اشارہ کرنے کے لئے نیند کا لفظ شعر میں استعمال کیا ہے اور سونے سے، گولڈ کی طرف اشارہ ہے یا نیند کی طرف۔ دونوں ہی عظیم نعمتیں ہیں۔ اور پھر یہ کہنا کہ اس نیند کیلئے لئے یعنی اس سونے کے لئے ہی قلعے کے تیسرے کمرے میں چلوں۔ صاف اشارہ اس بات کی طرف ہے کہ وہ عظیم دولت تیسرے کمرے میں ہے۔

بالکل ہی شیخ چلیوں جیسی باتیں کرتی ہیں۔ میرے شوہر میرا مذاق اڑاتے ہوئے بولے۔ کہاں کی اینٹ کہاں کا روڑہ بھانت متی نے کنبہ جوڑا۔

چلو ایسا کرتے ہیں کہ تیسرے کمرے کی کھوج کریں کہ وہ کونسا ہے ''نسیم بولے۔'' اس کے بعد ہم سب تیسرے کمرے کی کھوج کرنے کے لئے نکل کھڑے ہوئے۔ چلتے چلتے ہم ایک کمرے کی طرف گئے۔ اس کمرے کا گیٹ عجیب طرح کا تھا اگر چہ اس میں ایک خوبصورت محراب تھی، میرے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ کسی زمانہ میں یہ محراب بہت خوبصورت رہی ہوگی۔ کچھ نقش و نگار اس کے مٹ چکے تھے

اور کچھ باقی تھے جو نقش ونگار باقی تھے ان سے یہ اندازہ ہوتا تھا کہ یہ محراب حد سے زیادہ حسین ہوگی اس کی خوبصورتی کو دیکھ کر یہ بھی اندازہ ہوا کہ اس قلعے کا راجہ باذوق تھا۔ اس آپ بیتی کو لکھتے وقت قانونی طور پر ہم پر یہ پابندی عائد کردی گئی تھی کہ ہم اس قلعے کا پورا پتہ نہ کھولیں اور اس قلعے کے راجہ اور ان کے وارثین کا نام ظاہر نہ کریں۔ بس ایک ہلکا سا اشارہ میں یہ دیتی ہوں کہ یہ قلعہ اس زمانہ کا ہے جب ہندوستان پر مغلوں کی حکومت کا آغاز بھی نہیں ہوا تھا بلکہ مغلوں کی حکومت سے ایک صدی یا اس سے بھی زائد عرصہ پہلے اس قلعے کی تعمیر ہوئی اور اس کو بنانے والا راجہ ہندو دھرم سے تعلق رکھتا تھا لیکن اس قلعے کے اندر کچھ اس طرح کے آثار بھی تھے جس سے یہ اندازہ ہوتا تھا کہ یہ قلعہ وقتی طور پر کسی مسلمان بادشاہ کے پاس بھی آیا کیونکہ اس قلعہ کے اندر ایک چھوٹی سی مسجد بھی موجود تھی۔ اس کے علاوہ کئی دیواروں پر کچھ آیات قرآنی بھی لکھی ہوئی تھیں۔ ایک کمرے کی دیوار پر یہ آیت لکھی تھی۔ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ایک کمرے کی دیوار پر یہ آیت لکھی ہوئی تھی۔ نَصْرٌ مِنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيْب ۔ لیکن پورے قلعے کو دیکھنے کے بعد یہ بات واضح ہوجاتی تھی کہ یہ قلعہ بنا ہوا تھا کسی ہندو راجہ کا لیکن کچھ دنوں کے لئے یہ کسی مسلم حاکم کے پاس بھی آیا۔ لیکن خوبی کی بات یہ تھی کہ مسلم بادشاہ نے اس قلعے کی جو ہندو سماج اور ہندو دھرم کی علامتیں تھیں انہیں مسمار نہیں کیا۔ اس سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ سامراجیوں کی حکومت سے پہلے ہندو اور مسلمانوں میں وہ نفرت نہیں تھی جو بعد میں پیدا ہوئی اور جس نے ہندوستان کی یکجہتی کو بہت نقصان پہنچایا۔

مغلوں کے دور میں بھی ہندو مسلمان شیر وشکر ہوکر زندگی گزارتے تھے اور ہندو مسلمان دونوں نے مل کر ہی آزادی کی لڑائی لڑی۔

بعض لوگوں کو یہ غلط فہمی ہے کہ یہ ملک صرف ہندوؤں کی قربانیوں سے آزاد ہوا ہے۔ اس طرح کی سوچ ان لوگوں کی ہے جو یقیناً فرقہ پرست ہیں اور جو بغض وعناد میں مبتلا ہیں وہ مسلمانوں کی قربانیوں کو کوئی اہمیت نہیں دیتے جب کہ سچ بات یہ ہے کہ ۱۰ رمئی ۱۸۵۷ء کے بعد جب جنگ آزادی کی شروعات باقاعدہ ہوچکی تھی مسلمانوں نے بھی برابر کی قربانی دی اور نواب واجد علی شاہ کی بیگم زینت محل نے مئی ۱۸۵۷ء ہی میں انگریزوں سے اعلان بغاوت کیا جس کے نتیجے میں ان کے خاندان کے کئی لوگ انگریزوں کے ظلم وستم کا شکار ہوئے۔

۱۸۵۷ء میں مولانا رشید احمد گنگوہی تصوف کی راہیں طے کرتے ہوئے جنگ آزادی میں بھی برابر کے شریک رہے اور ان کے ساتھ ان کے بچپن کے رفیق بانی دارالعلوم حضرت مولانا قاسم نانوتویؒ بھی میدان شاملی میں انگریزی فوج سے برسرپیکار رہے۔ ان حضرات اکابر نے قدم قدم پر اپنا سب کچھ داؤ پر لگایا اور ملک کی آزادی کے لئے اپنا خون پسینہ ایک کیا۔

صحیح تاریخ سے یہ بات ثابت ہے کہ ہندو مسلم دونوں نے مل کر عظیم الشان قربانیاں دیں۔ اس کے بعد یہ ملک انگریزوں سے آزاد ہوا۔ لیکن انگریزوں نے اس ملک سے جاتے جاتے کچھ اس طرح کی حرکتیں کیں دونوں قوموں کا سکون غارت ہوگیا۔ ایک تو انگریزوں نے پاکستان کی بنیاد کچھ ہندوؤں اور کچھ مسلمانوں کو ورغلا کر ڈال دی اور اس کے ساتھ ساتھ نفرت، تعصب کے ایسے بیج ہندوستان کی سرزمین پر بودیئے کہ کچھ دنوں کے بعد ان بیجوں کے پودے اُگنے لگے۔ پھر یہ پودے آہستہ آہستہ پروان چڑھنے لگے اس کے بعد کچھ فرقہ پرست عناصر نے ان کی بطور خاص ایسی آبیاری کی کہ آج وہی پودے تناور درخت بن کر پھل دینے لگے ہیں ان کڑوے درختوں کے کڑوے اور زہریلے پھل کھا کر اس ملک کے بعض ہندو اور بعض مسلمان باہم ایک دوسرے کے ساتھ دست وگریبان ہے اور اس ملک کی جڑیں کھوکھلی کرنے میں لگے ہوئے ہیں۔

یہ بوسیدہ سی کتاب ہمیں ملی تھی جس میں اس قلعے کا پورا نقشہ موجود تھا۔ اس میں بعض مقامات پر کچھ اس طرح کی باتیں درج تھیں جنہیں پڑھ کر یہ پتہ چلتا تھا کہ اس قلعے کے راجہ کے تعلقات مسلمانوں کے ساتھ ہمدردانہ تھے اور وہ مسلمانوں کی خود بھی مدد کرتا تھا اور ان سے مدد لیتا بھی تھا۔ جگہ جگہ مسلم صوفیوں اور ولیوں کا بھی تذکرہ تھا اور اس قلعے کے اندر ایک درگاہ بھی تھی جو اس بات کا زندہ ثبوت تھی کہ ہندو اور مسلمان اس قلعے سے کسی نہ کسی صورت میں وابستہ رہے ہیں اور اس قلعے کے راجہ نے مسلم بزرگوں کا احترام دل کی گہرائیوں سے کیا ہے۔ کاش یہ دور پھر لوٹ کر آئے اور ہمارے ملک میں ہندو اور مسلمانوں کے درمیان پھر بے مثال تعلقات قائم ہوں کاش عیتاؤں

اور لیڈروں کی کھینچی ہوئی دیواریں کسی طوفانِ محبت کی نذر ہو جائیں
کاش یہ فاصلے قربتوں میں بدل جائیں جنہوں نے بدگمانیوں کے ہزار فتنے اس ملک میں جگا رکھے ہیں۔

معاف کرنا میں تو بہت جذباتی ہوگئی اور اپنے موضوع ہی سے بھٹک گئی میں تو یہ بتا رہی تھی کہ یہ بوسیدہ قلعہ ہندو مسلم یکجہتی کا آئینہ دار ہے۔ اس قلعہ کا سفر طے کرتے ہوئے اور تیسرے کمرے کی کھوج کرتے کرتے ہم لوگ جب اس کمرے کے دروازے پر پہنچے جس کی محراب آرٹ کا بہترین نمونہ تھی ہم ہق ودق رہ گئے۔ ہم نے دیکھا کہ اس محراب کے دائیں طرف ایک گول دائرہ تھا بالکل سیاہ رنگ کا اور اس میں ایک آنکھ بنی ہوئی تھی۔ آنکھ بالکل ایسی تھی جیسی بلی کی ہو اور اس دائرے کے چاروں طرف ہندی زبان میں یہ لکھا ہوا تھا۔ اندر جانے سے پہلے ایک بار سوچ لینا۔

یہ جملہ پڑھنے کے بعد ہم سب ٹھٹک گئے اور ہمارے بڑھتے ہوئے قدموں میں بریک سے لگ گئے۔

نسیم بولے۔ ہمیں اس سفر سے پہلے ہی یہ اندازہ تھا کہ اس قلعے میں ہمیں طرح طرح کی مشکلات اور طرح طرح کے مقابلوں کا سامنا کرنا پڑے گا اگر ہم ڈر گئے تو پھر ہم اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہوسکیں گے۔ اللہ کا نام لیں اور اندر چلیں۔

یہ کہہ کر نسیم تو ایک دم محراب سے گزر کر اندر کمرے میں پہنچ گئے۔ پھر ہم سب بھی بادل نخواستہ اس کمرے میں داخل ہوگئے۔ کمرے میں گھپ اندھیرا تھا۔ ہاتھ کو ہاتھ سجھائی نہیں دے رہا تھا۔ میں اگرچہ دل کی مضبوط ہوں لیکن اس وقت ایک عجیب طرح کا خوف تھا جو دل ودماغ پر چھایا ہوا تھا۔ میں نے ڈر کی وجہ سے اپنے شوہر کا ہاتھ پکڑ رکھا تھا۔ ٹارچ میرے شوہر کے ہاتھ میں تھی انہوں نے ٹارچ کی روشنی کو اِدھر اُدھر کیا۔ کمرے میں کچھ نظر نہیں آیا لیکن جب ہم کمرے کے درمیان میں پہنچے تو ٹارچ خود بخود بند ہوگئی اور لاکھ کوشش کرنے پر نہیں جلی اسی وقت نسیم چیخے۔ بھائی صاحب ٹارچ جلاؤ، بھائی صاحب ٹارچ جلاؤ۔

ٹارچ نہیں جل رہی ہے" ملک زادہ نے کہا۔" شاید اس میں کوئی خرابی ہوگئی ہے۔

بھائی صاحب میرے پاؤں زمین میں دھنس گئے۔ آپ لوگ خدا کے لئے آگے نہ بڑھیں وہیں رک جائیں۔

ہم سب یہ سن کر لرز گئے اور ایک جگہ پر رک گئے۔ نسیم ہم سے دس پندرہ قدم آگے تھے میرے شوہر ٹارچ پر اپنا ہاتھ مارتے رہے لیکن ٹارچ نہیں جلی پھر میں نے آنکھیں پھاڑ کر نسیم کی طرف دیکھا۔ تو میں نے دیکھا کہ نسیم کی ٹانگیں زمین کے اندر تھیں اور وہ بے حس وحرکت کھڑے تھے۔ بھائی کی محبت نے جوش مارا تو میرے شوہر ایک دم قدم بڑھا کر نسیم کے پاس پہنچ گئے اور وہ بھی زمین میں دھنس گئے انہوں نے مجھے آواز دے کر کہا۔ عذرا تم وہیں رکو اور سرفراز سے کہو کہ وہ کوئی عمل پڑھے۔ یہ کوئی دلدل نہیں ہے جس میں ہم دھنس رہے ہیں یہ تو جنات کی کوئی حرکت ہے۔ بس اللہ ہی اب ہمارا مددگار ہے۔

سرفراز خاں نے کوئی عمل کیا چند منٹوں کے بعد نسیم اور میرے شوہر زمین پر آگئے اور ٹارچ بھی خود بخود روشن ہوگئی۔ میں نے کہا کہ واپس چلیں اور دفینے کا خیال چھوڑ دیں اس میں خطرہ ہی خطرہ ہے۔ نسیم غصے میں بولے۔ بھابی! ہمارے حوصلے پست مت کرو۔ دفینہ تو ہم ضرور نکالیں گے اگر آپ سب لوگ چلے گئے تو یہ کام میں اکیلا ہی کروں گا لیکن میں یہ کام کر کے ہی چھوڑوں گا۔

نہیں بھئی۔ ہم سب تمہارے ساتھ ہیں۔" میرے شوہر نے تسلی دی۔" اور اگر ہم مرے بھی تو سب ایک ساتھ مریں گے تمہیں اکیلے نہیں مرنے دیں گے۔

نسیم نے ٹارچ اپنے ہاتھ میں لے لی اور اس نے سامنے کی طرف ٹارچ ڈالتے ہوئے کہا۔ دیکھو بھائی صاحب! سامنے ایک کھوپڑی دکھائی دے رہی ہے۔

اوراو پر دیکھو کیا لکھا ہے۔" سرفراز خاں نے کہا۔"

نسیم نے کوٹھڑی کے دروازے کے اوپر روشنی ڈالی۔ ہندی زبان میں لکھا تھا۔ رک جایئے۔

نسیم نے یہ پڑھ کر کہا۔ لیکن ہم رکیں گے نہیں۔ آیئے ہمیں اپنی منزل تک پہنچنا ہے۔

حیرت کی بات یہ تھی کہ کوٹھڑی کا دروازہ کھلا ہوا تھا لیکن نسیم نے جیسے ہی یہ کہا کہ ہم رکیں گے نہیں، ہمیں اپنی منزل تک پہنچنا ہے۔ کوٹھڑی کا دروازہ خود بخود بند ہوگیا اور اسی وقت ایک زہریلی سی آواز ہم سب کے کانوں میں پڑی۔ کوئی کہہ رہا تھا تم سب اپنی موت کے بہت

قریب پہنچ گئے ہو۔

ایک بار ہم پھر ٹھٹکے لیکن نسیم میاں کے حوصلے اور پامردی نے ہمیں کمزور نہیں پڑنے دیا۔ وہ ہر طرح کے حالات اور مشکلات کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار رہتے اور جب انہوں نے یہ کہہ دیا تھا کہ اگر تم سب واپس ہوگئے تو میں اکیلا ہی اپنی منزل کی طرف بڑھوں گا تو پھر اب بات ہی ختم ہوگئی تھی اور ان کو اکیلا چھوڑ کر جانا ہم میں سے کسی کے لئے بھی ممکن نہیں تھا۔

نسیم اپنا قدم کوٹھڑی کے اندر رکھنے ہی والے تھے کہ ان کے بھائی نے انہیں ہاتھ پکڑ کر روکا اور کہا۔

یقین کرو چھنومیاں۔ ہم پشت دکھانے والوں میں نہیں ہیں، تم جدھر چلو گے کچھ بھی گزر جائے ہم بھی تمہارے پیچھے پیچھے اُدھر ہی چلیں گے لیکن میرا خیال یہ ہے کہ اس کمرے سے باہر جا کر پہلے ہم منصوبہ بندی کرلیں اس کے بعد ہی آگے بڑھیں۔ خواہ مخواہ کی جلت پھرت ہمیں کوئی بھاری نقصان بھی پہنچا سکتی ہے۔

بھائی صاحب میں آپ کے ہر خیال اور ہر مشورے کا دل کی گہرائی سے احترام کرتا ہوں۔ ''نسیم نے کہا۔'' لیکن میری اپنی سوچ یہ ہے کہ اگر ہم نے اپنے بڑھتے ہوئے قدم کو ایک بار بھی روک دیا تو پھر ہماری ہمتیں پست ہوجائیں گی اس لئے ہم اپنا ایک قدم بھی پیچھے کی طرف نہیں لے جائیں گے البتہ کوئی منصوبہ بندی کرنی ہو تو اسی جگہ کھڑے ہو کر کرلیں۔

میرے شوہر چپ ہوگئے۔ سرفراز خاں نے کہا۔ ٹھیک ہے میں ایک وظیفہ پڑھ کر سب پر دم کرتا ہوں اس کے بعد اللہ کی مدد سے ہم سب کوٹھڑی میں داخل ہوجائیں گے۔

سرفراز خاں ابھی اپنی بات پوری نہیں کر پائے تھے کہ ایک بہت بڑا چمگادڑ ان کے منہ سے ٹکرایا۔ بے اختیار ان کی چیخ نکل گئی اور ان کا سر چکرا گیا۔ ان کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا گیا لحہ بھر کے لئے وہ ساکت وصامت سے ہوگئے پھر انہوں نے خود کو سنبھال کر کہا۔ جنات کی ان چھچھوری حرکتوں سے ہم ڈرنے والے نہیں۔ آؤ میں آپ سب پر دم کردوں۔ پھر اندر چلیں اس کے بعد انہوں نے کچھ پڑھ کر ہم سب پر دم کیا۔ ان کے دم کرنے کے بعد ہمارے اندر قدرتی طور پر ایک طرح کی چستی آگئی اور ہمارے دلوں سے ہر طرح کا خوف نکل گیا۔

نسیم میاں نے ٹارچ جلائی اور ٹارچ کی روشنی سے رہنمائی حاصل کرتے ہوئے ہم سب کوٹھڑی کے قریب پہنچے اچانک بند دروازہ خود بخود کھل گیا۔ ہم سب کوٹھڑی کے اندر داخل ہوگئے۔ جیسے ہی ہم کوٹھڑی میں پہنچے دروازہ خود بخود بند ہوگیا۔ ہم سب پر پھر خوف طاری ہوگیا۔ ٹارچ بدستور روشن تھی اور ڈر اور خوف کے عالم میں ہم نے کوٹھڑی کے در و دیوار پر ایک نظر ڈالی۔

اُف میرے اللہ۔ کس قدر بھیانک شکل ہے۔ میرے منہ سے بیساختہ نکل گیا۔ کوٹھڑی میں ایک بخاری تھی اس بخاری میں بلی کی سی شکل کا کوئی جانور جو بالکل سیاہ تھا اور جس کی آنکھیں گہرے سرخ رنگ کی تھیں اپنی لمبی سی زبان نکالے بیٹھا تھا۔ اسکو دیکھ کر نہ صرف میں بلکہ سبھی ڈر گئے۔ نسیم نے اس کی طرف ٹارچ کی روشنی ڈالی تو وہ ڈرنے کے بجائے ہماری طرف کودنے کا ارادہ کرنے لگا۔ میں تو اپنے شوہر سے چمٹ گئی اور بولی۔

یہ ہے کیا چیز۔؟

بلی لگتی ہے۔ ''نسیم نے کہا۔''

نسیم بھائی بلی اتنی بڑی نہیں ہوتی۔ یہ تو ریچھ کی طرح ہے اور بلی تو انسانوں سے ڈر کر بھاگ جاتی ہے یہ کمبخت تو ٹس سے مس بھی نہیں ہورہی ہے میں بولتے بولتے اچانک چیخ پڑی۔ مجھے ایسا لگا جیسے کوئی جانور میرے پیروں میں لپٹ رہا ہے۔ شہباز خاں بھی بولے ہاں کوئی چیز تو تھی شاید سانپ ہو۔ مجھے بھی اپنے پیروں میں سرسراہٹ سی محسوس ہوئی تھی۔ نسیم میاں نے ٹارچ کی روشنی زمین کی طرف ڈالی لیکن وہاں کچھ نظر نہیں آیا اس کے بعد جب ہم نے بخاری کی طرف دیکھا تو وہاں ایک انسانی ڈھانچہ کھڑا ہوا تھا اور وہ باقاعدہ اپنے ہاتھ سے ہمیں اپنی طرف بلا رہا تھا۔ اس ڈھانچے کو دیکھ کر ہم سب پر خوف طاری ہوگیا نسیم کے ہونٹوں پر بھی خشکی بکھر گئی لیکن اسی وقت سرفراز خاں نے ہماری ہمت بندھائی اور کہا لاؤ کوئی ڈھیلا اٹھاؤ میں اس پر پڑھ کر اس ڈھانچے کی طرف اچھالوں گا انشاء اللہ یہ ڈر کر بھاگ جائے گا۔ ہم نے زمین سے ایک ڈھیلا اٹھا کر سرفراز خاں کو دیا انہوں نے کچھ پڑھ کر اس پر دم کیا پھر اس کو ڈھانچے کی طرف اچھالا لیکن وہ ڈھیلا تو ڈھانچے نے اس طرح بوچ لیا جس طرح کوئی کھلاڑی گیند بوچ لیتا ہے۔ ڈھیلا بوچنے کے بعد وہ ڈھانچہ نیچے زمین پر آنے کی کوشش کرنے لگا اس وقت

میرے شوہر بولے۔

نسیم میاں اس وقت ہمیں باہر چلے جانا چاہئے ۔ ہم کل مزید تیاریوں کے ساتھ انشاء اللہ آئیں گے اور ان تمام چیزوں کا مقابلہ ڈٹ کر کریں گے۔ یہ نہ سمجھنا کہ ہم ڈر گئے۔ میرے حوصلوں میں اور اضافہ ہوگیا ہے نسیم میاں میں آخری سانس تک تمہاری مہم میں تمہارا ساتھ دوں گا لیکن ہمیں کچھ تیاریوں کے ساتھ آنا ہوگا۔ کل ہم سب کے ہاتھوں میں ڈنڈے ہونے چاہئیں اس کے علاوہ ایک ماچس اور موم بتی وغیرہ بھی ہونی چاہئے تاکہ ٹارچ اگر بجھ جائے تو ہم اندھیرے میں نہ بھٹکیں۔

ابھی میرے شوہر کی بات بھی پوری نہیں ہوئی تھی کہ ایک دم وہ ڈھانچہ نیچے کود گیا اور اس کھڑکی کے دروازے پر کھڑا ہوگیا جہاں سے ہم اندر آئے تھے اس کا مطلب یہ تھا کہ وہ ڈھانچہ ہمیں باہر جانے سے روک رہا تھا۔

اب کیا ہوگا؟ ''میں بہت زیادہ گھبرا گئی تھی''۔

کچھ نہیں ہوگا۔ حنا تم ڈرو نہیں۔'' میرے شوہر بولے'' ہم اس کی ہڈی پسلی ایک کردیں گے۔

نسیم میاں نے ٹارچ میرے شوہر کے ہاتھ میں دی اور انہوں نے اپنی دونوں آستینوں کو چڑھالیا جیسے حملے کی تیاریاں کررہے ہوں اس کے بعد انہوں نے سب سے بڑی لکڑی کو اپنے ہاتھ میں لیا۔ اور نعرۂ تکبیر کہہ کر وہ ڈھانچہ پر کود پڑے لیکن ڈھانچہ وہاں سے غائب ہوگیا۔ ہم سب دروازے کی طرف لپکے لیکن دروازہ باہر سے بند کردیا گیا تھا۔ اب ہم پھر کمرے کی طرف پلٹے تو ہم نے کمرے میں دس بارہ ڈھانچوں کو دیکھا جو اپنے ہاتھ اس طرح گھمارہے تھے جیسے باقاعدہ جنگ لڑنے کے موڈ میں ہوں۔

نسیم اب بھی باز نہیں آئے انہوں نے لکڑی گھما کر ڈھانچوں پر وار کرنا چاہا لیکن ڈھانچے پرندوں کی طرح اُڑ کر اپنا بچاؤ کررہے تھے اور ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ ہم سب کا مذاق اُڑا رہے ہیں اور ایک زہریلی سی ہنسی کمرے میں گونج رہی تھی اس کے بعد ہمارے چاروں مردوں نے اس بات کا فیصلہ کیا کہ ایک ساتھ ان ڈھانچوں پر ٹوٹ پڑیں گے اور ان کو بالکل توڑ کر رکھ دیں گے۔ چنانچہ یہ چاروں کمرے کے چار حصوں میں کھڑے ہوکر ان پر ٹوٹ پڑے لیکن ڈھانچے ان کے قبضے میں نہ آسکے اور اس کے بعد کمرے میں خون کی بارش ہونے لگی اور خون میں اس قدر بدبو تھی کہ ہمارے دماغ سڑ کر رہ گئے۔ سرفراز خاں نے کمرے کے ایک کونے میں کھڑے ہوکر کوئی عمل پڑھنا شروع کیا۔ تقریباً دس منٹ کے بعد خون کی بارش رک گئی اور سب ڈھانچے بھی غائب ہوگئے۔ صرف ایک ڈھانچہ باقی رہ گیا۔ وہ ڈھانچہ ایک بوسیدہ سی کرسی پر اس طرح بیٹھ گیا جیسے کسی سمجھوتے کے لئے تیار ہو لیکن ہم اس سے بات کیسے کرتے۔؟ اس کے منہ میں کوئی زبان نہیں تھی۔ پھر بھی سرفراز خاں نے اس سے کہا کہ ہمارا مقصد صرف دفینہ نکالنا ہے تم لوگوں کو ستانا نہیں ہے۔ تم ہمارے راستے کی رکاوٹ نہ بنو۔

اسی وقت ایک بلی جو بالکل سیاہ فام تھی۔ اپنے پنجے میں کاغذ کا ایک ٹکڑا لے کر آئی اور اس نے کاغذ کا وہ ٹکڑا میرے شوہر کے آگے ڈال دیا اس کے بعد وہ اچھل کر بخاری میں پہنچ گئی۔ میرے شوہر نے اس کاغذ کو اٹھا کر پڑھا۔ اس میں ہندی زبان میں لکھا تھا۔ ہم تمہارے مقصد میں رکاوٹ نہیں بنیں گے۔ ہماری صرف تین شرطیں ہیں اگر تم نے ان شرطوں کو پورا کردیا تو تم دفینہ نکال لوگے اور ہم تمہاری مدد کریں گے تم اس کمرے سے نکل کر تیسرے کمرے میں پہنچو۔

لیکن یہ تیسرا کمرہ کدھر ہے؟ ''میرے شوہر نے ہم سب کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

چلو یہاں سے تو نکلو ــــــــــ تلاش کرنے سے تو خدا بھی مل جاتا ہے۔ اس قلعے میں تیسرا کمرہ کہیں تو ہوگا ہی۔

سرفراز خاں بولے اس کے بعد ہم سب اس کوٹھڑی سے نکل گئے کچھ دور چل کر ہمیں ایک ہال نظر آیا ہم تیزی سے قدم بڑھاتے ہوئے اس ہال کی طرف جانے لگے۔ اس ہال کے قریب پہنچ کر ہم نے دیکھا کہ اس کے اندر دو اُلّو جو خاصے بڑے تھے، بیٹھے ہوئے تھے ان کو دیکھ کر ہمارے قدم رکنے لگے۔ ہمیں یہ شبہ ہوا کہ یہ اُلّو نہیں ہیں یہ کوئی دوسری مخلوق ہے جو اُلّو کی شکل میں نظر آرہی ہے۔

نسیم نے پریقین لہجے میں کہا۔ بھائی جان! یہ اُلّو نہیں ہیں۔ یہ دونوں جن ہیں۔ جو بھی کچھ ہوں ہمیں اس ہال کمرے میں داخل ہونا ہے۔'' سرفراز خاں بولے'' اور وہ کچھ پڑھتے ہوئے ہال کمرے میں داخل ہوگئے۔ ان کے پیچھے پیچھے ہم بھی ہال کمرے میں داخل ہوگئے۔ ہم نے دیکھا کہ وہ دونوں اُلّو ہمیں عجیب نظروں سے دیکھ رہے ہیں۔ وہ ہمیں دیکھ کر نہیں ڈرے۔ اور اسی طرح بیٹھے رہے، میرے

شوہر نے کہا کہ ان کی طرف کوئی ڈھیلا اچھالو اگر یہ الو ہوں گے تو بھاگ جائیں گے اور اگر یہ کوئی دوسری مخلوق ہے تو پھر یہ ٹس سے مس نہیں ہوں گے۔ سب نے میرے شوہر کی رائے سے اتفاق کیا اور اسی وقت نسیم میاں نے ایک ڈھیلا اچھال کر ان دونوں الوؤں کی طرف اچھالا۔ ایک الو نے جو تھوڑا سائز میں دوسرے الو سے بڑا تھا ڈھیلا اس طرح دبوچ لیا جس طرح کوئی ماہر کھلاڑی گیند دبوچ لیتا ہے۔

اب کیا خیال ہے۔ "میں بولی۔"

سرفراز خاں نے کہا۔ یہ الو نہیں ہیں، یہ بے شک جنات میں سے ہیں اور ان سے نمٹنے کے لئے ڈھیلے اچھالنا کافی نہیں ہے۔

تو پھر کیا کرنا ہوگا۔؟

میں ایک ڈھیلے پر ایک عمل پڑھ کر ان کے ماروں گا انشاء اللہ یہ دونوں بھاگ جائیں گے۔ سرفراز خاں نے یہ کہہ کر ایک ڈھیلا اٹھایا اس پر کچھ پڑھا پھر اس کو ان کی طرف اچھالا۔

اس بار دوسرے الو نے جو سائز میں چھوٹا تھا۔ ڈھیلا دبوچ لیا اور اسی وقت پورے شور وغل کے ساتھ ایک درجن الو اڑتے ہوئے اس ہال کمرے میں داخل ہو گئے اور اس طرح ہمیں گھورنے لگے جیسے حملے کی تیاری کر رہے ہوں۔

سرفراز خاں تیزی کے ساتھ کوئی عمل پڑھتے رہے لیکن ان کے عمل پڑھنے کا کچھ بھی فائدہ نہیں ہوا۔ الو بدستور ہم سب کو گھورتے رہے اور اس طرح گھورتے رہے جیسے یہ ابھی ہم سب پر ٹوٹ پڑیں گے اس حالت میں ہم نے یہ ارادہ کیا کہ اس ہال سے باہر نکل کر تیسرے کمرے کی تلاش کریں۔ میرے شوہر نے کہا۔ ایسا کریں کہ اس ہال کمرے سے باہر چلیں اور دائیں جانب جو راستہ جا رہا ہے یہ آگے چل کر کسی عمارت پر ختم ہو رہا ہے، وہاں چلیں ہو سکتا ہے کہ وہ تیسرا کمرہ وہی ہو۔ کیونکہ اس ہال کمرے میں تو ایک کھڑکی ہے اور یہ کھڑکی بھی غالباً اس پار کھلتی ہے اس لئے یہاں کسی کمرے کے ہونے کا امکان نہیں ہے۔

نسیم اور شہباز خاں نے میرے شوہر کی تائید کی اور اس کے بعد ہم سب ہال سے نکلنے کے واپس ہونے لگے لیکن اُف میرے خدا۔ اسی وقت تمام الو ہال کے دروازے میں آ کر اُڑنے لگے اور عجیب قسم کی زہریلی آوازیں نکالنے لگے جو اس بات کی علامت تھی کہ ان کو ہمارا اس ہال سے نکلنا برا لگ رہا ہے اور یہ ہمیں روکنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

سرفراز خاں نے ایک بار پھر کوئی عمل پڑھنا شروع کیا لیکن اس بار بھی ان کا عمل کارگر ثابت نہیں ہوا اور تمام الو بدستور دروازے میں اُڑتے رہے اور چیختے رہے۔ اسی وقت ہم نے دیکھا کہ ہال کمرے کے در و دیوار اس طرح ہل رہے تھے جس طرح زلزلے میں عمارتیں ہلتی ہیں۔ چھنو میاں بولے کسی بھی طرح ہو یہاں سے باہر نکلو۔ اگر یہ عمارت گر گئی تو ہم سب یہاں دب کر مر جائیں گے۔

لیکن بھئی نکلیں کیسے۔؟ تم دیکھ نہیں رہے ہو کہ کیا ہو رہا ہے۔

چلو پہلے میں چلتا ہو۔ نسیم یہ کہہ کر دروازے کی طرف بڑھنے لگے لیکن اسی وقت ان کے سر پر ایک پتھر آ کر گرا اور اس کا دماغ چکرا گیا اس کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا گیا اور وہ زمین پر گرتے گرتے بچا۔ چند منٹ تک اس کے ہوش وحواس اڑ گئے اور سب ہی اس کی طرف متوجہ رہے۔ چند منٹ کے لئے ہم یہ بھی بھول گئے کہ ہم کس جگہ کھڑے ہیں اور کس آفت کا شکار ہیں۔ کچھ دیر کے بعد جب نسیم کے ہوش وحواس صحیح ہوئے تو اس نے مری مری آواز میں کہا کہ کسی طرح تو یہاں سے نکلنا ہوگا۔؟ کچھ تو سوچو۔ اس وقت میں بولی۔ کہ اس بار ہمت کر کے میں آگے جاتی ہوں اور تم میرے پیچھے پیچھے آؤ، شاید ہے کہ یہ الو مجھ عورت ذات کو نہ روکیں۔

لیکن اب تم جاؤ گی کیسے۔؟ شہباز خاں نے مجھ سے مخاطب ہو کر کہا۔

کیا مطلب۔؟ میں نے انہیں حیرت سے دیکھا۔

ذرا۔ دروازے کی طرف دیکھو وہ اب بند ہو چکا ہے۔

ایک دم ہم سب نے گھبرا کر دروازے کی طرف دیکھا تو ہماری حیرت کی انتہا نہیں رہی۔ دروازہ بند تھا اور اب وہاں کوئی الو نہیں تھا ہم نے ہال کمرے کی اس جانب دیکھا جہاں دو الو بیٹھے تھے تو ہم نے دیکھا کہ وہ دونوں بڑے بڑے الو اب بھی موجود تھے۔ لیکن، بعد میں جو الو بارہ تیرہ کے قریب آئے تھے اب وہ موجود نہیں تھے۔

سرفراز خاں نے ان الوؤں کی طرف دیکھ کر کہا۔ تم الو نہیں ہو تم جانور نہیں ہو تم بھی ہماری طرح اللہ کی مخلوق ہو اور وہ مخلوق ہو جس کا ذکر اللہ کی آخری کتاب میں بھی تفصیل کے ساتھ موجود ہے۔ میں تم سے درخواست کرتا ہوں کہ تم ہمیں دکھ نہ دو۔ ہم تم سے لڑنا نہیں چاہتے اور تم سے لڑنے کی طاقت بھی نہیں رکھتے۔ ہمیں تو دفینے کی تلاش ہے اگر

تمہیں یہ بات پسند نہ ہو تو کسی طرح ہمیں بتادو ہم واپس چلے جائیں گے۔ سرفراز اردو میں تقریر کررہے تھے اور ہم سرفراز خاں کو تک رہے تھے۔ ہم یہ سمجھ رہے تھے کہ بھلا ایک تقریر کا اثر ان الوؤں پر کیا ہوگا ۔یا کر دوسری مخلوق ہو تب بھی اس تقریر سے متاثر ہونے والی نہیں۔

لیکن اللہ کا فضل دیکھئے کہ ابھی سرفراز خاں کی بات پوری نہیں ہوئی تھی کہ وہ دونوں الو اُڑ کر دروازے سے باہر نکل گئے۔

ویری گڈ، میرے شوہر بولے۔ بھئی اگر تم اس طرح کی تقریریں کرتے رہو تو تم تو جنات میں بہت پاپولر ہوجاؤ گے۔

وقت ضائع مت کرو۔ سرفراز بولے۔ چلو اس کھڑکی کی طرف چلو اور دیکھو کہ اس کھڑکی کے اس پار کیا ہے۔؟

اس کے بعد ہم اس کھڑکی کی طرف بڑھے جو اس ہال کے جنوبی حصے میں ہمیں نظر آرہی تھی۔ سرفراز خاں آگے تھے اور ہم سب ان کے پیچھے پیچھے چل رہے تھے۔ کھڑکی کے قریب پہنچ کر سرفراز خاں نے ایک بار پلٹ کر ہماری طرف دیکھا جیسے ہم سے کھڑکی کھولنے کی اجازت لے رہے ہوں اور اس کے بعد انہوں نے کھڑکی کا دروازہ کھول دیا۔

ہم تو سمجھ رہے تھے کہ کھڑکی کے اس پار میدان ہوگا لیکن دروازہ کھلنے کے بعد اندازہ ہوا کہ وہ کھڑکی نہیں ہے بلکہ وہ کسی کوٹھڑی میں پہنچنے کا ایک راستہ ہے۔ اندر گپ اندھیرا تھا اور اندر سے اس طرح کا تعفن آرہا تھا جیسے کسی لاش کے سڑنے سے تعفن پھیلتا ہے۔ سرفراز خاں نے ٹارچ کی مدد سے اندر جھانکنے کی کوشش کی پھر وہ بولے۔ اندر تو ایک کالے رنگ کا گدھا کھڑا ہوا ہے۔

گدھا۔؟!''میرے شوہر نے حیرت سے کہا۔''

جی ہاں گدھا۔ لو دیکھو۔ سرفراز خاں نے ٹارچ میرے شوہر کے ہاتھ میں دے کر کہا۔ اس کے بعد میرے شوہر نے اندر دیکھا پھر باری باری سبھی نے دیکھا اور سب کو اندر ایک گدھا نظر آیا۔ جو عام گدھوں کے مقابلے میں کچھ بڑا تھا اور بالکل سیاہ رنگ کا تھا۔ سرفراز خاں بولے۔ آپ سب لوگ اچھی طرح دیکھ لیں اس چھوٹی سی کوٹھڑی میں جو دس فٹ لمبی اور ۵ فٹ چوڑی ہوگی یہ اچھی خاصی گہرائی میں ہے۔ یعنی اگر ہم اس میں اترنا چاہیں تو بغیر سیڑھی کی مدد کے نہیں اتر سکتے۔ اس کوٹھڑی میں یہ گدھا کیسے پہنچا۔ اور اس کوٹھڑی میں کوئی روشن دان تک موجود نہیں ہے تو پھر یہ گدھا یہاں زندہ کیسے ہے۔؟

میری رائے یہ ہے۔''میں بولی۔'' ان باتوں میں الجھنے کے بجائے اور یہ ریسرچ کرنے کے بجائے کہ یہ گدھا ہے یا کچھ اور اور یہ گدھا اس کوٹھڑی میں داخل کیسے ہوا ہمیں اپنے مقصد کی طرف دھیان دینا چاہئے۔ جب صاف طور پر ہمیں جنات کی طرف سے یہ رہنمائی مل گئی ہے کہ ہم دفینے کے لئے اس قلعے کے تیسرے کمرے کی تلاش کریں تو اس طرح کی چیزوں میں الجھ کر اپنا وقت ضائع کرنے سے کیا فائدہ۔؟

میرے شوہر بولے۔ حنا تم صحیح کہہ رہی ہو۔ اس طرح کی کوٹھڑیاں تو اس قلعے میں اور بھی ہوں گی اور ان کوٹھڑیوں میں کہیں الو ہوں گے کہیں بلیاں نظر آئیں گی اور کہیں گدھے۔ دراصل یہ قلعہ تو جنات کا مسکن بنا ہوا ہے ہمیں ان باتوں میں الجھ کر اپنے قیمتی وقت کو ضائع نہیں کرنا چاہئے۔ اب یہاں سے نکلو اور صرف اسی کمرے کی طرف چلو جو تیسرا کمرہ ہے۔

لیکن بھائی جان ہمیں یہ کیسے پتہ چلے گا کہ یہ تیسرا کمرہ ہے۔ ''نسیم بولے۔''

ارے یہاں سے تو چلو۔ اس کے بعد ہم اس ہال کمرے سے باہر آگئے موسم خوشگوار تھا ہوا کے ٹھنڈے ٹھنڈے جھونکوں نے ایک عجیب لطف پیدا کر رکھا تھا۔ جسم تو جسم ہم سب کی روحیں بھی اس جنتی ہوا کے جھونکوں سے سرشار ہورہی تھی۔ ہمیں ایک چبوترہ سا نظر آیا اور ہم سب اس چبوترے پر بیٹھ گئے اور ہم نے وہاں بیٹھ کر پانی پیا۔

ایک بار پھر میں نے نسیم کو مشورہ دیا۔ دیور جی! میرا خیال یہ ہے کہ چھوڑ دیں دفینے کے چکر کو اور اپنے گھر چلیں۔ اس قلعے میں دفینے کی تلاش کرنا اتنا آسان نہیں ہے۔

بھابھی! میرا حوصلہ نہ توڑیں۔ وقت کے ساتھ ساتھ ہمارا کتنا روپیہ برباد ہوگیا ہے اگر ہم یوں ہی خالی ہاتھ لوٹ گئے تو اس نقصان کی تلافی کیسے ہوگی۔

نسیم میاں پیسے پر لعنت بھیجو۔ پیسہ تو آنی جانی چیز ہے۔''میرے شوہر بولے۔'' کم سے کم ہماری جانیں تو سلامت ہیں۔

تو ہماری جانوں کو ہو کیا رہا ہے۔ ''نسیم بولے۔'' اور اگر خدانخواستہ ہم نے یہ محسوس کیا کہ دفینہ نکالنے میں ہم میں سے کسی کی جان ضرور ضائع ہوگی تو ہم دفینے پر لعنت بھیج کر چلے جائیں گے لیکن پہلے سے پہلے ہم کیوں ڈریں اور کیوں ہمت ہاریں اچھا بھئی چلو اٹھو۔

''سرفراز خاں نے کہا۔'' وقت تیزی سے گزر رہا ہے شام ہونے سے پہلے پہلے آج تیسرے کمرے تک پہنچ جانا ضروری ہے۔

ہم پھر اٹھ کھڑے ہوئے اور ایک راستہ جو ایک عمارت تک جا رہا تھا اس پر چلنے لگے راستے میں ہمیں ایک گدھا نظر آیا۔ جو بالکل کالے رنگ کا تھا۔ اسے دیکھ کر شہباز خاں بولے۔ کالے گدھوں کی شاید پوری نسل کی نسل یہاں موجود ہے۔ ہم چلتے رہے ابھی کچھ دور اور چلے تھے کہ اور ایک کالے رنگ کا گدھا دکھائی دیا۔

اس قلعے میں کتنے گدھے ہیں۔'' میں بولی۔''

ارے ہم سب بھی گدھے ہیں۔'' میرے شوہر نے کہا۔'' ایک نامعلوم منزل کی طرف چل رہے ہیں۔ آنے والے کل میں ہم اپنے گدھے پن پہ خود ہنسیں گے۔

چند منٹ کے بعد ایک کالے رنگ کا گدھا پھر نظر آیا۔ یہ تقریباً گھوڑے کے برابر تھا۔ ہم ہنستے ہوئے اس کے پاس سے گزر گئے۔ میں نے کہا۔ چھنومیاں ان گدھوں کا ہی کاروبار کرلیں کچھ تو پیسے ہاتھ لگیں گے۔ گدھا کتنے کا بک جاتا ہوگا۔

بے وقوفی کی باتیں کر کے جان مت جلاؤ۔'' میرے شوہر کے لہجے میں کوفت تھی۔'' میں نے دیکھا کہ وہ عمارت جس کی طرف ہم چل رہے تھے اب بہت قریب آچکی تھی لیکن نسیم چلتے چلتے اسی وقت رک گئے اور بولے۔ ذرا ایک منٹ۔

ہم سب بھی رک گئے۔ نسیم نے کہا۔ ذرا واپس چلیں۔

کہاں۔؟

آیئے میرے ساتھ وہ واپس ہو کر چلنے لگے اور ہم بھی کچھ سمجھے بغیر ان کے پیچھے ہولئے۔ جہاں بڑا گدھا کھڑا تھا۔ نسیم وہاں جا کر رک گئے اور میرے شوہر سے مخاطب ہو کر بولے۔ بھائی صاحب۔ ایک گدھا ہمیں ہال کمرے کی کوٹھڑی میں نظر آیا تھا۔

اسکے بعد اس راستے میں ہمیں تین گدھے نظر آئے اور یہ تیسرا گدھا جس جگہ کھڑا ہوا ہے اس کی سیدھ میں اس جانب دیکھیں۔ نسیم نے اپنی انگلی سے اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ وہ ایک جو سیدھ سا کمرہ نظر آرہا ہے۔ ہوسکتا ہے وہی تیسرا کمرہ ہو۔ اور جنات نے گدھوں کی صورت میں ہماری رہنمائی کی ہو۔

میرے تو سمجھ میں نہیں آیا۔'' میرے شوہر بولے۔'' لیکن تم کہتے ہو تو چلو اس کمرے کو بھی ٹٹول لیں۔ ہاتھ کنگن کو آرسی کیا۔

اور اس کے بعد ہم اس کمرے کی طرف روانہ ہوگئے۔ چند منٹ چلنے کے بعد ہم ایک بوسیدہ کمرے کے دروازے پر کھڑے تھے۔ اس کمرے کے دروازے پر ایک کواڑ دیمک زدہ سا موجود تھا ایک کواڑ غائب تھا۔ کمرے کی دہلیز پر گھاس اُگی ہوئی تھی اور کمرے کی دیواروں پر کائی جمی ہوئی تھی۔

ذرا رکو۔ میرے شوہر نے کہا۔ اندر داخل ہونے سے پہلے سوچ لو کیونکہ اس کمرے کے در و دیوار سے جو وحشت ٹپک رہی ہے اس سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ شاید جنات کا اصل ٹھکانہ یہ کمرہ ہی ہو۔

ہاں مجھے بھی ایسا ہی لگتا ہے۔ یہ کمرہ یقیناً جنات کی منزل ہے۔ ''سرفراز بولے۔'' ایسا کرتے ہیں کہ پہلے میں سب کا حصار کردوں اور ہم اپنے اپنے ڈنڈوں پر بھی آیت الکرسی پڑھ کر دم کرلیں اس کے بعد ہم اندر داخل ہوں گے۔ یہ کہہ کر سرفراز خاں نے کسی عمل کے ذریعہ ہم سب کا الگ الگ حصار کیا اور پھر ہم سب نے آیت الکرسی پڑھ کر ان ڈنڈوں پر دم کیا جو ہم سب کے ہاتھوں میں تھے۔ اس کے بعد سرفراز خاں نے کوئی عمل پڑھ کر ٹارچ پر دم کیا پھر بسم اللہ پڑھ کر پہلے سرفراز خاں پھر ہم سب اس کمرے میں داخل ہوگئے۔ کمرے میں بہت بدبو تھی۔ ہم سب نے اپنی اپنی ناکوں پر ہاتھ رکھ لئے۔ اس بدبو کی تکلیف تو اپنی جگہ لیکن ہمیں ایسا لگا جیسے کمرہ آگ سے تپ رہا ہو اس تپش کا احساس سب سے پہلے مجھے ہوا۔ پہلے تو میں یہ سمجھی کہ شاید یہ وہم ہے لیکن جب شہباز بولے کہ یہ کمرہ آگ کا ہے کیا۔ تو پھر مجھے بھی یہ بتانے میں کوئی ہچکچاہٹ نہیں ہوئی کہ میرا بدن جل رہا ہے اور مجھے ایسا لگ رہا ہے کہ جیسے جیتے جی ہم جہنم میں آگئے ہوں۔ میں نے اپنے شوہر کا ہاتھ پکڑ کر کہا۔ کیا آپ کسی طرح کی جلن اور تپش محسوس نہیں کر رہے ہیں۔؟

میرے شوہر بولے۔ کیوں نہیں۔ مجھے بھی ایسا لگ رہا ہے کہ ہم آگ کی کسی بھٹی میں کھڑے ہیں۔

نسیم نے کہا۔ کہ چلو باہر نکلو۔

لیکن باہر نکلنا اتنا آسان کہاں تھا۔ ہر بار کی طرح یہاں بھی یہ ہوا کہ دروازہ ہمیں سجھائی نہیں دیا۔ حالانکہ جب ہم کمرے میں داخل ہوئے تو اس کا ایک کواڑ تو ٹوٹا ہوا تھا لیکن جب ہم نے واپسی کا ارادہ

کیا تو ہمیں ایسا لگا کہ جیسے دروازہ بند ہو۔
آگ کی تپش سے گھبرا کر میں بے تحاشہ دروازے کی طرف بھاگی تو میری حیرت کی انتہا نہیں رہی۔ میں نے دیکھا کہ دروازے پر برف کی سلیاں رکھی ہوئی تھیں۔ اُف میرے خدا۔ میرے منہ سے بے اختیار نکلا۔ کیا تماشہ ہے دروازے پر برف ہے اور کمرے کے اندر آگ برس رہی ہے۔ ہم لوگ پوری طاقت کے ساتھ برف کی سلیاں ہٹانے لگے لیکن ایک سلی کو ہٹانے میں ہمیں پندرہ منٹ لگ گئے۔ ادھر کمرے کی تپش بڑھتی جارہی تھی اور اب تو محسوس ہورہا تھا کہ جیسے ہمارے کپڑوں میں آگ لگ جائے گی اور ہم سب جل کر بھسم ہوجائیں گے۔ اگرچہ ٹارچ جل رہی تھی لیکن پھر بھی کمرے میں اندھیرا تھا یکایک مجھے محسوس ہوا کہ ہمارے ساتھ ایک عورت اور بھی ہے۔ ہم سب برف کی سلیاں ہٹانے میں مصروف تھے تو مجھے ایسا لگا جیسے کسی نے میری کمر پر ہاتھ رکھا ہو۔ پہلے تو میں یہ سمجھی کہ میرے شوہر میرے ساتھ اس اندھیرے میں مذاق کررہے ہیں لیکن جب میری نظر اپنے شوہر پڑی جو سامنے کھڑے برف کی سلی کو دھکیل رہے تھے تو میں نے پلٹ کر دیکھا کہ میری کمر پر بے تکلفی کے ساتھ ہاتھ کس نے رکھا تھا۔ میں نے پلٹ کر دیکھا تو ایک دم میری چیخ نکل گئی۔ ایک سیاہ فام عورت جس کا قد مردوں سے بھی بڑا تھا اور اس کے بال اس کے پیروں تک لٹکے ہوئے تھے۔ اس کی آنکھیں ایسی تھیں جیسے دہکتے ہوئے شعلے اور اس کے دانت ہلدی سے بھی زیادہ زرد تھے۔ اس نے ایک بھیانک سی ہنسی کے ساتھ مجھے گھورا اور میری چیخ نکل گئی۔ ایک دم سب میری طرف پلٹے تو اس عورت کو دیکھ کر سب حیرت زدہ رہ گئے۔
سرفراز خاں نے کہا۔ میڈم تم کون ہوں۔؟
اس کے جواب میں اس عورت نے ایک زہریلا سا قہقہہ لگایا۔ اور سرفراز کا ہاتھ پکڑ کر کہا۔ میں اس قلعے کی رانی ہوں۔
رانی.........رانی اور تم.........؟
ہاں میں.........وہ راجہ ہیں.........اس عورت نے کمرے کے ایک کونے میں اشارہ کرتے ہوئے کہا۔
ہم سب نے اس کونے کی طرف دیکھا تو ہمارے پاؤں تلے کی زمین نکل گئی۔ کونے میں ایک لمبا تڑنگا آدمی کھڑا تھا اس کے سر پر کانٹوں کا تاج تھا۔ وہ ہنسا تو اس کے منہ سے انگارے نکل رہے تھے۔

اس نے ہمیں کھا جانے والی نظروں سے دیکھا پھر بولا۔ تم لوگ ہمارے جال میں پھنس گئے ہو۔ اُدھر برف ہے اور اِدھر آگ، اب تم بچ کر کدھر جاؤں گے۔؟
لیکن ہمارا قصور کیا ہے۔؟
تمہارا قصور یہ ہے کہ تم نے ہماری سلطنت میں آکر ہمیں پریشان کیا ہے۔
ہمارا مقصد آپ لوگوں کو پریشان کرنا نہیں ہے ہمیں تو صرف دفینہ چاہئے۔
اور دفینہ بغیر بھینٹ کے تمہیں نہیں مل سکتا۔
کیسی بھینٹ۔؟
یہ جو تمہارے ساتھ عورت ہے اس کو ہمارے دیوتا کے قدموں میں ہلاک کرو ہم دفینے تک تمہیں خود پہنچادیں گے۔
یہ سن کر میں اپنے شوہر سے چمٹ گئی۔ سرفراز خاں جو اس دیونما انسان سے محوکلام تھے بولے۔ یہ تو ہرگز نہیں ہوسکتا۔
تو پھر تمہاری خواہش بھی پوری نہیں ہوسکتی۔
سرفراز خاں نے اصحاب کہف کے نام پڑھنے شروع کئے تو وہ کالا انسان بولا۔ یہ حرکت مت کرو۔ دیکھو اگر ایسا کروگے تو ہم بھی اپنے عالمین کو بلالیں گے وہ تمہارے ہر عمل کی کاٹ کردیں گے اور تم سب کو ہلاک کردیں گے سرفراز خاں پڑھتے رہے اور چند منٹ کے بعد وہ دونوں غائب ہوگئے اور کمرے کا دروازہ بھی کھل گیا۔ ہم سب تیزی کے ساتھ کمرے سے باہر نکل گئے لیکن اُف میرے خدایا، ایک مصیبت سے ابھی ہم نکلے تھے کہ دوسری مصیبت کا ہم شکار ہوگئے۔ کمرے کے باہر پانچ ریچھ کھڑے ہوئے تھے اور وہ اس طرح خونخوار نظروں سے دیکھ رہے تھے کہ جیسے وہ ہمیں پھاڑ ڈالیں گے۔
اب کیا ہوگا۔؟ میں نے گھبرا کر کہا۔ میری ابھی بات پوری بھی نہیں ہوئی تھی کہ وہ پانچوں ریچھ ہماری طرف بڑھنے لگے۔

ریچھوں کو اپنی طرف بڑھتا ہوا دیکھ کر ہمیں یقین ہوگیا کہ اب ہم پوری طرح خطرے میں آچکے ہیں میں تو ڈر کر اپنے شوہر کے پیچھے کھڑی ہوگئی۔ اسی وقت ایک ریچھ نے کھڑے ہوکر ڈانس کرنا شروع

کیا اور دوسرے ریچھ بھی دو پیروں پر کھڑے ہو کر تالیاں بجانے لگے۔ وہ ہمیں خونخوار نظروں سے دیکھ رہے تھے اور بڑی زہریلی ہنسی ہنس رہے تھے جیسے ہمارا اور ہماری بے بسی کا مذاق اڑا رہے ہوں۔ اس کے بعد وہ ریچھ جو کھڑے ہو کر سب سے پہلے ناچا تھا وہ آگے بڑھا باقی چاروں ریچھ اپنی جگہ کھڑے رہے اور اس ریچھ نے ہمارے قریب آ کر میری طرف اپنا پنجہ بڑھایا۔ جیسے وہ مجھے طلب کر رہا ہو۔ میری چیخ نکل گئی۔ سرفراز خاں نے کوئی عمل پڑھ کر ریچھ کی طرف پھونک ماری لیکن کچھ نہیں ہوا۔ ریچھ نے پھر میری طرف اپنا پنجہ بڑھایا۔ اور اس وقت وہ چاروں ریچھ ہمارے قریب آ گئے اور انہوں نے ہمیں چاروں طرف سے گھیر لیا۔ اب ہم پوری طرح ان ریچھوں کے قبضے میں تھے اس وقت نسیم نے ایک غلطی کی اس نے اپنے ہاتھ میں جو ڈنڈا تھا ایک ریچھ کے مار دیا بس پھر تو قیامت آ گئی، ایک ریچھ نے نسیم پر حملہ کر دیا نسیم زمین پر گر گئے اور ریچھ ان پر سوار ہو گیا۔ اس کے فوراً ہی بعد دوسرے ریچھ نے مجھے دبوچ لیا میں نے بہت بچنے کی کوشش کی لیکن اس نے مجھے نہیں چھوڑا۔ مجھے ریچھ کی آغوش میں دیکھ کر میرے شوہر کو غصہ آ گیا اور انہوں نے اس ریچھ پر حملہ کرنے کا ارادہ کیا لیکن اسی وقت تیسرے ریچھ نے میرے شوہر کو بچھاڑ دیا اور وہ ان پر سوار ہو گیا۔ اس وقت ہم سب بہت خوف زدہ ہو چکے تھے اور ہمیں یقین ہو گیا تھا کہ ہم میں سے کسی ایک کی جان ضرور جائے گی۔ جس ریچھ نے مجھے دبوچ رکھا تھا وہ کمبخت مجھے پیار کرنے لگا۔ میرے اوسان خطا ہو گئے مجھے گھن بھی آ رہا تھا اور خوف کی وجہ سے میری سانس بھی رک رہی تھی۔ اچانک اسی وقت ایک آواز گونجی۔

ڈرنا مت۔ ہم تمہاری مدد کو آ رہے ہیں۔

میں نے دیکھا سامنے تین آدمی جو انسان ہی لگ رہے تھے اور جو کرتے پجامے میں تھے اور جن کے داڑھیاں بھی تھیں اور سر پر ٹوپیاں بھی۔ یہ لوگ مولوی سے لگ رہے تھے انہوں نے ہماری طرف بڑھتے ہوئے ہمیں تسلی دی اور بالکل قریب آ کر انہوں نے مٹھی بھر خاک ان ریچھ کی طرف اچھالی۔ دیکھتے ہی دیکھتے وہ ریچھ غائب ہو گئے اور یہ بات ثابت ہو گئی کہ یہ ریچھ نہیں تھے بلکہ جنات تھے جو ریچھ کی شکل میں ہم سے مقابلہ کرنے کے لئے آئے تھے۔

آپ لوگ کون ہیں۔؟ "نسیم نے پوچھا"

جو کوئی بھی ہوں۔ میرے شوہر نے کہا۔ ہمارے تو یہ محسن ہیں۔ اگر یہ نہ آتے تو ہم خطرے میں آ چکے تھے۔

پہلے آپ بتائیے کہ آپ کون ہیں اور آپ یہاں کیا کر رہے ہیں؟ ان سے ایک شخص نے کہا۔ ہم آپ سے کچھ نہیں چھپائیں گے نسیم "بولے۔" دراصل ہم یہاں دفینہ نکالنے کے چکر میں آئے تھے۔

چلو، پھر تو ہماری تمہاری پٹ جائے گی کیونکہ ہم بھی دفینے کی تلاش میں دس دن سے یہاں بھٹک رہے ہیں۔

اس کے بعد ان تینوں نے اپنا تعارف کرایا یہ تینوں بہت بڑے عامل تھے ان میں سے ایک کا نام مولانا جنید تھا یہ سب سے بڑے تھے۔ عمر میں بھی اور عمل میں بھی۔ دوسرے کا نام مولانا ذبیح اللہ تھا اور تیسرے کا نام مولانا عرفان الٰہی تھا۔ یہ لوگ جادو اور جنات کو دفع کرنے کے ماہر تھے انہوں نے بتایا کہ یہ بھی پچھلے دس دنوں سے اس قلعے میں بھٹک رہے ہیں اور انہیں کسی مدرسے کو بنانے کے لئے دفینے کی تلاش تھی۔ اس کے بعد ہم نے اپنا اپنا تعارف کرایا۔ مولانا جنید صاحب نے میرے شوہر سے ہاتھ ملاتے ہوئے کہا۔ چلو ہم سب چل کر دفینے کی تلاش کریں گے اور اگر ہم کامیاب ہو گئے تو ہم آپس میں برابر تقسیم کرلیں گے۔ آدھا آپ کا ہوگا اور آدھا ہمارا۔

ان لوگوں کی ملاقات سے ہمیں بہت تقویت ملی۔ اور ہمیں ایسا محسوس ہوا کہ جیسے اب ہم کامیاب ہو جائیں گے۔ کیونکہ مولانا ذبیح اللہ اور مولانا عرفان الٰہی نے ہمیں بتایا کہ مولانا جنید بہت بڑے عامل ہیں اور جنات کو دفع کرنے کی اور جلانے کی پوری مہارت رکھتے ہیں۔ یہ سن کر ہمیں خوشی بھی ہوئی اور اطمینان بھی ہوا۔

اسی دوران نسیم نے ان لوگوں کو بتایا کہ ہمیں ایک جگہ سے ایک پرانی اور بوسیدہ سی یہ کتاب ہاتھ لگی تھی اور یہی کتاب اس قلعے تک پہنچنے کا ذریعہ بنی۔ اس کتاب میں کچھ نشاندہی کی گئی ہے اور نشاندہی یہ ہے کہ کمرہ نمبر:۳ میں دفینہ موجود ہے۔ لیکن یہ نمبر تین کہاں ہے یہ اندازہ نہیں ہو رہا ہے۔ یہ سن کر مولانا جنید نے کتاب کو سرسری نظروں سے دیکھا پھر بولے چلو اٹھو۔ وقت ضائع کئے بغیر اس کمرہ نمبر تین کو تلاش کریں۔

سامنے ہی ایک چبوترہ سا تھا اس پر ہم سب لوگ بیٹھ گئے اور ہم نے وہاں بیٹھ کر کچھ ناشتہ پانی کیا اور یہ مشورہ کیا کہ اب کس طرح تین

نمبر کمرے کو تلاش کریں۔اب ہمیں کافی اطمینان ہو گیا تھا کیونکہ سرفراز خاں عامل تو تھے لیکن انہیں عملیات میں پوری مہارت نہیں تھی۔جب ہمیں معلوم ہوا کہ مولانا جنید بہت بڑے عامل ہیں اور ہزاروں جنات کو انہوں نے بوتل میں بند کرکے قبرستانوں میں دبا دیا ہے تو ہمیں یہ اطمینان ہو گیا کہ اگر پرانے قلعے میں ہماری ٹکر جنات سے ہو گئی تو وہ آسانی سے ہم پر قابو نہیں پاسکیں گے۔ناشتہ سے فارغ ہونے کے بعد ہم سامان سمیٹ ہی رہے تھے کہ شہباز خاں بولے۔عذرا بھابی شاید زلزلہ آرہا ہے۔یہ دیکھو زمین ہل رہی ہے۔

اور اس کے بعد ہم سب نے دیکھا کہ جس چبوترے پر ہم بیٹھے ہوئے تھے وہ بری طرح کانپ رہا تھا۔ایسا لگ رہا تھا جیسے پوری زمین ہنڈولا بن گئی ہو۔زلزلہ اتنا شدید تھا کہ ہم ایک دوسرے سے ٹکرا گئے اور سامنے کی بوسیدہ عمارت بھی اس طرح دہل رہی تھی جیسے اینٹ پتھروں کی نہیں بلکہ کاغذ کی بنی ہوئی ہو۔میرے منہ سے تو ایک دم یہ نکل گیا جل تو جلال تو آئی بلا کو ٹال تو زلزلہ کا یہ جھٹکا تقریباً ایک منٹ تک رہا۔اور اس ایک منٹ میں ہمارے ہوش اُڑ گئے اور ہمیں یہ اندیشہ ہو گیا کہ زمین پھٹ جائے گی اور ہم سب اس میں دھنس جائیں گے۔ زلزلہ کے جھٹکے کے بعد ہم لوگ اٹھ کھڑے ہوئے اور ہم جدھر منہ اٹھا اُدھر چل دیئے۔قلعے کے اندر جگہ جگہ گھاس اُگی ہوئی تھی اور جگہ جگہ سے زمین پھٹی ہوئی تھی چلنا بہت دشوار تھا۔یہ قلعہ تقریباً ایک کلومیٹر میں کو پھیلا ہوا تھا۔اس کے درودیوار سے وحشت ٹپک رہی تھی۔کہیں کہیں سے سانپ بچھو نیولے اور اژدہے بھی نظر آتے تھے اس لئے بہت احتیاط کے ساتھ چلنا پڑ رہا تھا۔کچھ دور چلنے کے بعد ایک برآمدہ سا نظر آیا جب ہم برآمدہ کے قریب پہنچے تو ہم نے دیکھا اس برآمدے کے اندر ایک کوٹھری سی تھی۔مولانا جنید نے کہا۔آؤ دیکھتے ہیں کہ یہ کوٹھری کیا ہے۔مولانا جنید آگے آگے تھے اور ہم سب ان کے پیچھے پیچھے چل رہے تھے۔کوٹھری میں گھپ اندھیرا تھا۔ہاتھ کو ہاتھ نہیں سجھائی دیتا تھا مولانا جنید کے ہاتھ میں بہت بڑی ٹارچ تھی انہوں نے ٹارچ آن کی تو اس کوٹھری میں کچھ مورتیاں نظر آئیں غالباً یہ چھوٹا سا مندر تھا لیکن باہر مندر ہونے کی کوئی علامت موجود نہیں تھی۔مولانا جنید نے اس کوٹھری میں ایک سائڈ میں روشنی ڈالی کچھ جگہ کھدی ہوئی تھی۔تقریباً دوڈھائی گز۔مولانا نے میرے شوہر کی طرف مخاطب ہو کر پوچھا۔ مطلب سمجھے۔؟

میں نہیں سمجھا۔میرے شوہر نے کہا۔

محترم! یہاں ہم سے پہلے بھی کوئی آچکا ہے اور اس نے یہ جگہ اس لئے کھودی ہوگی کہ اسے یہاں دفینے کا شبہ ہوگا۔دراصل اکثر ہندو لوگ اپنی پوجا پاٹ کی جگہ میں لکشمی دبا دیا کرتے تھے وہ یہ سمجھتے تھے کہ زمین میں مال دبانے سے مال آتا ہے اور ان کی نیت یہ بھی ہوتی ہوگی کہ بھگوان ہمارے مال کی حفاظت کریں گے۔لیکن میرا اپنا عمل یہ بتاتا ہے کہ یہاں دفینہ نہیں تھا۔اس کے بعد ہم اس کوٹھری سے نکل گئے۔کچھ دور چلنے کے بعد ہماری نظر ایک بوسیدہ سی عمارت پر پڑی۔یہ چھوٹا سا مکان تھا۔یہ مکان اس طرح بنا ہوا تھا کہ اس کے چاروں طرف دروازہ تھا۔ایک سائڈ سے دروازہ بند تھا۔باقی تین طرف سے کواڑ موجود نہیں تھے۔جس طرف کواڑ موجود تھے ان کی حالت بھی بہت خستہ تھی لیکن خستہ ہونے کے باوجود ان پر جو نقش ونگار موجود تھے ان سے اندازہ ہوتا تھا کہ کسی زمانہ میں یہ کواڑ بہت خوبصورت رہے ہوں گے۔مولانا جنید اور ان کے ساتھیوں نے اس عمارت کا چاروں طرف سے جائزہ لیا۔اس کے بعد وہ سرفراز خاں سے بولے۔

خان صاحب یہ عمارت بہت اہم ہے۔

اس کے بعد مولانا جنید نے نسیم کی طرف مخاطب ہو کر کہا۔

برخوردار! تمہارا کیا خیال۔؟

نسیم نے ابھی کوئی جواب نہیں دیا تھا کہ مولانا جنید بولے تم اپنی وہ کتاب نکالو اور دیکھو اس عمارت کا نقشہ کہاں بنا ہوا ہے۔

نسیم نے جھٹ سے وہ کتاب نکالی اور پھر سب کھڑے ہی کھڑے اس کتاب کی ررق گردانی کرنے لگے۔اس کتاب کے اوراق اس قدر بھربھرے سے ہو گئے تھے ذرا سی بداحتیاطی سے پھٹ جاتے تھے۔مولانا جنید نے بہت احتیاط کے ساتھ ایک ایک ورق پلٹا بالآخر اس کتاب میں ایک جگہ اس عمارت کا نقش مل گیا۔مولانا ہی نے وہ عمارت پہچانی اور کہا۔دیکھو یہ عمارت جہاں ہم کھڑے ہوئے ہیں وہ یہ ہے۔ہم سب نے بھی غور سے دیکھا۔اور ہمارے کچھ کچھ سمجھ میں آیا۔لیکن پوری طرح سمجھ میں نہیں آیا۔پھر مولانا نے ہمیں سمجھاتے ہوئے کہا۔

دیکھو اس عمارت کا شرقی حصہ یہ ہے اور اس کے سامنے ایک کنواں نقشہ میں دیا گیا ہے جو وہ ہے۔مولانا جنید نے ایک کنوئیں کی

طرف اشارہ کیا۔
ہم اس کنوئیں کے پاس گئے کنواں تو اب خشک ہو چکا تھا اور اس کی من پر اونچی اونچی گھاس اُگی ہوئی تھی اور ایک پیپل کا درخت بھی اُگا ہوا تھا جو خاصا بڑا ہو گیا تھا۔
اس کے بعد مولانا نے کہا اب اس عمارت کے غربی دروازے کو دیکھو۔ نقشے میں گھوڑوں کا اصطبل جو دکھایا گیا ہے یہ وہ ہے۔ مولانا جنید نے ایک دالان کی طرف اشارہ کیا۔ ہم سب دالان تک گئے تو اندازہ ہوا کہ یہ دالان جو اچھا بڑا تھا۔ یہ یقیناً کسی زمانہ میں گھوڑوں کا اصطبل رہا ہوگا۔ اس میں گھوڑوں کے کھانے کی جو کھونڈیں ہوتی ہیں وہ بھی بنی ہوئی تھیں۔ اس کے بعد مولانا جنید نے کتاب کی ورق گردانی کرتے ہوئے کہا۔ دیکھو یہ اس عمارت کا شمالی حصہ ہے یہاں کمرہ ہے۔ جواب موجود نہیں ہے۔ ہم اس طرف گئے جہاں کتاب میں کمرے کا حوالہ دیا گیا تھا۔ ہمیں حیرت ہوئی کہ وہاں کمرہ تو نہیں تھا لیکن اس کی بنیادیں موجود تھیں۔ اس کے بعد مولانا جنید نے کہا کہ یہ اس عمارت کا جنوبی حصہ ہے یہاں پرانے زمانہ کی گھڑی کا اشارہ تھا۔ جو دھوپ سے وقت بتاتی ہے لیکن یہ گھڑی اس جگہ پر موجود نہیں تھی اور اس کے آثار بھی نہیں تھے۔ مولانا جنید بولے اس عمارت کی تین سائڈوں میں جو علامات دی گئی ہیں۔ ان کے آثار ابھی تک موجود ہیں صرف جنوبی حصہ کے آثار غائب ہیں۔
اسی وقت مولانا ذبیح اللہ بولے۔ حضرت یہ دیکھو۔ اس عمارت کا سائز لکھا ہے، بارہ سو مربع گز۔ چلو اس کو ناپ لیتے ہیں۔ اگر یہ بارہ سو مربع اسکوائر گز ہے تو سمجھ لو کہ یہ عمارت وہی ہے جس کا نقشہ کتاب میں دیا گیا ہے اور جب ہم نے پیائش کی وہ عمارت ۱۲ سو مربع گز ہی نکلی۔
یہ عمارت اس قلعے کی سب سے اہم عمارت ہے۔" مولانا جنید بولے" اور اسی عمارت میں اس قلعے کے راجہ مہاراجہ یا مالکان رہتے ہوں گے۔ اب اس کتاب کو تو رکھو اور اس عمارت میں چلو۔ یہ کہہ مولانا جنید اس عمارت کے شرقی دروازے کی طرف بڑھنے لگے اور ہم سب بھی ان کے پیچھے پیچھے چلتے رہے۔ جب ہم عمارت کے دروازے پر پہنچے تو بہت بھانک قسم کی آواز آئی۔
رک جاؤ۔ تم سب کی جان خطرے میں ہے۔
مولانا جنید نے ہم سب کی طرف دیکھ کر کہا۔ دیکھو ہم تو دفینے تک ضرور پہنچیں گے اگر آپ لوگوں کو کوئی ڈر خوف ہو تو آپ اپنا ارادہ بدل سکتے ہیں۔
نسیم بولے۔ ہم مرنا پسند کریں گے لیکن اپنا ارادہ نہیں بدلیں گے کیوں بھائی صاحب، نسیم نے میرے شوہر سے تائید چاہی۔
میرے شوہر بولے۔ حضرت! جب اوکھلی میں سر دے ہی دیا ہے اب ڈرنے سے کیا۔
تو کریں بسم اللہ۔" مولانا جنید بولے۔"
چلئے، ہم سب آپ کے ساتھ ہیں۔" سرفراز اور شہباز ایک ساتھ بولے!
یہ سنتے ہی مولانا جنید ایک دم اندر داخل ہو گئے۔ اور ان کے ساتھ ساتھ ہم سب بھی عمارت میں داخل ہو گئے۔ شروع میں ایک صحن تھا جو کسی زمانہ میں باغیچہ رہا ہوگا۔ اس کے بعد ایک بہت بڑا دالان تھا۔ اس دالان میں خون کے نشانات تھے جیسے یہاں کوئی قتل و غارت گری ہوئی ہو۔ اس دالان میں دونوں طرف دو مچان تھے۔ ایک مچان میں سیکڑوں کی تعداد میں چھپکلیاں دیوار کو لپٹی ہوئی تھیں۔ دوسری طرف ایک کالے رنگ کی بلی بیٹھی تھی جو بالکل سیاہ فام تھی۔ وہ عجیب نظروں سے ہم سب کو دیکھ رہی تھی۔ مولانا جنید نے اس کی طرف دیکھ کر کہا۔
کیا اس گھر میں کوئی مرد نہیں ہے۔؟
ہم سب بلی کی طرف دیکھ رہے تھے۔ بلی نے اس طرف اشارہ کیا جس طرف چھپکلیاں تھیں ہم نے جو اُدھر ہٹ کر دیکھا تو مچان پر ایک بہت بڑا لنگور نظر آیا۔ یہ بھی بالکل سیاہ فام تھا۔ دیکھتے ہی دیکھتے یہ لنگور چھلانگ لگا کر بلی کے پاس آ گیا اور اس نے بلی کو پیار کرنا شروع کیا۔ مولانا جنید نے کہا۔
چلو اندر کمرے میں چلو۔ دالان کے اندر ایک کمرے کا دروازہ تھا۔
اور اس کے دونوں کواڑ بھی موجود تھے۔ مولانا جنید کمرے میں داخل ہو گئے۔ کمرے میں داخل ہوتے ہی وہ آواز پھر آئی۔
رک جاؤ۔ تم سب کی جان خطرے میں ہے۔
کمرے میں بھیانک اندھیرا تھا۔ صرف ٹارچ کی روشنی سے کچھ نظر آتا تھا۔ کمرے میں تعفن بھی پھیلا ہوا تھا۔ بدبو اس قدر تھی کہ ابھی تک اگر اس بدبو کا خیال آ جاتا ہے۔ تو دماغ چکرانے لگتا ہے مجھے

قے سی ہونے لگی تو میرے شوہر نے کہا کہ حنا خود کو سنبھالو۔

بدبو کس قدر ہے۔

وہ تو ہے لیکن خود کو سنبھالے رکھو اور دوپٹے سے اپنی ناک بند کرلو۔

اسی وقت ایک خوفناک قہقہے نے ہم سب کے بڑھتے قدم روک دیئے۔ مولانا جنید نے کہا۔ کون ہو تم۔ کوئی جواب نہیں آیا چند منٹ تک بالکل سناٹا رہا اس کے بعد پھر ایک زہریلا قہقہہ فضا میں گونجا۔ اس مرتبہ ایسا محسوس ہوا کہ جیسے کئی لوگ قہقہے لگا رہے ہوں۔ مولانا جنید بولے۔ جن جن لوگوں کے آیت الکرسی یاد ہو وہ پڑھ لیں۔ اس کے بعد انہوں نے ٹارچ کی روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ سامنے ایک اور کمرہ بھی ہے۔ اب ہم اس میں داخل ہوں گے۔ ڈرنا بالکل نہیں۔ ابھی مولانا کا جملہ بھی پورا نہیں ہوا تھا کہ ایک زناٹے دار طمانچہ ان کے لگا۔ ایک لحہ کے لئے وہ چکرا گئے پھر وہ چیخے۔

کمبخت۔ مردود سامنے آ۔ پھر میں بتاؤں گا کہ جن اور انسان میں کون زیادہ طاقت ور ہوتا ہے۔

ایک خوفناک قسم کا قہقہہ پھر فضا میں گونجا۔ اور اس کے بعد یہ محسوس ہوا جیسے بہت سے لوگ چہ میگوئیاں کر رہے ہوں۔ دو منٹ تک بالکل خاموشی رہی اس کے بعد مولانا جنید نے بہت سخت لب ولہجہ میں کہا۔ ہٹ جاؤ تم راستے سے ورنہ برا ہوگا۔

میں آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھ رہی تھی لیکن مجھے تو کوئی بھی نظر نہیں آیا۔ میں نے اپنے شوہر سے پوچھا۔ کون ہے جس سے مولانا بات کر رہے ہیں۔

چپ رہو، کوئی ہوگا۔ ''میرے شوہر نے کہا۔'' نظر تو مجھے بھی نہیں آرہا ہے۔

میں نے دیکھا سرفراز خاں بھی جلدی جلدی کوئی عمل پڑھ رہے تھے۔ بلکہ سب کی زبانیں چل رہی تھیں۔ میں نے بھی جو کچھ یاد آیا پڑھنا شروع کردیا لیکن میں دیکھ رہی تھی کہ مولانا جنید ساکت وصامت کھڑے تھے۔ وہ پھر چیخے ہمارا راستہ چھوڑو۔ ہمارا مقصد تمہیں نقصان پہنچانا نہیں ہے۔ ہم انسانوں کے دبائے ہوئے دفینے کی کھوج میں ہیں۔ یہ دفینہ انسانوں کی ملکیت ہے جنات کی نہیں۔

ایک دم ایک بھاری بھرکم آواز سب کے کانوں سے ٹکرائی۔ بہت ہی کھردرے سے لہجے میں کوئی کہہ رہا تھا۔ کیا تم نہیں جانتے کہ زمین کے نیچے کی ہر چیز جنات کی ملکیت ہوجاتی ہے۔ ہم تمہیں اس دفینے تک نہیں پہنچنے دیں گے اور اگر تم باز نہیں آئے تو ہم تمہیں بھسم کردیں گے۔ ابھی ہر طرف تم آگ کے شعلے دیکھو گے۔ اس وقت تمہارے بھاگنے کا راستہ بھی نہیں رہے گا۔ اسی وقت بہت زوردار انداز میں دروازہ بند ہوا اور میرے شوہر نے جو پلٹ کر دیکھا تو کمرے کے کواڑ ایک دم بند ہوگئے۔ اور ہم سب نے دیکھا کہ وہاں ایک ہاتھی کھڑا ہوا تھا اور اس پر ایک کالی بلی سوار تھی۔

اب کیا ہوگا۔؟ میں نے گھبرا کر کہا۔

کیا ہوتا۔ مقابلہ ہوگا۔ مولانا جنید نے کہا اور انہوں نے یہ بھی کہا۔ دیکھو سامنے میں ٹارچ کی روشنی ڈال رہا ہوں۔ وہ کیا لکھا ہے۔

ہم سب نے دیکھا اس کمرے میں پھر ایک کمرہ تھا اور اس پر لکھا ہوا تھا نیند والا کمرہ۔

لیکن یہ تو اردو میں نیند لکھا ہے۔

جی ہاں۔ تم بھول گئیں مولانا جنید مجھ سے مخاطب ہوا۔ یہی ہے وہ نمبر تین کمرہ ہے۔ جس کو نیند کا کمرہ لکھا گیا ہے اور نیند سے مراد نیند نہیں بلکہ سونا ہے۔ ہم اپنی منزل کے قریب پہنچ گئے ہیں۔ ہمت رکھنا یا تو ہم مریں گے یا سونے کا ڈھیر لے کر یہاں سے جائیں گے۔

اسی وقت جس کمرے میں ہم کھڑے تھے اس کی چاروں دیواروں میں آگ لگنی شروع ہوئی۔ اُف میرے اللہ۔ اب کیا ہوگا۔؟ میں بڑبڑائی۔

یہ ملا۔ تم سب کو مروادے گا۔ میں دروازہ کھلوا رہا ہوں تم سب یہاں سے بھاگ جاؤ۔ یہ میری آخری وارننگ ہے۔ اگر تم نہیں بھاگے تو میں تم سب کو ختم کردوں گا۔ اور اسی وقت دروازہ کھل گیا۔

وہ ہاتھی بھی غائب ہوگیا۔

چھنومیاں۔ میں نے نسیم کو مخاطب کیا۔ چھوڑو اس دفینے کو جلد واپس چلو۔

نہیں بھابھی۔ نسیم بولا۔ موت جہاں جس طرح لکھی ہوتی ہے اسی طرح آتی ہے ہم نہیں جائیں گے۔ اور اگر مرنا ہی ہے تو مرجائیں گے۔ آؤ۔ آگے چلیں۔ مولانا کا عمل شاید کام کرگیا تھا اور جو مخلوق راستہ روکے کھڑی تھی وہ ہٹ گئی تھی۔ لیکن سامنے والا کمرہ جس پر نیند

لکھا تھا وہ بند تھا۔اس کے دروازے کے قریب جا کر مولانا جنید نے کوئی عمل پڑھا لیکن دروازہ نہیں کھلا۔پھر ایک بھیانک آواز کمرے میں گونجی۔اس کمرے میں ہماری بیویاں ہیں ۔تم اس کمرے میں نہیں جاسکتے ۔دفینہ اسی کمرے میں ہے۔جہاں تم کھڑے ہو۔اگر تم نکال سکتے ہوتو نکالو۔

تم دیکھتے رہے ہو،مولانا جنید چیخے اور اس کے بعد انہوں نے پرزور آواز میں کہا۔ میں سورۂ جن کا عامل ہوں۔ میں ابھی حاضرات کرکے شاہ جنات کو بلوالوں گا وہ تمہارا قصہ تمام کردیں گے۔

شاہ جنات سے ہماری بات ہوچکی ہے۔''کوئی بولا''جس دفینے کی تم تلاش میں ہو وہ ہمارا ہے۔اگر تم نے اس کو نکالنے کی کوشش کی تو تم سب کی جیتی جاگتی اولاد اسی وقت ختم ہوجائے گی۔

مولانا جنید نے سورۂ جن پڑھنی شروع کی۔وہ زور زور سے پڑھ رہے تھے اور ان کی آواز میں غصہ تھا لیکن وہ پڑھتے پڑھتے اٹک گئے۔ انہیں یاد نہیں آرہا تھا۔پھر ایک بھیانک قسم کی آواز آئی۔تم پڑھ نہیں سکتے ہم نے تمہارے حافظے پر اپنا قبضہ کرلیا ہے۔اسی وقت کمرے میں خون برسنا شروع ہوا۔اور یہ خون انتہائی بدبودار تھا۔ہم سب خون میں شرابور ہوگئے۔

مولانا جنید نے سرفراز خاں اور ذبیح اللہ سے کہا۔تم دونوں اصحاب کہف کے نام پڑھو میں بھی پڑھتا ہوں ۔ہمیں ہر صورت میں اندر کمرے میں جانا ہے۔اصحاب کہف کے نام پڑھنے سے خون کی بارش رک گئی۔

اس کے بعد مولانا جنید نے اپنی جیب سے کوئی خاک نکالی اور کمرے کے دروازے پر اس کو پھینک دیا۔پتہ نہیں وہ کیسی خاک تھی اس کے پھینکتے ہی کمرے کا دروازہ خود بخود کھل گیا ہم اندر داخل ہوگئے۔اس کمرے میں کچھ روشنی تھی ہم سب ایک دوسرے کو دیکھ سکتے تھے۔حیرت کی بات یہ تھی کہ اس کمرے میں کوئی روشن دان نہیں تھا۔ اور کمرے میں کوئی لائٹ وغیرہ بھی نہیں جل رہی تھی پھر بھی اس کمرے میں اندھیرا نہیں تھا اور بغیر ٹارچ جلائے ہوئے بھی ہر چیز نظر آرہی تھی۔ یہ کمرہ بہت بڑا کمرہ تھا۔یہ اندازاً پچاس گز مربع ہوگا۔کمرے میں کوئی چیز نظر نہیں آئی،نہ بلی نہ گدھا،نہ ہاتھی،نہ چمگادڑ،نہ کوئی بندر۔کمرے میں بالکل سناٹا تھا۔مولانا جنید نے ایک طرف ٹارچ ڈالتے ہوئے کہا۔دیکھو اس کمرے میں وہ سامنے تہہ خانہ ہے اور اسی تہہ خانہ میں مال ہوگا۔ابھی مولانا نے اپنی بات پوری بھی نہیں کی تھی کہ ان کی ٹارچ بند ہوگئی اور تہہ خانہ کے دروازے پر ایک عورت آکر کھڑی ہوگئی۔یہ عورت الٹے توے کی طرح کالی تھی۔اس کی آنکھیں دہکتے انگاروں کی طرح تھیں ۔اس کے ہاتھ میں ایک بیلچہ تھا۔پہلے تو وہ چپ رہی پھر بولی۔

تم لوگ اپنی جانوں پر رحم کھاؤ۔تم سب خطرے میں ہو۔

میں نے دیکھا جب وہ بول رہی تھی اس کے منہ سے انگارے نکل رہے تھے۔اس کے بعد ہمیں کمرے کے ہر کونے میں اسی طرح کی عورتیں نظر آئیں جو سیاہ فام تھیں اور جن کی آنکھوں سے شعلے برس رہے تھے اور سب کے ہاتھوں میں بیلچے تھے۔مولانا جنید نے کچھ پڑھنے کا ارادہ کیا لیکن اس وقت ان کے چہرے سے ایک بہت بڑا چمگادڑ آکر ٹکرا گیا اور ان کو سنبھلنے میں چند سیکنڈ لگے۔وہ چمگادڑ سرفراز خاں کی کمر پر چپک گیا۔اس کو ذبیح اللہ صاحب نے ہٹانے کی کوشش کی۔چند منٹ کے بعد وہ ہٹ تو گیا لیکن وہ کمرے میں اڑنے لگا اور بار بار وہ ہم سب پر حملہ کرنے لگا اس سے ہمارے اوسان خطا ہوگئے اور ہم اس سے بچاؤ کرنے میں لگ گئے۔جو عورت تہہ خانہ کے دروازے پر کھڑی تھی وہ زہریلی ہنسی ہنستے ہوئے بولی۔تم اس چمگادڑ کا بھی مقابلہ نہیں کرسکتے۔ ہم سے کیسے نمٹو گے۔

یہ وقت بتائے گا۔مولانا جنید نے کہا۔میں نے کئی خطرناک جنات پر قابو پایا ہے۔ایک جن جو ایک لڑکی کو پریشان کرتا تھا اور خود کو شاہ جنات کی اولاد بتاتا تھا۔میں نے جب اس کو بوتل میں بند کیا تو وہ بچوں کی طرح بلک رہا تھا اور مجھ سے معافیاں مانگ رہا تھا۔میں تم سے ایک بار حجت پوری کرنے کے لئے یہ کہتا ہوں کہ اگر تم جنات میں سے ہو تو تمہیں حضرت سلیمان علیہ السلام کا واسطہ تم ہمارے راستے سے ہٹ جاؤ۔میں تمہیں کچھ نہیں کہوں گا نہ تمہارے قبیلے کے کسی فرد کو ستاؤں گا مجھے تو صرف دفینے سے غرض ہے اور.........وہ سیاہ فام عورت بولی۔ دفینے تک ہم تجھے اور تیرے ساتھیوں کو نہیں پہنچنے دیں گے۔

مولانا جنید نے اسی وقت اپنی جیب سے خاک نکالی اور اس کو اپنے ہاتھ کی ہتھیلی پر پڑھ کر پھوک ماری۔خاک بکھر گئی۔لیکن کچھ نہیں ہوا۔البتہ اسی وقت اس سیاہ فام عورت نے ایک زبردست قہقہہ لگا کر مولانا جنید کا مذاق اُڑایا۔اور بولی۔کرلے تو جو چاہے کرلے۔ترا کوئی عمل ہم کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔ابھی ہمارے قبیلے کا سردار

آجائے تو پھر ہم باقاعدہ تجھ سے جنگ شروع کریں گے اور تم سب کو اسی قلعے میں دفن کردیں گے۔ ہم چار سو سال سے اس دفینے کی حفاظت کررہے ہیں۔ اتنی آسانی سے تو دفینے تک نہیں پہنچ سکتا۔

مولانا جنید نے کہا۔ تمہاری قوم دھوکہ دیتی ہے۔ تم لوگ جھوٹ بولتے ہو اور مکاری سے ہم انسانوں سے بچ جاتے ہو۔ میں نے کتنے ہی جنات کو جھوٹ بولتے دیکھا ہے۔ اس لئے میں اب کسی جن کا یقین نہیں کرتا۔

جھوٹ تو بول رہا ہے۔ ہماری قوم میں کوئی جھوٹ نہیں بولتا۔

بکواس مت کرو۔ مولانا جنید چیخے۔ ابھی چند ہفتوں پہلے کی بات ہے ایک لڑکی پر جن سوار تھا۔ میں نے جب اس کو حاضر کیا تو اس نے حاضر ہو کر یہ جھوٹ بولا کہ میں جن نہیں ہوں میں تو جادو ہوں اور مجھے اس لڑکی کی ساس نے بھیجا ہے۔

یہ بات سن کر ان کے گھر میں خونریز جنگ چھڑ گئی اور اس لڑکی کا شوہر اپنی ماں سے بدگمان ہوگیا۔ اور اس نے ماں کو چھوڑنے کا فیصلہ کرلیا۔ حالانکہ یہ بات سراسر جھوٹ تھی۔ میں ماہر فن ہونے کی وجہ سے سمجھ گیا کہ یہ جھوٹ بول رہا ہے لیکن جو عامل اناڑی ہوتے ہیں وہ اس طرح کی باتیں سن کر یقین کرلیتے ہیں۔ اس سے گھروں میں فساد برپا ہوجاتا ہے اور عامل حضرات جن دفع کرنے کے بجائے جادو دفع کرنے کی فکر میں لگ جاتا ہے اور اس طرح غلط علاج کی وجہ سے جنوں کو انسانوں کے جسم میں دیر تک پناہ لینے کا موقعہ مل جاتا ہے۔ تمہاری قوم مکاری اور عیاری سے دندناتی ہے۔

ابھی مولانا جنید کی بات پوری بھی نہیں ہو پائی تھی کہ لمبا تڑنگا جن انسانی شکل میں نمودار ہوا اور اپنے کڑوے سے لب ولہجے میں بولا۔

تو کیا چاہتا ہے۔؟ تو کس طرح ہم سے مقابلہ کرنا چاہتا ہے۔

میں اس طرح مقابلہ کرنا چاہتا ہوں جس طرح جنگ کے محاذ پر دونوں طرف کے لوگ آمنے سامنے کھڑے ہو کر ایک دوسرے پر وار کرتے ہیں۔ اور ایک دوسرے کو دھوکے سے نہیں مارتے۔

جن بولا، ٹھیک ہے ہم اس ہال کمرے کو اپنی طاقت سے چار گنا کردیں گے اور درمیان میں ایک لائن کھینچ دیں گے۔ لکیر سے اُدھر کا پالا تمہارا اور لکیر سے اِدھر کا پالا ہمارا۔

میرا وعدہ ہے جن نے زور دے کر کہا۔ تم پر کوئی پیچھے سے وار نہیں کرے گا۔

میں ایک بات اور عرض کروں گا۔'' مولانا جنید نے کہا۔

جنگ کا ایک وقت مقرر ہوگا اس سے پہلے ایک دوسرے پر کوئی حملہ نہیں کرے گا۔

ہمیں منظور ہے۔'' جن نے کہا۔''

مولانا بولے اور ایک بات یہ بھی تم لوگوں کو ماننی پڑے گی کہ ہم کل آٹھ افراد ہیں۔ تمہارے پالے پر ۸ کے دگنے کل ۱۶ لوگ ہوں گے۔ اس سے زیادہ نہیں۔

چل یہ بھی منظور ہے۔'' جن بولا'' اور سن تمہارے پالے میں سات مرد اور ایک عورت ہے اور ہمارے پالے میں ۱۴ مرد اور دو عورتیں ہوں گی۔ پہلا وار تم کرو گے۔ اب تم تیاری کرلو۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم تم سب کو ایک ایک کرکے موت کے گھاٹ اتار دیں گے۔ لیکن دھوکے سے کسی کو نہیں ماریں گے۔

جنات کی یہ بات سن کر میرا کلیجہ منہ کو آنے لگا۔ اور میرے شوہر اور شہباز خاں بھی ڈرنے لگے۔ البتہ نسیم اور سرفراز بے خوف سے نظر آرہے تھے۔ مولانا جنید بالکل مطمئن تھے اور ان کے دونوں ساتھی بھی بے فکر تھے جیسے انہوں نے بھی اس جنگ کی تیاری کررکھی ہو۔

مولانا جنید نے اپنے ساتھی ذبیح اللہ سے کہا۔ لاؤ وہ تھیلا مجھے دو۔ اور تم آیت الکرسی اور حصار قطبی کے ذریعہ اپنا حصار کرلو۔ اس کے بعد مولانا جنید نے خود بھی اپنا اپنے ساتھیوں کا اور ہم سب کا حصار کردیا اور ایک لکڑی پر دم کرکے اپنے سامنے لکیر کھینچ دی اور پھر انہوں نے تھیلے میں سے کچھ چیزیں نکال کر اپنے کرتے کی جیبوں میں بھر لیں۔

اُدھر جنات کے پالے میں سات مرد، بالکل فیل نما کالے بھجنڈ اور موٹے تازے مقابلہ کے لئے کھڑے ہوگئے۔ اور لمبی تڑنگی دو عورتیں بھی کھڑی ہوگئیں ان سب کے رنگ بالکل سیاہ تھے اور ان میں سے ایک عورت بالکل گنجی تھی اور اس کے سر پر سینگ بھی تھے۔ دوسری عورت کے بال بہت لمبے اور گھنے تھے لیکن رنگ حد سے زیادہ کالا تھا اور دانت بالکل زرد تھے۔ آنکھیں سرخ انگاروں کی طرح دہک رہی تھی۔ مردوں کے جسم پر صرف جانگیا تھا البتہ جوان کا سردار تھا اس نے کپڑے پہن رکھے تھے۔

جنات کا سردار بولا۔ سنو دفینہ اسی کمرے میں ہے اس نے تہہ

خانہ کی طرف اشارہ کیا لیکن تم اس تک نہیں پہنچ سکتے۔اور اگر تم نے اس عورت کی بھینٹ دیئے بغیر اس نے میری طرف اشارہ کیا۔ دفینہ نکالنے کی غلطی کی تو تم بہت پچھتاؤ گے اور اگر ہم یہ جنگ جیت گئے۔

مولانا جنید نے کہا۔

تم ہرگز نہیں جیت سکتے۔تم سب ایک ایک کر کے مرجاؤ گے اور ہم تمہاری لاشوں کو اس قلعے کے اندھے کنوئیں میں ڈال دیں گے ۔اب تم وار کرو۔

مولانا جنید نے ایک گیند نکالی اس پر کچھ پڑھا پھر اس گیند کو انہوں نے ان کی طرف اچھال دیا۔وہ گیند گنجی عورت کے لگی۔وہ بلبلا اٹھی۔اس کے بعد جنات کے سردار نے ایک جن کو کچھ کرنے کا اشارہ دیا تو اس نے آگ کا ایک شعلہ اپنے منہ میں سے نکال کر مولانا جنید کی طرف پھینکا۔لیکن حصار ہونے کی وجہ سے وہ شعلہ لکیر کے اس پار ہی رہا۔اس کے بعد مولانا جنید نے پھر ایک گیند نکال کر اس پر کچھ پڑھا اور انہوں نے نشانہ باندھ کر جنات کے سردار کے مارا اور نشانہ بالکل صحیح رہا وہ گیند لوہے کی طرح سخت ہو کر سردار کے سر سے ٹکرائی اور اس کی چیخ نکل گئی لیکن اس کے بعد وہ آپے سے باہر ہو گئے اور اس نے الٹی سیدھی حرکتیں شروع کر دیں۔ اس نے چھت کی طرف اشارہ کر کے کہا۔ ہماری مدد کرو اور اسی وقت وہاں سے چھپکلیوں کی بارش سی شروع ہو گئی۔ چونکہ مولانا نے حصار صرف زمین کا کیا تھا اس لئے چھت پر سے چھپکلیاں ہمارے پالے میں گرنے لگیں اور اتنی زیادہ ہو گئیں کہ ہمارا کھڑا رہنا مشکل ہو گیا۔اسی وقت گھبرا کر شہباز خاں حصار کے اس طرف چلے گئے اور ایک دم کسی جن نے ان کے آگ کا سریا پھینک کر مارا جس سے وہ تھوڑی دیر تڑپے پھر کمرے سے باہر بھاگ گئے لیکن وہ بھاگ کر کہاں جاتے۔اس وقت اس کمرے کو چاروں طرف سے جنات کی فوج نے گھیر رکھا تھا اور کمرے کے باہر سانپوں کی شکل میں ہزاروں جنات ٹہل رہے تھے۔شہباز خاں کی چیخیں نکل گئیں۔انہوں نے اندر بھی آنا چاہا لیکن وہ نہ آسکے پھر مولانا جنید نے فرمایا۔آپ کسی اونچی جگہ پر کھڑے ہو جاؤ۔حصار سے باہر جا کر تم نے بہت بڑی غلطی کی ہے اس کے بعد انہوں نے ہم سے مخاطب ہو کر کہا کہ خبردار اب کوئی بھی شخص حصار سے اُدھر جانے کی غلطی نہ کرے۔جنات کی طرف سے مختلف حملے ہوتے رہے لیکن حصار کی وجہ سے ان کا کوئی بھی ہتھیار ہم تک نہیں پہنچ سکا۔مولانا جنید نے اپنی جیب سے مٹی نکال کر اس پر کچھ پڑھا پھر وہ مٹی انہوں نے زمین پر بکھری ہوئی چھپکلیوں پر پھینک دی۔ اسی وقت تمام چھپکلیاں غائب ہو گئیں لیکن فوراً ہی بھرنڈیں چھت سے گرنے لگیں اور ہم سب کو چمٹنے لگیں۔چونکہ چھت کا حصار نہیں تھا اس لئے جنات حملہ چھت کی طرف سے کر رہے تھے مولانا جنید نے انہیں بھی ختم کر دیا تھا تو چھت سے مینڈک برسنے لگے۔ان کو دیکھ کر گھن بھی آتا تھا اور ڈر بھی لگتا تھا۔اسی وقت مولانا جنید نے پانی کی بوتل نکالی اس پر کوئی حصار کا عمل پڑھا اور اس پانی کو چھت پر چھڑک دیا۔اس کے بعد جنات چھت کی طرف سے حملہ کرنے پر قادر نہ ہو سکے۔ابھی مولانا جنید نے خود کو پوری طرح سنبھالا بھی نہیں تھا کہ ایک دیوہیکل قسم کا جن جس کی داڑھی اس کے گھٹنوں تک لٹک رہی تھی اور جس کا رنگ بھورا تھا لیکن اس کی آنکھیں باہر کو نکلی ہوئی تھیں اور اس کی زبان منہ سے باہر لٹکی ہوئی تھی وہ سانپ کی پھنکارے بھر رہا تھا۔مولانا جنید نے کہا۔یہ دھوکہ ہے تمہارا وعدہ تھا کہ تمہاری طرف صرف سات لوگ اور دو عورتیں رہیں گی یہ آٹھواں آدمی تم نے کیوں بلایا۔

یہ آٹھواں جن ہمارا عامل ہے۔یہ قاہرہ سے بلایا گیا یہ تمہارے حصار کو ختم کر دے گا اس کے بعد ہم تمہیں اپنا نوالہ بنالیں گے۔یہ کہہ کر سردار نے اس عامل جن کو اشارہ کیا اور کہا کہ حملہ کرو۔عامل جن نے کچھ پڑھا اور اس کے بعد ہم سب پر آگ برسنے لگی۔ہم سمجھ گئے کہ ہمارا حصار ٹوٹ چکا ہے۔مولانا جنید چیخے۔ساتھیوں اللہ کے بھروسے پر ان جنات پر ٹوٹ پڑو۔اُدھر سے انہوں نے بیلچے اٹھائے اور اس کے بعد گھمسان کی لڑائی شروع ہو گئی۔میں ایک کونہ میں سہمی سہمی کھڑی رہی۔اور میری آنکھوں کے سامنے جنگ کا بھیانک منظر تھا۔مولانا جنید کچھ پڑھ کر جب وار کرتے تھے تو جنات کے کراہنے کی آواز آتی تھی۔سرفراز خاں بھی پڑھ پڑھ کر ڈنڈا چلا رہا تھا۔مولانا ذبیح اللہ بھی جیب میں سے کچھ نکال نکال کر فضا میں اچھال رہے تھے۔جنگ دونوں طرف سے جاری تھی۔ایک دم جن عامل نے مولانا جنید کی گردن پکڑ لی اور مولانا جنید بے بس سے ہو گئے۔میں لرز گئی اور مجھے یہ گمان ہوا کہ اب مولانا جنید اس کے پنجے سے نہیں نکل سکیں گے۔لیکن وہ بھی بہت بڑے عامل تھے نہ جانے انہوں نے کیا عمل پڑھا کہ وہ جن عامل بلبلا کر ایسے گرا جیسے کوئی پہاڑ پاش پاش ہو کر گر گیا ہو مولانا اس پر چڑھ کر بیٹھ

گئے۔ اور مولانا نے اس کی آنکھوں میں اپنی انگلیاں داخل کر دیں۔ اس کے بعد کمرے میں پخانہ برسنے لگا اور اس حملے سے ہم بے دست وپا ہو کر رہ گئے پخانے میں اس قدر بدبو تھی کہ بس اللہ کی پناہ لیکن ہمیں یہ بھی محسوس ہوا کہ دوسرے محاذ کے سب لوگ غالب ہو گئے تھے۔ مولانا جنید بولے ساتھیوں سے یہ جنات کی آخری حرکت تھی ڈرو نہیں۔ میں ایک عمل پڑھ رہا ہوں میرا عمل پورا ہوتے ہی پخانہ خود بخود غائب ہو جائے گا اور جنات قرآن حکیم کی آیات اور اصحاب کہف کے عمل کے سامنے جنگ ہار چکے ہیں۔ انشاء اللہ ہم دفینے تک پہنچیں گے اور تھوڑی دیر کے بعد پخانہ خود بخود ختم ہو گیا۔ اب جنات فرار ہو چکے تھے کمرے کے باہر بھی سانپ وغیرہ موجود نہیں تھے۔ میرے شوہر نے کمرے سے باہر جھانک کر دیکھا۔ اسی وقت ان کی چیخ نکل گئی مولانا جنید نے پوچھا۔ کیا ہوا؟ تم نے کیا دیکھا۔

میرے شوہر کی آواز نہیں نکل رہی تھی انہوں نے ہمت کر کے ٹوٹے پھوٹے انداز میں کہا باہر دیکھو شہباز .... آگے وہ کچھ بھی نہیں .... کہہ سکے۔

ایک دم ہم سب کمرے سے باہر نکلے تو ہم نے دیکھا۔ شہباز خاں زمین پر لیٹے ہوئے تھے اور ان کا گلا گھونٹ کر انہیں مار دیا گیا تھا ایسا لگتا تھا کہ ان کے گلے میں کوئی سانپ لپٹ گیا تھا اور اسی نے ان کا گلا گھونٹ دیا۔ شہباز خاں کا چہرہ بالکل نیلا ہو رہا تھا۔ آنکھیں باہر کو نکل گئی تھیں۔ اور وہ بے چارے اللہ کو پیارے ہو گئے تھے۔ ہم نے ان کی لاش کو ایک طرف لٹا کر ان پر میں نے اپنا دوپٹہ ڈال دیا۔ اور مولانا جنید نے کہا۔ آؤ، اب تہہ خانے میں چلتے ہیں۔ وہی ہماری آخری منزل ہے یقین کریں۔ اس وقت میری روح تک کانپ رہی تھی۔ شہباز خاں کی لاش دیکھ کر میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے تھے۔ ہمت پست ہو گئی تھی لیکن نسیم کی خواہش پوری کرنے کی غرض سے سب نے مولانا جنید کا کہنا مان لیا اور میں بھی تہہ خانہ میں اترنے لگی۔ تہہ خانہ میں گھپ اندھیرا تھا۔ ٹارچ جلائی تو ہم نے دیکھا کہ وہاں موٹے موٹے چوہے کود رہے تھے۔ یہ چوہے ہزاروں کی تعداد میں تھے۔ اور یہ ایک دوسرے پر سوار ہو رہے تھے۔ مولانا جنید نے مٹی پر پڑھ کر مٹی ان کی طرف پھینکی تو آہستہ آہستہ یہ چوہے غائب ہونے شروع ہو گئے۔ چند منٹ کے بعد تہہ خانہ چوہوں سے پوری طرح خالی ہو گیا تھا۔ مولانا جنید نے مولانا ذبیح اللہ سے کہا کہ میں مراقبے میں بیٹھ کر اپنی آنکھیں بند کر کے ایک عمل پڑھوں گا تم لوگ یہ دیکھنا کہ زمین کہاں سے کانپ رہی ہے۔

وہ دس منٹ تک عمل پڑھتے رہے اور ہم سب آنکھیں پھاڑے ہر طرف دیکھتے رہے۔ چند منٹ کے بعد میں نے یہ محسوس کیا کہ دیوار کے قریب کی زمین ہل رہی تھی۔ اس طرح ہل رہی تھی جس طرح زلزلہ آنے پر عمارتیں ہلتی ہیں۔ میں نے اپنے شوہر سے کہا۔ دیکھو زمین وہاں سے ہل رہی ہے۔ میرے شوہر نے پھر سب نے میری تائید کی۔ اس کے بعد ہم سب نے مولانا جنید سے کہا کہ آپ آنکھیں کھولیں اور دیکھیں زمین اس طرف سے کانپ رہی ہے مولانا نے آنکھیں کھولیں اور انہوں نے خود بھی محسوس کیا کہ زمین کس جگہ سے ہل رہی تھی۔ انہوں نے کہا کہ دفینے کی نشاندہی ہو چکی ہے اب ہم اللہ کا نام لے کر زمین کھودیں گے لیکن جیسے ہی مولانا جنید نے پہلا پھاوڑا مارا۔ ایک بھیانک سی آواز کمرے میں گونجی۔ کوئی کہہ رہا تھا، یہ ذلیل حرکت مت کرو۔ ہم اس خزانے کے امین ہیں۔ مولانا جنید نہیں مانے اور انہوں نے جلدی جلدی خود ہی پھاوڑے چلانے شروع کئے۔ جب وہ تھک گئے تو انہوں نے مولانا ذبیح اللہ سے کہا اب تم کوشش کرو۔ پھر اس کے بعد مولانا ذبیح اللہ نے زمین کھودنی شروع کی۔ تقریباً ایک گھنٹے کی محنت کے بعد ایک دیگ نظر آئی لیکن اس پر ڈھکن لگا ہوا تھا۔ مولانا جنید نے کہا اب اس کے برابر والی زمین کھودو پھر انہوں نے اس کو کھودا۔ وہاں بھی ایک دیگ دکھائی دی لیکن اس پر بھی ڈھکن ڈھکا ہوا تھا اس طرح کل گیارہ دیگیں نظر آئیں۔ جب گیارویں دیگ نظر آئی تو پھر ایک بھیانک سی آواز آئی۔ کم بختوں تم نے ہمارا پردہ فاش کر دیا۔ لیکن ذلیلوں تمہیں کچھ ملنے والا نہیں ہے۔

مولانا جنید نے کچھ عمل پڑھنے کے بعد دیگوں سے ڈھکن ہٹانے شروع کئے۔ اس کے بعد وہ چیخ رہے تھے اور بولے بھائیوں ساری محنت بیکار ہو گئی۔ ان کی یہ آواز سن کر سب ہکا بکا رہ گئے۔ آخر وہی ہوا نسیم بولے۔ جنات نے جاتے جاتے ان اشرفیوں کو جو کھربوں روپے کی تھیں خراب کر دیا یہ سب کوئلہ بن گئیں اور ہماری ساری محنت بیکار ہو گئی۔ ہم نے ایک انسان کی جان بھی گنوائی۔ شہباز خاں کی لاش لے کر ہم خالی ہاتھ اس پرانے قلعہ سے باہر آئے اور ہم نے کان پکڑ لئے کہ کبھی بھی دفینے کے چکر میں نہیں پڑیں گے۔ ☆

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے نادر عملیات

آپ نے فرمایا: نماز مغرب کے بعد سنتیں پڑھ کر دو رکعت نماز نفل ادا کرو، رکعت میں الحمد کے بعد گیارہ مرتبہ "قل ھو اللہ" پڑھو پھر سلام کے بعد سو بار یہ کلمات، پھر سلام کے بعد ایک سو بار یہ کلمات کہو:

سبحان الله وبحمده سبحان الله العظيم

اس کے بعد حضور ﷺ پر گیارہ بار درود شریف پڑھو، پھر گیارہ بار یہ سلام پڑھا جائے۔

السلام عليك ايها النبى ورحمة الله بركاته

السلام عليك يا رسول الله

السلام عليك يا خير خلق الله

السلام عليك يا شفيع المذنبين

السلام عليك وعلىٰ آلك واصحابك اجمعين

سحر کا اثر توڑنے کے لئے

حضرت یعقوب بن اسحاق بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے "انوار السالکین" میں لکھا ہے کہ محبوب سبحانی سیدنا حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کے اوراد و وظائف میں یہ عمل فقیر کے علم و یقین میں نہایت مجرب ہے، ادائے گی قرض، وسعت رزق اور پرہیز گاری کے لئے، سحر کا اثر دور کرنے کے لئے، برق کے طوفان سے محفوظ رہنے کے لئے، ترقی علم اور دشمنوں کے شر سے محفوظ رہنے کے لئے نہایت مفید ہے۔

ترکیب یہ ہے کہ بعد نماز مغرب سنتین پڑھے، بہتر یہ ہے کہ ہر رکعت میں الحمد کے بعد گیارہ گیارہ مرتبہ "قل ھو اللہ" پڑھیں۔ پھر سلام کے بعد گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں پھر سر بسجدہ ہو کر نہایت خشوع وخضوع کے ساتھ یہ کلمات ادا کئے جائیں۔

اللهم انت ربى وانا عبدك يا ربى رحمتك والشمس رضوانك اللهم نجنى من عذابك ولفتح لى ابواب رحمتك يا ارحم الراحمين۔

اس کے بعد حضور نبی کریم ﷺ کے توسل سے باری تعالیٰ کی جناب میں التجاء پیش کیجئے۔

حضرت یحیٰ بن معاذ بغدادی، شیخ وجیہ الدین یوسف اور فتح نجیب الدین عبدالقاہر نے اس عمل کی بہت تعریف بیان کی ہے۔ "البحر المعانی" میں اس عمل کا نام "عمل غوثیہ" لکھا ہے۔ فقیر کے نزدیک یہ عمل ہر آزادی اور ہر مقصد کے لئے مفید ہے فقیر نے اس عمل کو جتنی بار پڑھا تیر بہدف پایا۔

پریشانیوں کے عالم میں

کسی شخص کے دریافت کرنے پر شیخ اعظم نے فرمایا اگر پریشانیوں کا ہجوم ہو تو یہ طریقہ اختیار کرو۔ پہلے "سورہ فاتحہ" سات مرتبہ، پھر "سورہ الم نشرح" سات مرتبہ پھر "سورہ اخلاص" سات مرتبہ پھر درود شریف گیارہ مرتبہ پڑھو پھر سر بسجدہ ہو کر یہ الفاظ کہو:

يا قاضى الحاجات ويا كافى المهمات ويادافع البليات ويا حل المشكلات ويا رافع الدرجات ويا شافى الامراض ويا مجيب الدعوات ويا ارحم الراحمين۔

پھر یہ الفاظ کہو:

يا عالم مافى الصدر آخر جنى من الظلمات الى النور

اس کے بعد حضور نبی کریم ﷺ کے توسل سے درگاہ الٰہی میں اپنی حاجت خشوع کے ساتھ پیش کی جائے۔

زیارت رسول علیہ ﷺ کے لئے

کسی شخص نے آپ سے دریافت کیا کہ خواب میں رسول کریم علیہ ﷺ کی زیارت ہوسکتی ہے، چونکہ پوچھنے والا صالح اور دیندار شخص تھا اکثر باوضو رہتا تھا۔ نماز کا پابند تھا اور تہجد کا عادی۔ اس کی عبادات میں خشوع وخضوع کی جھلک موجود تھی اور دل میں محبت رسول کا جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا تھا غوث پاک کو اس کے ان اوصاف کا علم تھا اس لئے آپ نے اسے مشورہ دیا کہ دوشنبہ کی رات کو نماز عشاء کے بعد کامل طہارت اختیار کرو، نیا لباس پہنو، خوشبو استعمال کرو، مدینہ منورہ کی طرف توجہ کرو اور اللہ تعالیٰ سے رسول اللہ ﷺ کی زیارت کی التجا کرو۔ خشوع کے ساتھ یہ درود شریف پڑھو۔

الصلوۃ والسلام علیك یا رسول الله الصلوة والسلام علیك یا حبیب الله صلی الله علیه محمد تحب وترضاه

اس کے بعد سوجاؤ۔ انشاء اللہ تعالیٰ رسول اللہ ﷺ کی زیارت نصیب ہوگی۔

آسودہ حالی کے لئے

ایک سائل کے دریافت کرنے پر آپ نے فرمایا اگر آسودہ زندگی بسر کرنا چاہتے ہو تو فجر کے وقت سنت اور فرض کے درمیان یہ کلمات روزانہ ایک سو مرتبہ پڑھو:

سبحان الله وبحمده سبحان الله العظیم وبحمدو استغفرالله

خطرہ سے نجات

عزت وحیات کے لئے کوئی خطرہ محسوس ہو تو اس صورت میں آپ نے ذیل کے کلمات سو بار پڑھنے کی ہدایت فرمائی ہے۔

بسم الله الذی لایضر مع اسمه شئی فی الرض ولا فی السماء وهوا اسمیع العلیم

استخارہ غوثیہ

مفتاح اکرامات میں ''استخارہ غوثیہ'' کے نام سے ایک استخارہ درج ہے ''شیخ مجیب الدین'' لکھتے ہیں کہ اگر کسی کام کے سلسلے میں آپ صحیح طور پر نتیجہ معلوم کرنا چاہیں تو استخارہ غوثیہ پڑھیں، اس کا طریقہ یہ ہے کہ دو رکعت بعد نماز عشاء ادا کریں ہر رکعت میں الحمد کے بعد گیارہ گیارہ مرتبہ ''قل ھواللہ'' پڑھیں۔ پھر سلام کے بعد یہ دعا پڑھی جائے۔

اللهم انی استخرك بعلمك من فضلك العظیم فانك تقدرو الاقدرو اتخم ولا اعلم وانت علام الغیوب اللهم ان کنت تعلم ان هذا الامو خیر لی ناقدره لی ویسر لی وان کنت تعلم ان هذا الا مر شرلی ناصرنه عنی یا ارحم الراحمین

یہ دعا پڑھنے کے بعد سوجائیں کام کا انجام معلوم ہوجائے گا۔

استخارہ کا ایک اور طریقہ یہ ہے کہ بعد نماز عشاء دو رکعت نفل استخارہ کی نیت سے پڑھیں ہر رکعت میں الحمد کے بعد گیارہ گیارہ مرتبہ ''قل ھوا الله'' پڑھیں پھر آنحضرت ﷺ پر گیارہ بار درود شریف پڑھیں مندرجہ ذیل درود شریف کا پڑھنا زیادہ بہتر ہے۔

السلام علیك ایا النبی ورحمة الله وبرکاته السلام علیك یا رسول الله، السلام علیك یا خیر خلق الله السلام علیك یا شفیع المذنبین، السلام علیك وعلی آلك واصحابك احمعین، اللهم صلی علم محمد کما تحب وترضاه

اس کے بعد ذیل کے کلمات ایک ایک سو بار پڑھے جائیں۔

یا علیم علمینی، یا بشیر بسرنی، یا خبیر اخبرنی، یا ترضاه

اس کے بعد ذیل کے کلمات ایک ایک سو بار پڑھے جائیں۔

یا علیم علمنی، یا بشیر بشرنني، یا خبیر اخبر نی، یا بین بین لی

دنیا سے بے رغبتی ملے گی

ایک شخص کے دریافت کرنے پر غوث اعظم نے فرمایا منازل طریقت طے کرنے کے لئے شرک سے اجتناب نہایت ضروری ہے۔ اس کے لئے بہترین راہ عمل یہ ہے کہ نماز تہجد کے بعد دو رکعت نفل پڑھے ہر رکعت میں الحمد کے بعد گیارہ مرتبہ ''قل ھو الله'' پڑھے۔ پھر سلام کے بعد سو بار یہ کلمات پڑھے۔

لا معبود الا الله، لا مقصود الا الله، لا موجود الاالله

ان کلمات کے پڑھنے کا اثر یہ ہوگا کہ ماسوا سے بے تعلقی پیدا ہوجائے گی اور ذکر الٰہی سے دل کو لذت حاصل ہوگی۔

بعض اہل معرفت نے اس عمل کو مراقبہ توحید بھی لکھا ہے، اس عمل کے پڑھنے دلوں کو عزم راسخ اور استقامت محکم کی نعمت حاصل ہوتی ہے دل پر کسی کا رعب نہیں بیٹھتا۔

یعقوب بن اسحاق بغدادیؒ اس عمل کی تعریف میں لکھتے ہیں :

اس سلسلہ میں فقیر کا مشاہدہ یہ ہے کہ اس عمل کی برکت سے کبھی کبھی شرح صدر بھی ہوجاتا ہے معرفت کے لئے اس درویش کا سینہ کھل جاتا ہے سوچنے کی بات یہ ہے کہ جس کا سینہ اللہ تعالیٰ معرفت کے لئے کھول دے اس کے خوش نصیب ہونے میں کیا شبہ ہے "فھو علی نور من ربہ" (اپنے رب کی طرف سے نور پر ہے)

اگر اس عمل کا سلسلہ جاری رہتا ہے تو ہدایت الٰہی توفیق راہ اور رفیق سالک ہوجاتی ہے اور سینہ میں معرفت کا شور جوش زن ہوتا ہے دل میں صداقت وحقانیت کا غلبہ ہوجاتا ہے اعلان حق کے لئے ہمت عالی مل جاتی ہے ریاضت ومجاہدہ کے لئے عزم راسخ مل جاتا ہے تنہائی بے کسی اور بے سروسامانی کا خیال دل سے نکل جاتا ہے۔

دل کو راحت ملے گی

ایک سائل کے جواب میں شیخ اعظم نے فرمایا کہ انشراح قلب ایک نعمت ہے اس کے لئے طریقہ یہ ہے کہ بعد نماز تہجد دو رکعت نماز نفل پڑھے۔ یہ دو رکعت بہ نیت انقطاع از ماسوا اللہ پڑھی جائیں پھر حضرت رسول کریم ﷺ پر درود شریف پڑھیں، پھر گیارہ بار الم نشرح پڑھیں:

اس کے بعد شیخ نے فرمایا:

انشرح قلب کے لئے ایک راہ عمل یہ بھی ہے۔ رمضان کے آخری عشرہ میں اکیسویں رات، تیئیسوی رات، پچیسویں رات، ستائیسویں رات اور انیسویں رات کو ذکر الٰہی کریں تاکہ شب کو خدا تعالیٰ کی برکتیں حاصل ہوں۔ تہجد کی نماز بھی روزانہ پڑھیں، ہر وقت باوضو رہنے کی کوشش کریں، کھانا کم کھائیں کہ اس سے رقت قلب حاصل ہوتی ہے جہاں تک ممکن ہو گفتگو کم کریں اس سے دل کو راحت محسوس ہوتی ہے۔

یعقوب ابن اسحاق بغدادی نے "انوار السالکین" میں لکھا ہے کہ ایک سائل کے جواب میں حضرت غوث پاک نے فرمایا زندگی کے تفکرات سے نجات پانے کے لئے یہ عمل مفید ہے۔

بعد نماز مغرب سنتیں پڑھنے کے بعد دو رکعت نفل پڑھیں اس کے بعد گیارہ بار یہ پڑھیں۔

لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریك له له الملك وله الحمد يحي ويميت وهو على كل شئى قدير

پھر تین بار یہ پڑھے

يسبح له ما في السموت والارض وهو العزيز الحكيم

پھر گیارہ مرتبہ پڑھیں۔

اللهم افتح الى ابواب رحمتك يا ارحم الراحمين، اللهم استجب هذا وعالى بجاه النبى صلى الله عليه وسلم شیخ وجیہ الدین بغدادیؒ لکھتے ہیں کہ فقیر کے تجربہ میں رنج اور اضطراب سے نجات حاصل کرنے کے لئے یہ عمل بہت مجرب ہے۔

طالب معرفت

شیخ نجیب الدین بغدادیؒ عبد القادر سہروردی، "مناقب الحبیب" میں لکھتے ہیں۔

سیدنا ابو محمد محی الدین عبد القادر جیلانی قدس سرہ نے ایک طالب معرفت سے فرمایا کہ سالک کے لئے ضروری ہے کہ سوائے فرائض وواجبات وسنن کے کچھ اور دو وظائف جو تزکیہ نفس کے لئے بے حد مفید ہیں ضرور پڑھے۔ خاص طور پر نماز تہجد اور نماز اشراق لازم ہے اور بوقت فجر سنت وفرض کے درمیان اکتالیس بار "سورہ فاتحہ" پڑھے اور سو بار سبحان الله وبحمده سبحان الله العظيم، وبحمده استغفر اللہ ضرور پڑھے اس عمل سے بے نظیر روحانی قوت نصیب ہوتی ہے۔

شیخ عفیف الدین "کشف الاسرار" میں لکھتے ہیں کہ حضرت عبد القادر جیلانی قدس سرہ نے بہت سے اعمال ووظائف اس فقیر کو مرحمت فرمائے یہ عمل فقیر کے تجربہ میں نہایت زود اثر ہے اگر آپ کا دل بے حد پریشان ہے اور آپ سکون دل کے آرزومند ہیں تو سب سے پہلے تین

بارلا حول ولا قوت الا باالله العلی العظیم پڑھیں، پھر دو رکعت نماز نفل پڑھیں پھر سلام کے بعد اللھم طھر قلبی عن غیرك و نور قلبی بنور معرفتك ابداً یا الله، یا الله، گیارہ بار پڑھیں۔ اس کے بعد یہ کلمات پڑھیں۔

لا فاعل الاالله ولا موجود الاالله یا الله یا فعال یا فتاح یا باسط۔

آپ کی دعائیں

آپ کی دعاؤں بہت مشہور ہیں آپ بعض مجالس میں پڑھا کرتے تھے ذیل میں ان دعاؤں کا ترجمہ درج کیا جاتا ہے۔

اے اللہ! ہم تیرے وصال کے بعد دیے جانے، تیرے مقرب بن کر نکال دیے جانے، اور تیرے مقبول بننے کے بعد مردود بننے سے پناہ مانگتے ہیں۔ اے اللہ تو ہمیں اپنی طاعت وعبادت کر نے والوں میں سے کردے اور ہمیں توفیق دے کہ تیرا شکر اور تیری حمد کرتے رہیں۔

اے اللہ! ہم تجھ سے ایسے ایمان کے طلب گار ہیں جو تیری جناب میں پیش کرنے کے قابل ہو اور ایسا یقین چاہتے ہیں جس کے ذریعہ سے ہم قیامت کے دن تیرے جناب میں بے خوف کھڑے ہو سکیں ایسی عصمت کے خواہش مند ہیں جس کے ذریعہ سے تو ہمیں گرداب معاصی سے نکال دے ایسی رحمت چاہتے ہیں جس کے ذریعہ سے تیرے اور امر و نواہی کو سمجھ سکیں۔

اے آقا! ایسا فہم عطا کر جس سے تیری جناب میں دعا کرنا سیکھیں۔ اے اللہ تو ہمیں دنیا و آخرت میں اہل اللہ میں سے بنا، ہمارے دلوں کو نور معرفت سے پر کردے ہماری آنکھوں کو اپنی ہدایت کے سرمہ سے سرگیں کردے۔ ہمارے افکار قدم شبہات کے موقعہ پر پھسلنے سے اور ہماری انفسیانیت کے پرندوں کو خواہشات کے آشیانے میں جانے سے روک لے۔ ہماری شہوت سے ہمیں نکال کر نمازیں پڑھنے، روزے رکھنے میں ہماری مدد فرما۔ ہمارے گناہوں کے نقوش کو ہمارے اعمال نامہ سے نیکوں کے ساتھ مٹادے اے اللہ! جب کہ ہمارے افعال مرہونہ ظلم کی قبروں میں مدفون ہونے کے قریب ہوں

اور تمام اہل سخاء ہم سے منہ موڑنے لگیں، اور ہماری امیدیں ان سے منقطع ہو جائیں تو اس وقت قیامت میں تو ہمارا والی اور مددگار بن اپنے ناچیز بندہ کو جو کچھ وہ کررہا ہے اس کا اجر دے اور لغزشوں سے اسے بچا کل حاضرین کو نیک بات اور نیک کام کی توفیق عطا کر اور اس کی زبان سے وہ بات نکلوا جس سے سننے والوں کو فائدہ پہنچے۔ جس کے سننے سے آنسو بہنے لگ جائیں اور سخت سے سخت دل بھی موم ہو جائیں

اے اللہ! مجھے اور تمام حاضرین اور کل مسلمانوں کو بخش دے۔

(آمین

نا اتفاقی در کرنے کا عمل

وَنَزَعۡنَا مَا فِیۡ صُدُوۡرِهِمۡ مِّنۡ غِلٍّ اِخۡوَانًا عَلٰی سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِیۡنَ٥

جس گھر میں یا خاندان میں نا اتفاقی ہو یا کسی سے دشمنی ہو ہر فرض نماز کے بعد ۱۱ مرتبہ پڑھ کر اس کا تصور کر کے آسمان پر پھونک دے جب تک کامیابی نہ ہو عمل جاری رکھے۔

نوٹ : جب تو کوئی نیکی کرے تو تجھے خوشی ہو اور اگر برائی کرے تو تجھے پچھتاوا ہو تو تو مومن ہے۔ جو شخص کسی ظالم کو ظالم جانتے ہوئے اس کا ساتھ دے تو وہ اسلام سے نکل گیا۔ مومن کبھی طعنے دینے والا، لعنت کرنے والا، بدگوئی کرنے والا اور زبان دراز نہیں ہوتا۔ مسلمانوں میں کامل ایمان والے وہ لوگ ہیں جن کے اخلاق اچھے ہیں۔ جن کا برتاؤ اپنے گھر والوں کے ساتھ لطف اور محبت کا ہوتا ہے۔ یہی لوگ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس کے پسندیدہ بندے ہیں۔ اگر تم اللہ تعالیٰ کی محبت کا دعویٰ کر رسول اکرم ﷺ کی سنت کی پیروی کرو۔

☆☆☆☆

حضرت سفیان ثوری رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے

(۱) اور جو معصیت شہوت کی وجہ سے ہو اس کی تو معافی کی امید ہوتی ہے (کہ اس سے توبہ کی توفیق ہو جاتی ہے۔)

(۲) اور جو معصیت کبر کی وجہ سے ہو اس کی معافی کی امید نہیں ہوتی (کہ اس سے توبہ کی توفیق ہو جاتی ہے۔)

آج کے دور میں اکثر وبیشتر شادیاں ناکام ہو رہی ہیں۔ اس کی کئی وجوہات ہیں ان میں ہی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ عورت اور مرد کے اعداد ایک دوسرے سے کوئی مناسبت نہیں رکھتے۔

تجربات زمانہ سے یہ بات ثابت ہے کہ نام کے اعداد ہر انسان کی شخصیت پر اور اس کے حالات پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ میاں بیوی کے اعداد اگر ایک دوسرے سے متضاد ہوں تو پھر ان کے درمیان ملاپ نہیں ہو پاتا۔ اسباب وعلل کی اس دنیا میں جہاں دوسری وجوہات کو پیش نظر رکھ کر شادیاں کی جاتی ہیں وہاں میاں بیوی کے اعداد پر بھی غور کرنا چاہئے۔ میاں بیوی میں اتفاق ہوگا یا نہیں؟ اس کا اندازہ کرنے کے لئے میاں بیوی کے نام اور ان کے اور ان کی والدہ کے نام کے اعداد نکال کر ان کا مفرد عدد برآمد کرنا چاہئے۔ اس کے بعد ذیل میں دیئے گئے چارٹ میں دیکھنا چاہئے کہ کونسا عدد کس عدد کے ساتھ موافقت کرتا ہے اور کونسا عدد کس عدد کا مخالف عدد ہے۔

مثال : نام محمد ساجد، اعداد ۱۶۰

نام والدہ عزیزہ بیگم، اعداد ۱۷۱

ٹوٹل : ۳۳۱

نام زوجہ، پروین، اعداد ۲۶۸

نام والدہ اختری بانو، اعداد ۱۲۷۰

ٹوٹل ۱۵۳۸ مفرد عدد آٹھ

نتیجہ: شادی کا ابتدائی دور اچھا نہیں گزرے گا۔ بعد میں تعلقات ٹھیک رہیں گے۔

دیگر اعداد کی تفصیلات مندرجہ ذیل چارٹ سے معلوم کریں۔ اور اس کا فائدہ اٹھائیں۔

ایک اور دو	دونوں کی زندگی بہت خوشگوار رہے گی	۲ اور ۸	ابتدا میں محبت کریں گے پھر جھگڑے شروع ہوجائیں گے	۵/اور ۵	انجام جدائی اور طلاق
ایک اور ۲	قابل رشک زندگی گزارنے کی علامت	۲/اور ۹	ایک دوسرے کی قدر کریں گے	۵/اور ۶	دونوں میں موافقت رہے گی
ایک اور ۳	نااتفاقی اور خانہ جنگی میں مبتلا رہیں گے	۳/اور ۳	شادی محبت کی ہوگی انجام بے وفائی	۵/اور ۷	قابل رشک زندگی بسر کریں گے
ایک اور ۵	معتدل زندگی گزاریں گے	۳/اور ۵	طلاق ہوجائے گی	۵/اور ۹	دونوں میں اعتدال کے ساتھ زندگی گزاریں گے

ایک اور ۶	ایک دوسرے کے ساتھ مددگار رہیں گے	۳/اور ۶	لڑائی جھگڑا نوبت طلاق	۶/اور ۶	قابل تعریف زندگی بسر کریں گے
ایک اور ۷	اولاد کا غم دیکھنا پڑے گا	۳/اور ۷	ایک دوسرے پر جانچھاور کریں گے	۶/اور ۷	اعتدال قائم رہے گا
ایک اور ۸	غربت مفلسی اور رنج وغم کا سامنا کرنا پڑے گا	۳/اور ۸	ٹھیک زندگی گزاریں گے	۶/اور ۸	قابل رشک زندگی گزاریں گے
ایک اور ۹	انجام بہتر ہوگا زندگی معتدل رہے گی	۳/اور ۹	لڑیں گے لیکن جدا نہیں ہوں گے	۶/اور ۹	میانہ انداز کا تعلق ہمیشہ قائم رہے گا
۲/اور ۲	دونوں خوشگوار زندگی گزاریں گے	۴/اور ۴	انجام طلاق اور جدائی	۷/اور ۷	بے مثال ازدواجی زندگی گزاریں گے
۲/اور ۳	لڑائی جھگڑا لیکن طلاق نہیں	۴/اور ۵	انجام طلاق اور جدائی	۷/اور ۸	شروع میں ختلاف رہے گا بعد میں موافقت ہوجائے گی
۲/اور ۴	ہر وقت لڑائی جھگڑا، لیکن طلاق نہیں	۴/اور ۶	اچھی اور بے مثال جوڑی	۷/اور ۹	دونوں کے مزاج میں اختلاف رہے گا
۲/اور ۵	ذہنی سکون حاصل نہیں ہوگا	۴/اور ۷	قابل رشک زندگی گزاریں گے	۸/اور ۸	بے مثال جوڑی
۲/اور ۶	ایک دوسرے پر الزام تراشی کرتے رہیں گے	۴/اور ۸	ایک دوسرے کی محبت میں گرفتار	۸/اور ۹	ہر اعتبار سے خوشگوار زندگی گزاریں گے
۲/اور ۷	ایک دوسرے کی قدردان رہیں گے	۴/اور ۹	جنگ وجدال ایک دوسرے پر کیچڑ چھالنے والے	۹/اور ۹	ہمیشہ جنگ وجدال کا شکار رہیں گے لیکن طلاق نہیں ہوگی

ڈاکٹروں نے یہ تحقیق کی ہے کہ ایک مہینے کے روزے رکھنے سے بہت سی بیماریاں انسان کے جسم سے خود بخود ختم ہوجاتی ہیں۔ روزہ کا فائدہ آخرت میں تو ہوگا ہی جسمانی طاور پر بھی روزے کا فائدہ حاصل ہوتا ہے۔ کئی بندے اس دنیام یں ایسے بھی ہوتے ہیں جن کے گھر کا باتھ روم غریب آدمی کے گھر سے بڑا ہوتا ہے۔ یہ لوگ پورے سال اپنی مرضی سے کھاتے ہیں پیتے ہیں اور انہیں دنیا کی ہر نعمت میسر ہے۔ انہیں اندازہ نہیں ہوتا کہ بھوک کیا ہے اور غربت کسے کہتے ہیں۔ اللہ نے روزے فرض کیۓ تاکہ مال دار لوگ بھی بھوک کا مزہ چکھیں اور انہیں اندازہ ہو کہ انسان جب بھوکا رہتا ہے تو اس کے دل پر کیا گزرتی ہے۔ اس طرح روزے سے جسمانی اور روحانی فائدہ حاصل ہوجاتے ہیں۔ روزہ گناہوں سے ڈھال بنتا ہے، صحت کے لئے کبھی کبھی فاقہ تریاق ثابت ہوتا ہے اور روزے سے یہ بھی اندازہ ہوجاتا ہے کہ بھوک کسے کہتے ہیں۔ اور اس دنیا میں اللہ کے غریب بندے کس طرح دن رات گزارتے ہیں۔

بازی کس کے ہاتھ؟

کیا اتر پردیش کے مسلمان غیر متحد ہونے کے نتائج سے باخبر نہیں ہیں؟

بی جے پی جانتی ہے کہ اتر پردیش انتخابات میں مسلمان کسی بھی سیکولر پارٹی کی طرفداری تو کر سکتے ہیں، لیکن ان کا جھکاؤ بھی بی جے پی کی طرف نہیں ہوگا۔ ان دنوں بی جے پی کے لیڈران بھی کھل کر یہ بیان دے رہے ہیں کہ مسلمان بی جے پی کو پسند نہیں کرتے۔ یہ حقیقت ہے، لیکن کیوں پسند نہیں کرتے، وہ اس حقیقت کی تہہ تک جانا نہیں چاہتے۔ اس بیان کا سب سے تاریک پہلو یہ ہے کہ جب مسلمان بی جے پی سے فاصلہ رکھتے ہیں تو اقتدار میں آنے کے بعد حکومت بھی مسلمانوں سے فاصلہ رکھے گی۔ اس فاصلے کی نوعیت مختلف ہوگی۔ اس فاصلے میں نفرت اور دشمنی کا بھی دخل ہوگا۔ مرکز میں آنے کے بعد جس طرح حکومت نے مسلمانوں سے فاصلہ بنایا، یہی کھیل ان ریاستوں میں بھی شروع ہوگا، جہاں جہاں بی جے پی کی حکومت ہوگی۔ مدھیہ پردیش، راجستھان، مہاراشٹرا میں باضابطہ مسلمانوں کے حقوق کو پامال کرنے کی کوشش کی گئی۔ اڑیسہ میں بنگلہ دیشی مسلمانوں کو نشانہ بنایا گیا مگر اصل میں ٹارگیٹ وہاں مسلمان کی آبادی رہی۔ جب ریاستی حکومت کو اس بات کا احساس ہو کہ آپ کی نفرت اور دشمنی کے باوجود وہ اقتدار میں آئی ہے تو ظاہر ہے وہ ہر سطح پر آپ کو نیچا دکھانے اور کمزور کرنے کی کوشش کرے گی۔

اب ذرا کچھ دیر کے لئے موجودہ، حالات کو دیکھا جائے۔ نوٹ بندی کے بعد آر بی آئی اب تک پچاس سے زائد بار اپنے اصول وضابطے میں تبدیل کر چکی ہے۔ ڈیڑھ سو سے زیادہ لوگ مارے جا چکے ہیں۔ لاکھوں کی آبادی بے روزگار ہو چکی ہے۔ اڈانی، امبانی اور پے ٹی ایم پر محبتوں کی بارش ہو رہی ہے۔ ۳۰؍ بی جے پی لیڈران کروڑوں کے کالے دھن کے ساتھ پکڑے جا چکے ہیں۔ حزب اختلاف کے ہنگامے اور راہل کی بیان بازیوں کے باوجود کوئی اثر نہیں پڑا ہے۔ اور میڈیا ہمیشہ کی طرح مودی کے ساتھ کھڑا ہے۔ کیجریوال اور راہل مودی پر رشوت خواری کا الزام لگاتے ہوئے ہار چکے ہیں۔ اور حکومت ان لوگوں کا مذاق بنانے میں کمر کس چکی ہے۔ اتر پردیش کے عوام بالخصوص مسلمانوں کو یہ سمجھنے کی ضرورت ہے کہ اگر بی جے پی اقتدار میں آتی ہے تو وہی کرے گی جو وہ چاہے گی اور حزب مخالف کی نعرے بازی اور مخالفت سے بھی حکومت کا ایک پتہ تک نہیں ہلے گا۔ اگر وہاں بی جے پی کی حکومت بنتی ہے اور بی جے پی مسلمانوں کا عرصۂ حیات تنگ کرتی ہے تو نہ کوئی بولنے والا ہوگا نہ روکنے والا۔ نہ ٹوکنے والا۔ کیونکہ بی جے پی کے پاس اس بات کا سیدھا جواب ہے کہ مسلمانوں نے اس سے فاصلہ بڑھایا اور بی جے پی نے مسلمانوں سے اس لئے حساب برابر۔ اور اس کا دوسرا پہلو یہ ہے کہ اگر مسلمان بی جے پی کا ساتھ دیتے، تب بھی نتیجہ کم وبیش یہی نکلتا۔ کیونکہ ہندو راشٹر کی کامیابی تبھی ممکن ہے جب مسلمان کمزور ہو جائیں اور بی جے پی آہستہ آہستہ تمام راستوں پر قبضہ کر لے۔ نوٹ بندی کے بعد، اس بات کی گونج مودی کے نئے بیان سے بھی ظاہر ہوئی ہے۔ آپ غور کریں تو یہ بیان نوٹ بندی سے بھی زیادہ خطرناک ہے۔ ایک ملک ایک انتخاب کا بیان اقتصادیات اور ہندوستانی معیشت کو سامنے رکھ کر نہیں دیا گیا بلکہ یہاں بھی وہی جذبہ پوشیدہ ہے، جہاں مودی ہندوستان کی تمام ریاستوں پر بی جے پی کے قابض ہونے کا خواب دیکھ رہے ہیں۔ بی جے پی آہستہ آہستہ ان قلعوں کو فتح کرتی جاتی ہے تو ہندو راشٹر کا خواب پھر خواب نہیں، بلکہ ہندوستان کے لئے ایک خوف زدہ کرنے والی حقیقت بن جائے گا۔ ہندوستانی سیاست

میں یہ ایشو پہلے بھی اٹھایا جا چکا ہے۔ لیکن اس بار یہ معاملہ سنگین ہے۔ اور اگر ایسا ہوتا ہے تو ہندوتو کی سیاست کو مسلم مخالف لہر میں تبدیل کر کے بی جے پی مضبوط دیوار کی طرح اکثریت کو اپنے قابو میں کرلے گی اور غیر متحدہ سیاسی پارٹیوں کی کوئی مخالفت کسی کام نہیں آئے گی۔ اس کے بعد جو ہوگا، مسلمانوں کو اس کے لئے ابھی سے تیار ہو جانا چاہئے۔ اور اسی لئے ملک کے تحفظ اور امن وسکون کا جائزہ لینے والی نگاہیں اتر پردیش کے انتخابات پر مرکوز ہیں کہ یہ واحد راستہ ہے جہاں سے امید کی ایک موہوم کرن نظر آتی ہے یعنی اگر یہاں بی جے پی کی فتح کے رتھ کو روک دیا گیا تو آگے کچھ اچھے نتائج کی توقع کی جاسکتی ہے۔

پہلے حال یہ تھا کہ بی جے پی لیڈران نے کئی مواقع پر مسلمانوں کو پاکستانی ٹھہرایا۔ نئے سیاسی پس منظر میں حزب مخالف کو سرعام پاکستانی ٹھہرایا گیا اور کوئی بھی سیاسی پارٹی اس کا منہ توڑ جواب پیش نہیں کرسکی۔ کیوں؟ کیونکہ غیر متحدہ سیاسی پارٹیوں پر میڈیا اور حکومت قابض ہے۔ مرکزی حکومت، حز اقتدار کو ناکام بنانے کے طریقے جان گئی ہے۔ اس مجبور سیاسی فضا میں ساری طاقت بی جے پی کے پاس ہے اور اس طاقت کو روکنا ضروری ہے۔ اتر پردیش کا معاملہ یہ ہے کہ ابھی صرف خوش فہمیوں کا بازار گرم ہے۔ ٹی وی چینلس الگ الگ سروے کے ذریعہ کہیں سماجوادی کو بے وقوف بنا رہے ہیں اور کبھی بی ایس پی کے سر پر تاج رکھ دیا جاتا ہے۔ یہ خوش فہمیاں اس لئے پیدا کی جارہی ہیں کہ یہ سیاسی پارٹیاں متحد ہو کر سامنے نہ آئیں۔ بہار کے وزیر اعلیٰ نتیش کمار یہ کہہ چکے ہیں کہ اتر پردیش میں ''مہا گٹھ بندھن'' تبھی ہو جب ایس پی اور بی ایس پی کے درمیان اتحاد ہوگا۔ ظاہر ہے، ان دونوں پارٹیوں میں اتحاد ممکن نہیں ہے۔ کانگریس، اجیت سنگھ کی پارٹی اور ایس پی کا اتحاد ممکن ہے۔ لیکن کیا یہ اتحاد اپنی جیت کا یقین دلا سکتا ہے جبکہ سامنے بی ایس پی بھی ہے؟ اور دونوں کے درمیان گہری اور سیدھی ٹکر بھی ہے۔ اویسی اور بی ایس پی کے اتحاد کی خبریں بھی گرم ہیں۔ لیکن ایسا لگتا نہیں کہ دونوں پارٹیوں میں اتحاد ممکن ہو سکے گا۔ اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ یوپی انتخابات میں جیت کا پیمانہ بہت حد تک مسلمانوں کے ووٹ سے طے کیا جائے گا اور موجودہ صورتحال میں ابھی بھی مسلمانوں کا سیاسی کنفیوژن برقرار ہے کہ وہ کس سمت جائیں اور کس کو ووٹ کریں۔ یہ حقیقت ہے کہ نام نہاد سیکولر سیاسی پارٹیوں نے بھی کبھی مسلمانوں کے ساتھ انصاف نہیں کیا۔ مگر مجبور ومظلوم مسلمانوں کی مجبوری سے خوفزدہ کرنے والی سیاسی فضا میں بی جے پی کو دور رکھنے کے لئے ان میں سے ہی کسی ایک کا انتخاب کرنا ہوگا۔ اور مسلمان اس شک کے دائرے میں بھی ہیں کہ اگر نتیجہ کسی ایک کے حق میں نہیں نکلتا ہے تو ایس پی، بی ایس پی دونوں کا رجحان اقتدار کے لئے بی جے پی کی طرف جھک سکتا ہے۔ ماضی میں اس کی بہت سی مثالیں موجود ہیں۔ لیکن اگر مسلمانوں کا متحدہ فیصلہ کسی ایک پارٹی کا انتخاب کرتا ہے تو صورتحال بدل سکتی ہے۔ اس لئے مسلمانوں کو غیر متحد ہونے کے نتائج سے باخبر ہونے کی ضرورت ہے۔

اتر پردیش کی موجودہ سیاسی فضا روزانہ ایک نئے انقلاب سے دوچار ہے۔ سماجوادی پارٹی کے آپسی تنازعات ایک بار پھر سامنے آگئے ہیں۔ اس بار ملائم سنگھ نے شیو پال یادو کے ساتھ مل کر ٹکٹ بٹوارے پر اکھلیش کو حاشیہ پر ڈال دیا ہے۔ اکھلیش اب خاموش رہنے والوں میں نہیں ہیں۔ اس تنازع کا اثر ووٹ بینک پر پڑے گا۔ اور اس کا فائدہ بی جے پی کو ہوگا۔ مودی حکومت نے سیاہ دھن کو لے کر بی ایس پی پری سپریمو مایاوتی اور ان کے بھائی کو نشانہ بنایا ہے۔ یہ ایک ایسا سیاسی دباؤ ہے جہاں مایاوتی کے جھکنے کے آچار زیادہ نمایاں ہیں۔ بی جے پی نے نوٹ بندی کے تماشے کے بعد ایسی فضا پیدا کی ہے جہاں تمام سیاسی پارٹیاں ایک خاص طرح کے دباؤ کا شکار ہیں۔ مودی کی مخالفت ہو رہی ہے مگر اس مخالفت میں دم اس لئے نہیں ہے کہ سیاہ دولت کے نام پر کبھی بھی ان پارٹیوں کا شکار کیا جاسکتا ہے۔ اس لئے موجودہ صورتحال کا جائزہ لیں تو اتر پردیش انتخابات کا ایک طرفہ جھکاؤ بی جے پی کی طرف نظر آتا ہے۔ لیکن موجودہ صورتحال میں بھی مسلمانوں کا اتحاد بازی پلٹنے کا کام کر سکتا ہے۔ مسلمان دانش مندی سے کام لیں تو اس بار اصل، کنگ میکر وہی ہوں گے۔

کل امر مرھون باوقاتھا (حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم)

۲۰۱۷ء کے بہترین اوقات عملیات

حضور پُرنورالرسل صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان پاک ہے کہ کل امر مرھون باوقاتھا یعنی تمام امور اپنے اوقات کے مرہون ہیں۔ فرمودۂ پاک کے بعد کسی چون وچراں کی گنجائش نہیں ہے۔ اب تمام توجہ صرف اسی پر ہے کہ علم نجوم نے مختلف اجرام فلکی کے باہم متناظر ہونے کے اوقات کو مناسب اعمال کے لئے منطبق کیا ہے۔ لہٰذا بعد از بسیار تحقیق وتدقیق ۲۰۱۷ء میں قائم ہونے والی مختلف نظریات کواکب کو استخراج کیا گیا ہے تاکہ عامل حضرات فیض یاب ہوسکیں۔

نظرات کے اثراتِ مندرجہ ذیل ہیں

علم النجوم کے زائچہ اور عملیات میں انہیں کو مدنظر رکھا جاتا ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

تثلیث (ث)

یہ نظر سعد اکبر ہوتی ہے۔ یہ کامل دوستی، فاصلہ ۱۲۰ درجہ کی نظر سے بغض وعداوت مٹاتی ہے۔

اگر حصول رزق، محبت، حصول مراد وترقی وغیرہ سعد اعمال کئے جائیں تو جلدی ہی کامیابی لاتے ہیں۔

تسدیس (س)

یہ نظر سعد اصغر ہوتی ہے۔ نیم دوستی اور فاصلہ ۶۰ درجہ اثرات کے لحاظ سے تثلیث سے کم درجہ پر ہے۔ سعد دنیاوی امور سرانجام دینا اور سعد عملیات میں کامیابی لاتا ہے۔

مقابلہ (ل)

یہ نظر نحس اکبر اور کامل دشمنی کی نظر ہے فاصلہ ۱۸۰ درجہ جنگ وجدل، مقابلہ اور عداوت کی تاثیر ہر دو ستاروں کی منسوبات میں پائی جاتی ہے۔ دو افراد میں جدائی، نفاق، عداوت، طلاق، بیمار کرنا وغیرہ نحس اعمال کئے جائیں تو جلد اثرات ظاہر ہوتے ہیں۔ سعد اعمال کا نتیجہ بھی خلاف ظاہر ہوگا۔

تربیع (ع)

یہ نظر نحس اصغر ہے۔ فاصلہ ۹۰ درجہ، اس کی تاثیر بدی میں نمبر ایک مقابلہ کم ہے۔ تمام نحس اعمال کئے جاسکتے ہیں۔ اگر دشمن دوست ہو چکا ہو تو اس کی تاثیر سے دشمنی کا احتمال ہوتا ہے۔

قران (ن)

فاصلہ صفر درجہ سیارگان، سعد سیاروں کا سعد، نحس ستاروں کا نحس قران ہوتا ہے۔

سعد کواکب: قمر عطارد، زہرہ اور مشتری ہیں۔

نحس کواکب: شمس، مریخ، زحل، ہیں۔ یہ نظرات ہندوستان کے موجودہ نئے اسٹینڈرڈ ٹائم کے مطابق ہیں۔ ان میں اپنے ہاں کا تفاوت وقت جمع یا تفریق کر کے مقامی وقت نکالا جاسکتا ہے۔ یہ تمام اوقات نظر کے عین نقاط ہیں۔ قمری نظرات کا عرصہ دو گھنٹے ہے۔ ایک گھنٹہ وقت نظر سے قبل اور ایک گھنٹہ بعد جدید علم نجوم کے مطابق جنتری ہٰذا میں اہم کواکب شمس، مریخ، عطارد، مشتری، زہرہ، اور زحل میں بننے والی نظریات کی ابتداء، مکمل اور خاتمہ نظر کے اوقات بھی دیئے جارہے ہیں تاکہ عملیات میں دلچسپی رکھنے والے وقت سے بھرپور ممکنہ فیض حاصل کریں۔ اوقات رات کے ایک بجے سے شروع ہوکر دن کے ۱۲ بجے تک اور پھر دوپہر کے ایک بجے سے ۱۲ بجے رات تک ۱۳ تا ۲۴ لکھے گئے ہیں۔ ۱۳ بجے کا مطلب ہے کہ ایک بجے دوپہر اور ۱۸ بجے کا مطلب ۶ بجے شام اور رات بارہ بجے کو ۲۴ لکھا گیا ہے۔

نوٹ: قرانات مابین قمر، عطارد، زہرہ اور مشتری کے سعد ہوتے ہیں۔ باقی ستاروں کے آپس میں یا اوپر والے سعد ستاروں کے ساتھ ہوں تو بھی نحس ہوں گے۔

فہرست نظرات برائے عاملین ۲۰۱۷ء

اچھے برے کام کے واسطے وقت منتخب کرنے کے لئے پچھلے صفحہ پر نظر ڈالیں۔

جنوری

تاریخ	سیارے	نظر	وقت نظر
یکم جنوری	قمر و مشتری	مقابلہ	۱۴-۳
یکم جنوری	قمر و مشتری	تثلیث	۷-۲۳
۲ جنوری	قمر و عطارد	قران	۲۸-۱۳
۲ جنوری	قمر و زہرہ	تثلیث	۲۷-۱۸
۳ جنوری	قمر و مریخ	قران	۵-۱۲
۳ جنوری	قمر و شمس	تسدیس	۴۲-۱۵
۴ جنوری	قمر و زہرہ	تسدیس	۱۰-۱
۶ جنوری	قمر و شمس	تربیع	۱۶-۱
۶ جنوری	قمر و زحل	تثلیث	۶-۱۲
۷ جنوری	قمر و زہرہ	تسدیس	۳۸-۱۲
۸ جنوری	قمر و مریخ	تسدیس	۲۶-۲
۹ جنوری	قمر و زہرہ	تربیع	۵۹-۱۳
۱۰ جنوری	قمر و مریخ	تربیع	۹-۶
۱۰ جنوری	قمر و مشتری	تثلیث	۲۲-۱۵
۱۰ جنوری	قمر و زحل	مقابلہ	۱-۱۶
۱۱ جنوری	قمر و زہرہ	مقابلہ	۱۷-۱۵
۱۱ جنوری	قمر و زہرہ	تثلیث	۲۱-۱۸
۱۲ جنوری	قمر و مریخ	تثلیث	۳۷-۹
۱۲ جنوری	شمس و مشتری	تربیع	۱۲-۱۰
۱۳ جنوری	قمر و شمس	مقابلہ	۴۲-۲۰
۱۴ جنوری	قمر و زہرہ	مقابلہ	۴۶-۱۷
۱۵ جنوری	قمر و عطارد	تثلیث	۲۸-۱۲
۱۶ جنوری	قمر و مریخ	مقابلہ	۸-۹
۱۷ جنوری	قمر و شمس	تثلیث	۲۹-۱۱
۱۹ جنوری	قمر و مشتری	قران	۵۶-۱۲
۲۰ جنوری	قمر و شمس	تربیع	۴۳-۳
۲۰ جنوری	قمر و عطارد	تسدیس	۴۴-۱۶
۲۱ جنوری	قمر و عطارد	تسدیس	۰۰-۹
۲۱ جنوری	قمر و زحل	تربیع	۴۰-۱۷
۲۱ جنوری	قمر و زہرہ	قران	۵-۲۳

فروری

تاریخ	سیارے	نظر	وقت نظر
یکم فروری	قمر و مریخ	قران	۲۱-۱۸
۲ فروری	قمر و شمس	تسدیس	۲۰-۱۲
۲ فروری	عطارد و مشتری	تربیع	۴۵-۲۰
۴ فروری	قمر و شمس	تربیع	۴۸-۹
۵ فروری	قمر و عطارد	تثلیث	۱۱-۴
۵ فروری	قمر و زہرہ	تسدیس	۲۱-۱۲
۶ فروری	قمر و شمس	تثلیث	۱۹-۱۶
۷ فروری	قمر و زہرہ	تربیع	۲۴-۱۷
۹ فروری	قمر و مشتری	تربیع	۲۹-۳
۹ فروری	قمر و زہرہ	تثلیث	۴۹-۲۲
۱۰ فروری	قمر و مریخ	تثلیث	۳۴-۷
۱۱ فروری	عطارد و زہرہ	تسدیس	۴۸-۲
۱۱ فروری	شمس و مشتری	تثلیث	۵۵-۲۰
۱۳ فروری	قمر و زحل	تربیع	۵-۱۸
۱۴ فروری	شمس و زحل	تسدیس	۲۷-۱۱
۱۴ فروری	قمر و زہرہ	مقابلہ	۲۰-۱۶
۱۵ فروری	قمر و مریخ	مقابلہ	۱۱-۳
۱۵ فروری	قمر و مشتری	قران	۲۳-۲۲
۱۶ فروری	قمر و زحل	تسدیس	۰۰-۴
۱۷ فروری	قمر و عطارد	تربیع	۴۸-۱۹
۱۹ فروری	قمر و مشتری	تثلیث	۵۰-۲۰
۲۱ فروری	قمر و زحل	قران	۶-۵
۲۱ فروری	عطارد و مشتری	تثلیث	۵۷-۲۳
۲۳ فروری	قمر و مریخ	تربیع	۴۲-۱
۲۴ فروری	عطارد و زحل	تسدیس	۱۴-۳
۲۵ فروری	قمر و مریخ	تسدیس	۱۵-۱۳
۲۵ فروری	قمر و مشتری	تثلیث	۳۱-۱۶
۲۶ فروری	قمر و زہرہ	قران	۵-۶
۲۶ فروری	قمر و شمس	قران	۲۸-۲۰
۲۷ فروری	مریخ و مشتری	مقابلہ	۵۴-۱۹

مارچ

تاریخ	سیارے	نظر	وقت نظر
یکم مارچ	قمر و زہرہ	قران	۲۳-۸
۲ مارچ	قمر و مریخ	قران	۱۸-۳
۳ مارچ	قمر و مشتری	مقابلہ	۵۸-۲
۳ مارچ	قمر و زہرہ	تسدیس	۱۷-۴
۵ مارچ	قمر و زہرہ	تسدیس	۴۳-۱۳
۶ مارچ	مریخ و زحل	تثلیث	۱۵-۲
۶ مارچ	قمر و مشتری	تثلیث	۴۲-۴
۷ مارچ	شمس و عطارد	قران	۵۸-۵
۸ مارچ	قمر و عطارد	تثلیث	۴۲-۱
۹ مارچ	قمر و زہرہ	تثلیث	۲۴-۲۰
۱۰ مارچ	قمر و مشتری	تسدیس	۲۷-۱۲
۱۱ مارچ	قمر و مریخ	تثلیث	۵۱-۴
۱۲ مارچ	قمر و شمس	مقابلہ	۲۳-۲۰
۱۳ مارچ	قمر و زحل	تربیع	۵۴-۵
۱۴ مارچ	قمر و زہرہ	مقابلہ	۱۱-۸
۱۵ مارچ	قمر و زحل	تسدیس	۲۵-۱۵
۱۶ مارچ	قمر و مریخ	مقابلہ	۷-۵
۱۸ مارچ	شمس و مشتری	تربیع	۱۷-۳
۱۹ مارچ	قمر و زہرہ	تثلیث	۲۸-۲
۲۰ مارچ	قمر و مشتری	تسدیس	۵-۲
۲۱ مارچ	قمر و زہرہ	تربیع	۲-۱۲
۲۲ مارچ	قمر و مشتری	تربیع	۱۴-۱۳
۲۳ مارچ	قمر و زہرہ	تسدیس	۳۶-۱۹
۲۴ مارچ	قمر و مشتری	تثلیث	۳۲-۲۱
۲۶ مارچ	قمر و مریخ	تسدیس	۱۲-۱۲
۲۷ مارچ	قمر و زحل	تربیع	۴۹-۱۵
۲۸ مارچ	قمر و زہرہ	قران	۲۹-۱
۲۸ مارچ	قمر و شمس	قران	۲۷-۸
۲۹ مارچ	قمر و عطارد	قران	۲-۱۷
۳۱ مارچ	قمر و زہرہ	تسدیس	۳-۰۰

قسط نمبر: ۱۵۸

انسان اور شیطان کی کشمکش

اسلم راہی

دریودھن کی اس گفتگو پر کرپا نے اس کی طرف حیرت سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔ ”اے دریودھن اس کیچک کی موت سے تم نے کیسے اندازہ لگالیا کہ بھیم سین اور دوسرے پانڈو برادران زندہ ہیں۔“

اس پر دریودھن انتہائی پریشانی اور اندوہناک انداز میں کہنے لگا۔ ”اے کرپا تم جانتے ہو ہندوستان کی سرزمین کے اندر چار جوان ایسے ہیں جن کی طاقت اور قوت کا کوئی اور جوان مقابلہ نہیں کرسکتا اور نہ ہی انفرادی مقابلہ میں کوئی شخص یا کوئی سورما ان چاروں کو زیر کرسکتا ہے، ان چار میں سے پہلا کرشن کا بھائی بلرام دوسرا پانڈوں کا بھائی بھیم سین، تیسرا ریاست سلوا سلیا اور چوتھا ویرت کا کیچک ہیں اے کرپا تم جانتے ہو جیسا کہ جاسوس نے مجھے پہلے حالات سنائے تھے اس کا کہنا تھا کہ وہ ریاست پنچال بھی گیا، سلوا بھی گیا، دوارکا بھی گیا، اس نے کرشن کے بھائی بلرام کو دوارکا میں پایا، سلیا کو اس نے اپنی ریاست سلوا میں دیکھا، لہٰذا کیچک کو اگر کسی نے قتل کیا ہے تو وہ صرف بھیم سین ہی ہوسکتا ہے کیوں کہ ان چاروں میں سے اگر بلرام اور سلیا کو نکال دیا جائے تو باقی بھیم سین ہی بچتا ہے جو کیچک کو ختم کرسکتا ہے، ورنہ ہندوستان کی سرزمین میں اور کوئی ایسا جوان نہیں ہے جو انفرادی مقابلہ میں کیچک کو اپنے سامنے زیر کرسکے اور اس کا خاتمہ کردے۔“ تھوڑی دیر خاموش رہنے کے بعد دریودھن پھر اپنا سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے کہنے لگا۔ ”اے میرے حمایتو! جیسا کہ یہ ظاہر ہوگیا ہے کہ کیچک کو قتل کرنے والا بھیم سین ہے اور جس لڑکے کی خاطر کیچک قتل ہوا ہے وہ ضرور دروپدی ہی ہوگی تم لوگ جانتے ہو کہ دروپدی انتہا درجے کی خوب صورت اور جسمانی ساخت میں پرکشش ہے، کیچک ضرور اس کے نسوانی حسن اور پرکشش اداؤں سے متاثر ہوگا اور اس سے محبت کرنے لگا ہوگا اور جب دروپدی نے اس کا جواب محبت سے نہ دیا ہوگا تو کیچک زبردستی پر اتر گیا ہوگا اس کے بعد دو چیزیں ہمارے سامنے آتی ہیں، اول تو یہ کیچک یا تو زبردستی اٹھا کر دروپدی کو ناچ گھر میں لے گیا ہوگا یا خود دروپدی نے بھیم سین یا دوسرے پانڈو برادران کے کہنے پر کیچک کو ناچ گھر میں بلایا ہوگا اور وہاں پر بھیم سین نے اس کا خاتمہ کردیا ہوگا۔ اب کیچک کی موت بھیم سین کے ہاتھوں ہوجانے کے بعد یہ بات بھی ہمارے سامنے واضح ہوجاتی ہے کہ پانڈو برادران زندہ ہیں اور وہ سب کے سب دروپدی کے ساتھ ویرت شہر میں پناہ لئے ہوئے ہیں، یہ بات ثابت ہونے کے بعد اب ہم ان کے خلاف حرکت میں آئیں گے اور انہیں ان کے بل سے باہر نکالیں گے جس میں وہ چھپ کر اپنی جلاوطنی کا آخری سال گزار رہے ہیں تاکہ وہ شناخت ہوجائیں اور انہیں مزید بارہ سال جلاوطنی کے گزارنے پڑیں۔“

اس پر کرپا پھر دریودھن سے پوچھنے لگا۔ ”اے دریودھن تم کیسے پانڈو برادران اور دروپدی کو لوگوں کے سامنے لاؤگے کہ لوگ پانڈو برادران اور دروپدی کو شناخت کرلیں اور وہ مزید بارہ سال جلاوطنی کی زندگی گزارنے پر مجبور ہوجائیں۔“

جواب میں دریودھن کہنے لگا۔ ”سنو کرپا ہم یوں کریں گے کہ ہم ایک دو دن میں اپنی تیاری مکمل کرکے لشکر کو تیار کریں گے اور پھر ہم ویرت شہر پر حملہ آور ہوجائیں گے، آپ جانتے ہیں کہ ویرت کے راجہ کی گزربسر جانوروں کے ریوڑ پالنے پر ہے ہم اس کے ریوڑوں پر قبضہ کرنے کی کوشش کریں گے اور جب راجہ کا شہر اور ریوڑ خطرے میں ہوں گے تو پانڈو برادران از خود ان کی حفاظت کے لئے نکلیں گے اس طرح جب وہ لوگ جنگ کرنے کے لئے سامنے آئیں گے تو وہ ضرور پہچانے جائیں گے اور ان کی یہ پہچان ہی انہیں مزید بارہ سال کی جلاوطنی پر مجبور کردے گی۔“

دریودھن کے خاموش ہونے پر اس کے پہلو میں بیٹھا ہوا ریاست تری گرت کا راجہ سوسارام بولا۔ ”سنو دریودھن! یہ جو تم نے ویرت شہر پر

حملہ آور ہونے کا ارادہ کیا ہے میں مکمل طور پر اس سے اتفاق کرتا ہوں، میں خود بھی تم سے ویرت کے متعلق گفتگو کرنے والا تھا، سنو دریودھن جب سے میں اپنی ریاست تری گرت کا راجہ بنا ہوں تب سے ویرت کے راجہ کا سپہ سالار کیچک ہمیشہ ریاست سلوا کے راجہ کے ساتھ مل کر میری ریاست کی سرحدوں پر حملہ آور ہوتا رہا ہے اور سرحد پر بسنے والے لوگوں کے علاوہ وہ اکثر دوسرے شہریوں کو بھی لوٹ کر میرے علاقوں میں مسائل اور دشواریاں کھڑی کرتے رہے ہیں، اب جب کہ کیچک مر چکا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ ویرت کے راجہ کی فوجی قوت بھی مر چکی ہے، ویرت کا راجہ دوسری ریاستوں کے ساتھ جو معاملہ بھی کرتا تھا وہ اس کیچک ہی کے بل بوتے پر کیا کرتا تھا، کیچک کے مرنے کے بعد اب ویرت کے راجہ کی کوئی حیثیت نہیں ہے لہٰذا میں بھی تمہارا ساتھ دوں گا۔ میں آج ہی یہاں سے اپنی ریاست کی طرف چلا جاؤں گا اور پھر ویرت پر حملہ آور ہوں گا، ساتھ ساتھ تم بھی اپنے لشکر کے ساتھ نکل کر ویرت پر حملہ آور ہو جانا پھر میں دیکھوں گا کہ ہم دونوں کے سامنے ویرت کا راجہ کیسے اپنا دفاع کرتا ہے۔

☆☆☆☆☆

شام ڈھلتی ہوئی جاڑے کی طویل شب اختیار کر گئی تو لوگوں کی نگاہوں میں نیند اور خوابوں کے ٹوٹے آئینے بکھرنے لگے اور ہوائیں سوکھے پتوں سے کھیلتی ہوئی آوارہ سرگوشیاں کرنے لگی تھیں، ایسے میں یوناف اور بیوسا اپنے کمرے میں بیٹھے ان چار سرکردہ اشخاص کا انتظار کر رہے تھے، جنہیں اپنے ساتھ لے جا کر یہ ثابت کرنا تھا کہ قتل عام وہ نہیں کر رہے بلکہ اس میں کچھ دوسری قوتیں ملوث ہیں ایسے میں ابلیکا نے یوناف کی گردن پر اپنا پھولوں جیسا نرم مؤثر اور خوش کن لمس دیا اور ساتھ ہی ابلیکا کی آواز یوناف کی سماعت سے ٹکرائی۔

''سنو یوناف وہ چار اشخاص جن کا تم اور بیوسا انتظار کر رہے ہو وہ تمہارے کمرے کی طرف آ رہے ہیں میں اس وقت دریائے گنگا کے ساحل سے لوٹ رہی ہوں، عارب اور عبیطہ اس وقت دریائے گنگا کے کنارے ملاحوں اور ماہی گیروں کی جھونپڑیوں میں سے ایک جھونپڑے کے اندر بیٹھے آرام کر رہے ہیں جب کہ عارب نے اپنی نیلی دھند کی قوتوں کو دریا میں پھیلا رکھا ہے اس موقع پر میں تمہیں یہ مشورہ دوں گی کہ تم ان چاروں اشخاص کو لے کر دریائے گنگا کے کنارے جا کر اس جگہ پر بیٹھ جاؤ جس کی سیدھ میں آگے دریا کے اندر نیلی دھند کی قوتیں پھیلی ہوئی ہیں اور وہاں دریا کے کنارے بیٹھ کر تم ان نیلی دھند پر نگاہ رکھو جب بھی وہ نیلی دھند حرکت میں آئے گی تو یہ اس بات کی طرف اشارہ ہوگا کہ عارب اور عبیطہ لوگوں کے قتل عام کی مہم کا آغاز کرنے لگے ہیں، لہٰذا تم اس نیلی دھند پر نگاہ رکھتے ہوئے اس کے تعاقب میں نکلنا اس موقع پر میں بھی تمہارے ساتھ ہوں گی اور پھر میں تم اور بیوسا مل کر دیکھ لیں گے کہ عارب اور عبیطہ کس خونی مہم کا آغاز کرتے ہیں اور ساتھ ہی ان لوگوں پر یہ واضح ہو جائے گا کہ لوگوں کے قتل عام کی مہم میں تم لوگ ملوث نہیں ہو بلکہ کچھ اور ہی قوتیں یہ خونی کھیل کھیل رہی ہیں اور سنو یوناف دریا کے اس کنارے تک جہاں پر نیلی دھند کی قوتیں منجمد برف کی طرح پھیلی ہوئی ہیں وہاں تک میں تمہاری رہنمائی کروں گی کیوں کہ.....'' یہاں تک کہتے کہتے ابلیکا خاموش ہوگئی کیوں کہ چار اشخاص یوناف کے کمرے میں داخل ہوئے تھے، ان چار میں سے ایک سرائے کا مالک بھی تھا۔

سرائے کا مالک یوناف کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔ ''یوناف میرے عزیز مجھے بھروسہ اور یقین ہے کہ تم اور بیوسا لوگوں کے اس قتل عام میں ملوث نہیں ہو تاہم میں دوسرے لوگوں کے یقین اور اعتماد کی خاطر تین آدمی لے کر آیا ہوں تاکہ تم ہماری ان لوگوں تک راہنمائی کرو جو ان بے گناہ لوگوں کے قتل کے ذمہ دار ہیں۔''

سرائے کے مالک کی یہ گفتگو سن کر یوناف اٹھ کھڑا ہوا اور ان سب کی طرف دیکھ کر کہنے لگا۔ ''تم آؤ میرے ساتھ میں تم لوگوں کو دریائے گنگا کے ساحل کی طرف لے کر چلتا ہوں۔''

یوناف کے اٹھنے پر بیوسا بھی اپنی جگہ سے کھڑی ہوگئی تھی اس پر سرائے کا مالک کہنے لگا۔ ''بیوسا کو ساتھ لے جانے کی کیا ضرورت ہے، یہ یہیں رہے اور آرام کرے۔''

اس پر یوناف کہنے لگا۔ ''نہیں میں بیوسا کو یہاں اکیلا نہیں چھوڑ سکتا یہ میرے ساتھ جائے گی وہ قوتیں جو لوگوں کے اس قتل عام میں ملوث ہیں ہماری بھی بدترین دشمن ہیں، لہٰذا میری غیر موجودگی میں وہ اس پر حملہ آور ہو کر اسے نقصان پہنچا سکتی ہیں اس لئے میں یہاں بیوسا کو اکیلا نہیں چھوڑ سکتا۔

یوناف کی اس گفتگو سے سرائے کا مالک مطمئن ہوگیا تھا، پھر وہ اور بیوسا ان چاروں اشخاص کے ساتھ سرائے سے نکل کر دریائے گنگا کی طرف بڑھ رہے تھے، جب کہ ابلیکا اس موقع پر یوناف کی راہنمائی کر رہی تھی۔

رات کی تاریکی میں یوناف اور بیوسا سرائے کے مالک اور اس کے تینوں ساتھیوں کو لے کر دریائے گنگا کے کنارے جھاڑیوں کے ایک جھنڈ میں آکر بیٹھ گئے تھے اس وقت ان کے سامنے دریا کے وسط میں عارب کی نیلی دھند کی قوتیں آئینے کی طرح چمکتے دھوئیں کی طرح دریا کے پانی کے اوپر چھائی ہوئی تھیں اس موقع پر یوناف نے سرائے کے مالک اور اس کے تینوں ساتھیوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

"سنو میرے ساتھیو! وہ دریا کے وسط میں جو تمہیں نیلی نیلی دھند دکھائی دے رہی ہے بس اس پر نگاہ رکھنا یہ دھند ہی وہ قوت ہے جو لوگوں کے قتل کا باعث بنتی ہے۔"

سرائے کا مالک اور اس کے تینوں ساتھی بڑے غور سے دریا کے وسط میں پھیلی ہوئی نیلی دھند کو دیکھ رہے تھے اس وقت سرد قہر آلود رات فضاؤں کے سکوت کے اندر پراسرار تصورات بکھیر رہی تھی، سرد ہوائیں رگوں میں سوئیاں چبھو رہی تھیں، لحہ بہ لحہ گزرتی رات اپنی نبض کو تیز کرتی اور اپنی قبا کو کھولتی ہوئی قطرہ قطرہ گرتی شبنم سے بغل گیر ہونے کو بے چین ہو رہی تھی۔

اس موقع پر اپنے ساتھیوں کو مخاطب کر کے کچھ کہنا ہی چاہتا تھا کہ اچانک وہ دریا کی طرف دیکھتے ہوئے خاموش ہوگیا اس لئے کہ نیلی دھند کی قوتوں کے قریب ہی ایک بہت بڑی کشتی جو ایک جگہ رکی کھڑی تھی اور اس کے اندر مچھیرے اور ملاح مچھلیاں پکڑ رہے تھے اس کشتی کے مستول پر ایک مچھیرا رات کی تاریکی میں بڑی تیزی سے چڑھنے لگا تھا، مستول سے اوپر کے حصے میں وہ مچھیرا رسیوں کا سہارا لے کر بیٹھ گیا شاید اس نے ایسا کشتی اور اس کے مچھیروں کی حفاظت کے لئے کیا تھا تا کہ وہ اپنے اردگرد نگاہ رکھ سکے اور خطرے کی صورت میں اپنے ساتھی مچھیروں کو آگاہ کر سکے، کافی دیر تک یوناف اور بیوسا سرائے کے مالک اور اس کے تینوں ساتھیوں کے ساتھ دریائے گنگا کے کنارے جھاڑیوں کے جھنڈ کے اندر چھپ کر دریا کی سطح پر پھیلی نیلی دھند کو دیکھتے رہے اس دوران دریا کے وسط میں کھڑی وہ کشتی دائیں بائیں اور آگے پیچھے ہوتی رہی اور اس کے اندر کام کرنے والے ملاح مچھلیاں پکڑنے کے ساتھ ساتھ چھتارہ کی دھن پر گاتے بھی جا رہے تھے، اچانک رات کی اس تاریکی اور ہولناک سناٹے کے اندر یوناف کی حالت بدلنے لگی تھی اس کی آنکھوں میں انگارے بھڑکنے اور وجود میں نفرت کی ریت اڑنے لگی تھی، اس لئے کہ نیلی دھند حرکت میں آئی تھی اور اب وہ آہستہ آہستہ اس بڑی کشتی کی طرف بڑھنے لگی تھی جس کے اندر مچھیرے مچھلیاں پکڑنے کے ساتھ ساتھ چھتارے کی دھن پر گانا گا رہے تھے۔

اس موقع پر یوناف نے بڑی بے چینی سے اپنے ان چاروں ساتھیوں کو مخاطب کر کے کہنا شروع کیا۔ "اے میرے مہربانو! اس نیلی دھند کی طرف غور سے دیکھو کیا تم محسوس نہیں کرتے کہ وہ نیلی دھند اب آہستہ آہستہ پھیلتی ہوئی قریب ہی کھڑی کشتی کی طرف جا رہی ہے اور میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ یہ نیلی دھند اس کشتی کے اندر کام کرنے والے ملاحوں اور ماہی گیروں پر حملہ کرنے والی ہے۔ یہ دھند عام دھند نہیں ہے بلکہ یہ نیلی دھند انتہائی خوفناک اور خطرناک ہے اور اس دھند کے اندر تیز شعلوں کی سی زبانوں والی شیطانی قوتیں کام کرتی ہیں اور یہی وہ نیلی دھند کی قوتیں ہیں جو گزشتہ کئی دنوں سے لوگوں کا قتل عام کر رہی ہیں۔"

سرائے کے مالک نے یوناف سے پوچھا۔ "اے یوناف اپنی گفتگو سے بار بار تم ہمیں یقین نہ دلاؤ کہ اس قتل عام کی ذمہ دار اس نیلی دھند کی قوتیں ہیں تم ایک عرصہ سے میری سرائے میں قیام کئے ہو مجھے تم پر پورا بھروسہ اور یقین ہے کہ تم ہرگز اس کام میں ملوث نہیں ہو، اب تم مجھے یہ بتاؤ کہ اس وقت یہ نیلی دھند کی قوتیں کشتی کے اندر کام کرنے والے ماہی گیروں پر حملہ آور ہونے کو بڑھ رہی ہیں تو ہمیں ان کے دفاع کے لئے کیا کرنا چاہئے؟"

یوناف نے کچھ دیر کے لئے سرائے کے اس مالک کو کوئی جواب نہ دیا پھر اس نے ہلکی اور دھیمی آواز میں ابلیکا کو پکارا، جونہی ابلیکا نے اس کی گردن پر پھولوں جیسا لطیف لمس دیا یوناف نے بڑی رازداری اور سرگوشی میں اسے مخاطب کر کے کہا۔ "سنو ابلیکا تم یہیں بیوسا کے پاس دریائے گنگا کے کنارے رکو اور بیوسا کے ساتھ ساتھ سرائے کے مالک اور اس کے ساتھیوں کی حفاظت کرو جب کہ نیلی دھند کی ان قوتوں سے کشتی کے

اندر کام کرنے والے ملاحوں کی جانیں بچانے کے لئے آگے بڑھتا ہوں۔'' یہاں تک کہنے کے بعد یوناف خاموش ہوگیا تھا اس لئے کہ مستول پر چڑھ کر جو ماہی گیر اپنے اطراف میں نگاہ رکھنے کے لئے بیٹھا ہوا تھا وہ اچانک خوف بھری آوازیں نکالتے ہوئے اپنے ساتھیوں کو پکار پکار کر حرکت کرتی ہوئی نیلی دھند سے آگاہ کر رہا تھا، وہ انہیں یہ بھی بتا رہا تھا کہ دھند کے اندر مجھے یہ لگ رہا ہے جیسے آگ جیسی کوئی خوفناک قوتیں ہوں اور بار بار زہریلے سانپوں کی طرح اپنی زبان نکالتی ہوں، یہ الفاظ کہتے کہتے وہ ملاح بڑی تیزی سے اُتر کر نیچے کشتی میں جا رہا تھا۔

یہ سماں دیکھتے ہوئے سرائے کا مالک اور اس کے تینوں ساتھی انتہا درجے کے خوف زدہ ہوگئے تھے پھر سرائے کے مالک نے یوناف کو مخاطب کر کے پوچھا۔''اے یوناف میں نے تم سے پوچھا تھا کہ اس موقع پر اس کشتی کے ماہی گیروں کو بچانے کے لئے ہمیں کیا کرنا چاہئے۔''

یوناف فوراً سرائے کے مالک کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔''تم اپنے تینوں ساتھیوں کے ساتھ جھاڑیوں کے اس جھنڈ میں بیٹھے رہو میری ساتھی بیوسا بھی یہیں رہے گی اس کے یہاں ہوتے ہوئے تمہیں کسی قسم کا خطرہ محسوس نہیں کرنا چاہئے وہ نیلی دھند کی قوتیں کشتی والوں کو چھوڑ کر تمہاری طرف چلی بھی آئیں تو یہ بیوسا اپنے ساتھ ساتھ تمہاری بھی حفاظت کرے گی، میں اب دریا میں کود کر اس کشتی کی طرف جاتا ہوں اور نیلی دھند کی ان شیطانی قوتوں سے اس کشتی میں کام کرنے والے ماہی گیروں کی حفاظت کا سامان کرتا ہوں۔'' یوناف کی اس گفتگو کے جواب میں سرائے کا مالک کچھ کہنا ہی چاہتا تھا کہ یوناف اس کی طرف سے کسی جواب کا انتظار کئے بغیر تیزی سے آگے بڑھا، پھر وہ مگرمچھ کی طرح رینگتا ہوا آواز پیدا کئے بغیر پانی میں گھس گیا تھا۔

یوناف حیرت انگیز انداز میں تیرتا ہوا بڑی تیزی کے ساتھ دریا کے وسط میں کھڑی اس کشتی کی طرف بڑھا تھا، جس پر نیلی دھند کی قوتیں حملہ آور ہوئی تھیں اور جب وہ پانی سے نکل کر اس کشتی میں سوا ہوا اس وقت تک نیلی دھند کی قوتیں اس کشتی پر حملہ آور ہو چکی تھیں اور ان میں سے ایک ماہی گیر کا کام تمام کرتے ہوئے جب وہ اور آگے بڑھی تو یوناف ان کے سامنے ایک آہنی دیوار بن کر کھڑا ہوگیا تھا اس وقت یوناف نے اپنے بائیں ہاتھ میں وہ گول آئینہ تھام رکھا تھا جس کے اوپر اس نے اپنی تلوار سنبھال رکھی تھی جس کی نوک سے چنگاریاں اٹھ رہی تھیں جنہوں نے اس کشتی اور آس پاس کے سارے ماحول کو روشن کر دیا تھا۔ یوناف کو دیکھ کر نیلی دھند کی وہ قوتیں ایک دم ٹھٹک کر رک گئی تھیں پھر وہ یوں پیچھے ہٹی تھیں جیسے سمندر کی لہریں چٹانوں سے ٹکرا کر پھرتی ہیں یا کوئی زہریلا سانپ حملہ آور ہوتے ہوئے اچانک دہشت زدہ ہو کر پلٹ پڑا ہو تاہم یوناف سے ذرا فاصلہ رکھ کر نیلی دھند کی قوتیں کشتی کے اندر بھی کھڑی بڑے برہم انداز میں یوناف کی طرف دیکھ رہی تھیں۔

(باقی آئندہ)

آٹھ آیتوں کا مجرب عمل

سورۂ حج میں آٹھ آئتیں ہیں اور بہشت کے دروزے بھی آٹھ ہیں اور ان آٹھ آیتوں کو ورد کرنے سے انشاء اللہ بہشت کے آٹھ دروزے اس کے لئے کھل جائیں گے۔ ان آیتوں کے کلمے کی عدد ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں کی طرف اشارہ ہے۔ کیونکہ ہر ایک نبی کا ایک کلمہ ہے۔ جیسا کہ قرآن پاک میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا نے کلمہ فرمایا ہے۔

جو کوئی ان آیتوں کو پڑھے گا تو اس کو ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغبروں کی ارواح کی طرف سے فیض پہنچے گا۔ ان آیتوں کے اسمائے حسنیٰ چالیس ہیں اور وہ اسم ذات اور اسم صفات ہیں۔ اسی سبب سے ان آیتوں کے پڑھنے والے کے لئے ہر ایک اسم سے اس کے لئے یہ پردہ اور حجاب دور ہو جائے گا۔ اس کے علاوہ ہر ایک آیت خدا کے متبرک اسم پر ختم ہوتی ہے۔ یعنی ہر ایک آیت کا آخری کلمہ خدا کا متبرک اسم ہے اور آخری آٹھویں آیت خدا کے دو اسم رؤف اور رحیم پر ختم ہوتی ہے۔ اس سے یہ مطلب نکلتا ہے کہ ہر ایک کام انجام خدا کی مہربانی اور لطف کے ساتھ ہوتا ہے۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ فرماتے ہیں کہ میں نے ہر طریقے سے سارے قرآن شریف کا مطالعہ کیا لیکن ان آٹھ آیتوں سے کوئی دوسری آیت بزرگ تر نہیں دیکھی اور میں نے ان آٹھ آیتوں کی فضلیت کے بارے میں حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ آٹھ آیتیں خدا کے خزانوں میں سے آٹھ خزانے ہیں اور خدا کے بے شمار بھیدوں میں سے آٹھ بھید ہیں اور یہ آیتیں اسم اعظم سے خالی نہیں۔ اس لئے کو کوئی آٹھ آیتوں کو پڑھا کرے گا تو جناتوں کے طوفان سے اور شیطان نوں کے شر سے محفوظ رہے گا اور اس کے لئے ظاہر اور باطن کے روزی کے دروازے کھل جائیں گے اور ہر گز ہر گز اس کو دنیا کا کوئی غم اور رنج نہ ہونے پائے گا اور نہ اسے کوئی تکلیف پہنچنے پائے گی اور زمانہ کے بادشاہ اور دین کے بزرگ اس کے مددگار ہیں۔ جس کام کی طرف وہ دل لگائے گا اور اس کے لئے کوشش کرے گا وہ کام اس کی مرضی کے مطابق ہوگا، دشمنوں کے حسد کرنے والوں کی بدی سے محفوظ رہے گا۔ جنات بھی انسان کی مرضی کے مطابق چلیں گے اور وہ خدا کی پناہ میں رہے گا اور سفر کے تمام خطرات سے محفوظ رہے گا۔ (سورۂ حج، پارہ نمبر ۱۷، آیات ۵۷ تا ۶۴)

آٹھ آیتوں کے پڑھنے کا طریقہ

پہلے یا اللہ گیارہ مرتبہ پڑھے، پھر یہ دعا پڑھے۔

یَا خَیْرُ الرَّازِقِیْنَ یَا عَلِیْمُ یَا حَلِیْمُ یَا غَفُوْرُ یَا سَمِیْعُ یَا بَصِیْرُ یَا عَلِیُّ یَا کَبِیْرُ یَا لَطِیْفُ یَا خَبِیْرُ یَا غَنِیُّ یَا حَمِیْدُ یَا رَئُوْفُ یَا اِفْتَحْ لِیْ بَابَ رَحْمَتِكَ وَاجْعَلْ لِیْ مِنْ اَمْرِیْ فَرَجاً وَّمَخْرَجاً بِرَحْمَتِكَ یَااَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ اَجْمَعِیْنَ۔

اس کے بعد یہ آٹھ آیتیں مندرجہ ذیل پڑھیں

(۱) وَالَّذِیْنَ هَاجَرُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ثُمَّ قُتِلُوْٓا اَوْ مَاتُوْا لَیَرْزُقَنَّهُمُ اللّٰهُ رِزْقًا حَسَنًا وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ۝

(۲) لَیُدْخِلَنَّهُمْ مُّدْخَلًا یَّرْضَوْنَهٗ وَاِنَّ اللّٰهَ لَعَلِیْمٌ حَلِیْمٌ۝

(۳) ذٰلِكَ وَمَنْ عَاقَبَ بِمِثْلِ مَا عُوْقِبَ بِهٖ ثُمَّ بُغِیَ عَلَیْهِ لَیَنْصُرَنَّهُ اللّٰهُ اِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ۝

(۴) ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ یُوْلِجُ الَّیْلَ فِی النَّهَارِ وَیُوْلِجُ النَّهَارَ فِی الَّیْلِ وَاَنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌ بَصِیْرٌ۝

(۵) ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَاَنَّ مَا یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ هُوَ الْبَاطِلُ وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْعَلِیُّ الْكَبِیْرُ۝

(۶) اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَتُصْبِحُ الْاَرْضُ مُخْضَرَّةً اِنَّ اللّٰهَ لَطِیْفٌ خَبِیْرٌ۝

(۷) لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ الْغَنِیُّ الْحَمِیْدُ۝

(۸) اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِی الْاَرْضِ وَالْفُلْكَ تَجْرِیْ فِی الْبَحْرِ بِاَمْرِهٖ وَیُمْسِكُ السَّمَآءَ اَنْ تَقَعَ عَلَی الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهٖ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ۝

ماہنامہ طلسماتی دنیا کا خبر نامہ

وزیر اعظم نریندر مودی نے جو تقریر کی وہ آخری حد تک مایوس کن ثابت ہوئی (مولانا حسن الہاشمی)

عالمی روحانی تحریک کے سربراہ مولانا حسن الہاشمی نے اخباری نمائندوں سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ نئے سال کی شروعات پر وزیر اعظم نریندر مودی نے جو تقریر کی وہ آخری حد تک مایوس کن ثابت ہوئی۔ مولانا نے کہا ہندوستان کی جنتا یہ خواب دیکھ رہی تھی کہ وزیر اعظم کوئی دل لگتی بات کریں گے اور جو کچھ نوٹ بندی کے بعد ان پر گزری ہے اس کی معذرت چاہیں گے اور اپنی رعایا کو کوئی ایسا تحفہ عطا کریں گے جو نئے سال کی یادگار بن جائے۔ مولانا ہاشمی نے کہا ہندوستانیوں کے خواب چکنا چور ہو گئے اور انہیں پچاس دنوں کے بعد بھی کوئی راحت تو کیا نصیب ہوتی وہ اپنے وزیر اعظم کی زبان سے نکلے ہوئے دو میٹھے بول سے بھی محروم رہے۔ مولانا ہاشمی نے عوام کو پھسلانے اور بہلانے کے لئے کچھ اسکیموں کے جھنجھنے تھما کر حقائق سے راہِ فرار اختیار کی اور انہوں نے جنتا کے مرنے، جنتا کے رونے اور سسکنے کی ذرہ برابر بھی کوئی پرواہ نہیں کی۔ انہوں نے اپنی تقریر سے یہ ثابت کر دیا کہ وہ ضد اور ہٹ دھرمی کی راہ کبھی نہیں چھوڑیں گے جب کہ یہ بات مسلم ہے کہ ضد بازی، ہٹ دھرمی اور تاناشاہی کے مظاہرے سے پارٹی تو بچائی جاسکتی ہے سرکار نہیں بچائی جاسکتی۔ مولانا ہاشمی نے کہا کہ وزیر اعظم کے رویوں سے یہ بات اب اظہر من الشمس ہو گئی ہے کہ مودی جی آسانی سے 100 گز ناپ تو سکتے ہیں لیکن ایک گز پھاڑنے کی بھی انہیں توفیق نہیں ہو سکتی۔ مولانا نے کہا کہ گجرات کے طوفان ظلم وستم میں ملوث ہونے کے باوجود ہم جیسے نادان قسم کے مسلمانوں نے بھی یہ امید باندھی تھی کہ شاید اب ہمارے ملک میں اچھے دن آجائیں گے اور نوٹ بندی وغیرہ جیسے مسئلوں کی ہم نے بھی وہی تاویلیں کی تھیں جو ہندوستان کے دوسرے سادہ لوح کر رہے ہیں لیکن مودی جی کی حالیہ تقریر سن کر ساری خوش فہمیاں اپنی موت آپ مر گئیں اور یہ اندازہ ہو گیا کہ مودی جی عوام کے جذبات کا کوئی احساس اپنے دل میں نہیں رکھتے، انہیں من مانی کرنے ہی میں مزہ آتا ہے اور انہیں کسی کے دکھ درد کی کوئی پرواہ نہیں۔ مولانا نے کہا کہ وزیر اعظم کی سوچ وفکر اور ان کے عاجلانہ فیصلے بھارتیہ جنتا پارٹی کی شبیہ کو مزید خراب کر دیں گے اور کہیں ایسا نہ ہو کہ جس طرح نرسمہا راؤ نے کانگریس کی پختہ قبر بنا دی تھی، مودی جی بھارتیہ جنتا پارٹی کی پختہ قبر بنانے میں کامیاب ہو جائیں۔

نوٹ بندی کے خلاف سوشل ڈیموکریٹک پارٹی کا احتجاج

نئی دہلی: نوٹ بندی کے ۵۰ دن پورے ہونے پر نوٹ بندی کی مخالفت میں اب مزید اضافہ ہو گیا ہے۔ سوشل ڈیموکریٹک پارٹی نے ۸ نومبر نوٹ بندی کے دن کو یوم سیاہ بتاتے ہوئے مودی حکومت کے خلاف ملک بھر میں تحریک چلانے کا اعلان کیا ہے۔ اسی کے تحت آج دہلی کے جنتر منتر پر احتجاجی مظاہرہ اور مارچ کیا گیا جس کی قیادت ایس ڈی پی آئی کے نائب صدر ایڈوکیٹ شرف الدین احمد اور نیشنل کوآرڈینیٹر نظام الدین نے کی۔ اس موقع پر شرف الدین احمد نے کہا کہ مودی حکومت کی نوٹ بندی کی ہم شروع دن سے مخالفت کرتے رہے ہیں کیونکہ یہ فیصلہ آئین کے مطابق نہیں ہے۔ ۱۹۷۸ء میں مرارجی دیسائی کے زمانے میں جب نوٹ بند ہوئے تھے تو اس کا آرڈیننس پاس کیا گیا تھا، مگر مودی حکومت نے آر بی آئی کو پرپوزل بھجوا کر دباؤ سے نوٹ بندی کرائی ہے۔ انہوں نے کہا کہ آج نوٹ بندی کی وجہ سے ملک ایک عجیب مشکل دور سے گزر رہا ہے۔ وزیر اعظم نے ۵۰ دن میں سب کچھ معمول پر لانے کا وعدہ کیا تھا مگر آج بھی مشکلیں جہاں تہاں ہیں جس کے خلاف ایس ڈی پی آئی آج ۳ جنوری سے ملک گیر تحریک مودی حکومت کے خلاف چلائی جا رہی ہے تاکہ سرکار کو جواب دینے پر مجبور کرے۔ انھوں نے کہا کہ نوٹ بندی کے تعلق سے جانچ ہونا چاہئے کہ نوٹ بندی سے پہلے ملک کے کیا حالات تھے اور اب کیا ہیں۔

محسنِ ملت استاذ العالمین ایڈیٹر ماہنامہ طلسماتی دنیا حضرت مولانا حسن الہاشمی صاحب مدظلہ العالی کا شاگرد بننے کیلئے مندرجہ ذیل معلومات اور چیزیں نیچے دیئے ہوئے پتے پر بھیجیں۔

(1) اپنا نام (2) اپنے والد کا نام (3) اپنی والدہ کا نام (4) تاریخ پیدائش یا عمر
(5) مکمل پتہ (6) اپنا موبائل نمبر (7) گھر کا موبائل نمبر یا فون نمبر
(8) تعلیمی لیاقت کی وضاحت (9) 4 /عدد پاسپورٹ سائز فوٹو
(10) HASHMI ROOHANI MARKAZ کے نام =/1000 روپے کا ڈرافٹ

مطلوبہ معلومات اور چیزیں بھیجنے کا پتہ

HASHMI ROOHANI MARKAZ , NEAR ALI MASJID

MOHALLA ABULMALI , DEOBAND , U.P.

PIN CODE NO. 247554

مزید معلومات کیلئے مندرجہ ذیل موبائل نمبروں پر رابطہ کریں !

مولانا حسن الہاشمی:- **9358002992**

حسان عثمانی:- **9634011163** ، وقاص (مولانا کے بیٹے):- **9557554338**

ماہنامہ
دیوبند
طلسماتی دنیا
مارچ ۲۰۱۷
مُردوں سے ملاقات کا طریقہ
لوحِ تسخیرِ قلوب
نادعلی کا تاریخی پس منظر
اعداد بھی بولتے ہیں
عاطف ہاشمی
RS.25/=

کیا اور کہاں

☆☆☆

اداریہ

یوپی اسمبلی کا الیکشن ایک آزمائش؟

بقلم خاص

۱۲ فروری کو اتر پردیش میں اسمبلی کا الیکشن ہے، تمام پارٹیوں کی طرف سے الیکشن کی تیاریاں زور وشور پر ہیں، ہر پارٹی نے لنگوٹ کس لیا ہے اور ہر پارٹی خود کو ملک اور صوبے کا ناخدا ثابت کرنے کے لئے اپنی حکمت عملی اور سیاسی فارمولے تیار کر چکی ہے۔ اگر دیکھا جائے تو الیکشن دو طرح کی سوچ وفکر کے درمیان ہوتا ہے، ایک سوچ ہندوؤں کی انتہا پسندی اور دوسری سوچ سیکولرازم یعنی کسی بھی مذہب کی بالاتری سمجھنے کے خلاف، سیکولرازم کے معانی آپ کچھ بھی لیں، یہ بھی صرف فریب دینے کا ایک طریقہ ہے اور اس کے دام فریب میں زیادہ تر مسلمان پھنستے ہیں، سیکولرازم کے دعویدار ایک درجن کے قریب ہوتے ہیں اور ان کے مقابلے میں وہ لوگ جو انتہا پسند ہوتے ہیں، جو ہندوستان کی گنگا جمنی تہذیب کو بھگوا رنگ دینے کی جدوجہد میں لگے ہیں، جو ہندوستان کو اکھنڈ بھارت بنانے کے خواب دیکھ رہے ہیں وہ تنہا ایک گروہ کی صورت میں محاذ پر موجود رہتے ہیں، تو گویا کہ سیکولر ووٹ ایک درجن پارٹیوں میں بٹ جاتا ہے اور جیت کا سہرا اس پارٹی کے سر بندھ جاتا ہے جو جنگ کے محاذ پر اکیلی کھڑی ہوتی ہے۔ لوک سبھا کے الیکشن ۱۰۰ ووٹوں میں سے ۶۹ ووٹ صاف ستھری سوچ رکھنے والوں کو ملے اور ۳۱ ووٹ ان لوگوں کے حصے میں آئے جو خود کو فرقہ پرست اور انتہا پسند کہلانے میں فخر محسوس کرتے ہیں، لوک سبھا کے الیکشن میں یہ ثابت ہو گیا کہ ہندوستان میں صاف ستھری سوچ رکھنے والے ہندو اور مسلمانوں کی تعداد زیادہ ہے، لیکن جیت کا سہرا فرقہ پرستوں کے سر پر بندھا، کیوں؟ ظاہر ہے کہ صرف اس لئے کہ سیکولر ووٹ ایک درجن خانوں میں بٹ گیا اور ایک سیکولرازم پارٹی کے حصے میں ۶ ووٹ سے زیادہ نہیں آئے جب کہ فرقہ پرست ۳۱ ووٹ لے گئے۔ فرقہ پرستوں نے اس حکمت عملی کو سمجھ لیا ہے کہ سیکولر ووٹوں کو بالخصوص مسلمانوں کے ووٹوں کو تقسیم کر دیا جائے یہ ووٹ جتنا تقسیم ہوگا فرقہ پرستوں کو اتنا ہی فائدہ ہوگا۔ چنانچہ الیکشن کے موقع پر اپنی جیب سے کروڑوں روپے خرچ کر کے ایسے ایسے مسلمانوں کو کھڑا کر دیا جاتا ہے کہ جن کی جذبات سے لبریز باتیں مسلم ووٹروں کو لبھاتی ہیں اور ووٹرس اپنا ووٹ انہیں دینے پر مجبور ہو جاتے ہیں اس طرح مسلمانوں کی مسلم طاقت منتشر ہو جاتی ہے اور فرقہ پرستوں کی حکمت عملی کام کر جاتی ہے اور وہ سیکولرازم کے مقابلے میں نصف سے بھی بہت کم ووٹ حاصل کر کے جیت جاتے ہیں اور سرخرو ہو جاتے ہیں۔ ملک کی آزادی کے بعد سے توگڑیا جیسے لوگوں نے کئی بار سر اُبھارا اور مسلمانوں کو ملک کا غدار قرار دیا، ظلم وستم کی حد تو یہ ہے کہ دارالعلوم دیوبند جیسے ادارے کو جو امن وامان کا پیغامبر ہے اور جو اپنے ماننے والوں کو وطن سے محبت کا درس دیتا ہے اس کو بھی دہشت گردی کا اڈہ بتایا لیکن نریندر مودی نے توگڑیا کو لگام دی اور اس کی زبان پر تالے ڈال دیئے کیوں کہ توگڑیا کی بکواس سے مسلمانوں میں بیداری پیدا ہوتی تھی اور مسلمان اپنی توہین وتذلیل کی وجہ سے ایک پلیٹ فارم پر آنے کی تمنا کرنے لگتے تھے۔ نریندر مودی کے دورِ اقتدار میں اسدالدین اویسی کو دندنانے کا موقع ملا، ہندوؤں کے خلاف ان کی کھلی کھلی باتیں مسلمانوں کے نفس کو سکون بخشتی تھیں اور ہندو اپنی تذلیل وتحقیر کی بنا پر ایک جگہ جمع ہونے کی کوشش شروع کر دیتے تھے، جذبات سے بھری ہوئی کھلی کھلی باتیں ہندوؤں کو ایک دائرے میں سمیٹ دیتی ہیں اور مسلمان اور سیکولر سوچ رکھنے والے لوگ مختلف کیمپوں میں بٹ جاتے ہیں اور کمزور ہو جاتے ہیں۔ ہندوؤں کے خلاف واویلا صرف فرقہ پرستوں کو فائدہ پہنچاتا ہے، کیوں کہ اس واویلے سے ہندوؤں میں اتحاد کی لہر دوڑتی ہے۔

یاد کیجئے وہ وقت جب ملائم سنگھ نے بابری مسجد پر چڑھے ہوئے ۱۴ ہندوؤں کو مار گرایا تھا اور ان شہیدوں (بقول شخصے) کی تصویر دہلی کی چاندنی چوک بازاروں میں لٹکا دی گئی تھیں اس کے بعد ہندوؤں میں اتحاد کی ایک لہر دوڑ گئی تھی، یہ کام اس ملائم سنگھ نے انجام دیا تھا جنہیں مسلمان ملا ملائم سنگھ سمجھنے کے خبط میں مبتلا تھے۔ آج کھلم کھلا فرقہ پرستوں کی حکمت عملی یہ ہے کہ ہندوؤں کو ڈراؤ اُسامہ بن لادن سے، القاعدہ سے، داعش سے، اسدالدین اویسی سے اور اس دہشت گردی سے جس کا سہرا ازارہ سیاست اور ازراہ مکاری صرف مسلمانوں کے سر باندھا جا رہا ہے، تاکہ ہندو خوفزدہ ہو کر فرقہ پرستوں کے کیمپ میں آجائے اور ہم مسلمان ان تمام منصوبہ بندیوں سے بے پرواہ ہو کر اپنے ووٹوں کو بکھیرنے میں لگے ہوئے ہیں، تو کیا یوپی کے اسمبلی الیکشن میں سیکولر سوچ رکھنے والے فتح پالیں گے؟ وہ فرقہ پرست لوگ جو پہلے سے زیادہ چاق وچوبند ہیں اور جنہوں نے سبز باغ دکھانے والے بہت سے مسلمانوں کو میدان میں اتار دیا ہے تاکہ اچھی طرح تقسیم ہو جائیں، کیا وہ سرنگوں ہو جائیں گے، وقت فیصلہ کرے گا کہ ہندو اور مسلمانوں میں سے اصل سیاست داں کون ہے اور کس کا سکہ رائج الوقت ہے؟ یوپی کا ہونے والا الیکشن کسی ایک سوچ کی قسمت پر اپنی مہر لگا دے گا۔

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

بدگمانی سے بچو، ایک دوسرے کی ٹوہ میں نہ رہو ایک دوسرے پر الزامات مت لگاؤ، کسی پاک دامن پر تہمت مت اُچھالو، شرک کے بعد کسی پر تہمت لگانا سب سے بڑا گناہ ہے۔

جنت اور دوزخ

اللہ عزوجل نے جنت اور دوزخ کو بنایا اور جبرائیل علیہ السلام کو حکم ہوا کہ انہیں دیکھو، آپ نے دیکھا اور عرض کیا۔ "اے اللہ عزوجل! تیری عزت کی قسم کوئی ایسا نہ ہوگا جو تیری جنت میں داخل نہ ہونا چاہے۔" اور دوزخ کو دیکھ کر بولے۔

"اللہ عزوجل تیری عزت کی قسم! کوئی ایسا نہ ہوگا جو اس میں داخل ہونا چاہے۔" پھر اللہ عزوجل نے جنت کو مشقتوں اور دوزخ کو دنیاوی لذتوں سے گھیر دیا اور پھر جبرائیل علیہ السلام کو دیکھنے کا حکم دیا، جنت دیکھ کر بولے۔

"اے اللہ تیری عزت کی قسم! شاید ہی کوئی اس میں داخل ہو سکے اور دوزخ دیکھ کر بولے۔"

"اے اللہ عزوجل تیری عزت کی قسم! شاید ہی اس میں داخل سے کوئی بچ سکے۔" اللہ تعالیٰ دوزخ کے عذاب سے محفوظ رکھے اور تمام مسلمانانِ عالم کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا کرے آمین۔

خوبصورت باتیں

☆ خاموشی میں الفاظ سے زیادہ وضاحت ہوتی ہے۔

☆ تمہاری بھلائی اسی میں ہے کہ خاموشی کو اپنی مادری زبان بنالو۔

☆ خاموشی سب سے زیادہ آسان کام اور سب سے زیادہ نفع بخش عادت ہے۔

☆ جو پانی خاموش ہوتا ہے وہ زیادہ گہرا ہوتا ہے۔

☆ خاموشی رضامندی کو ظاہر کرتی ہے۔

☆ بولنے والے اپنی ساری کمزوریاں اُگل دیتے ہیں۔ جب کہ جو شخص خاموش رہتا ہے وہ اپنی تمام کمزوریوں کو محفوظ رکھتا ہے۔

☆ انسان کے جسمانی اعضاء میں سب سے زیادہ عزت بخشنے والی اور سب سے زیادہ ذلیل وخوار کرنے والی زبان ہے، اگر اچھی گفتگو کی صلاحیت نہ ہو تو چپ رہو اور چپ رہ کر اپنی عزت کو برقرار رکھو۔

کام کی باتیں

☆ مصیبت پر صبر کرنا دشمن کے لئے خود بڑی مصیبت ہے۔

☆ تعجب ہے کہ انسان توبہ کے ہوتے بھی مایوس ہے۔

☆ کوئی شیشہ انسان کی اتنی حقیقی تصویر پیش نہیں کر سکتا جتنی اس کی گفتگو۔

☆ وفا کے موتی پروتے رہو گے تو نفرت کے کانٹوں سے پاک رہو گے۔

☆ سب سے پاکیزہ مال وہ ہے جس سے آخرت خریدی جائے۔

☆ اپنے عقل مند دشمن سے مشورہ کرو اور اپنے جاہل کی رائے سے بچو۔

☆ جسے جس کا عمل پیچھے چھوڑ دے اسے اس کا حسب ونسب آگے نہیں کرتا۔

☆ اپنے کانوں کو موت کی آواز سنا دو اس سے قبل کہ تمہیں آواز

دی جائے۔

انمول موتی

☆جوشخص اپنے مال کو بے جاخرچ کرتا ہے جلد غریب ہو جاتا ہے۔

☆اپنے ماں باپ کے ساتھ نیکی کرو اور بدی اپنے نفس کے ساتھ کرو۔

☆نفس کو قابو میں رکھنے کے لئے کم کھاؤ اور کم سوؤ۔

☆جوشخص علم کے باوجود بے عمل ہو اس کا شمار ان مریضوں میں ہوتا ہے جن کا دوا تو ہے مگر علاج نہیں کر سکتے۔

☆مصائب سے مت گھبرایئے کیوں کہ ستارے اندھیرے میں چمکتے ہیں۔

☆اصلاح نفس کی فکر میں مشغول رہ تاکہ بجائے بدصفات کے نیک صفات پیدا ہوسکیں۔

☆مصائب دنیا کو سہل خیال کر اور موت کو ہر وقت پیش نظر رکھو۔

☆نماز میں قلب کی اور مجلس میں زبان کی حفاظت کر۔

☆عمل ظاہر کرنا دلیل سرداری اور بہترین نیکو کاری ہے۔

☆غریب شخص امیر کا اتنا محتاج نہیں ہوتا جتنا کہ امیر شخص غریب کا کیوں کہ غریب کے بغیر امیر کا کوئی کام نہیں چل سکتا۔

☆اگر آدمی کسی کے ساتھ نیکی نہیں کر سکتا تو کم از کم اتنا کرے کہ اسے اس کی برائیوں سے آگاہ کرتا رہے۔

☆زیادہ گرم کھانا سر پر گرم پانی ڈالنا، آفتاب کی طرف دیکھنا اور نشہ آور اشیاء کا استعمال آنکھوں کے لئے نقصان دہ ہے۔

☆تمام اعضاء جسمانی میں زبان زیادہ نافرمان ہے۔

☆انسان صرف تدبیر کر سکتا ہے کامیابی تو خدا کے ہاتھ میں ہے۔

☆صداقت انسان کو اور انسان صداقت کو عظیم بنا دیتا ہے۔

یہ سچ ہے

☆اگر زندگی کے باغ سے غم کے کانٹے چن لئے جائیں تو وہ سراپا گلدستہ مسرت بن جائے۔

☆چلتے وقت خیال رکھو تمہارے پاؤں کی دھول سے کسی کا راستہ نہ کھو جائے۔

☆شرافت وہ خزانہ ہے جو کبھی ختم نہیں ہوتا۔

☆مصائب سے کبھی نہ گھبراؤ کیوں کہ ستارے اندھیرے میں ہی چمکتے ہیں۔

☆بادل کی طرح رہو جو پھولوں کے ساتھ کانٹوں پر بھی برستا ہے۔

☆تم اللہ کے گھر کو اپنی عبادت سے آباد رکھو، وہ تمہارے گھر کو رحمتوں سے آباد رکھے گا۔

☆ہمیشہ وہ آدمی بہار کی قدر کرتا ہے جس نے خزاں میں زخم کھائے ہوں۔

☆اگر ہارنا چاہتے ہو تو اس کے آگے ہارو جو تمہاری خطاؤں کی میل کو اپنی محبت و رحمت سے دھو دیتا ہے۔

☆کسی کا دل توڑ کر معافی مانگنا بہت آسان ہے لیکن اپنا دل ٹوٹ جائے تو کسی کو معاف کرنا بہت مشکل ہے۔

مشعل راہ

☆وقت کی روانی میں غموں کی شدت کم پڑنے لگتی ہے۔

☆اپنے ظاہر اور باطن کو ہم آہنگ کرلو، دنیا سے بے نیاز ہوجاؤ گے۔
☆خوشیوں کو صرف کامیابیوں سے مشروط مت کرو، کامیابیاں مقدر کا کھیل ہیں، جب کہ خوشیاں خود کشید کرنی پڑتی ہیں۔
☆خوشحالی کا دارومدار حال پر ہے، حال اگر شاندار ہوتو بدنما ماضی اپنا اثر کھونے لگتا ہے جب کہ حال اگر الجھا ہوا ہوتو خوشگوار ماضی کے رنگ بھی زندگی پر مدہم پڑنے لگتے ہیں۔
☆اللہ پر توکل رکھنے والے دل میں مایوسیاں اور خدشات رکھ کر دعائیں نہیں مانگا کرتے۔

اچھی باتیں

☆انسان اپنی توہین معاف کرسکتا ہے، بھول نہیں سکتا۔
☆جس شخص سے محبت کی جائے اس سے مقابلہ نہیں کیا جاتا۔
☆نرمی جس چیز میں بھی ہوتی ہے اسے سنوار دیتی ہے اور سختی ہر چیز کو بگاڑ دیتی ہے۔
☆علم کے ساتھ عمل اور دولت کے ساتھ شرافت نہ ہوتو دونوں بے کار ہیں۔

بیش بہا گہر

☆ جلد سے جلد تجربہ کار ہونے کے لئے ایک اصول یاد رکھیں زبان بند مگر آنکھیں اور کان کھلے رکھیں۔
☆ مشکلات کو دور کرنے، خواہشات کو دبانے اور تکالیف برداشت کرنے سے انسان کا کردار مضبوط اور پاکیزہ ہوتا ہے۔
☆محتاط لوگ عموماً کم غلطیاں کرتے ہیں۔
☆خامیوں کا احساس کامیابیوں کی کنجی ہے۔
☆احسان کی خوبی اس کے نہ جتلانے کی کنجی ہے۔
☆ کانٹوں سے بھری ہوئی ٹہنی کو ایک پھول پرکشش بنادیتا ہے۔
☆محنتی کے سامنے پہاڑ کنکر ہیں اور کاہل کے سامنے کنکر پہاڑ۔

مہکتے الفاظ

☆ اللہ کو پاکر کبھی کسی نے کچھ نہیں کھویا اور اللہ کو کھوکر کبھی کسی نے کچھ نہیں پایا۔

☆ مجھے وہ دوست پسند ہے جو محفل میں میری غلطیاں چھپائے اور تنہائی میں میری غلطیوں پر تنقید کرے۔
☆اگر تم اسے نہ پاسکو جسے تم چاہتے ہوتو اسے ضرور پالینا جو تمہیں چاہتا ہے کیوں کہ چاہنے سے چاہے جانے کا احساس زیادہ خوب صورت ہوتا ہے۔
☆ کسی کا عیب تلاش کرنے والے کی مثال اس مکھی کی سی ہے جو سارا خوب صورت جسم چھوڑ کر صرف زخم پر بیٹھتی ہے۔
☆ دو طرح سے چیزیں دیکھنے میں چھوٹی نظر آتی ہیں ایک دور سے دوسرا غرور سے۔
☆ حیا اور ایمان دو ایسے پرندے ہیں کہ اگر ان میں سے ایک اڑ جائے تو دوسرا خود بخود اڑ جاتا ہے۔
☆ خوش نصیب وہ نہیں جس کا نصیب اچھا ہے بلکہ خوش نصیب وہ ہے جو اپنے نصیب پر خوش ہے۔

نعمت

خوب صورتی ایک نعمت ہے لیکن سب سے بڑی خوبصورت آپ کی زبان ہے چاہے تو کسی کا دل جیت لے چاہے تو کسی کا دل چیر دے!!

رزق

صرف پیسے کا ہونا رزق نہیں ہے نیک اولاد، اچھا اخلاق اور مخلص دوست بھی بہترین رزق میں شامل ہیں۔

باتیں جو دل کو چھو جائیں

☆وہ شخص کبھی محتاج نہیں ہوتا جو میانہ روی اختیار کرتا ہے۔
☆ جب تم دنیا کی مفلسی سے تنگ آجاؤ اور رزق کا کوئی راستہ نہ نکلے تو صدقہ دے کر اللہ سے تجارت کرو۔
☆ صرف اسلام ایک ایسا دین ہے جو زندگی کے ہر پہلو میں مدد دیتا ہے۔
☆ اس دن پر آنسو بہا جو تیری عمر سے کم ہوگیا اور اس میں نیکی نہ تھی۔

بڑوں نے فرمایا

☆ مصیبت کی جڑ انسان کی گفتگو ہے۔
☆ شہر دکھ اور محبتیں ایک ہی طرح کے ہوتے ہیں کبھی پرانے نہیں ہوتے ہمیشہ نئے ہی لگتے ہیں۔
☆ صرف کمروں کی دیواریں نہیں ہوتی دل کی بھی ہوتی ہیں جن میں کئی خیال، کئی خواب قید رہ جاتے ہیں۔
☆ دریا پہاڑوں میں سے سمٹ کر گزرتا ہے اور میدانوں میں پھیل جاتا ہے، اپنے حالات کے مطابق سفر کرنا چاہئے، انسان حالات سے باہر ہو جائے تو بکھر کر رہ جاتا ہے۔
☆ جو نہیں ہیں اس کا غم نہ کریں بلکہ جو ہے اس پر قناعت کریں۔
☆ دنیا تمہیں تب تک نہیں ہرا سکتی جب تک تم خود نہ ہار جاؤ۔

کام کی باتیں

☆ علم وہی جس نے پڑھ کر عمل کیا۔
☆ جو زیادہ پوچھتا ہے وہ زیادہ سیکھتا ہے۔
☆ بہترین لوگ وہ ہیں جو اچھے اخلاق کے مالک ہیں۔
☆ تین چیزوں کا احترام کرو۔
☆ استاد، والدین، قانون۔
☆ بہترین عمل وہ ہیں جو انسان کی موت کے بعد بھی جاری رہتے ہیں۔
☆ صدقہ جاریہ۔
☆ وہ علم جس سے لوگ فائدہ اٹھائیں۔
☆ نیک اولاد جو اس کے لئے دعا کرتی رہے۔

ذرا سوچئے

☆ انسان کا اپنا کیا ہے؟
اہمیت دوسروں نے دی۔
تعلیم دوسروں نے دی۔
رشتہ بھی دوسروں سے جڑا۔
کام کرنا بھی دوسروں نے سکھایا۔
پیار بھی دوسروں سے کیا۔
اور تو اور آخر میں قبر میں دوسروں نے کھودی اور قبرستان تک بھی دوسروں نے پہنچایا۔

ایک اچھی بات

خلوص اور عزت بہت نایاب تحفے ہیں اس لئے ہر کسی سے ان کی امید نہ رکھو کیوں کہ بہت کم لوگ دل کے امیر ہوتے ہیں۔

منتخب اشعار

تو مرے بعد ہوا ہے تنہا
میں تیرے ساتھ بھی اکیلا تھا

☆

ہر نظر بس اپنی اپنی روشنی تک جا سکی
ہر کسی نے اپنے اپنے ظرف تک پایا مجھے

☆

چہرہ سازوں سے الگ ہے میرا معیار کہ میں
زخم کھاؤں گا تو کچھ اور نکھر جاؤں گا

☆

پچھلے برس تھا خوف تجھے کھو نہ دوں کہیں
اب کے برس دعا ہے ترا سامنا نہ ہو

☆

جو ایک حرف کی حرمت نہ رکھ سکا محفوظ
میں اس کے ہاتھ میں پوری کتاب کیا دیتا

☆

مصروفیت میں آتی ہے بیحد تمہاری یاد
فرصت میں تمہاری یاد سے فرصت نہیں ملتی

☆

تبسم کی سزا کتنی کڑی ہے
گلوں کو کھل کے مرجھانا پڑا

قسط نمبر:۸

ذکر کا ثبوت قرآن حکیم سے

رہبر کامل حضرت مولانا ذوالفقار علی نقشبندی

سویڈن میں کیا کروایا؟

چنانچہ ۱۹۹۰ء میں اس عاجز کو سویڈن جانے کا موقع ملا، وہاں پر ایک کورس کروایا گیا۔(Project Management) کے نام سے دنیا کے ۲۷ ملکوں کے انجینئر تھے وہاں چنے ہوئے ہر ملک سے ایک ایک دو، دو انجینئر لئے گئے تھے، پورے ملک سے میں اکیلا select ہوا تھا تو وہاں جانے کا موقع ملا، انہوں نے ہمیں چالیس دن (Project Management) کے بارے میں بتایا، آخری دن انہوں نے ایک لیکچر رکھا، جس کا نام تھا۔(Homan Stress) (انسانی ذہنی تناؤ) انہوں نے کہا کہ جی بات یہ ہے کہ آج کے جو منیجر ہوتے ہیں، بہت سارے کام وہ نہیں کرنا چاہتے اور وہ ہوجاتے ہیں تو ان کو Stress ملتا ہے، ان کا دماغ (Under Pressure) رہتا ہے، انہوں نے کہا کہ اگر یہ Stress اپنے دماغ سے ختم نہ کیا جائے تو اس کا انسان کی صحت پر اثر پڑتا ہے، اس کو کہتے ہیں Stress Management انہوں نے سائنس کی زبان میں یہ بات کہہ دی ہمارے لوگ پنجابی میں کہتے ہیں کہ غم انسان کو بوڑھا کر دیتا ہے تو واقعی اگر دماغ پر بوجھ ہو تو انسان کی صحت پر اس کا اثر ہوتا ہے، خیر انہوں نے بھی اس کو سائنس کی زبان میں سمجھایا، کہ جی دماغ کے اندر پریشانیاں ہوں تو انسان کی صحت پر اثر پڑتا ہے، اس کے بعد وہ کہنے لگے کہ جی ہم آپ کو طریقہ بتائیں کہ کس طریقہ سے آپ ذہن کی پریشانیوں کو ختم کر سکتے ہیں، سارے لوگ بڑے خوش ہوئے کہ یہ تو بہت اچھی بات ہے، ضرور ہمیں سمجھائیں تو انہوں نے اپنے ملک کے کوئی پانچ، چھ ماہر نفسیات Psychiatrist بلائے ہوئے تھے، وہ لیکچر دے رہے تھے، ان میں سے ایک نے کہا اچھا ہم آپ کو ایک Exercise بتاتے ہیں آپ کو ابھی کرنا ہے تو اس نے دروازہ بند کروادیا، لائٹ بجھوادی! ہمیں کہنے لگے کہ آنکھوں کو بند کرلو! ہم نے آنکھیں کو بند کرلیا، کہنے لگے سر کو جھکالو! ہم نے سر جھکالیا، اب جب سر جھکالیا، خاموش بیٹھ گئے تو اس نے کہا۔

Froget Everything Tack all The Thought from your Mind, Feel relax

اب یہ دو تین فقرے بار بار وہ بولتا رہا Froget everything اب وہ جیسے ہی کہتا رہا، ہم خیالات سے فارغ ہو کر اپنے ذہن کو لے کر بیٹھ گئے، کچھ دیر تک اسی طرح بیٹھے رہے، اچانک وہ کہتا ہے۔ Exercise ہوگئی، پانچ منٹ کے بعد وہ کہتا ہے، اب اس نے لائٹیں بھی آن کروادیں، دروازہ بھی کھلوادیا، لوگوں نے سر کو بھی اٹھالیا، آنکھیں کھولیں اب اس Exercise کروانے والے نے سب لوگوں سے پوچھا، بتاؤ جی آپ کو سکون ملا؟ تو ایک انڈونیشیا کا نوجوان تھا وہ کہنے لگا کہ Im feeling natural high پھر ایک جمائیکہ کی لڑکی تھی، انجینئر تھی، تو وہ کہنے لگی Im feeling pleasant تو اس طرح ہر بندے نے اپنی اپنی رائے دی، اللہ تعالیٰ کی شان کہ اس نے مجھ سے بھی پوچھ لیا کہ آپ کے تأثرات کیا ہیں؟

میں نے کہا کہ بات یہ ہے کہ جو کچھ ابھی آپ نے کروایا ہے یہ تو ہم پہلے بھی کرتے ہیں، ہم تو روز ہی کرتے ہیں، جب میں نے کہا کہ روز ہی کرتے ہیں تو اس نے میری طرف دیکھ کر کہا کہ areyoumuslim کیا آپ مسلمان ہیں، میں نے کہا yes i am جی میں مسلمان ہوں تو اس نے ایک فقرہ بولا جس کو میں من وعن اسی طرح سنا رہا ہوں سو فیصد اسی کے الفاظ میں وہ کہتا ہے۔

you learn the wisdom one thousand five hunded years ago and just we

learn it by science

تم نے اس چیز کو وحی کے ذریعہ پندرہ سو سال پہلے سمجھ لیا تھا، ہم نے اس چیز کو سائنس کے ذریعہ ابھی سمجھا، بتایئے کہ کافر لوگ اس ذکر کی جو خوبیاں ہیں اس کو سائنس کے ذریعہ اب اپنانا شروع کیا ہے، پھر میں نے کہا، ابھی آپ نے آدھی مشق کروائی ہے، ہر چیز کو بھول جاؤ! ہم تو اس کے بعد کہتے ہیں کہ ہر خیال کو دل سے نکالو، اللہ کا خیال دل میں جمالو، ہم تو اگلا آدھا حصہ بھی بتاتے ہیں، ابھی تو آپ آدھے راستے میں پہنچے ہیں تو وہ کہنے لگا فیوچر Future میں ہم بھی ایسا ہی کریں گے۔

تو الحمدللہ جو لوگ اس طرح بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کر لیتے ہیں، رب کریم پھر ان کی پریشانیوں کو دور فرما دیتے ہیں، ذہنکو سکون مل جاتا ہے، اس لئے ہم پابندی کے ساتھ صبح وشام بیٹھ کر اللہ کا ذکر کرتے ہیں، مراقبہ کرتے ہیں، طریقہ مراقبہ کا یہی ہے کہ سر کو جھکا لیں اور اللہ تعالیٰ کی یاد میں ڈوب جائیں، آج تو حالت یہ ہے کہ دنیا کا فائدہ نظر آئے تو لوگ دین کا کام بھی شروع کر دیتے ہیں، ان کو اصل چاہئے دنیا کا فائدہ۔

لمبی نماز کا راز کیا تھا

فاطمہ جناح میڈیکل کالج جو لاہور میں ہے، اس میں کوئی بیس پچیس بچیاں بیعت ہوئی ایک محفل میں، خیر کسی دوسری محفل میں ان میں سے ایک نے کہا کہ جو یہ بچیاں بیعت ہوئی ہیں، ماشاء اللہ ان کی زندگی بدل گئی، نیک بن گئیں، ایک بچی کے بارے میں بتایا کہ یہ تو بہت بدل گئی اور بڑی لمبی لمبی نمازیں پڑھتی ہے تو ہمیں بھی حیرانی ہوئی ماشاء اللہ خوب اثر ہوا کہ لمبی لمبی نمازیں پڑھتی ہے لیکن اس کے جو قلبی حالات تھے وہ کوئی ایسے نظر نہیں آرہے تھے کہ بھائی بڑے خشوع خضوع والی یہ لڑکی ہے اور ایسے اللہ کی محبت میں لمبی لمبی نمازیں پڑھتی ہے، پھر میں نے اس سے پردے کے پیچھے سے پوچھا کہ آپ کی لمبی لمبی نمازیں پڑھنے کا اصل مقصد کیا ہے؟ آپ صحیح بتائیں تو کہنے لگی کہ یہ لڑکیاں ذرا ایک طرف ہو جائیں تو میں آپ کو بتاؤں گی، اچھا تم بات بتاؤ تو، جب وہ لڑکیاں ایک طرف ہوئی تو وہ کہنے لگی کہ اس کی وجہ یہ ہے میں نے جس دن سے لمبے لمبے سجدے کرنے شروع کئے میرے چہرے پر جو کیل دانے تھے وہ سب ختم ہو گئے ہیں۔

یعنی وہ لمبے لمبے سجدے جو کر رہی ہے وہ اس لئے کر رہی ہے کہ اس سے چہرے کے کیل دانے ختم ہو جائیں۔

اور پتہ ہے اس کا Reason (وجہ) کیا ہے؟ اس کا ریزن یہ ہے کہ جب انسان لمبے لمبے سجدے کرتا ہے تو Blood (خون) کا جو Flow (بہاؤ) ہوتا ہے وہ بڑھ جاتا ہے، صاف ظاہر ہے کہ جب خون کا بہاؤ زیادہ ہوگا تو چہرہ تروتازہ نظر آئے گا، اس لئے لمبا سجدہ کرنے والوں کا چہرہ ویسے ہی تروتازہ رہتا ہے، آپ ہم عمر لوگوں کو دیکھ لیں! ان میں سے ایک نمازی بندہ ہو پانچ وقت کی پابندی سے نماز پڑھنے والا ہو اور دوسرا بے نمازی ہو آپ کو دونوں کی شکلوں میں زمین آسمان کا فرق نظر آئے گا، دونوں کے چہروں کو دیکھ کر آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ یہ نمازی ہے اور یہ نمازی نہیں ہے، کیوں کہ نمازی بندہ کے چہرے پر تازگی ہوتی ہے، حدیث پاک میں اس کو کہا کہ جو بندہ پابندی سے نماز پڑھتا ہے اس کے چہرے پر صلحاء کا نور عطا کر دیا جاتا ہے تو حدیث پاک میں صلحاء کا نور کا لفظ استعمال ہوا اور حقیقت یہی ہے کہ جو لمبا سجدہ کرتا ہے تو جو خون کی شریانے ہوتی ہیں وہ چمڑی کے اندر چھوٹی چھوٹی ہوتی ہیں، ان کو سجدے کی حالت میں خون کا بہاؤ خوب ملتا ہے اس کی وجہ سے چہرہ تروتازہ رہتا ہے۔

تو جس طرح غیر مسلموں نے Meditation کے ذریعہ سے ذہنی سکون حاصل کرنے کی کوشش کرلی، کچھ ایسے بھی لوگ ہیں جو نمازوں کے ذریعہ دنیا کے فائدے حاصل کرتے ہیں، ویسے یہ بات عورتوں کو اچھی طرح سمجھائی جائے تو مجھے لگتا ہے Cosmetic کی خریداری کافی کم ہو جائے گی اور کچھ عورتیں تو پانچ کی جگہ دس وقت کی نمازیں پڑھنی شروع کر دیں گی اور واقعی نمازی عورت کو آپ دیکھ لیجئے کوئی بھی نمازی عورت ہوگی بڑھاپے تک اس کے چہرے پر تازگی رہے گی، یہ نور ہوتا ہے نماز کا اور جو بے نمازی عورت ہوگی اس کی جوانی کی بھی عمر ہو تو چہرے کے اوپر مردنی چھائی ہوئی ہوگی اور اللہ رب العزت کی رحمت ہے نیکی سے انسان کے چہرے پر بھی اس کے اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

تو کہنے کا مطلب یہ تھا کہ بھائی آج کے کافر لوگوں نے Meditation کے ذریعہ سے سکون حاصل کرنے کی کوشش کی، سکون تو اصل ملتا ہے اللہ تعالیٰ کی یاد سے، تو ہم بھی پابندی کے ساتھ اللہ کا ذکر کریں تا کہ دلوں کو

سکون مل جائے۔

آم کے آم گٹھلیوں کے دام

آپ دیکھیں روزانہ ہر آدمی سکون کی خاطر کچھ نہ کچھ تو کرتا ہی ہے، آپ غور کیجئے، دفتر سے آئیں گے تو پریشان ہوں گے اور اس پریشانی سے نجات حاصل کرنے کے لئے اور دماغی بوجھ ہلکا کرنے کے لئے ایک طریقہ تو یہ کہ گھر آکر بیوی کو سارا کچھ سنائیں گے، دفتر میں یہ بھی ہوا یہ بھی ہوا، کچھ لوگ ہوتے ہیں ساری کارگزاری شام کو بیوی کو سناتے ہیں اس طرح Relax ہو جاتے ہیں اور جو لوگ بیوی کو زبان سے سنا نہیں سکتے وہ ذرا ذرا سی بات پر غصہ ہو جاتے ہیں ناراض ہونا شروع ہوتے ہیں، پریشر تو تھا دفتر کا ریلیز گھر آکر بچوں پر ہوا، بچوں کو ڈانٹ، بیوی کو ڈانٹ پلا رہا ہے، اب یہ بھی اصل میں وہ Relax ہو رہے ہیں، وہ پریشر ریلیز ہو رہا ہے تو بجائے اس کے ہم کارگزاری سنائیں یا گھر آکر بچوں کے اوپر چیخیں، برسیں اس سے یہ بہتر نہیں کہ ہم اللہ کا ذکر کریں تا کہ خود ذہن کا ڈپریشن ہی ختم ہو جائے، دل کو سکون بھی مل جائے گا اور اللہ تعالیٰ کی یاد کا ثواب بھی ملے گا، اس کو کہتے ہیں "ہم خور ما و ہم ثواب" کہ تم کھجوریں بھی کھا جاؤ اور ثواب بھی پا جاؤ تو اس لئے صبح و شام کا یہ جو ذکر ہے اس کے فائدے خود انسان کو ملتے ہیں اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ دل میں سکون عطا فرما دیتے ہیں، یہ تو تھا ذکر کے بارے میں کچھ جنرل آپ کو بتانا۔

مراقبہ کی تعریف

رہ گئی بات کہ مراقبہ کیا ہوتا ہے؟ یہ مراقبہ عربی کا لفظ ہے، قرآن پاک کا لفظ ہے (فَارْتَقِبْ اِنَّھُمْ مُرْتَقِبُوْن) استعمال ہوا، اس کا کیا مطلب؟ آپ بھی انتظار کیجئے وہ بھی انتظار کرے گا تو مراقبہ کے کئی معنی ہیں، ایک معنی ہیں انتظار کرنا، کس کا انتظار کرنا؟ اللہ کی رحمت کا انتظار کرنا اور مراقبہ کا ایک مطلب ہوتا ہے نگرانی کرنا، چنانچہ سعودی عرب آپ جائیں تو پولیس کے جہاں جہاں Cabin ہوتے ہیں وہاں مراقبہ کا لفظ لکھا ہوتا ہے۔ مراقبۃ الارض مراقبۃ الفلاں، تو حیران ہوتا ہے نیا بندہ دیکھ کر کہ یہاں کی پولیس مراقبہ بھی کرتی رہتی ہے تو بعد میں پتہ چلا کہ وہ مراقبہ یہ نہیں کرتی بلکہ وہ مراقبہ کا مطلب نگرانی ہوتا ہے تو جیسے پولیس چیزوں کی نگرانی کرتی تو سالک اس طرح ذکر میں بیٹھ کر دل کی نگرانی کرتا ہے کہ دل میں وسوسے نہ آئیں، دل میں برے عادات خصائل نہ آئیں بلکہ دل کے اندر انوارات آئیں تو ہمارے مشائخ نے اس کے لئے مراقبہ کا لفظ استعمال کیا، مراقبہ کے لفظ کا مطلب اللہ تعالیٰ کی رحمت کے انتظار میں بیٹھنا اس لئے نیت بھی مراقبہ کی یہی کی جاتی ہے کہ "اللہ تعالیٰ کی رحمت آرہی ہے، دل میں سما رہی ہے، دل کی عظمت و سیاہی دور ہو رہی ہے اور دل اللہ اللہ اللہ کہہ رہا ہے اور اس طرح کچھ دیر بیٹھنے سے اللہ تعالیٰ دل کو سکون دیدیتے ہیں، لہٰذا صبح و شام اس کو پندرہ منٹ، آدھا گھنٹہ کرنا، اس سے انسان کی زندگی میں سکون آجاتا ہے، زندگی بیلنس ہو جاتی ہے، ذہن پر کوئی بھی پریشر ہو وہ دور ہو جاتا ہے، سکون مل جاتا ہے، اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اپنا ذکر بار بار کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

محاسبہ کسے کہتے ہیں؟

ایک لفظ ہے "محاسبہ" محاسبہ کا مطلب ہے اپنا حساب کتاب کرنا، جس کو کہتے ہیں ناپ تول کرنا، انسان بیٹھ کر ذرا اپنے آپ کو سوچے، تولے کہ مجھے کیا ہونا چاہئے تھا، میں بنا کیا پھرتا ہوں، اس کو محاسبہ کہتے ہیں۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے "حاسبوا قبل ان تحاسبوا" تم اپنا محاسبہ کرو، اس سے پہلے کہ تمہارا محاسبہ کیا جائے، یعنی قیامت کے دن جو تمہارا حساب و کتاب ہوگا، اس سے بہتر نہیں کہ تم دنیا میں اپنا محاسبہ خود کرلو، محاسبہ سے بندہ بڑا ڈرتا ہے۔

اس لئے ہمارے ملک میں جتنی حکومتیں آتی ہیں وہ احتساب سیل کے نام سے سب کو ڈراتے ہیں، احتساب کے نام سے ہر بندہ ڈرتا ہے اور ڈرتے ہوئے احتساب کرتے بھی نہیں کیوں کہ آج اگر ہم نے کرلیا تو کل یہ ہمارا کریں گے تو نام تو احتساب کا استعمال کرتے ہیں اور کرتا کوئی بھی نہیں، چور سارے جو ہوتے ہیں الا ماشاء اللہ کوئی بڑا کوئی چھوٹا اس لئے کوئی کرتا ہی نہیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا احتساب

یہ احتساب تو کرتے تھے سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ اپنے نفس کا بھی محاسبہ اور دوسروں کا بھی محاسبہ اپنے نفس کا محاسبہ ایسے کہ ایک مرتبہ

مال غنیمت آیا بہت زیادہ فتوحات کی چیزیں آئیں تو حضرت عمرؓ نے سارے لوگوں کو بلایا، کہ بھائی منبر کے قریب ہو جاؤ، لوگ قریب ہو گئے، آپ منبر پر چڑھے اور کہنے لگے کہ عمرؓ! تو وہی تو ہے جس کی ماں خشک گوشت چبایا کرتی تھی، یہ کہہ کر نیچے اتر آئے، اب لوگ حیران کہ سارے مجمع کو اکٹھا کیا اور یہ فقرہ بول کر نیچے اُتر آئے۔ کسی نے کہا امیر المومنین آپ نے یہ کیا بات کہی؟ فرمانے لگے کہ اتنا مال غنیمت آیا تو میرے دل کے اندر عجب پیدا ہوا، خود پسندی کی کیفیت پیدا ہوئی کہ عمر دیکھ! تیرے دور خلافت میں کیا فتوحات ہو رہی ہیں، کہنے لگے تو میں نے فوراً اپنے نفس کو ٹھیک کیا اور لوگوں کو بلایا اور ایک ایسی بات کی جو کہ میرے لئے ذلت کا باعث تھی کہ عربوں میں جو بہت غریب ہوتا تھا وہ گوشت کو خشک کر لیتے تھے اور بھوک کے وقت میں خشک گوشت کو چبایا کرتے تھے، اپنا محاسبہ وہ ایسا کیا کرتے تھے، ذرا سی دل میں کوئی ایسی شیخی کی کیفیت پیدا ہوئی فوراً اپنے آپ کو ڈوز دیدیتے تھے تو یہ محاسبہ ہے، ہم اپنا محاسبہ کریں، یوں سمجھئے کہ جیسے آڈیٹ ہونا ہو کسی ڈیپارٹمنٹ کا تو اکاؤنٹ اس سے پہلے اپنی فائلیں مینٹین کرنے میں لگے ہوئے ہوتے ہیں، ان سے پوچھو! کہ بھائی آج کل دن رات محنت کر رہے ہو تو وہ کہتا ہے کہ کچھ دنوں بعد آڈیٹ ہے تو اس سے پہلے پہلے ہم نے سب کام ٹھیک کرنا ہے۔ تو یہ ہے کہ ہم روزانہ صبح شام اپنے کام کو ٹھیک کر لیں اس سے پہلے کہ اللہ کے حضور اس کی ناپ تول کی جائے، اس کی آڈیٹنگ کی جائے، تو اس کو محاسبہ کہتے ہیں، تو مراقبہ اور محاسبہ یہ دو لفظ استعمال ہوتے ہیں اس سے مراد یہی ہے کہ انسان اپنے دل میں اللہ تعالیٰ کو یاد کرے تاکہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے حساب سے محفوظ ہو جائے، اللہ تعالیٰ ہمیں باقاعدگی سے ذکر کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

جادو اور آسیب کے توڑ کا قرآنی وظیفہ

روحانی، جسمانی اور کاروباری ہر پریشانی کے لئے یہ وظیفہ انتہائی نافع اور مفید ہے۔ جیسا کیسا بھی جادو ہو، اس کا تعلق کاروبار سے ہو، رشتہ داری کے متعلق ہو یا ویسے کسی کو سایہ وغیرہ کی شکایت ہو، اسے کسی کے پاس جانے اور پریشان ہونے کی کوئی ضرورت نہیں، نیز اہل اسلام سے ہماری گزارش ہے کہ کوئی ضرورت نہیں در در کی ٹھوکریں کھانے کی۔ بس قرآن سے تعلق جوڑیئے، اس بات کا مکمل یقین رکھیں کہ یہ وظیفہ پڑھنے سے اللہ تعالیٰ میری پیش آمدہ پریشانی کو دور فرمائیں گے۔ ویسے تو مسلمانوں کو ہر وقت فرائض وواجبات کی پابندی کرنی چاہئے، مگر جن دنوں آپ کو کسی بھی پریشانی کا سامنا ہو، ان ایام میں خصوصی طور پر فرائض واجبات کی بجا آوری میں توجہ دیں۔ گھر میں اگر تصاویر آویزاں کر رکھی ہوں تو اسے فوراً اتار دیں۔ گانا بجانا اور ہر قسم کا میوزک گھر سے ختم کردیں۔ نیچے دیا گیا وظیفہ تین بار پڑھیں، مگر جن دعاؤں کی تعداد خاص طور پر ساتھ لکھی ہوئی ہے، اسے اتنی تعداد ہی میں پڑھیں، البتہ جس قرآنی آیت اور نبوی وظیفے پر مریض کی طبیعت بحال ہورہی ہو یا آپ اپنی پریشانی میں کمی محسوس کریں، اسے بار بار پڑھیں۔ ایسا کرنے سے یقینی طور پر اللہ تعالیٰ آپ کی مدد کرے گا، کیونکہ انسانوں کی مدد کرنا صرف اسی کی صفت باکمال ہے۔

دم کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ باوضو حالت میں اس مریض کو دم کی اطلاع دیں تاکہ وہ بھی دم کی طرف متوجہ ہوجائے۔ کوشش کریں کہ دم سے پہلے وظائف کا ترجمہ پڑھ لیں، تاکہ جو قرآنی آیات اور دیگر وظائف پڑھیں، اس کا مفہوم آپ کو سمجھ آرہا ہو، ہوسکے تو مریض کو بھی ترجمہ پڑھا دیں، اس سے خشوع وخضوع میں اضافہ ہوگا اور دم پر توجہ مرکوز رہے گی۔ البتہ دم کرتے وقت صرف آپ قرآنی آیات اور نبوی وظائف کی عربی پڑھیں گے، تین دن صبح وشام ایک ایک مرتبہ لگاتار یہ وظیفہ پڑھیں، دم سے پہلے تعوذ ضرور پڑھ لیں۔ اب وظیفہ شروع کیجئے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ ○ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ○ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ○ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ ○

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے، سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کی پرورش فرمانے والا ہے، نہایت مہربان بہت رحم فرمانے والا ہے۔ روز جزا کا مالک ہے، (اے اللہ!) ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور ہم تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں، ہمیں سیدھے راستے پر چلا، ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے انعام فرمایا ان لوگوں کا نہیں جن پر غضب کیا گیا ہے اور نہ (ہی) گمراہوں کا۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ الٓمّٓ ○ ذٰلِکَ الْکِتٰبُ لَا رَیْبَ فِیْہِ ھُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ ○ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ وَیُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَمِمَّا رَزَقْنٰھُمْ یُنْفِقُوْنَ ○ وَالَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْکَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِکَ وَبِالْاٰخِرَۃِ ھُمْ یُوْقِنُوْنَ ○ اُولٰٓئِکَ عَلٰی ھُدًی مِّنْ رَّبِّھِمْ وَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ○

’’الف لام میم (حقیقی معنی اللہ اور رسول اللہ ﷺ ہی بہتر جانتے

ہیں) یہ وہ عظیم کتاب ہے جس میں کسی شک کی گنجائش نہیں، پرہیز گاروں کے لئے ہدایت ہے، جو غیب پر ایمان لاتے اور نماز کو (تمام حقوق کے ساتھ) قائم کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں عطا کیا ہے اس میں سے (ہماری راہ) میں خرچ کرتے ہیں، اور وہ لوگ جو آپ کی طرف نازل کیا گیا اور جو آپ سے پہلے نازل کیا گیا (سب) پر ایمان لاتے ہیں اور وہ آخرت پر بھی (کامل) یقین رکھتے ہیں، وہی اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور وہی حقیقی کامیابی پانے والے ہیں۔

اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗ اِلَّا بِاِذْنِهٖ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖ اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ۝

"اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، ہمیشہ زندہ رہنے والا ہے (سارے عالم کو اپنی تدبیر سے) قائم رکھنے والا ہے، نہ اس کو اونگھ آتی ہے اور نہ نیند، جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے سب اسی کا ہے، کون ایسا شخص ہے جو اس کے حضور اس کے اذن کے بغیر سفارش کر سکے، جو کچھ مخلوقات کے سامنے (ہو رہا ہے یا ہو چکا) ہے اور جو کچھ ان کے بعد (ہونے والا) ہے (وہ) سب جانتا ہے اور وہ اس کی معلومات میں سے کسی چیز کا بھی احاطہ نہیں کر سکتے مگر جس قدر وہ چاہے، اس کی کرسی تمام آسمانوں اور زمین کو محیط ہے اور اس پر ان دونوں (یعنی زمین و آسمان) کی حفاظت ہرگز دشوار نہیں، وہی سب سے بلند رتبہ بڑی عظمت والا ہے"

لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَا اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ۝ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِيْنَا اَوْ اَخْطَاْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝

"جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے سب اللہ ہی کا ہے۔ تم اپنے دلوں کی بات کو ظاہر کرو گے یا چھپاؤ گے تو اللہ تم سے اس کا حساب لے گا۔ پھر وہ جس کی چاہے مغفرت اور جسے چاہے عذاب دے اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ رسول (اللہ) اس کتاب پر جو ان کے رب کی طرف سے ان پر نازل ہوئی ایمان رکھتے ہیں اور مومن بھی۔ سب اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے پیغمبروں پر ایمان رکھتے ہیں، (اور کہتے ہیں کہ) ہم اس کی کتابوں پر اور اس کے پیغمبروں پر ایمان رکھتے ہیں (اور کہتے ہیں کہ) ہم اس کے پیغمبروں سے کسی میں کچھ فرق نہیں کرتے اور وہ (اللہ سے) عرض کرتے ہیں کہ ہم نے (تیرا حکم) سنا اور قبول کیا۔ اے رب! ہم تیری بخشش مانگتے ہیں اور تیری ہی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ اللہ کسی شخص کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا۔ اچھے کام کرے گا تو اس کو ان کا فائدہ ملے گا اور برے کرے گا تو اسے ان کا نقصان پہنچے گا۔ اے رب اگر ہم سے بھول چوک ہو گئی ہو تو ہم سے موخذہ نہ کرنا۔ اے اللہ ہم پر ایسا بوجھ نہ ڈالنا جیسا تو نے ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالا تھا۔ اے اللہ! جتنا بوجھ اٹھانے کی ہم میں طاقت نہیں اتنا ہمارے سر پر نہ رکھنا اور (اے اللہ) ہمارے گناہوں سے درگزر کر اور ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما تو ہی ہمارا مالک ہے اور ہمیں کافروں پر غالب فرما۔

فَاللّٰهُ خَيْرٌ حٰفِظًا وَّهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ۝ "سو اللہ ہی بہتر نگہبان ہے اور وہ سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔

قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ۝ لَاۤ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ۝ وَلَاۤ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَاۤ اَعْبُدُ ۝ وَلَاۤ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ۝ وَلَاۤ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَاۤ اَعْبُدُ ۝ لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ ۝

(اے میرے محبوب! منکرانِ اسلام سے) کہہ دو کہ اے کافروں! جن (بتوں) کو تم پوجتے ہو ان کو میں نہیں پوجتا اور جس (اللہ) کی میں عبادت کرتا ہوں اس کی تم عبادت نہیں کرتے اور (میں پھر کہتا ہوں کہ) جن کی تم پرستش کرتے ہو ان کی میں پرستش کرنے

نہیں ہوں اور نہ تم اس کی بندگی کرنے والے (معلوم ہوتے) ہو جس کی میں بندگی کرتا ہوں تم اپنے دین پر میں اپنے دین پر۔ (سورۂ کافرون)

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌo اَللّٰهُ الصَّمَدُo لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْo وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌo

کہو کہ وہ (ذات پاک جس کا نام) اللہ (ہے) ایک ہے، (وہ) معبود برحق ہے بے نیاز ہے، نہ کسی کا باپ ہے اور نہ کسی کا بیٹا اور کوئی اس کا ہمسر نہیں۔

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِo مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَo وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ o وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِo وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَo

کہو کہ میں صبح کے پروردگار کی پناہ مانگتا ہوں، ہر چیز کی برائی سے جو اس نے بنائی اور شبِ تاریک کی برائی سے جب اس کا اندھیرا چھا جائے اور گنڈوں پر (پڑھ پڑھ کر) پھونکنے والیوں کی برائی سے اور حسد کرنے والے کی برائی سے جب وہ حسد کرنے لگے۔

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ o مَلِكِ النَّاسِ o اِلٰهِ النَّاسِ o مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ o الَّذِیْ يُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِo مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِo

کہو کہ میں لوگوں کے پروردگار کی پناہ مانگتا ہوں۔ (یعنی) لوگوں کے حقیقی بادشاہ کی۔ لوگوں کے معبودِ برحق کی۔ (شیطان) وسوسہ انداز کی برائی سے جو (اللہ کا نام سن کر) پیچھے ہٹ جاتا ہے جو لوگوں کے دلوں میں وسوسہ ڈالتا ہے، (خواہ وہ) جنات میں سے (ہو) یا انسانوں میں سے۔ (سورۃ الناس)

نبوی طریقہ

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ مِنْ هَمْزِهٖ وَنَفْثِهٖ

"میں مردود شیطان اور اس کے وساوس، اس کے جنون تکبر اور اس کے فریب وسحر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ لیتا ہوں جو خوب سننے والا ہے اور خوب علم والا ہے۔" (مسند امام احمد: سنن ابی داؤد)

اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَّهَامَّةٍ وَّ مِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ.

"میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کے پورے کلمات کے ذریعہ ہر ایک شیطان سے، ہر زہریلے جانور اور ہر نقصان پہنچانے والی نظر سے۔" (صحیح بخاری)

اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامّٰتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ.

"میں اللہ کے کلمات تامہ کے ذریعہ ان تمام چیزوں کے شر سے پناہ مانگتا ہوں جو اس نے پیدا کی ہیں۔ (صحیح بخاری)

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ.

"اس اللہ کے نام کے ساتھ جس کے نام کے ہوتے ہوئے کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی، زمین کی ہو یا آسمان کی، وہ خوب سننے والا بڑا جاننے والا ہے۔" (سنن ابی داؤد، سنن الترمذی)

بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ مِنْ كُلِّ شَیْءٍ يُّؤْذِيْكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ اَوْ عَيْنِ حَاسِدٍ اَللّٰهُ يَشْفِيْكَ بِاسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ. (تین مرتبہ)

"میں آپ کو ہر تکلیف دہ چیز سے، ہر نفس کے شر یا حاسد کی نظر سے اللہ تعالیٰ کے نام کے ذریعے دم کرتا ہوں، اللہ آپ کو شفا عطا فرمائے، میں اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ آپ کو دم کرتا ہوں۔ (صحیح مسلم)

تین مرتبہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھو اور سات مرتبہ یہ کلمات پڑھو۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَاُحَاذِرُ.

"جو تکلیف مجھے لاحق ہے اور جس سے میں بچنا چاہتا ہوں، اس کے شر سے میں اللہ تعالیٰ اور اس کی پناہ طلب کرتا ہوں۔ (صحیح مسلم)

اَسْئَلُ اللّٰهَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَنْ يَّشْفِيَكَ (سال مرتبہ)

"میں عظمت والے اللہ جو کہ عرشِ العظیم کا مالک ہے، سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ تجھے شفا عطا فرمائے۔ مسند امام احمد، سنن ابوی داؤد)

اَللّٰهُمَّ رَبَّ النَّاسِ اَذْهِبِ الْبَاْسَ اشْفِهٖ وَاَنْتَ الشَّافِیْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَّا يُغَادِرُ سَقَمًا.

"اے لوگوں کے پروردگار! اس سے تکلیف کو دور کر دے، اسے شفا عطا کر، تو ہی شفا عطا کرنے والا ہے، تیری عطا کے بغیر شفا حاصل

نہیں کی جاسکتی اور ایسی شفا عطا کر جس کے بعد بیماری بالکل نہ رہے۔"
(صحیح بخاری، صحیح مسلم)

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اشْفِ عَبْدَکَ أَوْ أَمَتَکَ وَصَدِّقْ رَسُوْلَکَ.

اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے، اے اللہ! تو اپنے بندے کو شفا عطا فرما اور اپنے رسول ﷺ کی بات کو سچ کر دکھا۔"
(سنن الترمذی)

اَللّٰهُمَّ أَذْهِبْ عَنْهُ حَرَّهَا وَوَصَبَهَا.

"اے اللہ! آپ اس (نظر بد کی) گرمی اور دکھ درد کو ان سے دور کر دیجئے۔" (عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی)

حَسْبِيَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ، عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ○

"مجھے اللہ تعالیٰ ہی کافی ہے، اس کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں، اسی پر میں نے بھروسہ کیا، وہی عرشِ عظیم کا مالک ہے۔"
(عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی)

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُکَ مِنْ خَيْرِ مَّا سَلَکَ مِنْهُ نَبِيُّکَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَمِنْهُ نَبِيُّکَ مُحَمَّدٍ صَلَّى عَلَيْهِ وَسَلَّمُ وَاَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَيْکَ الْبَلَاغُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ○

"اے اللہ میں تجھ سے ہر اس خیر اور بھلائی کا سول کرتا ہوں جو تجھ سے تیرے نبی محمد ﷺ نے مانگی اور ہر اس چیز سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں جس سے تیرے نبی محمد ﷺ نے تیری پناہ حاصل کرا اور تو ہی ہے جس سے مدد طلب کی جاسکتی ہے۔ ہمیں مقاصد تک پہنچانا تیرا ہی کام ہے اور برائی سے بچنے اور نیکی کرنے کی طاقت نہیں ہے مگر اللہ ہی کی توفیق و مدد سے۔"

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَلِيْمُ الْحَلِيْمُ، سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَزِيْمِ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ.

اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ سب کچھ جاننے والا اور بردبار ہے، اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ عرشِ عظیم کا مالک ہے، اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اور معبود نہیں وہ آسمانوں، زمینوں اور عزت والے عرش کا رب ہے۔"

رَبُّنَا اللّٰهُ الَّذِيْ فِي السَّمَآءِ تَقَدَّسَ اسْمُکَ اَمْرُکَ فِي السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ كَمَا رَحْمَتُکَ فِي السَّمَآءِ فَاجْعَلْ رَحْمَتَکَ فِي الْاَرْضِ اغْفِرْ لَنَا حُوْبَنَا وَخَطَايَانَا اَنْتَ رَبُّ الطَّيِّبِيْنَ اَنْزِلْ رَحْمَةً مِّنْ رَّحْمَتِکَ وَشِفَاءً مِّنْ شِفَائِکَ عَلٰى هٰذَا الْوَجَعِ.

"ہمارا پروردگار وہ اللہ ہے جو آسمان میں ہے تیرا نام مقدس ہے، زمین و آسمان میں تیرا حکم چلتا ہے آسمانوں میں تیری رحمت ہے، ایسے ہی اپنی رحمت اہل زمین پر کر دے ہمارے گناہ اور خطائیں معاف کر دے تو طیبین (جو شرک و خرافات سے پاک ہیں) کا رب ہے، اپنی رحمت میں سے رحمت اور اپنی شفا میں سے شفا اس تکلیف پر نازل فرما۔"

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّکَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ. اَللّٰهُمَّ بَارِکْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّکَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.

اے اللہ! تو سیدنا محمد ﷺ اور سیدنا محمد کریم ﷺ کی آل پر رحمت نازل کر، جیسا کہ تو نے سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی آل پر رحمت نازل کی، یقیناً تو قابل تعریف، بڑی شان والا ہے، سیدنا محمد ﷺ پر اور سیدنا محمد کریم ﷺ کی آل پر برکت نازل کر، جیسا کہ تو نے تمام جہانوں میں سے سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی آل پر برکت نازل کی، یقیناً تو قابل تعریف، بڑی شان والا ہے۔ (صحیح بخاری)

☆☆ ☆☆ ☆☆

توریت کی پانچ نصیحتیں

پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں سے پہلے غنیمت سمجھو

(۱) جوانی کو بڑھاپے سے پہلے۔
(۲) تندرستی کو بیماری سے پہلے۔
(۳) مالداری، حاجت مندی سے پہلے۔
(۴) زندگی، موت سے پہلے۔
(۵) فرصت، مشغولی سے پہلے۔

مستقل عنوان

حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند

روحانی ڈاک

ہر شخص خواہ وہ طلسماتی دنیا کا خریدار ہو یا نہ ہو ایک وقت میں تین سوالات کر سکتا ہے، سوال کرنے کے لئے طلسماتی دنیا کا خریدار ہونا ضروری نہیں۔ (ایڈیٹر)

اُف یہ سوچ و فکر

سوال از: ولی ــــــــــ گجرات

حضرت اقدس مولانا حسن الہاشمی مدظلہ

حضرت یوٹیوب پر ایک عالم کی تقریر سنی وہ فرماتے ہیں کہ عاملین مجھے معاف فرمائیں۔ اسلام میں بندش جیسی کوئی چیز نہیں ہے جیسے رشتہ میں بندش، دوکان کی بندش وغیرہ۔ بندش کا مطلب بیان کرتے ہیں کہ اللہ تو رشتہ کرنا چاہتا ہے، دوکان، روزی چلانا چاہتے ہیں لیکن جادوگر چلانے نہیں دیتا، رشتہ نہیں ہونے دیتا پھر فرماتے ہیں کہ اس کا مطلب یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ کمزور ہے، جادوگر طاقت ور ہے، پھر اسلام کہاں باقی رہا۔

جواب

اس دنیا کو جو تاحد نظر پھیلی ہوئی ہے اس کو "دارالاسباب" قرار دیا گیا ہے، یہ دنیا اور اس دنیا کی ہر چیز اسباب کی پابند ہے اور اسباب خود بخود وجود پذیر نہیں ہوگئے بلکہ ان اسباب کا خالق بھی اللہ تعالیٰ ہے، اس دنیا میں جو کچھ بھی ہوتا ہے وہ کسی نہ کسی سبب کا نتیجہ ہوتا ہے۔ اس دنیا میں بندوق کی گولی کھانے سے انسان مرجاتا ہے، بدپرہیزی کرنے سے انسان بیمار ہوجاتا ہے، احتیاط نہ کرنے سے اس کی صحت تباہ ہوجاتی ہے، علاج نہ کرنے سے اس کا مرض بڑھ جاتا ہے، علاج، غذا، بدپرہیزی اور بداحتیاطی وغیرہ اچھے برے اسباب کے درجے میں آتے ہیں اور اچھے برے اسباب اپنا اثر دکھاتے ہیں اور اچھے برے نتائج سے انسان کو دوچار کراتے ہیں۔ بے شک اس کائنات میں جو کچھ ہوتا ہے وہ اللہ کی مرضی سے ہی ہوتا ہے، اس کی مرضی کے بغیر نہ دریاؤں میں طوفان آتے ہیں، نہ ہوائیں اپنا زور دکھاتی ہیں، نہ باغوں میں بہار آتی ہے، نہ چمن، پت جھڑ اور خزاں سے دوچار ہوتے ہیں، لیکن یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ جب اللہ اس دنیا کو کسی غم یا خوشی سے وابستہ کرنا چاہتا ہے تو اس کا کوئی نہ کوئی سبب پیدا کردیتا، چنانچہ دریاؤں میں طوفانوں کی اور چمن میں پھول کھلنے کی کوئی نہ کوئی ظاہری وجہ ضرور ہوتی ہے۔

جادو اور بندش بھی ایک طرح کا سبب ہے اور اگر کوئی یہ سبب اختیار کرکے کسی کو نقصان پہنچانا چاہے تو وہ نقصان پہنچانے میں کامیاب ہوسکتا ہے۔ اگر ہم کسی پرندے کو اپنی غلیل کا نشانہ بنانا چاہیں تو ہم اس کو مارنے یا زخمی کرنے میں کامیاب ہوسکتے ہیں، آئے دن ہم دہشت گردی کے واقعات سنتے ہیں، ہزاروں لوگ دہشت گردوں کی سفاکی کا نشانہ بن جاتے ہیں، ناگہانی ان کی موت واقع ہوجاتی ہے، محدود سوچ رکھنے والے یہاں کیوں نہیں سوچتے کہ اللہ کمزور ہے اور وہ ان دہشت گردوں کے سامنے العیاذ باللہ بے بس ہوگیا ہے، کوئی مانے یا نہ مانے لیکن یہ حقیقت ہے کہ یہ دنیا ایک دارالاسباب ہے اور اس دنیا میں جو کچھ بھی ہوتا ہے وہ کسی نہ کسی سبب کے تحت ہوتا ہے اللہ کسی کو مارنا چاہتے ہیں تو اس کا بھی کوئی سبب پیدا کردیتے ہیں اور اللہ کسی کو بچانا چاہتے ہیں تو اس کا بھی کوئی نہ کوئی سبب پیدا کردیتے ہیں

ایک جنگ کے موقع پر شیطان لعین نے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف پتھر اُچھالا اور وہ پتھر آپ کے چہرۂ انور سے ٹکرایا اور آپ کا

ایک دانت شہید ہوگیا۔ ایک یہودی نے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم پر سحر کرایا تو آپ نبی صلی اللہ علیہ وسلم برحق ہوکر بھی اس سحر سے متاثر ہوئے۔

اس دنیا میں ہزاروں بدطینت اور منفی اور زہریلی سوچ رکھنے والے ایسے لوگ ہیں جو اپنی باتوں سے، اپنی سازشوں اور ریشہ دوانیوں سے لوگوں کے چلتے چلاتے کاروبار میں رخنہ پیدا کردیتے ہیں اور ان کی روز مرّہ کی زندگی اور روزگار میں رکاوٹیں کھڑی کردیتے ہیں، اسی طرح عاقبت نااندیش قسم کے عاملین جادو ٹونے اور کرنی کرتوت کے ذریعہ لوگوں کے چلتے چلاتے کاروبار اور ان کے عام معمولات میں رکاوٹیں کھڑی کردیتے ہیں، کسی کا یہ کہنا کہ جادو کوئی چیز نہیں اور بندش کی کوئی حقیقت نہیں ایک نادانی اور عدم واقفیت کی دلیل ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ جادو کرنا یا کسی برے عمل کے ذریعہ کسی کو ستانا اور کسی کی زندگی میں زہر گھولنا حرام ہے اور جو بھی اس حرام کاری میں مبتلا ہوگا اس کو آخرت میں اللہ کے عذاب سے دوچار ہونا پڑے گا۔ اس دنیا میں لوگ آئے دن جادو، آسیبی اثرات، بندش اور نظر بد کا شکار ہوتے ہیں اور ان چیزوں کا شکار ہوکر لوگ تباہ بھی ہوجاتے ہیں اور اپنی جانیں بھی گنوادیتے ہیں۔ اس طرح کے واقعات وحادثات سے دنیا کی تاریخ بھری ہوئی ہے، ان افسوسناک واقعات پر کسی کا یہ کہنا کہ گویا کہ اللہ تعالیٰ کمزور ہے تب ہی تو یہ سب کچھ ہوتا ہے ایک غلط سوچ ہے۔ یہ دنیا مثبت اور منفی دو کرداروں پر چل رہی ہے، رحمٰن کی بھی ایک طاقت ہے اور شیطان کی بھی ایک طاقت ہے، یہ دنیا اگر اللہ کی بنائی ہوئی ہے اور اللہ ہی اس کا خالق وکارساز ہے لیکن وہ شیطان بھی ایک طاقت رکھتا ہے جو اللہ ہی کی پیدا کردہ ہے لیکن اللہ کا باغی ہوکر وہ راندۂ درگاہ ہوچکا ہے۔ اس دنیا میں جب بھی کوئی شخص برائی کا راستہ اختیار کرتا ہے، کسی کو ستانے کی کوئی اسکیم مرتب کرتا ہے، کسی کو مارنے کا کوئی منصوبہ بناتا ہے یا کسی کے کاروبار کو تباہ کرنے کی کوئی گھناؤنی سازش کرتا ہے یا کسی لڑکی کی شادی میں یا رشتے میں دراڑیں ڈالنے کا کوئی حربہ استعمال کرتا ہے تو شیطانی قوتیں اس کی مدد کرتی ہیں اور جو لوگ شیطانی قوتوں کی زد میں آجاتے ہیں انہیں اس دنیا میں بارہا نقصان اٹھانے پڑتے ہیں اور ان کے راستے بھی بند ہوجاتے ہیں اور ان کی رفتار زندگی آخری حد تک اور کسی نہ کسی حد تک رک جاتی ہے۔ اگر وہ اپنی کوششیں جاری رکھتے ہیں اور جادو وسحر اور بندشوں سے نجات پانے کے لئے وہ بھی کوئی سبب اختیار کرتے ہیں تو رحمٰن ان کی مدد کرتا ہے اور انہیں شیطانی چالوں سے نجات دلاتا ہے۔ شیطان کو خود رب العالمین ہی نے ڈھیل دی ہے اس لئے قیامت تک وہ اللہ کے بندوں کو مختلف انداز سے ستاتا رہے گا، جادو، سحر، بندش، کرنی کرتوت وغیرہ سب شیطانوں کے پھندے ہیں، شیطان ان پھندوں کے ذریعہ لوگوں کا شکار کرتا ہے، انہیں بے دست وپا کرنے میں بھی کامیاب ہوجاتا ہے۔ اس دنیا میں ہزاروں لاکھوں واقعات اس کی گواہی دیتے ہیں، ان حرکتوں کا انکار سورج اور چاند کے وجود کا انکار کردینے کے برابر ہے اور ان شیطانی طاقتوں کو ماننے کا اور تسلیم کرنے کا مطلب ہرگز ہرگز یہ نہیں ہوتا کہ ہم نے اللہ میاں کو کمزور مان لیا ہے۔

اللہ بے شک بڑا ہے اس کے دست قدرت میں کائنات کا نظام ہے لیکن اس نے اس کائنات میں اچھے برے جو بھی اسباب پیدا کئے ہیں، ان کی ایک اہمیت ہے اور ان اچھے برے اسباب کو اختیار کرنے کے بعد جو بھی نتائج سامنے آتے ہیں وہ بھی اللہ کی قدرت اور اس کے اختیارات کا ایک حصہ ہیں۔

اس دنیا میں ایسا بھی ہوتا ہے، بندوق کی گولی بھی اپنا کام نہیں کر اور جادوگر کا جادو بھی کسی کو تباہ نہیں کرپاتا، اس وقت اندازہ ہوتا ہے کہ اور طاقت بھی ہے جو ہر جگہ اپنا کام کرتی ہے اور اپنا لوہا منواتی ہے طاقت اللہ ہی کی طاقت ہے اور اللہ کی قدرت کا مظہر ہے۔ دنیا کی گواہ ہے کہ آگ حضرت ابراہیم کو جلا نہیں سکی تھی جب کہ آگ کا جلانے ہی کا ہے، پھول پاشی کرنے کا نہیں ہے اور حضرت ابراہیم السلام نے اپنی پوری قوت کے ساتھ جب جب اپنے بیٹے اسماعیل السلام کے گلے پر چھری چلائی تو چھری گلا کاٹنے میں کامیاب نہیں جب کہ چھری کا کام کاٹنے کا ہے کسی کے زخم پر مرہم رکھنے کا نہیں طرح کے واقعات سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ حق تعالیٰ جب کچھ ٹھان ہیں اور کسی کی مدد کرنے کا فیصلہ کرلیتے ہیں تو پھر کئی طاقتیں مل کر بھی کچھ نہیں بگاڑ سکتیں۔

اللہ کو بڑا مانتے ہوئے یہ بات بھی ہمیں تسلیم کرنی چاہئے دنیا میں اچھی اور بری چیزوں کا پیدا کرنے والا صرف اللہ ہی خالق خیر بھی ہی اور وہی خالق شر بھی۔ اسی نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ہے اور اسی نے ابوجہل کو، خیر اور شر بھی اسی کی قدرتوں کا ظہور نظر آتا ہے لیکن اچھائی اور برائی کو پیدا کر کے یہ اختیار بھی انسان کو بخشا ہے کہ وہ اچھے راستے کو بھی اختیار کر سکتا ہے اور برے راستے کو بھی۔ اگر انسان محض پابند نہیں ہوتا اور اس کو کسی بھی طرح کا کوئی اختیار نہ ہوتا تو پھر سزا اور جزا کا مستحق بھی نہ ہوتا۔

ہمیں یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ تلوار جو انسان کو مارتی ہے وہ بھی اللہ کی پیدا کردہ ہے اور ڈھال جو انسان کا دفاع کرتی ہے اور انسان کو بچاتی ہے وہ بھی اللہ ہی کی پیدا کردہ ہے جو لوگ کسی بھی صورت میں اور کسی بھی کیفیت میں اللہ کو کمزور سمجھنے یا کہنے کی غلطی کرتے ہیں وہ اللہ کی اور ان کی عظیم الشان قدرتوں کی توہین کرنے کے مرتکب ہوتے ہیں، ہم اچھے برے خیالات، ایسی محدود سوچ وفکر سے اللہ کی ہزار بار پناہ چاہتے ہیں۔

جنات کے اثرات

سوال از: فرزانہ خانم ـــــــ میسور

عرض یہ ہے کہ ہم طلسماتی دنیا کے قاری ہیں، ہم آپ کی کتابیں پڑھتے پڑھتے دل میں خیال آرہا ہے کہ اپنے بیٹے کے بارے میں چند سوال آپ کے سامنے پیش کروں، بچے کے والدین کا نام فرزانہ خانم وسید غیاث ہے، بچے کا نام سید محسن ہے۔ تاریخ پیدائش ۱۹۹۲ء۔۱۴۹ بروز منگل صبح کے ۱۱ بج کر ۵ منٹ پر ہوئی ہے۔ ہمارے گھر کا پتہ ڈور نمبر ۱۳۳۳ کبیر روڈ ۲ اینڈ کراس منڈی محلہ میسور۔

گزارش یہ ہے کہ میرا بچہ پیدائشی گونگا ہے، حمل کے دوران میرے خواب میں میری گود میں گول کنڈلی مار کر سانپ بیٹھا تھا، اس سانپ کو گود میں اٹھا کر بازو میں نیچے رکھ دیا۔ ۹ مہینوں کے بعد لڑکا پیدا ہوا، گورا رنگ اور بہت خوبصورت ہے، بچہ بڑھتا گیا، نہ بولتا، نہ سن سکتا، نہ دیکھ سکتا ہے کمر میں طاقت نہیں۔ ۱۱ دن کے بعد آنکھ کھولی، ۱۱ مہینوں کے بعد اس بچے کی گردن کھڑی، ۴ سال کی عمر میں دل کا آپریشن ہوا، اس میں بچے کو کسی بات کا احساس نہیں ہوتا تھا، میرا ایک ہی بیٹا ہے اور ایک بیٹی اس بچے سے چھوٹی بیٹی اس کا نام سیدہ امۃ ثانیہ ہے، صرف دو ہی بچے ہیں اس بچے کو لے کر بنگلور میسور میں ہینڈی کیپ اسکولوں میں چھوڑتی تا کہ میرا بچہ چل پھر سکے، بات چیت کرے اور ہر چیز کی پہچان ہو۔ اللہ کے فضل وکرم سے دنیا کی ہر چیز کی شناخت ہونے لگی، کھا پی سکتا ہے، چل پھر سکتا ہے، مگر بات نہیں کرتا، دماغ بالکل معصوم، ۴ سال بچے جیسا ہے ہم بچہ کی بات کو لے کر بہت پریشان رہتے ہیں، بچہ کی ہی فکر لگی رہتی ہے اور ہم غمگین رہتے ہیں، ہر علاج کروا چکے، ہر عامل کو دکھاتے گئے۔ اس لڑکے کو لے کر ہر درگاہوں پر حاضری دیئے، ہر ڈاکٹر کے پاس علاج کروائے، مگر ناکام ہوگئے، بچے کے لئے جو منت مانگتے مگر پوری نہ ہوتی تھی، بچہ نہ سمجھ سکتا ہے نہ بول سکتا ہے۔ ۲۴ سال کا ہوگیا ہے میں بچے کی ماں فرزانہ خانم بہت مایوس ہوں اور ناامید ہوگئی ہوں کہ مہینوں سے میرے دل میں آپ سے بچہ کی بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لئے تمنا ہے آپ جیسے بے تاج بادشاہ میرے بچہ کا علاج کر سکتے ہیں، اس کے بارے میں معلوم کرا سکتے ہیں کہ بچہ کو ہوا کیا ہے، کیا بیماری ہے، یا جناتی، آسیبی خلل ہے بس ایک بیٹا ہوا ہے۔

آپ ہماری گزارش ہے اور عاجزانہ درخواست آپ کے شمارے میں طلسماتی دنیا کے روحانی ڈاک میں جگہ دے کر اس کا حال بتائیں، نیند میں راتوں میں ڈر کر گھبرا کے پیٹ کو پکڑ کر اشارے سے مار بھگانے کو بولتا ہے، جب لکڑی لے کر اشاروں میں مارتے ہیں تو خاموشی سے سوتا ہے ورنہ رات بھر نہیں سوتا، بچے کے منہ میں جو چھوٹی جیب یعنی حلق میں زبان ہوتی ہے وہ تشدید جیسی ہے، ڈاکٹروں کا کہنا ہے کہ وہ بات نہیں کر سکتا اور اس کے جسم میں ہمیشہ کھجلی رہتی ہے، زیادہ الجھاتا رہتا ہے، گوشت انڈا، مچھلی زیادہ کھاتا ہے اور بخار زیادہ آتا رہتا ہے، دوائیں نہیں کھاتا، کھانا پانی میں ملا کر کھلانا پڑتا ہے، منہ کے سارے دانت کالے ہیں، ہم کو رات دن اس لڑکے کی فکر رہتی ہے، ہم اسی کے غم میں مبتلا رہتے ہیں۔ اگر آپ چاہیں تو اس کا علاج ہو سکتا ہے، عامل بھی علاج نہیں کر سکے۔ اگر آپ کہیں تو ہم آپ کے یہاں لے کر آجائیں گے، آپ جو بولیں گے ہم کریں گے، ہم بچے کی فوٹو بھی روانہ کر رہے ہیں۔

اب ہماری ساری امیدیں آپ سے لگی ہیں، آپ سے ہماری عاجزانہ گزارش ہے کہ آپ فرمایئے ہم کیا کریں۔ ہم ای میل بھی کئے ہیں۔ ہمارے اس خط کا جواب اپنے ماہنامہ طلسماتی دنیا نومبر میں معلوم کرائیں یا ہم آپ کے یہاں آئیں، آپ کی بڑی مہربانی ہوگی، ہمارے

خط کا جواب ضرور بالضرور دیں آپ کی عین نوازش ہوگی۔

اللہ تعالیٰ آپ پر رحمت کی بارش برسائے اور اپنے فضل و کرم سے آپ کی عمر دراز کرے۔ اب ہماری امید آپ سے جڑی ہوئی ہیں، آپ اپنا قیمتی وقت دے کر ہمارے بچے کے لئے تشفی بخش جواب دیں گے، خط طویل ہوجائے اگر لکھنے میں غلطی ہوئی ہے تو معاف کریں۔

جواب

آپ کا بچہ جنات کے اثرات کا شکار ہے اور یہ ماں کے پیٹ ہی سے جنات کے اثرات میں مبتلا ہے اور جو بچے پیدائشی طور پر اثرات کا شکار ہوتے ہیں، ان کا ٹھیک ہونا بظاہر ممکن نہیں ہوتا، یوں اللہ بہت بڑا ہے، وہ مردے میں بھی جان ڈال سکتا ہے اور پتھروں میں بھی ہریالی اُگا سکتا ہے۔ اس بچے کا روحانی علاج جب یہ ماں کا دودھ پیتا تھا اسی وقت سے شروع ہونا چاہئے تھا، پھر اس بات کا امکان ہوتا کہ یہ ٹھیک ہوجاتا اور اس درجہ اثرات میں مبتلا نہ رہتا جس درجہ ہنوز اثرات میں مبتلا ہے۔ آپ نے جو کیفیت اس کے بارے میں بتائی ہے وہ یہ ثابت کرتی ہے کہ بچے کو اثرات سے نجات نہیں مل سکی ہے اور اب وہ ۲۴ سال کا ہوچکا ہے، اب پوری طرح صحت یاب ہوجانا اس کا کیسے ممکن ہے؟ پھر بھی آپ کوشش کرکے دیکھ لیں اور میسور میں ہمارے ایک شاگرد ہیں مولانا عمیر مدنی ان سے رابطہ کرکے دیکھ لیں ممکن ہے کہ بچے کو شفا نصیب ہوجائے۔

مولانا عمیر مدنی کا فون نمبر یہ ہے۔ 9845485263

اگر آپ کا بچہ سنتا ہے تو پھر اس کا بولنا ممکن ہے، آپ کسی بھی صاحب علم سے یا کسی بھی حافظ قرآن سے سورۂ بنی اسرائیل پوری لکھ کر اس کے گلے میں ڈلوادیں اور سورۂ بنی اسرائیل پڑھ کر پانی پر دم کرکے رکھ لیں اور یہ پانی اس کو صبح شام پلایا کریں، انشاء اللہ چند ماہ کے اندر اندر وہ بولنا شروع کرے گا، شروع میں تتلا کر بولے گا پھر رفتہ رفتہ اس کی آواز صاف ہوجائے گی۔

سردست یہ نقش کالے کپڑے میں پیک کرکے اس کے گلے میں ڈلوادیں۔

۷۸۶

۲۱۴۵۴	۲۱۴۵۷	۲۱۴۶۰	۲۱۴۴۷
۲۱۴۵۹	۲۱۴۴۸	۲۱۴۵۳	۲۱۴۵۸
۲۱۴۴۹	۲۱۴۶۲	۲۱۴۵۵	۲۱۴۵۲
۲۱۴۵۶	۲۱۴۵۱	۲۱۴۵۰	۲۱۴۶۱

حمل قرار پانے کے دوران آپ نے جو خواب دیکھا تھا اس خواب میں یہ رہنمائی قدرت کی طرف سے کردی گئی تھی کہ آپ اثرات کی لپیٹ میں ہیں، لیکن آپ نے اس وقت سنجیدگی اور ذمہ داری سے اپنا علاج نہیں کرایا اور بچہ پیدا ہونے کے بعد بھی جب کہ بچہ عام بچوں سے مختلف تھا، کمزور بھی تھا، آپ نے ڈاکٹروں کے علاج پر قناعت کی، بہت وقت ضائع کرنے کے بعد آپ نے روحانی علاج کی طرف توجہ کی، کاش آپ شروع ہی سے روحانی علاج کی طرف دھیان دیتیں تو صورت حال دگرگوں ہوتی، وقت اگرچہ کافی ضائع ہوچکا ہے لیکن انسان کو کسی بھی حال میں اللہ کی رحمتوں سے مایوس نہیں ہونا چاہئے اور آخری دم تک اپنی کوششوں کو جاری رکھنا چاہئے، جب تک کسی معتبر عامل سے رابطہ نہ ہو اس وقت تک اس علاج پر بھی آپ قسمت آزما سکتی ہیں۔

اس نقش کو لکھ کر مذکورہ نقش کے ساتھ محسن کے گلے میں ڈال دیں اور اسی نقش کو گلاب و زعفران سے چینی کی پلیٹ پر لکھ کر روزانہ عصر کے بعد محسن کو پلاتی رہیں، لگاتار ۴۰ دن تک پلائیں، انشاء اللہ آپ زبردست فائدہ محسوس کریں گی۔

نقش اس طرح بنائیں۔

روزانہ چالیس دن تک دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت پڑھ کر کانوں میں پھونک مار دیا کریں، انشاء اللہ محسن کو اثرات

سے نجات ملے گی۔ اس کے جسم میں قوت پیدا ہوگی اور وہ بولنے بھی لگے گا۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ رب العالمین آپ کے صاحبزادے کو کلی طور پر آسیب سے نجات عطا کرے اور اس کو مکمل صحت اور تندرستی سے نوازے آمین۔

زکوٰۃ کا طریقہ

سوال از: محمد ادریس ــــــــ قاسمی شاجاپور

لکھنا ضروری یہ ہے کہ میں آپ کے پاس تین خط روانہ کر چکا ہوں، میرے پاس ایک خط کا بھی جواب نہیں آیا ہے اس لئے حضور والا کی حاضری میں ناراضگی کا اظہار ہے۔ آپ سے گزارش ہے کہ حصار قطبی کی زکوٰۃ میں درود تنجینا جو آیا ہے وہ کونسا درود ہے، اگر درود ابراہیم پڑھ کر زکوٰۃ نکالیں تو حصار قطبی کی زکوٰۃ نکلے گی یا نہیں اور درخواست ہے کہ اصحاب کہف کی زکوٰۃ کا طریقہ کیا ہے، اس کا جواب اور رہنمائی ضرور کریں، اب زیادہ عرض کیا کروں گا۔

جواب

جس عمل میں درود تنجینا ایک مشہور درود ہے جو یہ ہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صلٰوۃً تُنَجِّیْنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ الْاَھْوَالِ وَالْاٰفَاتِ وَتُقْضیْ لَنَا جَمِیْعَ الْحَاجَاتِ وَتُطَھِّرُنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ السَّیِّئَاتِ وَتَرْفَعُنَا بِھَا عِنْدَکَ اَعْلَی الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِھَا اَقْصَی الْغَایَاتِ مِنْ جَمِیْعِ الْخَیْرَاتِ فِی الْحَیٰوۃِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ اِنَّکَ مُجِیْبُ الدَّعْوَاتِ وَرَافِعُ الدَّرجَاتِ وَیَاقَاضِیُ الْحَاجَاتِ وَیَاکَافِیُ الھمَّاتِ وَیَارَافِعُ الْبَلِیَّاتِ وَیَاحَلُّ الْمُشْکِلَاتِ اَغِثْنِیْ اَغِثْنِیْ اَغِثْنِیْ یَااِلٰھِیْ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر.

اصحاب کہف کی زکوٰۃ کے طریقے اکابرین نے مختلف بیان کئے ہیں، ان میں سب سے آسان طریقہ یہ ہے کہ آپ روزانہ ۱۲۵ مرتبہ اصحاب کہف کے ناموں کا ورد رکھیں اور ساتوں ناموں کو اس طرح ورد میں رکھیں۔ الٰھی بِحُرْمَةِ یَمْلِیْخَا ، مَکْسَلْمِیْنَا ، کَشْفُوْطَط ، اَذَرْ فَطْیُوْنَسْ ، کَشَافَطْیُوْنَسْ، یُوَانَسْ بُوْس وَکَلْبُھُمْ قِطْمِیْر. وَعَلَی اللّٰہِ قَصْدُ السَّبِیْلِ وَمِنْھَا جَائِرٌ وَلَوْ شَآءَ لَھَدَاکُمْ اَجْمَعِیْن ٥ بِرَحْمَتِکَ یَااَرْحَمَ الرَّاحِمِیْن۔

دوران چلّہ پرہیز جلالی اور جمالی دونوں رکھیں، روزانہ دوران ورد بخور جلائیں اور پاک وصاف ہوکر قبلہ رو ہوکر عمل کریں، انشاء اللہ ۴۰ دن میں زکوٰۃ ادا ہوگی، اس کے بعد اصحاب کہف سے کام لینے کے طریقوں پر غور وفکر کریں، ہم کئی بار الگ الگ ان ناموں سے الگ الگ فائدے اٹھانے کی تفصیل چھاپ چکے ہیں۔ طلسماتی دنیا کی فائلوں میں اگر آپ تلاش کریں گے تو آپ کو یہ تفصیل مل جائے گی۔

بہ سلسلہ درود شریف

سوال از: عبدالرشید نوری ــــــــ بھوپال

گزارش یہ ہے کہ اس سے پہلے بھی درود شریف کے متعلق خط ڈالا تھا، جواب سے محروم ہوں۔

حضرت درود ودودی اور درود قہری کیا ہے، اس کے فضائل کیا ہیں، کس کام کے لئے پڑھا جاتا ہے، پڑھنے کا طریقہ کیا ہے، التجا ہے، درود ودودی اور درود قہری مع زیر زبر کے ماہنامہ طلسماتی دنیا میں شائع کریں۔ نوازش وکرم ہوگا۔

جواب

درود ودودی یہ ہے۔ اس درود کو درود حبیبی بھی کہتے ہیں۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی عَلٰی اَفْضَلِ حَبِیْبِکَ النَّبِیِّ الْعَظِیْمِ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلِّمْ.

اکابرین نے فرمایا ہے کہ کسی شخص کی کوئی خواہش یا کوئی مراد ہو اور وہ پوری نہ ہوتی ہو تو اس کو چاہئے کہ اس درود کو روزانہ ۳۱۲۵ مرتبہ پڑھے اور نیت زکوٰۃ کرنے کی رکھے، انشاء اللہ ۴۰ دن میں زکوٰۃ ادا ہوگی، اس کے بعد کسی بھی مراد کے لئے نوچندی جمعرات کو بعد نماز مغرب ۲ رکعت نفل بہ نیت قضاء حاجت پڑھ کر یہ درود ۱۲۵ مرتبہ پڑھیں اور اللہ سے دعا کرے، انشاء اللہ جو بھی حاجت ہوگی یا جو بھی مراد ہوگی وہ پوری ہوگی، کسی بھی عمل محبت کے اول وآخر میں درود ودودی اگر گیارہ گیارہ مرتبہ پڑھ لیا جائے تو محبت کے عمل میں کامیابی ملتی ہے۔

درود قہری یہ ہے۔ یَامُذِلُّ کُلِّ جَبَّارٍ عَنِیْدٍ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ اَقْھَرْ عَلٰی اَعْدَائِنَا

وَالْزِمْهُمْ وَعَجِّلْ اِلَيْهِمْ مَاقَصَدُوْنِيْ بِهٖ فِيْ اَمْوَالِهِمْ وَعِزَّتِهِمْ وَاٰلِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ. اگر کوئی انسان کسی شری اور قتین دشمن کی شرارتوں اور سازشوں سے پریشان ہو اور یہ چاہتا ہو کہ اس کی شرارتوں اور سازشوں سے اس کو نجات مل جائے تو روزانہ سو مرتبہ درود قہری پڑھے۔ اگر پڑھتے وقت خود پر رقت طاری کرلے تو بہت جلد نتائج ظاہر ہوتے ہیں ورنہ کچھ دیر بعد سہی دشمن اپنی شرارتوں سے باز آجاتا ہے یا پھر اپنے انجام کو پہنچ جاتا ہے۔ یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ بہت ہی مجبوری کی حالت میں جب دشمن کی ایذا رسانیوں سے ناک میں دم ہوگیا ہو اور دشمن کسی بھی طرح اپنی شرارتوں سے باز آنے کا نام نہ لیتا ہو تب اس طرح کے عمل کرنے چاہئیں اور یہ بات ہمیشہ یاد رکھنی چاہئے کہ دشمن کو معاف کردینا افضل ہے اور ایک حدیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ دشمن کو معاف کردینا ایک طرح کا انتقام بھی ہے، لیکن اگر طبیعت کسی کو معاف کرنے کے لئے تیار نہ ہو اور اپنے نفس کا تقاضہ یہی ہے کہ اس کو بھی کوئی نقصان پہنچنا چاہئے تو درود قہری سے استفادہ کرنا چاہئے۔ بعض اکابرین نے یہ فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص درود قہری کو روزانہ کم سے کم تین مرتبہ پڑھنے کا معمول رکھے تو وہ دشمنوں کی شرارتوں سے اور ان کی ریشہ دوانیوں سے محفوظ رہے۔

رجوع خلائق کے لئے

سوال از: محبوب پاشا ــــــــ حیدرآباد

اس نقش کی بتی بنا کر سات جمعراتوں تک گھر کی روئی لگا کر مٹی کے چراغ میں جلایا جائے اور چراغ میں زیتون کا تیل یا چنبیلی کا تیل ڈالا جائے تو رزق میں زبردست فراوانی ہوگی اور مخلوق مسخر ہوگی، رجوع خلائق رہے گا اور دیکھنے اور ملنے والے محبت کرنے پر مجبور ہوں گے۔

نقش یہ ہے، آتشی چال سے اسی طرح پر کریں۔

۷۸۶

۶۲	۱۰۰۹۳۴	۱۰۰۹۳۷	۱۰۰۹۴۰	۱۰۰۹۲۷
۷۲	۱۰۰۹۳۹	۱۰۰۹۲۸	۱۰۰۹۳۳	۱۰۰۹۳۸
۴۸	۱۰۰۹۲۹	۱۰۰۹۴۲	۱۰۰۹۳۵	۱۰۰۹۳۲
۶۲	۱۰۰۹۳۶	۱۰۰۹۳۱	۱۰۰۹۳۰	۱۰۰۹۴۱
	۷۴	۸۶	۶۰	۶۰

مولانا حسن الہاشمی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

حضرت مولانا صاحب امید ہے کہ آپ خیریت سے ہوں گے، اللہ تبارک وتعالیٰ سے دعا ہے کہ آپ کی رہنمائی کو تا قیامت قائم رکھے آمین۔ حضرت میں آپ سے اس نقش عمل کے بارے میں جاننا چاہتا ہوں کہ اعداد کے حساب سے کیا یہ نقش صحیح ہے یا غلط چھپ گیا ہے۔ اگر صحیح ہے تو حضرت مجھے بتائیں کہ یہ نقش کونسے اسم پاک کا ہے اور کیسے بنایا گیا ہے۔ مولانا صاحب اس نقش کے بارے میں مجھے تفصیل سے سمجھادیں اور اجازت بھی دیں اللہ سے دعا گو ہوں کہ روحانی مرکز دن دوگنی رات چوگنی ترقی کرے آمین۔

جواب

یہ نقش جو آپ نے نقل کیا ہے "یابدوح" کا نقش ہے جو کسی وجہ سے غلط چھپ گیا ہے، آپ سے اور تمام قارئین سے معذرت چاہتے ہیں، نقش کی افادیت کے پیش نظر اس نقش کی تصحیح کرکے اس کو دوبارہ چھاپا جارہا ہے، ہمیں یقین ہے کہ اس نقش کو جو بھی اپنے تجربہ میں لائے گا وہ ناکامی سے دوچار نہیں ہوگا۔ اس کو دولت بھی فراوانی کے ساتھ میسر آئے گی اور مخلوق کے دل میں بھی اس کی قدر ومنزلت پیدا ہوگی، یہ نقش بھی اُن خزانوں میں سے ایک ہے جو خزانے ہمارے بزرگوں نے اپنے بعد آنے والی نسلوں کے لئے چھوڑے ہیں۔

صحیح نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۶	۲۲	۲۸	ب
۲۶	د	۱۴	۲۴
و	۳۲	۱۸	۱۲
۲۰	۱۰	ح	۳۰

اس ماہ کی شخصیت

سوال از: فیروزہ بیگم ــــــــ دھاڑواڑ

میں اپنی تفصیل روانہ کررہی ہوں، اس ماہ کی شخصیت میں شامل

فرماکر شکریہ کا موقع دیں۔

نام: ذکیہ

نام والدہ: فیروزہ بیگم

نام والد: شبیر احمد

تاریخ پیدائش: ۱۸رجون ۱۹۸۶ء، دن بدھ

قابلیت: DED. B.com. B.ED. MA

مجھے اپنے بارے میں پڑھنے کا انتظار رہے گا۔

جواب

اس ماہ کی شخصیت بھی شامل ہونے کے لئے فوٹو اور دستخط بھی درکار ہوتے ہیں وہ آپ نے نہیں بھیجے اس لئے آپ کو فوٹو کالم میں ابھی تک جگہ نہیں مل سکی، آپ دوبارہ خط لکھیں اور اپنا تازہ فوٹو پاسپورٹ سائز اور اپنے دستخط روانہ کریں اور اپنی تفصیل بھی دوبارہ روانہ کریں، انشاء اللہ آپ کی شخصیت کو اُجاگر کیا جائے گا اور آپ کی شخصیت پر مکمل روشنی ڈالی جائے گی، اس جواب کو پڑھنے والے تمام قارئین یہ بات نوٹ کرلیں کہ اس ماہ کی شخصیت میں حصہ لینے کے لئے مندرجہ ذیل تفصیلہ روانہ کرنا ضروری ہے۔

نام، والدین کا نام، تاریخ پیدائش، قابلیت، اگر شادی ہوگئی ہو تو شریک حیات کا نام، شادی کی تاریخ، ایک عدد فوٹو اور دستخط۔ اس تفصیل کے بغیر کسی کی شخصیت پر روشنی ڈالنا ممکن نہیں ہوتا۔

سورۂ فاتحہ کا عامل بننے کا شوق

سوال از: محمد نعیم انصاری ——— ناگ پور

خدمت اقدس میں گزارش ہے کہ مجھے سورۂ فاتحہ کا مکمل عامل بننا ہے، میں چاہتا ہوں کہ مجھے سورۂ فاتحہ اور اس کی زکوٰۃ کا طریقہ سمجھادیں، آپ کی بہت مہربانی ہوگی۔

اگر آپ مجھے یہ بھی بتادیں کہ آپ کا شاگرد بننے کا طریقہ کیا ہے تو اور بھی آپ کی مزید مہربانی ہوگی۔ دعا ہے کہ اللہ آپ کو ہمارے سروں پر قائم رکھے اور آپ امت پر اسی طرح احسان فرماتے رہیں۔

جواب

سورۂ فاتحہ کی دعوت کا طریقہ یہ ہے کہ ۱۲۵ مرتبہ روزانہ بعد نماز عشاء پڑھیں، اول و آخر درود شریف پڑھیں، اس عمل کی نوچندی جمعرات سے شروع کریں، انشاء اللہ چالیس دن میں زکوٰۃ ادا ہوگی، عددی اور حرفی نقوش کی زکوٰۃ ادا کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ روزانہ تین نقش عددی اور حرفی لکھے جائیں اور ان کو آٹے میں گولیاں بناکر دریا میں ڈال دیا جائے، نقش روزانہ بنانا ضروری ہے لیکن روزانہ پانی میں ڈالنا ضروری نہیں ہے۔ ۷دن کے یا دس دن کے بعد نقوش اکٹھے بھی پانی میں ڈالے جاسکتے ہیں، روزانہ پہلے حرفی نقش تین عدد لکھیں اور پھر عددی نقش لکھیں اور روزانہ ان کی الگ الگ گولیاں بناکر رکھ لیں، پھر اکٹھے سات دن کے یا دس روز کے پانی میں ڈال دیں۔ حرفی نقش یہ ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ	رَبِّ الْعَالَمِیْن	اَلرَّحْمٰن	اَلرَّحِیْم	مَالِکِ یَوْمِ الدِّیْن	اِیَّاکَ نَعْبُد	وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْن
رَبِّ الْعَالَمِیْ	اَلرَّحْمٰن	اَلرَّحِیْم	مَالِکِ یَوْمِ الدِّیْن	اِیَّاکَ نَعْبُد	وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْن	اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْم
اَلرَّحْمٰن	اَلرَّحِیْم	مَالِکِ یَوْمِ الدِّیْن	اِیَّاکَ نَعْبُدُ	وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْن	اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْم	صِرَاطَ الَّذِیْن
اَلرَّحِیْم	مَالِکِ یَوْمِ الدِّیْن	اِیَّاکَ نَعْبُد	وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْن	اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْم	صِرَاطَ الَّذِیْن	اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ
مَالِکِ یَوْمِ الدِّیْن	اِیَّاکَ نَعْبُدُ	وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْن	اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْم	صِرَاطَ الَّذِیْن	اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ	غَیْرِ الْمَغْضُوْب
اِیَّاکَ نَعْبُد	وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْن	اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْم	صِرَاطَ الَّذِیْن	اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ	غَیْرِ الْمَغْضُوْب	عَلَیْھِم
وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْن	اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْم	صِرَاطَ الَّذِیْن	اَنْعَمْتَ عَلَیْھِم	غَیْرِالْمَغْضُ	بعَلَیْھِم	وَلَا الضَّآلِّیْن

عددی نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۳۵۷	۲۳۵۱	۲۳۶۸	۲۳۷۵
۲۳۸۹	۲۳۶۷	۲۳۵۸	۲۳۷۰
۲۳۸۳	۲۳۶۶	۲۳۷۳	۲۳۵۹
۲۳۷۲	۲۳۶۰	۲۳۶۲	۲۳۶۷

سورۂ فاتحہ کے یہ دونوں نقش ہر بیماری اور ہر ضرورت میں مؤثر اور مفید ثابت ہوتے ہیں۔ اگر آپ نے مثلث اور مربع کے نقوش کی زکوٰۃ عناصر کے اعتبار سے دے رکھی ہے تو پھر ان نقوش میں اور بھی افادیت پیدا ہوجائے گی اور آپ جس ضرورت مند کو یہ نقش دیں گے اس کو یقیناً بیماریوں سے شفا نصیب ہوگی اور اس کی دوسری مرادیں پوری ہوں گی، مرض کی شدت میں افاقہ ہوگا۔ عددی نقش گلاب وزعفران سے چینی کی پلیٹ پر لکھ کر مریض کو پلایا بھی جاسکتا ہے۔

لفظ اوم کی حقیقت

سوال از: عبدالرشید نوری ــــــــــ بھوپال

اوم (OM) کس زبان کا لفظ ہے، کیا اس میں اللہ اور محمد چھپا ہوا ہے، کیا مسلمانوں کو اوم کا ورد کرنا چاہئے۔

جواب

اوم غالباً سنسکرت کا لفظ ہے۔ ممکن ہے کہ اس میں اللہ اور محمد کی طرف اشارہ ہو، لیکن جب تک مکمل طریقے سے اس بات کی وضاحت نہ ہوجائے کہ اوم کی حقیقت کیا ہے اور اوم سے کیا چیز مراد لی گئی ہے، باقاعدہ اس کا ورد کرنا جائز نہیں ہے، لیکن دوسری اقوام اگر اس طرح کے الفاظ کا احترام کرتی ہوں تو اس کی مخالفت کرنا بھی بہت سی دینی مصلحتوں کے خلاف ہے۔ تاہم وہ کلمات جن سے صاف طور پر کفر وشرک کی بو آتی ہے ان کی مخالفت کرنا ہر صاحب ایمان کے لئے ضروری ہے۔

ہمارے پاس اسماء حسنیٰ کا زبردست ذخیرہ موجود ہے اس کے بعد اسماء محمدیؐ کا بھی خزانہ اپنے پاس رکھتے ہیں، مزید برآں چھ ہزار چھ سو چھیاسٹھ قرآنی آیتوں کی دولت بیش بہا ہمیں میسر ہے تو پھر ہم کیوں دوسرے کلمات کا ورد کریں، جب کہ ہمیں ان کی حقیقت سے کچھ آشنائی بھی نہ ہو۔ ایمان اور توحید بہت بڑی دولتیں ہیں ان کو خطرہ میں ڈالنا دور اندیشی کے خلاف ہے۔

عورتوں کا جماعت میں نکلنا

سوال از: (ایضاً)

عورتوں کو تبلیغ کرنے کے لئے آج کل عورتوں کی جماعت نکل رہی ہے۔ کیا عورتوں کو دور دراز علاقہ میں تبلیغ کرنے کے لئے جانا چاہئے یا نہیں؟

جواب

آج کل عورتیں بھی جماعتوں میں نکلنے لگی ہیں، حالانکہ اسلام میں دین کی تبلیغ کی ذمہ داریاں صرف مردوں پر عائد کی گئی ہیں، عورتوں کو گھر میں بیٹھ کر ہی ذکرواذکار کا پابند رکھا گیا ہے۔

احناف کے نزدیک عورتوں کو مسجد میں آکر نماز پڑھنے [illegible] گیا ہے، کیوں کہ عورتوں کے گھر سے نکلنے میں فتنوں کا احتمال ہے۔ جہاد کے موقعہ پر عورتوں کو اس بات کی تاکید کی جاتی تھی کہ وہ اپنے گھروں میں رہ کر جہاد کی کامیابیوں کی دعائیں کریں اور اپنے بچوں کی تربیت اور نگہداشت میں اپنا وقت صرف کریں، لیکن نہ جانے کن نادانوں کے مشورے کی وجہ سے عورتوں کو بھی جماعت میں نکالا جانے لگا ہے جو یقیناً باعث تشویش ہے اور اس طریقہ کار سے بے شمار فتنے اُبلنے کا اندیشہ ہے۔

دارالعلوم دیوبند جو بلاشبہ امت مسلمہ کی مادر علمی ہے اس کے محتاط ترین مفتیان کرام نے تبلیغ دین کے لئے عورتوں کے گھر سے نکلنا اور شہر در شہر جانے کو ممنوع قرار دیا ہے۔ آج کل جو مرد دین کی تبلیغ کے لئے اپنے گھروں سے نکل رہے ہیں ان میں کی اکثریت مسائل سے نابلد ہے۔ اور ان میں اکثر تعداد خدا ترسی سے بھی محروم ہے۔ ان کے ساتھ عورتوں کا نکلنا کتنا بھی پردے کا اہتمام ہو خطرات سے خالی نہیں ہے۔ اللہ ہم سب کو دین کا شعور عطا کرے اور شیطان لعین کی چالوں سے ہم سب کو محفوظ رکھے۔ سچ تو یہ ہے کہ اللہ کے بندوں کو دنیاداری کے ذریعہ نے بلکہ دین داری کے نام پر شیطان زیادہ حملہ کرتا ہے اور کامیاب بھی ہوجاتا ہے۔

جو مفتی حضرات عورتوں کی جماعت کی تائید کررہے ہیں یا تو ان کا کوئی مفاد وابستہ ہے ورنہ پھر وہ ناعاقبت اندیش ہیں اور انہیں اس بات کا اندازہ ہی نہیں کہ ہمارے بزرگوں نے دینی امور میں عورتوں کو گھر کی چہار دیواری تک مقید رکھنے کی جو تاکیدات کی تھی ان میں بے شمار مصلحتیں موجود ہیں ان مصلحتوں کو وہی لوگ نظر انداز کرسکتے ہیں جو عالی کے پیچھے لاٹھی لے کر دوڑنے کے قائل ہوں۔

☆☆☆☆

قسط نمبر: ۷

عکسِ سلیمانی

حسن الهاشمی

طاعون اور وبا سے حفاظت

اگر کسی علاقے میں طاعون اور وبا پھیل جائے اور لوگ کسی بیماری کا شکار ہو کر مرنے لگیں تو اپنی اور اپنے گھر والوں کی حفاظت کے لئے قرآن کریم کی ان آیات کو لکھ کر اپنے گھر کے دروازے پر لگادے یا تعویذ بنا کر لٹکادے، انشاء اللہ وبا کی طرح پھیلی ہوئی بیماری سے حفاظت رہے گی، آیات یہ ہیں:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّكُفَّ بَأْسَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَاللّٰهُ اَشَدُّ بَأْسًا وَّ اَشَدُّ تَنْكِيْلًا. قُلْ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَتُغْلَبُوْنَ وَ تُحْشَرُوْنَ اِلٰى جَهَنَّمَ وَ بِئْسَ الْمِهَادُ. وَ كَمْ مِنْ آيَةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَمُرُّوْنَ عَلَيْهَا وَهُمْ عَنْهَامُعْرِضُوْنَ.

ایضاً

اگر اس شعر کو لکھ کر گھر کے دروازے پر چپکادیں تب بھی وبا سے حفاظت رہتی ہے۔

لِيْ خَمْسَةٌ اُطْفِيْ بِهَا حَرُّ الْوَبَاءِ الْحَاطِمَةِ ☆ اَلْمُصْطَفٰى وَالْمُرْتَضٰى وَابْنَاهُمَا وَالْفَاطِمَةَ

شادی کی بندش کھولنے کے لئے

شادی کی بندش کھولنے کے لئے قرآن کریم کی ان آیات کو لکھ کر گلے میں ڈالیں، بندش کھل جائے گی اور انشاء اللہ چار ماہ کے اندر شادی طے ہو جاتی ہے۔

آیات یہ ہیں: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَ فَتْحٌ قَرِيْب. وَ بَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ. اِنْ تَسْتَفْتِحُوْا فَقَدْ جَاءَ كُمُ الْفَتْح. اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا. لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ وَ يُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَ يَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا وَ يَنْصُرَكَ اللّٰهُ نَصْرًا عَزِيْزًا. فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ وَ اَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا. وَ عِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَا اِلَّا هُوَ. وَ فُتِحَتِ السَّمَاءُ فَكَانَتْ اَبْوَابًا. اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ. وَهُوَ الْفَتَّاحُ بِرَحْمَتِكَ يَااَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ.

خیر و برکت کے لئے

قرآن کریم کی ان آیات کو لکھ کر اگر گھر میں لگادیں یا لٹکادیں تو گھر میں خیر و برکت کا نزول ہو اور گھر تمام ارضی و سماوی آفتوں سے محفوظ رہے، اگر ان آیات کو لکھ کر تعویذ بنا کر غلے میں رکھ دیں تو غلیں میں زبردست خیر و برکت ہو اور غلہ کیڑے لگنے سے محفوظ رہے۔

آیات یہ ہیں: بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ. اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ مُحَمَّدِ الْمُوْحٰی لَہٗ مِنَ اللّٰہِ بِکُلِّ شَیْءٍ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْمَا رَزَقْتَنَا اِنَّ ھٰذَا لَرِزْقُنَا مَالَہٗ مِنْ نَّفَادٍ. وَ حَسْبُنَا اللّٰہُ بِکُلِّ شَیْءٍ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ. تَبَارَکَ اللّٰہُ رَبُّ الْعَالَمِیْنَ. تَبَارَکَ اللّٰہُ اَحْسَنُ الْخَالِقِیْنَ. تَبَارَکَ الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰی عَبْدِہٖ لِیَکُوْنَ لِلْعَالَمِیْنَ نَذِیْرًا. تَبَارَکَ الَّذِیْ اِنْ شَآءَ جَعَلَ لَکَ خَیْرًا مِّنْ ذٰلِکَ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ وَیَجْعَلْ لَّکَ قُصُوْرًا. تَبَارَکَ الَّذِیْ جَعَلَ فِی السَّمَآءِ بُرُوْجًا وَّجَعَلَ فِیْھَا سِرَاجًا وَّقَمَرًا مُّنِیْرًا. تَبَارَکَ الَّذِیْ لَہٗ مُلْکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَیْنَھُمَا وَعِنْدَہٗ عِلْمُ السَّاعَۃِ وَاِلَیْہِ تُرْجَعُوْنَ. تَبَارَکَ اسْمُ رَبِّکَ ذِی الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ. تَبَارَکَ الَّذِیْ بِیَدِہِ الْمُلْکُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ. اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ.

قضاءِ حاجت کے لئے

چھوٹی بڑی ہر ضرورت کے لئے یہ عمل کریں اور لگاتار تین راتوں تک کریں، عروج ماہ میں عشاء کے بعد اس عمل کو کریں۔ انشاء اللہ ہر حاجت پوری ہوگی، غیب سے ایسی مدد ہوگی کہ عقل حیران ہوگی۔ عشاء کی نماز کے ایک گھنٹے کے بعد نماز بہ نیت قضائے حاجت اس طرح پڑھیں کہ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سو بار وَ اُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلَی اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ بَصِیْرٌ بِالْعِبَادِ پڑھیں، دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سو بار اَلَآ اِلَی اللّٰہِ تَصِیْرُ الْاُمُوْرُ پڑھیں، تیسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد نَصْرٌ مِّنَ اللّٰہِ وَ فَتْحٌ قَرِیْبٌ پڑھیں اور چوتھی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سو بار اِنَّا فَتَحْنَا لَکَ فَتْحًا مُّبِیْنًا پڑھیں۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد سو بار غُفْرَانَکَ رَبَّنَا وَ اِلَیْکَ الْمَصِیْرُ پڑھیں۔ اس کے بعد سجدے میں جا کر اپنی حاجت کے لئے دعا کریں، پھر سجدے سے سر اٹھا کر تین بار درود شریف پڑھیں۔ اس عمل کو تین راتوں تک جاری رکھیں، انشاء اللہ حاجت پوری ہوگی۔

سورۂ فاتحہ کے ذریعہ تصرفات

قرآن کریم کی ۱۱۴ سورتوں میں سورۂ فاتحہ کو یہ شرف حاصل ہے کہ اس کا نزول دو مرتبہ ہوا، ایک مرتبہ ہجرت سے پہلے اور ایک مرتبہ ہجرت کے بعد۔ اس سورۃ کے بارے میں اکابرین نے یہ فرمایا ہے کہ جو کچھ آسمانی کتابوں میں تھا وہ سب کچھ قرآن کریم میں ہے اور جو کچھ قرآن کریم میں ہے وہ سب کچھ سورۂ فاتحہ میں ہے۔ قرآن کریم میں اس سورۃ کو سبع مثانی بھی کہا گیا ہے یعنی وہ سات آیتیں جو بار بار پڑھی جاتی ہیں۔ احادیث میں اس سورۃ کے ۳۲ نام بیان کئے گئے ہیں۔

سورہ فاتحہ کی عظمت کا اندازہ اس سے لگایئے کہ اس کے ورد کی ہدایت رحمۃ للعالمین حضرت محمد ﷺ نے با قاعدہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو کی۔ حضرت علیؓ نے حضرت امام حسنؓ کو اس کے ورد کی ہدایت کی، پھر حضرت حسنؓ نے سیدنا حضرت حسینؓ کو ہدایت کی، پھر انہوں نے حضرت امام زین العابدینؒ کو اور حضرت باقرؒ کو ہدایت کی۔ اس کے بعد سورۂ فاتحہ کے ورد کا سلسلہ امام جعفر صادقؒ اور امام کاظم تک پہنچا۔ گویا کہ اہل بیت سے تعلق رکھنے والے تمام اکابرین نے سورۂ فاتحہ کا ورد جاری رکھا اور اس کی برکات سے برابر استفادہ کرتے رہے۔

حضرت بایزیدؒ فرماتے ہیں کہ میں ۲۹ برس تک اسماءِ الٰہی کی مختلف دعوتوں میں مصروف رہا اور میں نے قرآن کریم کی مختلف سورتوں کے چلے بھی کئے لیکن میں اپنے مقصود کو نہیں پہنچ سکا۔ پھر ایک رات خواب میں میری ملاقات حضرت امام کاظمؒ سے ہوئی اور میں نے عرض کیا حضرت آپ کا خادم ۲۹ رسالوں سے مختلف ذکر واذکار میں لگائے لیکن میں ابھی تک کشف والہام کی دولتوں سے محروم ہوں۔ آپ کوئی ایسا طریقہ بتائیں کہ مجھے یہ دولت حاصل ہو اور اللہ کے فرشتے میری مدد کریں اور میری رہنمائی کریں۔ حضرت امام کاظم نے فرمایا کہ اگر تم ایک ہزار سال تک بھی اسی طرح چلے کرتے رہے تو تمہیں وہ دولتیں نصیب نہیں ہوں گی جن کی تمہیں چاہت ہے۔ اُس وقت تک جب تک تم سورۂ فاتحہ کی دعوت نہ دو اور اس کے بعد انہوں نے حضرت بایزید کو سورۂ فاتحہ کی دعوت دینے کی تاکید کی اور فرمایا کہ مکمل پرہیز کے ساتھ روزانہ سورۂ فاتحہ ایک ہزار مرتبہ پڑھو۔ حضرت بایزیدؒ فرماتے ہیں کہ میں نے اس عمل کو نوچندی جمعرات سے شروع کیا اور مکمل پرہیز یعنی جمالی اور جلالی پرہیز کے ساتھ ۴۰ر دن تک سورۂ فاتحہ پڑھتا رہا، اول وآخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھتا رہا۔ حضرت بایزید فرماتے ہیں کہ ۳۸ دن ۴ موکل میرے پاس حاضر ہوئے اور انہوں نے سلام علیک کے بعد فرمایا کہ اے صاحبِ دعوت ہم حق تعالیٰ کے حکم سے تیرے پاس حاضر ہوئے ہیں اور یقیناً تیرا مدعا تجھے حاصل ہوگا اور تجھے وہ تمام دولتیں میسر آئیں گے جن کا تو خواہش مند ہے۔ حضرت بایزید نے ان فرشتوں سے ان کا نام پوچھا تو ایک فرشتے نے کہا مجھے ارناقیل بھی کہتے ہیں لیکن میرا مشہور نام جبرائیل ہے اور انہوں نے کہا کہ فرشتوں کی چار ہزار جماعتیں میرے تحت خدمت پر مامور ہیں اور میرا تصرف تمام ارواح پر بھی ہے، بحقِ حطمت وَ بِحقِ هٰذا الْفُرْقَانِ الْاَعْظَم وَ بِحَقِ اُمُّ الدعوات.

اس کے بعد دوسرا موکل سامنے آیا تو میں نے اس سے اس کا نام پوچھا، اس نے کہا مجھے مورخ بھی کہتے ہیں لیکن میرا مشہور نام میکائیل ہے اور میرے تحت ایک لاکھ جن وانس اور ارواح کام کرتے ہیں، ان کو جس کام کا بھی حکم دیتا ہوں یہ حکم کی تعمیل کرتے ہیں۔ تیسرے موکل نے بتایا کہ میرے کئی نام ہیں ایک نام سرخائیل بھی ہے لیکن میرا مشہور نام اسرافیل ہے اور میرے تابع لاکھوں جن وانس اور شیاطین ہیں، جو میرا حکم بجالاتے ہیں، یہ سب میرے مطیع وفرماں بردار ہیں اور میں اللہ کی اجازت سے ان کے ذریعہ پوری کائنات پر تصرف کرتا ہوں۔ چوتھے فرشتے نے کہا کہ میرا مشہور ترین نام عزرائیل ہے اور میرے تصرف میں بارہ ہزار شیاطین اور سات ہزار جن وانس ہیں، یہ میرے تابع ہیں بحق باللہ الواحد القھار و بحق یابدوح. ان فرشتوں نے کہا کہ آپ جب بھی ہمیں کسی بات کا حکم دیں گے ہم اس کی تعمیل کریں گے۔ اکابرین نے فرمایا ہے کہ یہ عظیم الشان دولت حضرت بایزیدؒ کو سورۂ فاتحہ کی دعوت دینے سے حاصل ہوئی اور آپ نے عمر بھر اس دولت کے ذریعہ اللہ کے بندوں کی مدد اور خدمت کی۔

دعوت کا طریقہ یہی ہے کہ نوچندی جمعرات کو شروع کرکے ۴۰ دن تک روزانہ سورۂ فاتحتی پڑھنی ہے، اول وآخر ۱۱ مرتبہ درود شریف پڑھی جائے۔ یہ ۴۰ دن تک جمالی اور جلالی پرہیز بھی کرنا چاہئے اور روزانہ ورد کے دوران عود اور مشک کی دھونی بھی دینی چاہئے۔

انشاءاللہ ۳۸ ویں دن سے ملائکہ کا دیدار شروع ہوجائے گا اور ۴۰ ویں دن یہ ملائکہ باذن اللہ عامل کے مطیع ہوجائیں گے۔

دعوت سے فارغ ہونے کے بعد جب بھی کوئی حاجت ہو عامل چاہئے کہ وہ سورۂ فاتحہ کو اِیَّاكَ نَسْتَعِيْن تک سورۂ اخلاص پڑھے اور پھر یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ لَمَا جَمَعْتَ بَيْنَ صِفَاتِكَ وَ اَسْمَائِكَ وَ اَفْعَالِكَ فَاجْمَعْ بَيْنِىْ وَ بَيْنَ حَاجَتِىْ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّ آلِهٖ وَ

اصحَابِہٖ وَسَلِّمْ. اس کے بعد اپنی حاجت کا ذکر کرے، انشاء اللہ ہر حاجت پوری ہوگی اور عامل جس کے لئے عمل کرے گا وہ کارگر ثابت ہوگا، دعوت کے بعد اگر عامل کسی کو سورۂ فاتحہ کا نقش حرفی یا عددلکھ کر دے گا تو اس کی تمام حاجتیں اور خواہشات پوری ہوگی اور ہر بیماری سے نجات ملے گی، سورۂ فاتحہ کا حرفی نقش یہ ہے۔اس نقش کو آتشی چال سے پُر کرنا چاہئے۔

الحمد لله رب العلمين الرحمن الرحيم	مالك يوم الدين اياك نعبد و اياك نستعين	اهدنا الصر اط المستقيم صراط الذين العمت عليهم	غيرالمغضوب عليهم ولاالضالين
اهدنا الصر اط المستقيم صراط الذين العمت عليهم	غيرالمغضوب عليهم ولاالضالين	الحمد لله رب العلمين الرحمن الرحيم	مالك يوم الدين اياك نعبد و اياك نستعين
غيرالمغضوب عليهم ولاالضالين	اهدنا الصر اط المستقيم صراط الذين العمت عليهم	مالك يوم الدين اياك نعبد و اياك نستعين	الحمد لله رب العلمين الرحمن الرحيم
مالك يوم الدين اياك نعبد و اياك نستعين	الحمد لله رب العلمين الرحمن الرحيم	غيرالمغضوب عليهم ولاالضالين	اهدنا الصر اط المستقيم صراط الذين العمت عليهم

سورۂ فاتحہ کا عددی نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۳۵۷	۲۳۷۱	۲۳۶۸	۲۳۶۵
۲۳۶۹	۲۳۶۴	۲۳۵۸	۲۳۷۰
۲۳۶۳	۲۳۶۶	۲۳۷۳	۲۳۵۹
۲۳۷۲	۲۳۶۰	۲۳۶۲	۲۳۶۷

گناہوں سے حفاظت

جوشخص یہ چاہے کہ گناہوں اور معصیتوں سے اس کی حفاظت رہے اس کو چاہئے روزانہ صبح شام سو مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ ذَنْبِ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ پڑھے اول وآخر ایک مرتبہ درود شریف پڑھے اور اس نقش کو اپنے گلے میں ڈالے۔

۷۸۶

استغفرالله	ذنب	واتوب	اليه
۴۱۶	۴۵	۱۸۰۸	۷۵۱
۴۴	۴۱۳	۷۵۴	۱۸۰۹
۷۵۳	۱۸۱۰	۴۳	۴۱۴

تمام مسائل کے لئے

کوئی شخص اگر مسائل اور مصائب کا شکار ہو اور جدوجہد کے باوجود اس کو مسائل اور مصائب سے نجات نہیں مل پارہی ہو تو اس کو چاہئے کہ نماز پنج گانہ کی پابندی کرے، اگر ممکن ہو تو ہر وقت باوضو رہے ورنہ کم سے کم باوضو سوئے اور روزانہ ۴۵۰ مرتبہ حَسْبُنَا اللّٰہُ وَ نِعْمَ الْوَکِیْل پڑھے، اول وآخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے اور رات کو سونے سے پہلے ستر مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے، اول وآخر ۷ مرتبہ درود شریف پڑھے۔ اس عمل کی پابندی کرنے سے چند دن کے بعد اس کو محسوس ہوگا کہ اس کے مسائل حل ہورہے ہیں اور اس کو مصائب سے نجات مل رہی ہے۔ اگر اس نقش کو گلے میں ڈال لے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

الوکیل	ونعم	اللہ	حسبنا
۶۵	۱۲۲	۹۶	۱۶۷
۱۶۳	۶۸	۱۶۴	۹۵
۱۶۵	۹۴	۱۲۴	۶۷

خواہشات کی تکمیل کے لئے

اکابرین اور ماہرین عملیات نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص ۴۰ دن تک روزانہ ایک ہزار مرتبہ اس آیت کو پڑھے رَبَّنَـا آتِـنَـا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَ هَيِّئْ لَنَـا مِنْ اَمْرِنَـا رَشَدًا. اول وآخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے تو اس کی بڑی سے بڑی جائز خواہش پوری ہوجائے گی۔ اس ورد کو نوچندی جمعرات سے شروع کرکے ۴۰ روز تک جاری رکھے اور اس نقش کو لکھ کر ہرے کپڑے میں پیک کرکے اپنے دائیں بازو پر باندھے۔

۷۸۶

اَمْرِنَا رَشَدًا	وَهَيِّ لَنَا مِنْ	مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً	رَبَّنَا آتِنَا
۸۴۱	۷۰۶	۷۹۶	۱۹۳
۷۰۷	۸۴۴	۱۹۰	۷۹۵
۱۹۱	۷۹۴	۷۰۸	۸۴۳

مقدمہ میں کامیابی کے لئے

مقدمہ میں کامیابی کے لئے تاریخ مقدمہ سے ایک دو دن قبل عشاء کی نماز کے بعد ایک فرد یا چند افراد آیت کریمہ چالیس ہزار مرتبہ پڑھیں، اول وآخر ایک شخص گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے اور مندرجہ ذیل نقش وہ شخص اپنے گلے میں ڈال لے جو مقدمہ کی پیروی

کر رہا ہے۔ انشاء اللہ جلد مقدمہ کا فیصلہ اپنے حق میں ہوگا۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

لا اله الاّ انت	سبحنك	انی کنت	من الظالمین
۵۳۲	۱۱۵۰	۵۵۱	۵۴۹
۱۱۴۹	۵۲۹	۵۵۲	۵۵۴
۵۵۱	۵۵۳	۱۱۴۹	۵۳۰

حصار برائے حفاظت

اس حصار کو رات کو سونے سے پہلے پڑھ لے، تمام رات ناگوار باتوں سے، برا خوابوں سے اور ہر طرح کے اثرات ونقصانات سے محفوظ رہے گا۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه حِجَابٌ بَیْنِی وَ بَیْنَ کُلِّ مُکْرِہٍ مَا کَرِہَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ حِجَابٌ بَیْنِیْ وَ بَیْنَ کُلِّ بَلَاءٍ وَآفَةٍ وَ فِتْنَةٍ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ.

غائب کو کسی خواب میں دیکھنا

اگر کوئی شخص گھر سے غائب ہوگیا ہو اور کوئی شخص خواب میں یہ دیکھنا چاہتا ہو کہ وہ کہاں ہے اور وہ زندہ ہے یا مردہ؟ تو رہنمائی حاصل کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ باوضو ہو کر صاف ستھرے لباس میں دو رکعت نفل بہ نیت قضاءِ حاجت پڑھ کر کسی سے بات کئے بغیر بستر پر لیٹ جائے اور لیٹنے سے پہلے سورہ واللیل، سورۂ والشمس، سورۂ والتین اور سورۂ اخلاص سات سات مرتبہ پڑھے اور اول وآخر سات سات مرتبہ درود شریف پڑھے، اس کے بعد ایک بار یہ کلمات کہے: اَللّٰھُمَّ اَرِنِیْ فِیْ مَنَامِیْ فلاں ابن فلاں وَاجْعَلْ لِیْ فَرَجًا وَ مَخْرَجًا وَ اَرِنِیْ فِیْ مَنَامِیْ مَا اسْتَدَلُّ بِهٖ عَلٰی حَاجَةِ دَعْوٰی.

اس عمل کو لگاتار سات راتوں تک کرنا چاہئے، انشاء اللہ سات راتوں کے درمیان غائب شدہ شخص خواب میں آجائے گا اور انشاء اللہ جگہ کی بھی نشاندہی ہوگی۔ روزانہ تکیہ کے نیچے یہ تعویذ رکھ کر سوئیں۔

۷۸۶

ا	ل	م	ص
م	ص	ا	ل
ص	م	ل	ا
ل	ا	ص	م

قلب وروح کی بے چینی کے لئے

اگر کسی شخص کا دل مضطرب رہتا ہو اور اس کو کسی صورت بھی قرار نہ آتا ہو تو اس شخص کو چاہئے روزانہ ۷۸۶ مرتبہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھے، اول وآخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے، کم سے کم اس عمل کو ۴۰ دن تک جاری رکھے۔ ۴۰ دن کے بعد ہمیشہ بسم اللہ کو ۱۹ مرتبہ روزانہ پڑھنے کا معمول رکھے۔ انشاء اللہ قلب وروح کی بے چینی، گھبراہٹ اور دل ودماغ کی پراگندگی سے نجات ملے گی، بسم اللہ کے نقش ذوالکتابت کو ہمیشہ اپنے گلے میں رکھے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

بسم	اللہ	الرحمٰن	الرحیم
۳۳۰	۲۸۸	۱۰۳	۶۵
۲۸۷	۳۲۷	۶۸	۱۰۴
۶۷	۱۰۵	۲۸۶	۳۲۸

اہل خانہ کی حفاظت کے لئے

اگر کوئی شخص سفر پر جاتے ہوئے یہ خواہش کرے کہ اس کے بیوی بچے محفوظ رہیں، انسانوں اور جنوں کی شرارتوں سے اور سحر و آسیب سے، نیز آسمانی اور ارضی آفات سے تو اس کو چاہئے کہ ۳۱۳ مرتبہ ''یا رقیب'' پڑھ کر سب گھر والوں پر دم کرے اور سب کے گلے میں یہ نقش ڈال دے، انشاء اللہ ہر طرح کی آفت اور شرارت سے اس کے بیوی بچے محفوظ رہیں گے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

ر	۹	۳	ق
۴	۹۹	۲۰۱	۸
۹۸	۱	۱۱	۲۰۲
ی	۲۰۳	۹۷	ب

☆☆☆

ایک منہ والا ردراکش

پہچان

رودراکش پیڑ کے پھل کی گٹھلی ہے۔ اس گٹھلی پر عام طور پر قدرتی سیدھی لائنیں ہوتی ہیں۔ ان لائنوں کی گنتی کے حساب سے رودراکش کے منہ کی گنتی ہوتی ہے۔

فائدہ

ایک منہ والا ردراکش میں ایک قدرتی لائن ہوتی ہے۔ ایک منہ والے رودراکش کے لئے کہا جاتا ہے کہ اس کو دیکھنے ہی سے انسان کی قسمت بدل جاتی ہے تو پہننے سے کیا نہیں ہوگا۔ یہ بڑی بڑی تکلیفوں کو دور کر دیتا ہے۔ جس گھر میں یہ ہوتا ہے اس گھر میں خیر و برکت ہوتی ہے۔

ایک منہ والا رودراکش سب سے اچھا مانا جاتا ہے۔ اس کو پہننے سے سبھی طرح کی پریشانیاں دور ہوتی ہیں۔ چاہے وہ حالات کی وجہ سے ہوں یا دشمنوں کی وجہ سے۔ جس کے گلے میں ایک منہ والا رودراکش ہے اس انسان کے دشمن خود ہار جاتے ہیں اور خود ہی پسپا ہو جاتے ہیں۔

ایک منہ والا رودراکش پہننے سے یا کسی جگہ رکھنے سے ضرور فائدہ ہوتا ہے۔ یہ انسان کو سکون پہنچاتا ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ قدرت کی ایک نعمت ہے۔

ہاشمی روحانی مرکز نے اس قدرتی نعمت کو ایک عمل کے ذریعہ اور بھی زیادہ موثر بنا کر عوام کی خدمت کے لئے تیار کیا ہے اس مختصر عمل کے بعد اس کی تاثیر اللہ کے فضل سے دوگنی ہوگئی ہے۔

خاصیت: جس گھر میں ایک منہ والا رودراکش ہوتا ہے اللہ کے فضل سے اس گھر میں بفضل خداوندی خوشیاں اور سکون ہوتا ہے۔ ناگہانی موت سے حفاظت رہتی ہے، جادو ٹونے اور آسیبی اثرات سے حفاظت رہتی ہے اور نجات بھی ملتی ہے، ایک منہ والا رودراکش بہت قیمتی ہوتا ہے اور بہت کم ملتا ہے، یہ چاند کی شکل کا یا کاجو کی شکل کا بھی ہوتا ہے جو کہ عام طور پر دستیاب ہے اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ اصلی ایک منہ والا رودراکش جو گول ہونا ضروری ہے جو کہ مخصوص مقامات میں پایا جاتا ہے، جو کہ مشکل سے اور بہت کوششوں سے حاصل ہوتا ہے، ایک منہ والا رودراکش گلے میں رکھنے سے گلا کبھی پیسے سے خالی نہیں ہوتا، اس رودراکش کو ایک مخصوص عمل کے ذریعہ مزید معتبر بنایا جاتا ہے، یہ اللہ کی ایک نعمت ہے، اس نعمت سے فائدہ اٹھانے کے لئے ہم سے رابطہ قائم کریں اور کسی وہم میں مبتلا نہ ہوں۔

(نوٹ) واضح رہے کہ دس سال کے بعد رودراکش کی افادیت متاثر ہوجاتی ہے، دس سال کے بعد اگر رودراکش بدل دیں تو دوراندیشی ہوگی۔

ملنے کا پتہ: ہاشمی روحانی مرکز محلّہ ابوالمعالی، دیوبند

اس نمبر پر رابطہ قائم کریں 09897648829

امراض جسمانی

امراض چشم

پانچوں فرض نماز کے بعد ذیل کی آیت سات مرتبہ پڑھ کر ہاتھوں کے انگوٹھوں پر دم کر کے دونوں آنکھوں کو لگائے اور اگر آنکھیں تندرست ہیں تو فجر و مغرب کی نمازوں کے بعد اس آیت کو سات مرتبہ مع اول و آخر تین بار درود شریف پڑھ کر ہاتھوں پر دم کر کے آنکھوں پر لگائے یا ملے انشاء اللہ العزیز دکھتی آنکھیں تندرست ہوں گی اور تندرست آنکھیں دکھیں گی نہیں مجرب ہے آیت یہ ہے:

فَكَشَفْنَا عَنكَ غِطَاءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيدٌ (سورۂ قٓ)

نماز فجر کی سنت اور فرض کے درمیان سورۃ ملک پڑھ کر دم کرنا آشوب چشم کے واسطے مفید ہے۔ پوری سورۃ فاتحہ اکتالیس بار پڑھ کر مریض کی آنکھوں پر دم کریں انشاء اللہ آنکھوں کا درد اور سرخی وغیرہ سب شکایتیں دور ہو جائیں گی صحت ہونے تک روزانہ عمل کریں مجرب ہے۔ اول و آخر درود ابراہیمی اور سورۃ کوثر پڑھ کر دم کرنے سے آشوب چشم سے نجات ملے گی۔

آشوب چشم پر یہ آیت پندرہ مرتبہ پڑھ کر دم کریں انشاء اللہ العزیز اچھا ہو جائے گا۔

رَبَّنَا أَتْمِمْ لَنَا نُورَنَا وَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا إِنَّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

سورۃ المنافقون پڑھ کر آشوب چشم پر تین روز تک روزانہ دم کرنے سے آرام ہو جائے گا۔ انشاء اللہ۔

زخم چشم کا علاج

سورۃ ہمزۃ پڑھ کر آنکھوں کے زخم پر دم کیا جائے تو انشاء اللہ العزیز شفا ہوگی۔ آنکھوں میں زخم ہو جائے اس پر گیارہ مرتبہ النافع البادئ پڑھ کر دم کریں۔

گوہانجی کا علاج

آنکھوں کے کنارے پر تکلیف و سرخ پھنسی نکل آتی ہے اس کے لئے باوضو یہ آیت مبارکہ گیارہ مرتبہ پڑھ کر دم کریں انشاء اللہ العزیز درد سے آرام ہو جائے گا۔

وَلَوْ أَنَّمَا فِي الْأَرْضِ مِن شَجَرَةٍ أَقْلَامٌ وَالْبَحْرُ يَمُدُّهُ سَبْعَةُ أَبْحُرٍ مَّا نَفِدَتْ كَلِمَاتُ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ (سورۃ لقمان ۲۷)

کسی شخص کی آنکھوں میں کوئی تکلیف ہو اکتالیس بار سورۃ فاتحہ پوری پڑھ کر آنکھوں پر دم کریں جب تک شکایت باقی رہے یہ عمل کریں انشاء اللہ العزیز شفا حاصل ہوگی۔

ہر نماز کے بعد سورۃ طٰہٰ کی یہ آیت سات مرتبہ پڑھ کر اپنی انگشت شہادت پر دم کر کے آنکھ کے متاثر حصے پر پھیریں انشاء اللہ تین یا سات یوم میں شفا ہو جائے گی۔ وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْجِبَالِ فَقُلْ يَنسِفُهَا رَبِّي نَسْفًا فَيَذَرُهَا قَاعًا صَفْصَفًا لَّا تَرَىٰ فِيهَا عِوَجًا وَلَا أَمْتًا ۝ (سورۂ طٰہٰ ۱۰۵، ۱۰۷)

ناخونہ (ظفرہ) کا علاج

تین مرتبہ سورۃ اخلاص (قل ھو اللہ احد) پڑھ کر آنکھوں میں لگائیں انشاء اللہ العزیز ناخونہ ختم ہو جائے گا۔ سورۃ ہمزہ سات مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کریں اور اس سے سفید سرمہ پیس کر آنکھوں میں لگائیں انشاء اللہ العزیز ناخونہ ختم ہو جائے گا۔

قَالُوا تَاللَّهِ لَقَدْ آثَرَكَ اللَّهُ عَلَيْنَا وَإِن كُنَّا لَخَاطِئِينَ ۝ قَالَ لَا تَثْرِيبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ يَغْفِرُ اللَّهُ لَكُمْ وَهُوَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ ۝ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ۝ اذْهَبُوا بِقَمِيصِي هَٰذَا فَأَلْقُوهُ عَلَىٰ وَجْهِ أَبِي يَأْتِ بَصِيرًا وَأْتُونِي بِأَهْلِكُمْ

اَجْمَعِیْنَ○(۱۹ تا ۹۳)

یہ آیات آنکھ کے تمام امراض کے لئے درد تکلیف، ناخونہ کے واسطے کہ جن کے علاج سے اطباء عاجز آچکے ہوں نافع ہے۔ ترکیب علاج اس طرح ہے: سرمہ اصفہانی ایک جزو، مونگا آدھا جزو خریف کی اول بارش والا پانی اور نہر و چشمہ کا پانی دسمبر یا جنوری میں جمعرات کے روز قبل طلوع آفتاب لیا گیا ہو پھر یہ سب علیحدہ علیحدہ پیس کر اور سب کو ملا کر درخت سبز کے پانی میں پیسیں پھر خشک کریں پھر ان کو خریف کی بارش کے پانی میں پیس کر خشک کریں پھر دسمبر یا جنوری کے نہر و چشمہ کے پانی میں پیسیں اور خشک کریں چوتھی بار شہد جس کو آگ کی گرمی نہ لگی ہو اور سرکہ میں پیسیں اور خشک کریں۔

مذکورہ بالا آیات شیشہ کے برتن میں زعفران سے لکھ کر جنوری کے آب رواں یا آب چشمہ سے دھو کر ان میں ان دواؤں کو پانچویں مرتبہ پیس کر خشک کرلیں اور سرمہ کی مانند باریک کر کے رکھ لیں آنکھوں کے ہر مرض کے لئے انشاء اللہ نافع ہوگا۔

موتیابند علاج:

ہر فرض نماز کے بعد یہ آیت تین مرتبہ پڑھ کر ہاتھوں کی انگلیوں پر پھونک کر آنکھوں پر پھیرا جائے موتیابند کے لئے مفید ہے۔

فَكَشَفْنَا عَنكَ غِطَآئَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيْدٌ ○

سورۂ یٰسین پڑھ کر سرمہ پر دم کر کے آنکھوں میں لگایا جائے تو انشاء اللہ العزیز شفا ہوگی۔

ککروں (روہے) کا علاج

ایک پاک سفید کپڑے کی پٹی پر یہ آیات لکھ کر عشاء کی نماز کے بعد آنکھوں پر باندھ لیں سات یوم کے اندر انشاء اللہ کامل شفاء ہوگی۔

فَكَشَفْنَا عَنكَ غِطَآئَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيْدٌ○

قُلْ هُوَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْ هُدًى وَّشِفَآءٌ.

چینی کی سات پلیٹ پر مندرجہ ذیل آیات لکھیں اور پانی سے دھو کر آنکھیں دھوئیں پانی زمین پر نہ گرے نیچے دوسرا برتن رکھ دیں استعمال شدہ پانی کو ایسی جگہ ڈال دیں جہاں پاؤں نہ پڑتے ہوں۔ چند یوم کے عمل سے انشاء اللہ شفا ہوگی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ اِذْهَبُوْا بِقَمِيْصِيْ هٰذَا فَاَلْقُوْهُ عَلٰى وَجْهِ اَبِيْ يَاْتِ بَصِيْرًا ○ فَكَشَفْنَا عَنكَ غِطَآئَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيْدٌ○

عرج ماہ میں ہفتہ کے دن یہ حروف مقطعات لکھیں اور ان کو پانی میں دھو کر مریض کو پلایا جائے انشاء اللہ شفا ہوگی۔

الٓمٓ ...... الٓمٓصٓ ...... الٓمّٓصٓ ...... الٓرٰ ...... كٓهٰيٰعٓصٓ ......
حٰمٓ ...... عٓسٓقٓ ...... طٰهٰ ...... طٰسٓمٓ ...... حٰمٓ ...... يٰسٓ صٓ قٓ نٓ ..

کسی کو رتوندا (شب کوری وروزی کوری کا علاج) سورۃ القیامۃ پر دم کر کے آنکھوں پر لگایا جائے انشاء اللہ مرض دور ہوگا۔

سورۃ فاتحہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ کی میم کو الحمد کے لام کے ساتھ ملا کر سات مرتبہ پڑھ کر سرمہ کو دم کریں جس کو شب کوری ہو تو رات کو سوتے وقت اور جس کو روزی ہو تو صبح طلوع آفتاب سے پہلے آنکھوں میں لگائیں انشاء اللہ شفاء ہوگی۔

جس شخص کو آنکھ میں ورم یا شب کوری ہو تو سورۃ عبس ۷۵ ربار پڑھے انشاء اللہ تعالیٰ شفاء ہوگی۔

سورہ دَهر کی درج ذیل آیات ۴۱ رمرتبہ اول وآخر درود شریف تین تین مرتبہ پڑھ کر تیل پر دم کریں اور وہ تیل رات کو سونے سے پہلے سر میں لگائیں۔ انشاء اللہ آنکھوں کی روشنی بالکل ٹھیک ہو جائے گی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ حِيْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُنْ شَيْئًا مَّذْكُوْرًا ○ اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ اَمْشَاجٍ نَّبْتَلِيْهِ فَجَعَلْنٰهُ سَمِيْعًا بَصِيْرًا ○

دن کے رتوندا کے لئے صبح شام سو سو بار یہ آیت پڑھ کر ہاتھوں کے انگوٹھوں پر پھونک مار کر آنکھوں پر لگائیں انشاء اللہ فائدہ ہوگا۔

وَاللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰى اَمْرِهٖ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ○

ضعف بصر کا علاج

ہر فرض نماز کے بعد اول آخر تین تین مرتبہ درود شریف اور گیارہ مرتبہ ''یا نور'' پڑھ کر شہادت کی انگلی پر پھونک مار کر آنکھوں پر پھیر لیا جائے ضعف بصر کے لئے مفید ہے۔

جس کی بینائی کمزور ہو گئی ہو وہ نماز فجر کے بعد یہ آیت پانچ مرتبہ

پڑھ کر انگلیوں پر پھونک مار کر آنکھوں پر پھیرے یا اس کو چینی کی پلیٹ پر لکھ کر شہد سے صاف کریں اور بطور سرمہ آنکھوں میں لگائیں۔ انشاء اللہ بینائی ٹھیک ہو جائے گی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ○ اللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ اَلْمِصْبَاحُ فِيْ زُجَاجَةٍ اَلزُّجَاجَةُ كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ زَيْتُوْنَةٍ لَّا شَرْقِيَّةٍ وَّلَا غَرْبِيَّةٍ يَّكَادُ زَيْتُهَا يُضِيْٓءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ يَهْدِى اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ○

پوری سورۃ قدر وضو کے بعد آسمان کی طرف منہ کر کے ایک مرتبہ پوری پڑھ لیں تو انشاء اللہ بصارت میں کبھی کمی نہ ہوگی۔

آنکھ میں پھولے کا علاج

سورۃ اخلاص نماز فجر وعشاء کے بعد پڑھ کر مریض کی آنکھ پر دم کریں انشاء اللہ مرض ختم ہو جائے گا۔

آنکھ پھڑکنے کا علاج

ان آیات کو سات مرتبہ پڑھ کر مریض کی آنکھوں پر دم کریں اور دوبارہ سات مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے پلائیں انشاء اللہ مرض اور تکلیف فوراً زائل ہوگی۔

فَلَآ اُقْسِمُ بِالشَّفَقِ○ وَالَّيْلِ وَمَا وَسَقَ○ وَالْقَمَرِ اِذَا اتَّسَقَ○ لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ○ فَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ○

برائے روشنی چشم

اول وآخر درود شریف ایک ایک مرتبہ اور دس مرتبہ ہر فرض نماز کے بعد یہ آیت پڑھے انشاء اللہ تعالیٰ بینائی بحال ہوگی وہ آیت یہ ہے۔

فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَآءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيْدٌ○

آنکھوں کی روشنی چشم

پانچوں نمازوں کے بعد آیت الکرسی پڑھے اور جب کلمہ وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا پر پہنچے تو دونوں ہاتھ کی انگلیاں دونوں آنکھوں پر رکھ لے اور وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا کو گیارہ بار پڑھے اور دونوں ہاتھوں کی انگلیوں پر دم کر کے آنکھوں پر مل لے انشاء اللہ تعالیٰ آنکھوں کی بینائی تیز ہوگی۔

آنکھوں کے درد کو دفع کرنے کے لئے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھ کر سورۂ فاتحہ شریف سات مرتبہ پڑھ کر دم کریں انشاء اللہ شفاء نصیب ہوگی۔

نظر کی کمزوری دور کرنے کے لئے

اگر کسی کی نگاہ کمزور ہو اور کم دکھائی دیتا ہو تو اس کے لئے ہر فرض نماز کے بعد تین مرتبہ یہ آیت پڑھ کر انگلیوں کے پوروں پر دم کر کے آنکھوں پر لگا لے انشاء اللہ تعالیٰ بینائی تیز ہو جائے گی۔ وہ آیت یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ○ فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَآءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيْدٌ○

آشوب چشم

سورہ ملک نمازِ فجر کی سنت اور فرض کے درمیان وقفہ میں پوری سورہ ایک بار پڑھ لیں۔ سورۃ التحریم کی ایک آیت کا یہ حصہ پندرہ بار پڑھ کر دم کریں۔ رَبَّنَآ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ○ سورہ کوثر گیارہ بار پڑھ کر دم کریں اول آخر گیارہ گیارہ بار درود شامل کریں۔ سورۂ دہر کی آیت کا یہ حصہ فَجَعَلْنٰهُ سَمِيْعًا بَصِيْرًا۔

ناخونہ (ظفرہ پھولا)

سورہ حم سجدہ پوری سورۃ لکھ کر آب باراں میں دھویا جائے پھر اسی پانی میں سرمہ پیس کر آنکھوں میں لگاتے رہیں انشاء اللہ سفیدی زائل ہو جائے گی۔ سورہ اخلاص پڑھ کر آنکھوں پر دم کیا جائے۔ سورۂ ابراہیم کی یہ آیت لکھ کر اپنے پاس رکھے۔ وَمَا لَنَآ اَلَّا نَتَوَكَّلَ عَلَى اللّٰهِ وَقَدْ هَدٰىنَا سُبُلَنَا وَلَنَصْبِرَنَّ عَلٰى مَآ اٰذَيْتُمُوْنَا وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ○

زخم چشم، آنکھو کا زخم یا چوٹ

سورہ الہمزہ پڑھ کر زخم پر دم کر دیں۔

بری عادتیں چھڑانے کا عمل

یہ عمل ان لوگوں کو راہِ راست پر لانے کے لئے جو بری عادتوں میں مبتلا ہوں، مثلاً چوری، ڈاکہ زنی، شراب نوشی، سٹے بازی، زنا کاری وغیرہ جیسے افعال بد کا شکار ہوں اور یہ بری عادتیں کسی کی زندگی کا اوڑھنا بچھونا بن چکی ہوں۔ اس عمل کو اگر ایمان ویقین کے ساتھ کریں گے تو نتائج بہت جلد مرض کے مطابق برآمد ہوں گے اور بری عادتوں سے حیرتناک طریقے پر نجات ملے گی۔

طریقہ یہ ہے کہ اھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ کے اعداد نکالیں اور یاہادی کے بھی اعداد نکالیں پھر ان میں اس شخص کے نام کے اعداد مع والدہ اس میں شامل کرلیں جو کسی برائی میں مبتلا ہو پھر مجموعہ اعداد میں سے ۳۰ وضع کرکے حاصل تفریق کو ۴ سے تقسیم کردیں، تقسیم کے بعد اگر ایک بچیں تو ۱۳ویں خانہ میں، اگر ۲ بچیں تو نویں خانہ میں اور اگر ۳ باقی بچیں تو پانچویں خانہ میں ایک عدد کا اضافہ کردیں۔

جس شخص کے لئے عمل کیا جارہا ہو اس کا ستارہ معلوم کریں اور نقش اسی وقت تیار کریں جب قمر کی اس ستارے کے ساتھ تثلیث یا تسدیس ہو۔ اگر کسی شخص کی تاریخ پیدائش ۲۱رمارچ سے ۲۰راپریل کے درمیان کی ہو تو اس کا برج حمل اور ستارہ مریخ ہے۔ اگر تاریخ پیدائش ۲۱راپریل سے ۲۱رمئی کے درمیان کی ہو تو برج ثور اور ستارہ زہرہ ہے۔ اگر تاریخ پیدائش ۲۲رمئی سے ۲۱رجون کے درمیان کی ہو تو برج جوزا اور ستارہ عطارد ہے۔ اگر تاریخ پیدائش ۲۲رجون سے ۲۳رجولائی کے درمیان کی ہو تو برج سرطان اور ستارہ قمر ہے۔ اگر تاریخ پیدائش ۲۳رجولائی سے ۲۳راگست کے درمیان کی ہو تو برج اسد اور ستارہ شمس ہے۔ اگر تاریخ پیدائش ۲۴راگست سے ۲۳رستمبر کے درمیان کی ہو تو برج سنبلہ اور ستارہ عطارد ہے، اگر تاریخ پیدائش ۲۴رستمبر سے ۲۳راکتوبر کے درمیان کی ہو تو برج میزان اور ستارہ زہرہ ہے۔ اگر تاریخ پیدائش ۲۴راکتوبر سے ۲۳رنومبر کے درمیان کی ہو تو برج عقرب اور ستارہ مریخ ہے۔ اگر تاریخ پیدائش ۲۴رنومبر سے ۲۳ردسمبر کے درمیان کی ہو تو برج قوس اور ستارہ مشتری ہے۔ اگر تاریخ پیدائش ۲۴ردسمبر سے ۲۰رجنوری کے درمیان کی ہو تو برج جدی اور ستارہ زحل ہے۔ اگر تاریخ پیدائش ۲۱رجنوری سے ۲۹رفروری کے درمیان کی ہو تو برج دلو اور ستارہ زحل ہے۔ اگر تاریخ پیدائش ۲۰رفروری سے ۲۰رمارچ کے درمیان کی ہو تو برج حوت اور ستارہ مشتری ہے۔

اگر کسی کی تاریخ پیدائش معلوم نہ ہو تو اس کے نام اور اس کی والدہ کے نام کے اعداد نکال کر مجموعی اعداد کو ۱۲ سے تقسیم کردیں، تقسیم کے بعد اگر ایک بچے تو اس کا برج حمل ہے۔ اگر ۲ بچیں برج ثور، اگر ۳ بچیں تو برج جوزا، اگر ۴ بچیں تو برج سرطان، اگر ۵ بچیں تو برج اسد، اگر ۶ بچیں تو برج سنبلہ، اگر ۷ بچیں تو میزان، اگر ۸ بچیں تو برج عقرب، اگر ۹ بچیں تو برج قوس، اگر ۱۰ بچیں تو برج جدی، اگر ۱۱ بچیں تو برج دلو، اگر صفر بچے تو برج حوت ہے، برجوں کے متعلقہ ستاروں کا ذکر اوپر کیا جاچکا ہے۔ نقش کی رفتار یہ ہوگی۔

۷۸۶

۵	۱۰	۱۵	۴
۱۱	۸	۱	۱۴
۲	۱۳	۱۲	۷
۱۶	۳	۶	۹

نقش کے نیچے یہ عبارت لکھی جائے گی اھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ یَاھَادِی فلاں ابن فلاں کو فلاں برائی سے نجات عطا کردے انشاءاللہ برائیوں سے اور گناہوں سے نجات مل جائے گی، ایک نقش گلے میں ڈالیں اور ۱۱ نقش گلاب وزعفران سے لکھ کر ۱۱ دن تک پلائیں۔ اگر تعویذ گلے میں ڈالنا یا بازو پر باندھنا ممکن نہ ہو تو تعویذ تکیہ میں رکھ دیں۔

☆☆☆☆☆

روحانی عملیات

کیا صحیح کیا غلط

ادھر اخبارات میں عامل حضرات کی گرفتاری سے متعلق سامنے آئی ہیں۔ پریشان حال لوگ ان کے پاس دین کی نسبت سے آتے ہیں، ایسے لوگوں کی طرف سے ضرورت مندوں کا استحصال، ان سے غیر معمولی مقدار میں رقوم کی وصولی، یہاں تک کہ عزت وآبرو بھی دست درازی کے واقعات حد درجہ افسوسناک ہیں۔ اچھے اور برے واقعات سماج میں دن رات پیش آتے ہیں اور جب کسی معاشرہ میں برائی کا دور دورہ ہو جاتا ہے اور جرائم روزمرہ کا معمول بن جاتے ہیں، تو لوگوں کی نگاہ میں ان واقعات کی اہمت کم ہو جاتی ہے۔ کوئی بات کتنی بھی نامناسب ہو لیکن جب آنکھیں انھیں دیکھنے اور کان ان کے سننے کے خوگر ہو جائیں، تو اس کی سنگینی اور شناعت کا احساس کم ہو جاتا ہے۔ لیکن یہی واقعات اگر دینی مراکز اور دینی شخصیتوں کی نسبت سے سامنے آئیں، تو دل پر چوٹ لگتی ہے، اور دین اور اہل دین کا اعتماد واعتبار مجروح ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کو شفاء اور مومن کے لئے رحمت قرار دیا ہے۔ (اسراء: ۸۲) اصل میں تو قرآن مجید دل کی بیماریوں کے لئے شفاء ہے، وہ کفر وشرک اور نفاق کی بیماری سے قلب کو نجات عطا کرتا ہے۔ (یونس: ۵۷) لیکن کیا اللہ کی یہ ''کتاب اعجاز'' جسم انسانی کے لئے بھی باعث شفاء ہے؟ اس میں اختلاف ہے۔ اکثر اہل علم اور فقہاء کی رائے یہ ہے کہ قرآن مجید سے شفاء جسمانی بھی حاصل ہوتی ہے۔ (تفسیر قرطبی: ۳۱۶/۱۰، نیل الاوطار: ۲۱۲/۸)

رسول اللہ ﷺ کے عہد میں ایسے واقعات بھی پیش آئے ہیں کہ بچھو گزیدہ شخص پر سورۂ فاتحہ پڑھ کر دم کیا تھا اور اللہ تعالیٰ نے شفاء عطا فرمائی۔ (نیل الاوتاد: ۲۱۵/۸) خود رسول اللہ ﷺ کے ارشادات میں سورۂ فاتحہ اور سورۂ فلق وناس کے ذریعہ شفاء جسمانی کا ذکر موجود ہے۔

اسی طرح بعض بیماریوں سے شفا کے لئے دوائیں بھی آپ ﷺ سے منقول ہیں۔ بعض دعائیں مطلق بیماری کے لئے ہیں اور بعض دعائیں متعین بیماریوں کے لئے، مشہور محدث امام ابوزکریا نوویؒ نے ماثور دعاؤں اور اذکار کو ''کتاب الاذکار'' کے نام سے جمع فرمایا ہے، یہ ایک ضخیم کتاب ہے، اور اس میں ایسی دعائیں موجود ہیں۔ نیز یہ بات عقل وخرد کے بھی خلاف نہیں، جن مادی دواؤں کو ہم کھاتے اور ان سے صحت یاب ہوتے ہیں، ان میں یہ خصوصیت اور نافعیت خالق کائنات ہی کی پیدا کی ہوئی ہے، تو اگر اللہ تعالیٰ وہی تاثیر وصلاحیت الفاظ اور کلمات میں پیدا کر دیں تو یقیناً یہ باعث تعجب نہیں ہے۔ اس پر انسانی تجربات بھی شاہد ہیں، بہت سے مواقع پر کسی آیت کے پڑھنے یا دم کرنے یا کسی دعا کے پڑھنے کی وجہ سے شفا حاصل ہوتی ہے، اور انسان عملاً اس کا تجربہ کرتا ہے، اسی لئے صحیح یہی ہے کہ دعائیں بھی، قرآنی آیات بھی اور اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ بھی شفا کی تاثیر رکھتے ہیں، اور یہ اسباب کے درجہ میں ہیں، اصل شفاء اللہ ہی کی مشیت اور اس کے حکم سے ہے۔

> اللہ تعالیٰ نے قرآن میں مجید کو شفا اور مومن کے لئے رحمت قرار دیا ہے۔ دعائیں، قرآنی آیات اور اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ بھی شفا کی تاثیر رکھتے ہیں، اسباب کے درجہ میں ہیں۔

روحانی عمل کے ذریعہ علاج کی مختلف صورتیں ہیں، دعا کرنا،

کوئی آیت، ذکر یا دعاء پڑھ کر دم کرنا، قرآن مجید کی آیات، دعا یا اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ کو لکھنا اور انہیں دھو کر پینا اور لکھا ہوا تعویذ گلے میں لٹکانا وغیرہ۔ جہاں تک شفاء کی دعاء کرنے کی بات ہے، خواہ اپنے لئے یا دوسرے کے لئے تو اس کے جائز ہونے میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔ ام المومنین حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے اہل خانہ پر دیاں ہاتھ پھیرتے ہوئے یہ دعا فرماتے تھے: اے اللہ انسانیت کے پروردگار! تکلیف کو دور کر دیجئے اور شفاء عطا فرمائیے، کہ آپ ہی شفا عطا فرما سکتے ہیں، ایسی شفا جو کسی بیماری کو نہ چھوڑے۔ (بخاری، حدیث نمبر: ۵۳۵، باب دعاء العائد للمریض)

حضرت عثمان بن ابو العاصؓ سے مروی ہے، کہ مجھے اسلام قبول کرنے کے بعد سے جسم میں درد کا احساس رہتا تھا، رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا کہ جہاں پر تکلیف ہو، وہاں ہاتھ رکھو، تین دفعہ بسم اللہ کہو، اور سات دفعہ پڑھو: (ترجمہ) "میں اللہ تعالیٰ کے غلبہ اور قدرت کی پناہ میں آتا ہوں، ان چیزوں کے شر سے جن میں دوچار ہوں اور جن سے ڈرتا ہوں۔" (مسلم حدیث نمبر: ۲۲۰۲، باب استحباب اوضع یدعلی موضع والم مع الدعاء)

دوسری صورت پڑھ کر دم کرنے اور پھونکنے کی۔ یہ بھی حدیث سے ثابت ہے، حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا سوتے وقت معمول مبارک تھا کہ سوتے وقت قل ھو اللہ احد، قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھ کر اپنے او پر دم فرماتے۔ (بخاری، حدیث نمبر: ۵۱۵، باب دعاء العائد للمریض)

حضرت عائشہؓ ہی سے یہ بھی روایت ہے کہ جب گھر کے لوگوں میں کوئی بیمار پڑتا، تو اس پر بھی آپ معوذات یعنی سورۂ فلق اور سورۂ ناس پڑھ کر دم فرمایا کرتے، پھر جب آپ مرض وفات کی حالت میں تھے، تو حضرت عائشہؓ آپ پر دم کیا کرتی تھیں، (مسلم، حدیث نمبر: ۵۶۷۰) پھونکنے اور دم کرنے کو حدیث میں رقیہ (را پر پیش) سے تعبیر کیا گیا ہے، اور صراحتاً آپ سے اس کی اجازت ثابت ہے، حضرت عوف بن مالکؓ راوی ہیں کہ ہم لوگ زمانہ جاہلیت میں جھاڑ پھونک کرتے تھے، ہم نے رسول اللہ ﷺ سے اس کے بارے میں دریافت کیا، آپ نے فرمایا کہ مجھ پر پیش کرو، اگر اس میں کوئی مشرکانہ بات نہ ہو تو کوئی حرج نہیں۔ (مسلم، حدیث نمبر: ۵۶۸۸) جب براہ راست جھاڑ پھونک کی اجازت ہے، تو اگر پانی پر دم کیا جائے اور اسے مریض کو پلایا جائے، یا تیل پر دم کیا جائے اور اس سے جسم کی مالش کی جائے، تو یہ صورت بھی درست ہونی چاہئے۔

یہ صورت کہ کسی برتن پر قرآن مجید کی آیت یا دعاء زعفران یا کسی اور شے سے لکھی جائے اور اسے دھو کر پلایا جائے، ثابت ہے۔ علامہ ابن تیمیہؒ نے حضرت عبداللہ بن عباس سے ایک طویل دعاء نقل کی ہے جس کی ابتداء "بسم اللہ، لا الہ الا اللہ الحلیم الکریم، سبحان اللہ رب العرش العظیم، الحمد للہ رب العالمین" سے ہوتی ہے، کہ اس دعاء کو صاف برتن میں لکھ کر اسے پلایا جائے، اور بعض روایتوں میں یہ بھی ہے کہ ناف سے متصل چھینٹیں ماری جائیں، اسی سے استدلال کرتے ہوئے علامہ موصوف لکھتے ہیں: "بیمار اور مبتلائے مصیبت شخص کے لئے اللہ تعالیٰ کی کتاب یا ذکر میں سے کچھ جائز روشنائی سے لکھنا، دھونا اور پلانا جائز ہے۔" (فتاویٰ علامہ ابن تیمیہ: ۹/۲۴)

البتہ جیسا کہ علامہ ابن تیمیہ نے ذکر کیا ہے، یہ ضروری ہے کہ جس چیز سے لکھا جائے وہ پاک ہو اور جس چیز پر لکھا جائے وہ بھی پاک ہو، تاکہ قرآن مجید کی بے احترامی نہ ہو، کیوں کہ قرآن کی بے احترامی سخت گناہ ہے، بلکہ جانتے، بوجھتے ایسا کرنے میں کفر کا اندیشہ ہے، لہٰذا خون سے قرآن آیات واذکار کا لکھنا جائز نہیں۔

علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ تین شرطیں پائی جائیں تو جھاڑ پھونک جائز ہے اول یہ کہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہو، یا اللہ تعالیٰ کے اسماء اور صفات کا ذکر کیا جائے، دوسرے عربی زبان میں ہو، یا ایسی زبان میں جس کا معنی سمجھ آتا ہو، تیسرے اس بات کا یقین ہو کہ یہ جھاڑ پھونک بذات خود مفید و موثر نہیں، اصل موثر اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔

عمل کی چوتھی صورت لکھا ہوا تعویذ ہے، لکھا ہوا تعویذ گلے میں لٹکانا جائز ہے یا نہیں؟ اس میں اختلاف ہے، بعض حضرات کی رائے یہ ہے کہ تعویذ لکھ کر گلے میں لٹکانا، بازو یا کسی اور حصے میں باندھنا جائز نہیں، دوسری رائے اس کے جائز ہونے کی ہے، بشرطیکہ مشرکانہ کلمات سے خالی ہو، اور یہی رائے زیادہ درست معلوم ہوتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے شیاطین وغیرہ کے حفاظت کی دعاء بتلائی تھی، حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ اپنے بچوں کو یہ دعا باضابطہ یاد دلاتے تھے، اور جو ان میں سے بڑے نہیں ہوئے تھے ان کے لئے دعا لکھ کر ان کو پہنا دیتے تھے۔ ومن لم یدرک کتبھا وعلقھا علیہ، (مصنف ابن ابی شیبہ: ۳۹/۸) علامہ ابن ابی شیبہ نے مختلف تابعین سے نقل کیا ہے کہ وہ تعویذ لکھنے اور اسے پہنانے کے قائل تھے، مشہور محدث سعید بن مسیبؒ سے نقل کرتے ہیں، کہ اگر چمڑے پر لکھا جائے تو کوئی حرج نہیں، عطاء، مجاہد محمد بن سیرین، ضحاک بڑے پایہ کے تابعی علماء گزرے ہیں اور صحابہ کے صحبت یافتہ ہیں، ان سب سے لکھے ہوئے تعویذ کا جواز منقول ہے، حضرت عائشہ اور ائمہ مجتہدین میں سے امام احمد کی طرف بھی یہی بات منسوب کی گئی ہے، (دیکھئے: الموعۃ الفقہیہ: ۲۳/۱۳) علامہ ابن تیمیہ نے عورت کے دردِ زہ کے سلسلہ میں جو دعا لکھی اور دھو کر پلانے کی بات فرمائی ہے، اس میں کاغذ پر لکھنے اور عورت کے بازو میں باندھ دینے کا بھی ذکر آیا ہے، اس طرح حضرت عبداللہ بن مسعودؓ جیسے جلیل القدر صحابی سے بھی لکھے ہوئے تعویذ کا جواز ثابت ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انھوں نے فرمایا کہ جھاڑ پھونک اور تعویذ (تمیمہ) لٹکانا شرہے، اور اسی کی وجہ سے ہمارے زمانہ کے بعض اہل علم اس کو مطلقاً منع کرتے ہیں، لیکن اگر حدیث کے الفاظ پر غور کیا جائے تو حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی زوجہ ایک یہودی کے پاس جھاڑ پھونک کے بارے میں جایا کرتی تھیں، اسی بابت حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے یہ تنبیہ فرمائی تھی، (دیکھئے: ابوداؤد حدیث نمبر: ۳۸۸۳۔)

اس لئے آپ کا منشاء غیر مسلموں کے پاس جھاڑ پھونک کرانے اور ان سے تعویذ لینے کی ممانعت کا تھا، کیوں کہ ان سے علاج کرانے میں اس بات کا قوی اندیشہ ہے کہ وہ مشرکانہ کلمات کا استعمال کرتے ہوں، اسی لئے حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ نے جھاڑ پھونک کو بھی شرک قرار دیا، حالاں کہ پھونکنا اور دم کرنا صحیح حدیثوں سے ثابت ہے۔

جھاڑ پھونک ہو، لکھ کر اور دھو کر پلانا ہو، یا لکھا ہوا تعویذ، ہر صورت میں چند باتیں ضرور ہیں، جس کو حافظ ابن حجرؒ نے اس طرح لکھا ہے: علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ تین شرطیں پائی جائیں تو جھاڑ پھونک جائز ہے اول یہ کہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہو، یا اللہ تعالیٰ کے اسماء اور صفات کا ذکر کیا جائے، دوسرے عربی زبان میں ہو، یا ایسی زبان میں جس کا معنی سمجھ آتا ہو، تیسرے اس بات کا یقین ہو کہ یہ جھاڑ پھونک بذات خود مفید و موثر نہیں، اصل موثر اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ (فتح الباری: ۱۹۵/۱۰)

اللہ تعالیٰ کے کلام اور اسماء وصفات کی شرط اس لئے رکھی گئی ہے کہ ہے، کہ اللہ ہی سے مدد اور شفاء کا طلب گار ہو اور شرک کا شائبہ تک پیدا نہ ہو، عربی زبان میں ہونا اس کے مفہوم سے آگہی بھی اسی لئے ضروری ہے کہ کوئی مشرکانہ کلمہ شامل نہ ہو جائے، تیسری شرط بھی اسی لئے ہے کہ انسان کا خدا پر یقین رہے، گویا اصل یہی ہے کہ جھاڑ پھونک اور تعویذ شرک سے خالی ہو، جیسا کہ خود رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لا باس بالرقی مالم یکن فیہ شرک، (مسلم حدیث نمبر: ۵۶۸۸) اسی سے یہ بات بھی نکل آئی کہ غیر مسلموں کے پاس تعویذ اور عمل کے لئے نہیں جانا چاہئے، کیونکہ اس صورت میں مشرکانہ تعویذ اور جھاڑ پھونک میں

> جھاڑ پھونک اور تعویذ کو اختیار کرتے ہیں، ان کا یقین اللہ تعالیٰ کی ذات کے بجائے ان اعمال پر اور بعض دفع عمل کرنے والے ''باباؤں'' پر قائم ہو جاتا ہے، اس سے لوگوں میں ضعیف الاعتقادی اور توہم پرستی پیدا ہو جاتی ہے۔ بیماریوں کے لئے معالجین کے پاس جانے کے بجائے لوگ عاملین کے یہاں چکر لگاتے رہتے ہیں۔ اگر مسلمان عاملین سے فائدہ نہیں ہوا تو غیر مسلم عاملین تک پہنچ جاتے ہیں۔ اور ہر طرح کے مشرکانہ فعل پر آمادہ ہو جاتے ہیں۔ خواتین خاص طور پر اس میں آگے ہوتی ہیں،

مبتلا ہو جانے کا قوی اندیشہ ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی روایت گزر چکی ہے کہ انھوں نے اپنی اہلیہ کو اسی وجہ سے منع فرمایا تھا،ہاں، مسلمان عامل غیر مسلموں کا علاج کر سکتا ہے، کیوں کہ یہ انسانی خدمت ہے، اور انسانی نقطہ نظر سے ایک دوسرے کی مدد کرنا واجب ہے: چنانچہ حضرت ابو سعید خدریؓ کی روایت سے بھی ثابت ہے کہ مسلمانوں کے قافلہ نے ایک غیر مسلم سردار قبیلہ کا علاج کیا تھا۔(نیل الاوطار:۸/۲۱۵)

سب سے اہم مسئلہ عامل حضرات کے طرز عمل اور ان کے رویہ کا ہے، اس سلسلہ میں چند امور کی وضاحت ضروری معلوم ہوتی ہے۔

اول یہ کہ اجنبی عورتوں کے سلسلہ میں جو شرعی احکام ہیں عاملین ان سے مستثنیٰ نہیں، رسول اللہ ﷺ نے اس بات سے بہت شدت سے منع فرمایا ہے، کہ مرد کی کسی غیر محرم عورت کے ساتھ تنہائی ہو، اس کے لئے غیر محرم عورت کے ساتھ تنہائی اختیار کرنا جائز نہیں۔

دوسرے شریعت میں اس سے بھی زیادہ ممانعت غیر محرم کو ہاتھ لگانے کی ہے، کیونکہ اس سے زیادہ فتنہ کا اندیشہ ہے، مادی طریقہ علاج میں بعض دفعہ جسم کے کسی حصہ کو دیکھنے یا چھونے کی ضرورت پیش آتی ہے، کیونکہ جسمانی کیفیت ہی کے ذریعہ مرض کی تشخیص ہوتی ہے۔ ظاہر ہے کہ روحانی طریقہ علاج میں مرض کی تشخیص کے لئے اس کی ضرورت نہیں، اس لئے اس صورت کو ڈاکٹری معائنہ پر قیاس نہیں کرنا چاہئے۔ یہی حال غیر محرم کا چہرہ دیکھنے کا بھی ہے کہ اگر جوان لڑکی یا خاتون ہو تو چہرہ کا پردہ بھی ضروری ہے، عام طور پر عامل حضرات ان امور کے بارے میں احتیاط نہیں برتتے، نتیجہ کار خود فتنہ سے دوچار ہوتے ہیں اور دوسروں کو بھی فتنہ میں مبتلا کرتے ہیں اور دین واہل دین کی رسوائی کا باعث بنتے ہیں۔

تیسری جھوٹ سے احتیاط بھی ضروری ہے۔ جب بھی کوئی شخص عملیات کی دنیا میں پہنچتا ہے، تو ایسا لگتا ہے کہ ہر شخص یا تو جادو کا شکار ہے یا اس پر جنات سوار ہے، گویا بیماریاں دنیا سے اٹھ چکی ہیں، پیسہ حاصل کرنے کی غرض سے خواہ مخواہ ہر شخص کو اس وہم میں مبتلا کر دیا جاتا ہے کہ وہ مسحور یا آسیب زدہ ہے۔ یقیناً تمام عامل حضرات ایسا نہیں کرتے، لیکن ان میں سے اچھی خاصی تعداد ایسے لوگوں کی بھی ہے، یہ جھوٹ دھوکہ کو بھی شامل ہے، اس لئے گناہ بالائے گناہ ہے۔

چوتھی بہت ہی قابل توجہ چیز یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں کے دلوں کو جوڑنے کا حکم دیا ہے نہ کہ توڑنے کا، اور غیب کی باتوں سے اللہ تعالیٰ ہی واقف ہیں، لیکن عام طور پر عامل حضرات اپنے زیر علاج لوگوں کو باور کراتے ہیں کہ تم پر فلاں شخص نے جادو کر دیا ہے، تم پر تمہارے سسرال والوں کی طرف سے سحر ہے، وغیرہ۔ اس طرح کی باتوں کی وجہ سے کئی خاندان بکھر گئے ہیں۔ والدین اور اولاد کے درمیان، ساس اور بہو، بھائی اور بھائی کے درمیان خلیج حائل ہو گئی ہے، میاں بیوی کے درمیان نفرت کی دیوار کھڑی ہو چکی ہے، یہاں تک کہ بعض اوقات ماں بیٹی کے تعلقات میں ایسا بگاڑ پیدا ہو گیا ہے کہ وہ ایک دوسرے کی صورت تک دیکھنے کی روادار نہیں۔ اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے ہمیں مسلمانوں کے دلوں کو جوڑنے کا حکم دیا ہے لیکن ایسی باتوں کے ذریعہ دل جڑنے کے بجائے دل ٹوٹتے ہیں۔ جادو ایک ان دیکھی چیز ہے، انسان اس سلسلہ میں یقین نہیں کر سکتا کہ جادو کس نے کیا ہے؟ بعض دفعہ تو لوگ آنے والوں کی نفسیات کا فائدہ اٹھاتے

عامل حضرات اپنے زیر علاج لوگوں کو باور کراتے ہیں کہ تم پر فلاں شخص نے جادو کر دیا ہے، تم پر تمہارے سسرال والوں کی طرف سے سحر ہے، وغیرہ۔ اس طرح کی باتوں کی وجہ سے کئی خاندان بکھر گئے ہیں۔ والدین اور اولاد کے درمیان، ساس اور بہو، بھائی اور بھائی کے درمیان خلیج حائل ہو گئی ہے، میاں بیوی کے درمیان نفرت کی دیوار کھڑی ہو چکی ہے، یہاں تک کہ بعض اوقات ماں بیٹی کے تعلقات میں ایسا بگاڑ پیدا ہو گیا ہے کہ وہ ایک دوسرے کی صورت تک دیکھنے کی روادار نہیں۔

ہیں۔ اگر ساس کے تعلقات کشیدہ ہیں، نند بھاوج میں کھنچاؤ ہے، یا بھائیوں میں کچھ اختلاف ہے تو ان رشتہ داروں کی طرف نسبت کردی جاتی ہے اور کشیدہ تعلقات کے پس منظر میں آدمی فوراً ان کا یقین بھی کرلیتا ہے۔ بعض عامل حضرات بقول ان کے جنوں سے اگلواتے ہیں، جو کہتے ہیں کہ مجھے فلاں شخص نے بھیجا ہے۔ جن ایک ایسی مخلوق ہے، جو انسانوں کے وجود میں سما سکتی ہے، اس لئے یہ بات ممکن ہے کہ واقعی یہ بولنے والا جن ہی ہو، لیکن سوال یہ ہے کہ حضرت انسان جن کو اشرف المخلوقات بنایا گیا ہے، وہ تو اس قدر جھوٹ بولتے ہیں، اور رائی کو پہاڑ بنانا جانتے ہیں، تو کیا جن کی بات کی سچائی پر یقین کیا جاسکتا ہے۔

جادو کرنے کو حدیث میں شرک قرار دیا گیا ہے، گویا کسی کو جادوگر کہنا یا کسی پر جادو کرانے کا الزام لگانا دراصل اس پر کفر یا ایک کفریہ کام میں شرکت کا الزام لگانا ہے اور حدیث میں کسی مسلمان کو کافر کہنے سے سختی سے منع کیا گیا ہے۔ اسی لئے فقہاء نے بھی کسی پر کفر کا حکم لگانے سے زیادہ سے زیادہ احتیاط کرنے کا حکم دیا ہے، لیکن بعض عامل حضرات کو کسی خاص شخص یا رشتہ دار کی طرف جادو کی نسبت کرنے میں کوئی احتیاط نہیں ہوتی۔ اختلاف پیدا ہوتا ہے اور اختلاف میں شدت بڑھتی جاتی ہے یہاں تک بعض دفع قتل وخون کی نوبت بھی آجاتی ہے عامل حضرات کو چاہئے کہ یا تو صرف مطلوبہ دعا بتادیں، تکلیف کے سبب کے بارے میں یقین کے ساتھ کوئی بات نہیں کہیں، یا اگر سحر یا آسیب بتائیں تو کسی کی نشان دہی سے گریز کریں، اور صاف کہہ دیں کہ اس کا علم اللہ کو ہے، ہم اس سلسلہ میں کوئی صحیح اور یقینی بات نہیں کہہ سکتے۔

چھٹی قابل توجہ بات یہ ہے کہ جو لوگ جھاڑ پھونک اور تعویذ کو اختیار کرتے ہیں، ان کا یقین اللہ تعالیٰ کی ذات کے بجائے ان اعمال پر اور بعض دفع عمل کرنے والے 'باباؤں' پر قائم ہوجاتا ہے، اس سے لوگوں میں ضعیف الاعتقادی اور توہم پرستی پیدا ہوجاتی ہے۔ بیماریوں کے لئے معالجین کے پاس جانے کے بجائے لوگ عاملین کے یہاں چکر لگاتے رہتے ہیں۔ اگر مسلمان عاملین سے فائدہ نہیں ہوا تو غیر مسلم عاملین تک پہنچ جاتے ہیں۔ اور ہر طرح کے مشرکانہ فعل پر آمادہ ہوجاتے ہیں۔ خواتین خاص طور پر اس میں آگے ہوتی ہیں، مال واسباب بھی ضائع کرتی ہیں، عزت وآبرو سے بھی ہاتھ دھوتی ہیں اور اپنا ایمان بھی گنواتی ہیں، اس لئے عامل حضرات کو چاہئے کہ اپنا عمل قرآنی آیات، ماثورہ دعاؤں، اسماء حسنیٰ اور احادیث میں منقول اذکار تک محدود رکھیں، اور لوگوں کو خاص طور پر اس بات کا یقین دلائیں کہ شفاء اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہوتی ہے، ہمارے اختیار میں کچھ نہیں ہے۔

> مسلمان جہاں کہیں بھی ہوں، اور جس کام سے بھی وابستہ ہوں، ان کے لئے ضروری ہے کہ شریعت کی حدود پر قائم رہیں، اور اس سے باہر قدم نکالنے کی کوشش نہ کریں۔ اس میں آخرت کی حفاظت بھی ہے اور دنیا کی فلاح بھی۔ خاص کر جو لوگ ایسے کام کرتے ہوں جن کا رشتہ دین سے جڑا ہوا ہو، ان کو اپنے کردار کے بارے میں بہت ہی محتاط رویہ اختیار کرنا چاہئے، کہ ان کی کوتاہیوں سے صرف انھیں کی نہیں بلکہ دین اور اہل دین کی بھی بدنامی ہوتی ہے۔

ایک اہم مسئلہ تعویذ پر اجرت لینے کا بھی ہے۔ بنیادی طور پر جھاڑ پھونک اور تعویذ انسانی خدمت ہے اور اس کو خدمت ہی کے پہلو سے انجام دینا چاہئے۔ سلف صالحین کا یہی طریقہ رہا۔ یہ تو مسئلہ کا اخلاقی پہلو ہے، لیکن فقہی اعتبار سے کیا تعویذ کی اجرت لی جاسکتی ہے؟ اس سلسلہ میں فقہاء کے درمیان اختلاف رائے ہے۔ اکثر اہل علم نے اس کو جائز قرار دیا ہے۔ کیونکہ حضرت ابوسعید خدریؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے تیس سواروں پر مشتمل ایک دستہ روانہ فرمایا، جن میں وہ بھی شامل تھے۔ یہ دستہ ایک عرب آبادی کے پاس سے گزرا۔ وہاں اس نے قیام کیا اور مقامی لوگوں سے خواہش

کی کہ ان کی ضیافت کریں۔ لوگوں نے انھیں مہمان بنانے سے انکار کردیا۔ اتفاق کہ سرادر قبیلہ کو بچھو یا سانپ نے ڈس لیا۔ وہ لوگ ان حضرات کے پاس آئے اور دریافت کیا کہ ہمارا سردار موت کے قریب ہے، کیا آپ میں سے کوئی شخص جھاڑ پھونک جاننے والا ہے؟ حضرت ابوسعید خدریؓ نے کہا، ہاں! لیکن ہم کچھ لے کر جھاڑیں گے، ان لوگوں نے تیس بکریوں کی پیشکش کی، حضرت ابوسعید خدریؓ نے سات دفعہ سورہ فاتحہ پڑھ کر ان پر دم فرمایا، اللہ تعالیٰ نے اسے صحت یاب کیا۔

ان لوگوں نے حسب وعدہ بکریاں بھیج دیں۔ چونکہ حضرت ابوسعید خدریؓ کا یہ مطالبہ اپنے اجتہاد پر مبنی تھا اور اس سلسلہ میں حضورﷺ کی کوئی ہدایت نہیں تھی، اس لئے بعض حضرات نے اسے درست سمجھا اور کھانے میں شریک رہے، اور بعض نے کھانے سے انکار کردیا۔ جب یہ حضرات حضورﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو، حضرت ابوسعید خدریؓ نے پورا واقعہ بیان کیا۔ اول تو آپﷺ نے دریافت کیا کہ تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ سورہ فاتحہ سے مریض کو دم کیا جاسکتا ہے؟ انھوں نے عرض کیا یہ بات میرے دل میں (من جانب اللہ) ڈالی گئی۔ پھر آپﷺ نے ارشاد فرمایا: کھاؤ اور مجھے بھی کھلاؤ۔ مختلف محدثین نے اس روایت کو نقل کیا ہے، (ترمذی، حدیث نمبر: ۲۰۶۳)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سے معلوم ہوا کہ تعویذ پر اجرت لی جاسکتی ہے۔

البتہ بعض فقہاء نے اس سے منع کیا ہے، جن میں امام ابن شہاب زہریؒ کا نام خاص طور پر قابل ذکر ہے، کیوں ان کے نزدک یہ قرآن مجید پر اجرت حاصل کرنا ہے، (عمدۃ القاری: ۲۴۷/۵) اس لئے بہتری یہ ہے کہ عملیات کو مستقل ذریعۂ معاش نہ بنایا جائے، بلکہ دوسرے ذرائع معاش کو اختیار کرتے ہوئے گا ہے تعویذ پر کچھ ہدیہ بھی لے لیں۔ حضرت ابوسعید خدریؓ کی روایت کے سلسلہ میں یہ بات ذہن میں رکھنی چاہئے پہلے زمانہ میں ہر جگہ قیام کے لئے ہوٹل اور سامان کے لئے بازار دستیاب نہیں ہوتے تھے۔

ریگستان کا سفر طویل ہوتا تھا کہ جو سامان لوگ ساتھ لے جاتے وہ راستہ میں ختم ہوجاتا تھا، اس لئے مسافروں کو بڑی دقت کا سامنا ہوتا تھا، اسی لئے یہ بات قبائلی روایت کے مطابق واجبی اخلاقیات میں شامل تھی کہ مسافروں کو مہمان بنایا جائے۔ اسی اصول کے تحت اہل مکہ حج وعمرہ کے لئے آنے والوں کی ضیافت کا اہتمام کیا کرتے تھے۔ پس اس عہد کے عرب کے اعتبار سے آبادی کے لوگوں کا ضیافت سے انکار کرنا دراصل ایک طرح کی حق تلفی تھی، ممکن ہے اس لئے حضرت ابوسعید خدریؓ نے اپنے عمل کا معاوضہ طلب فرمایا ہو۔ لہٰذا بہتر تو یہی ہے کہ اسے مستقل ذریعہ معاش نہ بنایا جائے اور خدمت کے نقطۂ نظر سے انجام دیا جائے۔

اور اگر اجرت لی ہی جائے تو ایسی اجرت ہونی چاہئے، جس میں دھوکہ اور غبن فاحش نہ ہو۔ دھوکہ سے مراد یہ ہے کہ زیادہ اشیاء منگائی جائیں، کم خرچ کی جائیں، اور باقی واپس نہ کی جائیں، یا جو چیز مطلوب نہیں ہو وہ بھی منگائی جائے، یا اس کے پیسے وصول کئے جائیں۔ غبن فاحشہ سے مراد یہ ہے کہ کسی عمل یا وقت کی اتنی اجرت لی جائے جو اس عمل اور وقت کی اجرت سے بھی زائد ہو۔ مثال کے طور پر ایک شخص کی اجرت ۶ گھنٹوں کی دو سو روپئے سے تین سو روپے تک ہوسکتی ہے، تو اس کی ایک گھنٹے کی اجرت ساٹھ روپے قرار پاتی ہے۔ اگر ساٹھ روپے کے بجائے سو روپے اتنے وقت اور کام کی اجرت لی جائے تو غبن فاحش ہے، جیسے مکروہ قرار دیا گیا ہے، اس لئے اجرت میں بھی توازن اور اصول شرع کی رعایت ہونی چاہئے۔ ایسی شکایتیں سامنے آتی ہیں کہ بعض اوقات بیواؤں کو اپنے زیورات فروخت کردینے پڑے اور بعض غریب وپریشان حال لوگوں کو آٹو رکشا سے بھی دست بردار ہوجانا پڑا، یہ ایک تکلیف دہ صورت حال ہے۔

مسلمان جہاں کہیں بھی ہوں، اور جس کام سے بھی وابستہ ہوں، ان کے لئے ضروری ہے کہ شریعت کی حدود پر قائم رہیں، اس سے باہر قدم نکالنے کی کوشش نہ کریں۔ اس میں آخرت کی حفاظت بھی ہے اور دنیا کی فلاح بھی۔ خاص کر جو لوگ ایسے کام کرتے ہوں جن کا رشتہ دین سے جڑا ہوا ہو، ان کو اپنے کردار کے بارے میں، بہت ہی محتاط رویہ اختیار کرنا چاہئے، کہ ان کی کوتاہی سے صرف انھیں کی نہیں بلکہ دین اور اہل دین کی بھی بدنامی ہوتی ہے۔

قسط نمبر: ۵۴

اسلام الف سے ی تک

(زا)

مختار بدری

سخاوت

بخشش، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سخی خدا سے قریب ہے، جنت سے قریب ہے، لوگوں سے قریب ہے، جہنم سے دور ہے اور بخیل خدا سے دور ہے، جنت سے دور ہے اور نرگ سے قریب ہے اور جاہل سخی خدا کے نزدیک بخیل عابد سے زیادہ محبوب ہے۔ (ترمذی)

اپنے کسی حق کو کسی دوسرے کے حوالے خوشی سے کرنا سخاوت ہے، اپنا حق معاف کرنا، اپنا مال مستقل طور پر یا عارضی طور پر کسی کو عطا کرنا، دوسرے کی عزت وآبرو کے لئے یا جان ومال کے بچاؤ کے لئے خود کو خطرے ہی میں ڈال دینا یہ سبھی کام سخاوت کے دائرہ میں آتے ہیں۔ اسلام میں زکوٰۃ کے علاوہ صدقہ اور خیرات کا حکم بھی ہے اور ان کی اصلی روح سخاوت ہی ہے۔ راہ خدا میں خرچ کرنے والے کو جنت کی بشارت اور کنجوس وبخیل کے لئے سخت سزا کی وعید آئی ہے۔ هَـٰٓأَنتُمْ هَـٰٓؤُلَآءِ تُدْعَوْنَ لِتُنفِقُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَمِنكُم مَّن يَبْخَلُ وَمَن يَبْخَلْ فَإِنَّمَا يَبْخَلُ عَن نَّفْسِهِ وَاللَّهُ الْغَنِيُّ وَأَنتُمُ الْفُقَرَاءُ وَإِن تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُونُوا أَمْثَالَكُم۝

دیکھو تم وہ لوگ ہو کہ خدا کی راہ میں خرچ کرنے کے لئے بلائے جاتے ہو تو تم میں ایسے شخص بھی ہیں جو بخل کرنے لگتے ہیں اور جو بخل کرتا ہے اپنے آپ سے بخل کرتا ہے اور خدا بے نیاز ہے اور تم محتاج اور اگر تم منہ پھیروگے تو وہ تمہاری جگہ اور لوگوں کو لے آئے گا جو تمہاری طرح نہ ہوں گے۔ (۴۷:۳۸)

سدرۃ المنتہیٰ

ساتویں آسمان پر عرش اعظم کی داہنی طرف ایک مقام جس سے آگے ملائکہ کی بھی رسائی نہیں۔

وَلَقَدْ رَآهُ نَزْلَةً أُخْرَىٰ۝ عِندَ سِدْرَةِ الْمُنتَهَىٰ۝

سدرۃ المنتہیٰ یعنی انتہا کی بیری کا درخت حضرت جبرائیل کے رہنے کا مقام ہے۔ واقعہ معراج کے ضمن میں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مجھے سدرۃ المنتہیٰ تک پہنچایا گیا جو تمہاری بول چال میں انتہا کی بیری کا درخت ہے، اس کا پھل بیر کی ٹھلیا کے برابر اور اس کے پتے ہاتھی کے کان کی مانند چوڑے ہیں، اس پر ملائکہ لاتعداد اور بے شمار جگنوں کی طرح چمک رہے ہیں، خدا کی تجلی خاص نے اس درخت کو حیرت انگیز طور پر منور اور پرکیف بنادیا ہے۔

سدرۃ المنتہیٰ کے متعلق بہت سی روایتیں ہیں کہ اس کی جڑ پانچویں یا چھٹے آسمان میں ہے اور اس کی شاخیں ساتویں آسمان سے بھی آگے نکل گئی ہیں، یہ وہ مقام ہے جہاں سے چیزیں زمین پر اترتی ہیں اور اوپر چڑھتی ہیں، دراصل یہی مقام نزول وعروج ہے، اس مقام سے آگے حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کسی بھی نبی یا فرشتہ کا گزر نہیں ہوا ہے۔ چونکہ حضرت جبرائیل علیہ السلام کا یہ مسکن ہے اس لئے ان کو مرغ سدرہ، طائر سدرہ اور سدرہ نشیں کہا جاتا ہے۔

سرقہ

چوری، امام اعظم ابوحنیفہؒ کے نزدیک دس درہم، امام شافعیؒ کے نزدیک بارہ درہم یعنی ایک دینار کا چوتھائی حصہ اور امام مالکؒ کے نزدیک تین درہم کا اٹھانا چوری ہے۔ اگر چند آدمی مل کر چوری کریں اور ان میں ہر ایک کے حصہ میں دس درہم یا اس سے بھی زیادہ آئے ہوں تو ان میں سے ہر ایک کا ہاتھ کاٹا جائے گا، چور کے دائیں ہاتھ کا اگلا حصہ انگلیاں اور ہتھیلی ملاکر پہنچے تک کاٹا جاتا ہے۔

وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوا اَيْدِيَهُمَا جَزَآءً بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِنَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ○

اور جو چوری کرے مرد ہو یا عورت ان کے ہاتھ کاٹ ڈالو یہ ان کے فعلوں کی سزا اور خدا کی طرف سے عبرت ہے اور خدا زبردست اور صاحب حکمت ہے۔(۵:۳۸)

سروش: اچھا پیغام لانے والا فرشتہ۔

سریہ: عہد رسالت میں مسلم فوجی دستہ کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف نہ لے گئے ہوں وہ سریہ کہلاتا ہے۔

سرّیہ

لونڈی جس کو بیوی بنالی جائے (۲) وہ عورتیں جو جنگ میں قید ہوکر آئیں (۳) اور وہ جو خریدی جائیں (۴) اور وہ جو غلام کی اولاد ہوں سریہ بنائی جاسکتی ہیں، ایسی عورتیں اگر اپنے مالکوں کے بچوں کی ماں ہوجائیں تو یہ بچے اور عورتیں آزاد ہوجائیں گی۔

سزا

حدِ سزا کے بارے میں (یعنی مرفوع القلم) ان لوگوں سے کوئی مواخذہ نہیں کیا جاتا۔

(۱) بچہ جب تک بالغ نہ ہوجائے (۲) خوابیدہ شخص جب تک نیند سے بیدار نہ ہو (۳) دیوانہ جب تک تندرست نہ ہو (۴) اور وہ بوڑھے جن کی عقل عمر کی زیادتی کی وجہ سے زائل ہوچکی ہو۔

اسلام نے عدل وانصاف کا اعلان کرتے ہوئے ہر جرم کے لئے قوانین مرتب کئے ہیں، ان قوانین کی نظر میں پست وبلند، دشمن دوست سب ایک ہیں۔

(۱) عفت وعظمت کو داغدار کرنے کے لے غلط تہمت لگانے کی سزا ۸۰ کوڑے ہیں اور ایسے شخص کی گواہی کو مردہ قرار دیا گیا ہے۔

وَالَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنَاتِ ثُمَّ لَمْ يَأْتُوا بِأَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ فَاجْلِدُوهُمْ ثَمَانِينَ جَلْدَةً وَّلَا تَقْبَلُوا لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًا وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ○

اور جو لوگ پرہیزگار عورتوں پر بدکاری کا الزام لگائیں اور اس پر چار گواہ نہ لائیں تو ان کو ۸۰ درّے مارو اور ان کی شہادت کبھی قبول نہ کرو اور یہی بدکردار لوگ ہیں۔(۲۴:۴)

(۲) زنا کاری کی سخت سزا ہے، غیر شادی شدہ ہو تو سو درّے اور شادی شدہ کے لئے رجم کا حکم ہے۔

الزَّانِيَةُ وَالزَّانِي فَاجْلِدُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ وَّلَا تَأْخُذْكُمْ بِهِمَا رَأْفَةٌ فِي دِينِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَآئِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ○

بدکاری کرنے والی عورت اور بدکاری کرنے والا مرد (جب ان کی بدکاری ثابت ہوجائے تو) دونوں میں سے ہر ایک کو سو درّے مارو اور اگر تم خدا اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہو شرع خدا میں تمہیں ان پر ہرگز ترس نہ آئے اور چاہئے کہ ان کی سزا کے وقت مسلمانوں کی ایک جماعت بھی موجود ہو۔(۲:۲۴)

(۳) قاتل کے لئے قصاص کا حکم ہے، یعنی مقتول کے بدلے قاتل بھی قتل کردیا جائے۔

يَا اَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلٰى اَلْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَالْاُنْثٰى بِالْاُنْثٰى فَمَنْ عُفِيَ لَهُ مِنْ اَخِيهِ شَيْءٌ فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوفِ وَاَدَآءٌ اِلَيْهِ بِاِحْسَانٍ○

مومنو! تم کو مقتولوں کے بارے میں قصاص کا حکم دیا جاتا ہے (یعنی خون کے بدلے خون، اس طرح پر کہ) آزاد کے بدلے آزاد، غلام کے بدلے غلام اور عورت کے بدلے عورت اور اگر قاتل کو اس کے (مقتول کے) بھائی (کے قصاص میں) سے کچھ معاف کردیا جائے تو (وارث مقتول کو) پسندیدہ طریق سے (قرار داد کی) پیروی (یعنی مطالبہ خون بہا) کرنا اور (قاتل کو) بڑی خوشی کے ساتھ ادا کرنا چاہئے۔(۱۷۸:۲)

(۴) چوری کی سزا قطع ید ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چور رات کا سکون حرام کردیتا ہے، اس کے ہاتھ کاٹ ڈالے جائیں۔

کسی آدمی یا جانور کو آگ میں جلانا جائز نہیں، واجب القتل کو ہاتھ پاؤں کاٹ کر چھوڑنا تا کہ تڑپ تڑپ کر مرجائے درست نہیں، اگر حاملہ عورت پر جرم زنا ثابت ہو تو جب تک بچہ نہ جن لے اور کوئی دوسری دودھ پلانے والی نہ ہو تو جب تک دودھ نہ چھوٹ جائے اس وقت تک سنگسار نہیں ہوگی، جو زانی مستحق تازیانہ ہو اور بوجہ مرض کے سزا دینے میں

مرجانے کا احتمال ہو تو صحت تک سزا موقوف رکھی جائے۔ (تعلیم الدین)

سعی

حج میں خانہ کعبہ کا طواف کرنے کے بعد سعی کرنی واجب ہے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے حجر اسود کے پاس آکر اس کا استیلام کریں پھر باب الصفا سے ہوکر صفا کی طرف جاکر اس کے اوپر چڑھ کر دعا کریں، وہاں سے اتر کر مروہ کی جانب چلیں، ان دونوں کے درمیان دو نشان بنے ہوئے ہیں جن کو مَیلَینُ اَخضَر کہتے ہیں، جب پہلے میل پر پہنچیں تو ہلکی سی رفتار سے دوڑ لگائیں، جب دوسرے میل پر پہنچیں تو دوڑنا موقوف کردیں اور معمولی رفتار سے مروہ تک جائیں، مروہ پر چڑھ کر دعا کریں یہ پہلا چکر پورا ہوا اس طرح سات پھیرے صفا سے مروہ اور مروہ سے صفا تک کریں۔ اکثر ائمہ نے اسے فرض قرار دیا ہے، سعی کے وقت باوضو ہونا ضروری ہے۔ اگر کسی نے سعی نہیں کی توجہ ہوجائے گا مگر ترک واجب کے لئے قربانی دینی ہوگی، سعی میں صفا و مروہ پر نہ چڑھنا، صفا کی بجائے مروہ سے سعی شروع کرنا، پورے سات پھیرے نہ کرنا، میلین اخضرین کے درمیان نہ دوڑنا مکروہات ہیں۔

سعید: نیک بخت۔

سعیر

وَاِذَا قِیلَ لَهُمُ اتَّبِعُوا مَا اَنزَلَ اللّٰهُ قَالُوا بَل نَتَّبِعُ مَا وَجَدنَا عَلَیهِ اٰبَآءَنَا اَوَلَو كَانَ الشَّیطٰنُ یَدعُوهُم اِلٰی عَذَابِ السَّعِیرِ○

اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ جو (کتاب) خدا نے نازل فرمائی ہے اس کی پیروی کرو تو کہتے ہیں کہ ہم اسی کی پیروی کریں گے جس پر اپنے باپ دادا کو پایا، بھلا اگرچہ شیطان ان کو دوزخ کے عذاب کی طرف بلاتا ہو، (تب بھی؟) (۲۱:۳۱)

☆ ☆☆☆ ☆

اعداد بھی بولتے ہیں

علم الاعداد علم ریاضی ہر عدد اپنی حیثیت رکھتا ہے، ۱ر سے لے کر ۹ر تک مکمل اعداد ہیں جبکہ ۱۰ر سے پھر ۱ر عدد کا دور شروع ہو جاتا ہے۔ وَاِنْ تَعُدُّوْ نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا. اگر شمار کرو اللہ کی نعمتوں کا تو ہرگز شمار نہ کرسکو گے۔ شمار اعداد اور گنتی تو ہے ان کا سردار ۹ر ہے جس سے بھی ٹکرائے گا اپنا وزن برقرار رکھے گا اور دوسرا عدد ختم ہو جائے گا۔ اس عدد کو جتنی بھی رقم سے ضرب دو گے اس کا مفرد ۹ر ہی ہو جائے گا۔ خاتون جنت معظمہ بی بی حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کا ذاتی عدد بھی ۹ر ہے۔ فاطمہ کے اعداد ۱۳۵ر ہیں۔ مثال: ۹=۷+۲_۲۷= ۸+۵+۳_۳۵۸۳۸=۹*۹۳۹۸۲ مفرد عدد ہوا اگر کوئی نقش فاطمہ بنانا چاہے تو مثلث کلیہ ایسی بنے گی ۱۲۳=۱۲_۱۳۸۔ نقش آخر میں درج ہے۔

۹ عدد کا کمال: کائنات کی ہر چیز میں اللہ، محمدؐ، علیؓ، نمایاں نظر آئیں جن کی خاطر کائنات کو خلق فرمایا گیا پھر اس نور کو دو حصوں میں تقسیم کر کے فرمایا انا و علی من نور واحد. کلیہ اگر اعداد اور حرف کا شمار لیں تو دنیا کی کوئی شے تحت الثریٰ سے لیکر عرش اولیٰ تک لیں نام اللہ، محمدؐ، علیؓ کے اعداد ہی ظاہر ہوں گے۔ سبحان اللہ اس نام پر جس کے بارے میں حکم خداوندی ہے ”اے ایمان والوں میں اور میرے فرشتے محمدؐ و آل محمدؐ پر درود بھیجتے ہیں تم بھی بھیجا کرو“ عدد ۹ر اپنا وجود برقرار رکھ کر اعداد اللہ، محمدؐ، علیؓ، کے اعداد نکلتے ہیں۔

مثال: شیعہ عالمی کے جنتری کے حروف کی تعداد

۴۱=۵+۵+۴

۱۲۶=۹×۱۴ مفرد عدد ۹   ۶۳=۷×۹ مفرد عدد ۹

کلیہ ۶۶=۳+۶۳   ۶۶ عدد اللہ کے ہیں۔

۹۲=۲۹+۶۳   ۹۲ عدد محمدؐ کے ہیں۔

۱۱۰=۴۷+۶۳   ۱۱۰ عدد علیؓ کے ہیں۔

قارئین کرام! دو مشہور ہستیاں جو غیر مسلم ہی سہی لیکن انہوں نے بھی مدحت محمدؐ فرمائی ہے۔

نمبر ۱۔ ہستی کبیر داس جو کہ ہندوستان میں ہندی کا بے پایاں شاعر اور ہندو تھا جس کا کلام نصیحت آمیز اور سبق آموز ہوتا تھا۔ جس نے فامولہ کو بذریعہ رباعی نام محمد ﷺ کا استخراج کیا۔ رباعی

نام لو وستو کا چوگن کر لو اور دیو دو ملائے
دو ملایو پھکن کیو اور ۲۰ بھاگ لگائے
بچے کو اب نو گنا کر لو اور دیو دو ملائے
کہت کبیر نام محمدؐ ہر سوماں پائے

کلیہ اعداد امامیہ جنتری :۷۶۰

۴× =۳۰۴۰ +۲ =۳۰۴۲×۵ =۱۵۲۱۰ /۲۰ =۷۶......۱۰

۹۲۷۶۰=۱۰×۹+۲   ۱۹۲ اعداد محمدؐ کے برآمد ہوئے۔

نمبر ۲ر ہستی: بابا گرونانک کے متعلق کہتے کہ میت پر جھگڑا ہوا کہ یہ مسلمان تھے اور اور سکھ ہندو کہتے تھے کہ ہمارے تھے جھگڑے نے طول پکڑا تو کسی نے اوپر سے چادر کھینچی تو نیچے سے کچھ پھول برآمد ہوئے نصف مسلمانوں نے لے کر دفن کر دیئے اور نصف سکھوں نے سادھی بنادی۔ گرونانک کہتے ہیں کہ سب سے بڑا انسان وہ ہوگا جو کہ منہ سے نکلے کسی بھی لفظ کے اعداد نکال کر شعر کے فارمولہ پر لے آئے تو فقط لفظ محمدؐ کے اعداد برآمد ہوں گے۔ شعر:

نام لو جس اچھر کا کر لو چوگن سار ر   دو ملا پنچ گنا بیسوں دوا ڑا
جو بچے سو نو گن کر دو اور لو ملا   نانک تن بدن سے محمدؐ کو بنا

اعداد نظامی جنتری ۱۶۶۴

۱۰بچے باقی ۶۶۵۶+۲=۶۶۵۸×۵=۳۳۲۹۰/۲۰=۱۶۶۴

کلیہ نمبر ۳ر کسی نام سے اس کا ظہور چاہو تو اس کے اعداد نکال کر یہ کلیہ استعمال کریں مثلاً علیؓ ۱۱۰

بمطابق کلیہ:۲

۶×۱۱۰=۱۷۶۰+۲=۱۷۶۲/۱۶=۱۱۰   ۱ر باقی بچے

کلیہ نمبر ۴ ہر لفظ سے عدد علیؓ ظاہر ہوتا ہے۔ عدد لفظ محمدؐ کے اعداد= ۹۲×۶=۵۵۲+۲=۵۵۴+۱=۵۵۵۰/۲۰=۲۷۷۹۲ باقی بچے ۱۰۔   ۱۰×۱۱=۱۱۰   ۱۱۰ عدد علیؓ کے ہیں۔

۷۸۶

۴۶	۴۱	۴۸
۴۷	۴۵	۴۳
۴۲	۴۹	۴۴

قسط نمبر ۱۲

حضرت امام غزالیؒ

دنیا کے عجائب وغرائب

بس صرف اگلوں کی لمبی لمبی امیدیں آنے والی نسلوں کے لئے آبادی کا ذریعہ بنیں اور جیسے ہی ان نووارد نسلوں نے دنیا میں قدم رکھا، نفعوں کا دروازہ ان کے سامنے کھل گیا۔ اسی طرح موجودہ نسل آنے والی نسل کے لئے آبادی کی راہ کھل جائے گی اور امیدوں کے پُل بندھ جائے گی، بس قیامت تک یہی ہوتا رہے گا یا مثلاً اللہ تعالیٰ نے انسان سے اس کی موت کا علم چھین لیا اور اس کی عمر کی مدت اس کو نہیں بتائی، اس میں بھی زبردست مصلحت وحکمت ہے۔ اگر انسان کی عمر چھوٹی ہوتی تو اس کی زندگی بدمزہ ہوجاتی، دنیا کی چہل پہل سے ہرگز حظ نہ اٹھاتا، نہ زمین کی آبادی میں وہ دل لگاتا یا اگر عمر دراز ہوتی تو انسان خواہش میں لگ پڑتا، جائز حدود سے آگے قدم بڑھاتا، ہلاک کن عادات میں پڑا رہتا، واعظین اس کو بیدار کرنے اور برائی سے باز رکھنے سے عاجز اور تھک رہتے۔

لہٰذا عمر کی مدت کو انسان سے اس حکمت کی بنا پر چھپایا کہ موت کا خوف اس پر ہر وقت مسلط رہے اور موت سے پہلے نیک اعمال کر گزرے نیز کھانے پینے کی بھانت بھانت کی چیزوں پر نظر عبرت ڈالئے جن سے انسان طرح طرح کے نفعے لیتا ہے، لطف ولذت اٹھاتا ہے، کھانے جدا جدا مزوں کے ہیں، پھل الگ الگ رنگ وصورت کے ہیں، کیسی کیسی سواریاں ہیں، کیسے کیسے پرندے ہیں؟ کہ انسان کے کان اُن سریلی آوازوں پر فریفتہ ہیں، طرح طرح کے ہیرے جواہرات ہیں جن سے بہت سی غرضیں پوری ہوتی ہیں اور بڑے بڑے کام نکلتے ہیں، قسم قسم کی جڑی بوٹیاں ہیں جو دواؤں میں کام آتی ہیں، مختلف انواع کے جانور ہیں جن کے گوشت کو انسان کھاتا ہے، بہت سے جانور کھیتی باڑی یا وزن اور بوجھ اٹھانے کے لئے ہیں جو ان ہی کاموں میں آتے ہیں، کیا کیا قسم کے پھول ہیں جن کی خوشبو سے انسان اپنے مشام کو معطر کرتا ہے۔ عجیب عجیب قسم کے لباس ہیں جن کو انسان زیب تن کرتا ہے اور ان سب انواع واقسام میں انسانی عقل وفہم کارفرما ہے اور ان سے قدرت الٰہی جھلکتی ہے۔

آخر میں اس حقیقت پر ذرا غور کیجئے کہ گو دنیا ان سب مذکورہ نفع بخش اشیاء سے بھری ہے لیکن سب چیزیں سب کے ہاتھ برابر نہیں لگتیں، غنی اور امیر بہت کچھ لے اڑتے ہیں اور فقیر ومسکین ان کو ترستے ہیں اور اسی اختلاف سے دنیا بسی ہوئی ہے، ہر ایک اپنی دُھن میں لگا ہے اور بیشتر مضر باتوں سے بچا ہوا ہے، بالکل جس طرح بچہ کہ جب تک کام میں ہے، ہزاروں آفتوں سے محفوظ ہے۔ اگر فارغ ہے تو فراغت اس کے لئے وبال جان ہے۔

ہماری اس طویل بحث کا خلاصہ یہ ہے کہ عالم دنیا کی تمام اشیاء کے منافع ومفاد گننا اور سمجھنا کسی انسان کے بس کی بات نہیں خود خالق عالم ہی جانے کہ اس نے اپنی پیدا کردہ ہر چیز میں کیا کیا حکمت بھری ہے اور کن مصالح اور حکم پر یہ عالم برقرار ہے۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کو سارے عالم پر شرف بخشا اور پوری دنیا پر اس کو بزرگی عطا فرمائی، چنانچہ خود فرمایا۔

وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْٓ اٰدَمَ وَحَمَلْنٰهُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلٰي كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيْلًا۝

”یعنی البتہ ہم نے عزت دی بنی آدم کو اور سوار کیا ان کو خشکی اور تری میں اور پاکیزہ رزق دیا ہم نے ان کو اور بزرگی بخشی ہم نے ان کو اپنی بہت سی مخلوق پر۔“

یہ شرف وبزرگی انسان کو عقل کے طفیل ملی، اسی کی بدولت وہ بہائم سے ممتاز ہوا اور ملائکہ سے جا ملا، مخلوقات عالم کو دیکھ کر اس نے خالق عالم کا پتہ لگایا یا خود اپنی ذات پر نظر ڈال کر ذات خداوندی کا سراغ لگایا۔

جیسا کہ فرمایا وَفِیْ اَنْفُسِکُمْ اَفَلَا تُبْصِرُوْن.
یعنی خود اپنے نفسوں میں کیا تم نہیں دیکھتے ہو۔
(سورۂ ذاریات آیت:۲۱)

عقل سے انسان اپنی ذات میں حکمت باری کو سمجھا مگر حیرت ہے کہ خود عقل کو نہ سمجھ سکا کہ وہ کیا ہے، یہ حقیقت بھی ذات خداوندی کے وجود پر زبردست دلیل ہے کہ انسان عقل کے وجود پر یقین رکھتا ہے لیکن اس کے وصف سے عاجز ہے۔ اس سے کام سب کچھ لیتا ہے لیکن اس کی پوری کیفیت سے قطعی جاہل ہے، کاموں میں تدبیریں اسی عقل سے نکالتا ہے۔ طرح طرح کے علم سیکھتا ہے، معرفت حاصل کرتا ہے، حکمت کے راز حل کرتا ہے، نفع ونقصان میں فرق کرتا ہے، یہ سب کچھ اسی عقل کے طفیل ہے، لیکن بایں ہمہ اس کی آنکھ عقل کو نہیں دیکھتی، کان اس کو نہیں سنتے، ہاتھ اس کو نہیں چھوتے، ناک اس کو نہیں سونگھتی، زبان اس کے مزے کو نہیں چکھتی، پھر سارے بدن پر اس کے حکم کا ڈنکا بجتا ہے، بدن کے ہر عضو کی گردن اس کے فرمان کے سامنے جھکتی ہے، غیبوں کا یہ پتہ لگاتی ہے، وہموں سے یہ کام لیتی ہے، آنکھ جہاں تھک رہتی ہے وہاں یہ اپنی طاقت کا گھوڑا دوڑاتی ہے، آسمانوں کی پنہائیوں میں چھپی اشیاء تک یہ اپنی رسائی پیدا کرتی ہے، زمین کے طبقوں کی تاریکیوں میں علم کی روشنی پہنچاتی ہے اور ہر چیز کو آنکھ سے واضح تر دکھاتی ہے، لہٰذا حکمت فہمی کا یہ مرکز ہے علم دانی کا یہی آلہ ہے، جوں جوں علم بڑھتا ہے یہ آگے ہی آگے ترقی کرتی ہے، یہ اگر اعضاء کو حرکت کا حکم دیتی ہے تو یہ اس کی تعمیل میں اس قدر تیزی برتتے ہیں کہ تمیز مشکل ہوتی ہے کہ حکم پہلے صادر ہوا یا تعمیل پہلے ہوئی اگرچہ حکم پہلے ہی ہوتا ہے۔

انسان اپنے نفس سے سب کچھ کام لیتا ہے لیکن اگر چاہے کہ نفس کی حقیقت کو حل کرلے تو اس سے وہ عاجز ہے، بس اس کے علم نے اس کو اس قدر باور کرایا ہے کہ اس کا نفس ہے لیکن وہ کیا ہے کیسا ہے، یہ وہ کچھ نہیں جانتا۔ گو وہ ہوشیار ہے، عالم ہے، باریک تدبیریں نکالتا ہے، صنائع کے نکتے حل کرتا ہے، مشکل مشکل کام چلاتا ہے، نتائج امور کا پہلے ہی پتہ لگالیتا ہے، مگر نفس کی حقیقت کی گتھی اس سے حل نہیں ہوتی، معلوم ہوا کہ انسان مختلف صفتوں کا حامل ہے۔

ایک طرف تدبیر وتحقیق کا مالک ہے، تمیز وتفریق کا مختار ہے تو دوسری طرف وہ عاجز وقاصر بھی ہے، کمزوری اور ضعف کا مظہر بھی ہے، نظر بڑی گہری رکھتا ہے، باریک بینی میں خوب طاقتور ہے لیکن کمزوری کا بھی پتلا ہے، ضعف کا مجسمہ ہے، چیز کو یاد کرنا چاہتا ہے تو بھول جاتا ہے، چیز کو بھلاتا ہے تو یاد کرلیتا ہے، خوشی کی فکر کرتا ہے تو غم میں الجھ پڑتا ہے، غافل ہونا چاہتا ہے تو بیداری اس پر آتی ہے، بیداری کی کوشش کرتا ہے تو بھول اس پر چھا جاتی ہے اور غفلت طاری ہوجاتی ہے۔

اس سے صاف پتہ چلتا ہے کہ انسان کسی طاقت بالا کے ہاتھوں میں کھیل رہا ہے اور اس کے اختیار کی باگ خود اس کے ہاتھ میں نہیں کسی اور کے ہاتھ میں ہے، مثلاً آواز کے بارے میں انسان کیا جانے کہ کہاں سے اور کیسے نکلتی ہے اس کے کلام کے حروف آپس میں کیسے جڑ جاتے ہیں؟ نظر کیسے اور کیونکر کام کرتی اور چیزوں کو اپنے نور سے دکھاتی ہے، اشخاص کا علم کیسے ہوتا ہے، اس کی قوت کس مقدار کی ہے اس کا ارادہ اور ہمت کس طرح کام کرتے ہیں؟ بس یہ سارے حقائق مل جل کر ہر عقل مند کو باور کراتے ہیں کہ نظام عالم کا کوئی اور چلانے والا بڑی طاقت والا ہے جس نے ہر شئے کو سنگین قانون میں جکڑ رکھا ہے ایک حکمت کی لڑی میں اس کو پرودیا ہے اور وہ خالق عالم ہے۔

خداوند قدوس نے انسان میں اس کی طبیعت کے موافق خواہش کو وجود بخشا ہے، اب اگر اس نے عقل کی روشنی میں خواہش کے تقاضے پورے کیے تو دنیا میں بھی سلامتی کا درجہ اس کو ملے گا اور آخرت میں بزرگی کا درجہ یہ پائے گا۔ اگر انسان نے خواہش کو اپنے نفس کے حوالے کردیا اور اپنے اختیار کو خواہش کے ہاتھوں بیچ دیا تو وہ معرفت سے ہاتھ دھو بیٹھے گا اور آخرت میں عذاب کا نشانہ جدا ہوگا، انسان اسی خواہش کو انجام دینے میں بھی آلہ اور ذریعہ بناتا ہے اور اس کا ذہن جس جس قدر اندازہ لگاتا ہے اور جو نقشہ قائم کرتا ہے اس کو اسی خواہش کے ماتحت عمل میں لاتا ہے، فکر کی بات کو عملی جامہ پہناتا ہے، ان شریف اخلاق کی شناخت بھی اسی کے ذریعے کرتا ہے جو ہر زمانہ میں ہر قوم میں ہوتے ہیں، عقل مند لوگ جس امر کو نتیجہ کی رو سے برا یا اچھا جانتے ہیں وہ بھی اسی کے واسطے سے ہوتا ہے۔

لہٰذا غور کیجئے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو کیا شرف بخشا کہ اس کے دل کو مختلف معرفتوں کا مرکز بنایا، ظاہر ہے برتن کی شرافت اسی چیز

ہوتی ہے جو اس کے اندر ہے تو دل کی شرافت اس پاک معرفت سے ہے جو اس میں جاگزیں ہے۔ پھر انسان کے سامنے ایک دوسرا عالم بھی تھا جس کے حالات اس کی عقل سے اوجھل تھے، اس لئے اللہ تعالیٰ نے عقل کی روشنی کو وحی کی روشنی سے مکمل فرمایا اور حضرات انبیاء علیہم السلام کو دنیا میں بھیجا، ان بزرگوں نے نیکوکاروں کو اچھے اجر کی خوش خبری سنائی اور بدکاروں کو سزا سے ڈرایا۔ قدرت نے ان کو وحی قبول کرنے اور برداشت کرنے کا مادّہ بخشا یوں گویا وحی کا نور عقل کے نور کے لئے ایسا ثابت ہوا جس طرح سورج کی روشنی ستاروں کی روشنی کے لئے ان مقدس ہستیوں نے لوگوں کی دنیوی امور میں بھی رہنمائی فرمائی اور اخروی معاملات میں بھی مصلحتوں کے راستے ان کے سامنے واضح کئے۔ دنیاوی امور میں گو عقل ایک حد تک رہنمائی کرسکتی تھی لیکن تکمیلی درجہ تک نہیں پہنچاسکتی تھی اور آخرت کے حالات سمجھنے سے تو وہ قطعی عاجز و قاصر تھی، لہٰذا ان حالات کا علم محض حضرات انبیاء علیہم السلام کے واسطے سے ہوا جن کو اللہ تعالیٰ نے ان کی صداقت پر پختہ دلیلیں لے کر بھیجا اور مخلوق کے دل میں یقین پیدا کرایا کہ واقعی یہ بزرگ سچے ہیں اور سچا ہی پیغام جناب باری کی جانب سے لائے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا انسان پر زبردست احسان ہے کہ اس نے حضرات انبیاء علیہم السلام کو خصوصی اور ممتاز فضیلت بخشی اور عقل کی تکمیل وحی سے فرمائی اور پھر وحی سے انسان کو ابدی سعادت تک پہنچایا، لیکن جس کے نصیب میں ازل سے ہدایت ہی نہ تھی وہ دنیا کی زندگی پر ایسا فریفتہ ہوگیا کہ نہ عقل اس کو راہِ راست پر لگاسکی نہ وحی اس کو سعادت بخش سکی۔ اس بات کے خاتمہ پر ایک حقیقت کا اور انکشاف ملاحظہ کیجئے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان پر زبردست احسان فرمایا کہ سوتے میں خواب کے ذریعے یا کسی قدر غفلت میں خواب نما طریقے سے معلومات کے مناسب چند مثالیں اس کو دکھائیں اور ان سے آئندہ واقعات کے بارے میں اس کو خوشخبری دی یا ان سے ڈرایا، یہ اللہ تعالیٰ کا سراسر کرم واحسان ہے، پھر انسان دل واعضاء سے جس قدر نیکی پر پختہ جما ہوتا ہے اسی قدر خواب کے قدرتی اشارے سچے نکلتے ہیں اور اس کو نصیحت ملتی ہے، کبھی ان اشاروں کی رہنمائی میں کاموں کے لئے تیار ہوجاتا ہے اور کبھی ان سے قدم پیچھے ہٹالیتا ہے اور باز رہتا ہے، اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے اس فضیلت عظمیٰ سے نوازتا ہے۔ ☆☆☆

مفتی وقاص ہاشمی فاضل دار العلوم دیوبند

فقہی مسائل

سوال: عورت کے لئے بلامحرم سفر کرنا جائز نہیں، اگر نابالغ محرم کے ساتھ سفر کرے تو جائز ہے یا کہ محرم کا بالغ ہونا ضروری ہے۔؟

جواب: بارہ سال سے کم عمر کے بچے کے ساتھ سفر بلا اتفاق جائز نہیں، بارہ ل سال کے بعد جواز میں اختلاف ہے، لہٰذا بارہ سال کا بچہ اگر ہوشیار ہو، جسمانی اور عقلی لحاظ سے بالغ جیسا معلوم ہوتا ہو تو اس کے ساتھ سفر کی گنجائش ہے۔

سوال: میزبان کے گھر کھانے کے بعد دیر تک بیٹھ کر گفتگو کرنا کیسا ہے۔؟

جواب: کھانے کے بعد میزبان کے گھر دیر تک بیٹھے رہنا جائز نہیں، اس سے میزبان کو تکلیف ہوتی ہے اور وہ مروت کی وجہ سے جانے کے لئے کہنے میں حجاب محسوس کرتا ہے۔

سوال: ناپاک پانی سے اگنے والی سبزی مثلاً پالک، دھنیا وغیرہ کھنا جائز ہے یا نہیں۔؟

جواب: ناپاک پانی سے اگنے والی سبزی کا کھانا جائز ہے لیکن ناپاک پانی اگر اس پر لگا ہوا ہو اور خشک نہ ہوا ہو تو یہ سبزی ناپاک ہے، اس لئے اسے اچھی طرح دھو کر استعمال کرنا چاہئے۔

سوال: اسٹیل کے برتنوں میں کھانا پینا کیسا ہے۔؟

جواب: لوہے اور اسٹیل کے برتنوں میں کھانا پینا بلا کراہت جائز ہے البتہ فقہائے کرام نے تانبے اور پیتل کے برتنوں میں کھانے کی کراہت تحریر فرمائی ہے۔

سوال: پیالے کا کنارا اگر ٹوٹ جائے تو اس سے چائے یا پانی وغیرہ پینا کیسا ہے۔؟

جواب: پیالے کی ٹوٹی ہوئی جگہ پر منہ لگا کر پینا مکروہ ہے، وجوہ کراہت یہ ہیں۔ (۱) پانی گرنے کا اندیشہ (۲) منہ میں چبھنے کا خطرہ (۳) اس مقام پر میل وغیرہ جما ہوا ہوتا ہے (۴) یہ طبع سلیم کے خلاف ہے۔

سوال: انسان کے کون کون سے حالات ایسے ہیں کہ کسی دوسرے شخص کا اسے سلام کرنا مکروہ ہے۔ موقع کراہت میں اگر کوئی سلام کہے تو جواب دینا ضروری ہے یا نہیں۔؟

جواب: مواقع کراہت سلام درج ذیل ہیں:

(۱) جو شخص جواب دینے سے عاجز ہو اسے سلام کہنا خواہ حقیقۃً عاجز ہو جیسے کھانے میں مشغول ہو یا شرعاً عاجز ہو جیسے نماز، اذان، اقامت، ذکر، تلاوت یا علوم دینیہ کی تعلیم و تعلم میں مشغول ہو (۲) قاضی کو مجلس قضاء میں خصمین کا سلام کہنا۔ (۳) نامحرم جوان عورت (۴) برہنہ شخص (۵) پیشاب، پخانہ مشغول شخص (۶) شطرنج، تاش وغیرہ مشغول شخص (۷) بیوی کے ساتھ مشغول شخص۔

سوال: خط کے سلام کا جواب دینا واجب ہے یا نہیں؟ اگر واجب ہے تو کیا فی الفور واجب ہے یا عند الجواب الکتاب؟ اگر خط کا جواب دینے کا ارادہ نہ ہو یا خط قابل جواب نہ ہو تو کیا حکم ہے۔؟

جواب: زبانی یا بذریعہ خط جواب دینا واجب ہے، بہتر ہے کہ فوراً زبان سے جواب دے دیا جائے۔ کیونکہ ممکن ہے خط کے جواب کا موقع نہ ملے تو واجب فوت ہونے کا گناہ ہوگا، خط کے جواب دینے کا ارادہ نہ ہو یا خط قابل جواب نہ ہو تو فوراً زبان سے جواب دینا واجب ہے۔

سوال: شریعت مطہرہ میں اشعار نعتیہ سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں پڑھنے کا کیا حکم ہے۔؟

جواب: محسن اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں اشعار نعتیہ پڑھنا اور معجزات و کمالات کا بیان اشعار میں کرنا جائز بلکہ موجب ثواب و خیر و برکت ہے اور متعدد صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے ثابت ہے۔ البتہ یہ ضروری ہے ایسے معجزات و مضامین بیا کئے جائیں جو صحیح روایت سے ثابت ہوں، من گھڑت قصے بیان کرنا جائز نہیں۔

زہریلے جانوروں کے کاٹے کا روحانی علاج

بھڑ اور بچھو

بھڑ اور بچھو کے کاٹنے پر صرف تین بار بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھتے جائیں اور مقام ڈنک پر انگلی پھیرے، انشاء اللہ تعالیٰ شفا ہوگی۔

بچھو کے ڈنک پر ایک سانس میں سات بار اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ كَيْدًا وَّ اَكِيْدُ كَيْدًا. پڑھ کر دم کریں اور تین بار یہی عمل دہرائیں۔

بچھو اور زنبور (بھڑ) کے لئے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ایک مرتبہ اور درود شریف ایک بار پڑھ کر وَ اِذَا بَطَشْتُمْ بَطَشْتُمْ جَبَّارِيْنَ ایک بار پڑھ کر دم کریں۔

شہد کی مکھی کے ڈنک کا علاج

شہد کی مکھی کے ڈنک کے لئے درود شریف سات بار پڑھ کر دم کریں اور پھر اس عمل کو تین بار دہرائیں۔

سانپ کا ڈنک

سانپ کا زہر دور کرنے کے لئے یہ آیت اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ كَيْدًا وَّ اَكِيْدُ كَيْدًا. ہاتھ میں کوئی شاخ کسی پودے یا درخت کی لے کر اس آیت کو پڑھیں اور ڈنگ کی جگہ پر اوپر سے نیچے تک جھاڑیں یعنی اوپر کے مقام سے پھیرتے آئیں اور نیچے لے جا کر جھٹک دیں۔

سانپ کے ڈنک کے لئے سورہ لقمان پارہ ۲۱ ایک بار آبِ باراں پر دم کر کے مسلسل چھ روز تک پلائیں۔ سانپ کے ڈسنے پر کلمہ طیبہ ایک سو گیارہ بار پڑھ کر تین یوم تک دم کریں۔

باؤلے کتے کا کاٹنا

باؤلے کتے کے کاٹنے پر سورہ طارق (پارہ ۳۰) تین بار پڑھ کر متاثرہ مقام پر دم کریں، کتے کے کاٹے ہوئے پر سورہ الحاقہ (پارہ ۲۹) روزانہ پانی پر دم کر کے سات یوم تک پلائیں اور درج ذیل آیات روٹی کے ٹکڑے پر لکھ کر کھلائیں اور چالیس یوم تک یہ عمل روزانہ کریں: اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ كَيْدًا وَّ اَكِيْدُ كَيْدًا. فَمَهِّلِ الْكٰفِرِيْنَ اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا.

زہریلے کیڑے مکوڑے سے حفظ ماتقدم کی تدابیر

سورہ اخلاص ایک سو ایک بار روزانہ پڑھنے والے کو سانپ نہیں کاٹے گا، اگر کاٹ لے گا تو زہر اثر نہیں کرے گا۔

سَلٰمٌ عَلٰى نُوْحٍ فِى الْعٰلَمِيْنَ کا ورد اکثر و بیشتر کرنے والا حشرات الارض کے ضرر سے محفوظ رہتا ہے، سالم نمک کی ڈلی بوزن پاؤ نصف پاؤ لے کر وضو کی حالت میں پہلے پانچ بار درود شریف پڑھیں، پھر پوری سورہ فاتحہ مع بسم اللہ اس طرح پڑھیں کہ تسمیہ کا میم الحمد کے ساتھ ملے یعنی بسم اللّٰه الرحمن الرحيم الحمد لله ارب العلمين یعنی رحیم کا میم اور الحمد کا لام ملا کر پڑھتا رہے۔ اکتالیس بار نمک پر دم کریں، پھر چاروں قل پڑھ کر دم کریں (یعنی سورہ کافرون، سورہ اخلاص، سورہ فلق، سورہ ناس) خیال رہے کہ دم کرتے وقت تھوڑا تھوڑا تھوک بھی نمک پر پڑے، اس نمک کو محفوظ رکھا جائے، یہ ڈلی سگ گزیدہ اور مار گزیدہ یعنی کتے اور سانپ کے کاٹے ہوئے کو ضرورت پڑنے پر ایک طرف سے چٹائیں اور دوسری طرف سے زخم پر ملتے رہیں۔ بفضلہٖ تعالیٰ مریض کو شفا نصیب ہوگی۔

سانپ یا بچھو کاٹ لے

آیت سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ. سَلٰمٌ عَلٰى نُوْحٍ فِى الْعٰلَمِيْنَ اکتالیس بار نمک پر دم کریں، نمک کو پانی میں گھول کر اس جگہ ملتے رہیں دیر تک اور ساتھ ساتھ سورہ فاتحہ اور معوذتین بھی پڑھتے رہیں۔

دیگر زہریلے جانور کے

اگر زہریلا جانور کاٹے تو جہاں پر کاٹا ہو تو اس کے گرد انگلی گھماتا ہوا ایک سانس میں سات بار پڑھے اور دم کرے، انشاء اللہ تعالیٰ درد دور

ہوجائے گا۔ وہ آیت ہے: وَ اِذَا بَطَشْتُمْ بَطَشْتُمْ جَبَّارِیْنَ.

دافع زہر سانپ، بچھو وغیرہ

سات مرتبہ پڑھ کر قند سیاہ (گڑ یا شکر) اور گزیدہ (کاٹے ہوئے) کو کھلائے یا شربت بنا کر پلائیں، بفضلہ تعالیٰ جلد صحت حاصل ہوگی: قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الصَّیْحَةِ مِنْ شَرِّ عَقْرَبٍ وَّ حَیَّةٍ. اِنَّهُمْ یَكِیْدُوْنَ كَیْدًا وَّ اَكِیْدُ كَیْدًا. فَمَهِّلِ الْكٰفِرِیْنَ اَمْهِلْهُمْ رُوَیْدًا.

بچھو کے کاٹے سے نجات

جس شخص کو بچھو نے ڈنک مارلیا ہو اگر وہ فوراً یہ دعا پڑھ لے تو زہر اثر نہیں کرے گا: نُوْدِیَ اَنْ بُوْرِكَ مَنْ فِی النَّارِ وَ مَنْ حَوْلَهَا وَ سُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ. (سورہ نمل:۸)

کتے کے کاٹنے سے حفاظت

اگر کسی کے اوپر کتا حملہ کرے تو گیارہ مرتبہ یہ آیت پڑھے، انشاء اللہ تعالیٰ اس کے شر سے محفوظ رہے گا: وَ كَلْبُهُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَیْهِ بِالْوَصِیْدِ.

سانپ کے کاٹے کا اثر زائل کرنا

جس شخص کو سانپ نے کاٹ لیا ہو اگر وہ فوراً یہ دعا پڑھ لے تو انشاء اللہ تعالیٰ سانپ کا زہر اثر نہیں کرے گا: نُوْدِیَ اَنْ بُوْرِكَ مَنْ فِی النَّارِ وَ مَنْ حَوْلَهَا وَ سُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ. (سورہ نمل:۸)

شیر یا کتے کا حملہ

اگر راستہ میں شیر یا کتا حملہ کرے یا شور مچادے تو فوراً اس آیت کریمہ کو پڑھے: وَ كَلْبُهُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَیْهِ بِالْوَصِیْدِ.

باؤلے کتے کا کاٹنا

اگر کسی کو خدانخواستہ دیوانہ کتا کاٹ لے تو باوضو روٹی کے چالیس ٹکڑوں پر یہ آیت لکھے اور مریض کو چالیس دن تک ایک ٹکڑا کھلائیں، انشاء اللہ مریض جنون اور ہڑک اور کتے کی طرح بھونکنے سے محفوظ رہے گا۔ آیت یہ ہے: اِنَّهُمْ یَكِیْدُوْنَ كَیْدًا وَّ اَكِیْدُ كَیْدًا. فَمَهِّلِ الْكٰفِرِیْنَ اَمْهِلْهُمْ رُوَیْدًا.

زہریلے سانپ کا علاج

کیسا ہی زہریلا سانپ کاٹ لے مریض دوبارہ زندگی حاصل کرے۔ ایک دفعہ: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی آلِ سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ كُلِّ دَآءٍ وَ دَوَاءٍ وَ بِعَدَدِ كُلِّ عِلَّةٍ وَ شِفَاءٍ وَ بَارِكْ وَسَلِّمْ وَ یَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِیْنَ. وَ شِفَآءٌ لِّمَا فِی الصُّدُوْرِ وَهُدًی وَّ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ. فِیْهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ. وَ نُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ. وَ اِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ یَشْفِیْنِ. قُلْ هُوَ لِلَّذِیْنَ آمَنُوْا هُدًی وَّ شِفَاءٌ. پھر سورۃ الفاتحہ اکتالیس مرتبہ پڑھے، پھر یہ درود شریف ایک بار پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ كُلِّ دَاءٍ وَ دَوَاءٍ وَ بِعَدَدِ كُلِّ عِلَّةٍ وَّ شِفَاءٍ وَ بَارِكْ وَسَلِّمْ.

اور سیر دو سیر پانی پر دم کرکے اور اپنے علاوہ سات نمازیوں سے پھونک دلائے اور اس پانی میں سے کچھ پانی عمل کرنے والا پئے اور ایک ایک گھونٹ پانی وہ ساتوں نمازی آدمی پئیں۔ ان سب کا جھوٹا پانی سانپ کے کاٹے ہوئے مریض کو پلائے، زہر کا اثر دور ہوجائے گا۔

جانور کی شرارت سے حفاظت

اگر سواری کا کوئی جانور گھوڑا یا اونٹ سواری کے وقت شوخی و شرارت کرے یا سوار نہ ہونے دے تو اس آیت کو تین مرتبہ پڑھ کر اس جانور کے کان میں پھونک مار دے، انشاء اللہ تعالیٰ وہ جانور شرارت سے رک جائے گا اور اس کی شرارت بند ہوجائے گی، وہ آیت یہ ہے: اَفَغَیْرَ دِیْنِ اللّٰهِ یَبْغُوْنَ وَلَهٗ اَسْلَمَ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّ كَرْهًا وَّ اِلَیْهِ یُرْجَعُوْنَ.

چیونٹی، چیونٹے دفع کرنے کا عمل

چیونٹی چیونٹے دفع کرنے کے لئے آیات باوضو کاغذ پر لکھ کر چیونٹی چیونٹے کے بل پر رکھ دے، انشاء اللہ تعالیٰ چیونٹی چیونٹے بل میں چلے جائیں گے، وہ آیت یہ ہے: یٰۤاَیُّهَا النَّمْلُ ادْخُلُوْا مَسٰكِنَكُمْ لَا یَحْطِمَنَّكُمْ سُلَیْمٰنُ وَ جُنُوْدُهٗ وَهُمْ لَا یَشْعُرُوْنَ.

ادارہ

اس ماہ کی شخصیت

از: اورنگ آباد

نام: نسرین بانو، ماسٹر شجاع الدین

تاریخ پیدائش: ۱۵؍ جون ۱۹۸۵ء

قابلیت: ایل ایل بی

آپ کا نام ۱۳ حروف پر مشتمل ہے، ان میں سے تین حروف نقطے والے ہیں اور باقی ۱۰ حروف، حروف صوامت سے تعلق رکھتے ہیں۔ عنصر کے اعتبار سے آپ کے نام میں ۵ حروف آتشی، ۶ حروف خاکی اور ۲ حروف بادی ہیں۔ آپ کے نام میں کوئی حرف آبی نہیں ہے، بہ اعتبار تعداد آپ کے نام میں خاکی حروف کو غلبہ ہے، آپ کے نام کے مجموعی اعداد ۵۴۸ مرکب عدد ۱۶ اور آپ کے نام کا مفرد عدد ۷ ہے۔

۷ کا عدد روحانیت سے منسوب مانا گیا ہے۔ ۷ عدد کے حامل کو سیر و تفریح کا بہت شوق ہوتا ہے اور اکثر طویل سفر کے مواقعات اسے میسر آتے ہیں۔ ۷ عدد کا حامل ادب، آرٹ، علم کلام، فلسفہ اور شعر و شاعری میں کافی مہارت رکھتا ہے۔ اس عدد کا حامل اگر تصنیف و تالیف میں دلچسپی لے تو جلد ہی صف اول کا فنکار بن جاتا ہے اور اُن لوگوں کو پیچھے چھوڑ دیتا ہے جو برسہا برس سے اس لائن میں قسمت آزمائی کر رہے ہوں، اس عدد کے حامل میں ایک کمی یہ ہوتی ہے کہ شریفوں کو ذلیل اور کمینوں کو عزت دار گردانتا ہے، اس کی قوت فیصلہ اکثر و بیشتر غلط ہوتی ہے، یہ خود کو معزز، صاحب فہم اور صاحبِ اثر و رسوخ سمجھتا ہے، چونکہ حد سے زیادہ حساس ہوتا ہے اس لئے بہت جلدی لوگوں سے بدگمان ہو جاتا ہے۔

۷ عدد والے شخص کا مزاج سیمابی ہوتا ہے اس کی کیفیت دم میں تولہ اور دم میں ماشہ جیسی ہوتی ہے۔ ۷ عدد کے لوگوں میں روحانیت ہوتی ہے، اس کو مخفی علوم سے بھی زبردست دلچسپی ہوتی ہے لیکن لوگ عام طور پر خوش قسمت نہیں ہوتے، ان کی زندگی مسائل اور مصائب سے گھری رہتی ہے، البتہ جن خواتین کا عدد سات ہوتا ہے ان کی شادیاں بڑے گھرانوں میں ہوتی ہیں اور یہ خواتین اپنی سسرال میں عیش و عشرت کی زندگی گزارتی ہیں۔ سات عدد کے لوگ سوچتے بہت ہیں لیکن عمل کم کرتے ہیں، یہ لوگ اکثر تساہل اور تغافل کا شکار رہتے ہیں، ان میں ایک خوبی زبردست ہوتی ہے، یہ لوگ ہر طرح کے حالات سے سمجھوتہ کر لیتے ہیں، یہ لوگ بہت کم آمدنی میں گزارہ کر لیتے ہیں، لیکن کبھی کبھی ان کی حرص و ہوس انہیں بربادی کے آخری کنارے تک لے جا کر چھوڑ دیتی ہے۔ ۷ عدد کے لوگ امن پسند اور صلح جو ہوتے ہیں، تن تنہا رہ کر بھی حقائق کی جستجو کرنا ان کی عادت ہوتی ہے۔ ۷ عدد کے لوگوں کو دوسروں سے توقعات وابستہ رہتی ہیں، ان میں وفاداری کا جذبہ بھی ہوتا ہے لیکن یہ لوگ معمولی معمولی باتوں سے متاثر ہو جاتے ہیں اور خواہی نہ خواہی اپنی روش بدل لیتے ہیں، حالانکہ روش بدلنے کی وجہ سے انہیں کافی نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔ ۷ عدد کے لوگ علم کے دوست ہوتے ہیں، کتابیں انہیں عزیز ہوتی ہیں، مطالعہ ان کا خاص مشغلہ ہوتا ہے، ان کے خیالات عموماً صاف ستھرے ہوتے ہیں لیکن ان کی زندگی میں نشیب و فراز بہت آتے ہیں، یہ اپنی زندگی میں بار بار اُتار چڑھاؤ دیکھنے پر مجبور ہوتے ہیں، ان کی خوشیاں زیادہ تر بہت کم مدت کے لئے ہوتی ہیں۔

۷ عدد کے لوگوں کی مسرتوں کا دارومدار زیادہ تر دوستوں پر منحصر ہوتا ہے اگر حسن اتفاق سے اچھے مل جاتے ہیں تو ان کو راحتیں میسر رہتی ہیں اور اگر سوءِ اتفاق سے یار دوست غلط ہوتے ہیں تو ان کی زندگی طوفانوں میں ہچکولے کھاتی ہی رہتی ہے۔ ۷ عدد کے لوگوں میں ایک خوبی یہ ہوتی ہے کہ یہ لکیر کے فقیر نہیں ہوتے بلکہ ان میں سوچ و فکر کا مادہ ہوتا ہے اور اس مادے کی بنا پر یہ لوگ کسی بھی وقت اپنا راستہ بدل دیتے ہیں اور مکھی پر مکھی مارنے کی غلطی نہیں کرتے۔ ۷ عدد کے لوگوں کی قوت فیصلہ اٹل

ہوتی ہے لیکن اپنی غفلت شعاری کی وجہ سے یہ لوگ اکثر اپنی محنت کو رائیگاں کردیتے ہیں اور خود کو احباب واقارب کا نشانہ بھی بنالیتے ہیں۔

چونکہ آپ کا مفرد عدد بھی ۷ ہے اس لئے کم وبیش یہ تمام خصوصیات آپ کے اندر بھی موجود ہوں گی۔

آپ کے اندر صبر وضبط کا مادّہ موجود ہے، آپ کے اندر اپنے نفس کو کچل دینے کی صلاحیت ہے، آپ خاموشی اور تنہائی پسند ہیں، آپ کو محفلوں سے اور ہنگاموں سے وحشت ہوتی ہے، جو مجلس علمی قسم کی ہوتی ہیں اور جن پر سنجیدگی کی چھاپ ہوتی ہے، آپ ان مجلسوں کو پسند کرتے ہیں اور ان ہی مجلسوں کو ترجیح دیتے ہیں۔

یہ بات طے ہے کہ آپ عمر بھر طرح طرح کے اختلافات اور رنج دینے والی مخالفتوں کا سامنا کرتے رہیں گے، لیکن بذات خود آپ عافیت پسند ہیں اور اختلافات سے آپ دور رہنا چاہتے ہیں، آپ کے اندر خوبیوں کی کمی نہیں ہے لیکن آپ کی پست ہمتی اور آپ کی احساس کمتری آپ کو بے شمار خوبیوں کا گلا گھونٹ کر رکھ دیتی ہے، دوسروں پر تنقید کرنا آپ کی فطرت ہے، آپ کے مزاج میں ترش روئی بھی ہے، یہ ترش روئی اور دوسروں پر تنقید کی عادت آپ کے لئے نئے نئے مسائل پیدا کرتی ہے اور آپ اچھے اور مخلص احباب سے دور ہوجاتے ہیں، اگر آپ ان باتوں سے اجتناب کریں تو آپ کے لئے مفید ہوگا اور آپ کا حلقہ احباب متاثر نہیں ہوگا۔

آپ کی مبارک تاریخیں: ۷، ۱۶، اور ۲۵ ہیں، ان تاریخوں میں اپنے اہم کام کرنے کی کوشش کریں انشاء اللہ کامیابی آپ کے قدم چومے گی۔

آپ کا لکی عدد ۳ ہے اور تین عدد کی چیزیں اور شخصیتیں آپ کو راس آئیں گی اور آپ کے لئے سکون اور راحت کا باعث بنیں گی، آپ کی دوستی اور تعلقات ان لوگوں سے خوب جمیں گے جن کا عدد ۲ یا ۶ ہو، ۴، ۵، ۸ والے لوگ آپ کے لئے عام سے لوگ ہوں گے، یہ لوگ حالات کے ساتھ آپ سے تعلق نبھائیں گے، ان لوگوں سے آپ کو نا قابل نقصان پہنچے گا اور نہ خاطر خواہ فائدہ۔

ایک اور ۹ آپ کے دشمن عدد ہیں، ان اعداد کی چیزوں سے اور شخصیات سے اگر آپ خود کو بچائیں گے تو آپ کے حق میں بہتر ہوگا، کیو ں کہ ان کا قرب آپ کے لئے باعث اذیت بنے گا۔

آپ کا مرکب عدد ۱۶ ہے، یہ عدد غداری، بے وفائی، ناگہانی مصیبت، حادثوں اور ایکسیڈینٹ کا عدد ہے۔ اس عدد کے لوگ ہمیشہ الجھنوں کا شکار رہتے ہیں، ذہنی تناؤ اور دماغی الجھنوں میں مبتلا رہتے ہیں، کشمکش، تذبذب اور تردد ان کی زندگی کا ایک حصہ بن کر رہ جاتے ہیں، جن لوگوں کا مرکب عدد ۱۶ ہوتا ہو وہ اگر کسی جھیل، دریا یا کسی نہر کے قریب رہائش اختیار کریں تو ان کے حق میں سود مند ہوگا، آپ کو الکوحل سے بنے ہوئے تمام مشروبات سے پرہیز کرنا چاہئے کیوں کہ یہ مشروبات آپ کے لئے اور آپ کی صحت کے لئے مضر ثابت ہوں گے۔

آپ کی غیر مبارک تاریخیں: ۴، ۱۳، ۱۷، ۲۸ اور ۳۰ ہیں، ان تاریخوں میں اپنے اہم کام کرنے سے گریز کریں ورنہ ناکامی کا اندیشہ رہے گا۔

آپ کا برج جوزا اور ستارہ عطارد ہے، بدھ کا دن آپ کے لئے اہم ہے، اپنے خاص کاموں کو بدھ کے دن شروع کریں، بدھ کے علاوہ جمعہ اور اتوار بھی آپ کے لئے مبارک ثابت ہوں گے، پیر کے دن اپنے کسی اہم کام کو شروع کرنے کی غلطی نہ کریں، پیر کا دن آپ کے لئے موافق نہیں ہے۔ ہیرا، پکھراج، یاقوت اور موتی آپ کی راشی کے پتھر ہیں، ان پتھروں میں سے کسی بھی پتھر کو ساڑھے چار ماشہ کی چاندی کی انگوٹھی میں جڑوا کر اپنے دائیں ہاتھ کی شہادت کی انگلی میں پہن لیں انشاء اللہ راحت محسوس کریں گے اور خوش حالی بھی آئے گی۔

جنوری، فروری، جولائی، اگست میں اپنی صحت کا بطور خاص خیال رکھیں، ان مہینوں میں اگر آپ کو کوئی معمولی بیماری بھی لاحق ہو تو اس کا علاج کرانے میں غفلت نہ برتیں، آپ عمر کے کسی بھی دور میں دردِ کمر، دردِ دماغ، پھیپھڑوں کے امراض، پٹھوں کے درد، جوڑوں کے درد، ہڈیوں کی تکالیف اور اعصابی تناؤ کا شکار ہوسکتے ہیں، آپ کو پھلوں کا جوس ہمیشہ فائدہ پہنچائے گا، وقتاً فوقتاً اگر آپ جوس استعمال کرتے رہیں تو آپ کی صحت پر اس کے اچھے اثرات مرتب ہوں گے اور انشاء اللہ آپ کی تندرستی برقرار رہے گی۔

آپ کے نام میں ۱۰ حروف، حروف صوامت سے تعلق رکھتے ہیں جن کے مجموعی اعداد ۳۹۷ ہیں۔ اگر ان میں اسم ذات الٰہی کے اعداد ۶۶

بھی شامل کرلئے جائیں تو کل اعداد ۴۶۳ ہو جاتے ہیں، ان کا نقش مربع
آپ کے لئے انشاء اللہ مفید ثابت ہوگا۔
نقش اس طرح بنے گا۔

۷۸۶

۱۱۵	۱۱۸	۱۲۲	۱۰۸
۱۲۱	۱۰۹	۱۱۴	۱۱۹
۱۱۰	۱۲۴	۱۱۶	۱۱۳
۱۱۷	۱۱۲	۱۱۱	۱۲۳

آپ کے مبارک حروف ک اور ق ہیں، ان حروف سے شروع ہونے والی اشیاء آپ کے لئے مبارک ثابت ہوں گی۔ آپ کے مزاج میں ٹھہراؤ اور استحکام نہیں ہے، آپ صبح کو کچھ ہوتے ہیں اور شام کو کچھ، آپ پیٹ کے بہت کچے ہیں، آپ لوگوں کی باتوں میں جلد آجاتے ہیں اور آسانی سے اپنی ڈگر سے اِدھر اُدھر ہو جاتے ہیں، یک طرفہ کوئی بات سن کر اس کا یقین کرلینا کسی بھی صاحب ایمان کے لئے مناسب نہیں ہے۔ حدیث میں یہ تک فرمایا گیا ہے کہ کسی کے بارے میں کسی سے کچھ بھی سن کر ان کا یقین کرلینا اس بات کی علامت ہے کہ سننے والا خود بھی جھوٹا ہے، کاش مسلمان سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس للکار کو ہمیشہ پیش نظر رکھیں اور یک طرفہ باتیں سن کر کسی سے بدگمان ہونے کی غلطی نہ کریں، آپ لوگوں کے رازوں کی تو کیا حفاظت کریں گے آپ سے تو اپنے راز کی بھی حفاظت نہیں ہو پاتی، آپ بار بار اپنے رازوں کو طشت ازبام کرتے ہیں اور بار بار نقصانات سے دوچار ہوتے ہیں۔

آپ کی ذاتی خوبیاں یہ ہیں: نفس کشی، سکون اور سکوت پسندی، ہر طرح کے حالات سے سمجھوتہ کرلینے کی صلاحیت، غور و فکر کرنے کی اہلیت، روحانیت، مخفی علوم پر دسترس وغیرہ۔

آپ کی ذاتی خامیاں یہ ہیں: بے اعتدالی، ترش روئی، بدگمانی کرنے کا مزاج، تنقید کرنے کی عادت، پیٹ اور کانوں کا کچا پن، عدم استحکام وغیرہ۔

ہر انسان میں خوبیاں بھی ہوتی ہیں اور خامیاں بھی، خامیوں سے بالکل ہی کوئی پاک صاف نہیں ہوتا اور ہر برے سے برے انسان میں بھی کوئی خوبی ضرور ہوتی ہے۔ مجموعی اعتبار سے اچھے لوگ وہ ہوتے ہیں جن میں خامیوں کے مقابلہ میں خوبیاں زیادہ ہوں، آپ کے اندر خوبیاں زیادہ ہیں اور خامیاں خوبیوں کے مقابلے میں کم، لیکن ہم یہ چاہیں گے کہ آپ اپنی خوبیوں میں اور بھی اضافہ کرنے کی جدوجہد کریں اور اپنی خامیوں کو اور بھی کم سے کم کرنے کی کوششوں کو جاری رکھیں تاکہ آپ کی شخصیت میں اور بھی نکھار پیدا ہو سکے۔

آپ کی تاریخ پیدائش کا چارٹ یہ ہے۔

۷۸۶

	۲	۹
	۵۵	۸
۱۱		

آپ کی تاریخ پیدائش کے چارٹ میں ایک ۲ بار آیا ہے، جو اس بات کی علامت ہے کہ آپ کے اندر بات چیت کرنے کی صلاحیت زبردست ہے، آپ بہت ہی باتونی قسم کے انسان ہیں، آپ کی باتیں لچھے دار قسم کی ہوتی ہیں اور آپ اپنی باتوں سے سامعین کا دل جیت لیتے ہیں۔

آپ کے چارٹ میں ۲ اور ۳ کی غیر موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ دوسروں کے جذبات کی قطعاً پرواہ نہیں کرتے جب کہ آپ کو اپنے مفادات کے ساتھ ساتھ دوسروں کے مفادات اور ان کے جذبات کی فکر کرنی چاہئے، آپ کو اپنے مافی الضمیر کو لوگوں کے سامنے پیش کرتے ہوئے کبھی کبھی ہچکچاہٹ بھی ہوتی ہے اور اچھی گفتگو کی اہلیت کے باوجود آپ اپنے دل کی بات کھل کر بیان نہیں کرپاتے۔

آپ کے چارٹ میں ۴ کی غیر موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ علمی کاموں میں کبھی کبھی لاپرواہی کا مظاہرہ کرتے ہیں جب کہ دوسرے معاملات میں آپ حد سے زیادہ چوکنا رہتے ہیں، کبھی کبھی کی یہ لاپرواہی آپ کو خوشیوں سے محروم رکھتی ہے اور آپ کو نت نئے مسائل سے بھی دوچار کرتی ہے۔

آپ کے چارٹ میں ۵ دو بار آیا ہے، جو اس بات کی علامت ہے کہ آپ کے عزائم پختہ ہیں اور آپ کی طبیعت میں ایک طرح کا استقلال موجود ہے۔ اگر آپ کسی بھی کام کا بیڑہ اٹھائیں گے تو پھر اس کام کو کسی کے

ذمہ چھوڑ آئیں گے اور اپنے ارادوں سے ٹس سے مس نہیں ہوں گے۔

آپ کے چارٹ میں ٦ کی موجودگی اس بات کی علامت ہے کہ آپ پرامن گھریلو ماحول کے خواہش مند ہیں، آپ گھر کی زیب وزینت سے خاص لگاؤں رکھتے ہیں اور اس سلسلہ میں خوب دل کھول کر پیسہ بھی خرچ کرتے ہیں۔

۷ کی غیر موجودگی اس بات کی علامت ہے کہ اگرچہ آپ خود اعتباری کی دولت سے مالا مال ہیں لیکن اس کے باوجود اپنے کاموں کے لئے آپ دوسروں کا سہارا تلاش کرتے ہیں اور از خود پیش قدمی کرنے سے ہچکچاتے ہیں۔

۸ کی موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ دوسروں کے معاملات کو پرکھنے کی زبردست صلاحیت رکھتے ہیں، آپ صفائی پسند بھی ہیں، آپ کے اندر کی بے چینی آپ کو ہر وقت ایک کرُھن میں مبتلا رکھتی ہے اور آپ پرامن حالات میں بھی پرسکون نہیں رہ پاتے۔

آپ کے چارٹ میں ۹ کی موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ کا شعور وادراک کافی بڑھا ہوا ہے، آپ وسیع النظر بھی ہیں لیکن کبھی کبھی آپ جلد بازی کا مظاہرہ کر گزرتے ہیں اور اکثر مشتعل بھی ہو جاتے ہیں اور اس طرح آپ اپنے بنے بنائے کاموں کو بگاڑ بھی دیتے ہیں۔

آپ کے دستخط آپ کی سنجیدگی، پراسراریت اور آپ کی شخصیت کی گہرائی کو واضح کرتے ہیں اور یہ بھی ثابت کرتے ہیں کہ آپ لوگوں کی نظروں میں معمہ بنے رہنا چاہتے ہیں اور اپنی شخصیت کو چھپائے رکھنے میں آپ کو ایک طرح کا کیف حاصل ہوتا ہے۔

آپ کا فوٹو بھی آپ کی متانت اور سنجیدگی کا آئینہ دار ہے لیکن یہ فوٹو آپ کی سادگی اور سادہ لوحی کی بھی غمازی کررہا ہے۔

ہم نے آپ کی شخصیت کے سبھی پرت کھول کر رکھ دیئے یں اور ہم امید کرتے ہیں کہ اس خاکہ کو پڑھنے کے بعد آپ اپنی شخصیت کے خدوخال کو اور بھی پرکشش بنانے کی جدوجہد کریں گے کیوں کہ اس کالم کا اصل مقصد یہ ہے کہ لوگ پہلے سے بھی زیادہ خوبرو اور اچھے محسوس ہونے لگیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بن مالک فرماتے ہیں کہ میں نے زمانہ خلافت میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے کرتے میں چار پیوند لگے دیکھے اور آپ کے تہبند میں چمڑے کا بھی ایک پیوند لگا ہوا تھا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ قحط سالی کے زمانہ میں جب غلہ وغیرہ کی کمی ہوگئی تو آپ نے جو کی روٹی کھانی شروع کردی جو آپ کے موافق نہ آئی تھی، آپ نے اپنے شکم پر ہاتھ پھیر کر فرمایا کرتے کہ قسم خدا کی اس کے سوا اور کچھ نہیں ملے گا، جب تک خدا مسلمانوں کو ارزانی نہ عطا فرمائے۔

حضرت ابراہیم بن ادہمؒ کے کسی دوست نے ملنا چھوڑ دیا، پھر چند روز بعد آپ کی ملاقات کو آیا اور ایک شخص کی غیبت کرنے لگا۔ آپ نے فرمایا۔ ”بخدا تیرا نہ ملنا ہی بہتر ہے تو نے میرے دوست کی نسبت میرے دل میں بغض ڈال دیا اور میرے دل کو غافل کر دیا۔“

اس ماہ کی شخصیت

میں حصہ لینے کے لئے یہ چیزیں روانہ کریں

- ☆ اپنا نام
- ☆ والدین کا نام
- ☆ اپنی تاریخ پیدائش
- ☆ اپنی قابلیت
- ☆ اپنا تازہ فوٹو
- ☆ اور اپنے تین دستخط

فوٹو کی وجہ سے لفافہ روانہ کریں اور لفافہ کے اوپر ہمارا پتہ لکھنے سے پہلے ”اس ماہ کی شخصیت“ لکھ دیں۔

ہمارا پتہ

ماہنامہ طلسماتی دنیا

محلہ ابوالمعالی دیوبند۔ 247554

قسط نمبر: ۷

اللہ کے نیک بندے

از قلم: آصف خان

"اللہ نے مجھے اس عارضے سے نجات دیدی۔" حضرت جنید بغدادیؒ نے فرمایا۔

"یقیناً آپ نے میری ہدایت پر عمل کیا ہوگا۔" عیسائی طبیب نے خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

"ہرگز نہیں!" حضرت جنید بغدادیؒ نے اپنے مخصوص تبسم کے ساتھ فرمایا۔ "میں نے تمہاری ہدایت کی کھلی ہوئی خلاف ورزی کی تھی مگر یہ مسیحائے حقیقی کی شان کریمانہ ہے کہ تمہارے نزدیک جو پانی آنکھوں کے لئے انتہائی مضر تھا وہی پانی اکسیر بن گیا۔"

عیسائی طبیب نے دوبارہ حضرت جنید بغدادیؒ کی آنکھوں کا معائنہ کیا اور حیران رہ گیا، مرض کا دھندلا سا نشان تک باقی نہیں تھا، پھر وہ بے ساختہ پکار اٹھا۔

"یہ مخلوق کا نہیں خالق کا علاج ہے۔" اس کے ساتھ ہی عیسائی طبیب نے حضرت جنید بغدادیؒ کے دست حق پرست پر اسلام قبول کرلیا۔

☆☆☆

حضرت جنید بغدادیؒ کا مشہور قول ہے کہ "جس کسی نے اپنے نفس پر اچھی نیت کا دروازہ کھولا، اللہ اس پر توفیق کے ستر دروازے کھول دیتا ہے، اسی طرح جس نے اپنے نفس پر بری نیت کا دروازہ کھولا، اس پر ذلت کے ستر دروازے اس طرف سے کھول دیتا ہے جدھر کی اسے خبر بھی نہیں ہوتی۔"

ایک بار ایک چور حضرت جنید بغدادیؒ کے مکان میں داخل ہوا، اسے اندازہ نہیں تھا کہ یہ کسی درویش بے سروسامان کا ٹھکانہ ہے، نتیجتاً اس نے ایک ایک گوشہ چھان مارا مگر وہاں ضرورت کے معمولی سامان کے علاوہ کوئی قابل ذکر چیز موجود نہیں تھی، بس حضرت جنیدؒ کا ایک پیرہن تھا، چور اسی کو لے کر فرار ہوگیا۔

دوسرے دن حضرت جنید بغدادیؒ بازار سے گزر رہے تھے کہ آپ کی نظر دو افراد پر پڑی، ایک کے ہاتھ میں حضرت جنیدؒ کا پیرہن تھا اور دوسرا اس کے قریب کھڑا تھا اتنے میں ایک خریدار آیا اور پیرہن کو دیکھنے لگا۔ حضرت جنید بغدادیؒ بھی ٹھہر کر اس منظر کو دیکھتے رہے، آخر خریدار نے اس پیرہن کو پسند کرلیا اور فروخت کرنے والے شخص سے کہا۔

"میں یہ عبا خریدنے کو تیار ہوں مگر اس سلسلہ میں ایک گواہی ضروری ہے۔"

"کیسی گواہی؟" پیرہن فروخت کرنے والے شخص نے کہا جو دراصل دلال تھا اور اس کے قریب وہ شخص موجود تھا جس نے حضرت جنید بغدادیؒ کا لباس چرایا تھا۔

"اس بات کی گواہی کہ یہ مال تمہارا ہے۔" خریدار نے کہا۔

"میں شہادت دیتا ہوں کہ یہ پیرہن اس کی ملکیت ہے۔" دلال نے چور کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ "میں ایک دلال کی گواہی کو نہیں مانتا۔" خریدار نے کہا اور جانے لگا۔

"سنو میرے عزیز!" حضرت جنید بغدادیؒ نے تیزی سے آگے بڑھ کر خریدار کو مخاطب کیا۔

خریدار پلٹا اور حضرت جنید بغدادیؒ کو سامنے پاکر مؤدب کھڑا ہوگیا۔

"میں اس بات سے خوب واقف ہوں کہ یہ مال اسی شخص کا ہے۔" حضرت جنید بغدادیؒ نے چور کی پردہ پوشی کرتے ہوئے فرمایا۔

"آپ جیسے بزرگ کی گواہی سب گواہوں سے بڑھ کر ہے۔" خریدار نے کہا اور پیرہن لے کر چلا گیا۔

اس کے جاتے ہی حضرت جنید بغدادیؒ تشریف لے گئے اور چور کو یہ احساس تک نہیں ہوسکا کہ اس کی ملکیت پر گواہی دینے والا کون تھا؟

☆☆☆

حضرت جنید و بغدادیؒ فرمایا کرتے تھے۔ "میں نے دس برس تک دل کے دروازے پر بیٹھ کر دل کی حفاظت کی، پھر دس برس تک میرا دل میری نگرانی کرتا رہا، اب بیس برس ہوگئے کہ نہ میں دل کی خبر رکھتا ہوں اور

نہ دل میری خبر رکھتا ہے۔ اس حالت کو تیس سال ہو گئے کہ ہر طرف حق تعالیٰ کو دیکھتا ہوں، اس کے سوا کچھ باقی نہیں، مگر لوگ اس بات کو نہیں جانتے۔''

جب بندے کے عشق اور محویت کا یہ عالم ہو تو پھر اس میں کیا شک کہ ہاتھ ہے اللہ کا بندہ مومن کا ہاتھ۔

ایک دن حضرت جنید بغدادیؒ ''مسجد شونیزیہ'' میں تشریف لے گئے وہاں بہت سے درویشوں کا اجتماع تھا اور آیات قرآنی پر بحث ہو رہی تھی، پھر اس دوران مرد مومن کی طاقت کا ذکر چھڑ گیا، تمام درویش اپنے اپنے خیالات کا اظہار کرتے رہے، آخر میں ایک درویش نے حاضرین کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

''مرد مومن کی روحانی طاقت کا اندازہ نہیں کیا جا سکتا، میں ایک ایسے شخص کو جانتا ہوں کہ اگر وہ مسجد کے اس ستون سے کہہ دے کہ آدھا سونے کا ہو جا اور آدھا چاندی کا تو اسی وقت ہو جائے۔''

حضرت جنید بغدادیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے اس درویش کا دعویٰ سن کر مسجد کے ستون کی طرف دیکھا، واقعتاً وہ آدھا سونے کا تھا اور آدھا چاندی کا۔

دراصل یہ حضرت جنید بغدادیؒ کی نظر کیمیا گر کا اثر تھا کہ پتھر کی ظاہری ساخت تبدیل ہو گئی، درویش نے تو کسی شخص کے بارے میں محض دعویٰ کیا تھا مگر قدرت نے حضرت جنید بغدادیؒ پر یہ راز ظاہر کر دیا کہ خود ان کی ایک نگاہ ''ستون سنگ'' کی ماہیت کو بدل سکتی ہے۔ علامہ اقبالؒ نے مرد مومن کی اسی شان جلالی کی طرف اشارہ کیا ہے۔

کوئی اندازہ کر سکتا ہے اس کے زور بازو کا
نگاہ مرد مومن سے بدل جاتی ہے تقدیریں

حضرت جنید بغدادیؒ اپنے حلقے میں بیٹھنے والے درویشوں کی بھی بہت عزت کیا کرتے تھے، اگر کوئی شخص ان پر اعتراض کرتا تو آپ درویشوں کے لئے عزت نفس بچانے کے لئے اپنے ساتھیوں کا دفاع کرتے اور دلائل سے ثابت کر دیتے کہ آپ کی صحبت میں بیٹھنے والے لوگ دنیاداری کی رسموں سے بہت دور ہیں، ایک بار کسی شخص نے آپ کی خانقاہ میں رہنے والے درویشوں کو تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے کہا۔

''دیکھا گیا ہے کہ جب آپ کے رفقاء کسی دعوت میں شریک ہوتے ہیں تو بہت زیادہ کھاتے ہیں۔''

''اس لئے کہ وہ بہت بھوکے رہتے ہیں۔'' حضرت جنید بغدادیؒ نے فرمایا۔ ''یہ فطری بات ہے کہ جب کوئی شخص چار چار دن بھوکا رہے گا تو کھانا ملنے پر اپنے اللہ کی نعمتوں کا زیادہ شکر ادا کرے گا۔

اس شخص نے دوسرا سوال کیا۔ ''ان لوگوں پر شہوانی قوتوں کا غلبہ کیوں نہیں ہوتا؟''

حضرت جنید بغدادیؒ نے جواباً فرمایا۔ ''بات یہ ہے کہ میرے ساتھی صرف لقمۂ حلال کھاتے ہیں، اس لئے وہ حیوانیت کا مظاہرہ نہیں کرتے۔''

آخر سوال کرنے والا عاجز آ گیا اور اسے اندازہ ہو گیا کہ حضرت جنید بغدادیؒ کے حلقے میں بیٹھنے والے درویش عام دنیادار لوگوں کی طرح نہیں ہیں۔

ایک اور موقع پر کسی شخص نے کہا۔ ''قرآن حکیم سن کر آپ کے ساتھیوں پر وجد کی حالت طاری نہیں ہوتی۔''

حضرت جنید بغدادیؒ نے جواباً فرمایا۔ ''قرآن کریم میں حال لانے والی چیز ہی کونسی ہے؟ وہ حق ہے اور اس ذات برحق کی طرف سے نازل ہوا ہے۔ جس کے لئے مخلوق کی کوئی صفت شایان نہیں۔''

اعتراض کرنے والے نے کہا۔ ''مگر شعروں پر تو آپ کے ساتھیوں کو بہت حال آتا ہے۔''

حضرت جنید بغدادیؒ نے فرمایا۔ ''اس لئے کہ یہ خود ان کے ہاتھوں کی بنائی ہوئی چیزیں ہیں اور محبت کرنے والوں کا کلام ہے۔''

آخر میں اس شخص نے درویشوں کی ظاہری حالت کا مذاق اڑاتے ہوئے کہا۔ ''آپ کے ساتھی تو اللہ کے بہت قریب ہیں، پھر انہیں وہ چیزیں کیوں میسر نہیں جو اہل دنیا کے پاس ہیں۔''

حضرت جنید بغدادیؒ نے فرمایا۔ ''اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتا کہ جو چیزیں عام بندوں کے پاس ہوں وہی چیزیں اس کے خاص بندے بھی رکھتے ہوں۔''

ایک عارف وقت کے جوابات سن کر وہ شخص حیران رہ گیا۔

حضرت جنید بغدادیؒ نے اپنی بات میں اضافہ کرتے ہوئے فرمایا۔ ''سامان دنیا سے محرومی کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ نہیں چاہتا کہ اس کے خاص بندے خالق کو چھوڑ کر مخلوق کی طرف متوجہ ہو جائیں۔

ایک دن نماز جمعہ کے بعد ایک شخص حضرت جنید بغدادیؒ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کرنے لگا۔ "شیخ! مجھ پر آپ کا بڑا کرم ہوگا اگر اپنے حلقے کے فقراء میں سے کسی ایک درویش کو میرے ہمراہ کر دیں۔"

"آخر اس بات سے تمہارا مقصد کیا ہے؟" حضرت جنید بغدادیؒ نے اس شخص سے پوچھا۔

"میں آپ کے اس درویش کو کھانا کھلا کر اس کی عارفانہ صحبت سے فیضیاب ہونا چاہتا ہوں۔" اس شخص نے بڑے پراثر لہجے میں کہا۔

حضرت جنید بغدادیؒ نے اس شخص کی درخواست سن کر اپنے چاروں طرف نظر کی، آپ کے قریب ہی ایک ایسا شخص موجود تھا جس کے چہرے سے بھوک اور فاقہ کشی کے آثار نمایاں تھے۔ حضرت جنید بغدادیؒ نے اس درویش کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔

"آپ ان صاحب کے گھر چلے جایئے اور انہیں اپنی صحبت سے فیضیاب کیجئے۔" وہ درویش خاموشی سے اٹھا اور میزبان کے ساتھ چلا گیا، جس شخص نے حضرت جنید بغدادیؒ سے درخواست کی تھی، بغداد میں اس کے زہد و تقویٰ کا بہت چرچا تھا۔

وہ درویش تھوڑی دیر میں واپس آ گیا اور خاموشی کے ساتھ خانقاہ کے ایک گوشے میں بیٹھ گیا، اس کے پیچھے پیچھے میزبان بھی آیا اور حضرت جنید بغدادیؒ سے عرض کرنے لگا۔

"شیخ! آپ نے جس درویش کو میرے ساتھ بھیجا تھا، اس نے صرف ایک لقمہ کھایا اور کچھ کہے بغیر واپس چلا آیا۔"

"یقیناً تم نے کوئی ناگوار بات اپنی زبان سے ادا کی ہوگی ورنہ وہ درویش ایسا نہیں ہے کہ اپنے میزبان کی دل شکنی کرے۔" حضرت جنید بغدادیؒ نے فرمایا۔

"شیخ! میں نے تو ایسی کوئی بات نہیں کی جو اس درویش سے مزاج پر گراں گزرے۔"

میزبان نے عرض کیا۔

حضرت جنید بغدادیؒ نے چاروں طرف نظر کی، وہ درویش خانقاہ کے ایک گوشے میں چپ چاپ بیٹھا تھا، آپ نے اسے اپنے قریب بلایا اور کچھ کھائے پیئے بغیر واپس آنے کا سبب پوچھا۔

"شیخ! میں ایک فاقہ کش اور مفلوک الحال انسان ہوں۔" اس درویش نے عرض کیا۔ "کوفہ میرا وطن ہے، میں آپ کی خدمت میں اسی لئے حاضر ہوا تھا کہ اپنی حالت زار بیان کروں مگر ہر بار غیرت نے میری زبان کھلنے نہ دی، پھر جب آپ نے خود ہی میری بھوک کی شدت کا اندازہ کرلیا اور مجھے میزبان کے ساتھ جانے کا حکم دیا تو میں دل ہی دل میں بہت خوش ہوا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اس شخص نے بڑے اہتمام کے ساتھ میرے سامنے دسترخوان بچھایا، پھر اپنے ہاتھ سے نوالہ بنا کر دیتے ہوئے بولا۔

"یہ لقمہ مجھے دس ہزار درہم سے بھی زیادہ عزیز ہے۔"

اس کی زبان سے یہ الفاظ سن کر مجھے یقین ہوگیا کہ میرا میزبان ایک دنیادار انسان ہے اور نمود و نمائش کا بہت دلدادہ ہے، یہی وجہ ہے کہ میں کھانا چھوڑ کر چلا آیا۔

درویش کی بات سن کر حضرت جنید بغدادیؒ نے میزبان سے فرمایا۔ "میں نہیں کہتا تھا کہ تم نے کوئی نہ کوئی بے ادبی کی ہوگی۔"

میزبان نے ندامت سے سر جھکا لیا۔

حضرت جنید بغدادیؒ نے اسے دوبارہ مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔ "اگر کسی درویش کو کھانا کھلانے کی استطاعت رکھتے ہو تو میزبانی کے آداب بھی سیکھو۔"

اس کے بعد حضرت جنید بغدادیؒ نے اسی درویش کو دوبارہ میزبان کے گھر جانے کے لئے آمادہ کرلیا۔

اس واقعے کے بعد اہل بغداد کو اندازہ ہوگیا کہ حضرت جنیدؒ خود بھی ایک مرد غیور ہیں اور آپ کے حلقے میں بیٹھنے والے درویش بھی، اگر کبھی کوئی صاحب ثروت انسان آپ کے کسی ساتھی کی تحقیر کرنے کی کوشش کرتا تو آپ نہایت سختی کے ساتھ اس کی گرفت کرتے اور بغداد کے سرمایہ داروں کو واضح الفاظ میں سمجھا دیتے کہ یہ درویش ناقابل فروخت ہیں۔

☆☆☆

حضرت جنید بغدادیؒ اپنے مریدوں سے بہت زیادہ محبت فرماتے تھے، ان کی روحانی ضرورتوں کے ساتھ مادی تقاضوں کا بھی اس طرح خیال رکھتے جیسے کوئی باپ اپنی اولاد کا نگراں ہوتا ہے۔

ابوعمر زجاجیؒ ایک بزرگ تھے جو حضرت جنید بغدادیؒ کی خدمت میں رہا کرتے تھے۔ ابوعمرؒ کی دیرینہ خواہش تھی کہ وہ حج بیت اللہ کی

سعادت سے شرف یاب ہوں مگران کے مالی وسائل اس سفر کی اجازت نہیں دیتے تھے، آخرایک سال حج کا زمانہ آیا تو ابوعمر زجاجیؒ نے مصمم ارادہ کرلیا کہ وہ ہر حال میں مکہ معظمہ روانہ ہوجائیں گے، پھر جب حجاج کا قافلہ چلنے کے لئے تیار ہوا تو ابوعمر زجاجیؒ حضرت جنید بغدادیؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اجازت طلب کی۔

''ابوعمر! اللہ تمہیں بامراد کرے۔'' حضرت جنید بغدادیؒ نے اپنے خدمت گار کو دعائیں دیں اور اس کے ساتھ ہی اپنے پیرہن مبارک کی جیب سے ایک درہم نکال کردیا۔ ''اسے اپنے پاس رکھ لو، سفر میں تمہارے کام آئے گا۔''

ابوعمر زجاجیؒ نے پیرومرشد کا عطا کردہ درہم سنبھال کر رکھ لیا اور سفرحج پر روانہ ہوگئے۔

یہ بظاہر ایک درہم تھا جو اتنے طویل سفر میں کوئی اہمیت نہیں رکھتا مگر جاننے والے جانتے تھے کہ یہ ایک سکہ بڑے بڑے خزانوں پر بھاری تھا، اس درہم کو حضرت جنید بغدادیؒ نے محنت ومزدوری کرکے حاصل کیا تھا۔

ابوعمر زجاجیؒ فرماتے تھے۔ ''اس سے پہلے بھی میں نے چھوٹے بڑے سفر اختیار کئے تھے مگر مکہ معظمہ کے سفر کی کیفیت ہی جداگانہ تھی، جہاں جاتا تھا لوگ مہمان خصوصی کا درجہ دیتے تھے اور مجھے اپنے سر پر بٹھاتے تھے، بڑی عقیدت کے ساتھ نذریں اور تحائف دیتے تھے اور اس قدر خاطر مدارات کرتے تھے کہ میں حیران رہ جاتا تھا۔ الغرض میں حج کرکے واپس آگیا اور حضرت شیخ ؒ کا عطا کردہ درہم میرے پاس موجود رہا کیوں کہ اس کے خرچ کی نوبت ہی نہیں آئی، پھر جب میں پیر ومرشد کی خدمت میں سلام کے لئے حاضر ہوا تو آپ نے مجھے مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔

''ابوعمر! تمہیں حج مبارک ہو، لاؤ! میرا درہم مجھے واپس کردو۔''

ابوعمر زجاجیؒ اس درہم کی برکات پر پہلے ہی حیران ہورہے تھے، پیرومرشد کی یہ قوت کشف دیکھی تو ان کی حیرت میں مزید اضافہ ہوگیا۔

☆☆☆

ایک دن حضرت جنید بغدادیؒ وعظ فرمارہے تھے۔ ''انسان کے لئے تنہائی زہر ہے، اسے چاہئے کہ وہ خلوت (تنہائی) کے بجائے جلوت (محفل) میں رہے۔''

ایک مرید نے آپ کا یہ قول مبارک سنا مگر اس کی حقیقت کو تسلیم نہیں کی، دل ہی دل میں کہنے لگا کہ پیرومرشد خود تو تنہائی اختیار کرتے ہیں اور مریدوں کو منع کرتے ہیں، آخر اس کے نفس نے اسے دھوکا دیا اور وہ اپنے گھر میں خلوت گزیں ہوگیا۔ حضرت جنید بغدادیؒ کے دوسرے خدمت گاروں نے اس کا سبب پوچھا تو وہ متکبرانہ انداز میں بولا۔

''میں کامل ہوگیا ہوں، اب میرے لئے خلوت ہی بہتر ہے۔''

کچھ دن بعد اس کی حالت متغیر ہوگئی، وہ ہر رات فرشتوں کو خواب میں دیکھتا، فرشتے اس کے لئے اونٹ لاتے اور کہتے۔ ''اس پر سوار ہوجاؤ، ہم تجھے بہشت میں لے جائیں گے۔''

حضرت جنید بغدادیؒ کا مرید خوشی خوشی اونٹ پر سوار ہوجاتا اور فرشتے اسے ایسے مقامات پر لے جاتے جہاں ہر طرف دلکش سبزہ زار ہوتے تھے اور صاف وشفاف پانی کی نہریں بہتی تھیں، پھر اسے ایک جگہ ٹھہرایا جاتا اور حسین وجمیل لوگ اس کی خدمت میں نفیس ولذیذ کھانے پیش کرتے، پھر وہ رات بھر جنت میں رہتا اور صبح کے وقت فرشتے اسے اس کے گھر چھوڑ جاتے۔

پھر یہ واقعات اس قدر تواتر کے ساتھ پیش آنے لگے کہ وہ شخص بدحواس ہوگیا اور لوگوں سے کہنے لگا۔ ''میری کیا پوچھتے ہو، میں تو روز جنت میں جاتا ہوں۔''

بغداد کے بعض سادہ لوح افراد اس کے قریب جمع ہوگئے تھے اور وہ ان معصوم وبے خبر لوگوں کو جنت کی سیر کے افسانے سناتا تھا، آخر یہ خبر حضرت جنید بغدادیؒ تک بھی پہنچی جسے سن کر آپ کے چہرۂ مبارک پر اذیت وکرب کے آثار نمایاں ہوگئے، پھر آپ نے اپنے ایک خدمت گار سے فرمایا۔ ''اسے میرے پاس لے کر آؤ، اللہ اس کے حال پر رحم کرے۔''

جب حضرت جنید بغدادیؒ کے خادم نے اسے پیرومرشد کا پیغام دیا تو وہ پرغرور لہجے میں کہنے لگا۔ ''میں خود پیر کامل ہوں، مجھے کہیں جانے کی ضرورت نہیں، جسے آنا ہو وہ خود چلا آئے، میں اسے بھی جنت کی سیر کرادوں گا۔'' (باقی آئندہ)

مقصدی طنز و مزاح

اذانِ بت کدہ

اگرچہ بت ہیں زمانہ کی آستینوں میں
مجھے ہے حکم اذاں لا الٰہ الا اللہ

ابوالخیال فرضی

آج صبح جب آنکھ کھلی محلہ میں بہت ہلچل تھی، بانو نے رضائی کھینچتے ہوئے کہا۔اُٹھ جایئے اور جاکر دیکھئے کہ باہر کیا ہورہا ہے۔
کیا ہورہا ہے۔میں نے اپنی آنکھیں ملتے ہوئے پوچھا۔
مجھے کیا پتہ کیا ہورہا ہے،صوفی ہدہد تک سڑک پر کھڑے ہوئے ہیں،ابھی صبح کے ۶ بجے ہیں لیکن نہ جانے کیوں سب کی صورتوں پر ۱۲ بج رہے ہیں، میں اکسٹھ باسٹھ کرتا ہواسڑک پر پہنچا تو میں نے دیکھا،سب کے چہرے ایسے محسوس ہورہے تھے کہ جیسے پھٹے ہوئے بنیانوں کو ڈھیلی قسم کی الگنیوں پر لٹکا دیا گیا ہو،صوفی مسکین کی حالت بھی اچھی نہیں تھی لیکن مولانا گلبدن کے چہرے پر مایوسیاں بہت ساری اداسیوں کے ساتھ آنکھ مچولی کھیلتی نظر آئی، میں نے ان پر رحم کھا کر ان سے اظہار شفقت کرتے ہوئے پوچھا۔
خیریت تو ہے یہ سبھی ارباب خیر قسم کے لوگ صبح ہی صبح سڑکوں پر کیوں اُمنڈ پڑے؟
کیا تمہیں نہیں خبر کیا ہوا؟
صوفی دلدل نے میرے قریب آ کر پوچھا۔
بھائی مگر مجھے خبر ہوتی تو آپ لوگوں سے کیوں پوچھتا، آخر سب کے چہرے کیوں اترے ہوئے ہیں۔
صوفی نستعلیق نے مجھے بتایا کہ رات ۱۲ بجے کے بعد وزیر اعظم نے یہ اعلان کر دیا ہے کہ پانچ سو اور ہزار کے نوٹ بند کر دیئے گئے ہیں،اب یہ نوٹ نہیں چلیں گے، انہیں کارگر بنانے کے لئے بینک میں جمع کیا جائے گا۔
یہ سن کر میں ہکا بکا رہ گیا اور میں سوچنے لگا کچھ بھی ہو ہمارے وزیر اعظم بہت ہی کھلنڈر قسم کے ہیں یہ وقتاً فوقتاً ایسی حرکتیں کرتے رہتے ہیں جن سے ان کی موجودگی کا اندازہ ہوتا رہتا ہے لیکن میں یہ نہیں سمجھ سکا کہ ہمارے حضرات صوفیا میں ہلچل کیوں مچی ہوئی ہے۔اگر نوٹ بند ہو گئے تو کیا ہوا اب دوسرے نوٹ بازار میں آجائیں گے،نوٹ تو پہلے بھی بند ہوئے ہیں اور اس سے پہلے بھی بند ہوئے تھے تب تو ایسی آفت نہ آئی تھی تو پھر آج ہی یہ واویلا کیوں ہے۔
نریند مودی ملک کے وزیر اعظم ہیں وہ کچھ بھی کریں،ہمیں ان کی ہر ادا کے سامنے سر تسلیم خم کرنا چاہئے۔
میں نے دیکھا کہ مولوی نزاکت علی سب سے زیادہ ہوش ربا نظر آرہے تھے، میں نے ان کے نزدیک ہو کر بہ انداز دلبرانہ ان سے پوچھا۔
آخر آپ نے اتنے پریشان کیوں ہیں؟ وزیر اعظم نے نوٹ ہی تو بند کئے ہیں، کسی کی زندگی تو نہیں چھین لی۔
مولوی نزاکت علی نے مجھے کھا جانے والی نظروں سے دیکھا پھر بولے۔کبھی تو سنجیدہ ہو جایا کرو،لوگوں کی جانوں پر بن گئی اور آپ کو مذاق سوجھ رہا ہے۔
بدنصیبی ہے میری، میں نے جھلانے کی ایکٹنگ کرتے ہوئے کہا، میری سنجیدگی کو بھی لوگ مذاق سمجھتے ہیں، میرے بھائی میں اس وقت سو فیصد سنجیدہ ہوں اور میں یہ جانتا ہوں کہ نوٹ بندی کر دینے سے کسی کا کیا بگڑ جائے گا، جب وزیر اعظم نے کہہ دیا ہے کہ ان پرانے نوٹوں کو بینک میں جمع کر دو اور ان کے بدلے میں دوسرے نوٹ لے لو۔
عالی جناب فرضی صاحب! نوٹوں کو بینک میں جمع کرنا اور ان کے بدلے میں دوسرے نوٹ لے لینا اتنا آسان نہیں ہے، آپ دیکھ لینا کہ بینکوں کے سامنے کتنا ہجوم ہوگا۔
میں نے دور تک نظر ڈالی، ہراساں اور پریشان تھے،صوفی نمکین تو باقاعدہ اس طرح رو رہے تھے کہ جیسے پانچ سو اور ہزار کے نوٹوں کا انتقال ہو گیا ہو اور وہ جنازے پر بیٹھ کر آنسو بہا رہے ہوں۔میں ہمت کر کے ان

کے قریب بھی گیا، میں نے اظہار تعزیت کی نیت سے کہا، صوفی جی بہت درد ہوا کہ نوٹوں کی یہ ناگہانی موت کسی بڑے حادثہ سے کم نہیں ہے، حق مغفرت کرے ان نوٹوں نے ہمارا بہت ساتھ دیا تھا اللہ ان کا نعم البدل عطا کرے، آپ مجھے سب سے زیادہ اُداس نظر آرہے ہیں، آخر اتنی پریشانی اور اُداسی کی وجہ کیا ہے؟

تم نہیں سمجھو گے اس طرح راتوں رات نوٹ بندی کا اعلان کردینا ایک سازش ہے۔

اس میں کیا سازش ہوسکتی ہے، نوٹ تو اس سے پہلے بھی کئی بار بند ہوچکے ہیں، نوٹ بند ہوتے ہیں تو ان کے بدلے میں دوسرے نوٹ آجاتے ہیں اس میں سازش کی کیا بات ہے۔

ارے بھئی نوٹ دن میں بھی تو بند کئے جاسکتے تھے؟ رات کو ۱۲ بجے جب لوگ سونے جارہے تھے اس وقت نوٹوں کو بند کرنے کا اعلان کیا اور لوگوں کی نیندیں حرام کردیں۔

لوگ ۱۲ بجے تک جاگتے ہی کیوں ہیں، ہم تو عشاء کے بعد سوجاتے ہیں، ہمیں صبح معلوم ہوا کہ کوئی آفت آگئی ہے، کھڑکی سے جھانک کر دیکھا تو لوگ سڑکوں پر اس طرح جمع تھے کہ جیسے کوئی قیامت آگئی ہو۔

اتنا تو آپ بھی سمجھتے ہوں گے کہ گناہ کے کام رات کے ۱۲ بجے ہی ہوتے ہیں، وہ کسی مانے ہوئے فلسفی کی طرح بول رہے تھے، اگر یہ کام اچھا ہوتا تو وزیراعظم کو یہ اعلان دن میں کرنا چاہئے تھا، رات کو ۱۲ بجے نوٹ بندی کا اعلان کیا اور صبح ہونے سے پہلے جاپان بھاگ گئے۔

اچھا، میں نے حیرت کا اظہار کیا، تو کیا بھاگ بھی گئے۔

جی ہاں، سیدھے جاپان گئے اور اپنی جنتا کو مصیبت میں مبتلا کرکے ہندوستان سے رفو چکر ہوگئے۔

ہمیں یاد ہے کہ اس سے پہلے جب بھی نوٹ بند ہوئے تو دن میں بند ہوئے اس طرح راتوں کو بند نہیں ہوئے، رات کو نوٹ بند کرنا اور نوٹ بند کرتے ہی بھاگ لینا تو یہ ثابت کرتا ہے کہ مودی جی سمجھ رہے تھے کہ وہ کوئی گناہ کررہے ہیں، انہیں خود اپنے گناہ کا احساس تھا تب ہی تو انہیں بھاگنا پڑا، شاید وہ اپنی جنتا سے آنکھ ملانے کے قابل نہ تھے۔

یہی تو ہم کہہ رہے ہیں، اس طرح رات دہاڑے نوٹ بند کردینا اور پھر رفو چکر ہوجانا ایک وزیراعظم کے شایان شان نہیں۔

تو اب کیا کرنا پڑے گا؟ میں نے سنجیدگی کی چار ٹانگیں توڑتے ہوئے کہا۔

اب محلے کے تمام ہوشمندوں کی ایک ہنگامی میٹنگ بلانی پڑے گی اور رائے مشورے سے یہ طے کرنا پڑے گا کہ پرانے نوٹوں کو کس طرح دھکیلا جائے اور نئے نوٹ کس طرح حاصل کئے جائیں، میں بھی ذرا بانو سے مشورہ کرلوں، یہ کہہ کر میں اپنے گھر میں گھس گیا اور میں نے بانو کو تمام صورت حال سے آگاہ کرنے کے بعد کہا۔ تم بتاؤ اب کیا کرنا ہے، گھر میں جو سو پچاس پرانے نوٹ موجود ہیں انہیں سنگوانے کی کیا ترتیب ہوگی اور ان حالات میں ہمیں وزیراعظم کی تعریف کرنی چاہئے یا برائی؟

شاید نوٹوں کو بند کردینا کسی مصلحت کی بنا پر صحیح ہو لیکن وزیراعظم نے جو طریقہ اختیار کیا وہ غلطی ہے۔

بیگم جی! یہ وزیراعظم کی تعریف وتنقید کا وقت نہیں ہے، ہمیں پہلی فرصت میں پانچ سو اور ہزار کے وہ نوٹ بینک میں جمع کرنے چاہئیں جو اِدھر اُدھر پڑے ہوں۔

آج بکس میں اور الماری میں گھسوں گی تو دیکھوں گی کہ نوٹ موجود ہیں، لیکن ابھی اس خبر کی تصدیق تو ہوجانے دو۔

بیگم بڑے بڑے صوفیاء اور علماء شرح متین محلے میں مٹر گشت کررہے ہیں اور ایک دوسرے سے اظہار تعزیت کررہے ہیں اور یہ لوگ اتنے معتبر ہیں کہ ان سے زیادہ معتبر ہونا ممکن نہیں ہے، یہ سب بیک آواز فرمارہے تھے کہ مودی جی نے رات ۱۲ بجے اعلان کردیا ہے کہ اب یہ نوٹ بند ہوچکے ہیں اور ۳۰ ردسمبر کی مدت متعین کردی گئی ہے کہ اس تاریخ تک نوٹوں کو بینک سے حوالے کردیا جائے، تم ناشتہ تیار کرو میں ایک بار پھر ملت اسلامیہ کا جائزہ لے کر آتا ہوں، پوری قوم سڑکوں پر امنڈ آئی ہے، صوفی ہدہد اور صوفی تاشقند سب سے زیادہ پریشان نظر آرہے ہیں۔

میں گھر سے باہر آیا تو قوم وملت کے سبھی مدبرین سڑک پر براجمان تھے اور اس طرح اپنی اپنی رائے پیش کررہے تھے کہ جیسے ان کی رائے ایوان حکومت میں زلزلے اٹھادے گی۔ صوفی اذاجاء کے ایک منظور نظر سینہ ٹھوک کر فرمارہے تھے اب بی جے پی کی ضمانتیں ضبط ہوجائیں گی، بتاؤ راتوں رات یہ کردیا۔

دراصل کالے دھن کی بات ہے نا ”میں نے کہا“ اس لئے انہیں یہ کام انہیں رات کے اندھیرے میں کرنا پڑا، اگر انہیں سفید دھن کی تلاش ہوتی تو پھر وہ یہ کام دن کے اُجالے میں کرتے۔

میں سمجھا نہیں۔ ”صوفی معشوق ملت میرے نزدیک آکر بولے“

صوفی جی! ہر بات کا سمجھنا اور سمجھانا ضروری نہیں ہوتا اور آپ یہ بات بھی یاد رکھیں اس دنیا میں جتنا آپ کم سمجھیں گے اتنا ہی آپ فائدے میں رہیں گے۔

مطلب یہ ہے زیادہ سمجھنے والوں کو زیادہ پریشانیاں لاحق ہوتی ہیں، آپ صوفی زلزال کو دیکھ لیجئے ان کی سمجھ صفر کے برابر ہے، اس لئے ان کی زندگی میں پریشانی نام کی کوئی چیز نظر نہیں آتی۔ وہ اس وقت بھی اپنے بستر میں دُبک رہے ہوں گے، جب ساری دنیا سڑکوں پر آکر کھڑی ہوگئی ہے۔

فرضی صاحب صحیح کہہ رہے ہیں، صوفی صواد ضواد نے بہت قریب آکر کہا۔ اس دنیا میں جتنا زیادہ کسی بات کو سمجھنے کی کوشش کروگے اتنا ہی مشکلات سے دوچار ہوں گے۔

دیکھ لو کیسے کیسے سمجھدار لوگ اللہ نے اس دنیا میں پیدا کئے ہیں اسی لئے میں آپ سے کہتا ہوں کہ باتیں سننا بہت ضروری ہے لیکن ان کا سمجھنا ضروری نہیں ہے اور میری باتوں کو تو آپ جتنا کم سمجھوگے اتنی ہی آپ کی عاقبت محفوظ رہے گی۔

میں فرضی صاحب۔ ”صوفی معشوق ملت کسی بیوی کی طرح منمنائے“ میں آپ کی اس بات کو بھی انشاء اللہ سمجھنے کی کوشش نہیں کروں گا۔

ویری گڈ، اب آپ نریندر مودی کی طرح سمجھدار ہوگئے ہیں اتنے سمجھدار کہ بس ماشاء اللہ! ناشتے کے لئے گھر آیا تو بانو اخبار کی سرخیوں کی طرف اشارہ کرکے بولی، دیکھئے آج اخبار میں بس یہی خبر اچھل رہی ہے کہ پانچ سو اور ہزار کے نوٹ بند ہوگئے۔

بیگم۔ باہر دیکھئے کیسے کیسے مدبر سڑک پر کھڑے ہوئے ہیں۔ صوفی تاشقند، صوفی زلزال علی، صوفی اذاجاء، صوفی معشوق ملت، صوفی صواد ضواد، صوفی آؤں تو جاؤں کہاں، مولوی نزاکت، خواجہ بھانجی مار اور صوفی وغیرہ وغیرہ اور مجھے تو کسی کونے میں مولوی قراقرم جنہیں امریکہ کے صدر نے امیر الہند کا خطاب عطا کیا ہے وہ بھی نظر آئے تھے، یہ وہ لوگ ہیں جنہیں عقل براہ راست اللہ تعالیٰ سے ملی ہے لیکن ان کے بھی یہ بات ابھی تک پلے نہیں پڑی کہ مودی نے راتوں رات نوٹ کیوں بند کردیئے۔ اس حرکت سے ملک کا کیا فائدہ ہوگا، آپ ناشتہ کریں، بانو نے ناشتہ لگاتے ہوئے کہا۔ وزیر اعظم کی ہر بات کو سمجھنا ضروری بھی تو نہیں، ہوگی ان کی کوئی مصلحت۔

بانو میرے ایک ترکیب سمجھ میں آرہی ہے کہ آج ہم دونوں حسن الہاشمی صاحب کے گھر چلیں، اظہار تعزیت بھی کردیں گے اور ان سے یہ عرض کریں گے کہ یہ مرے ہوئے نوٹ جواب بیکار ہوچکے ہیں وہ ہمیں عنایت کردیں، ان کے گھر تو نوٹوں کے گڈے ہوں گے اور انہیں بدلوانے کی فرصت نہ ملی تو سب بیکار ہوجائیں گے۔ میں ان کے کوئی مسکا لگادوں گی تم اپنے خاص اسٹائل میں ان کی تعریف کردینا کیا بعید ہے کہ پتھر شفاف ہوجائے۔

کیسی باتیں کرتی ہو ”بانو بولی“ دنیا میں آگ لگ گئی ہے اس لئے آگ سے بھائی جان بھی متاثر ہوئے ہوں گے، آگ بجھانے کے بجائے آپ اس آگ میں اپنے ہاتھ تاپنے کی پلاننگ کررہے ہو، لاحول ولاقوۃ۔

دیکھا ناظرین۔ یہ ہے کہ ہماری بیوی، دولت مند بننے کا ہر چانس یہ اپنے پیروں سے کھودیتی ہیں۔ میں جانتا ہوں کہ ہاشمی صاحب بہت بخیل ہیں اور چاق وچوبند بھی بہت ہیں اور مجھ سے بدظن بھی آخری حد تک ہیں، وہ میری کوئی بات مان نہیں سکتے ویسے بھی پیسے کے مقابلے میں وہ بہت کنجوس اور مکھی چوس ہیں، ان کا نظریہ یہ ہے کہ جان چلی جائے لیکن دولت پر آنچ نہیں آنی چاہئے۔

بانو تم یقین نہیں کرتیں میں تمہارے بھائی جان سے بہت پیار کرتا ہوں، چلو انہیں چل کر سمجھائیں گے کہ حضرت بس یہی وقت ہے اپنی آخرت سدھارنے کا، آپ مودی کی اس للکار سے فائدے اٹھائیں، غیر ضروری سرمایہ جو آپ کے کنستروں میں بھرا ہوا ہے ہم جیسے مخلصین کو دیدو اور اللہ کی رضا دونوں ہاتھوں سے اپنے دامن میں سمیٹ لو۔

پھر وہی بات، دیکھو ہم ان سے ملنے تو ضرور جائیں گے لیکن ایسی بے تکی باتیں نہیں کریں گے۔

تم اسے بے تکی باتیں کہتی ہو، اری بھلی مانس، یہ ایک چانس ہے

اور ایسے چانس کو گنوانا نہیں چاہئے اور تم ہی تو ایک دن کہہ رہی تھیں کہ سونے کی چوڑیاں پہننے کو دل چاہتا ہے تو پھر سونے کی چوڑیاں خریدنے کا اس سے اچھا موقع کیا ہوگا بیگم! اس وقت تو بس ایک اشارہ کافی ہوگا، اس وقت تمام سورماءِ وقت بینکوں میں اپنا پیسہ جمع کراتے ہوئے ڈریں گے کیوں کہ مودی نے کہہ دیا ہے کہ نہیں چھوڑوں گا ان لوگوں کو بھی جو بینک میں ڈھائی لاکھ سے زیادہ جمع کریں گے۔

بانو مجھے اس طرح گھور رہی تھی جیسے کوئی تین چار دن سے بھوکی بلی کسی موٹے تازے چوہے کو گھورتی ہے، اس کی آنکھوں کی چمک دیکھ کر میں لرز سکتا تھا لیکن میں بالکل نہیں لرزا کیوں کہ اس کی غراہٹ اور گھور گھور کر دیکھنے کا میں عادی ہو چکا ہوں، شروع شروع میں تو اس طرح کے حالات میں روح فنا ہوتی تھی، اب کوئی خوف نہیں ہوتا البتہ زبان تو بیچاری بند ہو ہی جاتی ہے کیوں کہ شریف قسم کے شوہروں کی یہی مصیبت ہے انہیں بار بار یہ وظیفہ دوہرانا پڑتا ہے کہ

دل کے ارماں دل میں گھٹ کے رہ گئے
ہم نکاح کرکے بھی تنہا رہ گئے

میں تیار ہوں۔ بانو نے ناشتے کے برتن اٹھاتے ہوئے کہا، آپ بھی ہاتھ منہ دھولیں، آج بھائی صاحب کے گھر چلتے ہیں لیکن خدا کے لئے وہاں کوئی الٹی سیدھی بات مت کرنا۔

جب تم مجھے زنجیریں پہنا کر کہیں لے جاتی ہو تو تمہیں یہ احساس نہیں ہوتا کہ میں تمہارا مجازی خدا ہوں۔“ میں نے ناگواری کا اظہار کیا“ شوہروں کو اپنا غلام بنانا شرعاً غلط ہے، بیویوں کو اس طرح کی حرکتوں کی وجہ سے کتنے ہی شوہروں کی دل کی تمام رگیں بند ہوگئی ہیں اور کئی شوہر تو اپنی آخری خواہشوں کا اظہار کئے بغیر اللہ کو پیارے ہوگئے ہیں۔ بیگم کیا تم یہ چاہتے ہو کہ میں بھی اسی طرح بغیر کہے سنے اس عالم فانی سے کوچ کر جاؤں؟

بانو نے کوئی جواب نہیں دیا، بس وہ تو مجھے گھور کر دیکھتی رہی، اس وقت اس کی آنکھوں میں کچھ غصہ بھی تھا اور کچھ پیار بھی۔

اس کو چپ دیکھ کر میں بولا۔ میں اس زندگی سے اکتا چکا ہوں، وہاں مت جانا، وہاں جاؤ تو یہ مت بولنا، کسی مجلس میں الٹی سیدھی باتیں مت کرنا، اب بچے بڑے ہوگئے ہیں کسی عورت کو بری نظر سے مت دیکھنا، اُف میرے ماں باپ کے اللہ تعالیٰ، اتنی پابندیاں، ان تمام پابندیوں کو برداشت کرکے جینا، بیگم یہ بھی کوئی جینا ہے۔ لیکن اگر تمہاری خواہش یہی ہے کہ میں گھٹ گھٹ کر مر جاؤں اور اُف کئے بغیر عالم برزخ کی طرف رواں دواں ہو جاؤں تو پھر میں آج ہی بازار سے اصلی قسم کا زہر لانے کی کوشش کروں گا اور ایسی پکی قسم کی خودکشی کروں گا کہ تاریخ دیوبند میں میرا نام جلی سرخیوں میں لکھا جائے گا۔

اچھا بابا۔ بانو نے ہتھیار ڈال دیئے اور اپنی مخصوص اداؤں کے ساتھ مسکراتے ہوئے کہا۔

چلو جو آپ کے دل میں ہے بولنا، مجھے کیا میں تو بس یہ چاہتی ہوں کہ آپ کا نام خراب نہ ہو۔

جب وہ ٹھنڈی پڑ گئی تو میں بھی ٹھنڈا پڑ گیا۔ دراصل ہم دونوں کی جنگ ہندوستان پاکستان کی طرح ہوتی ہے، ایک دوسرے پر حملہ بھی نہیں کرتے اور ایک دوسرے کا وجود ہمیں کھلتا بھی رہتا ہے، ہماری لڑائی لڑائی کو بدنام کرنے والی ہوتی ہے اور اسی لئے آج تک طلاق کی نوبت نہیں آئی، بے چارہ نکاح ڈھیر ساری بدزبانیوں کے باوجود آج تک برقرار ہے۔

چند گھنٹوں کے بعد ہم ہاشمی صاحب کے گھر پہنچ گئے، ہاشمی صاحب کا دیدار کرکے مجھے تو یہ اندازہ ہوا کہ نوٹ بند ہونے کا غم سب سے زیادہ ان ہی کو ہوا ہے، نچوڑے لیموں کی طرح بیٹھے ہوئے تھے، میں نے حسب عادت اپنا سر جھکا کر انہیں سلام کیا اور انہوں نے مجھے حسب معمول اس طرح کھا جانے والی نظروں سے دیکھا کہ جیسے میں ان کے کسی رشتے دار کا قتل کرکے آرہا ہوں، پھر انہوں نے حسنِ اخلاق کی ایکٹنگ کرتے ہوئے کہا، ٹھیک ہو؟

حضور! ان حالات میں کون ٹھیک رہ سکتا ہے، کوئی دوکاندار ہزار کا نوٹ پکڑ نہیں رہا، اب گھر کا سودا کیسے لائیں، بینک جاتے ہیں تو ایسا لگتا ہے کہ

ایک ہی صف میں کھڑے ہوگئے محمود وایاز
نہ کوئی بندہ رہا نہ کوئی بندہ نواز

آپ کچھ مدد فرمادیں تو اللہ کے لئے ہم جیسے سارے بندوں کا گزر بسر ہو جائے، کتنی مبنی برصداقت بات تھی اور مغل اعظم کے

ڈائیلاگ کی طرح میں نے ایک ایک لفظ کو کتنے ہوش وحواس کے ساتھ زبان سے نکالا تھا لیکن اس کے باوجود مجھے بانو اس طرح گھور کر دیکھ رہی تھی جیسے میں نے کئی کبیرہ گناہ ایک ساتھ کر دیئے ہوں۔

لیکن ہاشمی صاحب نے تو آج ولایت کا حق ادا کر دیا، بولے میں تمہارے کئے کچھ انتظام کر چکا ہوں پریشان مت ہو، میں نے دل ہی دل میں سوچا۔

ذرا نم ہو تو یہ مٹی بڑی زرخیز ہے ساقی

بانو نے موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے موضوع بدلنے کی غرض سے کہا، بھائی جان! مودی کو یہ کیا سوجھی؟ اس طرح نوٹ بدلنے سے کیا ہوگا؟ کیا کالا دھن گھروں سے باہر آجائے گا۔

ہاشمی صاحب بولے، ہوسکتا ہے ان کی نیت درست ہو اور انہوں نے کالا دھن اور کرپشن ختم کرنے کے لئے اچانک یہ اعلان کیا ہو لیکن مدبرین اور سیاست دانوں کی رائے کے مطابق انہوں نے طریقہ غلط اختیار کیا، اس طرح صرف ایک خوف پھیلے گا، وقتی طور پر لوگ ہڑبڑائیں گے، اس کے بعد پھر آہستہ آہستہ لوگ خود کو سنبھال لیں گے اور پھر وہی ہوتا رہے گا جو اس ملک میں آزادی کے بعد سے ہوتا آرہا ہے۔

حضور! میں کچھ وضاحت چاہوں گا۔" میں نے نہایت شریفانہ انداز میں کہا" بانو نے مجھے اس طرح دیکھا کہ جیسے میں کوئی نابالغ بچہ ہوں اور وہ میرے سر پر دست شفقت رکھ رہی ہے۔

دیکھئے اس ملک کے اکثر باشندوں کو برے کاموں کی عادت سی پڑ گئی ہے وہ کرپشن بھی پھیلا رہے ہیں اور کالا دھن بھی جمع کر رہے ہیں، ان کو ان کے منصب سے ہٹائے بغیر صرف نوٹ بدل دینے سے سدھار نہیں آئے گا، نوٹ بدلنے سے پہلے وزیر اعظم کو کرمچاری بدلنے چاہئیں اور ان لیڈروں کو بھی متنبہ کرنا چاہئے تھا جو برائیاں پھیلانے والوں کی کمر تھپتھپاتے ہیں اور انہیں قانون کی زد میں آنے سے روکتے ہیں۔

بھائی جان! یہ کالا دھن کیا ہوتا ہے؟" بانو نے عجیب سوال کیا۔"

کالا دھن اس دولت کو کہتے ہیں جو انکم ٹیکس کی چوری کر کے اکٹھی کی گئی ہو۔

بھائی جان یہ کیسے پتہ چلے گا کہ یہ روپیہ پیسہ جو گھروں میں ہے یہ انکم ٹیکس کی چوری کر کے ہی جمع کیا گیا ہے، بھائی جان میرا مقصد یہ ہے کہ اگر کوئی شخص انکم ٹیکس بھی ادا کرتا ہے اور کچھ رقم ہر ماہ پس انداز بھی کرتا ہو پھر یہ پس انداز کی ہوئی رقم دس پانچ سالوں میں ڈھائی لاکھ روپے کے برابر ہو جاتی ہو تو کیا اس پر بھی کالے دھن کا اطلاق ہوگا؟

ہاشمی صاحب کچھ دیر چپ رہے پھر بولے۔ اس طرح کی رقم کو کالا دھن نہیں کہتے، کالا دھن تو بیرونی ملکوں کے بینک میں پڑا ہے اور اس کالے دھن کو مودی جی نے واپس لانے کا وعدہ بھی کیا تھا لیکن شاید وہ اس میں کامیاب نہیں ہوئے اور اب اپنی بات کی آنچ برقرار رکھنے کے لئے انہوں نے کسی نادان دوست کے مشورے پر یہ نوٹ بندی کا اعلان کرایا ہے۔ اگر فرقہ پرستوں نے ان کی کمر نہ تھپتھپائی تو ایوان حکومت میں اور جنتا کی نظروں میں ان کی شبیہ خراب ہوگی۔

پھر کیا ہوگا؟ میں نے پوچھا۔

پھر کچھ بھی نہیں ہوگا۔ درد وغم سہتے سہتے اور وقت کی ٹھوکریں کھاتے کھاتے ہمارے ملک کے باشندے اتنے بے حس ہو چکے ہیں کہ ایک دو دن شور مچا کر چپ ہو جائیں گے اور نون تیل ادرک کے چکر میں پڑے رہیں گے، دراصل غصہ زیادہ دیر تک باقی نہیں رہتا تھوڑا سا وقت گزرنے کے بعد لوگ اس مصیبت کے بھی عادی ہو جائیں گے اور یہ ہائے ہلہ بھی ختم ہو جائے گی جو ان دنوں چل رہی ہے۔

لیکن محترم کچھ صوفیوں اور مولویوں پر تو قیامت سی ٹوٹ گئی ہے۔ مولانا گلفام، مولوی برکت علی، صوفی ہل من مزید، صوفی اذا جاء، صوفی زلزال وغیرہ تو ایسے نظر آرہے ہیں کہ جیسے کاٹو تو لہو نہیں، یہ لوگ نادان ہیں۔" انہوں نے اپنی داڑھی پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا" یہ لوگ نادانیاں کر رہے ہیں، دراصل فرقہ پرست اس خوش فہمی میں مبتلا ہیں کہ مودی جی اس طرح کی حرکتیں کر کے مسلمانوں کو سبق سکھائیں گے، وہ ٹی وی پر ایسے پروگرام نشر کرا رہے ہیں جس سے پاکستان کے خلاف نفرت پھیلے گی اور ہندو دہشت گردوں سے اور زیادہ نفرت کرنے لگے گا۔ مودی جی اور ان کے چاہنے والے اس طرح کے پروگرام نشر کر کے یہ تاثر دینے کی کوشش کریں گے کہ دہشت گردی اسی لئے پھیل رہی ہے کہ مسلمانوں کے پاس کالا دھن بہت زیادہ جمع ہو گیا ہے اور مودی جی اس کالے دھن ہی کو نکالنا چاہ رہے ہیں تاکہ وہ پاکستان سے دو دو ہاتھ ہو سکیں اور وہ دہشت گردوں کو اسی طرح طرح پھانسی پر لٹکا سکیں جس طرح انہوں نے

افضل گرو کو، پھر یعقوب میمن کو پھانسی پر لٹکا دیا تھا۔ مودی جی اور ان کے چاہنے والے اس ملک میں ہندو مسلم نفرت کو ہوا دینے کا کام مختلف انداز سے کررہے ہیں اور وہ اپنے مقصد میں کامیاب بھی ہیں، ایسے موقع پر مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ فضول باتوں سے اپنی زبان کو بند کرلیں۔ اگر مسلمان خوف اور ڈر کا اظہار کریں گے تو چور کی داڑھی میں تنکے کی طرح یہ ثابت ہوجائے گا کہ کالا دھن مسلمانوں کے پاس ہے، حالانکہ کالا دھن اگر ہے تو ان لوگوں کے پاس ہی ہے جو اس ملک میں مسلمانوں کی اور اسلام کی مخالفت کررہے ہیں اور مودی جی کو بھی گمراہ کررہے ہیں۔

حضرت ایک منٹ۔ آپ کی بات سے تو یہ اندازہ ہورہا ہے کہ جیسے مودی جی خود گمراہ نہیں ہیں بلکہ انہیں کوئی اور گمراہ کررہا ہے۔

برخوردار میں مودی کا دفاع نہیں کررہا ہوں، میری بات کا موضوع یہ ہے کہ اس ملک میں آزادی کے بعد سے یہ دستور چلا آرہا ہے کہ لوگوں کو ڈراؤ اور حکومت کرو، کانگریس نے ملک آزاد ہوتے ہی مسلمانوں کو جن سنگھ سے ڈرانا شروع کیا اور مسلمانوں کو خوف زدہ کرکے وہ مسلمانوں کا ووٹ حاصل کرنے میں کامیاب رہی، مسلمان یہ سمجھتے رہے کہ اگر کانگریس نہ رہی تو جن سنگھ کے لوگ مسلمانوں کو کھالیں گے اور مسلمانوں کا ناک میں دم کردیں گے، ہر فرقہ وارانہ فساد پر مسلمان ڈر جاتا تھا اور اپنا ووٹ کانگریس کے حوالے کردیا کرتا تھا، اس کے بعد بھاجپا کا دور آیا، بھاجپا نے ہندوؤں کو ڈرانا شروع کیا، اسامہ بن لادن، القاعدہ جیسے مفروضات سے ہندوؤں کے دلوں میں مسلمانوں کی نفرت پیدا کی، پھر سیاسی بموں کا سلسلہ شروع ہوا اور ہر بم کو سوچی سمجھی اسکیم کے مطابق مسلمانوں سے جوڑا گیا۔ ہندوؤں کو ڈرا کر یہ ثابت کیا گیا کہ اگر بھاجپا اقتدار سے محروم ہوگئی تو یہ دہشت گرد لوگ تمہارا جینا حرام کردیں گے۔ مودی جی ہندو اور مسلم دونوں کو ڈرا رہے ہیں۔ نوٹ بندی کے بعد ان کا یہ کہنا کہ جس کے پاس دو جائیدادوں سے زیادہ ہوں گی میں انہیں نہیں چھوڑوں گا، جس کے اکاؤنٹ میں ڈھائی لاکھ سے زیادہ جمع ہوں گے میں انہیں چھوڑوں گا، اس طرح کی باتیں صرف خوف پھیلانے کے لئے ہورہی ہیں۔

میرے عرض کرنے کا مطلب یہ ہے کہ آزادی کے ہمارے ملک میں راج کرنے کے لے جنتا کو ڈرایا جاتا ہے اور خوف زدہ کرکے ان کے ووٹ ہتھیائے جاتے ہیں، جو ایک غلط طریقہ ہے، جب مودی کی حکومت آئی تو بعض مسلمانوں کو بھی یہ خوش فہمی تھی کہ اب اچھے دن آجائیں گے اور نریندر مودی چونکہ دنیا بھر کا دورہ کررہے ہیں تو وہ اپنے ملک کو ایک اچھا ملک بنانے کی کوشش کریں گے لیکن برخوردار وہ میری طرف مخاطب ہوکر بولے، جب تک اس ملک میں فرقہ پرستی رہے گی تو مسلمانوں سے نفرت اور خوف پھیلانے کا سلسلہ اسی طرح برقرار رہے گا۔

ان واہیات باتوں سے نجات کب ملے گی۔'' بانو نے پوچھا۔''

جب تک ہمارے ملک میں فرقہ پرستی رہے گی اس وقت تک ہمیں ان واہیات اور اذیت دہ باتوں کو برداشت کرنا ہی پڑے گا، یہ کہہ کر ہاشمی صاحب اندر کمرے میں چلے گئے اور نہ جانے کیوں بیوی مجھے قابل حیرت نظروں سے دیکھنے لگی۔ آج شاید اس کی توقع اور امید سے زیادہ میں نے شرافت کا ثبوت دیا تھا، ابھی میں غور ہی کررہا تھا کہ اس کی نظروں میں جو حیرت غوطے لگا رہی تھی کہ ہاشمی صاحب کمرے سے آئے تو میں نے دیکھا ان کے ہاتھوں میں پانچ سو روپے کی ایک گڈی تھی۔ انہوں نے یہ گڈی بانو کے ہاتھ پر دے کر کہا، رکھو لو کام آئیں گے۔

بانو گھبرا کر بولی، بھائی جان اتنے سارے پیسے، نہیں بھائی جان نہیں۔

بانو کا انکار دیکھ کر میری روح فنا ہوگئی، میں لرز گیا، خدانخواستہ اگر بانو نے یہ رقم واپس کردی تو پھر اس کی ناقص العقلی پر میں تو انگوٹھا ہی لگادوں گا۔ میں دل ہی دل میں دعا کرتا رہا کہ اے اللہ رحم فرمانا اور چند سیکنڈوں کی حجتوں کے بعد بانو نے نوٹوں کی گڈی پکڑ ہی لی۔

واپسی کے لئے جب ہم ان کے گھر سے نکلے تو دروازے پر پہنچ کر میں نے کہا، کبھی کبھی تو تم اتنی بڑی حماقت کرتی ہو کہ بروقت ماتم کرنے کو دل چاہتا ہے۔

میں نے کیا غلطی کی۔'' بانو نے معصومیت سے پوچھا۔''

اتنے دنوں میں ایک بیل بیاہ رہا تھا۔'' میں نے غصیلی آواز میں کہا'' اور سورج مشرق کے بجائے مغرب سے طلوع ہورہا تھا اور تم اپنی شرما شرمی میں لگی ہوئی تھیں۔ ذرا سوچو اگر ان کی نیت بدل جاتی تو کتنا بڑا نقصان ہوتا۔

آپ تو خواہ مخواہ بھائی صاحب سے بدگمان رہتے ہیں، دیکھا

آپ نے وہ کتنے دیالو ہیں، انہوں نے یہ سوچ کر کہ مودی جی کی مار ہر شریف آدمی پر پڑی ہے، کتنی بڑی رقم ہمیں دیدی۔

بس ان کی تعریفوں کے پل مت باندھنا، میں ہزار بار سمجھا چکا ہوں کہ نامحرم مردوں کی آپ کیسی باتیں کرتے ہیں، وہ میرے باپ کے برابر ہیں۔

لیکن سگے باپ نہیں ہیں اور مجھے تو برا لگتا ہے جب تم کسی مرد کی حد سے زیادہ تعریف کرو۔

ایک بات یاد رکھنا، بانو نے موضوع بدلا، بھائی صاحب نے یہ رقم مجھے دی ہے، میں سونے کی چوڑیاں خریدوں گی۔

خرید لینا، میں نے کہا۔ لیکن میری بھی سن لو، اس مہینے کی جب تنخواہ ملے گی میں اپنے ۲۵ دوستوں کی دعوت کروں گا، نہ جانے کب سے میرے دوست دعوت کے لئے تڑپ رہے ہیں۔

ہرگز نہیں، بانو نے زبان کے ساتھ گردن بھی ہلائی، پچھلی بار جب آپ کے دوست ہمارے گھر کی پلیٹیں اور چمچے چرا کر لے گئے تھے تو آپ نے کہا تھا کہ بس یہ آخری دعوت تھی اب کبھی کسی کی دعوت نہیں کروں گا۔

وہ تو بعد میں مجھے معلوم ہو گیا تھا کہ صوفی سرفراز نے تبرک سمجھ کر ہمارے گھر کی پلیٹیں اور چمچے رکھ لئے تھے، ان کا عمل کیسا بھی تھا ان کی نیت اچھی تھی۔

میں تو آپ کے دوستوں کی دعوت نہیں کروں گی، لو یہ پچاس ہزار تم ہی رکھ لو۔

میرے محترم قارئین آپ نے دیکھ لیا، آج کل کی بیویاں کتنی ضدی اور ہٹ دھرم ہیں، انہیں اپنے شوہروں کی خواہشوں کی پرواہ ہے اور نہ ہی ان کے جذبات کا احساس، اگر ہم جیسے شوہر ایک دن میں کئی کئی بار بھی خودکشیاں کر لیں تو ہمارا کیا قصور.........

(یار زندہ صحبت باقی)

☆ ضروریات کو کم کر لینا سب سے بڑی مالداری ہے۔

☆ انسانی زندگی دنیا میں اس شمع کی مانند ہے جو ہوا میں رکھی گئی ہو۔ جیسا کہ ملاح ہر ایک قسم کی ہوا میں کشتی کو دریا میں چلاتا، اسی طرح سے جو اندیشہ کہ ضمیر میں گزرے اسی طرف نہ چل پڑنا چاہئے۔

کل امر مرھون باوقاتھا (حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم)

۲۰۱۷ء کے بہترین اوقات عملیات

حضور پرنورالرسل صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان پاک ہے کہ کل امر مرھون باوقاتھا یعنی تمام امور اپنے اوقات کے مرھون ہیں۔ فرمودۂ پاک کے بعد کسی چون وچراں کی گنجائش نہیں ہے۔ اب تمام توجہ صرف اسی پر ہے کہ علم نجوم نے مختلف اجرام فلکی کے باہم متناظر ہونے کے اوقات کو مناسب اعمال کے لئے منطبق کیا ہے۔ لہٰذا بعد از بسیار تحقیق وتدقیق ۲۰۱۷ء میں قائم ہونے والی مختلف نظریات کواکب کو استخراج کیا گیا ہے تاکہ عامل حضرات فیض یاب ہوسکیں۔

نظرات کے اثرات مندرجہ ذیل ہیں

علم النجوم کے زائچہ اور عملیات میں انہیں کو مدنظر رکھا جاتا ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

تثلیث (ث)

یہ نظر سعد اکبر ہوتی ہے۔ یہ کامل دوستی، فاصلہ ۱۲۰ درجہ کی نظر سے بغض وعداوت مٹاتی ہے۔

اگر حصول رزق، محبت، حصول مراد وترقی وغیرہ سعد اعمال کئے جائیں تو جلدی ہی کامیابی لاتے ہیں۔

تسدیس (س)

یہ نظر سعد اصغر ہوتی ہے۔ نیم دوستی اور فاصلہ ۶۰ درجہ اثرات کے لحاظ سے تثلیث سے کم درجہ پر ہے۔ سعد دنیاوی امور سرانجام دینا اور سعد عملیات میں کامیابی لاتا ہے۔

مقابلہ ۸

یہ نظر نحس اکبر اور کامل دشمنی کی نظر ہے فاصلہ ۱۸۰ درجہ جنگ وجدل، مقابلہ اور عداوت کی تاثیر ہر دو ستاروں کی منسوبات میں پائی جاتی ہے۔ دو افراد میں جدائی، نفاق، عداوت، طلاق، بیمار کرنا وغیرہ نحس اعمال کئے جائیں تو جلد اثرات ظاہر ہوتے ہیں۔ سعد اعمال کا نتیجہ بھی خلاف ظاہر ہوگا۔

تربیع (ع)

یہ نظر نحس اصغر ہے۔ فاصلہ ۹۰ درجہ، اس کی تاثیر بدی میں نمبر ایک مقابلہ کم ہے۔ تمام نحس اعمال کئے جاسکتے ہیں۔ اگر دشمن دوست ہوچکا ہو تو اس کی تاثیر سے دشمنی کا احتمال ہوتا ہے۔

قران (ن)

فاصلہ صفر درجہ سیارگان، سعد سیاروں کا سعد، نحس ستاروں کا نحس قران ہوتا ہے۔

سعد کواکب: قمر عطارد، زہرہ اور مشتری ہیں۔

نحس کواکب: شمس، مریخ، زحل، ہیں۔ یہ نظرات ہندوستان کے موجودہ نئے اسٹینڈرڈ ٹائم کے مطابق ہیں۔ ان میں اپنے ہاں کا تفاوت وقت جمع یا تفریق کرکے مقامی وقت نکالا جاسکتا ہے۔ یہ تمام اوقات نظر کے عین نقاط ہیں۔ قمری نظرات کا عرصہ دو گھنٹے ہے۔ ایک گھنٹہ وقت نظر سے قبل اور ایک گھنٹہ بعد جدید علم نجوم کے مطابق جنتری ہٰذا میں اہم کواکب شمس، مریخ، عطارد، مشتری، زہرہ، اور زحل میں بننے والی نظریات کی ابتداء، مکمل اور خاتمہ نظر کے اوقات بھی دیئے جارہے ہیں تاکہ عملیات میں دلچسپی رکھنے والے وقت سے بھرپور ممکنہ فیض حاصل کریں۔ اوقات رات کے ایک بجے سے شروع ہوکر دن کے ۱۲ بجے تک اور پھر دوپہر کے ایک بجے سے ۱۲ بجے رات تک ۱۳ تا ۲۴ لکھے گئے ہیں۔ ۱۳ بجے کا مطلب ہے کہ ایک بجے دوپہر اور ۱۸ بجے کا مطلب ۶ بجے شام اور رات بارہ بجے کو ۲۴ لکھا گیا ہے۔

نوٹ: قرانات مابین قمر، عطارد، زہرہ اور مشتری کے سعد ہوتے ہیں۔ باقی ستاروں کے آپس میں یا اوپر والے سعد ستاروں کے ساتھ ہوں تو بھی نحس ہوں گے۔

فہرست نظرات برائے عاملین ۲۰۱۷ء

اچھے برے کام کے واسطے وقت منتخب کرنے کے لئے پچھلے صفحہ پر نظر ڈالیں۔

اپریل

تاریخ	سیارے	نظر	وقت نظر
کیم اپریل	قمروشمس	تسدیس	۴۹-۱۷
۲/اپریل	قمرومشتری	تثلیث	۳۱-۵
۳/اپریل	قمروزحل	مقابلہ	۱۵-۲۰
۳/اپریل	قمروعطارد	تسدیس	۲۱-۳
۴/اپریل	قمرومریخ	تسدیس	۲۸-۶
۴/اپریل	قمرومشتری	تربیع	۱-۸
۵/اپریل	قمروزہرہ	تثلیث	۱۵-۲
۶/اپریل	قمروشمس	تثلیث	۱۵-۹
۷/اپریل	قمروزحل	تثلیث	۴۶-۵
۹/اپریل	زہرہ وزحل	تربیع	۵۸-۱
۹/اپریل	قمروزحل	تربیع	۵۱-۱۳
۱۱/اپریل	شمس ومشتری	مقابلہ	۲۱-۱۴
۱۲/اپریل	قمروزہرہ	مقابلہ	۱۰-۱۳
۱۴/اپریل	قمرومریخ	مقابلہ	۳۳-۵
۱۴/اپریل	قمروزہرہ	تثلیث	۴۷-۹
۱۶/اپریل	قمرومشتری	تسدیس	۴۵-۲
۱۷/اپریل	زہرہ ومریخ	تسدیس	۵۶-۶
۱۸/اپریل	قمرومشتری	تربیع	۳۲-۱۴
۱۹/اپریل	قمرومریخ	تثلیث	۳۰-۱۳
۲۰/اپریل	قمرومشتری	تثلیث	۲۰-۰۰
۲۱/اپریل	زہرہ وزحل	تربیع	۳۸-۱۶
۲۲/اپریل	قمروشمس	تسدیس	۵۴-۴
۲۴/اپریل	قمروزہرہ	قران	۴-۳
۲۶/اپریل	قمروزہرہ	قران	۵۹-۱
۲۶/اپریل	قمروشمس	قران	۴۶-۱۷
۲۸/اپریل	قمروزہرہ	تسدی	۴۸-۶
۲۹/اپریل	قمرومشتری	تثلیث	۶-۸
۲۹/اپریل	قمروزہرہ	تسدیس	۵۸-۲۲
۲۹/اپریل	قمرویورنس	تسدیس	۴۲-۲۳
۳۰/اپریل	قمروزہرہ	تربیع	۲۹-۸

مئی

تاریخ	سیارے	نظر	وقت نظر
کیم مئی	قمروشمس	تسدیس	۲۹-۰۰
کیم مئی	قمرومشتری	تربیع	۵۲-۸
۲مئی	قمروزہرہ	تثلیث	۵۲-۱۲
۳مئی	قمروشمس	تربیع	۱۶-۸
۳مئی	قمرومشتری	تسدیس	۲۸-۱۲
۴مئی	قمروزحل	تثلیث	۵-۱۰
۵مئی	قمروشمس	تثلیث	۴۴-۱۹
۶مئی	قمروزحل	تربیع	۱۱-۱۷
۷مئی	قمرومریخ	تثلیث	۲۶-۱۱
۸مئی	قمرومشتری	قران	۳۰-۴
۹مئی	قمروزحل	مقابلہ	۱۷-۱۱
۱۱مئی	قمروشمس	مقابلہ	۱۲-۲
۱۲مئی	قمروزہرہ	تثلیث	۱۰-۱۵
۱۲مئی	مریخ ومشتری	تثلیث	۴۸-۱۵
۱۳مئی	قمرومشتری	تسدیس	۱۷-۳
۱۴مئی	قمروزحل	قران	۲۶-۷
۱۵مئی	قمروزہرہ	تربیع	۵۳-۷
۱۶مئی	قمروشمس	تثلیث	۴۶-۱۴
۱۶مئی	قمروعطارد	تربیع	۲۴-۲۲
۱۷مئی	قمروزہرہ	تسدیس	۳۸-۲۳
۱۸مئی	قمرومشتری	تثلیث	۴۵-۲
۱۹مئی	قمروزحل	تسدیس	۳۵-۲
۱۹مئی	زہرہ ومشتری	مقابلہ	۴۱-۱۹
۲۰مئی	قمرومریخ	تربیع	۹-۹
۲۲مئی	قمروزہرہ	قران	۳۸-۱۹
۲۳مئی	قمروزحل	تثلیث	۴۴-۱۱
۲۵مئی	قمرومشتری	مقابلہ	۲۸-۲۱
۲۶مئی	قمروشمس	قران	۱۴-۱
۲۸مئی	قمروعطارد	تربیع	۳۲-۴
۳۱مئی	قمرومریخ	تسدیس	۴۴-۱۶

جون

تاریخ	سیارے	نظر	وقت نظر
کیم جون	قمروشمس	تربیع	۱۲-۱۸
کیم جون	زہرہ وزحل	تثلیث	۵۳-۲۰
۲جون	قمروعطارد	تثلیث	۲۳-۱۲
۳جون	شمس ومشتری	تثلیث	۴۲-۲۱
۴جون	قمروشمس	تثلیث	۳-۸
۵جون	قمروزحل	تسیدس	۵۱-۶
۵جون	قمروزہرہ	مقابلہ	۲۶-۱۴
۹جون	قمرومشتری	تسدیس	۱۱-۷
۹جون	زہرہ ومریخ	تسدیس	۱۰-۲۱
۱۰جون	قمروزحل	قران	۴۸-۶
۱۱جون	قمروزہرہ	تثلیث	۱۲-۲
۱۳جون	قمروزہرہ	تربیع	۳۷-۱۹
۱۳جون	عطارد ومشتری	تثلیث	۱۴-۲۱
۱۴جون	قمرومشتری	تثلیث	۲۲-۷
۱۵جون	قمروشمس	تثلیث	۲۲-۴
۱۵جون	قمروزحل	تسدیس	۱۸-۵
۱۶جون	قمروزہرہ	تسدیس	۳۸-۱۰
۱۶جون	شمس ومشتری	مقابلہ	۳۸-۱۰
۱۷جون	قمروعطارد	تربیع	۵۹-۵
۱۸جون	قمرومشتری	مقابلہ	۴-۲۲
۱۹جون	قمروعطارد	تسدیس	۴۹-۲۰
۲۰جون	قمرومریخ	تسدیس	۵۰-۲۰
۲۱جون	شمس وعطارد	قران	۴۳-۱۹
۲۴جون	قمروعطارد	قران	۴۲-۱۳
۲۵جون	قمرومریخ	قران	۳۹-۰۰
۲۵جون	قمرومشتری	تربیع	۵-۱
۲۷جون	قمرومشتری	تسدیس	۱۲-۲
۲۸جون	قمروشمس	تسدیس	۳۳-۱۸
۲۹جون	قمرومریخ	تسدیس	۰۰-۱۱
۳۰جون	قمروزہرہ	تثلیث	۴-۲

نظرات ۲۰۱۷ء عاملین کی سہولت کے لئے

تاریخ	نظرات	کیفیت	وقت
۱۵؍اپریل	تربیع زہرہ وزحل	شروع	۰۰_۲۵
۱۸؍اپریل	تربیع زہرہ وزحل	مکمل	۱۵_۴۷
۱۵؍اپریل	تسدیس زہرہ ومریخ	شروع	۱۸_۳۸
۱۶؍اپریل	تثلیث شمس وزحل	شروع	۱۸_۶
۱۷؍اپریل	تسدیز زہرہ ومریخ	مکمل	۶_۵۶
۱۷؍اپریل	تثلیث شمس وزحل	مکمل	۱۸_۱۳
۱۸؍اپریل	تثلیث شمس وزحل	ختم	۱۸_۱۸
۱۸؍اپریل	تسدیس زہرہ ومریخ	ختم	۲۳_۱
۱۹؍اپریل	قران شمس وعطارد	شروع	۲۱_۴
۲۰؍اپریل	قران شمس وعطارد	مکمل	۱۱_۲۳
۲۱؍اپریل	قران شمس وعطارد	ختم	۱_۴۰
۲۴؍اپریل	تربیع زہرہ وزحل	ختم	۲۲_۵۷
۱۰؍مئی	تثلیث عطارد وزحل	شروع	۹_۳۹
۱۱؍مئی	تثلیث مریخ مشتری	شروع	۸_۱۶
۱۲؍مئی	تثلیث عطارد وزحل	مکمل	۱_۴۴
۱۲؍مئی	تثلیث مریخ مشتری	مکمل	۱۵_۴۸
۱۳؍مئی	تثلیث عطارد وزحل	ختم	۱۱_۵۴
۱۳؍مئی	تثلیث مریخ ومشتری	ختم	۲۳_۳۱
۱۸؍مئی	مقابلہ شمس وزحل	شروع	۹_۱۰
۱۹؍مئی	مقابلہ زہرہ ومشتری	مکمل	۱۹_۲۳
۲۰؍مئی	مقابلہ زہرہ ومشتری	ختم	۲۲_۳۳
۳۱؍مئی	تثلیث زہرہ وزحل	شروع	۲۱_۱۱
یکم؍جون	تثلیث زہرہ وزحل	مکمل	۲۰_۵۳
۲؍جون	تثلیث زہرہ وزحل	ختم	۲۰_۴۴
۲؍جون	تثلیث شمس ومشتری	شروع	۲۱_۱۸
۳؍جون	تثلیث شمس ومشتری	مکمل	۲۱_۴۲ب
۴؍جون	تثلیث شمس ومشتری	ختم	۲۲_۲۱
۶؍جون	تسدیس زہرہ ومریخ	شروع	۱۹_۴۴
۹؍جون	تسدیس زہرہ ومریخ	مکمل	۲۱_۱۰
۱۲؍جون	تسدیس زہرہ ومریخ	ختم	۱۹_۰۰
۱۳؍جون	تثلیث عطارد ومشتری	شروع	۹_۴۷
۱۳؍جون	تثلیث عطارد ومشتری	مکمل	۲۱_۱۴
۱۴؍جون	تثلیث عطارد ومشتری	ختم	۸_۴۷
۱۴؍جون	مقابلہ شمس وزحل	مکمل	۱۵_۵۹
۱۵؍جون	مقابلہ شمس وزحل	ختم	۱۵_۵۸
۲۰؍جون	قران شمس وعطارد	شروع	۰۰_۲۳
۲۱؍جون	قران شمس وعطارد	مکمل	۱۹_۴۴
۲۲؍جون	قران شمس وعطارد	ختم	۱۵_۷
۲۳؍جون	تربیع مریخ ومشتری	شروع	۲۰_۴۴
۲۵؍جون	تربیع مریخ ومشتری	مکمل	۱۱_۴۷
۲۷؍جون	تربیع مریخ ومشتری	ختم	۳_۱۰
۲۷؍جون	تربیع عطارد ومشتری	شروع	۱۲_۸
۲۷؍جون	تربیع عطارد ومشتری	مکمل	۲۳_۵۰
۲۸؍جون	قران عطارد ومریخ	شروع	۸_۲۹
۲۸؍جون	تربیع عطارد ومشتری	ختم	۱۱_۴۷
۲۹؍جون	قران عطارد ومریخ	مکمل	۱_۲۰

☆☆☆☆

شرف قمر

۲۶/اپریل دن ۱۰ بج کر ۳۸ منٹ سے ۲۶/اپریل دن ۱۲ بج کر ۱۵ منٹ تک۔ ۲۲/مئی رات ۹ بج کر ۱۷ منٹ سے ۲۳/مئی رات ۱۰ بج کر ۵۴ منٹ تک۔ ۲۰/جون صبح ۶ بج کر ۴۳ منٹ سے ۲۰/جون صبح ۸ بج کر ۲۳ منٹ تک قمر حالت شرف میں رہے گا، یہ اوقات مثبت کاموں کے لئے مؤثر مانے گئے ہیں، عاملین ان اوقات کا فائدہ اٹھائیں انشاء اللہ نتائج جلد برآمد ہوں گے۔

ہبوط قمر

۱۲/اپریل صبح ۸ بج کر ۷ منٹ سے ۱۲/اپریل دن ۱۰ بج کر ۶ منٹ تک۔ ۹/مئی شام ۴ بج کر ۱۸ منٹ سے ۹/مئی شام ۴ بج کر ۱۲ منٹ تک۔ ۵/جون رات ۸ بج کر ۱۴ منٹ سے ۵/جون رات ۱۰ بج کر ۱۴ منٹ تک قمر حالت ہبوط میں رہے گا۔ یہ اوقات منفی کاموں کے لے مؤثر مانے گئے ہیں۔ عاملین کو ان اوقات سے فائدہ اٹھانا چاہئے انشاء اللہ نتائج باذن اللہ جلد ظاہر ہوں گے، ناحق کسی کو ستانے سے گریز کرنا چاہئے۔

قمر درعقرب

۱۲/اپریل صبح ۴ بج کر ۱۱ منٹ سے ۱۴/اپریل دن ۳ بج کر ۵۶ منٹ تک۔ ۹/مئی صبح ۱۰ بج کر ۳۰ منٹ سے ۱۱/مئی رات ۱۰ بج کر ۲۹ منٹ تک۔ ۵/جون دن ۴ بج کر ۱۵ منٹ سے ۸/جون صبح ۴ بج کر ۲۹ منٹ تک قمر برج عقرب میں رہے گا۔ یہ اوقات نامبارک مانے گئے ہیں، اپنے اہم کاموں کی شروعات ان اوقات میں نہ کریں منگنی اور شادی وغیرہ سے بھی اگر گریز کریں تو بہتر ہے۔

تحویل آفتاب

۲۰/اپریل رات ۲ بج کر ۵۸ منٹ پر آفتاب برج ثور میں داخل ہوگا۔ ۲۱/مئی رات ۲ بج کر ۲ منٹ پر آفتاب برج جوزا میں داخل ہوگا۔ ۲۱/جون صبح ۹ بج کر ۵۵ منٹ پر آفتاب برج سرطان میں داخل ہوگا۔ یہ اوقات دعاؤں کی قبولیت کے لئے مؤثر مانے گئے ہیں، اپنی اہم خواہشات وضروریات اپنے رب کے حضور میں پیش کریں، انشاء اللہ دعائیں قبول ہوں گی۔

شرف شمس

۷/اپریل رات ۸ بج کر ۵۷ منٹ سے ۸/اپریل رات ۹ بج کر ۴ منٹ تک آفتاب حالت شرف میں رہے گا، اہم نقوش بنانے کا اہم ترین وقت۔

منزل شرطین

ان اوقات میں چاند منزل شرطین میں داخل ہوگا۔

۲۴/اپریل صبح ۶ بج کر ۲ منٹ۔

۲۱/مئی دوپہر ۳ بج کر ۴۰ منٹ۔

۱۷/جون رات ۱۱ بج کر ۲۴ منٹ۔

ستاروں کی رجعت واستقامت

تاریخ	کیفیت	وقت
۱۰/اپریل	عطارد در برج ثور حالت رجعت	صبح ۴ بج کر ۷ منٹ
۲۰/اپریل	عطارد در برج حمل حالت رجعت	رات ۱۱ بج کر ۲۳ منٹ
۳/مئی	عطارد در برج حمل حالت استقامت	رات ۱۰ بج کر ۵۲ منٹ
۱۶/مئی	عطارد در برج ثور حالت استقامت	صبح ۹ بج کر ۳۶ منٹ
۷/جون	عطارد در برج جوزا حالت استقامت	رات ۳ بج کر ۳۶ منٹ
۲۱/جون	عطارد در برج سرطان حالت استقامت	دن ۳ بج کر ۲۹ منٹ

☆☆☆☆

قران شمس وعطارد

اس سعد وقت کی شروعات ۱۹؍اپریل رات ۹ بج کر ۴ منٹ سے
ہوئی یہ وقت سعد ۲۰؍اپریل دن میں ۱۱ بج کر ۲۳ منٹ پر پایہ تکمیل کو پہنچے گا
اور یہ وقت سعد ۲۱؍اپریل کو رات ایک بج کر ۴۰ منٹ پر ختم ہوجائے گا۔
اپنی مشکلات اور الجھنوں کو دور کرنے کے لئے اس وقت میں یہ نقش لکھ کر
اپنے دائیں بازو پر باندھیں، انشاءاللہ تمام مشکلات سے تمام کلفتوں سے
اور تمام الجھنوں سے انشاءاللہ نجات ملے گی۔

۷۸۶

۱۶۰۳	۱۶۰۶	۱۶۰۹	۱۵۹۲
۱۶۰۸	۱۵۹۷	۱۶۰۲	۱۶۰۷
۱۵۹۸	۱۶۱۱	۱۶۰۴	۱۶۰۱
۱۶۰۵	۱۶۰۰	۱۵۹۹	۱۶۱۰

تثلیث شمس وزحل

اس سعد وقت کی شروعات ۱۶؍اپریل کو شام ۶ بج کر ۶ منٹ پر
ہوگی، یہ وقت ۱۷؍اپریل کو شام ۶ بج کر ۱۳ منٹ پر پایہ تکمیل کو پہنچے گا، یہ
وقت سعد ۱۸؍اپریل کو شام ۶ بج کر ۱۸ منٹ پر ختم ہوجائے گا۔ اس وقت
روزگار کی ترقی کے لئے عروج اور کامیابی کے لئے مال میں خیر و برکت
کے لئے سورۂ نور کا خالی البطن نقش بنا کر اپنے گلے میں ڈالیں، انشاءاللہ
زبردست تاثیر ظاہر ہوگی۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۰۰۶۱۳	۲۶۸۳۰۹	۳۳۵۲۸
۲۳۴۷۶۷	مقصد لکھیں	۱۶۷۶۹۰
۶۷۰۷۶	۱۳۳۱۵۲	۴۰۱۱۲۹

تثلیث زہرہ وزحل

اس سعد وقت کی شروعات ۳۱؍مئی کو رات ۹ بج کر ۱۱ منٹ پر ہوگی،

یہ وقت سعد یکم؍جون کو رات ۸ بج کر ۵۳ منٹ پر پایہ تکمیل کو پہنچے گا، یہ
وقت سعد ۲؍جون کو رات ۸ بج کر ۴۴ منٹ پر ختم ہوجائے گا۔
دوستوں کی محبت یا میاں بیوی کی محبت قائم رکھنے کے لئے سورۂ
یوسف کا یہ نقش خالی البطن لکھ کر طالب اپنے گلے میں ڈالے یا پھل دار
درخت پر لٹکا دے۔

۷۸۶

۱۲۵۹۹۴	۳۳۵۹۸۸	۴۱۹۹۸
۲۹۳۹۹۰	طالب ومطلوب کا نام مع والدہ	۲۰۹۹۹۰
۸۳۹۹۶	۱۶۷۹۹۲	۲۵۱۹۹۲

اس وقت سعد کی شروعات ۲۵؍مارچ کو رات ۱۲ بج کر ۵۸ منٹ پر
ہوگی، یہ وقت سعد ۲۵؍مارچ کو دن ۳ بج کر ۴۷ منٹ پر پایہ تکمیل کو پہنچے گا
یہ وقت سعد ۲۶؍مارچ کو صبح ۶ بج کر ۳۶ منٹ پر ختم ہوگا۔ اس وقت بھی
محبت، دوستی اور تعلقات کی بحالی کے لئے سورۂ یوسف کا نقش خالی البطن
استعمال میں لائیں، انشاءاللہ کامیابیوں سے ہمکنار ہوں گے۔

تربیع وزہرہ زحل

اس نحس وقت کی شروعات ۱۵؍اپریل کو رات ۱۲ بج کر ۲۵ منٹ پر
ہوگی، یہ وقت نحس ۱۸؍اپریل کو دن ۳ بج کر ۴۷ منٹ پر پایہ تکمیل کو پہنچے گا،
یہ وقت نحس ۲۴؍اپریل بھی رات ۱۰ بج کر ۵۷ منٹ پر ختم ہوگا۔
اس وقت حاسدین اور دشمنوں میں انتشار پیدا کرنے کے لئے
اور حق کے مخالفین میں توڑ اور باہمی نفرت پیدا کرنے کے لئے سورۂ مائدہ
کا خالی البطن نقش بنا کر بیری کے درخت پر لٹکا دیں۔ اس عمل کو ناجائز
استعمال نہ کریں ورنہ گناہگار ہوں گے۔

۷۸۶

۲۱۲۱۳۶	۵۶۵۶۹۸	۷۰۷۱۲
۴۹۴۹۸۶	یہاں اپنا مقصد لکھیں	۳۵۳۵۶۰
۱۴۱۴۲۴	۲۸۲۸۴۸	۴۲۴۲۷۴

☆☆☆☆

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کا نایاب عمل

عامل حکیم ریاض احمد شہزاد

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۔قارئین کرام! حالات اور وقت کو مدنظر رکھتے ہوئے ہمیں ایسے اعمال کی ضرورت ہے جو پڑھنے میں آسانی رکھتے ہوں اور وقت کی کمی کے باعث کم وقت میں پڑھے جاسکیں ہر کسی کے پاس اتنا وقت نہیں ہوتا کہ وہ لمبی تسبیح کرسکیں ان حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنا تجربہ شدہ عمل پیش کر رہا ہوں۔ ان شاء اللہ آپ کو فائدہ پہنچے گا۔ اب عمل کی طرف آتے ہیں باقی اس عمل کے فوائد بعد میں لکھیں گے۔

مرحلہ نمبر ۱:

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ : کی بست حرفی کریں۔ یعنی علیحدہ علیحدہ حروف لکھیں۔

ب س م ال ل ہ ال رح م ن ال رح ی م =۱۹

اب حروف کی تخلیص کریں یعنی جو حروف دوبارہ آئے ہیں ان کو کاٹ دیں اس سطر میں ال رح دوبارہ آئے ہیں۔

ا تین مرتبہ آیا ہے دوبار زائد ہے۔

ل چار مرتبہ آیا ہے تین مرتبہ زائد ہے۔

ر دو مرتبہ آیا ہے ایک مرتبہ زائد ہے۔

ح دو مرتبہ آیا ہے ایک مرتبہ زائد ہے۔

م تین مرتبہ آیا ہے دو مرتبہ زائد ہے۔

ان حروف کو کاٹ دیں۔ باقی دس حروف رہ گئے ہیں جن سے عمل تیار ہوگا۔

مرحلہ نمبر ۲

باقی حروف یہ ہیں۔ ب س م ال و ر ح ن ی جو دس ہیں ان حروف سے ہر حرف کا اسم الٰہی لیا جائے گا اسم الٰہی کا پہلا حرف اور اس سطر کا بھی پہلا حرف ایک ہونا چاہئے۔ اگر مقصد کے مطابق اسم الٰہی ملے تو نور علیٰ نور ہے ورنہ کوئی بھی اسم الٰہی لے سکتے ہیں۔ مثلاً اگر رزق کے لئے پڑھنا ہے تو اسم الٰہی باسط لے لیں۔ اگر حب کے لئے پڑھنا ہے تو اسم الٰہی بدوح کو لے لیں۔ اسم الٰہی کا نقشہ یہاں درج نہیں کیا جا سکتا۔ کسی صاحب عامل سے رابطہ کریں بندہ ناچیز بھی حاضر خدمت ہے عمل کو سمجھانے کے لئے طریقہ عمل اسم الٰہی لکھ رہا ہوں غور سے سمجھیں۔

ب سے یا باسط یا بدوح س سے سمیع م سے مالک الملک ا سے اللہ ل سے لطیف ہ سے ھادی ر سے رزاق ح سے حفیظ ن سے نافع ی سے یسیر .

مرحلہ نمبر ۳

مثلاً عدنان علی بن نذہت فاطمہ کو ترقی روزگار کے لئے پڑھنا ہے تو اس طرح پڑھے بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ یا باسط یا سمیع یا مالک الملک یا اللہ یا لطیف یا ھادی یا رزاق یا حفیظ یا نافع یا یسیر بحق بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۸۸۲ مرتبہ اول درود پاک ۱۱ر مرتبہ پڑھے۔ پڑھتے وقت مقصد کو ذہن میں رکھیں اور پڑھنے کے بعد مقصد کی دعا کریں۔ یہ ایک مثال ہے آپ اپنے لئے اپنا اور والدہ کا نام لے کر اعداد قمری نکالیں۔

مرحلہ نمبر ۴

عمل پڑھنے کا وقت نوچندی دنوں بدھ، جمعرات، اتوار، کی رات یا صبح کی نماز کے بعد سورج طلوع ہونے کے بعد اول و آخر درود پاک تاق مرتبہ پڑھیں۔

رجال الغیب:

رجال الغیب کو بائیں جانب کی سمت یا پیٹھ کے پیچھے رکھیں۔ یہ شرط پہلے دن کی ہے باقی دنوں میں نہیں یعنی جس روز پہلے دن پیٹھ یا بائیں جانب رجال الغیب کو رکھا تھا پھر ہر روز تا مقصد ایسے ہی کریں جس طرف یعنی جس سمت رجال الغیب ہوں وہاں اس طرف منہ نہ کریں بلکہ پیٹھ کریں یا بائیں جانب رکھیں ان کا سامنے ہونا عمل میں رکاوٹ ہوتی ہے ان کا حساب چاند کی تاریخوں کے مطابق ہوگا۔

دیگر لوازمات: اگربتی جلائیں اپنے کپڑوں پر خوشبو لگائیں کپڑوں کا جوڑا علیحدہ رکھیں اس عمل کا راز کسی پر ظاہر نہ کریں۔ (اس میں بھی راز ہے)

یوناف نے نیلی دھند کو مخاطب کر کے کہا۔ "نیلی دھند کی شیطانی قوتو! قبل اس کے کہ میں اہل ہوس کے جوش کی طرح تمہیں ٹھنڈا کردوں تم یہاں سے دفع ہوجاؤ۔" یوناف کی اس دھمکی کا نیلی دھند کی قوتوں پر کوئی اثر نہ ہوا تو یوناف نے دوبارہ کہا۔ "نیلی دھند کی قوتو! انسان اور جنات دونوں بے ثبات ہیں یہ زندگی ایک رات کی مانند ہے، قبل اسکے کہ اس کشتی کے اندر تمہاری موت کی کراہیں بلند ہوں اور یہ تماشا سارے ملاح اور ماہی گیر دیکھیں تمہیں، فی الفور اس کشتی سے چلے جانا چاہئے اور یہ بھی لکھ رکھو کہ میں اس کشتی کے ملاحوں اور ماہی گیروں کے لئے زندگی کی ایک بشارت بن کر آیا ہوں اور میں کسی بھی صورت تمہاری بدی کو تمہارے گناہوں کو تمہاری ہوس کو اس کشتی کے اندر پھلنے پھولنے نہ دوں گا۔"

یوناف کے بار بار تنبیہ کرنے پر بھی نیلی دھند کی قوتیں وہاں پر سے نہ ہٹیں تو یوناف نے اپنی تلوار بھی اپنے بائیں ہاتھ میں پکڑی پھر ایک جھٹکے کے ساتھ اس نے اپنا خنجر نکالا جلدی جلدی اس پر اپنا کوئی عمل کیا اور ساتھ ہی وہ خنجر جب اس نے پوری قوت اور زور کے ساتھ لہرا کر اس نیلی دھند کے اندر پھینکا تو وہ خنجر فضاؤں کو چیرتا ہوا جونہی کشتی کے اندر پیوست ہوا، نیلی دھند کی قوتیں چیختی چلاتی ہوئی پانی پر اتر گئیں تھیں، ان کی حالت سے ایسا محسوس ہونے لگا تھا جیسے قطرے طوفان بیکراں ہو گئے ہوں یا انکے جسم کو مفلوج کر کے رکھ دیا گیا ہو۔

یہ دیکھ کر یوناف کے چہرے پر مسکراہٹ بکھر گئی تھی اور وہ چشم حقارت سے نیلی دھند کو پانی میں اتر کر دور جاتے ہوئے دیکھ رہا تھا، یہ حال دیکھتے ہوئے کشتی کے ملاح اور ماہی گیر بھی باہر نکل آئے تھے اور وہ ٹکٹکی لگی نگاہوں سے کبھی یوناف اور کبھی نیلی دھند کی دور ہوتی ہوئی قوتوں کو دیکھے جا رہے تھے۔ یوناف واپس مڑا اور اپنے پیچھے کھڑے ملاحوں اور ماہی گیروں کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

"یہی وہ نیلی دھند کی قوتیں ہیں جو دریائے گنگا کے اندر اور اس کے کنارے کی سرائے میں لوگوں کا قتل عام کرتی رہی ہیں، انہی نیلی دھند کی قوتوں نے تمہارے دیکھتے ہی دیکھتے تمہارے ایک ساتھی ملاح کا خاتمہ کر دیا ہے، اب تم اپنی کشتی کو کنارے کی طرف لے چلو آج کی رات دریائے گنگا کے اندر مچھلیاں نہ پکڑو کیوں کہ آج کی رات نیلی دھند کی یہ قوتیں اسی دریا کے اندر ہیں گی کنارے پر جا کر میں اس شخص سے بات کروں گا جس کے قبضے میں یہ قوتیں ہیں اور میں اس شخص کو بھی اس کیلی دھند کی قوتوں کے ساتھ بھاگ جانے پر مجبور کروں گا تب تم بے دھڑک اور بے خوف ہو کر دریا کے وسط میں جا کر مچھلیاں پکڑ سکو گے، اب میری موجودگی میں تم لوگوں کو نیلی دھند کی ان قوتوں سے کوئی خطرہ نہیں ہے۔"

یوناف کی یہ گفتگو سن کر ملاحوں اور ماہی گیروں کو کچھ ڈھارس ہوئی اور وہ یوناف کے ارد گرد جمع ہو گئے تاہم ان کے چہروں پر بے رونقی تھی پھر ایک ملاح یوناف کے قریب آیا اور اس کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

"اے اجنبی ہم نہیں جانتے تم کون ہو، کہاں سے اچانک ہماری کشتی میں نمودار ہو گئے۔ اے مہربان اجنبی تم بھی ہمیں کوئی مافوق الفطرت انسان لگتے ہو لیکن تم ہو انسانیت اور نیکی کے دلدادہ، ہم تیرے ممنون ہیں کہ تو نے ہم سب کی جان بچائی اب ہم تیرا کہا مان کر کشتی کو کنارے کی طرف لے جاتے ہیں۔" اس کے ساتھ ہی اس کشتی کے ملاح حرکت میں آئے، چپو چلاتے ہوئے وہ کشتی کو بڑی تیزی سے کنارے کی طرف لے جا رہے تھے۔

کشتی جب کنارے لگی تو اتنی دیر میں بیوسا سرائے کے مالک اور اس کے ساتھیوں کو لے کر وہاں پہنچ گئی تھی، یوناف نے کشتی کے اندر گڑا ہوا اپنا خنجر واپس نکال لیا اور کشتی سے اتر کر اپنے ساتھیوں کے قریب آیا، اتنی دیر تک سارے ملاح اور ماہی گیر بھی کشتی سے اتر آئے اور کسی قدر

خوشی کا اظہار کرتے ہوئے سرائے کے مالک کو اپنی پہچان سنانے لگے۔ "یہ جوان آج اگر اس کشتی میں نمودار نہ ہوتا تو نیلی دھند کی قوتیں سارے ماہی گیروں اور ملاحوں کا خاتمہ کر چکی ہوتیں۔"

اس انکشاف پر سرائے کے مالک نے بڑی ممنونیت سے یوناف کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ "اے میرے عزیز مجھے تو پہلے ہی یقین تھا کہ تم اس کام میں ملوث نہیں ہو بہرحال تم نے عملی طور پر ثابت کردیا ہے کہ کون اس قتل عام میں ملوث ہے۔" پھر سرائے کے مالک کے ساتھ آئے ہوئے تین ساتھیوں میں سے ایک نے یوناف کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"سرائے کے اندر جو لوگوں نے تم کو مارا اس کے لئے ہم سب شرمندہ ہیں، یقیناً تم معصوم اور بے گناہ تھے، اب ہمیں خبر ہوئی کہ کیسے اور کس طرح لوگوں کا قتل عام ہوتا ہے۔ اے ہمارے مہربان اب تم یہ بتاؤ کہ نیلی دھند کی یہ قوتیں جو مافوق الفطرت لگتی ہیں ان سے کیسے نجات حاصل کی جاسکتی ہے؟"

یوناف نے خاموش رہ کر کچھ سوچا پھر سرائے کے مالک کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ "تم اپنے ساتھیوں کو لے کر سرائے کی طرف چلے جاؤ" اس کے بعد وہ ملاحوں کی طرف مڑا اور کہنے لگا، تم سب آج کی رات اپنے اپنے جھونپڑوں میں آرام کرو اور آج رات کے کسی حصے میں تم لوگ دریا سے مچھلیاں نہ پکڑنا اور یہ جو نیلی دھند کی قوت تمہاری کشتی پر حملہ آور ہوئی تھی اس کا میں ایسا انتظام اور بندوبست کروں گا کہ پھر یہ دوبارہ اِدھر کا رخ کرکے تمہارے لئے باعث اذیت اور زحمت نہ بنے گی اب تم سب لوگ اپنے اپنے جھونپڑوں کی طرف چلے جاؤ۔"

یوناف کے کہنے پر سارے ملاح اور ماہی گیر اپنے اپنے جھونپڑوں کی طرف چل دیئے تھے، جب کہ سرائے کا مالک اپنے ساتھیوں کو لے کر سرائے کی طرف چل دیا تھا ان کے جانے کے بعد یوناف تھوڑی دیر تک خاموش اپنی جگہ کھڑا رہا پھر وہ بیوسا کو مخاطب کرکے کہنے لگا۔ "بیوسا اب جب کہ ماہی گیر ملاح اور سرائے کا مالک اپنے ساتھیوں کے ساتھ جاچکے ہیں تو آؤ ہم اب عارب اور عبیطہ کو یہاں سے اپنی نیلی دھند کی قوتوں کے ساتھ بھاگ جانے پر مجبور کریں۔"

یوناف کے اس انکشاف پر بیوسا خوش ہوگئی تھی اور وہ اس کے قریب ہو کر اس کے شانوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولی۔ "اس معاملہ میں میں تم سے مکمل طور پر اتفاق کرتی ہوں۔" ہلکی ہلکی اور دھیمی آواز میں یوناف نے ابلیکا کو پکارا۔ جواب میں ابلیکا نے یوناف کی گردن پر اپنا پھولوں جیسا نرم اور ریشمی لمس دیا، اس کے ساتھ ہی یوناف نے اس کو مخاطب کرکے کہا۔ "سنو ابلیکا! رات کی اس تاریکی میں میری اور بیوسا کی اس جھونپڑے تک راہنمائی کرو جہاں عارب اور عبیطہ قیام کئے ہوئے ہیں ہم رات کی تاریکی میں ان دونوں کو نیلی دھند کی قوتوں کے ساتھ بھاگ جانے پر مجبور کردیں گے۔"

جواب میں ابلیکا کی مسکراتی اور کھلکھلاتی ہوئی آواز یوناف کے کانوں سے ٹکرائی۔ "یوناف اور بیوسا میں بھی تمہاری اس تجویز سے اتفاق کرتی ہوں، چلو میں تمہاری راہنمائی کروں گی۔" ابلیکا کے جواب پر یوناف اور بیوسا ماہی گیروں کی بستی کی طرف بڑھنے لگے۔

ابلیکا کی راہنمائی میں یوناف اور بیوسا اس جھونپڑے کے سامنے آن کھڑے ہوئے تھے جس کے اندر عارب اور عبیطہ نے قیام کر رکھا تھا۔ تھوڑی دیر وہاں کھڑے رہنے کے بعد یوناف نے دیکھا قریب ہی ایک جھونپڑے کے سامنے آگ کا ایک الاؤ روشن ہے اور اس الاؤ کے گرد کچھ لوگ بیٹھے اپنے آپ کو گرم رکھنے کی کوشش کر رہے تھے۔ یوناف آگ کے اس الاؤ کے پاس آیا اور وہاں بیٹھے لوگوں کو مخاطب کرکے اس نے کہا۔

"یہ جو سرائے کے اندر اور گنگا کے اندر ماہی گیروں اور ملاحوں کا قتل عام ہوتا رہا ہے اس میں یہ دونوں میاں بیوی ملوث نہیں، جنہوں نے اس جھونپڑے کے اندر قیام کر رکھا ہے اور جو نئے نئے تمہاری اس بستی میں وارد ہوئے ہیں، سنو میرے مہربان ملاح اور ماہی گیروں، یہ دونوں میاں بیوی انتہائی مافوق الفطرت اور خوفناک انسان ہیں ان کے قبضے میں نیلے رنگ کی دھند کی قوتیں ہیں جن کو یہ حملہ آور ہونے کو کہتے ہیں اور ان کے حکم پر نیلی دھند کی قوتیں لوگوں کو چیر پھاڑ کر رکھ دیتی ہیں ان دونوں میاں بیوی کو بھگانا چاہتا ہوں تا کہ تم محفوظ ہو جاؤ۔"

یوناف کی بات کاٹتے ہوئے ایک ملاح اٹھا اور یوناف سے کہنے لگا۔ "آپ کو کسی قسم کی وضاحت کرنے کی ضرورت نہیں ہے، میں اس کشتی میں کام کر رہا تھا جس پر ابھی تھوڑی دیر پہلے نیلی دھند کی قوتوں نے حملہ کیا تھا اور ان نیلی دھند کی قوتوں سے آپ نے ہماری جان بچائی

آپ جو چاہیں ان دونوں میاں بیوی کے ساتھ کریں اس بستی میں سے کوئی بھی ماہی گیر یا ملاح آواز نہ اٹھائے گا۔"

اس نوجوان ملاح کا جواب سن کر یوناف نے الاؤ میں سے ایک لکڑی اٹھائی اور اس جھونپڑے کی طرف بڑھ گیا جس میں عارب اور عبیطہ نے قیام کر رکھا تھا، اس جھونپڑے کی پشت کی جانب جا کر جلتی ہوئی لکڑی سے یوناف نے جھونپڑے کو آگ لگا دی اور پھر جب اس نے دیکھا کہ جھونپڑے کو آگ لگ گئی ہے تو وہ بھاگ کر جھونپڑے کے دروازے کے سامنے آ کھڑا ہو گیا اور تلوار بے نیام کر کے فضا میں بلند کر لی، اب وہ عارب اور عبیطہ کی طرف سے کسی ردِ عمل کا انتظار کر رہا تھا۔

جب جھونپڑے کو لگی ہوئی آگ خوب بھڑک اٹھی تو عارب اور عبیطہ بھاگتے ہوئے باہر نکلے، جھونپڑے سے باہر آنے کے بعد وہ ایک دم ٹھٹک کر رک گئے کیوں کہ ان کے سامنے وہاں یوناف اور بیوسا کھڑے تھے اور یوناف نے اپنے ہاتھ میں تلوار تھام رکھی تھی جو کافی چمک رہی تھی اور اس نے اردگرد کے ماحول کو روشن کر رکھا تھا۔

رات کے اس وقت یوناف کو اچانک اپنے سامنے دیکھ کر عارب اور عبیطہ ٹھٹک کر رہ گئے، انہوں نے دیکھا یوناف اس وقت بیوسا کے ساتھ ان کے سامنے کسی آتش فشاں پہاڑ کی طرح کھڑا ہے، اس کے چہرے پر آگ کے شعلوں کی سی غضب ناکی تھی، یوناف کی یہ حالت دیکھتے ہوئے عارب اور عبیطہ روزنِ جس میں ٹھہری ہوئی ہوا جیسے ہو کر رہ گئے تھے، ان کی آنکھوں کے اندر خوف بھر گیا تھا، وہ کچھ ایسے خاموش اور چپ تھے گویا انہیں حروف کی کمیابی کا اندیشہ ہو گیا ہو۔

یوناف ہی نے انہیں مخاطب کرنے میں پہل کرتے ہوئے کہا۔

"یہاں آ کر تم نے غلط جگہ کا انتخاب کیا ہے جب کہ تم جانتے تھے کہ یہاں سے قریبی سرائے میں میں نے اور بیوسا نے قیام کر رکھا ہے، ہم یہاں اپنی موجودگی میں تمہیں کیسے اور کیوں کر ظلم برپا کرنے دے سکتے ہیں، سنو عارب اور عبیطہ جس طرح ہر پھول گلاب نہیں ہوتا اور ہر جوان کامل اور بے مثل نہیں ہوتا اسی طرح اس دنیا میں ہر جگہ اور ہر مقام ایک سا نہیں ہے جہاں تم اپنی مرضی اور اپنی خواہش کے مطابق خونخواری کرتے رہو تم جانتے ہو ہماری اور تمہاری حرکتیں ضابطے کا آدرش اور فلسفے جدا جدا ہیں، لہٰذا رات کی اس تاریکی میں میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ فوراً یہاں سے نکل جاؤ اگر تم دونوں نے مزید یہاں قیام کر کے قتل عام کو جاری رکھا تو پھر سنو رکھو میں تم دونوں کو بے آواز لفظوں کے کرب میں مبتلا کر دوں گا۔ میں تم دونوں کی سراسیمگی وحشت تذلیل اور بے چارگی کا باعث بن جاؤں گا، تم دونوں جانتے ہو کہ راستے کی ہر رکاوٹ کو میں نابود کرنا جانتا ہوں، تم اپنی ابلیسی تمناؤں کو سمیٹ کر کہیں اور چلے جاؤ اور اگر تم نے ایسا نہ کیا تو پھر رات کی اس تاریکی میں میری آتشیں تلوار تم پر برسے گی اور جو تمہارا انجام ہوگا وہ میرا اللہ ہی جانتا ہے۔"

یوناف کی اس گفتگو کا عارب اور عبیطہ نے کوئی جواب نہ دیا تھوڑی دیر تک وہ بڑی بے بسی کے عالم میں یوناف اور بیوسا کی طرف دیکھتے رہے پھر معنی خیز انداز میں ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور اس کے ساتھ ہی وہ ایک طرف چلتے ہوئے دریائے گنگا کی طرف چلے گئے تھے، کنارے پر آ کر اپنی نیلی دھند کی قوتوں کو طلب کیا جو اس وقت نیلی دھند کی صورت میں دریائے گنگا کے اندر پھیلی ہوئی تھیں، حکم پا کر وہ نیلی دھند کی قوتیں طوفانی انداز میں کنارے کی طرف آئیں اور جب وہ عارب کے قریب ہوئیں تو عارب عبیطہ کے ساتھ انہیں لے کر کسی انجانی منزل کی طرف چلا گیا۔

☆☆☆☆

ایک روز ویرت کا راجہ اور یدھشٹر راج محل کے باغ میں اکٹھے بیٹھے ہوئے گفتگو کر رہے تھے کہ ان کے سامنے ایک طرف سے یوناف اور بیوسا نمودار ہوئے، ان دونوں کے یوں اچانک نمودار ہونے پر راجہ کے چہرے پر ناراضگی اور ناپسندیدگی کے تأثرات ظاہر ہوئے تھے جنہیں یدھشٹر نے دیکھ لیا تھا لہٰذا یدھشٹر نے فوراً راجہ کو مخاطب کر کے کہا اے راجہ یہ جو دو اجنبی یہاں آئے ہیں یہ دونوں میاں بیوی ہیں اور میرے پرانے جاننے والے ہیں بلکہ میں یوں کہہ سکتا ہوں کہ دونوں میرے محسن اور مربی ہیں، ہو سکتا ہے کہ یہ کسی اہم کام کے سلسلہ میں مجھ سے ملنے آئے ہوں اگر آپ اجازت دیں تو میں اپنے ساتھ لے جا کر انہیں اپنے کمرے میں گفتگو کر لوں اس موقع پر یدھشٹر اس لئے بھی خوفزدہ تھا کہ یوناف اور بیوسا کی زبان سے اس کا یہ راز افشا نہ ہو جائے کہ یہ پانڈو برادران اور انہوں نے یہاں پر غلط ناموں سے پناہ لے رکھی ہے، یدھشٹر اپنی جگہ سے اٹھ کر جانا ہی چاہتا تھا کہ راجہ نے یدھشٹر کو مخاطب

کر کے کہا۔

"کانکا اگر یہ تمہارے مہمان ہیں تو انہیں یہیں اسی نشست پر بٹھاؤ اور میری موجودگی میں تم ان کے ساتھ گفتگو کر سکتے ہو" اور پھر دھشتر کے جواب کا انتظار کئے بغیر راجہ نے قریبی نشستوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے یوناف اور بیوسا کو بیٹھنے کے لئے کہا۔ یوناف اور بیوسا چپ چاپ وہاں بیٹھ گئے۔"

تھوڑی دیر خاموش رہنے کے بعد یوناف نے ویرت کے راجہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہنا شروع کیا۔"راجہ گو میں اس کانکا کا پرانا جاننے والا ہوں لیکن اس وقت میں ایک ایسے کام کے سلسلہ میں آیا ہوں جس میں تمہاری بہتری اور بھلائی ہے اور وہ بات کہنے سے پہلے میں تم پر یہ بھی انکشاف کروں کہ یہ کانکا اس کے علاوہ آپ کے باورچی خانے میں کام کرنے والا اور گھوڑوں کی دیکھ بھال اور جانوروں کے ریوڑوں کی نگرانی کرنے والے گرنتھی اور تانترپال کے علاوہ آپ کے ہاں ناچ گھر میں رقص وموسیقی کی تربیت دینے والا جرنیل اور اس کے علاوہ آپ کے محل میں رہنے والی سرندھری مجھے خوب اچھی طرح جانتے اور پہچانتے ہیں۔ اس سے پہلے یہ لوگ پانڈو برادران کے ساتھ اندر پرساد کے شہر میں کام کرتے رہے ہیں اور جب ایک فریب اور دھوکے سے کام لے کر پانڈوں کو جلاوطنی پر مجبور کیا گیا تو یہ بے چارے پناہ لینے کی خاطر تمہارے ہاں چلے آئے، میں بھی چونکہ وہاں ایک صلاح کار کی حیثیت سے کام کرتا رہا ہوں اس لئے یہ سب لوگ میرے اچھے جاننے والے ہیں، اے راجہ! یہ میرا تعارف ہے کہ میں کانکا اور دوسرے ساتھیوں کو کیسے جانتا ہوں اب میں تم سے وہ بات کہتا ہوں جس کے لئے میں یہاں آیا ہوں۔"

اس پر راجہ نے فکرمندی اور کسی قدر پریشانی کا اظہار کرتے ہوئے پوچھا۔"کہو تم کیا کہنا چاہتے ہو۔"

ہستناپور کے راجہ دھرت راشٹر کا بیٹا دریودھن اور ریاست تری گرت کا راجہ سوسارام دونوں تمہارے خلاف برے ارادے رکھتے ہیں، تری گرت کا راجہ سوسارام ہستناپور گیا ہوا تھا جہاں یہ فیصلہ کیا کہ دونوں مل کر تم پر حملہ آور ہو جائیں۔ اے راجہ ان دونوں کی نگاہ تمہارے لاکھوں جانوروں کے ریوڑ پر بھی ہے وہ دونوں ایک دن کا وقفہ ڈال کر تمہارے مرکزی شہر ویرت پر حملہ آور ہوں گے، جنوب کی طرف سے تری گرت کا راجہ سوسارام اپنے لشکر کے ساتھ حملہ آور ہوگا، جب کہ شمال کی طرف سے دریودھن حملہ کرے گا اور ان کا پہلا کام یہ ہوگا کہ شمال اور جنوب میں تمہارے جو ریوڑ چرتے ہیں انہیں اپنے قبضے میں کرلیں اور پھر جب تم اپنے لشکر کے ساتھ اپنے جانوروں کی بازیابی کے لئے نکلو تو تمہارے ساتھ ایسی جنگ لڑ کر نہ صرف یہ کہ تمہارے مرکزی شہر پر قبضہ کرلیا جائے بلکہ تمہاری ریاست کو دو حصوں میں بانٹ دیا جائے ایک حصہ دریودھن کو ملے اور ایک حصہ تری گرت کے راجہ سوسارام کو۔ بس اے راجہ میں تمہیں قبل از وقت مطلع کر رہا ہوں تاکہ ان دونوں شیطانوں کے حملے سے تم اپنے دفاع کا سامان کرلو۔ (باقی آئندہ)

جناب عامل عزیز الرحمن سروری قادری

قارئین کرام تسخیر کے حوالے سے اس لوح مبارک میں بے پناہ تاثیر موجود ہے کہ مطلوب ہزار کوس سے بھی طالب کے پاس بھاگتا ہوا آئے گا۔ اس نقش کی برکت سے اتفاق، محبت، تسخیر، طلوب کی حاضری، روٹھے کو منانے اور دودلوں کو پیار اور محبت کے شیریں رشتے میں باندھنے کے لئے نہایت سریع الاثر ہے۔ یہ نقش زوج الزوج طریقے سے ہی کیا جاتا ہے۔ یعنی ہر خانہ دودو کے اضافے سے بھرا جاتا ہے۔ یہ نقش آیت مبارک وَ اَلْقَیْتُ عَلَیْکَ مَحَبَّۃً مِّنِّیْ ، طالب خادم حسین، مطلوب النساء اور مقصد آئے پر مشتمل ہے۔ یہ نقش مبارکہ وہاں بہت جلد اثر کرتا ہے جہاں بیوی روٹھ کر میکے جابیٹھی ہو اور واپس آنے پر تیار نہ ہو۔ یا خاندان نے بیوی کو گھر سے نکال دیا ہو اور وہ اسے لینے کے لئے آنے پر ہی آمادہ نہ ہو یا بہن بھائیوں میں ایسی نا چاقی ہوگئی ہو کہ ایک دوسرے سے ملنا چھوڑ دیں۔ لہٰذا اس لوح سے ہر قسم کی تسخیر ممکن ہے۔ اللہ پاک قارئین کرام کو عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

اس لوح کو تیار کرنے کے لئے ادارہ ہاشمی روحانی مرکز یا براہ راست مجھ سے رابطہ کریں۔

یا ودود ٧٨٦ یا ودود

والقیت علیك محبت منی	٧	١١٦	٧٧٩
١١٨	٧٧٧	١٢٢٩	٥
٧٧٥	انساء ١١٢	ائے ١١	١٢٣١
٩	١٢٣٣	خادم حسین ٧٧٣	١١٤

یا ودود یا ودود

☆☆ ☆☆ ☆☆ ☆☆

☆☆ ☆☆ ☆☆ ☆☆

تحریر: مولانا محمد رمضان عطاری

بسلسلہ یا اپنے کسی عزیز کے پاس کسی بھی جائز مقصد کے لئے بیرون ملک جانے کے خواہش مند قرآن کریم سپارہ نمبر ۱۵/سورۃ مبارکہ بنی اسرائیل کی پہلی آیت سے مدد لیں انشاءاللہ رب کریم کی بارگاہ سے کامیابی ملے گی۔ اس مقصد کے لئے اس آیت کو جزو سے مدد لی جائے گی۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ٥ سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا

آیت مبارکہ کے اس جزو کے کل اعداد بنتے ہیں ۱۲۸۶ موکل بنے گا وفرغائیل نقش مربع بنانے کے لئے ۱۲۵۶=۳۰-۱۲۸۶ ۳۱۴=۴٪۱۲۵۶ کسر کچھ نہیں۔ چاند کی ۱۴/تاریخ کے بعد اور ۱۵/تاریخ سے پہلے کسی بھی دن اچھی سعد ساعتوں میں ۳/عدد نقش تیار کریں۔ ایک گلے میں یا بازو میں پہن لیں دوسرا کسی پھل دار درخت سے لٹکا دیں تیسرا نقش مبارکہ گھر میں رکھیں۔ ہر تعویذ مذکورہ کو آیت مبارکہ اپنے نام کے اعداد کے مطابق پڑھ کر دم کریں۔ حسب توفیق جمعہ، ہفتہ منگل کو صدقہ ضرور دیں۔ ہر چیز تفصیل سے لکھ دی ہے اگر کوئی چیز سمجھ میں نہ آئے تو مجھ ناچیز سے رابطہ کرکے پوچھ سکتے ہیں۔

شمکائیل ٧٨٦ شفکائیل

٣١٤	٣٢٧	٣٢٤	٣٢١
٣٢٥	٣٢٠	٣١٥	٣٢٦
٣١٩	٣٢٢	٣٢٩	٣١٦
٣٢٨	٣١٧	٣١٨	٣٢٣

فقائیل میکائیل لو لائیل

بسم اللہ الرحمن الرحیم عزمت واقسمت علیکم یاوفرغائیل جلد باعزت بیرون ملک جانے کے لئے حامل نقش (فلاں بن فلاں) کی مدد کرو

بحق سبحان الذی اسری بعدبدہٖ لیل

وبحق الم المص حمعسق العجل

ماہنامہ طلسماتی دنیا کا خبر نامہ

سماج وادی پارٹی کے دورِ اقتدار میں پانچ سے سو زیادہ مسلم کش فسادات ہوئے ہیں

حالیہ الیکشن پر بات چیت کرتے ہوئے عالمی روحانی تحریک کے سربراہ مولانا حسن الہاشمی نے کہا کہ کانگریس اور سماج وادی پارٹی کے گٹھ بندھن سے مسلمان متاثر نہ ہوں۔ بابری مسجد کا غم مسلمانوں کو کانگریس اور سماج وادی پارٹی ہی نے عطا کیا ہے۔ مولانا نے کہا کہ کانگریس کے دورِ اقتدار میں اور سماج وادی پارٹی کے دورِ اقتدار میں ہزاروں فرقہ وارانہ فساد ہوئے ہیں، ان فسادات میں ہزاروں مسلمانوں کی جانیں تلف ہوئی ہیں، ہم ان فسادات کو کیسے بھول سکتے ہیں اور یہ دونوں پارٹیاں ابھی تک اپنی غلطیوں پر شرمندہ بھی نہیں ہیں۔ مولانا حسن الہاشمی نے کہا کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ اکھلیش نے مسلمان بچوں اور بچیوں کو ہزاروں ٹیبلیٹ تقسیم کیے ہیں اور اردو زبان کے نام پر کچھ ڈرامے بھی اسٹیج کیے گئے ہیں لیکن ان چند کھلونوں اور چند جھنجھنوں کی وجہ سے مسلمان ان زخموں کو کیسے بھلا سکتے ہیں جو جان بوجھ کر فرقہ پرستوں کو خوش کرنے کے لئے مسلمانوں کے جسموں پر لگائے گئے ہیں اور یہ صرف یہی نہیں بلکہ ان زخموں کو ہرا بھرا رکھنے کے لئے کئی بار فرقہ پرستوں سے ہاتھ بھی ملایا گیا ہے۔ مولانا نے کہا کہ حکمت عملی اور دوراندیشی کا تقاضہ ہے کہ اس الیکشن میں ان تمام سیکولر پارٹیوں کو سبق سکھایا جائے جو مسلمانوں کا ووٹ بٹور کر پھر مسلمانوں کو ذلیل وخوار کرتے ہیں اور ان کے خونوں سے ہاتھ رنگتے ہیں۔ مولانا نے کہا کہ اس بار بہوجن سماج پارٹی کے امیدواروں کو جتا کر مسلمانوں کو ایک نئی تاریخ مرتب کرنی چاہئے۔ مولانا نے کہا کہ آزادی کے بعد سے کانگریس نے مسلمانوں کے ساتھ جو کچھ کیا ہے وہ بالکل عیاں بیاں ہے اور سماج وادی پارٹی کے دورِ اقتدار میں پانچ سے سو زیادہ مسلم کش فسادات ہوئے ہیں جن میں مسلمانوں کو بے دریغ قتل کیا گیا ہے، بے حسی اور عاقبت نااندیشی ہوگی کہ اگر ہم ان روح فرسا حادثات کو بھلا کر چند کھلونوں اور چند جھنجھنوں کی خاطر جو ہماری قوم کے چند لوگوں کے ہاتھوں میں تھما دیئے گئے ہیں ان پارٹیوں کا ساتھ دیں اور فریب دینے والی ان پارٹیوں کی نیا پار کرانے کی کوشش کریں۔ مولانا نے کہا کہ بہوجن سماج پارٹی کے سوا اس وقت کسی بھی پارٹی نے مسلمانوں کو اہمیت نہیں دی ہے، ہمارا فرض ہے کہ ہم بھی اسی پارٹی کو اہمیت دیں جو ہمیں آواز دے رہی ہے۔ اس پارٹی کا ہمیں آواز دینا ہی اس کی ماضی کی غلطیوں پر اظہار شرمندگی ہے۔ مولانا نے کہا کہ ہم ان ہندوؤں سے بھی گزارش کریں گے جو سیکولرازم کو پسند کرتے ہیں جو کٹرپنتھی اور فرقہ واریت کی مخالفت کرتے ہیں جو ہندوستان کی گنگا جمنی تہذیب کی بقا چاہتے ہیں کہ وہ بہوجن سماج پارٹی کو مضبوط کریں اور سیکولرازم سے سچی محبت کا پکا ثبوت دیں۔

محسنِ ملت استاذ العالمین ایڈیٹر ماہنامہ طلسماتی دنیا حضرت مولانا حسن الہاشمی صاحب مدظلہ العالی کا شاگرد بننے کیلئے مندرجہ ذیل معلومات اور چیزیں نیچے دیئے ہوئے پتے پر بھیجیں۔

(1) اپنا نام (2) اپنے والد کا نام (3) اپنی والدہ کا نام (4) تاریخ پیدائش یا عمر
(5) مکمل پتہ (6) اپنا موبائل نمبر (7) گھر کا موبائل نمبر یا فون نمبر
(8) تعلیمی لیاقت کی وضاحت (9) 4عدد پاسپورٹ سائز فوٹو
(10) HASHMI ROOHANI MARKAZ کے نام =/1000 روپے کا ڈرافٹ

مطلوبہ معلومات اور چیزیں بھیجنے کا پتہ

HASHMI ROOHANI MARKAZ , NEAR ALI MASJID

MOHALLA ABULMALI , DEOBAND , U.P.

PIN CODE NO. 247554

مزید معلومات کیلئے مندرجہ ذیل موبائل نمبروں پر رابطہ کریں !

مولانا حسن الہاشمی:- 9358002992

حسان عثمانی:- 9634011163 ، وقاص (مولانا کے بیٹے):- 9557554338

ماہنامہ

دیوبند

طلسماتی دنیا

جنات کی دنیا

مئی ۲۰۱۷ء

اب آگے کیا ہوگا خدا جانے

یہ شمارہ بھی اہم ہے اسے ضرور پڑھئے

RS. 25/=

کیا اور کہاں

اداریہ

اتر پردیش کے حالیہ الیکشن کے نتائج آنے کے بعد جب بھارتیہ جنتا پارٹی پوری طرح اقتدار پر قابض ہوگئی تو کئی حیرتیں سر ابھارنے لگیں اور کئی سوالات ذہنوں میں گردش کرنے لگے۔ ان میں ایک سوال یہ بھی تھا کہ دیوبند کی سیٹ بھاجپا نے کیسے حاصل کرلی؟ یہ سوال بجائے خود اس بات کی علامت ہے کہ مسلمان زمین کی سیاست سے بہت دور ہیں اور وہ اس سیاسی گیم کو سمجھنے کے اہل نہیں ہیں جو ان دنوں سیاست کی مسند پر کھیلا جارہا ہے۔ بالکل سیدھی سچی بات ہے جو مسلمانوں کے سمجھ میں نہیں آتی۔ بھاجپا جو تمام کوششوں کے باوجود تین فیصد ووٹ سے زیادہ لے نہیں پاتی اس کو بس کرنا یہ ہوتا ہے کہ ستر فی صد ووٹوں کو جو اس کے خلاف پڑتے ہیں انہیں تقسیم کرنا ہے۔ اس فارمولے پر عمل کرنے کے لئے وہ خود مسلمانوں کو مختلف علاقوں میں کھڑا بھی کرتی ہے اور مسلمانوں کو جی کھول کر استعمال بھی کرتی ہے۔ دیوبند کی سیٹ پر بھی کچھ ایسا ہی ہوا۔ الیکشن کا بگل بجتے ہی مایاوتی نے ایک سو تین مسلمانوں کو ٹکٹ دیدیئے۔ بھاجپا اور ساجوادی پارٹی نے اپنے ٹکٹ بعد میں تقسیم کئے۔ ساجوادی پارٹی نے دیوبند کی سیٹ پر مسلمان کو اپنا ٹکٹ دیا جب کہ مایاوتی ایک مسلمان کو ٹکٹ دے چکی تھیں۔ ظاہر ہے کہ یہ ٹکٹ ساجوادی نے خود جیتنے کے لئے نہیں بلکہ بھاجپا کو جتوانے کے لئے دیا تھا۔ ساجوادی کا مقصد یہ تھا کہ مسلمانوں کا ٹکٹ دو حصوں میں بٹے اور بھارتیہ جنتا پارٹی کا راستہ صاف ہوجائے۔ چنانچہ یہی ہوا، دیوبند حلقے میں بہوجن سماج پارٹی کو تقریباً پچھتر ہزار، ساجوادی پارٹی کو تقریباً پچپن ہزار اور بھاجپا کو تقریباً ایک لاکھ دس ہزار ووٹ ملے اور بھاجپا جیت گئی۔ سیکولر ووٹ جو تقریباً ایک لاکھ تیس ہزار تھا وہ منتشر ہونے کی وجہ سے بے اثر ہوگیا اور بھاجپا کم ووٹ حاصل کر کے بھی جیت گئی۔ اس طرح بھاجپا نے ساجوادی پارٹی کی دانستہ یا غیر دانستہ غلطی کی وجہ سے دیوبند کی سیٹ پر فائدہ اٹھایا اور اتر پردیش میں ہر جگہ یہی ہوا کہ بھاجپا کو فائدہ پہنچانے کے لئے مسلمان کے مقابلہ میں مسلمان کو کھڑا کیا گیا اور سیکولر ووٹوں کو منتشر کرنے کا کام کیا گیا اور اس سے بھاجپا کو فائدہ پہنچا۔

آج کل یہ بات زبان زد ہے کہ اسدالدین اویسی جیسے لوگ جو اتحاد المسلمین کے کرتا دھرتا ہیں وہ بھی بھاجپا کی خاطر مسلمانوں کا ووٹ تقسیم کرنے کے لئے ان علاقوں میں تقریریں کررہے ہیں جہاں ان کا اپنا کوئی وجود نہیں ہے۔ ان جیسے مدبرین قوم کو بھی بھاجپا استعمال کرنے میں کامیاب ہوجاتی ہے۔ یہ ووٹ اگر کسی سیکولر پارٹی کے کنڈی ڈیٹ کو مل جاتے تو اس کا کچھ فائدہ ہوتا لیکن اتحاد المسلمین کے دامن میں آکر یہ ووٹ ردّی بن جاتا ہے اور بھاجپا اس طرح بھی سرخرو ہوجاتی ہے۔

اگر یہ سچ ہے تو سوچئے جب مسلمانوں کو اتحاد کا درس دینے والے لوگ بھی مسلمانوں کو منتشر اور منقسم کرنے کے کارنامے انجام دیں گے تو مسلمان اگر حاشیہ پر جاکر کھڑے نہیں ہوں گے اور کیا ہوگا؟ نریندر مودی نے توگڑیا کی زبان اس لئے بند کرادی تھی کہ اس کی بکواس سے مسلمانوں کو متحد ہونے کا سبق ملتا تھا۔ نریندر مودی نے اپنی حکمت عملی سے مسلمانوں میں ایسے کئی توگڑیا پیدا کردئے جو ہندوؤں کے خلاف چرب زبانی کرتے ہیں، یہ باتیں سن کر مسلمانوں کو مزا آتا ہے لیکن ان زہریلی باتوں کی وجہ سے ہندو متحد ہوجاتا ہے اور مسلمانوں کے حصے میں دونوں کی تقسیم آتی ہے اور سیکولرزم کو شکست اور ذلت سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔

افسوسناک بلکہ عبرتناک ہے یہ بات کہ "پیس پارٹی" جو مسلمانوں کو اپنے ذاتی اقتدار کے سنہرے خواب دکھاتی ہے اور اس کے لئے اشتہارات پر کروڑوں روپے خرچ کرتی ہے اور اسدالدین اویسی اور اکبرالدین اویسی لاکھوں کے مجمع میں کھڑے ہوکر ہندوؤں کے بخیئے اُدھیڑتے ہیں اور زندہ باد کے نعروں سے فضائیں گرم ہوتی ہیں وہ اپنا ایک کنڈی ڈیٹ جتوانے میں بھی کامیاب نہیں ہو پاتے۔ اکثر جگہوں پر ان کی ضمانتیں ضبط ہوجاتی ہیں لیکن یہ لوگ مطمئن رہتے ہیں، انہیں ہار کر کوئی شرمندگی نہیں ہوتی، شاید ان کا مقصد صرف اتنا ہی ہے کہ وہ ووٹ تقسیم کردیا جائے اور اس مقصد میں کامیاب ہوکر وہ ایک طرح جیت ہی جاتے ہیں۔ جب تک ایسے بہادر اور جیالے لوگ مسلمانوں کی صفوں میں موجود رہیں گے مسلمانوں کو بار بار شکست سے دوچار ہونا پڑے گا اور بار بار سیکولرزم کے حصے میں ذلت اور رسوائی آئے گی۔

نوٹ بندی کے بعد اکثر ہندو نریندر مودی سے خفا تھے لیکن ہندوؤں کی خوبی یہ ہے کہ وہ کچھ بھی خیالات رکھتا ہو وہ الیکشن کے دن صرف ہندو ہی ہوجاتا ہے اور مسلمانوں کی سب سے بڑی خرابی یہ ہے کہ وہ الیکشن کے دن بھی صرف مسلمان نہیں رہتے بلکہ الیکشن کے دن خاص طور پر انصاری، قریشی، تیلی پٹھان اور شیخ جی بنے رہتے ہیں اور اس روش کی وجہ سے وہ بار بار ذلت و نکبت سے دوچار ہوتے ہیں۔ مسلمانوں کی ایک خرابی یہ بھی ہے کہ وہ حالات اور مصلحتوں سے بے پرواہ ہوکر اپنی من پسند پارٹیوں سے چمٹے رہتے ہیں۔ سیاست میں دوستی اور دشمنی دائمی نہیں ہوتی، وہ صرف وقتی ہوتی ہے۔ ساری دنیا نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ وہ اکھلیش جس نے بھاجپا پر ہزاروں الزامات لگائے وہ اپنے حریفوں سے گلے لگنے کے لئے منچ پر حاضر ہوئے اور انہوں نے بھاجپا کے کرتا دھرتا سے لپٹنے اور کانا پھوسی کرنے کی رسم بھی ادا کی جب کہ مسلمان آخری دم تک ایسا رہا جیسے ان پارٹیوں سے اس کا نکاح ہوچکا ہو جو بھاجپا کو سرخرو کرنے کی ذمہ دار تھیں۔ اس سوچ اور اس وطیرے کے ہوتے ہوئے مسلمان اس ہندوستان میں جس کی اکثریت اب ایک خاص رُخ پر چل رہی ہے کس طرح اپنا وجود برقرار رکھ سکے گا اور نتائج کے عذاب سے خود کو کیسے بچا سکے گا، خدا ہی جانے! ☆☆☆

مختلف پھول

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

"رات گئے قصہ کہانیوں کی محفلوں میں نہ جایا کرو کیوں کہ تم میں سے کسی کو بھی خبر نہیں کہ اس وقت اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق میں سے کس کس کو کہاں کہاں پھیلایا ہے اس لئے دروازے بند کرلیا کرو، مشکیزوں کا منہ باندھ لیا کرو، برتنوں کو اوندھا کردیا کرو اور چراغ گل کردیا کرو۔"

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اقوال

☆ جس شخص کو سال بھر تک کوئی تکلیف یا رنج نہ پہنچے وہ جان لے کہ پس میرا اللہ مجھ سے خفا ہے۔

☆ عمدہ لباس کے حریص! کفن کو یاد رکھ، عمدہ مکان کے شیدائی، قبر کا گڑھا مت بھول، عمدہ غذا کے دلدادے، کیڑے مکوڑوں کی غذا بننا ہے یاد رکھو۔

☆ تعجب ہے اس پر جو دنیا کو فانی جانتا ہے اور پھر اس کی رغبت رکھتا ہے۔

☆ حیا کے ساتھ نیکیاں اور بے حیائی کے ساتھ تمام برائیاں وابستہ ہیں۔

☆ اس نے اللہ تعالیٰ کا حق نہیں جانا جس نے لوگوں کا حق نہیں پہچانا۔

ماں کے نام

☆ دنیا کی سب سے خوب صورت اور شیریں شئے ماں کا پیار ہے۔

☆ میری ہر تکلیف اور ہر غم میں میری ماں کا تصور میرے لئے فرشتہ نجات بن کر آتا ہے۔

☆ ہر شخص انسانیت کی حقیقی تصویر اپنی ماں کے چہرے میں دیکھ سکتا ہے۔

☆ ماں کے قدموں کی خاک چوم لو دونوں جہانوں میں شہرت نصیب ہوگی۔

☆ ماں کی چاہت میں اپنی انا کو بھول جاؤ تمہارا دامن خوشیوں سے بھر جائے گا۔

☆ ماں کے قدموں میں جھک جاؤ، رفعت و بلندی ملے گی۔

اقوال سعدی

☆ دو باتیں ناممکن ہیں (۱) قسمت میں لکھے سے زیادہ کھانا (۲) مقررہ وقت سے پہلے مرنا۔

☆ جو تیری قسمت میں نہیں ہے وہ تجھے نہیں ملے گا اور جو تیری قسمت ہے وہ تو جہاں بھی ہوگا تجھے مل جائے گا۔

☆ جو فقیر اور لالچی ہے وہ لٹیرا ہے۔

☆ جس دوا پر اعتماد نہ ہو وہ دوا کھانا اور بغیر دیکھی ہوئی راہ پر بغیر قافلے کے اکیلے چلنا، یہ دونوں باتیں عقلمندوں کی رائے کے خلاف ہیں۔

☆ جھوٹ کہنا زخم لگاتا ہے، اگر زخم مندمل بھی ہوجائے تب بھی نشان بنادیتا ہے۔

☆ جو شخص اپنی عقل مندی دکھانے کے لئے دوسروں کے درمیان بولتا ہے وہ اپنی نادانی کا اظہار کرتا ہے۔

☆ جو بات تم سب کے سامنے کہنے سے ہچکچاتے ہو اس کو کسی سے تنہائی میں مت کہو۔

☆ جس کے ہزار دوست ہوتے ہیں اس سے دوستی مت کرو اسے اپنا دل مت دو۔ اگر دیتے ہو فراق کی تکلیفیں برداشت کرنے کے لئے تیار رہو۔

☆ عقل بغیر طاقت کے فریب اور دھوکہ ہے، طاقت بغیر عقل کے حماقت اور پاگل پن ہے۔

☆ بدچلن احمق مولوی سے اچھا ہے کیوں کہ احمق نے تو اندھے ہونے کی وجہ سے راہ کھوئی لیکن مولوی دو آنکھیں ہوتے ہوئے بھی کنوئیں میں گر پڑا۔

علم

☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا۔ "علم کیا ہے؟" آپ نے فرمایا۔ "علم یہ ہے کہ اگر کوئی تم پر ظلم کرے تو اسے معاف کردو، اگر کوئی تعلقات توڑے تو تم جوڑو، کوئی تمہیں محروم کردے تو اسے نواز دو، قوت انتقام ہو تو عفو و درگزر سے کام لو، خطا کار سامنے آجائے تو سوچو اس کی خطا بڑی ہے یا تمہارا رحم اور غصے میں بھی کوئی ایسی بات نہ کرو کہ بعد میں تمہیں ندامت ہو۔

مہکتی کلیاں

☆ آنسو اس وقت مقدس ہوتے ہیں جب وہ دوسروں کی تکلیف پر نکلیں۔

☆ عادتیں شروع میں کچے دھاگوں کی طرح ہوتی ہے، مگر بعد میں وہ لوہے کے تاروں کی طرح ہوجاتی ہیں جن میں انسان کی شخصیت جکڑ کر رہ جاتی ہے۔

☆ میں کون ہوں، انسان کو کبھی کبھی یہ سوال اپنے آپ سے پوچھ لینا چاہئے۔

☆ دشمن پر فتح پانی ہے تو اس کے ساتھ نیکی کرو۔

☆ کبھی ہم قسمت کا ساتھ نہیں دیتے اور کبھی قسمت ہمارا، مگر دونوں ہی صورتوں میں بدقسمتی ہمارے حصے میں آتی ہے۔

☆ ظالموں کو معاف کردینا مظلوموں کے ساتھ ظلم کرنے کے مترادف ہے۔

☆ اگر کسی کو خوشی نہیں دے سکتے تو تم دکھ بھی نہ دو۔

☆ نفس کے لئے سب سے مشکل کام شریعت کی پابندی ہے۔

☆ تمام مخلوقات میں سے زیادہ محتاج انسان ہی ہے۔

☆ آئیڈیل بنانے میں ایک منٹ اور آئیڈیل بننے میں ڈھیر سارے سال گزر جاتے ہیں۔

☆ خوش ہونے کے لئے کسی خاص موسم کی ضرورت نہیں ہوتی۔

آج کل اور کل

☆ کل لوگ تھوڑا سا کھا کر بھی کہتے تھے الحمد للہ لیکن آج اچھا خاصا کھا کر بھی کہتے ہیں۔ "مزہ نہیں آیا۔"

☆ کل انسان شیطان کے کاموں سے توبہ کرتا تھا، جب کہ آج شیطان انسان کے کاموں سے توبہ کرتا ہے۔

☆ کل لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خفیہ طور سے خرچ کرتے تھے جب کہ آج خرچ کرنے سے پہلے اپنی تصاویر بنواتے ہیں۔

☆ کل گھروں سے قرآن کی تلاوت کی آواز آتی تھی اور آج ڈھول اور گانوں کی آواز آتی ہے۔

☆ کل سیاست داں قوم کا غم کھا کر سوتے تھے آج سیاست داں قوم کا مال کھا کر سوتے ہیں۔

☆ کل کے طالب علم کے ہاتھوں میں کتاب ہوا کرتی تھی جب کہ آج کے "اسٹوڈینٹ" کے ہاتھوں میں موبائل ہے۔

جان لیجئے

☆ یہ وقت کے بہتے دریا کے کناروں پر پھیلی ریت ہے اسے چھانو گے تو پتہ چلے گا کہ ہر ذرہ سونا نہیں ہوتا۔

☆ تم دنیا کے کسی بھی کونے میں چلے جاؤ، لوٹ کر اپنے ہی گھر آؤ گے کیوں کہ یہی وہ جگہ ہے جہاں وہ لوگ بستے ہیں جو تمہارے حقیقی خیر خواہ ہیں۔

☆ کچھ دل بہت نازک ہوتے ہیں، ان پر لفظ استعمال کرنے سے پہلے ان کے حوصلوں کو جان لو ورنہ یا وہ دل ٹوٹ جائے گا یا تم خود۔

☆ تنہائیاں اور اداسیاں بہت دردناک ہوتی ہیں، اللہ سے دعا کیجئے کہ وہ کسی ایسی خطا کے کرنے سے آپ کو محفوظ رکھے کہ جس کی سزا اس عذاب کی صورت میں آپ کو ملے۔

☆ تمہارا بہترین دوست وہ ہے جو تمہاری لغزشوں کو بھلا دے اور تمہاری نیکیوں کو یاد رکھے۔

☆ جس شخص کو سال بھر کوئی تکلیف یا رنج نہ پہنچے وہ جان لے کہ اس سے کا رب ناراض ہے۔

☆ جاگنے والے زندہ ہوں تو سونے والوں کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔

☆ جاگنے والے نہ رہیں تو سونے والے بھی نہ رہیں گے، گڈریا سو جائے تو بھیڑیے ریوڑ کھا جاتے ہیں۔

☆ لوگ فوری نتیجوں پر غور کرتے ہیں اور اس طرح انتہائی نتائج سے بے خبر رہتے ہیں۔

☆ ہم شاید جانتے ہیں کہ ہمارے فیصلوں کے اوپر ایک اور فیصلہ نافذ ہو جایا کرتا ہے، یہ وقت کا فیصلہ ہے۔

☆ تذبذب اس مقام کو کہتے ہیں جہاں آگے جانے کی ہمت نہ ہو اور واپس جانا ممکن نہ ہو۔

اندازِ فکر

☆ جاہل کے آگے عقل کی دلیل نہیں چلتی۔

☆ انسان اپنی توہین معاف کر سکتا ہے لیکن بھول نہیں سکتا۔

☆ ہر مسئلہ کا حل ہونے کے بعد ایک نئے مسئلے کو جنم دیتا ہے۔

☆ جہاں سے بھی گزرو پھول برساؤ، تاکہ واپسی پر تمہیں ایک بہت بڑا باغ ملے۔

☆ کسی کا دل نہ دُکھاؤ کہ انسان کے دل میں خدا رہتا ہے۔

☆ کسی کو حقیر مت سمجھو کہ خدا کے ولی انہی انسانوں میں ہوتے ہیں۔

☆ کتاب انسان کی بہترین ساتھی ہے۔

بات پتے کی

☆ اگر دنیا میں عزت اور مرتبہ چاہتے ہو تو اپنے سلام میں ہمیشہ پہل کرنی چاہئے۔

☆ دعا عبادت کی جان ہے۔

☆ خاموشی گفتگو کا حسن ہے۔

☆ اولاد کے لئے ماں باپ کا سب سے اچھا تحفہ ان کی بہتر تعلیم و تربیت ہے۔

☆ تم میں سب سے اچھا انسان وہ ہے جس کا اخلاق اچھا ہے۔

☆ مسکراہٹ زندگی کا انمول تحفہ ہے۔

☆ امانت میں خیانت سخت گناہ ہے۔

☆ ماں کے بغیر گھر ایک قبرستان ہے۔

☆ وہ علم ضائع ہو گیا جس پر عمل نہ کیا جائے۔

☆ عاجزی انسان کے وقار میں اضافہ کرتی ہے۔

☆ لوگوں میں بہتر وہ ہے جو سلام میں پہل کرے۔

☆ علم مومن کا گمشدہ مال ہے جہاں ملے لے لو۔

☆ آج کا کام کل پر مت چھوڑو۔

اقوالِ زرّیں

☆ بزرگ بننے سے پہلے علم حاصل کرو۔

☆ جو شخص اپنے آپ کو عالم کہے وہ جاہل ہے اور جو اپنے آپ کو جنتی کہے وہ جہنمی ہے۔
☆ توبہ کی تکلیف سے گناہ کو چھوڑ دینا زیادہ آسان ہے۔
☆ خاموشی غصے کا بہترین علاج ہے۔
☆ دنیا جس کے لئے قید ہے، قبر اس کے لئے آرام گاہ ہے۔
☆ غیبت دوستی کے لئے زہر قاتل کا اثر رکھتی ہے۔
☆ اگر سبق سیکھنا چاہتے ہو تو کنول سے سیکھو جو کیچڑ میں بھی پاک صاف رہتا ہے۔
☆ زندگی ایک پہیئے کی مانند ہے جو اوپر آنے والوں کو عیش کرواتا ہے جب کہ نیچے آنے والوں کو روند دیتا ہے۔
☆ کسی کے اتنا قریب مت جاؤ کوئی نگل لے اور کسی سے اتنے دور مت جاؤ کہ پاس نہ آسکو۔
☆ درود پاک ایک ایسی عبادت ہے کہ اگر تم دکھاوے کے لئے بھی پڑھتے ہو تو تمہارے حصے میں نیکیاں لکھی جائیں گی۔

۴ چیزوں کا نتیجہ برآمد نہیں ہوتا

ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ چار چیزوں کا کوئی نتیجہ برآمد نہیں ہوتا۔
☆ بہرے سے راز میں بات کرنے کا۔
☆ ناشکر گزار پر احسان کرنے کا۔
☆ بنجر زمین میں بیج ڈالنے کا۔
☆ سورج کی روشنی میں چراغ جلانے کا۔
☆ ۴ چیزوں میں ایمان کی مٹھاس پائی جاتی ہے۔
☆ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ ”میں نے عبادت کی چاشنی (مٹھاس) چار چیزوں میں پائی ہے۔
☆ اللہ کے مقرر کردہ فرائض کی ادائیگی میں۔
☆ اللہ کی حرام کردہ چیزوں سے بچنے میں۔
☆ اللہ کی رضا حاصل کرنے کی غرض سے نیکی کا حکم دینے میں۔

آپ بھی سنئے

☆ کچھ لوگ ہوا کی مانند ہوتے ہیں، چپکے سے زندگی میں آتے اور چپکے سے زندگی کو اپنے ساتھ لے جاتے ہیں۔

☆ انسان کو فنا ہے لیکن محبت کو نہیں تو کیا مرنا محبت کے لئے اختتام کا نام ہے؟
☆ محبت پربتوں کے دامن سے پھوٹنے کا والے چشمے کی طرح اپنی سمت اور اپنا راستہ خود بنالیتی ہے لیکن کچھ محبتیں درگاہ پہ تقسیم ہونے والی نیاز کی طرح ہوتی ہیں جنہیں خالی ہاتھوں سے ننگے پاؤں چل کر حاصل کرنا پڑتا ہے۔

منتخب اشعار

سو بار چمن مہکا سو بار بہار آئی
دنیا کی وہی رونق دل کی وہی تنہائی

☆

بھیگی ہوئی ایک شام کی دہلیز پہ بیٹھے
ہم دل کے سلگنے کا سبب سوچ رہے ہیں

☆

گنوائی کس کی تمنا میں زندگی میں نے
وہ کون تھا جسے دیکھا نہیں کبھی میں نے

☆

حاصل اسے نہ ہوگی کبھی سربلندیاں
جس کو خیال خدمت خلق خدا نہ ہو

☆

ہماری بولتی آنکھوں کو غور سے دیکھیں
جو کہہ رہے ہیں شب وروز بے زباں ہم کو

☆

لب کو حرکت نہ دی حال بھی کہہ دیا
خیر جو بھی ہوا معجزانہ ہوا

☆

انمول جس کو بولیں انوکھا کہیں جسے
ایسا کہاں سے لائیں کہ تجھ سا کہیں جسے

قسط نمبر: ۸

اسم اعظم

حسن الہاشمی

سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک قول کے پیش نظر اکثر اکابرین کی رائے یہ ہے کہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ بھی اسم اعظم کا درجہ رکھتی ہے اور اس کا ورد کرنے سے مصائب سے نجات ملتی ہے اور پڑھنے والا اپنی مرادوں کو پہنچتا ہے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ کی ایک خوبی یہ ہے کہ یہ تین اسماءِ الٰہی کا مجموعہ ہے، ایک اللہ، دوسرے الرحمٰن اور تیسرے الرحیم۔ اسماء الٰہی میں یہ تینوں ہی بہت اہمیت کے حامل ہیں، الگ الگ بھی ان کا ورد کرنے سے انسان کو بے شمار فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ "یااللہ" تو باری تعالیٰ کا ذاتی نام ہے اور اس نام کی خوبی یہ ہے کہ اس کے ایک ایک حرف میں حق تعالیٰ کا تصور موجود ہے۔ اس اسم الٰہی کے اگر ایک ایک کرکے حروف الگ کردیئے جائیں تب بھی اس میں نقص پیدا نہیں ہوتا اور باقی حروف بھی اللہ ہی کی طرف اشارہ کرتے ہیں اور اس کی یاد دلاتے ہیں۔ مثلاً اگر "اللہ" میں سے حرف الف کو ہٹادیا جائے تو "للہ" باقی رہتا ہے۔ قرآن حکیم میں فرمایا گیا ہے کہ لِلّٰهِ مَافِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ. اللہ ہی کے لئے ہے، جو کچھ بھی زمینوں اور آسمانوں میں ہے اگر "للہ" میں سے لام کو ہٹادیا جائے تو لہ باقی رہتا ہے۔ قرآن حکیم میں فرمایا گیا ہے کہ لَهٗ مَافِي السَّمٰوٰتِ وَمَافِي الْاَرْضِ. مراد وہی کہ زمینوں اور آسمانوں میں جو کچھ بھی ہے وہ سب اللہ کا ہے اور دونوں جہاں کی تمام چیزوں پر اصل اختیار اللہ ہی کا ہے۔ اگر دوسرے لام کو بھی ہٹادیا جائے تو "ہ" بچتا ہے۔ قرآن حکیم میں فرمایا گیا ہے کہ هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ. وہی اول ہے وہی آخر وہی ظاہر وہی باطن ہے، یہ ہے اللہ تعالیٰ کے ذاتی نام کا کمال۔ اس اسم ذاتی کو بھی اکثر محققین نے اسم اعظم بتایا ہے اور الرحمٰن اور الرحیم بھی اکثر علماء کے نزدیک اسم اعظم کا درجہ رکھتے ہیں اور جب یہ تینوں نام بسم اللہ میں جمع ہیں تو پھر بسم اللہ کا درجہ بہت بڑا ہوجاتا ہے، چنانچہ اکثر مشاہیر بسم اللہ کے ذریعہ اپنے مسائل حل کیا کرتے تھے۔

ایک بار حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے بسم اللہ کے بارے میں پوچھا تو آپ نے جواب دیا کہ یہ اللہ تعالیٰ کے مبارک اسماء میں سے ایک اسم مبارک ہے۔

بعض اکابرین نے بسم اللہ میں "اسم اعظم" صرف "اللہ" کو مانتے ہیں جب کہ بعض حضرات اکابر کی رائے یہ ہے کہ "الرحمٰن الرحیم" اسم اعظم ہیں، لیکن زیادہ تر مشائخ امت کا کہنا یہ ہے کہ پوری بسم اللہ ہی اسم اعظم کا مقام رکھتی ہے اور بسم اللہ جو اسماء الٰہی موجود ہیں ان کی الگ الگ بھی بہت اہمیت ہے اور جب یہ تینوں ایک جگہ جمع ہوگئے ہیں تو ان ناموں کی اہمیت دوگنی چوگنی ہوجاتی ہے۔

حضرت عبداللہ ابن مالک سے مروی ہے کہ قرون اولیٰ کے ایک بزرگ محمد ابن احمدؒ نے فرمایا کہ کہ ایک بار ایسا ہوا کہ میں بیت المقدس میں باب سلیمان پر بیٹھا ہوا تھا، جمعہ کا دن تھا اور یہ واقعہ عصر کے بعد کا ہے، اچانک میری نظر دو بزرگوں پر پڑی، میں انہیں دیکھ کر چونکا اور کچھ سٹپٹایا، ان میں سے ایک بزرگ نے میری طرف مخاطب ہوکر فرمایا ڈرو مت میں خضر ہوں اور یہ میرے ساتھ حضرت الیاس علیہ السلام ہیں میں تمہیں یہ مشورہ دیتا ہوں کہ ہر جمعہ کو عصر کی نماز کے بعد سو مرتبہ یااللہ سو مرتبہ یارحمٰن اور سو مرتبہ یارحیم پڑھا کرو، تمہاری تمام ضرورتیں اور حاجتیں پوری ہوں گی، یہ سن کر میں خوش ہوا اور اس کے بعد میں نے مذکورہ اسماء الٰہی کا ورد کرنے کو اپنا معمول بنالیا اور میں اپنی ضرورتوں سے بے نیاز ہوگیا۔

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص کسی مصیبت اور مشکل میں پڑ گیا اور اس سے نجات حاصل نہ ہورہی ہو تو اس کو چاہئے کہ عشاء کی نماز کے بعد ایک ہزار مرتبہ اور بعض اکابرین کی رائے کے مطابق ۷۸۶ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھے پھر سجدے میں جا کر دعا کرے تو زیادہ وقت نہیں گزرے گا کہ اس کو مصائب وآلام سے نجات مل جائے گی۔

بعض اکابرین کا یہ معمول رہا ہے کہ وہ صبح شام ۱۹ مرتبہ بسم اللہ پڑھتے تھے اور غیب سے ان کے تمام مسائل حل ہوتے تھے، بعض اکابرین کا معمول یہ تھا کہ وہ نماز فجر کے بعد یااللہ ۶۶ مرتبہ اور مغرب کی نماز کے بعد یارحمٰن ۲۹۸ مرتبہ اور عشاء کی نماز کے بعد یارحیم ۲۵۸ مرتبہ پڑھتے تھے اور اس ورد سے انہیں بے شمار عظمتیں عطا ہوتی تھیں۔

☆☆☆☆

وظائف

علامہ روحانی

دشمن سے نجات کے لئے

اگر پانی پر ۷۸۶ مرتبہ بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ کر مخالف پلادو تو انشاء اللہ تعالیٰ وہ مخالفت چھوڑ دے گا اور محبت کرنے لگے گا اور اگر موافق کو پلادو تو محبت بڑھ جائے گی۔

ہر درد ومرض کے لئے: جس درد یا مرض پر تین روز تک سو مرتبہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم خلوص دل سے پڑھ کر دم کیا جائے انشاء اللہ اس سے آرام ہوجائے گا۔

چوراور اچانک موت سے حفاظت

اگر رات کو سوتے وقت اکیس مرتبہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ لیں تو انشاء اللہ مال واسباب چوری سے محفوظ رہیں گے اور مرگ ناگہانی سے بھی حفاظت ہوگی۔

حاجت روائی کے لئے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اس طرح پڑھیں کہ جب ایک ہزار مرتبہ ہوجائے تو ۲ رکعت نماز پڑھ کر درود شریف پڑھیں اور اپنی مراد کے لئے دعا مانگیں پھر ایک ہزار مرتبہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر دو رکعت نماز پڑھیں اور درود شریف پڑھ کر اپنی مراد کے لئے دعا مانگیں، غرض اسی طرح بارہ ہزار مرتبہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھیں اور ہر ہزار پر دو رکعت نماز پڑھیں اور نماز کے بعد درود شریف پڑھ کر اپنی مراد کے لئے دعا مانگیں، انشاء اللہ تعالیٰ مراد حاصل ہوگی۔

اولاد زندہ رہے: جس عورت کا بچہ زندہ نہ رہتا ہو وہ ایک کاغذ پر ایک سو ساٹھ بار بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھوا کر اس کا تعویذ بنا کر ہر وقت پہنے رہے تو انشاء اللہ تعالیٰ اس کی اولاد زندہ رہے گی۔

خطرہ ٹالنے کے لئے

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ اگر کوئی خطرے میں پڑجائے تو یہ پڑھے بسم اللہ لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم، انشاء اللہ تعالیٰ اس کی برکت سے خطرہ ٹل جائے گا۔

فکرو پریشانی سے نجات کے لئے

یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِیْثُ ۔ حدیث شریف میں ہے کہ یہ دعا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فکرو پریشانی کے وقت پڑھتے تھے، فجر کے فرض اور سنت کے درمیان ۴۰ بار پڑھنے سے ہر قسم کی فکرو پریشانی اور تکلیف سے نجات ملتی ہے اور اگر مقروض ہو تو روزانہ ۱۰۰ دفعہ پڑھنے سے قرض سے نجات ملتی ہے۔

کامیابی وکامرانی کے لئے

یَابَدِیْعُ الْعَجَائِبِ بِالْخَیْرِ یَابَدِیْعُ. جب کسی کو کوئی حاجت ہو تو ۱۲ دن روزانہ ۱۲۰۰ مرتبہ یہ دعا پڑھے، انشاء اللہ اس کی حاجت پوری ہوگی، روزانہ ۱۰۰ دفعہ پڑھنے سے بھی کامیابی ہوگی، یہ بہت چھوٹی لیکن بہت کارآمد دعا ہے، اس کا پڑھنے والا ہر قسم کی بھلائی سے مالا مال ہوجائے گا۔

شہادت کے رتبے کے لئے: اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ. فجر کی نماز کے بعد اپنی جگہ سے اٹھے بغیر اور کسی سے بات کئے بغیر یہ دعا پڑھتا رہے اور اگر اسی دن یا رات کو مرجائے گا تو پروردگار اسے شہادت کا رتبہ عطا کرے گا۔

درد دور کرنے کے لئے: کسی جگہ بھی درد ہو سورۃ الناس سات مرتبہ پڑھ کر دم کریں اگر پھر بھی درد دور نہ ہو تو تین مرتبہ ایسا ہی کرے، انشاء اللہ درد دور ہوجائے گا۔

گھر سے جنات دور کرنے کے لئے

سورۂ نصر (پارۂ عم) یعنی اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰہِ وَالْفَتْحُ کی سورت گیارہ مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کرکے گھر کے چاروں کونوں میں ۴۱ دن تک چھڑکیں انشاء اللہ مکان جنات سے پاک ہوجائے گا۔

دماغی کی کمزوری: پانچوں نمازوں کے بعد سر پر داہنا ہاتھ رکھ کر گیارہ مرتبہ یَاقَوِیُّ پڑھو۔

نظر کا کمزور ہونا: پانچوں نمازوں کے بعد یانور پڑھ کر دونوں ہاتھوں کے پوروں پر دم کرکے آنکھوں پر پھیرلیں۔

قسط نمبر: ۱۰

ذکر کا ثبوت قرآن حکیم سے

رہبر کامل حضرت مولانا ذوالفقار علی نقشبندی

ایک بزرگ فرمایا کرتے تھے، پیر ہرات ان کو کہتے تھے، ہرات ایک صوبہ ہے افغانستان کا وہاں وہ بزرگ گزرے ہیں تو یہ پیر ہرات کے نام سے مشہور ہوئے، بڑے عجیب اقوال ہیں ان کے، فرمایا کرتے تھے۔

"اگر بہ ہوا روی مکسے باشی،
اگر تو ہوا میں اڑتا ہے تو تو ایک مکھی کے مانند ہے،
واگر بر آب روی خسے باشی،
تو پانی پر تیرتا ہے تو تنکے کی مانند ہے،
دل بدست آرتا کسے باشی،
تو دل کو قابو میں کرلے تو کچھ تو بن جائے۔"

تو ہوا میں اڑنا اور پانی پر چلنا یہ کیا بات ہوئی، یہ کوئی چیز نہیں اصل چیز یہ ہے کہ دل کی گرہ کھل جائے تو اس بارے میں وہ فرمایا کرتے تھے کوئی نقش بندی ہے، کوئی چشتی ہے، کوئی قادری ہے، کوئی سہروردی ہے، اگر دل میں ایک خدا کی یاد ہے تم سب کچھ ہو ورنہ تم کچھ بھی نہیں۔

اور وہ ایک خدا کی یاد تو دل میں ہوتی نہیں وہ تو معبودوں سے بھرا پڑا ہوتا ہے، ہم حیران ہو کر سوچتے ہیں کہ کعبہ کو بت خانہ بنادیا اور ہم اپنے آپ کے بارے میں سوچتے نہیں کہ اس کعبہ کو بھی تو ہم نے بت خانہ بنایا ہوا ہے، صنم خانہ بنایا ہوا ہے، اس کی محبت دل میں ہے تو اس کی محبت دل میں ہے۔ (مَاهٰذِهِ التَّمَاثِيْلُ الَّتِيْٓ اَنْتُمْ لَهَا عٰكِفُوْنَ) یہ کیا مورتیاں ہیں جو دل میں رکھی ہوئی ہیں اور ہمیں یہ بات سمجھ میں نہیں آتی، نوجوانوں کے دلوں میں تو کچھ شکلیں بنی ہوتی ہیں، فلاں کی شکل کا ٹھپہ لگا ہے، فلاں کی شکل کا ٹھپہ لگا ہے، یہ ہوائی خدا ہیں اس لئے کہنے والے نے کہا۔

کہ "بتوں کو توڑ! تخیل کے ہوں کہ پتھر کے"

پتھر کے بتوں کو بھی توڑنا پڑتا ہے، تخیل کے بتوں کو بھی توڑنا پڑتا ہے، تب جاکر توحید خالص نصیب ہوتی ہے۔

تو ذکر کی کثرت کے بغیر کام نہیں بنتا جیسے ہم چل رہے ہیں تو ایسے تو بیس سال اور بھی گزر گئے، ہماری زندگی کے تو روحانی ترقی کوئی نصیب نہیں ہوگی تو زندگی کی ترتیب کو بدلیں! اور اوراد و وظائف کی پابندی کریں! شریعت وسنت کی پابندی کریں! جب ہم اپنی طرف سے پابندی کریں گے تو پھر اللہ تعالیٰ ہمارے لئے اصلاح کا معاملہ آسان فرمادیں گے ہمارے دلوں کو منور فرمادیں گے۔

تاثیر میں مقدار کا دخل

کچھ چیزوں کی تاثیر میں مقدار کو دخل ہوتا ہے، اینٹی بایوٹک اگر بندے کو کھانی ہو تو صبح دوپہر شام بتاتے ہیں کوئی بندہ روز اگر صرف ایک کھالے تو اس کا انفیکشن ختم نہیں ہوتا اس لئے کہ ڈوز پوری نہیں لی یا کوئی بندہ ایک دن صبح دوپہر شام کھالے اور چھوڑ دے پھر بھی فائدہ نہیں ہوتا، ڈاکٹر لوگ پانچ وقت مسلسل اس کو کھانے کے لئے کہتے ہیں اس کی تاثیر میں مقدار کو دخل ہے، ٹی بی کے جو مریض ہوتے ہیں ان کو آٹھ مہینہ کا علاج کروانا پڑتا ہے۔

ایک جگہ ہے وہاں اسی مرض کا گورنمنٹ ہاسپٹل بنایا ہوا ہے، اللہ کی شان ایک ہمارے دوست وہاں داخل ہوئے اور ان کی تحریک سے وہاں ایک پروگرام رکھا گیا جس میں وہاں کے ڈاکٹر اسٹاف بھی تھا وہ بتانے لگے کہ آٹھ مہینہ کے دوران اگر ایک دن بھی دوائی کا ناغہ ہو جائے تو کورس ٹوٹ جاتا ہے اب نئے سرے سے پھر آٹھ مہینے کرنا پڑتا ہے، ہم حیران کہ چھ مہینہ ایک آدمی نے صبح شام دوائی کھائی اور چھ مہینہ کے بعد اگر اس نے ایک دن غفلت کردی اور دوائی کا ناغہ ہوا تو کہتے ہیں کہ نئی اب نئے سرے سے کورس کرو کیا مطلب؟ کہ دوائی کی ایک مقدار ہے جس میں اللہ نے شفا رکھی ہے وہ مقدار اگر استعمال نہیں کریں گے تو شفا نہیں ہوگی، جس جسمانی بیماریوں کے علاج کے لئے اصول ہیں تو روحانی بیماریوں کے علاج کے بھی کچھ اصول ہیں۔

دل کے داغ کس سے مٹتے ہیں

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ذکر کرو ایمان والو کثرت کے ساتھ اب یہ جو کثرت کا جو لفظ ہے یہ شرط بن گئی، چنانچہ ذکر کثیر سے انسان کو فائدہ ہوتا ہے، ذکر قلیل سے فائدہ نہیں ہوتا، اس حد تک فائدہ تو ہے کہ اللہ کی یاد ہے ثواب ملے گا لیکن اگر یہ چاہے کہ اس سے باطن کی بیماری بھی دور ہو جائیں یہ نہیں ہوسکتا اس کے لئے ذکر کثیر کی ضرورت ہے، اس لئے جو غافل لوگناہ کرتے ہیں، فسق وفجور کی زندگی گزارتے ہیں، جانور بن کر زندگی گزارتے ہیں ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ان کی یہ پہچان (لَا یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ اِلَّا قَلِیْلًا) اللہ کا ذکر کرتے ہیں تھوڑا سا، تو ذکر تو وہ بھی کرتے ہیں لیکن ایسا ذکر جو انسان کے دل سے گناہوں کے دھبوں کو مٹادے اس کے لئے ذکر کثیر شرط ہے۔

خاص نعمت کیسے ملے؟

آج کے ہمارے اکثر دوست احباب اس ذکر کی کثرت کے کرنے میں کوتاہی کر جاتے ہیں، ان کو فرصت نہیں ملتی، جب فرصت ملتی ہے تو ذکر کرتے ہیں، بھائی اللہ رب العزت کی یاد کے لئے گھنٹوں چاہئیں۔

جو معمول سے ہٹ کر نعمت طلب کرنا چاہے گا اسے معمول سے ہٹ کر محنت بھی کرنی پڑے گی، ایک طرف تو بندہ یہ چاہے کہ مجھے وہ نعمت ملے، جو خواص کو ملتی ہے تو خواص کو جو نعمت ملتی ہیں وہ حاصل کرنا چاہتے ہیں تو محنت بھی خاص کرنی پڑے گی، اس لئے ذکر کی، وظائف کی پابندی انتہائی ضروری ہے۔

ایک نگاہ کی بات ہے

لیکن ایک دستور ہے دنیا کے بادشاہوں کا جو ملاقات کے لئے آنے والے لوگ ہوتے ہیں ان کو گھنٹوں انتظار میں بٹھاتے ہیں، مالک حقیقی کے یہاں بھی یہی دستور ہے جتنے بڑے اولیاء گزرے آپ ان کی زندگیوں کو پڑھ کر دیکھیں، گھنٹوں اللہ کی یاد میں بیٹھتے تھے کوئی ایک بھی آپ کو ایسا نہیں ملے گا کہ جو اللہ کی یاد میں گھنٹوں نہ بیٹھتا ہو، اس گھنٹوں اللہ کی یاد میں بیٹھنے میں بھی تاثیر ہے اللہ تعالیٰ کا ذکر کثرت سے کرو عمر گزر جائے کرتے کرتے، لیٹتے لیٹتے پروردگار عالم کو پھر رحم آتا ہے ترس آجاتا ہے، ہے تو ان کی نگاہ کا معاملہ، ایک نگاہ پڑ جائے لطف کی تو بندے کی بگڑی بن جائے، مگر نگاہ پڑتی ہے اس پر جو طلب کا اظہار کرتا ہے۔

بغیر طلب کے ماں بھی دودھ نہیں دیتی

بیٹا جاگ رہا ہو خاموش پڑا ہو تو ماں بھی دودھ نہیں پلاتی حالانکہ کتنی محبت ہوتی ہے، کتنی شفقت ہوتی ہے لیکن وہ بھی اس انتظار میں ہوتی ہے کہ بچے کی طرف سے جب تک اس بات کا اظہار نہ ہو کہ اسے بھوک لگی ہے تب میں اسے دودھ پلاؤں گی، تو ماں کتنی شفیق ہے وہ بچے کے رونے دھونے سے، ہلنے جلنے سے اندازہ لگاتی ہے، ہاں اسے بھوک لگی ہے، دودھ دیتی ہے، جب بڑا ہو تو نہیں دیتی، ایسے ہی اللہ تعالیٰ بھی بندے کی طلب پر عطا کرتے ہیں، دنیا بغیر طلب کے مل سکتی ہے یہ ہدایت والی نعمت بغیر طلب کے نہیں ملتی اور ہدایت کے راستے پر اللہ کے اس قرب کو پانے کی طلب یہ تو بہت زیادہ ہوگی تب ملے گی، لہٰذا اگر اللہ رب العزت کے خاص بندوں میں داخل ہونا چاہیں اس نعمت کو حاصل کرلو۔ (یٰاَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِیْۤ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِیَةً مَّرْضِیَّةً فَادْخُلِیْ فِیْ عِبٰدِیْ وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ) میرے بندوں میں داخل ہوجاؤ یہ پہلے کہا (وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ) میری جنت میں داخل ہوجا۔

اللہ کے خاص بندوں میں داخل ہوجانا (جس پر اللہ رب العزت کی رحمت کی نظر ہو) اس کے لئے تو خاص محنت کرنی پڑے گی تب جا کر انسان کو یہ نعمت نصیب ہوگی۔

روز کی حاضری

اور اگر انسان پابندی کے ساتھ معمولات ہی نہ کرے تو فقط دل میں ارادے کرلینے سے تو یہ نعمت حاصل نہیں ہوجاتی، ایک آدمی ایم اے کی ڈگری لینے کا خواہش مند ہے اگر وہ داخلہ ہی نہ لے چاہے جتنا بھی خواہش مند ہو اس کو وہ ڈگری نہیں ملتی ہم لوگ ذکر مراقبہ کے ذریعہ اپنی اپلیکیشن روز آگے بھیجا کریں، حاضری لکھوالیا کریں، جیسے بادشاہوں کے یہاں مزدوروں کی حاضری لگتی ہے، تمام حاضر رہتے ہیں، ہم بھی اس مالک کے مزدور ہیں حاضری لگوایا کریں اور یہ حاضری تہجد کے وقت ہوتی ہے، لوگوں کے یہاں حاضری کا وقت صبح ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے یہاں تہجد میں یہ وقت ہوتا ہے اب ایک بندہ تہجد میں اٹھتا ہی نہیں ہے اس کا

مطلب ہے کہ اس نے حاضری ہی نہیں لگوائی، یہ وہ نعمتیں ہیں کہ جن کو حاصل کرنے کے لئے یہ شرائط پوری کرنی پڑیں گی، کیوں کہ ہم پوری نہیں کرتے اس لئے سالوں گزر جاتے ہیں ترقی ہوتی ہے، مگر تھوڑی پھر جو خاطر خواہ نتیجہ نکلنا چاہئے وہ حاصل نہیں ہوتا وہ رنگ نہیں چڑھتا وہ محبت کا جوش نصیب نہیں ہوتا مقدار کو دخل ہے۔

وقوف قلبی

لیٹے بیٹھتے چلتے پھرتے دل کی طرف متوجہ رہیں اس کو وقوف قلبی کہتے ہیں اور یہ کہ جو معمولات ہوں ان معمولات کو پابندی کے ساتھ کریں، ان معمولات کی پابندی سے ہی پتہ چلے گا کس میں کتنی طلب ہے، کون اپنی طلب میں سچا ہے۔ حضرت بابو جی عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے میں درود شریف پڑھا کرتا تھا، نبی علیہ السلام پر اور اس زمانہ میں میری ماں مجھے دودھ کا ایک پیالہ دیا کرتی تھی پڑا رہتا تھا، دودھ کا پیالہ اور میں درود شریف پڑھتا رہتا تھا، پھر اس کا نتیجہ کیا ملا اللہ تعالیٰ نے ان کو مستجاب الدعوات بنادیا، ہاتھ اٹھاتے تھے اللہ کے یہاں دعا قبول ہوجایا کرتی تھی۔

اذکار و معمولات کی حیثیت

اس لئے اذکار کی، معمولات کی پابندی کرنا سالک کے لئے فرض اور واجب کی حیثیت رکھتا ہے۔

ایک تو ہیں شریعت کے فرض واجب۔

ایک ہیں طریقت میں فرض واجب۔

ذکر اور اوراد و وظائف کی پابندی کرنا طریقت کے فرائض و واجبات میں سے ہیں، پابندی کرنی پڑے گی جو کرتے ہیں آج کے دور میں بھی وہ پاتے ہیں۔

آتش شوق باقی نہیں

ہمارے ایک دوست ہیں سلسلہ میں تعلق ہے، نوجوان ہیں، خوب محبت والے تقویٰ والی زندگی گزارنے والے ہیں، حدیث پاک کے ساتھ ان کو بہت ہی زیادہ شوق ہے، ایک دن ان کے یہاں بیٹھے تھے، ان سے میں نے پوچھا کہ بتاؤ کیا کیفیات ہیں، خیر عجیب کیفیات بتائیں انہوں نے، لیکن ایک بات عجیب کہی، کہنے لگے حضرت حدیث پاک کے علم کے نور کی وجہ سے، شوق کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ایک کیفیت یہ بنادی ہے میری زندگی کا کوئی ہفتہ بھی نبی علیہ السلام کی زیارت کے بغیر نہیں گزرتا، کثرت کے ساتھ زیارت ہوتی ہے، ایسا قریبی تعلق ہوگیا ہے اب دیکھئے یہ نعمت کیسے ملی؟ شوق کی وجہ سے ہر عالم کی تو کیفیت یہ نہیں ہوتی، جس کے اندر طلب ہوئی جس نے محنت کی تو اس کی یہ کیفیت ہوگئی تو خاص نعمتوں کے حصول کے لئے خاص محنت کرنی پڑتی ہے۔

بھئی یہ تو بڑے حالات ہیں ہم تو کہتے ہیں کہ جس کو طلب مل گئی اور وہ لگا رہا بھاگتا رہا اللہ کی تلاش میں کیفیتیں ملیں نہ ملیں اس کا بھاگنا ہی قیامت کے دن اس کے لئے بخشش کا سبب بن جائے گا۔

یہ بھی کیا کم ہے کہ ہم تیری تمنائیں جئیں
لطف منزل نہ سہی خواہش منزل ہی سہی

جن خوش قسمت لوگوں کو منزل مل گئی وہ تو بڑے ہی خوش نصیب ہیں اور جو اس راستے پر چلتے رہے گو منزل پہ نہ پہنچ پائے وہ بھی خوش قسمت ہیں۔

صبح چلتے ہیں شام چلتے ہیں
عشق والے مدام چلتے ہیں
ساتھ ان کے چلتی ہے دنیا
جیسے پیچھے غلام چلتے ہیں

جنت میں بس ایک حسرت

قیامت کے دن جنت میں بندے کو ہر نعمت ملے گی لیکن ان تمام نعمتوں کے باوجود کچھ لوگ ہوں گے جن کو حسرت ہوگی اور یہ کتنی عجیب بات ہے کہ جنت میں اور پھر اس میں حسرت اور اس حسرت کا علاج بھی نہیں، جنت میں پہنچ کر جہاں ہر تمنا پوری ہوتی ہے (وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَشْتَهِي أَنفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَدَّعُونَ) اس جگہ پر پہنچ کر بھی دل میں حسرت ہوگی، لا یتحسر اہل الجنۃ الخ۔ حدیث پاک میں آتا ہے کہ جنت میں جنتی لوگوں کو حسرت ہوگی اپنی زندگی کے گزرے ہوئے ان اوقات پر جو دنیا میں اللہ کی یاد کے بغیر گزار دیئے، حسرت کیا کریں گے کاش کہ یہ وقت ہم نے غفلت میں نہ گزارا ہوتا، اب بتائیے کہ دنیا میں غفلت سے گزرے ہوئے وقت پر جنت میں جا کر بھی حسرت ہوگی، اس

لئے اس غفلت سے بچنا اور اللہ کی یاد میں لگ جانا۔

اللہ کس کے جلیس؟

مزے کی بات تو یہ ہے کہ فرمایا (انا جلیس مع من ذکرنی) جو میرا ذکر کرتا ہے میں اس کا ہم جلیس ہوتا ہوں یعنی میں اس کے پاس ہوتا ہوں۔ آج بھائی کی خواہش کہ بھائی میرے پاس آکر بیٹھے بیوی کی خواہش خاوند میرے پاس آکر بیٹھے، ماں کی خواہش بیٹا میرے پاس آکر بیٹھے، دوست کی خواہش کہ دوست میرے پاس آکر بیٹھے لیکن سالک کی خواہش یہ ہونی چاہئے کہ اللہ ہمارے ساتھ بیٹھے، صاف فرمایا انا جلیس مع من ذکرنی جو میرا ذکر کرتا ہے میں اس کا ہم جلیس ہوتا ہوں، آداب شاہانہ کا تقاضہ تو یہ تھا کہ یوں ہوتا من ذکرنی فہو جلیس جس نے میرا ذکر کیا وہ میرا ہم جلیس ہے نہیں یہ نہیں کہا کہ جس نے میرا ذکر کیا وہ میرا ہم جلیس ہے، فرمایا۔ انا جلیس مع من ذکرنی جو میرا ذکر کرتا ہے میں اس کے بیٹھتا ہوں اب بتایئے سارا دن گزر جاتا ہے اِدھر اُدھر کے کاموں میں اِدھر بھی بیٹھ لئے اُدھر بھی بیٹھ لئے نہ بیٹھنے کی فرصت نہ ملی تو اللہ کی یاد میں بیٹھنے کی، اس لئے معمولات کو پورا کرنے کو یہ سمجھیں کہ یہ میں نے اللہ کے ساتھ وقت گزارا اللہ کے پاس وقت گزارا جب اس انداز سے سوچیں گے تو نیندیں ختم ہوجائیں گی، معمولات پورے کئے بغیر نیند نہیں آسکتی اور واقعی ذکر کی لذت تو ایسی ہے کہ ہمارے اکابرین حسی طور پر ذکر کی حلاوت محسوس کرتے تھے، بعض اکابر تو ایسے تھے اللہ کا لفظ کہتے تھے ان کے منہ میں مٹھاس محسوس ہوتی تھی اس لئے کوشش فرمائیں کہ جو اوراد و وظائف ہیں پابندی کے ساتھ کریں، اللہ رب العزت سے مانگتے رہیں ہمیں اس کام کو کرنا ہے، کرنا ہے حتی کہ ہماری روح ہمارے جسم سے پرواز کرجائے اس وقت تک کرنا ہے۔

کتب عشق کے انداز نرالے دیکھے
اس کو چھٹی نہ ملی جس نے سبق یاد کیا

جو سبق یاد کرے گا اس کو چھٹی نہیں ملے گی، لگے رہو، اب ہم چونکہ ذکر کی لذت سے واقف نہیں اس لئے یہ مشکل ہے لذت سے واقف ہوتے تو خود کھنچے چلے آتے، یہ ایسا ہی ہے جیسے کچھ لوگ بیت اللہ شریف کو نہیں دیکھے ہوتے، نہیں جاسکتے، ان کے دل میں اتنی تڑپ بھی نہیں ہوتی جو دیکھ کر آتے ہیں اگر ان کو کوئی کہے کہ یار چلو میں انتظام کردیتا ہوں سفر کا تو اس کے رکاوٹ ختم ہوجاتی ہے۔

یہ مئے الفت ہی ایسی چیز ہے کہ جس نے ایک دفعہ پی لی اور وہ لذت سے واقف ہوگیا پھر پیچھے نہیں ہٹتا۔

لذت مئے نہ شناسی بخدا تا نہ چشی

(باقی آئندہ)

آیت الکرسی کی فضیلت

سر درد کے لئے

اگر کسی کے سر میں درد کی شکایت ہو تو دوسرا شخص باوضو حالت میں تین مرتبہ آیۃ الکرسی پڑھ کر دم کرے۔ انشاء اللہ تعالیٰ سر درد رفع ہو جائے گا اور فوری طور پر افاقہ ہوگا۔

گھر میں کبھی چوری نہ ہونے کے لئے

جو کوئی یہ چاہتا ہو کہ اس کا گھر چوروں اور ڈاکوؤں سے محفوظ رہے گھر میں کبھی چور داخل نہ ہوسکیں تو اس مقصد کے لئے رات کو سونے سے پہلے ہر روز بلاناغہ تین مرتبہ آیۃ الکرسی پڑھ کر تین مرتبہ زور سے تالی بجا کر اپنی انگشت شہادت اٹھا کر مکان کے چاروں اطراف گھمائے اور یہ کہے کہ یا اللہ رات بھر کے لئے میرا گھر محفوظ رہے۔ اگر انگلی گھماتے ہوئے صرف اپنے دل میں یہ خیال کرے کہ میں نے اپنے مکان کا محاصرہ کرلیا ہے تو تب بھی مقصد پورا ہوگا۔ اسی طرح ہر روز کرے انشاء اللہ تعالیٰ اس کا گھر چوروں کی دستبرد سے محفوظ ہو جائے گا اگر اتفاق سے کہیں سفر گیا ہوا ہو تو رات کو جس جگہ پر قیام کرے وہیں تین مرتبہ آیۃ الکرسی پڑھ کر یہ عمل کرے اور اپنے دل میں خیال کرے کہ میں نے اپنے گھر کا محاصرہ کیا ہے۔ چاہے گھر سے جس قدر بھی فاصلے پر ہوگا۔ آیۃ الکرسی کی برکت سے اللہ تعالیٰ اس کے گھر کو چوروں سے محفوظ رکھے گا۔ اس عمل سے جس چیز کی حفاظت کرنا مقصود ہو اس کا حصار اس طرح کرے کے اس شے سے محفوظ کرسکتا ہے، نہایت مجرب وآزمودہ عمل ہے۔

سانپ سے حفاظت

جس گھر میں سانپ موجود ہوں اور ہر وقت جانی نقصان کا خطرہ لگا رہتا ہو تو چنانچہ سانپ کو گھر سے بھگانے کی غرض سے دریا کی ریت لے کر اس پر باوضو ایک بار سورۂ فاتحہ پڑھے تین مرتبہ آیۃ الکرسی پڑھے اور ایک مرتبہ چاروں قل پڑھ کر ساتھ مرتبہ یہ پڑھے۔ سَلَامٌ عَلٰی نُوْحٍ فِی الْعٰلَمِیْنَ ○ پھر اپنے گھر کے تین کونوں میں تھوڑی تھوڑی ریت ڈال دے اور گھر کا چوتھا کونہ سانپ کے فرار ہونے کے لئے کھلا رہنے دے انشاء اللہ تعالیٰ اس راستے سے سانپ خود بخود فرار ہو جائے گا۔ اس عمل کی برکت سے گھر میں سانپوں کا داخلہ بند ہو جائے گا اور کوئی بھی گھر میں رہ نہیں سکے گا۔

دولت مند ہونے کے لئے

جو مفلس وغریب آدمی یہ چاہے کہ اس کی غربت دور ہو جائے اور وہ دولت مند ہو جائے تو وہ ہر نماز کے بعد کثرت سے آیۃ الکرسی پڑھنے پر مداومت کرے چالیس یوم تک بلاناغہ اسی طرح کرے انشاء اللہ تعالیٰ اس دوران ضرور فائدہ ہوگا اور جب یہ محسوس ہو کہ مالی فائدہ ہو رہا ہے اور حسب توقع ہو رہا ہے تو پھر ہر روز بلاناغہ ایک سو مرتبہ آیۃ الکرسی پڑھنے کا معمول بنالے اور پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے رزق حلال میں زیادتی وبرکت کی دعا مانگے انشاء اللہ تعالیٰ مفلسی وغربت جاتی رہے گی۔

لوگوں کے شر سے محفوظ رہنے کے لئے

اگر کسی کو اپنے دشمن کی طرف سے نقصان پہنچائے جانے کا شدید خطرہ ہو اور دشمن کسی بھی طرح نقصان پہنچانے کا ارادہ رکھتا ہو یا ایسی کوئی صورت حال پیدا ہوگئی ہو کہ محلہ والے کسی غلط فہمی کی وجہ سے اس کے دشمن ہوگئے ہوں محلہ میں کوئی بھی اس کا حامی ومددگار نہ ہو اور محلہ داروں نے آپس میں اکٹھا ہو کر اس بات کا مشورہ کرلیا ہو کہ اس کو اس محلہ سے زبردستی نکال باہر کریں گے یا رات سوتے ہوئے گھر میں گھس کر ماریں گے تو ان تمام حالات میں یہ عمل کرے کہ باوضو

حالت میں قبلہ رخ بیٹھ کر ایک سو مرتبہ آیۃ الکرسی اس طرح پڑھے کہ اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود پاک پڑھے اس کے بعد ایک سو مرتبہ اللہ تعالیٰ کا اسم مبارک "یا رؤف" پڑھے پھر ایک سو مرتبہ یہ پڑھے۔
قُلْنَا یَا نَارُ کُوْنِیْ بَرْدًا وَّسَلَامًا عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ ○ اس کے بعد اللہ تعالیٰ سے نہایت عاجزی و انکساری کے ساتھ دعا مانگے اور پھر تین مرتبہ آیۃ الکرسی پڑھ کر اپنے ہاتھوں پر دم کرے اور تالی بجا کر آیۃ الکرسی پڑھتا ہوا قبلہ رخ چہرہ کر کے سو جائے سات یوم تک بلاناغہ یہ عمل کرے۔ انشاء اللہ تعالیٰ کوئی بھی دشمن کسی طرح کا نقصان نہیں پہنچا سکے گا اور اللہ تعالیٰ اپنی حفظ و امان میں رکھے گا۔

مرض سودا کے لئے

اگر کسی کو سودا کا عارضہ لاحق ہو گیا ہو تو سات مرتبہ آیۃ الکرسی پڑھ کر روغن زیتون پر دم کرے اور مریض کے سر پر مالش کرے اس کے علاوہ نماز فجر اور نماز عشاء کے بعد باوضو حالت میں سات سات مرتبہ آیۃ الکرسی پڑھ کر پانی پر دم کرے اور مریض کو صبح و شام یہ دم کیا ہوا پانی پلائے، بفضل تعالیٰ آیۃ الکرسی کی برکت سے مرض میں بہت جلد افاقہ ہوگا اور اللہ تعالیٰ شفائے کاملہ نصیب فرمائے گا۔

قضائے حاجت کے لئے

کسی بھی جائز حاجت کے لئے بارہ رکعت نفل نماز دو دو رکعت کر کے اس طرح سے پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد ایک مرتبہ آیۃ الکرسی پڑھے اس کے بعد سجدے میں جا کر سات مرتبہ سورۂ فاتحہ، دس مرتبہ آیۃ الکرسی اور دس مرتبہ بار کلمہ توحید پڑھے اور پھر اپنی حاجت کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے اس کے بعد یہ کہے۔

اَللّٰھُمَّ اقْضِ حَاجَتِیْ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ یَا قَاضِیَ الْحَاجَاتِ وَیَا مُجِیْبَ الدَّعْوَاتِ.

پھر دس مرتبہ "یَا ھَادِیْ" پڑھے اس کے بعد دس مرتبہ "یَا قَاضِیَ الْحَاجَاتِ" کہے۔ سات یوم تک بلاناغہ یہ عمل کرے۔ انشاء اللہ اس دوران ضرور حاجت روائی ہوگی۔

اولاد کی پیدائش کے لئے

اگر کسی کے یہاں اولاد نہ ہوتی ہو عورت بانجھ ہو تو چاہئے کہ منگل کے دن نماز اشراق کے بعد دس رکعت نفل نماز دو دو رکعت کر کے اس طرح سے پڑھے کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد ایک مرتبہ آیۃ الکرسی پڑھے ہر دو رکعت پڑھنے کے بعد اللہ تعالیٰ سے اولاد کے حصول کی دعا مانگے۔ بفضل تعالیٰ اولاد کی نعمت ضرور حاصل ہوگی۔

ملازمت کے لئے

اگر کوئی ملازمت کے لئے کوشاں ہو اور حسب منشاء ملازمت چاہتا ہو تو چاہئے کہ سات یوم میں ایک مرتبہ یہ عمل کرے کہ باوضو حالت میں قبلہ رخ ہو کر بیٹھے۔ سب سے پہلے اکیس مرتبہ درود پاک پڑھے پھر تین ہزار ایک مرتبہ "یَا کَافِیْ یَا غَنِیُّ یَا فَتَّاحُ یَا رَزَّاقُ" پڑھے اس کے بعد ایک سو ستر مرتبہ آیۃ الکرسی پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے۔ ہفتہ میں ایک ایک دن یہ عمل کرے۔ بفضل باری تعالیٰ بہت جلد ملازمت حاصل ہوگی۔ بیروزگاری ختم ہو جائے گی اور حسب منشاء جگہ پر ملازمت مل جائے گی۔

قید سے رہائی کے لئے

جس کسی کو بے گناہ قید میں ڈال دیا گیا ہو اور رہائی کی کوئی صورت ممکن دکھائی نہ دیتی ہو تو اس کو چاہئے کہ وہ باوضو حالت میں کثرت سے بلا تعداد آیۃ الکرسی پڑھنے کا معمول بنالے۔ انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد قید سے باعزت رہائی عمل میں آئے گی۔ آیۃ الکرسی کی برکت سے اللہ تعالیٰ رہائی کی سبیل پیدا فرمادے گا۔

آسیب سے نجات

اگر کسی کو آسیب تنگ کرتا ہو تو باوضو حالت میں تین مرتبہ آیۃ الکرسی پڑھ کر روغن بادام یا سرسوں کے تیل پر دم کرے اور اس تیل کے دو قطرے کان میں ٹپکائے بفضل تعالیٰ آسیب سے فوری طور پر نجات حاصل ہو جائیگی۔ اس کے علاوہ اکیس مرتبہ آیۃ الکرسی پڑھ کر آسیب زدہ کے کان میں پھونکے۔ انشاء اللہ تعالیٰ آسیب تنگ نہیں کرے گا اور چھوڑ کر چلا جائے گا۔

☆☆☆　☆☆☆　☆☆☆

حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند

ہر شخص خواہ وہ طلسماتی دنیا کا خریدار ہو یا نہ ہو ایک وقت میں تین سوالات کر سکتا ہے، سوال کرنے کے لئے طلسماتی دنیا کا خریدار ہونا ضروری نہیں۔ (ایڈیٹر)

روحانی علاج کے طور طریقے

سوال از: (نام مخفی)

واجب صد احترام، محسن ملت حضرت مولانا حسن الہاشمی صاحب

اس سے قبل بارہا جتنے بھی میں نے آپ سے سوالات کئے ہیں آپ نے بڑی فراخدلی سے بذریعہ روحانی ڈاک یا براہ راست تشفی بخش جواب عطا فرمائے ہیں، میں آپ کا بڑا ممنون و مشکور ہوں، ہر حال میں مجھے درج ذیل تین سوالوں کے جواب عطا فرمائیں، بڑی نوازش ہوگی آپ کی۔

(۱) میں نے دیکھا کہ بعض عاملین حضرات کسی آسیب زدہ کا علاج کرتے ہوئے آسیب زدہ کو کھڑا کر کے سفید یا کالا مرغا اُتار کرتے ہیں اس کی حقیقت کیا ہے؟ کیا اس طرح سے مرغا اتارنا اور پھر ذبح کر کے کسی ہرے درخت کے نیچے رکھ دینا یا بہتے پانی کے کنارے رکھ کر آنا، براہ کرم واضح فرمائیں کہ یہ عمل کس نوعیت کا ہے؟

کسی بھی آسیب زدہ کا آسیب بھگانے کا کوئی بہترین طریقہ علاج عطا فرمائیں؟

(۲) حصار قطبی کی خوبیاں کیا کیا ہیں جاننا چاہتا ہوں، براہ مہربانی واضح فرمائیں؟

بارگاہ رب العزت میں دعا گو ہوں کہ اللہ پاک آپ کا سایۂ شفقت ہمیشہ ہمارے سروں پر قائم رکھے اور پروردگار آپ کو صحت وعافیت کے ساتھ رکھے اور دارین کی خوشیاں نصیب فرمائے، آمین بجاہ سید المرسلین۔

براہ کرم میرے مذکورہ سوالوں کے جواب اگلے شمارے میں عطا فرمائیں اور میرا نام پوشیدہ رکھیں، شکریہ۔

جواب

ہماری کوشش تو یہی ہوتی ہے کہ قارئین کے سوالوں کے جوابات بروقت دیدیئے جائیں لیکن بے پناہ مصروفیات کی وجہ سے اکثر خطوں کے جوابات میں تاخیر ہوجاتی ہے جس پر ہم قارئین سے شرمندہ بھی ہوتے ہیں اور معذرت خواہ بھی۔

ہم نے اور کئی لوگوں سے یہ بات سنی ہے کہ بعض عاملین آسیبی اثرات کو دفع کرنے کے لئے مریض کو کھڑا کر کے سفید یا کالے مرغے کا اتار کرتے ہیں، اس صورت میں اگر مرغے کو شرعی انداز میں ذبح کیا جائے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے اور ذبح کر کے مرغے کو کھانا بھی ضروری نہیں ہے اگر اس کے مردہ جسم کو کہیں رکھ دیں یا کہیں دبادیں تو اس میں شرعاً کوئی حرج نہیں ہے۔

اس بارے میں چند باتیں پیش نظر رہنی چاہئیں وہ یہ کہ تمام جانور جو شرعاً حلال ہیں ان کو ذبح کرنے کے بعد ان کے گوشت سے استفادہ کرنا قرین دین وشریعت ہے، خواہ مخواہ کسی کی جان لینا غیر مناسب عمل ہے اس سے اگر احتراز کیا جائے تو بہتر ہے اور اگر ذبح کا طریقہ وہی ہونا چاہئے جو معروف ہے، یعنی اللہ کا نام لے کر جانور کی شہ رگ پر چھری چلانا، اگر غیر اللہ کے نام پر کسی بھی جانور کی گردن کاٹی جائے یا اوپر سے چاقو یا چھری مار کر جانور کو ختم کیا جائے جس کو جھٹکا کہا جاتا ہے، قطعاً

ناجائز ہے، اس طریقے سے جانور کو تکلیف بھی ہوتی ہے اور جھٹکے والا گوشت صحت انسانی کے لئے مضر اور نقصان دہ ہی ہے۔ ہم نے روحانی عملیات کی ہزاروں کتابیں پڑھی ہیں لیکن ہمیں مذکورہ عمل کہیں نظر نہیں آیا لیکن ہم جانتے ہیں کہ روحانی عملیات کی لائن ایک ایسا سمندر ہے جس کا کوئی کنارہ نہیں ہے اور جس طریقے سے ہم واقف نہیں اس طریقے کو ایک دم ناجائز قرار دیدینا ہمارے نزدیک درست نہیں ہے جو عاملین اس طرح آسیب زدہ لوگوں کا علاج کر رہے ہیں ان ہی سے اگر اس سلسلہ میں آپ معلومات حاصل کریں تو بہتر ہے۔ آسیب زدہ لوگوں کا علاج متعدد مرتبہ طلسماتی دنیا میں چھاپا گیا ہے اور جنات نمبر میں جنات اور آسیب سے نجات حاصل کرنے کے سیکڑوں طریقے لکھے گئے ہیں، ایک بار آپ جنات نمبر کا مطالعہ غور وفکر کے ساتھ کریں اور ان طریقوں سے استفادہ کریں، سردست ایک عمل پیش کیا جارہا ہے اس کو نوٹ کرلیں اور اس سے فائدہ اٹھائیں، انشاء اللہ آپ ہمیں دعائیں دینے پر مجبور ہوں گے۔

آسیب زدہ شخص کو سب سے پہلے اس تعویذ سے غسل کرائیں۔

۷۸۶

۳۷۸	۳۸۲	۳۸۵	۳۷۱
۳۸۴	۳۷۲	۳۷۷	۳۸۳
۳۷۳	۳۸۷	۳۸۰	۳۷۶
۳۸۱	۳۷۵	۳۷۴	۳۸۶

اس نقش کو تھوڑے سے پانی میں ڈال کر پانی کو خوب پکالیں، جب پانی میں کھدّے پڑنے لگیں تو نقش پانی میں سے نکال کر اس کو کہیں دبادیں اور اس پانی کو غسل والے پانی میں ملاکر اس سے مریض کو غسل کرادیں، غسل کے بعد یہ نقش کالے کپڑے میں پیک کرکے اس کے گلے میں ڈال دیں۔

۷۸۶

۳۴۹۳	۳۴۹۶	۳۴۹۹	۳۴۸۵
۳۴۹۸	۳۴۸۶	۳۴۹۲	۳۴۹۷
۳۴۸۷	۳۵۰۱	۳۴۹۴	۳۴۹۱
۳۴۹۵	۳۴۹۰	۳۴۸۸	۳۵۰۰

اگر مریض غیر مسلم ہو تو اس کے گلے میں یہ نقش ڈال دیں، اس نقش کو بھی کالے کپڑے میں پیک کریں۔

۷۸۶

۱۶۲	۱۶۵	۱۶۸	۱۵۵
۱۶۷	۱۵۶	۱۶۱	۱۶۶
۱۵۷	۱۷۰	۱۶۳	۱۶۰
۱۶۴	۱۵۹	۱۵۸	۱۶۹

آسیب زدہ کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے اس نقش کو گلاب وزعفران سے لکھنا چاہئے اور مریض کو کم سے کم چالیس نقش روزانہ ایک ایک نقش پانی میں گھول کر پلانے چاہئیں، نقش کو کم سے کم آدھے گھنٹے پہلے پانی میں گھول دینا چاہئے۔ ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ اس نقش کو کاغذ پر لکھنے کے بجائے چینی کی پلیٹ پر لکھیں اور پانی سے دھوکر اس پانی کو مریض کو پلادیں اس طرح تمام ہندسے پانی میں جذب ہوجائیں گے، اس طریقے سے مقصد بہتر انداز میں حاصل ہوگا۔

۷۸۶

۱۱۲۹	۱۱۲۴	۱۱۳۲
۱۱۳۱	۱۱۲۸	۱۱۲۶
۱۱۲۵	۱۱۳۳	۱۱۲۷

غیر مسلم کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔

۷۸۶

۲۱۸	۲۱۲	۲۲۰
۲۱۹	۲۱۷	۲۱۴
۲۱۳	۲۲۱	۲۱۶

یہ علاج اس صورت میں کریں جب آپ کسی عامل سے رجوع نہ کرپارہے ہوں، ورنہ بہتر تو یہی ہے کہ مریض کو کسی معتبر اور مستند عامل کو دکھانا چاہئے، خود علاج کرنے سے اگر احتیاط برتیں تو بہتر ہے یہ الگ بات ہے کہ آپ نے روحانی عملیات کی ریاضتیں ادا کررکھی ہوں اور کسی سے آپ کو اس لائن کی اجازت حاصل ہو۔

حصار قطبی کی خوبیاں بے شمار ہیں، ان کو بیان کرنا آسان نہیں ہے ابھی گزشتہ شمارے میں ہم نے حصار قطبی کے فائدوں کے بارے میں

روشنی ڈالی ہے، آپ کی نظروں سے گزری ہوگی، جنات اور سحر کو دفع کرنے کے لئے حصار قطبی تیر بہدف ثابت ہوتا ہے اور بروقت اس کے فائدے حاصل ہوتے ہیں۔ حصار قطبی کی زکوٰۃ ادا کر کے اگر کوئی روحانی مریضوں کا علاج کرے تو بس وہی اندازہ کرسکتا ہے یہ کتنی عظیم دولت ہے اور اس کے فائدے کتنے اور کس قدر ہیں۔ حصار قطبی کی خوبیوں کا اندازہ کرنے کے لئے طلسماتی دنیا کا جنات نمبر اور جادوٹونا نمبر کا مطالعہ کریں۔

ہمارے لئے دعا فرماتے رہیں کہ اللہ تندرستی بحال رکھے اور تادم آخر ہمیں لوگوں کی روحانی خدمتیں کرنے کی توفیق عطا ہوتی رہیں، یہ زندگی اللہ کے بندوں کی خدمت کر کے ہی کسی قابل بن سکتی ہے، دعا فرمائیں کہ اللہ خدمت خلق کی بھی توفیق بخشے اور ہماری خدمات کو شرف قبولیت سے بھی سرفراز کرے۔

آپ کے سوالات سیدھے سادھے ہیں ان کے جوابات نفع بخش ہیں ایسے سوالوں کو اگر طلسماتی دنیا میں چھاپا جاتا ہے تو اس کا فائدہ دوسروں کو بھی پہنچتا ہے۔ اس طرح کے سوالوں کی اشاعت میں نام پوشیدہ رکھنے کی کوئی ضرورت نہیں ہوتی لیکن آپ نے فرمائش کی تھی کہ آپ کا نام مخفی رکھا جائے تو ہم نے آپ کے نام کو مخفی ہی رکھا ہے، ہماری خواہش ہے کہ آپ طلسماتی دنیا پابندی کے ساتھ پڑھتے رہیں اور اپنے حلقہ احباب میں اس رسالے کو پھیلانے کی جدوجہد بھی کریں، ہم آپ کے شکر گزار رہیں گے۔

مولانا سعد اور دار العلوم دیوبند

سوال از: محمد نوید ———— گنگوہ

میں خیروعافیت کے ساتھ ہوں اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ آپ کی عمر میں برکت دے اور آپ کا سایہ تادیرامت کے سر پر قائم رکھے آمین ثم آمین۔

ضروری گزارش یہ ہے کہ اگر میری باتوں سے آپ کو تکلیف ہوئی تو معاف کیجئے اور ماہنامہ طلسماتی دنیا جنوری فروری ۲۰۱۷ء کا شمارہ دفینہ نمبر کے صفحہ نمبر ۳۵ روحانی ڈاک کے کالم میں پہلے سوال کے جواب میں آپ نے انگریزی دواؤں کے نقصانات اور دیسی دواؤں کے فوائد گنوائے ہیں، مجھے یہ عرض کرنا ہے کہ دیسی دواؤں کے بارے میں آج تک مجھے جانکاری نہیں ملی میں خود انگریزی دواؤں سے پرہیز کرتا ہوں لیکن جو محنت بابا رام دیو نے کی اپنی دواؤں کو چلانے کے لئے وہ محنت کسی اور نے نہیں کی، برائے مہربانی اگر آپ بھی ان دواؤں کو بناتے ہیں تو اپنی دواؤں کی لسٹ اور قیمت اور ڈوز طلسماتی دنیا میں چھاپیں اور اگر ایجنسی دیتے ہوں تو شرائط ایجنسی بھی چھاپیں بڑی مہربانی ہوگی۔

اسی شمارے کے صفحہ نمبر ۴۰ سے ۴۱ پر کسی نے اپنی زندگی کے مسائل پیش کئے ہیں جن کا نام مخفی ہے، ان کے سوال کے پڑھنے کے بعد پتہ چلا کہ انہوں نے جو کچھ بھی لکھا ہے جذبات میں لکھا ہے کیوں کہ ہم چھوٹی چھوٹی پریشانیوں پر گھبرا جاتے ہیں اور آپ نے جواب میں بہت ہی سخت اور سست کہا ہے یہ آپ کے شایان شان نہیں تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے کہ اگر کوئی گھوڑے پر چل کر آئے اور اللہ کے واسطے سوال کرے تو اس کو محروم نہیں کرنا چاہئے، آپ پھر ایک بار اس سوال کو پڑھیں اور غور کریں، پھر جواب دیں یا نہ دیں آپ کی مرضی مجھے ان کا نمبر دیں میں سوروپے کا منی آرڈر کروں گا۔

میں سارے قارئین سے گزارش کروں گا کہ وہ بھی اپنی ہمت کے مطابق مدد کریں۔

آپ طلسماتی دنیا کے ساتھ روحانی تقویم بھی بھیجا کریں، الگ سے نہ بھیجیں مطلب یہ جو طلسماتی دنیا کا خریدار ہے اسے سال شماروں میں شامل کردیں اور آپ ایک سال میں پانچ سوروپے لیتے ہیں لیکن شمارے ۸، ۱۰ ہی بھیجتے ہیں اس کا کیا حساب ہے وضاحت فرمادیں۔

مارچ ۲۰۱۷ء کے شمارے کے صفحہ نمبر ۲۶ پر عورتوں کی جماعت کے بارے میں لکھا ہے، میں بتادوں کہ عورتوں کے ساتھ ان کے شوہر، لڑکے یا والد جاتے ہیں اور جس مکان میں رہتے ہیں اسی مکان کے مالک کو مسجد میں قیام کرایا جاتا ہے اور مقصد عورتوں پر محنت ہوتی ہے کیا یہ بھی غلط ہے؟ اور کیا دار العلوم دیوبند نے مولانا سعد صاحب پر فتویٰ جاری کیا ہے، یا صرف افواہ ہے اگر جاری ہوا ہے تو اس کی وجہ کیا ہے؟ اور فتویٰ کیا ہے؟ ذرا مہربانی فرما کر وضاحت کردیں۔

جواب

ساری دنیا اس بات سے واقف ہے کہ انگریزی دواؤں کے نقصانات بہت ہیں، عام طور پر انگریزی دوا جس مرض کو دفع کرنے کے لئے کھائی جاتی ہے وہ مرض تو دفع ہوجاتا ہے لیکن دوسرا کوئی اور مرض پیدا ہوجاتا ہے، یہ کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں ہے، اس بات سے تمام ڈاکٹر بھی

واقف ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ہر انگریزی دوا کا کوئی نہ کوئی نقصان پہنچانے والا پہلو ضرور ہوتا ہے، قدیم لوگ بہت مجبوری میں انگریزی دوا کو استعمال کرتے تھے اور وہ ایسی دواؤں کو ترجیح دیا کرتے تھے، آج کل حکومت بھی یونانی دواؤں کو فروغ دے رہی ہے اور کوشش کر رہی ہے کہ لوگ یونانی دواؤں کی طرف رغبت کریں، ایک مشکل یہ بھی ہے کہ اب انگریزی دوائیں نقلی بہت بن رہی ہیں، یہ کریلا نیم چڑھا والی بات ہے، سوچئے جب اصلی دوا بھی کوئی نہ کوئی نقصان پہنچاتی ہے تو نقلی دوا کتنا نقصان پہنچاتی ہوں گی۔ یہ بات تو آپ جانتے ہی ہوں گے انگریزی دوائیں ایکسپائر بھی ہو جاتی ہیں پھر وہ فائدے کے بجائے نقصان پہنچاتی ہیں اور ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ایکسپائر ہو جانے والی انگریزی دوا کسی مریض کو شاید اتنا نقصان نہیں پہنچاتی ہوگی جتنا نقصان نقلی دوا پہنچاتی ہے، اس لئے عافیت اسی میں ہے کہ یونانی دواؤں کو اہمیت دی جائے یا پھر ہومیو پیتھک دواؤں کی طرف توجہ کی جائے، ہومیو پیتھ کا علاج کرنے میں مرض دیر میں دفع ہوتا ہے لیکن ایک فائدہ تو یہ ہوتا ہے کہ مرض کی جڑ ختم ہو جاتی ہے اور دوسرا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ اس علاج میں کوئی ریکشن وغیرہ کا اندیشہ نہیں ہوتا اور ہمارا تجربہ یہ بتاتا ہے یہ روحانی علاج بعض امراض میں زیادہ فائدہ کرتا ہے اور مریض کو سیکڑوں آفتوں سے محفوظ رکھتا ہے۔ خدمت خلق کی غرض سے ہم نے بھی یہ تہیہ کیا ہے کہ ہم طب نبوی کی بنیاد پر دیسی دوائیں تیار کرائیں اور لوگوں کا دھیان دیسی دواؤں کی طرف منتقل کریں۔ انگریزی دواؤں کا نقصان پہنچانا الگ بات ہے لیکن اب انگریزی علاج اتنا مہنگا ہو گیا ہے کہ اکثر لوگ اس علاج کی ہمت نہیں کر پاتے، بہرکیف موجودہ زمانہ میں یونانی یا روحانی علاج کو فوقیت دینی چاہئے اور حتی الامکان ایلوپیتھ سے خود کو بچانا چاہئے۔

ہم نے اپنی دواؤں کی کمپنی کا نام ٹائس ون رکھا ہے، اس کمپنی کی دوائیں جب تیار ہو جائیں گی تو ان دواؤں کے نام طلسماتی دنیا میں چھاپ دیئے جائیں گے، ابھی آپ انتظار کریں اور علاج کے لئے اور یونانی دواؤں کے لئے دوسری کمپنیوں سے رابطہ قائم کریں جو ان دنوں دوائیں بنا رہی ہیں اور ان سے اللہ کے بندوں کو خاطر خواہ فائدہ پہنچ رہا ہے۔

دفینہ نمبر میں ایک صاحب کے سوال کا جواب دیتے ہوئے ہم نے انہیں متنبہ کیا تھا اور ان کی اصلاح مقصود تھی، بے شک ہمارے الفاظ کچھ تلخ ہو گئے تھے لیکن ہماری نیت یہ تھی کہ وہ مانگنے تانگنے سے قطع نظر ہو کر اپنے پیروں پر کھڑا ہونے کی کوشش کریں۔ مسلمانوں میں فقیروں کی تعداد حد سے زیادہ بڑھتی جا رہی ہے جب کہ دین اسلام اہل دنیا کے سامنے ہاتھ پھیلانے کی مخالفت سختی کے ساتھ کرتا ہے اور اس وارننگ کے ساتھ کرتا ہے کہ جو لوگ دنیا میں دوسروں کے سامنے اپنا ہاتھ پھیلاتے ہیں اور مخلوق سے سوال کرتے پھرتے ہیں وہ قیامت کے دن ذلیل وخوار ہو کر آئیں گے، ان کے چہرے پر گوشت نہیں ہوگا اور یہ اس بات کی علامت ہوگی کہ ان لوگوں نے دنیا میں گداگری کا پیشہ اختیار کیا، سچ یہ ہے کہ اگر کوئی انسان معذور اور اپاہج نہ ہو تو اس کو بھیک مانگنے کا حق نہیں ہے۔ دنیا کے تجربات یہ بتاتے ہیں کہ جب کسی کو مانگنے کی عادت پڑ جاتی ہے تو وہ محنت سے جان چرانے لگتا ہے، دور اندیش لوگوں کی رائے یہ ہے کہ کسی کو بھیک کی لعنت سے بچانے کے لئے یہ ضروری ہے کہ اس کو بھیک نہ دی جائے تاہم مانگنے والوں کو دنیا دیتی ہی ہے اور ہم بھی اللہ کی توفیق سے دیتے ہیں لیکن ہماری خواہش یہی ہوتی ہے کہ کمزور لوگ اور غربت وافلاس کے مارے ہوئے لوگ سوال دراز کرنے اور دوسروں سے توقعات وابستہ کر کے جینے سے کہیں زیادہ بہتر یہ ہے کہ انسان اپنے پیروں پر کھڑا ہونے کی کوشش کرے اور جب مانگے صرف اپنے خدا سے مانگے وہی ہمارا معبود ہے اور وہی ہمارا مستعان۔

ہم اس بارے میں کسی کا پتہ اس لئے نہیں چھاپتے کہ پھر ایک سلسلہ شروع ہو جائے گا اور ہمارے لئے بھی دس طرح کی مشکلات کھڑی ہو جائیں گی ہم اس سلسلہ میں آپ کے جذبہ کی قدر کرتے ہیں اور آپ سے یہ درخواست کرتے ہیں کہ آپ ان صاحب کے لئے دعا کریں، آپ کی دعا آپ کی مدد سے کہیں زیادہ مفید ثابت ہوگی۔ ہم بھی ان کے لئے دعاءِ خیر کر رہے ہیں کہ اللہ ان کی مشکلات کو دور فرمائے اور انہیں کسی قابل بنا دے تاکہ انہیں دنیا کے سامنے اپنا دامن پھیلا کر بار بار شرمندہ ہونا نہ پڑے۔

روحانی تقویم ماہنامہ طلسماتی دنیا سے الگ چیز ہے۔ اگر ہم اس کو طلسماتی دنیا میں شامل کر لیں تو پھر طلسماتی دنیا کا سالانہ زر تعاون بڑھ جائے گا جب کہ کچھ لوگ روحانی تقویم نہیں پڑھتے۔ ماہنامہ طلسماتی دنیا کا سالانہ چندہ تین سو روپے ہے اور ایک سال میں ہم قارئین کو دس

شمارے بھجواتے ہیں۔ جنوری فروری کا شمارہ عموماً کوئی خاص نمبر ہوتا ہے اس کی قیمت دوگنی سے بھی کچھ زائد ہوتی ہے لیکن مستقل خریداروں کو یہ سالانہ چندے ہی میں بھیجا جاتا ہے، ماہ رمضان المبارک میں رسالہ نہیں چھپتا اسلئے ایک شمارہ ہر سال دو ماہ کا مشترک چھاپا جاتا ہے، اس حساب سے قارئین کے پاس گیارہ شمارہ پہنچتے ہیں، مالی اعتبار سے طلسماتی دنیا کئی سالوں سے نقصان میں چل رہا ہے لیکن ہم نے اس کی قیمت بڑھانے کی کوشش نہیں کی، ہم حتی الامکان اس رسالے کو جاری رکھیں گے باقی مرضی مولیٰ از ہمہ اولیٰ۔

مارچ ۲۰۱۷ء کے شمارے میں ہم نے عورتوں کی جماعت کے بارے میں جو کچھ لکھا ہے ہم اس پر مطمئن ہیں اور ہمارا ضمیر بھی مطمئن ہے، عورتوں کا گھر سے دعوت دین کے لئے نکلنا درست نہیں ہے اور اس کی ضرورت بھی نہیں ہے، عورتوں کو گھر میں بیٹھ کر ہی دعوت کا کام کرنا چاہئے، جب عورتوں کو مقامی اور محلے کی مسجد میں آنے کی بھی اجازت نہیں ہے پھر دور دراز سے سفر کرنے کی اجازت کیوں کر ممکن ہے، اس سلسلہ میں دارالعلوم دیوبند کا فتویٰ بھی یہی ہے کہ تبلیغ کے لئے عورتوں کا سفر کرنا ممنوع ہے۔ آپ فرمائیں گے کہ دوسرے مفتی حضرات نے اس بارے میں تائید کی ہے اور عورتوں کا گھر سے تبلیغ کو جائز بتایا ہے، ہم عرض کریں گے کہ آج کے دور میں مفتی ہزاروں ہیں جس طرح آج کے دور میں وکیلوں کی کوئی کمی نہیں ہے اور ججوں کی بھی کوئی کمی نہیں ہے لیکن ہر وکیل اور ہر جج سپریم کورٹ کے جج برابر کا نہیں ہوسکتا، مفتی ہزاروں ہوں لیکن ہر مفتی دارالعلوم دیوبند کے مفتی کے ہم قد نہیں ہوسکتا جب دارالعلوم دیوبند کے حضرات مفتیان نے یہ فرمادیا ہے کہ عورتوں کو تبلیغ کے لئے سفر نہیں کرنا چاہئے تو جماعت کے ذمہ داروں کو اس فتوے کو اکابرین دیوبند کی رائے کو تسلیم کرلینا چاہئے، احتیاط کتنی بھی ہو لیکن عورتوں کو برائے تبلیغ سفر کرنا فتنوں سے محفوظ نہیں رہے گا اور کسی نہ کسی فتنے کا شکار ہونے کا اندیشہ رہے گا۔ کیوں کہ شیطان ہر جگہ اپنا داؤ چلاتا ہے اور جہاں عورتیں ہوتی ہیں وہاں اس کے لئے جال پھیلانا آسان ہوتا ہے۔

دارالعلوم دیوبند نے مولانا سعد کی کچھ ناروا باتوں پر قدغن لگائی ہے اور انہیں متنبہ کیا ہے اگر آپ کو ان باتوں کی تفصیل جاننی ہے تو آپ دارالعلوم دیوبند سے رجوع کریں۔ ہمارے نزدیک دارالعلوم دیوبند کا اقدام درست تھا، کیوں کہ نبیوں اور رسولوں کے بارے میں غیر محتاط باتیں کرنا غلط ہے اس سے کفر لازم آجاتا ہے۔ سنا ہے کہ مولانا سعد نے اُن باتوں سے رجوع کرلیا تھا، اگر یہ درست ہے تو صبح کا بھولا اگر شام کو گھر واپس آجائے تو اسے بھولا ہوا نہیں کہتے۔

حقیقت تو یہ ہے کہ تبلیغی جماعت کا کام اچھا کام ہے اس سے مسلمانوں میں نماز روزوں کی بیداری آتی ہے اور وضع قطع بھی نوجوانوں کی درست ہوجاتی ہے لیکن علماء اور مشائخ کو اس جماعت کی سرپرستی کرنی چاہئے اور جماعت کے ذمہ داروں کا بھی فرض ہے کہ وہ علماء کی بالادستی کو تسلیم کریں اور ان کے حکم کو مانیں۔ اگر جماعت کے ذمہ دار خود کو علماء کے برابر یا ان سے بڑا سمجھنے لگیں گے تو پھر مختلف انداز کے فتنے اُبلنے کا اندیشہ رہے گا اور ایک اچھا کام مشکوک ہوکر رہ جائے گا کیوں کہ اہل علم اور غیر اہل علم کبھی برابر نہیں ہوسکتے اور علم و معرفت کے حساب سے کوئی ادارہ دارالعلوم دیوبند کے ہم قد نہیں ہوسکتا۔ دارالعلوم دیوبند ہی سے اور دارالعلوم دیوبند کی عظمت اور بڑائی میں شک کرنا گمراہ ہونے کی علامت ہے۔ جو چھٹ بھیئے دارالعلوم اور مفتیان دارالعلوم پر الٹے سیدھے تبصرے کرتے ہیں انہیں اپنی عاقبت کی فکر کرنی چاہئے۔

جہاں تک مولانا سعد کی غیر محتاط باتوں کا معاملہ ہے وہ یقیناً قابل گرفت ہے لیکن ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ مرکز نظام الدین میں جو جنگ چل رہی ہے وہ اقتدار کی جنگ ہے، ضروری نہیں کہ مولانا سعد پر انگلیاں اٹھانے والے سبھی لوگ مخلص ہوں، ان میں بھی کچھ مفاد پرست شامل ہوں گے اور وہ حضرات بھی شامل ہوں گے جن کو من مانیاں کرنے کا اور اپنی چودھراہٹ قائم کرنے کا موقع نہ مل سکا۔ اس لئے وہ مولوی سعد کے خلاف ہائے ہلا کررہے ہوں گے، اللہ ہم سب کی حفاظت فرمائے۔

نام کے اعداد

سوال از: عبدالرشید نوری ــــــــــ بھوپال

میرا نام عبدالرشید ہے، میرے نام کے کل کتنے عدد ہیں کیا میں ”یارشید، یااللہ“ کا ورد کرسکتا ہوں، اس کی تعداد اور وقت کیا رہے گا اس کے پڑھنے کا فیض کیا ہے؟ کیا یہ میرے نام کا اسم اعظم ہے، براہ کرم ماہنامہ طلسماتی دنیا میں جواب عطا ہو۔

جواب

آپ کے نام کے کل اعداد ۶۲۱ ہیں اور آپ کے نام کا مفرد عدد ۹ ہے، اصولاً آپ کا اسم اعظم ''یاباسط'' ہے جس کے پڑھنے کی تعداد ۷۲ ہے۔ اگر عشاء کی نماز کے بعد آپ روزانہ ''یاباسط'' ۷۲ مرتبہ پڑھنے کا معمول بنائیں تو آپ کی زندگی میں سنہرا انقلاب آئے گا اور رفتہ رفتہ آپ کو تمام الجھنوں اور رکاوٹوں سے نجات حاصل ہوجائے گی، علم الاعداد میں ۹ سب سے بڑا عدد ہے اور اس عدد کی خصوصیات بے شمار ہیں، اس عدد کے لوگ مستقل مزاج ہوتے ہیں، ان کی طبیعت میں استحکام ہوتا ہے لیکن عروج کے بعد زوال اور زوال کے بعد عروج ان کی قسمت کا لازمی حصہ ہوتا ہے، یہ کسی بھی وقت آسمان پر اڑتے اڑتے زمین پر گر پڑتے ہیں اور گرنے کے بعد پھر سنبھل جاتے ہیں، گرمی ان لوگوں سے برداشت نہیں ہوتی، یہ لوگ مشتعل مزاج بھی ہوتے ہیں اور حالت اشتعال میں غلط فیصلے کر گزرنا ان کا مزاج ہوتا ہے، محبت پرست ہوتے ہیں بلکہ محبت ان کی کمزوری ہوتی ہے، محبت کے نام پر یہ فریب آسانی سے کھالیتے ہیں، ان کو صنف نازک میں بڑی دلچسپی ہوتی ہے، یعنی عورت ان کی کمزوری ہوتی ہے، ان لوگوں کی ایک سے زیادہ شادی متوقع ہوتی ہے، آپ کا عدد چونکہ ۹ ہے اس لئے اس طرح کی خصوصیات سے شاید آپ کو بھی دوچار ہونا پڑے، اپنی خوبیوں میں استحکام پیدا کرنے کے لئے اور اپنی کمزوریوں سے نجات پانے کے لئے آپ کو ''یاباسط'' کا ورد روزانہ ۷۲ مرتبہ کرنا چاہئے اور چاندی کی ایک انگوٹھی ایسی پہننی چاہئے جس پر ۹ کندہ ہو، اس کا وزن ساڑھے چار ماشہ ہونا چاہئے۔

اگر آپ ''یااللہ'' یارشید'' پڑھنا چاہیں تو نماز فجر کے بعد پڑھیں اور روزانہ کی تعداد ۵۸۰ مرتبہ رکھیں، انشاء اللہ طبیعت میں نکھار پیدا ہوگا، نورانیت اور پاکیزگی عطا ہوگی، مزاج میں سدھار آئے گا اور بشری کمزوری سے آہستہ آہستہ نجات ملے گی۔ یہ آپ کا اسم اعظم نہیں ہے لیکن ہر اسم الٰہی عظیم ہی ہوتا ہے اور اس کے ورد کے عظیم ہی فائدے ہوتے ہیں، جب آپ کا دل چاہ رہا ہو تو آپ اس ورد کو شروع کرکے جاری رکھ سکتے ہیں، انشاء اللہ اس ورد سے آپ کو مذکورہ فوائد حاصل ہوں گے، البتہ آپ کا اسم اعظم ''یاباسط'' ہے اور عشاء کے بعد ۷۲ مرتبہ اس کو پڑھنے کا معمول بنائیں، اس کے فوائد بھی عظیم ہی ہیں اور اس کے ورد سے آپ کی خوبیوں میں اور صفات عالیہ میں اضافہ ہوگا اور ان کمزوریوں سے چھٹکارا نصیب ہوگا جو آپ کے مفرد عدد کی وجہ سے آپ کی شخصیت کا لازمی حصہ بنی ہوئی ہوں گی۔

جو لوگ ۹ عدد کے ہوتے ہیں ان کو ''حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْل'' کا وظیفہ بھی بطور خاص فائدہ پہنچاتا ہے، اس کے پڑھنے کی تعداد ۴۵۰ مرتبہ روزانہ ہونی چاہئے اور اس کا ورد ظہر کی نماز کے بعد کرنا چاہئے، اول و آخر ۱۱ مرتبہ درود شریف پڑھنا چاہئے، انشاء اللہ عظیم الشان فائدے حاصل ہوں گے اور زندگی کی تمام رکاوٹوں اور تمام الجھنوں سے نجات مل جائے گی اور ہر طرح کی کامیابی آپ کے قدم چومنے لگے گی مگر ایک بات یاد رکھیں کہ کسی بھی وظیفہ کو کامل نقش کے ساتھ اور نہایت صبر وضبط کے ساتھ پڑھنا چاہئے، تب ہی کچھ ملنے کی امید کی جاسکتی ہے جو لوگ ہتھیلی پر سرسوں اُگانا چاہتے ہیں وہ اکثر رحمت خداوندی سے محروم ہی رہتے ہیں۔

شادی کیسی رہے گی؟

سوال از: یعقوب خاں ——— بھوپال

گزارش یہ ہے کہ ایک لڑکا ہے جس کا نام احمد رزاق ہے اور ماں کا نام شہناز ہے، ایک لڑکی ہے جس کا نام کوثر ہے اور ماں کا نام ناظمہ ہے، لڑکے کی عمر ۲۲ سال ہے اور لڑکی کی عمر ۲۲ سال تین ماہ ہے، یعنی لڑکی تین ماہ بڑی ہے، ان دونوں کا ستارہ، برج کیا ہے، ان دونوں کی شادی ہوسکتی ہے، شادی کے لئے ان کی جوڑی ٹھیک رہے گی یا نہیں۔ دونوں کی شادی کردیں یا نہیں براہ کرم طلسماتی دنیا میں جواب عطا فرمادیں۔

جواب

برج اور ستارے کا صحیح اندازہ تب ہوتا ہے جب لڑکے اور لڑکی کی تاریخ پیدائش لکھی جائے، تاریخ پیدائش کے بغیر بروج اور ستاروں کا ادراک کرنا ممکن نہیں ہوتا، قیاسی طور پر کچھ اندازہ ہوجاتا ہے لیکن وہ صرف ایک قیاس اور ظن کی بنیاد پر ہے، صرف ایک اندازہ ہے، صحیح طریقے سے اندازہ اسی وقت ہوتا ہے جب صحیح تاریخ پیدائش کا علم ہو۔

ان دونوں کے بارے میں علم الاعداد کی رو سے یہ اندازہ ہے کہ یہ شادی کامیاب نہیں ہوسکتی۔ اگر یہ رشتہ کرنا ضروری ہو تو پھر ان دونوں

کے نام میں یا کسی ایک کے نام میں تبدیلی کرنا ضروری ہوگا، اگر دونوں کا نکاح ان ہی ناموں سے ہوا تو شادی کے ناکام ہو جانے کا اندیشہ رہے گا، ورنہ پھر میاں بیوی ہر وقت کی کشمکش اور اختلافات کا شکار رہیں گے۔

لڑکی کا تین ماہ بڑا ہونا کوئی عیب نہیں ہے، عموماً تو یہی ہوتا ہے کہ شوہر بڑا ہونا چاہئے لیکن اگر بیوی کچھ بڑی ہو تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے البتہ رشتہ طے کرتے وقت یہ دیکھنا چاہئے کہ ان کے ستارے ایک دوسرے سے میل کھاتے ہیں یا نہیں اور ان کے ناموں کے اعداد میں کوئی ٹکراؤ تو نہیں ہے اس کے ساتھ ان دونوں کی دینداری اور اخلاق ومروت پر بھی غور وفکر کر لینا چاہئے، شادی صرف لڑکے اور لڑکی کی نہیں ہوتی یہ بندھن دونوں خاندانوں کا اور دونوں گھرانوں کا بھی ہے اس لئے دونوں گھرانوں کے متعلقین کے مزاج وغیرہ پر بھی اگر نظر رہے تو بہتر ہے آج کل صرف دولت یا صرف خوبصورتی دیکھتے ہیں جو کامیاب زندگی گزارنے کے لئے کافی نہیں ہے۔

طالب علم کو کیا کیسے کرنا ہے

سوال از: سلیم پاشا

بخدمت حضرت اقدس سید العالمین شیخ حسن الہاشمی صاحب دامت برکاتہم

عرض خدمت اینکہ بندہ آٹھواں چلہ ختم کر کے نواں چلہ آج بتاریخ ۲۸ ربیع الاول بمطابق ۲۹ دسمبر ۲۰۱۶ء بروز جمعرات شروع کرنے جا رہا ہے۔ حضرت والا کی خاص نگرانی ودعائے مستجاب کا طلب گار ہے۔

جواب

سورۂ یٰسین کے ۹ چلے ختم کرنے کے بعد کتابچے کی دوسری ریاضتوں کی طرف دھیان دیں، حروف تہجی کی زکوٰۃ نکالتے وقت اس بات کا خیال رکھیں کہ اس کی شروعات اس وقت کریں جب چاند منزل شرطین میں ہو، چاند جب برج حمل میں ہوتا ہے تب وہ منزل شرطین میں ہوتا ہے اس کے لئے آپ اسی شمارے میں منزل شرطین کی درج شدہ تاریخوں کو نوٹ کر لیں یا روحانی تقویم کو پیش نظر رکھیں۔

سب سے آخر میں نقوش کی زکوٰۃ نکالیں اور ہدایت کے مطابق ان کو پانی وغیرہ میں ڈالیں، اس سلسلہ میں وقت بچانے کے لئے جلد بازی نہ کریں، اگر ان بنیادی ریاضتوں کو جس قدر اہتمام کے ساتھ اور حسب ہدایت کریں گے اتنا ہی آئندہ چل کر آپ کو فائدہ ہوگا، جو لوگ ایک ایک وقت میں کئی کئی نقوش کی زکوٰۃ ادا کرتے ہیں انہیں آگے چل کر روحانیت اور افادیت میں کچھ کمی کا احساس ہوتا ہے۔

آپ کتابچے کو حسب ہدایت ہی پورا کریں، اس کتابچے کی تکمیل کے بعد قلب قرآن کی ریاضتیں پوری کریں اور تحفۃ العالمین کا مطالعہ کریں تاکہ آپ کو یہ اندازہ ہو سکے کہ روحانی عملیات کا سفر صحیح طریقوں سے کیسے شروع کیا جاتا ہے۔ یہ بات ذہن میں رکھیں ہر صورت میں اور ہر حالت میں عملیات میں تاثیر تو جب ہی پیدا ہوتی ہے جب اللہ کی مرضی ہو، لیکن اللہ کی مدد اسی وقت آتی ہے جب بندہ ہر کام سے پہلے صحیح طور پر تدابیر اور اسباب کا خود کو پابند کر لیتا ہے کسی بھی معاملے میں اللہ ٹپ کچھ کرنا اسباب کی توہین ہے اور اللہ کے پیدا کردہ اسباب کی توہین کرنا بندوں کو کسی طرح زیبا نہیں دیتا۔

ہماری دعا یہ ہے کہ ان تمام شاگردوں کو کامیابیوں سے سرفراز کرے جو اس لائن میں صحیح طریقوں کے ساتھ اپنا روحانی سفر جاری رکھے ہوئے ہیں۔

آسیبی اثرات کا چکر

سوال از: محمد عبدالعلیم ــــــــ منی پور

عرض خدمت یہ ہے کہ بندہ مجبوری کے لحاظ سے خطوط کا لکھنا ہو، مؤدبانہ عرض گزارش محروم نہ فرمائیں گے۔ طلسماتی دنیا کا مطالعہ سے احساس ہوا کہ ہمارا حل ہو سکتا ہے لہٰذا آپ حضرت والا سے عاجزانہ مطالبہ علاج مانگتا ہوں، بندہ کو قوی امید ہے کہ اللہ کے فضل وکرم سے محروم نہ فرمائیں گے، حالت مرض مریض یہ ہے کہ ہمارے بچے کو گھر کے سامنے بٹھائے رکھا تھا کوئی آیا بھی نہ تھا، اچانک ہاتھ پاؤں ٹیڑھا ہو گیا جیسا پولیو کے موافق تو نہیں ہے بات بھی اچھی طرح نہیں کر پاتا ہے۔

جواب

آپ نے اپنے بچے کا نام ہی نہیں لکھا ہے پھر کیسے اندازہ ہو کہ اس کو کیا مرض ہے؟ آپ کو اس کا نام اور اس کی والدہ کا نام لکھنا چاہئے تھا، اغلب گمان یہ ہے کہ اس پر آسیبی اثرات ہیں اور اسی آسیبی اثرات کی وجہ

سے بچے کا جسم متاثر ہوا ہے، آپ اس بچے کو کسی عامل کو دکھالیں تو اچھا ہے، ہم اس کا علاج اس لئے نہیں بھیج سکتے کہ آپ نے نہ تو بچے کی تصویر بھیجی ہے اور نہ اس کا نام لکھا ہے، محض انداز سے روحانی علاج بھجوانا یا بتانا مناسب نہیں ہے۔ آپ سردست اس کے گلے میں یہ تعویذ ڈال سکتے ہیں۔

۷۸۶

۱۴۵	۱۴۸	۱۵۲	۱۳۸
۱۵۱	۱۳۹	۱۴۴	۱۴۹
۱۴۰	۱۵۴	۱۴۶	۱۴۳
۱۴۷	۱۴۲	۱۴۱	۱۵۳

ایک بوتل پانی پر معوذتین ۳۰ مرتبہ پڑھ کر دم کر کے رکھ لیں اور یہ پانی صبح شام بچے کو پلاتے رہیں لیکن بہتر یہ ہے کہ اس بچے کا باقاعدہ علاج کرانے کے لئے کسی عامل سے رجوع کریں اور اس کی ہدایات پر عمل کریں۔ اللہ سے دعا ہے کہ وہ اس کو اثرات سے نجات دے اور مکمل صحت عطا کرے۔

رودراکش کی بات

سوال از: ایم رفیق احمد ____ وانم باڑی

عرض خدمت یہ ہے کہ ایک منہ والا رودراکش نیپال کا طلسماتی دنیا میں پڑھ چکے ہیں، اس سے فائدہ، اسلام میں رودراکش جائز ہے کیا، ہم لوگ اس کو آپ نیپال کا رودراکش کی قیمت اور آپ اس کو کس طرح روانہ کرسکتے ہیں اور ہم لوگ کیسے استعمال کریں، ایک لفافہ بھی اس لفافہ کے اندر رکھا ہوا اس کے ذریعہ بتائیں یا رسالہ میں جواب دیں۔

جواب

اس دنیا میں رب العالمین بے شمار چیزیں اور نعمتیں اپنے بندوں کے فائدے کے لئے پیدا کی ہیں ان سے استفادہ کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے، البتہ ہر انسان کے دل میں یہ یقین جاگزیں ہونا چاہئے کہ ہر چیز باذن اللہ اپنا اثر دکھاتی ہے، اس کے حکم کے بغیر اور اس کی مرضی کے بنا کوئی پتہ بھی نہیں ہل سکتا، جب کچھ لوگ جو توحید پرستی کا دعویٰ کرتے ہیں اور وہ پتھروں کا مذاق اڑاتے ہیں یا رودراکش جیسی چیزوں کی افادیت کا انکار کرتے ہیں تو انہیں قرآن حکیم کی یہ آیت یاد رکھنی چاہئے۔ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ. تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤں گے۔ ہم مسلمانوں کا حال یہ ہے کہ بعض جگہ تو ہم بالکل بے حس ہوجاتے ہیں، جیسے انگریزی دواؤں کے معاملے میں جو سب کی سب الکحل میں ڈبو کر تیار کی جاتی ہیں اور جن میں شراب کی شمولیت ناگزیر ہوتی ہے، ان کو استعمال کرتے ہوئے ایک بار بھی ہمیں وہ حدیث رسولؐ یاد نہیں آتی جس میں شراب کے بارے میں صراحتاً یہ فرمایا گیا ہے کہ جس چیز کا کل حرام ہے اس کا جزو بھی حرام ہے۔ کھانسی کے شربتوں میں پچاس فیصد شراب ہوتی ہے لیکن سب بے تکلف پیتے ہیں اور ایک بار بھی یہ احساس نہیں ہوتا کہ ہم حدیث رسولؐ کے خلاف کررہے ہیں اور ہم مسلمان بعض جگہ اس قدر حساس بن جاتے ہیں جیسے توحید وسنت ہمارا اوڑھنا بچھونا ہو، نگینوں اور پتھروں کا خالق بھی اللہ ہی ہے اور اللہ ہی کے حکم سے ان میں تاثیر پیدا ہوتی ہے، ان کو ممنوع سمجھنا تقویٰ نہیں صرف وہم ہے اور یہ وہم مطلقاً ناجائز ہے۔

ہمارے ادارے سے جو رودراکش فراہم کیا جاتا ہے وہ نیپال سے ہی آتا ہے اور ایک منہ کا ہوتا ہے آپ کی جب خواہش ہو اور جب دل کہے آپ ہمارے ادارے سے طلب کریں۔

حاملہ کی بواسیر

سوال از: فاخرہ ترنم ____ اورنگ آباد

عرض یہ ہے کہ میں حمل سے ہوں لیکن اچانک مجھے بواسیر ہوگئی ہے، میں بہت پریشان ہوں، اگر آپ اس مرض کا کوئی روحانی علاج تجویز فرمادیں تو میں آپ کی بہت مشکور رہوں گی، جلد جواب دیں۔

جواب

آپ کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں، آپ اس نقش کو لکھ کر اپنے گلے میں ڈال لیں، انشاء اللہ آپ کو بواسیر سے نجات مل جائے گی، اس نقش کو اتوار کے دن نماز فجر کے بعد باوضو ہو کر لکھیں، کالی پینسل سے لکھ کر کالے کپڑے میں پیک کر کے گلے میں ڈال لیں۔

۷۸۶

۹۰۸	۹۱۱	۹۱۴	۹۰۱
۹۱۳	۹۰۲	۹۰۷	۹۱۲
۹۰۳	۹۱۶	۹۰۹	۹۰۶
۹۱۰	۹۰۵	۹۰۴	۹۱۵

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم

قسط نمبر ۱۴

حضرت امام غزالیؒ

دنیا کے عجائب وغرائب

پَر میں ایک گونہ کرختگی رکھی اور ساتھ ساتھ اس کو اندر کی جانب کچھ گہرا بھی رکھا تا کہ اڑان میں پرندہ ہلکا رہے؛ جن پرندوں کو ٹانگیں قدرت نے لمبی رکھی ہیں اس میں بھی عجیب حکمت ہے، یہ پرندے اکثر ہموار میدانوں میں چگتے ہیں اور پانی میں اپنی غذا ڈھونڈتے پھرتے ہیں، یہ اپنی ٹانگوں پر کھڑے ہو کر پانی میں چلنے پھرنے والی چیزوں پر اوپر سے تاک لگاتے ہیں اور اپنے شکار پر گھات کرتے ہیں، جب دیکھتے ہیں کہ پانی میں ان کی مرغوب شئے چل رہی ہے، فوراً اپنی لمبی لمبی ٹانگوں سے اس کی طرف ایسی آہستگی سے بڑھتے ہیں کہ پانی میں جنبش نہ آنے پائے اور قریب جا کر اس کو پکڑ لیتے ہیں، اگر ان کو چھوٹی ٹانگیں ملتیں اور یہ اپنے شکار کی طرف بڑھتے تو ان کا سینہ پانی سے ٹکرا کر اس کو ہلا دیتا اور اس کو جنبش میں لے آتا۔ ادھر پانی جنبش کرتا ادھر ان کا شکار رفو چکر ہوتا۔ چڑیوں کو دیکھئے کہ وہ دن بھر اپنی غذا چگتی پھرتی ہیں اور ان کو ان کی غذا ایک جگہ نہیں ملتی بلکہ جگہ جگہ ان کو اڑ کر جانا پڑتا ہے تب کہیں وہ اپنا پیٹ بھر سکتی ہیں اور یہی نظام ان کے حق میں بہتر ہے۔ اگر ایک ہی جگہ ان کو اپنی غذا مل جاتی تو یہ اپنا پیٹ بری طرح سے بھر کر ہی ہٹتیں اور اس قدر بوجھل ہو جاتیں کہ اڑنا دشوار ہوتا اور قے کرنا بھی ان کے لئے ممکن نہ تھا، جس طرح تری کے جانور عادی ہوتے ہیں کہ مچھلیاں خوب کھاتے ہیں اور جب گرانی پاتے ہیں تو قے کر دیتے ہیں اور اڑنے کے لئے ہلکے پھلکے ہو جاتے ہیں۔ یہی حال انسانوں کا ہے کہ جب ان کو مفت کا مل جاتا ہے تو خوب پیٹ بھر لیتے ہیں اور تکلیف میں پڑ جاتے ہیں۔

بعض جانور ایسے ہیں جو رات ہی کو نکلتے ہیں جیسے الو، چمگادڑ اور بزبا گل وغیرہ کیوں کہ ان کی غذا وہ تیتریاں یا کیڑے مکوڑے ہیں جو فضا میں تو زمین کے قریب اڑتے پھرتے ہیں، ان کو قدرت کی طرف سے ایسی روشن آنکھیں نہیں ملی ہیں کہ زمین پر سے کوئی چیز چگ لیں اور یہی وجہ ہے کہ سورج کی روشنی سے چھپتے اور بچتے پھرتے ہیں۔ اس لئے قدرت نے ان کی غذا فضا میں رکھی، چمگادڑ کو دیکھئے کہ اس کو قدرت نے اڑنے کے لئے بازو تو نہیں دیئے مگر اس کو کھال کچھ اس قسم کی دے دی گئی جو بازوؤں کا کام دیتی ہے، اس کو منہ اور دانت بھی دیئے گئے اور بچہ جننے میں اس کو زمین پر بسنے والے جانوروں کی طرح پیدا کیا گیا۔

غرض چمگادڑ کو پیدا فرما کر خالق عالم نے یہ بھی بتا دیا کہ اس کی قدرت پرندہ کو اڑانے کے لئے صرف بازو دینے کی محتاج نہیں ہے وہ پرندہ کو کھال دے کر بھی یہ کام لے سکتا ہے۔

مچھلیوں میں بعض مچھلیاں ایسی ہوتی ہیں جو کافی دور تک سمندر کی سطح پر ہوا میں اڑتی ہیں اور پھر پانی میں گر جاتی ہیں، ان کے بھی بازو کہاں ہیں؟ پھر کبوتر اور کبوتری کا ایک عجیب کرشمہ دیکھئے کہ انڈے سینے میں یہ مل جل کر کام کرتے ہیں، غذا کی ضرورت ہوتی ہے تو ایک ان میں سے انڈوں پر رہتا ہے اور دوسرا غذا کی تلاش میں نکلتا ہے اور اگر غذا کی زیادہ طلب ہوتی ہے تو دونوں ایک ساتھ نکل جاتے ہیں لیکن زیادہ دیر تک انڈوں کو نہیں چھوڑتے جلد واپس آجاتے ہیں، ان کو سونے کی بڑی حرص ہے اور اسی بنا پر ان کے پیٹ میں بیٹ جمع ہو جاتی ہے اور جب بیٹ کرنے کا تقاضا سخت ہو جاتا ہے تو ایک دم بیٹ کرتے ہیں۔

کبوتری کے انڈے دینے کا جب وقت آتا ہے تو نر اس کو گھونسلے سے زیادہ دیر تک باہر نہیں رہنے دیتا بلکہ اس کی چونچیں مارتا ہے، ٹھونگیں لگاتا ہے اور اس کو مجبور کرتا ہے کہ وہ جلد اپنے گھونسلے میں پہنچے، یہ صرف اس مقصد سے کہ اس کا انڈا گھونسلے سے باہر گر کر ضائع نہ ہو جائے، بچے جب تک کمزور ناتواں رہتے ہیں ان کے ماں باپ بڑی شفقت و محبت سے ان کو چوگا دیتے ہیں لیکن جب دیکھتے ہیں کہ بچوں میں طاقت آچلی اور وہ اپنی روزی آپ تلاش کر سکتے ہیں ماں باپ کے محتاج نہیں تو پھر

اپنے بچوں کو منہ نہیں لگاتے، اگر وہ پاس آتے ہیں تو ان کو ٹھونگیں مار کر بھگا دیتے ہیں اور اپنا رخ پھیر لیتے ہیں۔

شکاری پرندوں کو دیکھئے کہ کیسی تیز اڑان ان کو ملی ہے کہ ان سے آگے کوئی نہیں بڑھ سکتا، ان کے پنجے بڑے مضبوط ہیں اور ناخن بڑے تیز اور چونچ بھی بڑی نوکیلی اور تیز ملی ہے کہ جو چیز کو چھری یا چاقو کی طرح کاٹ ڈالتی ہے، چنگل ایسے تیز ہیں کہ گوشت کو لٹکالیں تو گوشت لٹکا ہی رہتا ہے، یہاں تک کہ وہ اس کو اپنی غذا بنا لیتے ہیں۔

جو پرندے اپنی غذا پانی سے نکالتے ہیں، ان کو قدرت نے پانی پر تیرنے اور اس میں غوطہ لگانے کی بڑی مہارت عطا فرمائی تا کہ روزی حاصل کرنے میں ان کو دقت نہ اٹھانی پڑے، غرض خداوند قدوس نے اپنی قدرت کاملہ سے ہر قسم کے پرندے کو اس کے تقاضے کے مطابق قوت وطاقت بخشی اور جدوجہد کے آسان راستے اس کے سامنے کھول دیئے، سبحانہ ما اعظم شانہ۔

ف:۔ پرندہ بھی حکمتوں کا ایک خزانہ اور رازوں کا ایک معمہ ہے، حضرت امام نے مختلف پہلوؤں سے اس پر روشنی ڈالی ہے اس کی ساخت اور بناوٹ کو دکھایا، اس کی عادات وخصائل کو بتایا اور اس کے طبعی رجحانات ومرغوبات کو آشکارا کیا، غرض اس پر سیر حاصل بحث کی، کچھ مناسب تشریح اسی سلسلہ کی ہم بھی سپرد قلم کرتے ہیں، ممکن ہے ناظرین کرام کے لئے دلچسپی کا باعث اور مزید معرفت کا سبب ہو۔

پرندہ کی بدنی ساخت اور جسمانی بناوٹ ہر رخ اور پہلو سے وزن اور ہلکے پن میں لمبائی اور چوڑائی میں کچھ ایسی موزوں اور مناسب رکھی گئی ہے کہ ذرہ برابر تبدیلی اور بگاڑ کی متحمل نہیں ہے، اس کے دونوں بازو کیا ہیں، ترازو کے دو پلڑے ہیں کہ ایک کو ذرا ہلکا کر دیجئے، دوسرا پلڑا فوراً جھک جائے گا، اس کے بازوؤں میں سے چند ہی پر نوچ لیں، اڑنے میں وہ لڑکھڑانے لگے گا اور ایک طرف جھک کر چلنے لگے گا جس طرح ایک لنگڑا آدمی اپنی چال میں لنگڑاتا ہے کیوں کہ اس کی ایک ٹانگ چھوٹی اور دوسری بڑی ہوتی ہے، اسی طرح اگر پرندہ کی دم میں سے چند پر اکھیڑ لیں تو وہ اڑان میں بھی ڈگمگائے گا اور اس کی چال میں بھی بے اعتدالی پیدا ہو جائے گی، یعنی رفتار میں آگے کی جانب جھکنے لگے گا اور اس کی مثال ایسی ہوگی جیسے ایک کشتی جس کا اگلا حصہ بھاری ہو اور پچھلا ہلکا، اسی توازن کے اصول کے مطابق بعض پرندے ایسے ہیں کہ جب وہ اپنی گردن آگے کی جانب دراز کرتے ہیں تو اپنی ٹانگیں پیچھے کی طرف پھیلا دیتے ہیں تا کہ پاؤں اور گردن کا وزن برابر ہو جائے اور کسی طرف سے وزن بڑھنے نہ پائے، چنانچہ ایک آبی پرندہ کی یہی عادت ہے۔

حکمت قدرت

انڈے سینے میں پرندے مختلف العادت ہیں، شتر مرغ کی یہ عادت ہے کہ اپنے انڈوں کی تین قسمیں کرتا ہے کچھ کو ریت میں دبا دیتا ہے، چند کو دھوپ میں چھوڑ دیتا ہے اور بقیہ کو سینے لگتا ہے، جب انڈوں سے بچے نکل آتے ہیں تو دھوپ میں رکھے ہوئے انڈوں سے رقیق مادہ نکالتا ہے اور بچوں کو پلاتا ہے۔ جب اس کے بچے کچھ طاقت پکڑ لیتے ہیں تو ریت میں دبائے ہوئے انڈوں کو توڑتا ہے، ان پر مکھیاں، مچھر، کیڑے مکوڑے جمع ہوتے ہیں وہ کیڑے مکوڑے اپنے چوزوں کو بطور غذا دیتا ہے، جب اور زیادہ ہوشیار ہو جاتے ہیں تو گھاس پھوس چرنے لگ جاتے ہیں۔

اللہ اکبر کیا نظام قدرت ہے کہ اس میں عقل بھی محو حیرت ہے، کبوتر کے جوڑے کا ذکر حضرت امام رحمۃ اللہ علیہ نے کیا ہے، اسی سلسلہ میں مزید بات اور سنئے اور نظام قدرت پر حیرت کیجئے، یہ تو آپ نے حضرت امام کی زبانی معلوم کیا کہ کبوتر کے جوڑے میں نر اور مادہ بچوں کی پرورش میں ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں۔

یہی حال چڑیوں کا ہے مگر مرغ کے جوڑے کا یہ حال نہیں کیوں کہ اس میں نر مادہ کا نہ انڈے سینے میں ہاتھ بٹاتا ہے، نہ پرورش میں اس کا ساتھ دیتا ہے، بس مادہ ہی بے چاری اپنے تن من سے بچوں پر لگی ہوتی ہے حالانکہ اس کے خلاف ہونا چاہئے تھا، کبوتر کے تو چند ہی بچے ہوتے ہیں جب کہ غریب مرغی کے ساتھ تو بچوں کا ایک غول کا غول ہوتا ہے، مرغی کی مدد مرغ پر لازم تھی، لیکن نہیں یہ ہماری عقل کا دھوکہ ہے حقیقت کچھ اور ہے، بات یہ ہے کہ کبوتر کے بچے بہت کمزور پیدا ہوتے ہیں اور اپنے بچاؤ کے لئے فطرت سے بدن پر بال تک لے کر پیدا نہیں ہوتے، اگر نر و مادہ ان کی پرورش میں ایک دوسرے کا ہاتھ نہ بٹائیں تو ان کی پرورش کبوتری کے بس کی بات نہیں، کمزور خلقت بچے بری طرح

تلف ہو جائیں۔

یہی حال انسان کا ہے کہ یہ غریب بھی نہایت ضعیف پیدا ہوتا ہے اور ماں باپ دونوں کی مدد مانگتا ہے، مرغ کے جوڑے میں ایسا نہیں، اس کے چوزے توانا پیدا ہوتے ہیں، نیز اپنی حفاظت کے لئے اپنے بدن پر بال بھی رکھتے ہیں۔ ان کی پرورش کے لئے تنہا مرغی کی جدوجہد کافی ہے پھر مرغ کا کیا سر پھرا ہے کہ مرغی کے ساتھ مل کر دخل در معقول کرے اور بلاضرورت کام میں وقت ضائع کرے۔

اللہ اکبر! کیا نظام قدرت ہے جہاں جس چیز کی جس قدر ضرورت ہوئی اسی قدر اس کو ملی، کبوتر کے بچوں کو کمزور بنا کر ماں باپ دونوں کو ان کی پرورش پر جھکایا اور مرغی کے چوزوں کو توانا پیدا کر کے مرغ کی توجہ ان سے ہٹائی، صحیح فرمایا وَکُلُّ شَیْءٍ عِندَہٗ بِمِقْدَار کہ ہر چیز اس کے پاس اندازہ سے ہے۔

(باقی آئندہ)

محنت و استقلال

ہے قوت بازو میں تری راز سعادت
تو ڈھونڈتا پھرتا ہے اسے بال ہما میں

اپنی ہستی کو قائم رکھنے کے لئے جدوجہد کرنا قدرت کا ایک اٹل قانون ہے، جو لوگ سعی و کوشش سے گریز کرتے ہیں ان کی ہستی بالکل مٹ جاتی ہے۔

دنیا کی دوڑ دھوپ میں وہی شخص آگے نکل سکتا ہے جو محنت و استقلال کے گھوڑے پر سوار ہو اور عقل سالم کا تازیانہ ہاتھ میں رکھتا ہو۔

سانس کی طرح چلے منزل ہستی میں بشر
مدعا یہ ہے کہ دم بھر کر بھی بیکار نہ ہو

خاموشی اور استقلال سے کئے جانے والے کام کا اثر ہوتا ہے اور مزدور ہوتا ہے، حق تو یہ ہے کہ محنت اور صبر کچھ سر چڑھ کر بولنے والا جادو ہے۔ مانا کہ محنت سے بھی آدمی تھک جاتا ہے اور کاہلی سے بھی، مگر محنت کا نتیجہ صحت و دولت ہے اور کاہلی کا بیماری و افلاس، کیوں کہ آب رواں چمکتا ہے اور آب ایستادہ سڑتا ہے۔

ایک منہ والا ردراکش

پہچان

ردراکش پیڑ کے پھل کی گٹھلی ہے۔ اس گٹھلی پر عام طور پر قدرتی سیدھی لائنیں ہوتی ہیں۔ ان لائنوں کی گنتی کے حساب سے ردراکش کے منہ کی گنتی ہوتی ہے۔

فائدہ

ایک منہ والا ردراکش میں ایک قدرتی لائن ہوتی ہے۔ ایک منہ والے ردراکش کے لئے کہا جاتا ہے کہ اس کو دیکھنے ہی سے انسان کی قسمت بدل جاتی ہے تو پہننے سے کیا نہیں ہوگا۔ یہ بڑی بڑی تکلیفوں کو دور کر دیتا ہے۔ جس گھر میں یہ ہوتا ہے اس گھر میں خیر و برکت ہوتی ہے۔

ایک منہ والا ردراکش سب سے اچھا مانا جاتا ہے۔ اس کو پہننے سے بھی طرح کی پریشانیاں دور ہوتی ہیں۔ چاہے وہ حالات کی وجہ سے ہوں یا دشمنوں کی وجہ سے۔ جس کے گلے میں ایک منہ والا ردراکش ہے اس انسان کے دشمن خود ہار جاتے ہیں اور خود ہی پسپا ہو جاتے ہیں۔

ایک منہ والا ردراکش پہننے سے یا کسی جگہ رکھنے سے ضرور فائدہ ہوتا ہے۔ یہ انسان کو سکون پہنچاتا ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ قدرت کی ایک نعمت ہے۔

ہاشمی روحانی مرکز نے اس قدرتی نعمت کو ایک عمل کے ذریعہ اور بھی زیادہ موثر بنا کر عوام کی خدمت کے لئے تیار کیا ہے اس مختصر عمل کے بعد اس کی تاثیر اللہ کے فضل سے دوگنی ہو گئی ہے۔

خاصیت: جس گھر میں ایک منہ والا ردراکش ہوتا ہے اللہ کے فضل سے اس گھر میں بفضل خداوندی خوشیاں اور سکون ہوتا ہے۔ ناگہانی موت سے حفاظت رہتی ہے، جادو ٹونے اور آسیبی اثرات سے حفاظت رہتی ہے اور نجات بھی ملتی ہے، ایک منہ والا رودراکش بہت قیمتی ہوتا ہے اور بہت کم ملتا ہے، یہ چاند کی شکل کا یا کاجو کی شکل کا بھی ہوتا ہے جو کہ عام طور پر دستیاب ہے اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ اصلی ایک منہ والا رودراکش جو گول ہونا ضروری ہے جو کہ مخصوص مقامات میں پایا جاتا ہے، جو کہ مشکل سے اور بہت کوششوں سے حاصل ہوتا ہے، ایک منہ والا رودراکش گلے میں رکھنے سے گلا کبھی پیسے سے خالی نہیں ہوتا، اس رودراکش کو ایک مخصوص عمل کے ذریعہ مزید معتبر بنایا جاتا ہے، یہ اللہ کی ایک نعمت ہے، اس نعمت سے فائدہ اٹھانے کے لئے ہم سے رابطہ قائم کریں اور کسی وہم میں مبتلا نہ ہوں۔

(نوٹ) واضح رہے کہ دس سال کے بعد رودراکش کی افادیت متاثر ہو جاتی ہے، دس سال کے بعد اگر رودراکش بدل دیں تو دور اندیشی ہوگی۔

قسط نمبر:۹

عکسِ سلیمانی

خواص اسمائے حسنٰی

اللہ : اس کے اعداد ۶۶ ہیں، یہ اسم ذاتی ہے، یہ اسم جمیع صفات کا حامل ہے اور اکثر محققین کے نزدیک یہی اسم اعظم ہے۔ قرآن کریم میں اس اسم الٰہی کا ذکر دو ہزار تین سو ساٹھ مرتبہ ہوا ہے۔ اس اسم کو تمام اسماءِ الٰہی پر یک گونہ شرف حاصل ہے۔ اگر کوئی شخص روزانہ اس اسم کو ایک ہزار مرتبہ پڑھے تو وہ صاحبِ یقین ہو جائے۔ اگر کوئی ہر فرض نماز کے بعد سو مرتبہ اس کا ورد کرے تو اس کا باطن روشن ہو جائے اور اس کا سینہ کشادہ ہو جائے۔ اگر اس اسم الٰہی کا یہ نقش اس کے گلے میں ڈال دیں جسے بار بار بخار آتا ہے تو اس کو بخار سے نجات مل جائے گی۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۸	۱۱	۴۶	۱
۴۵	۲	۷	۱۲
۳	۴۸	۹	۶
۱۰	۵	۴	۴۷

امراض سے شفا حاصل کرنے کے لئے اس اسم الٰہی کو ۶۶ مرتبہ لکھ کر پھر اس کو تازہ پانی سے دھو کر مریض کو پلائیں تو اس کو شفاء حاصل ہو۔ اگر کسی آسیب زدہ شخص کی دونوں ہاتھوں کی انگلیوں پر اس طرح لکھیں کہ ایک حرف کو ایک انگلی پر لکھیں: ا ل ل ہ، انگوٹھے پر نہ لکھیں، پھر ۶۶ مرتبہ "یا اللہ" پڑھ کر اس پر دم کر دیں تو اس شخص کو آسیب سے نجات مل جائے۔ اگر نیلے کپڑے پر "یا اللہ یا اللہ یا اللہ" لکھ کر اس کا فتیلہ بنا کر جلائیں اور آسیب زدہ شخص کی ناک میں دھواں پہنچائیں تو آسیب پریشان ہوگا اور اس شخص کے جسم سے نکل جائے گا یا ختم ہو جائے گا اور اگر اس اسم الٰہی کو ۶۶ مرتبہ لکھیں، پھر اس کاغذ کو پانی میں پکائیں اور وہ پانی آسیب زدہ پر چھڑکیں تو آسیب دفع ہوگا اور دوبارہ مریض کو ستانے کی جرأت نہیں کر سکے گا۔

الرحمٰن : یہ اسم الٰہی جمالی ہے، اس کے اعداد ۲۹۸ ہیں۔ غفلت و نسیان اور دل کی سختی دور کرنے کے لئے ہر نماز کے بعد سو مرتبہ پڑھنے کی عادت ڈالیں۔

الرحیم : جمالی ہے، اس کے اعداد ۲۵۸ ہیں، جو شخص روزانہ فجر کی نماز کے بعد پڑھنے کا معمول رکھے، تمام مخلوق اس پر

شفیق، مہربان اورزبردست طریقہ سے دولتِ تسخیر حاصل ہو۔

اگر کوئی شخص الرحمٰن الرحیم پانچوں وقت کی نماز کے بعد پڑھنے کا معمول رکھے، اس کے دل میں نرمی پیدا ہو۔ قساوتِ قلبی سے نجات ملے۔ اگر کوئی ان دونوں اسموں کو پڑھنے کا معمول رکھے اس کے دل میں نرمی پیدا ہو، قساوتِ قلبی سے نجات ملے۔ اگر کوئی ان دونوں اسموں کو چاندی کی انگوٹھی پر کندہ کرا کر پہن لے تو اس کے تمام کام سرانجام پائیں اور تمام رکاوٹوں سے نجات ملے۔

الملک : مشترک ہے، اس کے اعداد ۹۰ ہیں۔ اگر کوئی صاحب اقتدار اس اسم الٰہی کو اسم القدوس یعنی الملک القدوس کو ملا کر پڑھے تو اس کا اقتدار کبھی ختم نہ ہو اور اس کا اپنا نفس بھی اس کا مطیع اور فرماں بردار رہے۔ عزت و رفعت حاصل کرنے کے لئے بھی اس کا پڑھنا نہایت مفید ہے۔

حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشتؒ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اس اسم کو ۹۰ مرتبہ ۹۰ دن تک پڑھے گا تو اس کے اندر اللہ کی اطاعت کرنے کی صفات پیدا ہوں گی اور اگر کوئی شخص اس اسم کو ۹۰۰ مرتبہ روزانہ پڑھے گا اور لگاتار ۹۰ دن تک پڑھے گا تو مقرب بارگاہِ خداوندی ہوگا اور بعض اکابرین سے منقول ہے کہ اگر کوئی شخص اس اسم الٰہی کو نو ہزار مرتبہ نوے دن تک پڑھے گا تو مستجاب الدعوات بن جائے گا اور اس کی تمام دعائیں قبول ہونے لگیں گی۔

القدوس : مشترک ہے، اس کے اعداد ۱۷۰ ہیں۔ اگر کوئی شخص اس اسم الٰہی کو زوال کے وقت ۱۷۰ مرتبہ پڑھے گا تو اس کا دل صاف ہوجائے اور اگر کوئی سبوح قدوس روٹی کے ٹکڑے پر لکھ کر ۱۷ دن تک کھالے تو اس میں فرشتوں جیسی صفات پیدا ہوجائیں۔ اگر کوئی شخص القدوس ۳۱۹ مرتبہ پڑھ کر اور کسی چیز پر دم کرکے اپنے دشمن کو پلادے تو دشمن اس پر مہربان ہوجائے اور اس کا دوست بن جائے۔

السلام : جمالی ہے، اس کے اعداد ۱۳۱ ہیں۔ اگر اس اسم الٰہی کو کوئی روزانہ ایک سو گیارہ مرتبہ پڑھنے کا معمول رکھے تو اس کی تندرستی بحال رہے، بیمار ہونے کے بعد اگر کوئی شخص روزانہ اس اسم الٰہی کو ۱۳۱ مرتبہ پڑھے گا تو جلد از جلد وہ بیماری سے نجات پالے گا۔ بزرگوں نے فرمایا ہے کہ شدتِ مرض سے نجات پانے کے لئے اس اسم کو ۱۳۱ مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کرکے مریض کو پلانا چاہئے اور یہ عمل دن میں دوبار کرنا چاہئے۔

المؤمن : جمالی ہے، اس کے اعداد ۱۳۶ ہیں۔ اگر کوئی شص اس اسم الٰہی کا ورد روزانہ سو مرتبہ کرے یا اس اسم کو لکھ کر اپنے پاس رکھے تو وہ شیطان کے شر سے محفوظ رہے گا اور ظاہری و باطنی طور پر وہ اللہ کی امان میں رہے گا۔

المھیمن : جمالی ہے، اس کے اعداد ۱۴۵ ہیں۔ اگر کوئی شخص روزانہ غسل کرنے کے بعد ۱۱۵ مرتبہ پڑھے گا تو اس پر خفیہ راز کھلنے لگیں گے، اللہ کے فضل و کرم سے اس کی قوتِ ادارک بڑھ جائے گی اور وہ لوگوں کو پہچاننے میں غلطی نہیں کرے گا۔ اگر کوئی شخص اس اسم الٰہی کا ورد روزانہ ۱۴۵ مرتبہ کرے گا تو وہ تمام آفات سے محفوظ رہے گا۔

العزیز : جلالی ہے، اس کے اعداد ۹۴ ہیں۔ اگر کوئی فجر کی نماز کے بعد روزانہ ۴۱ مرتبہ اس اسم الٰہی کو پڑھے گا تو وہ کسی کا محتاج نہیں رہے گا۔ اگر کوئی شخص روزانہ اس اسم الٰہی کو ۹۴ مرتبہ پڑھنے کا معمول رکھے گا تو ذلت و خواری سے محفوظ رہے گا اور اس کی عزت و

عظمت میں اضافہ ہوتا رہے گا۔

الجبار : جلالی ہے، اسکے اعداد ۲۰۶ ہیں، جو شخص روزانہ ۲۰۶ مرتبہ اس اسم الٰہی کا ورد کرے وہ ظالموں کے شر سے محفوظ رہے اور کوئی شخص اس کی غیبت اور بدگوئی پر قادر نہ رہے۔ بعض کتب میں لکھا ہے کہ اگر کوئی شخص اس اسم کو اپنی انگوٹھی پر کندہ کرلے تو اس کا رعب کل مخلوقات پر قائم ہو۔ دشمنوں کو مغلوب اور زیر کرنے کے لئے اس اسم الٰہی کا ورد ہر جمعہ کو جمعہ کی نماز کے بعد تین سو مرتبہ کرنا چاہئے۔

المتکبر : جلالی ہے اور اس کے اعداد ۶۶۲ ہیں۔ جو شخص اپنی اوجہ سے صحبت کرنے سے پہلے اس اسم کو دس بار پڑھے گا حق تعالیٰ اس کو نیک اور صالح اولاد عطا کریں گے۔ جو شخص ہر کام سے پہلے اس اسم کو چودہ مرتبہ پڑھ لے گا وہ اپنی مراد کو پہنچے گا اور ناکامی کا منہ نہیں دیکھے گا۔

الخالق : جمالی ہے اور اس کے اعداد ۷۳۱ ہیں۔ جو شخص اس کو صبح شام ۷۳۱ مرتبہ پڑھے گا حق تعالیٰ اس عام مدد کے لئے ایک فرشتہ پیدا کردیں گے جو غائبانہ اس کی مدد کرتا رہے گا۔ بعض اکابرین نے فرمایا کہ اس اسم کا ورد رکھنے والے کا چہرہ منورہ رہتا ہے اور اس کے چہرے میں ایک کشش پیدا ہوجاتی ہے جو اسے لوگوں کی نظروں میں ممتاز اور محبوب رکھتی ہے۔

الباری : مشترک ہے اور اس کے عدد ۲۱۳ ہیں۔ بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اس اسم کا ورد کرنے والا شخص کو مرنے کے بعد اللہ تعالیٰ قبر میں نہیں چھوڑتا بلکہ وادی اقدس میں پہنچا دیتا ہے۔ بعض بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص کسی کو اپنی محبت میں مبتلا کرنا چاہتا ہے تو اس اسم کو ۷۵ مرتبہ پڑھ کر گلاب یا چنبیلی یا موتیا کے پھول پر دم کرکے اس کو سنگھادے اور اس پر اپنا اور اپنی ماں کا نام لے کر بھی دم کردے تو سونگھنے والا اسی وقت بے قرار ہوجائے گا بلکہ شیفتہ اور دیوانہ ہوجائے گا۔ راقم الحروف کی رائے یہ ہے کہ اس طرح کے کام ناجائز امور میں نہیں کرنے چاہئیں اور اسماءِ الٰہی کا ناجائز فائدہ نہیں اٹھانا چاہئے، البتہ جائز امور میں بالخصوص میاں بیوی اور جائز دوستیوں میں یہ عمل ایک دوسرے کے لئے کیا جاسکتا ہے۔

المصور : جلالی ہے اور اس کے اعداد ۳۳۶ ہیں۔ اگر کوئی بانجھ عورت سات روزے رکھے اور افطار کے وقت ۲۱ مرتبہ المصوّر پڑھے اور اس دوران بعد نماز عشاء خاوند سے ہم بستری کرتی رہے تو انشاءاللہ حمل ٹھہرے گا اور اولادِ نرینہ عطا ہوگی۔ اس اسم کا بہ کثرت ذکر کرنے والے کی تمام پریشانیاں دور ہوجاتی ہیں اور ہر معاملے میں غیب سے مدد ہوتی ہے۔

الغفار : جمالی ہے، اعداد ایکہزار دوسو اکیاسی ہیں۔ اگر کوئی شخص نمازِ جمعہ کے بعد ۳ بار یاغفارُ اغفرلی ذنوبی ایک سو بار پڑھنے کا معمول بنائے اس کی مغفرت کا فیصلہ ہوجاتا ہے۔

القھار : جلالی ہے، اعداد اس کے ۳۰۶ ہیں۔ جو شخص اس اسم کا ورد بہ کثرت کرتا ہے اللہ تعالیٰ دنیا کی محبت اس کے دل سے نکال دیتا ہے اور اس کا خاتمہ بخیر ہوتا ہے اور حق تعالیٰ اپنی محبت اس کے دل میں پیدا کردیتا ہے۔ اگر کسی بھی مہم اور مشن سے پہلے اس اسم کو سو بار پڑھ لیا جائے تو وہ مہم اور مشن کامیاب ہوجاتا ہے۔ اگر کوئی شخص فجر کی سنتوں اور فرض کے درمیان اس اسم کو سو بار پڑھ لے تو اس کے دشمن اس کے سامنے مغلوب ہوجائیں۔

الوھاب : جلالی ہے اور اس کے اعداد ۱۴ ہیں۔ اگر کوئی شخص غریب ہو اور غربت سے نجات چاہتا ہو تو اس اسم کو عشاء کے بعد چودہ مرتبہ پڑھنے کا معمول بنائے۔ اگر کوئی شخص اس اسم کو ۱۴ مرتبہ لکھ کر اپنے پاس رکھے تو اس کی معاشی پریشانیاں دور ہو جائیں اور رزق کے دروازے کھل جائیں۔ کسی بھی حاجت کے لئے عشاء کی نماز کے بعد کھلے صحن میں کھڑے یا وھاب سو مرتبہ پڑھے، پھر سجدہ کرے اور حالتِ سجدہ میں ۱۴ بار یا وھاب پڑھے۔ اس طرح ایک رات میں ۳ بار کرے اور لگاتار ۳ راتوں تک اس عمل کو جاری رکھے تو اس کی حاجت پوری ہو جاتی ہے۔ نمازِ چاشت کے بعد سجدے میں جا کر ۱۰۴ مرتبہ اس اسم کا ورد کرنے سے روزی فراخ ہو جاتی ہے۔ اگر کوئی شخص نوچندی بدھ کو نمازِ اشراق کے بعد مزید دو رکعت نفل ادا کر کے ایک ہزار مرتبہ "یا وھاب" پڑھے تو اس کو اس قدر دولت عطا ہوتی ہے کہ اس کا شمار بھی ممکن نہیں ہے۔

الرزاق : جمالی ہے، اس کے اعداد ۳۰۸ ہیں۔ اگر کوئی شخص صبح کو طلوعِ صادق سے پہلے اپنے گھر کے چاروں کونوں میں کھڑے ہو کر دس دس مرتبہ "یارزاق" پڑھے تو اس کی مفلسی دور ہو جائے۔ ہر کونے میں اپنا رخ قبلہ کی طرف رکھے اور دائیں کونے سے پڑھنا شروع کرے۔ اگر کوئی شخص روزانہ عشاء کے بعد ۵۴۵ مرتبہ اس اسم کا ورد رکھے تو کثیر مال عطا ہو۔ اگر عشاء کے بعد مکمل تنہائی میں اس اسم کو ایک ہزار مرتبہ پڑھے اور اس عمل کو ۴۰ دن تک جاری رکھے تو اللہ کے فضل سے حضرت خضر علیہ السلام سے ملاقات ہو جائے۔

الفتاح : جمالی ہے، اس کے اعداد ۴۸۹ ہیں۔ اگر کوئی نمازِ فجر کے بعد ۴۸۹ مرتبہ اس اسم کو اپنے دونوں ہاتھ اپنے سینے پر رکھ کر پڑھے گا تو اس کے دل سے تمام کدورتیں دور ہو جائیں گی اور بغض و حسد سے اس کو نجات ملے گی، اس کا دل آئینہ کی طرح صاف و شفاف ہو جائے گا اور قربِ خداوندی کی دولت عطا ہوگی۔

الحلیم : مشترک ہے، اعداد اس کے ۱۵۰ ہیں۔ اس اسم کا ورد کرنے والا دولتِ علم سے سرفراز ہوتا ہے۔ اگر کوئی شخص ہر فرض نماز کے بعد ۳ بار "یاعالم الغیب" پڑھے تو حق تعالیٰ اس کو کشف والہام کی دولت سے سرفراز کرتا ہے۔ اگر کوئی شخص کسی مخفی علم پر واقفیت چاہتا ہے تو اس کو چاہئے کہ جمعہ کی شب میں دو نفل پڑھ کر حالتِ سجدہ میں ایک سو پچاس بار "یاعلیم" پڑھے اور مصلے پر سو جائے تو انشاء اللہ اُس کو پوشیدہ بات سے واقفیت حاصل ہو جائے گی اور خواب میں صاف صاف رہنمائی ہوگی۔ اگر کسی کی کوئی حاجت ہو اور وہ اس کو پورا کرنے کی خواہش رکھتا ہو تو اس کو چاہئے کہ جنگل میں جانے کے بعد باوضو ہو کر کسی صاف ستھری جگہ بیٹھ کر ایک ہزار مرتبہ "یاعلیم" پڑھے اور دعا مانگے انشاء اللہ بہت جلد اس کی حاجت پوری ہوگی۔

القابض : جلالی ہے، اعداد ۹۰۳ ہیں، جو شخص روٹی کے ۴ ٹکڑوں پر "القابض" لکھ کر کھالے گا وہ دنیا میں بھوک سے مرنے کے بعد عذابِ قبر سے محفوظ رہے گا۔

الباسط : جمالی ہے۔ اعداد اس کے ۷۲ ہیں۔ جو شخص روزانہ فجر کے بعد ۷۲ مرتبہ پڑھے گا اس کی ہر حاجت پوری ہوگی اور روزی کشادہ ہوگی۔

الخافض : جمالی ہے، اعداد اس کے ایک ہزار چار سو اکیاسی ہیں۔ اگر کوئی شخص تین روزے رکھے اور چوتھے دن مغرب بعد یا عشاء کے بعد "یاخافض" ۷۰ ہزار مرتبہ پڑھے تو وہ دشمن پر فتح پائے۔

الرافع : جلالی ہے اور اس کے اعداد ۳۵۱ ہیں۔ جو شخص دن میں اور رات کو بارہ بجے سو مرتبہ پڑھے وہ مخلوق سے بے نیاز ہو جائے اور کسی کا محتاج نہ رہے۔

المعز : جلالی ہے، اس کے اعداد ۱۱۷ ہیں۔ اگر کوئی شخص جمعہ یا شب دوشنبہ کو ایک ہزار چالیس مرتبہ پڑھے تو اس کا کل مخلوقات پر اس کا رعب اور دبدبہ قائم ہو اور وہ اللہ کے سوا کسی سے نہ ڈرے۔

المذل : جلالی ہے، اس کے اعداد ۷۷۰ ہیں۔ اگر کوئی شخص کسی عالم یا حاکم سے ڈرتا ہے اور اس کو خطرہ ہو کہ اس کے خلاف کوئی سازش یا شرارت کی جائے گی تو اس کو چاہئے کہ مغرب کے بعد ایک سجدہ کرے اور ۷۵ مرتبہ ''یامذل'' پڑھے، انشاء اللہ وہ ظالم اور افسر کی شرارتوں اور سازشوں سے محفوظ رہے گا۔

السمیع : جلالی ہے، اس کے اعداد ۱۸۰ ہیں۔ اگر کوئی شخص بوقت چاشت پانچ سو مرتبہ اس اسم الٰہی کو پڑھے اور دعا مانگے تو دعا قبول ہوگی۔

البصیر : جمالی ہے، اس کے اعداد ۳۰۰ ہیں۔ اگر کوئی شخص صبح کی سنتوں اور فرض کے درمیان سو بار پڑھے تو اللہ کا پسندیدہ بندہ بن جائے اور اس پر رحمتِ خداوندی کا نزول ہونے لگے۔

اَلْحَکَمُ : جلالی ہے۔ اس کے اعداد ۶۸ ہیں۔ اگر کوئی شخص رات کو سونے سے پہلے سو مرتبہ پڑھے تو اس پر اسرار الٰہی منکشف ہوں۔

العدل : جلالی ہے، اعداد اس کے ۱۰۴ ہیں۔ اگر کوئی شخص شب جمعہ کو ۱۰۴ مرتبہ پڑھے اور ۱۰۴ بار اس اسم الٰہی کو لکھ کر اپنے پاس رکھے تو تمام مخلوق اس کے لئے مسخر ہو۔

اللطیف : جمالی ہے، اس کے اعداد ۱۲۹ ہیں۔ روزی کی فراخی کے لئے بیٹی کی شادی، بیٹی کی شادی کے بندوبست کے لئے اس اسم الٰہی کو صبح شام ۱۲۹ مرتبہ پڑھنے کا معمول رکھے۔ اگر کسی مہم کے لئے ایک لاکھ ۲۹ ر ہزار کا ختم کرے تو مہم میں کامیابی ملے۔

الخبیر : مشترک ہے۔ اس کے اعداد ۸۱۲ ہیں۔ نفس امارہ کی سرکشی سے نجات حاصل کرنے کے لئے روزانہ ۱۰۰ مرتبہ پڑھنے کا معمول رکھے اور اگر روزانہ پانی پر دم کر کے پی لیا کرے تو بہتر ہے۔

الحلیم : جمالی ہے، اس کے اعداد ۸۸ ہیں۔ اگر کوئی اس اسم الٰہی کو لکھ کر اپنے باغ یا کھیت میں دبا دے تو اس کا باغ یا کھیت تمام آفات سے محفوظ رہے۔

العظیم : جمالی ہے۔ اس کے اعداد ایک ہزار بیس ہیں۔ اگر کوئی دردِ سر کی بیماری ہو یا بخار ہو یا کسی غم کا غلبہ ہو تو اس اسم الٰہی کو کاغذ پر لکھ کر پانی میں ڈالیں اور پھر اس پانی کو روٹی پر چھڑک کر روٹی کھالے، انشاء اللہ اسی وقت مذکورہ امراض سے نجات ملے گی۔

الغفور : جمالی ہے، اس کے اعداد ایک ہزار دو سو چھیاسی ہیں۔ اس اسم الٰہی کا ورد کرنے والے کی مغفرت کا فیصلہ کر لیا جاتا ہے۔ روزانہ اس اسم الٰہی کو ایک ہزار بار پڑھنے کا معمول رکھنا چاہئے اور خود کو حتی الامکان خطاؤں سے بچانا چاہئے۔

الشکور : جمالی ہے، اس کے اعداد ۵۵۶ ہیں۔ جو شخص غربت کا شکار ہو اس کو اس اسم الٰہی کا ورد پانچ سو مرتبہ کرنا چاہئے، انشاء اللہ غربت وافلاس سے نجات ملے گی۔ ورد ہمیشہ باوضو کریں اور قبلہ رو ہو کر کریں۔

طب نبوی ﷺ ہر دور کی ضرورت

ساری تعریف اللہ رب العزت ہی کے لئے ہے جو اس کائنات کا خالق بھی ہے مالک بھی اور اس کائنات کو چلا رہا ہے۔ تاجدار مدینہ سرور دو عالم رحمت اللعلمین حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ پر لاکھوں درود و سلام کہ آپ کا احسان نہ صرف امت محمدیہ پر بلکہ ساری نوع انسانی پر رہتی دنیا تک جاری و ساری ہے۔

صحت ہے تو جان ہے، جان ہے تو جہان ہے۔ لیکن وہ کونسے امور ہیں جن کو اپنانے سے صحت بنتی ہے یا بنی رہتی ہے؟ فی زمانہ یہ ایک اہم سوال ہے۔ صحت کو برقرار رکھنے کے سلسلے میں ان امور کی بے پناہ اہمیت ہو گئی ہے۔ اس لئے کہ اس دور جدید میں جتنی سہولتیں انسان کو دستیاب ہیں اس سے کہیں زیادہ سنگین مسائل ہیں جو صحت کو بگاڑنے کے لئے لاحق ہوتے رہتے ہیں۔ چند دھوں سے جہاں انسان کو مختلف قسم کی آلودگیوں اور ناقص غذاؤں سے سابقہ پڑنے لگا ہے وہیں اس دور میں زندگی کے طرز و اطوار بھی کم ستم ظریف نہیں ہیں۔ ان میں زیادہ تر خود انسان کے اپنے اختیار کردہ ہیں۔ ان کو عموماً ابتداء میں بے خیالی میں اختیار کر لیا گیا لیکن بعد میں جب ان کے نقصانات سامنے آنے لگے تو ان سے پیچھا چھڑانے کی ممکنہ کوششیں کی جانے لگیں۔ لیکن انسان عادات کا غلام ہوتا ہے۔ عادتیں جب راسخ ہو جاتی ہیں تو آسانی سے چھوٹتی نہیں۔ ان کو چھوڑانے کے لئے مختلف جتن کرنے پڑتے ہیں۔

صنعتی و انسانی آلودگیوں، کمزور ہائبرڈ قسم کی غذاؤں اور خالص کیمیائی مرکبات سے بنی دواؤں نے اس دور میں انسانی صحت کے ساتھ گویا ایک خاموش جنگ چھیڑ رکھی ہے۔ اب کئی دھوں سے اس کے منفی اثرات کی ہلاکت خیزی کا اندازہ کر لینے کے بعد ماہرین صحت ان سے حتی المقدور بچنے اور اپنی صحت کی حفاظت کے اقدامات کرنے کی جانب لوگوں کو آگاہ کرنے لگے ہیں۔ اس طرح وہ ماڈرن انسان کی طرز زندگی میں شدید تبدیلیوں کی ضرورت پر بھی بہت زور دیتے آرہے ہیں کہ یہ جدید طریقے کسی بھی طرح انسان کے لئے مفید نہیں ہیں۔ جن میں تمباکو، شراب نوشی، نشہ آور ادویات کا استعمال، قدرت کے قائم کردہ رات اور دن کے نظام کے مطابق اپنے آپ کو نہ ڈھالنا (یعنی رات کو جاگنے اور دن میں سونے کے طریقے اپنانا) ہمہ وقت حرص و ہوس کے تحت بہت زیادہ کمانے اور عیش و عشرت کی زندگی گزارنے کے لئے ذہنی سکون کو برباد کر لینا اور جسم پر برداشت سے زیادہ بوجھ ڈالنا وغیرہ یہ سب ایسے عوامل ہیں جو کسی بھی لحاظ سے دانشمندانہ نہیں کہے جا سکتے۔ کیونکہ ان سے فائدہ تو درکنار نقصان کی ایک فہرست ہے جو ہر وقت طویل ہو کر ہمارے سامنے آتی رہتی ہے۔ ایسے میں قرآن مجید سے رہنمائی حاصل کر کے اور روحانی و جسمانی طبیب حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی احادیث کی روشنی میں زندگی گزارنا ہی سب سے اعلیٰ و ارفع اور سب سے محفوظ طریقہ ہے اور فی زمانہ یہ ثابت ہونے لگا ہے باوجود تنگ نظری و مخالفت کے اکثر مغربی تحقیق کار بھی اب اس طریقہ کے طرفدار بننے لگے ہیں۔

جدید دور کی وہ سوغات جن سے فائدہ کم اور نقصان زیادہ ہوتا ہے ان میں شامل ہیں۔ مصفا غذاؤں کا استعمال، تمباکو نوشی، ہائبرڈ اناجوں کا دور دورہ، خوہ مخواہ کی تیز رفتار طرز زندگی، بہت زیادہ کمانے کی حرص و ہوس میں مختلف بیماریوں کو مول لینا، ٹی وی اور انٹرنیٹ کا ایسا بے دریغ استعمال کہ انسان کرسی سے بندھا رہ جائے، راتوں کو دیر تک سونا

اور دن چڑھے جاگنا وغیرہ۔ اسی طرح اپنی غیر دانشمندانہ عادتوں سے وسائل کے اصراف سے ماحول کو پراگندہ کرنا، ہوا، مٹی اور پانی میں آلودگیوں کا بڑھ جانا، صنعتوں کے پھیلاؤ کے سبب ماحول اتنا مکدر ہو جانا کہ وہ بیماریوں کو پیدا کرنے کا موجب بن جائے وغیرہ، ایسے عوامل ہیں جن سے انسان کو روزانہ سابقہ پڑتا رہتا ہے۔ ان سے ہٹ کر علاج معالجے کے لئے خاص کیمیائی مرکبات سے بنی دواؤں کا استعمال بھی کافی ستم ڈھانے لگا ہے۔ ایسے میں جدید میڈیسن کے ماہرین بھی اب یہ کہنے لگے ہیں کہ اب ہمیں قدرتی اشیاء ہی میں دواؤں کو ڈھونڈنا چاہئے اور ان ہی سے علاج کرنا اکمل طور پر محفوظ ہے۔ ہادیٔ برحق نبی آخرالزماں حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ نہ صرف مسلمانوں کے لئے بلکہ ساری نوع انسانی کے لئے رحمت بن کر تشریف لائے ہیں تو ایسے میں یہ کیسے ممکن ہے کہ آپ ﷺ انسانی صحت کی بقا اور بیماریوں سے شفاء کے حصول کی جانب رہنمائی نہ فرماتے۔ لہٰذا قرآن کریم میں جہاں جگہ جگہ ایسی اشیا کا ذکر ملتا ہے جو مختلف بیماریوں میں کارگر ثابت ہوتی ہیں وہیں حضور اکرم ﷺ کی سینکڑوں احادیث میں ایسی نباتی اور غذائی اشیاء میں شفا کی موجودگی کی جانب رہنمائی ملتی ہے۔ اسی طرح زندگی گزارنے کے طور طریقے کیسے ہوں کہ انسان ذہنی تناؤ اور ڈپریشن وغیرہ سے آزاد رہ کر زندگی گزار سکے اس جانب بھی رہنمائی موجود ہے بلاشبہ عبادت و تلاوت اور مراقبوں کے ذریعہ ذہنی تناؤ سے دور رہنا اللہ تعالیٰ ہی کو مسبب الاسباب جان کر اس کی دی ہوئی نعمتوں پر ہمہ وقت شکر گزار رہنا بیماریوں سے بچے رہنے کا بے مثال طریقہ ہے۔ اسی طرح کامل انداز کی پاکی و طہارت کے جو اصول صرف نبی آخرالزماں کی تعلیمات میں موجود ہیں ویسے دنیا کے شاید ہی کسی اور مذہب میں آپ کو مل سکیں۔ یہ اصول طبی میدانوں میں بنیادی اہمیت رکھتے ہیں ان پر عمل کر کے بیماریوں سے بچے رہنے میں بڑی مدد ملتی۔

ان کے علاوہ وہ نباتی اور غذائی اشیاء کا استعمال جن میں بعض بیماری ہونے کی صورت میں علاج کے طور پر استعمال کئے جاسکتے اور بعض بیماریوں کے انسداد کے لئے کام میں لائے جاسکتے ہیں، بڑی توجہ کے متقاضی ہیں۔ طب نبوی ﷺ کے تحت آنے والی احادیث میں بیان کردہ بعض نباتی و غذائی اشیاء پر فی زمانہ دنیا کی مختلف لیباریٹریوں میں تجربات انجام دئے جارہے ہیں۔ تحقیق کاروں کو حیرت ہے کہ ان میں بعض اشیاء جیسے کلونجی، کاسنی وغیرہ میں بے پناہ شفائی خصوصیات پوشیدہ ہیں۔ ان میں ایسے کیمیائی اجزاء بھی موجود ہیں جن کے بارے میں دنیا اب تک واقف نہیں ہے۔

طب نبوی ﷺ کے تحت بیان کردہ دیسی اشیاء کا بغور جائزہ لیں تو پتہ چلتا ہے کہ ان میں بعض بیماریوں سے علاج میں مفید ہیں تو بعض بیماریوں سے بچے رہنے میں مددگار ہوتی ہیں اور ان میں اکثر اشیاء اگر باقاعدگی سے استعمال میں لائی جاتی ہیں تو انسان میں قوت مدافعت میں اضافہ ہوتا ہے۔ یہ وہ قوت ہوتی ہے جو انسانی جسم میں موجود ہوتی ہے اور کسی بھی بیماری کے حملہ سے بچائے رکھتی ہے۔ رقم الحروف کو آج سے کوئی بیس سال پہلے طب نبوی ﷺ کے ایک کل ہند سیمینار میں مقالہ پیش کرنے کے لئے مدعو کیا گیا تھا۔ میں نے اس سیمینار میں کلونجی پر اس وقت تک انجام دی گئی تحقیقات و مطالعوں کے نچوڑ کو جامع انداز میں پیش کیا جس کو شرکاء نے کافی سراہا۔ اس سیمینار کے لئے کلونجی کو منتخب کرنے کی وجہ یہ تھی کی اس میں حضور پر نور ﷺ نے ہر مرض کے لئے شفا کی موجودگی کا اشارہ دیا ہے۔ حضور اکرم ﷺ کی احادیث پڑھنے کے بعد محض طاق میں اٹھا کر رکھنے کے لئے نہیں ہیں بلکہ دل میں اس کے تقدس کو بٹھانے اور عملی میدان میں ان پر تجربات کر کے عوام الناس کے استفادہ کے لئے پیش کرنے کے لئے ہیں۔ اب اسی بات کو لیجئے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک حدیث میں یوں بیان فرمایا کہ انگور (یا منقی) اگر روزانہ باقاعدگی سے کھائے جائیں تو ایسی بیماریوں سے تحفظ مل سکتا ہے جن سے ڈر لگتا ہے۔ ظاہر ہے ایسی بیماریوں میں ایک تو کینسر بھی ہوگا۔ حضور ﷺ کے اس فرمان کے بعد اتنی صدیاں گزر جانے کے بعد آج کی جدید طبی سائنس اپنے وسیع تجربات کی بنیاد پر یہ کہہ رہی کہ انگور میں کینسر سے تحفظ دینے والے مرکبات پائے جاتے ہیں۔ ایسی سینکڑوں مثالیں ہیں جن سے جدید طبی دنیا اب واقف ہو رہی ہے جبکہ ہادی برحق حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے چودہ سو سال پہلے نہایت جامع پیرائے میں ان اشیاء میں موجود شفائی صلاحیتوں، خصوصیات سے امت کو باخبر فرمادیا۔

تبسم فاطمہ

مسلمان: حاشیے سے صفر پر

تین چار برسوں میں یہ ملک ایک تبدیل شدہ ملک نظر آتا ہے، جہاں مسلمانوں کا نام صرف ایک مذاق اڑانے کے لئے رہ گیا ہے۔ انتخابات کے نام پر مسلمانوں کا مذاق بنایا جاسکتا ہے۔ مسلم سیاسی پارٹیوں کے نام پر مسلمانوں کی مذمت کی جاسکتی ہے۔ ذاکر نائک، شبنم ہاشمی کے ٹرسٹ کے نام پر بھی میڈیا ہنسنے کے لئے تیار بیٹھی ہے۔ اس سے آگے بڑھیے تو علماء کی مختلف جماعتیں ہیں، الگ الگ فرقے ہیں۔ ایسا نہیں کہ یہ جماعتیں، یہ فرقے صرف مسلمانوں میں ہی ہیں، مگر کسی کو ہنسنا ہے تو ہنسنے کے لئے کسی دلیل کی ضرورت نہیں ہوتی۔ ذرا غور کیجئے اتنے بڑے انتخاب میں کیا صرف مسلمان تھے، جن کے داؤں غلط ثابت ہوئے؟ ایک سوتیس کروڑ کی آبادی میں کیا کانگریس، سماجوادی، بی ایس پی، آر ایل ڈی پارٹیوں کی شکست کے ذمہ دار اکیلے مسلمان کیسے ہوگئے؟ میں اسے سانحہ سمجھتی ہوں۔ ایک طرف میڈیا مسلمانوں پر ہنس رہا ہے۔ اور دوسری طرف مسلمان، مسلمانوں کا مذاق اڑا رہے ہیں۔ ہم ایک ایسے قیامت خیز موسم اور خوفناک طوفان کا شکار ہیں، جہاں ہمارے سوچنے، سمجھنے کی تمام صلاحیتیں ختم کردی گئیں ہیں۔ اور اسی لئے اس وقت ملک کا سیاسی منظرنامہ ایسا ہے کہ ہم ایک دوسرے پر پتھر پھینک کر، کیچڑ اچھال کر خوش ہو رہے ہیں۔ جبکہ یہ وقت تجزیہ کا ہے۔ محاسبہ کا ہے اور یہ برا وقت صرف مسلمانوں کے لئے برا نہیں ہے۔ برا وقت کسی ایک قوم یا مذہب کے لئے برا نہیں ہوتا، بلکہ برا وقت اگر اقلیتوں کے لئے پریشان کن ہے تو مت بھولئے کہ آنے والے وقت میں اکثریت بھی اس کا شکار ہونے سے نہیں بچ پائیں گے۔ تماشہ دیکھنے والی اکثریت کے لئے ہمسایہ ملک پاکستان کی مثال کافی ہے، جو ان دنوں خانہ جنگی میں الجھا ہوا ہے۔ پاکستان کی تاریخ کے لئے مارشل لا اور غلط خانہ جنگی کوئی نئی دریافت نہیں ہے۔ خانہ جنگی، دہشت گردی اور سیاسی پارٹیوں کی آپسی جنگ میں اگر پاکستان میں کسی کا نقصان ہو رہا ہے تو وہ عوام کا ہو رہا ہے۔ وہاں بھی جمہوریت کی جگہ مذہب کی حکومت ہے۔ اور یہ مذہب کی حکومت ہندوستان میں قائم ہوئی تو جیسے آج جمہوریت کا خون ہو رہا ہے، آنے والے برسوں میں اکثریت سے اتنے خیمے ابھر کر سامنے آئیں گے کہ خانہ جنگی پر قابو پانا کسی بھی سیاسی قیادت کے لئے دشوار ہوجائے گا۔

اس نفسیاتی نکتہ کو نظرانداز کرنا مشکل ہے کہ ہر اکثیرا اپنے ملک میں اقتدار پر، اپنے مذہب کے لوگوں کو قابض دیکھنا چاہتی ہے۔ ہندوستان غلام تھا تو مذہبی اقتدار کے لئے ہی پاکستان کا نعرہ زور شور سے لگایا گیا۔ سات سو برسوں کی طویل حکومت کے بعد ہندوستانیوں، بالخصوص مسلمانوں کو دوسو برسوں کی فرنگی حکومت قبول نہیں ہوئی۔ ملک تقسیم ہوا تو کانگریس نے نام نہاد جمہوریت کا کارڈ کھیلا۔ ہندوستان کے ستر برسوں کی تاریخ گواہ ہے کہ دوسری بڑی اکثریت ہونے کے باوجود کانگریس کی کوئی بھی ہمدردی مسلمانوں کے ساتھ نہیں تھی۔ ایک مثال اور لیجئے، کانگریس کے کسی بھی مسلم لیڈر کی ہمدردی بھی مسلمانوں کے ساتھ نہیں تھی۔ مسلم لیڈران صاحب اقتدار ہونے کی رسم ادا کر رہے تھے اور کسی کو بھی مسلمانوں کے حالات، مسلمانوں کے مسائل یا مسلمانوں کے مستقبل سے کوئی لینا دینا نہیں تھا۔ اس درمیان ستر برسوں کی تاریخ گواہ ہے کہ آر ایس ایس آہستہ آہستہ اپنا کام کرتی رہی۔ جن سنگھ اپنے مقصد میں ناکام ہوا تو بھارتیہ جنتا پارٹی نے نام بدل کر اپنا مشن شروع کیا۔ اس مشن کو آگے بڑھایا ایل کے اڈوانی نے۔ بھاجپا دو کے عدد میں سمٹ کر رہ گئی تھی، اڈوانی کی کوششوں نے بھاجپا کو ۸۶؍ پر پہنچادیا۔ بی جے پی جب دو ہزار کے آس پاس برسر اقتدار تھی، ہندتو کا کھیل اس وقت بھی جاری وساری تھا۔ مگر بی جے پی کی حکومت قائم

رکھنے کے لئے واجپئی صاحب بار بار نام نہاد جمہوریت کی طرف واپس آنا چاہتے تھے اور یہ آر ایس ایس کو پسند نہیں تھا۔ یہ اڈوانی تھے جنہوں نے گجرات حکومت کے لئے مودی کا نام آگے کیا۔

۲۰۰۲ء کے گجرات واقعہ کے بعد مودی کا نام تیزی سے ابھرا۔ جمہوریت کا قاتل ٹھہرائے جانے کے باوجود یہ نام اکثریت میں آہستہ آہستہ جگہ بناتا رہا۔ یہ مودی کی سوشل انجینئرنگ تھی جس کو سمجھ پانے میں تمام سیاسی پارٹیاں ناکام رہیں، علما ناکام رہے، مسلمان ناکام رہے۔ سیاسی پارٹیاں جس قدر مخالفت کا رویہ اپناتی رہیں، امت شاہ اور مودی کا عوامی ووٹ بینک بڑھتا رہا۔ مودی اور امت شاہ بار بار یہ موقع فراہم کرتے رہے کہ مسلمان ووٹ بینک کی باتیں ہوتی رہیں، تاکہ اکثریت ووٹ بینک کو متحد کیا جا سکے۔ لوک سبھا ۲۰۱۴ء میں مودی کو یہ سوشل انجینئرنگ زبردست طور پر کامیاب رہی۔ مسلمان ووٹوں کا شیرازہ بکھر کر رہ گیا۔ سیاسی پارٹیوں اور خود مسلمانوں کے خوفزدہ رویہ اور بار بار مسلمان مسلمان چلانے سے ہندو اکثریت مضبوط اور متحد ہوگئی، مودی واقف تھے کہ اگر ہندو اکثریت کو ایک کریں تو پھر مسلمانوں کی ضرورت نہیں ہوگی۔ اور اس لئے اتر پردیش انتخابات میں بی جے پی نے مسلمانوں کو پارٹی سے دور رکھا۔ طلاق جیسے مسائل کبھی کسی انتخابات میں جیت کی وجہ ثابت نہیں ہوئے، مگر غور کیجئے تو طارق فتح علی اور طلاق ثلاثہ کا مسئلہ اٹھا کر میڈیا نے مکمل طور پر ہندوؤں کی نظر میں مسلمانوں کو ننگا کر دیا۔ ان کا مذاق اڑایا، یہاں تک کہ بی جے پی نے دو ریاستوں میں فتح اور باقی دو ریاستوں میں زور زبردستی فتح کی نئی تاریخ لکھ ڈالی۔ یہ مردہ اور کانگریس کی کمزوری تھی کہ زیادہ ووٹ لانے کے باوجود بی جے پی نے منی پور اور گوا کی ریاست آسانی سے اس سے حاصل کر لی اور کانگریس کچھ نہ کر سکی۔

۲۰۱۹ء میں کیا ہوگا، یہ سوال اہم ہے۔ لیکن اس بات پر توجہ کیجئے کہ اگر اس وقت ہندوستان کی تمام سیاسی پارٹیاں بھی ایک ہو کر مودی کے خلاف انتخابات لڑنے کا اعلان کرتی ہیں تو کیا اتحادی موقع مودی کو شکست دینے میں کامیاب رہے گا؟ ابھی اس وقت ملک میں صرف ایک مضبوط آدمی ہے۔ آر ایس ایس اور تمام وزرا اس مضبوط قیادت کے معمولی مہرے ہیں۔ اس مضبوط قیادت کو نوے کروڑ اکثریت کی حمایت حاصل ہے۔ اس وقت صورت حال یہ ہے کہ صرف مودی کی غلطیاں ہی مودی کو کمزور کر سکتی ہیں۔ میڈیا کا مذاق بن چکا لیکن میڈیا مالکوں کو اس مذاق سے کوئی مطلب نہیں ہے۔ وہ سیاسی پارٹیوں اور آپ کا مذاق اڑا رہے ہیں۔ شکست خوردہ مسلمانوں کا حال یہ ہے کہ ابھی تک ایک دوسرے کو کوسہ اور پر سہ دے رہے ہیں۔ آج سے اٹھارہ برس قبل ایک غلطی اڈوانی نے کی تھی اور وہ حاشیے پر چلے گئے۔ اٹھارہ برس بعد اسی کہانی کو دہرا کر، یوگی کی تاج پوشی کر کے ایک غلطی مودی نے دہرائی ہے۔ میڈیا یوگی کی تمام تقریر، اشتعال انگیز نعروں کو بھول کر اسے جمہوریت پسند اور مسیحا ثابت کرنے پر آمادہ ہے۔ آر ایس ایس کی نظر میں یوگی جو کچھ کر سکتے ہیں، وہ کوئی دوسرا نہیں کر سکتا۔ ۲۰۱۹ء کے انتخابات کو سامنے رکھتے ہوئے آر ایس ایس نے کھل کر ایسا مہرہ چل دیا ہے۔ مسلمان یہ مان کر چل دیا ہے۔ مسلمان یہ مان کر چلیں کہ ابھی جو کچھ بھی ان کے ساتھ ہوا ہے، اس کی حیثیت ریہرسل سے زیادہ نہیں ہے۔ حملے جاری رہیں گے بلکہ یہ حملے انتہا پسندی کی حد تک شدت بھی اختیار کر سکتے ہیں۔ لیکن ایک بات ابھی بھی سکون دینے والی ہے۔ بی جے پی کا ووٹ بینک ۲۰۱۴ء سے دو فیصد نیچے گرا ہے۔ اگر بی ایس پی اور آر ایس پی میں اتحاد ہوا ہوتا تو اتر پردیش انتخاب کا نتیجہ بدل سکتا تھا۔ ووٹ فیصد میں اضافہ کے لئے آر ایس ایس مسلمانوں کے جذبات سے کھیلنے کی کوشش ضرور کرے گی۔ آپ ناراض نہ ہوں، مخالفت نہ کریں، کھیل دیکھتے جائیے۔ ہمت اور حوصلہ ہارنے کی ضرورت نہیں ہے، یہ دیکھئے کہ سیاست کے نئے کھیل میں اب کون کس کو مات دیتا ہے۔ مذہبی انتہا پسندی نے ہٹلر سے اب تک دنیا کو صرف نقصان پہنچانے کا ہی کام کیا ہے۔

مذہبی انتہا پسندی ترقی کی ریس میں سب سے بڑی رکاوٹ ہے۔ کانگریس کی غلطیوں نے مسلمانوں کو حاشیے پر پہنچا یا۔ آج مسلمانوں کی حیثیت زیرو کے برابر ہے۔ لیکن اس کے باوجود گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے۔ مسلمان اس سوشل انجینئرنگ پر ضرور غور کریں گے، جس نے انہیں کمزور اور پسماندہ بنا دیا ہے۔ ابھی صرف صبر و تحمل کی ضرورت ہے۔ اپنی کمزوریوں سے سبق لیتے ہوئے، حالات کو سمجھتے ہوئے ہمیں پھونک پھونک کر قدم بڑھانے کی ضرورت ہے۔

قسط نمبر:۵۶

اسلام الف سے ی تک

(س)

مختار بدری

تعلیم الدین میں لکھا ہے جہاں تک ممکن ہو تنہا سفر مت کرو، جب کام ہو چکے تو جلدی اپنے ٹھکانے پر آجاؤ، رات کے سفر میں منزل جلدی کٹتی ہے، سفر میں مصلحت یہ ہے کہ رفیقوں میں سے ایک کو اپنا سردار بنالیں، شاید باہم تکرار یا اختلاف ہو جائے تو فیصلہ آسان ہو، سالار قافلہ کو چاہئے کہ تمام مجمع کا خیال رکھے کہ کسی کو سواری وغیرہ کی تکلیف تو نہیں ہے، قافلہ جب منزل پر اترے تو متفرق نہ اترے، سب قریب قریب مل کر ٹھہریں تاکہ کسی پر کوئی آفت آئے تو دوسرے مدد کر سکیں، جب منزل پر پہنچیں تو کسی دوسرے مقام سے پہلے جانور پر سے اسباب اتار لیں۔

جو شخص سفر کا ارادہ کرے وہ سورۂ کافرون اور سورۂ نصر اور سورۂ اخلاص اور سورۂ فلق اور سورۂ ناس پڑھ کر روانہ ہو تو انشاء اللہ سلامتی کے ساتھ اور کامیاب ہو کر واپس ہوگا، سفر پر جاتے وقت دو رکعت نماز اپنے گھر میں پڑھ کر جائے اور سفر سے واپسی پر دو رکعت نماز مسجد میں ادا کرے۔ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَر. روزوں کے متعلق کہا گیا ہے کہ اگر تم میں سے کوئی بیمار ہو یا سفر پر ہو تو تم کو اس وقت رخصت ہے وہ ان روزوں کو دوسرے دنوں میں پورا کرے۔ (۱۸۴:۲)

سقر

سَأُصْلِيهِ سَقَرَ ۝ وَمَا أَدْرَاكَ مَا سَقَرُ ۝ لَا تُبْقِي وَلَا تَذَرُ ۝ لَوَّاحَةٌ لِلْبَشَرِ ۝

ہم عنقریب اس کو سقر میں داخل کریں گے اور تم کیا سمجھے کہ سقر کیا ہے۔ (وہ آگ ہے کہ نہ باقی رکھے گی اور نہ چھوڑے گی اور بدن کو جھلس کر سیاہ کر دے گی۔ ۷۴:۲۶/۲۹)

سکر: نشہ، مستی، حرمت خمر کے بعد اب کوئی مسلمان نشہ کی حالت میں پائی جائے اور دو گواہ موجود ہوں یا اس کی سانسوں میں شراب کی بو ہو تو اسے اسی کوڑے لگائیں جائیں۔

سکنیٰ

اپنے گھر میں آدمی چونکہ سکون محسوس کرتا ہے اس لئے اس کو مقام سکوں کہا گیا ہے۔ مرد کا یہ فرض ہے کہ وہ اپنی حیثیت کے مطابق اپنی بیوی کو گھر بھی دے، اگر عورت کو طلاق بھی دیدے تو اختتام مدت تک وہ اس کو اس حق سے محروم نہیں کر سکتا۔ سورۂ طلاق میں ہے اسکنوهن من حيث سكنتم. ان کو اپنے مقدور بھر وہیں رکھو جہاں تم رہتے ہو۔ (۶:۶۵)

اس کی اہمیت اس بات سے ظاہر ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد نبوی کی تعمیر کے فوراً بعد ازواج مطہرات کے لئے مکان کی تعمیر فرمائی۔

اگر عورت سب کے ساتھ نہیں رہنا چاہتی تو مرد کو چاہئے کہ اسے ایک علیحدہ کمرہ یا گھر کا کوئی گوشہ اس کے لئے مخصوص کر دے جس کو بند کر سکے اور اپنا سامان حفاظت سے رکھ سکے، اس مخصوص مقام میں عورت جسے چاہے آنے دے اور جسے چاہے آنے نہ دے۔ (شرح وقایہ جلد۲)

اگر شوہر مالدار ہے تو اس کو ایسا گھر دینا چاہئے جس میں اس کی ضرورت کی تمام چیزیں ہوں، مثلاً غسل خانہ، پاخانہ، باورچی خانہ وغیرہ۔ (ردالمحتار شرح درمختار)

سلام

سلامتی، دعا، امان، اللہ کا نام، آپس میں جان پہچان پیدا کرنے، محبت کا رشتہ قائم کرنے اور تعلقات بڑھانے کے لئے سلام بہترین ذریعہ ہے۔ اسلام اور ایمان کا تقاضا یہ ہے کہ جب بھی مسلمان آپس میں ملیں تو دونوں ہی خلوص اور مسرت کا تبادلہ کریں، یعنی سلام کریں، سلام ایک دوسرے کے لئے خدا کے حضور سلامتی اور عافیت کی دعا ہے۔ پہلا شخص السلام علیکم کہے تو دوسرا شخص اس کے جواب میں وعلیکم السلام یعنی تم

پر بھی سلامتی ہو کہے۔ وَاِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَا اَوْ رُدُّوْهَا ○ جب آپ کے پاس وہ لوگ آئیں جو ہماری آیتوں پر ایمان لاتے ہیں تو ان سے سلام علیکم کہیے۔ (۸۶:۴) ترمذی میں ہے السلام قبل الکلام یعنی بات چیت سے پہلے سلام ضروری ہے۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے پوچھا کہ آداب اسلامی میں کیا چیز بہتر ہے تو آپؐ نے فرمایا کہ تم کھانا کھلاؤ اور واقف ناواقف کو سلام کرو۔ (بخاری) کہتے ہیں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ شخص خدا کے نزدیک ہے جو سلام کرنے میں پہل کرے۔ (ابوداؤد)

سوار کو چاہئے کہ پیادہ کو سلام کرے، چلنے والے پر لازم ہے کہ وہ بیٹھے ہوئے لوگوں کو سلام کرے، تھوڑے آدمی زیادہ آدمیوں کو سلام کریں، کم عمر والے زیادہ عمر والوں کو سلام کریں، اگر کئی لوگ ہوں اور ان میں سے ایک نے بھی سلام کرلیا اور دوسرے گروہ میں سے ایک نے بھی جواب دیدیا تو کافی سمجھا جائے گا۔

کوئی شخص نماز کی حالت میں ہو یا خطبہ پڑھ رہا ہو یا تلاوت قرآن مجید میں یا وعظ یا ذکر الٰہی میں یا علم شرعی کی بحث میں یا اذان دینے میں یا تکبیر واقامت کہنے میں یا پاخانہ پیشاب کرنے میں مصروف ہو تو اس کو سلام کرنا مکروہ ہے، اسی طرح جواری، شرابی، غیبت گو، کبوتر باز، بوس وکنار میں مصروف شخص، گائک اور کافر کو سلام کرنا بھی مکروہ ہے۔

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سلام میں پہل کرتا ہے وہ غرور سے پاک ہوجاتا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں ابتدائے عمر سے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس امر کا منتظر رہا کہ آپ کو میں پہلے سلام کروں اور آپؐ اس کا جواب دیں مگر کبھی ایسا ہوا ہی نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ سلام کرنے میں سبقت حاصل کرتے تھے اور مجھے جواب دینا ہی پڑتا تھا۔ جنت کو دارالسلام کہتے ہیں کیوں کہ وہاں داخل ہونے والے اشخاص تمام کلفتوں اور پریشانیوں سے محفوظ ہوجاتے ہیں۔

سلم

کسی چیز کو خرید وفروخت کے لئے کئی طریقے رائج ہیں، نقد خریدنا، ادھار خریدنا وغیرہ کسی چیز کی تیاری سے پہلے اس کے مالک کو چند شرطوں پر پیشگی قیمت ادا کرنا سلم کہلاتا ہے۔ اس قسم کی پیشگی اکثر کسی قسم کے غلہ کے سلسلے میں زمین داروں کو دی جاتی ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا معین پیمانے اور معین وزن میں مدت معین تک کے لئے سلم کرنا چاہئے۔ اگر مدت گزرجانے کے بعد بائع نے چیز نہیں دی تو رقم واپس لے لی جائے یا پھر اس کو کچھ اور مہلت دی جائے اگر خریدار کو اس چیز کی ضرورت نہ رہی تو معاملہ ختم کرکے رقم واپس لے لے، اس کے بعد دوسری چیز کے خریدنے کا دوسرا معاملہ کرے۔ (ہدایہ)

سلسبیل

صاف جاری پانی، جنت کے ایک چشمہ کا نام۔

وَيُسْقَوْنَ فِيهَا كَاْسًا كَانَ مِزَاجُهَا زَنْجَبِيلًا ○ عَيْنًا فِيهَا تُسَمّٰى سَلْسَبِيلًا○

اور وہاں ان کو ایسی شراب پلائی جائے گی جس میں سونٹھ کی آمیزش ہوگی، یہ بہشت میں ایک چشمہ ہے جس کا نام سلسبیل ہے۔ (۱۸/۱۷:۷۶)

سلسلہ: زنجیر، حضرت رسول معظم صلی اللہ علیہ وسلم چاروں خلفائے کرام یا کسی معزز بزرگ سے وابستہ کئی سلسلے مسلمانوں میں رائج ہیں۔

سلطان

دلیل، حجت، اقتدار، غلبہ، قرآن حمید میں یہ لفظ دلیل اور حجت کے معنی میں آیا ہے، عام استعمال میں بادشاہ کو بھی سلطان کہتے ہیں اس لئے کہ وہ مظہر اقتدار ہوتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی صحابی نے پوچھا کون سا جہاد افضل ہے، فرمایا ظالم وجابر سلطان کے روبرو حق بات کہنا۔ اِنَّ الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ بِغَيْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰىهُمْ اِنْ فِيْ صُدُوْرِهِمْ اِلَّا كِبْرٌ مَّا هُمْ بِبَالِغِيْهِ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ○

جو لوگ بغیر کسی دلیل کے جو ان کے پاس آئی ہو خدا کی آیتوں میں جھگڑتے ہیں ان کے دلوں میں اور کچھ نہیں (ارادہ) عظمت ہے اور وہ

اس کو پہنچنے والے نہیں۔ (۶۵:۴)
سلف: کیا گزرا سلف الصالحین، وہ بزرگ لوگ جو آگے گزر چکے ہیں (۲) وہ رقم جو سود کے بغیر دی جائے۔

سلیمان

ایک جلیل القدر پیغمبر جو حضرت داؤد علیہ السلام کے فرزند تھے۔ اپنے معزز و مکرم والد کے ساتھ مقدمات کی شنوائی اور فیصلہ میں حصہ لیا کرتے تھے۔ ایک بار حضرت داؤد علیہ السلام کے دربار میں دو آدمی آئے، ایک نے کہا کہ مدعا علیہ کی بکریوں نے اس کے کھیت میں ساری فصل تباہ کردی، حضرت داؤد علیہ السلام نے کہا کہ مدعا علیہ کی بکریوں کی قیمت کھیتی کے نقصان کے برابر ہے اس لئے مدعی اس گلہ کا حق دار ہے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے رائے دی کہ بہتر صورت یہ ہے کہ مدعی ان بکریوں سے فائدہ اٹھائے تاوقتیکہ مدعا علیہ اس کھیت کو بوئے اور فصل تیار ہوجائے تو مدعی وہ فصل لے لے اور مدعا علیہ کو ریوڑ واپس کردے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت سلیمان علیہ السلام کو کئی امتیازات سے نوازا تھا جن اور جانور آپ کے زیرفرماں تھے اور جنہوں نے بیت المقدس کی تعمیر میں بڑا حصہ لیا تھا، ہواؤں کو بھی آپ کے لئے مسخر کردیا تھا، یمن سے شام اور شام سے یمن کا فاصلہ آدھا دن میں طے کرتے تھے، اس شان وشوکت کے باوجود آپ ٹوکریاں بنا کر اپنی روزی کماتے تھے۔

فَسَخَّرْنَا لَهُ الرِّيحَ تَجْرِي بِأَمْرِهِ رُخَاءً حَيْثُ أَصَابَ ○ وَالشَّيَاطِينَ كُلَّ بَنَّاءٍ وَغَوَّاصٍ ○

پھر ہم نے ہوا کو ان کے زیرفرمان کردیا کہ جہاں وہ پہنچنا چاہتے ان کے حکم سے نرم نرم چلنے لگتی اور دیوؤں کو بھی (ان کے زیرفرمان کیا) وہ سب عمارتیں بنانے والے، غوطہ مارنے والے تھے۔ (۳۸:۳۶،۳۷)

(باقی آئندہ)

☆☆☆☆☆

قسط نمبر:۹

اللہ کے نیک بندے

ازقلم: آصف خان

عقیدت مند دوسرے روز بھی آئے مگر اس شخص نے ایک ہی جواب دیا۔ ”ابھی میں تم لوگوں سے ملاقات نہیں کرسکتا، میری بیماری بدستور ہے، دعا کرو کہ مجھے اس مرض سے نجات حاصل ہو جائے۔“

عقیدت مند تو خود شیخ کی دعاؤں کے محتاج تھے، شیخ کی صحبت کے بارے میں کیا دعا کرتے؟ ذہن میں ہزاروں اندیشے لئے ہوئے واپس چلے گئے۔

دوسرے دن چہرے کی سیاہی کچھ اور کم ہوگئی، پھر تیسرے روز اس شخص کا چہرہ اصلی حالت پر لوٹ آیا اور پوری آب وتاب کے ساتھ چمکنے لگا، بار بار آئینہ دیکھتا تھا اور حق تعالیٰ کا شکر ادا کرتا تھا۔ ”خداوندا! تو نے مجھے اپنے بندوں کے درمیان رسوا ہونے سے بچالیا۔“

چوتھے دن وہ اپنے عقیدت مندوں کے آنے کا انتظار کر رہا تھا کہ اچانک دروازے پر دستک ہوئی، حضرت جنید بغدادیؒ کے مرید نے دروازہ کھولا تو ایک اجنبی شخص کو اپنے سامنے موجود پایا۔

”میں بغداد سے تمہارے نام حضرت شیخ کا خط لے کر آیا ہوں۔“ اجنبی شخص نے کہا۔

پیرومرشد کا نام سن کر وارفتہ ہوگیا، اس نے اجنبی کے ہاتھ سے حضرت جنید بغدادیؒ کا خط لے لیا اور اسے بار بار بوسہ دینے لگا، پھر جب اس کی یہ اضطرابی کیفیت کم ہوئی تو اس نے اجنبی سے بیٹھنے کے لئے کہا۔

”مجھے کچھ ضروری کام ہیں، اس لئے میں زیادہ ٹھہر نہیں سکتا۔“ یہ کہہ کر اجنبی چلا گیا۔

اجنبی کے جاتے ہی مرید نے پیرومرشد کا خط کھولا اور پڑھنے لگا، جب وہ آخری لفظ تک پہنچا تو اس پر رقت طاری ہوگئی پھر وہ اس قدر رویا کہ اس کی ہچکیاں بندھ گئیں۔

حضرت جنید بغدادیؒ نے اپنے مرید کو مخاطب کرتے ہوئے تحریر فرمایا تھا۔ ”میرے عزیز! تم نے مجھے یہ کس کام پر لگا دیا۔ میں تین دن سے دھوبی کا کام کر رہا ہوں اور مسلسل تمہارے چہرے کی سیاہی دھو رہا ہوں۔ یاد رکھو کہ اہل اللہ کا محاسبہ بہت سخت ہوتا ہے۔ ان کے دل میں گناہ کا خیال گزرنا ایسا ہی ہے جیسے وہ گناہ کے مرتکب ہوگئے ہیں۔“

اس واقعے سے ان لوگوں کو سبق حاصل کرنا چاہئے جو پیری اور مریدی کے کاموں میں مصروف ہیں مگر اس رشتے کی اہمیت کو نہیں سمجھتے، حقیقی پیر وہ ہے کہ مشرق میں رہتے ہوئے بھی اپنے اس مرید پر نظر رکھے جو ہزاروں میل دور مغرب کے کسی گوشے میں آباد ہے۔ اگر یہ روحانی سلسلہ اس طرح قائم نہیں رہتا تو پھر ”مرید اور پیر“ کے اس رشتے کی کوئی حقیقت نہیں، ایک موقع پر علامہ اقبالؒ نے حضرت غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا تھا۔

قم باذن اللہ کہہ سکتے تھے جو رخصت ہوئے
خانقاہوں میں مجاور رہ گئے یا گورکن!

☆☆☆

حضرت جنید بغدادیؒ کا مشہور قول ہے کہ عالموں کا سارا کام دو کلمات پر منحصر ہے۔ ایک ملت کی اصلاح اور دوسرے مخلوق کی خدمت۔

ایک بار آپ نے انسانی زندگی کی حقیقت بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ ”جو انسان حق تعالیٰ سے بے خبر ہے، اس کی زندگی سانس کی موجودگی تک ہے، سانس ختم ہوئی اور زندگی بھی فنا ہوگئی، مگر جس شخص کی زندگی حق تعالیٰ پر ہے وہ حیات طبعی سے حیات اصلی کی طرف رجوع کرتا ہے اور حقیقی زندگی یہی ہے۔

ایک اور موقع پر نہایت پرسوز لہجے میں فرمایا۔ ”جو آنکھ حق تعالیٰ کی صفت کو عبرت سے نہ دیکھے اس کا اندھا ہونا ہی بہتر ہے اور جو زبان حق تعالیٰ کا ذکر نہ کرے اس کا قوت گویائی سے محروم ہونا ہی اچھا ہے اور وہ کان جو حق تعالیٰ کا کلام سننے کے منتظر نہ ہوں ان کا بہرا ہو جانا ہی مناسب ہے اور جو جسم اس کی خدمت نہ کرے اس کا مردہ ہونا ہی بہتر ہے۔“

ابھی آپ کا وعظ جاری تھا کہ ایک سید صاحب حاضر خدمت ہوئے ایران کے رہنے والے تھے اور ناصری کے نام سے مشہور تھے۔

سید صاحب حج بیت اللہ کے لئے جا رہے تھے، گھر سے رخصت ہوتے وقت انہوں نے نیت کی تھی کہ بغداد پہنچ کر سب سے پہلے حضرت شیخ جنیدؒ کے دیدار کی سعادت حاصل کروں گا، اپنی اسی نیت کی تکمیل کے لئے سید صاحب حضرت شیخ کی خانقاہ میں حاضر ہوئے تھے۔

"کہاں کے رہنے والے ہو؟" سید صاحب کو دیکھ کر حضرت جنید بغدادیؒ نے پوچھا۔

سید ناصریؒ نے عرض کیا۔"گیلان کا رہنے والا ہوں مگر شیخ کے دیدار کی حسرت رکھتا ہوں۔"

"چلیں آپ کی یہ خواہش تو پوری ہوگئی۔" حضرت جنید بغدادیؒ نے مسکراتے ہوئے فرمایا۔"مگر یہ تو بتائیں کہ میرے محترم مہمان کا کس خاندان سے تعلق ہے؟"

سید ناصریؒ نے عرض کیا۔"میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فرزندوں کی اولاد سے ہوں۔

حضرت جنید بغدادیؒ نے فرمایا۔"سید صاحب! آپ کو معلوم ہے کہ آپ کے دادا محترم بیک وقت دو تلواریں چلایا کرتے تھے؟"

سید ناصری نے حیرت سے حضرت جنید بغدادیؒ کی طرف دیکھا۔ سید صاحب آپ کی بات کا مفہوم سمجھنے سے قاصر تھے۔

حضرت جنید بغدادیؒ نے اپنے مہمان کو حیران پا کر فرمایا۔ "امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ ایک تلوار گردن کفار پر چلاتے تھے اور دوسری اپنے نفس پر، سید صاحب! آپ کونسی تلوار چلاتے ہیں؟"

سید ناصری اس کلام کے متحمل نہ ہو سکے اور فرش پر گر کر تڑپنے لگے۔"شیخ! میں خدا کے سامنے کیا منہ لے کر جاؤں گا؟ پہلے مجھے اس قابل تو بنا دیجئے کہ اپنے رب کے سامنے حاضر ہو سکوں۔" سید ناصریؒ زار و قطار رو رہے تھے اور تڑپ رہے تھے۔"شیخ! اللہ کی طرف میری رہنمائی فرمایئے۔"

حضرت جنید بغدادیؒ نے فرمایا۔"تمہارا سینہ حق تعالیٰ کا خاص حرم ہے، جہاں تک ہو سکے اس میں کسی نامحرم کو جگہ نہ دو۔"

جیسے ہی حضرت جنید بغدادیؒ کی زبان مبارک سے یہ الفاظ ادا ہوئے، سید ناصریؒ نے ایک چیخ ماری اور دنیا سے رخصت ہوگئے۔

حضرت جنید بغدادیؒ کے بارے میں مشہور ہے کہ آپ کی مجلس وعظ کی عجیب شان تھی، تقریر کی اثر انگیزی کا یہ عالم تھا کہ حاضرین کی اکثریت مرغ بسمل کی طرح تڑپنے لگتی تھی، بعض سامعین پر اس قدر وجد طاری ہوتا کہ اپنی جانوں سے گزر جاتے تھے اور جو ہوش میں رہتے تھے، ان کی آنکھوں سے آنسوؤں کے آبشار جاری ہو جاتے تھے۔

☆☆☆

"ہم اس علم کو تہہ خانوں اور گھروں میں چھپ کر بیان کرتے تھے مگر شبلیؒ نے اسے برسر منبر بیان کیا۔"

آپ شیخ ابوبکر شبلیؒ کو اس بے احتیاطی سے منع فرماتے۔"حق تعالیٰ کے رازوں کو ان لوگوں پر ظاہر نہ کرو جن کے دماغوں اور آنکھوں پر پردے ڈال دیئے گئے ہیں۔"

حضرت جنید بغدادیؒ نہیں چاہتے تھے کہ نااہل لوگوں کی سماعتیں رموز باطنی سے آشنا ہوں، حضرت شیخ ابوبکر کسائیؒ اس دور کے مشہور بزرگ تھے جنہیں حضرت جنید بغدادیؒ کی رفاقت اور دوستی کا اعزاز حاصل تھا، حضرت شیخ ابوبکر کسائیؒ کی عارفانہ شان کے بارے میں حضرت جنید بغدادیؒ فرماتے تھے۔

"اگر شیخ ابوبکر نہ ہوتے تو میں بھی بغداد میں نہ ہوتا۔"

حضرت جنید بغدادیؒ حضرت شیخ ابوبکر کو خط و کتابت کے ذریعے رموز باطنی سمجھایا کرتے تھے۔ روایت ہے کہ حضرت شیخ ابوبکرؒ نے حضرت جنید بغدادیؒ سے ایک ہزار مسائل دریافت کئے تھے اور آپ نے ان عام مسائل کے تسلی بخش جوابات تحریر فرمائے تھے۔ حضرت شیخ ابوبکرؒ نے حضرت جنید بغدادیؒ کی زندگی میں ہی انتقال فرمایا۔ جب آپ کا آخری وقت آیا تو اپنے شاگردوں کو بلا کر کہا۔

"شیخ جنیدؒ کی تمام تحریروں کو پانی سے دھو ڈالو۔"

حضرت جنید بغدادیؒ حضرت شیخ ابوبکر کسائیؒ کی تدفین میں شریک ہوئے تو لوگوں نے دیکھا کہ ایک دوست دوسرے دوست کی جدائی کے صدمے سے نڈھال تھا، پھر آپ نے حضرت شیخ ابوبکرؒ کے شاگردوں اور خدمت گاروں سے تعزیت کی اور بڑے حسرت زدہ لہجے میں فرمایا۔

"کاش! شیخ ابوبکرؒ نے اپنی وفات سے پہلے میرے لکھے ہوئے مسائل کو بھلا دیا ہوتا۔"

حضرت جنید بغدادیؒ کی بات سن کر حضرت ابوبکر کسائیؒ کے شاگردوں نے عرض کیا۔ "شیخ نے انتقال سے قبل ان تمام تحریروں کو پانی سے دھلوا دیا تھا۔"

اس انکشاف کے بعد حضرت جنید بغدادیؒ کے چہرۂ مبارک پر خوشی کا رنگ نمایاں ہوگیا، پھر آپ نے انتہائی مسرت کے لہجے میں فرمایا۔ "مجھے شیخ سے یہی امید تھی۔"

اس واقعے سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ علم و معرفت کے سلسلے میں حضرت جنید بغدادیؒ کس قدر محتاط رویہ رکھتے تھے۔ آپ نہیں چاہتے تھے کہ وہ تحریریں کسی کم علم کی نظر سے گزریں اور وہ اندیشوں کے عذاب میں مبتلا ہوئے۔

☆☆☆

ایک بار کسی شخص نے آپ سے پوچھا۔ "عارف کی تعریف کیا ہے؟"

جواب میں حضرت جنید بغدادیؒ نے فرمایا۔ "عارف وہ ہے جو تیرا راز بتادے اور خاموش بیٹھا رہے۔"

حضرت جنید بغدادیؒ نے فرمایا۔ "پانی اسی رنگ میں نظر آتا ہے جو اس کے برتن کا رنگ ہوتا ہے۔" آپ کے اس قول مبارک کا مفہوم یہ ہے کہ جیسا زمانہ اور وقت ہوتا ہے ویسی ہی عارف کی شان ہوتی ہے۔

مشہور بزرگ حضرت ذوالنون مصریؒ نے عارف کی صفت بیان کرتے ہوئے فرمایا تھا۔ "ابھی یہاں تھا ابھی چلا گیا۔"

جب حضرت جنید بغدادیؒ کے سامنے حضرت ذوالنون مصریؒ کے یہ الفاظ دہرائے گئے تو آپ نے فرمایا۔ "عارف کو کوئی حالت کسی حالت سے روک نہیں سکتی اور نہ کوئی مکان اسے دوسرے مقام پر جانے سے باز رکھ سکتا ہے لہٰذا وہ سب مکانوں کے ساتھ وہی نسبت رکھتا ہے جو نسبت اسے اس مکان سے ہے جس میں وہ موجود ہے۔"

کسی شخص نے بر سر مجلس پوچھا۔ شیخ! یہ تو بتائیے کہ خالص توحید کیا ہے؟"

حضرت جنید بغدادیؒ نے فرمایا۔ "توحید یہ ہے کہ بندے کی آخری حالت، ابتدائی حالت کی طرف رجوع کرے اور وہ ویسا ہی ہوجائے جیسا کہ عالم وجود میں آنے سے پہلے تھا۔"

ایک اور موقع پر کسی شخص نے پوچھا۔ "توحید کیا ہے؟"

حضرت جنید بغدادیؒ نے فرمایا۔ "یقین ہی کا نام توحید ہے۔"

اس شخص نے دوسرا سوال کیا۔ "اور یقین کسے کہتے ہیں؟"

حضرت جنید بغدادیؒ نے فرمایا۔ "تیرا یہ سمجھنا کہ خلقت کے تمام حرکات و سکنات خدائے وحدہٗ لاشریک کے حکم سے ہیں، جب تجھے یہ عرفان حاصل ہوجائے تو سمجھ لے کہ تو موحد ہوگیا۔"

حضرت جنید بغدادیؒ اکثر فرمایا کرتے تھے۔ "بیس سال ہوئے کہ علم توحید کی بساط تہہ کرکے رکھ دی گئی۔ اب تو لوگ صرف اس کے گرد و پیش اور آس پاس کی باتوں پر بحث کیا کرتے ہیں۔"

☆☆☆

ایک موقع پر حضرت جنید بغدادیؒ نے فرمایا۔ "اگر ایک سچا شخص ایک لاکھ برس تک حق تعالیٰ کی طرف توجہ رکھے اور پھر ایک لمحے کے لئے دوسری طرف متوجہ ہوجائے تو جو گھڑی اس نے کھودی وہ اس زمانہ پر غالب رہے گی جس میں اسے توجہ حاصل تھی۔"

ایک بار اہل شام نے آپ سے علم غیب کے بارے میں سوال کیا، حضرت جنید بغدادیؒ نے فرمایا۔ "اللہ غیب کی چیزوں کے علم میں بے مثال ہے یعنی اس کے سوا کسی کو علم غیب نہیں لہٰذا جو کچھ ہوا اور جو ہوگا اس کا علم حق تعالیٰ کے سوا کسی کو نہیں، مزید یہ کہ جو چیز نہیں ہونے والی ہے اور اگر ہوتی تو کیسی ہوتی، ان باتوں کا علم بھی اللہ تعالیٰ ہی کو حاصل ہے۔"

ایک بار آپ کے شاگرد خاص شیخ ابوبکر شبلیؒ نے بر سر مجلس بلند آواز میں کہا۔ "اللہ جل جلالہٗ۔"

یہ سنتے ہی حضرت جنید بغدادیؒ نے فرمایا۔ "اگر اللہ غائب ہے تو غائب کا ذکر کرنا غیبت ہے۔ اور اگر حاضر ہے تو حاضر کے سامنے اس کا نام لینا بے ادبی ہے۔"

حضرت جنید بغدادیؒ کے اس قول مبارک کا مفہوم یہ ہے کہ جب ہر طرف اللہ ہی اللہ ہے تو پھر اس کا ذکر بھی اتنی رازداری کے ساتھ کیا جائے کہ اللہ اور بندے کے سوا کسی تیسرے کو اس بات کی خبر نہ ہو۔ واضح رہے کہ ذکر الٰہی کے معاملے میں حضرت جنید بغدادیؒ جذب و جوش کے قائل نہیں تھے۔ آپ معرفت کے راستے میں ایک انتہائی محتاط اور ہوشمند انسان تھے اور آپ نے اپنی پوری زندگی اسی محتاط روی اور ہوش مندی کے ساتھ بسر کی۔

حضرت جنید بغدادی بھی دوسرے صوفیاء کی طرح سماع سنا کرتے تھے مگر آپ کی مجلس سماع موجودہ سماع کی محفلوں سے بہت مختلف تھی، آپ کی مجلس میں مزامیر (سازوں) کا گزر نہیں تھا، آپ صرف اعلیٰ درجے کا عارفانہ کلام سنا کرتے تھے۔

سماع کے بارے میں حضرت جنید بغدادیؒ کا مشہور قول ہے۔ ''تین مواقع ایسے ہوتے ہیں جب فقیروں پر اللہ کی رحمت نازل ہوتی ہے۔

ایک سماع کے وقت جب فقیر آوازِ حق کے سوا کچھ نہیں سنتا۔''

''دوسرے کھانا کھاتے وقت، اس لئے کہ فقیر اسی وقت کھانا کھاتے ہیں جب وہ فاقہ کشی کی حالت سے گزر جاتے ہیں۔''

''تیسرے علم کا چشمہ فیض جاری کرتے وقت، اس لئے کہ فقیر اس وقت اولیاء اللہ کی صفات کے سوا کچھ اور بیان نہیں کرتا۔''

حضرت جنید بغدادیؒ نے مجلس سماع کے آداب بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ ''سماع تین چیزوں کا محتاج ہے، زمان، مکان اور اخوان کا۔'' یعنی زمانہ اور جگہ بھی مناسب ہو اور اہل صحبت بھی اچھے ہوں۔

حضرت جنید بغدادیؒ سماع کے دوران جذب و مستی اور بے قراری کے مظاہرے کو پسند نہیں فرماتے تھے، آپ کے حلقے میں ایک صاحب دل نوجوان تھا، جب سماع اپنے عروج کو پہنچ جاتا تو وہ نوجوان مضطرب ہو کر چیخنے لگتا، ایک دن محفل سماع جاری تھی کہ وہ نوجوان مضطرب ہو کر چیخا۔ حضرت جنید بغدادیؒ نے انتہائی ناپسندیدہ نظروں سے نوجوان کی طرف دیکھا، نوجوان اپنے ہوش میں نہیں تھا، اس لئے حضرت شیخ کے اشارے کو نہ دیکھ سکا۔ پڑھنے والے نے ایک اور کیف آور شعر پڑھا، جسے سن کر نوجوان کے اضطراب میں مزید اضافہ ہو گیا اور وہ شدت جذبات سے مجبور ہو کر دوبارہ چیخا۔

اب حضرت جنید بغدادیؒ خاموش نہ رہ سکے، آپ نے نہایت پرجلال لہجے میں نوجوان کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔ ''تم ہماری صحبت کے قابل نہیں ہو، اس لئے ہماری مجلس سے چلے جاؤ۔''

یہ حضرت بغدادیؒ کے الفاظ کا اثر تھا کہ نوجوان سنبھلنے کی کوشش کرنے لگا۔

''ہم اپنی محفل میں بے صبر لوگوں کو ایک لمحے کے لئے بھی برداشت نہیں کرتے۔'' حضرت جنید بغدادیؒ نے نوجوان کو دوبارہ مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔

نوجوان نے نہایت عاجزی کے ساتھ اپنی اس لغزش کی معافی مانگی اور مجلس کے احترام میں خاموش ہو کر بیٹھ گیا، سماع دوبارہ شروع ہو گیا۔

نوجوان کے لئے ممکن نہیں تھا کہ وہ حضرت جنید بغدادیؒ جیسے بزرگ کی صحبت چھوڑ کر چلا جائے، نتیجتاً اس نے طے کر لیا کہ وہ سماع کے دوران خاموش رہے گا، چاہے اس کوشش میں اس کا دم ہی نکل جائے، پھر ایسا ہوا کہ سماع کے شروع ہوتے ہی نوجوان کی حالت غیر ہو جاتی مگر وہ حضرت جنید بغدادیؒ کے حکم کے پیش نظر خاموش بیٹھا رہتا، پھر لحظہ بہ لحظہ اس کا اضطراب بڑھتا رہتا، یہاں تک کہ ضبط مسلسل کے سبب نوجوان کے پورے جسم سے پسینہ جاری ہو جاتا۔

پھر ایک دن نوجوان کا اضطراب حد سے بڑھ گیا، اس نے ایک جگر شگاف چیخ ماری اور مر گیا۔

حضرت جنید بغدادیؒ کے جانشین حضرت شیخ ابو محمد جریریؒ آپ کی ایک مجلس سماع کا حال بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ ''ایک دن حضرت ابن مسروقؒ اور دوسرے بزرگ مجلس سماع میں موجود تھے اور قوال بڑے جوش کے عالم میں ایک دلکش نغمہ گا رہے تھے، حضرت ابن مسروقؒ جوش اضطراب میں اٹھ کر کھڑے ہو گئے مگر جنید بغدادیؒ اپنی نشست پر اس طرح بیٹھے رہے کہ آپ کے جسم کو معمولی سی حرکت بھی نہیں ہوتی تھی۔

پھر جب مجلس ختم ہو گئی تو شیخ ابو محمد جریریؒ نے عرض کیا۔ حضرت! آپ پر سماع کا کچھ اثر ہوا؟''

جواب میں حضرت جنید بغدادیؒ نے فرمایا۔ ''ابو محمد! تم پہاڑوں کو دیکھتے ہو؟ کیا وہ بادلوں کی طرح اڑتے پھرتے ہیں؟''

بے شک! حضرت جنید بغدادیؒ استقامت میں ایک پہاڑ کے مانند تھے، انتہائی وجد کے عالم میں بھی نہایت پرسکون رہتے نہ خود بے قرار ہو کر کھڑے ہوتے اور نہ اپنے کسی شاگرد کے لئے اس عمل کو جائز سمجھتے۔

(باقی آئندہ)

''یَاحَمِیْدُ'' کے فوائد: جس کی گندی باتوں کی عادت نہ جاتی ہو وہ ۹۰ بار ''یَاحَمِیْدُ'' پڑھ کر کسی خالی پیالے یا گلاس میں دم کر کے حسب ضرورت پانی پیا کرے۔

ادارہ

اس ماہ کی شخصیت

از: فیروز آباد

نام: بشارت علی خاں

نام والدین: سعادت علی بیگ، نجمہ خانم

تاریخ پیدائش: ۱۱ دسمبر ۱۹۸۹ء

قابلیت: گریجویٹ

آپ کا نام آٹھ حروف پر مشتمل ہے، ان میں سے چار حروف نقطے والے ہیں اور چار حروف، حروف صوامت سے تعلق رکھتے ہیں، عنصر کے اعتبار سے آپ کے نام میں تین حروف بادی، ۳ حروف خاکی اور ۲ حروف آتشی ہیں، بہ اعتبار تعداد اور بے اعتبار اعداد آپ کے نام میں بادی حروف کو غلبہ حاصل ہے۔

آپ کے نام کا مفرد عدد ۵، مرکب عدد ۱۴ اور آپ کے نام کے مجموعی اعداد ۱۰۱۳ ہیں۔

۵ کا عدد خود اعتباری سے جڑا ہوا عدد ہے جس شخص کا عدد ۵ ہوتا ہے اس کی طبیعت میں استحکام اور ایک طرح کا ٹھہراؤ ہوتا ہے، اس عدد کی ایک خامی یہ ہوتی ہے کہ یہ اپنے سوا کسی کو لائق اعتبار نہیں مانتا۔ ۵ عدد والے لوگ بے تکلف ہوجانے والا مزاج رکھتے ہیں، یہ لوگ عمومی طور پر دوسروں کے مرتبہ کا لحاظ نہ رکھتے ہوئے ملاقات کرتے ہیں، کسی کا رعب اور دبدبہ ان پر اثر انداز نہیں ہوتا، ان کا حلقہ احباب وسیع ہوتا ہے لیکن ان میں ایک طرح کا ہرجائی پن ہوتا ہے، یہ پرانے دوستوں سے ترک تعلقات کرکے پھر نئے دوست بنالیتے ہیں اور پرانے دوستوں کو یکسر نظر انداز کردیتے ہیں، ان کی اس فطرت کی وجہ سے انہیں کئی بار بڑے بڑے نقصانات برداشت کرنے پڑتے ہیں۔

۵ عدد کے لوگوں کو راج نیتی سے بہت دلچسپی ہوتی ہے، یہ خود کو بھی نمایاں کرنے کی کوشش میں لگے رہتے ہیں، ان کو خواتین سے دلچسپی ہوتی ہے اور یہ اپنے خیالات کو بار بار خواتین کے سامنے پیش کرنے کی کوشش کرتے ہیں، ان کے خیالات میں ایک طرح کا انتشار ہوتا ہے اور یہ انتشار ان کو سنجیدگی سے وابستہ رکھتا ہے۔

۵ عدد کے حضرات سنجیدہ ہوتے ہیں اور قابل بھروسہ ہوتے ہیں یہ لوگ کاروبار کے معاملے میں ہوشیار اور چاق و چوبند ہوتے ہیں، انہیں جھوٹ اور لاگ لپیٹ سے نفرت ہوتی ہے، یہ عیش وعشرت اور پیار ومحبت کے دلدادہ ہوتے ہیں۔ ۵ عدد کے لوگ سفر کے شوقین ہوتے ہیں، پانچ کا عدد ایک اور ۹ کے درمیان کا عدد ہے، اس میں وفا کی مقدار کم ہوتی ہے، اس عدد کا انسان کسی بھی وقت دوسرے محبوب کی طرف متوجہ ہوسکتا ہے، اگر ان کی بطور خاص حفاظت نہ کی جائے تو یہ کسی بھی وقت بے وفائی کا مظاہرہ کرسکتے ہیں، محبت اور دوستی کے معاملے میں یہ گرگٹ کی طرح رنگ بدل لیتے ہیں، یہ لوگ شہرت حاصل کرنے کے خواہش مند ہوتے ہیں اور اس کے لئے یہ لوگ مسلسل جدوجہد کرنے میں لگے رہتے ہیں اور اکثر کامیاب بھی ہوجاتے ہیں۔

۵ عدد کے لوگ نقصان سے بہت چڑتے ہیں، ان کا ذہن ہر وقت اور ہر معاملہ میں صرف نفع کی سوچتا رہتا ہے، یہ ایسی تجارت کے قائل ہوتے ہیں کہ جس میں نقصان کا کوئی پہلو نہ ہو، کاروبار کے معاملے میں یہ بہت ہوشیار اور چالاک ہوتے ہیں، لیکن ان میں استقلال اور ثابت قدمی نہیں ہوتی، یہ کسی بھی وقت اپنا راستہ بدل لیتے ہیں، بعض اوقات تو یہ چند قدم چلتے ہی معمولی نقصان کی وجہ سے اپنا راستہ تبدیل کردیتے ہیں، حالانکہ اگر یہ استقلال اور ثابت قدمی کا مظاہرہ کریں تو اسی راستہ میں آگے چل کر بھرپور کامیابی مل سکتی ہے، کیوں کہ ان میں کاروباری سوجھ بوجھ ہوتی ہے اور الجھی ہوئی ڈور کو سلجھانے کے اہل بھی ہوتے ہیں لیکن ان کی فطرت یہ ہوتی ہے کہ یہ چھوٹے سے نقصان پر بھی جھلا اٹھتے ہیں

اور فوراً اپنی راہ بدل دیتے ہیں، ان کی زیادہ تر جدوجہد اپنی محنت کا صلہ وصول کرنے پر لگی رہتی ہے، یہ نفع وصول کرنے میں بھی صبر وضبط کے قائل نہیں ہوتے۔ ۵ عدد کے لوگوں کے اعتقادات بہت کمزور ہوتے ہیں ان کا نقطہ نظر کسی بھی وقت بدل سکتا ہے، ایک اعتبار سے یہ رجعت پسند ہوتے ہیں، ان کے مزاج میں تبدیلیاں ہوتی رہتی ہیں، کبھی تو یہ اس قدر خداپرست بن جاتے ہیں کہ ان پر زاہد وعابد کا گمان ہونے لگتا ہے اور کبھی یہ عبادتوں اور یاد خدا سے اتنے دور ہوجاتے ہیں کہ ایسا لگتا ہے کہ یہ خدا کے وجود ہی کا انکار کربیٹھیں گے، ان کے دل ودماغ میں ایک طرح کی ہلچل رہتی ہے جو انہیں پرسکون نہیں ہونے دیتی۔

۵ عدد کے لوگوں کی بیویاں ان کے مزاج کے انتشار اور اضطراب کی وجہ سے اکثر وبیشتر ان سے نالاں رہتی ہیں اور خود کو غیر محفوظ سمجھتی ہیں۔ اگر ۵ عدد کے لوگوں کی شادی دور اندیش اور ذکی الفطرت عورتوں سے نہ ہو تو تعلقات ٹوٹنے میں دیر نہیں لگتی۔ ۵ عدد کے لوگوں کے ساتھ وہی خواتین نباہ کرسکتی ہیں کہ جنہیں اللہ نے عقل سلیم اور قوت صبر وضبط کی دولت عطا کی ہو۔ ۵ عدد کے لوگ حقائق اور دلائل کو پسند کرتے ہیں ان کے نزدیک انسان کا خداپرست ہونا اور دل میں نرمی اور ہمدردی رکھنا کمزوری کی دلیل ہے۔ ۵ عدد کے لوگ اپنے اور کسی کے راز کو محفوظ نہیں رکھ پاتے اس لئے ان پر رازداری کے سلسلے میں بھروسہ نہیں کیا جاسکتا۔

۵ عدد کے لوگ تغیر پسند ہوتے ہیں، بہت جلد کسی سے ناراض ہوجاتے ہیں لیکن دیر تک کسی سے ناراض نہیں رہتے، چونکہ آپ کا مفرد عدد ۵ ہے اس لئے کم وبیش یہ تمام خصوصیات آپ کے اندر بھی موجود ہوں گی، آپ کو اچھے کھانوں کا شوق ہوگا لیکن کھانوں میں کمی نکالنا آپ کی فطرت ہوگی، آپ کسی بھی وقت کسی بھی کھانے کو ٹھکرا سکتے ہیں، آپ کی یہ ادا آپ کی بیوی کے لئے ایک مسئلہ بنی ہوئی ہوگی، آپ کو سیر وتفریح کا بہت شوق ہوگا، نقل وحرکت آپ کا مشغلہ ہے، آپ کی زندگی کا بڑا حصہ سفر میں گزرے گا، آپ بات چیت کے ڈھنگ سے واقف ہوں گے آپ کو اپنی گفتگو سے دوسروں کو متاثر کرنے کی مہارت حاصل ہوگی، لیکن آپ گفتگو اور بولنے کے معاملے میں محتاط نہیں ہوں گے، آپ کی صاف گوئی یا چرب زبانی اکثر آپ کے لئے مشکلات کھڑی کردیتی ہوگی، لیکن آپ اس روش سے باز نہیں آتے اور آپ اپنی سچائی یا پھر غیر ضروری باتوں کی وجہ سے اپنے دوستوں کو بھی اپنا دشمن بنالیتے ہیں، آپ گفتگو میں احتیاط برت کر خواہ مخواہ کے اختلافات سے خود کو محفوظ رکھ سکتے ہیں۔

آپ کی مبارک تاریخیں: ۵، ۱۴، ۲۳ اور ۲۳ ہیں۔

ان تاریخوں میں اپنے اہم کام انجام دینے کی کوشش کریں، انشاء اللہ کامیابیاں قدم چومیں گی، آپ کا لکی عدد ۵ ہے، اس عدد کی شخصیتیں اور اشیاء آپ کو بطور خاص راس آئیں گی اور آپ کے لئے ترقی کا ذریعہ بنیں گی، آپ کی دوستی ۳ اور ۹ عدد کے لوگوں سے خوب جمے گی، ایک، ۶، ۷ اور ۸ عدد کے لوگ آپ کے لئے عام سے لوگ ہوں گے، ان لوگوں سے آپ کو نہ خاص فائدہ ہوگا، نہ قابل ذکر نقصان۔ ۲ اور ۴ آپ کے دشمن عدد ہیں، ان عددوں کے لوگ آپ کو کبھی راس نہیں آئیں گے اور نہ ہی ان عددوں کی چیزیں آپ کے لئے سکون بخش رہیں گی۔ اگر آپ ۲ عدد اور ۴ عدد کی چیزوں اور شخصیتوں سے دور رہیں تو آپ کے حق میں بہتر ہوگا، کوئی مکان، کوئی دوکان، کوئی گاڑی ایسی نہ خریدیں کہ جن کا مفرد عدد ۲ یا ۴ بنتا ہو۔

آپ کا مرکب عدد ۱۴ ہے، یہ کاروبار اور دوستی سے وابستہ مانا گیا ہے، اس عدد کی وجہ سے آپ کو دولت حاصل کرنے میں کامیابی رہے گی اگر آپ مختلف خرید وفروخت اور زمین کے کاروبار میں دلچسپی رکھتے ہیں تو کسی بھی زمین کو اور کسی بھی فروخت کرنے والی چیز پانچ سال سے زیادہ اپنے پاس نہ رکھیں ورنہ آپ کو غیر معمولی نقصان سے دوچار ہونا پڑسکتا ہے، آپ کا مرکب عدد اس بات کی طرف بھی اشارہ کرتا ہے کہ آپ ہمیشہ آگ، ہوا اور پانی سے چوکنا رہیں کیوں کہ آگ ہوا اور پانی آپ کے لئے کسی بھی وقت کوئی بڑی مصیبت کھڑی کرسکتے ہیں۔

آپ کی تاریخ پیدائش کا مفرد عدد ۲ ہے اور یہ آپ کا دشمن عدد ہے، آپ کی مجموعی تاریخ پیدائش کا مفرد عدد ۵ ہے اور یہ بھی آپ کا دشمن عدد ہے، ان دونوں عددوں کی وجہ سے بار بار آپ کی زندگی میں بڑے انقلاب آئیں گے اور آپ کی راہوں میں طرح طرح کی رکاوٹیں کھڑی ہوں گی۔

آپ کی غیر مبارک تاریخیں: ۳، ۴، ۹ ہیں۔

ان تاریخوں میں اپنے اہم کام کرنے سے گریز کریں ورنہ ناکامی کا

اندیشہ رہے گا، آپ کا برج قوس اور ستارہ مشتری ہے۔ جمعرات کا دن آپ کے لئے اہم ہے اس کے علاوہ اتوار اور منگل بھی آپ کے لئے اہمیت رکھتے ہیں آپ ان دنوں میں اپنے خاص کاموں کو انجام دے سکتے ہیں، لیکن اگر یہ دن آپ کی غیر مبارک تاریخوں میں پڑ رہے ہوں تو پھر بہتر ہوگا کہ آپ انہیں نظر انداز کردیں، پکھراج آپ کی راشی کا پتھر ہے، اس پتھر کو اگر آپ ساڑھے ماشہ چاندی کی انگوٹھی میں جڑوا کر پہنیں گے تو اللہ کے فضل و کرم سے آپ کی زندگی میں سنہرا انقلاب آئے گا۔

جون، ستمبر اور دسمبر میں اپنی صحت کا خاص خیال رکھیں، ان اوقات میں اگر معمولی درجہ کی بھی کوئی بیماری لاحق ہوجائے تو اس کے علاج میں غفلت سے کام نہ لیں، آپ کو عمر کے کسی بھی دور میں امراضِ سحر، پٹھوں کی تکالیف، جوڑوں کی تکالیف، درد پیٹ اور امراض معمولی کی شکایت ہوسکتی ہے۔

آپ کے نام میں چار حروف، حروف صوامت سے تعلق رکھتے ہیں، ان کے مجموعی اعداد ۳۰۱ ہیں، اگر ان میں اسم ذات الٰہی کے ۶۶ اعداد شامل کردیئے جائیں تو مجموعی اعداد ۳۶۹ بن جاتے ہیں، ان کا نقش مربع آپ کے لئے مفید ثابت ہوگا۔

نقش اس طرح بنے گا۔

۷۸۶

۸۴	۹۸	۹۴	۹۱
۹۵	۹۰	۸۵	۹۷
۸۹	۹۲	۱۰۰	۸۶
۹۹	۸۷	۸۸	۹۳

آپ کا مبارک حرف ف ہے، اس حرف سے شروع ہونے والی چیزیں آپ کو فائدہ پہنچائیں گی، اس حرف سے شروع ہونے والے مقامات بھی آپ کے لئے خوشگوار ثابت ہوں گے، نیلا، زرد اور سرخ رنگ بھی آپ کے لئے مبارک ثابت ہوں گے، ان رنگوں کی چیزیں اور کپڑے آپ کو انشاء اللہ راحت پہنچائیں گے۔

بے شک آپ محنت کے عادی ہیں، دماغی اعتبار سے آپ چست و چالاک ہیں، آپ منصوبہ بندی میں ماہر ہیں، جرأت مند اور بہادر ہیں، آپ کے مزاج میں عجلت اور جلد بازی ہے اور جلد بازی کی وجہ سے آپ کو کئی بار نقصان کا سامنا کرنا پڑتا ہے، لیکن عجلت اور جلد بازی سے تائب نہیں ہوتے، آپ بہت جلد مشتعل ہوجاتے ہیں اور اکثر حالت اشتعال میں غلط فیصلے کر بیٹھتے ہیں، آپ کے اندر ایک طرح کا ہرجائی پن موجود ہے، آپ شکی مزاج بھی ہیں، اگر آپ ان بری باتوں سے اپنا پیچھا چھڑالیں تو آپ کے حق میں بہتر ہوگا۔

آپ کی ذاتی خوبیاں یہ ہیں: خوش کلامی، نکتہ شناسی، قوت امتیاز، دوراندیشی، موقع شناسی، ہمت و حوصلہ، ہوشیاری وغیرہ۔

آپ کی ذاتی خامیاں یہ ہیں: دل برداشتگی، نکتہ چینی، عدم استقلال، نخوت و غرور، بے وفائی وغیرہ۔ اس کالم کو پڑھنے کے بعد اپنی خوبیوں میں اضافہ کرنے کی کوشش کریں اور ان خامیوں سے نجات حاصل کرنے کی ہر ممکن جدوجہد کریں، جن کی طرف ہم نے اس خاکے میں اشارہ کیا ہے۔

اگر آپ نے اپنی خوبیوں میں اضافہ کرنے کی جدوجہد شروع کردی اور اگر آپ نے اپنی خامیوں سے نجات حاصل کرنے کی سعی بھی شروع کردی تو اس خاکے کا حق ادا ہوگا اور آپ کی شخصیت اور زیادہ نکھر جائے گی۔

آپ کی تاریخ پیدائش کا چارٹ یہ ہے۔

۹۹		
۸		۲
		۱۱۱۱

آپ کی تاریخ پیدائش کے چارٹ میں ایک کا عدد ۴ بار آیا ہے جو زبردست قوت اظہار کی علامت ہے یعنی آپ اپنے مافی الضمیر کو نہایت خوبصورت انداز میں پیش کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں اور مدلل گفتگو کرنے میں دوسروں سے ممتاز ہیں، آپ کے اندر ایک طرح کی ضد اور انانیت بھی ہے جو آپ کو اکثر مشتعل کردیتی ہے اور حالت اشتعال میں آپ غلط سلط باتیں بھی کر گزرتے ہیں، اللہ نے آپ کو بات چیت کرنے کی عظیم دولت سے سرفراز کیا ہے لیکن اپنی عزت و عظمت کو باقی رکھنے میں اعتدال پر قائم رہنا بہت ضروری ہے۔

آپ کے چارٹ میں ۲ کی موجودگی یہ ثابت کرتی ہے آپ کی

قوت ادارک بہت بڑھی ہوئی ہے لیکن بروقت آپ اس کا خاطر خواہ فائدہ نہیں اٹھا پاتے۔

۳ کی غیر موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ اپنی تخلیقی کاوشوں کو اور اپنی منصوبہ بندیوں کو دنیا کے سامنے کھل کر پیش نہیں کر پاتے جب کہ ہونا یہ چاہئے کہ آپ اپنے تمام منصوبوں کو دنیا کے سامنے پیش کریں اور ان پر اپنی خداداد صلاحیتوں کو واضح کریں آپ کو اپنی ہنرمندیوں کا مظاہرہ کرتے وقت کسی بھی طرح کی کوئی جھجک اور ہچکچاہٹ نہیں ہونی چاہئے۔

۴ کی موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ علمی اور عملی کاموں میں کبھی کبھی لاپرواہی برت لیتے ہیں، علمی اور عملی کاموں میں کبھی کبھی یہ سستی اور لاپرواہی آپ کو اہم مسائل سے غافل کر دیتی ہے۔

۵ اور ۶ کی غیر موجودگی آپ ان کمزوریوں کو ظاہر کرتی ہے کہ آپ عملی کاموں میں بہت سستی دکھاتے ہیں اور یہ خامی آپ کو اُن خوشیوں اور خوش حالیوں سے محروم کر دیتی ہے کہ از راہ تقدیر جس کے آپ حق دار ہیں اور اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ آپ کبھی کبھی نقطۂ اعتدال پر قائم نہیں رہتے، مختلف امور میں آپ افراط وتفریط کا شکار ہو جاتے ہیں اور اعتدال سے اِدھر اُدھر ہوکر آپ اپنی شخصیت کو گھائل کر دیتے ہیں اور کئی بار آپ کو شرمندگی بھی اٹھانی پڑتی ہے۔

۷ کی غیر موجودگی اس بات کی علامت ہے کہ اکثر آپ خود پر انحصار کرنے سے کتراتے ہیں، آپ کو تنہائی سے بھی خوف ہوسکتا ہے، آپ کسی بھی وقت کسی ایسے وہم کا شکار ہوسکتے ہیں جو آپ کی جراتوں کو زبردست نقصان پہنچا سکتا ہے، کسی بھی طرح کے چھوٹے بڑے وہم سے دور رہنا آپ کے لئے ضروری ہے تا کہ آپ کی جرأت اور پامردی میں کوئی خلل نہ پڑے۔

۸ کی موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ دوسروں کے معاملات پرکھنے کی زبردست صلاحیت رکھتے ہیں، آپ حد سے زیادہ نفاست پسند بھی ہیں لیکن آپ کی طبیعت کی بے چینی اور ہر وقت کا اضطراب اور بیقراری ایک کڑھن میں مبتلا رکھتی ہے، آپ پرسکون حالات میں بھی سکون سے محروم رہتے ہیں۔

آپ کی تاریخ پیدائش کے چارٹ میں ۹ کا عدد ۲ بار آیا ہے جس سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ قدرتی طور پر آپ کی شخصیت بہت مضبوط ہے اور آپ کے اندر فطری خوبیاں بے شمار ہیں، آپ کے اندر غیرت بھی ہے اور حمیت بھی اور جذبۂ خیر سگالی بھی، آپ محبت کے معاملے میں بہت جذباتی ہیں اور وفاداری آپ کی ذات کا ایک قدرتی حصہ ہے، آپ کے اندر کچھ خوبیاں ایسی بھی ہیں جو آپ کو ہمیشہ اپنے ہم عصروں سے ممتاز رکھیں گی اور آپ ہمیشہ محفل احباب میں سرخرو رہیں گے۔

آپ کے چارٹ میں کوئی بھی لائن مکمل نہیں ہے اور درمیان کی لائن بالکل ہی خالی ہے جو یہ ثابت کرتی ہے کہ زندگی میں کئی بار تو آپ کی خوشیاں، کامیابیاں اور راحتیں ادھوری رہ جائیں گی، کئی بار جدو جہد کے باوجود بھی آپ کا پایۂ تکمیل تک پہنچ جانا ممکن نہیں ہوگا، درمیان کی لائن جو زحل کی لائن کہلاتی ہے، اس کے خالی پن سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آپ اپنی ضرورتوں اور اپنی خواہشوں کا اظہار کرتے ہوئے اپنے ہچکچاہٹ اور تردد محسوس کرتے ہیں اور آپ کے اندر دوسروں سے امیدیں رکھنے کا رجحان بھی موجود ہے اگرچہ آپ اپنی خودداری اور غیرت مندی کی بنا پر کسی سے کچھ کہہ نہیں پاتے لیکن دوسروں سے مدد اور تعاون کی توقعات ضرور رکھتے ہیں لیکن یہ بات آپ کے لئے مناسب نہیں ہے کیوں کہ آپ اپنی فطری صلاحیتوں کی وجہ سے ذاتی طور پر بہت کچھ کر سکتے ہیں، آپ کی ذات ہرگز ہرگز دوسروں کی محتاج نہیں ہے۔

آپ کی تصویر یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ اکثر محرومیوں کا شکار رہے ہیں، آپ کی آنکھیں یہ شکایت کرتی ہیں کہ زمانہ نے آپ کے ساتھ ناانصافی سے کام لیا ہے اور آپ کو کئی بار ایسا درد عطا کیا ہے، جس کی کسک آپ کو ہمیشہ تلملائے رکھتی ہے اور خوشیوں کی موجودگی میں بھی آپ سنجیدہ ہی بنے رہتے ہیں۔

آپ کے دستخط خود بول کر یہ ثابت کرتے ہیں کہ آپ خود کو اور اپنی صلاحیتوں کو چھپا کر رکھنا چاہتے ہیں، آپ کے اندر ایک پراسرار رکھنے کی خواہش ہے، لیکن پھر بھی آپ واضح ہو جاتے ہیں اور آپ کی قدرتی صلاحیتیں لوگوں کی نظروں میں آکر آپ کو دوسروں سے ممتاز بنا دیتی ہیں۔ آپ کے اس خاکے کو مرتب کرنے میں ہم نے کافی محنت کی ہے، اگر آپ اس کو بغور پڑھ کر اپنی خامیوں سے نجات پالیں اور اپنی خوبیوں میں اضافہ کرنے کی جدوجہد کریں تو ہماری محنت رنگ لائے گی اور آپ کی شخصیت مزید نکھر جائے گی۔ ☆☆

انسان اور جنات میں شادی بیاہ کے واقعات

دارمی اپنی کتاب ''اتباع السنن والآثار'' میں قبیلہ بجیل کے ایک شیخ سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ ''ایک جن ہماری کسی لڑکی پر عاشق ہوگیا اور ہمارے پاس اس کی شادی کا پیغام بھیجا، اس نے کہا: مجھے پسند نہیں کہ میں اسے حرام طریقہ پر استعمال کروں۔ چنانچہ ہم نے لڑکی کو اس سے بیاہ دیا۔ اس کے بعد وہ روبرو ہم سے گفتگو کرنے لگا۔ ہم نے کہا: تم لوگ کیا چیز ہو؟ اس نے کہا: تم جیسی مخلوق ہیں، تمہاری طرح ہم میں بھی قبیلے ہیں۔ ہم نے کہا: کیا تم میں بھی یہ مذہبی اختلافات ہیں؟ اس نے کہا: ہاں! ہم میں ہر طرح کے لوگ ہیں، قدریہ بھی، شیعہ بھی اور مرجئہ بھی۔ ہم نے کہا: تمہارا کس جماعت سے تعلق ہے؟ اس نے کہا: مرجئہ سے۔ احمد بن سلیمان النجاد اپنی کتاب ''الامالی'' میں اعمش سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: ایک جن نے ہماری کسی لڑکی سے شادی کا پیغام دیا۔ میں نے اس سے کہا: تمہاری پسندیدہ غذا کیا ہے؟ اس نے کہا چاول۔ میں نے اس کو چاول دیا، میں دیکھ رہا تھا کہ لقمہ اوپر اٹھتا ہے مگر کوئی نظر نہیں آتا۔ میں نے کہا: کیا تم لوگوں میں بھی ہماری جماعتیں ہیں؟ اس نے کہا ہاں! جو سب سے برے ہیں۔

ابو یوسف السروجی سے مروی ہے کہ مدینہ میں ایک عورت ایک آدمی کے پاس آئی اور اس سے کہا: ہم لوگوں نے تمہارے قریب پڑاؤ ڈالا ہے۔ تم مجھ سے شادی کرلو۔ راوی کہتے ہیں کہ آدمی نے اس سے شادی کرلی۔ پھر وہ اس کے پاس آئی اور کہنے لگی، اب ہم جارہے ہیں، تم مجھے طلاق دیدو، وہ روزانہ رات کو اس کے پاس عورت کے روپ میں آتی تھی۔ راوی کہتے ہیں کہ وہ آدمی مدینہ کے کسی راستے سے گزر رہا تھا۔ اچانک اس نے دیکھا کہ یہ عورت وہ غلہ اٹھا کر کھا رہی ہے جو غلہ والوں کی بوریوں میں سے گر گیا تھا۔ آدمی نے اس سے کہا: یہ تمہیں پسند ہے؟ عورت نے اپنا ہاتھ اپنے سر پر رکھا اور آدمی کی طرف آنکھ اٹھا کر کہا: تم نے مجھے کس آنکھ سے دیکھا ہے؟ اس نے کہا: اس آنکھ سے عورت نے اپنی انگلی کا اشارہ کیا اور آدمی کی آنکھ بہہ پڑی۔

قاضی جلال الدین احمد بن قاضی حسام الدین رازی (اللہ تعالیٰ ان کو غریق رحمت کرے) کہتے ہیں کہ مشرق سے اپنے گھر والوں کو لانے کے لئے میرے والد نے سفر کیا۔ کچھ دور چلنے کے بعد ہم لوگوں کو بارش کی وجہ سے ایک غار میں سونا پڑا۔ میرے ساتھ پوری ایک جماعت تھی، ابھی میں سویا ہی تھا کہ کسی کے اٹھانے کی آواز آئی، میں بیدار ہوا تو وہاں ایک عورت تھی، جس کے ایک آنکھ تھی اور وہ لمبائی میں پھٹی ہوئی تھی۔ میں سہم گیا، عورت نے کہا: گھبرانے کی کوئی ضرورت نہیں۔ میں اس لئے آئی ہوں کہ تم میری ایک چاند جیسی لڑکی سے شادی کرلو۔ میں سہما ہوا تھا ہی، میں نے کہا اللہ تعالیٰ کے اختیار پر ہے۔ پھر میں نے کچھ لوگوں کو آتے ہوئے دیکھا وہ لوگ پہلی عورت کی طرح تھے، ان کی آنکھیں لمبائی میں پھٹی ہوئی تھیں۔ ان میں کچھ قاضی اور کچھ گواہ تھے۔ قاضی نے خطبۂ نکاح پڑھ کر نکاح کرو دیا اور میں نے قبول کرلیا۔ وہ لوگ چلے گئے۔ پھر وہ عورت اپنے ساتھ ایک خوبصورت لڑکی لے کر آئی مگر اس کی بھی آنکھ اس کی اپنی ماں کی طرح تھی اور اس کو میرے پاس چھوڑ کر چلی گئی۔ میرا خوف بڑھ گیا، میں نے اپنے ساتھیوں کو بیدار کرنے کے لئے پتھر پھینکنے شروع کردیئے لیکن کوئی بھی اٹھنے کا نام نہ لیتا تھا۔ آخرکار میں اللہ سے دعا وگریہ زاری کرنے لگا۔ پھر کوچ کرنے کا وقت ہوا اور ہم روانہ ہوگئے لیکن وہ لڑکی برابر میرے ساتھ لگی رہی۔ اسی طرح تین دن گزر گئے، چوتھے دن وہ عورت آئی اور مجھ سے کہنے لگی تمہیں یہ لڑکی پسند نہیں، شاید تم اسے چھوڑنا چاہتے ہو؟ میں نے کہا: ہاں بخدا ایسی بات ہے، اس نے کہا اسے طلاق دیدو۔ میں نے اسے طلاق دیدی اور وہ چلی گئی۔ اس کے بعد میں نے ان دونوں کو نہیں دیکھا۔

کیا شیاطین مرتے ہیں؟

اس میں شک نہیں کہ جنات جن میں شیاطین بھی شامل ہیں مرتے ہیں، اس لئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں داخل ہیں: كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَّ يَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ فَبِاَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ. (الرحمٰن: ۲۶-۲۸)

ترجمہ: ہر چیز جو اس زمین پر ہے فنا ہونے والی ہے اور صرف تیرے رب کی جلیل و کریم ذات ہی باقی رہنے والی ہے۔ پس اے جن و انس تم اپنے رب کے کن کن کمالات کو جھٹلاؤ گے۔

صحیح بخاری میں ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کرتے تھے "میں تیری عزت کے ذریعہ پناہ چاہتا ہوں، جس کے سوا کوئی معبود نہیں، جس کو فنا نہیں، جنات اور انسان سب فنا ہونے والے ہیں۔"

البتہ ان کی عمر کی مقدار کے بارے میں ہم صرف وہی جانتے ہیں جو اللہ نے ہمیں ابلیس لعین کے متعلق بتایا کہ وہ تاقیام قیامت زندہ رہے گا: قَالَ اَنْظِرْنِيْ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ. قَالَ اِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ. (اعراف: ۱۴-۱۵)

ترجمہ: شیطان نے کہا مجھے اس دن تک مہلت دے جب کہ یہ سب دوبارہ اٹھائے جائیں گے فرمایا (اللہ نے) تجھے مہلت دی۔"

ابلیس کے علاوہ ہمیں کسی کی عمر کی مقدار معلوم نہیں، ہاں یہ ضرور ہے کہ ان کی عمریں انسانوں سے کہیں زیادہ لمبی ہوتی ہیں۔

یہ بات کہ وہ مرتے ہیں اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ خالد بن ولیدؓ نے عزیٰ (ایک درخت جسے اہل عرب پوجتے تھے) کے شیطان کو قتل کر دیا تھا، نیز ایک صحابی نے اس جن کو مار ڈالا تھا جو سانپ کی شکل میں آیا تھا۔

جنات کے مکانات اور ملنے کے اوقات

جنات اسی زمین پر بستے ہیں، جس پر ہم لوگ رہ رہے ہیں، زیادہ تر ویرانوں، چٹیل میدانوں اور گندی جگہوں مثلاً غسل خانہ، پاخانہ، کوڑا خانہ اور قبرستان میں ہوتے ہیں، اسی لئے بقول علامہ ابن تیمیہؒ جن لوگوں کو جنات لگ جاتے ہیں وہ زیادہ تر شیطان کے انہیں اڈوں میں پناہ لیتے ہیں۔ حدیث میں غسل خانہ کے اندر نماز پڑھنے کی ممانعت اسی لئے ہے کیوں کہ اس میں گندگی ہوتی ہے اور وہ شیطان کا اڈا ہے۔ قبرستان میں بھی ممانعت ہے اس لئے کہ وہ شرک کا ذریعہ ہے بلکہ اس میں بھی شیطان بھی پناہ گزیں ہوتے ہیں۔ شیاطین ایسی جگہوں میں بھی زیادہ ہوتے ہیں جہاں وہ فتنہ و فساد کر سکتے ہوں، مثلاً بازار وغیرہ، اسی لئے نبی ﷺ نے ایک صحابی کو یہ کہہ کر وصیت کی:

"جہاں تک ممکن ہو سب سے پہلے بازار میں نہ داخل ہو، نہ سب سے اخیر میں وہاں سے نکلو، اس لئے کہ بازار شیطان کا میدان جنگ ہے، وہ وہاں اپنا جھنڈا گاڑتا ہے۔"

اس کو مسلمؒ نے اپنی صحیح میں روایت کیا۔

بلال بن حارثؓ سے روایت ہے کہ وہ کہتے ہے کہ: ایک سفر میں ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ پڑاؤ ڈالا، آپ قضاءِ حاجت کے لئے نکلے، آپ کی عادت تھی کہ قضاء حاجت کے لئے دور جایا کرتے تھے۔ میں نے آپ کو ایک لوٹا پانی دیا اور آپ نکل گئے۔ آپ کے پاس میں نے لڑنے جھگڑنے اور شور و شغب کی ایسی آوازیں سنیں، اس طرح کبھی نہیں سنی تھیں۔ نبی ﷺ تشریف لائے تو میں نے اس کے متعلق پوچھا۔ آپ نے فرمایا: مسلمان جنات اور مشرک جنات آپس میں لڑ رہے تھے۔ انہوں نے مجھ سے درخواست کی کہ میں ان کے رہنے کے لئے جگہ متعین کر دوں۔ چنانچہ میں نے مسلمانوں کے لئے بلند زمین اور مشرکوں کے لئے پست زمین متعین کر دی۔

عبداللہ بن کثیر راوی کہتے ہیں کہ میں نے کثیر سے پوچھا کہ پست اور بلند زمین سے کیا مراد ہے؟ انہوں نے کہا: بلند زمین سے دیہات اور پہاڑ مراد ہیں اور پست زمین سے وہ حصہ جو پہاڑوں اور سمندروں کے درمیان ہوتا ہے۔ کثیر نے کہا میں نے دیکھا ہے کہ جس شخص کا واسطہ بلند زمین سے پڑا وہ محفوظ رہا اور جس کا پست زمین سے وہ محفوظ نہیں رہ سکا۔

زمخشری نے "ربیع الابرار" میں کہا: دیہاتی لوگ کہتے ہیں کہ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ہم ایک بڑی جماعت کے پاس پڑاؤ ڈالتے ہیں اور وہاں خیمے اور بہت سے لوگ موجود ہوتے ہیں لیکن وہ فوراً ہی غائب بھی ہو جاتے ہیں۔ دیہاتوں کا خیال ہے کہ یہ جنات ہیں اور یہ ان کے خیمے ہوتے ہیں۔

امام مالکؒ نے موطا میں روایت کیا کہ ان کو یہ معلوم ہوا کہ حضرت

عمرؓ نے عراق جانا چاہا تو کعب احبار نے ان سے کہا: امیر المؤمنین وہاں نہ جایئے کیوں کہ وہاں دس میں سے نو حصے جادو اور شر پایا جاتا ہے اور وہاں شر پسند جنات اور لاعلاج بیماری ہے۔

ابوبکر بن عبید نے اپنی کتاب "مکائد الشیطان" میں یزید بن جابر سے روایت کیا کہ ہر مسلمان کے گھر کی چھت پر کچھ مسلمان جنات ہوتے ہیں جب ان کے لئے صبح کا کھانا رکھا جاتا ہے تو اتر کر گھر والوں کے ساتھ کھاتے ہیں، ان کے ذریعہ اللہ تعالیٰ گھر والوں کی مصیبت دور کرتا ہے۔

شیاطین ان ہی گھروں میں رات گزارتے ہیں جن میں لوگ رہا کرتے ہیں۔ انہیں بھگانے کے لئے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھنا اور اللہ کا ذکر کرنا، قرآن کی تلاوت خصوصاً سورۂ بقرہ اور آیت الکرسی کی تلاوت کرنا چاہئے۔ نبی ﷺ نے بتایا کہ جب اندھیرا ہوتا ہے تو سارے شیاطین پھیل جاتے ہیں، اسی لئے آپ نے ایسے وقت میں بچوں کو باہر نکلنے سے روکنے کا حکم دیا ہے۔ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

اذان دینے سے شیاطین بھاگ جاتے ہیں، ان میں اذان کی آواز سننے کی طاقت نہیں ہوتی، رمضان میں تمام شیاطین پا بہ زنجیر کردئے جاتے ہیں۔

شیاطین کی بیٹھک

شیاطین دھوپ اور سائے میں بیٹھنا پسند کرتے ہیں، اسی لئے نبی ﷺ نے دھوپ اور سائے میں بیٹھنے سے منع فرمایا ہے۔ یہ صحیح حدیث ہے جو سنن وغیرہ میں مروی ہے۔

جنات کے چوپائے

صحیح مسلم میں ابن مسعودؓ کی حدیث میں ہے کہ جنات نے نبی ﷺ سے زادِ راہ طلب کیا تو آپ نے فرمایا: ہر وہ ہڈی جس پر اللہ کا نام لیا گیا ہوگا تمہارے ہاتھ میں گوشت ہوجائے گی اور ہر مینگنی تمہارے جانوروں کا چارہ ہے۔

چنانچہ اس حدیث میں آپ نے بتایا کہ جنات جانور بھی رکھتے ہیں اور ان کے جانوروں کا چارہ انسانوں کے جانوروں کا پاخانہ ہے۔

وہ جانور جس کے ساتھ شیطان ہوتا ہے

اس طرح کا جانور اونٹ ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: "اونٹ کو شیطان سے پیدا کیا گیا ہے، ہر اونٹ کے ساتھ ایک شیطان ہوتا ہے۔"

اسی کو سعید بن منصور نے اپنی سنن میں مرسل حسن سند کے ساتھ روایت کیا۔ (صحیح الجامع ۲/۵۲)

اسی وجہ سے نبی ﷺ نے اونٹ کے باڑے میں نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔ مسند احمد اور سنن ابوداؤد میں ہے نبی ﷺ نے فرمایا: "اونٹ کے باڑے میں نماز نہ پڑھو، اس لئے کہ اونٹ شیاطین میں سے ہے۔ بکریوں کے باڑے میں پڑھو، اس لئے کہ وہ برکت ہے۔"

ابن ماجہ میں صحیح سند سے مروی ہے "اونٹ کے باڑے میں نماز نہ پڑھو، اس لئے کہ اونٹ شیاطین سے پیدا کئے گئے ہیں۔"

مذکورہ بالا احادیث میں ان لوگوں کی تردید ہے جو اونٹ کے باڑے میں نماز کی ممانعت کی وجہ یہ بیان کرتے ہیں کہ اس کا پیشاب اور پاخانہ نجس ہوتا ہے لیکن صحیح یہی ہے کہ جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے ان کا پیشاب اور پاخانہ نجس نہیں ہوتا۔

شیطان کی بدصورتی

شیطان کی شکل نہایت خراب اور بھونڈی ہے۔ ذہنوں میں بھی یہ بات بیٹھی ہوئی ہے کہ اس کی بدصورتی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے جہنم کی تہہ میں اگنے والے درخت کو شیطانوں کے سر سے تشبیہ دی۔ چنانچہ فرمایا: إِنَّهَا شَجَرَةٌ تَخْرُجُ فِي أَصْلِ الْجَحِيمِ. طَلْعُهَا كَأَنَّهُ رُءُوسُ الشَّيَاطِينِ. (الصافات: ۶۴، ۶۵)

ترجمہ: وہ ایک درخت ہے جو جہنم کی تہہ سے نکلتا ہے، اس کے شگوفے ایسے ہیں جیسے شیطانوں کے سر۔"

قرونِ وسطیٰ میں عیسائی شیطان کی تصویر ایک کالے کلوٹے آدمی کی شکل پر بناتے تھے جس کے گھنی داڑھی ہوتی، بھنویں اوپر کو اٹھی ہوتی، منہ سے آگ کے شعلے نکلتے اور اس کے سینگ، کھر اور دُم بھی ہوتی۔ (جدید انسائیکلوپیڈیا، ۴۵۷)

شیطان کے دو سینگ

صحیح مسلم میں ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "سورج کے طلوع اور غروب کے وقت نماز نہ پڑھو، اس لئے کہ سورج

شیطان کے دو سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے۔

بخاری اور مسلم میں ابن عمرؓ ہی سے مروی ہے کہ: "جب سورج کی کرنیں ابھرنے لگیں تو نماز چھوڑ دو، یہاں تک کہ سورج غروب ہوجائے اور سورج کے طلوع وغروب کے وقت نماز نہ پڑھو، اس لئے کہ وہ شیطان کے دو سینگوں کے بیچ میں طلوع ہوتا ہے۔"

مطلب یہ ہے کہ کچھ مشرک جماعتیں سورج کی عبادت کرتی اور اس کے طلوع وغروب کے وقت اس کو سجدہ کرتی تھیں۔ اس وقت سورج جس طرف ہوتا شیطان اس کے سامنے کھڑا ہوجاتا تاکہ ان لوگوں کی عبادت شیطان کے لئے ہوجائے۔

ان دونوں وقتوں میں ہمیں نماز پڑھنے سے منع کیا گیا ہے۔ صحیح بات یہ ہے کہ ان دونوں وقتوں میں نماز جائز ہے بشرطیکہ وہ کسی سبب سے پڑھی جارہی ہو جیسے تحیۃ المسجد، بغیر کسی سبب کے جائز نہیں جیسے مطلق نفل نماز پڑھنا کیوں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: لَا تَتَحَيَّنُوْا یعنی ارادہ بھی مت کرو۔ جس حدیث میں شیطان کا سینگ کا ذکر ہے وہ بخاری میں ابن عمرؓ سے مروی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو مشرق کی طرف اشارہ کرکے یہ کہتے ہوئے سنا: سنو! فتنہ یہاں ہے، فتنہ یہاں ہے جہاں شیطان کا سینگ نکلتا ہے۔ نبی ﷺ کے اس قول "جہاں شیطان کا سینگ نکلتا ہے" سے مراد مشرق کی سمت ہے۔

جنات کی طاقت

اللہ تعالیٰ جنوں کو ایسی صلاحیتیں اور طاقتیں بخشی ہیں جو انسانوں کو بھی نہیں بخشیں۔ اللہ نے ان کی بعض طاقتوں کا تذکرہ بھی کیا ہے جن میں سے ایک طاقت یہ ہے کہ وہ منٹوں سیکنڈوں میں ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچ جاتے ہیں۔

چنانچہ جنات میں سے ایک عفریت نے اللہ کے نبی سلیمان علیہ السلام سے کہا تھا کہ وہ ملک میں ملکہ کا تخت بیت المقدس صرف اتنی دیر میں لاسکتا ہے کہ ایک بیٹھا ہوا انسان کھڑا ہوجائے، وہیں ایک جن جس کے پاس کتاب کا ایک علم تھا بول پڑا "میں آپ کے پاس پلک جھپکنے سے پہلے اسے لائے دیتا ہوں۔"

قَالَ عِفْرِيْتٌ مِنَ الْجِنِّ اَنَا اٰتِيْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ تَقُوْمَ مِنْ مَقَامِكَ وَاِنِّيْ عَلَيْهِ لَقَوِيٌّ اَمِيْنٌ. قَالَ الَّذِيْ عِنْدَهٗ عِلْمٌ مِنَ الْكِتَابِ اَنَا اٰتِيْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ يَرْتَدَّ اِلَيْكَ طَرْفُكَ فَلَمَّا رَاٰهُ مُسْتَقِرًّا عِنْدَهٗ قَالَ هٰذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّيْ. (النمل:۳۹-۴۰)

ترجمہ: جنوں میں سے ایک قوی ہیکل نے عرض کیا: میں اسے حاضر کردوں گا قبل اس کے کہ آپ اپنی جگہ سے اٹھیں، میں اس کی طاقت رکھتا ہوں اور امانت دار ہوں، جس شخص کے پاس کتاب کا ایک علم تھا وہ بولا "میں آپ کی پلک جھپکنے سے پہلے اسے لائے دیتا ہوں۔" جوں ہی کہ سلمان نے وہ تخت اپنے پاس رکھا ہوا دیکھا، وہ پکار اٹھا یہ میرے رب کا فضل ہے۔

فضائی میدان میں جنوں کی انسانوں سے سبقت

جنات زمانہ قدیم سے آسمانوں میں چڑھ کر وہاں کی خبروں کو چرایا کرتے تھے تاکہ کوئی بھی واقعہ رونما ہونے سے پہلے ان کے علم میں آجائے۔ جب نبی ﷺ مبعوث ہوئے تو آسمان میں پہرہ داری سخت کردی گئی۔

وَاَنَّا لَمَسْنَا السَّمَآءَ فَوَجَدْنَاهَا مُلِئَتْ حَرَسًا شَدِيْدًا وَشُهُبًا. وَاَنَّا كُنَّا نَقْعُدُ مِنْهَا مَقَاعِدَ لِلسَّمْعِ فَمَنْ يَسْتَمِعِ الْاٰنَ يَجِدْ لَهٗ شِهَابًا رَصَدًا. (سورہ جن:۸-۹)

ترجمہ: ہم نے آسمان کو ٹٹولا تو دیکھا کہ وہ پہرے داروں سے پٹا پڑا ہے اور شہابوں کی بارش ہورہی ہے، پہلے ہم سن گن لینے کے لئے آسمان میں بیٹھنے کی جگہ پالیتے تھے مگر اب جو چوری چھپے سننے کی کوشش کرتا ہے وہ اپنے لئے گھات میں ایک شہاب ثاقب لگا ہوا پاتا ہے۔

نبی ﷺ نے جنوں کے چوری چھپے سننے کی کیفیت بیان فرمائی۔

حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ آسمان میں کوئی فیصلہ صادر کرتا ہے تو تمام فرشتے اللہ تعالیٰ کے حکم کی تابع داری میں اپنے پر اس طرح بچھا دیتے ہیں جیسے چکنے پتھر پر زنجیر، ان کو گھبراہٹ لاحق ہوجاتی ہے، جب ان کی گھبراہٹ دور ہوتی ہے تو آپس میں کہتے ہیں "تمہارے رب نے کیا کہا؟" وہ کہتے ہیں "اس نے جو کہا حق کہا، وہ بلند و برتر ہے۔ اس بات کو سن گن لینے والے جنات سن لیتے ہیں، پھر ان سے نیچے والے جنات، اسی طرح دوسرے نیچے والے۔

سفیان نے اپنے ہاتھ سے اس کو واضح کرکے دکھلایا۔ اس طرح کہ اپنے داہنے ہاتھ کی انگلیوں کو کشادہ کرکے ایک کو دوسرے پر کھڑا کیا، کبھی ایسا ہوتا ہے کہ سننے والا جن اپنے دوسرے ساتھیوں کو سنی ہوئی بات نہیں پہنچا پاتا کہ ٹوٹا ہوا ستارہ اس کو پکڑ کر جلا دیتا ہے اور کبھی اس کو نہیں پکڑ پاتا تو وہ اپنے ساتھی کو سنی ہوئی بات بتادیتا ہے اور وہ اپنے نیچے والے ساتھی کو یہاں تک کہ وہ بات زمین تک پہنچ جاتی ہے اور جادوگر کے منہ پر پھینک دی جاتی ہے۔ جادوگر اس کے ساتھ سو جھوٹ ملاتا ہے، اس کی تصدیق ہوتی ہے۔ لوگ کہتے ہیں کیا جادوگر نے ہمیں فلاں دن فلاں بات نہیں کہی تھی جو آج بالکل ویسی ہی ہوئی جیسی آسمان میں سنی گئی تھی۔" (بخاری)

جاہلانہ توہم

آسمان کے تارے، جس وجہ سے ٹوٹتے ہیں اس کی وجہ کو جان لینے سے وہ توہم ختم ہوجاتا ہے جو اہل جاہلیت میں مشہور تھا۔ چنانچہ عبداللہ بن عباسؓ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ: مجھے ایک انصاری صحابی نے بتایا کہ ایک رات صحابہ کرامؓ نبی ﷺ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک تارہ ٹوٹا اور اس سے روشنی ہوئی۔ نبی ﷺ نے فرمایا: زمانہ جاہلیت میں جب اس طرح کوئی تارا ٹوٹتا تو تم لوگ کیا کہتے تھے؟ لوگوں نے کہا: اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتا ہے۔ ہم یہ کہتے ہے کہ آج رات کوئی عظیم شخصیت پیدا ہوئی یا کسی عظیم انسان کی موت ہوئی ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: کسی کے مرنے اور جینے سے یہ تارہ نہیں ٹوٹتا بلکہ ہمارا رب تبارک و تعالیٰ جب کوئی فیصلہ صادر فرماتا ہے تو حاملین عرش تسبیح پڑھتے ہیں، پھر اس سے نیچے آسمان والے فرشتے یہاں تک کہ یہ تسبیح آسمان دنیا تک پہنچ جاتی ہے۔ پھر جو فرشتے حاملین عرش سے قریب ہوتے ہیں وہ حاملین عرش سے کہتے ہیں: تمہارے رب نے کیا کہا؟ وہ انہیں اللہ تعالیٰ کی کہی ہوئی بات بتادیتے ہیں۔ پھر ایک آسمان والے دوسرے آسمان والوں سے اس کے متعلق پوچھتے ہیں یہاں تک کہ یہ خبر پہلے آسمان تک پہنچ جاتی ہے اور جنات اس کو اچک کر اپنے ساتھیوں کی طرف پھینک دیتے ہیں۔ اس پر اس کو ستاروں سے مار پڑتی ہے، جو بات یہ لوگ سنتے ہیں وہ صحیح ہوتی ہے لیکن وہ اس میں اپنی طرف سے بڑھا دیتے ہیں۔ (مسلم)

خاتمہ بواسیر

آج کل یہ مرض عام ہوگیا ہے کیوں کہ لوگ چٹ پٹے کھانے پینے کے شوقین زیادہ ہوتے جارہے ہیں۔ پہلے لوگ صبح اٹھ کر فجر کی نماز پڑھتے تھے، پھر چہل قدمی کیا کرتے تھے۔ پانچ وقت کی نماز پہلے لوگ اس طرح اہم سمجھتے تھے جس طرح اب ہم فیس بک پر اپنی اپ ڈیٹ دیکھنا، موبائل میں آئے ہوئے میسج دیکھنا اور اُن کا جواب دینا یا وہاٹس ایپ، ٹوئیٹر پیغامات اور ویڈیو کلپس دیکھنا اہم سمجھتے ہیں۔ اسی طرح مرغن غذائیں، فاسٹ فوڈ ہماری خوراک کا حصہ ہیں۔ پہلے لوگ سادہ غذا کھاتے تھے، جس کی وجہ سے وہ بیماریوں سے بچے رہتے تھے۔ ایک بار پھر یاد کرادوں کہ اگر ہم روزانہ پیدل چلنا شروع کریں اور فاسٹ فوڈ چھوڑ کر سادہ غذائیں استعمال کریں یقیناً اس مرض سے نجات پالیں گے اور اپنے آپ کو صحت مند رکھ سکتے ہیں۔

عمل نمبر ۱ : روزانہ کوئی وقت مقرر کرکے اسم اعظم سات سو بار پانی پر دم کرکے پی لیا کریں، کم از کم اکتالیس دن لازمی کریں، بواسیر کا مرض دور ہوجائے گا۔ جس کو کسی دوائی سے شفا نہ ہو رہی ہو وہ یہ پڑھائی دوائی پر دم کرکے استعمال کیا کرے، پھر قدرت کا کرشمہ دیکھے۔

ترکیب اسم اعظم : پہلے تین بار درود شریف، پھر یَـــا مَــــالِكُ سات سو بار دم کریں، پھر تین بار درود شریف پڑھ کر دعا کریں، چودہ دن بعد آدھا کلو گوشت ویرانے میں ڈال آیا کریں۔

عمل نمبر ۲ : کوئی وقت مقرر کرکے دو نفل مرض دور ہونے، بواسیر کی نیت سے پڑھا کرے۔ اگر پہلی رکعت میں سورۂ الم نشرح دوسری میں سورۂ فیل پڑھ لیں تو زیادہ بہتر ہے، نہ یاد ہوں تو کوئی اور سورۃ پڑھ کر سلام پھیر کر پانی پاس رکھ لیں یا معمولی سا گڑ یا تافی پاس رکھ کر ایک سو بار اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْهِ پڑھ کر دم کرکے کھا پی لیا کریں، ۹۰ دن کرنے سے اللہ پاک اس بیماری سے نجات دے گا، یہ عمل لگاتار کرنا ہے عورتیں ناغہ کے دن بعد میں شمار کرکے پورا کرلیں۔ پانی کم از کم آدھا کلو پر دم کرکے پئیں اور صدقہ خیرات بھی کریں۔ انشاء اللہ بواسیر سے ہمیشہ کے لئے نجات مل جائے گی۔

☆☆☆

اگر آپ تقدیر و تدبیر پر یقین رکھتے ہیں تو

اپنا روحانی زائچہ بنوایئے

یہ زائچہ زندگی کے ہر موڑ پر آپ کے لئے انشاء اللہ رہنما و مشیر ثابت ہوگا

اس کی مدد سے آپ بے شمار حادثات، ناگہانی آفتوں اور کاروباری نقصانات سے محفوظ رہیں گے اور انشاء اللہ آپ کا ہر قدم ترقی کی طرف اٹھے گا۔

- آپ کا مزاج کیا ہے؟
- آپ کا مفرد عدد کیا ہے؟
- آپ کا مرکب عدد کیا ہے؟
- آپ کے لئے کون سا عدد لکی ہے؟
- آپ کے لئے نقصان دہ اعداد کون سے ہیں؟
- آپ کو مصائب سے نجات دلانے والے صدقات؟
- آپ کے لئے کون سی تاریخیں مبارک ہیں؟
- آپ کے لئے کون سا دن اہم ہے؟
- آپ کو کون سے رنگ اور پتھر راس آئیں گے؟
- آپ پر کون سی بیماریاں حملہ آور ہوسکتی ہیں؟
- آپ کے لئے موزوں تسبیحات؟
- آپ کا اسم اعظم کیا ہے؟ (وغیرہ)

اللہ کی بنائی ہوئی اسباب سے بھری اس دنیا میں اللہ ہی کے پیدا کردہ اسباب کو ملحوظ رکھ کر اپنے قدم اٹھایئے ــــــ پھر دیکھئے کہ تدبیر اور تقدیر کس طرح گلے ملتی ہیں؟ ہدیہ -/600 روپے

خواہش مند حضرات اپنا نام والدہ کا نام اگر شادی ہوگئی ہو تو بیوی کا نام، تاریخ پیدائش یاد ہو تو وقت پیدائش، یوم پیدائش ورنہ اپنی عمر لکھیں۔

طلب کرنے پر آپ کا **شخصیت نامہ** بھی بھیجا جاتا ہے، جس میں آپ کے تعمیری اور تخریبی اوصاف کی تفصیل ہوتی ہے، اس کو پڑھ کر آپ اپنی خوبیوں اور کمزوریوں سے واقف ہو کر اپنی اصلاح کر سکتے ہیں۔ ہدیہ -/400 روپے

ہدیہ پیشگی آنا ضروری ہے

خواہش مند حضرات خط و کتابت کریں

اعلان کنندہ: ہاشمی روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی دیوبند 247554 فون نمبر 01336-224455

جوڑوں کا درد ایک تکلیف دہ بیماری ہے

جوڑوں کا درد ایک انتہائی تکلیف دہ بیماری ہے جو آہستہ آہستہ انسان کو اپاہج بنا دیتی ہے، ہاتھوں، پاؤں، گھٹنوں اور انگلیوں کے جوڑوں میں شدید درد ہوتا ہے، جس سے مریض بے حد پریشان رہتا ہے، پھر رفتہ رفتہ ہاتھ پاؤں مڑ جاتے ہیں جس کی وجہ سے چلنے، پھرنے اور کام کاج سے بھی انسان معذور ہو جاتا ہے، ہر وقت شدید درد کی وجہ سے مریض زندگی سے بیزار ہو جاتا ہے، اس کے لئے اس کے سوا کوئی چارہ نہیں رہتا کہ وہ درد روکنے کی دوائیں کھاتا رہے اور تیز دوائیں استعمال کرتا رہے۔ اس بیماری کا سب سے بڑا سبب تو گردوں کی خرابی ہے، اس کی خرابی کیوجہ سے پیشاب میں یورک ایسڈ زیادہ ہو جاتا ہے جو خارج نہ ہونے کی وجہ سے جوڑوں میں جمع ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے جوڑوں میں درد ہوتا ہے، اس لئے ڈاکٹر حضرات عام طور پر پیشاب آور دوائیں کھلاتے ہیں تاکہ پیشاب کے ذریعہ یورک ایسڈ خارج ہو جائے لیکن ان دواؤں سے گردے کمزور ہو جاتے ہیں، یورک ایسڈ کا خون میں تناسب ۱۰۰ ملی لیٹر خون میں دو سے تین گرام ہوتا ہے، یہ سرخ رنگ کا مرکب ہوتا ہے جو ٹھنڈے پانی میں حل نہیں ہوتا، اس کی مقدار بڑھنے سے پتھری بنتی ہے۔

اس کی ایک بڑی وجہ یہ بھی ہے کہ ہڈیاں کمزور ہو جاتی ہیں اور جوڑوں کے درمیان جو رطوبت ہوتی ہے وہ خشک ہو جاتی ہے، جس کی وجہ سے جوڑوں کے ہلنے جلنے کی صورت میں ہڈیاں رگڑ کھاتی ہیں جس سے سخت تکلیف ہوتی ہے۔ ہڈیاں کمزور ہونے کی وجہ سے کچھ عرصہ کے بعد مڑ جاتی ہیں جس کی وجہ سے ہاتھ پاؤں اور انگلیوں کے جوڑ ٹیڑھے ہو جاتے ہیں، مرض جب زیادہ جڑ پکڑ جائے تو جوڑوں میں گانٹھیں بن جاتی ہیں جس سے ہڈیاں مڑ جاتی ہیں، یہ بڑی تکلیف دہ صورت ہوتی ہے۔ مریض کی جان پر بنی ہوتی ہے، وہ کسی طرح اس تکلیف سے آرام چاہتا ہے، جس کے لئے ڈاکٹر صاحبان ڈسپرین اور اس قسم کی دوسری دوائیں دیتے ہیں۔ ڈاکٹروں اور حکیموں کے پاس اس بیماری کا شافی علاج دیکھنے اور سننے میں نہیں آیا، البتہ اتنا ضرور ہے کہ ان کی دواؤں کے استعمال سے مریض چلتا پھرتا رہتا ہے اور درد میں کمی محسوس کرتا ہے۔

جب مرض بہت ترقی کر جائے تو پھر بھی کچھ نہیں ہوتا، ان تیز قسم کی دوائیں کھانے کا ایک اثر تو یہ ہوتا ہے کہ مریض کا پیٹ خراب ہو جاتا ہے، جس کو درست کرنے کے لئے مزید دوائیں استعمال کرنا پڑتی ہیں، اس کے بعد تکلیف منتقل ہو کر دل میں پہنچ جاتی ہے یعنی جوڑوں کی تکلیف دل میں پہنچ جاتی ہے، ایسی صورت میں جوڑوں کے درد میں تو کچھ آرام ہو جاتا ہے لیکن ایک اور مرض لاحق ہو جاتا ہے۔

ہومیوپیتھ ڈاکٹر چونکہ مرض کے بجائے مریض کا علاج کرتے ہیں اس لئے وہ اس بیماری کو دور کرنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔ ہومیوپیتھ ڈاکٹر مرض کی تشخیص کو صرف جوڑوں کے درد تک ہی محدود نہیں رکھتے بلکہ وہ مریض کی عمومی کیفیات اور مرض کی خصوصی نوعیت کو پیش نظر رکھ کر دوا کا انتخاب کرتے ہیں، اس لئے اگر دوا صحیح منتخب کر لی جائے تو مریض کی صحت یابی کے امکانات بڑے روشن ہو جاتے ہیں۔

ہومیوپیتھ اور ایلوپیتھ ڈاکٹر دونوں ہی جوڑوں کے درد میں دا لکم دوا استعمال کراتے ہیں، فرق صرف یہ ہے کہ ڈاکٹر صاحبان اس کو بڑی مقدار میں استعمال کراتے ہیں جب کہ ہومیوپیتھ اس کو قلیل مقدار اور پوٹینسی میں استعمال کراتے ہیں، یہ فائدہ بخش ثابت ہوتی ہے، اس دوا کو زیادہ مقدار میں استعمال کرانے سے جوڑوں کے درد میں تو کچھ آرام آجاتا ہے لیکن مریض اپنا دل لے کر بیٹھ جاتا ہے۔ اس طرح اس دوا کی فائدہ بخش صلاحیت الٹا نقصان دہ ثابت ہوتی ہے۔ اس دوا کی پہچان یہ ہے کہ جوڑوں پر ورم ہوتا ہے، یہ جوڑ سرخ ہوتے ہیں لیکن بعض اوقات سوجن زردی مائل بھی ہوتی ہے۔ جوڑوں میں اس قدر درد ہوتا ہے کہ اس کو اگر ذرا سا چھوا جائے تب بھی اور اگر مریض کے جوڑوں کی طرف انگلی اٹھا کر اشارہ بھی کریں تو بھی اس کو تکلیف ہوتی ہے، یہ ایک ذہنی کیفیت ہے کہ وہ چھونے کی تکلیف کا تصور کر کے ہی خوفزدہ ہو جاتا ہے۔ ایسی صورت میں آرنیکا دوا بھی بڑی مفید ثابت ہوتی ہے۔ اس درد کی ایک اور علامت یہ بھی ہے کہ درد ایک جوڑ سے دوسرے جوڑ میں منتقل ہوتا رہتا

ہے اور ذرا سا ہلنے چلنے سے بھی مریض کو سخت تکلیف ہوتی ہے، اس لئے مریض خاموشی سے لیٹے رہنا پسند کرتا ہے، اس درد کے مریض کے پیٹ میں گیس بہت ہوتی ہے، جس کی وجہ سے اس کا پیٹ ہر وقت پھولا رہتا ہے، یہ مریض شور بالکل برداشت نہیں کرسکتا، کھانے سے نفرت ہوجاتی ہے بلکہ اگر کھانے کی خوشبو تک اس کی ناک میں پہنچ جائے تو اس کو ابکائیاں آنا شروع ہوجاتی ہیں، اس درد کی ایک اور پہچان یہ بھی ہے کہ اس کا درد بالعموم چھوٹے جوڑوں یعنی ہاتھ اور پاؤں کی انگلیوں، کلائی اور ٹخنوں میں ہوتا ہے۔ مریض بے حد چڑچڑا ہوتا ہے۔ اگر ان علامات کے پیش نظر لیکیم کو مناسب طاقت میں کھلایا جائے تو مریض کو فائدہ ہوتا ہے۔

عام طور پر مریض ایلوپیتھ ڈاکٹروں اور حکیموں سے مایوس ہوکر ہومیوپیتھ کو بھی آزما کر دیکھنے کی نیت سے آتے ہیں۔ ڈاکٹروں اور حکیموں سے تو سالوں علاج کراتے ہیں لیکن ہومیوپیتھ ڈاکٹروں سے یہ توقع رکھتے ہیں کہ وہ چند دنوں میں انہیں ٹھیک کردیں حالاں کہ اس وقت مرض کافی بگڑ چکا ہوتا ہے۔ اس درد کی خاص پہچان یہ ہے کہ تکلیف جسم کے نچلے حصہ سے شروع ہوکر اوپر کی طرف جاتی ہے یعنی پہلے پاؤں کی انگلیوں، ٹخنوں، گھٹنوں میں تکلیف شروع ہوگی، اس کے بعد جسم کے اوپر کے حصے، ہاتھوں، کہنیوں، کلائیوں وغیرہ کو اپنی لپیٹ میں لے گی، لیڈم کے مریض کے جوڑوں کا درد سینکنے اور دبانے سے بڑھ جاتا ہے۔ لیڈم کے مریض کے جوڑوں میں گانٹھیں بھی بن جاتی ہیں، ایسے مریضوں میں حرارت کی کمی ہوتی ہے، مریض سردی بہت محسوس کرتا ہے۔ پٹھوں میں اینٹھن ہوتی ہے۔ گھٹنوں میں ورم کے لئے بھی یہ دوا بڑی کارآمد ہے، شرط یہ ہے کہ اس کی دوسری علامات موجود ہوں۔

جوڑوں کے درد اگر مزمن صورت اختیار کر جائے، جوڑوں پر گانٹھیں پڑجائے، یورک ایسڈ بہت زیادہ جمع ہوجائے اور پاؤں مڑ جائیں تو امونیم خاص دوا استعمال کرنی چاہئے، اگر پیٹ میں بھی تکلیف یا گیس کی شکایت ہو، زبان پر سفید تر ہو جم جائے، اینٹی مونیم کروڈم کو نہیں بھولنا چاہئے۔ اگر پیشاب بڑا بدبودار ہو تو نزوک ایسڈ اور اگر پیشاب سرخ ریب ہو تو لائنک پوڈیم بڑی مفید دوا ہے۔ ہومیوپیتھ ڈاکٹر بلبرٹ کے مطابق اگر جوڑ ٹیڑھے ہوجائیں تو بکرک ایسڈ بڑی مفید ثابت ہوتی ہے۔ ڈاکٹر ڈے وی کے مطابق آرٹیکیر یا ارخرو اون ریڑم بھی بڑی اچھی دوائیں ہیں۔ بشرطیکہ ان کی مخصوص عمومی علامات موجود ہوں۔ ان دواؤں کے علاوہ مثلاً کالی بائی کرامیم کاسٹکم وغیرہ بھی بڑی اچھی ادویات ہیں جن کو ہومیوپیتھ ڈاکٹر ان کی مرض علامات کی بنیاد پہچان لیتے ہیں اور اس کو مناسب طاقت میں مریض کو کھلا کر اچھے نتا حاصل کرسکتے ہیں۔ دواؤں اور ان کے طاقتوں کے انتخاب میں غلطی امکان ہر حال میں موجود رہتا ہے لیکن ریڈیائی کمپیوٹر کی مدد سے غلطی امکان بہت کم رہ جاتا ہے۔ اس کی مدد سے دوا اور اس کی طاقت دونو کا صحیح انتخاب آسانی سے ہوجاتا ہے، جس سے مریض جلد صحت یا ہونا شروع ہوجاتا ہے لیکن ایک اور مرض لاحق ہوجاتا ہے۔

ہومیوپیتھ ڈاکٹر چوں کہ مرض کے بجائے مریض کا علاج کر ہیں، اس لئے وہ اس بیماری کو دور کرنے میں کامیاب ہوتے ہیں ہومیوپیتھ ڈاکٹر مرض کی تشخیص کو صرف جوڑوں کے درد تک ہی محدود نہیں رکھتے بلکہ وہ مریض کی عمومی کیفیات اور مرض کی خصوصی نوعیت کو پیش نظر رکھ کر دوا کا انتخاب کرتے ہیں، اس لئے اگر دوا صحیح منتخب کرلی جائے مریض کی صحت یابی کے امکانات بڑے روشن ہوجاتے ہیں۔

ہومیوپیتھ اور ایلوپیتھ ڈاکٹر دونوں کے ہی جوڑوں کے درد میں والچیکم دوا استعمال کراتے ہیں۔ فرق یہ ہے کہ ڈاکٹر صاحبان اس کو بڑی مقدار میں استعمال کراتے ہیں جب کہ ہومیوپیتھ ڈاکٹر اس کو قلیل مقدار اور پوٹسی میں استعمال کراتے ہیں۔

میتھی کا بیج اور پیاز ذیابطیس کے علاج میں نافع ہے۔ میتھی کے اور پیاز مرض ذیابطیس کے قابو پانے میں بڑے موثر ثابت ہوتے ہیں یہ انکشاف یہاں ذیابطیس پر قومی کانگریس میں پیش کردہ تحقیقی مقالوں میں کہا گیا ہے۔

ڈاکٹر آر این سارالا اور ڈاکٹر ایس ڈی نہلانی کے ایک مقالہ کے مطابق آٹھ ہفتے تک میتھی کے بیجوں کا استعمال کرنے سے خون میں شکر کی مقدار کافی کم ہوگئی ہے۔ ان کے استعمال سے خون میں کولیسٹرول کی زیادتی خون کے دباؤ اور امراض قلب کا اہم سبب ہے۔ اس طریقہ علاج کو ممبئی کے نائر اسپتال میں ذیابطیس کے مریضوں پر آزمایا گیا ہے۔ انہوں نے واضح کیا ہے کہ اس علاج کے ابتدائی ضمنی اثرات، معدے کا بھاری پن اور سہال میں جو بعد میں اپنے آپ غائب ہوجاتے ہیں۔

☆☆☆

شیطان کے اغراض ومقاصد

محمد اجمل انصاری

بنیادی مقصد

شیطان کا ایک ہی آخری مقصد ہے، جس کے حصول کی خاطر وہ جدو جہد کر رہا ہے، وہ یہ کہ انسان کو جہنم میں دھکیل دے اور جنت سے محروم کردے: اِنَّمَا یَدْعُوْا حِزْبَهٗ لِیَكُوْنُوْا مِنْ اَصْحٰبِ السَّعِیْرِ. (فاطر:۶)

ترجمہ : وہ تو اپنے پیروں کو اپنی راہ پر اس لئے بلا رہا ہے کہ وہ دوزخیوں میں شامل ہو جائیں۔

ذیلی مقاصد

یہ شیطان کا بنیادی مقصد ہے، اس کے ذیلی مقاصد یہ ہیں:

بندوں کو کفر وشرک میں مبتلا کرنا

یعنی بندوں کو غیر اللہ کی عبادت اور اللہ کی اور اس کی شریعت سے انکار کی دعوت دے: كَمَثَلِ الشَّیْطٰنِ اِذْ قَالَ لِلْاِنْسَانِ اكْفُرْ فَلَمَّا كَفَرَ قَالَ اِنِّیْ بَرِیْٓءٌ مِّنْكَ. (الحشر:۱۶)

ترجمہ : ان کی مثال شیطان کی سی ہے کہ وہ پہلے انسان سے کہتا ہے کہ کفر کر اور جب انسان کفر کر بیٹھتا ہے تو وہ کہتا ہے کہ میں تجھ سے بری الذمہ ہوں۔

صحیح مسلم میں عیاض بن حمار سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ایک دن خطبہ دیا، آپ نے خطبہ میں فرمایا: لوگو! مجھے اللہ نے حکم دیا ہے کہ تمہیں وہ بات بتاؤں جس سے تم نا آشنا ہو اور وہ بات اللہ نے مجھے آج ہی بتائی کہ میں نے جو کچھ اپنے بندے کو عطا کیا وہ اس کے لئے حلال ہے اور میں نے تمام بندوں کو دین حنیف پر پیدا کیا تھا لیکن شیطان نے آکر انہیں اپنے دین سے پھیر دیا اور میرے ساتھ ایسی چیزوں کو شریک کرنے کا حکم دیا جن کے لئے میں نے کوئی سند نازل نہیں کی۔

کافر نہ بنا سکے تو گناہوں میں مبتلا کرتا ہے

اگر وہ لوگوں کو کفر وشرک میں مبتلا نہ کر سکے تو نا امید نہیں ہو جاتا بلکہ اس سے چھوٹا حربہ استعمال کرتا ہے یعنی ان سے چھوٹے موٹے گناہ کرواتا ہے اور ان کے دلوں میں عداوت و دشمنی کی کاشت کرتا ہے۔

ترمذی اور ابن ماجہ میں ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''لوگو سنو! شیطان اس بات سے قطعی ناامید ہے کہ اس کی اس شہر میں عبادت ہوگی مگر کچھ اعمال جن کو تم معمولی اور حقیر سمجھتے ہو ان میں اس کی اطاعت کی جائے گی اور وہ اسی سے خوش ہوگا۔''

صحیح بخاری میں ہے کہ: ''شیطان اس بات سے ناامید ہے کہ جزیرہ عرب میں نماز پڑھنے والے اس کی پرستش کریں گے، لیکن ان کو ایک دوسرے کے خلاف برانگیختہ کرنے کے سلسلے میں وہ ناامید نہیں۔''

یعنی وہ لوگوں کے درمیان عداوت و دشمنی کی آگ روشن کرے گا اور ایک کو دوسرے کے خلاف بھڑکائے گا جیسا کہ اللہ نے فرمایا: اِنَّمَا یُرِیْدُ الشَّیْطٰنُ اَنْ یُّوْقِعَ بَیْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ فِی الْخَمْرِ وَالْمَیْسِرِ وَیَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ (المائدہ:۹۱)

ترجمہ : شیطان چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعہ سے تمہارے درمیان عداوت اور بغض ڈال دے اور تمہیں خدا کی یاد سے اور نماز سے روک دے، پھر کیا تم ان چیزوں سے باز رہو گے؟

وہ برے کام کا حکم دیتا ہے: اِنَّمَا یَاْمُرُكُمْ بِالسُّوْٓءِ وَالْفَحْشَآءِ وَاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ (البقرہ:۱۶۹)

ترجمہ : وہ تمہیں بدی اور فحش کا حکم دیتا ہے اور یہ سکھاتا ہے کہ تم

اللہ کے نام پر وہ باتیں کہو جن کے متعلق تمہیں علم نہیں ہے کہ (وہ اللہ نے فرمائی ہیں۔"

شیطان کا بندوں کو اللہ کی اطاعت سے روکنا

شیطان لوگوں کو صرف کفر و معاصی کی دعوت دینے پر اکتفاء نہیں کرتا بلکہ انہیں اچھے کام کرنے سے بھی روکتا ہے۔ بھلائی کے جس راستے پر بھی اللہ کا کوئی بندہ چلنا چاہتا ہے شیطان اس کے راستہ میں ٹانگ اڑاتا اور اسے روکنے کی کوشش کرتا ہے۔

حدیث میں ہے کہ: "شیطان ابن آدم کی تمام راہوں میں بیٹھتا ہے۔ چنانچہ اس کے اسلام کی راہ میں بیٹھتا اور کہتا ہے کہ کیا تم اسلام کی خاطر اپنا اور اپنے باپ داداؤں کا دین چھوڑ دوگے؟ بندہ اس کی بات ٹھکرا کر اسلام قبول کر لیتا ہے۔ پھر وہ اس کی ہجرت کی راہ میں بیٹھتا اور کہتا ہے: کیا تم ہجرت کی خاطر اپنا وطن، اپنا ماحول چھوڑ دوگے؟ مہاجر کی مثال اس گھوڑے کی سی ہے جو لمبی رسی میں کھونٹے سے بندھا ہوا ہو۔ بندہ اس کی بات ٹھکرا کر ہجرت کے لئے چل پڑتا ہے۔ پھر وہ اس کے جہاد راستے میں بیٹھتا ہے اور کہتا ہے: جہاد کروگے تو اس میں نفس اور مال کی پریشانی تو ہے ہی اگر لڑائی ہوئی اور تم مار دیئے گئے تو تمہاری بیوی دوسرے سے شادی کرلے گی اور تمہاری دھن دولت بھی ٹھکانے لگ جائے گی؟ بندہ اس کی بات ٹھکرا کر جہاد کے لئے نکل جاتا ہے۔ جو شخص ایسا کرے گا اس کو جنت میں داخل کرنا اللہ پر واجب ہے۔ اگر اس کا قتل ہو تو اللہ پر واجب ہے کہ اس کو جنت میں داخل کرے۔ اگر وہ ڈوب جائے تو اللہ پر واجب ہو جاتا ہے کہ اس کو جنت میں داخل کرے۔ اگر اس کا جانور اس کی گردن توڑ دے تو اللہ پر واجب ہو جاتا ہے کہ اس کو جنت میں داخل کرے۔ اس کو احمد، نسائی اور ابن حبان نے صحیح سند سے روایت کیا۔" (صحیح الجامع ۲/۷۲)

اسی جیسی بات قرآن کریم میں اللہ نے شیطان سے نقل کی ہے۔

شیطان نے اللہ رب العزت سے کہا تھا: قَالَ فَبِمَآ اَغْوَيْتَنِىْ لَاَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيْمَ. ثُمَّ لَاٰتِيَنَّهُمْ مِّنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ وَعَنْ اَيْمَانِهِمْ وَعَنْ شَمَآئِلِهِمْ وَلَا تَجِدُ اَكْثَرَهُمْ شٰكِرِيْنَ (اعراف: ۱۶-۱۷)

ترجمہ: جس طرح تو نے مجھے گمراہی میں مبتلا کیا ہے میں بھی اب تیری سیدھی راہ پر ان انسانوں کی گھات میں لگا رہوں گا آگے اور پیچھے، دائیں اور بائیں، ہر طرف سے ان کو گھیروں گا اور تو ان میں سے اکثر کو شکر گزار نہ پائے گا۔"

لفظ "صراط" کی تفسیر میں سلف کے اقوال ملتے جلتے ہیں۔ ابن عباسؓ نے اس کی تفسیر "دین واضح" سے اور ابن مسعودؓ نے "کتاب اللہ" سے کی ہے۔ جابرؓ نے کہا کہ اس سے مراد اسلام ہے۔ مجاہدؒ کہتے ہیں کہ اس سے مراد حق ہے۔

بہر حال بھلائی کا کوئی ایسا راستہ نہیں جہاں شیطان بیٹھ کر لوگوں کو اس سے نہ روکتا ہو۔

عبادت واطاعت میں خرابی پیدا کرنا

اگر شیطان لوگوں کو اطاعت وفرماں برداری سے نہ روک سکے تو عبادت و اطاعت کو خراب کرنے کی کوشش کرتا ہے تا کہ اس کے اجر وثواب سے لوگوں کو محروم کردے۔

ایک صحابی نبی ﷺ کے پاس تشریف لائے اور کہا "نماز خراب کرنے کے لئے شیطان میرے اور نماز کے درمیان حائل ہو جاتا ہے۔" نبی ﷺ نے فرمایا: یہ شیطان ہے جس کو "خنزب" کہا جاتا ہے۔ اگر تمہیں اس کا احساس ہو تو اس سے اللہ کی پناہ مانگو اور بائیں جانب تین مرتبہ تھوک دو۔ صحابی کہتے ہیں کہ میں نے ایسا کیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ چیز ختم کردی۔ اس کو امام مسلم نے اپنی صحیح میں روایت کیا۔

جب بندہ نماز شروع کرتا ہے تو شیطان اس کے دل ودماغ پر سوار ہو کر اس کے دل میں ہزاروں خیالات ڈالتا اور اسے اللہ کی یاد سے غافل کر کے دنیا کے مسائل میں الجھا دیتا ہے۔ صحیح مسلم میں ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جب شیطان کو اذان کی آواز آتی ہے تو وہ گوز کرتا ہوا بھاگتا ہے تا کہ اذان کی آواز نہ سن سکے، اذان ہونے پر وہ واپس ہو جاتا ہے اور پھر سے وسوسہ پیدا کرنا شروع کر دیتا ہے۔ پھر اقامت کی آواز سنتا ہے تو بھاگ جاتا ہے تا کہ اس کی آواز نہ سن سکے، اقامت ختم ہونے پر دوبارہ واپس ہو جاتا ہے اور پھر سے وسوسہ پیدا کرنا شروع کر دیتا ہے۔

ایک روایت میں ہے کہ: "جب اقامت ختم ہوتی ہے تو آتا ہے

انسان اور اس کے نفس کے درمیان حائل ہو جاتا ہے اور اس سے کہتا ہے کہ فلاں بات یاد کرو، فلاں چیز یاد کرو۔ اس کو ایسی باتیں یاد دلاتا ہے جو پہلے یاد نہیں تھیں۔ اس میں الجھ کر آدمی کو یاد نہیں رہتا کہ اس نے کتنی رکعتیں پڑھیں۔" (بروایت بخاری و مسلم)

رحمٰن کی ہر مخالفت شیطان کی اطاعت ہے

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اِنْ یَّدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِہٖٓ اِلَّآ اِنٰثًا وَاِنْ یَّدْعُوْنَ اِلَّا شَیْطٰنًا مَّرِیْدًا. لَّعَنَهُ اللّٰهُ وَقَالَ لَاَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ نَصِیْبًا مَّفْرُوْضًا. (النساء:۱۱۷-۱۱۸)

ترجمہ: وہ اللہ کو چھوڑ کر دیویوں کو معبود بناتے ہیں، وہ اس باغی شیطان کو معبود بناتے ہیں جس کو اللہ نے لعنت زدہ کیا ہے (وہ اس شیطان کی عبادت کر رہے ہیں) جس نے اللہ سے کہا تھا کہ میں تیرے بندوں سے ایک مقررہ حصہ لے کر رہوں گا۔"

جو شخص اللہ کے علاوہ کسی بھی چیز کی پرستش کرے گا خواہ وہ لکڑی اور پتھر کے بت ہوں، سورج ہو، چاند ہو، خواہشات ہوں یا کوئی شخصیت یا نظریہ ہو، مانے یہ مانے، بہرحال وہ شیطان کی پرستش کرنے والا ہوگا کیوں کہ شیطان ہی کے حکم اور پسند سے اس نے یہ کام کیا ہے۔ جو لوگ فرشتوں کی پوجا کرتے ہیں وہ حقیقت میں شیطان کی پوجا کر رہے ہیں۔

وَیَوْمَ یَحْشُرُهُمْ جَمِیْعًا ثُمَّ یَقُوْلُ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اَهٰٓؤُلَآءِ اِیَّاكُمْ كَانُوْا یَعْبُدُوْنَ. قَالُوْا سُبْحٰنَكَ اَنْتَ وَلِیُّنَا مِنْ دُوْنِهِمْ بَلْ كَانُوْا یَعْبُدُوْنَ الْجِنَّ اَكْثَرُهُمْ بِهِمْ مُّؤْمِنُوْنَ (سورہ سبا:۴۰-۴۱)

ترجمہ: اور جس دن وہ تمام انسانوں کو جمع کرے گا، پھر فرشتوں سے پوچھے گا یہ لوگ تمہاری ہی عبادت کرتے تھے؟ تو وہ جواب دیں گے کہ پاک ہے آپ کی ذات، ہمارا تعلق تو آپ سے ہے نہ کہ ان لوگوں سے، دراصل یہ ہماری نہیں بلکہ جنوں کی عبادت کرتے تھے۔ ان میں سے اکثر ان ہی پر ایمان لائے ہوئے تھے۔

یعنی فرشتوں نے انہیں ایسا کرنے کا حکم نہیں دیا بلکہ جنوں نے اس کا حکم دیا تھا تاکہ ان کی عبادت حقیقت میں شیاطین کے لئے ہو جائے جیسا کہ بتوں کی عبادت حقیقت میں شیاطین کی عبادت ہوتی ہے۔

خلاصہ

اب تک کی بحث سے ہم اس نتیجہ پر پہنچ گئے کہ شیطان ہی ہر برائی کا حکم دیتا اور اس پر آمادہ کرتا ہے اور ہر کار خیر سے روکتا اور اس سے ڈراتا ہے تاکہ لوگ پہلی چیز کا ارتکاب کریں اور دوسری چیز کو چھوڑ دیں۔ جیسا کہ اللہ نے فرمایا: اَلشَّیْطٰنُ یَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَیَاْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَآءِ وَاللّٰهُ یَعِدُكُمْ مَّغْفِرَةً مِّنْهُ وَفَضْلًا وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ. (البقرہ:۲۶۸)

ترجمہ: شیطان تمہیں مفلسی سے ڈراتا ہے اور شرمناک طرز عمل اختیار کرنے کی ترغیب دیتا ہے مگر اللہ تمہیں اپنی بخشش اور فضل کی امید دلاتا ہے۔

شیطان ہمیں مفلسی سے یہ کہہ کر ڈراتا ہے کہ اگر تم اپنی دولت راہ خدا میں خرچ کرو گے تو فقیر ہو جاؤ گے، وہ جن فحش کاموں کی ترغیب دیتا ہے اس سے ہر خبیث اور گندہ کام مراد ہے خواہ وہ بخل ہو یا زناکاری یا کوئی دوسرا فعل۔

جسمانی اور ذہنی ایذا رسانی

جس طرح شیطان یہ چاہتا ہے کہ انسان کو کفر و گناہ میں مبتلا کر کے گمراہ کر دے، اسی طرح وہ مسلمان کو جسمانی اور ذہنی طور پر پریشان کرنا چاہتا ہے۔ ذیل میں اس کی چند مثالیں پیش کی جاتی ہیں۔

۱- نبی ﷺ پر حملہ

آئندہ صفحات میں وہ حدیث آئے گی جس میں نبی ﷺ نے بتایا کہ شیطان نے آپ پر حملہ کیا تھا اور آپ کے چہرہ اطہر پر پھینکنے کے لئے آگ کا شعلہ لے کر آیا تھا۔

شیطانی خواب

شیطان کو یہ قدرت حاصل ہے کہ وہ انسان کو رنجیدہ اور پریشان کرنے کی غرض سے نیند کی حالت میں طرح طرح کے پریشان کن خواب دکھاتا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ انسان نیند کی حالت میں جو خواب دیکھتا ہے وہ تین قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک رحمانی یعنی اللہ کی طرف سے۔ دوسرا شیطانی جو انسان کو رنجیدہ کرنے کے لئے شیطان کی

طرف سے ہوتا ہے۔ تیسرا نفسانی جس میں انسان اپنے آپ سے گفتگو کرتا ہے۔ (صحیح الجامع ۳/۱۸۴-۱۸۵)

صحیح بخاری میں ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اگر کوئی شخص ایسا خواب دیکھے جو اس کو پسند ہو تو وہ اللہ کی طرف سے ہے، اسے چاہئے کہ اس پر اللہ کا شکر ادا کرے اور خواب لوگوں سے بیان کرے اور اگر کوئی ناپسندیدہ خواب دیکھے تو وہ شیطان کی طرف سے ہے اسے چاہئے کہ اللہ کی پناہ مانگے اور خواب کسی سے بیان نہ کرے کیوں کہ اس سے کوئی نقصان نہیں پہنچتا۔

گھروں میں آتش زدگی

شیطان گھروں میں آگ لگانے کا کام بعض حیوانات کے ذریعہ کرتا ہے۔ سنن ابوداؤد اور صحیح ابن حبان میں صحیح سند کے ساتھ مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جب تم لوگ سونے چلو تو چراغ بجھا دو کیوں کہ شیطان اس طرح کے حیوانوں (چوہوں) کو ایسی چیزوں (چراغ) کی طرف لاتا ہے اور تمہارے مکانوں میں آگ لگا دیتا ہے۔

موت کے وقت شیطان کا انسان کو جھنجھوڑنا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم موت کے شیطان کے وسوسہ سے پناہ مانگتے اور کہتے تھے: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ التَّرَدِّیْ وَالْھَدَمِ وَالْغَرَقِ وَالْحَرَقِ وَ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ یَّتَخَبَّطَنِیَ الشَّیْطٰنُ عِنْدَ الْمَوْتِ وَ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَمُوْتَ فِیْ سَبِیْلِكَ مُدْبِرًا. وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْمَوْتِ لَدِیْغًا. (صحیح الجامع ۱/۴۰۵)

ترجمہ : اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں گر کر ہلاک ہونے، عمارت میں دبنے، ڈوبنے اور جلنے سے اور پناہ چاہتا ہوں موت کے وقت شیطان کے جھنجھوڑنے سے اور اس بات سے کہ میں تیری راہ میں پشت دکھا کر مروں اور پناہ چاہتا ہوں کہ کسی جانور کے ڈسنے سے میری موت ہو۔'' (اس کو نسائی اور حاکم نے صحیح سند سے روایت کیا)

پیدائش کے وقت شیطان کا بچے کو تکلیف دینا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ہر انسان کو جب اس کی ماں جنتی ہے شیطان تکلیف پہنچاتا ہے مگر مریم اور اس کا بیٹا اس سے محفوظ رہے۔ (صحیح الجامع ۴/۱۷۱)

صحیح بخاری میں ہے: ''جب کوئی انسان پیدا ہوتا ہے شیطان اس کے دونوں پہلوؤں میں انگلی چبھوتا ہے۔ عیسیٰ بن مریم اس سے محفوظ رہے، شیطان ان کو چبھونے گیا تو پردے میں چبھو دیا۔''

بخاری میں ہے: ''شیطان ہر بنی آدم کو اس کی پیدائش کے وقت تکلیف دیتا ہے جس سے بچہ چیخ اٹھتا ہے مگر مریم اور اس کا بیٹا اس سے محفوظ رہے۔''

مریم علیہ السلام اور ان کے بیٹے کو شیطان سے محفوظ رکھنے کی وجہ یہ ہے کہ مریم علیہ السلام کی والدہ نے مریم کی پیدائش کے وقت اللہ سے دعا کی تھی: اِنِّیْ اُعِیْذُھَا بِكَ وَ ذُرِّیَّتَھَا مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ. (آل عمران:۳۶)

ترجمہ : میں اسے اور اس کی آئندہ نسل کو شیطان مردود کے فتنے سے تیری پناہ میں دیتی ہوں۔

چوں کہ انہوں نے سچے دل سے دعا مانگی تھی، اس لئے اللہ نے ان کی دعا قبول کی اور مریم اور عیسیٰ علیہ السلام کو شیطان مردود سے محفوظ رکھا۔ عمار بن یاسر بھی ان لوگوں میں سے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے محفوظ رکھا تھا۔ چنانچہ صحیح بخاری میں ہے کہ ابو درداء نے کہا: کیا تم لوگوں میں کوئی ایسا شخص ہے جس کو اللہ نے اپنے نبی کی دعا سے شیطان سے محفوظ رکھا ہو؟ مغیرہ نے جواب دیا، جس کو اللہ نے اپنے نبی کی دعا سے شیطان سے محفوظ رکھا وہ عمار ہیں۔

طاعون (پلیگ) کی بیماری جنوں سے ہوتی ہے

نبی ﷺ نے فرمایا: ''میری امت کا خاتمہ میدان جہاد کے نیزوں اور طاعون کی بیماری سے ہوگا جو جنوں کے کچوکے کا نتیجہ ہے۔ دونوں حالتوں میں شہادت نصیب ہوگی۔'' (صحیح الجامع ۴/۹۰)
اس کو احمد اور طبرانی نے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا۔

مستدرک حاکم میں ہے کہ: ''طاعون تمہارے دشمن جنوں کے کچوکے کا نتیجہ ہے، اس میں تمہارے لئے شہادت کا رتبہ ہے۔ شاید اللہ کے نبی حضرت ایوب علیہ السلام کو جو بیماری لگی تھی وہ جن کی وجہ سے تھی جیسا کہ اللہ نے فرمایا وَاذْكُرْ عَبْدَنَآ اَیُّوْبَ. اِذْ نَادٰی رَبَّهٗٓ اَنِّیْ

مَسَّنِيَ الشَّيْطٰنُ بِنُصْبٍ وَّ عَذَابٍ. (ص:۴۱)"
ترجمہ: اور ہمارے بندے ایوب کا ذکر کرو جب اس نے اپنے رب کو پکارا کہ شیطان نے مجھے تکلیف اور عذاب میں ڈال دیا ہے۔

ایک دوسری بیماری

نبی ﷺ نے استحاضہ (وہ خون جو حیض کی مقررہ مدت کے کسی بیماری کی وجہ سے جاری رہے) والی عورت سے فرمایا تھا:
"یہ شیطان کی رگڑ کی وجہ سے ہوتا ہے۔ اس کو ابوداؤد، نسائی، ترمذی، ابن ماجہ نے حسن سند کے ساتھ روایت کیا۔ (صحیح الجامع ۱۹۶/۳)

انسان کے کھانے، پانی اور گھر میں شیطان کا حصہ

انسان کے لئے شیطان کی لائی ہوئی ایک مصیبت یہ بھی ہے کہ وہ اس کے کھانے پانی پر ناجائز قبضہ کرکے اس میں اپنا حصہ لگا لیتا ہے اور اس کے گھر میں شب باشی بھی کرتا ہے۔ یہ اس وقت ہوتا ہے جب بندہ اپنے رب کی ہدایات کی مخالفت کرے یا اس کے ذکر سے غافل ہوجائے۔ اگر وہ اللہ کی دی ہوئی ہدایات پر کار بند ہو اور اس کے ذکر سے غافل نہ ہو تو شیطان کی کیا مجال کہ ہمارے مال اور گھر میں حصہ دار ہوجائے۔ شیطان ہمارا کھانا اسی وقت حلال سمجھتا ہے جب کوئی اسے بغیر بسم اللہ کہے کھانا شروع کردے۔ اگر اس پر اللہ کا نام لیا جائے تو وہ شیطان کے لئے حرام ہوجاتا ہے۔ صحیح مسلم میں حذیفہ سے روایت ہے کہ وہ کہتے ہیں: "جب ہم نبی ﷺ کے ساتھ کسی کھانے میں شرکت کرتے تو اس وقت تک اپنا ہاتھ نہ بڑھاتے جب تک آپ خود شروع کرنے کے لئے اپنا دست مبارک نہ بڑھا دیتے۔ ایک مرتبہ ہم آپ کے ساتھ ایک کھانے میں شریک ہوئے، تبھی ایک لونڈی تیزی سے آئی، گویا کوئی اس کا تعاقب کررہا ہو اور کھانے میں ہاتھ بڑھانے لگی۔ نبی ﷺ نے اس کا بھی ہاتھ پکڑ لیا۔ آپ نے فرمایا: کھانے کے وقت بسم اللہ نہ کہا جائے تو شیطان اس کھانے کو حلال سمجھتا ہے۔ شیطان کھانا حلال کرانے کے لئے اس لونڈی کو ساتھ لایا تھا، میں نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا، پھر اس دیہاتی کو لے کر آیا تاکہ اس کے ذریعہ سے حلال کرے، میں نے اس کا بھی ہاتھ پکڑ لیا۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے، اس شیطان کا ہاتھ لونڈی کے ہاتھ کے ساتھ میرے ہاتھ میں ہے۔"

نبی ﷺ نے ہمیں شیطان سے اپنے مال محفوظ رکھنے کا حکم دیا ہے، اس کا طریقہ یہ ہے کہ اللہ کا نام لے کر دروازہ بند کیا جائے اور برتنوں پر کوئی چیز ڈھانپ دی جائے، اس سے چیزیں شیطان کی دستبرد سے محفوظ رہیں گی۔

نبی ﷺ نے فرمایا: "اللہ کا نام لے کر دروازہ بند کرو، شیطان بند دروازہ نہیں کھول سکتا، مشکیزے کا منہ بند کرو اور اس پر اللہ کا نام لو، برتن ڈھانپ دو اور اللہ کا نام لو اور چراغ بجھا دو۔" اس کو مسلم نے روایت کیا۔

شیطان انسان کے ساتھ اس وقت بھی کھاتا اور پیتا ہے جب وہ بائیں ہاتھ سے کھائے پئے۔ اسی طرح کھڑے ہو کر پینے کے وقت بھی۔ چنانچہ مسند احمد میں عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے وہ نبی ﷺ سے روایت کرتی ہیں کہ آپ نے فرمایا "جو بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے اس کے ساتھ شیطان کھاتا ہے، جو بائیں ہاتھ سے پیتا ہے اس کے ساتھ شیطان پیتا ہے۔"

مسند احمد میں حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ "نبی ﷺ نے ایک آدمی کو کھڑا ہو کر پیتے ہوئے دیکھا۔ آپ نے اس سے فرمایا: قے کرو، اس نے کہا: کیوں؟ آپؐ نے فرمایا: کیا تمہیں یہ پسند ہے کہ بلی تمہارے ساتھ پئے؟ اس نے کہا نہیں۔ آپؐ نے فرمایا: بلی سے بدتر چیز شیطان نے تمہارے ساتھ پیا ہے۔"

شیطانوں کو گھر سے باہر نکالنے کے لئے آپ گھر میں داخل ہوتے وقت بسم اللہ پڑھنا نہ بھولیں۔ نبی ﷺ نے ہمیں اس کی تاکید کی ہے۔ آپ نے فرمایا: "جب آدمی اپنے گھر میں آئے اور گھر میں داخل ہوتے وقت نیز کھانا کھاتے وقت خدا کا نام لے لے، تو شیطان (اپنی ذریت سے) کہتا ہے: اس گھر میں تمہارے لئے نہ شب باشی کی جگہ ہے نہ شام کا کھانا اور اگر گھر میں داخل ہوتے وقت آدمی اللہ کا نام نہیں لیتا، تو شیطان (اپنی ذریت سے) کہتا ہے اس گھر میں تمہیں شب باشی کی جگہ مل گئی اور وہ آدمی کھانا کھاتے وقت بھی اللہ کا نام نہیں لیتا تو شیطان کہتا ہے یہاں تم کو شب باشی کی جگہ مل گئی اور رات کا کھانا بھی۔"

آسیب زدگی

علامہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ مجموعہ فتاویٰ جلد نمبر ۲۴، صفحہ نمبر ۲۷۶ پر رقم طراز ہیں کہ ''انسان کے جسم میں جن کا داخل ہونا باتفاق ائمہ اہل سنت والجماعت ثابت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اَلَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا يَقُوْمُوْنَ اِلَّا كَمَا يَقُوْمُ الَّذِيْ يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ. (بقرہ: ۲۷۵)

ترجمہ : جو لوگ سود کھاتے ہیں ان کا حال اس شخص کا سا ہوتا ہے جسے چھو کر شیطان نے باؤلا کر دیا ہو۔''

صحیح میں میں نبی ﷺ سے مروی ہے کہ: ''شیطان ابن آدم کے جسم میں خون کی طرح دوڑ رہا ہے۔''

امام احمد بن حنبل کے صاحبزادے عبداللہ کہتے ہیں میں نے اپنے والد سے کہا: کچھ لوگ کہتے ہیں کہ جن آسیب زدہ کے جسم میں داخل نہیں ہوتا، والد نے جواب دیا: بیٹا! یہ لوگ جھوٹ کہتے ہیں، سچ یہ ہے کہ جن ہی انسان کی زبان سے بات کرتا ہے۔

ابن تیمیہ کہتے ہیں کہ احمد بن حنبل نے جو بات کہی مشہور و معروف ہے۔ جن انسان پر سوار ہوتا ہے اور انسان سے ایسی زبان میں بات کرنے لگتا ہے جو سمجھ میں نہیں آتی۔ اس کے جسم پر اتنی مار پڑتی ہے کہ اگر کسی اونٹ کو مارا جائے تو اس کے بدن پر نشان پڑ جائیں، اس کے باوجود اس شخص کو نہ پٹائی کا احساس ہوتا ہے نہ اس گفتگو کا جو اس نے اپنی زبان سے کی۔ آسیب زدہ شخص کبھی تو دوسرے انسانوں کو گھسیٹتا اور کبھی جس چیز پر وہ بیٹھتا ہوا ہوتا ہے اس کو کھینچنے، پھاڑنے لگتا ہے، کبھی دیو ہیکل مشینوں کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کر دیتا ہے۔ اس کے علاوہ اور بہت سی حرکتیں کرتا ہے۔ جو شخص اس کا بچشم خود مشاہدہ کرے گا اسے، بدیہی طور پر معلوم ہو جائے کہ جو چیز انسان کی زبان سے بات کر رہی ہے اور ان چیزوں کو الٹ پلٹ کر رکھ دیتی ہے وہ انسان کے علاوہ کوئی دوسری صنف کی مخلوق ہے۔

ابن تیمیہ رحمہ اللہ مزید کہتے ہیں: ائمہ مسلمین میں کوئی بھی اس بات کا منکر نہیں کہ جن آسیب زدہ شخص کے جسم میں داخل ہوتا ہے، جو اس کا انکار کرے اور یہ دعویٰ کرے کہ شریعت اس کو نہیں مانتی وہ شریعت پر تہمت لگاتا ہے۔ شرعی دلائل میں ایسی کوئی بات نہیں ملتی جس سے اس کی تردید ہوتی ہو۔

علامہ نے جلد ۱۹، ص ۱۲ پر لکھا ہے کہ جن لوگوں نے آسیب زدہ کے جسم میں جن کے داخل ہونے کا انکار کیا ہے وہ معتزلہ کا ایک ٹولہ ہے جس میں جبائی اور ابوبکر رازی وغیرہ شامل ہیں۔

بہترین دن، بہترین مہینہ، بہترین عمل

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ ان سے سوال کیا گیا کہ:

(۱) بہترین دن کون سا ہے؟

(۲) بہترین مہینہ کون سا ہے؟

(۳) بہترین عمل کون سا ہے؟

انہوں نے جواب دیا:

(۱) بہترین دن جمعہ کا دن ہے۔

(۲) بہترین مہینہ رمضان کا مہینہ ہے۔

(۳) بہترین عمل پانچ وقت کی نماز ان کے وقت پر ادا کرنا ہے۔

اس کی خبر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو پہنچی کہ ان سے یہ سوال کیا گیا تھا اور انہوں نے یہ جواب دیا تو حضرت علیؓ نے فرمایا کہ اگر مشرق و مغرب کے درمیان تمام علماء، حکماء و فقہاء سے یہ سوال کیا جائے تو وہ سب بھی یہی جواب دیں گے جو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیا۔ مگر ایک بات اور کہتا ہوں کہ:

(۱) بہترین دن وہ ہے جس دن تم دنیا سے اللہ تعالیٰ کے پاس ایمان کی حالت میں نکل جاؤ۔

(۲) بہترین مہینہ وہ ہے جس میں تم اللہ تعالیٰ سے کامل توبہ کر لو۔

(۳) بہترین عمل وہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ قبول کر لے۔

☆☆☆

گدھا تو گدھا ہی ہوتا ہے

از: ابونبیل خواجہ مسیح الدین

جب بھی ہمارے ملک میں الیکشن آتا ہے تو الیکشن کی رنگ رلیاں بھی بہت دلچسپ اور ہوش ربا ہوتی ہیں، بڑے بڑے لیڈر کاسہ گدائی لئے عوام سے ووٹ کی بھیک مانگتے نہیں تھکتے، بڑے بڑے منچوں پر وہ ڈرامہ بازی ہوتی ہے کہ بالی ووڈ وہالی ووڈ کے اداکار بھی مات کھاجاتے ہیں، ان دنوں شمالی ہند میں جو الیکشن کی لہر چل رہی ہے ایک خبر ہمارے لئے بہت ہی دلچسپی کا باعث بنی، قصہ یوں ہے کہ بالی ووڈ کے ایک بہت ہی بڑے میگا اسٹار کو بدنام زمانہ ریاست گجرات کی سیاحت کا برانڈ ایمبا سیڈر نامزد کیا گیا اور شعبہ سیاحت والوں کو ریاست میں سیاحت کے فروغ کے لئے اس ریاست کے ایک مخصوص جانور گدھے کا انتخاب کیا گیا اور ہر ٹی وی چینل پر ان گدھوں کی خوبصورتی کی تعریف میں زمین آسمان کے قلابے ملادیئے اور دنیا بھر کے سیاحوں کو دعوت ترغیب دی گئی کہ گجرات آکر ضرور ان گدھوں کا مشاہدہ کریں اور سیاحت سے لطف اندوز ہوں، اول تو پہلے ہی روز سے ہمیں یہ ایک گدھے پن کا اشتہار لگا، گجرات میں قابل دید بہت سارے مقامات وحیوانات ضرور ہوں گے لیکن گدھے ہی کیوں، گدھا تو گدھا ہی ہوتا ہے، خرِعیسیٰ یا عام گدھا اگر مکہ بھی ہو آئے گدھا ہی رہتا ہے، اگر گدھوں کو دیکھنا ہی ہو تو گجرات ہی کیوں جائیں کسی بھی الیکشن مہم میں شامل ہو جائیں تو سیاسی منچوں پر ایک سے ایک انواع واقسام کے گدھے ملیں گے، نہ صرف یہ بلکہ ان گدھوں کو انتخابات میں جتوا کر اسمبلیوں اور پارلیمنٹ میں بھیجنے والے عام گدھے بھی ملیں گے اور خاص قسم کے گدھے بھی۔

دراصل اس بار گدھا اس لئے انتخابی ایشو بنا کہ یوپی کے وزیر اعلیٰ نے الہ آباد سے ہی تعلق رکھنے والے میگا اسٹار کو تلقین کی کہ وہ گجرات کے گدھوں کی تشہیر کرنا بند کردیں، گدھوں کے علاوہ اور بھی ایسے کئی قومی جانور ہیں جن کی تشہیر کی جاسکتی ہے، اگر گدھوں کی ہی تشہیر مقصود ہے تو گجرات کے گدھوں ہی کی کیوں، پھر تو ہمارے وزیر اعظم کو یہ بات بہت بری لگی اور انہوں نے اسے اس ناسمجھ معصوم جانور کی توہین قرار دیا، ویسے بھی موصوف کو ہر منفی بات کو اپنے مفاد میں کرنے کا فن خوب آتا ہے۔ انہوں نے اسے انتخابی موضوع بنالیا اور ایک انتخابی ریلی سے اعلان کی کہ "میں اس وفادار اور محنتی جانور سے سبق حاصل کرتا ہوں۔ بھارت کے عوام میرے مالک ہیں اور گدھے سے اس لئے متاثر ہوں کیوں کہ وہ مالک کا وفادار ہوتا ہے جب کہ میں بھی عوام کے لئے دن رات اسی طرح کام کرتا ہوں۔" ہمارا خیال ہے کہ اس بیان کی زعفرانی گدھوں نے خوب تالیاں پیٹی ہوں گی۔ وزیر اعظم کے اس بیان سے ہم ضرور اتفاق کرتے، کیوں کہ گدھے کے محنتی اور وفادار ہونے کی صلاحیت سے کسی کو اعتراض نہیں، لیکن اقوام عالم کا اس بات پر اجماع ہے کہ گدھا عقل سے عاری ہوتا ہے اس لئے بس نرا گدھا ہوتا ہے، مالک سے اپنی وفاداری اور انتھک محنت کے باوجود بے عقل ہونے کی وجہ سے یہ نہ گھر کا رہتا ہے نہ گھاٹ کا، یقیناً ہر لیڈر اپنی پارٹی کا وفادار ہوتا ہے اور پارٹی کی کامیابی کے لئے گدھے کی طرح محنت بھی کرتا ہے۔ ہمارا تجربہ ہے کہ جب پارٹی کا مفاد پورا ہوجاتا ہے تو یہ وفادار ومحنتی لیڈر کو نہ گھر کا رہنے دیا جاتا ہے نہ گھاٹ کا۔ وزیر اعظم کے سلسلے میں ہمیں بس اسی بات کا خدشہ ہے، یوں تو لیڈروں سے ہر وقت کچھ نہ کچھ گدھے پن کی حرکتیں سرزد ہوتی رہتی ہیں، حال ہی میں ہمارے ملک میں اس طرح کی جو تاریخی حرکت ہوئی ہے وہ نوٹ بندی کا ہے، عوام بینکوں کی لائن میں لگ گئے، اس موقع کو بھی موصوف نے ہاتھ سے جانے نہ دیا اور عوام کی ہمدردی بٹورنے کے لئے اپنی ماں کو بھی لائن میں لگادیا۔

ہم نے بچپن میں ایک کہانی پڑھی تھی کہ ملانصیر الدین کا گدھا مر گیا اور انہوں نے ایک نیا گدھا خریدنے کی غرض سے بازار کا رخ کیا، حسب منشاء گدھا خریدا اور گھر کی طرف چل پڑے، راستے میں چند ٹھگ قسم کے لوگوں نے ملا کا گدھا چرانے کا منصوبہ بنایا اور ان میں سے ایک آدمی گدھے کے بالکل ساتھ ساتھ چلنے لگا، تھوڑی دیر بعد اس نے آہستہ سے گدھے کی گردن سے رسی نکال کر اپنی گردن میں ڈال دی اور گدھا اپنے

ساتھیوں کے حوالے کردیا، جب ملا اپنے گھر پہنچے تو دیکھا تو چار ٹانگوں والے گدھے کی بجائے دو ٹانگوں والا گدھا ان کے ساتھ ہے، یہ دیکھ کر ملا سخت حیران ہوئے اور کہنے لگے۔ ''سبحان اللہ! میں نے تو گدھا خرید اتھا یہ انسان کیسے بن گیا؟'' یہ سن کر وہ ٹھگ بولا۔ ''آقائے من! میں اپنی ماں کی قدر نہیں کرتا تھا اور ہر وقت ان کے درپے آزار رہتا تھا۔ ایک دن انہوں نے مجھے بددعا دی کہ تو گدھا بن جائے، چنانچہ کئی سال سے میں گدھے کی زندگی بسر کر رہا تھا، آج خوش قسمتی سے آپ نے مجھے خرید لیا اور آپ کی روحانیت کی برکت سے میں دوبارہ آدمی بن گیا'' ملا کو یہ بات بہت پسند آئی، وفور مسرت میں نصیحت فرماتے ہوئے کہنے لگے۔ ''اچھا اب جاؤ اور اپنی ماں کی خدمت کرو، کبھی اس کے ساتھ گستاخی نہ کرنا'' ٹھگ ملا کا شکریہ ادا کرکے رخصت ہوگیا، دوسرے دن ملا پھر گدھا خریدنے بازار میں پہنچ گئے، ان کی حیرانی کی کوئی حد نہ رہی جب انہوں نے دیکھا کہ وہی گدھا ایک جگہ بندھا کھڑا ہے جو انہوں نے کل خریدا تھا، چنانچہ وہ اس گدھے کے قریب گئے اور اس کے کان میں کہنے لگے۔ ''لگتا ہے تم نے میری نصیحت پر عمل نہیں کیا اس لئے پھر گدھے بن گئے ہو'' یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ امریکی سیاست میں بھی گدھوں کی خاصی اہمیت ہے، چنانچہ ڈیموکریٹک پارٹی کا سیاسی نشان بھی گدھا ہے۔

۱۸۲۸ کی انتخابی مہم کے دوران اینڈریو جیکسن کے مخالفین نے ان کی حیثیت گھٹانے کے لئے انہیں گدھا اور احمق و بے وقوف کہنا شروع کردیا، لیکن اپنے مخالفین پر غصہ کھانے اور انہیں برا بھلا کہنے کی بجائے جیکسن نے نہ صرف اس لقب کو خوش دلی سے قبول کیا بلکہ اپنے انتخابی پوسٹروں میں بھی گدھے کی تصویر شامل کرلی، انہوں نے ووٹروں سے کہا کہ گدھا ایک جفاکش اور محنتی جانور ہے وہ کوئی شکایت کئے بغیر خدمت کرتا ہے اور کبھی تھکتا نہیں ہے، مخالفین کو اپنا یہ مذاق الٹا پڑا اور اینڈریو جیکسن اپنے عہدے پر موجود صدر جان کوئیسی ایڈمز کو شکست دے کر وہائٹ ہاؤس میں داخل ہوگئے، ہمارے وزیراعظم نے بھی بالکل اسی فراخ دلی اور اعلیٰ ظرفی کا مظاہرہ کیا ہے اور ہمیں خدشہ ہے کہ کہیں ان کے مخالفین کو بھی یہ مذاق الٹا نہ پڑے۔

ویسے بھی اس بات میں دو رائے نہیں کہ گدھا محنتی، وفادار، صابر وشاکر اور مفید جانور ہے، اس کے ساتھ ساتھ ضدی اور حد درجہ اڑیل ہونے میں بھی شہرت رکھتا ہے، اپنی اس خصلت کی بنا پر ایسے ایسے کام کر گزرتا ہے کہ بڑے سے بڑے سورما کو بھی جس کام کی ہمت نہیں ہوتی ہے کر گزرتا ہے، جب خوف کا شکار ہوتا ہے تو تشدد پر اتر آتا ہے اور ردعمل کے طور پر وحشت ناک انداز میں دولتیاں جھاڑنے لگتا ہے۔ غالباً اسی طرح کے فرضی اسلام فوبیا کے تحت گجرات میں بھی کچھ گدھوں نے فتنہ وفساد کے ذریعہ معصوموں کے قتل وغارت گری کی ایسی وحشت طاری کی کہ جس کو یاد کرکے انسان کا دل دہل جاتا ہے، اس دفعہ قوی امید تھی کہ ڈیموکریٹک گدھا، گدھی کو ہی فتح نصیب ہوگی لیکن شاید ڈیموکریٹک امیدوار میں گدھے پن کی وہ ساری خوبیاں بدرجہ اتم موجود نہ تھیں اس لئے ریپبلکن کے خراعظم کو صدر چن لیا گیا اور یہ خراعظم بھی اسلام فوبیا اور مہاجرین کی قیمت پر اول روز سے ہی اپنے گدھے پن کا ایک سے بڑھ کر ایک مظاہرہ کرنے لگا ہے۔ اب سرمایہ دارانہ نظام معیشت میں گدھوں کا بھی بری طرح استحصال ہونے لگا ہے، ایک اندازے کے مطابق دنیا میں اصلی گدھے چار کروڑ سے زیادہ پائے جاتے ہیں، اس کے علاوہ دیگر انواع واقسام کے گدھوں کی کمی نہیں ایک ڈھونڈو ہزار ملتے ہیں، حالیہ دنوں میں اس ناسمجھ جانور کی ایک اضافی خوبی سامنے آئی ہے کہ یہ مشقت طلب کام کے علاوہ لذت کام ودہن فراہم کرنے کی بھی صلاحیت رکھتا ہے، چنانچہ کچھ ممالک نے گدھوں سے استفادہ کرنے کے لئے ان کی کھال کھینچ کر عالمی مارکیٹ میں فروخت کرنے اور گوشت ایکسپورٹ کرنا شروع کردیا ہے، نہ صرف یہ بلکہ دنیا کے مختلف ملکوں میں گدھے کی مادہ یعنی گدھے کا دودھ بھی بہت مہنگے داموں فروخت ہونے لگا ہے۔ ہم نے ڈیلی ٹیلیگراف میں گدھی کے دودھ کے خصائص کے حوالے سے ایک رپورٹ پڑھی تھی، جس میں بتایا گیا تھا کہ اس سے مہنگے ترین کاسمیٹکس تیار ہوتے ہیں، سوئزرلینڈ کی ایک کمپنی کے تیار کردہ فیس لوشن کی قیمت چار سو یورو ہے، قلوپطرہ کی خوبصورتی کا راز ہی گدھی کے دودھ میں پوشیدہ تھا وہ سات سو گدھیوں کے دودھ سے نہاتی تھی، اس طرح نیرو کی بیوی جب سفر کرتی تو گدھیوں کا ایک ریوڑ اس کے ساتھ ہوتا، نپولین کی ہمشیرہ بھی اپنی جلد کی خوبصورتی کے لئے گدھی کا دودھ ہی استعمال کرتی تھی اور تو اور دنیا کا سب سے مہنگا پنیر بھی گدھی کے دودھ سے ہی تیار ہوتا ہے، جب گدھا اس قدر مفید جانور ہے اور ملک کی ایک عزت مآب ہستی نے بھی اس کا اعتراف کیا ہے تو ہمیں کیا اعتراض ہوسکتا ہے۔

بس ایک گدھا ہی کافی تھا برباد یہ عالم کرنے کو
ہر گام گدھوں کا ریوڑ ہے انجام خدایا کیا ہوگا

امراضِ جسمانی

بخار کا علاج

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ بخار کے لئے یہ لکھ کر مریض کو بندھواتے تھے:

یُرِیْدُ اللّٰہُ اَنْ یُّخَفِّفَ عَنْکُمْ وَخُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِیْفًا. اَلْاٰنَ خَفَّفَ اللّٰہُ عَنْکُمْ وَعَلِمَ اَنَّ فِیْکُمْ ضَعْفًا. رَبَّنَا اکْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ اِنَّا مُؤْمِنُوْنَ. وَاِنْ یَّمْسَسْکَ اللّٰہُ بِضُرٍّ فَلَا کَاشِفَ لَہٗ اِلَّا ھُوَ وَاِنْ یُّرِدْکَ بِخَیْرٍ فَلَا رَادَّ لِفَضْلِہٖ یُصِیْبُ بِہٖ مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِہٖ وَھُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ. اِنَّ الَّذِیْنَ سَبَقَتْ لَھُمْ مِّنَّا الْحُسْنٰٓی اُولٰٓئِکَ عَنْھَا مُبْعَدُوْنَ.

بخار اور تمام امراض و دردوں کے لئے پاک برتن میں سیاہی سے لکھ کر اس کنویں کے پانی سے جس پر دھوپ نہ آتی ہو دھو کر تین گھونٹ مریض کو پلائے اور درد کی شدت کے وقت بقیہ اس پر چھڑک دیں، تین دن اس طرح کریں۔

حضرت شاہ عبدالعزیزؒ اور حضرت شاہ اسحاق دفع بخار کے واسطے گلے میں باندھنے کے لئے یہ لکھ دیتے تھے: قُلْنَا یٰنَارُ کُوْنِیْ بَرْدًا وَّ سَلٰمًا عَلٰٓی اِبْرٰھِیْمَ.

اور بیماری کے دفع کے لئے یہ پینے کو دیتے: سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ. (سورۂ یٰسین)

الحمد شریف چالیس بار پانی پر دم کر کے مریض کو پلائیں، بخار دفع ہو جائے گا، پانی کے چھینٹے مریض کے منہ پر ماریں، انشاء اللہ۔

سورۂ عنکبوت (پ ۲۰) لکھ کر دھو کر مریض کو پلائیں، تپ گرم لرزہ اور تمام تکلیفیں انشاء اللہ العزیز جاتی رہیں گی۔

جس کو ہمیشہ بخار رہتا ہو سورہ واللیل (پ ۳۰) لکھ کر دھو کر پئے، انشاء اللہ العزیز اچھا ہو جائے گا۔

وَ اَلْقَتْ مَا فِیْھَا وَ تَخَلَّتْ وَ اَذِنَتْ لِرَبِّھَا وَ حُقَّتْ.

صبح و شام پڑھ کر بخار والے پر دم کریں، انشاء اللہ شفا ہوگی۔

بخار تپہ کا علاج

سورۂ الم نشرح اس دعا کے بعد لکھے اور پانی سے دھو کر تین مرتبہ نہار منہ مریض کو پلائیں۔

بِسْمِ اللّٰہِ شَافِیْ بِسْمِ اللّٰہِ الْمُعَافِیْ بِسْمِ اللّٰہِ خَیْرِ الْاَسْمَآءِ بِسْمِ اللّٰہِ رَبِّ الْاَرْضِ وَ رَبِّ السَّمَآءِ بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ بِیَدِہِ الشِّفَآءُ بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ. وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ.

گرمی کا بخار اور اس کا علاج

اگر کسی شخص کو گرمی سے بخار آتا ہو تو اس آیت کو پڑھ کر دم کریں یا پلیٹ پر لکھ کر پانی سے دھو کر پلائیں، انشاء اللہ العزیز صحت ہوگی۔

اِنَّ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا اِذَا مَسَّھُمْ طٰٓئِفٌ مِّنَ الشَّیْطٰنِ تَذَکَّرُوْا فَاِذَا ھُمْ مُّبْصِرُوْنَ. (اعراف:۲۰۱)

جس کو گرمی سے بخار آتا ہو اس آیت کو لکھ کر تعویذ بنا کر اس کے گلے میں ڈال دیں، انشاء اللہ بخار جاتا رہے گا۔

قُلْنَا یٰنَارُ کُوْنِیْ بَرْدًا وَّ سَلٰمًا عَلٰٓی اِبْرٰھِیْمَ.

مایوس العلاج اور تپ دق اور ٹھہرے ہوئے بخار کے لئے باوضو ہو کر مٹی کے کورے برتن (ہانڈی یا مٹکے) میں تازہ پانی بھر کر سورۂ فاتحہ ہر دفعہ مع بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے میم کو الحمد کے لام کے ساتھ ملا کر (یعنی بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ اور قل اعوذ برب الناس گیارہ گیارہ مرتبہ اور قُلْنَا یٰنَارُ کُوْنِیْ بَرْدًا وَّ سَلٰمًا عَلٰٓی اِبْرٰھِیْمَ. گیارہ مرتبہ پھونکیں اور صبح طلوع شمس سے پہلے نہار منہ جتنا زیادہ سے زیادہ ممکن ہو پلائیں، سارا دن اور رات سی پانی میں سے پلائیں، اگلی صبح یہی عمل از سر نو کریں، پہلا باقی ماندہ پانی کسی پاک جگہ

میں جہاں پاؤں نہ پڑتے ہوں گرادیں۔ چالیس روز تک یہ عمل متواتر کیا جائے، مٹی کا برتن وہی رہے گا بدلا نہ جائے گا۔

عصر کے بعد سورۂ مجادلہ (پ ۲۸) تین بار پڑھ کر مریض پر پھونکا کریں اور متواتر چالیس روز یہ عمل کریں، حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ فرماتے ہیں کہ یہ میرا تجربہ ہے، اس سے متعدد مایوس العلاج شفایاب ہوئے ہیں۔

یرقان (پیلیا)

یرقان کے لئے سورۂ قریش کا گنڈہ اس طرح بنائے کہ پہلے وضو کرے، اس کے بعد گیارہ تار سوت کے کالے یا نیلے لے کر ان پر گیارہ گرہیں لگائے، ایک مرتبہ سورۂ قریش پڑھ کر ایک ایک گرہ لگا کر اس پر دم کرے (گرہ پر پھونک مارے) اسی طرح گیارہ مرتبہ پڑھ کر گیارہ گرہ لگائے، اول و آخر تین تین مرتبہ درود شریف پڑھے۔

سخت بیماری سے نجات کے لئے

کیسا ہی موذی مرض ہو یا کیسی ہی سخت بیماری ہو روزانہ اول و آخر چھ بار درود شریف درمیان میں دو سو مرتبہ روزانہ یہ کلمات پڑھے، بحکم اللہ سخت سے سخت بیماری ختم ہو جائے گی اور انشاء اللہ تعالیٰ مریض تندرست ہو جائے گا۔ یَاحَیُّ حِیْنَ لَاحَیُّ فِیْ دَیْمُوْمَةِ مُلْکِهٖ وَ بَقَائِهٖ یَا حَیُّ.

برائے بخار

اس دعا کو باوضو لکھ کر بخار والے کو پلایا جائے، انشاء اللہ تعالیٰ بخار سے نجات ملے گی۔

وَنَزَعْنَا مَا فِیْ صُدُوْرِهِمْ مِنْ غِلٍّ. اَلْاٰنَ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْکُمْ وَعَلِمَ اَنَّ فِیْکُمْ ضَعْفًا. لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَائُکَ یَااَللّٰهُ شِفَاءً لَا یُغَادِرُ سُقْمًا.

بلڈ پریشر کے لئے

مندرجہ ذیل آیتیں ہر فرض نماز کے بعد تین مرتبہ پڑھیں، انشاء اللہ تعالیٰ فائدہ ہوگا۔

اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِکْرِ اللّٰهِ اَلَا بِذِکْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ. اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ طُوْبٰی لَهُمْ وَحُسْنُ مَاٰبٍ. (سورہ رعد: ۲۹،۲۸)

ہر طرح کی بیماری سے شفا کے لئے

قرآن کریم کی یہ آیتیں جن کا نام آیاتِ شفا ہے بیمار کے واسطے ان کو ایک برتن پر باوضو لکھے اور پانی سے دھو کر پلادے، انشاء اللہ تعالیٰ جلد صحت یابی ہوگی۔

وَیَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِیْنَ. وَشِفَآءٌ لِّمَا فِی الصُّدُوْرِ. یَخْرُجُ مِنْ بُطُوْنِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ فِیْهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ. وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ وَلَا یَزِیْدُ الظّٰلِمِیْنَ اِلَّا خَسَارًا. وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ یَشْفِیْنِ. قُلْ هُوَ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا هُدًی وَّشِفَآءٌ.

سر درد کا ایک مسنون دم

سر یا جسم کے جس حصے میں درد ہو وہاں اپنا دایاں ہاتھ رکھ کر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر سات بار یہ دعا پڑھیں: اَعُوْذُ بِاللّٰهِ وَ قُدْرَتِهٖ وَ سُلْطَانِهٖ مِنْ شَرِّ مَا اُحَاذِرُ وَمِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ. اگر اپنے اوپر دم کریں تو آخری لفظ اَجِدُ پڑھیں، اگر کسی دوسرے پر دم کریں تو آخر لفظ یَجِدُ پڑھیں اور اگر کسی محرم عورت پر دم کریں تو آخری لفظ تَجِدُ پڑھیں۔

دردِ سر کے لئے امام شافعیؒ کا مجرب عمل

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ بنی امیہ کے بعض مکانات میں چاندی کا ایک ڈبہ پایا گیا جس پر سونے کا تالہ لگا ہوا تھا اور اس پر لکھا تھا ہر بیماری سے شفا اس ڈبے میں یہ دعا لکھی ہوئی تھی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ. بِسْمِ اللّٰهِ وَ بِاللّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ. اُسْکُنْ اَیُّهَا الْوَجَعُ سَکَّنْتُکَ بِالَّذِیْ یُمْسِکُ السَّمَاءَ اَنْ تَقَعَ عَلَی الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهٖ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ. بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ اُسْکُنْ اَیُّهَا الْوَجَعُ سَکَّنْتُکَ بِالَّذِیْ یُمْسِکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا وَلَئِنْ زَالَتَا اِنْ اَمْسَکَهُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْ بَعْدِهٖ اِنَّهٗ کَانَ حَلِیْمًا غَفُوْرًا.

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس دعا کے بعد میں کبھی طبیب کا محتاج نہیں ہوا، یہ دعا دردسر کے لئے مفید اور مجرب ہے۔

دردِسر

سورۃ الاعلیٰ (پ۳۰) کی آیت سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰى اِلَّا مَاشَاءَ اللّٰہ سات بار پڑھ کر چینی پر دم کرکے کھلایا جائے یا تعویذ لکھ کر سر پر باندھا جائے۔

اِقْرَاْ وَ رَبُّكَ الْاَكْرَم. اَلَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَالَمْ يَعْلَمْ. (سورہ علق، پارہ ۳۰)

ج۔۔۔۔مندرجہ بالا آیت کو زعفران سے لکھ کر سر پر باندھا جائے۔

اسم باری تعالیٰ یَاقَوِیُّ ہر فرض نماز کے بعد دایاں ہاتھ سر پر رکھ کر گیارہ بار پڑھیں۔

استقاالدماغ میں پانی بھر جانا

(الف) سورۂ اخلاص (پارہ ۳۰) پڑھا جائے اور سر پر ہاتھ پھیرتا جائے تین بار یہی عمل کیا جائے۔

(ب) مرقومہ بالا طریق پر سورۂ فاتحہ (پارہ ۱) کا عمل کیا جائے۔

نسیان (بھول جانے) کا مرض

(الف) ہر فرض نماز کے بعد پارہ ۱۶ سورہ طٰہٰ کی آیات ذیل: رَبِّ زِدْنِیْ عِلْماً تیرہ بار۔ رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ وَ يَسِّرْ لِیْ اَمْرِیْ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِیْ يَفْقَهُوْا قَوْلِیْ.

(ب) گیارہ بار سورۂ یٰسین (پارہ ۲۲) کی آیت ذیل پلیٹ پر لکھ کر لیموں کے پانی سے دھوئیں اور چینی میں حل کرکے پلائیں۔

اِنَّا نَحْنُ نُحْيِ الْمَوْتٰى وَ نَكْتُبُ مَا قَدَّمُوْا وَ اٰثَارَهُمْ وَ كُلَّ شَیْءٍ اَحْصَيْنٰهُ فِیْ اِمَامٍ مُّبِيْن.

(ج) سورۃ الانشراح (پ۳۰) پوری سورت چینی کی پلیٹ پر لکھ کر ہمراہ عرق گلاب و زعفران لکھ کر اکتالیس روز تک متواتر پلائی جائے۔

(د) سورۂ بقرہ پارہ اول کی درج ذیل آیت کا بعد نماز عشاء سوتے وقت گیارہ بار ورد کیا جائے۔ سُبْحَانَكَ لَا عِلْمَ لَنَا اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْم.

(د) آخری تینوں سورتیں تین دفعہ پڑھ کر چنے یا بادام کریں اور مرض نسیان والے کو کھلا دیں، انشاء اللہ شفاء ہوگی۔

قل ھوا اللہ احد آخر تک۔ قل اعوذ برب الفلق آخر تک۔ قل اعوذ برب الناس آخر تک۔

سر کا دورہ (سر گھومنا)

(الف) سورۂ فرقان (پ۱۹) کی آیت: وَلَوْشَاءَ لَجَعَلَهٗ سَاكِناً وَّلَهٗ مَا سَكَنَ فِی الَّيْلِ وَالنَّهَارِ.

(ب) سورۂ توبہ (پ۱۱) کی آیت لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْم.

(ج) سورۂ شوریٰ (پ۲۵) آیت اِنْ يَّشَاْ يُسْكِنِ الرِّيْحَ فَيَظْلَلْنَ رَوَاكِدَ عَلٰى ظَهْرِهٖ. اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْر.

صرع (مرگی)

سورۂ بروج (پ۳۰) کی آیت کو تین بار کاغذ پر تحریر کرکے سر میں باندھیں: اِنَّ الَّذِيْنَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَتُوْبُوْا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِيْقِ.

سرسام، ورم انثیہ وجوہر دماغ

(الف) سورۂ انبیاء (پ۱۷) کی دونوں آیتیں پارچہ یا کاغذ پر لکھ کر بطور تعویذ سر میں باندھیں۔ قَالُوْا حَرِّقُوْهُ وَانْصُرُوْا اٰلِهَتَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ. قُلْنَا يٰنَارُ كُوْنِیْ بَرْدًا وَّ سَلٰمًا عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ.

(ب) ان ہی دو آیتوں کو آب باراں (بارش) کے پانی پر دم کرکے گیارہ بار پڑھ کر مریض کو پلائیں۔

(ج) سورۂ عنکبوت (پ۲۰) سالم سورہ کو گیارہ بار روغن بلسان پر دم کرکے مریض کے سر میں لگائیں۔

(د) اسم باری تعالیٰ "یَامُقْسِطُ" تین صد بار پانی پر دم کرکے مریض کو پلائیں۔

مالیخولیا؛ وہم وسواس

(الف) سورۂ یونس (پ۱۱) کا یہ حصہ: مَاجِئْتُمْ بِهِ السِّحْرُ. اِنَّ اللّٰهَ سَيُبْطِلُهٗ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ.

(ب) سورۂ فلق و سورۂ ناس، ان دونوں کو نماز پنجگانہ کے بعد گیارہ بار پڑھ کر مریض پر دم کریں۔

سورۂ ق (۲۶) پوری سورت لکھ کر اس کا پانی مریض کو پلایا جائے۔

تپ لرزہ

یہ آیات اور درود شریف لکھ کر ان شاء اللہ شفا ہوگی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم. قُلْنَا يٰنَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّ سَلٰمًا عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ. وَ اَرَادُوْا بِهٖ كَيْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَخْسَرِيْنَ. وَ بِالْحَقِّ اَنْزَلْنٰهُ وَ بِالْحَقِّ نَزَلَ. وَ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ.

باری کا بخار

پیپل کے تین چوڑے پتے لے لیں ہر پتے پر ان آیات کو تحریر کریں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم. قُلْنَا يٰنَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّ سَلٰمًا عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ. وَ اَرَادُوْا بِهٖ كَيْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَخْسَرِيْنَ.

بخار کے وقت تین گھنٹے قبل ایک پتہ مریض کو چٹا دیں، پھر دوسرا گھنٹہ بعد، پھر تیسرا گھنٹہ، ان شاء اللہ العزیز بخار نہ ہوگا۔

(ب) مریض کے دونوں ہاتھ اچھی طرح دھو کر صاف کرلیں، دائیں ہاتھ کے ناخنوں پر ک، ہ، ی، ع، ص، اس طرح لکھیں کہ ک انگوٹھے پر اور صاد آخری چھوٹی انگلی پر آجائے (کھیٰعص) اور بائیں ہاتھ کے ناخنوں پر ح، م، ع، س، ق، اس ترتیب سے انگوٹھے پر ح اور آخری انگلی پر ق آئے۔ یہ حمعسق بن جائے گا۔ مریض کو ہدایت کریں کہ وہ ان حروف کو دیکھتا رہے، ان شاء اللہ شفا ہوگی۔

(ج) باری کے بخار کے وقت سے تین گھنٹہ قبل ایک کاغذ پر یہ آیت مبارکہ وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ. قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ لکھ کر مریض کے ماتھے پر چسپاں کریں، انشاء اللہ بخار چھوٹ جائے گا۔

عام بخار

کسی کاغذ پر یَامُحِيْطُ يَامُحِيْطُ يَامُحِيْطُ تین دفعہ تحریر کرکے مریض کے گلے میں تعویذ کے طور پر ڈال دیں، آٹھ پہر گذرنے پر کسی کنویں میں ڈال دیں امید تو یہ ہے کہ پہلی بار صحت ہوگی ورنہ تین بار نیا تعویذ لکھ کر یہی عمل دہرائیں۔

(ب) تپ لرزہ کے لئے جو آیات اور درود شریف اوپر لکھا گیا ہے اس کا تعویذ بنا کر گلے میں ڈالیں یا بازو پر باندھیں۔

دردسر

آیت حسب ذیل تین مرتبہ پڑھ کر دم کریں، اللہ نے چاہا تو درد فوراً جاتا رہے گا۔ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ.

برائے ازالہ بخار

جو شخص بیمار ہو تو اس کے بدن پر داہنا ہاتھ پھیرت جائے اور یہ دعا پڑھتا جائے دو چار دن کے عمل سے بیمار ان شاء اللہ تندرست ہوجائے گا۔ اَذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ۔

صدقہ دینے کے لئے انتہائی سادہ عمل

تمام بیماریوں، پریشانیوں، پیچیدہ مسائل کا حل صدقہ کے عمل میں پوشیدہ ہے۔ صدقہ دینے سے پہلے مرد، خواتین باوضو پاؤں سے جوتے اتاردیں، سر پر ٹوپی، رومال، دوپٹہ رکھیں، اطمینان کے ساتھ کرسی، بیڈ پر بیٹھیں۔ دائیں ہاتھ میں مبلغ پچاس روپے یا زائد جتنا نکالنا چاہیں رقم لیں، پڑھیں: بسم اللہ الرحمن الرحیم مَاشَاءَ اللّٰهُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ بولنے کے ساتھ سر پر روپیوں کا دایاں ہاتھ گھماؤ، میں صدقہ ادا کرتا ہوں برائے دوری آفات، بلیات، شر شیطانی، شر انسانی، امراض، نفاق، حادثات، حصول صحت و سلامتی قربۃً الا اللہ. تین مرتبہ یہ عمل بجالانا ہے۔ رقم سورج غروب ہونے سے پہلے مستحق کو دیدیں۔

کل امر مرھون باوقاتھا (حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم)

۲۰۱۷ء کے بہترین اوقات عملیات

حضور پُرنور المرسل صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان پاک ہے کہ کل امر مرھون باوقاتھا یعنی تمام امور اپنے اوقات کے مرہون ہیں۔ فرمودۂ پاک کے بعد کسی چون وچراں کی گنجائش نہیں ہے۔ اب تمام توجہ صرف اسی پر ہے کہ علم نجوم نے مختلف اجرام فلکی کے باہم متناظر ہونے کے اوقات کو مناسب اعمال کے لئے منطبق کیا ہے۔ لہٰذا بعد از بسیار تحقیق وتدقیق ۲۰۱۷ء میں قائم ہونے والی مختلف نظریات کواکب کو استخراج کیا گیا ہے تاکہ عامل حضرات فیض یاب ہوسکیں۔

نظرات کے اثراتِ مندرجہ ذیل ہیں

علم النجوم کے زائچہ اور عملیات میں انہیں کو مدنظر رکھا جاتا ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

تثلیث (ث)

یہ نظر سعد اکبر ہوتی ہے۔ یہ کامل دوستی، فاصلہ ۱۲۰ درجہ کی نظر سے بغض وعداوت مٹاتی ہے۔

اگر حصول رزق، محبت، حصول مراد وترقی وغیرہ سعد اعمال کئے جائیں تو جلدی ہی کامیابی لاتے ہیں۔

تسدیس (س)

یہ نظر سعد اصغر ہوتی ہے۔ نیم دوستی اور فاصلہ ۶۰ درجہ اثرات کے لحاظ سے تثلیث سے کم درجہ پر ہے۔ سعد دنیاوی امور سرانجام دینا اور سعد عملیات میں کامیابی لاتا ہے۔

مقابلہ لہ

یہ نظر نحس اکبر اور کامل دشمنی کی نظر ہے فاصلہ ۱۸۰ درجہ جنگ وجدل، مقابلہ اور عداوت کی تاثیر ہر دو ستاروں کی منسوبات میں پائی جاتی ہے۔

دو افراد میں جدائی، نفاق، عداوت، طلاق، بیمار کرنا وغیرہ نحس اعمال کئے جائیں تو جلد اثرات ظاہر ہوتے ہیں۔ سعد اعمال کا نتیجہ بھی خلاف ظاہر ہوگا۔

تربیع (ع)

یہ نظر نحس اصغر ہے۔ فاصلہ ۹۰ درجہ، اس کی تاثیر بدی میں نمبر ایک مقابلہ کم ہے۔ تمام نحس اعمال کئے جاسکتے ہیں۔ اگر دشمن دوست ہو چکا ہو تو اس کی تاثیر سے دشمنی کا احتمال ہوتا ہے۔

قران (ن)

فاصلہ صفر درجہ سیارگان، سعد سیاروں کا سعد، نحس ستاروں کا نحس قران ہوتا ہے۔

سعد کواکب: قمر عطارد، زہرہ اور مشتری ہیں۔

نحس کواکب: شمس، مریخ، زحل، ہیں۔ یہ نظرات ہندوستان کے موجودہ نئے اسٹینڈرڈ ٹائم کے مطابق ہیں۔ ان میں اپنے ہاں کا تفاوت وقت جمع یا تفریق کر کے مقامی وقت نکالا جاسکتا ہے۔ یہ تمام اوقات نظر کے عین نقاط ہیں۔ قمری نظرات کا عرصہ دو گھنٹے ہے۔ ایک گھنٹہ وقت نظر سے قبل اور ایک گھنٹہ بعد جدید علم نجوم کے مطابق جنتری ہٰذا میں اہم کواکب شمس، مریخ، عطارد، مشتری، زہرہ، اور زحل میں بننے والی نظریات کی ابتداء، مکمل اور خاتمہ نظر کے اوقات بھی دیئے جارہے ہیں تاکہ عملیات میں دلچسپی رکھنے والے وقت سے بھرپور ممکنہ فیض حاصل کریں۔ اوقات رات کے ایک بجے سے شروع ہوکر دن کے ۱۲ بجے تک اور پھر دوپہر کے ایک بجے سے ۱۲ بجے رات تک ۱۳ تا ۲۴ لکھے گئے ہیں۔ ۱۳ بجے کا مطلب ہے کہ ایک بجے دوپہر اور ۱۸ بجے کا مطلب ۶ بجے شام اور رات بارہ بجے کو ۲۴ لکھا گیا ہے۔

نوٹ: قرانات مابین قمر، عطارد، زہرہ اور مشتری کے سعد ہوتے ہیں۔ باقی ستاروں کے آپس میں یا اوپر والے سعد ستاروں کے ساتھ ہوں تو بھی نحس ہوں گے۔

فہرست نظرات برائے عاملین ۲۰۱۷ء

اچھے برے کام کے واسطے وقت منتخب کرنے کے لئے پچھلے صفحہ پر نظر ڈالیں۔

جولائی

تاریخ	سیارے	نظر	وقت نظر
کیم جولائی	قمروشمس	تربیع	۶-۲۱
۲جولائی	قمروعطارد	تربیع	۷-۴۵
۳جولائی	قمروشمس	تثلیث	۲۲-۱۵
۴جولائی	قمرومریخ	تثلیث	۱۳-۲۷
۵جولائی	قمروزہرہ	مقابلہ	۱۱-۷
۶جولائی	قمرومشتری	تسدیس	۱۵-۲۸
۷جولائی	قمروزحل	قران	۹-۳
۹جولائی	قمرومشتری	تربیع	۴-۱۴
۱۰جولائی	قمروزہرہ	تثلیث	۲۳-۳۲
۱۱جولائی	قمروعطارد	مقابلہ	۴-۷
۱۳جولائی	قمروزہرہ	تربیع	۱۴-۵۷
۱۴جولائی	قمروزحل	تربیع	۱۵-۳۸
۱۵جولائی	قمرومشتری	تسدیس	۲-۱۵
۱۶جولائی	قمروعطارد	تثلیث	۱۲-۷
۱۷جولائی	قمروشمس	تربیع	۰۰-۵۵
۱۸جولائی	قمروعطارد	تربیع	۲۱-۳۰
۱۹جولائی	زہرہ ومشتری	تثلیث	۱-۳۸
۲۰جولائی	عطارد وزحل	تثلیث	۰۰-۴۵
۲۱جولائی	قمروزہرہ	تسدیس	۳-۳۳
۲۲جولائی	قمرونیپچون	تثلیث	۱۳-۳
۲۲جولائی	قمرومشتری	تربیع	۱۵-۳
۲۴جولائی	قمرومشتری	تسدیس	۱۶-۲۸
۲۴جولائی	زہرہ وزحل	مقابلہ	۲۰-۲۳
۲۵جولائی	قمروزہرہ	تسدیس	۲-۵۵
۲۷جولائی	قمروزحل	تربیع	۶-۲۰
۲۷جولائی	شمس ومریخ	قران	۶-۲۶
۲۸جولائی	قمرومریخ	تسدیس	۶-۱
۲۹جولائی	قمروزحل	تسدیس	۱۳-۵۶
۳۰جولائی	قمروعطارد	تسدیس	۱۴-۵۰
۳۰جولائی	قمروشمس	تربیع	۲۰-۵۳

اگست

تاریخ	سیارے	نظر	وقت نظر
۲/اگست	قمروعطارد	تربیع	۷-۲۹
۲/اگست	قمروشمس	تثلیث	۱۴-۱۴
۳/اگست	قمرومشتری	تسدیس	۱۶-۲۸
۴/اگست	زہرہ وزحل	قران	۱۳-۶
۴/اگست	قمروعطارد	تثلیث	۲۳-۵۲
۵/اگست	قمرومشتری	تربیع	۱۷-۲۱
۷/اگست	قمروشمس	مقابلہ	۱۳-۴۰
۸/اگست	قمرومشتری	تثلیث	۴-۳۵
۹/اگست	قمروزہرہ	تثلیث	۲۳-۱۴
۱۰/اگست	عطارد وزہرہ	تسدیس	۱۴-۳۲
۱۰/اگست	قمروزحل	تربیع	۱۹-۷
۱۱/اگست	شمس ومشتری	تسدیس	۲-۵۴
۱۲/اگست	قمروزہرہ	تربیع	۱۱-۶
۱۲/اگست	قمرومشتری	مقابلہ	۲۰-۱۸
۱۳/اگست	قمروزحل	تثلیث	۰۰-۵۵
۱۴/اگست	شمس وزحل	تثلیث	۲-۳۶
۱۵/اگست	قمروشمس	تربیع	۱۲-۱۸
۱۷/اگست	قمروشمس	تسدیس	۱۱-۴۳
۱۸/اگست	قمروعطارد	تسدیس	۱۴-۴۸
۱۹/اگست	قمرومشتری	تربیع	۹-۲
۲۰/اگست	مریخ ومشتری	تسدیس	۱۲-۱۱
۲۲/اگست	مریخ وزحل	تثلیث	۱۱-۵۰
۲۳/اگست	قمروزحل	تربیع	۱۴-۴۸
۲۴/اگست	قمروزہرہ	تسدیس	۱-۳۲
۲۵/اگست	قمرومشتری	قران	۲۱-۰۰
۲۶/اگست	قمروشمس	مقابلہ	۱۱-۱۹
۲۷/اگست	مشتری وزحل	تسدیس	۱۷-۴۵
۲۸/اگست	قمرومریخ	تربیع	۱۵-۷
۳۰/اگست	قمرومشتری	تسدیس	۲۱-۸
۳۱/اگست	قمروزہرہ	تثلیث	۱۴-۹

ستمبر

تاریخ	سیارے	نظر	وقت نظر
کیم ستمبر	قمروشمس	تثلیث	[illegible]-۳۹
۲ستمبر	قمرومشتری	تربیع	۱۰-۱۷
۳ستمبر	عطارد ومریخ	قران	۱۵-۷
۴ستمبر	قمروزحل	تسدیس	۱۸-۳۳
۵ستمبر	قمروزہرہ	مقابلہ	۸-۲
۶ستمبر	قمروشمس	مقابلہ	۱۲-۳۲
۷ستمبر	قمروزحل	تربیع	۱-۵۸
۸ستمبر	قمروزہرہ	تثلیث	۲۲-۰۰
۹ستمبر	قمروزحل	تثلیث	۶-۵۷
۱۰ستمبر	قمرومریخ	تثلیث	۲۱-۲۲
۱۱ستمبر	قمروزہرہ	تربیع	۶-۲۲
۱۲ستمبر	قمروعطارد	تربیع	۳-۲۴
۱۳ستمبر	زہرہ وزحل	تثلیث	۶-۱۹
۱۴ستمبر	قمروزحل	مقابلہ	۵-۱
۱۵ستمبر	قمرومشتری	تربیع	۲۱-۴۸
۱۶ستمبر	زہرہ ومشتری	تسدیس	۱-۱۳
۱۷ستمبر	قمروزحل	تثلیث	۱۹-۴۷
۱۸ستمبر	قمروزہرہ	قران	۶-۳
۱۹ستمبر	قمرومریخ	قران	۱-۱۸
۲۰ستمبر	قمروشمس	قران	۱۰-۵۹
۲۲ستمبر	قمروزحل	تسدیس	۷-۴۱
۲۳ستمبر	قمرومریخ	تسدیس	۲۱-۲۲
۲۴ستمبر	قمروعطارد	تسدیس	۱۳-۲
۲۵ستمبر	قمروشمس	تسدیس	۱۲-۲۷
۲۶ستمبر	قمرومریخ	تربیع	۱۲-۰۰
۲۷ستمبر	قمرومشتری	تسدیس	۱۶-۱۶
۲۸ستمبر	قمروشمس	تربیع	۸-۲۳
۲۹ستمبر	قمرومریخ	تثلیث	۴-۴
۳۰ستمبر	قمرومشتری	تربیع	۵-۴۳
۳۰ستمبر	قمروعطار	تثلیث	۱۰-۵۲

نظرات ۲۰۱۷ء عاملین کی سہولت کے لئے

تاریخ	نظرات	کیفیت	وقت
۲۹جون	قران وعطارد ومریخ	ختم	۲۴-۱۸
۵جولائی	تربیع شمس ومشتری	شروع	۵۵-۴
۶جولائی	تربیع شمس ومشتری	مکمل	۱۳-۸
۶جولائی	تسدیس عطارد وزہرہ	شروع	۱۱-۹
۷جولائی	تربیع شمس ومشتری	ختم	۳۷-۱۱
۷جولائی	تسدیس عطارد وزہرہ	مکمل	۴۸-۱۸
۹جولائی	تسدیس عطارد وزہرہ	ختم	۶-۷
۱۴جولائی	تسدیس عطارد ومشتری	شروع	۴۹-۹
۱۵جولائی	تسدیس عطارد ومشتری	مکمل	۱۵-۲
۱۵جولائی	تسدیس عطارد ومشتری	ختم	۵۸-۱۸
۱۸جولائی	تثلیث زہرہ ومشتری	شروع	۱۱-۲
۱۹جولائی	تثلیث زہرہ ومشتری	مکمل	۳۸-۱
۱۹جولائی	تثلیث عطارد وزحل	شروع	۶-۸
۲۰جولائی	تثلیث عطارد وزحل	مکمل	۴۵-۰۰
۲۰جولائی	تثلیث زہرہ ومشتری	ختم	۶-۱
۲۰جولائی	تثلیث عطارد وزحل	ختم	۴۳-۱۷
۲۴جولائی	قران شمس ومریخ	شروع	۲۱-۱
۲۴جولائی	مقابلہ زہرہ وزحل	شروع	۳۴-۱۹
۲۴جولائی	مقابلہ زہرہ وزحل	مکمل	۲۴-۲۰
۲۷جولائی	قران شمس ومریخ	مکمل	۲۶-۲
۳۰جولائی	قران شمس ومریخ	ختم	۱۱-۱۱
۹اگست	تسدیس عطارد وزہرہ	شروع	۱۴-۱۲
۹اگست	تسدیس ومشتری	شروع	۱۹-۲۱
۱۰اگست	تسدیس عطارد وزہرہ	مکمل	۳۲-۱۴

تاریخ	نظرات	کیفیت	وقت
۱۱راگست	تسدیس شمس ومشتری	مکمل	۵۴-۲
۱۱راگست	تسدیس عطارد وزہرہ	ختم	۵۷-۱۴
۱۲راگست	تسدیس شمس ومشتری	ختم	۴۲-۸
۱۳راگست	تثلیث شمس وزحل	شروع	۶-۲
۱۴راگست	تثلیث شمس وزحل	مکمل	۳۶-۲
۱۵راگست	تثلیث شمس وزحل	ختم	۸-۳
۱۶راگست	تربیع زہرہ ومشتری	شروع	۳۲-۱۲
۱۷راگست	تربیع زہرہ ومشتری	مکمل	۹-۱۲
۱۸راگست	تربیع زہرہ ومشتری	ختم	۴۶-۱۱
۱۸راگست	تسدیس مریخ ومشتری	شروع	۱۵-۱۹
۲۰راگست	تسدیس مریخ ومشتری	مکمل	۱۱-۲۲
۲۱راگست	تثلیث مریخ وزحل	شروع	۳۴-۵
۲۲راگست	تسدیس مشتری وزحل	شروع	۱۱-۱
۲۲راگست	تثلیث مریخ وزحل	مکمل	۵۰-۱۸
۲۳راگست	تسدیس مریخ ومشتری	ختم	۳۱-۱
۲۴راگست	تثلیث مریخ وزحل	ختم	۱۶-۸
۲۶راگست	قران شمس وعطارد	شروع	۱۲-۲
۲۷راگست	قران شمس وعطارد	مکمل	۵-۱۵
۲۷راگست	تسدیس مشتری وزحل	مکمل	۲۵-۱۷
۲رستمبر	تسدیس مشتری وزحل	ختم	۴۲-۱۱
۲رستمبر	قران عطارد ومریخ	شروع	۵۴-۱۴
۳رستمبر	قران عطارد ومریخ	مکمل	۷-۱۵
۴رستمبر	قران عطارد ومریخ	ختم	۳۰-۱۹
۱۲رستمبر	تثلیث زہرہ وزحل	شروع	۲-۱۰

شرف قمر

۱۷؍جولائی دوپہر ۲ بجے سے ۱۷؍جولائی سہ پہر ۴ بج کر ۲۶ منٹ تک۔ ۱۳؍اگست شام ۷ بج کر ۳۸ منٹ سے ۱۳؍اگست رات ۹ بج کر ۲۳ منٹ تک۔ ۲؍ستمبر رات ایک بج کر ۱۸ منٹ سے ۱۰؍ستمبر رات ۳ بج کر ایک منٹ تک قمر حالت شرف میں رہے گا۔ یہ اوقات مثبت کاموں کاموں کے لئے مؤثر مانے گئے ہیں، عاملین ان اوقات سے فائدہ اٹھائیں، انشاءاللہ نتائج جلد برآمد ہوں گے۔

ہبوط قمر

۳؍جولائی رات ۲ بج کر ۲۶ منٹ سے ۳؍جولائی رات ۴ بج کر ۲۶ منٹ تک۔ ۳۰؍جولائی صبح ۹ بج کر ۱۷ منٹ سے ۳۰؍جولائی دن ۱۱ بج کر ۴۵ منٹ تک۔ ۲۶؍اگست شام ۶ بج کر ۱۳ منٹ سے ۲۶؍اگست رات ۸ بج کر ۱۹ منٹ تک۔ ۲۳؍ستمبر رات ۲ بج کر ۵۸ منٹ سے ۲۳؍ستمبر رات ۴ بج کر ۵۲ منٹ تک قمر حالت ہبوط میں رہے گا۔ یہ اوقات منفی کاموں کے لئے مؤثر مانے گئے ہیں۔ عاملین کو چاہئے کہ ان اوقات سے فائدہ اٹھائیں، باذن اللہ نتائج جلد برآمد ہوں گے، لیکن عاملین ناحق کسی کو ستانے کی غلطی نہ کریں اور غلط کام کرکے اپنی عاقبت برباد نہ کریں۔

قمر در عقرب

۲؍جولائی رات ۱۰ بج کر ۲۹ منٹ سے ۵؍جولائی صبح ۱۰ بج کر ۳۷ منٹ تک۔ ۳۰؍جولائی صبح ۵ بج کر ۵۲ منٹ سے یکم؍اگست شام ۵ بج کر ۳۱ منٹ تک۔ ۲۶؍اگست شام ۴ بج کر ۲۲ منٹ سے ۲۹؍اگست رات ایک بج کر ۱۷ منٹ تک۔ ۲۲؍ستمبر رات ۱۱ بج کر ۱۹ منٹ سے ۲۵؍ستمبر صبح ۹ بج کر ۳۰ منٹ تک، قمر برج عقرب میں رہے گا۔ ان اوقات میں منگنی، شادی، اہم سفر اور اہم کاروبار سے اگر اجتناب کریں تو بہتر ہے۔

تحویل آفتاب

۲۲؍جولائی رات ۸ بج کر ۴۶ منٹ پر آفتاب برج اسد میں داخل ہوگا۔ ۲۳؍اگست رات ۳ بج کر ۵۱ منٹ پر آفتاب برج سنبلہ میں داخل ہوگا۔ ۲۳؍ستمبر رات ایک بج کر ۳۱ منٹ پر آفتاب برج میزان میں داخل ہوگا۔ یہ اوقات مبارک مانے گئے ہیں، اپنی اہم خواہشات اور ضروریات اپنے رب کے حضور پیش کریں، انشاءاللہ مرادیں پوری ہوں گی۔

اوج شمس

۱۱؍جولائی صبح ۸ بج کر ۳ منٹ سے ۱۲؍جولائی صبح ۹ بج کر ۱۴ منٹ تک شمس حالت اوج میں رہے گا، جن حضرات سے شرف شمس کا وقت ضائع ہوگیا ہو وہ اوج شمس کے لمحات کو اہمیت دیں، وہ تمام نقوش جو شرف شمس کے اوقات میں بنائے جاتے ہیں وہ اوج شمس کے اوقات میں بھی تیار کئے جاسکتے ہیں، انشاءاللہ اسی طرح مؤثر رہیں گے۔

اوج زہرہ

۲۳؍جولائی رات ۹ بج کر ۲ منٹ سے ۲۵؍جولائی شام ۶ بج کر ۳ منٹ تک زہرہ حالت اوج میں رہے گا۔ جن لوگوں سے شرف زہرہ کا وقت ضائع ہوگیا ہو وہ اوج زہرہ کے اوقات سے فائدہ اٹھائیں، تسخیر ومحبت کے نقوش بنانے کا مؤثر ترین وقت یہی ہے۔

شرف عطارد

۲۱؍ستمبر صبح ۷ بج کر ۳۸ منٹ سے ۲۱؍ستمبر رات ۹ بج کر ۴۳ منٹ تک عطارد حالت شرف میں رہے گا۔ تعلیم وامتحان کے نقوش بنانے کا اہم ترین وقت، عاملین اس وقت سے فائدہ اٹھائیں جو لوگ امتحان میں فیل ہوجاتے ہیں ان کے لئے نقش تیار کریں، انشاءاللہ حیرتناک نتائج ظاہر ہوں گے۔

اوج مریخ

۱۷؍اگست شام ۶ بج کر ۴ منٹ سے ۱۹؍اگست صبح ۸ بج کر ۲۹ منٹ تک مریخ کو اوج حاصل ہوگا۔ شرف مریخ کی طرح اہم وقت ہے عاملین فائدہ اٹھائیں جنگ میں فتح، دبدبہ، رعب اور مردانگی کے لئے نقوش بنائیں۔

منزل شرطین

۱۵؍جولائی صبح ۵ بج کر ۲۲ منٹ۔ ۱۱؍اگست صبح ۱۰ بج کر ۵۱ منٹ۔ ۷؍ستمبر شام ۵ بج کر ۳۱ منٹ پر چاند برج حمل یعنی منزل شرطین میں داخل ہوگا، حروف تہجی کی زکوٰۃ شروع کرنے والوں کے لئے اہم وقت۔

قسط نمبر: ۱۶۱

انسان اور شیطان کی کشمکش

اسلم راہی

اے یوناف میرے مہربان تم دیکھتے ہو کہ اس وقت سوسارام اپنے جنگی رتھ میں اپنے رتھ بان کے ساتھ اکیلا کھڑا ہے اگر ہم اسے اس کے جنگی رتھ سمیت ہانکتے ہوئے اپنے لشکر میں لے جائیں گے تو فتح یقیناً ہماری ہوجائے گی۔''

بھیم سین کی اس تجویز کے جواب میں یوناف کہنے لگا۔''بھیم سین میں تم سے اتفاق کرتا ہوں تم اس کے رتھ کو ہانکتے ہوئے اپنے لشکر کی طرف چلو تمہارے پیچھے پیچھے ویرت کے راجہ کا رتھ آئے گا اور اس کے پیچھے میں اور بیوسا تمہاری اور ان دونوں رتھوں کی حفاظت کے لئے آئیں گے۔''

بھیم سین یہ سن کر فوراً اپنے گھوڑے سے اترا، ایک غصیلی جست کے ساتھ وہ سوسارام کے رتھ میں داخل ہوا ایک ہی وار میں اس نے سوسارام کے رتھ بان کا خاتمہ کردیا پھر اس نے باگیں تھام لیں اور رتھ کے گھوڑوں کو ہانکتے ہوئے وہ سوسارام کو اپنے لشکر کی طرف لے جارہا تھا اس کے پیچھے پیچھے ویرت کے راجہ کے رتھ بان نے بھی گھوڑوں کو ہانک کر رتھ کو بھیم سین کے پیچھے لگادیا تھا اور پھر ان دونوں رتھوں کے پیچھے یوناف کو اور بیوسا اپنے گھوڑوں پر سوار دشمنوں سے ان کی حفاظت کرتے ہوئے واپس جارہے تھے۔

سوسارام کو ویرت کے راجہ کے سامنے پیش کیا گیا تو اس نے غصے میں اسے مخاطب کرتے ہوئے پوچھا۔''سوسارام کہو تمہارے ساتھ کیا سلوک کیا جائے، تم نے دھوکہ دہی سے مجھے گھیر کر قتل کرنے کی کوشش کی تھی لیکن تم نے دیکھا میرے جانثاروں نے نہ صرف میری حفاظت کی بلکہ تمہیں گرفتار کرکے اپنے لشکر میں لے آئے۔''

کوئی جواب دینے کی بجائے اس کی گردن جھک گئی تھی، ویرت کے راجہ نے یوناف کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔''اے یوناف تم کہو، سوسارام کے ساتھ کیا سلوک کرنا چاہئے۔''

یوناف نے کچھ سوچنے کے بعد کہا۔''اے راجہ اگر یہ سوسارام آنے والے دنوں میں تمہارا مطیع، تمہارا فرمانبردار، تمہارا دوست، تمہارا مہربان اور تمہارا غمگسار رہنے کا وعدہ کرتا ہے تو اسے چھوڑ دیا جائے میں سمجھتا ہوں کہ اس کے چھوڑ دینے میں ہی بہتری ہے۔''

یوناف کا یہ جواب سن کر ویرت کے راجہ نے اسے مخاطب کرتے ہوئے پوچھا۔''اے سوسارام کیا تم آئندہ کے لئے میرا مطیع اور فرمانبردار رہنے کا وعدہ کرتے ہو؟''

اس پر سوسارام کہنے لگا۔''میں یقیناً مطیع اور فرمانبردار رہنے کا وعدہ کرتا ہوں اس کے ساتھ ہی میں یہ وعدہ بھی کرتا ہوں کہ آئندہ میں کبھی تمہارے خلاف جنگ نہ کروں گا۔''

اس پر ویرت کے راجہ نے کمال فراخ دلی کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا۔''اگر ایسا ہے تو جاؤ اپنے لشکر میں واپس چلے جاؤ تم آزاد ہو، یوناف نے چونکہ تمہیں معاف کردینے کی تجویز پیش کی ہے اور میں یوناف کا کہا رد نہیں کرسکتا اس لئے کہ یہ میرا محسن اور مہربان ہے اب تم جاسکتے ہو۔''

یہ فیصلہ سن کر سوسارام کے چہرے پر اطمینان اور خوشی کے تاثرات چھا گئے تھے پھر وہ اپنے رتھ پر سوار ہوا اور وہاں سے چلا گیا تھا، اپنے لشکر میں واپس جانے کے بعد سوسارام نے اپنے لشکریوں کو جنگ بند کرنے کا حکم دیدیا اور پھر وہ اپنے لشکر کو لے کر پیچھے ہٹتا ہوا اپنے پڑاؤ کی طرف چلا گیا تھا۔

سوسارام جب اپنے لشکر کو لے کر پڑاؤ کی طرف چلا گیا تو ویرت کے راجہ نے اپنے قریب کھڑے ہوئے یوناف کو مخاطب کرکے پوچھا۔

''یوناف جس طرح تم اور بیوسا دشمن پر حملہ آور ہوئے اور جس طرح تم نے دشمن سے نہ صرف یہ کہ میری جان بچائی بلکہ سوسارام کو بھی گرفتار کرلیا، حملہ آور ہونے کا ایسا انداز میں نے پہلے کبھی نہیں دیکھا اور نہ ہی

میں نے کبھی اپنی آنکھوں سے یہ دیکھا ہے کہ صرف دو انسانوں کے سامنے جس میں سے ایک مرد اور ایک عورت ہو، سیکڑوں مسلح لشکری ان کے سامنے برسوں کی کچی ٹہنیوں کی طرح لٹتے ہوئے موت سے بغل گیر ہو رہے ہوں۔ اے یوناف اس موقع پر میں تمہیں اور بیوسا کو بڑے غور سے دیکھ رہا تھا تم اپنے درمیان چلنے والے بھیم سین کی حفاظت کرنے کے ساتھ ساتھ سوسارام کے ان حفاظتی دستوں کو بھی کاٹ رہے تھے جو میرا حصار کئے ہوئے تھے اور لمحوں کے اندر تم نے ان سارے محافظوں کا خاتمہ کر کے مجھے دشمن کے چنگل سے نکال باہر کیا۔ اے یوناف میں اس موقع پر تمہارا اور تمہاری ساتھی بیوسا کا شکر گزار اور ممنون ہوں۔ اے یوناف میری سمجھ میں یہ معاملہ نہیں آیا کہ تم نے صرف بیوسا جیسی خوبصورت اور نازک اندازلڑکی کے ساتھ کیوں کر سوسارام کے محافظوں کا خاتمہ کر کے اس کے حصار کو توڑ پھینکا۔"

اس پر یوناف کہنے لگا۔ "سنو راجہ میں اور بیوسا دونوں نیکی کے نمائندے ہیں اور یہ جان رکھو کہ نیکی روشنی ہے جب کہ روشنی زندگی، روشنی بندگی، روشنی ارتقا اور روشنی ہی بقا ہے۔"

اس پر راجہ نے ایک شش و پنج کے انداز میں یوناف کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ "اے یوناف تم نے ڈھکے چھپے لفظوں میں میرے سوال کو ٹال دینے کی کوشش کی ہے میں تمہارے اس جواب سے مطمئن نہیں ہوا۔"

اس پر یوناف مسکراتے ہوئے کہنے لگا۔ "اے راجہ کاش کوئی عالم، کوئی علم دوست، کوئی دانش اور نکتہ داں، کوئی مصلح، کوئی مواحد تم پر یہ بات عیاں کر دیتا کہ نیکی جو روشنی ہے اس کی کس قدر قوت اور طاقت ہے یہ زمین زادے یہ سوسارام کے مورکھ اور نادان سپاہی اپنی دانست میں تمہارا خاتمہ کر دینا چاہتے تھے لیکن نیکی بھی ان کے آڑے آئی اور تمہاری رہائی اور تمہاری نجات کا باعث بنی۔ اے راجہ نیکی انسان کے چہرے سے ماضی کی دھول ڈالتی ہے، نیکی انسان کی درماندہ تمناؤں کی یخ بستہ چٹانوں کی پرکشش بناتی ہے اور نیکی انسان کی زندانی شب کے اسیر جیسی زندگی کو روشن اور خوش گوار بنا کر رکھتی ہے۔"

یوناف کے اس جواب پر دیرت کا راجہ تھوڑی دیر خاموش رہ کر کچھ سوچتا رہا پھر یوناف کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔ "یوناف میرے درباریوں میں چند درباری ایسے بھی ہیں جو اس کائنات کے خالق پر کوئی یقین نہیں رکھتے ان کا کہنا ہے کہ یہ آسمانوں اور زمین پر مشتمل جو کائنات ہے یہ صدیوں سے چلی آ رہی ہے اور صدیوں تک چلتی رہے گی کوئی اس کا نگراں نہیں، کوئی اس کا ناظم نہیں، بس لوگ جانور اور چرند پرند اس میں پیدا ہوتے رہیں گے اور جس طریقے سے وہ صحت کی سنبھال کرتے ہیں اس کے مطابق وہ اپنی زندگی بسر کر کے یہاں سے کوچ کر جائیں گے جب کہ میں ان کے ان خیالات کی نفی کرتا ہوں، میں سمجھتا ہوں اس کائنات کا کوئی مالک ہے کوئی خالق ہے اور وہ اکیلا اور یکتا ہے جو اس ساری کائنات کا نظم و نسق سنبھالے ہوئے ہے۔ اے یوناف تو نیکی اور روشنی کا ایک نمائندہ ہے میں سمجھتا ہوں کہ اس معاملہ میں تم سے بڑھ کر کوئی روشنی نہیں ڈال سکتا، اس معاملہ میں میری راہنمائی کرو تا کہ میں ان درباریوں کو مطمئن کر سکوں کہ اس کائنات کا کوئی ناظم ہے، جس نے یہ سارا نظام اور کارخانہ قائم کر رکھا ہے۔"

"اے راجہ جہاں نظم و نسق ہوتا ہے وہاں کسی ناظم کا تصور بھی ذہن میں آتا ہے جہاں قانون ہوتا ہے وہاں ہر صورت میں کوئی حکمراں بھی ہوتا ہے جہاں حکمت ہوتی ہے، وہاں کوئی حکیم بھی ہوتا ہے، جہاں علم کا تصور ذہن میں آتا ہے وہاں عالم کا تصور بھی ذہن میں آتا ہے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ جہاں مخلوق ہوتی ہے وہاں کسی خالق کا تصور بھی انسانی ذہن میں وارد ہوتا ہے۔ اے راجہ زمین سے لے کر آسمان تک ایک مکمل نظام ہے اور یہ پورا نظام ایک زبردست قانون کے تحت چل رہا ہے۔ جس میں ہر طرف ایک ہمہ گیر استطاعت، ایک بے عیب حکمت اور بے خطا علم کے اثرات نظر آتے ہیں، یہ آثار جس طرح اس بات کا ثبوت پیش کرتے ہیں کہ اس کے بہت سے حکمراں نہیں ہے اسی طرح اس بات پر بھی دلالت کرتے ہیں کہ زمین سے آسمان تک پھیلے ہوئے سارے کارخانے سارے نظام کا کوئی نہ کوئی ناظم، کوئی حکیم، کوئی خالق اور مالک ہے۔"

یوناف تھوڑی رُکا پھر دوبارہ کہنے لگا۔ "اے راجہ نیکی کے ایک نمائندے کی حیثیت سے میں نے ایک زمانہ اور گھاٹ گھاٹ کا علاقہ دیکھا ہوا ہے، میں تم سے یہ بھی کہوں گا کہ خداوند جو ساری کائنات کا یکتا مالک اور خالق ہے اس نے ساری زمین کو یکساں بنا کر نہیں رکھا اس میں بے شمار خطے پیدا کر رکھے ہیں جو ایک دوسرے سے متصل ہونے کے

باوجود اپنے رنگ میں اپنی ترتیب میں اپنی ساخت، اپنی قوتوں، اپنی شکلوں اور اپنی پیداوار کے علاوہ اپنے معدنی خزانوں میں ایک دوسرے سے بالکل مختلف ہیں، ان مختلف خطوں کی کوکھ کے اندر طرح طرح کے خزانوں کی موجودگی اپنے اندر اتنی حکمتیں اور مصلحتیں رکھتی ہیں کہ ان کا شمار نہیں کیا جاسکتا۔ اے راجہ دوسری مخلوقات سے قطع نظر صرف انسان ہی کے مفاد کو سامنے رکھ کر دیکھا جائے تو اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ انسان کی مختلف اغراض اور ضروریات اور زمین کے ان خطوں کی پیدائش و ساخت کے درمیان جو مناسبتیں اور مطابقتیں پائی جاتی ہیں اور ان کی بدولت انسانی تمدن کو پھلنے پھولنے کے جو مواقع پہنچتے ہیں وہ یقیناً کسی حکیم کی فکر اور اس کے سوچے سمجھے منصوبے اور اس کے دانش مندانہ ارادے کا نتیجہ ہیں، لہٰذا اس زمین اور آسمان کی تخلیق کو ایک حادثہ قرار نہیں دیا جاسکتا بلکہ یہ ایک نظام ہے، ایک تخلیق ہے جس کا کوئی ناظم ہے اور جس کا کوئی خالق ہے اور یہ ناظم اور خالق اللہ ہے جو واحد ہے اور اس کے علاوہ کوئی ایسی ہستی نہیں جس کی کائنات کے اندر بندگی اور عبادت کی جاسکے۔“

یوناف کے یہ الفاظ سن کر ویرت کا راجہ کسی قدر مطمئن دکھائی دے رہا تھا، پھر وہ مسکراتے ہوئے یوناف سے کہنے لگا۔

”یوناف تم نے واقعی میرے سوال کا عمدہ اور مکمل ترین جواب دیا ہے اب میں اپنے ان درباریوں کے ساتھ بیٹھ کر یہ بات ثابت کرسکتا ہوں کہ یہ کائنات یوں ہی کوئی اتفاقی حادثہ نہیں ہے بلکہ اس کا کوئی خالق اور مالک ہے۔“ یوناف ویرت کے راجہ کی گفتگو یہیں تک سننے پایا تھا اسے نہیں پتہ کہ ویرت کے راجہ نے کیا مزید کچھ کہا کیوں کہ اسی لمحہ ابلیکا نے اس کی گردن پر اپنا پھولوں جیسا نرم اور خوش کن لمس دیا تھا اور پھر ابلیکا کی آواز یوناف کے کانوں پر پڑی۔

”سنو یوناف دریودھن نے اپنے جرار لشکر کے ساتھ ویرت شہر کے شمالی حصے پر حملہ کردیا ہے، شمال میں جو ویرت کے راجہ کے ریوڑ چر رہے تھے، ان ریوڑوں پر دریودھن نے قبضہ کرلیا ہے، ان ریوڑوں کو چرانے والے ویرت کے راجہ کے چرواہے بھاگتے ہوئے شہر کی طرف جارہے ہیں تاکہ وہ اس معاملے کی اطلاع ویرت کے راجہ کے بیٹے اترکمار کو جاکر کریں اور سنو یوناف دریودھن کے اس لشکر میں بھیم سین کے علاوہ درونا، رادیوسونا نہ کیا گیا تو ہوسکتا ہے، آگے بڑھتے ہوئے وہ ویرت شہر میں داخل ہوجائیں اس موقع پر میں تمہیں یہ مشورہ دوں گی کہ ویرت کے راجہ سے کہو کہ وہ پانڈو برادران اور اس لشکر کے ساتھ یہیں قیام کرے تاکہ اگر راجہ سوسارام بددیانتی سے کام لے کر موقع کی نزاکت دیکھ کر پلٹ کر حملہ کرے تو ویرت کا راجہ یہاں رہ کر اس سے نمٹ سکے جب کہ تم جلد بیوسا کے ساتھ ویرت شہر کا رخ کرو وہاں اترکمار اور ارجن کے ساتھ مل کر تم یقیناً دریودھن کا سامنا کرسکتے ہو جس قدر لشکر اس وقت ویرت کے راجہ کے پاس ہے ایسا ہی ایک لشکر اترکمار کے ساتھ ویرت شہر میں ہے اور اگر تم بھی بیوسا کے ساتھ اس لشکر میں شامل ہوجاؤ تو اس کی قوت میں اضافہ ہوسکتا ہے اور اس طرح ویرت شہر کو دریودھن کی بددیانتی، بے ایمانی اور اس کے مکروفریب سے بچایا جاسکتا ہے۔“

ابلیکا جب خاموش ہوئی تو یوناف ویرت کے راجہ کو مخاطب کرکے کہنے لگا ”سنو راجہ نیکی کے ایک نمائندے کی حیثیت سے میرے پاس کچھ سری قوتیں بھی ہیں اور ان سری قوتوں نے مجھے ابھی ابھی اطلاع دی ہے کہ ہستناپور کے دریودھن نے اپنے ایک جرار لشکر کے ساتھ تمہارے شہر ویرت کے شمالی حصے پر قبضہ کرلیا ہے اور تمہارے ریوڑوں کے چرواہے اس وقت ویرت شہر کی طرف بھاگ رہے ہیں تاکہ وہاں جاکر وہ تمہارے بیٹے اترکمار کو اس حادثے کی خبر کرسکیں، اے راجہ تم اپنے لشکر کے ساتھ یہیں رکو یہ کانکاوالا اور گرنتھی وغیرہ بھی تمہارے ساتھ رہیں گے اس لئے کہ ہوسکتا ہے کہ سوسارام کے ذہن میں کوئی بددیانتی پیدا ہو اور جب یہ دیکھے کہ تم یہاں سے اٹھ کر ویرت شہر کی طرف چلے گئے ہو تو وہ پلٹ کر تم پر حملہ آور ہوجائے، لہٰذا تم اپنے لشکر کے ساتھ یہیں پڑاؤ رکھو اور میں اپنی اس ساتھی کے ساتھ ویرت شہر کی طرف جاتا ہوں اور وہاں میں تمہارے بیٹے اترکمار کے ساتھ مل کر دریودھن کا سامنا کروں گا اور میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ جس طرح ہم نے سوسارام کے لشکر کو مار بھگایا ہے ایسے ہی ہستناپور کے دریودھن کے لشکر کو بھی مار بھگائیں گے۔“

یہ خبر سن کر ویرت کا راجہ فکرمند ہوگیا تاہم اس نے یوناف کی اس تجویز سے اتفاق کیا تھا، اس کے بعد یوناف اور بیوسا اپنے گھوڑوں پر سوار ہوئے اور وہاں سے کوچ کر گئے جہاں تک ان کو ویرت کے راجہ کا لشکر دکھائی دیتا رہا وہاں تک وہ اپنے گھوڑوں کو بھگاتے رہے اس کے بعد وہ اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لائے اور ویرت شہر کی طرف روانہ ہوگئے تھے۔

یوناف اور بیوسا جب ویرت شہر کے راج محل کے قریب نمودار ہوئے تو انہوں نے دیکھا ویرت کے راجہ کا بیٹا اتر کمار اپنے جنگی رتھ کے پاس کھڑا تھا کچھ اس انداز میں جیسے وہ کہیں کوچ کرنے کی تیاری کر رہا ہو، دراصل جب دریودھن نے اپنے لشکر کے ساتھ شمالی حصے پر حملہ کیا اور مقامی ریوڑوں پر اس نے قبضہ کرلیا تو ویرت کے راجہ کے چرواہے اپنے جانوریوں چھن جانے پر بھاگے بھاگے اتر کمار کے پاس آئے اور اسے یہ خبر دی کہ شمال میں ہستناپور کا دریودھن اپنے جرار لشکر کے ساتھ حملہ آور ہوا ہے اور اس نے ریاست کے جانوروں کو اپنے قبضے میں کرلیا ہے۔ اتر کمار پہلے ہی اپنے لشکر کے ساتھ اس ممکنہ خطرے کے لئے تیار کھڑا تھا لہٰذا چرواہوں کی طرف سے یہ خبر ملنے کے بعد اس نے اپنا جنگی رتھ تیار کیا، یوناف اور بیوسا جب ویرت شہر میں داخل ہوئے اس وقت اتر کمار دریودھن کے لشکر کی سرکوبی کے کئے وہاں سے کوچ کرنے والا تھا۔

اتر کمار نے جب یوناف اور بیوسا کو اپنی طرف آتے دیکھا تو اپنے جنگی رتھ میں بیٹھتے بیٹھتے رک گیا پھر وہ بڑی تیزی کے ساتھ یوناف اور بیوسا کی طرف بڑھا تھا تاکہ ان سے یہ جان سکے کہ سوسارام کے ساتھ ان کے باپ کی جنگ کا کیا بنا ہے۔

''اے ہمارے محسنو! اور مہربانو! تم دونوں کے چہرے بتاتے ہیں کہ جنگ میں ہمیں کامیابی ہونی ہے۔''

اس پر یوناف مسکراتے ہوئے کہنے لگا۔ ''تمہارا اندازہ درست ہے، ویرت شہر کے جنوب میں ہونے والی جنگ میں ہمیں یقیناً کامیابی ہوئی ہے، ہم نے سوسارام کو اس کے جنگی رتھ میں پکڑلیا تھا، پھر ہم نے اسے چھوڑ دیا تاکہ ہمارا اس پر احسان رہے اور آنے والے دنوں میں وہ اس احسان کو یاد رکھے اور دوبارہ تم لوگوں پر حملہ آور ہونے کی کوشش نہ کرے، تاہم سوسارام ابھی تک اپنے لشکر کے ساتھ وہیں قیام کئے ہوئے ہے لہٰذا تمہارا باپ بھی اپنے لشکر کے ساتھ اس کے سامنے پڑاؤ کرچکا ہے، اسی دوران ہمیں یہ خبر ملی کہ ہستناپور کے دریودھن نے ویرت شہر کے شمالی حصے پر حملہ آور ہوکر ریوڑوں پر قبضہ کرلیا ہے اور چرواہوں کو مار بھگایا ہے، لہٰذا میں اپنی ساتھی بیوسا کو لے کر ادھر چلا گیا جب کہ تمہارا باپ اپنے لشکر کے ساتھ وہیں پڑاؤ کئے ہوئے ہے کہ کہیں دریودھن کے حملہ آور ہونے کی خبر سن کر سوسارام کی نیت بدل نہ جائے اور وہ دوبارہ حملہ آور ہونے کی کوشش نہ کرے اور اگر وہ ایسا کرے تو تمہارا باپ اپنے لشکر کے ساتھ اس کے حملے کو روک سکے، اب بتاؤ تمہارا کیا ارادہ ہے؟''

''یوناف تمہارے آنے کی وجہ سے میرے حوصلوں اور میرے عزم میں خاطر خواہ اضافہ ہوا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اگر تم میرے ساتھ رہو گے تو ہم دریودھن اور اس کے لشکر کو آسانی کے ساتھ شکست دیدیں گے، میں اب اپنے جنگی رتھ میں بیٹھ کر اپنے لشکر کی طرف جانے والا تھا اور وہاں سے میں دریودھن کی طرف کوچ کرنے والا تھا تاکہ میں اسے ویرت شہر کی طرف پیش قدمی کرنے سے روک سکوں میں تمہارے لئے بھی ایک جنگی رتھ منگاتا ہوں میرا خیال ہے کہ گھوڑوں کی پیٹھ کے بجائے تم جنگی رتھ میں بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کرسکو گے اور کیا تم بیوسا کو بھی اس جنگ میں اپنے ساتھ رکھنا پسند کروگے؟''

''ہاں بیوسا بھی میرے ساتھ جائے گی مگر ایک کے بجائے دو جنگی رتھوں کا بندوبست کرنا۔''

یوناف کے ان الفاظ پر اتر کمار نے کسی قدر سوالیہ انداز میں یوناف کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔ ''تو کیا دو جنگی رتھ منگانے کا تمہارا مقصد یہ ہے کہ تم اور بیوسا دو علیحدہ علیحدہ جنگی رتھوں پر بیٹھ کر جنگ میں حصہ لوگے۔'' (باقی آئندہ)

زمین یا مکان خریدتے وقت خیال رکھیں اچھے قسم کے پیڑ پودے لگائیں

ہندوستانی تہذیب میں درختوں کا لگانا ایک اہم اور خاص مقصد ہوتا ہے، ان درختوں کا ایک اپنا اہم مقام ہے۔ آیوروید کے ایک بڑے ویدجی چرق نے بھی ماحول میں پیدا ہونے والی تازگی اور آب وہوا کے لئے کچھ خاص درختوں و پیڑوں کو بتایا ہے جو انسان کے لئے ہی نہیں بلکہ زمین و مکان کے لئے بھی فائدہ مند ثابت ہوتے ہیں۔ اس بنیاد پر نئی زمین یا نئے مکان کو خریدنے کے بعد زمین و مکان میں کون سا درخت لگائیں جو ہر اعتبار سے انسان کے لئے اور مکان و زمین کے لئے فائدہ مند ثابت ہو۔ انہوں نے جن درختوں کو منع کیا ہے ان کو نئے مکان یا نئی زمین پر نہیں لگانا چاہئے۔ جس سے انسان کو اور مکان و زمین پر رہنے والوں کو نقصان اٹھانا پڑے، اس بنیاد پر ہی زمین و مکان میں درختوں کو لگانا چاہئے۔ چور کو، آیتا کار، پلاٹ یا مکان سب سیا چھا مانا جاتا ہے۔ ایسی زمینوں پر اچھے قسم کے درخت ہی لگانا چاہئے۔ کانٹے دار درخت گھر یا زمین کے قریب ہونے سے یا اس کے لگانے سے دشمنوں کا خوف زیادہ ہوتا ہے۔ کانٹے دار درخت قطعی نہیں لگانا چاہئے، جس سے کوئی نقصان ہونے کا اندیشہ رہے۔ دودھ والا درخت یعنی جس درخت میں سے دودھ نکل رہا ہو جیسے گولر وغیرہ کا درخت اس کو زمین یا گھر کے قریب لگانے سے ضرور مال کا نقصان ہوتا ہے۔ اسی طرح سے کچھ پھل والے درخت گھر یا زمین پر لگانے سے یا گھر کی زمین کے قریب لگانے سے بھی دولت کا خاتمہ ہوتا ہے۔ ایسے درختوں کی کاشت کرنا یا زمین اور گھر کے قریب کاشت کرنا بھی اچھا نہیں مانا جاتا بلکہ وہ نقصان دہ ثابت ہوتے ہیں ان کی جگہ اگر آپ اچھے قسم کے پھول والے درخت لگائیں تو زیادہ فائدہ مند ثابت ہوں گے۔

زمین یا مکان خریدتے وقت یا بنواتے وقت پہلے ہی خیال رکھیں یا دیکھ لینا چاہئے کہ اس زمین پر کس قسم کے درخت ہیں۔ اگر زمین پر یا مکان میں جھاڑی، گھاس یا کسی قسم کی بیل یا کانٹے دار درخت تو نہیں لگے ہیں۔ اگر لگے ہیں تو ان کو کاٹ کر دوسرے اچھے قسم کے درخت لگائیں، جو آپ کے لئے فائدہ مند ثابت ہوں گے، جیسے اشوک کا درخت، اس کے علاوہ پیپل، املی، بہیڑا، آم، نیم، گولر اور پاکر کے درخت وغیرہ جو زمین یا مکان میں یا ان کے قریب نہیں لگانا چاہئے۔ یہ درخت نقصان دہ ثابت ہوتے ہیں۔ جس زمین یا مکان میں یا ان کے قریب پپیتا، امرود، آنولہ اور انار وغیرہ کے درخت بہت زیادہ تعداد میں لگے ہوں یا لگائیں تو زمین اور مکان اچھا اور فائدہ مند سمجھا جاتا ہے جو کہ پھلتا پھولتا ہے، آپ مندرجہ بالا قسم کے درخت ہی لگائیں۔ زمین پر یا مکان میں ایسے درخت لگائیں جن میں پھول زیادہ آتے رہتے ہیں، بیلیں اور درخت آسانی سے تیزی سے بڑھتے ہیں، اس قسم کی زمین اور مکان کی تعمیرات کرانا بہت اچھا بتایا گیا ہے۔ جس زمین پر کانٹے دار درخت، بیل، سوکھی گھاس، بیر وغیرہ کے درخت زیادہ اگتے ہوں اس زمین پر مکان کی تعمیر نہیں کرانا چاہئے کیوں کہ وہ زمین نقصان دہ بتائی گئی ہے۔

جو انسان اپنے گھر میں خوشی دسکھ اور آرام سے رہنا چاہتے ہوں انہیں وہ زمین یا مکان نہیں خریدنا چاہئے یا اس زمین پر مکان کی تعمیر نہیں کرانا چاہئے جہاں پیپل کا درخت یا ڑہل کا درخت یا املی کا درخت ہو۔ وہ زمین یا گھر جہاں سیتا پھل کے درخت لگے ہوں یا اس کے قریب یا آس پاس لگے ہوں اس زمین پر بھی گھر تعمیر نہیں کرانا چاہئے۔ اس درخت کو بھی اچھا نہیں مانا گیا کیوں کہ سیتا پھل درخت کے آس پاس یا درخت پر زہریلے کیڑے، پتنگیں یا زہریلے جانور ہمیشہ رہتے ہیں، یہ جگہ ہر اعتبار سے نقصان دہ ہے۔ جس زمین پر یا مکان میں تلسی کے پودے لگے ہوں وہ بہت اچھا تصور کیا جاتا ہے، ہر اعتبار سے وہ جگہ اچھی مانی جاتی ہے۔ ایسی زمین پر مکان، دوکان کی تعمیر کرانا بہت اچھا ہوگا کیوں کہ تلسی کا پودا اپنے چاروں طرف سے ۵۰ میٹر تک کی دوری میں ماحول کو تازگی اور آب وہوا اچھی بنی رہتی ہے کیوں کہ شاستروں نے اس پودے کو بہت ہی پاک صاف بتایا ہے۔

مکان تعمیر کرنے سے پہلے یہ دیکھ لیں درخت کم سے کم دس گز دوری پر ہونا چاہئے تاکہ دوپہر کیوقت درخت کا سایہ مکان پر نہ پڑے۔ ان ساری باتوں کو ذہن میں رکھ کر مکان تعمیر کرائیں یا پلاٹ خریدیں اور اچھے قسم کے پھل پھول کے درخت لگائیں، جس سے پلاٹ کو یا مکان میں رہنے والے خاندان کو کسی قسم کا کوئی نقصان نہ پہنچے۔

ماہنامہ طلسماتی دنیا کا خبر نامہ

۱۷ گائڈ لائنس اور ڈھیروں این او سی سے میٹ کاروباری پریشان

آگرہ (ایجنسیاں): یوپی میں غیر قانونی ذبح کے خلاف جاری کاروائی کے درمیان گوشت کاروباریوں کے لئے آنے والے وقت میں کافی مشکلیں ہونے والی ہیں۔ اس سلسلے میں جاری انتظامیہ کی تازہ گائڈ لائنس سے گوشت کاروباریوں میں ہلچل مچ گئی ہے۔ گوشت کو انسولینڈ فریز میں لے جانا، گوشت کاروباریوں سے منسلک تمام ورکروں کو لازمی ہیلتھ سرٹی فیکیٹ، گوشت کی دکانوں کی مذہبی مقامات اور سبزیوں کی دکانوں سے کافی فاصلے پر ایسی کئی گائڈلائن ہیں جن کی معلومات حال ہی میں یوپی حکومت نے گوشت خریداروں کو بھیجی ہے۔ سرکاری گائڈ لائن کے مطابق ان کی دوکان کو بہت ساری کاغذی کاروائی سے نمٹنا ہوگا۔ کاروبار سے وابستہ لوگوں کا خیال ہے کہ گوشت فروخت کرنے کے لئے ضروری گائڈلان کی فہرست اتنی لمبی چوڑی ہے کہ زیادہ تر دکانوں کے لئے اس کا عمل ممکن نہیں اور وہ مستقل طور پر بند ہو جائیں گی۔ تاہم حکام کا کہنا ہے کہ یوپی میں گوشت فروخت سے منسلک قواعد ضوابط میں کوئی نئی تبدیلی نہیں کی گئی ہے۔ ایک سینئر افسر نے کہا، نیشنل گرین ٹریبونل اور سپریم کورٹ کی جانب سے جاری احکامات پر سختی سے عمل ہو رہا ہے۔ ابھی تک یہ کاروبار بغیر قواعد وضوابط کے چل رہا تھا۔ ہم تو صرف موجود قوانین پر عمل کر وار ہے ہیں۔

گائڈ لائنس

☆ گوشت کی دکانوں سے کہا گیا ہے کہ وہ مذہبی مقامات سے ۵۰ میٹر کے فاصلے پر ہوں۔

☆ ان کی دوکانیں سبزی کی دوکانوں کے پاس نہیں ہونی چاہئے۔

☆ خریدار جانوروں یا پرندوں کو دکان کے اندر نہیں کاٹ سکتے۔

☆ گوشت کی دوکانوں پر کام کرنے والے تمام لوگوں [illegible] ڈاکٹر سے ہیلتھ سرٹی فیکٹ لینا ہوگا۔

☆ شہری علاقوں میں لائیسنس حاصل کرنے کے لئے [illegible] دہندگان کو پہلے سرکل آفیسر اور میونسپل کی اجازت لینی ہوگی۔ [illegible] سیفٹی اینڈ منشیات ایڈمنسٹریشن سے این او سی حاصل کرنی ہوگی۔

☆ دہی علاقوں میں گوشت فروخت کرنے والوں کو گرام پنچایت سرکل آفیسر اور ایف ایس ڈی اے سے این او سی حاصل کرنی ہوگی۔

☆ گوشت تاجروں کو یہ بھی ہدایت کی ہے کہ وہ بیمار یا حاملہ جانور نہ کاٹیں۔

☆ گوشت تاجروں کو ہر چھ ماہ پر اپنی دکان کی سفیدی کرانی ہوگی

☆ ان کے چاقو اور دوسرے دھار دار ہتھیار اسٹیل سے ہونے چاہئے۔

☆ گوشت کی دوکانوں میں گندگی کے نپٹارے کے مناسب انتظام ہونا چاہئے۔

☆ گوشت کو انسولینڈ فریز روالی گاڑیوں میں ہی [illegible] ڈھویا جائے۔

☆ گوشت کو جس جس ریفریجریٹر میں رکھا جائے گا، [illegible] دروازے شفاف ہونے چاہئیں۔

☆ تمام گوشت کی دوکانوں پر گیزر بھی ہونا ضروری ہے۔

☆ دوکانوں کے باہر پردے یا گہرے رنگ کے گلاس کا [illegible] انتظام ہو تاکہ عوام کو نظر نہ آئے۔

☆ ایف ایس ڈی کے کسی معیار پر خلاف ورزی ہوتے [illegible] لائسنس منسوخ کر دیا جائے گا۔

اسماءِ حُسنیٰ سے مشکلات کا حل
ماہنامہ
طلسماتی دنیا
دیوبند
اپریل ۲۰۱۷ء
دلوں اور روحوں کو مسخر کرنے کا فن
بُری اولاد سے بُرائیاں چھڑانے کا گُر
ایک گھر کی خوفناک اور روح فرسا داستان
عاطف ہاشمی
RS.25/=

مکمل فائل 2017

مدیر شیخ حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند
+919358002993

کتاب کیلئے رابطہ کریں

+919756726786

محمد اجمل مفتاحی مئو ناتھ بھنجن یوپی انڈیا

https://www.facebook.com/groups/freeamliyatbooks/

محسنِ ملت استاذ العالمین ایڈیٹر ماہنامہ طلسماتی دنیا حضرت مولانا حسن الہاشمی صاحب مدظلہ العالی کا شاگرد بننے کیلئے مندرجہ ذیل معلومات اور چیزیں نیچے دیئے ہوئے پتے پر بھیجیں۔

(1) اپنا نام (2) اپنے والد کا نام (3) اپنی والدہ کا نام (4) تاریخ پیدائش یا عمر
(5) مکمل پتہ (6) اپنا موبائل نمبر (7) گھر کا موبائل نمبر یا فون نمبر
(8) تعلیمی لیاقت کی وضاحت (9) 4 عدد پاسپورٹ سائز فوٹو
(10) HASHMI ROOHANI MARKAZ کے نام =/1000 روپے کا ڈرافٹ

مطلوبہ معلومات اور چیزیں بھیجنے کا پتہ

HASHMI ROOHANI MARKAZ , NEAR ALI MASJID

MOHALLA ABULMALI , DEOBAND , U.P.

PIN CODE NO. 247554

مزید معلومات کیلئے مندرجہ ذیل موبائل نمبروں پر رابطہ کریں !

مولانا حسن الہاشمی :- 9358002992

حسان عثمانی :- 9634011163 ، وقاص (مولانا کے بیٹے) :- 9557554338

اپنے مسائل اور پریشانیوں کا حل بذریعہ ای میل

HRMARKAZ19.@gmail.com

کیا اور کہاں

اداریہ

مانو نہ مانو سننا تو پڑے گا

بقلم خاص

الیکن کا زور و شور ختم ہوا، سب پارٹیوں کی قسمت ووٹ بکسوں میں بند، اتر پردیش کا الیکشن ملک کے دوسرے صوبوں سے کچھ الگ ہی ہوتا ہے، سنتے آئے ہیں کہ اتر پردیش میں اثر انداز ہونے والی پارٹی مرکزی حکومت پر اثر انداز ہوتی ہے اور مرکز میں سرکار بنانے کا اسے چانس مل جاتا ہے۔ شاید اسی لئے ہر پارٹی اتر پردیش کے الیکشن کو اپنی انا کا مسئلہ بنالیتی ہے اور اپنی ساری طاقتیں اور اپنی ساری صلاحیتیں اس الیکشن پر جھونک دیتی ہے اور اس بار تو کچھ زیادہ ہی دیکھنے میں آیا کہ تمام سیاسی پارٹیاں اسمبلی کا الیکشن آپے سے باہر ہو کر لڑ رہی تھیں۔ اور ہر پارٹی نہ صرف یہ کہ خوش فہمی میں مبتلا تھی بلکہ اس بات کی دعویدار تھی کہ جیت کا سہرا اس کے سر بندھنے والا ہے۔ جہاں تک خوش فہمی اور دعویداری کی بات ہے تو یہ اتنا برا نہیں لیکن جتنا برا یہ معاملہ ہے کہ اب سیاسی پارٹیاں ایک دوسرے پر ایسے ایسے سنگین اور گھناؤنے الزامات لگاتی ہیں کہ عقل اور انسانیت کو فرط شرم سے اپنا سینہ پیٹنا پڑتا ہے۔

بھارتی جنتا پارٹی ہمیشہ اصولوں کی اور اخلاقی قوانین کی بات کرتی ہے لیکن سب سے زیادہ اصول اور اخلاقی قدروں کا قتل اسی کے محاذ پر ہوتا ہے۔ یہ پارٹی ہندومت اور رام راجیہ کو بڑھاوا دینے کی باتیں کرتی ہے لیکن اس پارٹی نے ہندومت اور رام راجیہ کی قلعی کھول کر رکھ دی ہے اور اپنی حرکتوں اور زہریلی قسم کی باتوں سے یہ ثابت کردیا ہے کہ ان کے کشکول میں نفرتوں، عداوتوں اور شرارتوں کے سوا کچھ نہیں۔

کسی دور میں لوگ کہا کرتے تھے کہ جنگ اور محبت میں سب کچھ جائز ہے لیکن بھارتیہ جنتا پارٹی نے یہ ثابت کردیا ہے کہ سیاست اور راج نیتی میں سب کچھ جائز ہے۔ قتل بھی، عیاری بھی، مکاری بھی، تہمتیں اچھالنا بھی، الزام تراشی بھی۔ اس پارٹی نے نفرتیں اچھالنے میں وہ رول ادا کیا کہ اس حرکت میں دوسری پارٹیاں اس پارٹی سے بہت پیچھے رہیں۔ جھوٹ سب جگہ چلتا رہا، عیاریوں اور مکاریوں میں بھی سیاسی لوگ ایکدوسرے سے اور ٹیک کرتے رہے لیکن نفرتیں پھیلانے اور دل شکنی کرنے میں بالخصوص مسلمانوں پر کیچڑ اچھالنے میں بھارتیہ جنتا پارٹی دیگر تمام پارٹوں سے ممتاز رہی۔ لیکن قابل افسوس بات یہ ہے کہ جو لوگ نفرتیں پھیلا رہے ہیں اور انسانیت کا قتل عام کر رہے ہیں، جو اپنی باتوں سے دلوں کو چھلنی اور روحوں کو زخمی کر رہے ہیں، جیت کا سہرا ان کے ہی سر پر بندھ رہا ہے۔

آزادی کے بعد جن لوگوں نے مہاتما گاندھی کا قتل کیا تھا، آج ان ہی کے دونوں ہاتھوں میں لڈو ہیں اور ان ہی کے آگے بڑھنے کے امکانات ہیں۔ یہ تو ہمارے ملک کی بات ہے لیکن اس وقت پوری دنیا کا حال یہ ہے کہ جو اخلاص سے محروم ہے، جو انسانیت سے بے بہرہ ہے، جس کے دامن میں جذبۂ خیر سگالی، ایثار اور ہمدردی نام کی کوئی چیز نہیں اور جس کے ہاتھ انسانی خون سے رنگے ہوئے ہیں بس وہی کامیاب ہے۔ دوسروں کا درد اپنے سینے میں رکھنے والے لوگ، دوسروں کی خاطر آنسو بہانے والے لوگ اپنے مفاد پر دوسروں کے مفادات کو ترجیح دینے والے لوگ ہر محاذ پر بری طرح ناکام ہیں اور انہیں ہر موقعہ پر نظر انداز کیا جارہا ہے۔ محبت کرنے والوں کو شکست ہورہی ہے اور نفرتیں پھیلانے والے ہر جگہ پر ملک میں ہر علاقہ میں تخت نشین بن رہے ہیں۔ امریکہ میں ایک شخص نفرتیں پھیلانے کی بات کرتا ہے، اس کی باتوں سے گھن آتی ہے اور دنیا اس کی دلخراش باتوں کی وجہ سے اس کو مردود سمجھتی ہے لیکن وہ سرخرو ہوجاتا ہے اور وہ اُس امریکہ کا فرماں روا بن جاتا ہے جو امن و امان کا ٹھیکیدار ہے۔ بے شک یہ سوچ کہ نفرتیں کرو، مظلوموں کو مارو، بے قصوروں کو سزائیں دو اور اقتدار حاصل کرلو، ایک غلط سوچ ہے، اذیت ناک سوچ ہے لیکن افسوس ناک بلکہ شرمناک ہے یہ بات کہ اس دور میں اسی سوچ کو فروغ مل رہا ہے اور اسی سوچ وفکر کا سہارا لے کر لوگ ہمارے ملک میں بھی وزیر اعلیٰ اور وزیر اعظم بن رہے ہیں۔

ہر طرف حال یہ ہے کہ سچ بولنے والے سرنگوں ہیں اور جھوٹ بولنے والوں کے سروں پر سہرا بندھ رہا ہے۔ ارباب اخلاص لاپتہ ہیں اور عیار و مکار قسم کے لوگ ہر محفل میں موجود ہیں اور ہر میدان میں دندناتے پھر رہے ہیں۔ آج بھی میدان کوئی بھی ہو، واقعۂ کربلا کسی بھی جگہ سر ابھارے دیکھنے میں تو یہی آتا ہے کہ ہر جگہ قتل حسین ہی کا ہو رہا ہے اور ہر میدان میں سرخروائی کی دولت یزید کے حصے میں آرہی ہے۔ جو لوگ رام رام کی رٹ لگارہے ہیں ان کے زیر تحت چلنے والے علاقوں میں بھی گونج تو رام رام ہی کی ہے لیکن بڑھاوا ان ہی لوگوں کو دیا جارہا ہے جو راون کی پالیسی پر چل رہے ہیں اور جو سیتا جیسی پاکیزہ عورتوں کو یرغمال بنارہے ہیں۔ ایسے حالات میں اچھے لوگ نہ جانے کہاں غائب ہوگئے ہیں، ایسے لوگوں کو تلاش کرنا بھی اب مشکل ہوگیا۔ ۱۱؍مارچ کو الیکشن کے نتائج سنے کو ملیں گے، ان ناگفتہ بہ حالات میں اگر نفرتیں پھیلانے والے لوگ ہار گئے اور وہ اتر پردیش کے عوام پر اثر انداز نہ ہوسکے تو ایک معجزہ ہوگا۔ ایک انہونی ہوگی، ورنہ ہمارے ملک کا بھی امریکہ جیسے ملک کی طرح اب حال تو یہی ہے کہ جھوٹ بولو، دھوکہ دو اور سرخرو ہوجاؤ، نفرتیں پھیلاؤ، چاندماری کرو، دل توڑو، دل آزاری کرو اور چودھری بن جاؤ۔

مختلف پھول

محمد افضل انصاری

ارشادات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

☆ باپ کا کوئی بھی تحفہ اپنی اولاد کے لئے اس سے بہتر نہیں کہ وہ اپنی اولاد کی تعلیم وتربیت اچھے طریقے سے کرے۔

☆ کشادہ دلی اور شیریں زبانی سے آدمی جنت حاصل کرسکتا ہے۔

☆ دو مسلمانوں کی صلح کرادینا بھی صدقہ ہے۔

☆ سخی اللہ کے زیادہ قریب ہے، جنت کے قریب ہے، لوگوں کے قریب ہے اور دوزخ کی آگ اس سے دور ہے۔

☆ جو شخص بزرگوں کی عزت نہ کرے اور بچوں سے پیار نہ کرے وہ میری امت میں سے نہیں۔

☆ رشوت لینے والا اور رشوت دینے والا دونوں جہنمی ہیں۔

☆ انسانوں میں سب سے اچھا انسان وہ ہے جس کا اخلاق اچھا ہے۔

☆ ایمان کے بعد افضل ترین نیکی خلق خدا کو آسائش مہیا کرنا ہے۔

☆ مومن کے نیک اعمال کو غیبت اس طرح جلا ڈالتی ہے جس طرح آگ خشک لکڑی کو۔

☆ مومن کے لئے دنیا مانند قید خانہ ہے اور کافر کے لئے مانند جنت ہے۔

☆ جب تین مومن کسی سفر کا ارادہ کریں تو چاہئے کہ کسی ایک کو اپنا سردار بنالیں۔

باتوں سے خوشبو آئے

☆ بے بسوں کی مدد کرنا، مجبوروں کی ضرورت پوری کرنا، بھوکوں کو کھانا کھلانا، عذاب دوزخ سے محفوظ رکھتا ہے۔

☆ مومن کی معراج نماز ہے اس کے بغیر اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل نہیں ہوسکتا۔

☆ اللہ سے محبت کرنے والوں کا وہ مقام ہے جو ملائکہ کو بھی نصیب نہیں ہوا۔

☆ عارف وہ ہے جو ''راہ عشق'' میں اللہ کے سوا کچھ نہ دیکھے۔

☆ حاجت روائی کے لئے ''سورۂ فاتحہ'' کثرت سے پڑھیں۔

پانچ باتوں کا عمل

ایک بزرگ کا قول ہے کہ میں نے پچاس سال میں پانچ ہزار کتابوں کا مطالعہ کیا اور ان میں صرف پانچ باتوں کو اپنے عمل کے لئے منتخب کیا۔

☆ اے نفس! خدا کے دیئے ہوئے راضی رہ ورنہ دوسرا مالک تلاش کرلے، جو اس سے زیادہ دے۔

☆ اے نفس! جن باتوں سے خدا نے منع کیا ہے، ان سے بچ ورنہ اس کے ملک سے باہر چلا جا۔

☆ اے نفس! اگر تو گناہ کرنا چاہے تو کوئی ایسی جگہ تلاش کر جہاں تجھے خدا نہ دیکھے ورنہ گناہ مت کر۔

☆ اے نفس! تو اپنے رب کی عبادت کرتا رہ ورنہ اس کا دیا ہوا رزق مت کھا۔

☆ اے نفس! لوگوں کے ساتھ خوش خلقی اور ہمدردی سے پیش آ ورنہ اپنی زبان بند رکھ اور کسی کے ساتھ تعلق نہ رکھ۔

عالم

☆ عالم وہ ہے جو اپنے علم کے مطابق عمل کرے۔
(حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم)

☆ خدا سے ڈرتے رہو سب سے بڑے عالم بن جاؤ گے۔
(حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم)

☆ عالم اگرچہ حقیر حالت میں ہو اسے ذلیل نہ سمجھو۔
(حضرت علی رضی اللہ عنہ)

☆ خاموشی عالم کے لئے باعث زینت ہے۔
(حضرت علی رضی اللہ عنہ)

☆ عالم وہی ہے جس کا اپنے علم پر عمل ہو۔
(حضرت علی رضی اللہ عنہ)

☆ جس کا ظاہر اور باطن ایک ہے وہی عالم ہے۔
(حضرت امام غزالیؒ)

☆ جو خود کو جانتا ہے وہ عالم ہے۔
(سقراط)

انمول موتی

راستی: سچائی پر قائم رہو، سچائی میں نجات ہے۔

امانت داری: جس شخص میں امانت داری نہیں، اس میں ایمان نہیں۔

پرہیزگاری: خدا کے نزدیک پرہیزگار وہ ہے جو سب سے زیادہ اللہ سے ڈرتا ہو۔

سادگی: عیش پسندی سے بچو، اللہ کے بندے عیش پسند نہیں ہوتے۔

توکل: صرف خدا پر بھروسہ کرو لیکن اپنی کوشش اور محنت کو نہ چھوڑو۔

رحم دلی: تم زمین والوں پر رحم کرو، آسمان والا خدا تم پر رحم کرے گا۔

اعانت: اپنے بھائیوں کی مدد کرنا ایک ماہ کسی مسجد میں معتکف ہونے سے افضل ہے۔

صلح: صلح کرنی نماز اور صدقے سے بہتر ہے۔

عفو و حلم: تم میں زیادہ قوی وہ ہے جو غصے میں اپنے آپ پر قابو رکھے اور قدرت ہوتے ہوئے بدلہ لینے سے درگزر کرے۔

تلاش: خدا کی تلاش میں بھٹکتے پھرنے کی کوئی ضرورت نہیں، دیکھنے کی نظر سے دیکھو، خدا تمہیں شہ رگ سے زیادہ قریب ملے گا۔

بزرگی: خدا کے بندوں میں وہی شخص بزرگ ہے جو خدا کو محبت کی نظر سے دیکھتا ہے۔

اقوال زریں

☆ خدا کی رحمت سے ناامید ہونا کفر ہے۔ (قرآن کریم)

☆ مت رکھ امید کسی سے مگر اپنے رب سے۔ (حضرت عثمانؓ)

☆ فضول امیدوں سے بچو کہ یہ احمقوں کا سرمایہ ہے۔
(حضرت علیؓ)

☆ زاہدوں کی لڑائی خواہشات اور امید سے ہوتی ہے۔
(حضرت یحییٰ)

☆ ناامید نہ ہو کہ اس کا نتیجہ کم عمری ہے۔ (ارسطو)

کتاب حکمت

☆ اپنے زخم انہیں مت دکھاؤ جن کے پاس مرہم نہ ہو۔

☆ دوستی سے پہلے صورت کو نہیں سیرت کو دیکھو۔

☆ اپنے اخلاق کو اس قدر خوبصورت اور لہجے کو اس قدر دھیما رکھو کہ کسی کو تم سے کوئی شکایت نہ ہو۔

☆ غصے پر قابو پانا ہی دانش مندی ہے، اپنا حقیقی راز کبھی کسی کو نہ بتاؤ، خواہ وہ تمہارا دوست ہی کیوں نہ ہو۔

☆ آزادی کا ایک لمحہ، غلامی کے ہزار سال سے بہتر ہے۔

☆ انسان کا چہرہ بھی کتاب ہے، مگر شرط یہ ہے کہ آپ کو پڑھنا آتا ہو۔

☆ دشمن نما دوست مٹھاس میں لپٹی ہوئی گولی کی طرح ہوتا ہے۔

☆ آنسوؤں کو مت روکیں ورنہ آپ کی شخصیت گرد وغبار کی مانند ہو جائے گی۔

☆ جیسے بارش، بہت سے دھندلے منظر صاف وشفاف کر دیتی ہے۔

سنہری باتیں

☆ انسان کی فطری کمزوری ہے کہ وہ اس بات کو بار بار سننا چاہتا ہے جو اسے پسند آئے۔

☆ آنکھیں بند کر لینے سے سورج کی روشنی کم نہیں ہو جاتی۔

☆ کبھی کبھی امیری کے خمیر سے بزدل لوگ جنم لیتے ہیں۔

☆ جو شخص بات کرنے سے پہلے اِدھر اُدھر دیکھتا ہے اس کی بات ماننے سے پہلے اِدھر اُدھر دیکھ لینا چاہئے۔

☆ جو شخص انتقام کے طریقوں پر عمل کرتا ہے اس کے زخم ہمیشہ تازہ رہتے ہیں۔

☆ علم دل کو اس طرح زندہ کرتا ہے جیسا کہ بارش زمین کو۔

قابل محبت

☆ محبت ان سے کرو جن کا اخلاق اچھا ہو۔

☆ محبت ان سے کرو جو بڑوں کا احترام کرتے ہوں۔

☆ محبت ان سے کرو جو والدین کے فرمانبردار ہوں۔

☆ محبت ان سے کرو جو راست گو ہوں۔

☆ محبت ان سے کرو جو صاحب ایمان ہوں۔

☆ محبت ان سے کرو جو پڑوسی کا حق نبھاتے ہوں۔

☆ محبت ان سے کرو جو خدا کے احکام بجالاتے ہوں۔

☆ محبت ان سے کرو جو خدا کے فرائض کے پابند ہوں۔

اقوال علی رضی اللہ عنہ

☆ تنہائیوں میں اللہ تعالیٰ کی مخالفت کرنے سے ڈرو کیوں کہ جو گواہ ہے وہی حاکم ہے۔

☆ ظالم کے لئے انصاف کا دن اس سے زیادہ سخت ہوگا جتنا مظلوم پر ظلم کا دن۔

☆ حضرت علیؓ سے کہا گیا۔
کہ "اگر کسی شخص کو گھر میں چھوڑ کر اس کا دروازہ بند کر دیا جائے تو اس کی روزی کدھر سے آئے گی: فرمایا جدھر سے اس کی موت آئے گی۔

☆ اللہ سبحانہ تعالیٰ نے اپنی اطاعت پر ثواب اور اپنی معصیت پر سزا اس لئے رکھی ہے کہ اپنے بندوں کو عذاب سے دور کرے اور جنت کی طرف گھیر لائے۔ (نہج البلاغہ سے انتخاب)

زندگی

☆ جو لوگ زندگی کو مقدس فریضہ سمجھ کر گزارتے ہیں وہ کبھی ناکام نہیں ہوتے۔

☆ بے مقصد زندگی اس کشتی کی مانند ہے جو کھلے سمندر میں ہو اور جس کے پتوار نہ ہوں۔

☆ زندگی ایک اکھاڑا ہے جس میں کسی کو ہار اور کسی کی جیت ہوتی ہے۔

کتنا خوش قسمت ہے وہ انسان جس کی زندگی کا انجام اس کے آغاز جیسا ہو۔

☆ زندگی کے ہر قدم پر پھول بکھیرتے جاؤ کسی دن باغ لگا ہوا پاؤ گے۔

☆زندگی ایک سگریٹ ہے جو ہر گھڑی راکھ میں تبدیل ہورہی ہے۔

☆اگر ہمیشہ زندہ رہنا چاہتے ہو تو اپنی زندگی قوم کے لئے وقف کردو۔

☆نفس کو اس کی خواہش سے دور رکھنا حقیقت کے دروازے کی چابی ہے۔

☆ غصہ کرنے کا مطلب ہے کہ ہم دوسروں کی غلطیوں کا بدلہ اپنے آپ سے لیتے ہیں، یہ کتنی حیرت انگیز اور مضحکہ خیز بات ہے۔

☆ کچھ لوگ نگاہ کی طرح ہوتے ہیں جو ہمارے ساتھ ہوں تو اندھیرے میں راستہ دکھاتے ہیں۔

☆بحث میں کسی کو لاجواب کرنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ وہ بات کی جائے جس کا تعلق بحث سے نہ ہو۔

☆کسی کی طرف انگلی نہ اٹھاؤ کیوں کہ باقی تینوں انگلیاں آپ کی طرف ہیں۔

☆ چلتے ہوئے ہمیشہ خیال رکھو کہ تمارے پاؤں سے اٹھتی ہوئی دھول سے کسی کی منزل نہ گم ہوجائے۔

موتی مالا

☆ کتنی عجیب بات ہے کہ لوگ بیماری کے ڈر سے خوراک تو چھوڑ دیتے ہیں، مگر افسوس صد افسوس کہ وہ آخرت کے ڈر سے گناہوں کو نہیں چھوڑتے۔

☆ دوستی کسی سے سوچ سمجھ کر کریں، کیوں کہ دوستی کرنے میں ایک پل لگتا ہے اور نبھانے میں پوری زندگی لگتی ہے۔

☆حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بخیل شخص فقیروں کی سی زندگی بسر کرے گا اور عاقبت میں امیروں کا ساعذاب بھگتے گا۔

☆عبادت ایسے کرو کہ روح کو لطف آئے، جو عبادت دنیا میں مزہ نہ دے گی وہ عاقبت میں کیا جزا دے گی۔

☆دنیا عاقل کی موت اور جاہل کی زندگی پر ہمیشہ آنسو بہاتی ہے۔

☆علم وہ ہے جو تمہیں عمل پر آمادہ کرے۔

جنت

باپ نے بیٹے سے پوچھا۔ ”تم یہ کیوں سمجھتے ہو کہ پولیس والے جنت میں نہیں جاسکتے؟“

بیٹے جواب دیا۔ ”اس لئے کہ وہ وہاں کس کا چالان کریں گے؟“

قانون فطرت

جب کسی انسان کے آگے روشنی ہوتی ہے تو اس کا سایہ پیچھے آتا ہے اور جب روشنی پیچھے ہوتی ہے تو اس کا سایہ آگے آتا ہے۔ دین روشنی ہے اور دنیا سایہ، دین کو آگے رکھوگے تو دنیا آپ کے پیچھے آئے گی اور دین کو پیچھے رکھوگے تو دنیا آپ سے آگے بڑھے گی۔ (یہی قانون فطرت ہے)

منتخب اشعار

مرجھاگئے ہیں پھول پہ تازہ رہے ہیں زخم
یہ باغ تو خزاں میں بھی ویراں نہیں ہوتا

☆

دیکھ کر ایک جنازے کو یہ احساس ہوا
شام ہوتی ہے تو ہر آدمی گھر جاتا ہے

☆

کوئی چراغ نہ آنسو نہ آرزوئے سحر
خدا کرے کہ کسی گھر میں ایسی شام نہ ہو

☆

تم کیا جانو محبت کے میم کا مطلب
اگر مل جائے تو معجزہ اگر نہ ملے تو موت

☆

اچھے ہوتے ہیں یہ برے لوگ
اچھے ہونے کا دکھاوا تو نہیں کرتے

☆

ایسا ہی ایک ہجوم میرے آس پاس ہے
جن کے دلو ں میں زہر لبوں پر مٹھاس ہے

☆

مصروفیت میں آتی ہے بے حد تمہاری یاد
فرصت میں تمہاری یاد سے فرصت نہیں ملتی

قسط نمبر:۹

ذکر کا ثبوت قرآن حکیم سے

رہبر کامل حضرت مولانا ذوالفقار علی نقشبندی

(یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا) اے ایمان والو (اُذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِیْرًا ○) اللہ کا ذکر کثرت کے ساتھ کرو، اس آیت مبارکہ میں ذکر کا حکم دیا اور ساتھ اس کی مقدار کی طرف بھی اشارہ کر دیا کہ کثرت سے ذکر کرو، کثرت کا لفظ عام طور پر اس وقت استعمال ہوتا ہے جب کوئی کام آدھے سے زیادہ ہو، مثلاً گلاس آدھے سے زیادہ بھرا ہوا ہو تو اکثر حصہ اس کا پانی سے بھرا ہوا کہیں گے، ذکر کی کثرت سے مراد یہ کہ انسان کی زندگی کا بیشتر یاد الٰہی میں گزرے تھوڑا وقت غفلت میں گزرے۔

سوچنے کی بات

دل کے ذکر کے معاملہ میں ہمارا حال بالکل الٹا ہے آج کے سالک کو اگر اوراد و وظائف کے لئے کہیں تو وہ پانچ منٹ کا مراقبہ کرتا ہے، اب جاگنے کا ٹائم انسان کا کم از کم سولہ گھنٹے کا ہوتا ہے زیادہ سے زیادہ آپ آٹھ گھنٹے نیند اور ضروریات کے لگالیں تو اگر ۱۶ گھنٹے جاگنے کا ٹائم ہے تو اس میں سے آٹھ گھنٹے تو کم از کم وقوف قلبی کے ساتھ ذکر کے ساتھ حضور قلب کے ساتھ گزریں لیکن اگر ہم اپنی حالت کو دیکھیں تو یہ آٹے میں نمک کے برابر بھی نہیں ہوتا، اتنا تھوڑا ہوتا ہے اب اتنے تھوڑے ذکر کے اثرات کیسے مرتب ہوں گے؟

یوں سمجھیں کہ اگر ۲۴ گھنٹے موبائل فون استعمال ہو اور اس کے بعد ۲۴ منٹ کے لئے چارجنگ پہ لگانا پڑے ہر دن کے بعد اور ہم ۲۴ منٹ کے بجائے اس کو صرف ایک منٹ لگادیں تو اس کے لئے تو چارجنگ پوری نہیں ہوگی ہم تو اس حساب سے اپنا اتنا وقت بھی ذکر میں نہیں لگاتے۔

کیسے تھے وہ اور کیسے ہیں ہم

ہمارے اکابرین اور اسلاف کو تو گھنٹوں مصلے پر وقت گزارنے کی عادت تھی اور ہمیں گھنٹوں گپوں میں گزارنے کی عادت ہے، جب ہم گپے مارنے بیٹھتے ہیں تو ہمیں وقت کا پتہ ہی نہیں چلتا۔

محروم کون؟

آپ اگر غور کریں لاہور کراچی کے ماحول میں عشاء سے لے کر ۱۲ بجے تک کا وقت تو ویسے ہی جاگنے میں گزر جاتا ہے، ۱۲ بجے کے بعد سیریس ہوتے ہیں کہ اب سونے کی تیاری شروع کرنی ہے، کوئی ۱۲ بجے سویا کوئی ایک بجے سویا ایسی فیملی بھی ہیں جو ۲-۲ بجے ۳-۳ بجے سوتے ہیں، اب اس فیملی میں ایک بندہ بھی اٹھ کر فجر پڑھنے والا ایک بھی مشکل سے نہیں ہوتا قسمت سے کوئی ہوا تو ہوا، فجر ہی نہیں پڑھتے اور جن کے مزاج بگڑے ہوئے ہیں اور وہ دنیا ہی کے طالب ہیں اور آخرت کی طرف ان کا دھیان ہی نہیں وہ لوگ تو تین بجے، چار بجے سونے کے عادی ہیں، تین بجے، چار بجے جب تہجد میں مانگنے کا وقت ہوتا ہے وہ ان کے سونے کا وقت شروع ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو کیسے محروم کر دیتا ہے اس برکت والے وقت سے جاگنے بھی نہیں دیتا۔

تہجد میں جاگنا یہ بندے کے بس کی بات نہیں ہے ہر آدمی سوچتا ہے کہ جی میں نہیں جاگ پاتا اللہ کے بندے تجھے جاگنے نہیں دیا جاتا، اسے اس موقع پر سلادیا جاتا ہے، اللہ تعالیٰ فرشتوں کو بھیجتے ہیں جاؤ میرے فلاں فلاں بندوں کو پر مار کر جگاؤ اور جاؤ فلاں فلاں بندے مجھے ناپسند ہیں ان کے سر پر پہرا دو ان کی آنکھ نہ کھلنے پائے، اب یہ سوچنے والی بات ہے کہیں ایسا تو نہیں کہ اس موقع پر ہمارے سر پر بھی پہرا ہوتا ہو کہ بھئی آنکھ ہی نہ کھلے، یہ تو ہم سوچ رہے ہیں کہ ہم نہیں جاگتے، حقیقت حال تو اللہ ہی جانتا ہے یہ تو ایسا ہی ہے کہ ایک بندہ کہتا ہے میں نہیں جاگتا اور ایک سوچنے کا یہ بھی انداز ہے کہ یہ مقبول بندوں کے اٹھنے کا وقت ہے، اللہ تعالیٰ اس وقت میں میری شکل ہی نہیں دیکھنا چاہتا۔

جب انسان اپنے دوستوں میں ہو، کچھ موڈ میں ہو اب اس وقت

میں کوئی ناپسندیدہ شخص آئے تو اس بندے کو دیکھنے سے ہی کراہت ہوتی ہے، ہم نے دیکھا شادی بیاہ کے موقع پر نوجوان بچے کہتے ہیں کہ جی آج ہم ساری رات جاگیں گے، جی ہم نے فیصلہ کرلیا کہ ہم ساری رات جاگیں گے وہ ساری رات جاگنے کا عزم کرنے والے جہاں رات کے تین بجے، سب سوئے سوئے پڑے ہوتے ہیں، ہوش ہی نہیں ہوتی، کوئی مذاق ہے صبح تین بجے سے لے کر فجر تک جاگنا، یہ اولیاء کی صفت ہے اگر فساق آسانی سے اس طرح جاگ لیتے تو پھر خدا کے قانون کے لئے نیکی اور برائی میں کیا فرق ہوتا ہے؟

تہجد کس کو نصیب ہوتی ہے؟

یہاں سے پتہ چلتا ہے جو بندہ دن بھر اللہ کی رضا کے ساتھ گزارے گا تو وہ جو دربار لگنے کا ٹائم ہے اس وقت خود بخود حاضری نصیب ہوجائے گی، رات کے آخری پہر میں قدرت کا دربار لگتا ہے، حدیث پاک میں آتا ہے اللہ تعالیٰ کی رحمت آسمان دنیا پر نزول کرتی ہے، ایک فرشتہ ندا دیتا ہے (ھل من سائل فاعطی لہ) ہے کوئی سوال کرنے والا جس کو عطا کردیا جائے، اس وقت مخصوص کھڑکی کھلتی ہے، کائنات کے لئے ہے کوئی بندہ جو درخواست گزارے اور اس کی درخواست منظور کی جائے آؤ تمہیں منظوری دی جاتی ہے اور حال یہ کہ درخواست گزار بستر پر پڑے ہوتے ہیں ہوش ہی نہیں ہوتی۔

ارے حج کی درخواستوں کا ٹائم گزر جائے تو وہ کوئی قبول نہیں کرتا کہ جی ٹائم گزر گیا تو جب یہ وقت ہم گزار بیٹھے صبح اٹھ کر ہم پھر کہیں یااللہ یااللہ یااللہ ٹائم تو تم نے گزار دیا ہم نے تو ونڈو کھولی تھی، ہم نے تو الاؤنس مینٹ بھی کروائی تھی اس وقت تم کہاں تھے۔

سفر کا واقعہ

ایک مرتبہ سفر کے دروان ایک ایئرپورٹ پر مسافرین کی بہت زیادہ بھیڑ تھی، سیکورٹی چیک بھی آج کل بہت ٹائم لیتے ہیں ہم لوگ اپنی (Flight) سے دو گھنٹے پہلے چیک ہوچکے، جب (Security line) میں آئے تو اللہ تعالیٰ کی شان کہ وہاں ٹائم خوب لگ رہا تھا، ہم سے پہلے ایک امریکن لڑکی تھی، اس کو انہوں نے کہا کہ جی ہم آپ کے سارے بیگ چیک کریں گے (Hand Bages) وہ اڑ گئی کہ جی میرا اتنا مشکل سے پیک ہوا سامان ہے، میں تو نہیں کھولتی، سیکورٹی والوں نے کہا جی آپ کو کھولنا پڑے گا، وہ لاأبالی عمر تھی کہنے لگی کہ میں نہیں کھولتی، سیکورٹی والوں نے لائن بند کردی اور ان کو کھڑا کردیا کہ اچھا جی کھڑی رہو، اب ہم اس کے پیچھے اس کا سامان چیک ہو تو ہم آگے بڑھیں، اس لڑکی کا سامان چیک ہوتے ہوتے پھڈا ایسا پڑا کہ گھنٹہ لگ گیا، سیکورٹی والوں کو کیا فکر ہے کہ فلائٹ ہے یا نہیں ہے وہ کہنے لگے آپ کی فلائٹ کتنے بجے ہے یہ آپ کا کام ہے ہمارا برنس یہ ہے کہ آپ کلیر پسینجر ہیں تو ہم جانے دیں گے جب تک تسلی نہیں ہوگی ہم کھڑا رکھیں گے، اڑ گیا وہ نتیجہ کیا نکلا؟ ادھر ہماری فلائٹ کا اناؤنس ہورہا ہے، حتیٰ کہ انہوں نے نام اناؤنس کرنے شروع کردیئے کہ پسینجر فلاں پسینجر یہ سارے کے سارے جلدی سے دروازہ پر پہنچ جائیں فلائٹ جارہی ہے، اب ہم سن بھی رہے ہیں لیکن آگے بڑھ بھی نہیں سکتے کہ قدم رکھے ہوئے ہیں جب انہوں نے ہمیں کلیر کیا تو ہمارے سامنے اناؤنسمنٹ کی گئی کہ لاسٹ کال فار پسینجر فلاں اینڈ فلاں آجاؤ، اب ہم سیکورٹی چیک میں سے گزرے اور ہم نے سامان اپنا لیا، بھاگے بھاگے جو گئے تو اس ونڈو پر پہنچنے سے پہلے جو لڑکی وہاں کھڑی تھی اس نے پیپر پر سائن کرکے فلائٹ کلوز کرکے ان کو پکڑا دی تھی اور انہوں نے آگے کیپٹن کو وہ پیپر دے کے دروازے بند کردیا تھا۔

اب فلائٹ کا یہ قانون ہے کہ ایک دفعہ اس کو کلوز کردیں نا تو پھر جلدی ری اوپن نہیں ہوتی، ایک منٹ کا مشکل سے فرق پڑا ہوگا، بلکہ مجھے تو لگتا ہے کہ جب اس نے سائن کی ہوگی تو ہم اس کی نظر کے سامنے ہی ہوں گے، اتنے ہی فاصلہ پر چند قدم پر جیسے ہی ہم پہنچے تو میں نے ان سے کہا جی کہ میں آچکا ہوں، انہوں نے کہا، جی سوری، جی ہمیں جانا ہے، انہوں نے کہا کہ جی ہم آپ کو (Next) فلائٹ پر بھیج سکتے ہیں، یہ ہمدردی کرسکتے ہیں کہ اس میں سیٹ ہے یا نہیں ہم آپ کو ضرور بورڈنگ کردیں گے، فلائٹ جاچکی ہے۔

اس وقت مجھے وقت کی اہمیت کا احساس ہوا کہ بعض اوقات ایک منٹ بھی انسان کا کاؤنٹ کیا جاتا ہے (One Minute) اس نے کہا کہ ویری سوری میں بہت افسوس کرتی ہوں کہ (Without any Problem) اور آپ کی (Mistake)

کے آپ کو فلائٹ سے محروم ہونا پڑا، اب سامان ہمارا اس میں جارہا ہے چیکنگ تو ہوچکا، ہم پیچھے کھڑے ہیں ایک منٹ کی تاخیر نے ہمیں فلائٹ میں نہیں جانے دیا میں اس دن بیٹھ کر سوچتا رہا یا اللہ یہ دنیا کے معاملات ہیں، ایک منٹ کی تاخیر، ہم حاضر نہیں ہوئے اپنے وقت پر، انہوں نے ہمیں جواب دیدیا، اے مالک! تیری اناؤنسمنٹ ہر رات ہوتی ہے "ھَل مِن سَائِلٍ فَاُعطِیَ لَہٗ" مصلے کے قریب ہی کوئی نہیں آتا، بستر پر پڑے ہیں تو پھر وہاں کا قانون کیا ہوگا؟ اس لئے ہم سمجھیں اس معاملہ کو۔

سوتے ہوئے کو جگانے کا انوکھا انداز

ایک بزرگ تھے، جب تہجد کا وقت ہوتا، ان کی بیوی ان کو جگاتی، کہتی کہ اٹھو رات کے قافلے جارہے ہیں، یعنی رات کو جو رحمتیں تقسیم کرنے والا عملہ اترتا ہے وہ اپنی لسٹ فائنل کرکے جارہا ہے، اب یہ رحمت کی مخصوص کھڑکی آئندہ کل کھلے گی، جب دوسرا دن شروع ہوتا ہے تو ہم چاہتے ہیں کہ وہ مخصوص ونڈو پھر اوپن ہو لیکن پھر دن میں وہ نہیں کھلتی بلکہ پھر تو لمبی لائن میں لگادیا جاتا ہے کہ اس کا وقت اب ختم ہوگیا وہ ہمیں روٹین کی لائن پر ڈال دیتا ہے، وہ جو اسپیشل ونڈو کھلی تھی تو وہ فلاں ٹائم تھا اچھا آپ اب فجر کے بعد دعا مانگ رہے ہیں، چلیں آپ اس دروازے سے آجائیں۔

ہماری زندگی میں اور اولیاء کی زندگی میں اتنا ہی فرق ہے، ہم تہجد کا اہتمام نہیں کرتے تو ہمیں نارمل روٹین کے دروازے پر ڈال دیا جاتا ہے، جاؤ بھائی بڑی لائن میں کھڑے ہوجاؤ۔

بڑوں کے کام کیسے بنتے ہیں؟

ایک مرتبہ ہمیں کسی ملک میں جانا تھا تو اس ملک کا ایک بڑا اہم آدمی تھا اس نے دعوت نامہ بھی لکھا تھا، اللہ کی شان کہ جب ویزا لگوانے کے لئے وہاں پہنچے تو کوئی دو ڈھائی سو بندوں کی لائن لگی تھی، ہم بڑے پریشان کہ یا اللہ یہ ڈھائی سو بندے جو اپنا کام مکمل کریں گے تو ہمیں عشاء ہوجائے گی لیکن اپلیکیشن جب گئی تو انہوں نے کہا کہ ونڈو تو بہت ساری ہوتی ہیں۔ انہوں نے ایک آدھ ونڈو کھول کے وہاں سے اناؤنسمنٹ کردیا کہ درخواست گزار فلاں اور فلاں وہ اس ونڈو پر آجائیں، ہم سب سے آخر میں تھے، اس ونڈو پر انہوں نے بلایا، ڈاکیومنٹ تو ہو دیکھ ہی چکے تھے، انہوں نے اتنی بات کہی کہ اپنا پاسپورٹ آپ تین بجے لے جائیں اور ایک منٹ میں وہ ونڈو بند کردی ہم لوگ واپس آگئے، میں نے اپنے دوستوں سے کہا کہ آج ایک مسئلہ سمجھ میں آیا کہ بس یہی تہجد پڑھنے والے میں نہ پڑھنے والے میں فرق ہوتا ہے کہ تہجد پڑھنے والے کے لئے ایک مخصوص کھڑکی ہوتی ہے، مصلی پر آؤ ایک منٹ میں فارغ اور اگر دن کے عام اوقات میں اٹھ کے آؤ گے تو پھر کہا جائے گا کہ اچھا بھائی دوسو اور بندوں کے پیچھے جاکر کھڑے ہوجاؤ، دوسو تم سے پہلے آئے ہیں پہلے ان کی سنیں گے بعد میں تمہاری سنیں گے، ہم تہجد کے وقت کی اہمیت کو پہچانیں، دنیا کا کوئی ایسا ولی نہیں کہ تہجد کی پابندی کے بغیر اسے ولایت کا مقام مل گیا۔

رات کو جاگنے والے کو کیا ملتا ہے؟

من طلب العلیٰ سھر اللیالی. بلند یا جو چاہے گا اسے راتوں میں جاگنا ہوگا جو چاہے گا، میرے دل کی حالت ٹھیک ہوجائے، میرے دل کا آئینہ درست ہوجائے، صاف ہوجائے تو اسے مراقبہ میں بیٹھنا پڑے گا، آج کل کے سالکین چاہتے ہیں کہ مراقبہ بھی پیر کرے، دعائیں بھی پیر کرے، سارا کچھ پیر کرے اور کام ہمارا بنے، ٹھیک ہے پیر کی دعائیں قبول ہوتی ہیں، پیر کی دعاؤں سے اللہ تعالیٰ انسان کی حالت کو بدلتا ہے، سب کچھ ٹھیک ہے مگر اس بندے کو خود بھی تو فکر ہونی چاہئے، ہر معاملہ میں

سائیں ست اور گواہ چست

تو ہمیں خود بھی چاہئے کہ تہجد کی پابندی کریں اور کثرت سے ذکر کریں، کثرت سے ذکر یہ ہے کہ چلتے، پھرتے، لیٹے، بیٹھے اللہ کی یاد اپنے دل میں بسائیں تو یہ کثرت سے ذکر پھر ہمارے لئے اکسیر ثابت ہوگا، ورنہ ہوتا کیا ہے شروع میں آتے ہیں شوق جذبہ کے ساتھ، معمولات نہ کرنے کی وجہ سے پھر ایک مقام پر کھڑے ہوجاتے ہیں، اب گاڑی میں پٹرول نہ ڈالیں گے تو گاڑی تو کھڑی ہوہی جائے گی، یہ روز کے اوراد و وظائف سالک کے لئے پٹرول ہیں، نہیں ڈالیں گے تو روحانی گاڑی کھڑی ہوجائے گی۔

ذکر کا مقصد کیا

سالک کو چاہئے کہ کثرت ذکر کو اپنائے حتی کہ دل کی گرہ کھل جائے، اتنا ذکر کرے، اتنا ذکر کرے کہ دل بیدار ہوجائے، یہ ابتدا ہے، اب اس کی انتہا یہ ہے کہ سالک اتنا ذکر کرے کہ اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں آجائے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں۔ (ان عبادی لیس لک علیہم سلطان) میرے کچھ بندے ایسے ہیں کہ جن پر اے شیطان تیرا ہرگز قابو نہیں چلے گا، جس سالک نے اپنا ذکر اس نقطہ تک پہنچا دیا کہ اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں آگیا، اس کا ایمان بچ گیا۔

سالک کا حال

اس مقام تک ہر بندے کو اپنے آپ کو روحانی طور پر پہنچانا یہ لازم ہے ورنہ ایمان ہر وقت خطرے میں ہے، کوئی بھی گر سکتا ہے، کسی بھی وقت گر سکتا ہے، ایک چیونٹی جو دیوار کے اوپر چڑھ رہی ہے اس کو ہر وقت گرنے کے چانسز موجود ہیں، جب تک وہ چھت پر نہیں پہنچ جاتی، جب وہ چھت پر پہنچ گئی تو اب وہ گر نہیں سکتی تو روحانی دنیا میں یہی حال سمجھ لیجئے سالک کا! سالک اس دیوار پر چڑھنے والی چیونٹی کے مانند ہے، کسی وقت گر سکتا ہے، جب تک کہ اللہ تعالیٰ کی حفاظت کے اس وعدہ میں شامل نہیں ہوجاتا اور یہ حفاظت کا وعدہ تب ہوتا ہے کہ جب فنا بقا مکمل نہ ہوجائے تو ذکر میں اس نقطہ تک پہنچ جائیں حتی کہ اللہ رب العزت کی طرف سے حفاظت نصیب ہوجائے، پھر کام آسان ہے تو اس لئے یہ بامقصد زندگی ہے کہہ دینا کہ میں آج ذکر نہیں کرسکا، آج میں تہجد نہیں پڑھ سکا، آج میں تسبیحات نہیں پڑھ سکا، جی ذکر قلبی مجھ سے ہوتا نہیں، مراقبہ کرنا مجھے آتا نہیں، اگر ہوتا کچھ نہیں تو پھر ملے گا بھی کچھ نہیں، ہمارے مشائخ نے کہا۔ ''من لا وردلہ لا واردلہ'' جو اپنے اوراد و وظائف نہیں کرے گا اس کو کوئی کیفیات نہیں ملیں گی، اس لئے سالکین سے گزارش ہے کہ وہ اپنی زندگی سنت و شریعت کے مطابق گزارتے ہوئے ذکر کی کثرت کریں، ذکر کے بغیر کوئی کام نہیں چلے گا۔ ارشاد فرمایا۔ یَـا أَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا ○ اے ایمان والو تم کثرت سے اللہ کو یاد کرو، جب یوں کثرت سے ذکر کرتا ہے تو پھر اس کا دل منور ہوتا ہے، دل بیدار ہوتا ہے، دل ذاکر شاغل ہوتا ہے۔

سرورِ کونین علیہ وسلم ﷺ کی تلقین کردہ دعاؤں کے انمول موتی

سب سے افضل استغفار

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ''اپنے پروردگار سے معافی مانگو کہ وہ بڑا معاف کرنے والا ہے وہ تم پر آسمان سے مینہ برسائے گا اور مال بیٹوں سے تمہاری مدد فرمائے گا اور تمہیں باغ عطا کرے گا اور ان سے تمہارے لئے نہریں بہادے گا اور وہ جب کوئی کھلا گناہ یا اپنے حق میں کوئی اور برائی کر بیٹھتے ہیں تو اللہ کو یاد کرتے اور اپنے گناہوں کی بخشش مانگتے ہیں اور اللہ کے سوا گناہ بخش بھی کون سکتا ہے اور جان بوجھ کر اپنے افعال پر اڑے نہیں رہتے۔

حضرت شداد بن اوس بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ''سید استغفار (مغفرت مانگنے کا سب سے بہتر طریقہ ہے) یہ ہے کہ یوں کہو۔ اے اللہ! تو میرا رب ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو نے مجھے پیدا کیا ہے اور میں تیرا بندہ ہوں۔ میں اپنی استطاعت کے مطابق تجھ سے کیے ہوئے عہد اور وعدے پر قائم ہوں، ان بری چیزوں سے جو میں نے کی ہیں، تیری پناہ مانگتا ہوں، مجھ پر جو تیری نعمتیں ہیں، ان کا اعتراف کرتا ہوں، اپنے گناہوں کا اعتراف کرتا ہوں، میری مغفرت کردے کہ تیرے سوا کوئی گناہ معاف نہیں کرتا۔'' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے اس دعا کے الفاظ پر یقین کرتے ہوئے دل میں اسے کہہ لیا اور اسی دن اس کا انتقال ہوگیا۔ شام ہونے سے پہلے تو وہ جنتی ہے اور جس نے اس دعا کے الفاظ پر یقین کرتے ہوئے رات میں اسے کہہ لیا اور پھر اس کا صبح ہونے سے پہلے انتقال ہوگیا تو وہ جنتی ہے۔

تندرستی کے لئے

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اس طرح دعا کیا کرتے تھے ''اے اللہ! میرے جسم کو تندرستی اور میری بصارت کو عافیت عطا فرما اور اسے میرا وارث بنا۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو حکمت اور کرم والا ہے۔ اللہ کی ذات پاک ہے جو عرش عظیم کا مالک ہے اور تمام تعریفیں تمام جہانوں کے پالنے والے اللہ ہی کے لئے ہیں۔

نفس کے شر سے بچنے کے لئے

حضرت عمران بن حصینؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے میرے والد سے پوچھا کہ ''اے حصین! تم کتنے معبودوں کی عبادت کرتے ہو؟'' عرض کیا کہ سات کی، چھ زمین پر اور ایک آسمان پر۔ پوچھا کہ پھر امید اور خوف کس سے رکھتے ہو؟ عرض کیا اس سے جو آسمان میں ہے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے حصین تم مسلمان ہو جاؤ تو میں تمہیں دو ایسے کلمات سکھاؤں گا جو تمہیں فائدہ پہنچائیں گے۔ راوی فرماتے ہیں کہ جب حصینؓ مسلمان ہوگئے تو عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ مجھے وہ دو کلمات سکھایئے جن کا آپ نے وعدہ کیا تھا۔ آپ فرمایا: اے اللہ! مجھے ہدایت دے اور مجھے میرے نفس کے شر سے بچا۔

دنیا اور آخرت کی بھلائی کے لئے

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ایک صحابی کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے۔ وہ پرندے کے بچے کی طرح کمزور ہوگئے تھے۔ آپ ﷺ نے اس سے پوچھا کہ ''کیا تم اللہ سے عافیت نہیں مانگتے تھے۔'' عرض کیا میں اللہ سے دعا کیا کرتا تھا کہ مجھے جو عذاب آخرت میں دینا ہے وہ دنیا ہی میں دے لے۔ آپ ﷺ نے فرمایا ''سبحان اللہ۔ تم اس کی طاقت نہیں رکھتے، تم میں اتنی استطاعت ہی نہیں۔ تم یہ دعا کیوں نہیں کرتے۔ ترجمہ: اے اللہ! ہمارے ساتھ دنیا اور آخرت میں بھلائی کا معاملہ فرما اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا۔

اعضاء کے شر سے اللہ کی پناہ

حضرت شکل بن حمیدؓ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا۔ یا رسول اللہ! مجھے کوئی ایسی چیز بتایئے کہ میں اسے پڑھ کر اللہ کی پناہ مانگا کروں۔ آپ نے میرا ہاتھ

پکڑا اور فرمایا: کہو اے اللہ! میں اپنے کانوں، آنکھوں، زبان، دل اور شرم گاہ کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

بخل اور بزدلی سے پناہ مانگنے کی دعا

حضرت سعد بن وقاصؓ فرماتے ہیں ان کے والد نے ان سے بیان کیا کہ رسول اللہ ہمیں یہ کلمات اس طرح سکھاتے تھے جیسے لکھنا سکھایا جاتا ہے۔ ''اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں، بخل سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں، بزدلی سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں ناکردہ عمر سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں دنیا کی آزمائش سے اور قبر کے عذاب سے''۔

جامع تسبیح

حضرت جویریہ بنت حارث فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس سے گذرے۔ میں اپنی مسجد میں تھی۔ پھر دوپہر کے وقت دوبارہ گزرے تو پوچھا کہ ابھی تک اسی حال میں بیٹھی ہو۔ (تسبیح پڑھ رہی ہو) عرض کیا۔ ''جی ہاں۔'' فرمایا: ''میں تمہیں کچھ کلمات بتاتا ہوں تم وہ پڑھا کرو۔ ترجمہ: ''اللہ کی ذات اس کی مخلوق کی تعداد کے برابر پاک ہے۔ اللہ کی ذات اس کے نفس کی چاہت کے مطابق پاک ہے۔ اللہ کی ذات اس کے عرش کے وزن کے برابر پاک ہے۔ اللہ کی ذات اس کے کلمات کی سیاہی کے برابر پاک ہے۔

مغفرت اور درجات کی بلندی کے لئے

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسے کلمات نہ سکھاؤں کہ اگر تم انہیں پڑھو تو اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت فرمادیں اور اگر تمہیں بخش دیا ہو تو تمہارے درجات بلند کردیں؟'' آپ ﷺ نے فرمایا: کہو اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ بلند اور عظیم ہے۔ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ حلیم اور عظیم ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اللہ کی ذات پاک ہے اور وہ عرش عظیم کا مالک ہے۔

قرض کی ادائیگی

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ ایک غلام ان کے پاس حاضر ہوا جو زر کتابت ادا کرنے عاجز ہو گیا تھا اور عرض کیا کہ میری مدد کیجئے۔ حضرت علیؓ نے فرمایا: ''میں تمہیں ایسے کلمات سکھاتا ہوں جو رسول اللہ ﷺ نے مجھے سکھائے تھے۔ اگر تمہارے اوپر پہاڑ کے برابر قرض ہوگا تو بھی اللہ تعالیٰ تمہاری طرف سے ادا فرمادیں گے۔ دعا یہ ہے ''اے اللہ! مجھے حلال مال دے کر حرام سے باز رکھ اور مجھے اپنے فضل سے اپنے علاوہ دوسروں سے بے نیاز کردے۔''

مدینہ سے محبت کی دعا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''اے اللہ! ہمارے دل میں مدینہ کی ایسی محبت پیدا کردے جیسی تو نے مکہ کی محبت ہمارے دل میں پیدا کی ہے، بلکہ اس سے بھی زیادہ اور اس کے بخار کو جحفہ میں منتقل کردے۔ اے اللہ! ہمارے مد اور صاع (اوزان) میں برکت عطا فرمائے۔''

تمام دعاؤں کا مجموعہ

حضرت ابو امامہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بہت سی دعائیں کیں جو ہمیں یاد نہ ہوسکیں تو ہم نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ آپؐ نے بہت سی دعائیں کیں ہم یاد نہ کرسکے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں کہ وہ تمام دعاؤں کو جمع کردے۔ وہ یہ ہے کہ یہ دعا کیا کرو ''اے اللہ! ہم تجھ سے ہر اس خیر کا سوال کرتے ہیں جس کا سوال رسول اللہ ﷺ نے کیا اور ہر اس چیز سے پناہ مانگتے ہیں، جس سے تیرے نبی محمد ﷺ نے پناہ مانگی، تو ہی مددگار ہے، تو ہی خیر وشر کا پہنچانے والا ہے اور گناہ سے بچنے کی طاقت اور نیکی کرنے کی قوت بھی صرف اللہ ہی کی طرف سے ہے۔

نبی کریم ﷺ دنیا سے پردہ فرماتے وقت کی دعا

حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ کو دنیا سے پردہ فرماتے وقت یہ دعا کرتے ہوئے سنا۔ ''اے اللہ! میری مغفرت فرما، مجھ پر رحم فرما اور مجھے رفیق اعلیٰ سے ملا۔ (رفیق اعلیٰ سے مراد خود باری تعالیٰ ہیں۔) کیونکہ اللہ رب العزت اپنے بندوں کے رفیق ہیں۔ رفیق اعلیٰ انبیاء کی ایک جماعت کو بھی کہتے ہیں جو اعلیٰ علیین میں رہتے ہیں۔ واللہ علم۔

حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند

ہر شخص خواہ وہ طلسماتی دنیا کا خریدار ہو یا نہ ہو ایک وقت میں تین سوالات کر سکتا ہے، سوال کرنے کے لئے طلسماتی دنیا کا خریدار ہونا ضروری نہیں۔ (ایڈیٹر)

طالب علمانہ سوالات

سوال از: محمد امتیاز ــــــ موضع عالم پور، گنگوہ (سہارنپور)

بعد سلام عرض ہے کہ گھر کو کیسے کیلا جائے جس کے بعد اس گھر میں کبھی بھوت، جنات، خبیث ہمزاد اور سایہ اثر نہ کریں، کبھی اس گھر میں جنات داخل نہ ہوں اور جادو بھی کبھی نہ چلنے پائے اور حصار قطبی کے فائدے کیا کیا ہیں۔ ماہنامہ طلسماتی دنیا میں شائع فرمائیں عین نوازش ہوگی اور کوئی ایسا عمل بھی بتلائیں جو تیسری آنکھ کھل جائے اور روحانیت کا مشاہدہ ہوجائے، دست شفا حاصل ہوجائے، زبان سیف ہوجائے، مستجاب الدعوات ہوجائے، کشف والہام کی بارش ہو اور کوئی عمل ایسا بھی بتلائیں جس کے کرنے کے بعد کسی بھی مریض پر دم کیا جائے تو اس مریض کو انشاء اللہ اس مرض سے شفا حاصل ہو۔ مولانا حسن الہاشمی صاحب اللہ آپ کی خدمت ومحنت کو قبول فرمائے جو آپ خدمت خلق کررہے ہیں اللہ اس محنت کا اجر عظیم عطا فرمائے، اللہ آپ کو دنیا وآخرت کی بھلائی عطا فرمائے، اللہ آپ کو عمر دراز عطا کرے آمین ثم آمین۔

آپ کی محنت وخدمت خلق دیکھ کر دل بول اٹھتا ہے کہ

ہمیں سیرت محمد سے ملا ہے یہ خزینہ
جو ہو دوسروں کی خاطر وہی ہے اصل جینا

لکھنے میں جو غلطی ہو اس کی اصلاح فرمائیں، عین وکرم ہوگا۔

جواب

جن گھروں میں جنات ہوتے ہیں ان گھروں کو کیلنے کے لئے کئی طریقے ہیں اور گھروں کو کیلنے کے الگ الگ مقصد بھی ہوتے ہیں، بعض گھروں کو محض اس لئے کلوایا جاتا ہے کہ اس گھر میں رہنے والے جنات اہل خانہ کو پریشان نہ کریں، جنات اسی گھر میں اپنی رہائش رکھیں لیکن اس گھر میں رہنے والے انسانوں کو اپنی شرارتوں اور ریشہ دوانیوں کا نشانہ نہ بنائیں، خود وہیں رہیں لیکن اس گھر میں رہنے والے مردوں، عورتوں اور بچوں کو اذیت نہ پہنچائیں اور ان کی خانگی اور بیرونی مسائل میں خلل اندازی نہ کریں، ہمارے اکثر اکابرین اس طرح کی بندش کو ترجیح دیا کرتے تھے وہ بندش کرتے وقت اپنی روحانی قوتوں کے ذریعہ جنات سے معاہدہ اور سمجھوتہ کرلیا کرتے تھے اور جنات سمجھوتے کے مطابق افراد خانہ سے کسی بھی طرح کی چھیڑ خانی سے احتراز برتتے تھے۔ اکابرین کا یہ سمجھوتہ جنات سے براہ راست بھی ہوتا تھا اور مؤکلین کے ذریعہ بھی۔

بندش کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ عامل اپنی روحانی قوتوں کو بروئے کار لاکر پہلے جنات کو گھر سے باہر نکال دے اور جب جنات گھر خالی کردیں تو پھر عامل اس گھر کی بندش کردے۔ اگر عامل روحانی قوتوں سے بہرہ ور ہے تو اس طریقے سے بندش کرنے کے بعد جنات گھر خالی کردیتے ہیں اور پھر ان کی ہمت نہیں ہوتی کہ وہ دوبارہ اس گھر میں داخل ہوسکیں، یہ طریقہ بہت اچھا ہے، اس طریقے پر عمل کرکے جنات گھر سے بے دخل ہوجاتے ہیں اور ان کی شرارتوں سے اہل خانہ کو نجات مل جاتی ہے لیکن یہ طریقہ آسان نہیں ہے، یہ بندش وہی عاملین کرسکتے ہیں جو روحانی قوتوں سے پوری طرح بہرہ ور ہوں اور براہ راست جنات سے

مقابلہ کرنے کی اہلیت رکھتے ہوں یا پھر موکلین ان کے تابع ہوں اور موکلین کا استعمال کرکے وہ جنات پر قابو پانے کی صلاحیت کے حامل ہوں، اگر ایسا نہیں ہے عامل روحانی قوتوں سے سرفراز نہیں ہے اور موکلین ظاہراً یا غائبانہ طور پر اس کے مددگار نہیں ہیں تو پھر جنات کو کسی گھر سے بے دخل کرنا اور ان کی ریشہ دوانیوں پر قابو پالینا ممکن نہیں ہے۔

بندش کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ عامل کسی بھی طرح اجوائن کے ذریعہ یا سرسوں کے ذریعہ یا کونگوں کی بھینٹ کے ذریعہ یا کسی ذی روح کی بھینٹ کے ذریعہ یا کسی عمل اور چلہ کشی کے ذریعہ گھر میں بسنے والے جنات سے ایک مضبوط معاہدہ کرے اور کوئی مدت طے کرلے کہ اس مدت میں جنات اسی گھر میں رہیں گے لیکن اپنی شرارتوں سے باز آجائیں گے اور مقررہ مدت کے بعد وہ اس گھر کو اور جگہ کو چھوڑ دیں گے جس کی بندش کردی گئی ہے۔ جنات میں اکثریت اگرچہ جھوٹ بولتی ہے اور جھوٹی قسمیں کھاتی ہے لیکن بندش کے عمل کے آگے اس عامل کے سامنے جس نے بندش کے عمل کی مکمل طور پر ریاضتیں کی ہوں اور اسے کسی مستند معتبر عامل کی سرپرستی حاصل ہو اور اس پر اللہ تعالیٰ کا فضل وکرم بھی ہو تو ایسے عامل کو جنات کا چکمہ دینا اور اس عامل کی آنکھوں میں دھول جھونکنا آسان نہیں ہوتا۔

جنات کی طاقت مسلم ہے اور ان کی صلاحیتوں سے بھی انکار نہیں ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے انسان کو اشرف المخلوقات بنایا ہے اور اس کو خلیفۃ اللہ فی الارض کے گرانقدر خطاب سے سرفراز کیا ہے، نبوت اور رسالت جیسی عظیم الشان دولت انسان کو عطا ہوئی ہے، یہ دولت گروہ جنات میں سے کسی ایک جن کو بھی عطا نہیں ہوئی جب کہ جنات میں بھی اللہ کے ولی اور نیک بندے، اللہ سے ڈرنے والے اور اللہ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کرنے والے موجود ہیں، اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ انسان کا مقام جنات سے بلند ہے اور اس کو جو روحانی قوتیں عطا کی گئی ہیں، ان روحانی طاقتوں سے جنات کو محروم رکھا گیا ہے، چنانچہ تجربات زمانہ یہ بتاتے ہیں کہ جنات کو ستانے کی قدرت تو حاصل ہے لیکن کسی انسان کو تابع کرنے کا گر نہیں آتا وہ انسانوں کے دوست تو بن سکتے ہیں لیکن انسانوں کے رہبر، امام اور پیر نہیں بن سکتے، جب کہ انسان اگر صحیح طریقوں سے اللہ کا عبادت گزار ہو، گناہوں سے دور رہتا ہو اور مخصوص قسم کی ریاضتوں سے گزر چکا ہو تو وہ ایک نہیں کئی کئی جنوں کو اپنا غلام بنالیتا ہے اور ان کے ذریعہ اپنے اور دوسروں کے مسائل حل کرالیتا ہے، جنات خواہ نیک اور خدا ترس ہوں وہ انسانوں کو اپنا مرید نہیں بناسکتے جب کہ ہمارے بے شمار اکابرین نے جنات کو اپنا مرید بنایا ہے بلکہ جنات ان کی بزرگی اور ولایت سے متاثر ہوکر خود ان کے مرید ہوئے ہیں، دیوبند میں بے شمار ایسے اکابر گزرے ہیں کہ جنات نے ان کا مرید بن کر جنات کی مجلسوں میں فخر کا اظہار کیا ہے۔ دیوبند کی مشہور شخصیت حضرت میاں سید اصغر حسین صاحب کے لاکھوں جنات مرید تھے اور باقاعدہ ان کی خدمت بھی کیا کرتے تھے، اس طرح کے واقعات سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ انسانوں کی صلاحیتیں اور انسانوں کا علم جنات سے بہت زیادہ ہے اور کیوں نہ ہو جب کہ اس کائنات کا ہیرو انسان ہی ہے نہ کہ جن۔

لیکن فی زمانہ ایک مشکل یہ ہے کہ عاملین سے محنت نہیں ہوتی وہ ریاضتوں کے چکر میں نہیں پڑتے، وہ نفس کے غلام ہوتے ہیں، پرہیز وغیرہ بھی ان کے بس سے باہر کی چیز ہوتی ہے وہ صرف جھوٹ، عیاری اور مکاری کے ذریعہ تکّے چلاتے ہیں اس لئے وہ جنات کا مقابلہ کرنے کے ہرگز ہرگز اہل نہیں ہوتے، وہ عوام کو دھوکہ دیتے ہیں اور صرف فریب اور جھوٹ کا سہارا لے کر اپنی چودھراہٹ قائم رکھتے ہیں، اس طرح کے عاملین نے روحانی عملیات کی پاکیزہ لائن کو بدنام کیا ہے اور ایسے عاملین صرف پیسے بٹورنے کے لئے اس لائن میں دندنار ہے ہیں۔

یاد رکھیں کہ بندش کرنا ایک ٹھوس عمل ہے اور اس ٹھوس عمل کے لئے خود کو کسی قابل بنانا ہر کس وناکس کی بات نہیں ہے اس کے لئے حوصلہ بھی ضروری ہے، مشقتیں اٹھانا بھی ضروری ہے، اپنے نفس کو مارنا بھی ضروری ہے اور ایک طویل عرصہ تک کسی ماہر وکامل کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کرنا بھی از بسکہ ضروری ہے۔ اس طرح کی دولتیں صرف کتابوں کی ورق گردانی سے حاصل نہیں ہوتیں، ان دولتوں کے حصول کے لے کسی کا دامن پکڑنا ضروری ہوتا ہے، ورنہ پھر آسان طریقہ یہ ہے کہ جنات سے الجھے بغیر اپنی محنتیں جاری رکھیں اور ایسے کام کرنے سے گریز کریں کہ جن کی وجہ سے عامل کسی زد میں آجائے یا عامل کی اولاد کسی مصیبت کا شکار ہوجائے۔ آپ نے کتنے عاملین کے گھرانوں کو برباد ہوتے دیکھا ہوگا ان میں زیادہ تر وہی لوگ ہوتے ہیں کہ جنہوں نے سیکھا تو کچھ بھی نہیں

ہوتا لیکن وہ ہر لائن میں کودنے اور ہر سڑک پر بھاگنے کے خوگر ہوتے ہیں اوران کا اناڑی پن خود ان کے اپنے لئے ایک مصیبت بن جاتا ہے۔

الحاصل: آپ کے پہلے سوال کا جواب یہ ہے کہ گھر کو کیلنے کے لئے اور جنات کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے کسی گھر سے دفع کرنے کے لئے عامل کا باکمال ہونا بے حد ضروری ہے اگر عامل باکمال نہیں ہوگا تو اس کے لئے جنات سے نمٹنا آسان نہیں ہوگا، مکان کے چاروں کونوں میں ۴ کیلیں ٹھونک دینے سے سحر وآسیب کی بندش نہیں ہوجاتی، بندش کا عمل اسی وقت پائیدار ہوتا ہے جب یہ کسی معتبر اور مستند عامل کے ذریعہ وقوع پذیر ہوا ہو۔

ورنہ دل کے بہلانے کو غالب یہ خیال اچھا ہے

حصار قطبی کے بارے میں ہم کئی بار لکھ چکے ہیں، مختصراً یہ سمجھئے کہ حصار قطبی ایک عظیم روحانی دولت ہے، اگر کوئی عامل حصار قطبی کی زکوٰۃ ادا کردے تو اس کو روحانی عملیات کی ایک عظیم دولت حاصل ہوجاتی ہے، یہ حصار قطبی بے شمار چیزوں میں کام آتا ہے جس عامل نے باقاعدہ اس حصار کی زکوٰۃ ادا کردی ہو اس سے جنات خوف کھاتے ہیں اور اُس عامل کو دیکھ کر بھاگ جاتے ہیں جس طرح عوام الناس جنات سے ڈرتے ہیں اسی طرح جنات اس عامل سے ڈرتے اور لرزتے ہیں جس نے حصار قطبی کی زکوٰۃ ادا کررکھی ہے۔ عاملین حصار سے بہت گھبراتے ہیں اور حصار پر محنت کرنے سے جان بچاتے ہیں جو بہت بڑی غلطی ہے، کسی نہ کسی حصار کی زکوٰۃ عامل کو ادا کرنی چاہئے کیوں کہ بغیر زکوٰۃ کے عمل میں تقویت پیدا نہیں ہوتی۔ حصار قطبی کی زکوٰۃ کا طریقہ یہ ہے کہ نوچندی جمعرات کو شروع کرکے ۴۱ دن تک لگاتار پڑھتے رہیں، عشاء کے بعد روزانہ سات مرتبہ پڑھیں، اول وآخر ایک ایک مرتبہ درود تنجینا پڑھیں۔ دوران چلہ پرہیز جمالی رکھیں، ۴۱ ویں دن ۱۱ نمازیوں کو دودھ کی کھیر بنا کر کھلائیں، ۴۱ دن میں زکوٰۃ ادا ہوجاتی ہے اور ایک ایسا ہتھیار ہاتھ لگ جاتا ہے جو تمام عمر عامل کے کام آتا ہے اور انسان جادو اور جنات کے معاملے میں ہر جگہ سرخ رو بھی رہتا ہے اور محفوظ بھی۔

زبان کو سیف بنانے کے لئے زبان سے متعلق جو گناہ ہوں ان کو مطلقاً ترک کردینا چاہئے، جیسے جھوٹ، غیبت، لعن طعن کسی بھی طرح کی زہر افشانی اور فضول گوئی اور بدعا وغیرہ، ان تمام گناہوں سے بچتے ہوئے عامل جس ذکر خداوندی میں مشغول ہوگا اس کی تاثیر یقیناً ظاہر ہوگی، ذکر کا فائدہ اسی وقت حاصل ہوتا ہے جب ہم اپنی زبان کو مختلف قسم کی آلودگیوں سے محفوظ رکھیں، کم سے کم جس اسم الٰہی کا ہم ورد رکھیں اس اسم الٰہی کے رنگ میں خود کو رنگنے کی کوشش کریں اور باقاعدہ اس بات کی مشق کریں، مثلاً اگر ہم روزانہ "یالطیف" کا ورد رکھیں تو خود کو اس اسم الٰہی میں ڈھالنے کی مشق کریں، لطیف کے معانی مہربانی کرنے والی ذات کے ہیں۔ اس اسم الٰہی کے ورد کا فائدہ ہمیں جب ہوگا جب ہم اللہ کے بندوں کے ساتھ مہربانی کا معاملہ رکھیں، ہم رات بھر "یالطیف" پڑھتے رہیں اور دن بھر ہمارا سلوک اللہ کے بندوں کے ساتھ مہربانی والا نہ ہوتو ہمیں اس اسم الٰہی کے ورد سے خاطر خواہ فائدہ نہیں ہوسکتا یا مثلاً ہم رات کو "یاسمیع یامجیب" پڑھنے کی عادت ڈالیں لیکن دن میں ہم کسی کی سننے کے لئے اور کسی کی ماننے کے لئے تیار نہ ہوں تو "یاسمیع یامجیب" کا ورد ہماری نیا پار نہیں کرسکتا، یا مثلاً ہم ہروقت "یارزاق" کی تسبیح پڑھتے رہیں اور کسی کو ایک وقت کا کھانا کھلانے کے لئے تیار نہ ہوں یا بھوکے پیاسے لوگوں کی غذا اور پانی سے کوئی مدد کرنے کے لئے تیار نہ ہوں تو پھر "یارزاق" پڑھنے کا ہمیں کوئی خاص فائدہ نہیں ہوسکتا، پڑھنا پڑھانا زبان کا عمل ہے اور ضرورت اس کی ہے کہ وہ زبان جو اللہ کے ذکر میں مشغول ہو وہ گناہوں سے آلودہ نہ ہو اور ہم زبان سے جو ذکر کریں اس ذکر میں اپنی شخصیت کو رنگنے کی حتی الامکان کوشش کریں بس یہی طریقہ زبان کو سیف بنانے کا ہے۔

خود کو مستجاب الدعوات بنانے کے لئے رزق حلال کا اہتمام ضروری ہے اگر کسی بھی انسان کی روزی مشکوک ہوگی تو وہ کتنی بھی عبادت کرلے وہ مستجاب الدعوات نہیں بن سکتا، مستجاب الدعوات بننے کے لئے اپنی روزی کو پوری طرح حلال کرنا چاہئے اور مشکوک نفع سے بھی خود کو بچانا چاہئے، ہم جتنا حرام روزی سے دور رہیں گے اتنی ہی ہماری دعائیں قبول ہوں گی، صرف عبادتیں کرنے سے بیڑہ پار نہیں ہوگا، اپنی عبادتوں کو قبولیت کے درجوں تک پہنچانے کے لئے ہمیں حرام روزی سے خود کو بچانا ہوگا۔ بزرگوں نے تو یہ تک فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص ۱۰ درہم کا کپڑا خریدے اور اس میں ایک درہم حرام کا ہو تو جب تک یہ لباس بدن پر رہے گا عبادت قبول نہیں ہوگی، جس زبان سے ہم کسی مقدمہ میں جھوٹی

گواہی دے دیں اس زبان سے ہم رات کو کتنا بھی ذکر کرلیں وہ قابل قبول نہیں ہوگا اوراس زبان سے نکلی ہوئی دعائیں بھی قبول نہیں ہوں گی، اسی طرح تہمت لگانے والوں کی، الزام تراشی کرنے والوں کی، لعن طعن کرنے والوں کی دعائیں بھی قبول نہیں ہوتیں، مستجاب الدعوات بننے کی اگر خواہش ہوتو رزق حال پر قناعت کریں اور زبان کو لگام دیں، ورنہ یہ دولت صرف تمنا کرنے سے حاصل نہیں ہوگی۔

کشف والہام ان لوگوں پر موسلا دھار بارش کی طرح نازل ہوتے ہیں جو اپنی زبان اپنے خیالات، اپنی سوچ وفکر، اپنی چال ڈھال کی حفاظت کرتے ہیں، کشف والہام کی دولت گناہ گاروں کے حصے میں نہیں آتی، اگر ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہم بھی ایسے بزرگوں کی طرح کشف والہام سے بہرہ ور ہوں تو ہمیں اپنے نفس کو ناجائز کاموں اور اپنی غیر ضروری ضروریات کو لگام دینی ہوگی، ہم اس دنیا میں جتنی احتیاط کے ساتھ زندگی گزاریں گے اور ہر ہر معاملے میں جتنی بھی اللہ کی رضا کو ملحوظ رکھیں گے، اتنا ہی اللہ کی رضا ہمارے حصے میں آئے گی اور جو شخص اللہ کی رضا کے سرٹیفکٹ سے بہرہ ور ہوگا اس کے قلب وذہن پر علم ومعرفت موسلا دھار بارش کی طرح برسنے لگیں گے اور مریضوں کے علاج میں ہم جس قدر بھی مخلص ہوجائیں گے اور اپنے مفادات سے بالاتر ہوکر ان کے علاج میں جٹ جائیں گے اتنا ہی اللہ کا فضل وکرم ہمارے دامن میں سمٹ جائے گا اور ہمارے ہاتھوں میں شفا، دولت شفا ظاہر ہونے لگے گی جو اللہ کے بندوں کو خود محسوس اور معلوم ہونے لگے گی۔

آپ نے خط کے آخر میں چند کلمات میری تعریف میں بھی لکھے ہیں اللہ آپ کو جزائے خیر دے، لیکن میں جانتا ہوں کہ جو میری منزل ہے وہ ابھی بہت دور ہے میں خدمت خلق کی خواہش کی پھر کوشش کررہا ہوں لیکن ابھی تک میں پوری طرح اس بارے میں کامیاب نہیں ہوسکا ہوں، میں چاہتا ہوں کہ زیادہ سے زیادہ لوگ میری خدمات سے مستفیض ہوں اور میں رحمت کا بادل بن کر پوری کائنات پر جی بھر کے برس سکوں، آپ دعا فرمائیں کہ اللہ مجھے کسی قابل بنائے اور لوگوں کا حسن ظن اسی طرح باقی رہے۔

مزید التماس

سوال از: (ایضاً)

میرا ٹی نمبر ۸۸۰ ہے، دونوں کتابچوں کے عملیات آپ کی اجازت سے پورے کرچکا ہوں اور کم وبیش ایک سال سے خدمت خلق آپ کی اجازت سے کررہا ہوں اور اللہ کے فضل وکرم سے شفا بھی مل رہی ہے۔ آپ کا میں ادنیٰ سا غلام آپ سے درخواست ہے کہ آپ مجھے اپنی خصوصی دعاؤں میں یاد رکھے اور دعا فرمائیں، اللہ ہم جب تک دنیا میں رکھے دین اسلام پر قائم رکھے، جب موت آئے تو ایمان پر خاتمہ ہو اور دعا گو ہوں کہ اللہ ہمیں دنیا اور آخرت کی بھلائی عطا فرمائے۔ آپ سے کچھ عملیات کی اجازت چاہتا ہوں۔

عمل یہ ہے کہ آپ نے جو رسالہ مؤکلات نمبر صفحہ ۱۰۹ پر جو عمل تحریر کیا اپنے نام کے مؤکل کیسے بنائے جاتے ہیں ذرا سمجھا دیجئے، عین نوازش ہوگی۔ دوسرا عمل ماہنامہ طلسماتی دنیا جنوری فروری ۲۰۱۶ء میں صفحہ نمبر ۴۰ پر تحریر ہے جس سے زبان سیف ہوجاتی ہے، آیات عمل یہ ہے۔ وَاللّٰہُ اَشَدُّ بَأْسًا وَّاَشَدُّ تَنْکِیْلًا. اس آیت کی زکوٰۃ کے دوران پرہیز جلالی وجمالی کرنا ہے لیکن میرے لئے مشکل ہے کیوں کہ میں مسجد میں نماز پڑھاتا ہوں، کھانا دوسروں کے گھر سے آتا ہے اس لئے پرہیز مشکل ہے اگر بغیر پرہیز کے کام چلتا ہے تو اجازت دیں، اگر پرہیز ضروری ہے تو بتلائیں۔ تیسرا عمل ایسا بتائیں جس کے کرنے سے اللہ کی محبت میرے دل کے اندر زیادہ سے زیادہ پیدا ہو اور دنیا وآخرت کی بھلائی نصیب ہوجائے۔

آپ سے درخواست ہے کہ ان عملیات کی اجازت بھی عطا کریں اور میرا نام ماہنامہ طلسماتی دنیا میں چھاپیں، عین نوازش ہوگی۔ میری دعا ہے کہ اللہ آپ کی عمر دراز کرے اور آپ کو دنیا وآخرت کی بھلائی عطا کرے، اللہ آپ کی تمام جسمانی وروحانی بیماری دور کرے، اللہ آپ کو زیادہ سے زیادہ خدمت خلق کرنے کی توفیق دے، اللہ ہم سے بھی بغیر طمع کے خدمت خلق کرنے کی توفیق دے اور اللہ دنیا سے برے عامل ختم کرے اور اچھے عامل کامل پھیلائے الٰہم آمین۔

اگر لکھنے میں غلطی ہو یا کہنے میں غلطی ہو معاف فرمائیں اور قریب کے ہی شمارے میں شائع فرمائیں۔

جواب

اللہ کا فضل وکرم ہے کہ آپ اللہ کے بندوں کی خدمت میں مصروف ہیں اور رب العالمین کا مزید فضل وکرم یہ ہے کہ آپ کے

مریضوں کو شفا نصیب ہو رہی ہے، درحقیقت شفا اللہ ہی دیتا ہے، ڈاکٹرس، اطبا اور عاملین وغیرہ صرف سبب کا درجہ رکھتے ہیں لیکن تندرستی، شفا اور کچھ بھی اس دنیا میں اللہ کی مرضی اور ان کے حکم سے ہی لوگوں کو نصیب ہوتا ہے، اس لئے اگر مریضوں کو شفا مل رہی ہے تو آپ پر شکر واجب ہے، ہر وقت اللہ کا شکر ادا کرتے رہیں تاکہ آئندہ بھی آپ کے مریض شفایاب ہوتے رہیں، اپنی صلاحیتوں پر کبھی بھروسہ نہ کریں، بھروسہ صرف اللہ پر کریں، اللہ کا فضل وکرم شامل حال ہو تو کم صلاحیت والے زیادہ کام کر جاتے ہیں اور اگر اللہ کا فضل وکرم شامل حال نہ ہو تو پھر صلاحیت والوں کی نیا منجھدار سے نکل بھی جائے تو کنارے پر ڈوب جاتی ہے۔

آپ ہمارے رسائل وکتب کو بغور پڑھا کریں تاکہ آپ کی اردو درست ہوسکے۔ آپ کے اس خط میں املے کی کئی غلطیاں ہیں جو قابل افسوس ہیں، اس بات کی نشاندہی ہم اس لئے کر رہے ہیں اور اس لئے آپ کو متنبہ کر رہے ہیں تاکہ آئندہ اس طرح کی غلطیاں نہ ہوں۔ اگر ہمارے شاگردوں کی بھی اردو صحیح نہیں ہوگی تو بڑے دکھ کی بات ہوگی اور اس سے ہماری بھی بدنامی ہوتی ہے، اردو ہماری مادری زبان ہے اس اردو نے ہمیں بڑی بڑی دولتیں عطا کی ہیں، اس اردو زبان کا حق ہے کہ ہم اس کو پوری طرح سمجھیں اور صحیح طریقے سے لکھیں اور بولیں۔

ہم امید کرتے ہیں کہ آپ آئندہ اس زبان کا حق پورا پورا ادا کرینگے، اردو سمجھنا سمجھانا اور اردو اخبارات اور رسائل خریدنا ہمارا فرض ہے، اس فریضے سے کبھی غفلت نہ برتئے، میں اردو کے چار اخبار محض اس لئے خریدتا ہوں کہ چاول برابر ہی اردو زبان کا کچھ تو حق ادا کرسکوں، جو لوگ استطاعت رکھتے ہوئے بھی اخبار کسی سے مستعار لے کر پڑھتے ہیں وہ اردو زبان کے ساتھ ناانصافی کرنے کے مرتکب ہوتے ہیں۔

اپنے نام کا مؤکل بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ اپنے نام کے مجموعی اعداد کو الٹ کر لکھ لیں پھر ان کے حروف بنا کر آخر میں ایل بڑھا دیں، مؤکل بن جائے گا۔

مثلاً آپ کا نام محمد امتیاز ہے، آپ کے نام کے مجموعی اعداد ۵۵۱ ہیں، ان کو الٹ کر لکھا تو ۱۵۵ بنے، ان کے حروف یہ ہیں۔ ق ن ہ ان کے آگے ایل بڑھایا تو قنہائیل ہوا، بس یہ آپ کے نام کا مؤکل ہے۔ اگر آپ اس کا ورد روزانہ ۵۵۱ مرتبہ کریں گے یہ آپ کی گرفت میں آجائے گا اور آپ کو غیر محسوس طریقے سے فائدہ پہنچائے گا۔

سیف زبان ہونے کے لئے عمل اپنی جگہ لیکن ہم لکھ چکے ہیں کہ جب تک زبان کو جھوٹ اور غیبت سے محفوظ نہیں رکھا جائے گا، زبان میں تقدس اور پاکیزگی پیدا ہونے کا سوال پیدا نہیں ہوتا، مذکورہ عمل کے ساتھ ساتھ زبان کو ہمیشہ لگام دیئے رکھیں اور زیادہ گفتگو کرنے سے پرہیز کریں صوفیاء کرام کی روش یہ تھی، کم گفتن، کم خوردن، کم خفتن، کم بولنا، کم کھانا اور کم سونا۔ جو لوگ صوفیا کی ان صفات کو اپناتے ہیں ان میں ولایت پیدا ہوجاتی ہے، زیادہ بولنے سے انسان زیادہ غلطی کرتا ہے، جو لوگ اپنی زبان کو اپنے کنٹرول میں رکھتے ہیں ان میں اعلیٰ صفات پیدا ہوجاتی ہے، پھر جب وہ اپنی زبان سے ذکر خداوندی کرتے ہیں تو زبان میں ایسا نکھار پیدا ہوجاتا ہے کہ اسے دیکھ کر فرشتے بھی رشک کرتے ہیں اور بندہ بندگی کے اس اعلیٰ مقام پر پہنچ جاتا ہے کہ بقول شخصے کہ

خدا بندے سے خود پوچھے بتا تیری رضا کیا ہے

ہماری مراد یہ ہے کہ زبان کی مخصوص صفت کو حاصل کرنے کے لئے کسی بھی عمل کی پابندی کرنے کے ساتھ زبان کو گناہ اور معصیتوں کی آلودگیوں سے محفوظ کرلیں۔ اللہ کی محبت حاصل کرنے کے لئے اللہ کے بندوں سے محبت کریں۔ آپ نے سنا ہوگا کہ ساری مخلوق اللہ کا خاندان ہے جو شخص اللہ کی توجہ حاصل کرنا چاہتا ہے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ اللہ کی مخلوق کی طرف متوجہ رہے اور مخلوق کے ساتھ حتی الامکان محبت اور حسن سلوک کا معاملہ کرے۔ ایک حدیث قدسی میں حق تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے کہ جب میرا کوئی بندہ میرے دوسرے بندوں کی خدمت میں مصروف ہوجاتا ہے تو میں اس کی ضروریات پوری کرنے میں لگ جاتا ہوں اور میں بغیر مانگے اس کی جھولی بھر دیتا ہوں، اس طرح کی روایات سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ اگر ہمیں اللہ کی محبت حاصل کرنی ہے تو ہمیں اس کی مخلوق سے بے لوث محبت کرنی چاہئے اور ان کی ضروریات اور خواہشات کو پورا کرنے کے لئے حتی الامکان جدوجہد کرنی چاہئے۔

باموکل عمل پرہیز کے کامیاب نہیں ہوتے جب تک آپ پرہیز کرنے کی پوزیشن میں نہ آجائیں تو اس وقت تک آپ باموکل عمل سے احتیاط ہی برتیں تو آپ کے حق میں بہتر ہوگا۔

جہاں تک اجازت کا معاملہ ہے تو کشکول عملیات کی اور علم الاسرار

کی اجازت تو ہم کبھی کو دیدیتے ہیں خواہ ہمارے شاگرد بھی نہ ہوں لیکن چونکہ آپ ہمارے شاگرد ہیں تو آپ کو ہمارے تحریر کردہ تمام عملیات کی اجازت ہماری طرف سے حاصل ہے لیکن ہم آپ کو یہ مشورہ دیں گے کہ ہماری اجازت کے باوجود کوئی بھی عمل اپنی روحانی بساط اور اپنی روحانی اہلیت کو پیش نظر رکھ کر ہی کریں۔ اگر آپ کو صرف سائیکل چلانے کی مشق ہو تو جہاز اڑانے کی کوشش نہ کریں اور کسی بھی عمل کو تجربہ میں لانے سے پہلے اس کی تمام کلیات تمام جزویات اس کے تمام قواعد اور اس کی تمام شرائط کو ملحوظ رکھیں، تب ہی آپ کسی عمل میں کامیاب ہوسکتے ہیں، باموکل عمل کے لئے عامل کا تندرست ہونا بھی ضروری ہے اور اس کا اپنے نفس اور اپنی خواہشوں پر مکمل کنٹرول ہونا بھی ضروری ہے۔ عامل کا بول و براز پر کنٹرول ہونا بھی ضروری ہے اور ان ہی باتوں کے لئے جمالی اور جلالی پرہیز کرایا جاتا ہے تاکہ جسم کی کثافتیں ختم ہوجائیں اور جسم لطیف ہوجائے، جس عامل کو بول و براز پر کنٹرول نہیں ہوتا یا جس کی ریحائیں بار بار آتی ہیں تو وہ اپنے وضو کو زیادہ دیر تک برقرار نہیں رکھ سکتا اور جب وضو زیادہ دیر تک برقرار نہیں رہتا تو پھر لمبے اور طویل عمل کرنا دشوار ہوتا ہے۔ اس لئے دوران عمل بادی چیزوں سے بھی بچنا چاہئے، بادی چیزیں گیس بناتی ہیں اور جس شخص کے گیس بنتی ہے اس کو وضو روکنے میں بہت دشواری ہوتی ہے۔ یہ تمام باتیں جو تندرستی سے تعلق رکھتی ہیں، یہ ایک طرح سے عملیات سے بھی جڑی ہوئی ہیں ان کو ملحوظ رکھنا ضروری ہے تاکہ صحت برقرار رہے اور دوران عمل عامل کو بار بار پہلو نہ بدلنے پڑیں۔

آپ کی خواہش کے مطابق آپ کے سوالوں کے جوابات ماہنامہ طلسماتی دنیا میں چھاپے جارہے ہیں اس دعا کے ساتھ کہ رب العالمین آپ کی خامیوں کو دور فرمائے، آپ کے اندر روحانی علاج کی مکمل اہلیت پیدا کرے اور آپ کو اس عملیات کی اس سوجھ بوجھ سے بھی بہرہ ور کردے کہ جس کے بغیر اس راہ میں چار قدم چلنا بھی ممکن نہیں ہوتا، اللہ آپ کی حفاظت فرمائے اور آپ کے ہاتھ میں شفا پیدا کرے آمین۔

مشورہ بھی، مطالبہ بھی

سوال از: آصف خان ——— جلگاؤں

یہ خط میں آپ کو بڑی امید کرکے ۹ویں دفعہ لکھ رہا ہوں شاید میرے خط ردّی کے ڈبے میں پھینکے جارہے ہیں، میرے خطوط کو اہمیت نہیں دی جارہی ہے، شاید میری طرح کتنے لوگوں کی امیدیں خط کا جواب نہ ملنے پر ٹوٹتی ہوں گی اور ناامید ہوکر کتنے لوگ کنارہ کرلیتے ہوں گے۔

آج بھارت میں ٹی وی چینلوں پر رشی مہارشی اور جیوتش پنڈتوں کے آن لائن پروگرام چلتے ہیں اور غیر مذہب کے لوگ کال کرکے اپنے مسئلے کا حل تین منٹ میں جان لیتے ہیں۔ میں بھی یہی چاہتا ہوں کہ آپ ویب سائٹ کے ذریعہ اپنے قارئین حضرات کو جواب جلدی جلدی دے سکتے ہیں۔ آپ اپنے دفتر میں کچھ ملازم حضرات بڑھادیجئے پھر دیکھئے کہ کتنے ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں کی تعداد میں لوگ جڑجائیں گے۔ آپ آن لائن جواب کی فیس رکھ دیجئے پھر دیکھئے گا جناب قارئین حضرات کتنے خوش ہوں گے۔

''اللہ الصمد'' یہ اسم اعظم کا ایک مختصر عمل ہے، یہ عمل تین یا ے روز کا ہے، پتہ نہیں کس سال کے رسالے میں چھپا تھا مگر عمل کچھ اس طرح سے تھا کہ اگر آپ مقروض ہیں، مجبور ہیں، بیٹی جوان ہوگئی ہو اگر شادی کے لئے روپیوں کی ضرورت ہے تو یہ عمل کریں، انشاء اللہ امید پوری ہوں گی۔

عمل: بعد نماز عشاء رات کے ۱۲ بجے آپ حصار کے اندر بیٹھیں چارزانو ہوکر پھر ''اللہ الصمد'' کو اتنی تعداد میں پڑھیں، پھر کھڑے ہوکر مغرب کی طرف منہ کرکے اتنی مرتبہ پڑھیں، پھر شمال کی طرف منہ کرکے کھڑے ہوکر اتنی مرتبہ پڑھیں، پھر مشرق کی طرف منہ کرکے کھڑے ہوکر اتنی مرتبہ پڑھیں، پھر جنوب کی طرف منہ کرکے کھڑے ہوکر اتنی مرتبہ پڑھیں، پھر حصار میں بیٹھ کر اتنی مرتبہ پڑھیں۔ ایک موکل حاضر ہوگا جس کے پاس روپیوں کی گھڑی ہوگی اور وہ تمہارے سامنے رکھ دے گا اور چلا جائے گا، آپ شکرانہ کی نماز پڑھیں، اللہ کا شکر ادا کریں۔

میں مریض ہوں، زیادہ لمبی عزیمت، لمبی آیت نہیں پڑھ سکتا اس لئے میں چاہتا ہوں کہ اسم اعظم ''یا اللہ'' کا کوئی ایسا عمل بتلایئے جس کے پڑھنے سے ایسے موکل یا فرشتہ حاضر ہوجائے جو صرف بیماریوں کو ٹھیک کرنے کی قدرت رکھتے ہوں، مجھے دولت نہیں چاہئے بلکہ بیماری سے نجات مکمل شفا چاہئے۔

سسرال میں گھر داماد بن کر رہنے سے مجھے سسرال والوں نے

میری عزت کی مٹی پلید کر کے رکھ دی جس کی بنا پر مجھے ہائی بلڈ پریشر کا مرض لگ گیا اور جسم کمزور ہو جانے سے ہمیشہ ٹائیفائڈ رہتا ہے، روپیہ پیسہ بہت خرچ ہوتا ہے، اب میں نے سسرال چھوڑ دیا ہے، پاس میں روپیہ نہیں، صحت ٹھیک نہ رہنے کی وجہ سے محنت نہیں کر سکتا ہوں، ہمیشہ جسم کمزور رہتا ہے، چکر آجاتے ہیں، باہر کا کھانا پانی کی وجہ سے بیمار ہو جاتا ہوں۔

امید کرتا ہوں کہ آپ ''اللہ'' کا وظیفہ دے کر میری مدد کیجئے تاکہ میری شفا ہو جائے۔

جواب آپ کی مرضی کے مطابق آپ چاہیں تو کسی قریبی شمارے میں جواب چھاپ سکتے ہیں، مگر لفافہ میں ایک کورا خط رکھ رہا ہوں اس میں لکھئے ضرور ضرور جواب رسالے کے ذریعہ ملے گا یا پھر آپ لفافہ میں جواب بھیج دیجئے گا۔ اگر جواب خط کے ذریعہ بھیجا جا رہا ہے تو میں آپ کا شکر گزار ہوں گا۔

جواب

ہم آپ کو اس بات کا یقین کیسے دلائیں کہ ہمارے پاس اور ہمارے اردگرد ردی کی ایسی کوئی ٹوکری موجود نہیں ہے جس میں ہم اپنے مخلصین اور اپنے خیر خواہ کے خط ڈالتے ہوں، اتنی بڑی بداخلاقی اور کم ظرفی کی ہم سے توقع مت رکھئے، ہاں یہ ضرور ممکن ہے کہ آپ کا خط نمٹے ہوئے خطوں کی گڈی میں ازراہ غلطی رکھا جاتا ہو اور پھر وہ ہماری نظروں سے اوجھل ہو جاتا ہو، کسی کے خط کو دانستہ نظر انداز کرنا اور اسے بے حیثیت سمجھنا یا ناقابل جواب سمجھنا گناہ ہے اور اللہ سے اس طرح کے گناہوں کی ہم ہزار بار پناہ چاہتے ہیں، ہم آپ کو جھٹلا بھی نہیں سکتے، جب آپ نے لکھا ہے کہ ایک بار نہیں آٹھ بار آپ نے خط لکھا اور ہماری طرف سے اس کا جواب نہیں گیا تو درست ہی ہوگا، ہم اس کوتاہی پر غور کریں گے اور اسے اپنی بدنظمی پر محمول کرتے ہوئے آپ سے معذرت چاہیں گے۔

دفتر میں ڈھیروں خطوط روزانہ موصول ہوتے ہیں ہم سبھی کو جواب دینے کی کوشش بھی کرتے ہیں لیکن پے در پے سفر کی وجہ سے کئی بار خطوں کے انبار لگ جاتے ہیں اور پھر بے پناہ مصروفیت کی وجہ سے ہماری نظروں سے کچھ اوجھل ہو جاتے ہیں اور ہمارے قارئین جواب سے محروم رہ جاتے ہیں، ظاہر ہے انہیں جواب نہ ملنے پر افسوس بھی ہوتا ہوگا اور ممکن ہے کہ کچھ لوگ بیزار ہو کر ہم سے اپنا تعلق منقطع کر لیتے ہوں، ایسے تمام حضرات سے ہم اظہار معذرت اور اظہار شرمندگی کے سوا کچھ نہیں کر سکتے۔

ہماری خواہش تو یہی ہے کہ جو تعلق بن گیا ہے وہ بنا رہے اور ہماری کسی کوتاہی یا کسی غفلت کی وجہ سے وہ ٹوٹنے نہ پائے پھر بھی جو لوگ کسی بنا پر ہم سے دور ہو جائیں اور اپنی محبتوں اور عنایتوں سے ہمیں محروم کر دیں تو ہم صبر کے سوا اور کر بھی کیا سکتے ہیں۔

ہماری دعا ہے کہ اللہ قارئین کے حسن ظن کو ہمیشہ باقی رکھے اور محبتوں اور عنایتوں کے سلسلے بھی ہمیشہ برقرار رہیں اور قارئین کی توجہات ہمیشہ ہری بھری رہے۔ آپ کے مشورے کے مطابق آن لائن سوال وجواب کے سلسلے کو انشاء اللہ ہم عنقریب شروع کرنے والے ہیں، اس کا فائدہ ویسا ہی ہوگا جیسا طلسماتی دنیا کے ذریعہ جواب دینے کا ہوتا ہے اس سے دوسرے لوگ بھی مستفیض ہوں گے اور ہمارا جواب ہزاروں اور لاکھوں لوگوں کی نظروں سے گزرے گا اور اگر یہ جواب ویڈیو کال کے ذریعہ دیا جائے گا تو ہماری آواز لاکھوں سننے والوں کے کانوں تک پہنچے گی یہ پروگرام تو بن رہا ہے دعا کیجئے کہ اس پر عمل جلد ہو اور بہت جلد ہم ضرورت مندوں کے کام آسکیں۔

ہم ایک سال میں ہزاروں عمل قارئین کے لئے لکھتے ہیں، یاد نہیں رہتا کہ کونسا عمل کس شمارے میں لکھا تھا، اندازہ یہ ہے کہ اللہ الصمد پڑھنے کی تعداد ہر سمت میں ۲۳۱ مرتبہ ہوگی، آخر میں سجدے میں جا کر اور پھر التحیات میں بیٹھ کر بھی اسی تعداد میں پڑھنا ہوگا، پھر اپنے رب سے دعا کریں اگر اللہ نے کامیابی عطا کر دی تو مؤکل حاضر ہوگا اور آپ کی مدد کرے گا۔

دست غیب کے سلسلے میں ایک بہت ہی ضروری بات یاد رکھیں کہ دست غیب کا عمل کوئی سا بھی ہو وہ بالکل رائیگاں نہیں ہوتا، اگر وہ اس طرح بھی کامیابی سے ہمکنار نہ ہو جس طرح آپ نے پڑھا اور جس طرح لکھا گیا ہے تو پھر غائبانہ مدد دست غیب کا عمل کرنے والے کی ہو جاتی ہے، روزی کے دروازے کھل جاتے ہیں اور ایسی ایسی جگہوں سے رزق میسر آنے لگتا ہے کہ جہاں سے کوئی گمان بھی نہیں ہوتا۔ مؤکل حاضر ہو نہ ہو یا کوئی روپیوں کی تھیلی پیش کرنے والے آئے نہ آئے لیکن

اللہ کی رحمت بندے کی ضرور مددگار بنتی ہے اور اس کی خواہشات غائبانہ طور پر پوری ہونے لگتی ہے اور خواہشات اور ضروریات پوری ہونے کے اسباب پیدا ہوتے ہیں۔

آپ ایمان ویقین کے ساتھ "اللہ الصمد" والے عمل کو کرلیں اور اس رب اور اس کی قدرتوں پر بھروسہ رکھیں جو ان کو بھی مایوس نہیں کرتا جو نہیں مانگتے پھر ان کو کیوں مایوس کرے گا جو ان کے سامنے اپنا دامن پھیلا رہے ہیں۔

اسم ذات الٰہی "یااللہ" کا عمل بھی آپ کے لئے سود مند ثابت ہوگا، آپ ہر نماز کے بعد ٦٦ مرتبہ "یااللہ" کا ورد رکھیں اور عشاء کی نماز کے بعد اس کی تعداد ٩٩ مرتبہ کردیا کریں۔ اگر آپ ۴۳۵٦ مرتبہ پڑھ سکتے ہوں تو بہت ہی بہتر ہوگا ورنہ ٩٩ بار پڑھنے پر اکتفا کریں۔

اپنی موجودہ صحت کو پیش نظر رکھتے ہوئے آپ وظیفے کریں اور مؤکل کی حاضری اور اس کو تابع کرنے کے بارے میں سوچنا بند کردیں کیوں کہ مؤکلین والے تمام اعمال طویل اور مشکل ترین ہوتے ہیں جو موجودہ صورت حال میں آپ کے بس کی بات نہیں ہے لیکن یہ بات بھی یاد رکھیں کہ اپنا یا مریضوں کا روحانی علاج کرنے کے لئے مؤکل تابع کرنا یا اس کو اپنا غلام بنانا ضروری نہیں ہے، اگر علاج کے سلسلے میں آپ کی نیت صحیح ہے اور لوگوں کی خدمت کرنے میں آپ مخلص ہیں اور لوگوں کو فائدہ پہنچانے کا جذبہ رکھتے ہیں تو مؤکل کے بغیر بھی بہ حسن وخوبی خدمات کے سلسلے کو جاری رکھ سکتے ہیں، بس آپ کو اپنا تعلق اللہ سے مضبوط کرنا ہے اور اس کے بندوں کی بے لوث خدمات کرنے کا تہیہ کرلینا ہے، آپ دیکھیں گے کہ اللہ کی نصرت اور مدد آپ کے ساتھ ہوگی۔

آپ کا جو وقت اچھا یا برا گزر گیا اس کو بھول جائیے، اب آپ اپنے حال کی قدر کریں، اس کو ضائع نہ کریں، وقت جو گزر جاتا ہے، گزر جاتا ہے، کوشش اس بات کی کریں کہ آپ کا وقت ایک پل بھی ایک لمحہ بھی کچھ کئے بغیر نہ گزرے۔ جو لوگ کچھ نہیں کرتے اور ہاتھ پر ہاتھ رکھے بیٹھے رہتے ہیں وہ خود پر بہت بڑا ظلم کرتے ہیں اور وقت ضائع کرنے کی انہیں بہت بڑی سزا ملتی ہے۔

دوسروں کی خدمت کرنے سے پہلے اپنی صحت کا بھی خیال رکھئے، جان ہے تو جہان ہے۔ اگر آپ خود بیمار ہوں گے تو دوسروں کا علاج کیسے کرپائیں گے، نماز کی پابندی رکھئے، ہمیشہ تازہ وضو کے ساتھ نماز پڑھئے، نماز کی پابندی سے بھی تندرستی بحال رہتی ہے، صبح شام "یاسلام" ۱۳۱ مرتبہ پڑھنے کا معمول بنائیے، انشاءاللہ اس وظیفے سے بھی صحت پر اچھا اثر پڑے گا۔ اگر صبح شام ایک مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھ کر ایک گلاس پانی پر دم کرکے پی لیا کریں تو انشاءاللہ آپ کی تندرستی ٹھیک رہے گی اور ناگہانی بیماریوں سے آپ محفوظ رہیں گے۔

اگر تعویذ گلے میں ڈالنے کو نادانی اور کم فہم اور کم علم لوگوں کی طرح آپ ناجائز نہ سمجھتے ہوں تو اس نقش کو کالی روشنائی سے لکھ کر کالے کپڑے میں پیک کرکے اپنے گلے میں ڈال لیں، انشاءاللہ اس نقش کی برکت سے آپ کی حفاظت رہے گی۔

٧٨٦

٦١٥	٦١٨	٦٢٢	٦٠٨
٦٢١	٦٠٩	٦١٤	٦١٩
٦١٠	٦٢٤	٦١٦	٦١٣
٦١٧	٦١٢	٦١١	٦٢٣

کھانا گھر کا کھانے کی عادت ڈالئے خواہ دال اور چٹنی ہو، ہوٹلوں کے کھانے کتنے بھی لذیذ ہوں وہ تندرستی کو کچھ نہ کچھ نقصان ضرور پہنچاتے ہیں، خاص طور پر ہر جگہ کا پانی صحت کے لئے بہت مضر ثابت ہوتا ہے، پانی ہمیشہ بسلری کا اگر استعمال کریں تو آپ کے حق میں بہت بہتر ہوگا۔ بہرحال سب چیزوں سے پہلے اپنی صحت کا خیال رکھیں یہی اپنے ساتھ انصاف ہے اور جب صحت ہوگی تب ہی عبادت بھی ہوگی اور تب ہی خدمت خلق بھی صحیح طریقے سے ہوگی۔

ہم دعا کریں گے کہ اللہ آپ کے ہر عمل کو قبول فرمائے، آپ کی تندرستی کو بحال رکھے اور آپ کو اپنے اور لوگوں کے مسائل حل کرنے کی صلاحیتوں سے بہرہ ور کرے۔

قسط نمبر: ۸

عکسِ سلیمانی

یاحفیظ کا نقش

جان و مال کی حفاظت کے لئے اس نقش کو عروج ماہ میں ساعتِ شمس میں لکھ کر اپنے دائیں بازو پر باندھیں، انشاء اللہ جان و مال کی حفاظت رہے گی۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

ظ	ی	ف	ح
۷۹	۹	۸۹۹	۱۱
۱۰	۸۲	۸	۸۹۸
۹	۸۹۷	۱۱	۸۱

یاحسیب کا نقش

امتحان میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے اس نقش کو عروج ماہ میں کسی ساعت سعید میں لکھ کر طالب علم کے گلے میں ڈالیں اور طالب علم کو تاکید کریں وہ روزانہ ''یاحسیب'' ۱۰۰ مرتبہ پابندی کے ساتھ پڑھتا رہے۔ زمانۂ امتحان سے پڑھنا شروع کرے اور نتیجہ امتحان آنے تک برابر پڑھتا رہے۔ انشاء اللہ اچھے نمبروں سے کامیابی ملے گی۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

ب	ی	س	ح
۵۹	۹	ا	۱۱
۱۰	۶۲	۸	۰
۹	۰	۱۱	۶۱

یارقیب کا نقش

حفاظت اور فرشتوں کی نگہبانی کے لئے یارقیب پڑھنا مفید ثابت ہوتا ہے۔ اگر رات کو سونے سے پہلے روزانہ ۳۱۳ مرتبہ "یارقیب" پڑھ کر دستک دیں تو فرشتے تمام رات عامل کی اور اس کے اہل خانہ کی حفاظت اور نگہبانی کرتے ہیں۔ جو شخص یارقیب کے نقش اپنے پاس رکھے گا وہ تمام آفات سے محفوظ رہے گا۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

ب	ی	ق	ر
۹۹	۲۰۱	۱	۱۱
۲۰۲	۱۰۲	۸	۰
۹	۰	۲۰۳	۱۰۱

یاواسع کا نقش

روزی میں وسعت اور کشادگی کے لئے روزانہ عشاء کی نماز کے بعد "یاواسع" ۱۳۷ مرتبہ پڑھنے کا معمول رکھیں، چند ماہ کی پابندی کے بعد روزی میں وسعت اور کشادگی پیدا ہوگی، تنگ دستی اور غربت سے نجات ملے گی اور ایسی ایسی جگہ سے رزق ملے گا جہاں سے گمان بھی نہیں ہوگا۔ یاواسعُ کا نقش غربت وافلاس سے نجات دلانے میں تیر بہدف ثابت ہوتا ہے۔ اس نقش سے عروج ماہ میں ساعت مشتری میں لکھ کر ہرے کپڑے میں پیک کر کے اپنے سیدھے بازو پر باندھیں۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

ع	س	ا	و
۰	۷	۶۹	۶۱
۸	۳	۵۸	۶۸
۵۹	۶۷	۹	۲

یاحکیم کا نقش

کسی بھی ضرورت یا کسی بھی خواہش کی تکمیل کے لئے "یاحکیم" روزانہ ۷۸ مرتبہ صبح وشام پڑھیں۔ اس وظیفے کو ۴۰ دن تک جاری رکھیں، اپنے مقصد اور اپنی مراد کو ذہن میں رکھ کر اس اسم الٰہی کا ورد رکھیں۔ انشاء اللہ چالیس دن میں مراد برآئے گی۔ کسی بھی مہم میں

کامیابی حاصل کرنے کے لئے ''یا حکیم'' کا نقش شرف قمر کے وقت بنا کر ہرے کپڑے میں پیک کر کے اپنے دائیں بازو پر باندھیں اور کرشمۂ قدرت دیکھیں۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۹	۱۲	۳۸	۱۹
۳۷	ک	ح	۱۳
۲۱	م	ی	۷
۱۱	۶	۲۲	۳۹

یاوکیل کا نقش

تمام ضروریات اور خواہشات کی تکمیل کے لئے روزانہ ''یاوکیل'' کا ورد سو مرتبہ کریں اور یاوکیل کا نقش اپنے گلے میں ڈالیں۔ انشاء اللہ تمام کام بنیں گے، رکاوٹیں دور ہوں گی، بندشوں اور گردشوں سے نجات ملے گی۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

ک	۳۱	۹	و
۸	۷	۱۹	۳۲
۸	۱۱	۲۹	۱۸
ل	۱۷	۹	ی

یامتین کا نقش

اگر کوئی بچہ بہت روتا ہو، دودھ نہ پیتا ہو تو یہ نقش لکھ کر گلے میں ڈالیں، جو عورت اپنے شوہر سے دن رات لڑتی ہو، زبان چلاتی ہو، اس کے گلے میں بھی یامتین کا نقش لکھ کر ڈال دیں، انشاء اللہ زبان زوری سے نجات حاصل ہوگی۔ حمل ٹھہرنے کے دو ماہ بعد اگر حاملہ عورت کے پیٹ پر ۷۰ مرتبہ یامتین بغیر روشنائی کے سیدھے ہاتھ کی شہادت کی انگلی سے لکھ دیں۔
اللہ کے فضل وکرم سے فرزند پیدا ہوگا۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۴۰۱	۵۱	۸	م
۷	۴۱	ت	۵۲
۴۲	ی	۴۹	۳۹۹
ن	۳۹۸	۴۳	۹

یاحمیدُ کا نقش

اگر کسی کو بے تحاشہ گالیاں بکنے کی عادت ہو اور بات بات پر لڑتا ہو، گالیاں بکتا ہو، لوگوں پر الزام تراشیاں کرتا ہو تو ایسے شخص کے گلے میں ''یاحمید'' کا نقش ڈالیں اور یہی نقش گلاب وزعفران سے چینی کی پلیٹ پر لکھ کر روزانہ تازے پانی سے دھو کر ۲۱ ؍دن تک پلائیں۔ انشاءاللہ زبان درازی اور فحش گوئی سے باز آئے گا۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۹	۱۲	۲	۲۹
۱	م	ح	۱۳
۴۱	د	ی	۷
۱۱	۶	۴۲	۳

یاواحد کا نقش

اگر کوئی شخص روزانہ سو مرتبہ ''یاواحد'' پڑھنے کا معمول رکھے تو اس کا دل توحید پر جم جائے اور شرک و بدعت سے اس کی حفاظت ہو جائے۔ ہر طرح کے خوف سے نجات پانے کے لئے بھی اس اسم الٰہی کا ورد موٴثر ثابت ہوتا ہے۔ یاواحد کا نقش طبیعت میں استقلال اور استحکام پیدا کرنے کے لئے بہت مفید ثابت ہوتا ہے۔ اس نقش کو کالے کپڑے میں پیک کر کے گلے میں ڈالنا چاہئے۔

۷۸۶

د	ح	ا	و
و	ا	ح	د
ح	د	و	ا
ا	و	د	ح

یامقتدر کا نقش

مخلوق کی نظروں میں محبوب اور معزز ہونے کے لئے روزانہ "یامقتدر" پانچ سو مرتبہ پڑھیں اور لوگوں کی نظروں میں سرخرو رہنے کے لئے "یامقتدر" کا نقش ہرے کپڑے میں پیک کر کے اپنے گلے میں ڈالیں، اس نقش کو نوچندی جمعہ کو ساعتِ زہرہ میں لکھیں۔ اگر انار کے درخت کا شاخ کا قلم بنا کر لکھیں تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

م	ق	ت	در
۴۰۱	۲۰۳	۴۱	۹۹
۲۰۲	۳۹۸	۱۰۲	۴۲
۱۰۱	۴۳	۲۰۱	۳۹۹

یاباطن کا نقش

دل و دماغ کی صفائی کے لئے اور باطن میں روحانیت اور پاکیزگی پیدا کرنے کے لئے روزانہ سو مرتبہ "یاباطن" پڑھنے کا معمول رکھیں، گناہوں اور معصیتوں سے محفوظ رہنے کے لئے "یاباطن" کا نقش کالے کپڑے میں پیک کر کے اپنے گلے میں ڈالیں۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۰	۴۸	۱۱	۳
۱۲	ب	۱	۴۷
۱	ط	ن	۲
۴۹	۳	۰	۱۰

یامانع کا نقش

اگر کسی کی بیوی ناراض ہو کر سو جائے تو شوہر کو چاہئے کہ سو بار "یامانع" پڑھ کر سو جائے۔ انشاء اللہ صبح اٹھ کر خود ہی بات چیت شروع کردے گی اور ناراض ہونے پر اظہار شرمندگی بھی کرے گی۔ یامانع کا نقش سرعتِ انزال سے محفوظ رکھتا ہے۔ اس نقش کو لکھ کر کالے کپڑے میں پیک کر کے اپنے دائیں بازو پر باندھے۔

اگر اس نقش کو منگل کے دن مریخ کی ساعت میں لکھیں تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۴۱	۵۲	۶۸	۰
۶۷	۱	م	۵۳
۲	ع	ن	۳۹
۵۱	۳۸	۳	۶۹

یاغنی کا نقش

اگر کوئی شخص مالدار بننے کا خواہش مند ہو تو اس کو چاہئے کہ روزانہ عشاء کی نماز کے بعد "یاغنی" ۱۰۶۰ ایک ہزار ساٹھ مرتبہ پڑھے، اول وآخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے، انشاء اللہ زیادہ دن نہیں گذریں گے کہ دولت ہر طرف سے آنی شروع ہوگی۔ "یاغنی" کا نقش انسان کو مالدار بنانے میں بہت موثر ثابت ہوتا ہے۔ نوچندی اتوار کو ساعتِ شمس میں اس نقش کو لکھ کر ہرے یا سنہرے کپڑے میں پیک کر کے اپنے گلے میں ڈالیں۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۴۷	۱۱	۳	۹۹۷
۴	۹۹۸	۴۸	۱۲
۹۹۹	۱	۹	۴۹
ی	ن	غ	۲

یامعطی کا نقش

ستاروں کی نحوست اور گردشوں سے بچنے کے لئے "یامعطی" صبح وشام ۱۲۹ مرتبہ پڑھیں، ستاروں کی نحوستوں اور گردشوں سے محفوظ رہنے کے لئے "یامعطی" کا نقش کالے کپڑے میں پیک کر کے اپنے گلے میں ڈالیں، انشاء اللہ جان ومال کی حفاظت رہے گی۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

ع	۱۱	۸	م
۷	۴۱	۶۹	۱۲
۴۲	۱۰	۹	۶۸
ی	۶۷	۴۳	ط

یاضارُ کا نقش

اگر کسی کا نفس سرکشی کرتا ہو اور شرارتوں پر اکساتا ہو اور بار بار دل گناہوں کی طرف مائل کرتا ہو تو ہر جمعہ کی شب ''یاضارُ'' ایکہزار ایک مرتبہ پڑھے اور اس نقش کو کالے کپڑے میں پیک کر کے گلے میں ڈالے۔ انشاء اللہ نفس امارہ کی شرارتوں سے محفوظ رہے گا اور ایک سال تک ہر جمعہ کی شب میں مذکورہ وظیفہ پڑھتا رہا تو ایک سال میں درجۂ ولایت کو پہنچے گا۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۳	۷۷۹	۱۹۹	۰
۱۹۸	۲۱	۲	ض
۲۲	۲۰۱	۷۷۷	ا
۷۷۸	۰	۲۳	ر

یاصبور کا نقش

''یاصبور'' کا وِرد رکھنے والا سکون وطمانیت کی دولت سے بہرہ ور رہتا ہے۔ اس کا نقش ہمیشہ اس کے کنٹرول میں رہتا ہے۔ جس عورت کے حمل نہ ٹھہرتا ہو وہ ''یاصبور'' کے نقش کو لال کپڑے میں پیک کر کے اپنے گلے میں ڈالے۔ انشاء اللہ چند ماہ میں حمل قرار پائے گا اور صالح اولاد پیدا ہوگی۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۳	۲۰۱	۴	ص
۳	۹۱	ب	۲۰۲
۹۲	و	۱۹۹	ا
ر	۰	۹۳	۵

یاوارث کا نقش

اگر کوئی شخص یہ چاہتا ہو کہ اس کا ہر کام اس کی منشاء کے مطابق ہو جائے اور اس کے کام میں نہ کوئی رکاوٹ ہو نہ کوئی حارج ہو تو اس کو روزانہ ''یاوارث'' ۷۰۷ مرتبہ پڑھنا چاہئے، اول و آخر سات مرتبہ درود شریف پڑھنا چاہئے۔ اس کے ساتھ ساتھ ''یاوارث'' کا نقشِ حرفی اپنے گلے میں ڈالنا چاہئے۔ انشاء اللہ کام بنتے رہیں گے اور حسبِ منشاء زندگی میں کامیابی ملے گی۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

ش	ر	ا	و
و	ا	ر	ش
ر	ش	و	ا
ا	و	ش	ر

یاہادی کا نقش

اگر کوئی شخص یہ چاہے کہ دورانِ سفر وہ کبھی راستہ نہ بھٹکے اور جہاں جانا چاہے بغیر کسی رہنمائی کے بھی وہاں پہنچ جائے تو اس کو چاہی
کہ روزانہ صبح شام "یاہادی" ۲۱ رمرتبہ پڑھا کرے اور جب سفر پر جائے جب بھی "یاہادی" ۲۱ رمرتبہ پڑھ کر گھر سے نکلے اور اس نقش کو
اپنے دائیں بازو پر باندھے۔

۷۸۶

ی	د	ا	ھ
ھ	ا	د	ی
د	ی	ھ	ا
ا	ھ	ی	د

یامنعم کا نقش

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ "یا منعم" کا بہ کثرت ورد کرنے والا کبھی کسی کا محتاج نہیں ہوتا۔ یہ ہمیشہ مستغنی رہتا ہے اور اس کی جیب
ہمیشہ پیسوں سے بھری رہتی ہے۔ "یا منعم" کا نقش بھی انسان کو مالداری سے ہمکنار کرتا ہے۔ اس نقش کو عروج ماہ میں ساعت مشتری میں
لکھ کر ہرے کپڑے میں پیک کرکے اپنے سیدھے بازو پر باندھیں اور روزانہ سو مرتبہ "یا منعم" پڑھ کر اس نقش پر دم کرتے رہیں۔ انشاء
اللہ دولت سے سرفراز ہوں گے اور انشاء اللہ کبھی کسی کے آگے ہاتھ پھیلانے کی نوبت نہیں آئے گی۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

م	ع	ن	م
۵۱	۳۹	۴۱	۶۹
۳۸	۴۸	۷۲	۴۲
۷۱	۴۳	۳۷	۴۹

یاظاہر کا نقش

جو شخص اس اسم الٰہی کو روزانہ پانچ سو مرتبہ پڑھے گا اس کی بینائی میں اضافہ ہوگا اور اس کی عقل میں وسعت پیدا ہوگی۔ یاظاہر کا ورد رکھنے والے کا گھر بار سلامت رہتا ہے، اس کے بیوی بچے ہر آفت سے محفوظ رہتے ہیں اور زلزلے وغیرہ سے مکان کی حفاظت ہوگی ہے۔ اس کا نقش ہر طرح کے حادثے سے محفوظ رکھتا ہے اور اس نقش کی برکت سے تندرستی بھی بحال رہتی ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

ظ	ا	ھ	ر
۶	۱۹۹	۹۰۱	۰
۱۹۸	۳	۳	۹۰۲
۲	۹۰۳	۱۹۷	۴

یاباعث کا نقش

یاباعث کا ورد کرنے سے رگوں میں ایک طرح کی حرارت پیدا ہوجاتی ہے، سستی اور کاہلی سے نجات ملتی ہے، بدن میں چستی پیدا ہوتی ہے۔ اس اسم الٰہی کا ورد مردہ دل لوگوں کے لئے بہت موثر ثابت ہوتا ہے۔ یاباعث کا نقش بھی سستی اور تساہلی سے انسان کو نجات دیتا ہے۔ اس نقش کو فیروزی رنگ کے کپڑے میں پیک کر کے گلے میں ڈالیں۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

ب	۶۸	۵۰۱	۲
۵۰۲	۱	۳	۶۷
۰	۴۹۹	ع	۴
۶۹	۵	۰	ش

یاقوی کا نقش

اگر کوئی شخص ''یاقوی'' روزانہ صبح شام ۱۱۶ مرتبہ پڑھنے کا معمول بنائے تو وہ عظیم طاقت سے بہرہ ور ہو۔ اگر کسی کا دشمن زبردست ہو اور اس کی ریشہ دوانیوں سے ڈر لگتا ہے تو ۱۱۶ کاغذ کے پرزوں پر ''یاقوی'' لکھے، پھر ان کو آٹے میں رکھ کر گولیاں بنالے۔ اس کے بعد ۱۳ دن تک یہ گولیاں کسی مرغ کو کھلاتا رہے اور یہ تصور کرتا رہے کہ دشمن کو مقہور اور مغضوب کر رہا ہے۔ ۱۳ دن کے بعد اس مرغ کو ذبح

کر کے کھالے اور چاہے تو دوستوں کو بھی کھلا دے۔ اس کے بعد یا قوی کا یہ نقش اپنے گلے میں ڈال لے، انشاء اللہ دشمن مقہور و مغضوب ہوگا اور اس کی شرارتیں اور خباثتیں ختم ہو جائیں گی۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

ی	و	ق	٠
۹۹	۱	۹	۷
۲	۱۰۲	۴	۸
۵	۷	۳	۱۰۱

یا عظیم کا نقش

اس دنیا میں بڑائی حاصل کرنے کے لئے اور اپنے ہم عصروں میں ممتاز ہونے کے لئے "یا عظیم" کا ورد کرنا چاہئے۔ اگر صبح شام سو مرتبہ اس اسم الٰہی کا ورد کریں تو لوگوں کے دل میں عظمت پیدا ہوتی ہے اور مخلوق عالم کے سامنے اپنا سر جھکانے پر مجبور ہوتا ہے۔ اکابرین نے اس اسم الٰہی سے ہمیشہ استفادہ کیا ہے اور لوگوں کے قلوب کو فتح کرنے میں اس اسم سے مدد لی ہے۔

اس اسم الٰہی کا نقش بھی عظمت و رفعت کی دولتیں عطا کرتا ہے اور اس اسم کے ورد سے دلوں پر حکومت ہوتی ہے اور روحیں فتح یاب ہوتی ہیں۔ اس نقش کو عروج ماہ میں جمعہ کے دن ساعت زہرہ میں لکھنا چاہئے۔ پھر اس کو ہرے کپڑے میں پیک کر کے اپنے دائیں بازو پر باندھ لینا چاہئے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۹۰۱	۴۱	۸	ع
۷	۷۱	ظ	۴۲
۷۲	ی	۳۹	۸۹۹
م	۸۹۸	۷۳	۹

☆☆☆

قسط نمبر ۱۴

حضرت امام غزالیؒ

دنیا کے عجائب وغرائب

فرمان خداوندی ہے۔

اَلَمْ یَرَوْا اِلَی الطَّیْرِ مُسَخَّرٰتٍ فِیْ جَوِّ السَّمَآءِ مَا یُمْسِکُھُنَّ اِلَّا اللّٰہُ. (سورہ نحل آیت:۷۹)

"یعنی کیا انہیں دیکھا انہوں نے پرندوں کو جو مسخر ہیں آسمان کی فضا میں نہیں تھامتا ہے ان کو مگر اللہ۔"

اللہ تعالیٰ نے پرندہ کو مضبوط اور ہلکا پیدا فرمایا تاکہ اڑنے میں بوجھل نہ ہو اور اس کی حاجت وضرورت کے مطابق اس کو بدنی ساخت عطا فرمائی، اس کا جو عضو جیسا بھی تھا نرم یا خشک یا درمیانی اس کو اسی کے مطابق غذا نصیب فرمائی۔ قدرت نے پرندہ کے ہاتھ پیدا نہیں کئے بلکہ صرف پاؤں تاکہ ان سے زمین پر چلے پھرے بھی اور اگر زمین سے اڑنا چاہے تو وہ اس کو اڑنے میں بھی مدد دیں، پاؤں کو نیچے سے قدرے چوڑائی دی تاکہ زمین پر اچھی طرح بیٹھ سکے، پاؤں کے کچھ حصہ میں گدی رکھی اور اس میں چند ناخن لگائے، ناخنوں کی کھال باریک اور پنڈلی کی کھال سے سخت تر پیدا کی۔ پنڈلی کی کھال قدرت نے موٹی اور مضبوط بنائی تاکہ گرمی اور سردی کے بچاؤ میں اس پر بالوں کی ضرورت نہ رہے۔

اور مصلحت یہی چاہتی تھی کہ اس پر بال نہ ہوں کیوں کہ وہ اپنی روزی کی طلب میں پانی اور کیچڑ کی جگہوں پر جاتا ہے، اگر پنڈلی پر بال ہوتے تو وہ اکثر مٹی میں بھرے ہی رہتے اور پرندہ اس سے دکھ پاتا کیوں کہ اڑنے میں بوجھل ہو جاتا۔ نیز خالق نے جن پرندوں کی ٹانگیں لمبی بنائیں ان کی گردن بھی لمبی رکھی تاکہ زمین سے یہ اپنی غذا آسانی سے اٹھالیں، اگر صورت اس کے خلاف ہوتی کہ ٹانگیں تو ہوتیں لمبی اور گردن ہوتی چھوٹی تو خشکی اور تری میں چیز کا اٹھانا ممکن نہ ہوتا جب تک وہ سینہ کے بل اوندھے نہ گرتے۔

قدرت نے کبھی ایسا بھی کیا کہ گردن کی درازی کے ساتھ چونچ بھی لمبی کی تاکہ پرندہ آسانی سے اپنی غذا چگ لے، اگر گردن لمبی ہوتی اور ٹانگیں چھوٹی تو پرندہ پر اس کی گردن بوجھ ہوتی اور دانہ چگنا اس پر بوجھ ہو جاتا۔ خالق نے پرندہ کے سینہ کو نصف دائرہ میں شکل کا آگے کی جانب نکلا ہوا بنایا تاکہ اڑان کے وقت وہ ہوا کو اچھی طرح پھاڑے اور بازوؤں کے سروں کو گولائی دی کہ اڑنے میں آسانی رہے، پھر پرندہ کی چونچ کو اس کی ضرورت کے موافق ساخت دی۔ کسی کی چونچ کو کاٹنے کے لئے بنایا اور کسی کو چگنے اور کھودنے کے لئے کیا، گدھوں کا یا ان پرندوں کو جن کی غذا گوشت ہے، پنجے دیئے، بعض کے پنجوں کو چوڑا، دندانہ دار بنایا تاکہ اس کے ذریعہ جس چیز کو چگنا چاہیں اس کو مضبوطی کے ساتھ پکڑ لیں۔

بعض کو معمولی گرفت کے لئے بنایا کہ وہ سبزیاں کھائیں اور جن کی چونچ کو لمبائی دی اس سے کھودنے کا مقصد حل کیا، اس لئے چونچ کو سختی بھی دی مگر ہڈی کی سختی سے کمتر کیوں کہ اس کا استعمال ہڈی سے زائد تھا، چونچ پرندہ میں وہ کام دیتی ہے جو دانت دوسرے جانوروں میں کام دیتے ہیں۔ بازوؤں کے پروں کو نرسل نما بنا کر ان کو سخت قسم کی کھال میں مضبوطی کے ساتھ پیوست کیا کیوں کہ اڑنے کی حاجت پرندہ کو زیادہ ہوتی ہے اور اڑنے میں بازوؤں کی پختگی کی بھی ضرورت ہے، بازوؤں پر پر اُگائے تاکہ گرمی اور سردی کے نقصانات سے بھی پرندہ بچ سکے اور اڑان کے وقت ہوا کو چیرنے میں بھی اس کو مدد مل سکے، بازوؤں کے پروں کو بقیہ حصہ بدن کے پروں سے مضبوط و پختہ تر کیا کیوں کہ اڑان میں ان کی پختگی کی ضرورت تھی البتہ بدن کے دوسرے حصوں کے پر نرم پیدا کئے کہ خوب صورتی بھی پیدا ہو اور گرمی اور سردی کی آفتوں سے یہ بدن کو محفوظ بھی رکھیں اور ان سب پروں کو جلد میں مضبوطی کے ساتھ اُگایا۔

قدرت نے پروں میں یہ بھی خوبی رکھی کہ وہ اگر تر ہو جائیں تو خراب نہ ہوں، میلے ہو جائیں تو میل ان کا کچھ نہ بگاڑے، پر تر ہو جاتے

ہیں تو پرندہ ان کو جھاڑ کر تری کو دور کر دیتا ہے اور پھر خشک ہو کر ہلکا ہو جاتا ہے، انڈے دینے اور بدن سے غلاظت نکالنے کے لئے قدرت نے اس میں ایک ہی مخرج پیدا کیا تا کہ اس کا بدن ہلکا رہے، اس کی دم پر پَر اس مقصد سے اُگائے کہ وہ اڑان میں سیدھا اڑ سکے۔ اگر اس کے پر اور دم نہ ہوتی تو اس کے بازو اس کو اِدھر اُدھر نہ موڑ سکتے تھے، گویا پرندہ کی دُم کشتی یا جہاز کے اُس آلہ کے مانند ہے جس سے اس کی رفتار کو سیدھا کیا جاتا ہے۔

پرندہ اپنی خلقت میں بہت چوکنا اور خائف پیدا کیا گیا تا کہ وہ اسی بیداری سے اپنی حفاظت کر سکے، پرندہ اپنی غذا نگلتا ہے چبا نہیں سکتا، اس لئے اس کی چونچ کو سخت بنایا اور ایسا سخت کہ وہ گوشت کو چاقو یا چھری کی طرح کاٹ دیتی ہے اور پھر آرام کے ساتھ وہ اپنی غذا نگل لیتا ہے، نیز پرندے کے اندرون بدن میں کچھ ایسی زائد حرارت قدرت کی طرف سے ودیعت ہوئی ہے کہ وہ غذا کو گلا کر رکھ دیتی ہے، اس کو پہلے سے دانتوں وغیرہ کے ذریعہ چبانے کی ضرورت ہی نہیں رہتی، اس لئے پرندہ دانتوں اور ان کے بوجھ کی قطعی حاجت نہیں رکھتا، چنانچہ یہ تجربہ ہے کہ اگر کوئی دوسرا حیوان انگور کا دانہ کھائے تو وہ اس کے پیٹ میں سالم ملے گا لیکن وہ دانہ پرندہ کے پیٹ میں جا کر ریزہ ریزہ ہو کر رہ جاتا ہے۔

پرندہ انڈے دیتا ہے، بچہ نہیں جنتا، اگر اس کا بچہ ہوتا اور وہ کچھ مدت کے لئے اس کے پیٹ میں ٹھہرتا تو اس مدت میں پرندہ اڑنے سے عاجز ہو جاتا، کیوں کہ اس کے بدن کا وزن اڑان سے مانع رہتا۔

غور کیجئے اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کی ساخت اور بناوٹ کیا موزوں اور قرین مصلحت و حکمت رکھی ہے، پھر ملاحظہ کیجئے کہ انڈا دینے کے بعد وہ کس ہوشیاری سے اس کو سیتا ہے اور اس میں سے جب بچہ نکلتا ہے تو اس کو اپنے پیٹ سے نکالی ہوئی غذا کس خوبی سے چگاتا ہے، غرض اپنے بچہ کی پرورش میں پوری مشقت برداشت کرتا ہے حالانکہ مستقبل کا کوئی دھیان اس کو نہیں، نہ بچہ سے اس کو کوئی امید ہے جس طرح ایک انسان اپنے بچے کے بارے میں بڑی بڑی امیدیں باندھتا ہے کہ مثلاً وہ بڑا ہو کر اس کے لئے باعث عزت ہوگا اور ایک سہارا بنے گا نیز اس کے ذریعہ اس کا نام بھی چلے گا۔

بس پرندہ کی یہ جدو کد محض قدرتی الہام کی بنا پر ہے اور قدرت خداوندی کا یہ کھلا ثبوت ہے، انڈے دینے کے بعد پرندہ اس کو مناسب مقام میں سینے کی فکر کرتا ہے، تنکے جمع کرتا ہے اور ان سے ایک محفوظ جگہ پر آرام دہ گھونسلا تیار کرتا ہے تا کہ اس کے بچوں کی پرورش میں کسی آفت کا کھٹکا نہ ہو، کبوتری کو دیکھئے کہ وہ اپنے انڈوں کو کس حسن و خوبی اور حیران کن طریقہ سے سیتی ہے، یہاں تک کہ ان سے بچے نکل آتے ہیں، اگر کسی انڈے میں کوئی خرابی دیکھتی ہے تو اس کو فوراً نکال پھینکتی ہے۔

پھر چوگا دینے کا طریقہ دیکھئے کہ اول اپنے بچہ کے پوٹے کو ہوا سے بھرتی ہے تا کہ وہ کچھ لینے کے قابل ہو جائے، جب غذا اس کے پیٹ میں نرم ہو جاتی ہے تو اس کو نکال کر دھیرے سے اپنے بچہ کے پوٹے میں اتارتی ہے اور ایسا عمل کئی بار کرتی ہے۔ اگر ایک ہی بار وہ غذا چوزہ کے پوٹے میں اتار دے یا سالم دانہ پہنچا دے تو چوزہ اس کو برداشت کرنے کے قابل نہ رہے۔

اسی طرح بچہ اپنے انڈے سے نکلتا ہے تو اس کو اپنے سینہ سے یک بیک جدا نہیں کرتی بلکہ بدن سے لگائے رکھتی ہے اور اس کو حرارت پہنچاتی ہے ورنہ اگر وہ ایک دم ٹھنڈ پالے تو اس کی جان کے لالے پڑ جائیں۔

دوسرے پرندوں کی پیدائش کا طریقہ دوسرا ہی ہے کیوں کہ حکمت الٰہی اور قدرت خداوندی کا تقاضا ہر جگہ جدا ہے، مرغی کے بچوں کو دیکھئے کہ وہ چوگے کے محتاج نہیں بلکہ وہ جوں ہی انڈوں سے باہر نکلے دانہ چگنے لگتے ہیں، ساتھ ساتھ یہ بھی ملاحظہ کیجئے کہ کبوتر اور کبوتری دونوں مل کر باری باری سے انڈوں کو گرمی پہنچاتے ہیں، گویا ان کو علم ہے کہ اگر وہ ایسا نہیں کریں گے تو انڈے خراب ہو جائیں گے، انڈے کی اندرونی بناوٹ کو دیکھیں گے تو آپ کو اور حیرت ہوگی۔ اس میں ایک زرد گاڑھا مادّہ ہوتا ہے اور دوسرا رقیق سفید پانی جیسا ایک حصہ سے بچہ کا بدن بنتا ہے، دوسرے سے وہ بدن غذا حاصل کرتا ہے اور انڈے سے نکلنے تک اسی غذا سے اس کا بدن پرورش پاتا رہتا ہے، کیا حیرت کا مقام ہے کہ بدن کی پرورش بھی اندر ہو رہی ہے اور غذا بھی اندر ہی اندر اس کو مل رہی ہے۔

پوٹے کی ساخت بھی پر حکمت ہے، پوٹے کا نشیبی حصہ ایسا تنگ رکھا گیا ہے کہ اس میں غذا آہستہ آہستہ پہنچ سکتی ہے، اس کی تنگی کا لحاظ کرتے ہوئے اگر ایسا ہوتا کہ ٹھہر ٹھہر کر دانہ اس میں پہنچتا تو اس میں بڑا طول عمل تھا، نیز اس میں خطرہ بھی تھا کیوں کہ اچانک اس میں دانہ وغیرہ پڑتا تو وہ دکھ پاتا، لہٰذا قدرت نے پوٹے کا بالائی حصہ ایک توبرہ نما اس

کے سامنے لگادیا جو تیزی سے آنے والی غذا کا خزانہ اپنے اندر جمع رکھتا ہے اور پھر اس کو ٹھہر ٹھہر کر نیچے کی جانب اتارتا ہے۔

قدرت کی اس ایجاد چوگا دینے والے جانوروں کے لئے بھی سہولت ہے کہ وہ اسی حصے (پوٹے) سے غذا آسانی سے واپس نکال لیتے ہیں اور اپنے بچوں کے پوٹوں میں اتار دیتے ہیں۔ پرندہ کے پَر کی بناوٹ بھی عجیب ہے، یہ بالکل کپڑے کی طرح باریک باریک تاروں سے بنا ہوا ہوتا ہے، ان تاروں میں خشکی اس مقدار سے رکھی گئی ہے کہ یہ اپنے اطراف کو تھامے رہتے ہیں اور نرمی بھی اس انداز سے رکھی گئی ہے کہ حرکت سے ٹوٹنے نہ پائیں، یہ تار آپس میں ایک دوسرے سے ایسے جڑتے ہیں جس طرح کپڑے میں دھاگے ایک دوسرے سے گتھے ہوتے ہیں یا بال آپس میں ایک دوسرے سے گندھے ہوتے ہیں۔

پَروں کی بناوٹ بھی کچھ اس خوبی سے رکھی گئی ہے کہ اگر ان کو چیریئے تو یہ دھیرے دھیرے کھلتے ہیں، ایک دم نہیں پھٹتے۔ اگر یہ ایک دم پھٹ جایا کرتے تو ہوا اس میں گھس جاتی اور پرندہ کو بوجھل کر کے اس کو اڑنے سے روک دیتی پھر پَر کے وسطی حصہ میں آپ دیکھیں گے تو اس میں آپ کو ایک موٹی خشک مضبوط ڈنڈی سی دکھائی دے گی جس پر تاروں کا نازک تانا بانا لگایا گیا ہے، یہ اس مقصد سے کہ یہ ڈنڈی اپنی موٹائی کی وجہ سے نازک بناوٹ کو روک لے، اگر ایسا نہ ہوتا تو ہوا کے تھپیڑے پَر کی نازک بناوٹ کو پارہ پارہ کر ڈالتے۔

(باقی آئندہ)

شہد

صحت وحسن دونوں کے لئے شہد بہت مفید ہے جلد کو صاف کرتا ہے اور جراثیم کو ہلاک کرتا ہے، جلد کی طرف دوران خون بڑھتا ہے۔ جلدی مسامات کو صاف کر کے بہت سے جلدی امراض سے حفاظت کرتا ہے، اس کا متواتر استعمال جلد کو ڈھیلا پڑ جانے اور جھریاں پڑنے سے بچاتا ہے، بے رونق جلد کے لئے شہد بہت مفید ہے، تھوڑا سا شہد لے کر اسے نیم گرم کر لیں اور انگلی کی مدد سے آہستہ آہستہ جلد پر ملیں، پندرہ منٹ بعد دھولیں، اس میں روغن بادام یا لیموں کا عرق بھی شامل کیا جا سکتا ہے، سانولی رنگت اس سے نکھر جاتی ہے۔

ادارہ خدمت خلق دیو بند (حکومت سے منظور شدہ)

IDARA KHIDMAT-E-KHALQ (REGD.) DEOBAND

(دائرۂ کار کردگی، آل انڈیا)

گذشتہ ۳۵ برسوں سے بلاتفریق مذہب وملت رفاہی خدمات انجام دے رہا ہے

اغراض ومقاصد

جگہ جگہ اسکولوں اور ہسپتالوں کا قیام، گلی گلی نل لگانے کی اسکیم، غریبوں کے مکانوں کی مرمت، غریب بچوں کے اسکول فیس کی فراہمی، تعلیم وتربیت میں طلباء کی مدد، جولوگ کسی بھی طرح کی مصیبت کا شکار ہیں ان کی مکمل دستگیری، غریب لڑکیوں کی شادی کا بندوبست، ضرورت مندوں کے لئے چھوٹے چھوٹے روزگار کے لئے مالی امداد، مقدمات، آسمانی آفات اور فسادات سے متاثرین لوگوں کا ہر طرح کا تعاون، معذور اور عمر رسیدہ لوگوں کی حمایت واعانت۔ جو بچے ماں باپ کی غربت کی وجہ سے اپنی تعلیم جاری رکھنے میں پریشان ہوں ان کی مالی سرپرستی وغیرہ۔

دیو بند کی سرزمین پر ایک زچہ خانہ اور ایک بڑے ہسپتال کا منصوبہ بھی زیر غور ہے۔ فاطمہ صنعتی اسکول کے ذریعہ لڑکیوں کی تعلیم وتربیت کو مزید استحکام دینے کا پروگرام ہے۔ تعلیم بالغان کے ذریعہ عام لوگوں کو دینی ودنیاوی تعلیم سے بہرہ ور کرنے کے لئے ایک بڑے تعلیمی مرکز کی بنیاد ڈالنے کا ارادہ ہے اور ایک روحانی ہوسپٹل کا قیام زیر غور ہے۔ جس کی ابتدائی کوششیں شروع ہو چکی ہیں۔

ادارہ خدمت خلق اپنی نوعیت کا واحد ادارہ ہے جو ۳۵ سالوں سے خاموشی کے ساتھ بلاتفریق مذہب وملت اللہ کے بندوں کی بے لوث خدمات میں مصروف ہے۔ ملی ہمدردی اور بھائی چارے کو فروغ دینے کے واسطے سے اور حصول ثواب کے لئے اس ادارہ کی مدد کر کے انسانیت نوازی کا ثبوت دیں اور ثواب دارین حاصل کریں۔

ادارہ خدمت خلق اکاؤنٹ نمبر 019101001186 بینک ICICI (برانچ سہارنپور)

IFSC CODE No. ICIC0000191

ڈرافٹ اور چیک پر صرف یہ لکھیں۔ IDARA KHIDMAT-E- KHALQ

رقم اکاؤنٹ میں آن لائن بھی ڈالی جاسکتی ہے لیکن ڈالنے کے بعد بذریعہ ای میل اطلاع ضرور دیں تاکہ رسید جاری کی جاسکے۔
ہمارا ای میل نمبر idarakhidmatekhalq979@gmail.com آپ کی توجہ اور کرم فرمائی کا انتظار رہے گا۔
ویب سائٹ: www.ikkdbd.in

اعلان کنندہ : (رجسٹرڈ کمیٹی) ادارہ خدمت خلق دیو بند

پن کوڈ 247554 فون نمبر 09897916786

دم خود کیجئے

ابوامامہ امرشاہد

غم و پریشانی اور دُکھ و تکالیف شروع ہی سے انسان کا ساتھ چلی آرہی ہیں۔ مومن و مسلمان کا طرزِ عمل یہ ہوتا ہے کہ وہ خوشی میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہے اور غم و پریشانی میں صبر کا دامن تھامے رکھتا ہے۔ بعض الناس کی عادت ہے کہ تھوڑی سی تکلیف آنے پر بے صبری کا مظاہرہ شروع کرتے ہیں۔ علاج اور پریشانی کے حل کے لئے دَر دَر کی ٹھوکریں کھاتے ہیں، ناامیدی اور مایوسی کے علاوہ ان کے ہاتھ کچھ نہیں لگتا۔ بعض اوقات تو پریشانی میں اضافہ ہوجاتا ہے۔ ان کے ذہن پر صرف یہ پریشانی سوار ہوتی ہے کہ مریض کیسے تندرست ہوسکتا ہے؟ جیسے کوئی کسی معالج کی طرف اشارہ کرے، اس کی طرف بھاگ کھڑے ہوتے ہیں، جائز و ناجائز کا فرق بھول جاتے ہیں۔ علاج کے ناجائز طریقے اختیار کرکے صحت کی دعائیں اللہ تعالیٰ سے مانگتے ہیں۔ نادان اور کم بخت انسان کیوں نہیں سمجھتا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے علاج کے جائز طریقے بیان کئے ہیں۔

ارے مسلمان! جو ذات اپنی مرضی کے بغیر رات کو درختوں سے پتہ نہیں گرنے دیتی، کیا وہ اشرف المخلوقات انسان کو بے یار و مددگار چھوڑ دے گی۔

قرآن کریم جہاں کتاب ہدایت ہے، وہاں ہر قسم کے مرض کے لئے بہترین علاج بھی اپنے اندر رکھتا ہے، سورت فاتحہ کا تو ایک نام ہی ''سورت شفا'' ہے۔ لہٰذا قرآن سے تعلق جوڑیئے، ہدایت حاصل کیجئے، ثواب سے دامن بھریئے اور ہر قسم کی پریشانی اور مرض کے لئے اسے ایک بہترین معالج سمجھئے۔

شیخ الاسلام ثانی عالم ربانی، علامہ ابن القیم فرماتے ہیں:

''قرآن قلبی و بدنی اور دنیاوی اخروی تمام امراض کے لئے کلی شفا ہے لیکن ہر شخص کو اس سے شفا حاصل کرنے کی توفیق و صلاحیت نہیں ہوتی۔ البتہ جو شخص اس سے حسن اسلوبی کے ساتھ عمدہ طریقے پر علاج کرتا ہے اور ایمان و تصدیق، قبول تام اور پختہ یقین کے ساتھ اس کی شرائط کو پورا کرتے ہوئے اس سے مرض کا علاج کرتا ہے تو مرض اس کا مقابلہ کسی صورت میں نہیں کرپاتا ہے اور یہ امراض زمین و آسمان کے رب کے کلام کے مقابلہ کیسے کرپائیں گے، جو کلام کہ اگر پہاڑوں پر نازل کردیا جاتا تو وہ ریزہ ریزہ ہوجاتے اور اگر زمین پر نازل ہوتا تو اس کو پھاڑ دیتا۔ پس کوئی بھی قلبی و بدنی مرض ایسا نہیں ہے جس کا علاج و اسباب اور اس سے بچنے کا طریقہ قرآن میں موجود نہ ہو لیکن اسے وہی سمجھ سکتا ہے جسے کتاب اللہ کا فہم نصیب ہو۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اَوَلَمْ يَكْفِهِمْ اَنَّا اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ يُتْلٰى عَلَيْهِمْ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَرَحْمَةً وَّ ذِكْرٰى لِقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ. (سورہ عنکبوت:۵۱)

ترجمہ : کیا ان لوگوں کے لئے یہ کافی نہیں کہ ہم نے آپ پر کتاب نازل کی جو اُن کو پڑھ کر سنائی جاتی ہے۔ کچھ شک نہیں کہ مومن لوگوں کے لئے اس میں رحمت اور نصیحت ہے۔

بہت سارے گھروں میں خون کے چھینٹے، گوشت کے لوتھڑے، کپڑوں کا کترا جانا، مختلف آوازیں سنائی دینا، بدبو محسوس کرنا، لائٹ کا آن آف ہونا، آگ لگ جانا، چیزوں کا غائب ہوجانا اور اس طرح کے دیگر واقعات رونما ہوتے رہتے ہیں۔ یہ سب جنات و شیاطین کی چالیں ہیں۔ یہ سب گھروں میں ذکر الٰہی، تلاوت، قرآن مجید، سورہ بقرہ کی آخری دو آیات اور آیت الکرسی نہ پڑھنے کے نقصانات ہیں۔ جن لوگوں کو ایسی پریشانی کا سامنا ہے وہ جادوگروں، شعبدہ بازوں اور شرکیہ جھاڑ پھونک کرنے والوں کی طرف رخ کرتے ہیں مگر یہ انسان نما بھیڑیئے ضعف الایمان اور ضعیف الاعتقاد انسانوں کو ورغلا کر ان سے شرکیہ اور کفریہ اقوال و افعال کرواتے ہیں جس سے ان کا ایمان ضائع ہوجاتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ وہ مال و عزت کی دولت سے بھی ہاتھ دھو بیٹھتے

ہیں۔ یوں شیطان ہمیشہ کے لئے ان کو اپنے جال میں پھنسا لیتا ہے۔ ایسے لوگوں کو پھر بھی ان پریشانیوں سے چھٹکارا نہیں ملتا، شیطانی جن ان کا پیچھا نہیں چھوڑتے۔ ایسی صورت میں بجائے بدعقیدہ لٹیروں کے پاس جانے کے، ان پریشانیوں سے نجات کا واحد حل مسنون ذکر الٰہی ہے۔ نیز گھر میں بسم اللہ پڑھ کر داخل ہوں۔

افسوس! ایک طرف انسان ترقی کی بلند ترین چوٹیوں کو کمندیں ڈال رہا ہے، دوسری جانب کچھ معاملات میں جہالت کی تاریک واریوں میں گھستا چلا جا رہا ہے۔ آئے دن اخبار یا میڈیا پر یہ خبر چلتی ہے کہ جعلی پیر نے لڑکی کی عزت پر ہاتھ ڈالا ہے، فلاں برائی میں ملوث ہے مگر عوام پھر ان ہی لٹیروں کے پاس اپنے غموں کا حل تلاش کرتی ہے، یہ بدبخت کسی کی کیا مدد کریں گے؟ یہ تو خود جنات کے زیر اثر ہوتے ہیں، کبھی کبھار جنات کی مدد سے ایک آدھ شعبدہ بازی والا عمل دکھا دیا، یا ہوا میں تیر پھینک دیا کہ آپ اکثر پریشان رہتے ہیں، آپ کو ڈراؤنے خواب آتے ہیں، حالاں کہ اگر وہ کوئی بات ٹھیک بتائیں تو اس میں ان کا کوئی کمال نہیں ہوتا، وہ جنات کے ذریعے یہ عمل کرتے ہیں جو کہ ہر طرح کی خیر سے خالی اور کئی طرح کی برائیوں سے لبریز ہوتا ہے۔ قارئین کرام! میں خود آپ سے اپنی زندگی کا ایک واقعہ عرض کرتا ہوں:

رمضان المبارک کا مہینہ تھا، یہ بات ۲۰۱۴ء کی ہے، مدنی محلہ جہلم میں میرے ایک دوست کی بیٹی بیماری تھی۔ قرآن کریم کا ناظرہ اس نے میرے پاس پڑھا تھا، ۱۲ یا ۱۳ سال اس کی عمر تھی، اس کا نام ماہ نور تھا، اکثر پریشان دکھائی دیتی۔ میں نے کئی بار اس کے والدین سے اس کی حالت کے بارے میں پوچھا، وہ بتاتے: قاری صاحب! ہم خود اس حوالے سے بڑے پریشان ہیں، رات کو بھی اسے نیند نہیں آتی، اگر نیند آ بھی جائے تو اچانک آدھی رات کو اٹھ کر بیٹھ جاتی ہے، رونا شروع کر دیتی ہے، جیسے کسی چیز سے ڈر گئی ہو، پوچھیں: کیا ہوا ہے؟ کوئی خاص بات نہیں بتاتی، بس کہتی ہے کہ مجھے ڈر لگتا ہے۔ ایک دن اس کی والدہ نے مجھے دم کرنے کو کہا، میں نے سورہ فاتحہ تین دفعہ پڑھ کر دم کیا، باقی بھی جو اذکار مجھے یاد تھے، میں نے پڑھے، تین دن دم کرتا رہا، مگر کچھ افاقہ نہ ہوا، میں نے مشورہ دیا: لازمی بات نہیں کہ جو کچھ آپ سمجھ رہے ہیں، حقیقت حال ایسی ہی ہو، ایسا بھی تو ہو سکتا ہے اس لڑکی نے کوئی حادثہ دیکھ لیا ہو، وہ پریشانی اس کے ذہن سے نکل نہیں رہی، یا ویسے کوئی پریشانی اس نے اپنے ذہن پر سوار کر لی ہے کیوں کہ اکثر ہمارے گھروں میں بچے ڈرامے دیکھتے ہیں، بعض ڈرامے خوفناک بھی ہوتے ہیں، کچھ کا تو موضوع ہی جنات یا ان جیسی چیزوں سے متعلق ہوتا ہے، ایسی کہانیاں آئے دن بچے ٹی وی پر دیکھتے ہیں، رات کو ڈرامہ دیکھتے ہیں، دن کو اس کے تذکرے کرتے ہیں، لازمی طور پر ایسی ہی کسی کہانی کا ایک پہلو رات کو خواب میں آجاتا ہے، حالاں کہ ایسے خواب کی کوئی حقیقت نہیں ہوتی، مگر بچے سمجھتے ہیں کہ سچ میں ان کے ساتھ کچھ ایسا ہو رہا ہے۔

بات لمبی ہوگئی۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ میں نے اس حوالے سے بالتفصیل سمجھاتے ہوئے انہیں عرض کیا: آپ اس بچی کو کسی نفسیات کے ماہر ڈاکٹر کے پاس لے جائیں، یا اسے کہیں اپنے عزیز واقارب کے پاس مہمان بھیج دیں، ایسا مریض اکثر دوسری جگہ جا کر جب نیا اور مختلف ماحول دیکھتا ہے تو اپنی پریشانی بھلا دیتا ہے، جب پریشانی ذہن سے نکل جاتی ہے تو مریض خود بہ خود ٹھیک ہو جاتا ہے۔

مگر والدین نے مجھے کہا: آپ کسی دم کرنے والے سے ہمارا رابطہ کروائیں، ہماری پریشانی بڑھ رہی ہے۔ میں نے بڑا سمجھایا کہ آپ ایسا نہ کریں، مگر ان کا اصرار میرے فیصلے پر غالب آگیا۔ چنانچہ میں نے ایک عامل کی طرف ان کی رہنمائی کی، وہ حافظ قرآن ہیں، مگر ان کی کچھ عادات سے مجھے سخت اختلاف تھا، یہ بات پہلے ہی میں نے ماہ نور کے والدین سے کر دی تھی کہ میرا ذہن اس سے مطمئن نہیں ہے، مگر آپ کے کہنے کے سامنے میں مجبور ہوں۔ میں نے ان کے گھر بیٹھے ہی ایک دوست سے موصوف کا فون نمبر لیا اور اسی وقت رابطہ کر لیا، انہوں نے کہا: نماز تراویح کے بعد فلاں جگہ سے آپ مجھے لے لیں۔ نماز کے پابند ہیں، نماز تراویح بھی پڑھاتے ہیں۔ یہی کچھ خوبیاں تھیں جو مجھے ان کے متعلق اچھی رائے رکھنے پر مجبور کرتی تھیں۔ الغرض مقررہ وقت پر ہم ان کی بتائی ہوئی جگہ پر پہنچ گئے، گھر لائے، مہمان نوازی ہوئی، بچی کو سامنے بٹھا دیا گیا، میں بھی پاس ہی بیٹھ گیا، موصوف دم کرنے لگے، کچھ سمجھ آرہا تھا، مگر کچھ تو بالکل کھاتے نہیں پڑا تھا، پندرہ بیس منٹ دم کرنے کے بعد حضرت صاحب بولے: بچی پر کچھ سایہ ہے۔ میں نے غلطی سے سوال کر لیا: اس کی کچھ تفصیل بتا دیں؟ مگر انہوں نے دو تین سخت جملے سنا کر

مجھے خاموش کروادیا کہ آپ کو اس بارے میں کچھ علم نہیں ہے، نہ ہی سمجھ آئے گا۔ ساتھ ہی موصوف کہنے لگے: میں تین دن دم کرنے آؤں گا، میری فیس اکیس سو روپے ہوگی، ساتھ ہی کچھ گولیاں دے کر فیس ستائیس سو روپے لی۔ تیسرے دن جب حضرت صاحب کا آخری دن تھا، ان کا دل اس گھر کی جان چھوڑنے کو نہیں کر رہا تھا۔ لہٰذا بولے: آپ کے گھر پر بھی کچھ سایہ ہے، پیسے کچھ زیادہ لگیں گے، مگر بہتر یہی ہے کہ یہ عمل بھی کروالیں۔

مجھے اپنے دوست کی حالت زار پر ترس آیا، لہٰذا بول پڑا: قاری صاحب! ابھی نہیں، بعد میں آپ کو بتادیں گے۔ تین دن گزر گئے، بچی کی صحت پر ذرہ برابر بھی اثر نہیں پڑا تھا، الٹا ستائیس سو روپے کا نقصان کرواکر "ٹھنڈے سیت" ہوکر بیٹھ گئے تھے۔

قارئین کرام! قرآن سے تعلق توڑنے کا یہی نقصان ہوتا ہے کہ مال بھی گیا، وقت بھی ضائع کیا، حضرت صاحب کے ایک ایک اشارے کی تعمیل کی گئی، پریشانی کم نہ ہوئی بلکہ اضافہ ہوا۔

آخرکار میرے پہلے مشورے پر عمل کیا گیا، ڈاکٹر صاحب کے پاس لے گئے اور بعد میں ماہ نور کو پشاور نانی اماں کے پاس بھیج دیا، وہاں وہ پہلے بھی جایا کرتی تھی، نانی اماں اور دوسرے رشتہ دار اس سے پیار کرتے تھے۔ لہٰذا اسی گھر کا انتخاب کیا گیا۔ دو مہینے رہنے کے بعد ماہ نور واپس آئی، کوئی پریشانی نہیں تھی، صحت بھی بہت اچھی تھی، اللہ تعالیٰ نے اسے مکمل صحت یابی سے نواز دیا تھا۔ الحمدللہ رب العالمین!

ذیل میں ہم قرآنی وظائف ذکر کرتے ہیں، جن میں ہماری پریشانی کا حل موجود ہے۔

سورہ فاتحہ کا دم

سیدنا ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے "دورانِ سفر ہم نے ایک جگہ پڑاؤ کیا تو ایک لڑکی آئی اور کہنے لگی: اس قبیلے کے سردار کو بچھو نے کاٹا ہے اور ہمارے (علاج جاننے والے) لوگ غائب ہیں۔ کیا تمہارے درمیان کوئی دم کرنے والا ہے؟ ایک آدمی اس کے ساتھ چل دیا، حالاں کہ ہم نے کبھی نہیں سنا تھا کہ وہ دم کرتا ہے لیکن اس نے دم کیا اور سردار ٹھیک ہوگیا۔ سردار نے دم کرنے والے کو تیس بکریاں دینے کا حکم دیا، اس کے ساتھ ہمیں دودھ بھی پلایا، جب دم کرنے والا پلٹ کر واپس آیا تو ہم نے اس سے پوچھا: کیا تو اچھی طرح دم کرنا جانتا ہے؟ یا یوں کہا: کیا تو دم کرتا ہے؟ اس نے کہا: نہیں، میں نے تو بس سورہ فاتحہ پڑھ کر دم کیا ہے۔ بکریوں کے بارے میں ہم نے طے کیا کہ ان کے بارے میں اس وقت تک کوئی فیصلہ نہیں کریں گے جب تک رسول اللہ ﷺ سے پوچھ نہ لیں۔ جب ہم مدینہ منورہ پہنچے تو ہم نے نبی کریم ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: تجھے کیسے معلوم ہے کہ سورہ فاتحہ سے دم کیا جاتا ہے؟ ان بکریوں کو آپس میں تقسیم کرلو اور میرا بھی حصہ رکھنا۔" (صحیح بخاری ۵۰۰۷، صحیح مسلم ۲۲۰۱)

سورہ بقرہ کا دم

سیدنا ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لَا تَجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ مَقَابِرَ. فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْفِرُ مِنَ الْبَيْتِ الَّذِيْ تُقْرَأُ فِيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ. "اپنے گھروں کو قبرستان مت بناؤ، جس گھر میں سورہ بقرہ تلاوت کی جاتی ہے شیطان اس گھر سے بھاگ جاتا ہے۔ (صحیح مسلم ۷۸۰)

آیت الکرسی کا دم

سیدنا ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ وہ صدقے کی کھجوروں پر نگراں مقرر ہوئے، انہوں نے وہاں (کھجوروں کے ڈھیر پر) ہاتھ کے نشان پائے گویا کہ کسی نے وہاں سے کچھ اٹھایا ہے۔ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے اس بات کا ذکر کیا، آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم اس کو پکڑنا چاہتے ہو تو یہ وظیفہ پڑھو۔ پاک ہے وہ ذات جس نے محمد ﷺ کے لئے تجھ (شیطان) کو مسخر کیا ہے۔ سیدنا ابوہریرہؓ فرماتے ہیں: میں نے یہ وظیفہ پڑھا، اچانک ایک جن کو اپنے سامنے پایا۔ میں نے اس جن کو کہا: میں تجھے پکڑ کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں لے کر جاتا ہوں۔ اس نے کہا: میں نے صرف جنوں کے غریب گھرانوں کے لئے کچھ لیا ہے۔ آئندہ میں ہرگز نہیں آؤں گا۔ سیدنا ابوہریرہؓ کہتے ہیں مگر وہ پھر آگیا۔ میں نے نبی کریم ﷺ سے اس بات کا ذکر کیا، آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس کو پکڑنا چاہتے ہو؟ میں نے عرض کیا جی ہاں، آپ ﷺ نے فرمایا: تو یہ وظیفہ پڑھو۔ پاک ہے وہ ذات جس نے محمد ﷺ کے لئے تجھ

(شیطان) کو مسخر کیا ہے۔ میں نے یہ پڑھا۔ اچانک میں اس کے ساتھ (کھڑا) تھا۔ میں نے ارادہ کیا کہ اس کو نبی کریم ﷺ کی خدمت میں لے کر جاتا ہوں مگر اس نے میرے ساتھ وعدہ کیا کہ وہ آئندہ نہیں آئے گا۔ میں نے اس کو چھوڑ دیا۔ مگر وہ پھر آ گیا۔ میں نے نبی کریم ﷺ سے اس بات کا ذکر کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس کو پکڑنا چاہتے ہو؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں، آپ ﷺ نے فرمایا: تو یہ وظیفہ پڑھو۔ پاک ہے وہ ذات جس نے محمد ﷺ کے لئے تجھ (شیطان) کو مسخر کیا ہے۔ میں نے یہ پڑھا۔ اچانک میں اس کے ساتھ (کھڑا) تھا۔ میں نے اس کو کہا: تو نے میرے ساتھ وعدہ کیا تھا مگر تو نے اس کی خلاف ورزی کی ہے اور دوبارہ آ گیا ہے۔ اب میں تجھے ضرور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں لے کر جاؤں گا، اس نے کہا: مجھے چھوڑ دو، میں تجھے ایسے کلمات سکھاتا ہوں کہ جب تو ان کو پڑھے گا، جنوں میں سے کوئی مذکر اور مونث تیرے قریب نہیں آئے گا۔ میں نے کہا: وہ کون سے کلمات ہیں؟ اس نے کہا: آیت الکرسی۔ تم اس کو روزانہ صبح وشام پڑھا کرو۔ سیدنا ابو ہریرہؓ کہتے ہیں: میں نے اس کو چھوڑ دیا۔ میں نے اس بات کا تذکرہ نبی کریم ﷺ سے کیا۔ آپ ﷺ نے مجھے فرمایا: کیا تو نہیں جانتا تھا کہ بات ایسے ہی (یعنی روزانہ صبح وشام آیت الکرسی پڑھنے سے انسان جنات کے شر سے محفوظ رہتا ہے) (فضائل القرآن للنساء: ۴۲)

سورہ بقرہ کی آخری دو آیات کا دم

سیدنا مسعود انصاریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مَنْ قَرَأَ الْآيَتَيْنِ مِنْ آخِرِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ فِي لَيْلَةٍ كَفَاهُ.

"جس شخص نے رات کو سورہ بقرہ کی آخری دو آیات پڑھ لیں، وہ اس کے لئے کافی ہیں۔" (صحیح بخاری ۴۰۰۸، صحیح مسلم ۸۰۷)

کافی ہونے کا مطلب یہ ہے کہ (۱) یہ شیطان کی شرانگیزیوں سے حفاظت دیں گے۔ (۲) ناگہانی مصائب اور آفات سے بچاؤ کا ذریعہ ہوں گی (۳) نماز تہجد سے کفایت کریں گی۔

سیدنا نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کی پیدائش سے دو ہزار سال پہلے ایک کتاب لکھی، اس میں سے دو آیات نازل فرمائیں، جن کے ساتھ سورہ بقرہ کا اختتام فرمایا۔ جس بھی مکان میں یہ آیتیں تین دن پڑھی جائیں، شیطان اس کے قریب نہیں جائے گا۔ (سنن الترمذی ۲۸۸۲)

ابو الاسود ظالم بن عمرو الدوئلی کہتے ہیں: میں نے سیدنا معاذ بن جبلؓ سے کہا: آپ مجھے وہ قصہ بیان کریں جب آپ ﷺ نے شیطان کو پکڑ لیا تھا۔ انہوں نے بتایا مجھے رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں کے صدقہ (کی حفاظت) پر متعین کیا۔ کھجوریں کمرے میں پڑی تھیں، مجھے محسوس ہوا کہ وہ کم ہو رہی ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو آگاہ کیا، آپ نے فرمایا: یہ کھجوریں شیطان لے جاتا ہے۔ ایک دن میں کمرے میں داخل ہوا اور دروازہ بند کر دیا، اندھیرا اس قدر شدید تھا کہ دروازہ بھی نظر نہیں آ رہا تھا۔ شیطان نے ایک صورت اختیار کی، پھر دوسری صورت اختیار کی، وہ دروازے کے شگاف سے اندر گھس گیا۔ میں نے لنگوٹا کس لیا، اس نے کھجوریں اٹھانا شروع کر دیں، میں نے جھپٹ کر اسے دبوچ لیا۔ میں نے کہا: اے اللہ کے دشمن! (تو کیا کر رہا ہے) اس نے کہا: مجھے جانے دو۔ میں بوڑھا ہوں اور کثیر الاولاد ہوں۔ میرا تعلق نصیبین (بستی کا نام) کے جنوں سے ہے۔ تمہارے صاحب (محمد ﷺ) کی بعثت سے پہلے ہم بھی اسی بستی کے رہائشی تھے۔ جب آپ (ﷺ) مبعوث ہوئے تو ہمیں یہاں سے نکال دیا گیا (خدا کے لئے) مجھے چھوڑ دیں۔ میں دوبارہ کبھی نہیں آؤں گا۔ میں نے اسے چھوڑ دیا۔ سیدنا جبریل نے آ کر سارا معاملہ رسول اللہ ﷺ کو بتا دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے صبح کی نماز ادا کی، آپ ﷺ کی طرف سے ایک منادی کرانے والے نے منادی کی کہ معاذ بن جبل کہاں ہیں؟ میں نبی کریم ﷺ کی طرف چلا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: آپ کے قیدی کا کیا معاملہ ہے؟ میں نے آپ ﷺ کو سارا معاملہ بیان کر دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ عنقریب دوبارہ آئے گا۔ آپ بھی دوبارہ جائیں۔ میں نے کمرے میں داخل ہو کر دروازہ بند کر دیا۔ شیطان آیا، وہ دروازے کے شگاف سے اندر گھسا اور کھجوریں کھانا شروع کر دیں۔ میں نے اس کے ساتھ وہی معاملہ کیا۔ مجھے چھوڑ دو، میں آئندہ کبھی نہیں آؤں گا، میں نے کہا: اے اللہ کے دشمن! تو نے آئندہ کبھی نہ آنے کا وعدہ کیا تھا۔ اس نے کہا: میں آئندہ کبھی نہیں آؤں گا، اس کی دلیل یہ ہے کہ جب کوئی تم میں سے سورہ بقرہ کی آخری آیات لله مافی السموت وما فی الارض نہیں پڑھے گا تو

اسی رات ہم میں سے کوئی اس کے گھر میں داخل ہو جائے گا۔ (الھواتف لابن ابی الدنیا ۱۷۵، المعجم الکبیر للطبرانی ۱۶۲/۲۰، ۱۶۱)

معوذتین کا دم

سیدنا حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کو حالت نماز میں بچھو نے ڈس لیا، تو آپ ﷺ نے اسے پاؤں کے نیچے روند دیا اور نماز سے فارغ ہو کر فرمایا: بچھو پر اللہ کی لعنت ہو، نہ نمازی کو چھوڑتا ہے نہ کسی دوسرے کو اور نہ نبی کو چھوڑتا ہے، نہ غیر نبی کو۔

اس کے بعد پانی اور نمک منگوایا، نمک کو پانی میں گھول کر ڈسنے کی جگہ پر پھیرتے رہے اور سورہ اخلاص، سورہ فلق اور سوہ ناس پڑھتے رہے۔ (المعجم الصغیر للطبرانی ۸۳۰)

سیدنا ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جنات اور انسانوں کی نظر (بد) سے بچنے کے لئے (اللہ تعالیٰ کی) پناہ طلب فرمایا کرتے تھے، لیکن جب معوذتین نازل ہوئیں تو آپ ﷺ نے باقی تمام دعائیں چھوڑ دیں اور معوذتین کو اپنا معمول بنا لیا۔ (سنن النسائی ۵۴۹۶، سنن ابن ماجہ ۳۵۱۱، سنن الترمذی شریف ۲۰۵۸)

نظر بد کے لئے دم

سیدنا عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ حسنین کریمینؓ کے لئے پناہ طلب کیا کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے تمہارے بزرگ دادا (ابراہیم) بھی ان کلمات کے ذریعہ اسماعیل اور اسحاق کے لئے اللہ رب العزت کی پناہ طلب کرتے تھے۔

أَعُوْذُ بِكَلِمٰتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَ هَامَّةٍ وَ مِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ.

میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کی پورے کلمات کے ذریعہ ہر ایک شیطان سے، ہر ہر زہریلے جانور اور ہر نقصان پہنچانے والی نظر بد سے۔ (صحیح بخاری ۳۳۷۱)

☆☆☆

فارم نمبر 4 رجسٹریشن

آف نیوز پیپر رولز ۱۹۵۶

نام: طلسماتی دنیا

مقام اشاعت: محلہ ابوالمعالی دیوبند

وقفۂ اشاعت: ماہانہ

زبان: اردو

طابع و ناشر: زینب ناہید عثمانی

مدیر مسئول: حسن الہاشمی

ملکیت: حسن احمد صدیقی

میں حسن احمد صدیقی اقرار کرتا ہوں کہ مندرجہ بالا تمام تفصیلات میرے علم و یقین کی حد تک درست ہیں۔

10 مارچ ۲۰۱۷ء

ایک منہ والا ردراکش

پہچان

روراکش پیڑ کے پھل کی گٹھلی ہے۔ اس گٹھلی پر عام طور پر قدرتی سیدھی لائنیں ہوتی ہیں۔ ان لائنوں کی گنتی کے حساب سے روراکش کے منہ کی گنتی ہوتی ہے۔

فائدہ

ایک منہ والا ردراکش میں ایک قدرتی لائن ہوتی ہے۔ ایک منہ والے ردراکش کے لئے کہا جاتا ہے کہ اس کو دیکھنے ہی سے انسان کی قسمت بدل جاتی ہے تو پہننے سے کیا نہیں ہوگا۔ یہ بڑی بڑی تکلیفوں کو دور کر دیتا ہے۔ جس گھر میں یہ ہوتا ہے اس گھر میں خیر وبرکت ہوتی ہے۔

ایک منہ والا ردراکش سب سے اچھا مانا جاتا ہے۔ اس کو پہننے سے بھی طرح کی پریشانیاں دور ہوتی ہیں۔ چاہے وہ حالات کی وجہ سے ہوں یا دشمنوں کی وجہ سے۔ جس کے گلے میں ایک منہ والا ردراکش ہے اس انسان کے دشمن خود ہار جاتے ہیں اور خود ہی پسپا ہو جاتے ہیں۔

ایک منہ والا ردراکش پہننے سے یا کسی جگہ رکھنے سے ضرور فائدہ ہوتا ہے۔ یہ انسان کو سکون پہنچاتا ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ قدرت کی ایک نعمت ہے۔

ہاشمی روحانی مرکز نے اس قدرتی نعمت کو ایک عمل کے ذریعہ اور بھی زیادہ موثر بنا کر عوام کی خدمت کے لئے تیار کیا ہے اس مختصر عمل کے بعد اس کی تاثیر اللہ کے فضل سے دوگنی ہوگئی ہے۔

خاصیت: جس گھر میں ایک منہ والا ردراکش ہوتا ہے اللہ کے فضل سے اس گھر میں بفضل خداوندی خوشیاں اور سکون ہوتا ہے۔ ناگہانی موت سے حفاظت رہتی ہے، جادو ٹونے اور آسیبی اثرات سے حفاظت رہتی ہے اور نجات بھی ملتی ہے، ایک منہ والا رودراکش بہت قیمتی ہوتا ہے اور بہت کم ملتا ہے، یہ چاند کی شکل کا یا کاجو کی شکل کا بھی ہوتا ہے جو کہ عام طور پر دستیاب ہے اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ اصلی ایک منہ والا رودراکش جو گول ہونا ضروری ہے جو کہ مخصوص مقامات میں پایا جاتا ہے، جو کہ مشکل سے اور بہت کوششوں سے حاصل ہوتا ہے، ایک منہ والا رودراکش گلے میں رکھنے سے گلا کبھی پیسے سے خالی نہیں ہوتا، اس رودراکش کو ایک مخصوص عمل کے ذریعہ مزید معتبر بنایا جاتا ہے، یہ اللہ کی ایک نعمت ہے، اس نعمت سے فائدہ اٹھانے کے لئے ہم سے رابطہ قائم کریں اور کسی وہم میں مبتلا نہ ہوں۔

(نوٹ) واضح رہے کہ دس سال کے بعد رودراکش کی افادیت متاثر ہو جاتی ہے، دس سال کے بعد اگر رودراکش بدل دیں تو دوراندیشی ہوگی۔

ملنے کا پتہ: ہاشمی روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی، دیوبند

اس نمبر پر رابطہ قائم کریں 09897648829

کشادگیٔ رزق کے مجرب عملیات

دفع مصائب و وسعتِ رزق کے لئے عمل

جناب امیر المومنین نے فرمایا ہے کہ ایک دن رسول خداؐ نے مجھ سے پوچھا کہ اے علیؑ کیا تم چاہتے ہو کہ تمہیں ایسی چیز کی تعلیم دوں کہ اگر سات آسمانوں اور سات زمینوں کی تمام مخلوق جمع ہوجائے تو بھی وہ تمہیں کوئی نقصان نہ پہنچا سکیں گے۔ میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! آپ وہ چیز مجھے تعلیم کردیں تو آپؐ نے فرمایا وہ سات آیات ہیں جو اس طریقے سے ان کو پڑھے گا تو اس کی ستر ہزار برائیاں ختم کردی جائیں گی اور ستر ہزار نیکیاں اس کے نامۂ اعمال میں درج کی جائیں گی اور ستر ہزار قصر اسے جنت میں عطا کئے جائیں گے اور ستر ہزار حور اور ستر ہزار جنت کے غلے اُسے دیئے جائیں گے۔ پھر فرمایا: اے علی! جو کوئی بھی یہ سات آیات پڑھے گا اور لکھ کر اپنے پاس رکھے گا تو اللہ اس کے تمام گناہ معاف فرمادے گا۔ اگر یہ آیات لکھ کر بیمار کے گلے میں ڈالے تو مریض شفا پائے گا اور اگر یہ آیات پڑھ کر اپنے اوپر پھونکے تو جب بھی بادشاہ یا حاکم کے پاس جائے گا تو وہ اسے عزیز رکھے گا، چاہے وہ اس پر سخت غصہ رکھتا ہو۔ رزق میں اضافہ، تنگ دستی سے نجات، مشکلات و مصائب سے نجات پائے گا۔ اگر کوئی شخص نماز فجر کے بعد ستائیس دفعہ اور نمازِ مغرب کے بعد تینتیس دفعہ پڑھے گا تو اسے کوئی پریشانی لاحق نہ ہوگی۔ اگر کوئی شخص روزانہ عشاء کی نماز کے بعد سات دفعہ پڑھے گا تو اس کے رزق میں برکت ہی برکت ہوگی۔ ان آیات کے پڑھنے کا طریقہ یہ ہے:

(۱) یہ آیت پڑھ کر اپنے سامنے پھونکے: قُلْ لَّنْ یُّصِیْبَنَآ اِلَّا مَا کَتَبَ اللّٰہُ لَنَا ھُوَ مَوْلٰنَا وَعَلَی اللّٰہِ فَلْیَتَوَکَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ. (سورہ توبہ، آیت: ۱۵)

(۲) یہ آیت پڑھ کر پیٹھ پیچھے پھونکے: وَاِنْ یَّمْسَسْکَ اللّٰہُ بِضُرٍّ فَلَا کَاشِفَ لَہٗٓ اِلَّا ھُوَ وَاِنْ یُّرِدْکَ بِخَیْرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِہٖ یُصِیْبُ بِہٖ مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِہٖ وَھُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ. (سورہ یونس، آیت: ۱۰۷)

(۳) یہ آیت پڑھ کر سر کی طرف اوپر پھونکے: وَمَا مِنْ دَآبَّۃٍ فِی الْاَرْضِ اِلَّا عَلَی اللّٰہِ رِزْقُھَا وَیَعْلَمُ مُسْتَقَرَّھَا وَمُسْتَوْدَعَھَا کُلٌّ فِیْ کِتٰبٍ مُّبِیْنٍ (سورہ ہود، آیت ۶)

(۴) یہ آیت پڑھ کر زمین کی طرف اپنے نیچے پھونکے: اِنِّیْ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ رَبِّیْ وَرَبِّکُمْ مَا مِنْ دَآبَّۃٍ اِلَّا ھُوَ اٰخِذٌ بِنَاصِیَتِھَا اِنَّ رَبِّیْ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ (سورہ ہود آیت ۵۶)

(۵) یہ آیت پڑھ کر اپنے دائیں طرف پھونکے: وَکَاَیِّنْ مِّنْ دَآبَّۃٍ لَّا تَحْمِلُ رِزْقَھَا اللّٰہُ یَرْزُقُھَا وَاِیَّاکُمْ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ. (سورہ عنکبوت، آیت: ۶۰)

(۶) یہ آیت پڑھ کر اپنے بائیں طرف پھونکے: مَا یَفْتَحِ اللّٰہُ لِلنَّاسِ مِنْ رَّحْمَۃٍ فَلَا مُمْسِکَ لَھَا وَمَا یُمْسِکْ فَلَا مُرْسِلَ لَہٗ مِنْ بَعْدِہٖ وَھُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ (سورہ فاطر: آیت ۲)

(۷) یہ آیت پڑھ کر اپنے تمام بدن پر پھونکے: وَلَئِنْ سَاَلْتَھُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَیَقُوْلُنَّ اللّٰہُ قُلْ اَفَرَءَیْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ اِنْ اَرَادَنِیَ اللّٰہُ بِضُرٍّ ھَلْ ھُنَّ کٰشِفٰتُ ضُرِّہٖٓ اَوْ اَرَادَنِیْ بِرَحْمَۃٍ ھَلْ ھُنَّ مُمْسِکٰتُ رَحْمَتِہٖ قُلْ حَسْبِیَ اللّٰہُ عَلَیْہِ یَتَوَکَّلُ الْمُتَوَکِّلُوْنَ. (سورہ زمر، آیت: ۳۸)

فراخی رزق کے لئے تحفہ

جمعہ کے دن اذان ہوجانے کے بعد جمعہ کی ابتدائی سنتیں پڑھیں، پھر قبلہ کی طرف منہ کرکے دوزانو بیٹھ جائیں۔ پہلے جتنی دفعہ چاہیں درود شریف پڑھیں، یَاغَنِیُّ یَاکَرِیْمُ یَاصَاحِبَ الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ یَا صَاحِبَ الْعَطَآءِ وَالْکَرَمِ اَغْنِنِیْ بِحَلَالِکَ وَاکْفِنِیْ بِفَضْلِکَ عَمَّنْ سِوَاکَ پھر ستر دفعہ دعا پڑھیں، پھر درود شریف پڑھیں اور دل میں رزق میں فراخی وسعت کی دعا مانگ کر بیٹھے رہیں۔ پھر نماز جمعہ پڑھ کر گھر

آجائیں۔ یہ عمل ہر جمعہ کو وقت معینہ پر کرے۔ اگر کسی جمعہ کو وقت پر نہ پہنچ سکیں اور آپ کے جانے سے پہلے خطبہ شروع ہو چکا ہو تو نماز جمعہ ادا کرنے کے بعد کسی سے بات کئے بغیر مذکورہ بالا طریقہ سے وظیفہ پورا کریں۔ یہ عمل بہت موثر اور تیر بہدف ہے۔ بارہا تجربہ کیا گیا کہ آسان بھی بہت ہے، صرف وقت پر پابندی ضروری ہے۔ انشاء اللہ رزق میں فراخی ہوگی۔

ایک اور عمل یہ ہے کہ گلاب کا کھلا ہوا پھول لے کر تین مرتبہ درود شریف پڑھیں، پھر اکیس دفعہ اَللّٰہُ نَاصِرُ پڑھے، اکیس دفعہ اَللّٰہُ حَافِظُ پڑھے اور سو دفعہ اللّٰہُ الصَّمَد پڑھے، اس کے بعد تین دفعہ درود شریف پڑھ کر پھول پر دم کریں اور لحہ بہ لحہ اس کو سونگھتے رہیں، جب پھول مرجھا جائے تو اسے خشک کر کے کوٹ کر باریک کر کے کھالیں، جو شخص سال بھر اسے پابندی سے جاری رکھے گا، انشاء اللہ تعالیٰ اس کا رزق فراخ کردے اور مفلسی ختم ہوجائے گی۔ ربیع الاول کی ہر جمعرات کو یہ عمل کرنا چاہئے۔

محتاجی وتنگدستی سے نجات

اگر کوئی سورہ قدر کثرت سے پڑھے گا اور فارغ ہونے کے بعد سات دفعہ اس دعا کو پڑھے گا اَللّٰھُمَّ یَامَنْ یَلْتَفِیْ مِنْ خَلْقِہٖ جَمِیْعًا وَلَایَلْتَفِیْ مِنْ اَحَدٍ خَلْقِہٖ یَااَحَدَ مَنْ لَا اَحَدَ لَہٗ اِنْقَطَعَ الرَّجَاءُ اِلَّا فِیْکَ وَ خَابَتِ الْاَعْمَالُ اِلَّا فِیْکَ یَاغِیَاثَ الْمُسْتَغِیْثِیْنَ اَغْنِنِیْ لفظ اَغْنِنِیْ کو سات دفعہ کہیں۔ اگر کوئی شخص روزانہ تہجد کے وقت بلاناغہ اکتالیس دن یہ عمل کرے گا تو انشاء اللہ اس کی روزی میں برکت عطا فرمائے گا اور اس پر کبھی محتاجی وتنگدستی کی آفت نازل نہیں ہوگی۔

کشائش رزق کے لئے عمل

اگر کوئی دو رکعت نفل نماز پڑھے اور پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد یہ آیت پڑھے: وَعِنْدَہٗ مَفَاتِحُ الْغَیْبِ لَا یَعْلَمُھَا اِلَّا ھُوَ وَیَعْلَمُ مَا فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَرَقَۃٍ اِلَّا یَعْلَمُھَا وَلَا حَبَّۃٍ فِیْ ظُلُمَاتِ الْاَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَّلَا یَابِسٍ اِلَّا فِیْ کِتَابٍ مُّبِیْنٍ۔

دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد یہ آیت پڑھے:

وَمَا مِنْ دَابَّۃٍ فِی الْاَرْضِ اِلَّا عَلَی اللّٰہِ رِزْقُھَا وَیَعْلَمُ مُسْتَقَرَّھَا وَمُسْتَوْدَعَھَا کُلٌّ فِیْ کِتَابٍ مُّبِیْنٍ۔

پھر نماز ختم کرنے کے بعد اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْم کثرت سے پڑھے۔ اگر کوئی شخص ہفتے میں ایک دن یہ عمل کرے گا اور اسے مزید جاری رکھے گا تو انشاء اللہ اس کے لئے غیب سے کشائش رزق کے دروازے کھل جائیں گے اور وہ کبھی محتاجی کی مصیبت میں مبتلا نہ ہوگا۔

ایک اور عمل یہ ہے کہ اگر کوئی شخص روزانہ تین مرتبہ اللہ الصمد اور اول وآخر درود شریف پڑھے اور تین ماہ تک یہ وظیفہ جاری رکھے انشاء اللہ تعالیٰ اس کی قسمت چمک اٹھے گی اور یہ رزق کی کشائش ہوگی۔ یہ عمل سوموار کے دن فجر کی نماز کے بعد شروع کریں اور تین ماہ کے بعد اتوار کے دن ختم کردیں۔ اگر اتوار کو تین مہینے ختم ہوجائیں تو بہتر ہے لیکن اگر تین مہینے کی مدت کسی اور دن مثلاً سوموار یا منگل کو ختم ہو تو اگلے اتوار تک وظیفہ پڑھتے رہیں اور عمل سے فارغ ہو کر اسے ختم کردیں۔

رزق میں وسعت کے لئے عمل

رزق میں وسعت کے لئے یہ عمل کرے کہ تہجد فجر کی نماز اور عصر وعشاء کی نماز کے بعد پہلے تین بار درود شریف پڑھے، پھر تین بار یَارَحْمٰنُ یَارَحِیْمُ پڑھے، پھر تین بار اُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلَی اللّٰہِ پڑھے، پھر تین بار یَاذَالْجَلَالِ وَالْاِکْرَام پڑھے، پھر تین دفعہ درود شریف پڑھ کر مسجد میں جائیں اور رزق میں برکت کی ادائیگی اور ہر حاجت کے پورا ہونے کی دعا مانگے۔ اللہ کے فضل سے انشاء اللہ چالیس کے دن کے اندر ہی رزق میں وسعت پیدا ہوگی، قرضہ ختم ہوجائے گا، نصیب چمک اٹھے گا۔ اگر کوئی شخص اس عمل کو جاری رکھے گا تو اس کا حیرت انگیز اثر ظاہر ہوگا۔

دست غیب وسعت رزق کا حیران کن عمل

اگر کوئی خاص مقررہ وقت پر پاک وصاف ہو کر تنہا مکان میں بیٹھ کر اور قبلہ کی طرف منہ کر کے پہلے تین مرتبہ درود شریف پڑھے، پھر ۱۰۱ مرتبہ یہ دعا پڑھے: یَا دَائِمَ الْعِزَّۃِ وَالْبَقَاءِ وَ یَا وَاھِبَ الْجُوْدِ وَالْعَطَاءِ وَ یَا وَدُوْدُ ذُوالْعَرْشِ الْمَجِیْدِ فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیْدُ اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا اَنْزِلْ عَلَیْنَا مَائِدَۃً مِّنَ السَّمَاءِ تَکُوْنُ لَنَا عِیْدًا لِّاَوَّلِنَا وَ

آجِرنا و آیۃً مِّنکَ وَارْزُقْنَا وَ اَنْتَ خَیْرُ الرَّازِقِیْنَ. یَا تَنْکَفِیْلُ بِحَقِّ یَاصَمَدَ الْغَفَّارُ ذَالْمَنِّ عَلٰی جَمِیْعِ خَلْقِہٖ یَاصَمَدُ.

اس کے بعد تین مرتبہ درود شریف پڑھے، اللہ کے فضل سے انشاء اللہ تعالیٰ رزق اس قدر کشادہ ہوگا کہ آپ حیران ہوجائیں گے۔ آزمودہ ہے۔ یاد رکھیں کہ یہ وظیفہ اکیس دن تک متواتر وقت پر جہاں پہلے دن پڑھنا شروع کیا تھا اسی جگہ عمل کرے۔

وسعت رزق کے لئے اس طرح کرے کہ عمل شروع کرنے سے کم از کم ایک ہفتہ پہلے روزے رکھے، نماز پابندی سے پڑھے، نئے چاند کا مہینہ شروع ہونے سے عمل کی نیت سے تین دن تک روزے رکھے۔ حیوانات جلالی و جمالی ترک کرے، اپنے ہاتھ سے پکائی ہوئی کھیر سے روزہ افطار کرے۔ ضرورت کے مطابق خوراک ہو، پانچویں تاریخ کو تہجد کے وقت اٹھ کر غسل کرے، پھر کپڑے بدل لے، اس کے بعد وضو کرے، پھر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے اور تین مرتبہ سورہ فاتحہ پڑھے لیکن سورہ فاتحہ میں اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ کو گیارہ مرتبہ پڑھے۔ اس کے بعد وَافْتَحْ خَزَائِنَ رَحْمَتِكَ بِحَقِّ یَا اَیُّھَا الْمُزَّمِّلُ بِلُطْفِكَ الْعَلِیِّ الْاَلْطَافِ پڑھ کر سورہ مزمل شروع کردے۔ لفظ وَکِیْلاً پر پہنچ کر رک جائے اور اکیس دفعہ حَسْبِیَ اللّٰہُ وَ نِعْمَ الْوَکِیْلُ نِعْمَ النَّصِیْرُ پڑھے، پھر نو دفعہ یَارَبِّ کہہ کر بیٹھ جائے، پھر سورہ آگے پڑھے، مَا تَیَسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ پر پہنچ کر اپنے مقصد کے لئے دعا کرے اور سورۃ ختم کردے۔ اس کے بعد انیس دفعہ یَارَحِیْمُ کُلِّ صَرِیْخٍ وَ مَکْرُوْبٍ وَ غِیَاثَۃً وَ مَفَازَۃً یَارَحِیْمُ اسی طرح گیارہ مرتبہ سورہ مزمل پڑھے۔ اکتالیس دن تک معینہ وقت پر بدستور یہ عمل جاری رکھے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے انشاء اللہ غیب سے رزق حاصل ہونے لگے گا، یہ راز کسی کے سامنے ظاہر نہ کرے اور اکتالیس دن کے بعد زکوٰۃ کا عمل پوری ہوجانے پر اسی ترکیب سے ایک بار روزانہ پڑھ لیا کرے۔ یہ عمل غیب سے رزق کے لئے نہایت مؤثر ترین عمل ہے۔

دولت مند ہونے کا عمل

اگر کوئی شخص دولت مند ہونے کے لئے عروج ماہ اتوار کے دن صبح کو جب آفتاب طلوع ہو رہا ہو کوئی پاک کپڑا باندھ کر غسل کرے اور یہی بھیگا ہوا کپڑا پہنے ہوئے آفتاب کی طرف رخ کر کے کھڑا ہو کر اکیس دفعہ یہ آیت پڑھے وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجْعَلْ لَّہٗ مَخْرَجاً وَ یَرْزُقْہُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ. وَمَنْ یَّتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ فَھُوَ حَسْبُہٗ اِنَّ اللّٰہَ بَالِغُ اَمْرِہٖ. قَدْ جَعَلَ اللّٰہُ لِکُلِّ شَیْءٍ قَدْرًا.

پھر مَاشَاءَ اللّٰہُ وَھُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ پڑھ کر آفتاب کی طرف اشارہ کر کے کہے: اے آفتاب عالم تاب جہاں تاب آنچہ کہ از طلوع تست بمن بدہ۔ جو کچھ تیرے طلوع ہونے میں ہے وہ مجھے بھی دے۔ اللہ کے فضل سے انشاء اللہ چالیس دن میں غربت، دولت مندی میں بدل جائے گی۔ اگر چلہ ختم ہونے پر بھی دور رکھیں تو خوش حالی بڑھتی رہے گی۔

وسعت رزق کے لئے

جو کوئی یہ آیت چاندی کی انگوٹھی پر کندہ کرا کر پہنے گا ثُمَّ بَعَثْنٰکُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَوْتِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَشْکُرُوْنَ. وَ ظَلَّلْنَا عَلَیْکُمُ الْغَمَامَ وَ اَنْزَلْنَا عَلَیْکُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰی کُلُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰکُمْ (سورہ بقرہ) انشاء اللہ اسے ایسی جگہ سے رزق حاصل ہوگا جو اس کے وہم و گمان میں بھی نہ ہوگا۔ انشاء اللہ غربت ختم ہوگی اور دولت میں اضافہ ہوگا۔

توقع سے زیادہ رزق کا عمل

اگر کوئی عروج ماہ میں جب قمر کی روشنی زیادہ ہو اور برج شرف ہو، کسی اتوار یا جمعرات کو یہ عمل شروع کرے، وقت اور مقرر جگہ ایک ہی ہو، لباس مخصوص ہو، جو صرف عمل کے وقت پہنے، پھر تین دفعہ درود شریف پڑھے اور تین مرتبہ سورہ یٰسین پڑھے، پھر ایک دفعہ یہ دعا پڑھے:
اَللّٰھُمَّ اِنْ کَانَ رِزْقِیْ فِی السَّمَاءِ فَاَنْزِلْہُ وَ اِنْ کَانَ فِی الْاَرْضِ فَاَخْرِجْہُ وَ اِنْ کَانَ فِی الْبَحْرِ فَاَطْلِتْہُ وَ اِنْ کَانَ بَعِیْداً فَقَرِّبْہُ وَ اِنْ کَانَ قَرِیْباً فَیَسِّرْہُ وَ اِنْ کَانَ قَلِیْلاً فَکَثِّرْہُ وَ اِنْ کَانَ کَثِیْرًا فَھُوَ اٰتِہٖ وَ بَارِكْ لِیْ فِیْہِ وَارْزُقْنِیْ مِنْ حَیْثُ اَحْتَسِبُ وَ مِنْ حَیْثُ لَا اَحْتَسِبُ رِزْقًا حَلَالاً طَیِّبًا غَرَقًا وَاسِعًا طَبَقًا مُبَارَکًا فِیْہِ حَتّٰی لَا یَکُوْنُ لِاَحَدٍ مِّنْ خَلْقِكَ عَلٰی فِیْہِ مِنْہُ وَاجْعَلْ یَدَیَّ

عُلْیًا بِالْاِعْطَاءِ وَلَا تَجْعَلْ یَدَیَّ السُّفْلٰی بِالْاِسْتِطَاعِ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر۔

اس کے بعد درود شریف پڑھے، اور خدائے رزاق کی بارگاہ میں رزق کی فراخی کے لئے دعا مانگے، انشاء اللہ تعالیٰ چند ہی دنوں میں کسی ایسی جگہ سے رزق کا دروازہ کھل جائے گا جس کا آپ کو گمان تک نہ ہوگا اور توقع سے زیادہ رزق میں برکت نصیب ہوگی۔

رزق کے لئے سورہ یٰسین کا عمل

رزق کے لئے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم کے بعد یٰسین یٰسین بحق یٰسین صلی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم بحق یٰسین پڑھے، پھر سورہ یٰسین پڑھنا شروع کرے اور ہر مبین پر پہنچ کر سات بار یہ الفاظ دہرائیں اور سات مرتبہ سورہ یٰسین پڑھے، روزانہ تین دفعہ یہی عمل کرے، انشاء اللہ چند دنوں کے بعد پردۂ غیب سے فراخی رزق کے سامان پیدا ہو جائیں گے۔

دکان و مال تجارت میں اضافہ کے لئے عمل

نیک و سعد ساعت میں یہ آیت کسی کاغذ پر تحریر کر کے اپنی دکان یا سامان تجارت میں رکھیں اور اپنے پاس رکھیں

اِنَّ الَّذِیْنَ یَتْلُوْنَ کِتَابَ اللّٰہِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰـھُمْ سِرًّا وَّعَلَانِیَۃً یَّرْجُوْنَ تِجَارَۃً لَّنْ تَبُوْرَ . لِیُوَفِّیَھُمْ اُجُوْرَھُمْ وَیَزِیْدَھُمْ مِّنْ فَضْلِہٖ اِنَّہٗ غَفُوْرٌ شَکُوْرٌ.

انشاء اللہ رزق میں بہت زیادہ برکت ہوگی، دوکان اور مال تجارت میں اضافہ ہوگا۔

رزق میں برکت اور قرضہ سے نجات کے لئے ایک عمل

اگر کوئی شخص یہ عمل کرنا چاہے تو اس عمل کی پہلی زکوٰۃ ادا کرے یعنی کسی غریب کو صدقہ خیرات دے، پھر حیوانات جلالی و جمالی کو ترک کرے، یعنی گوشت نہ کھائے، پھر مخصوص اور معینہ جگہ پر مخصوص لباس پہن کر پاک و صاف ہونے کی حالت میں یہ اسمائے مبارکہ ۶۵۸ دفعہ پڑھے، اس کے بعد یا سمیعُ ۱۹۱ دفعہ پڑھے، یا واسعُ ۱۴۸ دفعہ پڑھے، یا رزاقُ ۳۱۹ دفعہ پڑھے، چالیس دن کے بعد اپنی توفیق کے مطابق صدقہ و خیرات بچوں میں تقسیم کر دے، پس عمل پورا ہو گیا۔ اس کے بعد جس مقصد کے لئے کم سے کم تین اور زیادہ سے زیادہ سات دن تک اسی طریقہ سے عمل پڑھے گا تو جو بھی مقصد و مدعا ہوگا، انشاء اللہ پورا ہو جائے گا، روزگار میسر آئے گا، غریب دولت مند ہو جائے گا، مقروض کا قرض اتر جائے گا۔

رزق کے لئے سورہ فاتحہ کا ایک عمل

رزق کے لئے سورہ فاتحہ کا ایک عمل یہ ہے کہ نوچندی اتوار کو اول و آخر درود شریف پڑھ کر ستر دفعہ سورہ فاتحہ بسم اللہ سمیت پڑھے، سوموار کے دن ساٹھ دفعہ پڑھے، منگل کے دن پچاس دفعہ پڑھے، بدھ کے دن بیس دفعہ پڑھے، ہفتہ کے دن دس دفعہ پڑھے، انشاء اللہ تنگ دستی ختم ہوگی۔ اگر اسے اپنا معمول بنا لے گا تو انشاء اللہ بے حد و حساب برکت پائے گا، رزق میں کمی نہ ہوگی۔

مالی خوش حالی کے لئے وظیفہ

فراخی رزق اور ترقی درجات کے لئے ایک ہزار مرتبہ اس آیت کو روزانہ پڑھے وَفِی السَّمَاءِ رِزْقُکُمْ وَمَاتُوْعَدُوْنَ فَوَرَبِّ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ اِنَّہٗ لَحَقٌّ مِّثْلَ مَا اَنَّکُمْ تَنْطِقُوْنَ یہ عمل ترقی رزق کے لئے فجر کی نماز کے بعد ایک تسبیح روزانہ پڑھیں، اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے، انشاء اللہ مالی خوش حالی نصیب ہوگی۔

حاصل مطالعہ

صحت اللہ کریم کی طرف سے انسان کے لئے ایک عطیہ ہے یہ ایک نعمت ہے اس نعمت کی قدر کرنا اور اس کا شکر بجالانا ہر انسان پر لازم ہے۔

قانونِ قدرت ہے کہ کسی نعمت کی ناقدری نہ صرف اس نعمت کے چھن جانے کا سبب بن جاتی ہے بلکہ کفرانِ نعمت غضب الٰہی کو دعوت دینے کا موجب بن جاتا ہے۔ لہٰذا اپنی صحت کا خیال رکھنا اور حفظانِ صحت کے اصول پر کاربند رہنا ہر مسلمان کے لئے ایک فریضہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ (طب نبویؐ)

قسط نمبر: ۵۵

اسلام الف سے ی تک

(س)

مختار بدری

سفاح

سفاح کے لفظی معنی بہانے اور انڈیلنے کے ہیں، اسی سے یہ محاورہ نکلا ہے۔ بینہم سفاح یعنی ان کے درمیان خونریزی ہے۔ بنو عباس کے پہلے خلیفہ کو سفاح اس لئے کہا جاتا ہے کہ اس نے ناحق خونریزی کی تھی، سفیح جوئے کے اس تیر کو کہتے ہیں جس کا کوئی حصہ نہ ہو گویا سفح کے لفظ میں بے کار اور بے ضرورت کسی چیز کو بہانے کے معنی پوشیدہ ہیں۔ اسی لئے زنا کو سفاح کہتے ہیں کیوں کہ زنا میں آدمی اپنا نطفہ بالکل ضائع کرتا ہے اسی لئے قرآن کریم نے زانی و بدکار مرد کے لئے مسافحین اور زانیہ، فاحشہ عورتوں کے لئے مسافحات کا لفظ استعمال کیا ہے۔ قرآن کریم نے بار بار سفاح سے بچنے کی تاکید کی ہے اور نکاح کے ذریعہ احصان کی ترغیب دی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ذات کے بارے میں فرمایا ولدتُ من نکاح لا سفاح۔ "میری ولادت نکاح کے ذریعے ہوئی ہے، سفاح کے ذریعے نہیں۔

سفارش

ابوموسیٰؓ کا بیان ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب کوئی حاجت مند آتا تھا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم حاضرین سے فرماتے اس کی سفارش کرو، تم کو اجر ملے گا اور خداوند تعالیٰ اپنے نبی کی زبان سے جس بات کو پسند کرتا ہے، کہلوا دیتا ہے۔ (مسلم)

سفر

مسافرت ارشاد باری تعالیٰ یہ ہے۔

یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِذَا ضَرَبْتُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَتَبَیَّنُوْا.

اللہ کی راہ میں جب سفر کرو تو تحقیق کرلیا کرو۔ (۹۴:۴)

امام اعظمؒ کے نزدیک سفر شرعی کی کم از کم مقدار تین دن اور تین رات کی مسافت ہے، علماء کرام نے اڑتالیس میل کی دوری قرار دی ہے۔ سفر کے احکام مخصوصہ اس مقدار پر جاری ہو جاتے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کا بیان ہے کہ جب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سفر کے لئے سواری پر بیٹھتے تو تین مرتبہ اللہ اکبر کہہ کر یہ آیت پڑھتے۔

وَالَّذِیْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا وَجَعَلَ لَكُمْ مِنَ الْفُلْكِ وَالْاَنْعَامِ مَا تَرْكَبُوْنَ ○ لِتَسْتَوٗا عَلٰى ظُهُوْرِهٖ ثُمَّ تَذْكُرُوْا نِعْمَةَ رَبِّكُمْ اِذَا اسْتَوَیْتُمْ عَلَیْهِ وَتَقُوْلُوْا سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ ○ وَاِنَّا اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ○ اور جس نے تمام قسم کے حیوانات پیدا کئے اور تمہارے لئے کشتیاں اور چار پائے جس پر تم سوار ہوتے ہو تاکہ تم ان کی پیٹھ پر چڑھ بیٹھو اور جب اس پر بیٹھ جاؤ تو پھر اپنے پروردگار کے احسان کو یاد کرو اور کہو کہ وہ (ذات) پاک ہے جس نے اس کو ہمارے زیر فرمان کر دیا اور ہم اپنے رب کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔ (۱۴/۱۲:۴۳) اور پھر یہ دعا مانگتے کہ خدایا میں تجھ سے ملتی ہوں کہ اس سفر میں نیکی تقویٰ اور ایسے عمل کی توفیق فرما جو تجھے پسند ہو، الٰہی ہمارے لئے سفر کو آسان کر دے اور لمبی مسافت کو لپیٹ دے، الٰہی ہمارے سفر میں ہمارے ساتھ اور ہمارے پیچھے ہمارے گھر والوں کو خبر گیری فرما۔ (مسند احمد، مسلم، ترمذی)

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بسم اللہ کہہ کر رکاب میں پاؤں رکھا، سوار ہو چکے تو تین مرتبہ الحمدللہ اور تین مرتبہ اللہ اکبر کہا، پھر سُبْحَانَكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ قَدْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لِیْ کہہ کر ہنس دیئے، میں نے وجہ دریافت کی تو فرمایا جب بندہ رب اغفر لی کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ کو یہ بات پسند آتی ہے وہ کہتا ہے میرے بندے کو معلوم ہے کہ میرے سوا مغفرت کرنے والا کوئی اور نہیں ہے۔

(ابوداؤد، نسائی)

(باقی آئندہ)

قسط نمبر:۸

اللہ کے نیک بندے

از قلم: آصف خان

حضرت جنید بغدادیؒ نے بڑے صبر و تحمل کے ساتھ اپنے مرید کا جواب سنا، پھر نہایت دردمندانہ لہجے میں فرمایا۔ ''اگر وہ نہیں آتا تو ہم خود چلے جاتے ہیں، اس نادان کو کیا معلوم کہ پیر کی ذمہ داریاں کیا ہوتی ہیں؟ اور جب کسی کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا جاتا ہے تو اس کا کیا مفہوم ہوتا ہے؟''

اس کے بعد حضرت جنید بغدادیؒ اپنے مرید کے یہاں تشریف لے گئے، وہ بڑی شان و شوکت کے ساتھ ایک تخت پر بیٹھا ہوا تھا اور اس کے چند معتقد تخت کے نیچے جمع تھے۔ حضرت جنید بغدادیؒ کو دیکھ کر مرید نے کسی خاص ادب واحترام کا مظاہرہ نہیں کیا بلکہ اپنی حرکات و سکنات سے یہی تاثر دیتا رہا کہ وہ خود ولایت کے اعلیٰ ترین منصب پر فائز ہے۔

حضرت شیخؒ نے اپنے مرید کے اس گستاخانہ رویئے کو نہایت خوش دلی کے ساتھ برداشت کیا، پھر اس کے شب و روز کا حال پوچھا تو وہ اسی انداز میں لاف زنی کرنے لگا۔

''میں رات بھر جنت کی سیر کرتا ہوں، فرشتے میزبان ہوتے ہیں اور اللہ کی نعمتیں میرے سامنے پیش کی جاتی ہیں۔''

''آج رات بھی تم جنت کی سیر کو جاؤ گے؟'' مرید کی گفتگو سن کر حضرت جنید بغدادیؒ نے پوچھا۔

''یقیناً!'' مرید کے نخوت و غرور کا وہی عالم تھا، اسے یہ احساس تک نہیں رہا تھا کہ پیرو مرشد اس کے سامنے موجود ہیں۔

''پھر ہماری خاطر ایسا کرنا کہ جب فرشتے تمہیں بہشت میں لے جائیں اور تمہارے سامنے اللہ کی نعمتیں پیش کردیں تو تم صرف ایک بار ''لاحول'' پڑھ دینا۔'' حضرت جنید بغدادیؒ نے فرمایا۔

''مجھے اس کی کیا ضرورت ہے؟'' مرید نے حیران ہو کر کہا۔

''تمہیں شاید اس کی ضرورت نہ ہو مگر میری درخواست ضرور ہے۔'' حضرت جنید بغدادیؒ نے اپنے مرید کے متکبرانہ طرز عمل کو نظر انداز کرتے ہوئے فرمایا اور واپس تشریف لے آئے۔

اس رات بھی حسب معمول فرشتے خواب میں آئے اور اسے اونٹ پر سوار کر کے بہشت میں لے گئے، مختلف مقامات کی سیر کرانے کے بعد نفیس و لذیذ کھانے پیش کئے، اگرچہ اس شخص نے پیرو مرشد کی نصیحت کو دل سے قبول نہیں کیا تھا لیکن نہ چاہتے ہوئے بھی اس کی زبان سے کلمہ مقدس ادا ہو گیا، ابھی فضائیں ''لاحول ولاقوۃ'' کی گونج باقی تھی کہ تمام فرشتے چیختے ہوئے بھاگ گئے۔ اب وہ شخص اپنی جنت میں تنہا تھا اور اس کے سامنے بہشتی کھانوں کے بجائے مردہ انسانوں کی ہڈیاں بکھری ہوئی تھیں، یہ پُر ہول منظر دیکھ کر حضرت جنید بغدادیؒ کے نافرمان مرید کی آنکھ کھل گئی، اس کا پورا جسم خوف و دہشت سے لرز رہا تھا اور وہ ہذیانی انداز میں چیخ رہا تھا۔

''فرشتے کیا ہوئے اور وہ میری دلفریب جنت کہاں گئی؟''

پھر جب شیطان کا طلسم چاک ہو گیا تو وہ شخص روتا ہوا پیرو مرشد کی خدمت میں حاضر ہوا اور حضرت جنید بغدادیؒ کے قدموں سے لپٹ کر عرض کرنے لگا۔ ''اگر آپ میری رہنمائی نہ فرماتے تو شیطان مجھے اس وادیٔ ظلمات میں لے جا کر ہلاک کر ڈالتا، بے شک! مرید کے لئے تنہائی زہر ہے۔''

ایک بار آپ مجلس میں وعظ فرما رہے تھے، یکایک ایک مرید نے بے قرار ہو کر نعرۂ مستانہ بلند کیا، حضرت جنید بغدادیؒ نے وعظ بند کر دیا اور مرید کو مخاطب کر کے فرمایا۔

''جو اس طرح نعرہ زنی کرتا ہے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔''

یہ کہہ کر آپ نے مرید کو اپنی مجلس سے نکال دیا، بعد میں اس مرید نے کئی دن تک معافی مانگی، تب کہیں جا کر اسے دوبارہ مجلس میں شامل ہونے کی اجازت دی گئی۔

واضح رہے کہ حضرت جنید بغدادیؒ اس طرح ذکر کرتے تھے کہ اسم الٰہی آپ کی سانسوں میں جاری ہوتا تھا۔ آپ اس بات کے قائل نہیں تھے کہ اپنے خالق کو بہ آواز بلند پکارا جائے، خود قرآن کریم میں بھی اسی طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ جب بندہ دعا کے وقت اپنے مالک کو پکارے تو

اس طرح کہ جیسے وہ سرگوشیاں کر رہا ہو۔ حضرت جنید بغدادیؒ کی احتیاط تو سرگوشی سے بھی بڑھ کر تھی کہ آپ دل کی گہرائیوں سے حق تعالیٰ کو پکارا کرتے تھے۔

حضرت جنید بغدادیؒ کا مشہور قول ہے کہ جو قرآن حکیم کا پیرو نہ ہو اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مقلد نہ ہو اس کی تقلید ہرگز نہ کرو ورنہ گمراہ ہو جاؤ گے۔

ایک اور موقع پر آپ نے فرمایا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے راستے کے سوا تمام راستے مخلوق پر بند ہیں، آپ کے اس قول مبارک کی تشریح یہ ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا راستہ چھوڑ کر انسان جس راستے پر چلے گا، گمراہی اس کا مقدر بن جائے گی۔

حضرت جنید بغدادیؒ کے اس قول کو مشہور فارسی شاعر حضرت شیخ سعدیؒ نے اپنے ایک شعر میں اس طرح نظم کیا ہے۔

خلاف پیمبر کسے رہ گزید
کہ ہرگز بہ منزل نہ خواہد رسید

(جس نے بھی پیغمبر اسلام کے خلاف راستہ اختیار کیا وہ منزل تک نہیں پہنچ سکا)

"حق تعالیٰ اور بندے کے درمیان چار دریا ہیں، جب تک بندہ ان چاروں دریاؤں کو عبور نہ کرے اس وقت تک اسے حق تعالیٰ کی قربت میسر نہیں آسکتی۔"

ایک دریا دنیا کا دریا ہے جو زہد (پرہیزگاری) کی کشتی کے بغیر عبور نہیں کیا جاسکتا۔ دوسرا آدمیوں کا دریا ہے، اس دریا کو پار کرنے کے لئے آدمیوں سے دور رہنا چاہئے۔ تیسرا دریا شیطان ہے، شیطان کی مخالفت کرنا ہی اس دریا کی کشتی ہے۔

اپنے اس قول مبارک کی وضاحت کرتے ہوئے حضرت جنید بغدادیؒ نے فرمایا۔ "اپنے نفس کی مخالفت کرنا ہی دراصل ابلیس کی مخالفت ہے، انسانی نفس اور شیطان کے وسوسوں میں فرق یہ ہے کہ نفس جس چیز کی خواہش کرتا ہے، جب تک اسے حاصل نہیں کر لیتا اس وقت اسے سکون نہیں ملتا، چاہے اسے کتنا ہی روکا جائے، بالفرض اگر اس وقت باز بھی آجائے تو پھر کسی دوسرے موقع کی تلاش میں رہتا ہے یہاں تک کہ اپنے نفس کی خواہش پر عمل کر کے قرار پا جاتا ہے۔

شیطان کے وسوسے کا ایک ہی علاج ہے کہ لاحول پڑھنے سے یہ مرض دور ہو جاتا ہے، یہی وجہ تھی کہ جب آپ کے مرید نے لاحول پڑھی تو شیطانی طلسم پارہ پارہ ہو گیا اور وہ خیالی جنت ایک خوفناک ویرانے میں تبدیل ہو گئی۔

ایک روز آپ وعظ فرما رہے تھے کہ ایک مرید کھڑا ہوا اور اس نے گستاخانہ لہجے میں سوالات شروع کر دیئے، حاضرین مجلس مرید کی اس بے ادبی پر سخت برہم ہوئے مگر حضرت جنید بغدادیؒ نے سکوت اختیار کیا، پھر وہ بے ادب مرید اس قدر شرمندہ ہوا کہ آپ کی مجلس سے اٹھ کر چلا گیا اور مسجد "شونیزیہ" میں گوشہ نشین ہو گیا، یہ وہی مشہور مسجد ہے جہاں بغداد کے بہت سے درویش ہمہ وقت جمع رہتے تھے۔

ایک دن حضرت جنید بغدادیؒ مسجد شونیزیہ تشریف لے گئے، اتفاق سے وہ گستاخ مرید سامنے آگیا، نظر ملتے ہی اس پر ایسی ہیبت طاری ہوئی کہ وہ فرش پر گر پڑا اور اس کے سر سے خون جاری ہو گیا، حیرتناک بات یہ تھی کہ خون کا جو قطرہ مسجد کے فرش پر گرتا تھا اس سے لا الٰہ الا اللہ کی تصویر بن جاتی تھی۔

حضرت جنید بغدادیؒ نے یہ منظر دیکھا تو نہایت پرجلال لہجے میں فرمایا۔ "کیا تو مجھے یہ دکھانا چاہتا ہے کہ تیرا درجہ اس قدر بلند ہو گیا ہے یاد رکھ کہ اس درجے تک تو ذکر کرنے والے بچے بھی پہنچ جاتے ہیں، مرد تو وہ ہے جو اپنے مقصود تک پہنچے۔"

آپ کی گفتگو کا مرید پر اس قدر اثر ہوا کہ وہ تڑپنے لگا اور پھر اس نے اسی حالت میں جان دیدی۔

مرنے کے کچھ دن بعد کسی بزرگ نے اسے خواب میں دیکھ کر پوچھا۔ "تیرا کیا حال ہے؟"

جواب میں حضرت جنید بغدادیؒ کے مرید نے کہا۔ "میں نے برسوں اس راستے میں دوڑ دھوپ کی مگر یہاں آکر یہ راز کھلا کہ دین کی منزل بہت دور ہے، میرے سارے قیاس و گمان باطل تھے جو مجھے عمر بھر فریب دیتے رہے۔"

اس واقعے سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ معرفت کیا ہے اور مرد مومن کی منزل کہاں ہے؟

☆☆☆

حضرت جنید بغدادیؒ کے اخلاق کریمانہ کا یہ حال تھا کہ دوست اور اور دشمن، مسلم اور غیر مسلم، جاہل اور عالم، غرض ہر طبقے کے لوگ آپ کی بلند کرداری کے قائل تھے، آپ کی اعلیٰ ظرفی کا یہ عالم تھا کہ جس شخص نے اذیت پہنچائی، آپ نے اسے اپنی دعاؤں سے سرفراز کیا، جس نے راستے میں کانٹے بچھائے آپ نے اسے محبتوں کے گلاب بخشے، اس کے برعکس حضرت جنید بغدادیؒ اپنے مریدوں کی تربیت کے معاملے میں بہت سخت تھے، اکثر فرمایا کرتے تھے۔

''کسی کو مرید کرنا بہت آسان ہے مگر اس کی نگرانی کرنا انتہائی مشکل۔'' یہی وجہ ہے کہ حضرت جنید بغدادیؒ ہر کس و ناکس کو اپنے حلقۂ ارادت میں شامل نہیں فرماتے تھے، ایک بار ایک مالدار شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوکر درخواست گزار ہوا کہ اسے بیعت سے سرفراز کیا جائے۔ جواب میں حضرت جنید بغدادیؒ نے فرمایا۔ ''یہ راستہ بہت مشکل ہے۔''

اس شخص نے عرض کی۔ ''اب اس راستے کے سوا مجھے کوئی دوسرا راستہ نظر نہیں آتا۔''

حضرت جنید بغدادیؒ نے فرمایا۔ ''تیرا دعویٰ عمل کی دلیل چاہتا ہے۔''

وہ شخص خاموش ہوگیا اور آپ کی خانقاہ کے ایک گوشے میں کسی گداگر کی طرح جا پڑا۔

کچھ دن بعد حضرت جنید بغدادیؒ نے اس شخص سے پوچھا۔ ''یہ درویشی کی منزل ہے، یہاں اہل زر کا گزر ممکن نہیں۔''

وہ شخص اٹھا اور اپنا سرا مال و متاع لے کر حضرت جنید بغدادیؒ کی خدمت میں حاضر اور عرض کرنے لگا۔ ''یہ سب کچھ آپ کی نذر ہے۔''

حضرت جنید بغدادیؒ نے ناخوشگوار لہجے میں فرمایا۔ ''میں دولت کی نفی کرتا ہوں اور تو مجھے سیم وزر کے دام میں الجھاتا ہے۔''

''پھر میں کیا کروں؟'' شدت جذبات میں وہ شخص رونے لگا۔ ''مجھے بہر حال آپ کی قربت و صحبت درکار ہے۔''

''سونے چاندی کے ان سکوں کو ضرورت مندوں میں تقسیم کردے۔'' حضرت جنید بغدادیؒ نے فرمایا۔

اس شخص نے خوشی خوشی اپنی تمام دولت غریب لوگوں میں بانٹ دی۔ کچھ دن بعد حضرت جنید بغدادیؒ نے اس شخص سے پوچھا۔ ''اب تیری ملکیت میں کیا باقی رہ گیا ہے؟''

جب اس شخص نے اعتراف کیا کہ ابھی اس کا ایک گھر باقی ہے تو حضرت جنید بغدادیؒ نے فرمایا۔ ''اسے بھی فروخت کردے اور ساری رقم میرے پاس لے آ!''

اس شخص نے اپنا گھر فروخت کرکے حاصل شدہ رقم حضرت جنید بغدادیؒ کی خدمت میں پیش کردی اور حکم شیخ کا انتظار کرنے لگا۔

''اس ساری دولت کو دریائے دجلہ میں ڈال دے۔'' حضرت جنید بغدادیؒ نے فرمایا۔

دولت کو دریا میں ڈال دینا ایسا ہی تھا کہ جیسے کوئی شخص اپنے سرمائے کو اپنے ہاتھ سے آگ لگادے، وہ شخص کہہ سکتا تھا کہ شیخ! اس طرح تو یہ ساری رقم رائیگاں جائے گی۔ اگر آپ حکم دیں تو اسے بھی ضرورت مندوں میں تقسیم کردوں مگر اس شخص نے ایک لمحے کے لئے بھی نہ ایسا سوچا اور نہ پیرو مرشد سے مزید کوئی سوال کیا، سیدھا خانقاہ سے اٹھا اور تمام رقم لے جاکر دریائے دجلہ میں پھینک دی۔

اس کے بعد حاضر خدمت ہوکر عرض کرنے لگا۔ ''شیخ اب میرے لئے کیا حکم ہے؟''

''اب تمہارے پاس لٹانے کو کچھ نہیں ہے۔'' حضرت شیخ جنید بغدادیؒ نے فرمایا۔ ''اس لئے تم واپس جاؤ۔''

حاضرین مجلس کا خیال تھا کہ پیرو مرشد کی بات سن کر وہ شخص بدحواس ہوجائے گا اور شکایت آمیز لہجے میں کہے گا کہ اب اس کا گھر ہے نہ در، پھر ایسے میں وہ کہاں جائے؟ مگر خلاف توقع اس کے چہرے پر پریشانی کا ہلکا سا نقش تک نہیں اُبھرا، بلکہ پورے اطمینان کے ساتھ کہنے لگا۔

''ابھی تو میرے پاس لٹانے کے لئے میری جان کا سرمایہ موجود ہے، جب اسے لٹادوں گا تو پھر کہیں اور جانے کے بارے میں سوچوں گا۔''

پھر وہ شخص ہمہ وقت حضرت جنید بغدادیؒ کی خدمت میں حاضر رہتا، حضرت شیخ ناپسندیدگی کا اظہار فرماتے مگر وہ آپ کے قدموں میں پڑا رہتا، کئی بار آپ نے اسے خانقاہ سے نکال دیا تو وہ دروازے پر پتھر کے ستون کی طرح جم گیا۔

مختصر یہ کہ حضرت جنید بغدادیؒ نے کئی سال تک اس شخص کو آزمایا مگر وہ اپنی طلب میں سچا تھا، آخر ایک دن حضرت جنید بغدادیؒ نے اسے اپنے حلقۂ ارادت میں شامل کرلیا اور فرمایا۔

''ایسی ہی طلب رکھنے والے منزل عشق کے مسافر ہوتے ہیں، تم اپنے جذبوں کی شیطان سے حفاظت کرنا۔''

☆☆☆

حضرت جنید بغدادیؒ کا ایک مرید کئی برسوں سے آپ کی خدمت میں معروف تھا، ایک دن آپ اپنے اس مرید کے ساتھ جنگل میں جارہے تھے، اتفاق سے اس روز سخت گرمی پڑ رہی تھی، جب کچھ دیر تک مسلسل دھوپ میں سفر جاری رہا تو مرید کی زبان سے بے اختیار نکل گیا۔

''آج کی گرمی تو ناقابل برداشت ہے۔''

یہ سنتے ہی حضرت جنید بغدادیؒ ٹھہر گئے اور نہایت پرجلال لہجے میں اپنے مرید کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔''تو نے اتنے دنوں کی صحبت میں صرف شکایت ہی کرنا سیکھا ہے؟''

مرید اپنے پیرومرشد کی گفتگو کا مفہوم نہیں سمجھ سکا اور دوبارہ موسم کی سختیوں کی شکایت کرنے لگا۔

حضرت جنید بغدادیؒ کے غیظ وجلال میں اضافہ ہوگیا۔''اپنی دنیا کی طرف واپس لوٹ جا! تو ہماری صحبت کے قابل نہیں ہے۔''

مختصر کہ اس مرید کو خانقاہ سے نکال دیا گیا، دوسرے خدمت گاروں نے ڈرتے ڈرتے سبب پوچھا تو حضرت جنید بغدادیؒ نے فرمایا۔''موسم کیا ہے؟ دوسرے الفاظ میں حکم خداوندی ہے، ماہ ونجوم اپنی مرضی سے طلوع وغروب نہیں ہوتے، سورج میں یہ طاقت نہیں کہ وہ اپنے ارادے سے آگ برسانے لگے، جب کوئی بندہ سردی یا گرمی کی شکایت کرتا ہے تو اس کا ایک ہی مطلب ہے وہ اپنے خالق کے فیصلوں پر راضی بہ رضا نہیں ہے، اس لئے ہم بھی ایسے شخص کو عزیز نہیں رکھتے اور وہ ہماری صحبت کے قابل نہیں ہے۔''

☆☆☆

ایک طرف حضرت جنید بغدادیؒ کے جاہ وجلال کا یہ عالم تھا اور دوسری طرف مریدوں کے ساتھ محبت کی یہ کیفیت تھی کہ آپ ایک لمحے کے لئے بھی ان کے حالات سے بے خبر نہیں رہتے تھے، حضرت جنید بغدادیؒ کا ایک مرید بصرہ میں گوشہ نشینی کی زندگی گزار رہا تھا، ایک دن اس کے دل میں کسی گناہ کا خیال گزرا، شیطانی وسوسہ اس قدر شدید تھا کہ حضرت جنید بغدادیؒ کا مرید کسی طرح اس خیال فاسدہ پر قابو نہیں پاسکتا تھا، آخر ایسی کشمکش میں پوری رات گزر گئی، صبح اُٹھا تو اسے اپنے اندر ایک ناگوار سی تبدیلی محسوس ہوئی، پھر اسی ذہنی کشمکش میں اس نے آئینہ اٹھا کر دیکھا خوف ودہشت سے اس کی چیخ نکل گئی۔ حضرت جنید بغدادیؒ کے مرید کا چہرہ مسخ ہوچکا تھا۔

''خداوندا! لوگ مجھے کیا کہیں گے؟ اپنی بگڑی ہوئی صورت لے کر ان کے سامنے کیسے جاؤں گا؟ ساری دنیا میں میری پارسائی کے قصے مشہور ہیں، بصرہ کے لوگ مجھے اس حالت میں دیکھیں گے تو یقیناً یہی کہیں گے کہ میں چھپ چھپ کر گناہ کرتا تھا اور مجھے ان ہی گناہوں کی سزا دی گئی ہے۔'' حضرت جنید بغدادیؒ کا مرید زاروقطار روتا رہا مگر اس کا مسخ شدہ چہرہ اپنی اصلی حالت پر واپس نہیں آیا۔

بصرہ کے بہت سے لوگ اس کی صحبت میں بیٹھا کرتے تھے، پھر جب دوپہر کا وقت گزر گیا تو حسب معمول لوگ آنا شروع ہوگئے، اس شخص نے شرم رسوائی کے سبب دروازہ بند کرلیا۔ اگر کوئی عقیدت مند دروازہ کھولنے کے لئے کہتا تو وہ شخص غضب ناک لہجے میں جواب دیتا۔

''میری طبیعت خراب ہے، آج میں کسی سے نہیں ملوں گا، تم لوگ واپس چلے جاؤ۔

''شیخ! اگر آپ کی طبیعت خراب ہے تو ہم شہر بصرہ کے بڑے سے بڑے طبیب کو آپ کے پاس لے آتے ہیں۔''عقیدت مند درخواست کرتے، مگر وہ شخص کسی کو کیا بتاتا کہ اسے کس قسم کا مرض لاحق ہے، نتیجتاً اپنے عقیدت مندوں کو جھڑک دیتا۔''مجھے تنگ نہ کرو، میری بیماری ایسی ہے کہ اس پر کسی طبیب کی دوا کارگر نہیں ہوسکتی۔''

آخر وہ لوگ مختلف انداز میں چہ میگوئیاں اور سرگوشیاں کرتے ہوئے واپس چلے گئے۔

حضرت جنید بغدادیؒ کے مرید کا پورا دن شدید بے چینی اور اضطراب میں گزرا، رات بھر توبہ واستغفار کرتا رہا، دوسرے دن آئینے میں اپنا چہرہ دیکھا تو سیاہی کسی قدر کم ہوگئی تھی، مرید کو خوشی کا ہلکا سا احساس ہوا مگر ابھی وہ انسانی مجمع میں جانے کے قابل نہیں تھا۔ (باقی آئندہ)

ادارہ

اس ماہ کی شخصیت

از: فیروز آباد
نام: خالدہ بیگم
نام والدین: سمیہ بانو، شمیم احمد
تاریخ پیدائش: ۱۷ر فروری ۱۹۹۰ء
قابلیت: بی کام

آپ کا نام ۹ حروف پر مشتمل ہے ان میں سے ۳ حروف نقطے والے ہیں، باقی ۶ حروف، حروف صوامت سے تعلق رکھتے ہیں، عنصر کے اعتبار سے آپ کے نام میں ۳ حروف آتشی، ۳ حروف خاکی، ۲ حروف بادی اور ایک حرف آبی ہے، اعداد کے اعتبار سے آپ کے نام میں خاکی حروف کو غلبہ حاصل ہے۔

آپ کے نام کا مفرد عدد ایک، مرکب عدد ۱۰ اور آپ کے نام کے مجموعی اعداد ۱۲۱۷ ہیں۔

عدد ایک کا ستارہ شمس ہے اور شمس کا تعلق برج اسد سے ہے، جس کا ستارہ شمس ہوگا اس کے لئے موزوں ترین دن اتوار ہوگا۔

جن خواتین کا عدد ایک ہوتا ہے وہ حد سے زیادہ خوددار اور غیرت مند ہوتی ہیں، حمیت اور وفاداری ان میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوتی ہے، ایک عدد کی خواتین شوقین مزاج ہوتی ہیں، گھومنا پھرنا ان کی فطرت میں میں داخل ہوتا ہے لیکن ان میں زبردست سنجیدگی اور متانت ہوتی ہے اور چھچھورپن سے انہیں نفرت ہوتی ہے۔ ایک عدد والی خواتین کا انداز گفتگو مسحور کن ہوتا ہے یہ اپنی گفتگو سے سامعین کا دل جیت لیتی ہے اور سامعین کے دل ودماغ پر انمٹ نقوش چھوڑنے میں کامیاب ہوجاتی ہے۔ ایک عدد کی خواتین کو تخریب کاریوں سے دحشت ہوتی ہے، ان کی سوچ مثبت ہوتی ہے، منفی سوچ وفکر سے بھی انہیں بہت الجھن ہوتی ہے، یہ منفی سوچ رکھنے والے انسانوں سے اور عورتوں سے دور دور رہنا پسند کرتی ہیں، ان خواتین میں ایک طرح کی انا ہوتی ہے اور ان کی یہ انا کبھی کبھی ان کے لئے باعث صدمات بھی بن جاتی ہے اور کتنے ہی رشتے داران سے دوریاں اختیار کرلیتے ہیں۔

ایک عدد کی خواتین وفادار ہوتی ہیں لیکن یہ کسی کی محکومیت کو برداشت نہیں کرتیں، یہ مختارانہ طوز پر کام کرنے کی عادی ہوتی ہیں، کسی کی بھی روک ٹوک انہیں ایک آنکھ نہیں بھاتی، ان میں ایک طرح کی خودسری بھی ہوتی ہے، لیکن ان کی وفاشعاری انہیں حد اعتدال میں رہنے پر مجبور کرتی ہے، اس لئے خودسری کے باوجود یہ بھٹکنے سے محفوظ رہتی ہیں۔
ایک عدد کی خواتین مستقل مزاج ہوتی ہیں، ان کی طبیعت میں زبردست استحکام ہوتا ہے، ان کی قوت فہم بہت مضبوط ہوتی ہے، ان کی بصیرت اور فراست ان کی ہم جولیوں میں ضرب المثل بن جاتی ہے، ان کے مزاج میں ایک طرح کی تندی اور تیزی ہوتی ہے لیکن ان کے اخلاق اور ان کا رویہ لوگوں کو متاثر کرتا ہے اور ان سے ملنے والے ان کے گرویدہ ہوکر رہ جاتے ہیں، یہ اپنی قوت ارادی اور قوت خوداعتمادی کی وجہ سے ترقی کی منزلیں تیہ کرتی رہتی ہیں اور قرابت داری میں اپنا مقام بنانے میں کامیاب رہتی ہیں، بالعموم ان کی صحت اچھی رہتی ہے، ان کا چہرہ ہمیشہ ہشاش بشاش رہتا ہے اور عقل وخرد کی چمک دمک ہمیشہ ان کے چہرے پر نظر آتی ہے، ان خواتین کو حکم عدولی برداشت نہیں ہوتی، اگر ان کا کوئی ماتحت ان کے حکم کی تعمیل نہیں کرتا تو یہ چراغ پا ہوجاتی ہیں اور اسی وقت ان کا پیمانہ صبر وضبط چھلک اٹھتا ہے۔

ایک عدد کی خواتین جم کر دوستی اور دشمنی کرنے کی قائل ہوتی ہیں، یہ جس سے دوستی کرتی ہیں اس کی بھی کوئی حد نہیں ہوتی اور جس سے دشمنی کرتی ہیں اس کی بھی کوئی انتہا نہیں ہوتی۔ ایک عدد کی خواتین کسی سے ہار ماننا اور کسی کے سامنے سر جھکانا پسند نہیں کرتیں، ان کی غیرت اور خودداری

انہیں کسی کے سامنے دست سوال دراز کرنے اور کسی سے رحم وکرم کی بھیک مانگنے سے بھی روکتی ہے، یہ مانگے کے اُجالوں کی قائل نہیں ہوتیں یہ اپنے مٹی کے چراغ پر قناعت کر لیتی ہیں لیکن انہیں وہ روشنی گوارہ نہیں ہوتی جس کی وجہ سے انہیں اپنوں یا غیروں کے سامنے اپنا دامن پھیلانا پڑے۔

ایک عدد کی خواتین بہت پرکشش ہوتی ہیں، ان کا انداز رہن سہن بہت دلکش ہوتا ہے، یہ صاحب عزم ہوتی ہیں، ان کے خیالات بہت صاف ستھرے ہوتے ہیں اور ان کی قوت فکر بہت بڑھی ہوئی ہوتی ہے، یہ بہادر بھی ہوتی ہیں اور جرأت مند بھی، ان کا مزاج عظیم الشان ہوتا ہے، ان کے خیالات بہت معیاری ہوتے ہیں اور ان کے ہر ذوق پر سنجیدگی کی چھاپ ہوتی ہیں، ان میں مزاح کی بھی صلاحیت ہوتی ہے لیکن یہ بھونڈے مذاق سے یہ بہت دور رہتی ہیں، تفریحات کی شوقین ہوتی ہیں لیکن کسی پر بوجھ بننا پسند نہیں کرتیں، بناؤ سنگھار کا شوق ہوتا ہے لیکن ان کے بناؤ سنگھار میں بھی سنجیدگی کا عنصر غالب رہتا ہے انہیں پیڑ پودوں سے دلچسپی ہوتی ہے اور یہ عموماً ہرے رنگ کو پسند کرتی ہیں۔

ایک عدد کی خواتین سلیقہ مند ہوتی ہیں، فیاض بھی ہوتی ہیں، لوگوں کے ساتھ ہمدردی کر کے انہیں ایک طرح کی فرحت محسوس ہوتی ہے، ان کے نظریات بہت واضح ہوتے ہیں، منافقت سے انہیں گھن آتی ہے اور منافقین سے ان کا کبھی نباہ نہیں ہوتا، چونکہ آپ کا مفرد عدد ایک ہے اس لئے کم وبیش یہ تمام خصوصیات آپ کے اندر بھی موجود ہوں گی، آپ صاحب اخلاق ہیں، آپ تہذیب وتمدن کی دلدادہ ہیں، آپ سلیقہ مند ہیں اور آپ اپنی میٹھی میٹھی باتوں سے لوگوں کا دل جیت لیتی ہیں، منافقت آپ کو پسند نہیں، چھچھورپن بھی آپ کو گوارہ نہیں ہوتا، آپ کے خیالات صاف ستھرے ہوں گے اور آپ کے رجحانات بہت معیاری ہوں گے، آپ کی ہم جولیاں آپ کی قربت سے فخر محسوس کریں گی، آپ کی غیرت اور خودداری آپ کی خاصی پہچان ہوگی، لوگوں سے ہمدردی کرنا آپ کا شیوہ ہے اور ٹوٹے ہوئے دلوں کو جوڑنا بھی آپ کی فطرت ثانیہ ہے، آپ وفا اور دوستی کا بھرپور حق ادا کرتی ہیں لیکن آپ خواہ مخواہ کے احکامات کو برداشت نہیں کر سکتیں، آپ آزادی کے ساتھ جینے کی قائل ہیں، آپ دوسروں کے معاملات میں کبھی ٹانگ نہیں اڑاتیں اور آپ یہ چاہتی ہیں کہ دوسرے لوگ بھی آپ کے معاملات میں دخل اندازی نہ کریں، آپ شدت کے ساتھ اس بات کی قائل ہیں کہ خود بھی جیو اور دوسروں کو بھی جینے دو۔

آپ کی مبارک تاریخیں: ایک، ۱۰، ۱۹ اور ۲۸ ہیں، ان تاریخوں میں اپنے اہم کام کرنے کی کوشش کریں، انشاء اللہ کامیابی آپ کے قدم چومے گی۔

آپ کا لکی عدد ۹ ہے، اس عدد کی چیزیں اور شخصیتیں آپ کو بطور خاص راس آئیں گی، آپ کی دوستی ۴ اور ۹ عدد والے لوگوں سے اور عورتوں سے خوب جمے گی۔ ۲، ۳، ۵ اور ۸ عدد کی خواتین اور لوگ آپ کے لئے عام سے ہوں گے، ان سے آپ کو نہ خاطر خواہ فائدہ ہوگا نہ قابل ذکر نقصان۔ ۶ اور ۷ عدد آپ کے دشمن عدد ہیں، ان عدد کی چیزوں اور لوگوں سے آپ اگر دور رہیں تو آپ کے حق میں بہتر ہوگا۔

آپ کا مرکب عدد ۱۰ ہے، یہ عدد اپنے حامل کو بار بار فائدہ پہنچاتا ہے، یہ استقلال اور استحکام کا عدد ہے، اس عدد کی برکتیں حامل عدد کو سرخرو رکھتی ہیں اور اس کو نت نئے استحکامات اور قابل قدر عزائم سے بہرہ ور کرتی ہیں۔

آپ کی تاریخ پیدائش ۱۷ ہے، یہ تاریخ آپ کے حالات پر برے اثرات مرتب کرے گی، اس تاریخ کی وجہ سے آپ کی قسمت کئی بار ہچکولے کھائے گی اور آپ کو کئی بار نت نئے صدمات عطا کرے گی، آپ کی مجموعی تاریخ پیدائش کا مفرد عدد ۲ بنتا ہے، یہ تاریخ بھی آپ کو مشکلوں سے اور آفتوں سے دوچار کرے گی۔

آپ کی غیر مبارک تاریخیں: ۲، ۱۲، ۱۷، اور ۲۳ ہیں، ان تاریخوں میں اپنے اہم کام کرنے سے گریز کریں ورنہ ناکامی کا اندیشہ رہے گا۔ آپ کا برج دلو اور ستارہ زحل ہے، ہفتہ کا دن آپ کے لئے اہم ہے، اپنے خاص کاموں کو ہفتہ کے دن کرنے کی کوشش کریں، بدھ، جمعرات اور جمعہ بھی آپ کے لئے اہم ہیں، البتہ اتوار، پیر اور منگل کو اپنے اہم کام کرنے کی شروعات نہ کریں۔

یاقوت آپ کی راشی کا پتھر ہے، یہ اللہ کی عطا کردہ نعمتوں میں سے ایک خاص نعمت ہے، اس کو استعمال کرنے کے بعد آپ کی زندگی میں سنہرا انقلاب آئے گا اور خواہ مخواہ کی الجھنوں سے نجات ملے گی۔

اکتوبر، دسمبر اور جنوری کے مہینوں میں اپنی صحت کا بطور خاص خیال رکھیں، ان مہینوں میں اگر معمولی درجہ کی بھی کوئی بیماری حملہ آور ہو تو

س کا علاج کرنے میں غفلت نہ برتیں، عمر کے کسی بھی حصے میں آپ کو امراضِ معدہ، درد گٹھیا، امراضِ قلب، امراضِ دماغ، ٹانگوں، بازوؤں اور پیروں کے درد کی شکایت ہوسکتی ہے، بلڈ پریشر کی بیماری بھی آپ کو پریشان کرسکتی ہے، آپ کے لئے لیموں، کھجور، سنگترہ، ادرک، شہد اور پودینہ مفید ثابت ہوں گے، وقتاً فوقتاً ان کا استعمال جاری رکھیں، آپ کے نام میں ۶ حروف، حروف صوامت سے تعلق رکھتے ہیں، ان کے مجموعی اعداد ۷۳ ہوتے ہیں، اگر ان میں اسم ذات الٰہی کے اعداد ۶۶ شامل کرلئے جائیں تو کل اعداد ۱۳۹ ہوجاتے ہیں، ان کا نقش مربع بہر اعتبار آپ کے لئے مفید ثابت ہوگا، نقش اس طرح بنے گا۔

۷۸۶

۳۴	۳۷	۴۱	۲۷
۴۰	۲۸	۳۳	۳۸
۲۹	۴۳	۳۵	۳۲
۳۶	۳۱	۳۰	۴۲

آپ کے مبارک حروف ث، س، ش اور ص ہیں، ان حروف سے شروع ہونے والی ہر چیز آپ کو انشاء اللہ راس آئے گی جیسے ثمر، سرکہ، شہتوت صبونی وغیرہ۔

آپ فطری طور پر ایک اچھی خاتون ہیں، آپ حسن اخلاق کی دولت سے مالا مال ہیں، آپ کا مزاج شاہانہ ہے، آپ اللہ کے بندوں کی خدمت کا جذبہ رکھتی ہیں، لوگوں سے ہمدردی کرنا اور حق داروں کے سر پر دست شفقت رکھنا آپ کی ذات کا ایک حصہ ہے، آپ لوگوں کا دل جیتنے کے لئے اپنے تن من دھن کی بازی بھی لگاسکتی ہیں، لوگوں کے دلوں پر اپنی وقعت پیدا کرنا آپ کا ایک شوق ہے اور آپ کا یہ شوق کبھی کبھی بہت بڑھ جاتا ہے، آپ کے حاسدوں کی تعداد ہر دور میں زیادہ رہے گی لیکن آپ کو آپ کے معیار سے گرانا بہت آسان نہیں ہوگا۔

آپ کی ذاتی خوبیاں یہ ہیں: خود اعتباری، یقین محکم، فہم و فراست، زبردست، حوصلہ، جرأت مندی، قوت اختیاری، غیرت و خودداری، ہدل ودماغ کی فیاضی وغیرہ۔

آپ کی ذاتی خامیاں یہ ہیں: خودنمائی، قدامت پرستی، شاہ خرچی، لغو باتیں، خوشامد پسندی، ایک طرح کی شیخی اور اترا ہٹ، انانیت وغیرہ۔

ہم امید کرتے ہیں کہ اس خاکے میں جو کچھ بھی لکھا گیا ہے اس کو آپ بغور پڑھیں گی اور پھر اپنی خوبیوں میں اضافہ کرنے کی کوشش کریں گی اور ان خامیوں سے نجات حاصل کرنے کی جدوجہد بھی کریں گی جن کی طرف ہم نے اشارہ کیا ہے۔

آپ کی تاریخ پیدائش کا چارٹ یہ ہے۔

۷۸۶

		۹۹
۲		
۱۱		۷

آپ کی تاریخ پیدائش کے چارٹ میں ایک دو بار آیا ہے جو اس بات کی علامت ہے کہ آپ کے اندر زبردست قسم کی گفتگو کرنے کی صلاحیت ہے، آپ باتیں خوب بناتی ہیں اور اپنی باتوں سے سامعین کو متاثر بھی کرلیتی ہیں، آپ کے اندر اپنے مافی الضمیر کو بیان کرنے کی پوری پوری صلاحیت موجود ہے، باتوں میں کوئی آپ سے زیادہ نمبر نہیں لے سکتا لیکن آپ کے اندر ایک طرح کی ضد اور انا بھی موجود ہے اس لئے اکثر آپ ہٹ دھرمی کا مظاہرہ بھی کرگزرتی ہیں اور اپنی بات کی اٹیچ پر قائم رہتی ہیں۔

۲ کی موجودگی اس بات کی علامت ہے کہ آپ کی قوت ادراک بہت بڑھی ہوئی ہے لیکن آپ اس کا کوئی فائدہ نہیں اٹھا پاتیں۔

۳ کی غیر موجودگی اس بات کی علامت ہے کہ آپ اپنی کاوشوں کو اور اپنی منصوبہ بندیوں کو دنیا کے سامنے پیش کرتے ہوئے ہچکچاہٹ محسوس کرتی ہیں اور اس طرح اپنی ہنرمندیوں کو لوگوں کے سامنے ظاہر کرنے سے محروم رہ جاتی ہیں اور آپ کی مقبولیت کے سیارے میں بریک لگ جاتے ہیں۔

۴، ۵ اور ۶ کی غیر موجودگی گھریلو ذمہ داری سے بیزاری کی طرف اشارہ کرتی ہے، اندازہ ہوتا ہے کہ آپ گھریلو مسائل سے اکثر و بیشتر راہِ فرار اختیار کرنے کی کوشش کرتی ہیں حالانکہ آپ کو اپنے گھر سے بہت محبت ہے لیکن آپ گھریلو مسائل سے کچھ بیزار بیزار سی رہتی ہیں، آپ

بے شمار خصوصیات کے باوجود ایک طرح کی احساس کمتری اور ایک طرح کی پست ہمتی کا شکار ہیں اور اس کی وجہ بچپن میں ملے ہوئے صدمات یا کسی اپنے کی موت یا کسی کی زیادتیاں ہوسکتی ہیں جن کی بنا پر آپ کے دل ودماغ ایک طرح کی بغاوت پر آمادہ رہتے ہیں اور آپ ان خانگی مسائل سے اپنا دامن بچاتی ہیں، جن کی وجہ سے کبھی آپ کو زدوکوب کیا ہو یا جن کی وجہ سے آپ طعنہ وتشنیع کا شکار رہی ہوں۔

۷ کی موجودگی اس بات کی علامت ہے کہ آپ عدل وانصاف کو پسند کرتی ہیں، آپ ہر جگہ انصاف ہی کو دیکھنا چاہتی ہیں، ظلم وستم سے آپ کو وحشت ہوتی ہے اور آپ موقعہ بہ موقعہ ظلم وستم کے خلاف احتجاج بھی بلند کرتی ہیں۔

۸ کی غیر موجودگی آپ کو اس بات پر اُکساتی ہے کہ آپ کو اپنے کاموں میں نظم ونسق کو برقرار رکھنا چاہئے، ہر حال میں اور ہر معاملے میں آپ کو کاہلی اور سستی سے احتراز کرنا چاہئے، تمام مادّی کاموں میں آپ کی دلچسپی ہونی چاہئے اور روپے پیسے کی آمد ورفت کے معاملے میں آپ کو خوب چوکنا رہنا چاہئے۔

آپ کے چارٹ میں ۹ دو بار آیا ہے اور اس سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ آپ کی شخصیت بہت مضبوط ہے، آپ کے مزاج میں پختگی ہے اور آپ فطری طور پر ایک اچھے کردار اور ایک اچھے اخلاق کی خاتون ہیں، آپ کے اندر غیرت بھی ہے اور حمیت بھی، آپ ملنساری پر یقین رکھتی ہیں، لیکن آپ ہر تعلق میں سنجیدگی کو برقرار رکھنا چاہتی ہیں، آپ کے اندر اعتبار، ہمدردی اور جذبۂ خیر سگالی بھی ہے اور آپ چاہتی ہیں کہ آپ سے ملنے والے لوگ دیر تک آپ کو یاد رکھیں اور یقیناً لوگ آپ کو دیر تک یاد رکھتے ہوں گے اور آپ کی گفتگو کی مہک سے ان کی روح دیر تک محظوظ ہوتی ہوگی۔

آپ کی تاریخ پیدائش کے چارٹ میں کوئی بھی لائن مکمل نہیں ہے جو اس بات کی علامت ہے کہ آپ کی خوشیاں اور آپ کی راحتیں ہمیشہ ادھوری رہ جائیں گی اور آپ اپنی زندگی میں ہمیشہ ایک کمی سی اور ایک ادھورا پن سا محسوس کریں گی۔

درمیان کی لائن جو زحل کی لائن ہے اس کے خالی ہونے سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آپ اپنی ضروریات کے اظہار سے ہچکچاہٹ محسوس کرتی ہیں اور آپ کے اندر دوسروں سے توقعات وابستہ رکھنے کا رجحان موجود ہے، اگر آپ خودداری اور فطری غیرت مندی کی وجہ سے کسی سے کچھ کہہ نہیں پاتیں لیکن آپ دوسروں سے یہ امید بنائے رکھتی ہیں کہ وہ خود کسی تعاون کی پیش کش کریں اور کسی طرح کی مدد کے لئے آپ کے واسطے اپنا ہاتھ بڑھائیں۔

آپ کا فوٹو آپ کے مزاج کے استحکام کی غمازی کرتا ہے اور آپ کے فوٹو سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ آپ کے اندر ایک طرح کی دلکشی اور ایک طرح کی وجاہت ہے جو محفلوں میں اور فنکشنوں میں آپ کو دوسری خواتین سے ممتاز رکھتی ہوگی۔

آپ کے دستخط یہ ثابت کرتے ہیں کہ آپ پر اسرار رہنے کو ترجیح دیتی ہیں، آپ کھل کر دنیا کے سامنے آنا نہیں چاہتیں، آپ چاہتی ہیں کہ ایک طرح کا پردہ اور ایک طرح کی دیوار آپ کے اور دنیا والوں کے درمیان حائل رہے۔

آپ کا خاکہ مکمل ہوا، اس خاکے کو پڑھ کر اگر آپ نے اپنی شخصیت کی نوک پلک مزید نکھار لی تو آپ کی شخصیت میں چار چاند لگ جائیں گے اور آپ موجودہ وقت سے بھی زیادہ پرکشش اور خوشنما محسوس ہونے لگیں گی۔

اس کالم کا اصل مقصد یہی ہے کہ لوگوں میں آئینہ دیکھنے کی جرأت ہو اور پھر آئینہ دیکھ کر وہ اپنے چہرے کے نقوش ونگار مزید خوبصورت اور پرکشش بنانے کی ہر ممکن جدوجہد کریں اور اس شعر کو بھی حرزِ جان بنالیں۔

حُسنِ صورت عارضی ہے، حُسنِ سیرت مستقل
ایک سے خوش ہوتی ہیں نظریں ایک سے خوش ہوتا ہے دل

☆☆☆

آسیب و جادو کا قرآن کریم سے علاج

انسان کو اس دور سائنس میں نت نئی بیماریوں اور مسائل سے دوچار ہونا پڑتا رہا ہے، عجیب وغریب واقعات و حادثات رونما ہورہے ہیں اور اشرف المخلوقات اور مختار ہونے کے باوجود محتاج محض بن کررہ گیا ہے اور ہر دور پر آشوب میں حقیقتاً وہی لوگ کامیاب ہیں جو خدا پر یقین محکم رکھتے ہیں اور اوہام کا شکار نہیں ہوتے۔ زمانہ قدیم سے ایک بیماری و آسیب زباں زد خاص وعام ہے جس کو علم طب میں ''ہسٹریا'' اور عملیات کی زبان میں ''آسیب، حاضری یا جادو'' کے نام سے جانا جاتا ہے جب کہ ہسٹریا ایک بیماری ہے اور آسیب کا تعلق عملیات سے ہے۔

علامات : دونوں صورتوں میں مریض مرد ہو یا عورت، جوان ہو یا ضعیف، شادی شدہ ہو یا غیر شادی شدہ ایک ہی قسم کے حرکات کا مرتکب ہوتا ہے، مثلاً چیخنا، چلنا، آواز کا تبدیل ہوجانا، غیر معمولی طاقت کا مظاہرہ، مستقل روتے یا ہنستے رہنا اور اس ہنسنے اور رونے کے درمیان مریض کا ڈراؤنے انداز میں دانتوں کی نمائش کرنا، بھوک کا بالکل ختم ہوجانا یا پھر خوراک کا اتنا بڑھ جانا کہ لوگ حیران اور دنگ رہ جائیں وغیرہ وغیرہ۔

خیال رہے کہ ہسٹریا کا شکار اکثر جوان لڑکے یا لڑکیاں ہی ہوتے ہیں اور اس کا علاج شادی یا دواؤں سے ہی ممکن ہے لیکن آسیبی خلل کا تعلق چوں کہ جنات وخبائث سے ہے لہٰذا اس کا علاج دواؤں کے ذریعے ممکن نہیں ہے، اسی لئے میڈیکل سائنس اس سلسلے میں خاموش ہے اور اس کو نفسیاتی وہم سے منسوب کرتی ہے یہی وجہ ہے کہ لوگ آسیبی مریضوں کا علاج ڈاکٹر وحکیموں سے کرواتے رہتے ہیں لیکن شفا ندارد۔ ہسٹریا و آسیب میں جو چیز سب سے مشکل ہے وہ ہے مرض کی تشخیص کہ ہسٹریا ہے یا آسیب؟ اس لئے کہ دونوں طرح کے مریضوں کی علامات تقریباً ایک ہی جیسی ہیں۔ لہٰذا علاج بھی دشوار ہوتا ہے۔

جب مرض آپ کی گرفت میں آجائے کہ ہسٹریا نہیں بلکہ آسیبی خلل ہے تو علاج آسان ہے اور آسیب کے علاج کے کئی طریقے ہیں، منجملہ ان میں ہم 'سورہ مبارکہ جن' کا ایک آسان عمل تحریر کررہے ہیں، اس پر عمل کریں، انشاء اللہ شفا حاصل ہوگی۔

ہم یہ وضاحت کردیں کہ جو لوگ اس پر یقین نہ رکھتے ہوں وہ نہ رکھیں مگر بحیثیت مسلمان جنات و آسیب سے انکار قطعاً ناممکن ہے۔ جو حضرات عملیات کے قائل نہیں ہیں ان میں پڑھے لکھے اور جاہل دونوں اقسام کے لوگ ہیں۔ کچھ ایسے بھی ہیں جو بھوت، پریت اور چڑیل کے قائل ہیں جن کا سرے سے کوئی وجود ہی نہیں ہے۔ جنات ونظر بد کے منکر ہیں، حالاں کہ تاریخ اسلام کا معمولی طالب علم ''جنگ بیر العلم'' کا علم رکھتا ہے یہ جنگ حضرت علیؓ اور جن کے درمیان واقع ہوئی تھی۔ جب لشکر اسلام کو پانی کے لئے جنات نے پریشان کیا تھا (حوالہ کے لئے ملاحظہ فرمائیں شواہد النبوۃ، علامہ جامی، طبع لکھنؤ، ۱۹۲۰ء، ودمہ ساکبہ طبع ایران) اور نظر بد کے منکر حضرات کو سورۂ قلم کی آخری آیات کی تلاوت کرکے مطالب پر غور کرنا چاہئے۔

پرہیز : خیال رہے کہ آسیب کے مریض کے ساتھ کسی بھی قسم کی زیادتی نہ کریں، مار پیٹ کرنے سے حالات ناگفتہ بہ حد تک خراب ہوسکتے ہیں، لہٰذا ایذا رسانی سے مکمل پرہیز کریں۔

علاج : اس کے لئے ایک طریقہ یہ ہے کہ عروج ماہ میں روز پنجشنبہ صبح صادق سے پہلے غسل کرے اور طلوع آفتاب تک نماز وتلاوت ووظائف میں مصروف رہے۔ طلوع آفتاب کے فوراً بعد شیشے کے پاک برتن پر گلاب وزعفران سے ''سورہ جن'' ایک دفعہ لکھیں اور دھوکر مریض کو پلائیں اور اس کے فوراً بعد دوسری دفعہ گلاب وزعفران سے یہی سورۃ کاغذ پر لکھ کر مریض کے گلے میں ڈالیں اور ۷۰ دن تک اسی وقت مقررہ پر بلاناغہ ایک مرتبہ سورہ جن کی تلاوت کرکے دم کریں، انشاء اللہ شفائے کامل حاصل ہوگی۔ خیال رہے کہ عامل کا پابند صوم وصلوٰۃ، متقی اور پرہیزگار ہونا ضروری ہے۔ ورنہ عمل کارگر نہ ہوگا۔

☆☆☆

حضرت مولانا حسن الہاشمی کے نئے شاگرد

اعلامیہ نمبر-۲۱

شمار	نام	علاقہ	T. No.
1164	محمد نعیم الدین	نہرو نگر، عیدی بازار، یاقوت پورہ، حیدرآباد، تلنگانہ	T/1214/15
1165	محمد جاوید	وارڈ نمبر 3، شواجی نگر، سپر بیکری، جلگاؤں، مہاراشٹر	T/1215/15
1166	حافظ محمد عبداللہ	گاؤں مہلا، تھانہ دھوریہ، ضلع بانکا، بہار	T/1216/15
1167	شیخ محمد عمران قاسمی	محلہ فاطمہ نگر، گاؤں ہرسول، ضلع اورنگ آباد، مہاراشٹر	T/1217/15
1168	فرہاد الٰہی	اکبر پور، ضلع بلند شہر، یوپی	T/1218/15
1169	غلام حسین	گاؤں جلال پور، پوسٹ ٹوڈا، کلیان پور، روڑکی، ضلع ہریدوار، اتراکھنڈ	T/1219/15
1170	عبدالسبحان	گاؤں لوبیہ کندر، ضلع کشن گنج، بہار	T/1220/15
1171	محمد مشتاق احمد	سندول نواس، چیتا خانہ، مین روڈ، بیدر، کرناٹک	T/1221/15
1172	محمد شفیع	169-8، آؤٹ سائڈ شاہ گنج، پیر فانی مسجد، بیدر، کرناٹک	T/1222/15
1173	محمد اسلم	نزد بی ایس این ایل ٹاور، آزاد کالونی، دیگلور، ضلع ناندیڑ، مہاراشٹر	T/1223/15
1174	غلام سرور عالم	گھر نمبر 133، گلی نمبر 6، دیال پور، نورتھ ایسٹ، دہلی 96	T/1224/15
1175	محمد اسلم قریشی	عیدگاہ والی مسجد، گاؤں و پوسٹ کلوگڑھی، ڈاسنہ، غازی آباد، یوپی	T/1225/15
1176	وقار احمد	اسلام نگر، شیام پوری، نزد قاضی گارڈن، کھتولی، ضلع مظفر نگر یوپی	T/1226/15
1177	امام حسین	گلی ٹیکن اونی، وارڈ نمبر 1، گاؤں الکل، ضلع باگلکوٹ، کرناٹک	T/1227/15
1178	آفتاب عالم	گلی نمبر 4، چمن کالونی، نیا بس اسٹینڈ، مدنی مسجد، غازی آباد یوپی	T/1228/15
1179	عبدالحسیب	گاؤں مادھو پور، حضرت پور، روڑکی، ضلع ہریدوار، اتراکھنڈا	T/1229/15
1180	محمد وسیم	محلہ مومن پورہ، دیوانی باؤلی، کربلا روڈ، ناندیڑ، مہاراشٹر	T/1230/15
1181	عبدالقادر	محلہ لال سرائے، قصبہ بڑھاپور، ضلع بجنور، یوپی	T/1231/15
1182	محمد قمر	7/2-B، ہری گلی، ایم ایس روڈ، کولکاتہ، ویسٹ بنگال	T/1232/15
1183	حافظ عبدالرزاق	مدرسہ قاطیہ العلوم، گاؤں اداوڑ، تعلقہ، چوپڑا، ضلع جل گاؤں، مہاراشٹر	T/1233/15
1184	محمد انتظار	سیما ہاؤس نمبر 504، گلی نمبر 15، نیا مصطفیٰ آباد، دہلی 94	T/1234/15
1185	عرفان الرحمٰن	گاؤں پوہدی، بیلا، تھانہ گھنشیام پور، ضلع دربھنگہ، بہار	T/1235/15
1186	سید عبداللہ ہاشمی	محلہ شاہ والی، تاج الدین بابا روڈ، سامنے قبرستان ایریا، بودھ نگر لاتور، مہاراشٹر	T/1236/15

T. No.	علاقہ	نام	شمار
T/1237/15	ٹیلی فون ایکسچینج روڈ، محلہ ڈنگر پورہ، پلوامہ، جموں وکشمیر	پیرزادہ محمد امین شاہ	1187
T/1238/15	وینگلا راؤ نگر، پوسٹ ہیڈا کا کانی، ضلع گنٹور، اے پی	شیخ موسیٰ علی	1188
T/1239/15	جیون لال مل، نواب صاحب کنٹہ، حیدرآباد، تلنگانہ	سید میران جلال	1189
T/1240/15	گاؤں عمری کلاں، وایا جھالو، ضلع بجنور، یوپی	محمد اطہر قاسمی	1190
T/1241/15	گاؤں پیپرا چنکی، پوسٹ سید پور، شکار پور، ضلع چمپارن، بہار	محمد مہتاب عالم	1191
T/1242/15	محلہ وامر، گاؤں ڈلورہ، تحصیل سوپور، ضلع بارامولا، جموں وکشمیر	محمد لطیف وار	1192
T/1243/15	مکان نمبر 111-2-6، پٹھان گلی منیار تالیم، بیدر، کرناٹک	سید الطاف الحق ہاشمی	1193
T/1244/15	مکان نمبر 3/97، نزد گرام پنچایت، نانا ایکلی، ہنما آباد، ضلع بیدر، کرناٹک	سید مزمل پاشا	1194
T/1245/15	مکان نمبر 25، نزد بس اسٹاپ، ڈوڈا بستی، پوسٹ اُلال اپ نگر، بنگلور، کرناٹک	مولانا محمود اللہ رشدی گنگوہ	1195
T/1246/15	گاؤں راؤرکیلا، پولیس اسٹیشن، پلانٹ سائٹ، ضلع سندر گڑھ، اڑیسہ	محمد عبدالواجد	1196
T/1247/15	مکان نمبر 2753-7-26، ودیا پالم، گاندھی نگر، سبھاش چندر بوس نگر، نیلور، اے پی	شیخ منصور احمد	1197
T/1248/15	مکان نمبر 24، قصبہ گنگا، بیر سید روڈ، ضلع بھوپال، ایم پی	محمد افضال	1198
T/1249/15	مکان نمبر 16، گلی نمبر 1، نزد مسجد کلو بوا، کملا پارک، بھوپال، ایم پی	محمد سلمان	1199
T/1250/15	مکان نمبر 35، سیکنڈ مین روڈ، کشور ہانگر، میسور روڈ، بنگلور، کرناٹک	سید رکن الدین شاہ	1200
T/1251/15	مکان نمبر 22-8-588/13/4، چوتھا بازار، کٹر کوٹ، حیدرآباد، تلنگانہ	خواجہ عمر	1201
T/1252/15	مکان نمبر 1-4-27/71/4، پدما شالی کالونی، کوادی گوڑہ، مشیر آباد، تلنگانہ	شیخ ساجد	1202
T/1253/15	مکان نمبر 1-4-3/214، ورے گڈم چھلی، پٹنم ضلع کرشنا، اے پی	محمد علی عباس	1203

☆☆☆

شاگرد بننے کے لئے اپنا نام، والدین کا نام، شناختی کارڈ، مکمل پتہ، فون نمبر، 4 پاسپورٹ سائز فوٹو اور

-/1000 روپے فیس روانہ کریں اور اپنی تعلیم اور قابلیت کی وضاحت کریں۔

جاری کردہ: ہاشمی روحانی مرکز، محلہ ابوالمعالی، دیوبند، ضلع سہارنپور، یوپی، پن کوڈ نمبر 247554

محسن ملت حضرت مولانا حسن الہاشمی مدظلہ العالی کے اجازت یافتہ شاگرد

روحانی علاج کے ضرورت مند لوگ ان سے رجوع کر سکتے ہیں۔

نمبر شمار	شہر	اسم گرامی	موبائل نمبر
1	مدراس	مولانا فیصل الغنی امام وخطیب مسجد مانا مونا	09840026184
2	میسور	مولانا عمیر مدنی، سرپرست مدرسۃ المنسوال	09845485263
3	حیدرآباد	مولانا قاضی محمد سیف الدین بایزید یوسف یونانی فارمیسی	040-23564217
4	جے پور	الحاج سید مختار الرحمٰن راہی نعل بندان	09414043103
5	جودھپور	غفران الٰہی، میرتی گیٹ	09351360478
6	جودھپور	رجب علی، نزد مسجد لکھاران	09314680068
7	ممبئی	باباضیاء الدین	09323061058
8	ممبئی	ڈاکٹر انور حسین خطیب	022-25740462
9	لدھیانہ	حاجی محمد یونس	09463031310
10	دہرہ دون	عرفان الرب، نزد روڈ ویز اسٹینڈ	09897225740
11	میرج سانگلی	مولانا رفیع الدین	09503397446
12	بنگلور	فیض احمد	09845531472
13	بنگلور	سید کلیم اللہ	09441782671
14	بنگلور	حفظ الرحمٰن (بھارتی نگر)	09342949078
15	محبوب نگر	ایم عبدالوحید	09703022457
16	بھوپال	مفتی عبدالرحیم قاسمی، نور محل روڈ	09425688620
17	گلبرگہ	محمد رفیق احمد	09449325570
18	مظفر نگر	قاری محمد اسلم	09997914261
19	ویل وشارم	مولانا زبیر احمد	09443489712
20	خورجہ بلند شہر	ڈاکٹر محمد سمیع فاروقی	09319982090
21	دہلی	ڈاکٹر سراج الدین (اوکھلا)	09690876797
22	منصور پور، مظفر نگر	محمد ہارون میاں (نزد دربار)	09719041941
23	الناور (کرناٹک	حکیم مولانا محمد طیب توگی	09916652346
24	وانم باڑی	عامل نوشاد احمد	09597772317

25	جنتی	حاجی سید حافظ سید وہاب الدین	09600119505
26	ممبئی	سلیم قریشی	09773406417
27	پربھنی	مولانا سعید احمد قاسمی	09766057202
28	پلوامہ (کشمیر)	غلام محمد پنڈت	0962276300
29	شاجاپور	محمد اویس ابن شرف الدین	08889397917
30	گلبرگہ (کرناٹک)	مولانا فضل کریم قاضی	09916270797
31	کوپل (کرناٹک)	مولانا محمد ابوبکر	07259090958
32	پلوامہ (کشمیر)	فاروق احمد	09622705779
33	امبیڈکر نگر (یوپی)	محمد عارف	09598005942
34	ہاشم آباد (حیدرآباد)	مولانا احمد علی قاسمی	09030929428
35	ناندیڑ (مہاراشٹر)	محمد ابراہیم عرف پاشا	09766013590
36	ناندیڑ (مہاراشٹر)	عادل نعیم	08485056579
37	بیڈ	محمد جاوید قادری	08983565954

ضروری اعلان

حضرت مولانا حسن الہاشمی کے وہ شاگرد جو اپنے علاقے میں بہ سلسلۂ روحانی علاج خدمتِ خلق میں مصروف ہوں اور یہ چاہتے ہوں کہ ان کا نام ماہنامہ طلسماتی دنیا میں اجازت یافتہ شاگردوں کی فہرست میں چھپ جائے، ان کو چاہئے کہ وہ ایک درخواست حضرت مولانا کے نام ہاشمی روحانی مرکز، محلہ ابوالمعالی، دیوبند کے پتے پر روانہ کریں اور اپنی درخواست کے ساتھ اپنے علاقے کے دو معزز حضرات کی تصدیق اور سفارش جو اُن دونوں حضرات کے لیٹر پیڈ پر تحریر ہو اور اس پر ان کا فون نمبر یا موبائل نمبر بھی درج ہو بھجوائیں۔

یہ بات واضح رہے کہ اس سلسلے میں اُن ہی شاگردوں کو اہمیت دی جائے گی جن کو شاگرد بنے ہوئے تین سال ہو گئے ہوں۔

اس سلسلے میں درخواست دینے والے شاگردوں کے لئے ضروری ہوگا کہ وہ اپنے ٹی نمبر کی وضاحت ضرور کردیں۔

تمام شائقین سے اس بات کی تاکید کی جاتی ہے کہ وہ اپنی درخواست رجسٹرڈ ڈاک سے روانہ کریں اور درخواست روانہ کرنے کے بعد اس موبائل پر ایس ایم ایس کریں 09456296786

اجازت یافتہ تمام شاگردوں کو ہاشمی روحانی مرکز کی جانب سے ایک کارڈ روانہ کیا جائے گا جو شاگردی کے لئے ایک طرح کی سند ہوگی۔

نوٹ: کچھ قدیم شاگردوں کے فون نمبر ابھی تک ہمیں موصول نہیں ہوسکے ہیں اور اس وجہ سے شاگردوں کی ڈائریکٹری مکمل کرنے میں دشواری پیش آرہی ہے۔ تمام شاگردوں سے گذارش ہے کہ وہ اپنا فون نمبر ایک پوسٹ کارڈ پر لکھ کر روانہ کردیں تاکہ ڈائریکٹری کی تکمیل ہوسکے۔

ناظم : ہاشمی روحانی مرکز

محلہ ابوالمعالی، دیوبند 247554 (یوپی) فون : 01336-224455

مفتی وقاص ھاشمی فاضل دار العلوم دیوبند

فقہی مسائل

(۱) سوال: ہمارے محلہ کی جامع مسجد میں آیات قرآنیہ، اللہ ورسول کے ناموں کے کتبے لگے ہوئے ہیں ایک شخص روزانہ ان کو چومتا ہے اوران پر ہاتھ لگا کر بدن پر پھیرتا ہے اس شخص کا یہ عمل جائز یا نہیں۔؟

جواب: جائز ہے۔مگر التزام اور غلو نہ کرے نیز قرآن کی تلاوت اوراس پرعمل کرنے کو اہم سمجھے۔

(۲) سوال: فقہ وحدیث کی کتابوں کو سرہانے کے طور پر استعمال کرنا یاان پر ٹیک لگانا جائز ہے یانہیں؟۔

جواب: قرآن مجید اور کتب فقہ وحدیث سے تکیہ کا کام لینا یا ان پر ٹیک لگانا سخت گناہ ہے۔

(۳) سوال: ایک مسجد میں زینے کے نیچے الماری ہے اس الماری میں قرآن مجید رکھنا جائز ہے یانہیں جبکہ اس زینہ سے لوگ گزرتے رہتے ہیں۔

جواب: جائز ہے۔

(۴) سوال: مکان یادکان میں کسی گتے وغیرہ پر آیات قرآنی لکھ کرآویزاں کرنا کیسا ہے۔؟

جواب: جہاں ٹی وی چلایا جاتا ہو یا جہاں تصویریں ہوں وہاں آیات لکھ کرآویزاں کرنے میں قرآن مجید کی بے حرمتی ہے۔اس لئے جائز نہیں اگر یہ خرافات نہ ہوں اور تعظیم ملحوظ رکھی جائے گردوغبار سے صاف رکھا جائے تو جائز ہے۔

(۵) سوال: دودھ میں پانی ملا کر فروخت کرنا کیسا ہے جبکہ گاہک کو بتا دیا جائے؟ اگر جائز ہے تو کیا دودھ جو اللہ تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی نعمت ہے اس میں پانی ملانے کا گناہ نہ ہوگا۔

جواب: اگر گاہک کو ملاوٹ کا علم ہو تو فروخت کرنا جائز ہے۔ اگر دھوکہ دینا مقصود نہ ہو تو دودھ میں پانی ملانا کوئی عیب کی بات نہیں۔

(۶) سوال: اخبار کے جس صفحہ پر آیت لکھی ہو اس کو بے وضو ہاتھ لگانا کیسا ہے۔؟

جواب: جہاں آیت لکھی ہو صرف اس جگہ بے وضو ہاتھ لگانا منع ہے دوسرے مواضع کو ہاتھ لگانا جائز ہے۔

(۷) سوال: وضو کرنے کے بعد وضو کے اعضا کو کسی کپڑے سے خشک کرلیا جائے یا ایسے ہی رہنے دیا جائے۔؟

جواب: وضو کے پانی کو رومال سے صاف کرنے میں کوئی حرج نہیں۔مگر بہتر یہ ہے کہ زیادہ نہ رگڑے تاکہ وضو کا کچھ اثر باقی رہے۔

(۸) سوال: تفسیر قرآن پاک اور حدیث کی کتابوں کو بغیر وضو کے چھو کر پڑھ سکتا ہے یانہیں۔؟

جواب: تفسیر میں ......قرآن زیادہ ہو تو اس کو بلا وضو ہاتھ لگانا جائز ہے۔مگر جہاں قرآن لکھا ہو وہاں ہاتھ نہ لگائے حدیث کی کتابوں کو بلا وضو چھونا جائز ہے۔

(۹) سوال: نماز کے قیام میں دونوں پاؤں کے درمیان کتنا فاصلہ ہونا چاہئے اور کیا یہ فاصلہ واجب ہے یا سنت یا مستحب۔؟

جواب: تقریباً چار انگل کا فاصلہ مستحب ہے اور دونوں پاؤں کو بالکل سیدھا رکھنا کہ انگلیاں قبلہ کی طرف سیدھی ہوں سنت ہے۔

(۱۰) سوال: آج کل عام طور پر ائمہ مساجد جو باقاعدہ سند یافتہ نہیں ہوتے وہ ترجمہ دیکھ کر اپنی اپنی مساجد میں درس قرآن ودرس حدیث دیتے ہیں کیا ان کا درس دینا جائز ہے۔؟

جواب: جب تک مستند عالم سے باقاعدہ علم دین حاصل نہ کیا ہو درس قرآن یا درس حدیث دینا جائز نہیں ہے۔

(۱۱) سوال: فقیر کو جھوٹا یا رات کا بچا ہوا کھانا دینا جائز ہے یا نہیں۔؟

جواب: جھوٹا یا باسی کھانا دینا جائز تو ہے مگر عمدہ کھانا دینے کے برابر ثواب نہیں ملے گا۔

مقصدی طنز و مزاح

اذانِ بت کدہ

اگرچہ بت ہیں زمانہ کی آستینوں میں
مجھے ہے حکم اذاں لا الٰہ الا اللہ

ابوالخیال فرضی

الیکشن کے دنوں میں نیتاؤں کی قیمت تو بڑھ ہی جاتی ہے لیکن اب دیکھنے میں یہ آرہا ہے کہ الیکشن کے موقع پر مولویوں، صوفیوں اور چھٹ بھیّوں کے دام بھی بہت چڑھ جاتے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ اٹھائی گیروں کے مول بھی اچھے خاصے بڑھ جاتے ہیں، جو لوگ کسی قابل نہیں ہوتے جن کا ہلکا پن دو اور دو چار کی طرح واضح ہوتا ہے وہ بھی اپنے وجود کے دام ٹھیک ٹھاک وصول کر لیتے ہیں، الیکشن کے دنوں میں ایک عجیب سی رونق سڑکوں پر رہتی ہے، نیتا لوگ تو روزانہ سجے دھجے نظر آتے ہیں لیکن ان کے چمچے اور ان کے لئے ہلڑ پن کا مظاہرہ کرنے والے وہ درجنوں لوگ بھی صاف ستھرے دکھائی دیتے ہیں جنہیں بس عید کے دن ہی نہانے کی توفیق عطا ہوتی ہے۔ میں ایسے تھرڈ لوگوں کی اگر غیبت کرنے پر اتر آؤں تو بات بہت لمبی ہو جائے گی اور یہ پتہ نہیں چلے گا کہ قیامت کب آئی اور حساب و کتاب کب سے شروع ہو کر کب ختم ہوا۔ کیوں کہ ان بدنام زمانہ لوگوں کے اتنے کارنامے اور ان سے جڑے ہوئے ضمیر فروشی کے اتنے واقعات ذہن کے لوکپ میں محفوظ ہیں کہ انہیں بیان کرنے کے لئے الگ ہے۔ ایک پوری کائنات درکار ہے، یہ ہنرمند لوگ اتنے خودغرض اور اتنے شاطر ہوتے ہیں کہ یہ فرشتوں کے بس میں بھی نہیں آتے، ہاں نیتا لوگ کسی مسمریزم کے ذریعہ انہیں اپنے بس میں کر لیتے ہیں اور ان کی منفی صلاحیتوں کا جی بھر کے استعمال کرتے ہیں اور الیکشن کے بعد پھر انہیں حسب معمول سڑکوں پر بھٹکنے کے لئے چھوڑ دیتے ہیں، باصلاحیت نیتا بھی عام دنوں میں روپوش رہتے ہیں، ان کا دیدار کرنا آسان نہیں ہوتا، انہیں صرف اخبارات کے تراشوں ہی میں دیکھا جاسکتا ہے اور بہت زیادہ صلاحیت والے نیتا تو اخبارات میں بھی جلوہ گر نہیں ہوتے یہ جب کسی تقریب میں اتفاقاً نظر آجاتے ہیں تو انہیں دیکھ کر دفعتاً یہ خیال ہوتا ہے کہ ماشاء اللہ یہ تو ابھی تک زندہ ہیں، ہم تو خواہ مخواہ قبرستان میں ان کی قبر تلاش کر رہے تھے۔

ابھی حال میں یوپی میں اسمبلی کا جو الیکشن ہوا، اس الیکشن میں بھی اُن سبھی لوگوں کی چاندی بن گئی جو بجائے خود کسی خدمت گزار جانور سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتے اور کوئی جن کے قریب سے بھی گزرنا پسند نہیں کرتا، میں بھی کم و بیش ان ہی لوگوں میں سے ایک ہوں، عام دنوں میں ہمیں کون گھاس ڈالتا ہے، شریف لوگ ہمارے سلام کا جواب دینے میں بھی تکلف محسوس کرتے ہیں اور نیم شریف قسم کے لوگوں کو ہمارے سلام کرنے پر یہ شک ہوتا ہے کہ شاید ہم ان سے کچھ طلب کرنے کا پلان بنارہے ہیں، عام دنوں میں ہمیں سلام کرنے پر شرمندگی اٹھانی پڑتی ہے اور قدم قدم پر ہمیں اپنی اوقات کا اندازہ ہو جاتا ہے لیکن ہر الیکشن کے موقع پر ہمیں ہر ایک منٹ میں کئی کئی بار نہ جانے کیوں اس بات کا اندازہ ہوتا ہے کہ بھئی ہم بھی ہیں پانچویں سواروں میں اور ہمیں بھی بہ فضل الیکشن کراماً کاتبین تک سمجھ رہے ہوں گے حضرت تیس مار خاں۔

الیکشن کی گھن گرج شروع ہو چکی تھی، میلے کچیلے کپڑے پہننے والے لوگ صاف ستھرے لباس میں نظر آرہے تھے، نیتاؤں کے ساتھ ساتھ مولویوں کے چہروں پر بھی سیاست کا نور برس رہا تھا اور وہ تمام نکھے قسم کے احباب و اقارب جو خارشوں کے دور میں بھی اپنے ہی بدن پر اپنے ہی ہاتھوں سے کھجانے کی اہلیت نہیں رکھتے وہ بھی سڑکوں پر اٹھلاتے بل کھاتے دکھائی دے رہے تھے، انہیں دیکھ کر مجھے بھی ایک خوشی کا احساس ہوتا تھا اور دل میں یہ خوش فہمی سر ابھارتی تھی کہ ہماری قوم ابھی زندہ ہے اور یقین کیجئے اس دنیا میں کوئی بھی مردہ قوم جب اپنے نیم مردہ رہنما کے لئے بار بار زندہ باد کے نعرے لگاتی ہے تو روحیں فرط مسرت میں جسم کے قید خانوں سے باہر نکل کر ہواؤں میں اڑنے لگتی ہیں کہ انہیں اُچھلتے کودتے دیکھ کر دلوں کی وادیوں میں ایک ایسا احساس خودی جنم لیتا

ہے جو ہمیں کبھی خوابوں میں بھی میسر نہیں آتا، میں نے اس الیکشن کے موقع پر اپنے اُن نکمے ساتھیوں کو بھی اپنی آنکھوں میں سرمہ لگاتے دیکھا ہے کہ جن کے نکمے پن سے ان کے گھر والے بھی عاجز آچکے ہیں جو دن چھپتے ہی سو جانے کے عادی تھے اور سورج طلوع ہونے کے بعد سے سورج غروب ہونے تک بستر سے ہی یار باشی کرتے رہنے کے عادی تھے، ایسے لوگ بھی اپنے ہی ہاتھ پیروں سے چل پھر رہے تھے اور نیتاؤں کے گھروں کے چکر لگا رہے تھے۔ حسب روایت میری بھی پوچھ ہوئی اور ایک دن ایک نیتا جو پہلے پولیس کے مخبر ہوا کرتے تھے لیکن اب کسی کی دعا یا بددعا کی وجہ سے باقاعدہ نیتا بن چکے ہیں اور جن کا وجود خود بول کر یہ بتاتا ہے کہ یہ میدان سیاست میں دندنانے کے لئے پیدا ہوئے ہیں، انہوں نے بڑے پرتپاک انداز میں مجھ سے ملاقات کی اور بغیر کسی تمہید کے فرمایا، الیکشن سروں پر آگیا ہے، فرقہ پرستوں کی طرف سے لفظوں کی مار دھاڑ شروع ہوگئی ہے، ہمارا اسلام خطرے میں ہے اور آپ گھر میں پڑے ہوئے ہیں۔

میں نے انہیں معنی خیز نظروں سے دیکھا، میری علم واطلاع کے مطابق ان کا تو انتقال ہو چکا تھا، یہ خدا فراموشی کے قبرستان سے کیسے واپس آگئے، واللہ اعلم بالصواب۔

آپ کیا سوچ رہے ہیں؟

میں کچھ نہیں سوچ رہا، میں تو بس آپ کو دیکھ رہا ہوں۔

فرضی صاحب "وہ چیخے" یہ وقت ایک دوسرے کو دیکھنے اور گھورنے کا نہیں ہے، جائیے سر پر ٹوپی اوڑھئے اور باہر آئیے اور یاد رکھئے کہ میں الیکشن کا ریزلٹ آنے تک آپ کو گھر میں نہیں گھسنے دوں گا۔

میں لگے ہاتھوں ان کا تعارف کرادوں، یہ میرے لنگوٹیا یار ہیں، ان کا اصلی نام تو مجھے بھی نہیں معلوم لیکن یہ شروع ہی سے مولوی قراقرم کے باز کے نام سے مشہور ہیں، بلاشبہ یہ مادر زاد قسم کے نیتا ہیں انہیں دیکھ کر سیاست یاد آجاتی ہے اور ان کا حلیہ دیکھ کر سیاست پر ایمان لانے کو جی کرنے لگتا ہے، کھدر کے لباس میں یہ لاکھوں میں ایک نظر آتے ہیں، ان کی وضع قطع اور ان کی چال ڈھال کچھ اس قسم کی ہوتی ہے کہ بس اللہ دے اور بندہ لے، ان کو دیکھ کر اچھی خاصی عقل والے لوگ حلقۂ بگوش سیاست ہونے کے لئے بے قرار سے ہو جاتے ہیں، میں نے اپنی اس حیات فانی میں جب بھی انہیں دیکھا ہے روح کے نہاں خانوں میں میدان سیاست میں اچھل کود کرنے کے ولولے سر ابھارنے لگے ہیں اور میرے دلِ ناتواں نے ایک ایک پل میں کئی کئی بار لیڈر بننے کی آرزو کی ہے، دروغ برگردن راوی لیکن میں نے ان کے بارے میں سنا ہے کہ سیاست ان کے خاندان کی لونڈی ہے اور یہ لونڈی پچھلی سات نسلوں سے ان کے گھر کے کھونٹے سے بندھی ہوئی ہے، یہ لوگ ہر حال میں سیاست کا بھرم رکھتے ہیں ان کے گھر میں جب کوئی بچہ پیدا ہوتا ہے تو یہ اس کے دائیں کان میں جن من گن اور بائیں کان میں قومی ترانہ علامہ اقبال والا کم سے کم ایک بار ضرور پڑھتے ہیں تاکہ جب تک بچہ زندہ رہے سیکولرازم کے سائے میں زندہ رہے۔

ان کے والد مولوی ہلچل میاں بھی اس ملک کی بہت بڑی ہستی رہے، سنا ہے کہ ان ہی کی دعاؤں سے ہمارا ملک آزاد ہوا تھا، ایک بار مولوی قراقرم ہی نے یہ انکشاف کیا تھا کہ اگر ابا حضور دعا نہ کرتے تو ہندوستان آزاد نہ ہوتا، ساری تدبیریں الٹ چکی تھیں، مہاتما گاندھی کی تحریک کسی سمندر کے کنارے پر ہچکولے کھا رہی تھی، ہندو مسلم اتحاد بھی فنا کے گھاٹ اترنے کے لئے اپنے پر تول رہا تھا، بس اسی وقت ابا حضور نے دعا کے لئے اپنے ہاتھ اٹھائے اور اللہ میاں کو اسی وقت رحم آگیا اور آناً فاناً ہندوستان آزاد ہو گیا۔ مولوی قراقرم نے یہ روایت بھی بیان کی تھی کہ چونکہ ابا حضور کی موت اچانک ہوئی تھی ان کا مرنے کا پہلے سے کوئی پروگرام نہیں تھا، لہٰذا اہل خانہ نے باہمی مشورے کے بعد انہیں "پدم بھوشن" کا خطاب عطا کر دیا تھا، میں نے ان سے پوچھا تھا کہ آپ کے والد کے انتقال کے بعد کیا حکومت نے اسی خطاب کو تسلیم کیا، انہوں نے بڑے کروفر کے ساتھ جواب دیا تھا کہ حکومت کا کیا، حکومت تو ادلتی بدلتی رہتی ہے، وہ خدا جو ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا اس نے اس خطاب کی تصدیق کر دی تھی۔

وہ کس طرح؟ یہ مجھے بھی نہیں معلوم، بس میرے خاندان کے معتبر مرحومین کا کہنا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس خطاب کی تصدیق باقاعدہ فرشتے لے کر آئے اور انہوں نے یہ تصدیق نامہ ہماری امی کے ہاتھوں میں تھما دیا اور ہماری امی کی ایک خوبی یہ تھی کہ وہ کبھی جھوٹ نہیں بولتی تھیں۔

خاندان کے جن لوگوں نے یہ روایت بیان کی ہے کیا وہ بھی جھوٹ نہیں بولتے تھے۔

فرضی صاحب، آپ تو بال کی کھال نکال رہے ہیں، فرضی صاحب میں نے اپنے کانوں سے یہ بھی سنا ہے کہ کسی خاندان کے لوگوں نے اس بات کو سچ نہیں مانا تھا، اس خاندان کا حشر یہ ہوا کہ ان کی آنے والی سات نسلیں پیدا ہونے سے پہلے ہی مرگئیں، اس خاندان کا شجرہ تک محفوظ نہیں تھا۔ اللہ بہت بڑا ہے وہ منکرین کو ایسی ہی سزائیں دیتا ہے۔

آپ ہمارا یقین کریں بس اسی میں آپ کی عافیت ہے۔

میں ڈر گیا اور مجھے یہ یقین کرنا پڑا کہ ان کے والد کے خطاب اللہ میاں کی طرف سے ہوگئی تھی، مولوی لوگ بھی عجیب ہوتے ہیں، ان کی چت بھی اپنی ہوتی ہے اور پٹ بھی اپنی، کون ان سے الجھے اور کون ان کے عقل وخرد کے جغرافیہ کو جاننے کی کوشش کرے۔

مولوی قراقرم کی پرجوش باتیں اپنے معدے کے حوالے کرکے میں بانو کے پاس پہنچا اور میں نے باادب باملاحظہ سلام عرض کرنے کے بعد عرض کیا۔ اگر جان کی سلامتی ہو تو یہ ناچیز آپ کے در کا فقیر کچھ عرض کرے۔

خدا خیر کرے۔ ''بانو بولی'' پھر کوئی غلط بات سوجھی ہے کیا؟

میں الحمدللہ ابھی تک تمہارا مجازی خدا ہوں، آخر تم مجھے سرتاپا غلط کیوں سمجھتی ہو۔

حضرت! آپ غلط نہیں ہیں، آپ کی غلطی بس یہ ہے کہ آپ اپنے نکھے اور غلط سلط دوستوں کی ہر غلط بات مان لیتے ہیں اور زندگی کے قیمتی اوقات کو برباد کرنے کے لئے تیار ہوجاتے ہیں۔

ایسا کچھ نہیں ہے بیگم، میرے سبھی دوست اتنے اچھے ہیں کہ ان سے زیادہ اچھا ہونا کم سے کم اس دنیا میں ممکن نہیں ہے۔ ''میں فرافر بول رہا تھا'' اور بیگم میں ہر اس چیز کی قسم کھا کر کہتا ہوں تم جس پر ایمان رکھتی ہو کہ میرے دوستوں نے ہمیشہ میری سرخروئی چاہی ہے اور وہ مجھے جو بھی مشورہ دیتے ہیں اسمیں خیر ہوتی ہے اور میرے قدیم دوست مولوی قراقرم کا تازہ ترین مشورہ یہ ہے کہ وہ مجھ سے ہونے والے الیکشن میں کچھ مدد چاہتے ہیں، وہ چاہتے ہیں کہ میں دایاں ہاتھ بن کر ان کی مدد کروں۔ یہ سن کر بانو نے مجھے اس طرح گھورا کہ میرا ہارٹ فیل ہوتے ہوتے رہ گیا، قریب تھا کہ میرا دم گھٹ جائے کہ کسی غیبی طاقت نے میری مدد کی اور اجنہ کی کسی جماعت نے آکر میری کمر تھپتھانی شروع کی، میں نے اپنے اندر شوہروں والا حوصلہ پیدا کرتے ہوئے کہا کہ میں نے اپنے قابل اعتبار دوستوں سے سنا ہے کہ اسلام خطرے میں ہے اور یہ وقت بیوی کی باتیں مان کر گھر میں بیٹھنے کا نہیں ہے، ہمیں سڑکوں پر آنا پڑے گا، ورنہ......... ورنہ چڑیا سارا کھیت چگ جائے گی۔ ''بانو نے لقمہ دیا'' اور پھر پچھتاوے سے کچھ نہیں ہوگا۔

جی بیگم، تم بہت ہونہار ہو اور میرے ہونٹوں پر آئی ہوئی بات اُچک لیتی ہو۔

لیکن میں آپ کو سیاست میں دلچسپی لینے کی اجازت نہیں دے سکتی، اس سیاست میں آکر آپ نے پہلے بھی بہت بدنامی جھیلی ہے اور مجھے اپنی سہیلیوں کے سامنے خفت اٹھانی پڑی تھی، بھول گئے میرے اور بھائی صاحب کے بار بار منع کرنے کے بعد بھی آپ الیکشن میں کھڑے ہوگئے تھے اور آپ نے مجھے بھی کیسے کیسے خواب دکھانے شروع کردیئے تھے، اُف مرے اللہ۔

آپ نے تو شیخ چلی کے نقش قدم پر چلتے ہوئے ایک بنگلہ بھی خرید لیا تھا، کئی گاڑیاں بنگلے کے سامنے آکر کھڑی ہوگئی تھیں، اس زمانہ میں آپ سو کروڑ سے کم کی کوئی بات ہی نہیں کرتے تھے، پھر ان خوابوں کی تعبیر کتنی بھیانک ملی تھی وہ مجھے ابھی تک یاد ہے، آپ کو دو درجن سے زیادہ ووٹ نہیں ملے تھے۔

ضمانت تو ضبط ہوئی تھی، آپ پر جوتے اور گندے انڈے بھی اُچھلے تھے۔

بیگم تمہیں گڑے مردے اُکھاڑنے کی بہت عادت ہے، میں روایتی انداز میں بولا، سیاست میں کوئی خوشی اور کوئی غم دائمی نہیں ہوتا، کتنے ہی ایسے لیڈر جو گزشتہ الیکشن میں چاروں خانے چت گرے تھے آج بغیر پروں کے اڑ رہے ہیں اور ساتویں آسمان کی خبر لا رہے ہیں اور میں الیکشن خود نہیں لڑوں گا، کیوں کہ الیکشن لڑنے سے اپنی قلعی کھل جاتی ہے، سمجھدار لوگ وہ ہوتے ہیں جو دھیل میں کسی طرح راجیہ سبھا کی سیٹ حاصل کرلیں اور خود کو خطرے میں رکھ کر سیکورٹی کے دو چار گارڈ حاصل کرلیں، اب میں بھی یہی کروں گا، ضمانت ضبط ہونے کو گزرے ہوئی

دور کی بات سمجھو۔

لیکن میں آپ کو کسی بھی طرح کی بھاگ دوڑ کرنے کی اجازت نہیں دے سکتی، جب تک میں بھائی جان سے مشورہ نہ کرلوں۔

تم گمراہ ہوگئی ہو، ہر بات میں بھائی جان سے مشورہ کرنا بدعقیدگی ہے، شریعت سے بے بہرہ ہونے کی علامت ہے۔ ”میں نے بناوٹی غصہ سے کہا۔“

کچھ بھی کہو، میں تو بھائی جان سے مشورہ کرکے ہی اجازت دوں گی، ورنہ نہیں۔

میں جھلاتے ہوئے باہر آگیا، صوفی قراقرم بے چینی سے میرے منتظر تھے بولے، اماں اتنی دیر کیوں لگادیں، اس وقت ہمارا ایک ایک منٹ قیمتی ہے، اپنے سروں سے کفن باندھ کر ہمیں میدان میں اترنا ہے۔

مولوی صاحب، میں مجبور ہوں، میں بیوی کی اجازت حاصل کئے بغیر مر بھی نہیں سکتا، کئی بار میں نے مرنا چاہا لیکن بیوی نے اجازت نہیں دی اسی لئے ابھی تک زندہ ہوں اور جی کر بہت ہی شرمندہ ہوں۔

آپ کب تک جواب دیں گے؟ ”انہوں نے جاتے جاتے ایک اور سوال کرڈالا“

میں ایک دودن میں آپ کو اطلاع دوں گا۔

ہمیں اطلاع نہیں چاہئے ہمیں آپ کا ساتھ چاہئے، فرضی بھائی اگر آپ ہمارے ساتھ لگ گئے تو ہم یہ الیکشن جیت سکتے ہیں۔

میں جب گھر میں گیا تو بانو فون پر کسی سے بات کررہی تھی، مجھے دیکھ کر اس نے فون بند کردیا، میں نے پوچھا کس سے سرگوشیاں کررہی تھیں، اس نے بتایا شام کو بھائی صاحب کے گھر چلیں گے اور ان سے مشورہ کریں گے۔

میں پہلے ہی بتادوں وہ مجھے الیکشن میں دلچسپی لینے کی اجازت نہیں دیں گے۔

آپ بھائی صاحب سے ہمیشہ بدگمان کیوں رہتے ہیں؟

میں جانتا ہوں نا انہیں یہ گوارہ نہیں ہے کہ میں کسی قابل بن کر ان کی برابری کرسکوں، بقول شاعر

ایک قطرے کو سمندر نہیں ہونے دیتا
وہ مجھے اپنے برابر نہیں ہونے دیتا

غلط فہمی ہے آپ کی؟

اور تم ہمیشہ خوش فہمی میں مبتلا رہتی ہو، تم انہیں فرشتہ سمجھتی ہو، کاش تمہیں اپنے شوہر کے ارمانوں کی پرواہ ہوتی۔

تمہارے بھائی جان کی وجہ سے میرے لاکھوں ارمان خاک میں مل گئے۔

آپ ناقدری کرتے ہیں، بھائی صاحب نے ہمیشہ آپ کو اہمیت دی ہے، جب آپ نے تنخواہ کے رجسٹر پر لیلیٰ مجنوں کی مکمل داستان لکھ دی تھی وہ کتنی بچکانہ حرکت تھی، لیکن بھائی صاحب کا ظرف تھا کہ انہوں نے اس حرکت کو بھی نظر انداز کردیا تھا۔

وہ ان کی مجبوری ہے۔ ”میں نے سینہ پھلا کر کہا“ انہیں مجھ جیسا لکھنے والا کوئی نہیں ملے گا۔

بھول گئی تم، ایک بار انہوں نے اذان بت کدہ کی ایک قسط صوفی شلجم کے برادر خورد چلغوزے عرف کاجو میاں سے لکھوائی تھی، اس کو پڑھنے کے بعد طلسماتی دنیا کے قارئین ہفتوں تک روتے رہے، اس میں ایسا سسپنس تھا کہ مرنے کے بعد بھی قارئین کی سمجھ میں آنے والا نہیں تھا اور میرا مضمون پڑھ کر تو لوگ پڑھتے وقت بھی ہنستے ہیں پھر سونے کے بعد بھی انہیں ہنسی آتی ہے اور کئی لوگوں کو تو مرنے کے بعد بھی ہنسی آئی۔

سنو، بھائی صاحب سے مشورہ کریں گے اور میں یقین کرو آپ کی تائید کروں گی، میں ان سے کہوں گی کہ سیاست میں آئے بغیر ان کی روٹی ہضم نہیں ہورہی ہے اور جب روٹی ہضم نہیں ہورہی ہے تو ان کی صحت پر برا اثر پڑرہا ہے لہٰذا آپ انہیں میدان سیاست میں مٹرگشت کرنے کی اجازت مرحمت فرمادیں، مجھے یقین ہے کہ وہ میری بات نہیں ٹالیں گے اور آپ کو اجازت دے دیں گے۔

اور اگر انہوں نے اجازت نہ دی تو؟! ”میں نے کہا“

تو پھر آپ کی مرضی ان کی بات رکھیں یا نہ رکھیں، میں کچھ نہیں بولوں گی۔

مجھے کچھ پیسے چاہئیں۔

پیسے کس بات کے؟

الیکشن مفت میں نہیں لڑا جاتا، الیکشن خود لڑے یا دوسروں کو لڑائے پیسے تو ہر حال میں خرچ کرنے پڑتے ہیں۔

عجیب مصیبت ہے۔ ”بانو بڑبڑائی“ الیکشن دوسرے کا لڑو گے

اور پیسے تم خرچ کروگے، پیسے تو اس کے خرچ کراؤ جو الیکشن لڑ رہا ہے۔
بیگم، میری جیب بھی نوٹوں سے بھری رہنی چاہئے ورنہ قوم پر میرا بھرم کیسے قائم ہوگا، وہ تو مجھے لال بجھکڑ ہی سمجھے گی۔
کیا روزانہ میں آپ کو خرچ کے لئے پیسے نہیں دیتی۔
آپ تو نپے تلے پیسے دیتی ہیں، اتنے کہ جیسے اونٹ کی جاڑ میں زیرہ اور الیکشن کے وقت تو شاہ خرچی کئے بغیر بات نہیں بنتی۔
کیا آپ نے کسی مدبر کا یہ شعر نہیں سنا۔

شاہ خرچی کی ادا پہلے گلے لگتی ہے
پھر کسی قوم کی جیبوں پہ زوال آتا ہے

ارے بیگم ہم مسلمان ہیں اور اگر ہم بھی فضول خرچی نہیں کریں گے تو کیا آسمان سے اس کام کے لئے دوسری قوم اترے گی۔
بانو نے مجھے گھور کر دیکھا اس طرح کہ اس کی آنکھوں میں غصہ بھی تھا، بیزاری بھی تھی، محبت بھی تھی اور شکایتیں بھی تھیں۔
میرے پیارے قارئین یہ عورتوں ہی کا کمال ہے کہ ایک ہی وقت میں اتنی سارے اوصاف اپنی دو آنکھوں میں سمیٹ لیتی ہیں، یہ کمالات مردوں کو نصیب نہیں ہیں، مردوں کو تو جب کسی پر غصہ آتا ہے تو وہ پیر کے انگوٹھے سے اور پیشانی کی انتہا تک بھوت ہی نظر آتا ہے۔
مختصر یہ کہ شام کو جب مولانا کے گھر پہنچے اور ان کے سامنے میں نے اپنا مدعا بیان کیا تو پہلے تو انہوں نے ناک بھنوئیں چڑھائیں اور کچھ اس طرح مجھے دیکھا کہ جیسے وہ انسان نہیں موت کے فرشتے ہیں اور جیسے انہیں میری روح قبض کرنے کا حکم ہوا ہے لیکن جب بانو بصد احترام ان سے میری سفارش کی اور انہیں بتایا کہ جب سے آپ نے منع کیا تھا جب سے انہوں نے سیاست کو شجر ممنوعہ سمجھ لیا تھا، لیکن اب کئی دنوں سے انہیں پھر میدان سیاست میں اپنے کارنامے دکھانے کی خواہش ہو رہی ہے اگر آپ اجازت دیدیں گے تو انہیں اپنے جوہر دکھانے کا موقع مل جائے گا۔
لیکن پھر وہی ہوگا کہ یہ الٹے سیدھے بھاشن دیں گے اور ان کے ساتھ ہمارا ادارہ بھی بدنام ہوگا۔
بانو نے انہیں اطمینان دلایا کہ نہیں، میں ایسا نہیں ہونے دوں گی انشاء اللہ میں لگام کس کے رکھوں گی اور انہیں سنجیدگی کے دائروں سے اِدھر اُدھر نہیں جانے دوں گی، اس طرح مجھے الیکشن میں اپنے کارنامے دکھانے کا سنہری موقع مل گیا اور میں نے اگلے ہی دن مولوی قراقرم کے گھر ایک ہنگامی میٹنگ طلب کرلی جس میں ان حضرات نے شرکت فرمائی۔
صوفی گل بدن، مولوی بتاشے میاں، خواجہ امرود بخش، غیاجی جل تو جلال تو، صوفی اڈا جاء، صوفی تاشقند، صوفی زلزال، امیر الہند مولانا آرپار، منشی مروارید، صوفی آؤں تو جاؤں کہاں، مسٹر گو بھی سنگھ، ننوجی بھائی، مولوی ابے تبے خاں، مسٹر چوکس میاں، صوفی ہدہد اور صوفی مل من مزید وغیرہ اور یہ خاکسار ابوالخیال فرضی، خطاب آپ جو چاہیں دیں آپ کی مرضی۔
اس میٹنگ میں دھوئیں دار تقریریں ہوئیں اور ہر ایک مولوی اور صوفی نے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ملک اور اسلام دونوں خطرے میں ہیں اور انہیں خطروں سے نکالنے کے لئے مولوی قراقرم کے ہاتھ پیر مضبوط کرنے پڑیں گے، اسی طرح ہم اپنی اور اپنی قوم کی نیا پار کرسکتے ہیں۔
امیر الہند مولانا آرپار نے بڑی جوشیلی تقریر کی، وہ تو کئی بار اتنی زور سے چیخے کہ شاید ان کی آواز ساؤتھ افریقہ تک چلی گئی ہوگی اور کئی بار انہوں نے اس طرح ہاتھ پیر چلائے کہ مائک پبلک کے اوپر جاکر گر گیا، ان کی تقریر میں الفاظ کم تھے، لیکن شور وغل زیادہ تھا لیکن چونکہ وہ مسلم امیر الہند تھے لہٰذا ان کی تقریر لوگ دھیان سے سن رہے تھے اور بار بار کچھ لوگ تالیاں بھی بجا رہے تھے۔ انہوں نے صاف صاف یہ بھی کہہ دیا تھا کہ اگر آپ لوگوں نے مولوی قراقرم کو اپنا ووٹ نہیں دیا تو میں میدان حشر میں آپ لوگوں کا گریبان پکڑلوں گا اور اس وقت تک نہیں چھوڑوں گا جب تک آپ لوگوں کے خلاف اللہ میاں کوئی سزا نہ سنادیں، ان کا دعویٰ تھا کہ ہمارے حلقے میں صوفی قراقرم ہی ایک ایسے انسان ہیں جو صحیح معنوں میں سیکولراز کی زندگی بچائے ہوئے اگر یہ نہ ہوتے تو سیکولرازم کبھی کا دنیا سے رخصت ہوجاتا۔
صوفی تاشقند نے بھی اچھی تقریر کی، وہ پانچ منٹ سے زیادہ نہیں بولے، انہیں اسی لئے پسند کیا گیا اور جب وہ مائک کو چھوڑ کر گئے تو سامعین نے کم بولنے کی وجہ سے انہیں اپنی دعاؤں سے نوازا۔
منشی مروارید نے عجیب وغریب انداز سے تقریر کی، ان کی تقریر کا

انداز ایسا تھا کہ جیسے جلسہ نہیں مشاعرہ ہو رہا ہو اور وہ روایتی شاعروں کی طرح زبردستی لوگوں سے تالیاں پٹوا رہے تھے، درمیان تقریر میں وہ بولے، اب جو میں کہنے جا رہا ہوں وہ ایک کڑوا سچ ہے اگر آپ نے اس کڑوے سچ کو برداشت کرلیا اور تالیوں کے ذریعہ مجھے اپنی دعاؤں سے نواز دیا تو میں اپنی تقریر جاری رکھوں گا ورنہ ایک مادر زاد شریف انسان کی طرح اپنی جگہ لوں گا، یہ سن کر لوگوں نے خوب تالیاں بجائیں، اس کے بعد انہوں نے یہ بھی کہا، کیا آپ لوگ نہیں چاہتے کہ ہندوستان دوبارہ انگریزوں کا غلام بننے سے محفوظ رہے؟ لوگوں نے نفی میں گردن ہلائیں تو منشی مروار ید چیخے صرف گردن ہلانے سے کام نہیں چلے گا، پرزور الفاظ میں انکار کرو اور اپنی دیش بھگتی کا ثبوت دو۔ لوگوں نے چیخ کر کہا نہیں نہیں، شاباش۔ اب جلسے کا ماحول بن رہا ہے تو سن لو میرے پیارے بھائیوں کہ آپ کو ہوش وحواس سے کام لینا ہے، اگر آپ یہ چاہتے ہو کہ آپ اپنے ملک کو سامراجیوں سے محفوظ رکھ سکیں تو آپ کو مولوی قراقرم کو جتوانا ہوگا اور ان کے سر پر سہرا باندھنا ہوگا، اس کے بعد انہوں نے نعرہ لگایا، نعرۂ تکبیر، لوگوں نے اللہ اکبر کہا۔ وہ بولے اگر اتنی آہستہ سے اللہ اکبر کہو گے تو سیکولرازم کی ایسی کی تیسی ہو جائے گی۔

کیا تم لوگوں نے بچپن میں اپنی ماں کا دودھ نہیں پیا، ارے زور سے کہو، اس کے بعد انہوں نے پھر نعرہ لگایا، نعرۂ تکبیر لوگ چیخ اٹھے اللہ اکبر، وہ بولے یہ ہوئی نا بات، اس کے بعد وہ چیخے مولوی قراقرم، سامعین نے کہا زندہ باد، زندہ باد۔

میں یہ بات واضح کردوں کہ یہ میٹنگ جو عوامی نوعیت کی تھی یہ مولوی قراقرم کے گھر میں منعقد ہو رہی تھی اور اس میں شہر کے خاص خاص لوگوں کو مدعو کیا گیا تھا، چونکہ یہ میٹنگ سیاسی تھی اس لئے یہ ایک جلسے کی شکل اختیار کر گئی تھی، اگرچہ اس میٹنگ میں ڈھونڈ ڈھونڈ کر ایسے لوگوں کو مدعو کیا گیا تھا کہ جن کی سنجیدگی کے چرچے ساتویں آسمان پر بھی تھے لیکن ان سنجیدہ لوگوں کی بھی غیر سنجیدگی اور چھچھورپن یہ ثابت کرنے کے لئے کافی تھا کہ اب ہمارا ملک بھونڈے پن کی طرف بڑھ رہا ہے اور ہمارے ملک کی آسمان سیاست پر چھچھورپن کی کالی گھٹائیں چھائی ہوئی ہیں، ہر مقرر سرکس کے جوکروں کی طرح اُچھل کود کر رہا تھا اور سامعین بھی بدتمیزی اور بدتہذیبی میں ایک دوسرے سے آگے نکلنے کی کوشش کر رہے تھے۔

مجھے اس بات کی وضاحت کرنی ضروری نہیں کہ یہ میٹنگ سیکولر لوگوں کی طرف سے سیکولرازم کی اہمیت ظاہر کرنے کے لئے کی گئی تھی لیکن اس میٹنگ کی پوری کارروائی سیکولرازم کا مذاق اڑا رہی تھی، مجھے بھی پروگرام کے مطابق کچھ کہنا پڑا، میں نے کہا بھائیوں ہم جب تک سنجیدہ نہیں ہوں گے ہم اس وقت تک اپنے دشمن کے دانت کھٹے نہیں کرسکیں گے۔ فرقہ پرستی کا ناگ ہمارے ملک کو ڈسنے کے لئے پھنکاریں مار رہا ہے لیکن ہم اس کا مقابلہ کرنے کے لئے ابھی تک سنجیدہ نہیں ہیں، صرف شور مچانے سے اور بات بات پر تالیاں پیٹنے سے اور زندہ باد اور مردہ باد کے نعرے لگانے سے ہماری نیا پار نہیں ہوگی، ہم سیکولرازم کے دعوے داری میں بکھرے ہوئے ہیں، ہماری صفوں میں انتشار ہے، ہم ایک سی سوچ وفکر رکھنے والے لوگ بھی ایک دوسرے کے لئے ۳۶ کا آنکڑا بنے ہوئے ہیں، ہم کیسے ان لوگوں کو ہرا سکتے ہیں جو اس ملک میں نفرت کی سیاست کر رہے ہیں، بے شک ان کی تعداد کم ہے اور ہم اچھی سوچ رکھنے والوں کی تعداد بہت زیادہ ہے لیکن ہم بہت سارے ہو کر بھی بہت کم ہیں کیوں کہ بہت سارے خانوں میں بٹے ہوئے ہیں، بھائی اگر ہمیں دشمن کو سرنگوں کرنا ہے تو ہمیں ایک دوسرے کی خاطر قربانیاں دینی ہوں گی، میں گزارش کروں گا کہ سیکولرازم کے نام پر الیکشن لڑنے والے لوگ ایک دوسرے کی خاطر الیکشن سے دست بردار ہو جائیں اور برادری علاقہ پرستی اور ملک پرستی کی بھاناؤں سے بلند ہو کر صرف ملک کی خاطر اور صرف ملت کی آبرو کی خاطر الیکشن لڑیں۔ میں دوران تقریر کافی سنجیدہ ہو گیا تھا لیکن میری تقریر شاید لوگوں کو پسند نہیں آئی کیوں کہ سامعین نے میرے کسی جملے پر نہ تالیاں بجائیں اور نہ نعرے لگائے۔

آہستہ آہستہ الیکشن کی تاریخ قریب آگئی، اس دوران میں نے دیکھا کہ نیتاؤں کے دفتروں میں لنگر جاری تھا، جو لوگ بھی ایک وقت کا کھانا بھی کسی کو نہیں کھلاتے تھے ان کے یہاں روزانہ بریانی کی دیگیں اتر رہی تھیں اور لوگ اس طرح دونوں ہاتھوں سے کھا رہے تھے کہ جیسے پھر قیامت تک انہیں کھانا نصیب ہونے والا نہیں، بعض اہل صلاحیت کا عالم یہ تھا کہ وہ اپنے کیمپ میں بھی کلو واشر ہوا کرتے نظر آتے تھے اور تھوڑی دیر کے بعد وہ اپنے حریف کے دفتر میں کھانے پینے میں مشغول دکھائی دیتے تھے، خدا ہی جانے یہ نفاق کی زیادتی تھی یا سب سے تعلقات

بنائے رکھنے کا جوہر۔

میں تو دل وجان سے مولوی قراقرم کا ساتھ دے رہا تھا اور میں نے تو مولوی قراقرم کے لئے دن رات ایک کردیئے تھے، ماحول بن رہا تھا اور لوگ سیکولرازم کے لئے دھن من کی بازی لگانے کے لئے تیار تھے، ایک دن مجھے بہت افسوس ہوا کہ جب الیکشن سے چند دن پہلے مولوی قراقرم نے اپنے جلسے میں ایک من چلے قسم کے مقرر کو بلایا، انہوں نے ہندوؤں کے خلاف اور ہندوؤں کے مذہب کے خلاف بہت بکواس کی، انہوں نے رام اور سیتا اور رامائن کے پرخچے اڑا کر رکھ دیئے، انہوں نے ایسے ایسے الزام غیر مسلمین پر لگائے کہ جنہیں سن کر مجھے دکھ ہوا لیکن سامعین بہت خوش ہوئے اور پنڈال زندہ باد اور مردہ باد کے نعروں سے گونج اٹھا۔ اس تقریر کو سن کر وہ ہندو بھائی ہم سے دور ہو گئے جو فرقہ پرستی کے ہمنوا نہیں تھے، مجھے یہ محسوس ہوا کہ مولوی قراقرم نے جذباتی تقریر کرنے والے کو بلا کر غلط کیا ہے، اس طرح کی باتوں سے نفس کو تو تسکین پہنچ جاتی ہے لیکن اصلی مقصد پامال ہو جاتا ہے۔

الیکشن کے زمانہ میں پولیس کے سارے مخبر شہر کے معززین نیتا بن گئے تھے جسے دیکھو وہ کھادی کے لباس میں نظر آتا تھا اور اس انداز سے باتیں کرتا تھا جیسے سبھاش چندر بوس کی روح اس میں حلول کر گئی ہو۔

لیکن ان نیتاؤں میں نہ حالات کو پرکھنے کی صلاحیت تھی نہ دوسروں کو قوم کا غمخوار بنانے کا جذبہ تھا، یہ سب اپنے اپنے مفاد کی خاطر کسی نہ کسی سیکولرازم پارٹی سے جڑے ہوئے تھے، سیکولرازم ذہن رکھنے والوں کی تعداد زیادہ تھی لیکن ان کی پارٹیاں بھی بے شمار تھیں اور کوئی بھی پارٹی سیکولرازم کی خاطر اپنے مفاد کی قربانی دینے کے لئے تیار نہیں تھی، ہمارے علاقے میں کل ووٹ ۱۰ لاکھ تھے، ان میں فرقہ پرستوں کا ووٹ صرف ۲ لاکھ تھا، ۸ لاکھ ووٹ ان لوگوں کے لئے تھے جو نفرت کی سیاست کے مخالف تھے اور جنہیں فرقہ پرست ایک آنکھ نہیں بھاتے تھے۔ فرقہ پرستوں کو شکست سے دوچار کرنے کے لئے ۸ کنڈیڈیٹ کھڑے ہوئے تھے، ان میں سے ۳ مسلمانوں کو پیسے دے کر کھڑا کیا گیا تھا، یہ تین مسلمان ہرگز ہرگز جیتنے کے قابل نہیں تھے لیکن یہ دس بیس ہزار ووٹ حاصل کر کے کسی جیتنے والے کی دوڑ روک سکتے تھے۔

میں نے دیکھا کہ الیکشن لڑنے والے اپنی قوم کے لئے بلکہ اپنی ذاتی خواہش اور اپنے ذاتی مفاد کے لئے الیکشن لڑ رہے تھے اور اس دور میں بھی یہ صاف نظر آ رہا تھا کہ انصاری لوگ کسی انصاری لیڈر کو اہمیت دے رہے تھے، گوڈ، گوڈ کے گن گا رہے تھے، قریشی اس لیڈر کی طرف لپک رہے تھے جو قریشی تھا اور شیخجیون کی برادری شیخ جی کو جتوانے کی فکر میں دبلی ہو رہی تھی۔ سوچئے ایسی صورت حال میں فرقہ پرستی کا مقابلہ کیسے ممکن تھا۔

اور منظر بھی صاف نظر آ رہا تھا کہ ملک کے وہ گرانقدر لیڈر جن کی للکار سب مسلمانوں کو اچھی لگتی ہے اور جو اتنی گرم تقریریں کرتے ہیں کہ سارا ماحول گرم ہو جاتا ہے اور ہر طرف ایک آگ سی لگ جاتی ہے لیکن ان کا منشا صرف یہ ہوتا ہے کہ مسلمانوں کا ووٹ اپنے دامن میں سمیٹ لیں اور اس سیکولر پارٹی کو جیتنے سے روک دیں جو جیتنے کی حقدار تھی۔ الیکشن کے بعد ہم نے دیکھا کہ ایسے جانباز قسم کے لیڈر خود بھی نہیں جیتے اور انہوں نے دوسری سیکولر پارٹی کو بھی جیتنے سے باز رکھا، الیکشن کا نتیجہ یہ ہوا کہ فرقہ پرستوں کا ووٹ دو لاکھ ایک ہی جگہ پڑا اور سیکولر ووٹ جس کی تعداد آٹھ لاکھ تھی وہ ۸ خانوں میں بٹ کر بیکار ہو گیا اور اس طرح زیادہ تعداد میں ہو کر بھی سیکولرازم کو سرخروئی نصیب نہ ہو سکی۔

الیکشن کی دنیاوی ہار جیت تو اپنی جگہ لیکن اندازہ یہ ہوا ہے کہ بیشمار مسلمان الیکشن کے موقع پر اپنی عاقبت بھی ہارتے ہیں، سیکولر طاقتوں کو نقصان پہنچانے کے لئے میدان سیاست میں دندنانا اور مسلمانوں کے ووٹوں کو منتشر کرنے کا کارنامہ انجام دینا بہت بڑا گناہ ہے لیکن افسوس کہ اس طرح کے گناہ کرنے والوں کی کمر مسلم حلقوں میں بھی تھپتھپائی جاتی ہے جو عاقبت نااندیشی کی سب سے بڑی دلیل ہے۔

الیکشن کے بعد جب میں نے سیکولرازم کو کھلے عام رسوا ہوتے دیکھا اور سیکولرازم کو جب بے گور وکفن سڑک پر پڑا ہوا دیکھا اور فرقہ پرستوں کو بہت کم تعداد میں ہونے کے باوجود تخت نشیں دیکھا تو مجھے شرمندگی سی ہوئی اور اندازہ ہوا کہ سیکولرازم کے قاتل فرقہ پرست نہیں بلکہ وہ لوگ ہیں جو سیکولرازم کی باتیں کرتے ہیں لیکن اس کے لئے اپنی جاہ پرستی کی قربانی نہیں دے سکتے اور ہم؟

نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم
نہ اِدھر کے رہے نہ اُدھر کے رہے

(یار زندہ صحبت باقی)

زیتون! قدرت کا ایک شاہکار

زیتون نہ صرف ذائقہ کے اعتبار سے منفرد حیثیت کا حامل ہے بلکہ متعدد طبی فوائد بھی رکھتا ہے

زیتون کا تیل اللہ تعالیٰ کی طرف سے کسی تحفہ سے کم نہیں ہے۔ یہ جسم انسانی کے لئے نہایت مفید ہے۔ اس کا ذکر قرآن مجید اور احادیث نبی ﷺ میں بھی آیا ہے۔ زیتون کا پھل اور تیل دونوں مفید ہیں اور ان کی افادیت مسلمہ ہے۔ یہ چھوٹا سا بیضوی شکل کا کڑوے ذائقہ کا پھل ہے۔ اس کا رنگ کچے ہونے پر ہرا جبکہ پکنے کے بعد کالا ہو جاتا ہے۔ یہ مرطوب آب وہوا میں پرورش پاتا ہے۔

زیتون تاریخ کا قدیم ترین پودا ہے جو طوفان نوح کے بعد زمین پر نمایاں ہوا۔ حدیث مبارکہ میں آیا ہے کہ تمہارے لئے زیتون موجود ہے، اسے کھاؤ اور بدن پر مالش کرو کیونکہ اس میں ۷۰ ر بیماریوں کے لئے شفاء ہے جن میں ایک جذام (کوڑھ) بھی ہے۔

ابتداء میں زیتون اسپین، کیلی فورنیا، بحرہ روم اور شمالی امریکہ میں کاشت کیا گیا جب کہ آج زیتون کے پودے جنوبی امریکہ، اسٹریلیا اور شمالی افریقہ میں بھی پائے جاتے ہیں۔ اس کے پودے صدیوں تک زندہ رہتے ہیں۔ زمانہ قدیم میں اس کے خام تیل کو لیموں میں روشنی پیدا کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا تھا۔

زیتون کو کچا بھی کھایا جاتا ہے اور اس کی چٹنی بھی بنائی جاتی ہے۔ اس کو مختلف قسم کے سلاد اور پکوان میں بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ زیتون نہ صرف ذائقہ کے اعتبار سے منفرد حیثیت کا حامل ہے بلکہ یہ اپنے اندر متعدد طبی فوائد بھی پوشیدہ رکھتا ہے۔ اس کے روزانہ استعمال سے بلند فشار خون اور کولیسٹرول کی سطح پر بڑی حد تک کم ہو جاتی ہے اور شریانوں کے اندر جمنے والی چکنائی بھی کھل جاتی ہے جو شریانوں میں خون کے رکنے کا باعث بنتی ہے۔ اس میں پایا جانے والا سائیکلو آرٹھیول نامی جز کولیسٹرول کو جسم میں جذب ہونے سے روکتا ہے۔ اس میں ماں کے دودھ کی طرح بہت ہی خصوصیات موجود ہیں جو بچوں کے لئے بہترین غذا ہے۔ اس میں موجود غیر تکسیدی اجزاء خون سے زہریلے مادے خارج کرنے میں مدد دیتے ہیں۔ اس کا استعمال پیٹ کے افعال کو اعتدال پر لاتا ہے۔ چہرے کی رنگت کو نکھارتا ہے، جسمانی کمزوری دور کرتا ہے۔ اس کی مالش سے اعضاء کو قوت حاصل ہوتی ہے۔ یہ بڑھاپے کے اثرات اور تکالیف کو کم کرتا ہے۔ اس میں شامل اجزاء سبزیوں او پھلوں کا نعم البدل ہے۔ یہ خون کی رگوں میں جمنے نہیں دیتا۔ اس کے استعمال سے جسم میں خون کی کمی پیدا نہیں ہوتی۔

> زیتون تاریخ کا قدیم ترین پودا ہے جو طوفان نوح کے بعد زمین پر نمایاں ہوا۔ حدیث مبارکہ میں آیا ہے کہ تمہارے لئے زیتون موجود ہے، اسے کھاؤ اور بدن پر مالش کرو کیونکہ اس میں ۷۰ ر بیماریوں کے لئے شفاء ہے جن میں ایک جذام (کوڑھ) بھی ہے۔

زیتون کا استعمال سعودی عرب خلیج کے علاقوں میں زیادہ ہوتا ہے۔ اور ان علاقوں کے لوگوں کی تندرستی اچھی ہوتی ہے۔ اگر ہم بھی زیتون کا استعمال وقتاً فوقتاً کرتے رہیں تو ہماری صحت پر اس کا خوشگوار اثر پڑے گا۔ زیتون میں کئی وٹامن ہوتے ہیں جو ہمارے اعضائے رئیسہ کو خاطر خواہ تقویت پہونچاتا ہے۔ اور ہماری صحت کو بحال رکھنے میں بہرصورت مدد کا ذریعہ بنتا ہے۔

مجرب عملیات

نقش برائے ادائیگی قرض

آیت مقصودہ کا نقش ذوالکتابت ساعت مشتری میں بروز جمعرات اور عروج قمر میں لکھے جبکہ قمر تمام نحوسات سے پاک ہو، مشتری کے سعد نظرات ہوں۔ حامل لوح کو غالب سے مدد ملے گی، تھوڑے عرصے میں وہ غنی ہوجائے گا۔ (آیت سورۂ تغابن میں ہے)

۷۸۶

۲۸۵۳	۲۴۴۱	۶۸۶	۲۱۶۴
ان تقرضوا اللّٰہ قرضاً حسنا	یضٰعفه لکم ویغفرلکم	واللّٰہ شکورٌ حلیم	عالم الغیب والشهادة العزیز الحکیم
۶۸۷	۲۱۶۳	۲۸۴۴	۲۴۴۰
۲۱۶۲	۶۸۴	۲۴۴۳	۲۸۴۵
۲۴۴۲	۲۸۴۶	۲۱۶۱	۶۸۵

محبت کے لئے

جن دو میاں بیوی کے درمیان ناچاقی ہو یا نفرت ہوگئی ہو یا اولاد، بھائی بہنوں کے درمیان کشیدگی ہو، یا شادی کا مقصد ہو تو طالب و مطلوب مع والدہ کے اعداد قمری حاصل کر کے حاصل شدہ اعداد کے مطابق قرآن پاک کی آیت مبارکہ والقیت علیک محبۃ منی آیت نمبر 38 سورہ طٰہٰ صبح وشام ورد کرے اور آیت مقدسہ کی لوح زعفرانی یا نقرئی یا طلائی جتنی توفیق ہو پاس رکھے، انشاء اللہ مقصد میں کامیابی ہوگی۔ یہ لوح رنقش مقدس قمر یا زہرہ کے قرآن یا اس کی تثلیث وتدریس میں لکھے۔

نوٹ: بریکٹ والے ہندسے نقش کی چال کے ہیں۔ اصل نقش رلوح میں یہ کونے والے ہندسے نہیں لکھے جائیں گے۔

نماز حاجت

حاجت برآنے کے لئے یہ وہ نماز ہے جس کو الصلوٰۃ المضطر بھی کہتے ہیں۔ یہ نماز عجیب وغریب اثر رکھتی ہے۔ مصائب زندگی سے نجات پانے کے لئے تیر بہدف ہے۔ چار رکعت نماز ہے جو درود و سلام سے پڑھی جاتی ہے۔

ترکیب

پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد 25 مرتبہ یہ پڑھیں: "اُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلَی اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ بَصِیْرٌ بِالْعِبَادِ" اور دوسری رکعت میں سورہ الحمد کے بعد 25 مرتبہ "لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ. فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَ نَجَّیْنَاهُ مِنَ الْغَمِّ وَ کَذٰلِکَ نُنْجِی الْمُؤْمِنِیْنَ" اور تیسری رکعت میں بعد الحمد 25 مرتبہ "حَسْبِیَ اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَکِیْلُ" اور چوتھی رکعت میں بعد الحمد 25 مرتبہ "لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ" پڑھے اور سلام دے کر 25 مرتبہ درود شریف پڑھے اور جناب واہب العطایا سے اپنا مطلب عرض کرے۔ انشاءاللہ مراد پوری ہوگی۔

نکاح کے لئے

کسی لڑکی کو نکاح کے لئے پیغام بھیجتے وقت آیت لکھ کر اپنے بازو پر باندھے۔ انشاءاللہ پیغام منظور ہوگا۔ "قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَاءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ. یَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ یَّشَاءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ" (سورہ آل عمران، پارہ ۳، آیت ۷۳-۷۴)

وسعت رزق کے لئے

روزی میں اضافہ، وسعت رزق، ترقی عہدہ، تنگ دستی اور حصول روزگار کے لئے بعد نماز عشاء روزانہ ۵۰۰ مرتبہ پڑھیں۔ اول و آخر ایک مرتبہ درود شریف پڑھے۔ "یُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ" (سورۃ النور، پارہ ۱۸، آیت ۳۲) بہت مجرب ہے۔

سر درد کے لئے

اگر سر میں درد ہو تو تین مرتبہ آیت ذیل کو پڑھ کر دم کریں۔ انشاء

اللہ درد سر جاتا رہے گا "لَا یُصَدَّعُوْنَ عَنْهَا وَلَا یُنْزِفُوْنَ" (سورہ واقعہ، پارہ ۲۷، آیت ۱۹)

تلاش گمشدہ کے لئے

گمشدہ شخص یا کھوئی ہوئی کوئی شئے کے لئے مندرجہ ذیل اسم الٰہی کا روزانہ کثرت سے ورد کریں "یَا مُعِیْدُ"۔

بخار کے لئے طلسم

جس شخص کو بخار آ رہا ہو، اس طلم کو پاک وصاف ہو کر لکھیں اور مریض کے سرہانے بغیر موم جامہ کئے رکھا جائے۔ مریض ٹھیک ہو جائے گا۔

دفع جن وشیطان

سفید کپڑے کے تین ٹکڑے کر کے لکھے، ہر ایک کو آگ میں ڈال کر جن گرفتہ کے ناک اور منہ میں دھواں ڈالیں، بفضل خدا اس کے بدن سے نکل جائے گا۔

شادی کے لئے عمل

آج کل والدین اپنے بچے بچیوں کی شادی کے لئے پریشان نظر آتے ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ پریشان نہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ پر توکل کریں اور قرآن حکیم سے مدد حاصل کریں اور یقین کے ساتھ اس عمل کو کریں۔ انشاء اللہ زیادہ سے زیادہ چالیس دن کے اندر مناسب رشتہ مل جائے گا جو کہ آپ لوگوں کی توقعات کے مطابق ہوگا۔ نوچندی اتوار کو مشتری کی ساعت میں زعفران سے نقش کو مرتب کرے اور صبح ہی نماز پڑھنے کے بعد اول وآخر چودہ مرتبہ درود شریف اور ایک مرتبہ "وَهُوَ اللَّطِیْفُ الْخَبِیْرُ" پڑھے۔ پڑھنے والا نماز کی پابندی رکھے۔ یہ ورد چالیس دن تک پڑھنا ہے۔ نقش درج ذیل ہے۔

اگر لڑکا ہو تو دائیں بازو پر باندھ لے۔ اگر لڑکی ہے تو گلے میں پہن لے۔

جوڑوں، گھٹنوں کے درد کے لئے

جوڑوں، گھٹنوں یا پورے جسم میں درد کی شکایت ہو تو حضرت جعفر صادقؒ سے منقول ہے کہ سورۂ "تَبَّتْ یَدَا" نماز عشاء کے بعد تین بار پڑھ کر درد والی جگہ پر پھونکیں اور یہ عمل روزانہ کریں، جب تک کہ درد میں افاقہ نہ ہو جائے۔ انشاء اللہ افاقہ ہوگا۔

آیات کفایات

کوئی بھی مقصد ہو، کوئی بھی مشکل ہو اپنے مقصد کی نیت سے بعد نماز صبح صرف ۶۰ مرتبہ آیات کفایات پڑھ کر اپنے مقصد کے لئے گریہ زاری واشک باری کے ساتھ دعا کریں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَلِیًّا	وَكَفٰى بِاللّٰهِ نَصِیْرًا
وَكَفٰى بِاللّٰهِ حَسِیْبًا	وَكَفٰى بِاللّٰهِ عَلِیْمًا
وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِیْلًا	وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِیْدًا

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ

نماز برائے ادائیگی قرض

تعداد: دو رکعت نماز صبح کی طرح۔ وقت: شب جمعہ

طریقہ: بعد سلام پڑھے یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ سو بار، یَا وَهَّابُ ۱۰۰۰ بار، اس عمل کو بارہ شب تک انجام دینا ہے۔

مجرب نماز ادائیگی قرض

طریقہ پہلی رکعت: سورہ حمد ایک بار، سورہ توحید ۱۱ بار۔

دوسری رکعت: سورہ حمد ایک بار، سورہ توحید ۲۱ بار

تیسری رکعت: سورہ حمد ایک بار، سورہ توحید ۳۱ بار

چوتھی رکعت: سورہ حمد ایک بار، سورہ توحید ۴۱ بار

نماز کے بعد سورہ توحید ۵۱ بار، صلوٰۃ ۵۱ بار، سجدے میں جائے اور سو بار کہے یا اللہ، یا اللہ پھر حاجت طلب کرے۔

ملازمت ملنے کے لئے

ان اسماء حسنہ کو آخر رات میں تہجد کے بعد ۵۰۰ بار پڑھے، اگر تہجد کے وقت ممکن نہ ہو تو بعد عشاء پڑھے۔ چند دن کی مداومت سے نوکری مل جائے گی، انشاء اللہ یَا اَللّٰهُ یَا لَطِیْفُ یَا فَتَّاحُ یَا بَاسِطُ یَا رَزَّاقُ یَا غَنِیُّ یَا مُغْنِیُ یَا مُعْطِیُ یَا مُنْعِمُ اور ہر روز اس کی مداومت کرنے سے نوکری سے معطل نہ ہوگا۔

عملیات سے آپ کے مسائل کا حل

(۱) بے اولادی کے لئے یہ نقش زعفران اور عرق گلاب کی سیاہی سے کسی مبارک ساعت میں بنائیں اور نقش کو تعویذ بنا کر گلے میں پہنیں، ہر نماز کے بعد ۲۰۰ مرتبہ یاخالقُ پڑھیں۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۴۷	۲۳۹	۲۴۵
۲۴۱	۲۴۴	۲۴۶
۲۴۳	۲۴۸	۲۴۰

نقش چال

۷۸۶

۸	۱	۶
۳	۵	۷
۴	۹	۲

تمام نقوش آتشی چال کے مطابق دیئے گئے ہیں۔

(۲) ہر مشکل کے لئے لکھ کر گلے میں ڈالیں اور ہر نماز کے بعد ۲۰۰ مرتبہ یارحمٰنُ یارحیمُ پڑھیں۔

۷۸۶

۱۸۹	۱۸۱	۱۸۶
۱۸۳	۱۸۵	۱۸۸
۱۸۴	۱۹۰	۱۸۲

(۳) لاعلاج بیماری کے لئے ہر نماز کے بعد ۲۰۰ مرتبہ یااللہ کا ورد کریں، نقش کو زعفران اور عرق گلاب کی سیاہی سے بنائیں۔

۷۸۶

۲۵	۱۸	۲۳
۲۰	۲۲	۲۴
۲۱	۲۶	۱۹

(۴) روزگار کے لئے ہر نماز کے بعد ۲۰۰ مرتبہ یارزاقُ پڑھا کریں اور نقش لکھ کر گلے میں ڈالیں۔

۷۸۶

۱۰۶	۹۸	۱۰۴
۱۰۰	۱۰۳	۱۰۵
۱۰۲	۱۰۷	۹۹

(۵) دولت کے لئے اس نقش کو لکھ کر گلے میں ڈالیں اور ہر نماز کے بعد ۲۰۰ مرتبہ یاغنیُ پڑھیں۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۳۵۷	۳۴۹	۳۵۴
۳۵۱	۳۵۳	۳۵۶
۳۵۲	۳۵۸	۳۵۰

(۶) حب کے لئے اور میاں بیوی کی ناچاقی ختم کرنے کے لئے، ہر نماز کے بعد ۲۰۰ مرتبہ یاودودُ پڑھا کریں اور یہ نقش گلے میں ڈالیں۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۰	۲	۸
۴	۷	۹
۶	۱۱	۳

(۷) دشمن سے تحفظ کے لئے زعفران اور عرق گلاب کی سیاہی سے بنائیں اور ہر نماز کے بعد یاجبارُ پڑھیں۔

۷۸۶

۷۲	۶۴	۷۰
۶۶	۶۹	۷۱
۶۸	۷۳	۶۵

(۸) قبولیت دعا کے لئے ہر نماز کے بعد یاسمیعُ ۲۰۰ مرتبہ پڑھا کریں، نقش عرق گلاب اور زعفران کی سیاہی سے بنائیں۔

۷۸۶

۶۳	۵۶	۶۱
۵۸	۶۰	۶۲
۵۹	۶۴	۵۷

(۹) مقدمہ میں کامیابی کے لئے ہر نماز کے بعد یافتاحُ ۲۰۰ مرتبہ پڑھا کریں، نقش حسب ذیل ہے۔

۷۸۶

۱۶۶	۱۵۹	۱۶۴
۱۶۱	۱۶۳	۱۶۵
۱۶۲	۱۶۷	۱۶۰

یَا حَیُّ یَاقَیُّوْمُ کے خواص

مولانا سید انظر شاہ صاحب کشمیریؒ
سابق شیخ الحدیث دارالعلوم وقف دیوبند

"یَا حَیُّ" یہ اسم جمالی ہے اور بعض کے نزدیک جلالی ہے۔ اس کے اعداد اٹھارہ (۱۸) ہیں۔

روح میں قوت اور دل میں روشنی پیدا کرنے کے لئے

روح میں قوت اور دل میں روشنی پیدا کرنے کے لئے اپنے دل ہی دل میں "یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ" کا ایک سو مرتبہ روزانہ پڑھا کرے، اپنے مقصد میں کامیاب رہے۔ "یَا قَیُّوْمُ" کے ساتھ پڑھنے سے زود اثر وظیفہ بن جاتا ہے۔

بیمار شفایاب ہو

اگر کسی بیمار پر "یَا حَیُّ" بکثرت پڑھا جائے شفا پائے۔ اگر خود بیمار نہ پڑھ سکے تو دوسرا پڑھ کر اس پر دم کر دیا کرے۔

عمر میں اضافہ ہو

اور اگر کوئی سات مرتبہ اس کا وظیفہ پڑھنے کا معمول بنا لے تو کافی مدت تک وہ زندہ رہے اور حق تعالیٰ اس کی عمر میں اضافہ فرمادے۔

عبادت کرنے میں مستعدی پیدا ہو

بعد نماز فجر طلوع آفتاب تک اگر کوئی "یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ" پڑھتا رہے اور اس کا معمول بنا لے تو طبیعت میں مستعدی، عبادت کرنے میں آمادگی پیدا ہوجاتی ہے۔

اَلحَیُّ کا نقش معظم:

۷۸۶

۵	۱۰	۳
۴	۶	۸
۹	۲	۷

"یَا قَیُّوْمُ" یہ اسم جلالی ہے اور اس کے اعداد ۱۵۶ ہیں۔

لوگوں کے دلوں میں محبت قائم ہو

جو شخص اس اسم پاک کو سحر کے وقت کثرت سے کافی تعداد میں پڑھے لوگوں کے دلوں میں اس کی محبت قائم ہوجائے۔

تمام دلی مقاصد پورے ہوں

اور اگر کوئی اس کو ہمیشہ پڑھنے کا معمول بنا لے تو اس کے تمام دلی مقاصد پورے ہوتے ہیں اور ہر ایک نیک کام اس کا پورا ہوجایا کرتا ہے اور ہمیشہ خوش وخرم رہے اور مسکراتا رہے۔

غریب مالدار ہوجائے

اگر کوئی اس اسم کو تنہائی میں بکثرت پڑھے تو اگر غریب ہو مالدار ہوجائے۔

نیند کی زیادتی کا علاج

اگر کسی کو نیند زیادہ آتی ہو تو وہ بھی اس اسم کو بکثرت پڑھے، نیند مناسب ہوجائے گی۔

جملہ مقاصد کا حصول

یہ اسم جملہ مقاصد کے لئے مجرب رہے۔
اَلقَیُّوْمُ کا نقش معظم یہ ہے:

۷۸۶

۳۴	۴۵	۴۶	۳۱
۴۹	۳۷	۳۶	۴۳
۳۵	۴۲	۴۱	۳۸
۴۷	۳۲	۳۳	۴۴

☆☆☆

قسط نمبر: ۱۶۰

انسان اور شیطان کی کشمکش

اسلم راہی

"اے راجہ اس جوان کا نام یوناف ہے، اس کے ساتھ اس کی جو بیوی ہے اس کا نام بیوسا ہے، یہ دونوں میاں بیوی انتہائی مخلص اور جانثار ہیں، میں ان کا پرانا جاننے والا ہوں، میں یقین دلاتا ہوں کہ لڑائی اور جنگ کے معاملہ میں اس سے بہتر نہ کوئی مشورہ دے سکتا ہے اور نہ مدد کرسکتا ہے، یہ ایسا مافوق الفطرت قسم کا انسان ہے کہ اپنے سامنے آنے والے بڑے بڑے لشکروں کو مٹھی بھر جوانوں کے ساتھ الٹ پلٹ کر کے شکست دینے پر قادر ہوسکتا ہے، لہٰذا اے راجہ اس موقع پر میں آپ کو مشورہ دوں گا کہ اس یوناف کو اپنے ساتھ رکھا جائے اور یہ دریودھن اور سوسارام جو ہم پر حملہ آور ہونے کے لئے پر تول رہے ہیں تو ان کے خلاف اس کی تجویز اور اس کی کارگزاری سے بھرپور فائدہ اٹھایا جائے۔"

یدھشٹر کی اس گفتگو پر راجہ کی آنکھیں خوشی سے چمک اٹھی تھیں، پھر اس نے یوناف کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔"اے مہربان اجنبی! اس سلسلے میں تم ہمارے لئے کیا کرسکتے ہو؟"

"ان دونوں قوتوں کے خلاف تم کامیابی حاصل کرنا چاہتے ہو تو پھر میرے کہنے پر عمل کرو تم اپنے سارے لشکر کو دو حصوں میں تقسیم کرو ایک حصے کو لے کر تم جنوب کی طرف نکلو اس کالنکا والا گرنتھی اور تانتریاں کو بھی تم اپنے ساتھ رکھو کیوں کہ یہ سب جنگوں کے ماہر اور انتہائی پرخلوص لوگ ہیں، میں بھی اس جنگ میں تم لوگوں کے ساتھ ہوں گا اور مجھے امید ہے کہ سب مل کر راجہ سوسارام کو شکست دینے میں کامیاب ہوجائیں گے اور ہاں راجہ اپنے دوسرے لشکر کی کمان داری کے لئے اپنے کسی بیٹے کو ویرٹ شہر میں چھوڑ کے جانا اور تم نے جو نیا ناچ گھر تعمیر کرایا ہے اس میں رقص کی تربیت دینے والا جو استاد ہے جس کا نام برنیل ہے اس کو بھی یہیں چھوڑ کر جانا یہ برنیل وہ شخص ہے جو پانڈو برادران کے بھائی ارجن کا رتھ بان رہا ہے اور یہ ایک رقاص کے علاوہ ایک انتہائی دلیر اور شجاع انسان ہے، جب تم اپنے لشکر کے ساتھ جنوب میں سوسارام کے ساتھ جنگ کررہے ہوں گے تو اس دوران شمال سے دریودھن اپنے لشکر کے ساتھ حملہ کرے گا، اس موقع پر تمہارا وہ بیٹا جس کی کمان داری میں دوسرا لشکر دیا جائے گا وہ اس برنیل کے ساتھ اس لشکر کو روکنے بلکہ اسے شکست دینے میں کامیاب ہوجائے گا اور اے راجہ جب مجھے خبر ہوگی کہ دریودھن تمہارے بیٹے اور برنیل پر بھاری ثابت ہورہا ہے تو میں بھی تمہارے لشکر سے نکل کر ان کی طرف آجاؤں گا اور پھر دیکھنا ہم جنگ کا نقشہ کیسے پلٹ کر رکھ دیتے ہیں۔ اے راجہ اب وقت برباد نہ کرنا دریودھن اور سوسارام کسی بھی وقت تم پر حملہ آور ہوسکتے ہیں لہٰذا ایک ایک لمحہ تمہارے لئے قیمتی اور اہم ہے۔"

اس انکشاف پر راجہ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ایک بار خوشی میں اس نے یوناف کو اپنے ساتھ لپٹایا اور پھر اس نے کہا۔"میں ابھی جاتا ہوں اور اپنے لشکر کو تیاری کا حکم دیتا ہوں اور سنو تم شاید ہمارے ساتھ جنگوں میں مصروف رہو، لہٰذا تم اپنی بیوی کو جس کا نام مجھے بیوسا بتایا گیا ہے راج محل کے زنان خانے کی طرف بھیج دو وہاں یہ ایک رانی کی حیثیت سے پرسکون زندگی بسر کرے گی۔"

"نہیں، راجہ یہ نہیں ہوگا، یہ میرے ساتھ رہے گی، یہ ایسی تیز اور جرأت مند لڑکی ہے کہ جنگوں میں میری بہترین معاون اور بہترین ساتھی ثابت ہوتی ہے، لہٰذا یہ جنگ میں میرے ساتھ ہی روانہ ہوگی۔"

راجہ یوناف کی بات سے مطمئن ہوگیا، پھر وہ اپنے لشکر کی تیاری کے لئے وہاں سے اٹھ کر چلا گیا تھا۔

راجہ کے وہاں سے اٹھ کر جانے کے بعد یدھشٹر نے مطمئن انداز میں یوناف کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"میرے محسن، میرے مہربان جس وقت تم بیوسا کے ساتھ یہاں

آئے تھے تو میں پریشان ہو گیا تھا اس لئے کہ مجھے ڈر اور خدشہ پیدا ہو گیا تھا کہ یہاں تم کہیں ویرت کے راجہ پر اپنی گفتگو کے درمیان یہ ظاہر کر دو کہ ہم پانڈو برادران ہیں اور یہ کہ ہماری بیوی دروپدی بھی یہاں سرندھری کے بھیس میں قیام کئے ہوئے ہے۔ اسے یوناف تم نے انتہائی دانش مندی اور دانائی کا ثبوت دیا کہ تم نے راجہ پر ہماری حقیقت ظاہر نہیں کی اس لئے کہ اگر ایسا ہو جاتا تو لوگوں پر ہماری اصلیت ظاہر ہو جاتی اور ہمیں مزید بارہ سال کے لئے جنگلوں میں خانہ بدوشی کی ریت چھاننا پڑتی، اب ہماری اس خانہ بدوشی کی زندگی ختم ہونے میں ایک دو روز ہی رہ گئے ہیں اس کے بعد ہم دریودھن سے اپنے راج پاٹ کی واپسی کا مطالبہ کریں گے۔"

"یدھشٹر یہ راجہ سے میرا اور بیوسا کا تعارف کراتے وقت تم نے بیوسا کو اس کے سامنے میری بیوی کیسے بتا دیا جب کہ تم جانتے ہو کہ ہم دونوں کے درمیان ایسا رشتہ نہیں ہے۔" یوناف کے ان الفاظ پر قریب بیٹھی ہوئی بیوسا کچھ شرمانے اور مسکرانے لگی تھی۔

"یوناف اسی میں نے مصلحت کے تحت کیا تھا، تم جانتے ہو کہ بیوسا انتہائی درجے کی خوبصورت ہے ہماری بیوی دروپدی اپنے حسن اپنی خوبصورتی میں پورے ہندوستان کی سرزمین کے اندر بے مثال مانی جاتی ہے لیکن تم جانتے ہو بیوسا کے حسن اور اس کی خوبصورتی کے مقابلہ میں دروپدی کچھ بھی نہیں ہے، یہ ہندوستان کے راج کماروں اور راجاؤں کا اصول ہے کہ جس خوب صورت لڑکی کو دیکھتے ہیں اسے شادی کرنے کے خواہش مند ہو جاتے ہیں، اگر میں بیوسا کو تمہاری بیوی نہ بتاتا تو ویرت کا یہ راجہ بیوسا کے حسن اور خوب صورت سے متاثر ہو کر بیوسا سے ضرور شادی کرنے کی رضامندی ظاہر کر دیتا، اس طرح یہاں رہتے ہوئے ہمارے لئے مسائل کھڑے ہو جاتے بس انہی مسائل سے بچنے کے لئے بیوسا کو میں نے تمہاری بیوی بتا دیا ہے۔ میں تمہیں یہ بھی بتا دوں کہ ہم پہلے ہیہ دروپید کے معاملہ میں انتہائی دشواریوں میں مبتلا ہیں اور وہ سرندھری کے بھیس میں اپنی خوبصورتی اور اپنے حسن کو یہاں چھپائے ہوئے ہے اور اس نے لوگوں پر یہ ظاہر کر رکھا ہے کہ وہ پانچ خونخوار شوہروں کی واحد بیوی ہے اور جو کوئی بھی اس پر ہاتھ اٹھائے گا یا بری نگاہ سے دیکھے گا تو اس کے وہ پانچوں خونخوار شوہر ایسے شخص کو موت کے گھاٹ اتار دیں گے، بس انہی باتوں کی وجہ سے وہ یہاں راج محل کے اندر پرسکون زندگی گزار رہی ہے، مجھے امید ہے کہ میرے ان الفاظ کا میری بہن بیوسا نے بھی برا نہ مانا ہوگا۔"

یوناف نے اس موقع پر یدھشٹر کو کوئی جواب نہ دیا تاہم اس نے سوالیہ انداز میں بیوسا کی طرف دیکھا اور بیوسا نے بھی یوناف کی طرف گہری نگاہ سے دیکھا اور وہ اس طرح دیکھنے کا مطلب سمجھ گئی تھی، اپنی خوش دل اور کھنکتی ہوئی آواز میں کسی قدر مسکراتے ہوئے کہا۔ "نہیں میں نے تمہاری اس گفتگو کا برا نہیں مانا۔"

بیوسا کا جواب سن کر یوناف کے لبوں پر ہلکی ہلکی مسکراہٹ نمودار ہوئی تھی، دوسری طرف یدھشٹر بھی اس جواب سے مطمئن ہو گیا تھا پھر وہ اپنی جگہ سے اٹھا اور دونوں کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔ "اب تم دونوں میرے ساتھ آؤ میں تم دونوں کے کھانے کا بندوبست کرتا ہوں اور پھر دیکھنا کہ میرا بھائی بھیم سین جو باورچی خانے کا نگراں ہے تمہارے لئے کیسے کیسے عمدہ اور لذیذ پکوان تیار کرواتا ہے۔"

☆☆☆☆

دوسرے روز تری گرت کا راجہ سوسا رام چانک ویرت شہر کے جنوبی حصے پر حملہ آور ہوا اور وہاں چرنے والے راجہ کے ریوڑوں پر اس نے قبضہ کر لیا اور چرواہوں کو مار مار کر اس نے وہاں سے بھگا دیا، یہ چرواہے بھاگے بھاگے ویرت کے راجہ کے پاس آئے اس کے سامنے فریاد کی کہ کس طرح تری گرت کا راجہ سوسا رام ان پر اچانک حملہ آور ہوا اس نے ان کے ریوڑوں پر قبضہ کر لیا اور انہیں مار مار کر ویرت شہر کی طرف بھگا دیا۔ راجہ کو جب یہ خبر ہوئی تو اس نے فوراً اپنے لشکر کو کوچ کا حکم دیا، اپنے لشکر کو اس نے دو حصوں میں تقسیم کیا، آدھا لشکر اس نے ویرت شہر کی حفاظت کے لئے چھوڑا اور اس لشکر کا کمان دار اس نے اپنے بیٹے اتر کمار کو بنایا جب کہ دوسرے آدھے حصے کے ساتھ اس نے جنوب کی طرف کوچ کیا تھا، اس نے یوناف بیوسا کے علاوہ لشکر میں یدھشٹر، بھیم سین، سہار یو اور نکولہ کو بھی شامل کیا تھا، یوں ویرت کا راجہ اپنے لشکر کے ساتھ بڑی خونخواری لئے اس طرف بڑھا جہاں پر اس کے ریوڑوں پر قبضہ کرنے کے بعد سوسا رام اپنے لشکر کے ساتھ پڑاؤ کئے ہوئے تھا۔

تری گرت کا راجہ ریوڑوں پر قبضہ کرنے کے بعد ایک کھلے میدان

میں پڑاؤ کیے ہوئے تھا جس کی زمین کسی حد تک بھربھری تھی اور جب اس پر گھوڑے دوڑتے تھے تو گردوغبار کے بگولے آسمان کی طرف اٹھتے تھے۔ تری گرت کے راجہ سوسارام کو بھی خبر ہوگئی تھی کہ ویرت کا راجہ اپنے جرار لشکر کے ساتھ اس کی سرکوبی کے لئے آگے بڑھ رہا ہے، للہذا اس نے اپنے پڑاؤ کے سامنے ان کی آمد سے پہلے ہی اپنے لشکر کو ترتیب دے کر اس کی صفیں درست کرلی تھیں۔

ویرت کے راجہ نے آتے ہی رُکے اور دم لئے بغیر سوسارام کے لشکر پر حملہ کردیا تھا یوں اس بھربھری زمین والے کھلے میدانوں کے اندر دونوں لشکر ایک دوسرے کے ساتھ برسرِپیکار ہوگئے تھے اور یہ جنگ لمحوں کے اندر ہی ایسی ہولناکی اختیار کرگئی تھی کہ چاروں طرف وحشتوں کے گردوغبار، غیظ وغضب میں ڈوبی آوازیں بلند ہونے لگیں تھیں۔ جنگ کا وہ میدان جو تھوڑی دیر پہلے کسی پیڑ کی طرح پرسکون تھا اب چیختی کراہتی اور دم توڑتی صداؤں سے لبریز ہوگیا تھا، یوں لگتا تھا جیسے خاموشی کی درزوں سے اجل کا ہم نفس ان کی روحوں میں ایک ساتھ سرایت کرگیا ہے، انسانی گردنیں کٹ کر بھربھری زمین کے اس میدان پر اس طرح گرنے لگی تھیں جیسے پکے پھلوں کا بوجھ شاخ نہ سہار سکی ہو، زخمی ہونے والے سپاہی میدان کے اندر دوڑتے گھوڑوں تلے آکر پسنے لگے تھے جنگ میں حصہ لینے والا ہر سپاہی تپتے ہوئے چہرے، سلگتے ہوئے بازو اور دہکتے دوش کی طرح ایک دوسرے پر ٹوٹ پڑا تھا۔

دونوں لشکروں کے درمیان جب جنگ اپنے زور اور عروج پر تھی اور میدان کے اندر گھوڑوں کے اِدھر اُدھر بھاگنے کے باعث گردوغبار کا طوفان بادلوں کی مانند آسمان کی طرف اٹھ رہا تھا تو اس گردوغبار کے طوفان سے فائدہ اٹھاتے ہوئے تری گرت کے راجہ سوسارام نے ایک چال چلی، اس نے اپنے خاص دستوں کو اپنے ساتھ لیا اور اس سمت پورے جوش کے ساتھ حملہ آور ہوا جس طرف ویرت کا راجہ جنگ کررہا تھا، لمحوں کے اندر ویرت کے محافظوں کو اِدھر اُدھر ہٹاتے ہوئے، کاٹتے ہوئے سوسارام نے ویرت کے راجہ کا محاصرہ کرلیا تھا اور لمحہ بہ لمحہ اس محاصرے کو تنگ کرتے ہوئے وہ ویرت کے راجہ کے قریب پہنچنے لگا۔ شاید اس نے ارادہ کرلیا تھا کہ ویرت کے راجہ کو زندہ گرفتار کرکے اپنے لئے فوائد حاصل کرنے کی کوشش کرے گا، اسی لمحہ جب گردوغبار کا طوفان کچھ کم ہوا تو یدھشٹر کی نگاہ اچانک اس سمت پڑی جہاں پر ویرت کے راجہ کو سوسارام اپنے خاص دستوں کے ساتھ آہستہ آہستہ محاصرے کو تنگ کرتا جارہا تھا، یہ صورت حال دیکھ کر یدھشٹر پریشان اور مغموم ہوکر رہ گیا تھا، پھر اس نے اپنے قریب ہی بائیں طرف دشمن کی لاشوں کے انبار لگائے ہوئے یوناف کی طرف دیکھا پھر وہ اپنے گھوڑے کو دوڑاتا ہوا یوناف کی طرف ہولیا تھا۔ یوناف نے بھی یدھشٹر کو اپنی طرف آتا دیکھ کر دشمن کے سپاہیوں سے تھوڑا پیچھے ہٹ گیا تھا اور کسی قدر پریشانی میں یدھشٹر کی طرف دیکھتے ہوئے اس نے پوچھا۔

''خیریت تو ہے؟''

یدھشٹر کہنے لگا۔''وہ اپنے بائیں طرف دیکھو ویرت کے راجہ کو سوسارام اپنے لشکر کے ساتھ گھیرے ہوئے ہے اور تیزی سے وہ ویرت کے راجہ کے گرد محاصرہ تنگ کررہا ہے اور مجھے خدشہ ہے کہ صورت حال ایسی رہی تو سوسارام ویرت کے راجہ کو گرفتار کرنے میں کامیاب ہوجائے گا اور اگر ایسا ہوگیا تو ہماری شکست یقینی ہوجائے گا للہذا ہمیں کسی نہ کسی صورت ویرت کے راجہ کو اس کے چنگل سے بچانا چاہئے۔''اس دوران بھیم سین بھی اس کے پاس آکر رُکا تھا اور ان کی گفتگو سن لی تھی۔ یوناف کے بولنے سے قبل ہی بھیم سین نے بولتے ہوئے کہا۔

''ہمیں فوراً اس سمت میں زوردار حملہ کردینا چاہئے جس سمت سوسارام، ویرت کے راجہ کو گھیرے ہوئے ہے۔''

بھیم سین کے خاموش ہونے پر یوناف کہنے لگا۔''اگر ہم نے زوردار حملہ کیا تو ایسی صورت میں ہمیں مختلف سمتوں سے اپنے سپاہیوں کو اکٹھا کرنا پڑے گا اور اس صورت میں ان سمتوں پر ہماری پوزیشن کمزور ہوکر رہ جائے گی، للہذا میں بھیم سین کی اس تجویز سے اتفاق نہیں کرتا، سنو میں سوسارام اور اس کے محافظ دستوں پر حملہ آور ہوتا ہوں تم میرے حملہ آور ہونے کا انداز دیکھنا میرے ساتھ صرف یوسا جائے گی اور میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ ہم سوسارام کے حصار سے ویرت کے راجہ کو باہر نکال دیں گے۔''

اس موقع پر بھیم سین نے فوراً کہا۔''اگر ایسا معاملہ ہے تو اے یوناف میں بھی تمہارے ساتھ چلوں گا تاکہ میں تمہاری مدد کرسکوں۔''

یوناف نے لمحہ بھر کے لئے بھیم سین کی طرف غور سے دیکھا اور پھر

اسے مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ ”تمہارے ساتھ جانے کی ضرورت لیکن اگر تم ساتھ جانے پر بضد ہو تو سنو آگے بڑھتے ہوئے تم میرے اور بیوسا کے درمیان رہنا اور اگر تم نے ایسا نہ کیا تو تم دشمن کے سپاہیوں کے ہاتھوں مارے جاؤ گے اگر ایسا ہو گیا تو تمہارے بھائیوں کو سخت صدمہ اور دکھ ہوگا۔“

بھیم سین نے کہا۔ ”آپ کوئی فکر نہ کریں میں سوسارام تک جاتے ہوئے آپ کے اور بیوسا کے درمیان رہنے کی کوشش کروں گا۔“

بھیم سین کے جواب سے مطمئن ہونے کے بعد یوناف بیوسا کی طرف پلٹا اور اسے بڑی رازداری سے مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ ”اے بیوسا یہاں سے سوسارام کے دستوں کی طرف کوچ کرنے کے ساتھ ہی اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لے آنا اور اپنی سری قوتوں کی مدد سے سپاہیوں سے اپنا دفاع کرنے کی کوشش کرنا تاہم اپنی تلوار، اپنی ڈھال سنبھالتے ہوئے اسے اپنے سامنے رکھنا تاکہ دیکھنے والے یہی دیکھیں کہ تم اپنی تلوار اور اپنی ڈھال سے دشمن کے سپاہیوں سے اپنا دفاع کر رہی ہو اور میں بھی ایسا ہی کرنے کی کوشش کروں گا۔“

یوناف کی اس تجویز کے جواب میں بیوسا نے مسکراتے ہوئے اثبات میں گردن ہلا دی تھی، بیوسا سے اپنی گفتگو مکمل کرنے کے بعد یوناف بھی اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لے آیا۔ بھیم سین نے دیکھا اس موقع پر یوناف کی حالت یکسر بدل چکی تھی اس کی آنکھوں کے اندر امید و عزم کی تابانی تھی اس کے چہرے پر طوفان کروٹیں لے رہے تھے، اس کی پیشانی غصے میں تپ کر تانبے کی طرح سرخ ہو چکی تھی اور بھیم سین نے بھی اندازہ لگایا گویا اس کی سانسیں تھوڑی دیر تک چنگاریوں میں بدل جائیں گی پھر یوناف نے بھیم سین کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

”اے بھیم سین آؤ اپنے کام کی ابتدا کریں۔“ اس کے ساتھ ہی بھیم سین حرکت میں آیا اپنے گھوڑے کو اس نے یوناف اور بیوسا کے درمیان کر لیا پھر وہ اپنے گھوڑوں کو حرکت میں لاتے ہوئے آگے بڑھے یوناف اور بیوسا کو اس وقت بھیم سین بڑے غور و انہماک سے دیکھ رہا تھا اس نے یہ اندازہ لگا لیا تھا کہ یہ دونوں کوئی عام انسان نہیں اور اس نے یہ بھی دیکھ لیا تھا کہ سوسارام کے محافظ دستوں کی طرف بڑھتے ہوئے ان کی حالت کچھ اس طرح ہو گئی تھی جیسے وہ طوفانوں سے لڑنے اور بجلیوں سے کھیلنے کا عزم کر چکے ہوں۔ سوسارام کے محافظ دستوں کے قریب جا کر وہ دونوں اُجالوں اور روشنیوں کے گرداب کی طرح حملہ آور ہوئے تھے اور اپنے چاروں طرف انہوں نے چیخ و پکار کا ایک رقص برپا کر کے رکھ دیا تھا۔ سوسارام کا جو بھی محافظ ان کے سامنے آتا کٹ مرتا، طوفانی آندھیوں کی طرح وہ دونوں اپنا راستہ صاف کرتے ہوئے بڑی تیزی سے سوسارام کی طرف بڑھتے چلے جا رہے تھے جب کہ بھیم سین بھی بڑی ہوشیاری اور تیزی سے اپنے گھوڑے کو ان دونوں کے درمیان رکھتے ہوئے آگے بڑھتا چلا جا رہا تھا، جلد ہی یوناف اور بیوسا نے سوسارام کے محافظوں کا خاتمہ کر کے رکھ دیا اس موقع پر بھیم سین بے حد خوش نظر آ رہا تھا۔ دوسری طرف ویرت کے راجہ نے بھی یوناف، بیوسا اور بھیم سین کو اپنی طرف آتے ہوئے اور دشمنوں کا اپنے اردگرد صفایا کرتے ہوئے دیکھ لیا تھا، اس نے یہ بھی دیکھا کہ اس موقع پر جب کہ یوناف اور بیوسا نے سوسارام کے محافظوں کا خاتمہ کر دیا تھا۔ سوسارام اپنے جنگی رتھ میں اکیلا حیران اور پریشان کھڑا اپنے اطراف کا جائزہ لے رہا تھا، اس صورت حال کا فائدہ اٹھاتے ہوئے بھیم سین نے یوناف کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

(باقی آئندہ)

☆☆☆☆

جادو کی نحوستوں سے نجات پانے کے لئے ایک مجرب عمل

حکیم صوفی غلام سرور شباب صاحب

سحر و جادو کے اثر کو رفع کرنے کے لئے اور جادو کی تمام تر نحوستوں سے نجات کے لئے یہ عمل بڑا بے نظیر ہے۔اس کا طریقہ یہ ہے کہ اکیس مختلف درختوں کے پتے جو تعداد میں کل ۲۹۴ رہوں، توڑ کر لائیں اور پھر ہر ایک پتے پر سات سات مرتبہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم پڑھ کر دم کریں۔کل تعداد پڑھائی ۲۰۵۸ رمرتبہ ہو جائے گی۔یہ عمل زیادہ سے زیادہ تین نشستوں میں پورا کر سکتے ہیں، لیکن بہتر ہے کہ ایک ہی نشست میں پورا کریں۔اس کے بعد ان پتوں کو پانی میں پکائیں، پھر مریض مسحور کو اس پانی سے غسل کرنے کی تلقین کریں۔سات یوم تک روزانہ ایسا ہی کریں، ہر ایک درخت کے چودہ پتے توڑیں، اس طرح اکیس درختوں کے کل پتے ۲۹۴ رہو جائیں گے۔ایک ہی دن میں سات دن کے پتے توڑ کر لانے کی غلطی نہ کریں بلکہ روزانہ تازہ پتے لائیں اور رزانہ کا عمل پڑھ کر مسحور کو غسل کرنے کی تلقین کریں۔ساتویں دن غسل کے بعد ایک بوتل عرق گلاب پر اکیس مرتبہ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم پڑھ کر دم کریں اور مسحور کو صبح و شام اسے پینے کے لئے دیں تا کہ وہ ایک ہفتہ میں پانی پی کر ختم کر دے۔ ہر ہفتہ نئی بوتل تیار کی جائے اور مسحور مریض اکیس یوم تک مسلسل پیتا رہے۔

روغن کلونجی پر مندرجہ بالا عمل اکیس مرتبہ پڑھ کر دم کیا جائے تا کہ مسحو اسے روزانہ اپنے سر میں دماغ والے حصہ پر مالش کرے۔اکیس یوم تک مسلسل ایسا ہی کرے، پہلے دن غسل کے بعد مندرجہ ذیل عددی نقش مبارک تحریر کر کے مسحور کے گلے میں ڈال دیا جائے اور آخر میں دیئے گئے کلمات کا تعویذ آرٹ پیپر پر خوبصورت سیاہ چمکیلی روشنائی سے چار سطروں میں تحریر کر کے گھر میں آویزاں کر دیں تا کہ گھر میں رہنے والے افراد پر کسی بھی طرح کے سحر و جادو کا اثر نہ ہو۔اَلْقَیُّوْمُ کا نقش معظم یہ ہے:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۳۷۸	۳۸۲	۳۸۵	۳۷۱
۳۸۴	۳۷۲	۳۷۷	۳۸۳
۳۷۳	۳۸۷	۳۸۰	۳۷۶
۳۸۱	۳۷۵	۳۷۴	۳۸۶

گھر میں لٹکانے کا تعویذ یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الٰھی رحم کن بر حالِ ما و بر خانۂ ما

اِنَّکَ غَفُوْرٌ رَّحِیْم. اِنَّکَ سَمِیْعٌ مُجِیْبٌ

وَاِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

ماہنامہ طلسماتی دنیا کا خبرنامہ

طارق فتح وتسلیمہ نسرین کو ملک بدر کیا جائے

سنی بریلوی کانفرنس میں ملک کے امن وامان کے لئے ایک سٹیج پر جمع ہوئے ملک وبرون ملک کے علما کرام۔

کہا: طلاق ثلاثہ کے مسئلہ پر مرکزی حکومت کی مداخلت برداشت نہیں کریں گے۔

بریلی: دنیا وملک میں امن وامان کی فضا کو برقرار رکھنے اور مسلمانوں کے تحفظ کے لئے آج تحریک عنوان سنی بریلوی کانفرنس سرزمین بریلی پر اسلامیہ انٹر کالج کے وسیع میدان میں ملک وبیرون ملک کے مشہور ومعروف علماء کرام ومفتیان کرام کی موجودگی میں منعقد کیا گیا جس کی سرپرستی مولانا سبحان رضاخان کے علاوہ مختلف خانقاہوں کے سجادہ گان نے کی۔ کانفرنس میں صدارتی خطاب سجادہ نشین درگاہ اعلیٰ حضرت مولانا احسن رضا قادری نے کیا۔ اسلامیہ کالج کے میدان میں عقیدت مندوں کے جم غفیر کی موجودگی میں علماء نے مختلف موضوعات پر خطاب کیا اس کے ساتھ ہی دور حاضرہ کے تمام مسائل پر غور وفکر کے بعد ۱۰ ارنکات پر مشتمل ایک میمورنڈم بذریعہ ضلع مجسٹریٹ صدر جمہوریہ کو ارسال کیا گیا، جس میں ہندوستان کو نشیلی اشیا سے مکمل آزاد کرانے، طارق فتح وتسلیمہ نسرین جیسے فرقہ پرستی کی چنگاری کو ہوا دینے والے لوگوں کو بھارت سے نجات دلانے پیغمبر اسلام ﷺ کی شان میں گستاخی کرنے والوں کے خلاف سخت قانون بنانے، ثلاثہ طلاق مدعے کو سنی اوقاف کے معاملات سنی وقف بورڈ کو سونپے جانے اور سنی وقف بورڈ میں سنی بریلوی کی ممبرشپ کی تعداد میں اضافہ کرنے، جیلوں میں قید بے گناہ نوجوانوں کی رہائی، غریب بچوں کی مفت تعلیم، مسجد مدرسوں، اور قبرستانوں کے تحفظ اور ناجائز قبضوں سے آزاد کرانے، مقابلہ امتحانات میں میڈیم ہندی کے ساتھ اردو میں بھی کرنے اور سرکاری اسکولوں کی تعلیمی سطح میں بہتری کے لئے میمورنڈم بھیجا گیا۔ سنی بریلوی کانفرنس کے علماء نے طارق فتح اور تسلیمہ نسرین جیسے لوگوں کے اسلامی مخالف بیانوں کی سخت مذمت کرتے ہوئے انھیں ملک سے باہر نکالے جانے کا حکومت سے مطالبہ کیا۔ ان لوگوں کا کہنا ہے کہ طارق فتح اور تسلیمہ نسرین جیسے بدنام زمانہ لوگ نہ صرف اسلام کے خلاف مہم چلا رہے ہیں بلکہ وہ مسلمانوں کو مشتعل کررہے ہیں۔ لہٰذا ملک کے مفاد میں ان لوگوں پر لگام بے حد ضروری ہے۔ اس لئے ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ تسلیمہ نسرین اور طاق فتح کو فوراً ہندوستان سے باہر نکالا جائے۔

بچہ اسمگلنگ: گرفتار بی جے پی لیڈر نے منہ کھولا

کئی لیڈروں کے نام چونکا دینے والے حقائق

کلکتہ (یواین آئی) مغربی بنگال سی آئی ڈی نے دعویٰ کیا ہے کہ بچہ اسمگلنگ معاملے میں گرفتار بی جے پی کی خاتون لیڈر جوہی چودھری نے پوچھ تاچھ کے دوران سینئر بااثر سیاست دانوں کے نام ظاہر کئے ہیں۔ سی آئی ڈی کے ذرائع کے مطابق ایک آفیسر نے کہا کہ جوہی اس وقت بچہ اسمگلنگ ریکٹ میں ملوث ہونے سے متعلق پوچھ تاچھ جارہی ہے۔ جوہی نے پوچھ تاچھ کے دوران بااثر سیاست داں اور اہم لوگوں کے نام لئے ہیں۔ مگر جانچ کا رخ بھٹکنے سے بچنے کے لئے ان لیڈروں کے نام ظاہر نہیں کئے جارہے ہیں۔ سی آئی ڈی کے افسر نے کہا کہ جوہی چودھری اس معاملے میں کلیدی اور ملزم چندنا چکرورتی کو ایک ساتھ بیٹھا کر پوچھ تاچھ کی جائے گی۔

محسنِ ملت استاذ العالمین ایڈیٹر ماہنامہ طلسماتی دنیا حضرت مولانا حسن الہاشمی صاحب مدظلہ العالی کا شاگرد بننے کیلئے مندرجہ ذیل معلومات اور چیزیں نیچے دیئے ہوئے پتے پر بھیجیں۔

(1) اپنا نام (2) اپنے والد کا نام (3) اپنی والدہ کا نام (4) تاریخ پیدائش یا عمر
(5) مکمل پتہ (6) اپنا موبائل نمبر (7) گھر کا موبائل نمبر یا فون نمبر
(8) تعلیمی لیاقت کی وضاحت (9) 4 عدد پاسپورٹ سائز فوٹو
(10) HASHMI ROOHANI MARKAZ کے نام =/1000 روپے کا ڈرافٹ

مطلوبہ معلومات اور چیزیں بھیجنے کا پتہ

HASHMI ROOHANI MARKAZ , NEAR ALI MASJID

MOHALLA ABULMALI , DEOBAND , U.P.

PIN CODE NO. 247554

مزید معلومات کیلئے مندرجہ ذیل موبائل نمبروں پر رابطہ کریں !

مولانا حسن الہاشمی:- 9358002992

حسان عثمانی:- 9634011163 ، وقاص (مولانا کے بیٹے):- 9557554338

ماہنامہ

دیوبند

طلسماتی دنیا

جون، جولائی ۲۰۱۷ء

دنیا کو مسخر کرنے کے گُر

RS.25/=

جادو اور جنات کی تباہ کاریاں

عاطف ہاشمی

کیا اور کہاں

☆☆☆

اداریہ

ماہِ مبارک کی آمد

تمام اہل ایمان اس بات سے واقف ہیں کہ رمضان کا مہینہ نہایت مبارک مہینہ ہے، اس مہینے میں برکتیں موسلا دھار بارش کی طرح برستی ہیں اور اس مہینے میں نہ صرف یہ کہ مومنوں کا رزق بڑھا دیا جاتا ہے بلکہ غیر مسلمین کی راحتوں میں بھی اضافہ ہوتا ہے اور ہر طرف رونق ہی رونق نظر آتی ہے۔ خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو اس مہینے کی قدر کرتے ہیں اور اس مہینے میں بذریعہ عبادت اور بذریعہ ذکر وفکر اللہ کی رضا حاصل کرنے کی جدوجہد کرتے ہیں، اس مہینے میں روزے رکھنے کے علاوہ پانچوں وقت کی نمازیں جماعت کے ساتھ پڑھنے کا اہتمام کرنا چاہئے۔ قرآن کریم کی تلاوت بھی زیادہ سے زیادہ کرنی چاہئے۔ ہمارے اکثر اکابرین کا معمول روزانہ ایک قرآن کریم ختم کرنے کا تھا۔ ہمیں اس ماہ میں اگر تیس قرآن نہیں تو پندرہ قرآن اور اگر پندرہ قرآن نہیں تو سات قرآن کریم ختم کرنے چاہئیں اور گرے سے گری بات ہے کہ پورے مہینے میں ایک قرآن کو ختم کر لینا ہی چاہئے۔ اس کے ساتھ مردوں کو تراویح کا اہتمام کرنا چاہئے تاکہ ایک قرآن حکیم اس طرح بھی پورا ہو۔

ماہِ مبارک میں قرآن کریم کی تلاوت کرنے سے اور تراویح میں پڑھنے اور سننے سے کروڑوں نیکیاں ملتی ہیں، جس کا تصور عام دنوں میں نہیں کیا جاسکتا اور تمام اچھے کاموں کا معاملہ دس گناہ بڑھ کر ملتا ہے۔ اس لئے اس مہینے میں بندہ جتنے بھی اچھے کام کرسکتا ہو کر گذرے اور اپنے نامۂ اعمال کو رضاءِ الٰہی کی دولتوں سے پُر کرے تاکہ سال بھر کی غلطیوں کی کچھ تو تلافی ہو سکے۔

یہ مبارک مہینہ ایک دوسرے کے ساتھ خیر خواہی کرنے کا مہینہ بھی ہے، اپنے رشتے داروں کے ساتھ جتنی بھی صلہ رحمی کی جاسکے اس میں کوتاہی نہیں کرنی چاہئے۔ دوسروں کے ساتھ خیر خواہی کرنے کے لئے دھن دولت کی حاجت نہیں ہوتی، صرف سوچ اور حسنِ نیت کی ضرورت ہوتی ہے۔ کسی روزے دار کو ہم اگر ایک گھونٹ پانی بھی پلادیں اور ایک کھجور سے کسی کا روزہ افطار کرادیں تو اس کا ثواب بھی اس قدر حاصل ہوگا کہ ہم سوچ بھی نہیں سکتے۔ حتی الامکان اور حتی الوسعت لوگوں کی مدد کرنی چاہئے۔ جو لوگ حقیقتاً خوشیوں سے محروم ہیں، جو تنگ دستی کا شکار ہیں اور جو لوگ صاحب خیر لوگوں سے امیدیں لگائے ہوئے ہیں ان کی مدد، ان کے مطالبہ سے پہلے کر دینی چاہئے اور یہ یقین کرنا چاہئے کہ اللہ اپنے بندوں کی مدد کرنے والوں سے بہت خوش ہوتا ہے اور مدد کرنے والوں کو دونوں جہاں میں نوازتا ہے، اس مہینے میں گلے شکوے بھی دو کر لینے چاہئیں اور جو لوگ بڑی غلطیوں کے مرتکب ہو چکے ہوں وہ بھی اپنی غلطیوں پر شرمندہ ہو جائیں اور معافی طلب کر لیں تو ان کو بھی معاف کر دینا چاہئے اس یقین کے ساتھ کہ جب ہم لوگوں کی خطاؤں کو معاف کر دیں گے تو اللہ ہماری خطاؤں کو معاف کر دے گا۔ بڑی بڑی خطاؤں کے مرتکب اگر اس مہینے میں بھی شرمندہ اور تائب نہ ہوں تو بڑی شرمندگی اور بدنصیبی کی بات ہے۔

اس مہینے میں دعائیں خاص طور پر قبول ہوتی ہیں اس لئے ہر رات دعا کا اہتمام کرنا چاہئے، اپنے لئے بھی دعائیں کرنی چاہئے اور تمام امت کے لئے بھی دعائیں کرنی چاہئے۔ ہماری دعا ہے کہ رب کریم ہم سب کو ماہِ مبارک میں زیادہ سے زیادہ عبادت کرنے کی اور زیادہ سے زیادہ لوگوں کے ساتھ خیر خواہی کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور تمام مسلمانوں کو اس ذلت وخواری سے نجات عطا کرے جس میں عمومی طور پر پوری قوم مبتلا ہے۔

☆☆☆

مختلف پھولوں

نورِ ہدایت

☆جس انسان نے ہماری راہ میں کوشش کی ہم اس کو اپنا راستہ بتائیں گے۔ (قرآن کریم)

☆جس انسان نے خدا کے حدود سے باہر قدم رکھا اس نے اپنے ہی اوپر ظلم کیا۔ (قرآن کریم)

☆جس انسان پر خدا کی رحمت ہوتی ہے وہی ہمسایہ کا حق ادا کرتا ہے۔ (حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم)

پانچ عمل کے پانچ نتیجے

☆نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ حرام کی ہوئی چیزوں سے بچو تو سب سے زیادہ عبادت گزار بن جاؤ گے۔

☆تمہاری سعی کے بعد جتنا رزق اللہ تعالیٰ دیں اور اس پر راضی ہو تو سب سے زیادہ مال دار بن جاؤ گے۔

☆پڑوسیوں کے ساتھ حسن سلوک کرو گے تو مومن بن جاؤ گے۔

☆لوگوں کے لئے وہی پسند کرو جو اپنے لئے پسند کرتے ہو تو مصلح بن جاؤ گے۔

☆زیادہ ہنسی میں مت پڑو اس لئے کہ زیادہ ہنسی دل کو مردہ کردیتی ہے۔

حسن فطرت

☆انسان اتنا عظیم نہیں ہوتا جتنا کردار اسے بناتا ہے۔

☆اگر انسان کی نیت میں فتور نہ ہو تو آنسو گناہ دھودیتے ہیں۔

☆اس خوشی سے محروم رہو جو غم کا کانٹا بن کر دکھ دے۔

☆وہ دل جس میں خلوص کا جذبہ نہ ہو اس صدف کی مانند ہے جس میں موتی نہ ہو۔

☆میں اندھیروں کے قافلے کی ایک ایسا مسافر ہوں جس کی کوئی منزل نہیں۔

☆دوسروں کا بھلا کرتے وقت یقین رکھو کہ اپنا بھلا کررہے ہو۔

☆سچ ایک ایسی دوا ہے جو چکھنے میں کڑوی مگر اثر میں میٹھی۔

افکارِ عظیم

☆خاموش محبت اس بہتے ہوئے پرسکون دریا کی مانند ہے جس کی موجوں میں کوئی طلاطم نہیں ہوتا لیکن محبت میں اظہار اس کی موجودگی میں طلاطم پیدا کردیتا ہے اور لہریں بے قابو ہوجاتی ہیں۔ (حضرت علیؓ)

☆خدا ہر طائر کو خود خوراک دیتا ہے مگر گھونسلے میں نہیں ڈالتا۔ (افلاطون)

☆عافیت اور امن درکار ہے تو آنکھ اور کان سے زیادہ کام لو اور زبان بند رکھو۔ (خلیل جبران)

☆حاسد تمہاری خوشی سے غمگین ہوتا ہے یہ اس کے لئے کافی ہے، تمہیں انتقام لینے کی ضرورت نہیں وہ خود اپنی آگ میں جل رہا ہے۔ (حضرت عثمان غنیؓ)

☆کتابوں کی سیر میں ہم داناؤں سے ہم کلام ہوتے ہیں اور کاروبار میں احمقوں سے ہمارا واسطہ پڑتا ہے۔ (حضرت عثمان غنیؓ)

☆سب کو خوش رکھنا بہت مشکل ہے اس لئے بس خدا سے اپنا

معاملہ صاف رکھو اور کسی کی بے جا خوشی و ناخوشی کی پرواہ نہ کرو۔

(امام شافعی)

قوت ارادی

☆ دوست بناتے وقت بھی اپنے دل کو قبرستان بنالینا چاہئے تاکہ دوست کی برائیوں اور اپنی خواہشوں کو اس میں دفن کرسکو۔

☆ اے ایمان والوں اللہ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے۔

☆ نیکی اور پرہیزگاری کے کاموں میں ایک دوسرے سے تعاون کیا کرو اور ظلم کی باتوں میں ایک دوسرے کی مدد نہ کیا کرو۔

☆ بہترین انسان وہ ہے جو دوسروں کے لئے زیادہ سے زیادہ مفید ہو۔

☆ اچھا انسان وہ ہے جس کا دل غم سے لپٹ رہا ہو مگر ہونٹوں پر تبسم ہو۔

☆ منزل کی تلاش کرنا چاہو تو پر عزم اور جذبوں کو اپنے دل میں جگہ دو یہ تمہاری منزل کا راستہ آسان بنائے گی۔

دین اور دنیا

☆ جو شخص عزت کا خواہاں ہو اس کو چاہئے کہ خداوند تعالیٰ کی فرمانبرداری کرے، کیوں کہ عزت ساری خدا کی دین ہے۔

(فرمان خداوندی)

☆ ایک بیٹی والا رنجور ہے، دو بیٹیوں والا گراں بار اور تین والے کی مدد کر کیوں کہ اے مسلمانوں وہ جنت میں میرا ہمسایہ ہوگا۔

(فرمان حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم)

☆ گفتگو میں اختصار سے کام لو، کلام اتنا ہی مفید ہوتا ہے جتنا آسانی سے سنا جاسکے، طول کلامی ذہنوں سے کچھ حصہ ضائع کردیتی ہے۔ (حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ)

☆ کسی مسلمان کے لئے یہ زیبا نہیں کہ تلاش رزق میں بیٹھ جائے اور دعا کرے کہ اے خدا مجھ کو رزق دے کیوں کہ تم کو معلوم ہے کہ آسمان سے سونا اور چاندی نہیں برستا۔ (حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ)

☆ حقیر سے حقیر پیشہ اختیار کرنا ہاتھ پھیلانے سے بہتر ہے۔

(حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ)

مشعل راہ

☆ بہترین یادداشت وہ ہے جس میں انسان اپنی نیکیاں اور دوسروں کی زیادتیاں بھول جاتا ہے۔

☆ زبان اور نظر کی دیکھ بھال عقل مندی کی نشانی ہے۔

☆ لگن کے بغیر کسی میں بھی عظیم ذہانت پیدا نہیں ہوتی۔

☆ ہماری ایک غلط نگاہ پوری زندگی کو خراب کردیتی ہے۔

☆ جو کم کھائے گا اس کا دماغ زیادہ روشن ہوگا۔

☆ خوشی کی بجائے مصیبت کو زیادہ قبول کرو یہ تم کو زیادہ مضبوط بنائے گی۔

☆ جو اپنے دوستوں کو چھوڑتا ہے وہ دشمنوں کو قوت دیتا ہے۔

☆ بات کو دیکھو بات کرنے والے کو نہ دیکھو۔

☆ اعتماد ایک زندگی کی طرح ہے جو ایک بار ختم ہو جائے تو واپس نہیں آتا۔

شمع فروزاں

☆ جو زندگی کو ایک مقدس فریضہ سمجھ کر پورا کرتا ہے وہ کبھی ناکام نہیں ہوتا۔
☆ سب سے بڑا فخر یہ ہے کہ تم فخر نہ کرو۔
☆ گناہوں پر نادم ہونا ان کو مٹا دیتا ہے اور نیکیوں پر مغرور ہونا ان کو برباد کردیتا ہے۔
☆ دولت کا بھوکا ہمیشہ بے چین رہتا ہے۔

مذہب

☆ مذہب انسان اور حیوان میں فرق کرتا ہے کیوں کہ حیوان کا کوئی مذہب نہیں ہوتا۔
☆ مذہب کو ماننے کا دعویٰ کرنے والے اگر انسان نہ بنے تو ان سے اچھے حیوان ہیں کیوں کہ حیوان کسی مذہب کو ماننے کا دعویٰ نہیں کرتے اور نہ مذہب کا نعرہ بلند کرتے ہیں اور نہ مذہب کے نام پر لڑتے جھگڑتے ہیں اور نہ مذہب کے نام پر لوٹ مار اور خون خرابہ کرتے ہیں۔
☆ جو مذہب جتنا اونچا ہوگا وہ اپنے ماننے والوں کو اتنا ہی اونچا بنائے گا۔
☆ جو مذہب اپنے ماننے والوں کو انسان نہ بنائے وہ کوئی مذہب نہیں، بلکہ وہ صرف ایک ناجائز قسم کا جنون ہے۔

حیا

☆ حیا اور ایمان دونوں ساتھ ساتھ ہیں اگر ایک چیز گئی تو جانو دوسری بھی گئی۔
☆ جس شخص میں حیا ہوگی اس میں ایک خاص قسم کی زینت پیدا ہوجائے گی اور ایک خاص قسم کی عاجزی۔

اسلوبِ فطرت

☆ دل کا سکون چاہتے ہو تو حسد سے بچو۔
☆ معاف کرنے سے بہتر اور کوئی انتقام نہیں۔
☆ بڑے کام کرو مگر بڑے دعوے نہ کرو۔

☆ جس نے جھوٹی قسم کھائی اس نے اپنے گھر کو ویران کیا۔
☆ مصیبت ہلاکت کیلئے نہیں بلکہ آزمائش کے لئے ہوتی ہے۔
☆ زبان درازی عمر کو کم کرتی ہے۔
☆ نصیحت خواہ کڑوی ہو قبول کرو۔
☆ کتنے نادان ہیں وہ لوگ جو خود تو ماں باپ کی فرمانبرداری نہیں کرتے مگر اپنی اولاد سے اس بات کی توقع رکھتے ہیں۔

زاویہ نگاہ

☆ مت ملوان سے جو صرف مطلب کے وقت ملتے ہیں۔
☆ مت چلو ان کے ساتھ جو راستے میں دغا دیتے ہیں۔
☆ مت جاؤ ایسی جگہ جہاں برائیاں جنم لیتی ہیں۔
☆ مت بیٹھو ایسی جگہ جہاں غلاظت کے انبار ہوں۔
☆ مت پیو ایسی شئے جو صحت کو برباد کردے۔
☆ مت چکھو ایسا ذائقہ جو زندگی کو پامال کردے۔

شجر احساس

☆ قسمت پہیئے کی مانند گھومتی ہے کوئی نیچے آجاتا ہے اور کوئی اوپر، جب تم اوپر آؤ تو نیچے والوں کا ہاتھ تھام لو کیوں کہ اگلے چکر میں تمہیں ان کے سہارے کی ضرورت پڑے گی۔
☆ جب جیب خیرات کر کے خالی ہوجاتی ہے تو دل خوشی اور انبساط سے بھر جاتا ہے۔
☆ جو شخص ارادے کا پکا ہو وہ دنیا کو اپنی مرضی کے موافق ڈھال سکتا ہے۔
☆ بدی کے اندھیرے صرف علم کی روشنی ہی سے چھٹ سکتے ہیں۔
☆ محنت کرنے سے جسم تندرست، دماغ صاف، دل فیاض اور جیب بھری رہتی ہے۔

نشانِ راہ

☆ انسان خود عظیم نہیں بلکہ اس کا کردار اسے عظیم بناتا ہے۔
☆ سب سے بڑا فخر یہ ہے کہ فخر نہ کرو۔
☆ نصیحت کڑوی معلوم ہوتی ہے مگر اس کا پھل نہایت شیریں ہے۔

آئینۂ معاشرت

(۱) بعض لوگ شاکی ہیں کہ گلوں میں خار پنہاں ہیں لیکن میں شاکر ہوں کہ کانٹوں کے ساتھ پھول بھی ہیں۔

(۲) موجودہ نسل فضا میں پرواز کرسکتی ہے وائرلیس کے ذریعہ گفتگو کرسکتی ہے، ایٹمی طاقت سے فائدہ اٹھاسکتی ہے لیکن بچوں کی تربیت اور پرورش سے عاری ہے۔

(۳) خاموشی اظہار نفرت کا بہترین طریقہ ہے۔

(۴) دوستی کے بندھن کو مضبوط بنانا ہے تو دوستوں سے ملتے رہئے اور اگر بہت مضبوط بنانا ہے تو کبھی کبھار ملئے۔

(۵) انکساری ایک ایسی چیز ہے جس کے ذریعہ ہم خود کو صحیح پوزیشن میں خدا کے سامنے پیش کرسکتے ہیں۔

(۶) بن بلائے مہمانوں کا خیر مقدم اس وقت ہوتا ہے جب وہ جاچکے ہوتے ہیں۔

قدر و قیمت

☆ وقت کی قدر کرو کیوں کہ وقت ہمیشہ یکساں نہیں ہوتا۔

☆ سوچنا اور اس پر عمل کرنا منزل کی طرف پہلا قدم ہے۔

☆ اپنی زبان کی حفاظت کرنے سے ہی انسان پروقار ہوتا ہے۔

☆ احسان کرکے جتانے سے تمام نیکی ختم ہوجاتی ہے۔

☆ برے ساتھی سے اکیلا رہنا بہتر ہے۔

☆ خودکشی بزدلی کا ثبوت ہے۔

اسلامی آداب

☆ کفر کے بعد سب سے بڑا گناہ انسان کی دل آزاری ہے۔

☆ اپنے گناہوں پر شرمندہ ہونا سب سے بڑی توبہ ہے۔

☆ اپنے مال میں سے خیرات کرنا روزی میں خیر و برکت کی ضمانت ہے۔

☆ سب سے خوبصورت چیز انسان کا نیک ارادہ ہے۔

☆ اس شخص کی مثال جو اللہ کا ذکر کرتا ہے اور اس شخص کی مثال جو کہ اللہ کا ذکر نہیں کرتا زندہ اور مردہ کی سی ہے۔

☆ انسان کا پاک صاف رہنا اس کا نصف ایمان ہے۔

☆ حیا ایمان کی نشانی ہے۔

علم کی روشنی

☆ علم ایسا موتی ہے جس کی چمک ماند نہیں پڑتی۔

☆ علم ایسی نعمت ہے جو ہر انسان کو نصیب نہیں ہوتی۔

☆ علم ایسی خوشبو ہے جو انسان کے ذہن کو ہمیشہ معطر رکھتی ہے۔

☆ علم ایسی روشنی ہے جو بھٹکے ہوئے انسانوں کو صحیح راستہ دکھاتی ہے۔

☆ علم ایسی روح ہے جو ہر انسان کو نئی زندگی عطا کرتی ہے۔

☆ علم ایسی تلوار ہے جس کی دھار تلوار سے بھی زیادہ تیز ہے۔

☆ علم کی شمع کبھی نہیں بجھتی۔

☆ علم ایسا راستہ ہے جس پر چل کر انسان اپنی منزل تک پہنچ جاتا ہے۔

☆ علم وہ دولت ہے جو پتھر دل انسان کو بھی موم بنا دیتی ہے۔

منتخب اشعار

چراغ بن کے جلا جس کے واسطے اک عمر
چلا گیا وہ ہوا کے سپرد کرکے مجھے

☆

بہت گمان ہے خود یہ تو میرے ساتھ چلو
ہوا کے رخ پر تو چلنا کوئی کمال نہیں

☆

بے خطاؤں کو زمانہ جو سزا دیتا ہے
بے خطا ضد میں سر عام خطا کرتے ہیں

☆

اعمال کا تو اپنے ذرا جائزہ تو لے
کیوں تیرے پیچھے گردش دوراں ہے آج کل

☆

چھپ کے بیٹھی ہوئی ہے موت کہیں
زندگی تیرے شامیانے میں

□□□

قسط نمبر:۹

اسم اعظم

حسن الہاشمی

اسم اعظم کے ذریعہ مصائب سے نجات حاصل کرنے کے ضمن میں امام طبرانیؒ نے حضرت معاذ بن جبلؓ کا یہ واقعہ نقل کیا ہے کہ ایک مرتبہ وہ جمعہ کی نماز میں مسجد نبویؐ میں حاضر نہ ہوسکے، اس کے بعد جب بعد میں حضرت معاذ بن جبلؓ کی ملاقات سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوئی تو آپؐ نے دریافت کیا کہ اے معاذ تم جمعہ کی نماز میں موجود نہیں تھے، اس کی وجہ کیا ہے، کونسی مصروفیت مانع رہی۔ حضرت معاذ بن جبلؓ نے فرمایا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے ذمہ ایک یہودی کا قرض تھا، میں نماز جمعہ میں شرکت کے لئے اور آپؐ سے ملاقات کی غرض سے اپنے گھر سے نکلا، راستے میں وہ یہودی مجھے مل گیا اور اس نے مجھ سے بحث شروع کردی اور میرا وقت ضائع کردیا، مجھے کافی دیر ہوگئی اور میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم تک نہ پہنچ سکا۔ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آج میں تمہیں ایک ایسی دعا بتاتا ہوں کہ تم اگر اس کے ذریعہ اپنے رب سے دعا کروگے تو اگر تمہارے ذمہ صبیر کے برابر بھی قرض ہوگا تو وہ اللہ کے فضل وکرم سے ادا ہوجائے گا۔ صبیر ایک پہاڑ کا نام ہے جو یمن میں موجود ہے۔ اس کے بعد سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کے وہ الفاظ بتائے جن کو اس امت کے فقہاء نے اسم اعظم قرار دیا ہے، دعا کے الفاظ یہ ہیں۔ قُلِ اللّٰهُمَّ مَالِکَ الْمُلْکِ تُؤْتِی الْمُلْکَ مَنْ تَشَاۗءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْکَ مِمَّنْ تَشَاۗءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاۗءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاۗءُ بِیَدِکَ الْخَیْرُ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ○ تُوْلِجُ الَّیْلَ فِی النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِی الَّیْلِ وَتُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَیِّتَ مِنَ الْحَیِّ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَاۗءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ ○ رَحْمٰنَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَرَحِیْمَهُمَا تُعْطِیْ مَنْ تَشَاۗءُ مِنْهُمَا وَتَمْنَعُ مَنْ تَشَاۗءُ اِرْحَمْنِیْ رَحْمَةً تُغْنِیْنِیْ بِهَا مَنْ رَّحْمَةِ مَنْ سِوَاکَ.

اس دعا کا ترجمہ یہ ہے کہ اے اللہ اے تمام سلطنتوں کے مالک، تو جس کو چاہے اقتدار عطا کرے اور جس سے چاہے اقتدار چھین لے، تو جس کو چاہے عزت بخشے اور جس کو چاہے ذلیل کردے، تمام خوبیاں تیرے دست قدرت میں ہیں تو رات کو دن میں داخل کردیتا ہے اور ان کو داخل رات میں داخل کردیتا ہے تو زندگی کو موت سے ہمکنار کرتا ہے اور موت کو بعد میں زندگی پیدا کردیتا ہے، اللہ تو جس کو چاہے بغیر حساب کے رزق عطا کرتا ہے۔ اے دنیا و آخرت میں رحم کرنے والے اور اے دونوں جہاں میں اپنے کرم سے نوازنے والے تو دونوں جہاں میں جس کو چاہے عطا کرتا ہے اور جس کو چاہے نعمتوں سے محروم کردیتا ہے، مجھ پر رحم فرمادے اور مجھے دونوں جہاں کی مشکلوں سے نجات عطا کردے۔

بعض صحابہ سے ہی روایت ان ہی الفاظ میں بھی بیان ہوئی ہے لیکن ان میں ان کلمات کا اضافہ ہے۔ اَللّٰهُمَّ اَغْنِنِیْ مِنَ الْفَقْرِ وَاقْضِ عَنِ الدَّیْنِ وَتَوَفَّنِیْ فِیْ عِبَادَتِکَ وَجِهَادِ فِیْ سَبِیْلِکَ.

ترجمہ یہ ہے۔ اے اللہ مجھے مال دار کردے مجھے فقر اور قرض سے نجات دے اور مجھے اپنی عبادت کی اور اپنے راستوں میں جہاد کرنے کی توفیق عطا کردے۔ ایک روایت میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے بھی ان کلمات کی اہمیت کو ظاہر کیا ہے اور فرمایا ہے کہ اگر ان کلمات کے ذریعہ کوئی دعا کی جاتی ہے تو وہ بارگاہ خداوندی میں شرف قبولیت سے سرفراز ہوتی ہے۔

اکثر محدثین نے ان کلمات کو اسم اعظم قرار دیا ہے اور درحقیقت ان کلمات کے ذریعہ جب جب بھی دعا کی جاتی ہے تو بندہ اللہ کے رحم وکرم سے سرفراز ہوتا ہے، رزق میں وسعت پیدا ہوتی ہے، فقر اور تنگ دستی سے نجات ملتی ہے اور قرض کی لعنت سے انسان کو نجات مل جاتی ہے۔ اکابرین کی تقلید کرنے والے لوگ اور احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر یقین رکھنے والے لوگ ان کلمات کا ہر دور میں فائدہ اٹھاتے رہے ہیں اور اللہ کی رحمتوں کا حق دار بنتے رہے ہیں، خصوصاً آج کے دور میں جب کہ لوگ رزق کی تنگی کا شکار ہیں اور مالی مشکلات سے دوچار ہونے کے ساتھ قرضوں میں دبے ہوئے ہیں تو انہیں اس دعا کا اہتمام کرنا چاہئے۔ ☆

قسط نمبر:۱۱

ذکر کا ثبوت قرآن حکیم سے

رہبر کامل حضرت مولانا ذوالفقار علی نقشبندی

دل میں کیا تڑپ ہو

اس شراب کی لذت سے انسان واقف نہیں ہوتا جب تک کہ وہ اسے چکھ نہ لے تو بھئی یہ کتنی خوشی کی بات ہے ہمارے لئے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے چاہنے والوں میں ہمارا نام شامل ہوگا، یہ کتنی سعادت کی بات ہے، ہمارے وہ حال تو نہیں وہ کیفیات تو نہیں کہ اللہ تعالیٰ سے بلند رتبے مانگیں لیکن اتنی تمنا ضرور ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اپنے چاہنے والوں میں ہمیں بھی شامل فرمالیں، بس دل کے اندر یہ تڑپ ہو اور انسان لگا ہوا ہو، کیسے کیسے حضرات قیامت کے دن اللہ کے چاہنے والے کھڑے ہوں گے، زندگی انہوں نے نیکی اور تقویٰ کی گزاری ہوگی، اللہ تعالیٰ کی یاد میں پوری پوری زندگی لگائی ہوگی۔

فہرست میں نام کیسے شامل ہو؟

لیکن ایک بات سن لیں کہ اگر ایک بینک میں کسی بندے کا اکاؤنٹ ہے اور مثال کے طور پر اس میں صرف ایک ہزار ڈالر ہوں اب جب اس بینک کے لوگ اپنے کسٹمر کی فہرست بنائیں گے جہاں بلینرس اور ملینرس کے نام آئیں گے وہاں اس ایک ہزار والے بندے کا نام بھی آجائے گا تو بیعت کے ذریعہ انسان اللہ کے یہاں اکاؤنٹ کھولتا ہے جس نے بھی بیعت کرلی اس نے اکاؤنٹ کھول لیا، اکاؤنٹ کھل گیا، اب اس میں ذکر واذکار کے ذریعہ اتباع سنت کے ذریعہ وہ اپنی نیکیوں کو بڑھاتا ہے، پھر اس نسبت کے صدقہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن رحم فرمادیں گے، اس نسبت کی اللہ لاج رکھ لیں گے۔

اگر اصحاب کہف کا کتا ان کے پیچھے چلا اس کے ساتھ جنت کا وعدہ ہوگیا تو انسان تو بہر حال انسان ہے وہ بھی اگر اللہ والوں کے راستے پر چلے گا اللہ تعالیٰ کی اس پر بھی رحمت کی نظر ہوجائے گی، یہ تو رحمت کی نظر کا مسئلہ ہماری سب محنتیں ایک طرف ہماری محنتوں سے کچھ نہیں بننا، بننا تو اللہ کی رحمت سے ہے، ہاں اتنا ہوتا ہے کہ یہ محنتیں اللہ تعالیٰ کی رحمت کو متوجہ کردیتی ہیں۔

ایک مثال

اس کی مثال یوں سمجھو کہ ایک بچہ چلنا سیکھ رہا ہے کتنی مرتبہ باپ اس کو کھڑا کر کے یوں کہتا ہے بیٹا میرے پاس آؤ والد کو پتہ ہے یہ نہیں چل سکتا یہ گرجائے گا لیکن وہ بھی یہ چاہتا ہے کہ میں دیکھتا ہوں آتا ہے میری طرف یا نہیں، والد ہوشیار بیٹھا ہوتا ہے وہ بچے کو گرنے نہیں دیتا بلاتا ہے تو بس اتنا دیکھنا چاہتا ہے کہ قدم اٹھاتا ہے یا نہیں جہاں بچے نے قدم اٹھایا اور در ڈگمگایا باپ نے اٹھا کر سینہ سے لگالیا۔ پروردگار کے یہاں بھی یہی معاملہ ہے بلاتے ہیں اپنی طرف (وَاللّٰهُ يَدْعُوْا اِلٰى دَارِ السَّلَامِ) اللہ تعالیٰ تمہیں بلاتا ہے سلامتی والے گھر کی طرف اب سلامتی والے گھر میں کیا ہونا ہے محب کی محبوب سے ملاقات ہوئی ہے، یعنی اللہ تعالیٰ اپنے چاہنے والوں کو اپنے عاشقوں کو بلا رہے ہیں آؤ بھئی میرا دیدار کرنے کے لئے مجھ سے ملاقات کرنے کے لئے۔

رحمت کب متوجہ ہوگی

ہم نے اپنی طرف سے شریعت سے چلنے کی کوشش کرنی ہے، تقویٰ کی زندگی اختیار کرنے کی کوشش کرنی ہے، بس یہ ہماری طلب ظاہر کرنی ہے اور اس طلب کے ظاہر ہونے پر پھر اللہ تعالیٰ کی رحمت متوجہ ہوگی، اس لئے ارشاد فرمایا (وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ مِنْ اَحَدٍ اَبَدًا) تم میں سے کوئی بندہ کبھی بھی ستھرا نہ ہوتا (اِنَّ اللّٰهَ يُزَكِّيْ مَنْ يَّشَآءُ) اللہ جسے چاہتا ہے ستھرا کردیتا ہے تو ستھرا تو انہوں نے کرنا ہے مگر ہم نے اپنے ہاتھ پاؤں ہلا کر اس کی رحمت کو متوجہ کرنا ہے، ذکر واذکار کی پابندی متوجہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کو اپنی طرف، تو دعا ہے اللہ تعالیٰ ہمارے شوق کو اور بڑھائے ہمیں استقامت کے ساتھ عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

بیٹھے گا چین سے اگر کام کے کیا رہیں گے پر
تو تو بس اپنا کام کر پنجرے میں پھڑ پھڑائے جا

اسلام اور آدابِ زندگی

اسلام کی تعریف

حضور ﷺ کا ارشاد ہے:

(۱) اسلام یہ ہے کہ گواہی دو اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔

(۲) نماز ادا کرو۔

(۳) زکوٰۃ ادا کرو۔

(۴) رمضان کے روزے رکھو۔

(۵) اگر مالی حیثیت ہو تو بیت اللہ کا حج کرو۔

(مسلم جلد ۱، ص ۳۲، بیان ارکان الاسلام ودعائمہ العظام)

اسلام اللہ کا سب سے پیارا دین ہے، اسلام حضور نبی کریم ﷺ پر پورا ہو چکا ہے، سارے مسلمان ایک دوسرے کے دینی بھائی ہیں، سب سے اچھا مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے سارے مسلمان محفوظ رہیں۔ (بخاری شریف، کتاب الایمان، باب المسلم من سلم المسلمون من لسانہ و یدہ، ح:۱۰ ار کتاب الرقاق، باب الانتہاء عن المعاصی ۶۴۸۴؍ کتاب الایمان باب ای الاسلام افضل، ح:۱۱)

''جس نے ان پانچوں ارکان پر پوری طرح عمل کیا وہ یقیناً جنت میں داخل ہوگا۔ (بخاری شریف، کتاب العلم، باب ماجاء فی العلم، ح:۶۳، مسلم شریف باب السوال عن ارکان الاسلام)

ایمان کی تعریف

ایمان تین چیزوں سے مل کر پورا ہوتا ہے:

(۱) دل سے توحید و رسالت کو سچ سمجھنا۔

(۲) زبان سے اس کی گواہی دینا۔

(۳) اپنے جسم کے اعضاء سے اس پر عمل کرنا

چھ چیزوں پر ایمان لانا ضروری ہے:

(۱) اللہ تعالیٰ کی ذات پر۔

(۲) فرشتوں پر۔

(۳) اللہ کی کتابوں پر۔

(۴) سب رسولوں پر۔

(۵) قیامت کے دن پر۔

(۶) اور تقدیر اچھی ہو یا بری۔ (مسلم شریف، ج ۱، ص:۲۷)

ایمان صالح عمل سے بڑھتا ہے اور برائی سے گھٹتا ہے۔

(بخاری شریف، ج ۱، ص ۱۰۱)

اس شخص نے ایمان کا صحیح مزہ پالیا جو اللہ کے رب ہونے پر راضی ہوا اور اسلام کے دین ہونے پر اور حضرت محمد ﷺ کے آخری نبی ہونے پر۔ (مسلم شریف ۱؍۶۲)

عمل میں اخلاص

مومن کو چاہئے کہ اپنا ہر کام اللہ کی مرضی اور اسی کے حکم کی تابعداری کی نیت سے کرے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ''وَمَا اُمِرُوْا اِلَّا لِيَعْبُدُو اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ حُنَفَاءَ'' (البینہ، آیت:۵)

ترجمہ: اور لوگوں کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ اللہ کی بندگی کریں، اسی کے لئے خالص کرتے ہوئے دین کو''

حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے ''اللہ تعالیٰ صرف اتنا عمل قبول کرتا ہے جو صرف اسی کے لئے خاص ہو اور اسی کے لئے رضا کے لئے کیا گیا ہو۔'' (نسائی ۶؍۴۵)

نیز ارشاد نبوی ﷺ ہے ''وہ شخص کامیاب ہو گیا جس نے اپنا دل ایمان کے لئے خالص کر لیا ہو اور اپنے دل کو تمام آلائشات سے محفوظ رکھا ہو اور اپنی زبان کو سچ بولنے والی، نفس کو حکم الٰہی پر مطمئن اور عادت کو درست اور کان کو حق کے لئے کھلا اور آنکھ کو عبرت کے لئے دیکھنے والی رکھا ہو۔'' (احمد ۵؍۱۴۷)

مومن کا سب کچھ اللہ کے لئے ہے

مومن کا فرض ہے کہ اپنی زندگی کی ہر چیز اللہ کی مرضی کے لئے کرے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: قُلْ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ. لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ. (الانعام، آیت:۱۶۲،۱۶۳)

ترجمہ: کہہ دو بے شک میری نماز اور میری قربانی اور میری زندگی اور میری موت، اللہ رب العالمین کے لئے ہے، اس کا کوئی شریک نہیں ہے اور اسی کا مجھے حکم دیا گیا اور میں مسلمانوں میں پہلے درج کا ہوں۔

اور آں حضرت ﷺ اکثر یہ دعا پڑھتے تھے: اَللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ خَشَعَ لَكَ سَمْعِيْ وَ بَصَرِيْ وَ مُخِّيْ وَ عَظْمِيْ وَ عَصَبِيْ.

ترجمہ: اے اللہ میں تیرے لئے جھک گیا اور تجھ پر ایمان لایا اور تیرے لئے فرماں بردار ہوا، میرا کان اور نگاہ اور مغز اور ہڈی اور پٹھے سب تیرے لئے جھک گئے۔" (مسلم جلد ۱، ص:۲۶۳، عن علی بن ابی طالب کتاب صلوۃ المسافرین، باب صلوۃ النبی ودعاۂ باللیل)

اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت

ہر مسلمان مرد اور عورت کا فرض ہے کہ وہ تمام معاملات میں اللہ اور اس کے رسول کے احکام مت کا پابند رہے، اللہ کا ارشاد ہے: اِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذَا دُعُوْا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ اَنْ يَّقُوْلُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ. (النور:۵۱)

ترجمہ: ایمان والوں کو جب اللہ اور اس کے رسول کے فیصلے پر عمل کی دعوت دی جائے تو ان کا جواب صرف یہ ہوتا ہے کہ ہم نے سنا اور ہم نے مان لیا اور ایسے ہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں۔

حضور ﷺ کا ارشاد ہے: تَرَكْتُ فِيْكُمْ اَمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوْا مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا كِتَابَ اللّٰهِ وَ سُنَّةَ نَبِيِّهٖ. (موطا جلد۲، ص:۸۹۹)

ترجمہ: میں نے تم میں دو چیزیں چھوڑی ہیں جب تک ان کو مضبوط پکڑے رہوگے گمراہ نہ ہوں گے، کتاب اللہ (قرآن مجید) اور سنت رسول اللہ ﷺ۔ (حدیث)

یعنی صرف قرآن اور حدیث دین کی اصل بنیاد ہیں، انہیں میں پورا دین محفوظ ہے۔

والدین کی اطاعت

اللہ کا حق ادا کرنے کے بعد ہر مسلمان پر اس کے والدین کا حق ادا کرنا فرض ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا. (الاسراء، آیت:۲۳)

ترجمہ: اور تمہارے رب نے فیصلہ کیا ہے کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور والدین کے ساتھ نیکی کرو۔

والدین کے ساتھ نیکی حسب ذیل طریقے پر کی جاتی ہے:

(۱) جب ماں باپ دونوں یا ان میں سے کوئی ایک بوڑھے ہو جائیں تو ان کو "اُف" نہیں کہنا چاہئے۔

(۲) ان کو ڈانٹنا نہیں چاہئے۔

(۳) ان سے ادب کے ساتھ بات کرنی چاہئے۔

(۴) ان کے لئے اطاعت کا بازو محبت سے جھکانا چاہئے۔

(۵) ان کے حق میں رحمت و پیار کی دعا کرنی چاہئے (ترجمہ آیت ۲۴، بنی اسرائیل)

(۶) ماں کا حق باپ سے زیادہ ہے۔ (بخاری شریف)

(۷) ماں کے پاؤں کے نیچے جنت ہے۔ (نسائی ۲؍۱۱)

(۸) شرک کے بعد سب سے بڑا گناہ والدین کی نافرمانی ہے۔ (بخاری شریف)

حسنِ نیت

عمل کرنے سے پہلے اپنی نیت کو پاک صاف کرنا چاہئے کیوں کہ جیسی نیت ہوگی ویسا ہی عمل کا بدلہ ملے گا۔ آں حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے "بے شک تمام اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے اور ہر آدمی کو ایسا بدلہ ملے گا جیسی اس نے نیت کی ہے۔"

ارشاد نبوی ﷺ ہے: لوگ قیامت کے دن اپنی نیتوں کے مطابق اٹھائے جائیں گے۔ نیز فرمایا: جو شخص یہ نیت کر کے سویا ہو کہ رات کو اٹھ کر تہجد پڑھے گا لیکن نیند کے غلبہ سے جاگ نہ سکا تو اس کے

لئے تہجد کی نماز کا ثواب لکھا جائے گا اور اس کی نیند اللہ کی طرف سے صدقہ ہوگی۔

صبر واستقامت

نیکیوں پر قائم رہنا اور صبر وشکر کے ساتھ مشکلات کا مقابلہ کرنا مومن کی شان ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اصْبِرُوْا وَ صَابِرُوْا۔ (آل عمران)

ترجمہ: اے ایمان والو اصبر کرو اور جمے رہو۔

اور آں حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: اور مومن کا معاملہ بھی کتنا عجیب ہے کہ ہر کام میں خیر و برکت ہے اور صرف مومن ہی کے لئے ہے کہ اگر اسے خوشی پہنچتی ہے تو وہ شکر کرتا ہے اور یہ اس کے حق میں بھلائی ہوتی ہے اور اگر کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو وہ صبر کرتا ہے تو یہ اس کے لئے بھلائی ہوتی ہے۔ (مسلم ۲۲۹۵/۴)

سچائی

سچائی مومن کی فطرت ہے، سچ بولنا، سچ پر عمل کرنا، سچ پر قائم رہنا ایمان کا لازمہ ہے۔ سچائی میں نجات ہے اور جھوٹ میں ہلاکت ہے۔

حضور ﷺ کا ارشاد ہے: میرے لئے اپنی طرف سے چھ باتوں کی ضمانت دو میں تمہارے لئے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔"

(۱) جب بات کرو سچ بولو (۲) وعدہ کرو تو پورا کرو (۳) امانت لو تو پوری ادا کرو (۴) اپنی شرم گاہ کی حفاظت کرو (۵) اپنی نگاہوں کو پست کرو (۶) ظلم اور برائی سے اپنے ہاتھوں کو روکو۔

حضور ﷺ کا ارشاد ہے: سچائی پر قائم رہو، سچائی نیکی کی طرف لے جاتی ہے اور آدمی سچ بولتے بولتے اللہ کے نزدیک صدیق لکھ دیا جاتا ہے" (الحدیث، مسلم ۲۰۱۳/۴)

حیاء

نفس کو برائی سے روکنے والی طاقت وعادت کا نام حیاء ہے، حیاء ایمان کا جزء ہے، حیاء سے بھلائی پیدا ہوتی ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے "حیاء ایمان کا حصہ ہے اور ایمان جنت میں پہنچائے گا اور بدکلامی ظلم ہے اور ظلم کا انجام جہنم ہے۔ (مسند احمد ۹/۲)

فرمایا: ہر دین کا اخلاق ہوتا ہے اور اسلام کا اخلاق حیاء ہے۔ (ابن ماجہ)

نیز فرمایا: اللہ سے حیاء کرو جیسا کہ حق ہے اور وہ حق یہ ہے کہ تم اپنے سر کی حفاظت کرو اور اس کے آس پاس کی یعنی سر کے ساتھ آنکھ، زبان اور منہ کی برائیوں سے بچو اور پیٹ اور اس کے دائرہ عمل کی حفاظت کرو یعنی حرام کھانے، بدکاری کرنے سے اس کو محفوظ کرو اور موت اور دنیا کی تباہی کو یاد کرو اور جسے آخرت پیاری ہوگی وہ دنیا کی زیب وزینت چھوڑ دے گا۔ جو ایسا کرے گا وہ حیاء کا پورا حق ادا کرے گا۔ (ترمذی ۲۳۷/۴)

حیاء جس چیز میں شامل ہوتی ہے اس کو خوبصورت بناتی ہے۔ (الحدیث، احمد ۱۶۵/۳)

اہل وعیال سے محبت

مسلمان کے دینی فرائض اور آداب میں سے یہ ہے کہ وہ اپنی بیوی، بچوں اور متعلقین کے ساتھ شفقت ومحبت کا برتاؤ کرے۔ حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے "تم میں وہ اچھا ہے جو اپنی بیوی بچوں کے لئے اچھا ہے اور میں تم میں اپنے اہل وعیال کے لئے سب سے اچھا ہوں۔

ارشاد نبوی ﷺ ہے: جس نے دو بچیوں کی پرورش کی (دوسری روایت میں تین بچیوں کا ذکر ہے) ان کو تعلیم دی، ادب سکھایا، اچھی طرح پرورش کر کے شادی کر دی تو جنت میں داخل ہوگا۔ (احمد ۱۴۸/۳)

یہی ثواب اس آدمی کا ہے جس نے صرف ایک بچی کی پرورش کی ہے۔

حضور ﷺ اپنے پیارے نواسے حسن اور حسینؓ کو اپنی دونوں رانوں پر بٹھا کر فرماتے تھے: اے اللہ میں ان بچوں سے پیار کرتا ہوں تو بھی انہیں پیار فرما۔ (بخاری ۲۱۶/۴)

خیر خواہی

مسلمان کے دینی آداب میں سے ہے کہ وہ سب کا بھلا چاہے۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے: دین خیر خواہی کا نام ہے، ہم نے پوچھا کن کے لئے خیر خواہی یا رسول اللہ؟ فرمایا: اللہ کے لئے، اس کی کتاب کے لئے، اس کے رسول کے لئے اور پیشوایانِ اسلام کے لئے اور عام مسلمانوں کے لئے۔

حضرت جابرؓ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ سے حسب ذیل چیزوں پر عمل کرنے کی بیعت کی:

(۱) نماز قائم کرنے پر۔　　(۲) زکوۃ ادا کرنے پر۔
(۳) اور ہر مسلمان کے ساتھ خیر خواہی کرنے پر۔ (مسلم ۱/۷۵)

نیز فرمایا: تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک سچا مومن نہیں ہوگا جب تک کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کے لئے وہی بات پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔ (مسلم ۱/۶۷)

اللہ کی مخلوق کی خدمت کرنا

مسلمان کا دینی فریضہ ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کا مددگار اور ہمدرد بنے۔ حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے، نہ وہ اس پر ظلم کرے، نہ اس کو دشمن کے حوالے کرے، جو شخص اپنے بھائی کی ضرورت پوری کرنے میں لگا رہے اللہ اس کی ضرورت پوری کرے گا اور جو شخص کسی مسلمان کی کسی مشکل کو دور کردے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی مشکل دور کرے گا اور جو کسی مسلمان کا عیب چھپائے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کا عیب چھپا لے گا۔ (بخاری و مسلم ۳/۱۹۹۶، ۳/۹۸)

نیز فرمایا اور اللہ اپنے بندے کی مدد میں رہتا ہے جب تک آدمی اپنے بھائی کی مدد میں رہتا ہے۔ (مسلم ۴/۲۰۷۴، ابوداؤد ۵/۲۳۴)

زبان کی حفاظت

مومن کا فرض ہے کہ اپنی زبان کو لعنت، غیبت، بدکلامی اور جھوٹ سے محفوظ رکھے۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے "مومن کو چاہئے کہ اچھی بات بولے ورنہ چپ رہے۔ (بخاری ۷/۷۸)

نیز فرمایا: مومن طعنہ دینے والا، لعنت کرنے والا، فحش بکنے والا اور بیہودہ گو نہیں ہوتا۔ (ترمذی ۴/۳۵۰)

نیز فرمایا: پاکیزہ بات صدقہ ہے۔ (احمد ۲/۳۱۲)

نیز فرمایا سب سے اچھا مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے تمام مسلمان محفوظ رہیں۔ (بخاری ۱/۸)

السلام علیکم کہنا

"السلام علیکم" اسلام کا شعار اور مومن کے لئے اللہ کی طرف سے برکت و سلامتی کا انعام ہے۔ اللہ کا ارشاد ہے: فَاِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوْتًا فَسَلِّمُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ تَحِيَّةً مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُبٰرَكَةً طَيِّبَةً. (النور: ۶۱)

ترجمہ: جب تم گھروں میں داخل ہو تو اپنے لوگوں پر سلام کرو، یہ دعا خیر اور اللہ کی طرف سے خیر اور برکت ہے۔

آپ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے "لوگو! سلام کو رواج دو، کھانا کھلاؤ اور رشتہ داروں کا حق ادا کرو اور رات کو نماز پڑھو، جب لوگ سوئے ہوئے ہوں جنت میں سلامتی سے داخل ہو جاؤ گے۔ (ترمذی ۴/۶۵۲)

نیز فرمایا: سوار آدمی پیدل چلنے والوں پر سلام کرے اور چلنے والا بیٹھنے والے پر اور کم آدمی زیادہ آدمیوں پر اور چھوٹا بڑی عمر والے کو سلام کرے۔ (بخاری ۷/۱۲۷)

نیز فرمایا وہ افضل ہے جو لوگوں کو پہلے سلام کرے۔ (ابوداؤد ۵/۲۸۰)

ملاقات کے وقت مصافحہ

مصافحہ کرنا اور ہنستے ہوئے چہرے سے اپنے بھائی کا استقبال کرنا اور بچے کو بوسہ دینا اور سفر سے آنے والے کے ساتھ معانقہ کرنا اسلامی آداب کا ایک اہم رکن ہے۔

ارشاد نبوی ﷺ ہے جب دو مسلمان آپس میں ملتے ہیں اور مصافحہ کرتے ہیں تو ان کے جدا ہونے سے پہلے اللہ ان دونوں کو بخش دیتا ہے۔ (ابوداؤد ۵/۳۸۸)

حضرت زید بن حارثہؓ جب مدینہ طیبہ تشریف لائے اور آپ ﷺ سے ملے تو آپ ﷺ بھی ان کی طرف لپک کر گئے۔ (ابوداؤد)

نیز فرمایا: کسی نیکی کو چھوٹا مت سمجھو، یہاں تک کہ اپنے بھائی سے ملو تو ہنستے چہرے سے ملو۔ (مسلم ۴/۲۰۲۶)

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہؓ جب آپس میں ملتے تھے تو مصافحہ کرتے تھے اور جب سفر سے لوٹتے تو استقبال کرنے والے معانقہ کرتے تھے۔ (طبرانی)

اچھا اخلاق

سچے مومن کی پہچان یہ ہے کہ اس کا اخلاق اچھا ہو، نبی کریم ﷺ سے پوچھا گیا کہ نیکی اور گناہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: نیکی اچھے اخلاق کا

نام ہے اور برائی وہ ہے جو تمہارے دل میں چبھے اور تم اسے لوگوں کو بتانا پسند کرو۔ (مسلم ۱۹۸۰/۲)

نیز فرمایا: قیامت کے دن بندے کی میزان عمل میں اچھے اخلاق سے زیادہ وزنی کوئی دوسری چیز نیکی نہیں۔ (ترمذی ۳۶۲/۴)

نیز فرمایا: قیامت کے دن مجھے سب سے زیادہ محبوب اور مجھ سے قریب رہنے والے وہ ہوں گے جو تم میں سب سے اچھے اخلاق والے ہوں گے۔ (مشکوۃ ۳۵۳)

نیز فرمایا: خوش خلق آدمی اپنے اچھے اخلاق سے رات کے تہجد گزار اور دن کے روزہ داروں کا درجہ پالیتا ہے۔ (ابوداؤد ۱۴۹/۵)

وعدہ پورا کرنا

مسلمان کا دینی فرض ہے کہ وہ اپنے کئے ہوئے وعدہ کو پورا کرے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "اور وعدہ پورا کرو، وعدہ کے بارے میں اللہ کے یہاں پوچھا جائے گا۔" (الاسراء:۳۴)

جو لوگ وعدہ کرکے پورا نہیں کرتے وہ منافق ہیں۔

ارشاد نبوی ﷺ ہے "منافق کی پہچان تین عادات ہیں، جب بات کرے تو جھوٹ بولے اور جب وعدہ کرے تو پورا نہ کرے اور جب امانت پائے تو خیانت کرے۔" (مسلم ۷۸/۱)

نیز فرمایا: مجھ کو چھ باتوں کی ضمانت دو میں تم کو جنت کی ضمانت دیتا ہوں:

(۱) جب بات کرو تو سچ بولو
(۲) جب وعدہ کرو تو پورا کرو۔
(۳) جب امانت پاؤ تو ادا کرو۔
(۴) اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو۔
(۵) اپنے ہاتھوں کو برائی سے روکو۔ (احمد ۳۲۳/۳)
(۶) اپنی نگاہوں کو پست کرو (احمد ۳۲۳/۵)

ارشاد نبوی ﷺ ہے "جو امانت دار نہیں اس میں ایمان نہیں اور جو وعدہ پورا نہیں کرتا اس کا دین نہیں۔" (شعب الایمان)

☆☆☆

ارشاداتِ رسول ﷺ

❁ قرآنِ حکیم میں تم سے پہلے کی خبریں تمہارے بعد کی پیشین گوئیاں اور تمہارے درمیانی حالات کے احکامات ہیں۔

❁ میرے بارے میں دو قسم کے لوگ ہلاکت میں مبتلا ہوں گے۔ ایک محبت میں حد سے بڑھنے والے اور دوسرے مجھ پر جھوٹا بہتان باندھنے والے۔

❁ دل کبھی عبادت کی طرف مائل ہوتے ہیں۔ کبھی عبادت سے اُچاٹ ہوتے ہیں۔ لہٰذا جب مائل ہوں تو مستحبات پر بھی توجہ دو اور جب اچاٹ ہوں تو واجبات پر اکتفا کرو۔

❁ تمہارا قاصد تمہاری عقل کا ترجمان ہے اور تمہاری طرف سے کامیاب ترجمانی کرنیوالا تمہارا خط ہے۔

❁ بے وقوف کی ہمنشینی اختیار نہ کرو کیوں کہ وہ تمہارے سامنے اپنے کاموں کو سجا کر پیش کرے گا اور چاہے گا کہ تم اس کے لئے ہو جاؤ۔

❁ طمع کرنے والا ذلت کی زنجیروں میں گرفتار ہے۔ جس کو حیا نے اپنا لباس پہنا دیا ہے اس کے عیب لوگوں کے سامنے نہیں آسکتے۔ کیوں کہ وہ گناہ چھپ کر کرتا ہے۔

❁ جس کی نظروں میں خود اپنے نفس کی عزت ہوگی وہ اپنی نفسانی خواہشوں کو بے وقعت سمجھے گا۔

❁ بھوکا بھیڑیا بکریوں کے گلے کو اتنا نقصان نہیں پہنچا سکتا جس قدر ریاہی ایمان کیلئے حسد لاتا ہے۔

❁ ہر شخص کی قیمت اس ہنر سے ہے جو اس کی ذات میں موجود ہے۔

☆☆☆

تحفہ امامیہ

نقش سورہ ذاریات برائے دفعہ تنگ دستی

یہ سورہ قرآن پاک کا پارہ نمبر ۲۶ سورۂ نمبر ۵۱ / کل آیات ۶۰ / ہیں۔ یہ قرآن مجید کا مجرب ترین سورۂ ہے اس سے رزق کے بند دروازے کھل جاتے ہیں غیب سے رزق کی فراوانی ہوتی ہے تمام حاجات پوری ہوتی ہیں ملازمت اور ویزہ کی رکاوٹ میں زیادہ سے زیادہ تلاوت کریں۔ حضرت محمد ﷺ اور حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا جو شخص دن یا رات میں اس سورۂ کی تلاوت کرے گا اس کا رزق آسان اور وسیع ہوگا غربت وافلاس سے نجات پائے گا۔ کامیابی کے لئے سورۂ الزاریات کے دو عدد نقش سعد وقت میں لکھیں ایک گلے میں پہنے دوسرا قرآن پاک میں رکھیں۔

قوله / جبرائیل بسم اللہ الرحمن الرحیم عزرائیل / الحق

۳۹۸۴۹	۳۹۸۴۴	۳۹۸۵۱
۳۹۸۵۰	۳۹۸۴۸	۳۹۸۴۶
۳۹۸۴۵	۳۹۸۵۲	۳۹۸۴۷

الملک / اسرائیل الٰہی بحق محمد وآل محمد فلاں بن فلاں کے رزق میں اضافہ فرما میکائیل / الحق

فروانی رزق کے لئے

رزق کے لئے یہ عمل حضرت رسول اللہ ﷺ سے منسوب ہے اس کے وسیلہ سے سات پشتوں تک رزق پہنچتا ہے غیب سے رزق کی فروانی ہوتی ہے۔ تین مرتبہ صبح تین مرتبہ شام کو مع اول وآخر تین مرتبہ درود پاک پڑھیں۔

یَا اَللّٰهُ یَا اَللّٰهُ یَا اَللّٰهُ یَا رَبِّ یَا رَبِّ یَارَبِّ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ اَسْئَلُکَ بِاِسْمِکَ الْعَظِیْمِ الْاَعْظَمِ اَنْ تَرْزُقَنِیْ رِزْقًا وَاسِعًا حَلَالًا طَیِّبًا بِرَحْمَتِکَ یَااَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۝

رزق کے لئے یہ مجرب ترین ہے یہ بھی سرور کائنات ﷺ سے منسوب ہے روزانہ تین مرتبہ جمعہ کے دن ۷۰ / مرتبہ تلاوت کریں۔ حاجت مندوں جان لو یہ ایک خزانہ ہے غیب کا، کنجی ہے خزانہ الٰہی کی۔ رزق عالم آپ کو رزق کی خوشخبری دے گا۔ الٰہی آمین۔

یَا مُفِیْدُ یَا غَفُوْرُ یَا وَدُوْدُ اَغْنِیْنِیْ بِحَلَالِکَ عَنْ حَرَامِکَ وَبِطَاعَتِکَ عَنْ مَعْصِیَتِکَ وَبِفَضْلِکَ عَمَّنْ سِوَاکَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۝

شادی کے لئے سورۂ احزاب

اگر کسی کی شادی میں رکاوٹ ہو، رشتے آکر جاتے ہوں یا بات بنتے بنتے رہ جاتی ہو تو ایسے میں سورۂ احزاب خالص زعفران سے لکھ کر یا ہرن کی کھال پر نقش تیار کر کے اونچی جگہ رکھ کر ۴۰ / دن تک تلاوت کریں انشاء اللہ بچیوں کے بند نصیب کھل جائیں اچھی جگہ سے رشتے آنا شروع ہو جائیں گے یہ عمل بھی رسول پاک ﷺ سے منسوب ہے۔ جن کو بھی دیا ہے سب کے رشتے ہوگئے ہیں اس کے علاوہ سورۂ الزاریات کی آیت نمبر ۴۹ / وَمِنْ کُلِّ شَیْئٍ خَلَقْنَا زَوْجَیْنِ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ : سورۂ طٰہٰ کی آیت نمبر ۳۹۔ ۴۰ / وَاَلْقَیْتُ عَلَیْکَ مَحَبَّةً مِّنِّیْ سے مِنَ الْغَمِّ وَفَتَنّٰکَ فُتُوْنًا تک لکھ کر گلے میں ڈالیں خالص زعفران سے لکھیں۔

الٓمٓ الٓمٓصٓ الٓرٰ الٓمٓرٰ کٓهٰیٰعٓصٓ طٰهٰ طٰسٓمٓ
طٰسٓ یٰسٓ حٰمٓ حٰمٓعٓسٓقٓ قٓ نٓ
اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیُذْهِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ وَیُطَهِّرَکُمْ تَطْهِیْرًا

قوله / یا جبرائیل / الحق

۸۸۸۱۴	۸۸۸۱۷	۸۸۸۲۰	۸۸۸۰۷
۸۸۸۱۹	۸۸۸۰۸	۸۸۸۱۳	۸۸۸۱۸
۸۸۸۰۹	۸۸۸۲۲	۸۸۸۱۵	۸۸۸۱۲
۸۸۸۱۶	۸۸۸۱۱	۸۸۸۱۰	۸۸۸۲۱

الملک / یا میکائیل نام بمعہ والدہ لکھیں / الحق

برائے حاجت اسم اعظم

کسی بھی حاجت کے لئے یہ دعا اسم اعظم کا درجہ رکھتی ہے کتاب نہج الدعوت میں ہے کہ حضرت اماموسیٰ کاظمؑ کا فرمان ہے کہ ان کلمات میں اسم اعظم پوشیدہ ہے کسی بھی حاجت، پریشانی مصیبت میں کثرت سے ورد کریں ہر نماز کے بعد اس دعا کو اپنا وظیفہ بنائیں آپ رسول خدا ﷺ حجر اسماعیل پر میزاب رحمت کے نیچے سجدہ میں یہ دعا پڑھتے تھے دعا اسم اعظم یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۝ یَا نُوْرُ یَا قُدُّوْسُ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَا حَیُّ لَا یَمُوْتُ یَا حَیُّ حِیْنَ لَا حَیَّ یَا حَیُّ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْئَلُکَ بِلَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْئَلُکَ یَا لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَاَسْئَلُکَ بِاسْمِکَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ الْعَزِیْزِ الْمُبِیْنِ۝

مستقل عنوان

حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیو بند

روحانی ڈاک

ہر شخص خواہ وہ طلسماتی دنیا کا خریدار ہو یا نہ ہو ایک وقت میں تین سوالات کرسکتا ہے، سوال کرنے کے لئے طلسماتی دنیا کا خریدار ہونا ضروری نہیں۔ (ایڈیٹر)

ناکامی کی وجہ

سوال از: خدیجہ ــــــــــ احمد آباد

بعد سلام کے یہ خط میں بہت یقین کے ساتھ لکھ رہی ہوں، مولانا طلسماتی دنیا بہت سالوں سے پڑھتی ہوں اور آپ پر بھی بہت یقین رکھتی ہوں کہ آپ ایک سچے اور ایماندار مولانا ہیں، اس لئے یہ خط لکھ رہی ہوں، مولانا میرے سب سے چھوٹا بیٹا جس کا نام "ہود" ہے، ان کی پیدائش ۱۹۹۵ء۔۱۲۔۸ بروز جمعہ کو ہوئی ہے، اب پریشانی یہ ہے کہ انہوں نے دسویں اور بارہویں کا امتحان سب اچھے طریقے سے دیا ہے اللہ کامیاب کرے، اب چار سال سے انجینئرنگ میں ہے لیکن کچھ بھی کامیابی نہیں ملتی، چار سالوں میں ان کے دو سال بھی پورے نہیں ہوئے ہیں، جس سے وہ مایوس ہوگئے ہیں اور مایوسی انہوں نے کئی بار خودکشی کی کوشش بھی کی۔ مولانا آپ مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں کہ جس کی وجہ سے میرے لڑکے کی زندگی میں پھر سے امن آجائے، میں بہت امید کے ساتھ یہ خط لکھ رہی ہوں امید ہے کہ آپ مجھے مایوس نہیں کریں گے اور میرے اور میرے بیٹے کے لئے دعا ضرور کریں گے، آمین۔

جواب

اس طرح کی صورت حال میں کسی بھی معاملے میں پے درپے ناکامی کی وجہ نظر بد اور لوگوں کی ہائے ہائے بھی ہوسکتی ہے، نظر بد، جادو اور آسیبی اثرات سے زیادہ نقصان پہنچاتی ہے، اس لئے وقتاً فوقتاً اس کا تدارک کرتے رہنا چاہئے، سات سرخ مرچ لے کر جو بالکل سیدھی ہوں، مڑی مڑی نہ ہوں اور مرچیں بالکل درست ہوں، درمیان سے چٹخی ہوئی بھی نہ ہوں، ہر ایک مرچ پر سات مرتبہ یہ آیت پڑھ کر دم کریں۔

وَاِنْ یَّکَادُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَیُزْلِقُوْنَکَ بِاَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّکْرَ وَیَقُوْلُوْنَ اِنَّهٗ لَمَجْنُوْنٌ ۝ وَمَا هُوَ اِلَّا ذِکْرٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ ۝

اس کے بعد ان ساتوں مرچوں کو سیدھے ہاتھ کی مٹھی میں بند کر کے صاحب زادے کے سر سے پیروں کی طرف سات مرتبہ اتار کر جلادیں، انشاء اللہ اسی وقت نظر بد سے نجات ملے گی۔ اکثر ماں باپ اور چاہنے والوں کی بھی نظر لگ جاتی ہے اسلئے بزرگوں نے فرمایا ہے کہ جب کسی اچھی بات سے متاثر ہوکر والدین یا کسی کو چاہنے والے بچوں کی طرف پیار سے دیکھیں تو "سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ" ایک بار پڑھ لیا کریں، اس آیت کی برکت سے بچہ نظر لگنے سے محفوظ رہے گا۔

آج کے دور میں بچوں کے بھٹک جانے یا احساس کمتری میں مبتلا ہوجانے یا کسی وجہ سے مایوس محض ہوجانے کی ایک بہت بڑی وجہ یہ بھی ہے کہ ماں باپ اپنے بچوں کو صحیح تربیت نہیں دے پاتے اور اس کی بنیادی وجہ بے جا اور غیر ضروری مصروفیات ہیں، بچوں کی صحیح تربیت کے لئے ضروری ہے کہ ماں باپ دونوں یا دونوں میں سے کوئی ایک روزانہ کسی وقت بچوں کو لے کر بیٹھے اور انہیں اپنے خاندان کے بارے میں اور اپنے دین اور اسلامی قوانین کے بارے میں بتائے اور زندگی کے اصل مقصد پر روشنی ڈالے۔ افسوسناک بات یہ ہے کہ آج کل بچوں کو نانا نانی اور دادا دادی کے نام بھی معلوم نہیں ہوتا اور دین کی بنیادی معلومات سے بھی اکثر

بچے نابلد ہوتے ہیں۔

ایک بات سبھی والدین کو یاد رکھنی چاہئے کہ اسکولوں میں تربیت نہیں ہوتی اور تعلیم بھی ایک واجبی سی ہوتی ہے جو بچے ہوم ورک کرتے ہوئے اپنے والدین کی نگرانی سے محروم ہوں وہ کبھی ترقی نہیں کر پاتے، وہ کسی نہ کسی طرح امتحانات میں پاس تو ہوجاتے ہیں لیکن استعداد اور قابلیت سے محروم ہی رہتے ہیں، آپ کے بچے کا خودکشی کے بارے میں سوچنا اس بات کی علامت ہے کہ بچہ والدین کی مکمل نگرانی، توجہ اور گرفت اور جزا اور سزا کے احساس سے تہی دامن ہے، آپ کو وقتاً فوقتاً بچے کو یہ بھی سمجھانا چاہے کہ زندگی اور وقت کسی بھی انسان کی ملکیت نہیں ہے بلکہ زندگی اور وقت خدا کی امانت ہے اور اس امانت میں خیانت کرنا گناہ کبیرہ ہے، اسی لئے خودکشی کو حرام قرار دیا گیا ہے، دوسرے کا قتل کرنا ہو یا خود اپنا یہ اللہ کی بہت بڑی نافرمانی ہے۔ زندگی اللہ کی عطا کردہ سب سے بڑی نعمت ہے، ہم دوسروں کو زندگی سے محروم کردیں یا خود اپنے آپ کو تو بہت بڑی سرکشی ہے اور اس سرکشی کی سزا دائمی جہنم ہے، خودکشی یا قتل وہ لوگ کرتے ہیں جو مایوسی کا شکار ہوں یا پھر بزدل ہوں اور ان دونوں چیزوں کی دین اسلام میں کوئی گنجائش نہیں ہے، مایوسی کفر ہے۔ قرآن حکیم میں فرمادیا گیا وَلَا تَيْئَسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِنَّهٗ لَا يَيْئَسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكَافِرُوْنَ۝

اللہ کی رحمتوں سے ناامید مت ہو اللہ کی رحمتوں سے صرف کافر ہی مایوس اور ناامید ہوتے ہیں اور دین اسلام میں بزدلی کی بھی کوئی گنجائش نہیں ہے، بزدل وہ ہوتا ہے کہ جس کو اپنے مالک وخالق پر کوئی بھروسہ نہ ہو اور جو اللہ کے ماسوا ہر ایک سے ڈرتا ہو اور خوف زدہ رہتا ہو، آپ اپنے بچے کی دینی تربیت جاری رکھیں تاکہ وہ مایوسی کا، بزدلی کا شکار نہ ہو اور خودکشی جیسی نامردی اور بزدلی جیسے ارادے اس کے ذہن کے قریب نہ پھٹکیں۔

ہمارا مشورہ ہے کہ بچے کا نام بدل دیں، یہ نام اس پر بھاری پڑ رہا ہے، اگر بچہ تیار ہو تو اس کا نام بدل دیں، نام بدلنے میں آپ کو تھوڑی زحمت ہوگی لیکن اس کے اثرات اچھے مرتب ہوں گے اور بچے کو ناگہانی پریشانیوں اور الجھنوں سے نجات ملے گی، نام اچھا ہے لیکن بچے پر یہ منفی اثرات مرتب کررہا ہے، لہٰذا اس پر غور فرمالیں۔

دین کے تقاضے کچھ اور بھی ہیں

سوال از: سید الیاس ــــــــــ بنگلور

میں سید الیاس ابن مرحوم سید امیر جان صاحب ساکن "ایچ بی آر لے آؤٹ بنگلور نمبر ۸۴۔

دراصل تقریباً ایک سال کی مدت گزرنے کو ہے کہ میرے گھر کے اندرونی وبیرونی حالات ناقابل اطمینان ہوچکے ہیں، حالانکہ گھر کا ماحول الحمدللہ دین داری والا ہے، گھر کے سبھی افراد پرہیزگار اور صوم وصلوٰۃ کے پابند ہیں لیکن پتہ نہیں ہم سے کسی بات پر اللہ تعالیٰ ناراض تو نہیں ہوگیا یا ہمارا گھرانہ کسی کی نظر بد یا کرنی کرتوت کا شکار تو نہیں ہوگیا، کیوں کہ کاروباری سطح اپنے معمول سے نیچے ہے اس کے علاوہ کچھ قرض دار بھی ہیں اور اکثر لوگوں کے پاس ہماری امانت اور پیسہ پھنسا ہوا ہے اور وہ ہمارے حالات جانتے ہوئے بھی واپس نہیں لوٹاتے، مزید یہ کہ گھر میں یکے بعد دیگرے افراد خانہ کی صحتوں کا اکثر خراب رہنا، کچھ سمجھ میں نہیں آتا کہ ان مسائل سے کیسے نمٹوں، رب العالمین کی طرف سے اپنی امید سے بھری ہوئی نگاہیں لگائے ہوئے منتظر رحمت خداوندی ہوں، اکثر نمازوں کے بعد مساجد میں خط کے ذریعہ دعا بھی کرائی۔

آپ سے بھی بڑی التجا کے ساتھ دعا خیر کا طالب ہوں کہ رب العزت اپنے مخلص اور نیک بندوں کی اپنی بارگاہ عظیمہ میں ہاتھ پھیلانے کی لاج ضرور رکھتا ہے، دعا فرمائیں کہ رب العالمین موجودہ ابتلاؤں سے مجھے میرے گھر والوں سمیت نجات عطا فرمائے اور مجھے اپنے فضل وکرم سے ثابت قدمی عطا فرمائے اور دارین میں اپنی رضامندی اور خوشنودی سے سرفراز فرمائے، آمین۔

جواب

نماز روزہ اپنی جگہ ہے اور نماز روزے کی برکتیں بھی اپنی جگہ ہیں لیکن اسباب وعلل کی اس دنیا میں ایک مسلمان کو چوکنا اور محتاط ہوکر زندگی گزارنی چاہئے اور ہر اس چیز سے خود کو بچانا چاہئے جو اللہ کی ناراضگی کا سبب بنتی ہیں، نماز روزہ بھی اگر ہمیں اللہ کی نافرمانیوں سے نہ بچاسکے تو پھر نماز روزے کا مقصد ہی فوت ہوجاتا ہے۔ قرآن صراحتاً یہ کہتا ہے کہ نماز بندے کو ہر نافرمانی اور فحش باتوں سے باز رکھتی ہے لیکن دیکھنے میں تو

یہ آتا ہے کہ پابندی سے نماز پڑھنے والے اللہ کی تمام نافرمانیوں میں مبتلا نظر آتے ہیں، نمازی جھوٹ بولتے ہیں، غیبتیں کرتے ہیں، ایک دوسرے پر تہمتیں اچھالتے ہیں، حسد کرتے ہیں، مقدموں میں جھوٹی گواہی دیتے ہیں، ایک دوسرے کے خلاف سازشیں کرتے ہیں، ایک دوسرے کا برا چاہتے ہیں اور ہر طرح کی عیاری اور مکاری کا شکار نظر آتے ہیں، خدانخواستہ ہم آپ پر کوئی شک نہیں کررہے ہیں ہم اپنے اور مسلمانوں کے عمومی حالات کا ذکر کررہے ہیں جو اسی طرح کے ہیں، آج دنیا میں مسلمانوں کی جو درگت بن رہی ہے اور مسلمان جس ذلت ومسکنت کا شکار نظر آرہے ہیں وہ بھی پرعیاں بیاں ہے اور اس کی وجہ بھی ہے کہ ہم اللہ کے اور اس کے رسول کے نافرمان ہوگئے اور ہماری نمازیں اور ہمارے حج زکوٰۃ اور روزے ہمیں اُن برائیوں سے نہیں روک پارہے ہیں جو دنیا وآخرت میں بربادی کا سبب بنتی ہیں، ہر مسلمان کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ اپنے حالات کا جائزہ لیتا رہے اور کسی نیکی کی وجہ سے کسی زعم میں مبتلا نہ ہوں۔ آج ہم سب کا حال یہ ہے کہ چند نیکیاں کرکے خود کو دین کا ٹھیکیدار اور اللہ میاں کا خاص رشتے دار سمجھ بیٹھتے ہیں جب کہ اللہ کی نظروں میں ہماری اوقات بہت گئی گزری ہے۔ اگر اللہ کی نظروں میں کوئی مقام ہوتا تو ہم اس درگت اور اس ذلت وخواری کا شکار نہ ہوتے۔

نماز کے تو آپ پابند ہی ہیں بس ہر فرض نماز اپنی ایک مرتبہ آیت الکرسی، تین مرتبہ سورہ الم نشرح، ایک مرتبہ سورہ فاتحہ اور تین مرتبہ سورہ قدر پڑھنے کا معمول بنالیں اور مغرب کی نماز کے بعد اَللّٰھُمَّ اَکْفِنِیْ بِحَلاَلِکَ عَنْ حَرَامِکَ وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِکَ عَمَّنْ سِوَاکَ. ۲۱ مرتبہ پڑھا کریں اور پڑھتے وقت سر کے بالوں میں یا داڑھی میں کنگھا کیا کریں روزانہ اگر ظہر کی نماز کے بعد حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْل ۴۵۰ مرتبہ اور جمعہ کے دن بعد نماز جمعہ سو مرتبہ پڑھ لیا کریں تو بہتر ہے، انشاء اللہ ان چند وظائف کے اہتمام سے آپ کا بیڑہ پار ہوجائے گا، قرض وصول بھی ہوگا اور ادا بھی۔

ہماری بطور خاص گزارش ہے کہ قرض لینے سے حتی الامکان احتراز کریں، قرض ایسی لعنت ہے جو انسان کا سکون اور نیند حرام کردیتی ہے، فاقہ کرلیں یا کسی بھی خوشی اور ارمان کا گلا گھونٹ دیں، لیکن خود کو قرض سے دور رکھیں، اللہ سے دعا ہے کہ وہ آپ کو تمام مسائل اور مصائب سے نجات عطا کرے۔

تین سوال

سوال از: محمد ادریس قاسمی ـــــــــ شاجاپور

لکھنا ضروری یہ ہے کہ میں آپ کے پاس دو خط روانہ کرچکا ہوں لیکن ابھی تک میرے پاس خط کا جواب نہیں آیا ہے، ضروری تحریر یہ ہے کہ درود تنجینا کونسا درود ہے، ہم کو لکھ کردیں گے، آپ نے حصار قطبی کی زکوٰۃ میں لکھا ہے (۲) دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ اگر کوئی غیر مسلم ہندو کسی مسلم بھائی پر جادو کرے تو اس کے لئے بچاؤ کا کیا طریقہ ہے کہ کوئی اثر نہ ہو اگر انسان جاہل ہو تو کونسا تعویذ حفاظت کے لئے گلے میں ڈال سکتا ہے۔

تیسرا مسئلہ یہ ہے کہ ایک عورت سے خبیث جنات جانے کا نام نہیں لیتا اور روزانہ تکلیف دیتا ہے اس کے نجات کے لئے کونسا عمل کریں گے، ان تینوں مسئلوں کا جواب ضرور دیں گے۔

جواب

جن خطوں کا جواب کسی وجہ سے نہیں دیا جاسکا اس کے لئے ہم آپ سے معذرت چاہتے ہیں، بطور طالب علم یہ عرض ہے کہ دانستہ تو کسی کے خط کو نظر انداز نہیں کیا جاتا، کبھی مصروفیت کی وجہ سے اور کبھی خط رَل جانے کی وجہ سے سوال کرنے والے حضرات جواب سے محروم رہ جاتے ہیں جو ہمارے لئے بھی باعث افسوس ہے اور اس صورت میں ہم معذرت اور اظہار شرمندگی کے سوا کچھ نہیں کرسکتے، جب کہ ہماری کوشش یہی رہتی ہے کہ ہم لوگوں کی الجھنوں کا سدباب کریں اور انہیں تشفی بخش جواب دے کر انہیں مطمئن کریں، آپ نے دیکھا ہوگا کہ کتنی ہی بار ایسا ہوتا ہے کہ سوال مختصر ہوتا ہے لیکن ہم اس کا جواب مفصل دیتے ہیں اور جب تک اپنے جواب سے ہم خود مطمئن نہیں ہوجاتے ہمارا قلم چلتا ہی رہتا ہے۔

حیرت کی بات یہ ہے کہ آپ کو درود تنجینا کا علم نہیں ہے، یہ بہت معروف ومشہور درود ہے اور یہ ہمارے قاسمی بزرگوں کے معمولات میں شامل رہا ہے۔ اس درود کے بے شمار فائدے ہمارے بزرگوں نے لکھے ہیں اور ہم نے کئی بار ان پر روشنی ڈالی ہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تُنَجِّیْنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ

الْاَھْوَالِ وَالْاٰفَاتِ وَ تَقْضِیْ لَنَا بِھَا جَمِیْعَ الْحَاجَاتِ وَ تُطَھِّرُنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ السَّیِّاٰتِ وَ تَرْفَعُنَا بِھَا عِنْدَکَ اَعْلَی الدَّرَجَاتِ وَ تُبَلِّغُنَا بِھَا اَقْصَی الْغَایَاتِ مِنْ جَمِیْعِ الْخَیْرَاتِ فِی الْحَیٰوۃِ وَ بَعْدَ الْمَمَاتِ اِنَّکَ مُجِیْبُ الدَّعْوَاتِ وَرَافِعُ الدَّرَجَاتِ وَیَا قَاضِیَ الْحَاجَاتِ وَیَا کَافِی الْمُھِمَّاتِ وَیَادَافِعَ الْبَلِیَّاتِ وَیَاحَلَّ الْمُشْکِلَاتِ اَغِثْنِیْ اَغِثْنِیْ اَغِثْنِیْ یَا اِلٰھِیْ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر. اس درود کو اگر کوئی شخص روزانہ ایک ہزار مرتبہ پڑھے تو سات دن کے اندر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت ہوگی، مصائب اور مشکلات کے زمانہ میں اس کا ورد روزانہ تین سو مرتبہ کرنا چاہئے۔ یہ وہ درود ہے جس کی تلقین خواب میں خود رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کی تھی اور یہ درود ہمارے بے شمار اکابرین کے معمولات میں شامل رہا ہے۔

جادو کسی طرح کا ہو اس کا توڑ "سَلَامٌ قَوْلاً مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْم" سے کیا جاسکتا ہے۔ سات کنوؤں کا یا سات مسجدوں کا پانی لے کر اس پر دو سو مرتبہ یہ آیت پڑھ کر دم کردیں اور اس پانی سے مریض کو نہلا دیں، اس کے بعد "سَلَامٌ قَوْلاً مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْم" کا نقش مریض کے گلے میں ڈلوادیں، سات چھوارے لیں، ہر چھوارے پر سات مرتبہ یہی آیت پڑھ کر دم کردیں، سات مسجدوں کا پانی لے کر اس پر دو سو مرتبہ "سَلَامٌ قَوْلاً مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْم" پڑھ کر دم کردیں، مریض کو تاکید کریں کہ وہ روزانہ عصر کے بعد ایک چھوارہ کھائے اور پڑھا ہوا پانی پی لے، انشاء اللہ سات دن میں جادو کا اثر ختم ہوجائے گا، اگر مریض خود بھی دو سو مرتبہ یہ آیت پڑھتا رہے تو بہتر ہے ورنہ کوئی بھی پڑھ کر اس پر دم کرسکتا ہے، جادو کسی پر ہندو کرے یا مسلمان جادو حرام ہے اور اس سے نجات حاصل کرنے کے لئے آیات قرآنیہ سے ہی استفادہ کریں۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

"سَلَامٌ قَوْلاً مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْم"			
۱۳۱	۱۳۷	۹۰	۴۶۰
۹۱	۴۵۹	۱۳۲	۱۳۶
۴۵۸	۸۸	۱۳۹	۱۳۳
۱۳۸	۱۳۴	۴۵۷	۸۹

جنات کو دفع کرنے کے لئے اصحاب کہف کا نقش عورت کے گلے میں ڈال دیں اور سات دن تک روزانہ ان کے کان میں اذان اور ایک کان میں اقامت پڑھیں۔ ۴۰ مرتبہ معوذتین پڑھ کر پانی پر دم کر کے عورت کو صبح شام پلائیں انشاء اللہ جنات سے نجات مل جائے گی۔

راقم الحروف کی مرتب کردہ کتاب کشکول عملیات کو پیش نظر رکھیں اور اللہ کے پریشان حال بندوں کی خدمت کا تہیہ کرلیں۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ آپ کو خدمت خلق کی توفیق دے اور آپ کے ہاتھ میں شفا عطا کرے، آج کل مسلمانوں کی روحانی عملیات کے خدمت کرنا وقت کا تقاضہ ہے۔

احساسِ ذمہ داری کے لئے

سوال از: محمد جعفر عبدالغنی۔ بھیونڈی تھانے ——— ممبئی

میں محمد جعفر عبدالغنی، ٹی نمبر .TN. 848 میں بھیونڈی تھانے (ممبئی) میں رہتا ہوں آپ کا ایک شاگرد ہوں، ایک شاگرد ہونے کے ناطے میں سب ریاضتیں اور چلہ کشی تقریباً مکمل کیا ہوں، آخری چلہ جو سورۂ یٰسین کا بھی مکمل کیا ہوں، آپ اجازت بھی دیئے ہیں علاج معالجہ کرنے کی، میں بھی خدمت خلق میں مشغول ہوں، اللہ کے فضل وکرم سے لوگوں کو شفا ہو رہی ہے، اجازت نامہ کی خواہش ہے، مسلم اور غیر مسلم سبھوں کو تقریباً شفا ہوجاتی ہے۔ اسماء حسنیٰ اور قرآن مجید کی ایک سو چودہ سورتیں ہیں، آپ ایک خاکہ بنا کر دیئے تھے اس سے بھی علاج کرتا ہوں، علم الاعداد سے اس کی ضرورت مندوں کو نقوش دیتا ہوں، انشاء اللہ شفا ہوتی ہے۔

ہم دعا گو ہیں کہ ہمارے استاد محترم عزیزم کی صحت تندرستی سلامت رہے اور آپ سے گزارش ہے کہ آپ کی خصوصی دعاؤں میں ناچیز کو بھی شامل کریں اور ہمارے فن میں مزید نکھار آئے، حوصلہ اور ہمت قائم رہے۔

مندرجہ ذیل مریض ہیں، ایک مشورہ آپ سے چاہتے ہیں عنایت فرمائیں، علاج کی خاطر دیوبند آنا چاہتے ہیں۔

مریض کا نام: ظہور خاں ابن سلیمہ، شوہر (جن کا اثر ہے)

مریض کا نام: اشرف بی بنت سلطانہ بیوی (جن کا اثر ہے)

پتھری کی شکایت: یہ دونوں مریض حیدرآباد میں مقیم ہیں اور میرے ماموں زاد بھائی ہیں، میں بھی اس وقت حیدرآباد میں موجود تھا، آپ سے حیدرآباد میں ملاقات ہوئی تھی اور علاج کی غرض سے آئے تھے ان دونوں مریضوں کو آپ نے کچھ نقوش اور گلے میں تعویذ ڈالنے کے لئے دیئے تھے، صابن نہانے کے لئے، دوکان کے لئے بھی نقش دیئے تھے، مسلسل استعمال کررہے تھے، ایک ہفتہ بعد ان دونوں مریضوں کو بھیانک اور خطرناک ڈراؤنے خواب آنا شروع ہوگئے، ظہور خاں تو وحشتناک طریقے سے چلاتے ہیں، آواز سے پورا گھر سہم جاتا ہے اور رات بھر سو نہیں پاتے، ماں باپ بھی پریشان، چھوٹے بچے ہیں ان کے چارہ وہ بھی ڈر جاتے ہیں، بیوی مریضہ ہیں، وہ بھی ڈر جاتی ہے، دن میں بھی ظہور خاں ماں باپ سے مخاطب ہوکر کہتے ہیں کہ میں جاؤں گا نہیں آپ مجھے بھگانا چاہتے ہیں، میں جاؤں گا نہیں، زور زور سے چلاتے ہیں میں جاؤں گا نہیں۔ موبائل کی دوکان ہے، کاروبار چوپٹ ہوگیا ہے، مزید معاشی پریشانی کی حالت میں ہیں، قرض دار ہوگئے ہیں، آپ دونوں کے لئے مزید کچھ عنایت فرمائیں عین نوازش ہوگی، آپ پوسٹ سے بھیج دیئے جو خرچ ہے وہ دیں گے، ایک اجڑتا ہوا گھر بچا لیجئے، مہربانی ہوگی، آپ کی اللہ کے فضل وکرم سے نزدیک کے طلسماتی شمارے میں چھاپ دیں مہربانی ہوگی۔

جواب

ریاضتوں سے فارغ ہونے کے بعد آپ کو تحفۃ العاملین کا مطالعہ کرنا چاہئے تاکہ آپ فن عملیات کی بنیادوں اور اصولوں سے واقف ہوسکیں، جب تک فن عملیات کے اصولوں سے آپ واقف نہیں ہوں گے عوام کی خدمت کرنا مشکل ہوگا، جب تک آپ پوری طرح نقش نویسی کے فن سے واقف نہ ہوں تو آپ ساعتوں کا اندازہ نہ کرسکیں، عروج ماہ اور زوال ماہ کی حقیقت کا ادراک نہ کرسکیں اور آپ کو یہ اندازہ نہ ہو کہ کس شخص کا تعویذ کونسی چال سے بنانا چاہئے اس وقت تک آپ ہماری مرتب کردہ کشکول عملیات سے استفادہ کرتے رہیں۔

روحانی علاج کرتے وقت ہندو مسلم وغیرہ کی بحث میں نہ الجھیں، ہندو بھی اللہ کے بندے ہیں وہ اگر آپ کے پاس علاج کے لئے آئیں تو ان کا علاج بھی تہہ دل سے کریں بلکہ ان پر خصوصی طور پر آپ شفیق ومہربان رہیں تاکہ ان کو یہ اندازہ ہوسکے کہ مسلمان کتنے اچھے ہوتے ہیں اور ان کا مذہب کتنا پیارا مذہب ہے لیکن اگر آپ غیر مسلمین کو قرآن حکیم کی آیات لکھ کر نہ دیں تو بہتر ہے البتہ اسماء حسنٰی کے ذریعہ ان کا علاج کیا جاسکتا ہے۔

غیر مسلمین کو ردِ آسیب کے لئے اصحاب کہف کا نقش بھی دیا جاسکتا ہے اور پینے کے لئے ایک بوتل پانی پر لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَظِیْم سو مرتبہ پڑھ کر دم کر کے دیدیں اور اس بوتل کا پانی ۷ دن تک دن میں ۲ بار پلائیں، اگر لاحول ولاقوۃ کا نقش بھی ان کے گلے میں ڈال دیں تو کوئی حرج نہیں ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۳۷۸	۳۸۲	۳۸۵	۳۷۱
۳۸۴	۳۷۲	۳۷۷	۳۸۳
۳۷۳	۳۸۷	۳۸۰	۳۷۶
۳۸۱	۳۷۵	۳۷۴	۳۸۶

جو بھی مریض آنا چاہیں ان کو بتادیں کہ ہم صرف بدھ کے دن مریضوں کو دیکھتے ہیں، عام دنوں میں اگر آنا ضروری ہو تو پہلے دفتر کو فون کرکے یہ معلوم کرلیں کہ میں دیوبند میں ہوں یا نہیں۔

دوران علاج جنات اس طرح کی بکواس کرتے ہیں کہ تم کچھ بھی کرلو ہمارا کچھ بگڑے گا نہیں اور ہم جائیں گے، اس طرح کی بکواس سے نہ گھبرانا چاہئے نہ متاثر ہونا چاہئے، ہم روحانی علاج کا ۵۰ سال کا تجربہ رکھتے ہیں، قرآنی علوم کے سامنے جنات زیادہ دیر تک ٹک نہیں پاتے اور ایک دن انہیں مریض کا جسم چھوڑنا ہی پڑتا ہے لیکن یہ بات ہر معالج کو اور ہر مریض کو یاد رکھنی چاہئے کہ شفا دینے والی ذات اللہ کی ہے جب تک اس کا حکم نہیں ہوجاتا کسی مریض کو شفا نصیب نہیں ہوتی، دوا، تعویذ، غذا صرف اسباب کے درجے میں ہیں باقی مرضی مولیٰ از ہمہ اولیٰ۔ یہ ایک ٹھوس حقیقت ہے اس سے سرمو انحراف کرنے والے لوگ خود بھی گمراہ ہوتے ہیں اور ڈینگیاں مار کے عوام کو بھی گمراہ کرتے ہیں، کاروباری حفاظت اور ترقی کے لئے دوکان کھولتے اور بند کرتے وقت آیت الکرسی ایک مرتبہ پڑھنی چاہئے، انشاء اللہ دوکان تمام آفتوں سے محفوظ رہے گی

اور کوشش کریں کہ جب دوکان پر بیٹھیں تو وضو کر کے بیٹھیں، انشاء اللہ خیر و برکت بھی ہوگی اور دوکان میں ترقی بھی ہوگی، دیگر یہ کہ دوران تجارت اور دوران معاملات اپنی نیت سے اور اپنی سوچ وفکر اور اپنے گراہکوں سے حسن اخلاق کا معاملہ کرنا چاہئے، گراہکوں کے ساتھ ایسا سلوک کرنا چاہئے کہ وہ دوکان پر بار بار آنے پر مجبور ہوں۔

ہم دعا کریں گے کہ اللہ آپ کے ہاتھوں میں ساری مخلوق کی خدمت کرنے کی صلاحیت عطا کرے اور لوگ آپ کے حسن اخلاق سے متاثر ہوکر آپ کے گرویدہ ہوجائیں اور جب لوگ آپ کے گرویدہ ہوجائیں تو، تو پھر آپ اس دین کی تبلیغ بھی کریں جو دنیا کا سب سے زیادہ اچھا دین ہے۔

محنت کے بعد بھی پریشانی

سوال از: رئیسہ فاطمہ ــــــــــــــ اورنگ آباد

حضرت مسائل و پریشانیاں تو میری زندگی میں شروع سے ہی حائل ہیں مگر ایک پریشانی یہ بھی ہے کہ پہلے تو کہیں ذریعہ معاش و نوکری کے اسباب نہیں بنتے ہیں اگر باوجود بہت دوڑ دھوپ کے کہیں چھوٹا موٹا کام مل بھی گیا تو لوگ حد سے زیادہ محنت کروا کر بھی معاوضہ نہیں دیتے، ہر جگہ یہی ہورہا ہے، زندگی مسائل ورکاوٹ سے پُر ہے، کسی عورت نے تجارت میں پیسہ لگا کر معاوضہ دینے کا کہہ کر میرے ہزاروں روپے کھا چکی ہے پھر اس کی قریبی عورت نے بھی مجھے بے وقوف بنا کر میرے پیسے لوٹا نہیں رہی ہے، وہ پیسے میری جمع پونجی تھی میں نے (B.E.D) کی آدھی فیس ان لوگوں کی باتوں میں آکر دے چکی ہوں، مگر ان لوگوں نے جھوٹ کہہ کر میرا روپیہ کھالیا، فیس پوری نہ بھرنے کی وجہ سے دو سال سے میرا ریزلٹ نہیں ملا، مجبوری میں چھوٹا موٹا کام ڈھونڈا وہاں بھی پریشانی رہی، لوگوں نے مجھے جھوٹ کہہ کر معاوضہ دینے کو کہہ کر محنت کرواتے رہے اور پیسہ نہیں دیتے صرف میں محنت ہی کررہی ہوں مگر لوگ میری مجبوری جان کر میرے ساتھ دھوکہ کررہے ہیں کیسے میرا ریزلٹ کالج سے چھڑاؤں، ہر چیز میں رکاوٹ حائل ہے یہاں تک کہ سوچنے کے بعد کوئی کام کی ٹھان لینے کے بعد وہاں پر بھی ناکامی ورکاوٹ میں بیزار ہوچکی ہے، حضرت علم کی روشنی میں وجہ بتادیں اور اس کا زوداثر تعویذ بھی عنایت کردیں اور اس طرح کا تعویذ ہو کہ جن جن لوگوں نے میرا پیسہ کھایا ہے وہ تمام لوگ مجھے میرا پیسہ واپس کردیں، خاص کر وہ عورت (نام مخفی) لوگوں کو جھوٹ کہہ کر اپنے جال میں پھنساتی ہے اور بہت ہی غلط قسم کی عورت ہے اس کے لئے کہیں سے تعویذ وغیرہ سے بھی کام لیا مگر وہ بدمعاش عورت الٹا مجھے پیسہ دینے کے بجائے رُلا رہی ہے، پولیس کی دھمکی دے رہی ہے۔

حضرت دعا فرمادیں کہ اللہ میری پریشانیاں ورکاوٹوں سے مجھے نجات عطا فرمائے اور جو بندش مجھ پر جس جس قسم کی لگائی گئی ہے وہ ختم ہوجائے اور ترقی کامیابی کے اسباب بنیں، دعا گو ہوں کہ خدا آپ کو ہمیشہ خوش رکھے آمین۔

جواب

عام طور پر ہم سبھی کا حال یہ ہے کہ غلطیاں ہم خود کرتے ہیں اور جب کسی غلطی کی وجہ سے ہم نقصانات سے دوچار ہوجاتے ہیں تو ہم دوسروں میں خامیاں نکالتے ہیں اور دوسروں میں غلطیاں گنوا کر ہمیں سکون ملتا ہے۔ ہم نے اکثر وبیشتر یہ دیکھا ہے کہ جب ہم کسی کاروبار کی شروعات کرتے ہیں اور کسی کو اپنا پارٹنر بناتے ہیں تو اس کی لچھے دار باتیں ہمیں اچھی لگتی ہیں اتنی اچھی کہ ہم اس سے باقاعدہ کوئی لکھت پڑھت بھی نہیں کرتے اور اس کی کھٹی میٹھی باتوں میں اپنا سر دھننے لگتے ہیں، کتنے ہی مسلمان پارٹنرشپ کی بنیاد ڈالتے ہیں اور اپنے پارٹنر سے اس کے باپ کا نام تک نہیں پوچھتے اور لکھت پڑھت کا ہمیں خیال تک نہیں آتا، اس ادا کو بھروسہ اور اعتبار نہیں کہتے اس کو صرف بے وقوفی، نادانی اور حماقت ہی سمجھنا چاہئے اور اس طرح کی حماقتوں کی وجہ سے ہزاروں کیا لاکھوں مسلمان برباد ہوجاتے ہیں، سامنے والا انہیں چکمہ دے کر رفو چکر ہوجاتا ہے۔

آپ بھی اس طرح کی شرافتوں کا مظاہرہ کرچکی ہیں کہ جن سے صرف حماقتوں کی بو آتی ہے، کسی بھی پارٹنرشپ کی بنیاد ڈالتے وقت باقاعدہ لکھت پڑھت کرنی چاہئے اور نفع ونقصان کی باقاعدہ لمٹ طے ہونی چاہئے، آیا نفع نقصان میں دونوں فریق برابر کے شریک رہیں گے یا ان میں ۴۰ فیصد یا ۶۰ فیصد کا تناسب ہوگا، زبانی جمع خرچ کے ذریعہ کاروبار میں جو شراکت داری ہوتی ہے اس کا انجام ایسا ہی ہوتا ہے جیسے

انجام سے آپ دوچار ہوئی ہیں۔ یہ ساری دنیا شطرنج کی بازی کی طرح ہے اور شطرنج کھیلنے والے حسن ترکیب سے جتنے بھی ہیں اور اپنی کسی غلطی کی وجہ سے ہار بھی جاتے ہیں، پھر ہارنے کے بعد عام طور پر ہر انسان دوسروں میں خامیاں تلاش کرتا ہے یا پھر قسمت کو کوستا ہے یا پھر دوسرے کھلاڑی پر الزام تراشی کرتا ہے جب کہ حقیقت یہ ہے کہ انسان اپنی عقل سے جیتتا ہے اور اپنی ہی کسی غلطی کی وجہ سے شکست سے دوچار ہوتا ہے، بقول مولانا عامر عثمانیؒ

اسباب ونتائج کے داخل ہیں قدرت کے اٹل قانونوں میں
جب سورج اُبھرا دن نکلا جب سورج ڈوبا رات ہوئی
قسمت کا گلہ کرنے والو شطرنج کی بازی ہے دنیا
ایک چال چلے تو جیت گئے ایک چال چلے تو مات ہوئی

اس لحاظ سے آپ کے بے جا اعتماد اور بے جا بھروسے نے آپ کو خساروں سے دوچار کیا ہے، اب آپ کے پیسے کی واپسی اللہ کے رحم وکرم پر منحصر ہے۔ آپ کو روزانہ نَصْرٌ مِنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيبٌ تین سو مرتبہ پڑھنی ہیں اور اپنے پارٹنروں کا تصور کرتے ہوئے اور ان لوگوں کا تصور کرتے ہوئے روزانہ ''یالطیف'' بارہ سو نوے مرتبہ پڑھتی رہیں، شاید کہ ان کے دلوں میں آپ کے لئے نرمی پیدا ہو اور شاید کہ وہ آپ کی رقم واپس کردیں، ہم بھی اللہ سے دعا کریں گے کہ کسی بھی طرح آپ کے اس نقصان کی تلافی ہو جو آپ کے لئے اس وقت سوہان روح بنا ہوا ہے۔

کاروبار میں محنت تو ایک بنیاد ہے اس کے بغیر کاروبار کے در و دیوار نہ اٹھتے ہیں، نہ اونچے ہوتے ہیں لیکن کاروبار میں ہوش وحواس کو برقرار رکھنا اور اپنی دونوں آنکھیں کھولے رکھنا بھی از بسکہ ضروری ہے، دوسروں پر بھروسہ کرنا چاہئے، بغیر بھروسے کے بھی کام نہیں چلتا لیکن بھروسہ کرتے ہوئے ان تمام اصولوں کو بھی پیش نظر رکھنا چاہئے جو اعتماد اور اعتبار کا ہی ایک حصہ ہوتے ہیں۔ قرآن حکیم میں فرمایا گیا ہے کہ تم کسی بھی طرح کا معاہدہ کرو اس کی لکھت پڑھت کرلیا کرو تا کہ خدانہ کرے اگر کوئی فریق سے کوئی بھول چوک ہو یا کوئی فریق دوسرے کو کوئی فریب دے تو تحریر ایسے موقع پر کام آسکے، آپ نے اپنے سیدھے پن میں جس طرح کا کاروبار میں پیسہ لگایا ہے اور جس طرح آنکھیں بند کرکے بھروسہ کیا ہے اس کے بعد بھی اگر آپ کی رقم آپ کو مل جائے تو یہ ایک معجزہ ہوگا۔

ایک درد وغم یہ بھی

سوال از: (ایضاً)

حضرت میں مسلسل جناتی جادو واثرات کا شکار ہوں، کچھ خطوط کا جواب آپ نے بذریعہ رسالہ دے چکے ہیں الحمد للہ پہلے کے مقابلے میں کچھ راحت ہے مگر پوری طرح نہیں، علاج میں اس قدر رکاوٹ آتی ہے کہ بتا نہیں سکتی رکاوٹوں اور دشمنوں کی ریشہ دوانیوں نے جینا محال کردیا ہے۔ حضرت دعا فرمادیجئے کہ دشمن اپنی سازشوں میں ناکام ہوجائے اور اللہ نے انہیں میری زندگی سے بہت دور کردے۔ میں عاجز آچکی ہوں۔

حضرت ایک پریشانی یہ بھی ہے کہ عمر سے پہلے میرے بال بہت تیزی سے سفید ہو رہے ہیں جو کہ باعث تشویش ہے اور صحت بھی گر چکی ہے، تھکاوٹ کا ہر وقت احساس ہے، جسم میں خون کی کمی ہے، کوئی بات یاد نہیں رہتی ہے، دماغی کمزوری، حضرت علاج بتادیجئے ایسا زبردست علاج جس سے یقینی طور پر شفا ہو اور تمام کمزوری، رکاوٹ، پریشانیاں دفع ہوں اور خاص کر میرے بال پھر سے کالے ہوجائیں اور سفید ہونا بند ہوجائے اور کوئی بندش، خبیث کا اثر اس میں رکاوٹ نہ لائے۔

ایک ایسا علاج وفارمولہ اس گناہ گار کو عنایت کردیجئے کہ جس کے اثر سے عقل دنگ رہ جائے، خود آپ کو خیر وعافیت عطا کرے، آمین۔

جواب

جو حضرات وخواتین پابندی کے ساتھ روزانہ نماز فجر اور نماز عشاء کے بعد سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيمٍ دو سو مرتبہ پڑھتے ہیں ان پر سحر اثر انداز نہیں ہوتا اور اگر سحر انداز ہو چکا ہو تو اس آیت کے ورد سے سحر سے نجات مل جاتی ہے۔ آپ روزانہ صبح شام دو سو مرتبہ اس آیت کا ورد کیا کریں۔ اگر آپ اس آیت کا نقش خود لکھ کر اپنے گلے میں ڈال لیں تو انشاء اللہ سحر رفتہ رفتہ ختم ہوجائے گا یا اس کے اثرات معدوم ہوجائیں گے۔ اس نقش کو بہ حالت وضو خود لکھ لیں یا کسی نمازی سے لکھوالیں اور اگر اس نقش کو لکھنے کے بعد دو سو مرتبہ اس پر سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيمٍ پڑھ کر دم کردیں تو اس کی تاثیر دوگنی ہوجائے گی۔

اس نقش کو موم جامہ کرنے کے بعد کپڑے میں پیک کرکے اپنے گلے میں ڈال لیں، اور اللہ کے فضل وکرم کا انتظار کریں، اس یقین کے

ساتھ کہ اللہ کے یہاں دیر تو ممکن ہے اندھیر ممکن نہیں ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۰۴	۲۰۷	۲۱۰	۱۹۷
۲۰۹	۱۹۸	۲۰۳	۲۰۸
۱۹۹	۲۱۲	۲۰۵	۲۰۲
۲۰۶	۲۰۱	۲۰۰	۲۱۱

آپ نماز کی پابند تو ہوں گی ہی بس ہر فرض نماز کے بعد "یا سلام یا حفیظ" ۱۱ مرتبہ پڑھ کر اپنے سینے پر دم کرلیا کریں اور نماز فجر اور نماز عشاء کے بعد اگر "یا سلام" ۱۳۱ مرتبہ پڑھ لیا کریں تو ہمیشہ عافیت وسلامتی کے ساتھ رہیں۔ فجر کی سنتیں ادا کرنے کے بعد "یا سلام" ۱۳۱ مرتبہ پڑھا کریں اور فجر کے فرض ادا کرنے کے بعد دوسو مرتبہ سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيمٍ پڑھا کریں، رات کو نماز عشاء ادا کرنے کے بعد یعنی فرض ادا کرتے کے بعد "یا سلام" ۱۳۱ مرتبہ پڑھا کریں اور رات کو سونے سے پہلے دوسو مرتبہ سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيمٍ پڑھا کریں۔

ایک بات یاد رکھیں وظیفہ کوئی سا بھی ہو اسماء حسنیٰ پر مشتمل ہو یا قرآنی آیات پر اس کے اول وآخر کم سے کم ایک مرتبہ درود شریف ضرور پڑھنا چاہئے، درود شریف پڑھنے سے وظائف میں روح پیدا ہوجاتی ہے اور ان کی تاثیر یقینی ہوجاتی ہے۔

اگر آپ رات کو تکیہ لگانے کی عادی ہوں تو اپنے تکیہ میں یہ نقش لکھ کر رکھ لیں، اس نقش کی برکت سے آپ ہمیشہ انشاء اللہ عافیت میں رہیں گی اور دشمنوں اور بدخواہوں کی سازشوں اور ریشہ دوانیوں سے آپ کو کوئی نقصان نہیں پہنچے گا۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۳۲	۳۵	۳۹	۲۵
۳۸	۲۶	۳۱	۳۶
۲۷	۴۱	۳۳	۳۰
۳۴	۲۹	۲۸	۴۰

نماز روزے اور وظائف کی پابندی اپنی جگہ لیکن اس کے ساتھ ساتھ ہر مسلمان مرد اور عورت کا یہ ایمان اور یہ عقیدہ ہونا چاہئے کہ ہمارا رب ہمارے ساتھ ہے اور جب ہمارا رب ہمارے ساتھ ہے تو ہمیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔

یاد کیجئے وہ بات جب غار ثور میں حضر[illegible] صدیق رضی اللہ [illegible] دشمنوں سے خائف تھے تو سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تھا، لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا مت ڈرو کیوں کہ اللہ ہمارے ساتھ ہے، دشمنوں کی سازشیں اور گھات میں بیٹھے ہوئے بدخواہوں کی ریشہ دوانیاں ہرگز ہرگز کارگر نہیں ہوسکتیں، اگر اللہ کا فضل وکرم ہمارے ساتھ ہیں، ہمارا فرض اور ہماری دوراندیشی یہ ہے کہ ہم اللہ سے اپنے تعلق کو مضبوط رکھیں اور اس کی یاد اور اس کے ذکر سے کبھی غافل نہ ہوں۔ آج کل مسلمان اللہ کی یاد اور اس کے ذکر سے غافل ہیں اس لئے انہیں دنیا بھر میں ذلت ومنکبت کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ اگر ہم خود کو بدل دیں تو حالات بدلنے میں دیر نہیں لگے گی۔ قرآن حکیم دنیا کی سب سے زیادہ سچی اور معتبر کتاب ہے اور وہ کہتا ہے وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ○ تم ہی سرخرو اور بلند رہوگے، بشرطیکہ تم مومن ہو، گویا کہ متقی اور پرہیزگار ہونا تو بہت بڑی بات ہے اگر ہم صرف سچ مچ کے مسلمان بھی بن جائیں تو ہماری عزت وآبرو کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا اور ہمیں سربلند ہونے سے کوئی محروم نہیں کرسکتا۔

ہم آپ کے لئے دعاگو ہیں کہ اللہ آپ کو امن وامان میں رکھے اور جن وانس کی شرارتوں سے نجات دے۔

☆☆☆☆

ضروری اعلان

ماہ رمضان المبارک کی وجہ سے یہ شمارہ مشترکہ دو ماہ پر مشتمل ہے۔ عید کے بعد انشاء اللہ اگست کا شمارہ منظر عام پر آئے گا۔ اس لئے ایجنٹ حضرات اور قارئین ماہ مبارک میں طلسماتی دنیا کا انتظار نہ کریں۔

اعلان کنندہ: **منیجر طلسماتی دنیا**، دیوبند

قسط نمبر ۱۵

دنیا کے عجائب وغرائب

حضرت امام غزالیؒ

فرمان الٰہی ہے۔

وَالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيرَ لِتَرْكَبُوهَا وَزِينَةً وَيَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُونَ۝

اور گھوڑے اور خچر اور گدھے بھی پیدا کیے تا کہ تم ان پر سوار ہو اور نیز زینت کے لئے بھی۔

یہ آیت صاف بتاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر بڑا کرم فرمایا کہ ان کے نفعوں کے لئے چوپائے پیدا فرمائے۔ ان کو ٹھوس گوشت مضبوط ہڈیاں اور سخت پٹھے اور رگیں عطا فرمائیں اور ایک گٹھا ہوا بدن ان کو دیا، ان کو نہ زیادہ نرم بنایا نہ پتھر کی طرح ٹھوس اور سخت کیا۔

پھر ان کو کھال بھی ملی تو سخت قسم کی، کیوں کہ یہ بوجھ اٹھانے کے لئے پیدا کئے گئے ہیں اور کام ہی کے لئے ان کی تخلیق ہوئی ہے، سننے کی طاقت بھی ان کو ملی اور دیکھنے کی بھی تا کہ انسان ان سے اپنی پوری حاجتیں حل کر سکے، اگر یہ اندھے یا بہرے ہوتے تو انسان کی حاجت روائی میں سنگین رخنہ پڑ جاتا اور ان کے ذریعہ کوئی مقصد بھی حل نہ ہوتا، پھر چوپائے عقل اور سمجھ سے محروم کئے گئے، اس حکمت کی بنا پر کہ انسان کی خدمت میں ان کو ہر طرح کی ذلت گوارا ہو اور اس کی فرمانبرداری سے یہ سرِ مو انحراف نہ کریں۔

انسان جس محنت و مشقت میں ان کو ڈالے خواہ ان سے چکیاں چلوائے یا بھاری بھاری بوجھ گھسٹوائے یہ اس کے خلاف دَم نہ ماریں، اللہ تعالیٰ خوب جانتا تھا کہ انسان کو ایسی سخت حاجتیں پیش آئیں گی جس کو وہ خود پوری نہیں کر سکے گا کیوں کہ اس کی قوت و طاقت کم ہے یا اگر وہ اپنی تھوڑی سی طاقت کو کٹھن کاموں اور کڑے دھندوں پر لگا بھی دے گا اور یوں اپنی طاقت ختم کر دے گا تو پھر اُن ہنروں اور دھندوں کے لئے اس کے پاس طاقت نہیں بچے گی جن کے لئے وہ بنا ہے اور جن کو صرف وہی انجام دے سکتا ہے نیز ان کی انجام دہی کے بغیر اس کو چارہ بھی نہیں، مثلاً علوم وفنون آداب وخصائل وغیرہ وغیرہ۔

پھر یہ بھی ہے کہ انسان اگر اپنی قلیل طاقت اس طرح کھپا دے تو روزی کی راہیں اس پر تنگ ہو جائیں اور وہ طلب معاش کی طاقت اپنے میں نہ پائے، لہٰذا کتنا بڑا احسان الٰہی ہے کہ اس نے مشقت طلب امور میں چوپایوں کو اس کے زیر فرمان بنا دیا۔

جانداروں کی قسموں پر نظر ڈالئے ہر ایک کو خالق عالم نے اسی نہج پر پیدا فرمایا جس کی مصلحت متقاضی تھی، انسان کو ہنروں، پیشوں یا علوم وصفات فاضلہ کی تحصیل کے لئے تجویز فرمایا اور معمار، جولاہا اور بڑھئی بننے کی صلاحیت اس کو دی، تو پھر عقل وذہن فکر اور سوچ کی قوت بھی اس کو مرحمت کی، ساتھ ساتھ ہاتھ دیئے اور ان میں انگلیاں لگائیں تا کہ چیزوں کو بہ سہولت پکڑ سکے اور اپنے کاروبار آسانی سے چلائے۔

گوشت خود شکاری جانوروں کو دیکھئے کہ ان ہی کی ضرورت کے مطابق ان کو پنجے نوکیلے عطا فرمائے اور تیزی سے کودنے پھاندنے کی طاقت ان کو بخشی، اسی طرح وہ جانور گھاس چرنے والے تھے ان کو چونکہ نہ انسانی پیشوں سے تعلق تھا، نہ شکار کرنے اور نہ چیرنے پھاڑنے سے اس لئے ان میں سے بعض کو ایسے سخت قسم کے کھر ملے کہ اگر وہ سخت زمین پر چلیں پھریں تو زمین کی کرختگی ان کے کھروں کو گزند نہ پہنچا سکے، بعض تلوؤں کی طرح گہرائی لئے ہوئے کھر ملے اس غرض سے چلنے میں پاؤں زمین پر اسی طرح جم جائے اور بوجھ اٹھانے اور سواریاں کھینچنے میں یہ اِدھر اُدھر نہ ڈگمگائیں۔

غور کیجئے گوشت خور جانوروں کو کیسے تیز دانت اور داڑھیں اور کشادہ منہ ملے تا کہ وہ ان سے شکار کرنے میں ہتھیاروں کا کام لیں اور گوشت خوری ان کے لئے آسان ہو، اگر گھاس چرنے والے جانوروں

کو پنجے اور درندوں جیسے منہ ملتے، تو عبث تھے یہ ان کے کیا کام آتے، نہ یہ شکار کر سکتے نہ یہ گوشت کھا سکتے۔ اسی طرح درندے اگر کھردار ہوتے تو شکار کرنے کے ہتھیاروں سے محروم رہ جاتے اور ان کی ضرورتوں کے راستے بند ہوجاتے، معلوم ہوا کہ قدرت نے ہر جاندار کو اس کی حاجتوں اور ضرورتوں کے تقاضے کے مطابق اس کو اعضاء بخشے۔

ذرا دیکھئے کہ چوپایوں کے بچے پیدا ہوتے ہیں کیسی توانائی کے ساتھ اپنی ماؤں کے پیچھے دوڑنے لگتے ہیں، انسانی بچوں کی طرح ان کو سکھانے پڑھانے اور تربیت دینے کی حاجت نہیں، کیوں کہ ان کی ماؤں کو عقل وعلم کہاں نصیب؟ ان کے پاس قوتِ فکر اور ہاتھ اور انگلیاں کہاں کہ محبت اور پیار سے اپنے بچوں کی پرورش کریں اور چلنا پھرنا ان کو سکھائیں۔

مرغی اور تیتر کے چوزوں کا بھی یہی کمال ہے وہ انڈے سے نکلتے ہی چلنے پھرنے لگتے ہیں، ہاں کبوتر چونکہ کمزور ہوتے ہیں وہ پیدا ہونے پر اٹھ نہیں سکتے تو قدرت نے ان کی ذاتی توانائی کے عوض میں ان کی ماؤں کے دل میں محبت وشفقت ڈال دی اور وہ اپنے بچوں کی پرورش میں ہمہ تن لگ پڑیں۔

کبوتری پہلے دانہ خود چگتی ہے، پھر اسی کو نکال کر اپنے بچوں کے پوٹوں میں پہنچاتی ہے جب تک ان میں خود اٹھنے کی طاقت نہیں آتی، یہ اپنا یہی عمل جاری رکھتی ہے۔

جانوروں کی ٹانگوں کا نظام کچھ عجیب ہی ہے، ان کی ٹانگیں دوہری پیدا کی گئی ہیں، اگر ایک ٹانگ ہوتی تو چلنا پھرنا ممکن نہ رہتا۔ آپ جانوروں دیکھئے کہ ان کو دو ٹانگیں ملیں تو یہ ایک کو اٹھاتے اور آگے چلاتے ہیں اور دوسری پر ٹیک لگاتے ہیں اور اس کو اپنی جگہ جمی رہنے دیتے ہیں جن کو قدرت سے چار ٹانگیں ملی ہیں وہ بھی دو کو اٹھاتے ہیں اور دو پر ٹیک لگاتے ہیں مگر خلاف سمت سے اگر ایک ہی سمت کی دو ٹانگیں اٹھائیں اور دوسری سمت کی ٹانگوں پر ٹیک لگائیں تو گر پڑیں اور نہ چل سکیں، مثلاً چار پایوں والا تخت کہ اگر ایک سمت سے اس کے دو پائے نکال لیں تو گر پڑے گا اور زمین پر آ رہے گا یا اگر جانور اگلے دو قدم اٹھالے اور اس کے بعد پچھلے دو قدم تو اس کی چال ہی گڑبڑ ہوجائے۔

اب صورت یہ ہے کہ جانور اگلے دو قدموں میں سے سیدھا قدم اٹھاتا ہے پھر پچھلے دو قدموں میں سے الٹا قدم اٹھاتا ہے اور ٹیک مخالف قدموں پر لگاتا ہے، اس صورت سے زمین پر ٹھہرا رہتا ہے اور رفتار میں گرتا نہیں کیوں کہ بہت تیزی سے قدم اٹھاتا بھی جاتا ہے اور ٹیک بھی لیتا جاتا ہے۔

جانوروں کی اطاعت شعاری ملاحظہ ہو کہ گدھا بے چارہ بوجھ ڈھونے اور چکی چلانے کے لئے بسروچشم حاضر ہے، گھوڑے سے یہ کام نہیں ہوتا، اونٹ ہے کہ اگر اکڑ جائے تو چند آدمی بھی اس کو قابو میں نہیں لا سکتے، مگر غریب ایک چھوٹے بچے کے ہاتھوں میں کھیل رہا ہے اور وہ حسب منشا اس سے کام لے رہا ہے۔

ادھر سخت بدن بیل کو دیکھئے کہ وہ اپنے مالک کے ہاتھوں میں بن داموں غلام ہے اور یہ اگر اس کی گردن پر جوا رکھ کر زمین پھاڑنا چاہے تو یہ بہ دل وجان حاضر ہے، گھوڑا بھی فرمانبرداری میں کسی سے کم نہیں ہے چاہے اس پر سواری لیں چاہیں تو اس پر ہتھیارِ جنگ سے لیس ہوکر نبرد آزما ہوں، یہ بڑی وفاداری سے مالک کو خطرات سے نکالتا ہے، بکریوں کے گلے کو ملاحظہ کیجئے کہ اس نے اپنی جان ایک بچہ کے ہاتھ فروخت کردی ہے وہ جیسے چاہتا ہے اس گلے کو رکھتا ہے ورنہ بکری جیسا غریب جانور اگر یہی طوقِ غلامی اپنی گردن سے نکال لے اور گلہ میں سے ایک ایک بکری اپنی اپنی راہ لے تو ان کا جمع کرنا بہت دشوار ہوجائے اور ان کو چرانے کی کوئی صورت نہ نکل سکے۔

اسی طرح تمام جانور انسان کے لئے فرمانبردار بنادیئے گئے ہیں اور اس کا راز یہی ہے کہ ان کو عقل اور سمجھ نہیں دی گئی اور یوں وہ ذی عقل کے سامنے جھک گئے اور انسان جس قدر بھی ان سے محنت ومشقت لے کبھی منہ نہیں موڑتے، درندوں کو دیکھئے کہ وہ اگر عقل مند ہوتے اور فکر کی طاقت رکھتے ہوتے تو انسانوں پر حملہ آور ہوکر ان کو سخت نقصان وآزار پہنچاتے اور ان کو دفع کرنے کی کوئی سبیل نہ نکلتی، خصوصاً جب کہ ان کو اپنی روزی کی سخت تلاش ہوتی۔ غور کیجئے انسانوں سے یہ کیسے دور بھاگتے ہیں اور ان کے گھروں کے پاس نہیں پھٹکتے، یہی وجہ ہے کہ اکثر وبیشتر جب بھوک ان کو ستاتی ہے تو صرف رات ہی کو یہ اپنی روزی کی تلاش میں نکلتے ہیں، یہ سب قدرت کی کارفرمائی ہے ورنہ بے پناہ طاقت وقوت کے مالک ہیں، اگر چاہیں تو انسانوں کے گھروں میں گھس پڑیں اور ان کا

زندگی کے لالے پڑ جائیں۔

کتے ہی کی مثال کو لے لیجئے کہ یہ بھی ایک درندہ ہے اس کو قدرت نے انسان کے لئے کیسا مسخر کیا کہ اپنے مالک کے گھر کی رکھوالی کرتا ہے، اپنی نیند قربان کرتا ہے حتی کہ جان تک کی بازی لگانے کو تیار ہو جاتا ہے مگر مالک پر آنچ نہیں آنے دیتا، خطرہ کے وقت بھونکتا ہے اور اپنے مالک کو نیند سے جگا دیتا ہے تاکہ وہ اپنی جان کا بچاؤ کرے، اپنے مالک کا ساتھ بھوک پیاس، ذلت وظلم، غرض کسی حال میں نہیں چھوڑتا۔ اس کا مالک اگر چو کسی کا کام اس سے لے تو اس کے لئے وہ حاضر ہے، اگر شکار کرنے کا حکم دے تو بھی اسے انکار نہیں، یہ سب قدرت کے کھیل ہیں۔ کتے کا کام جب چوکیداری ٹھہرا تو اس کو نوکیلے ناخن ملے تاکہ ان کے ذریعہ چوروں کو ڈرائے اور ہر غیر اور اجنبی کو اس جگہ سے بچائے جس کی حفاظت پر وہ مامور ہے، جانور کی پیٹھ کو دیکھئے کیسی ہموار چاروں ٹانگوں پر مسطح بنائی گئی ہے تاکہ اس پر سواری لینے میں آرام ملے اور اگر بوجھ لادیں تو بھی مفید رہے۔ جانوروں میں فرج پیچھے کی رکھی گئی تاکہ نر اس پر آسانی سے قابو پاسکے، اگر نیچے پیٹ کی جانب آدمی کی طرح ہوتی تو جفتی کی کوئی سبیل نہ نکلتی، ہتھنی میں پیٹ کی جانب پیدا ہوئی ہے، مگر حیرت کا مقام ہے کہ جفتی کے وقت وہ باہر نکل آتی ہے اور یوں نر اس پر قابو پالیتا ہے، یہ سب کچھ اسی مصلحت کے کہ نسل کا سلسلہ نہ ٹوٹنے پائے۔ جانوروں کے بدن پر بال اور اون پیدا کی گئی تاکہ وہ اس کے ذریعہ گرمی اور سردی کے آزار سے بچ سکیں، ان کے قدموں میں کھر لگائے گئے تاکہ چلنے میں زمین کی اذیت سے بچ سکیں، بعض جانوروں کو بجائے کھر کے نرم تلی ملی۔

قسط نمبر: ۱۰

عکسِ سلیمانی

العلیُّ : جلالی ہے، عدد اس کے ایک سو دس ہیں، اگر کوئی شخص اس کو روزانہ ایک سو دس مرتبہ پڑھنے کا معمول بنائے تو فقیر ہو تو تونگر ہو جائے اور اگر ذلت وخواری میں مبتلا ہو تو عزت وعظمت سے بہرہ ور ہو جائے۔

الکبیرُ : جمالی ہے، اس کے اعداد ۲۳۲ ہیں، اس کا ورد رکھنے والا بارعب ہو جائے، لوگوں کے دلوں میں اس کا خوف پیدا ہو اور اس کی ہر مہم کامیابی سے سرفراز ہو۔

الحفیظُ : جمالی ہے، اس کے اعداد ۹۹۸ ہیں، اگر کوئی شخص اس اسم الٰہی کو لکھ کر اپنے دائیں بازو پر باندھے تو وہ ہر بلا سے مامون ومحفوظ رہے۔

المقیتُ : جلالی ہے اور اس کے اعداد ۵۵۰ ہیں، اس اسم الٰہی کے ورد سے غربت وافلاس سے نجات ملتی ہے اور انسان کی زندگی میں استحکام پیدا ہوتا ہے۔

الحسیبُ : جمالی ہے، اس کے اعداد اسّی ہیں۔ اگر کوئی شخص کسی دشمن سے خوف زدہ ہو اور اس کے خوف سے نجات چاہتا ہو تو روزانہ حسبی اللہ الحسیب ستر مرتبہ سات دن تک پڑھے اور جمعرات سے اس کی شروعات کرے، انشاء اللہ دشمن کے خوف سے نجات ملے گی۔

الجلیلُ : جمالی ہے، اس کے اعداد ۷۳ ہیں۔ اگر کوئی شخص اس کو مشک وزعفران سے لکھ کر اپنے پاس رکھے تو تمام مخلوق اس کی تعظیم کرنے پر مجبور ہو۔

الکریمُ : جمالی ہے، اس کے اعداد دو سو ستر ہیں۔ جو شخص سونے سے پہلے بستر پر لیٹ کر اس اسم الٰہی کو دو سو ستر مرتبہ پڑھے تو فرشتے اس کے لئے یہ دعا کریں: اَکرمکَ اللہ تجھے اللہ عزت عطا کرے۔ حضرت علیؓ اس اسم الٰہی کا ورد رکھتے تھے، اسی لئے ان کو کرم اللہ وجہہٗ کا خطاب عطا ہوا۔

الرقیبُ : جمالی ہے، اس کے اعداد ۳۱۲ ہیں، اگر کوئی رات کو ۳۱۲ مرتبہ پڑھ کر اپنے بیوی بچوں پر دم کر دے تو وہ تمام رات ہر طرح کی آفات سے محفوظ رہیں۔

المجیبُ : جلالی ہے، اس کے اعداد ۵۵ ہیں۔ اگر کوئی شخص اس کا ورد رکھے تو اس کی دعائیں قبول ہوں اور اگر کوئی اس کو لکھ کر اپنے پاس رکھے تو ہمیشہ حق تعالیٰ کی امان میں رہے۔

الواسعُ : جلالی ہے، اس کے اعداد ۱۳۷ ہیں، اس اسم الٰہی کا ورد کرنے سے رزق میں زبردست وسعت پیدا ہو اور رزق

موسلا دھار بارش کی طرح برسے۔

الحکیم : جمالی ہے، اس کے اعداد ۷۸ ہیں۔ اگر کوئی شخص کسی آزمائش میں مبتلا ہو تو روزانہ اس اسم کو ۷۸ مرتبہ پڑھنے کا معمول بنائے، انشاء اللہ چند ہفتوں ہی میں ہر آزمائش سے نجات مل جائے گی۔

الودودُ : جمالی ہے، اس کے اعداد ۲۰ ہیں۔ اگر میاں بیوی میں موافقت اور محبت پیدا کرنی ہو تو اس کا ورد ایک ہزار مرتبہ کریں اور کھانے کی چیز پر دم کر کے کھلائیں، انشاء اللہ محبت پیدا ہوگی۔ دونوں میں سے جو بیزار ہو اس کو کھلانا چاہئے۔

المجیدُ : جمالی ہے، اس کے اعداد ۵۷ ہیں۔ اگر کسی کو برص یا جذام کی بیماری ہو تو ایام بیض کے روزے رکھے اور افطار کے وقت ۵۷ مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے پئے، تو اس کو مذکورہ بیماریوں سے نجات مل جائے اور اگر کوئی شخص نمازِ فجر کے بعد ننانوے مرتبہ پڑھنے کا معمول رکھے تو اس کو عزت وعظمت حاصل ہو اور ہر مجلس ومحفل میں وہ سرخ رو ہو۔

الباعثُ : جمالی ہے، اس کے اعداد ۵۷۳ ہیں۔ اس اسم الٰہی کا ورد رکھنے والا باطنی قوتوں سے سرفراز ہو جاتا ہے، اس کا دل زندہ ہو جاتا ہے اور انوار وبرکات اس پر نازل ہونے لگتے ہیں۔

الشھیدُ : جمالی ہے اور اس کے اعداد ۳۱۹ ہیں۔ اگر کسی کا بیٹا نافرمان ہو تو نمازِ فجر کے بعد بیٹے کی پیشانی پر ہاتھ رکھ کر ۲۱ مرتبہ "یاشھیدُ" پڑھ کر اس پر دم کرے اور اس عمل کو ۲۱ روز تک جاری رکھے تو انشاء اللہ اس کی نافرمانیاں ختم ہو جائیں گی۔

الحق : جلالی ہے اور اس کے اعداد ۱۰۸ ہیں۔ اگر کسی کا کچھ کھو گیا ہو تو رات کو سوتے وقت اپنے دائیں ہاتھ کی ہتھیلی پر "الحق" لکھے اور ۱۰۸ مرتبہ پڑھ کر سو جائے تو انشاء اللہ اس کی کھوئی ہوئی چیز مل جائے گی۔ اگر کوئی قیدی نصف رات کو ننگے سر اور ننگے پاؤں کھڑے ہو کر آسمان کے نیچے اس اسم الٰہی کو ایک سو ساٹھ مرتبہ پڑھے تو اس کو رہائی نصیب ہو۔

الوکیل : جمالی ہے اور اس کے اعداد ۶۶ ہیں۔ اس کا ورد کرنے والا آگ، پانی اور ہوا سے محفوظ رہتا ہے اور اس کا ورد کرنے سے ہر خوف سے نجات ملتی ہے۔

القویُّ : جلالی ہے، اس کے اعداد ۱۱۶ ہیں۔ اگر کسی کا دشمن قوی ہو اور اس کی دشمنی سے نجات چاہتا ہو تو آٹے کی ایک ہزار گولیاں بنائے اور ہر گولی پر ایک مرتبہ "یاقوی" پڑھ کر دم کرے، پھر ان گولیوں کو کسی مرغے کو کھلائے، انشاء اللہ اس کی دشمنی سے نجات مل جائے گی۔ اگر کسی کو نسیان کی بیماری ہو تو جمعہ کی شب میں ۱۱۶ مرتبہ اس اسم کا ورد رکھے، انشاء اللہ نسیان سے نجات ملے گی۔

المتینُ : جمالی ہے اور اس کے اعداد ۵۰۰ ہیں۔ اگر کسی عورت کے دودھ نہ اترتا ہو یا کم اترتا ہو اور اس کا بچہ بھوکا رہ جاتا ہو تو "یامتین" پڑھ کر پانی پر دم کر کے عورت کو پلائے تو اس کے دودھ میں اضافہ ہو۔ اگر کسی حاملہ عورت کے پیٹ پر "یامتین" ۷۰ مرتبہ دم کرے تو اللہ کے فضل سے لڑکا پیدا ہو لیکن یہ عمل حمل ٹھہرنے کے تین ماہ کے اندر اندر کرنا چاہئے۔ اگر کوئی شخص عروج ماہ میں اس اسم الٰہی کو روزانہ تین سو مرتبہ پڑھے تو وہ مطلوبہ منصب سے سرفراز ہو۔

الولیُّ : جمالی ہے، اس کے اعداد ۴۶ ہیں۔ اگر کسی بات کی جانکاری کوئی شخص چاہتا ہو تو رات کو ۴۶ مرتبہ پڑھ کر سو جائے، اس کو خواب میں رہنمائی ہوگی۔ اگر کسی کی بیوی نافرمان ہو تو "یاوالیُّ" ۴۶ مرتبہ پڑھ کر جب بیوی سو جائے تو اس پر دم کر دے، انشاء

نافرمانی سے باز آئے گی۔

المجیدُ : جمالی ہے، اس کے اعداد ۶۲ ہیں۔ اگر کوئی شخص بدزبان اور بدگوئی سے اپنی حفاظت چاہتا ہو تو روزانہ ۶۲ مرتبہ اس اسم الٰہی کا ورد رکھے۔ انشاء اللہ اس کی زبان ہر طرح کی بدگوئی سے محفوظ ہو جائے گی۔

المحصی : جلالی ہے، اس کے اعداد ۱۴۸ ہیں۔ اگر کوئی شخص ایک ہزار مرتبہ شب جمعہ میں پڑھنے کا معمول رکھے تو عذابِ قبر سے محفوظ رہے۔

المبتدیُٔ : جلالی ہے، اس کے اعداد ۵۶ ہیں۔ اگر کسی کی بیوی کو حمل ہو اور بار بار اس کو اسقاط ہو جاتا ہو تو اپنی بیوی کے پیٹ پر شہادت کی انگلی رکھ کر ۵۶ مرتبہ "یـا مبدیُٔ" پڑھے۔ اور بعض بزرگوں نے فرمایا کہ ۹۰ مرتبہ پڑھے اور لگا تار تین دن اس عمل کو جاری رکھے، انشاء اللہ حمل اسقاط سے محفوظ رہے گا۔

المعیدُ : جمالی ہے اور اس کے اعداد ۱۶۴ ہیں۔ اگر کوئی غائب یا فرار ہو جائے تو جب گھر والے سو جائیں تو کوئی ایک شخص گھر کے چاروں کونوں میں کھڑا ہو کر ستر ستر مرتبہ "یـا معیـدُ" پڑھے اور غائب کا تصور رکھے۔ انشاء اللہ غائب اور مفرور کی واپسی ہو گی یا صحیح اطلاع ملے گی۔ روزانہ اس اسم الٰہی کو ۶۸ مرتبہ پڑھیں، چند دنوں میں ہر غم سے نجات ملے گی۔

الممیتُ : جلالی ہے، اس کے اعداد ۴۹۰ ہیں۔ اگر کوئی دشمن اپنے نفس پر قادر نہ ہو، رات کو اپنا دایاں ہاتھ اپنے سینے پر رکھے اور لاتعداد مرتبہ اس کو پڑھتے پڑھتے سو جائے، ہر رات ایسا ہی کرے، انشاء اللہ جلد اس کا نفس اس کے کنٹرول میں ہوگا۔

الحیُّ : جلالی ہے اور اس کے عدد ۱۸ ہیں، اگر کوئی شخص بیمار ہو تو اس کو روزانہ پڑھا کرے، انشاء اللہ جلد اس کو شفا نصیب ہو گی۔

القیومُ : جلالی ہے، اس کے عدد ۱۵۶ ہیں۔ اگر کوئی شخص روزانہ نمازِ فجر کے بعد ۵۲ مرتبہ پڑھنے کا معمول بنائے گا تو اس کو تصرفات کی دولت نصیب ہو گی، لوگ اس سے دوستی کرنے پر فخر محسوس کریں گے، ہر وقت اس اسم الٰہی کا ورد کرنے سے مہمات میں کامیابی ملتی ہے۔

الواجدُ : جلالی ہے، اس کے اعداد ۱۴ ہیں۔ اگر کوئی شخص کھانا کھاتے وقت اس اسم الٰہی کا ورد رکھے تو کھانا اس کے پیٹ میں جا کر نور بن جائے اور اس کو عبادتوں کی توفیق نصیب ہونے لگے۔ اگر رات کو سوتے وقت اس کو ۱۱۴ مرتبہ پڑھے تو اس کے دل پر انوارِ الٰہی کی بارشیں ہونے لگیں۔

الماجدُ : جلالی ہے، اس کے عدد ۴۸ ہیں۔ اس کا بکثرت پڑھنے والا باطنی طاقتوں سے سرفراز ہو جاتا ہے۔

الواحدُ الاحد : جلالی ہے، اس کے اعداد ۶۳ ہیں۔ اگر کوئی شخص اس کو بکثرت پڑھے تو ہر خوف اس کے دل سے نکل جائے۔ اگر کوئی حاملہ عورت اس کو لکھ کر اپنے گلے میں ڈالے تو اس کو نرینہ اولاد عطا ہو۔

الصّمدُ : جمالی ہے، اس کے اعداد ۱۳۴ ہیں۔ اگر کوئی شخص ہر رات اس کو پڑھنے کا معمول رکھے تو دشمنوں کی ریشہ دوانیوں سے محفوظ رہے اور اس کا پڑھنے والا سچائی اور صداقت کی دولت سے مالا مال ہو جائے اور دنیا کے ہر خوف سے بے پرواہ ہو جائے۔ اگر بحالت وضو پڑھے تو دنیا کی دولتیں اس کے قدموں میں آ جائیں۔

القادرُ: اس کے اعداد ۳۰۵ ہیں۔ اگر وضو کرتے وقت ہر عضو کو دھوتے وقت ایک بار یا قادرُ پڑھتا رہے تو کوئی دشمن اس پر قابو نہ پا سکے۔ اگر کوئی مشکل آپڑے تو صبح شام اس اسم کو ۴۱ بار پڑھے تو مشکل سے چھٹکارا نصیب ہو۔

المقتدرُ: جلالی ہے اور اس کے اعداد ۷۴۴ ہیں۔ اس اسم الٰہی کا ورد کرنے والا غفلت سے محفوظ ہو جائے اور اللہ تعالیٰ اس کی تمام مرادیں پوری کرے۔

المقدمُ: جلالی ہے اور اعداد اس کے ۱۸۴ ہیں۔ اگر کوئی شخص دورانِ جنگ اس کا ورد رکھے تو دشمن پر فتح پائے اور اگر عام دنوں میں اس کا ورد جاری رکھے تو اس کو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرنے کی توفیق عطا ہو۔

الموخرُ: جلالی ہے اور اس کے اعداد ۸۴۴ ہیں۔ اگر روزانہ اس اسم کو سو بار پڑھنے کا معمول رکھے تو اس کے تمام کام آسان ہو جائیں اور اگر روزانہ صرف ۴۱ بار پڑھے تو نفس اس کا اس کے قبضہ میں رہے۔

الاوّلُ: جلالی ہے اور اس کے اعداد ۳۷ ہیں۔ اگر کسی کے نرینہ اولاد نہ ہو تو ایام سے فارغ ہونے کے بعد دونوں میاں بیوی سو مرتبہ لگاتار ۴۰ دن تک پڑھیں، انشاء اللہ لڑکا ہی پیدا ہوگا اور اگر کسی خاص حاجت کے لئے جمعہ کی شب میں اس اسم الٰہی کو ایک ہزار مرتبہ پڑھیں تو اس کی حاجت پوری ہو۔

الآخرُ: جلالی ہے، اس کے اعداد ۸۰۱ ہیں۔ جو شخص اس اسم الٰہی کو بہ کثرت پڑھے گا اس کا انجام بخیر ہوگا۔

الظاھرُ: جلالی ہے، اس کے اعداد ایک ہزار ایک سو چھ ہیں۔ اگر کوئی روزانہ پانچ سو مرتبہ پڑھنے کا معمول بنائے تو اس کی بینائی سلامت رہے اور اگر آنکھ میں کوئی بیماری ہو یا بینائی متاثر ہو تو بیماری کو شفا ہو اور بینائی بڑھ جائے۔ اگر کوئی اس اسم کو اپنے گھر کی دیواروں پر لکھ دے تو گھر کی دیواریں ہمیشہ محفوظ رہیں۔

الباطنُ: مشترک ہے اور اس کے اعداد ۶۲ ہیں۔ اس اسم الٰہی کا روزانہ ۶۲ مرتبہ ورد کرنے والا اسرارِ الٰہی سے آگاہ ہوگا اور ہر وقت اس اسم کا ورد کرنے سے تسخیر خلائق کی دولت عطا ہوتی ہے اور دیکھنے والے محبت کرنے پر مجبور ہوتے ہیں۔

الوالیُ: جمالی ہے اور اس کے اعداد ۴۷ ہیں۔ اگر کوئی شخص اس اسم الٰہی کو کوری پلیٹ پر لکھ کر گھر میں کسی جگہ رکھ دے تو گھر تمام آفات سے محفوظ رہے۔ اگر کوئی شخص روزانہ نمازِ فجر اور نمازِ مغرب کے بعد اس اسم الٰہی کو گیارہ مرتبہ پڑھے تو دنیا مسخر ہو۔ اگر کوئی کسی خاص شخص کو مسخر کرنا چاہے تو اس کا تصور کر کے اس اسم الٰہی کا ورد جاری رکھے۔

المتعالی: جلالی ہے اور اس کے اعداد ۵۵۱ ہیں۔ اس اسم الٰہی کا بہ کثرت ورد کرنے والا تمام مشکلات اور آفات سے محفوظ رہتا ہے۔ اگر عورت اس اسم الٰہی کو صبح شام سو مرتبہ پڑھتی رہے تو وہ حیض کی کمی اور زیادتی سے محفوظ رہے۔

البرّ: جلالی ہے، اس کے اعداد ۲۰۲ ہیں۔ طوفان اور طاعون وغیرہ سے محفوظ رہنے کے لئے روزانہ لاتعداد بار پڑھیں۔ اگر کوئی شخص فحش گناہوں میں مبتلا ہو جیسے شراب نوشی یا زناکاری وغیرہ تو اس اسم الٰہی کو ہر فرض نماز کے بعد ۷ بار پڑھیں، انشاء اللہ گناہوں سے نجات مل جائے گی۔

التوّابُ: جمالی ہے، اس کے اعداد ۴۰۹ ہیں۔ اگر کوئی اس اسم کو تین سو ساٹھ مرتبہ پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو توبۃ النصوح کی

توفیق عطا فرمائیں گے۔اس اسم کو کثرت سے پڑھنے والا اللہ تعالیٰ کا مطیع بن جاتا ہے اور اس کو عبادت و ریاضت کی توفیق عطا ہوتی ہے۔

المنتقمُ : جمالی ہے اور اس کے اعداد ۶۳۰ ہیں۔اگر کسی دشمن کو دوست بناتا ہو یا یہ خواہش ہو کہ دشمن دشمنی سے باز آجائے تو اس اسم الٰہی کا روزانہ تین سو مرتبہ ورد کرنا چاہئے۔انشاء اللہ دشمن یا تو دوست بن جائے گا یا دشمنی سے باز آجائے گا۔

العفوُ: مشترک ہے، اس کے اعداد ۱۵۶ ہیں۔اس اسم کا بہ کثرت پڑھنے والا اللہ کی رحمتوں کا حق دار بن جاتا ہے اور اس کے گناہ معاف ہوتے ہیں۔

الروفُ : جمالی ہے اور اس کے اعداد ۲۸۲ ہیں۔اگر کوئی شخص کسی کے ظلم کا شکار ہو تو نماز کے بعد ۱۱ مرتبہ پڑھے، انشاء اللہ ظلم سے نجات مل جائے گی، ہر وقت اس اسم الٰہی کا ورد کرنے والا اعزیز خلائق بن جائے۔

مالک الملکُ : جلالی ہے اور اس کے اعداد ۲۱۲ ہیں۔اس اسم الٰہی کا بہ کثرت ورد کرنے والا اپنی تمام مرادوں کو پہنچ جاتا ہے اور اس کی ہر خواہش پوری ہوجاتی ہے۔

ذوالجلال والاکرام : جلالی ہے اور اس کے اعداد ایک ہزار چورانوے ہیں۔اگر کوئی شخص اس اسم الٰہی کو بہ کثرت پڑھے گا تو لوگ اس کی عزت وتوقیر کرنے پر مجبور ہوں گے۔بعض اکابرین کا کہنا ہے کہ ملکہ سبا بلقیس کا جو جن تخت اٹھا کر لایا تھا وہ اس اسم اعظم کا عامل تھا۔اگر کوئی شخص اس اسم کو روزانہ دو سو مرتبہ پڑھنے کا معمول رکھے وہ سماج میں ہمیشہ سرفراز اور سربلند رہے اور دنیا اس کی اطاعت کرنے پر مجبور ہو۔

المقسطُ : جلالی ہے، اس کے اعداد دو سو نو ہیں۔جو شخص اس کو روزانہ دو سو نو بار پڑھنے کا معمول بنائے تو شیطان کے شر سے محفوظ رہے۔اگر وہ وساوس میں مبتلا ہو تو اس کو وساوس سے نجات مل جائے۔

الجامعُ : جلالی ہے، اس کے اعداد ۱۱۴ ہیں۔اگر کسی خاندان میں آپسی جھگڑے ہوں اور آپسی جھگڑوں کی وجہ سے ایک دوسرے سے لوگ بیزار ہوگئے ہوں اور سب کے دلوں کے درمیان دوریاں پیدا ہوگئی ہوں تو اس اسم الٰہی کو روزانہ چاشت کی نماز کے بعد ۱۱۴ مرتبہ پڑھیں، انشاء اللہ چند ہفتوں میں دوریاں ختم ہوں گی اور آپسی اختلافات ختم ہوجائیں گے۔

الغنیُ : جلالی ہے، اس کے اعداد ایک ہزار ساٹھ ہیں، اگر کوئی طمع اور لالچ میں گرفتار ہو جاتو روزانہ اس اسم الٰہی کو سو بار پڑھے، انشاء اللہ طمع اور لالچ سے نجات ملے گی۔اگر کوئی روزانہ اس اسم الٰہی کو تین سو بار پڑھنے کا معمول بنائے تو اس کے مال میں خیر و برکت ہو اور اس کو غربت اور تنگی سے نجات مل جائے۔

المغنیُ : جمالی ہے اور اس کے اعداد گیارہ سو ہیں۔اگر کوئی شخص جمعہ کو گیارہ سو بار پڑھے اور اس عمل کو دس جمعوں تک جاری رکھے تو پڑھنے والے کو دولتِ کثیر حاصل ہو اور پڑھنے والا مخلوق سے بے نیاز ہوجائے۔

المانعُ : جلالی ہے، اعداد اس کے ۱۶۱ ہیں۔جن میاں بیوی میں اختلاف رہتا ہو اور بات بات پر جھگڑا کھڑا ہوتا ہو تو وہ دونوں روزانہ ۱۶۱ بار "یامانع" پڑھنے کا معمول بنائیں، انشاء اللہ آپسی طناطنی سے نجات مل جائے گی۔

الضارُّ : جلالی ہے، اعداد اس کے ایک ہزار ایک ہیں۔اگر کوئی شخص کسی خاص مرتبہ اور منصب کا خواہش مند ہے تو اس کو چاہئے

کہ روزانہ یہ اسم الٰہی دس بار پڑھے اور جمعہ کے دن ایک ہزار ایک مرتبہ پڑھے اور اس عمل کو دس جمعوں تک جاری رکھے۔ انشاء اللہ منصب اور عہدہ عطا ہوگا۔

النافعُ : جمالی ہے اور اس کے اعداد دو سو ایک ہیں۔ کسی بھی سواری پر بیٹھنے سے پہلے گیارہ مرتبہ پڑھیں تو سواری حادثہ سے محفوظ رہے اور اگر کسی بھی کام کرنے سے پہلے اکیس مرتبہ پڑھنے کی عادت ڈالیں تو کاموں میں کامیابی یقینی طور پر ملے۔ بزرگوں نے فرمایا ہے کہ زندگی کے ہر ہر موڑ پر کامیاب حاصل کرنے کے لئے روزانہ سو بار پڑھنے کا معمول رکھے۔

النورُ : جمالی ہے اور اس کے اعداد دو سو چھپن ہیں۔ اگر کوئی شخص ایک سال تک اس اسم الٰہی کو ۱۰۰ مرتبہ اور جمعہ کے دن سورۂ نور سات مرتبہ اور "یا نور" ایک ہزار مرتبہ پڑھے تو اس کے باطن میں ایک نور پیدا ہو اور اس کا چہرہ بھی نورانی ہو جائے اور دیکھنے والے اس نور سے متاثر ہوں۔

الهادی : جمالی ہے اور اس کے اعداد ۲۰ ہیں۔ اگر کوئی شخص روزانہ آسمان کے نیچے کھڑے ہو کر آسمان کی طرف دیکھ کر عشاء کے بعد بیس مرتبہ "یاھادیُ" پڑھ کر اپنے ہاتھوں پر دم کر کے اپنے چہرے پر ہاتھ مل لے تو اس کو دولتِ معرفت عطا ہو جائے اور اس کا دل آئینے کی طرح صاف و شفاف ہو جائے۔

البدیعُ : جلالی ہے، اس کے اعداد ۸۶ ہیں۔ اگر کوئی شخص مصائب کا شکار ہو تو اس کو چاہئے کہ اس اسم الٰہی کو ۷۰ ہزار مرتبہ پڑھے تو اس کو مصائب سے نجات مل جائے۔ اگر کوئی مہم درپیش ہو تو عشاء کے بعد بستر پر لیٹ کر لاتعداد مرتبہ یا بدیع السمٰوٰت والارض پڑھے یہاں تک کہ نیند آ جائے تو انشاء اللہ مہم میں کامیابی ملے۔

الباقیُ : جلالی ہے، اس کے اعداد ۱۱۳ ہیں، اگر جمعہ کی شب میں اس اسم الٰہی کو ۱۱۳ مرتبہ پڑھنے کا معمول رکھے تو اس کی تمام دعائیں قبول ہوں۔

الوارث : جمالی ہے، اس کے اعداد سات سو سات ہیں۔ اگر کوئی آفتاب طلوع ہونے سے پہلے سو بار پڑھنے کا معمول رکھے تو اس کے سب کام بن جائیں۔

الرشیدُ : جمالی ہے، اس کے اعداد ۵۱۴ ہیں، اگر کسی کی جدوجہد نا کام ہو جاتی ہو تو اس کو چاہئے کہ اس اسم الٰہی کا ورد روزانہ پانچ سو مرتبہ کرے، انشاء اللہ کچھ ہی دنوں میں اس کی جدوجہد کامیابی سے دوچار ہو جائے گی۔

الصبورُ : جلالی ہے، اس کے اعداد ۲۹۸ ہیں۔ دشمنوں کو مغلوب کرنے اور مشکل کو آسان کرنے کے لئے اور حصولِ اولاد کے لئے اس کا ورد بہ کثرت کریں۔

میاں بیوی کی محبت کے لئے

علم الجفر کا ایک قیمتی روحانی فارمولا

اگر میاں بیوی کے درمیان ناچاقی رہتی ہو اور دونوں کے درمیان محبت پیدا کرنے کی کوشش چل رہی تو اس روحانی فامولے کو آزما کر دیکھیں۔ علم جفر کا ایک خاص طریقہ ہے۔

سب سے پہلے میاں بیوی کے نام معہ والدہ حاصل کریں۔ پھر ان کے ناموں کی ایک سطر تیار کریں۔ پھر ان کل حروف کی الگ الگ تقسیم عنصر کے اعتبار سے کریں۔ عنصر کے اعتبار سے جو بھی حروف برآمد ہوں، ان میں سے نحس حروف کو ساقط کر دیں اور ہر عنصر کی کل تعداد میں ۴۵ رکا اضافہ کر کے مثلث کے ۴ر نقش عنصر کے اعتبار سے تیار کریں اور ہر عنصر کے ۴۵ ر نقش بنائیں۔

آبی نقوش کو آٹے میں گولیاں بنا کر دریا میں ڈالیں۔ بادی نقوش کو کپڑے میں پیک کر کے پھل دار درخت پر لٹکائیں۔ خاکی نقوش کو خاکی کپڑے میں پیک کر کے زمیں دبائیں۔ اور آتشی نقوش کو آگ میں جلادیں۔ اس کے بعد جن حروف کا غلبہ پیدا ہو، عنصر کے اعتبار سے مربع کا نقش تیار کریں اور طالب کے عنصر کے اعتبار سے ایک نقش مربع کا تیار کریں۔ طالب اور والدہ کے اعداد میں ۴۵ رکا اضافہ کر کے حسب قاعدہ نقش بنائیں اور طالب کے گلے میں ڈال دیں۔ انشاء اللہ طالب و مطلوب میں زبردست محبت پیدا ہوگی۔ اس تفصیل کو ایک مثال سے سمجھئے۔

نام شوہر: طالب نسیم احمد ولد شمیم بانو

نام مطلوب: سلمہ بانو والدہ اسمہ خاتون۔

ان کی ایک سطر الگ الگ حروف میں اس طرح بنے گی:

ن س ی م ا ح م د ش م ی م ب ا ن و س ل م ہ ب ا ن و ا س م ہ خ ا ت و ن۔

ان حروف کو عناصر کے اعتبار سے تقسیم کیا۔

آتشی۔ ا م ش م م ا م ہ ا ا م ہ ا

خاکی۔ د ر ح ل خ

آبی۔ س س س

عناصر کے اعتبار سے نحس حروف ساقط ہوں گے ان کی تفصیل یہ ہے:

آتشی۔ ش

بادی۔ ب ن

خاکی۔ خ

آبی۔ ×

آتشی حروف میں سے نحس حروف ساقط کرنے کے بعد بقیہ حروف کے کل اعداد: ۲۵۵ اضافہ ۳۰۰=۴۵

بادی حروف سے نحس حروف ساقط کرنے کے بعد بقیہ حروف کے کل اعداد: ۳۸۸، اضافہ ۴۳۳=۴۵

خاکی حروف میں سے نحس حروف ساقط کرنے کے بعد بقیہ حروف کے اعداد: ۱۴۲، اضافہ ۸۷=۴۵

آبی حروف کے کل اعداد: ۱۸۰، اضافہ ۲۲۵=۴۵

آتشی نقش اس طرح بنے گا:

۷۸۶

۱۰۱	۹۶	۱۰۳
۱۰۲	۱۰۰	۹۸
۹۷	۱۰۴	۹۹

یہ نقش ۴۵/عدد بنا کر ان کو آگ میں جلادیں۔

بادی نقش اس طرح بنے گا:

۷۸۶

۱۴۱	۱۴۷	۱۴۵
۱۴۹	۱۴۴	۱۴۰
۱۴۳	۱۴۲	۱۴۸

یہ نقش ۴۵/عدد بنا کر پھل دار درخت پر لٹکادیں۔

آبی نقش اس طرح بنے گا:

۷۸۶

۷۶	۷۷	۷۲
۷۱	۷۵	۷۹
۷۸	۷۳	۷۴

اس نقش کو ۴۵/عدد بنا کر آٹے میں گولیاں بنا کر دریا میں ڈال دیں۔خاکی نقش بنے گا۔

۷۸۶

۲۸	۳۳	۲۶
۲۷	۲۹	۳۱
۳۲	۲۵	۳۰

اس نقش کو ۴۵/عدد بنا کر زمین میں دبادیں۔

اس تفصیل میں غلبہ آتشی حروف کے اعداد کو ہے۔اس لئے مربع کا نقش آتشی چال سے اس طرح بنے گا۔

۷۸۶

۷۴	۷۸	۸۱	۶۷
۸۰	۶۸	۷۳	۷۹
۶۹	۸۳	۷۶	۷۲
۷۷	۷۱	۷۰	۸۲

اس نقش کے نیچے یہ عزمیت بھی لکھ دیں اور نقش کو طالب کے گلے میں ڈالوادیں۔

احرق القلب سلمہ بانو بنت اسمہ خاتون درغرض وعلیٰ حب نسیم احمد ابن شمیم بانو یا مقلب القلوب العجل العجل العجل الساعہ الساعہ الساعہ الواحا الواحا الوحا

اس طرح کے نقوش علم جفر کا ایک راز ہیں۔ان نقوش سے یقین کامل کے ساتھ استفادہ کرنا چاہئے اور اس بات کی کوشش کرنی چاہئے کہ اس طرح کے فارمولے کے لئے صحیح ماہ، صحیح تاریخ دن اور صحیح ساعت کا اہتمام ہو۔اگر اس طرح کے اعمال ماہ ثابت عروج ماہ، سعید تاریخ اور ساعت سعید میں ہوں تو بہتر ہے۔سفر، جمادی الاول، شعبان ذی قعدہ کے مہینے ثابت مانے جاتے ہیں۔ان مہینوں کی یہ تاریخیں غیر مبارک سمجھی جاتی ہیں:

صفر ۲،۱۱،۲۰ جمادی الاول ۱۰،۱۱،۲۸

شعبان ۱۳،۲۰،۲۶ ذی قعدہ ۲،۶،۸

عرج ماہ سے مراد چاند کی شروع تاریخ سے ۱۴/تاریخ تک کا وقت اور ساعت سعید سے مراد یہ ہے کہ اس طرح کے اعمال ساعت زہرہ، ساعت مشتری اور ساعت شمس میں ہی کریں تو بہتر ہے۔ہم مانتے ہیں کہ دنیا کا کوئی بھی کام ہو، جب تک اللہ کی مرضی نہ ہو، وہ نہیں ہوسکتا۔لیکن اسباب وعلل کی اس دنیا میں صحیح اسباب اختیار کرنے کے بعد ہی اللہ پر بھروسہ کرنا درست ہے۔اسباب کا خالق اللہ تعالیٰ ہے۔جو بندہ اپنے مالک کے پیدا کردہ اسباب کو اہمیت نہیں دیتا، اس کو ناکامی کا منہ دیکھنا پڑتا ہے۔علم جفر ہو یا علم سائنس سب اللہ کے حکم اور مرضی کے محتاج ہیں۔لیکن جو لوگ جدوجہد نہ کر کے توکل کرتے ہیں وہ در حقیقت توکل کو بدنام کرتے ہیں

واضح رہے کہ اس فارمولے میں ۴۵/کا جو اضافہ ہے، وہ آدم وحوا کے اعداد ہیں۔درحقیقت حوا کے اعداد ۱۵/ہیں اور نقش مثلث کی ایک لائن میں ۳/خانے ہوتے ہیں۔۳/کو ۱۵/سے ضرب دیں گے تو ۴۵/ہوں گے۔جو آدم کے اعداد ہیں۔

غصہ اور قوّت برداشت

یہ بہت ہی معمولی بات تھی، اشارے پر ٹریفک رکی، گاڑی ایک دوسرے کے ساتھ جڑ کر کھڑی ہوگئی۔ پیچھے سے ایک موٹر سائیکل آئی، موٹر سائیکل گاڑیوں سے الجھنے لگی، کسی گاڑی کا شیشہ دہرا ہوگیا، کسی کی باڈی پر لکیر پڑگئی اور کسی کے دروازے کے ساتھ موٹر کا پائیدان لگ گیا۔ گاڑی میں سوار تمام لوگوں نے ناپسندیدگی سے موٹر سائیکل سواروں کی طرف دیکھا لیکن نوجوان کسی کی پروا کئے بغیر آگے بڑھتے چلے گئے۔ آخری گاڑی میں چار نوجوان سوار تھے۔ موٹر سائیکل والے نوجوان نے اس گاڑی کو کراس کرنے کی کوشش کی لیکن جگہ بالکل نہیں تھی۔ لہٰذا موٹر سائیکل کا پائیدان گاڑی کے ساتھ لگ گیا۔ گاڑی میں سوار نوجونوں نے شیشہ نیچے کیا اور موٹر سائیکل پر سوار نوجوان سے الجھ پڑے، موٹر سائیکل والے نوجوانوں نے جواب میں بدتمیزی کی اور یوں دونوں پارٹیوں میں لڑائی شروع ہوگئی۔ گاڑی والے نیچے اترے اور انہوں نے موٹر سائیکل والوں کو مارنا شروع کردیا اور موٹر سائیکل والے ہیلمٹ پہن کر انہیں ٹکریں مارنے لگے اور یوں دیکھتے ہی دیکھتے سڑک میدان جنگ بن گئی۔

یہ سارا منظر دیکھ رہا تھا میں نیچے اترا اور انہیں چھڑانے کی کوشش کی لیکن وہ باز نہیں آئے۔ اتنے میں اشارہ کھل گیا اور گاڑیوں کے ہارن بجنا شروع ہوگئے۔ ہارنز کی وجہ سے ماحول مزید خراب ہوگیا۔ پولیس آئی اور اس نے دونوں پارٹیوں کو گرفتار کرلیا۔ میں گاڑی میں بیٹھا اور آگے نکل گیا لیکن یہ واقعہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے میری یادداشت کا حصہ بن گیا۔

میں اس دن سے سوچ رہا ہوں یہ واقعہ کیوں پیش آیا؟ مجھے ہر بار جواب ملتا ہے برداشت کی کمی کے باعث ہم نے گزشتہ ۶۲ برسوں کے دوران بے شمار چیزیں کھودی ہیں لیکن ہمارا سب سے بڑا نقصان برداشت کی کمی ہے۔ ہم سب میں برداشت، دوسرے کی بات کو تسلیم کرنا، اختلاف رائے کو سہہ جانا اور غصے کو پی لینا جیسے جذبے ہی ختم ہو گئے ہیں۔ ہم سب لوگ آگ کا گولہ بن گئے ہیں اور جونہی کوئی ہماری آنکھ اٹھا کر دیکھتا ہے تو ہم اس کو جلا کر راکھ کرنے کی کوشش شروع کر دیتے ہیں، چنانچہ پورا ملک بھٹی بن کر رہ گیا ہے۔ برداشت ہوتی کیا ہے؟ یہ ایک بہت اہم سبجیکٹ ہے اور ہم اسے چند مثالوں سے ہی سے ثابت کرسکتے ہیں۔

صدر ایوب خان پاکستان کے پہلے ملٹری ڈکٹیٹر تھے۔ وہ روزانہ سگریٹ کے دو بڑے پیکٹ پیتے تھے۔ روز صبح ان کا بٹلر سگریٹ کے دو پیکٹ ٹرے میں رکھ کر ان کے بیڈروم میں آجاتا تھا اور صدر ایوب سگریٹ سلگا کر اپنی صبح کا آغاز کرتے تھے۔ وہ ایک دن مشرقی پاکستان کے دورے پر تھے، وہاں ان کا بنگالی بٹلر انہیں سگریٹ دینا بھول گیا۔ جنرل ایوب خان کو شدید غصہ آیا اور انہوں نے بٹلر کو گالیاں دینا شروع کردیں۔ جب ایوب خان گالیاں دے دے کر تھک گئے تو بٹلر نے انہیں مخاطب کرکے کہا "جس کمانڈر میں اتنی برداشت نہ ہو وہ فوج کو کیا چلائے گا، مجھے پاکستانی فوج اور اس ملک کا مستقبل خراب دکھائی دے رہا ہے" بٹلر کی بات ایوب خان کے دل پر لگی، انہوں نے اسی وقت سگریٹ ترک کردیا اور پھر باقی زندگی سگریٹ کو ہاتھ نہ لگایا۔

آپ نے رستم زماں گاما پہلوان کا نام سنا ہوگا۔ ہندوستان نے آج تک اس جیسا دوسرا پہلوان پیدا نہیں کیا ایک بار ایک زور سے دکاندار نے گاما پہلوان کے سر میں وزن کرنے والا باٹ ماردیا۔ گامے کے سر سے خون کے فوارے پھوٹ پڑے، گامے نے سر پر مفلر لپیٹا

اور چپ چاپ گھر لوٹ گیا۔ لوگوں نے کہا ''پہلوان صاحب آپ سے اتنی کمزوری کی توقع نہیں تھی، آپ دکان دار کو ایک تھپڑ مار دیتے تو اس کی جان نکل جاتی'' گامے نے جواب دیا ''مجھے میری طاقت نے پہلوان نہیں بنایا، میری برداشت نے پہلوان بنایا ہے اور میں اس وقت تک رستم زمان رہوں گا جب تک میری قوت برداشت میرا ساتھ دے گی'' قوت برداشت میں چین کے بانی چیئرمین ماؤزے تنگ اپنے دور کے تمام لیڈرز سے آگے تھے، وہ ۷۵ سال کی عمر میں سردیوں کی رات میں دریائے شنگائی میں سوئمنگ کرتے تھے اور اس وقت پانی کا درجہ حرارت منفی دس ہوتا تھا۔ ماؤ انگریزی زبان کے ماہر تھے لیکن انہیں نے پوری زندگی انگریزی کا ایک لفظ نہیں بولا۔ آپ ان کی قوت برداشت کا اندہ لگائیے کہ انہیں انگریزی میں لطیفہ سنایا جاتا تھا وہ لطیفہ سمجھ جاتے تھے لیکن خاموش رہتے تھے لیکن بعد ازاں جب مترجم اس لطیفے کا ترجمہ کرتا تھا تو وہ دل کھول کر ہنستے تھے۔ قوت برداشت کا ایک واقعہ ہندوستان کے پہلے مغل بادشاہ ظہیر الدین بابر سنایا کرتے تھے۔ وہ کہتے تھے کہ انہوں نے زندگی میں صرف ڈھائی کامیابیاں حاصل کی ہیں۔ ان کی پہلی کامیابی ایک اژدھے کے ساتھ لڑائی تھی ایک جنگل میں بیس فٹ کے ایک اژدھے نے انہیں جکڑ لیا اور بابر کو اپنی جان بچانے کے لئے اس کے ساتھ بارہ گھنٹے اکیلے لڑنا پڑا۔ ان کی دوسری کامیابی خارش اس قدر شدید تھی کہ وہ جسم پر کوئی کپڑا نہیں پہن سکتے تھے۔ بابر کی اس بیماری کی خبر پھیلی تو ان کا دشمن شیبانی خان ان کی عیادت کے لئے آ گیا۔ یہ بابر کے لئے ڈوب مرنے کا مقام تھا کہ وہ بیماری حالت میں اپنے دشمن کے سامنے جائے۔ بابر نے فوراً پورا شاہی لباس پہنا اور بن ٹھن کر شیبانی خان کے سامنے بیٹھ گیا، وہ آدھا دن شیبانی خان کے سامنے بیٹھے رہے، پورے جسم پر شدید خارش ہوئی لیکن بابر نے خارش نہیں کی۔ بابر ان دونوں واقعات کو اپنی دو بڑی کامیابیاں قرار دیتا تھا اور آدھی دنیا کی فتح کو اپنی آدھی کامیابی کہتا تھا۔

دنیا میں لیڈرز ہوں، سیاستدان ہوں، حکمران ہوں، چیف ایگزیکٹو ہوں یا عام انسان ہوں، ان کا اصل حسن ان کی قوت برداشت ہوتی ہے۔ دنیا میں کوئی شارٹ ٹمپرڈ کوئی غصیلا اور کوئی جلد باز شخص ترقی نہیں کر سکتا۔ دنیا میں معاشرے قومیں اور ملک بھی صرف وہی آگے بڑھتے ہیں جن میں قوت برداشت ہوتی ہے۔ جن میں دوسرے انسان کی رائے، خیال اور اختلاف کو برداشت کیا جاتا ہے لیکن بدقسمتی سے ہمارے ملک ہمارے معاشرے میں قوت برداشت میں کمی آتی جا رہی ہے۔ ہم میں سے ہر شخص ہر وقت کسی نہ کسی شخص سے لڑنے کے لئے تیار بیٹھا ہے۔ شاید قوت برداشت کی یہ کمی ہے جس کی وجہ سے پاکستان میں دنیا کی سب سے زیادہ قتل اور سب سے زیادہ حادثے ہوتے ہیں۔ لیکن یہاں پر سوال پیدا ہوتا ہے کیا ہم اپنے اندر برداشت پیدا کر سکتے ہیں؟ اس کا جواب ''ہاں'' ہے اور اس کا حل رسول اللہ ﷺ کی حیات طیبہ میں ہے۔ ایک بار ایک صحابی نے رسول ﷺ سے عرض کیا ''یا رسول اللہ ﷺ آپ مجھے زندگی کو پرسکون اور خوبصورت بنانے کا کوئی ایک فارمولہ بتا دیجئے۔'' آپ ﷺ نے فرمایا ''غصہ نہ کیا کرو'' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''دنیا میں تین قسم کے لوگ ہوتے ہیں۔ اول وہ لوگ جو جلدی غصے میں آ جاتے ہیں اور جلد اصل حالت میں واپس آ جاتے ہیں۔ دوم وہ لوگ جو دیر سے غصے میں آتے ہیں اور جلد اصل حالت میں واپس آ جاتے ہیں اور سوم وہ لوگ جو دیر سے غصے میں آتے ہیں اور دیر سے اصل حالت میں لوٹتے ہیں'' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''ان میں سے بہترین دوسری قسم کے لوگ ہیں جبکہ بدترین تیسری قسم کے انسان''۔ غصہ دنیا کے ۹۰ فیصد مسائل کی اماں ہے اور اگر انسان صرف غصے پر قابو پالے تو اس کی زندگی کے ۹۰ فیصد مسائل ختم ہو سکتے ہیں۔ برداشت دنیا کی سب سے بڑی اینٹی بائیوٹک اور دنیا کا سب سے بڑا ملٹی وٹامن ہے۔ آپ اپنے اندر صرف برداشت کی قوت پیدا کر لیں تو آپ کو ایمان کے سوا کسی دوسری طاقت کی ضرورت نہیں رہتی کیونکہ انسان اکثر اوقات ایک گالی برداشت کر کے سینکڑوں ہزاروں گالیوں سے بچ سکتا ہے اور ایک بری نظری کو اگنور کر کے دنیا بھر کی غلیظ نظروں سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ آج کے بعد آپ کو جب بھی غصہ آئے تو فوراً اپنے ذہن میں اللہ کے رسول ﷺ کے یہ الفاظ لے آئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا تھا ''غصہ نہ کیا کرو'' مجھے یقین ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ کے یہ الفاظ آپ کی قوت برداشت میں اضافہ فرما دیں گے۔

قسط نمبر: ۵۷

اسلام الف سے ی تک

(س)

مختار بدری

سماع

حال قال، گانا سننا، ذوالنون مصریؒ فرماتے ہیں سماع حق کا فیضان ہے جو دلوں کو حق کی طرف راغب کرتا ہے، پس جس نے حقیقی معنوں میں سنا اس نے راہ حق کو پالیا اور جس نے خواہش نفس سے سنا بے دین ہو گیا۔ حضرت شبلیؒ فرماتے ہیں، سماع کا ظاہر فتنہ ہے اور باطن عبرت، جو اہل اشارہ ہے اور بشارات کو پہچانتا ہے اس کے لئے سماع عبرت حلال ہے ورنہ طلب فتنہ اور مصیبت کا سامنا کرنا ہے۔ حضرت علی ہجویریؒ گنج بخش کے بارے میں لکھا ہے کہ آپ نے آخری عمر میں سماع بالکل ترک کردیا اور واضح الفاظ میں اعلان کیا کہ میں اسے زیادہ پسند کرتا ہوں کہ کوئی شخص سماع میں نہ پڑے۔ اس سے طبیعت کو پریشان نہ کرے کیوں کہ اس میں بڑے خطرے ہیں۔ حضرت بابا اخوند کے بارے میں لکھا ہے کہ وہ سماع کے سخت مخالف تھے اور اس معاملۂ سماع میں انہوں نے اپنے مرشد حضرت سید علی خواصؒ سے بھی مباحثہ کیا اور جب تک حضرت خواص نے محفل سماع شرکت کرنے سے پرہیز کرنے کا وعدہ نہ کرلیا انہوں نے پیچھا نہ چھوڑا۔

سنت

طریقہ، رسم، چلن، سُنَن سُنَّۃُ اللّٰہ سے مراد اللہ کا دستور حکمت اور قانون قدرت مراد ہے اور سنۃ النبی سے مراد وہ طریقہ ہے جس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عمل پیرا رہے۔ حدیث کو سنت اسی لئے کہا جاتا ہے کہ اس سے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ کی طرف رہنمائی ہوتی ہے۔ اصطلاح فقہ میں سنت سے مراد ہے جس کو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے شروع کیا ہو۔ حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ راوی ہیں کہ میں نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کیا ہے۔ فرمایا میرا راس المال معرفت ہے، میرے دین کی جڑ عقل ہے، میری بنیاد محبت ہے، میری سواری شوق ہے، میرا انیس ذکر الٰہی ہے، میرا لباس صبر ہے، میرا امال یغمار ضائے سبحانی ہے، میرا فخر عجز بہ درگاہ ربانی ہے، میرا پیشہ زہد ہے، میری خوراک یقین ہے، میرا شفیع صدق ہے، میرا اندوختہ طاعت الٰہی ہے اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز ہے۔

(رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم)

سنت کی دو قسمیں ہیں، پہلی سنت مؤکدہ ہے یہ وہ حکم شرعی ہے جس کو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ کیا ہو مگر اس خیال سے کہ کہیں امت پر فرض نہ ہوجائے کبھی ترک بھی فرمایا ہو۔ دوسری سنت غیر مؤکدہ وہ حکم شرعی جس پر شریعت میں کوئی تاکید نہ آئی ہو مگر اس کا ترک کرنا بھی شریعت کو پسند نہیں۔ عبداللہ ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار ایک سیدھی لکیر کھینچ کر فرمایا یہ اللہ کا راستہ ہے پھر اس کے دائیں بائیں لکیریں کھینچ کر فرمایا کہ یہ ان لوگوں کے راستے ہیں جو شیطان کی پیروی کرتے ہیں، بلاشبہ میرا راستہ سیدھا ہے اور تم لوگ اسی پر عمل کرو۔

سنت الفعل وہ جو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خود کیا ہو (۲) سنت القول وہ جس کے بارے میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو (۳) سنت التقریر وہ چیزیں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ہوئیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے منع نہ فرمایا ہو، وہ چیزیں جن کی آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تاکید فرمائی، سنت الہدیٰ یا سنت محمد یہ کہلاتی ہیں، مثلاً اذان وغیرہ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جن کی تاکید نہ فرمائی سنت الزائدہ کہلاتی ہیں۔ مالک بن انسؓ سے روایت ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے تم میں دو چیزیں چھوڑی ہیں جب تک تم ان کو مضبوط پکڑے رہو گے گمراہ نہ ہوں گے، ایک کتاب اللہ اور دوسری

سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم (موطا)

سنت والجماعت

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جانشین کو عامہ مسلمین کا حق جان کر پوری قوم میں جو منتخب ہو جائے اس کو خلیفہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سمجھنے والا اہل سنت والجماعت کہلاتا ہے، دوسرا فرقہ شیعہ ہے جو کسی انتخاب کے بغیر اہل بیت ہی کو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی جانشینی کا حق دار سمجھتا ہے۔

سنہ

سال، قدیم عربی سال جو بارہ مہینوں پر مشتمل ہوتا تھا مگر ۴۱۲ء میں عربوں نے تین سالوں میں ایک بار ایک مہینہ جوڑنا شروع کیا اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بھی یہی رواج قائم تھا، حجۃ الوداع کے خطبہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سال کے بارہ ہی مہینے ہوتے ہیں اور عربوں کے اس چلن کو ختم کردیا، عربوں میں حرام مہینوں میں تبدیل کرنے کی جو عادت تھی اس سے بھی منع فرمایا۔

سن ہجری

حضرت موسیٰ اشعریؓ نے خلیفہ دوم حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو لکھ کر بھیجا کہ آپ کے خطوط ہم کو کسی تاریخ کے بغیر ملتے ہیں جس سے معاملات کو سمجھنے اور احکامات کے نافذ کرنے میں بڑی دشواری ہوتی ہے اس لئے بہتر یہ ہے کہ کوئی تاریخ ڈالا کریں۔ امیر المؤمنین نے صحابہ کرام سے مشورہ کیا کہ چار چیزوں سے تاریخ کی ابتدا کی جاسکتی ہے۔

(۱) ولادت نبویؐ (۲) بعثت نبویؐ (۳) ہجرت نبویؐ اور (۴) وفات النبی صلی اللہ علیہ وسلم، سبھی حضرت ہجرت نبویؐ سے تاریخ کی ابتدا کرنے پر متفق ہوگئے، پھر سوال اٹھا کہ سال کی ابتدا کس مہینے سے کی جائے، بعض صحابہ رمضان المبارک سے آغاز کرنے کے حق میں تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، محرم الحرام سے سال کی ابتدا ہوگی۔

سنی

اہل سنت والجماعت، آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کرنے والے مسلمان کو سنی کہتے ہیں، یہ لفظ عام طور سے شیعہ کے مقابل کہا جاتا ہے، یعنی وہ مسلمان جو چاروں خلفاء کو مانتے ہیں، صحاح ستہ یعنی احادیث کے چھ مجموعوں اور چار ائمہ دین میں سے کسی کا اتباع کرتے ہیں۔

سوء: برائی، عیب، گناہ، امام راغبؒ نے لکھا ہے کہ سوء ہر وہ چیز ہے جو آدمی کو رنجیدہ کرے خواہ وہ امور دنیوی ہو یا امور اخروی۔

سواع

ایک بت کا نام جس کی پرستش حضرت نوح علیہ السلام کی قوم کرتی تھی، سورۂ نوح میں ہے۔

وَقَالُوا لَا تَذَرُنَّ آلِهَتَكُمْ وَلَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَّلَا سُوَاعًا وَّلَا يَغُوثَ وَيَعُوقَ وَنَسْرًا ۝

تفسیر عزیزی میں ہے کہ یہ پانچوں حضرت ادریسؑ کے بیٹوں کے نام ہیں جو بہت نیک تھے، ان کے بہت زمانہ بعد لوگوں نے ان کے اوصاف کو پیش نظر رکھتے ہوئے ان کے مجسمے تراش لئے اور پھر ان کی پرستش شروع کردی اس طرح یہ نام ان بتوں کے قرار پائے۔ تاریخ الامم خضری میں لکھا ہے کہ عرب میں عمرو بن لحی خزاعی کے زمانے تک بت پرستی کا رواج نہ تھا، یہ شخص جب شام گیا تو وہاں سے اس مرض کو ساتھ لایا، بت پرست قوموں کے پرانے بتوں کے ہم شکل بت بنائے، ینبع کے قریب رمعاط کے مقام پر ایک مندر بنا کر اسے نصب کیا گیا، بنی لحیان اس مندر کے مہنت بنے۔

سوائم: سائمہ کی جمع وہ جانور جو چراگاہوں میں ہوں اور جن پر زکوٰۃ لازمی ہے۔

سود

اسلام میں سود کی سخت ممانعت ہے، سود خور، سود کا گواہ، سود کی دستاویز لکھنے والا، سود دینے والا سبھی ایک حکم میں آتے ہیں، سود عرب میں دو طرح کا ہوتا تھا، ایک قرض پر، ایک بیع پر، قرض پر اس طرح کے روپیہ دینے والا ایک مقررہ وقت کے لئے کسی کو روپیہ دیتا، جب مدت پوری ہو جاتی تو روپے کا تقاضا کرتا، اگر قرض لینے والے کے پاس روپیہ نہ ہوتا تو وہ مہلت طلب کرتا، تو قرض پر سود بڑھا لیا جاتا اور اسے بھی اصل رقم

میں شامل کر کے مدت کی توسیع کردی جاتی۔ بیع پر اس طرح کہ کوئی شخص کسی کے ہاتھ کوئی چیز فروخت کرتا اور اسی قسم کی چیز خریدنے والے سے اس کے عوض میں لیتا تو زیادہ لیتا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گیہوں کو گیہوں کے عوض، نمک کو نمک کے عوض، جو کو جو کے عوض، کھجور کو کھجور کے عوض، چاندی کو چاندی کے عوض اور سونے کو سونے کے عوض فروخت کرو تو برابر فروخت کرو یعنی زیادہ لینا دینا داخل سود ہے اور یہ دونوں قسم کے سود حرام ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ علیہ وسلم کا بیان ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سود کا گناہ ستر حصہ ہے جس میں سے چھوٹا حصہ اس (گناہ) کے برابر ہے جو کسی شخص کو اپنا ماں حرام کرنے سے ہو (ابن ماجہ)

عبداللہ بن حنظلہ غسیلؓ ملائکہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سود کا ایک درہم جس کو آدمی جان بوجھ کر کھائے چھتیس زنا سے زیادہ گناہ رکھتا ہے۔ (احمد)

حضرت سمرہؓ بن جندب سے روایت ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک دن) فرمایا کہ میں نے رات کو خواب میں دو آدمیوں کو دیکھا، وہ میرے پاس آئے اور ایک پاکیزہ سرزمین میں مجھے لے گئے، پھر ہم وہاں سے چل کر ایک خون کی نہر پر پہنچے جس میں ایک شخص کھڑا ہوا تھا اور نہر کے بیچ میں ایک اور آدمی تھا جس کے ہاتھ میں کچھ پتھر تھے، یہ شخص اس آدمی کے سامنے تھا جو نہر میں تھا، میں نے سوال کیا کہ یہ کون شخص ہے تو اس آدمی نے جواب دیا جو شخص نہر میں ہے وہ سود خور ہے۔

(بخاری)

ایک منہ والا ردراکش

پہچان

رودراکش پیڑ کے پھل کی گٹھلی ہے۔ اس گٹھلی پر عام طور پر قدرتی سیدھی لائنیں ہوتی ہیں۔ ان لائنوں کی گنتی کے حساب سے رودراکش کے منہ کی گنتی ہوتی ہے۔

فائدہ

ایک منہ والا ردراکش میں ایک قدرتی لائن ہوتی ہے۔ ایک منہ والے ردراکش کے لئے کہا جاتا ہے کہ اس کو دیکھنے ہی سے انسان کی قسمت بدل جاتی ہے تو پہننے سے کیا نہیں ہوگا۔ یہ بڑی بڑی تکلیفوں کو دور کر دیتا ہے۔ جس گھر میں یہ ہوتا ہے اس گھر میں خیر و برکت ہوتی ہے۔

ایک منہ والا ردراکش سب سے اچھا مانا جاتا ہے۔ اس کو پہننے سے بھی طرح کی پریشانیاں دور ہوتی ہیں۔ چاہے وہ حالات کی وجہ سے ہوں یا دشمنوں کی وجہ سے۔ جس کے گلے میں ایک منہ والا ردراکش ہے اس انسان کے دشمن خود ہار جاتے ہیں اور خود ہی پسپا ہو جاتے ہیں۔

ایک منہ والا ردراکش پہننے سے یا کسی جگہ رکھنے سے ضرور فائدہ ہوتا ہے۔ یہ انسان کو سکون پہنچاتا ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ قدرت کی ایک نعمت ہے۔

ہاشمی روحانی مرکز نے اس قدرتی نعمت کو ایک عمل کے ذریعہ اور بھی زیادہ موثر بنا کر عوام کی خدمت کے لئے تیار کیا ہے اس مختصر عمل کے بعد اس کی تاثیر اللہ کے فضل سے دوگنی ہوگئی ہے۔

خاصیت: جس گھر میں ایک منہ والا ردراکش ہوتا ہے اللہ کے فضل سے اس گھر میں بفضل خداوندی خوشیاں اور سکون ہوتا ہے۔ ناگہانی موت سے حفاظت رہتی ہے، جادوٹونے اور آسیبی اثرات سے حفاظت رہتی ہے اور نجات بھی ملتی ہے، ایک منہ والا رودراکش بہت قیمتی ہوتا ہے اور بہت کم ملتا ہے، یہ چاند کی شکل کا یا کاجو کی شکل کا بھی ہوتا ہے جو کہ عام طور پر دستیاب ہے اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ اصلی ایک منہ والا رودراکش جو گول ہونا ضروری ہے جو کہ مخصوص مقامات میں پایا جاتا ہے، جو کہ مشکل سے اور بہت کوششوں سے حاصل ہوتا ہے، ایک منہ والا رودراکش گلے میں رکھنے سے گلا کبھی پیسے سے خالی نہیں ہوتا، اس رودراکش کو ایک مخصوص عمل کے ذریعہ مزید معتبر بنایا جاتا ہے، یہ اللہ کی ایک نعمت ہے، اس نعمت سے فائدہ اٹھانے کے لئے ہم سے رابطہ قائم کریں اور کسی وہم میں مبتلا نہ ہوں۔

(نوٹ) واضح رہے کہ دس سال کے بعد رودراکش کی افادیت متاثر ہو جاتی ہے، دس سال کے بعد اگر رودراکش بدل دیں تو دور اندیشی ہوگی۔

قسط نمبر: ۱۰

اللہ کے نیک بندے

از قلم: آصف خان

حضرت جنید بغدادیؒ فرمایا کرتے تھے۔ "جب تم کسی صوفی کی یہ حالت دیکھو کہ وہ ظاہرداری کی باتوں کا زیادہ خیال رکھتا ہے تو سمجھ لو کہ اس کا باطن خراب ہے۔"

تصوف ایک ایسا موضوع ہے جس پر صدیوں سے عجیب وغریب بحث جاری ہے مگر اس سلسلے میں حضرت جنید بغدادیؒ نے جو کچھ فرمادیا ہے اس پر کسی بھی زاویئے سے اضافہ نہیں کیا جاسکتا۔

ایک موقع پر حضرت جنید بغدادیؒ نے فرمایا۔ "تصوف یہ ہے کہ اللہ سبحانہ اور تیرے درمیان میں کوئی واسطہ باقی نہ رہے۔"

ایک بار فرمایا۔ "تصوف تو ایک جنگ ہے جس میں صلح نہیں۔" جنگ سے مراد نفس کے خلاف جنگ ہے اور نفس آخری سانس تک باقی رہتا ہے، اس لئے نفس کے ساتھ صلح نہیں ہوسکتی۔

ایک دن فرمایا۔ "تصوف اللہ کے ساتھ معاملات کے صاف ہونے کا نام ہے اور اس کی بنیاد یہ ہے کہ دنیا سے روگردانی کی جائے۔"

ایک دن وعظ کے دوران فرمایا۔ "تصوف یہ ہے کہ اسی تصوف سے اللہ تیری خودی کو مٹا کر مار ڈالے اور پھر اسی تصوف سے تجھے زندہ کرے۔"

ایک اور موقع پر صوفی کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا۔ "صوفی وہ ہے جو زمین کے مانند ہو کہ دنیا بھر کی غلاظت اس پر ڈالی جاتی ہے مگر اس کے اندر سے سرسبز فصل پھوٹتی ہے۔"

حضرت جنید بغدادیؒ فرمایا کرتے تھے کہ تصوف کی بنیاد آٹھ خصلتوں پر ہے جو انبیائے پاک علیہم السلام کے ساتھ مخصوص تھیں۔

(۱) سخاوت جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کا وصف خاص تھی۔ دوسری روایت میں ہے کہ صوفی کا دل حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرح دنیا کی دوستی سے پاک ہو۔

(۲) رضا جو حضرت اسحٰق علیہ السلام کے لئے مخصوص تھی۔ دوسری روایت میں حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی مثال دی گئی ہے۔

(۳) صبر جس کا حق حضرت ایوب علیہ السلام نے ادا کیا۔

(۴) اشارہ جو حضرت زکریا کے لئے مخصوص تھا۔

(۵) اندوہ وغم جسے حضرت داؤد علیہ السلام کے لئے مخصوص کیا گیا تھا۔

(۶) غریب الوطنی جو حضرت یحییٰ علیہ السلام کے لئے مخصوص تھی۔

(۷) سیاحت جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے خصائص میں سے تھی۔

(۸) فقیر اور درویشی جو محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو بطور خاص بخشے گئے تھے، دوسری روایت کے مطابق مناجات میں صوفی کا اخلاص حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح ہو۔

ان مثالوں سے کسی کو یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ صوفی پیغمبرانہ صفات کا حامل ہوتا ہے، دراصل انبیائے کرام علیہم السلام سیرت وکردار کا اعلیٰ ترین نمونہ ہوتے ہیں، اس لئے ان ہی کی تقلید کرکے کوئی انسان صوفیت اور ولایت کی منزل تک پہنچ سکتا ہے۔

ایک بار کسی شخص نے برسر مجلس آپ سے پوچھا۔ "مریدوں کو حکایتیں سنانے سے کیا فائدہ پہنچ سکتا ہے؟"

حضرت جنید بغدادیؒ نے جواب میں فرمایا۔ "حکایتیں تو اللہ تعالیٰ کے لشکروں میں سے ایک لشکر ہے جس سے مریدوں کے دلوں کو تقویت پہنچتی ہے۔"

اسی شخص نے دوسرا سوال کیا۔ "کیا آپ کے پاس اس کا کوئی ثبوت بھی ہے؟"

حضرت جنید بغدادی نے فرمایا۔ "قرآن حکیم میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد مقدس ہے۔

ترجمہ: "ہم تم سے پیغمبروں کے تمام قصے بیان کریں گے جس سے تمہارے دل کو مضبوطی بخشیں گے۔"

حضرت جنید بغدادیؒ فرماتے تھے۔ "اللہ جل شانہ نے مومنین کو ایمان سے شرف عطا کیا، ایمان کو عقل سے نوازا اور عقل کو صبر سے آراستہ

کیا، لہٰذا ایمان مومنین کا دین ہے، عقل ایمان کا دین ہے اور صبر عقل کا دین ہے۔"

ایک بار حضرت جنید بغدادیؒ اخلاص کے موضوع پر تقریر کررہے تھے، آپ نے اپنی ذاتی زندگی کا ایک واقعہ سناتے ہوئے فرمایا۔

میں نے اخلاص ایک حجام سے سیکھا، وہ اس وقت مکہ معظمہ میں کسی رئیس شخص کے بال بنارہا تھا، میرے مالی حالات نہایت شکستہ تھے، میں نے حجام سے کہا۔

"میں اجرت کے طور پر تمہیں ایک پیسہ نہیں دے سکتا، بس تم خدا کے لئے میرے بال بنادو۔"

میری بات سنتے ہی حجام نے اس رئیس کو چھوڑ دیا اور مجھ سے مخاطب ہوکر بولا۔ "تم بیٹھ جاؤ!"

مکے کے رئیس نے حجام کے طرز عمل پر اعتراض کیا تو وہ معذرت کرتے ہوئے بولا۔

"جب خدا کا نام اور واسطہ درمیان میں آجاتا ہے تو میں سارے کام چھوڑ دیتا ہوں۔"

حجام کا جواب سن کر مجھے بڑا تعجب ہوا، پھر اس نے قریب آکر میرے سر کو بوسہ دیا اور بال بنانے لگا، اپنے کام سے فارغ ہونے کے بعد حجام نے مجھے ایک پڑیا دی جسمیں کچھ رقم تھی۔

"اسے اپنے استعمال میں لائیے۔" حجام کے لہجے میں بڑا اخلوص تھا۔

میں نے رقم قبول کرلی اور اس کے ساتھ ہی نیت کی کہ مجھے جو پہلی فتوح حاصل ہوگی وہ حجام کی نذر کروں گا۔

پھر چند روز بعد جب میرے پاس کچھ روپیہ آیا تو میں سیدھا اس حجام کے پاس پہنچا اور وہ رقم اسے پیش کردی۔

"یہ کیا ہے؟" حجام نے حیران ہوکر پوچھا۔

میں نے اس کے سامنے پورا واقعہ بیان کردیا۔

میری نیت کا حال سن کر حجام کے چہرے پر ناگواری کا رنگ اُبھر آیا۔ "اے شخص! تجھے شرم نہیں آتی؟ تو نے اللہ کی راہ میں بال بنانے کو کہا تھا اور اب کہتا ہے کہ یہ اس کا معاوضہ ہے، تو نے کسی بھی مسلمان کو دیکھا ہے کہ اللہ کی راہ میں کام کرے اور پھر اس کی مزدوری لے۔"

حضرت جنید بغدادیؒ اکثر فرمایا کرتے تھے۔ "میں نے اخلاص کا مفہوم اسی حجام سے سیکھا ہے۔"

☆☆☆

سیرت وکردار کی ایسی بلندی نے حضرت جنید بغدادیؒ کو اہل عراق کا محبوب بنادیا، پھر آپ کی یہی محبوبیت بعض علماء کے لئے حسد کا سبب بن گئی، ایک دن عباسی خلیفہ مستنصر باللہ کے دربار میں کہا گیا۔

"امیرالمومنین! اس درویش کی خبر لیجئے جو اپنے مکان کے ایک گوشے میں بیٹھ کر اہل ایمان کو گمراہ کررہا ہے۔" علماء کا اشارہ حضرت جنید بغدادیؒ کی طرف تھا۔

خلیفہ نے بڑی حیرت سے فقہائے عراق کی بات سنی۔ "آخر وہ شخص کیا کرتا ہے؟"

وہ سماع سنتا ہے، رقص کرتا ہے اور لوگوں کو صوفیت کی تعلیم دیتا ہے۔" حاسد علماء نے حضرت جنید بغدادیؒ کے خلاف فرد جرم پیش کرتے ہوئے کہا۔

"یہ انسان کا اپنا فعل ہے کہ وہ مسجد میں کھلے عام اللہ کی عبادت کرے یا گوشہ نشیں ہوکر اپنے مالک کو یاد کرے۔" عباسی خلیفہ نے حاسد علماء کو جواب دیتے ہوئے کہا۔

"امیرالمومنین! جنید دنیاداری کے کاموں میں مبتلا ہیں۔" علمائے عراق نے دلیل پیش کی۔ "لوگ ان کی مصنوعی درویشی اور ظاہری تقویٰ دیکھ کر دھوکا کھاتے ہیں اور فریب میں مبتلا ہوجاتے ہیں۔

"کسی محبت کے بغیر جنید کو ان کے اعمال واشغال سے روکا نہیں جاسکتا۔" عباسی خلیفہ نے حضرت جنید بغدادیؒ کے مخالفین کو واضح الفاظ میں جواب دیدیا۔

مگر فقہا کا حاسد گروہ مسلسل خلیفہ کے کان بھرتا رہا، آخر عباسی خلیفہ نے یہ کہہ کر جان چھڑائی۔ "پہلے میں جنید کو آزماتا ہوں، اگر وہ دنیادار ہوئے تو اس آزمائش میں ناکام ہوجائیں گے، پھر انہیں شریعت کی گرفت سے کوئی نہیں بچاسکے گا۔"

خلیفہ کی ایک کنیز تھی جسے اس نے تین ہزار درہم کے عوض خریدا تھا، کنیز کے خدوخال اس قدر دلکش تھے کہ وہ اپنے زمانہ میں خوبصورتی کی ایک اعلیٰ مثال تھی، خلیفہ نے اپنی خدمت گار عورتوں کو حکم دیا کہ اس کنیز کو قیمتی لباس اور زروجواہر سے آراستہ کیا جائے۔

پھر کنیز کو اپنی خلوت میں طلب کر کے عباسی خلیفہ نے کہا۔ "تجھے لازم ہے کہ تو شیخ جنید کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرے کہ تجھے ان سے بے پناہ عقیدت ہے۔"

کنیز نے حیران ہو کر خلیفہ کی طرف دیکھا۔ "امیر المؤمنین! میں تو شیخ جنید کو جانتی تک نہیں۔"

"شیخ جنید بغداد کے ایک پارسا انسان ہیں۔" عباسی خلیفہ نے اپنی کنیز کو سارا منصوبہ سمجھاتے ہوئے کہا۔ "تجھے ان کی پارسائی کو آزمانا ہے۔"

"اگر وہ نیک انسان ہیں تو پھر مجھے کس طرح قبول کریں گے؟" کنیز کی حیرت برقرار تھی۔

"تجھے اپنی پرزور تقریر کے ذریعے شیخ جنید پر یہ ظاہر کرنا ہے کہ تو ایک مال دار عورت ہے مگر تیرا دل دنیا کی رنگینیوں سے اکتا گیا ہے، اب تجھے صرف خدا کی تلاش ہے اور تو شیخ جنید کی صحبت میں رہ کر حق تعالیٰ کی عبادت کرنا چاہتی ہے۔"

الغرض وہ خوبصورت کنیز حضرت جنید بغدادیؒ کی خانقاہ کی طرف روانہ ہوگئی، خلیفہ نے اپنا ایک معتمد غلام بھی اس کے ساتھ روانہ کر دیا تاکہ وہ خانقاہ میں پیش آنے والے واقعات سے خلیفہ کو باخبر کرتا رہے۔

کنیز بڑے عاجزانہ انداز میں حضرت جنید بغدادیؒ کے سامنے حاضر ہوئی اور اس نے اپنے خوبصورت چہرے کو بے نقاب کر دیا، حضرت جنید بغدادیؒ نے ایک نظر اس فتنہ ساماں عورت کو دیکھا اور فوراً ہی سر جھکا لیا۔

عباسی خلیفہ کے منصوبے کے مطابق کنیز التجا کرنے لگی۔ "شیخ! میری رہنمائی کیجئے! میں آپ کی صحبت میں رہ کر اپنی باقی زندگی یادِ الٰہی میں بسر کرنا چاہتی ہوں۔"

جیسے ہی کنیز کی زبان سے یہ الفاظ ادا ہوئے حضرت جنید بغدادیؒ نے سر اٹھا کر دوبارہ کنیز کی طرف دیکھا اور ایک آہِ سرد بھری۔

حضرت جنید بغدادیؒ کا یہ رنگ جلال دیکھ کر کنیز اس قدر خوفزدہ ہوئی کہ فرش پر گر کر تڑپنے لگی اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے اس کی روح جسم سے پرواز کر گئی۔

غلام بدحواسی کے عالم میں قصر خلافت تک پہنچا اور خلیفہ کے روبرو سارا واقعہ بیان کر دیا۔ مشہور تصنیف "تذکرۃ الاولیاء" میں حضرت شیخ فریدالدین عطارؒ کی روایت ہے کہ جب عباسی خلیفہ کو کنیز کی موت کا علم ہوا تو وہ غضب ناک ہو کر کہنے لگا۔

"اب شیخ جنید وہ دیکھیں گے جو انہیں نہیں دیکھنا چاہئے۔"

پھر خلیفہ پورے جاہ وحشم کے ساتھ حضرت جنید بغدادیؒ کی خانقاہ کی طرف روانہ ہوا، خوشامدی مصاحبوں نے عباسی خلیفہ کو سمجھانے کی کوشش کی۔

"امیر المؤمنین! آپ کا ایک عام انسان کے گھر جانا منصب خلافت کے منافی ہے۔ شیخ جنید کو اپنی خدمت میں طلب کر کے ان سے باز پرس کیجئے۔"

خلیفہ نے اپنے مصاحبوں کی بات ماننے سے انکار کر دیا۔ "ہم خود اپنی آنکھوں سے دیکھنا چاہتے ہیں کہ شیخ جنید کون ہیں اور ان کی خانقاہ میں کیا ہوتا ہے؟"

پھر جب عباسی خلیفہ حضرت جنید بغدادیؒ کے مکان کے قریب پہنچا تو پورے محلے میں امیر المؤمنین کی آمد کا شور مچ گیا، خدمت گاروں نے حضرت جنید بغدادیؒ کو بھی خبر دی مگر آپ نے کسی تاثر کا اظہار نہیں کیا بلکہ پورے اطمینان وسکون کے ساتھ اپنے کام میں مصروف رہے۔

پھر جب عباسی خلیفہ آپ کی خانقاہ میں داخل ہوا تو حضرت شیخ نے ایک مسلمان طرح امیر المؤمنین کا استقبال کیا اور مزاج پرسی کی۔

عباسی خلیفہ نے رسمی باتیں کرنے کے بجائے براہ راست حضرت جنید بغدادیؒ نے پوچھا۔ "شیخ! یہ کیسی ادا ہے کہ آپ نے ایک محبوبۂ دلنواز کو مار ڈالا اور اسے جلا کر خاک کر دیا۔"

خلیفہ کی بات سن کر حضرت جنید بغدادیؒ نے بے نیازانہ لہجے میں فرمایا۔

"امیر المؤمنین آپ کی یہ شفقت کیسی ہے کہ میری چالیس سالہ ریاضت، مجاہدات اور بے خوابی کو وہ کنیز ایک لمحے میں برباد کر ڈالتی اور لوگ تماشا دیکھتے رہ جاتے۔"

حضرت جنید بغدادیؒ کی اس قوت کشف پر عباسی خلیفہ سناٹے میں آگیا۔

"امیر المؤمنین! ایک انسان میں یہ طاقت نہیں ہے کہ وہ دوسرے

انسان کو مار ڈالے۔ ’’حضرت جنید بغدادیؒ نے عباسی خلیفہ کو دوبارہ مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔

’’میں اس گوشۂ تنہائی میں بیٹھ کر جسے پکار رہا ہوں، وہ خود نہیں چاہتا کہ میرے اور اس کے درمیان کوئی غیر حائل ہو جائے۔‘‘

عباسی خلیفہ چپ چاپ اٹھ کر چلا گیا، پھر جب مخالفین نے دوبارہ حضرت بغدادیؒ کی شکایت کی تو خلیفہ مستنصر سخت برہم ہو گیا۔ ’’لوگ جھوٹ بولتے ہیں، جو شخص خود فتنے میں مبتلا نہیں ہوا اسے دیکھ کر دوسرے لوگ کبھی گمراہ نہیں ہو سکتے۔‘‘

حضرت جنید بغدادیؒ کے کردار پر عباسی خلیفہ کی گواہی ایک بڑی گواہی ہے، اگر لوگ اسے سمجھنے کی کوشش کریں۔

☆☆☆

پھر جب خلیفہ معتضد باللہ کا زمانہ آیا تو علمائے بغداد نے اجتماعی طور پر صوفیاء کے خلاف ہنگامہ آرائی شروع کر دی۔ ایک روایت کے مطابق اس ہنگامہ آرائی کا سبب ایک شخص غلام خلیل تھا، خلیل نے دربار خلافت میں عرضداشت پیش کرتے ہوئے کہا۔

’’عراق کے تمام صوفیاء زندیق اور بے دین ہیں، اس لئے امیر المؤمنین کا فرض ہے کہ وہ اسلام کو اس خوفناک فتنے سے بچائیں۔‘‘

غلام خلیل کی درخواست سن کر خلیفہ معتضد باللہ نے تمام صوفیائے عراق کے قتل کا حکم جاری کر دیا۔

دوسری روایت ہے کہ اس ہنگامہ آرائی کی ابتدا شیخ نوریؒ سے ہوئی جو نہایت بلند مرتبہ صوفی تھے۔ شیخ نوریؒ نے ایک دن بغداد کے کسی راستے سے گزر رہے تھے کہ آپ نے چند لوگوں کو دیکھا جو شراب کے مٹکے اٹھائے ہوئے تھے، شیخ نوریؒ کی مذہبی غیرت اس منظر کو برداشت نہ کر سکی، آپ وارفتگی کی حالت میں آگے بڑھے اور شراب کے بہت سے مٹکے توڑ ڈالے، خم بردار تعداد میں زیادہ تھے اس لئے ان لوگوں نے حضرت شیخ نوریؒ کو پکڑ لیا اور عباسی خلیفہ کے دربار میں لے گئے۔ بعض مؤرخین نے معتضد باللہ کے بارے میں تحریر کیا ہے کہ وہ ایک زشت خو اور تند مزاج حکمراں تھا، پہلے گالی دیتا تھا، بعد میں گفتگو کا آغاز کرتا تھا، خلیفہ نے حسب عادت شیخ نوریؒ کو گالی دیتے ہوئے کہا۔

’’تو شراب کے خم توڑنے والا کون ہوتا ہے اور تجھے محتسب کس نے بنایا ہے؟‘‘

حضرت شیخ نوریؒ نے کسی تکلف اور رعایت کے بغیر فرمایا۔ ’’جس ذات پاک نے تجھے خلیفہ بنایا ہے، اسی نے مجھے محتسب کے منصب پر فائز کیا ہے۔‘‘

خلیفہ معتضد باللہ حضرت شیخ نوریؒ کا یہ بے باکانہ جواب برداشت نہ کر سکا اور تمام صوفیائے عراق کے قتل کا حکم جاری کر دیا تھا، معتوب صوفیاء میں حضرت شیخ نوریؒ کے احباب بھی شامل تھے۔

بعض مؤرخین کا کہنا ہے کہ عباسی خلیفہ معتضد باللہ ایک پابند شریعت اور محتاط حکمراں تھا، وہ حضرت شیخ نوریؒ کے اس عمل سے اس قدر برہم نہیں ہو سکتا تھا۔ اب تاریخی حقائق کی روشنی میں ایک ہی صورت باقی رہ جاتی ہے کہ عراق کے فقہاء اور محدثین صوفیاء کے علم باطنی کو تسلیم نہیں کرتے تھے۔ ان کے نزدیک ذکر اور سماع کی محفلوں کی کوئی حقیقت نہیں تھی، اس لئے وہ صوفیاء کے عشق جاں سوزی کو کوئی اہمیت نہیں دیتے تھے۔ اتفاق سے بعض صوفیاء بھی غیر محتاط زندگی بسر کرتے تھے، نتیجتاً ان پر سر عام جذب مستی کی کیفیت طاری ہو جاتی تھی، پھر یہی جذب و مستی صوفیاء کی دشمن بن گئی اور اسی کو بنیاد بنا کر فقہائے عراق نے عباسی خلیفہ کے دربار میں صوفیاء کی بے راہ روی کی شکایت اور اس اندیشے کا اظہار کیا کہ اگر اس گروہ کو شرع کا پابند نہ بنایا گیا تو عام مسلمان گمراہی کا شکار ہو سکتے ہیں، کسی تاریخی روایت سے پتہ نہیں چلتا کہ اس سلسلے میں خلیفہ وقت نے تحقیق سے کام لیا صرف فقہائے عراق کی شکایت پر تمام صوفیاء کے قتل کا حکم جاری کر دیا۔

فقہاء کی طرف سے صوفیاء پر تین الزامات عائد کئے گئے تھے زندقہ، الحاد اور حلول، یہ تینوں صورتیں کفر کی کھلی ہوئی علامت ہیں، اسی بنیاد پر صوفیاء کو دائرہ اسلام سے خارج کیا گیا اور واجب القتل قرار پائے۔

صرف جنید بغدادیؒ کی حد تک پتہ چلتا ہے کہ اس سلسلہ میں کسی قدر تحقیق سے کام لیا گیا تھا، بعض مؤرخین کا کہنا ہے کہ یہ ناخوشگوار واقعہ معتضد باللہ کے بجائے خلیفہ الموفق باللہ کے دور اقتدار میں پیش آیا تھا۔ مؤرخین کی اسی جماعت کے مطابق حضرت جنید بغدادیؒ کو الموفق کے دربار میں طلب کر کے پوچھا گیا تھا۔

☆☆☆☆

ادارہ

اس ماہ کی شخصیت

از: حیدرآباد

نام: محمد تمیز الدین

نام والدین: افضل بی بی محمد ابوالحسن

تاریخ پیدائش: ۲۷رجنوری ۱۹۵۵ء

نام شریک حیات: نفیسہ خانم

شادی کی تاریخ: ۷راکتوبر ۱۹۸۳ء

قابلیت: ایم اے (عثمانیہ)

آپ کا نام ۱۳حروف پر مشتمل ہے، ۵حروف نقطے والے ہیں، باقی ۸حروف، حروف صوامت سے تعلق رکھتے ہیں۔ عنصر کے اعتبار سے آپ کے نام میں ۵حروف آتشی، ۴حروف بادی، ۳حروف خاکی اور ایک حرب آبی ہے، بہ اعتبار تعداد آپ کے نام میں آتشی حروف کو اور بہ اعتبار اعداد آپ کے نام میں بادی حروف کو غلبہ حاصل ہے۔

آپ کے نام کا مفرد عدد ۵، مرکب عدد ۱۴ اور آپ کے نام کے مجموعی اعداد ۶۴۴ ہیں۔

۵ کا عدد خود اعتباری سے وابستہ ہے، جس شخص کا عدد ۵ ہوتا ہے اس کی طبیعت میں استحکام ہوتا ہے اور یہ شخص اپنی ذات کے سوا کسی پر اعتبار نہیں کرتا۔ جن لوگوں کا عدد ۵ ہوتا ہے وہ بے تکلف ہوتے ہیں، ان کی طبیعت میں ایک طرح کی آزادی ہوتی ہے اور وہ لوگوں سے ان کے مرتبہ کا لحاظ نہ رکھتے ہوئے ملاقاتیں نہیں کرتے ہیں، کسی سے ملاقات کرتے ہوئے ان کے دل میں کسی طرح کا خوف، جھجک اور تردد نہیں ہوتا، ان کا حلقہ احباب وسیع ہوتا ہے لیکن ان میں ایک طرح کا ہرجائی پن ہوتا ہے۔ یہ لوگ پرانے دوستوں سے ترک تعلقات کر کے پھر نئے دوست بنالیتے ہیں اور پرانے دوستوں کو یکسر نظر انداز کر دیتے ہیں، اس فطرت کی وجہ سے کبھی کبھی انہیں بڑے بڑے نقصانات برداشت کرنے پڑتے ہیں اور کئی بار انہیں اچھے دوستوں سے ہاتھ دھونے پڑ جاتے ہیں۔

پانچ عدد کے لوگوں کو راج نیتی سے بھی بہت دلچسپی ہوتی ہے، یہ خود کو نمایاں کرنے کی جدوجہد میں بھی لگے رہتے ہیں، ان کو خواتین سے بھی ایک خاص قسم کی دلچسپی ہوتی ہے اور خواتین کے سامنے یہ اپنے خیالات کو بار بار پیش کرنے کی کوششیں کرتے ہیں، ان کے خیالات میں ایک طرح کا انتشار ہوتا ہے اور یہ انتشار ان کو رنجیدگی اور پراگندگی سے وابستہ رکھتا ہے اور یہ مضطرب سے رہتے ہیں۔

۵ عدد کے لوگ سنجیدہ ہوتے ہیں، بہت گہرے ہوتے ہیں، لیکن روپے پیسے کے معاملے میں قابل بھروسہ ہوتے ہیں، کاروبار سے انہیں بہت دلچسپی ہوتی ہے اور کاروبار کے معاملے میں یہ ہوشیار بھی بہت ہوتے ہیں، انہیں جھوٹ اور لاگ لپیٹ سے نفرت ہوتی ہے، یہ عیش وعشرت اور راحت ومسرت کے دلدادہ ہوتے ہیں۔

۵ عدد کے لوگ سفر کے شوقین ہوتے ہیں، ۵ کا عدد ایک اور ۹ کے درمیان کا عدد ہے اس میں وفا کی مقدار کم ہوتی ہے، اس عدد کا حامل کسی بھی وقت دوسری عورت کی طرف متوجہ ہوسکتا ہے، اگر ان کی نگرانی اور حفاظت نہ کی جائے تو یہ کسی بھی وقت بے وفائی کا مظاہرہ کر سکتے ہیں، محبت اور دوستی کے معاملے میں یہ گرگٹ کی طرح رنگ بدل لیتے ہیں، یہ شہرت حاصل کرنے کے خواہش مند ہوتے ہیں اور اس کے لئے یہ جدوجہد بھی کرتے ہیں اور اکثر کامیاب بھی ہوجاتے ہیں۔ ۵ عدد کے لوگ لفظ نقصان سے بہت چڑتے ہیں، ان کا ذہن ہر وقت صرف نفع اور پروفٹ کی طرح مائل رہتا ہے، یہ ایسی تجارت کے قائل ہوتے ہیں جس میں نقصان کا کوئی پہلو نہ ہو، بزنس کے معاملے میں ان کی ہوشیاری اور چالاکی مسلم ہوتی ہے لیکن ان میں استقلال اور ثابت قدمی نہیں ہوتی یہ کسی بھی وقت اپنا راستہ بدل دیتے ہیں، بعض اوقات تو کسی بھی طرف

چلتے چلتے معمولی سے خسارے کی بنا پر اپنی رائے تبدیل کر لیتے ہیں اور اپنے لگے ہوئے سرمائے کو نظر انداز کر دیتے ہیں حالانکہ اگر یہ ثابت قدمی سے کام لیں اور تھوڑا سا نقصان برداشت کر کے اسی راستے پر چلتے ہیں تو ان کے نقصان کی تلافی ممکن ہے اور انہیں پہلے ہی راستے پر چل کر بے انتہا نفع حاصل ہو سکتا ہے لیکن ان کا مزاج یہ ہوتا ہے کہ بہت تھوڑا سا نقصان بھی یہ برداشت نہیں کر پاتے اور ایک دم پلٹی مار جاتے ہیں، ان کی زیادہ تر توجہ اپنی محنت کا صلہ پانے پر لگی رہتی ہے، بعض عدد کے لوگوں کے اعتقادات بہت کمزور ہوتے ہیں، ان کی سوچ وفکر اور ان کا نقطہ نظر کسی بھی وقت بدل سکتا ہے، ایک اعتبار سے یہ رجعت پسند ہوتے ہیں ان کے مزاج میں ہر آن تبدیلیاں ہوتی رہتی ہیں۔

۵ عدد کے لوگوں کی بیویاں ان کے بدلتے ہوئے مزاج سے بہت پریشان اور خوفزدہ رہتی ہیں۔ اگر ان لوگوں کی شادی دور اندیش اور صبر وضبط کرنے والے خواتین سے نہ ہوں تو تعلقات ٹوٹ جانے کا اندیشہ رہتا ہے۔ ۵ عدد کے لوگ حقائق اور دلائل کو پسند کرتے ہیں، ان کے نزدیک خدا پرست ہونا اور جذبۂ رحم کی رکھنا محض کمزوری کی دلیل ہے۔

۵ عدد کے لوگ اپنے یا کسی اور راز کو محفوظ نہیں رکھ پاتے اپنا ہی راز فاش کرنے کی وجہ سے انہیں کئی بار بڑے بڑے صدمات برداشت کرنے پڑتے ہیں۔

۵ عدد کے لوگ تغیر پسند ہوتے ہیں، بہت جلد ناراض ہو جاتے ہیں لیکن دیر تک کسی سے ناراض بھی نہیں رہ پاتے، صبح کو راستہ بھول کر شام کو گھر لوٹ آنا ان کی فطرت ہوتا ہے، چونکہ آپ کا مفرد عدد بھی ۵ ہے اس لئے کم وبیش یہ تمام خصوصیات آپ کے اندر بھی موجود ہوں گی، آپ کو اچھے کھانوں کا شوق ہوگا لیکن کھانوں میں کمی نکالنا بھی آپ کی فطرت ہوگی، آپ کسی بھی وقت کسی بھی کھانے کو ٹھکرا سکتے ہیں، آپ کی یہ ادا آپ کی شریک حیات کے لئے اور مسئلہ بنی رہتی ہوں گی، سفر آپ کا محبوب مشغلہ ہوگا، آپ گفتگو اچھی کر لیتے ہیں لیکن آپ گفتگو کرنے میں زیادہ محتاط نہیں ہوں گے، آپ کی غیر محتاط باتیں کئی بار دوسروں کے لئے اور خود آپ کے لئے مشکلات کھڑی کر دیتی ہوں گی لیکن آپ اپنی چرب زبانی سے باز نہیں آتے اور کئی ناحق باتوں کی وجہ سے آپ اپنے اچھے دوستوں اور قابل قدر رشتے داروں سے اپنا تعلق ختم کر لیتے ہیں۔

آپ کی مبارک تاریخیں: ۵، ۱۴، اور ۲۳ ہیں، ان تاریخوں میں اپنے اہم کام انجام دینے کی کوشش کریں، انشاء اللہ کامیابی آپ کے قدم چومے گی، آپ کا لکی عدد ۵ ہی ہے، ۵ عدد کی چیزیں اور شخصیتیں آپ کو بطور خاص راس آئیں گی، آپ کی دوستی ۳ اور ۹ عدد کے لوگوں کے ساتھ خوب جمے گی، ایک، ۶، ۷ اور ۸ کے لوگ آپ کیلئے عام سے لوگ ہوں گے، یہ حالات کے ساتھ ساتھ آپ کے لئے اچھے برے ثابت ہوں گے، ان لوگوں سے آپ کو نہ خاطر خواہ فائدہ ہوگا اور نہ قابل ذکر نقصان۔ ۲ اور ۴ آپ کے دشمن عدد ہیں، ان اعداد کے لوگ آپ کو کبھی راس نہیں آئیں گے، اگر آپ ۲ اور ۴ عدد والے لوگوں سے اور چیزوں سے خود کو بچائیں تو یہی آپ کے حق میں بہتر ہوں گے، آپ کوئی گاڑی، کوئی مکان یا موبائل بھی ایسا نہ خریدیں اس کا مفرد عدد ۲ یا ۴ ہو۔

آپ کا مرکب عدد ۱۴ ہے، یہ کاروبار اور دوستی سے ہم آہنگ مانا گیا ہے، اس عدد کی وجہ سے آپ کو دولت حاصل کرنے میں ہمیشہ کامیابی رہے گی، اگر آپ خرید وفروخت اور زمین کے کاروبار میں دلچسپی رکھتے ہوں تو کسی بھی زمین کو یا کسی بھی فروخت کرنے والی چیز کو ۵ سال سے زیادہ اپنے پاس نہ رکھیں، ورنہ آپ کو غیر معمولی نقصان سے دوچار ہونا پڑے گا۔ آپ کا مرکب عدد آگ، ہوا اور پانی کے طوفان سے آپ کو چوکنا کرنے کی طرف اشارہ کرتا ہے، آپ ان چیزوں سے احتیاط برتتے ہوئے زندگی گزارنی چاہئے کیوں کہ آگ، ہوا اور پانی آپ کے لئے کسی بھی وقت بڑی مشکلات کھڑی کر سکتے ہیں۔

آپ کی غیر مبارک تاریخیں: ۲، ۱۲، ۱۷، ۲۳ ہیں، ان تاریخوں میں اپنے اہم کام کرنے سے گریز کریں، ورنہ ناکامی کا اندیشہ رہے گا۔ ایک ضروری بات یہ یاد رکھیں کہ نام کے مفرد عدد کے حساب سے ۲۳ تاریخ آپ کی مبارک تاریخ ہے اور برج کے اعتبار سے آپ کے لئے یہی تاریخ غیر مبارک ہے اس لئے آپ کے لئے بہتر ہوگا کہ آپ اپنے اہم کام انجام دیتے وقت اس ۲۳ تاریخ سے گریز کریں۔

آپ کا برج دلو اور ستارہ زحل ہے، ہفتہ کا دن آپ کے لئے اہم ہے آپ اپنے اہم کام تو ہفتہ کے دن بھی کر سکتے ہیں لیکن اگر ہفتہ کا دن غیر مبارک تاریخوں میں پڑ رہا ہو تو اس کو نظر انداز کر دیں، بدھ اور جمعہ بھی آپ کے لئے اہمیت کا حامل ہیں، آپ اپنے اہم کام بدھ اور جمعہ کو بھی

کر سکتے ہیں، اتوار، پیر اور منگل آپ کے لئے ہمیشہ غیر مبارک ثابت ہوں گے، ان دنوں میں اگر آپ اپنا کوئی اہم شروع نہ کریں تو بہتر ہے۔ یاقوت آپ کی راشی کا پتھر ہے، اگر آپ اس پتھر کو ساڑھے ۴ گرام کی چاندی کی انگوٹھی میں جڑوا کر دائیں ہاتھ کی انگلی میں پہن لیں گے تو انشاء اللہ آپ کی زندگی میں سنہرا انقلاب آئے گا اور آپ کے لئے راحتوں کے دروازے کھل جائیں گے۔

جون، ستمبر اور دسمبر میں اپنی صحت کا بطور خاص خیال رکھیں، ان مہینوں میں اگر کوئی معمولی درجہ کی بیماری بھی لاحق ہو تو اس کے علاج میں غفلت نہ برتیں، آپ کو اپنی عمر کے کسی بھی دور میں امراض معدہ، امراض دماغی، ٹانگوں اور پیروں کی تکلیف، درد گھٹیا اور امراض چشم کی شکایت ہو سکتی ہے۔

آپ کے نام میں ۸ حروف، حروف صوامت سے تعلق رکھتے ہیں، ان کے اعداد ۱۶۶ ہیں، اگر ان میں اسم ذات الٰہی کے اعداد ۶۶ بھی شامل کر لئے جائیں تو کل اعداد ۲۳۲ ہو جاتے ہیں، ان کا نقش مربع آپ کے لئے بہر اعتبار مفید ثابت ہوگا۔

نقش اس طرح بنے گا۔

۷۸۶

۵۷	۶۱	۶۴	۵۰
۶۳	۵۱	۵۶	۶۲
۵۲	۶۶	۵۹	۵۵
۶۰	۵۴	۵۳	۶۵

آپ کے مبارک حروف ث، س، ش اور ص ہیں، ان حروف سے شروع ہونے والی اشیاء اور مقامات آپ کے لئے اہم ثابت ہوں گے۔

آپ محنت و مشقت کرنے کی عادی ہیں، آپ دماغی اعتبار سے چست و چالاک ہیں، جدت طرازی اور منصوبہ بندی میں ماہر ہیں، جرأت مند اور بہادر ہیں، آپ کے مزاج میں عجلت اور جلد بازی ہے اور جلد بازی کی وجہ سے کئی بار آپ کو بڑے بڑے نقصان کا سامنا کرنا پڑتا ہے لیکن آپ عجلت اور جلد بازی کرنے سے باز نہیں آتے، آپ اکثر غصہ سے بے قابو ہو جاتے ہیں اور غصے میں آ کر غلط فیصلے کر گزرتے ہیں، آپ کسی قدر شکی مزاج بھی ہیں، آپ اپنے اس مزاج کی وجہ سے اپنے کئی اچھے دوست گنوا دیں گے اور کئی قرابت داروں سے آپ کی دوری ہو جائے گی اگر آپ اپنے اس مزاج کو ترک کر دیں تو آپ کے حق میں بہت بہتر ہوگا۔

آپ کی ذاتی خوبیاں یہ ہیں: خوش کلامی، نکتہ شناسی، قوت امتیاز، دور اندیشی، موقعہ شناسی، ہمت و حوصلہ، ہوشیاری وغیرہ۔

آپ کی ذاتی خامیاں یہ ہیں: دل برداشتگی، تنقید مزاجی، بے استقلالی، نخوت و غرور، بے پرواہی وغیرہ۔

اس کالم کو پڑھنے کے بعد اگر آپ نے اپنی خامیوں سے نجات حاصل کر لی اور رفتہ رفتہ آپ نے اپنی خوبیوں میں اضافہ کر لیا تو پھر آپ کی شخصیت میں مزید حسن پیدا ہو جائے گا اور دیکھنے والوں کو آپ اور زیادہ اچھے اور بھلے محسوس ہونے لگیں گے۔

آپ کی تاریخ پیدائش کا چارٹ یہ ہے۔

		۹
۲	۵۵	
۱۱		۷

آپ کی تاریخ پیدائش کے چارٹ میں ایک کا عدد ۲ بار آیا ہے جو آپ کی قوت گویائی کی علامت ہے، آپ باتونی قسم کے انسان ہیں اور اپنے مافی الضمیر کو بہت ہی عمدہ طریقے سے بیان کر سکتے ہیں۔

آپ کے چارٹ میں ۲ کی موجودگی اس بات کی علامت ہے کہ آپ کی قوت ادراک میں بڑھی ہوئی ہے لیکن نہ جانے کیوں آپ بروقت اپنی اس صلاحیت کا فائدہ نہیں اٹھا پاتے۔

۳ کی غیر موجودگی سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ آپ اپنی کاوشوں اور اپنی تخلیقات کو دنیا کے سامنے پیش کرنے سے ہچکچاتے ہیں اور اس طرح آپ اپنی ہنرمندیوں کو دنیا کے سامنے پیش کرنے سے محروم ہی رہتے ہیں۔

۴ کی غیر موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ علمی کاموں میں کبھی کبھی لاپرواہی برت لیتے ہیں جب کہ آپ دوسرے مواقعات کافی چاق و چوبند دکھائی دیتے ہیں اور علمی کارناموں میں کبھی کبھی یہ لاپرواہی آپ کو اہم مسائل سے دور کر دیتی ہے اور یہ بری صفت آپ کے لئے بہت سی

الجھنوں کے دروازے کھول دیتی ہے اور آپ کو کئی طرح کی ناگہانیوں سے دوچار کراتی ہے۔

آپ کے چارٹ میں ۵ کا عدد ۲ بار آیا ہے جو اس بات کی علامت ہے کہ آپ کے اندر خود اعتباری حد سے زیادہ بڑھی ہے اور آپ کے لئے کسی وقت بھی کوئی مشکل کھڑی کر سکتی ہے، انسان کے اندر خود اعتباری ہونی چاہئے لیکن ایک حد میں، حد سے زیادہ بڑھی ہوئی خود اعتباری انسان کو نقصان پہنچاتی ہے۔

۶ کی غیر موجودگی گھریلو ذمہ داریوں سے بیزاری کی طرف اشارہ کرتی ہے اور یہاں اس بات کا اندیشہ ہو جاتا ہے کہ آپ حالات سے سمجھوتہ کرنے کے بجائے کہیں راہ فرار اختیار نہ کرلیں اور اگر ایسا ہو تو پھر یہ ایک طرح کی پست ہمتی ہوگی جو آپ جیسے باصلاحیت انسان کے لئے وجہ ندامت بنے گی۔

آپ کے چارٹ میں ۷ کی موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ عدل وانصاف کے دلدادہ ہیں اور آپ ہر جگہ عدل وانصاف ہی کو دیکھنا چاہتے ہیں، آپ ظلم وستم کو ہرگز ہرگز پسند نہیں کرتے اور آپ ظلم وستم کے خلاف احتجاج کرنے کے لئے ہمہ وقت تیار رہتے ہیں۔

۸ کی غیر موجودگی آپ سے یہ فہمائش کرتی ہے کہ آپ کو اپنے کاموں میں مزید منظم ہونا چاہئے، مادی کاموں میں آپ کی دلچسپی از حد ضروری ہے اور روپے پیسے کے لین دین میں آپ کو ہر وقت چوکنا رہنا چاہئے۔

۹ کی موجودگی آپ کے حساس ہونے کا ثبوت ہے اور اس سے یہ ثابت ہے کہ آپ کا شعور بہت بڑھا ہوا ہے، آپ وسیع النظر بھی ہیں اور کشادہ ذہن بھی لیکن یہ بھی اندازہ ہوتا ہے کہ اکثر معاملات میں آپ جلد بازی سے کام لیتے ہیں اور ایک دم جذباتی ہو جاتے ہیں اس لئے کئی کام بنتے بنتے بگڑ جاتے ہیں۔

آپ کی تاریخ پیدائش کے چارٹ میں کوئی بھی لائن مکمل نہیں ہے لیکن کوئی بھی لائن بالکل خالی بھی نہیں ہے جو اس بات کی نشاندہی کرتی ہے کہ آپ کی زندگی میں الجھاؤ بہت پیدا ہوں گے اور زندگی کا ہر سال کسی نہ کسی کشمکش کا شکار رہے گا، آپ کتنی ہی احتیاط سے اپنا قدم اٹھائیں مگر پیچیدگیاں آپ کا مقدر بن کر رہیں گی۔

آپ کے دستخط آپ کی بردباری اور آپ کی نکھری ہوئی سوچ کے آئینہ دار ہیں، آپ کی تصویر آپ کی سوچ وفکر اور آپ کے گہرے خیالات کو واضح کرتی ہے اور آپ کی تصویر سے یہ بھی مترشح ہوتا ہے کہ آپ عمر بھر کسی نہ کسی کھوج میں رہے۔

ہمیں امید ہے کہ آپ اس کالم کو پڑھ کر اپنی شخصیت کی نوک پلک کو مزید درست کرنے کی جدوجہد کریں گے تاکہ آپ کی شخصیت بے مثال بن جائے اور آپ کا کردار چاند اور ستاروں کی طرح چمکنے لگے۔

جنات کی دنیا

اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی سلیمان علیہ السلام کے لئے جہاں بہت سی چیزیں مسخر کی تھیں وہیں جنوں اور شیطانوں کو بھی آپ کے تابع کر دیا تھا، جو چاہتے ان سے کرواتے ان میں ان میں سے جو نافرمانی کرتا اس کو سزا دیتے اور قید میں ڈال دیتے تھے۔

فَسَخَّرْنَا لَهُ الرِّيْحَ تَجْرِيْ بِاَمْرِهٖ رُخَآءً حَيْثُ اَصَابَ ○ وَالشَّيَاطِيْنَ كُلَّ بَنَّآءٍ وَّغَوَّاصٍ ○ وَّاٰخَرِيْنَ مُقَرَّنِيْنَ فِي الْاَصْفَادِ ○ (ص: ۳۶۔۳۸)

"تب ہم نے اس کے لئے ہوا کو مسخر کر دیا جو اس کے حکم سے نرمی کے ساتھ چلتی تھی جدھر وہ چاہتا تھا اور شیاطین کو مسخر کر دیا، ہر طرح کے معمار اور غوطہ خور اور دوسرے جو پابند سلال تھے۔"

نیز سورۂ سبا میں فرمایا: وَمِنَ الْجِنِّ مَنْ يَّعْمَلُ بَيْنَ يَدَيْهِ بِاِذْنِ رَبِّهٖ وَمَنْ يَّزِغْ مِنْهُمْ عَنْ اَمْرِنَا نُذِقْهُ مِنْ عَذَابِ السَّعِيْرِ ○ يَعْمَلُوْنَ لَهٗ مَا يَشَآءُ مِنْ مَّحَارِيْبَ وَتَمَاثِيْلَ وَجِفَانٍ كَالْجَوَابِ وَقُدُوْرٍ رّٰسِيٰتٍ ○ (سباء: ۱۲۔۱۳)

"اور ایسے جن اس کے تابع کر دئے جو اپنے رب کے حکم سے اس کے آگے کام کرتے تھے ان میں سے جو ہمارے حکم سے سرتابی کرتا اس کو ہم بھڑکتی ہوئی آگ کا مزاہ چکھاتے۔ وہ اس کے لئے بناتے تھے جو کچھ وہ چاہتا، اونچی عمارتیں تصویریں، بڑے بڑے حوض جیسے لگن اور اپنی جگہ سے نہ ہٹنے ولی بھاری دیگیں۔"

حضرت سلیمان علیہ السلام کے لئے جنوں کو اس طرح مسخر کرنا اس کی دعا کی قبولیت کا نتیجہ تھا جو انہوں نے اللہ تعالیٰ سے کی تھی کہ:

وَهَبْ لِيْ مُلْكًا لَّا يَنْۢبَغِيْ لِاَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِيْ (ص ۳۵)

"اور مجھے وہ بادشاہی دے جو میرے بعد کسی کے لئے سزاوار نہ ہو۔"

اسی دعا کی وجہ سے ہمارے نبی محمد ﷺ نے اس جن کو نہیں باندھا تھا جو آپ کے چہرے پر پھینکنے کے لئے آگ کا شعلہ لے کر آیا تھا۔ صحیح مسلم میں ابوداؤد سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز کے لئے کھڑے ہوئے تو ہم نے آپ کو یہ کہتے ہوئے سنا "میں تجھ سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں" پھر آپ نے فرمایا: "میں تجھ پر اللہ کی لعنت بھیجتا ہوں" اور آپ نے اپنا ہاتھ پھیلایا جیسے کوئی چیز لے رہے ہوں۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو ہم نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہم نے آپ کو نماز میں کچھ کہتے ہوئے سنا جو اس سے پہلے نہیں سنا، ہم نے آپ کو ہاتھ پھیلاتے ہوئے بھی دیکھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کا دشمن ابلیس میرے چہرے پر پھینکنے کے لئے آگ کا شعلہ لے کر آیا تھا، میں نے تین مرتبہ اس سے اللہ کی پناہ چاہی پھر اس پر اللہ کی لعنت بھیجی پھر بھی وہ پیچھے نہیں ہٹا میں نے اس کو پکڑنا چاہا اگر ہمارے بھائی سلیمان علیہ السلام کی دعا نہ ہوتی تو اس کو پکڑ کر باندھ دیتا جس سے مدینہ والوں کے بچے کھیلتے۔

یہ واقعہ ایک سے زائد مرتبہ پیش آیا ہے: چنانچہ صحیح مسلم ہی میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: کل رات شیطان میری نماز خراب کرنے کے لئے مجھ پر حملہ کرنے لگا تھا اللہ نے اسے میرے قابو میں کر دیا، میں نے سوچا اسے مسجد کے کسی ستون سے کس دوں تا کہ صبح کو تم لوگ اس کا نظارہ کرو، پھر مجھے اپنے بھائی سلیمان کی بات یاد آئی انہوں نے کہا تھا کہ اے رب مجھے بخش دے اور مجھے وہ بادشاہی دے جو میرے بعد کسی کے لئے سزاوار نہ ہو، چنانچہ اللہ نے شیطان کو ذلیل کر کے واپس کر دیا۔

سلیمان علیہ السلام پر یہود کی تہمت

یہود اور ان کے جو متبعین جادو کے ذریعہ جنوں کو استعمال کرتے ہیں ان کا خیال ہے کہ اللہ کے نبی سلیمان علیہ السلام جادو کے ذریعہ جنوں سے کام لیتے تھے۔ بہت سے علماء سلف کہتے ہیں کہ جب سلیمان علیہ السلام کا انتقال ہوا تو شیطانوں نے جادوئی اور کفریہ کتابیں لکھ کر آپ کی کرسی کے نیچے رکھ دیں اور کہا کہ سلیمان انہی کتابوں کے ذریعہ

جنوں سے خدمت لیتے تھے۔

چنانچہ بعض یہود کہنے لگے کہ اگر یہ چیز حق اور جائز نہ ہوتی تو سلیمان کبھی نہ کرتے، اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

وَلَمَّا جَآئَهُمْ رَسُوْلٌ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِمَا مَعَهُمْ نَبَذَ فَرِيْقٌ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتَابَ كِتَابَ اللّٰهِ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ كَاَنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ. (البقرة)

"اور جب ان کے پاس اللہ کی طرف سے کوئی رسول اس کتاب کی تصدیق وتائید کرتا ہوا آیا جو ان کے ہاں پہلے سے موجود تھی تو ان اہل کتاب میں سے ایک گروہ نے کتاب اللہ کو اس طرح پست پشت ڈالا گویا کہ وہ کچھ جانتے ہی نہیں"

پھر بتایا کہ یہود ان چیزوں کی پیروی کرتے ہیں جو شیاطین، سلیمان علیہ السلام کی سلطنت کا نام لے کر پیش کیا کرتے تھے، حالانکہ سلیمان علیہ السلام جادوگری اور کفریہ باتوں سے کوسوں دور تھے۔

وَاتَّبَعُوْا مَا تَتْلُوْ الشَّيَاطِيْنُ عَلٰى مُلْكِ سُلَيْمَانَ وَمَا كَفَرَ سُلَيْمَانُ وَلٰكِنَّ الشَّيَاطِيْنَ كَفَرُوْا. (البقرة)

"اور ان چیزوں کی پیروی کرنے لگے جو شیطان، سلیمان کی سلطنت کا نام لے کر پیش کیا کرتے تھے، حالانکہ سلیمان نے کبھی کفر نہیں کیا کفر کے مرتکب تو وہ شیاطین تھے۔"

جن معجزات پیش کرنے سے قاصر ہیں

انبیاء علیہم السلام نے اپنی نبوت ورسالت کی صداقت کے ثبوت میں جو معجزات پیش کئے تھے جنات اس طرح معجزات پیش کرنے سے قاصر ہیں۔ چنانچہ جب بعض کافروں نے یہ کہا کہ قرآن شیطانوں کا بنایا ہوا کلام نہیں ہے اللہ نے ان کے جواب میں فرمایا:

وَمَا تَنَزَّلَتْ بِهِ الشَّيَاطِيْنُ ○ وَمَا يَنْبَغِيْ لَهُمْ وَمَا يَسْتَطِيْعُوْنَ○ اِنَّهُمْ عَنِ السَّمْعِ لَمَعْزُوْلُوْنَ○ (الشعراء)

اس کتاب مبین کو شیاطین لے کر نہیں اترتے ہیں نہ یہ کام ان کو سجتا ہے اور نہ وہ ایسا کر ہی سکتے ہیں۔ وہ تو اس کی سماعت تک سے دور رکھے گئے ہیں۔" اللہ تعالیٰ نے انسانوں اور جنوں کو قرآن کے بارے میں چیلنج دیا ہے: قُلْ لَئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰى اَنْ يَاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا يَاْتُوْنَ بِمِثْلِهِ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيْرًا (بنی اسرائیل)

کہہ دو کہ اگر انسان اور جن سب کے سب مل کر اس قرآن جیسی کوئی چیز لانے کی کوشش کریں تو نہ لاسکیں گے چاہے وہ سب ایک دوسرے کے مددگار ہی کیوں نہ ہوں"

جنات خواب میں رسول ﷺ کی شکل اختیار نہیں کرسکتے

جنات اور شیاطین خواب میں رسول اللہ ﷺ کی شکل میں نہیں آسکتے، ترمذی میں صحیح سند سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "جس نے مجھے دیکھا وہ میں ہی ہوں، شیطان میری شکل میں نہیں آسکتا۔ بخاری اور مسلم میں یہی حدیث ان لفظوں میں ہے:

"جس نے مجھے دیکھا اس نے صحیح دیکھا، اس لئے شیطان میرا روپ نہیں دھار سکتا۔" (الجامع الصحیح)

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ شیطان رسول اللہ ﷺ کی حقیقی شکل اختیار نہیں کرسکتا البتہ یہ ممکن ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے علاوہ کسی دوسرے کی شکل میں آئے اور یہ کہے کہ وہ اللہ کا رسول ہے۔

اس لئے اس حدیث سے یہ دلیل نہیں دی جاسکتی کہ جس نے رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھا اس نے حقیقت میں آپ کو دیکھ لیا البتہ حدیث کی کتابوں میں آپ کے جو اوصاف بیان کئے گئے ہیں اگر انھیں اوصاف میں دیکھا ہے تو ٹھیک ہے۔ ورنہ بہتیرے لوگ کہتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو ایسی شکل میں دیکھا جو حدیث کی معتبر کتابوں میں بیان کردہ شکل سے مختلف تھی۔

کرمانی نے "باب رؤیا النبی ﷺ" کے ضمن میں کہا کہ حدیث میں آیا ہے کہ اگر نبی ﷺ خواب میں بوڑھے نظر آئیں تو وہ صلح کا سال ہوگا اور اگر جوان نظر آئیں تو وہ جنگ کا سال ہوگا۔

اسی طرح اگر کوئی شخص یہ دیکھے کہ نبی ﷺ اس کو ایسے آدمی کے قتل کا حکم دے رہے ہیں جس کو قتل کرنا جائز نہیں تو کچھ لوگ کہتے ہیں کہ یہ خیالی صفت ہے، نبی ﷺ نے یہ جو فرمایا کہ: (مَنْ رَآنِيْ فِي الْمَنَامِ فَسَيَرَانِيْ فِي الْيَقْظَةِ)

"جس نے مجھے خواب میں دیکھا وہ مجھے بیداری میں دیکھے گا۔"

اس کے متعلق مازری نے کہا کہ: اگر لفظ "فسیرانی فی الیقظة" محفوظ ہے تو یہ ہوسکتا ہے کہ نبی ﷺ نے اپنے زمانہ کے ان

لوگوں کو مراد لیا ہو جنہوں نے ہجرت نہ کی ہو یعنی اگر انہوں نے آپ کو خواب میں دیکھا تو بیداری میں بھی دیکھیں گے۔اس طرح اللہ جل شانہ نے خواب میں دیدار کو بیداری میں دیدار کی علامت قرار دیا ہو اور نبی ﷺ کو اس کی وحی کردی ہو۔

جنات فضا میں حدود سے آگے نہیں بڑھ سکتے

یَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ إِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَن تَنفُذُوا مِنْ أَقْطَارِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ فَانفُذُوا لَا تَنفُذُونَ إِلَّا بِسُلْطَانٍ ○ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ○ يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِّن نَّارٍ وَنُحَاسٌ فَلَا تَنتَصِرَانِ ○ (الرحمٰن)

اے گروہ جن وانس !اگر تم زمین اور آسمانوں کی سرحدوں سے نکل کر بھاگ سکتے ہوتو تو بھاگ کر کر دیکھو،نہیں بھاگ سکتے ،اس کے لئے بڑا زور چاہئے۔اپنے رب کی کن کن قدروں کو تم جھٹلاؤ گے؟ (بھاگنے کی کوشش کرو گے تو)تم پر آگ کا شعلہ اور دھواں چھوڑ دیا جائے گا تم مقابلہ نہ کر سکو گے۔''

معلوم ہوا کہ جنوں میں عظیم طاقت ہونے اور لمحوں میں ایک جگہ سے دوسری جگہ حرکت کرنے کے باوجود ان کے اپنے مخصوص حدود ہیں جن سے وہ آگے نہیں بڑھ سکتے ورنہ ان کا انجام ہلاکت وبربادی ہے۔

جس دروازہ کو بسم اللہ کہہ کر بند کیا گیا ہو اس کو جنات نہیں کھول سکتے

یہ بات نبی ﷺ نے بتائی۔آپ نے فرمایا: دروازے بند کرو اور بند کرتے وقت اللہ کا نام لو،شیطان ایسا دروازہ نہیں کھول سکتا جو اس پر بند کردیا گیا ہو۔اس کو ابوداؤد،احمد،ابن حبان اور حاکم نے صحیح سند سے روایت کیا (الجامع الصحیح)

بخاری اور مسلم کی حدیث میں ہے۔شیطان بند دروازہ نہیں کھول سکتا،اور اپنے مشکیزے اللہ کا نام لے کر بند کرو اور اپنے برتن اللہ کا نام لے کر ڈھانپ رکھو،اور چراغوں کو بجھادو۔(الجامع الصحیح)

مسند احمد میں ہے: دروازے بند کردو، برتن ڈھانپ دو، مشکیزے بند کردو چراغ گل کردو، شیطان بند دروازہ نہیں کھول سکتا اور نہ کوئی ڈھکی ہوئی چیز سے پردہ اٹھا سکتا ہے۔

بعض عبادت گزاروں سے منقول ہے کہ

وہ اپنی مناجات میں یہ پڑھا کرتے تھے۔

(۱)الٰہی لمبی لمبی امیدوں نے مجھے دھوکہ میں ڈالدیا۔

(۲)دنیا کی محبت نے مجھے ہلاک کرڈالا۔

(۳)شیطان نے مجھ کو گمراہ کردیا۔

(۴)نفس امارہ (جو برائی کا حکم کرتا ہے) نے مجھ کو حق سے روک دیا۔

(۵)اور برے ہم نشین (ساتھی) نے نافرمانی پر میری مدد کی، پس تو میری فریاد رسی کر (مدد کر) اے فریاد کرنے والوں کی فریاد رسی (مدد کرنے والے) پس اگر تو نے مجھ پر رحم نہ کیا تو تیرے علاوہ مجھ پر کون رحم کریگا۔

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد عالی ہے

عنقریب میری امت پر ایسا زمانہ آئے گا کہ پانچ چیزوں سے محبت کریں گے اور پانچ چیزوں کو بھلادیں گے۔

(۱)دنیا سے محبت کریں گے اور آخرت کو بھلادیں گے۔

(۲)زندگی سے محبت کریں گے اور موت کو بھلادیں گے۔

(۳)محلوں (بڑے بڑے مکانات) سے محبت کریں گے،لیکن قبروں کو بھلادیں گے۔

(۴)مال سے محبت کریں گے اور حساب کو بھلادیں گے۔

(۵)مخلوق سے محبت کریں گے اور خالق کو بھلادیں گے۔

حضرت یحییٰ بن معاذؒ اپنی مناجات میں کہا کرتے تھے

(۱)الٰہی رات اچھی نہیں لگتی،مگر تیری مناجات کے ساتھ۔

(۲)دن اچھا نہیں لگتا مگر تیری اطاعت کے ساتھ۔

(۳)دنیا اچھی نہیں لگتی مگر تیرے ذکر کے ساتھ۔

(۴)آخرت اچھی نہیں لگتی مگر تیری معافی کے ساتھ۔

(۵)جنت اچھی نہیں لگتی مگر تیرے دیدار کے ساتھ۔

☆☆☆☆☆☆☆

اُف یہ رشتہ داریاں

رفیعہ نوشین

انسان جب اس دنیا میں قدم رکھتا ہے تو وہ تن تنہا آتا ہے لیکن اس کی آمد کے ساتھ ہی کئی رشتے تخلیق ہوتے ہیں۔ رشتے ہمیں جینے کا ڈھب سکھاتے ہیں اور زندگی جیسا مشکل سفر ان ہی رشتوں کے ساتھ مل کر ہم گزارتے ہیں۔ سب سے پیارا رشتہ والدین کا ہوتا ہے اور اس میں بھی خاص طور سے ''ماں'' کا۔ اس کے بعد باپ، بھائی، بہن، تایا، چاچی، ماموں، خالہ، نانا، دادی وغیرہ وغیرہ۔

حضرت ابوہریرہؓ کا روایت کردہ ایک واقعہ ہے کہ ایک صحابی نے آپ ﷺ سے پوچھا کہ ''کون لوگ میرے بہترین سلوک کے حق دار ہیں؟'' رسول پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا ''تمہاری ماں'' صحابی نے پھر عرض کیا ''اس کے بعد کون؟'' تو آپ نے فرمایا ''تمہاری ماں'' صحابی نے پھر پوچھا ''اس کے بعد؟'' آپ نے فرمایا ''تمہاری ماں'' صحابی نے پھر پوچھا کہ ''اس کے بعد؟'' تو آپ نے فرمایا ''تمہارا باپ''۔

آج کے دور میں اس ماں کے ساتھ اکثر اولاد کا جو سلوک ہے اس کا ثبوت اولڈ ایج ہوس میں ہونے والا بتدریج اضافہ ہے جو معمرین کے آخری وقت کا مسکن بنے ہوئے ہیں۔ کچھ بچے جو خود کو فرماں بردار خدمت گزار ثابت کرنے کے لئے والدین کو اولڈ ایج ہوم میں نہیں چھوڑتے ہیں تو گھر کا ماحول ہی ان کے لئے اولڈ ہوم جیسا بنا دیا جاتا ہے جہاں ان کی زندگی کی ایک کمرے میں مقید کرکے یکہ و تنہا چھوڑ دیا جاتا ہے۔ وقت پر کچھ کھانے کو دے دیا اور تفریح کے نام پر ایک ٹیلی ویژن اولاد کو اپنی زندگی کے چند ساعت بھی ان کے نام کرنے کی فرصت نہیں، جس کی وجہ سے گھر میں ہوتے ہوئے بھی وہ علیحدگی اور تنہائی کے بوجھ تلے دبے رہتے ہیں اور سوچتے ہیں کہ اس سے اچھا تو ہوم ہی ہوتا جہاں ہمیں اپنے ہم عمر تو ملتے ہے، جن سے ہم جی بھر کے باتیں کرتے، ہنستے بولتے اور من ہلکا کرتے یہاں تو در و دیوار کو تکتے تکتے آنکھیں جیسے پتھرا گئیں ہیں۔ کچھ پوچھیں تو جواب ملتا ہے کہ ''آپ کو نہیں معلوم'' کچھ بتاؤ تو ''یہ آپ کا زمانہ نہیں ہے'' کہیں جانا چاہو تو ''آپ نہیں جاسکتے'' کچھ خاص کھانا چاہو تو ''آپ کو پرہیز ہے'' زندگی کی ساری گفتگو جیسے ان چار پانچ جملوں میں سمٹ کر رہ گئی ہو۔

والدین اور اولاد کے درمیان تو خون کا رشتہ ہوتا ہے، خون کے ساتھ ساتھ رشتے احساس کے بھی تو ہوتے ہیں، اگر احساس ہو تو اجنبی بھی اپنے ہوجاتے ہیں اور اگر احساس نہ ہو تو اپنے بھی اجنبی محسوس ہونے لگتے ہیں۔ رشتوں کا نہ ہونا اتنا تکلیف کا باعث نہیں ہوتا جتنا رشتوں کا ہوتے ہوئے بھی احساس کا مرجانا تکلیف کا باعث ہوتا ہے۔

ایک خاتون اپنے کسی قریبی رشتہ دار سے ملنے ان کے گھر گئیں، دیوان خانے کے سینٹر ٹیبل پر ایک ٹرے میں چھوٹے چھوٹے چمکیلے، رنگین، مگر بیجان پتھر رکھے تھے جسے دیکھ کر اس خاتون کا چھوٹا سا بیٹا مچل گیا اور ان پتھروں سے کھیلنے لگا۔ ظاہری بات ہے جب بچے کھیلتے ہیں تو چیزیں ہوں یا کھلونے بکھرتی ہیں، ٹوٹتی ہیں، اس کے بغیر بچپن کا تصور ہی کیسا؟ اس بچے کے ساتھ بھی یہی ہوا کہ کچھ پتھر اس کے ہاتھ سے پھسل کر نیچے گر پڑے۔ صاحب خانہ کی نظر جیسے ہی ان گرے ہوئے پتھروں پر پڑی ان کے چہرے پر ہوائیاں سی اڑنے لگیں اور انہوں نے بہت ہی میٹھے لہجے سے بچے کے ہاتھوں سے وہ پتھر والی ٹرے اٹھائی اور اسے اونچائی پر رکھ دیا جہاں بچے کا ہاتھ نہ پہنچ سکے۔ بچہ مایوس ہوکر خاموش بیٹھ گیا۔ کاش وہ یہ جانتے کہ چیزیں اہمیت نہیں رکھتیں، رشتے اہمیت رکھتے ہیں۔ جب ہم سے چیزیں چھین لی جائیں تو دل ڈوب ڈوب کر ابھرتا ہے لیکن جب رشتے کھوجائیں تو دل ایسا ڈوبتا ہے کہ پھر ابھر نہیں سکتا۔

کاش وہ سمجھتے کہ ''ایک معصوم بچے'' کے چہرے پہ بکھری مسکراہٹ کی قیمتی دنیا کی قیمتی سے قیمتی چیز سے بھی زیادہ معنی رکھتی ہے، پر یہ تو حقیر سے پتھر ہیں۔ اپنی زندگی میں پیش آنے والے خوشی اور غم کے خاص طور پر خوشی کے مواقع پر رشتہ داروں کو شامل رکھنا ضروری ہے۔ اکثر رشتہ دار جب خوش خبریاں دوسروں سے بانٹتے ہیں تو کچھ رشتہ داروں کا عمل واقعی خوش کن ہوتا ہے جب کہ کچھ رشتہ داروں کے لہجے میں اتنی

سرد مہری اور بیزارگی کا عنصر نمایاں ہوتا ہے کہ خوش خبری سنانے والے کو سوچنا پڑتا ہے کہ اس نے خوش خبری ہی سنائی ہے یا پر کوئی دردناک خبر؟

ایک مرتبہ Telecommunication کے تربیتی پروگرام میں شرکت کرنے والے شرکاء سے کہا گیا کہ آپ جب بھی فون رسیو کریں تو مسکراتے ہوئے "ہیلو" کہیں۔ ایک لڑکے نے سوال کیا "سر کیا ہماری مسکراہٹ ٹیلیفون پر انہیں دکھائی دے گی؟" پروفیسر نے کہا نہیں، آپ کا چہرہ تو نہیں دکھائی دے گا لیکن سننے والا آپ کے لہجے سے، آپ کی مسکراہٹ کو ضرور جان لے گا کیوں کہ مسکراہٹ کا عنصر آواز میں شامل ہو جاتا ہے۔ چائے میں چینی کی طرح، جو دکھائی نہیں دیتی لیکن مٹھاس ضرور گھول دیتی ہے۔ مسکرانا صدقہ ہے، جس کے لئے کسی کو کچھ خرچ کرنے کی ضرورت نہیں پڑتی۔ اس کے باوجود وہ بھی ہم اپنے رشتہ داروں کو دینے میں کنجوسی کرتے ہیں۔ ہماری لب گلاب کی پنکھڑیاں یا سنگترے کی قاشیں نہیں بلکہ "لب سنگ" ہیں جو مسکرانے کے لئے ہوتے ہی نہیں۔ پہلے زمانے میں جب رشتہ دار بطور مہمان گھر آتے تو میزبان خوشی سے پھولے نہیں سماتے تھے۔ اتنی گرم جوشی اور محبت سے ان کا استقبال ہوتا کہ مہمان بھی سرشار ہو جاتے۔ میزبان حتی الامکان کوشش کرتا کہ مہمان کی خوب خاطر تواضع کی جائے اور اسے کسی قسم کی تکلیف نہ ہو۔

لیکن آج کے دور میں جب رشتہ دار کسی کے گھر بطور مہمان جاتے ہیں تو میزبان کے چہرے پر ایسے ناگواری کے آثار نمودار ہوتے ہیں کہ مہمان اپنی آمد پر پچھتانے لگتا ہے۔ پہلے کھانا کھاتے وقت اگر مہمان آجائے تو اسے بہت مبارک تصور کیا جاتا اور کہا جاتا کہ جو کھاتے وقت آتا ہے وہ سچا بہی خواہ اور دوست ہوتا ہے مگر آج ایسا کچھ نہیں ہوتا۔ کھاتے وقت مہمان آجائے تو میزبان اسے بوجھ تصور کرتا ہے اور پھر آپس میں کہنے لگتے ہیں "پتہ نہیں کیسے لوگ ہوتے ہیں جو عین کھانے کے وقت وارد ہو جاتے ہیں۔ بیٹھے بیٹھے کھانا کا انتظام کرنا کوئی معمولی بات نہیں" کچھ رشتہ دار معاشی، معاشرتی اور خاندانی خوبی ملنے کی وجہ سے دوسروں کو خود سے برتر سمجھنے لگتے ہیں اور یہ خیال کرنے لگتے ہیں کہ وہ ہر ایک معاملہ میں اپنی بات منوانے کا حق رکھتے ہیں اور دوسروں کو ان کی کوئی بھی بات رد کرنے کا کوئی حق نہیں اور اس تکبر میں وہ سب سے پہلے اپنے رشتہ داروں اور قریب والوں کو رگڑتے ہیں اور اگر کوئی ان کی کسی غلط بات کو بھی رد کر دے تو وہ اپنے اس تکبر میں رشتہ داریاں توڑنے میں بھی کوئی تردد محسوس نہیں کرتے بلکہ بسا اوقات تو زندگیوں کو جہنم بنا دیتے ہیں۔

اکثر اوقات بیویاں خاوند کے لئے اس کے رشتہ داروں سے قطع تعلق کا سبب بنتی ہیں۔ ان میں صرف اور صرف اپنے شوہر سے تعلق رکھنا ہی منسوب ہوتا ہے۔ ان سے جڑے رشتوں سے نہیں۔ ان کی مثال ایسی ہوتی ہے کہ وہ اپنے گھر میں موجود پیڑ سے صرف اس کا پھل کھانا چاہتی ہیں۔ جڑ (ماں) اور پتوں (بھائی بہن) کی انہیں پرواہ ہی نہیں ہوتی۔ وہ یہ سمجھنے سے قاصر رہتی ہیں کہ بنا جڑ اور پتوں کے درخت سرسبز و شاداب نہیں رہ سکتا بلکہ سوکھ کر ویران ہو جاتا ہے اور اگر ایسا ہو تو انہیں بھی اپنی زندگی ویرانے میں ہی بسر کرنی ہوگی۔

اب جہاں تک خاوند کا سوال ہے تو وہ بے چارہ اپنی بیوی کی رضامندی کے لئے، اس کو خوش رکھنے کے لئے اپنے دیگر رشتہ داروں کا حق مارنے لگتا ہے یہاں تک کہ ان کو کاٹ کر پھینک دیتا ہے، اس کے برعکس ایسی کئی خواتین بھی ہیں جن کے شوہر انہیں مجبور کرتے ہیں کہ وہ کسی شرعی سبب کے بغیر اپنے رشتہ داروں سے قطع تعلق کر لیں۔ بیویاں ان کی محکوم جو ہوتی ہیں، دونوں ہی صورتیں رشتہ داروں کے لئے تکلیف کا باعث بنتی ہیں کیوں کہ رشتے اور موسم دونوں ایک جیسے ہوتے ہیں، کبھی حد سے زیادہ اچھے اور کبھی برداشت سے باہر۔ فرق بس اتنا ہے کہ موسم جسم کو تکلیف دیتا ہے اور رشتے روح کو۔ اگر ہم مال یا وسائل یا زکوٰۃ کی رقم بھی مستحق رشتہ داروں کو دیتے ہیں تو ان سے یہ توقع رکھتے ہیں کہ وہ صرف ہماری مرضی کے مطابق ہی عمل کریں گے۔ ہماری غلط صحیح ہر بات مانیں گے اور ہمارے احسانات کا ورد کرتے رہیں گے وغیرہ وغیرہ۔ اور اگر ہم ایسا سوچتے ہیں یا کسی کو کرنے پر مجبور کرتے ہیں تو یقین رکھئے کہ ہم رشتہ داریاں جوڑنے یا نبھانے والوں میں سے نہیں بلکہ اپنے نفس کی پیروی کرنے والوں میں سے ہیں۔ جس کا نتیجہ عموماً اچھا نہیں ہوتا۔

رشتے اعتبار کی ڈور سے بندھے ہوتے ہیں اور اعتماد کی فضاء میں پل کر مضبوط ہوتے ہیں۔ اگر انہیں بدگمانی کی ہوا جھٹکا دے تو یہ کچے دھاگے کی مانند ٹوٹ جاتے ہیں اور ہمارا عالم یہ ہے کہ جہاں رشتے دار جمع ہوئے نہیں کہ بدگمانیوں کا بازار گرم ہونے لگتا ہے۔ رسول پاک

ﷺ نے فرمایا کہ رشتہ داروں سے صلہ رحمی کرنے والا وہ نہیں ہے جو صرف بدلہ چکائے (یعنی احسان کے بدلے احسان کرے) بلکہ صلہ رحمی کرنے والا وہ ہے کہ اگر اس سے رشتہ ناطہ توڑا جائے تب بھی وہ رشتہ ناطہ جوڑے رکھے۔ رشتہ داروں کی طرف سے ملنے والے، دکھ اور تکالیف کو درگزر کرنا اور بدلہ نہ لینا یہ ہماری مذہبی تعلیمات ہیں۔ اس کے برخلاف ہمارا انداز فکر ایسا ہے کہ کہیں سے دعوت نامہ آتا ہے تو سب سے پہلے یہ دیکھا جاتا ہے کہ وہ ہماری دعوت میں شرکت کئے تھے یا نہیں؟ اگر کئے تھے تو انہوں نے کیا تحفہ دیا تھا؟ یا بطور سلامی کتنے روپے دیئے تھے۔ ہم بھی کم و بیش ویسا ہی تحفہ یا اتنے ہی روپے انہیں دیں گے۔ اب چاہے ان کے اور ہمارے معاشی حالات میں زمین آسمان کا فرق کیوں نہ ہو۔ یہ تو بات تھی خوشی کے مواقع کی لیکن کہیں سے موت کی بھی خبر آتی ہے تو ہمارا موازنہ یہی ہوتا ہے کہ وہ ایسے ہی کسی موقع پر ہمارے گھر آئے تھے یا نہیں اور حاضری کے وقت کوئی تحفہ لائے تھے یا نہیں۔ اگر وہ آئے تھے تو تب تو ہم جائیں گے۔ ورنہ بنانے کے لئے بہانوں کی کمی تو نہیں۔ ایسی باتوں کو بڑھاوا دینے میں گھر کے دیگر افراد بھی موثر کردار ادا کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ''جب ان کو آپ کی پرواہ نہیں تو آپ کیوں ان کی پرواہ کرتے ہو؟'' آپ کو کوئی نہیں پوچھتا تو آپ کیوں سب کی خبر گیری کرتے رہتے ہو؟ وغیرہ وغیرہ۔ اگر ہم اپنے کسی اچھے عمل کے بدلے کی امید مخلوق سے رکھتے ہیں تو ہمیں یہ جان لینا چاہئے کہ ہم نے وہ کام اللہ کی خوشنودی کے لئے نہیں کیا بلکہ اپنے نفس کے لئے، دنیا کے دکھاوے کے لئے یا کسی اور مقصد اور نیت سے کیا ہے۔ اللہ کے لئے نہیں کیا اور اگر وہ دکھاوے کے لئے کیا گیا ہے تو پھر ''ریاکاری'' میں شامل ہوگیا۔

تکبر سے پاک گفتگو، مفاد سے پاک محبت، لالچ سے پاک خدمت اور خود غرضی سے پاک دعا سچے رشتے کی دلیل ہوتے ہیں۔ کہاں ہے ایسے رشتے، وہ تو عنقا ہوگئے۔

کوئی ٹوٹے تو اسے بنانا سیکھو
کوئی روٹھے تو اسے منانا سیکھو
رشتے تو ملتے ہیں مقدر سے
بس اسے خوبصورتی سے نبھانا سیکھو

☆☆☆

قوتِ باہ عدد ۹ کی انگوٹھی

منگل کا دن مریخ سے منسوب ہے، جسے سپہ سالار فلک، ہمت بہادری طاقت اور قوت کا سیارہ بھی کہا جاتا ہے۔ یہ سیارہ دو بروج حمل اور عقرب کا حامل ہے، مردانہ قوت، ہمت، حوصلہ اور بہادری اس کی خاصیت ہے۔ جن افراد کے زائچہ پیدائش یہ سیارہ کمزور ہوتا ہے ایسے افراد کو مردانہ کمزوری، معدہ اور خون کی خرابی، پھوڑے پھنسی، بخار جیسے امراض کے علاوہ بزدلی، ڈر، خوف، نفسیاتی امراض، احساسِ کمتری کا سامنا رہتا ہے۔ اگر ایسے افراد شادی شدہ ہوں تو ان کو اکثر اوقات شرمندگی رہتی ہے جس کے علاج کے لئے مارے مارے پھرتے ہیں، روپیہ پیسہ برباد کرتے ہیں لیکن پھر بھی حاصل وصول کچھ نہیں ہوتا، ایسے افراد کا مسئلہ کا حل عدد ۹ کی انگوٹھی یا طلسم مریخ میں پوشیدہ ہے۔ ایسے افراد کو چاہئے کہ شرف یا اوج مریخ کے وقت قوت باہ میں اضافہ چاہیں تو اپنے نام کے عدد شمسی برآمد کریں، ان اعداد میں حرف ی کے شمسی اعداد ۱۰۰۰ شامل کر کے موکل برآمد کریں، حاصل شدہ مؤکل کا اسم تانبہ یا لوہے کی انگوٹھی پر بوقت اوج یا شرف مریخ یا مریخ شمس تسدیس و تثلیث میں مذکورہ بالا دھات اور قوت ایسی ملے گی کہ جیسے اُس نے ویاگرا کا استعمال کرلیا ہو۔ اکثر و بیشتر دیکھنے میں آیا ہے کہ عدد ۹ کی انگوٹھی چاندی میں تیار کی جاتی ہے جب کہ ہماری تحقیق کے مطابق چاندی میں تیار کردہ انگوٹھی کے اثرات کمزور ہوجاتے ہیں کیوں کہ مریخ عنصر آتشی ہے اور چاندی کا مزاج آبی ہے۔ لہٰذا آگ اور پانی کبھی اکٹھے نہیں رہ سکتے۔ ضروری ہے کہ اگر آگ کو بڑھاوا دینا ہوگا تو ہوا کی مدد لیتی ہے۔ آتشی عمل کررہے ہیں تو نظر میں رکھنا ضروری ہے کہ دھات بھی آتشی استعمال ہو۔ بخورات بھی آتشی مزاج سے مسلک ہو رنگ سرخ یعنی آتشی ہو تو یقیناً اثرات جلد ظاہر ہوں گے۔ ابجد قمری میں اعداد کی قوت آبی ہوتی ہے۔ لہٰذا ابجد قمری سے اعداد برآمد نہ کئے جائیں گے، یہ انگوٹھی تیار کرنے کے بعد اگر اسی ساعت میں پہن لیں تو بہت خوب ورنہ بروز منگل تیسری ساعت جو کہ عموماً رات کی ۸:۵ تا ۹ بجے میسر آتی ہے اس وقت میں پہن لی جائے۔ عدد ۹ کی انگوٹھی تیار کرنے کے لئے مثلث آتشی سے خانے پر کئے جائیں گے تا کہ تاثیر وقوت برقرار رہے۔

عمل برائے رد سحر و نظر بد

تحریر : روحانی اسکالر حکیم حافظ عتیق الرحمٰن ضیاء، کراچی

موجودہ دور نفسانفسی کا ہے، انسان دنیا اور دنیاداری کی لالچ کے چکر میں پڑ کر ایک مشین کی طرح کام میں لگ گیا، اس دنیا کے چکر میں وہ دنیا بنانے والے اپنے حقیقی رب کو بھول گیا، رب کو اور اس کے احکام کو بھولنے کا نتیجہ یہ نکلا کہ نفس کی پاکیزگی نے شرانگیزی، کینہ، بغض وحسد نے جگہ لی اور شیطانیت سر چڑھ کر بولی جو کہ نظر بد، جادو، سحر و آسیب جیسی روحانی بیماریوں نے جنم لینا شروع کر دیا۔ یہ ضروری نہیں کہ اس قسم کی بیماریوں کو جادوگر یا کوئی آپ کا دشمن ہی آپ پر جادو، سحر وغیرہ کروائے بلکہ جب انسان خود احکام الٰہیہ اور سنت نبوی پر عمل کرنا چھوڑ دے تو ماورائی قوتیں ایسے انسان پر اپنا قبضہ جما لیتی ہیں اور یا تو بھٹکے ہوئے ہمزاد کی یہ شرانگیزیاں ہوتی ہیں، جیسے لوگ سحر، آسیب، جادو، بندش وغیرہ کا نام دیدیتے ہیں اور ہمارے یہاں تو علاج کرنے والوں کو تو اکثر خود ہی علم نہیں ہوتا کہ مریض کا مسئلہ کیا ہے؟ بس دو کتابی چلّے کئے اور کچھ وظائف پڑھے اور بنگئے جناتی بابا حالاں کہ یہ خود مریض ہوتے ہیں اور ان کو علاج کی ضرورت ہوتی ہے، ہماری بے چاری عوام اپنا پیسہ، عزت دونوں ہی ایسے نام نہاد لوگوں پر ضائع کر دیتے ہیں اور بعد میں کف افسوس ملتے ہیں، خیر یہ ایک لمبا موضوع ہے۔ مگر میں یہ سمجھتا ہوں کہ ایسی بیماریوں سے نجات کے لئے اگر علاج کے ساتھ ساتھ ان ہدایت پر بھی عمل کیا جائے تب ہی علاج ممکن ہے۔

سب سے پہلے تو اپنے نفس پر قابو رکھیں، اچھے اخلاق اور اچھے کردار سے ایک اچھا انسان بننے کی کوشش کریں۔ جھوٹ، غیبت، چغل خوری، حسد سے دور رہیں، ہمیشہ باوضو رہا کریں، نماز پابندی سے ادا کریں، قرآن کریم کی روزانہ تلاوت کریں، ہر نماز کے بعد آیت الکرسی کا لازمی ورد رکھیں۔

ذیل میں شائع شدہ عمل نظر بد، سحر، آسیب اور دیگر جسمانی بیماریوں کے لئے مفید و مجرب ہے اور میرے اساتذہ کا تجربہ شدہ عمل ہے اور بزرگانِ دین سے بھی ثابت ہے۔ اکثر لاعلاج بیماریوں میں اسے مفید پایا گیا، میرا کام علم کی آگاہی ہے، شفاء اور صحت کس کے مقدر میں کتنی ہے وہ اللہ پاک خوب جانتے ہیں کہ کون کتنے پانی میں ہے۔

ترکیب عمل : ایک کوری مٹی کی ہنڈیا لے آئیں، جس کو پانی نہ لگا ہو اور ٹھیک دوپہر کو ڈھائی مٹھی سیاہ ماش مریض اپنے ہاتھ سے اس میں ڈال دے اور دیا گیا تعویذ ایک کاغذ پر لکھ کر ہنڈیا میں ڈال دے اور ڈھکن اچھی طرح بند کر کے آٹا لپیٹ دے اور پھر مریض کے سر سے پاؤں کی جانب تین بار پھیرے، پھر کوئی گھر کا فرد ایسی جگہ اس ہنڈیا کو لے جائے جہاں لوگوں کا آنا جانا کم ہو، وہاں پتھر سے چولہا بنا کر لکڑیاں جلائے اور ہنڈیا کو گرم کرے، یہاں تک کہ وہ وہاں پتھر سے چولہا بنا کر لکڑیاں جلائے اور ہنڈیا کو گرم کرے یہاں تک کہ سیاہ ماش کا عرق نکلنے لگے، جب عرق نکل کر ختم ہو جائے تب ہنڈیا کو زیر زمین دفن کر دیں، یہ عمل چالیس یوم کریں، درمیان میں شفاء حاصل ہو جائے تو عمل بند کر دیں، جو شخص یہ عمل کرے گھر جانے سے پہلے غسل کر کے گھر جائے، کاغذ پر جو عبارت لکھنی ہے وہ درج ذیل ہے:

اَلْحَفِیْظُ اَلْحَفِیْظُ اَلْحَفِیْظُ اَلْحَفِیْظُ اَلْحَفِیْظُ اَلْحَفِیْظُ اَلْحَفِیْظُ اَلْحَفِیْظُ اَلرَّقِیْبُ اَلرَّقِیْبُ اَلرَّقِیْبُ اَلرَّقِیْبُ اَلرَّقِیْبُ اَلرَّقِیْبُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْوَاحِدِ الصَّادِقِ مِنْ شَیْءٍ کُلِّ طَارِقٍ بحق ایاك نعبد و ایاك نستعین الٰهی بحرمت این تعویذ فلاں بن فلاں را صحت دهی یااللّٰه یااللّٰه یااللّٰه یاربّ یاربّ یَاغفور یَاغفور یَاغفور.

یہ مکمل عبارت لکھ لی جائے اور فلاں ابن فلاں کی جگہ مریض کا نام مع والدہ لکھا جائے، اس کے علاوہ نظر بد، سحر، آسیب یا اس قسم کے اثرات جن کو لوگ بندش سے تعبیر کرتے ہیں اس کے لئے اوج مشتری اور اوج شمس کے موقع پر میں نے کثیر تعداد میں لوح مشتری اور لوح شمس، اسم اعظم فیض عام کی ہے جو کہ از حد مفید ہے اور لوح مریخ بھی پہنچی جا سکتی ہے۔ جس سے ہر قسم کے شر سے نجات ممکن ہے۔ اپنی کوشش کے مطابق ہر بات میں نے سمجھا دی ہے۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ

نام ونسب

سیدنا حضرت سلمان بن بودخشان بن مورسلان بن بہود بن فیروز بن شہرک قبل از اسلام کا نام ''مابہ'' تھا۔

قبول اسلام

پہلے مجوسی المذہب تھے۔ پھر عیسائیت میں آئے، اس کے بعد ہجرت کے پہلے سال مشرف بہ اسلام ہوئے۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی کہانی ان کی زبانی

میں اصبہان میں سے فارسی بولنے والا شخص تھا اور اس بستی سے میرا تعلق تھا جسے ''جی'' کہا جاتا تھا، میرے والد اس بستی کے زمین دار تھے، میں انھیں اللہ کی ساری مخلوق میں سے پیارا تھا، وہ مجھ سے بہت پیار کرتے تھے جس کی وجہ سے انھوں نے مجھے اپنے گھر میں بیٹی کی طرح قید کر رکھا تھا، میں نے مجوسی مذہب سیکھنے میں پوری کوشش کی اور اس آگ کا نگراں بنا، جسے جلاتے اور لمحہ بھر کے لئے بھی بجھنے نہ دیتے تھے۔ ان کے پاس بہت سی جائیداد تھی، ایک دن وہ تعمیر کر رہے تھے کہ مجھ سے کہا: ''اے بیٹے آج میں تعمیر میں لگا ہوا ہوں، جائیداد کی طرف توجہ نہیں لہٰذا ذرا دھیان رکھو۔''

بعد ازاں مجھے اس کے بارے میں کچھ ہدایتیں دیں۔ میں جائیداد کی حفاظت کے لئے نکلا، اسی دوران عیسائیوں کے ایک گرجے سے گزرا، میں نے ان کی آوازسنی، مجھے یہ بات معلوم نہیں تھی کہ میرے والد نے مجھے گھر میں پابند کرنے کے لئے لوگوں کو کیوں کہہ دیا ہوا ہے اور جب میں نے ان کے ہاں سے گزرتے ہوئے ان کی آوازیں سنیں تو میں ان کے پاس اندر چلا گیا تاکہ پتا چلا سکوں کہ وہ کیا کر رہے ہیں؟ انھیں دیکھتے ہی مجھے ان کی عبادت اچھی لگی، میں ان کے معاملے میں دلچسپی لینے لگا اور دل ہی دل میں سوچا کہ یہ اس مذہب سے بہتر ہے جس پر ہم چل رہے ہیں چنانچہ اللہ کی قسم میں اپنے والد کی جائیداد چھوڑ کر سورج غروب ہونے تک ان کے پاس ہی رہا، جائیداد تک نہ پہنچا۔ میں نے پوچھا کہ ''یہ دین مجھے کہاں پر ملے گا؟ انھوں نے کہا: ''شام میں۔''

پھر میں اپنے والد کے پاس آیا، انھوں نے میری تلاش کے لئے لوگوں کو بھیجا ہوا تھا، جس کی بنا پر ان کا سارا کام ادھورا رہ گیا تھا اور جب میں ان کے پاس آیا تو انھوں نے کہا: ''اے بیٹے! تم کہاں تھے؟ کیا میں نے تمہارے ذمے ایک کام نہیں لگا رکھا تھا؟'' میں نے کہا: ''اے والد! میں نے ایک گرجا گھر دیکھا، جہاں گرجا والے اپنی نماز پڑھ رہے تھے، مجھے ان کا دین پسند آیا اور اللہ کی قسم میں شام تک انہیں کے پاس رہا۔'' انھوں نے کہا: اے بیٹے اس دین میں کوئی بہتری نہیں ہے بلکہ تمہارا اور تمہارے باپ دادا کا دین ان سے بہتر ہے۔'' میں نے کہا: ایسا ہرگز نہیں، بلکہ اللہ کی قسم ان کا دین ہمارے دین سے بہتر ہے۔'' چنانچہ انھوں نے مجھے ڈراتے ہوئے پاؤں میں بیڑی لگا کر گھر میں قید کر دیا۔

شام کو روانگی

میں نے انصاریوں کو پیغام بھیج کر کہا کہ ''جب تمہارے پاس شام کے نصرانی تاجروں کا کوئی قافلہ آئے تو مجھے بتا دینا۔ چنانچہ ان کے ہاں شام کے نصرانی تاجروں کا قافلہ آیا انھوں نے مجھے ان کے بارے میں بتا دیا، میں نے ان سے کہا: ''جب یہ اپنا کام مکمل کر کے واپس جانے کی تیاری کر لیں تو مجھے اطلاع دے دینا۔'' چنانچہ جب انھوں نے واپسی کی تیاری کر لی تو میں نے پاؤں سے بیڑی دے پھینکی، ان کے ساتھ چل نکلا اور شام جا پہنچا۔ جب میں وہاں پہنچ گیا تو پوچھا کہ ''اس دین کا معزز ترین شخص کون ہے؟'' انھوں نے کہا: فلاں پادری ہے جو گرجا میں ہے۔'' میں اس کے پاس پہنچا اور بتایا کہ ''مجھے اس دین سے دلچسپی ہے لہٰذا میں تمہارے پاس رہنا چاہتا ہوں، تمہارے گرجا میں تمہاری خدمت کروں گا، تجھ سے علم حاصل کروں گا اور تمہارے ساتھ نماز پڑھوں گا۔'' اس نے کہا: ''آجاؤ۔'' چنانچہ میں اس کے پاس رہنے لگا۔

وہاں ایک نام نہاد راہب تھا جو لوگوں کو صدقہ دینے کا حکم دیتا اور

اس کی طرف ان کی توجہ کرتا اور جب وہ کچھ جمع کر لیتے تو اسے اپنے لئے رکھ لیتا لیکن مسکینوں کو کچھ نہ دیتا اور یوں اس نے سات کوزے بھر لئے تھے، میں نے اس پر سخت غصہ نکالا کیوں کہ وہ ایسا کام کرتا رہا۔ پھر وہ مر گیا تو نصرانی اسے دفن کرنے کے لئے اکٹھے ہوئے، اس پر میں نے ان سے کہا: ''یہ شخص بہت برا تھا، تمہیں صدقہ دینے کو کہتا اور اس کے بارے میں شوق پیدا کرتا اور جب تم دولت جمع کر کے اس کے پاس لے آتے تو یہ اپنے پاس رکھ لیتا، لیکن کسی بھی مسکین کو کچھ نہیں دیتا تھا۔'' انھوں نے پوچھا تمہیں کیسے معلوم؟ میں تمہیں اس کا خزانہ دکھا دیتا ہوں۔ انھوں نے کہا: ''دکھاؤ! میں نے اس کی جگہ بتا دی تو انھوں نے وہاں سے سونے چاندی بھرے سات کوزے نکالے، جب انھوں نے یہ کوزے دیکھے تو کہنے لگے: ''اللہ کی قسم! ہم کبھی بھی اسے دفن نہیں کریں گے۔'' چنانچہ انھوں نے اسے سولی پر لٹکا کر اسے پتھر مارے۔

اس کے بعد انھوں نے ایک اور راہب کو اپنا مذہبی رہنما بنایا، میں نے اس سے پہلے ایسا آدمی نہیں دیکھا تھا جو تمام نمازیں پڑھتا ہو، دنیا سے بے تعلق ہو، آخرت سے بڑی دلچسپی رکھتا اور رات دن میں نہایت ادب سے رہتا ہو لہٰذا مجھے اس سے اتنی محبت ہو گئی کہ اس سے پہلے اتنی محبت کسی اور سے نہ تھی چنانچہ میں اس کے ساتھ کافی عرصہ رہا، پھر اس کا وقتِ آخر آ گیا تو میں نے اس سے کہا: ''میں اتنا عرصہ آپ کے ساتھ رہا ہوں، مجھے آپ سے اتنی زیادہ محبت ہے کہ اس سے پہلے کسی اور سے نہ تھی، اب آپ اس دنیا سے جا رہے ہیں تو مجھے کس کے حوالے کریں گے اور کیا کرنے کو کہیں گے؟'' اے بیٹے! اللہ کی قسم! مجھے اپنے طریقے کا کوئی بھی آدمی نظر نہیں آتا، اچھے لوگ وفات پا چکے ہیں، اب لوگ بدل چکے ہیں اور انھوں نے وہ بہت سی باتیں چھوڑ دیں ہیں جو وہ کیا کرتے تھے، ہاں موصل میں ایک ایسا آدمی موجود ہے اور اس کا طریقہ بالکل میرے جیسا ہے لہٰذا وہاں چلے جاؤ۔''

موصل روانگی

جب وہ فوت ہو گیا اور نظروں سے غائب ہو گیا تو میں موصل والے کے پاس پہنچا اور اس سے کہا: مجھے فلاں شخص نے تمہارے پاس آنے کی وصیت کی تھی اور کہا تھا کہ تو اس کے طریقے پر ہے۔'' اس نے کہا: ''میرے پاس ٹھہرو!'' میں ٹھہر گیا اور دیکھا کہ وہ ایک اچھا اور اپنے اسی ساتھی جیسا ہے، لیکن وہ جلد ہی وفات پا گیا، جب اس کا وقتِ آخر آیا تو میں نے کہا: ''اے فلاں شخص نے مجھے تمہارے بارے میں بتایا تھا اور تجھ سے ملنے کی وصیت کی تھی لیکن تمہاری حالت تم خود دیکھ ہی رہے ہو، چنانچہ اب مجھے کس بارے میں وصیت کرتے ہو اور کیا حکم دیتے ہو؟'' اس نے کہا: ''اے بیٹے! اللہ کی قسم! مجھے اپنے طریقے جیسا آدمی نظر نہیں آتا، ہاں ایک شخص ''نصیبین'' کے مقام پر ہے، تم اسے جا ملو۔'' وہ فوت ہو کر غائب ہو گیا تو میں نے نصیبین والے کے پاس جا کر اپنا سارا واقعہ بتایا اور یہ بھی بتایا کہ میرے ساتھی نے مجھے کیا ہدایت دی ہے۔ اس نے کہا: ''میرے پاس ٹھہرو۔''

عموریہ جانے کی وصیت

میں ٹھہر گیا اور اسے بھی پہلو جیسا دیکھا لہٰذا میں اس بھلے آدمی کے پاس ٹھہرا رہا۔ اللہ کی قسم! تھوڑے ہی دن گزرے تھے کہ وہ بھی مر گیا اور جب اسے موت آنے لگی تو میں نے اس سے کہا: ''اے! فلاں شخص نے مجھے فلاں کے بارے میں وصیت کی، فلاں نے فلاں کے بارے میں وصیت کی پھر فلاں نے تمہارے بارے میں وصیت کی تو اب تم مجھے کیا وصیت کرتے ہو اور کیا حکم دیتے ہو؟'' اس نے کہا: اے بیٹے! اللہ کی قسم! مجھے ایسا کوئی شخص دکھائی نہیں دیتا جہاں میں تجھے جانے کو کہوں، ہاں ''عموریہ'' کے مقام پر ایک آدمی موجود ہے جو ہماری طرح کا ہے، چاہو تو اس کے پاس چلے جانا کیونکہ اس کا طریقہ ہمارے جیسا ہے۔'' جب وہ مر گیا اور اسے غائب کر دیا گیا تو میں عموریہ والے سے ملا اور اسے اپنے بارے میں بتایا تو اس نے کہا: کہ ''میرے پاس ٹھہر جاؤ۔'' چنانچہ میں اس کے اور اس کے ان ساتھیوں کے کہنے پر ٹھہر گیا۔ میں کاروبار کرتا تھا اور میرے پاس بہت سی گائیں اور بکریاں جمع ہو گئیں، جب وہ مرنے لگا تو میں نے کہا: ''اے! میں فلاں شخص کے پاس رہا اس نے مجھے فلاں کی وصیت کی، فلاں نے فلاں کی وصیت کی، فلاں نے فلاں کی وصیت کی اور فلاں نے مجھے تیرے بارے میں وصیت کی تھی تو اب تم مجھے کسی کی وصیت کرتے ہو اور کیا حکم کرتے ہو؟''

نبی آخر الزماں ﷺ کی بشارت

اس نے کہا: اے بیٹے! مجھے آج تک اپنے طریقے کا آدمی

دکھائی نہیں دیا جس کے پاس تجھے جانے کو کہوں لیکن جلد ایک نبی کی آمد ہو رہی ہے جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دین پر ہوگا، عرب کی سر زمین میں نظر آئے گا جو ہجرت کر کے دو ریگستانوں کے درمیان پہنچے گا، اس کی نشانیاں کسی سے ڈھکی چھپی نہ ہوں گی، تحفہ کھائے گا، صدقہ نہیں کھائے گا اور اس کے دونوں کندھوں کے درمیان مہر نبوت ہوگی لہٰذا اگر وہاں جاسکو تو وہاں پہنچ جانا۔

عرب روانگی اور یہودی کی غلامی

میں اللہ کی مرضی کے مطابق عموریہ میں ٹھہرا رہا اور پھر میرے ہاں سے بنوکلب کے تاجروں کے کچھ لوگ گزرے تو میں نے ان سے کہا: "مجھے عرب میں لے چلو، میں تمہیں اپنی گائیں اور بکریاں دے دیتا ہوں۔" وہ مان گئے۔ میں نے انھیں دے دیں، انھوں نے مجھے سوار کرلیا اور جب وہ مجھے وادی القریٰ میں لے پہنچے تو ظلم کرتے ہوئے مجھے ایک یہودی کے ہاتھ بیچ دیا چنانچہ میں اس کے پاس رہا، میں نے کھجوروں کے درخت دیکھے تو امید لگی کہ یہ وہی شہر ہی ہوگا جس کے بارے میں کوئی شک نہ رہا۔ ابھی میں اسی کے ہاں تھا کہ مدینے سے بنو قریظہ کا ایک آدمی آیا جو اس کا چچازاد بھائی تھا، اس نے مجھے اس کے ہاتھ بیچ دیا جو مجھے مدینہ لے پہنچا، اللہ کی قسم! مدینہ دیکھتے ہی میں پہچان گیا کہ وہ میرے ساتھی کے کہنے کے مطابق تھا۔ میں وہاں ٹھہر گیا اور اسی دوران اللہ نے اپنے رسول ﷺ کو مبعوث فرمادیا، وہ مکہ میں رہے اور میں غلامی کی وجہ سے ان کے بارے میں کچھ نہ سن سکا پھر وہ مدینہ کی طرف ہجرت کر آئے تو اللہ کی قسم! میں اپنے آقا عذق والے باغ کے کنارے کوئی کام کر رہا تھا۔ میرا وہ آقا بیٹھا ہوا تھا کہ اسی دوران اس کا چچازاد بھائی اس کے پاس آکر ٹھہر گیا، کہنے لگا: "اے فلاں! اللہ بنو قیلہ کا بیڑا غرق کرے، اللہ کی قسم! بنو قیلہ اس وقت قبا میں ایک ایسے آدمی کے گرد جمع ہو چکے ہیں جو آج ہی مکہ سے آیا ہے اور وہ اسے نبی خیال کرتے ہیں۔" یہ سنتے ہی میں کانپ اٹھا اور لگتا تھا کہ اپنے آقا پر گر جاؤں گا۔ میں کھجور سے نیچے اترا اور اس کے چچازاد سے کہا کہ "تم نے کیا کہا ہے؟" اس پر میرا آقا سخت ناراض ہوا اور مجھے سخت مکا مار کر کہنے لگا "تجھے اس شخص سے کیا غرض؟ اپنا کام کیے جاؤ۔" میں نے کہا: "کچھ پروانہ نہیں۔" میں نے سوچا کہ اس کے بتانے پر میں اسکی تلاش جاری رکھوں گا۔

بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں حاضری

میرے پاس کھانے کی کوئی چیز تھی رات ہوئی تو میں اسے لے کر قباء میں رسول ﷺ کے پاس پہنچا اور اندر جاکر عرض کی: "مجھے پتا چلا ہے کہ آپ ﷺ ایک نیک آدمی ہیں اور آپ ﷺ کے ساتھ کچھ غریب ساتھی بھی ہیں جو ضرورت مند ہیں، میرے پاس صدقہ کی کچھ چیز ہے چنانچہ میں سمجھتا ہوں کہ آپ لوگوں کے بغیر کوئی اور اس کا حق دار نہیں۔" میں نے وہ چیز پیش کر دی تو انھوں نے آپنے ساتھیوں سے فرمایا کہ "کھالو۔" لیکن اپنا ہاتھ روک لیا اور کھایا نہیں، اس پر میں نے دل ہی دل میں سوچا کہ یہ پہلی نشانی ہے۔ پھر میں واپس چلا آیا اور پھر کچھ چیز جمع کی، اسی دوران آپ ﷺ مدینہ میں تشریف لے جاچکے تھے، میں وہ لے مدینہ پہنچا اور عرض کیا: "میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ صدقہ کی چیز نہیں کھاتے لیکن یہ ہدیہ ہے جو میں نے آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں۔" چنانچہ آپ ﷺ نے اس میں سے کھالیا اور اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہما کو بھی کھانے کا حکم دیا، انھوں نے آپ ﷺ کے ساتھ مل کر کھایا۔ اب میں نے دل ہی دل میں کہا کہ یہ دو نشانیاں پوری ہوگئیں۔

بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں دوسری حاضری

اسے بعد میں آپ ﷺ کی ڈرمت میں اس وقت حاضر ہوا، جب آپ ﷺ بقیع الغرقد میں تھے (آپ ﷺ اپنے کسی ساتھی کے جنازہ پر آئے تھے اور دو چادریں اوڑھ رکھی تھیں) آپ ﷺ اپنے صحابہ کرام میں بیٹھے ہوئے تھے، میں نے سلام عرض کیا، پھر نظر گھما کر ان کی پیٹھ مبارک کو دیکھا کہ کسی طرح وہ مہر نبوت دیکھ لوں، جس کے بارے میں مجھے میرے ساتھی نے بتایا تھا۔

جب رسول اللہ ﷺ نے مجھے پچھلی طرف نظر کرتے ہوئے دیکھا تو جان گئے کہ میں کسی شے کی تلاش میں ہوں جو مجھے بتائی گئی ہے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے پیٹھ مبارک سے اپنی چادر ہٹادی۔ جس پر میں نے مہر نبوت فوراً پہچان لی اور اسے چومنے کے لئے روتے ہوئے اس پر اوندھا ہوگیا، اتنے میں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "ایک طرف ہو جاؤ۔" میں ہٹ گیا اور اے ابن عباسؓ! میں نے انھیں اپنا پورا واقعہ ویسے ہی سنایا جیسے تجھے سنایا ہے۔ چنانچہ صحابہ کرام کو سنانے پر رسول اللہ ﷺ

خوش ہوئے۔اس کے بعد حضرت سلمان فارسیؓ اپنی نوکری میں مصروف ہو گئے چنانچہ رسول اللہ کے ہمراہ آپؓ احد و بدر میں شامل نہ ہو سکے۔

زبان مصطفی ﷺ سے آزادی کی خوش خبری

ایک دن رسول اکرم ﷺ نے مجھ سے ارشاد فرمایا: اے سلمان! کچھ دینے کی لکھت پڑھت کر کے جان چھڑا لو۔" چنانچہ میں اس سے طے کرلایا کہ کھجور کے تین سو درخت لگا کر چالیس اوقیہ سونا بھی دوں گا، اس پر رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ کرامؓ سے فرمایا کہ "اپنے بھائی کی مدد کرو۔" چنانچہ انھوں نے کھجوروں کے پودے لانے پر میری مدد کی، کسی نے تیس پودے دیئے، کسی نے پندرہ، کسی نے دس دیئے، ہر شخص اپنی ہمت کے مطابق مدد کر رہا تھا اور یوں میرے پاس تین سو پودے جمع ہو گئے، جس پر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "اے سلمان! جاؤ اور گڑھے کھود دو اور جب فارغ ہو جاؤ گے تو میں اپنے ہاتھ سے انھیں لگا دوں گا۔" میں نے ان کے لئے گڑھے کھودے، میرے ساتھیوں نے میری مدد کی تو فارغ ہو کر میں نے آپ ﷺ کو اطلاع دی، آپ ﷺ میرے ساتھ ان کی طرف چل پڑے، ہم پودے قریب کرتے گئے اور آپ ﷺ اپنے دست مبارک سے انھیں لگاتے گئے۔چنانچہ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں سلمان کی جان ہے، ان میں سے ایک بھی ضائع نہ ہوا۔اب کھجوریں تو میں لگا چکا تھا، بس مال باقی تھا۔

بارگاہِ رسالت مآب ﷺ سے سونا عطا ہوا

اسی دوران رسول اللہ ﷺ کے ہاں مرغی کے انڈے جتنا کسی طرف سے سونا آیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سلمان نے لکھت پڑھت والے سے کیا کیا ہے؟" چنانچہ مجھے آپ ﷺ کے پاس بلایا گیا، ارشاد فرمایا: "اے سلمان! یہ لو اور تمہارے ذمے جو کچھ ہے، ادا کر دو۔" میں نے عرض کی: "یا رسول اللہ ﷺ! یہ مجھ پر لازم سونے کے مقابلے میں کیسے پورا اترے گا؟" ارشاد فرمایا: "اسے لے جاؤ کیونکہ اللہ تعالیٰ اسی کے ذریعے تمہارا بوجھ اتار دے گا۔" میں نے اس میں سے کچھ لے کر چالیس اوقیہ وزن پورا کر دیا اور ان کا حق ادا کر کے آزاد ہو گیا چنانچہ اس کے بعد میں خندق کی جنگ میں شامل ہوا اور پھر کسی غزوے میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جانے سے نہیں رہا۔

فضائل و مناقب

☆حضرت عبداللہ مزنی رضی اللہ عنہ کے والد بیان کرتے ہیں کہ "رسول اللہ نے خندق کے نشان لگائے اور ہر دس آدمیوں کے لئے چالیس ہاتھ جگہ مقرر کی چنانچہ حضرت سلمان رضی اللہ کے بارے میں مہاجرین وانصار کے درمیان بحث چھڑ گئی، آپ طاقت ور آدمی تھے، مہاجرین نے کہا: "سلمانؓ ہمارے ہیں۔" جبکہ انصار نے کہا: "ہمارے ہیں۔" اس پر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سلمان ہمارے ہیں اور ہمارے گھر والوں میں شامل ہیں۔"

☆حضرت انس رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (تلاش حق میں) سبقت لے جانے والے آدمی چار ہوئے ہیں: میں عرب میں، صہیب روم میں، سلمان اور بلال حبشہ میں۔"

☆حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ "رسول اللہ ﷺ نے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو درداءؓ کے درمیان بھائی چارہ بنایا چنانچہ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ انھیں ملنے گئے تو حضرت اُم درداءؓ پرانے کپڑے پہنے بیٹھی تھیں، پوچھا: "یہ کیا حال ہے؟" انھوں نے کہا: "آپؓ کے بھائی ابو درداءؓ کو دنیا کے مال کی ضرورت نہیں۔" چنانچہ جب وہ واپس گھر آئے تو ابو درداءؓ نے ان کے سامنے کھانا رکھ کر کہا: کھاؤ! کیونکہ میں روزہ سے ہوں۔" انھوں نے کہا: "میں اس وقت تک نہیں کھاؤں گا جب تک آپ (رضی اللہ عنہ) نہیں کھاتے۔" چنانچہ انھوں نے کھانا شروع کر دیا اور جب رات ہوئی تو حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ عبادت کے لئے کھڑے ہونے لگے، جس پر حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے کہا: "سو جاؤ" وہ سو گئے اور جب رات کا آخری پہر ہوا تو حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے کہا: اب اٹھئے۔" چنانچہ دونوں نے کھڑے ہو کر نماز شروع کر دی اور کہا: "آپ رضی اللہ عنہ کے جسم کا آپ پر حق ہے، آپ کے رب کا آپ پر حق ہے، آپ کے مہمان کا آپ پر حق ہے، آپ کی بیوی کا آپ پر حق ہے تو ہر حق دار کو اس کا حق دیا کرو۔" اس کے بعد دونوں حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہِ اقدس میں حاضر ہوئے اور یہ واقعہ سنایا جس پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "سلمان نے سچ کہا۔" (صحیح بخاری شریف)

☆مشہور تابعی محمد بن سیرینؒ بتاتے ہیں کہ حضرت سلمان فارسی

رضی اللہ عنہ حضرت ابودرداء کے ہاں جمعہ کے دن گئے تو آپ کو بتایا گیا کہ وہ سو رہے ہیں، آپ نے پوچھا: "وجہ کیا ہے؟" بتایا گیا کہ "جب جمعہ کی رات ہوتی ہے تو ساری رات عبادت کرتے ہیں اور پھر جمعہ کو روزہ رکھتے ہیں۔" حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے جمعہ کے دن کھانا تیار کرنے کو کہا تو گھر والوں نے تیار کر دیا، پھر آ کر ان سے کہا: "کھاؤ!" انھوں نے کہا: "میں روزے سے ہوں۔" وہ زور دیتے رہے اور آخر کار انھوں نے کھا لیا، پھر دونوں حضور ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور یہ واقعہ سنایا۔ جس پر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے عویمر (ابودرداء)! سلمان (رضی اللہ عنہ) تم سے زیادہ علم والے ہیں (تین مرتبہ ارشاد فرمایا، آپ ﷺ نے ابودردا کی ران مبارک پر ہاتھ مارتے ہوئے فرمایا تھا) پھر ارشاد فرمایا: "آئندہ سے راتوں کی عبادت میں جمعہ کی رات مقرر نہ کیا کرو اور نہ ہی جمعہ کا دن روزے کے لئے مقرر کیا کرو۔"

☆ حضرت ابوالاسود الدؤلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے کہ "ایک دن ہم حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس تھے کہ لوگوں نے کہا: "اے امیر المومنین رضی اللہ عنہ! ہمیں سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے بارے میں کچھ بتایئے۔" انھوں نے کہا: "تمہارے لئے لقمان حکیم جیسا کون ہوگا، وہ ہماری طرف سے اور ہم اہل بیت میں سے ہیں، انھوں نے اول و آخر علم کا پتا لگایا پہلی اور آخری کتاب پڑھی اور ایسا سمندر تھے جو خشک نہ ہو سکے۔

☆ حضرت معاذ بن جبل نے ایک آدمی کو وصیت کی کہ "چار لوگوں سے علم لو جن میں سے ایک سلمان فارسی رضی اللہ عنہ ہیں۔

دنیا سے بے رغبتی

حضرت امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ "حضرت سلمان فارسی کی تنخواہ پانچ ہزار تھی کیونکہ آپ تقریباً تیس ہزار مسلمانوں کے سربراہ تھے، آپ لوگوں کو خطبہ دیتے تو عبا کا ایک حصہ فرش بناتے اور آدھا پہنا کرتے اور تنخواہ ملتے ہی اسے ختم کر دیتے، اور ہاتھوں سے کھجور کی ٹوکریاں بنا کر گزارہ کرتے۔"

ہاتھوں کی کمائی

حضرت نعمان بن حمید رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ "میں مدائن میں اپنے خالو کے ساتھ حضرت سلمان فارسی کے پاس گیا تو وہ کھجور کی ٹوکریاں بنا رہے تھے چنانچہ میں نے انھیں یہ کہتے سنا کہ "میں ایک درہم میں کھجور کے پتے خریدتا ہوں اور اس سے ٹوکری بنا کر تین درہم میں بیچتا ہوں، پھر ایک سے تو یہی کام کرتا ہوں، ایک اہل وعیال پر خرچ کرتا ہوں اور ایک کو صدقہ کر دیتا ہوں اور اگر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے روکا نہ ہوتا تو یوں ہی کرتا رہتا۔"

پرہیزگاری

حضرت ابولیلیٰ کندی رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ "حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے غلام نے ان سے کہا: "میرے بارے میں لکھت پڑھت کرلو (کہ اتنی رقم دے کر آزاد ہو جاؤں)" آپ نے پوچھا: "کیا کچھ پاس ہے؟" اس نے کہا: "کچھ بھی نہیں۔" فرمایا: پھر کہاں سے آزاد کروں؟" اس نے کہا: میں لوگوں سے مانگ لوں گا۔" فرمایا: "تم ہمیں لوگوں کی میل کھلانا چاہتے ہو۔"

عاجزی وانکساری

حضرت ثابت رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ "حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ مدائن پر امیر بنے ہوئے تھے اسی دوران شام سے کوئی شخص آیا جس کے پس تنکوں کی گٹھڑی تھی جبکہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ کے پاس گیہوں کی بھوسی، چادر اور عبا تھی۔ اس نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے کہا: "آؤ اور یہ گٹھڑی اٹھاؤ۔" وہ آپ کو جانتا نہ تھا، حضرت سلمان فارسی نے وہ بوجھ اٹھا لیا تو لوگوں نے پہچان کر کہا: "یہ تو امیر ہیں۔" اس نے کہا: "میں تو آپ کو پہچانتا نہ تھا۔" آپ نے فرمایا: "اب اسے نہیں رکھوں گا بلکہ تمہارے گھر پہنچاؤں گا۔" ایک روایت میں یہ ہے کہ "میں نے اس کے بارے میں نیت کر لی ہے تو اسے پہنچانے تک نہیں رکھوں گا۔"

کوڑھ والے کے ساتھ کھانا

حضرت عبداللہ بن بریدہ رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ "حضرت سلمان کو کچھ ملتا تو اس سے گوشت خرید کر کوڑھ والوں کو بلاتے اور ان کے ساتھ مل کر کھاتے۔

وصال مبارک

حضرت عامر بن عبداللہ المعروف بہ امام شعبی رحمۃ اللہ حضرت

سلمان فارسیؓ کے بارے میں بیان کرتے ہیں کہ ''جب ان کے وصال کا وقت ہوا تو ہم نے انھیں ذرا تکلیف میں دیکھا۔

چنانچہ پوچھا کہ'' اے ابو عبداللہ رضی اللہ عنہ کیا پریشانی ہے حالانکہ آپ تو بڑھ چڑھ کر نیک کام کرتے رہے ہو، رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ آپؓ نے غزوات میں حصہ لیا اور کئی علاقے فتح کئے تھے؟ انھوں نے کہا: ''پریشانی یہ ہے کہ حضرت محمد ﷺ نے ہم سے جدا ہوتے وقت ہمیں یہ بات سمجھائی تھی کہ آدمی کے لئے ایک سوار شخص جتنا کھانا دانا پاس رکھنا ہی کافی ہوتا ہے، یہی پریشانی ہے۔''

چنانچہ آپؓ کا سارا سامان اکٹھا کر کے قیمت لگایا تو دس دینا بنتی تھی۔

حضرت سعد بن وقاصؓ حضرت سلمان فارسیؓ کی بیماری پرسی کرنے گئے تو وہ رونے لگے، حضرت سعدؓ نے پوچھا: اے سلمانؓ کیوں روتے ہو۔

حالانکہ رسول ﷺ وصال کے موقع پر آپؓ سے خوش تھے اور ''آپؓ حوض کوثر پر ان کے پاس ہوں گے؟'' انھوں نے کہا: ''میں موت سے ڈر کر نہیں رویا اور نہ مجھے دنیا کی خواہش ہے البتہ رسول اللہ ﷺ ہمیں یہ بات سمجھا گئے ہیں کہ اپنے پاس صرف اتنا رکھو جتنا سوار کے پاس ہوتا ہے جبکہ میرے پاس تو یہ تکیے پانی کا یہ ٹب (یا فرمایا: پیالہ یا فرمایا لوٹا) ہے۔''

اس پر حضرت سعدؓ نے کہا: ''اے ابو عبداللہؓ! ہمیں بھی کوئی بات سمجھا دو کہ تمہارے بعد اس پر عمل کریں۔''

انھوں نے کہا: ''اے سعدؓ جب کوئی کام کرنا چاہو، کسی کا فیصلہ کرو اور کچھ بانٹو تو اللہ کو یاد کرو۔''

حضرت شعبیؒ بتاتے ہیں کہ ''حضرت سلمان فارسیؓ کو جلولا فتح کرنے کے دن کستوری کی ایک تھیلی ہاتھ لگی تو آپؓ کی زوجہ محترمہ نے اسے سنبھال کر رکھ لیا اور جب آپؓ کا وصال ہوانے لگا تو انھوں نے کہا: وہ کستوری لاؤ۔''

چنانچہ اسے پانی میں حل کر کے کہا کہ'' اسے میرے ارد گرد چھڑک دو کیونکہ ابھی مجھے دیکھنے کے لئے ویسے لوگ آرہے ہیں جو نہ انسان ہیں نہ جن۔'' آپ کی زوجہ محترمہ نے یوں ہی کیا اور تھوڑی ہی دیر بعد آپؓ کا وصال ہو گیا۔

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ ''حضرت سلمان فارسیؓ نے ان سے کہا: ہم'' دونوں میں سے جو پہلے فوت ہو، وہ خواب میں دوسرے کو دکھائی دے۔'' اس پر حضرت عبداللہ بن سلامؓ نے کہا: ''ہاں! مومن کی روح آزاد ہوتی ہے، وہ جہاں چاہے، جائے جبکہ کافر کی روح سجین نام والے جہنم میں ہوتی ہے۔'' اتنے میں حضرت سلمان فارسیؓ وصال فرما گئے۔

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بعد میں مجھے حضرت سلمان فارسیؓ ملے اور وہ انتہائی خوش و خرم تھے۔''

حضرت سلمان فارسیؓ نے ۳۴ ہجری میں دار فانی سے جنت عدن کی طرف کوچ فرمایا۔

اولاد امجاد

حضرت ابوبکر بن داؤد رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ ''حضرت سلمان فارسیؓ کی صرف تین بیٹیاں تھیں، جن میں سے ایک تو اصبہان میں تھی اور دو مصر میں۔

تلامذہ

حضرت انس بن مالک، حضرت جندب ازدی، حضرت حارثہ بن مضرب، حضرت ابوظبیان، حصین بن جندب الجنبی، حضرت خلید العصری، حضرت زاذان ابوعمر الکندی، حضرت زید بن صوحان، حضرت ابوسعید سعد بن مالک الخدری، حضرت سعید بن وہب ہمدانی، حضرت ابو قرۃ سلمۃ بن معاویۃ الکندی، حضرت شرجیل بن السمط، حضرت طارق بن شہاب، حضرت ابوالطفیل عامر بن واثلۃ اللیثی، حضرت عبد اللہ بن عباس، حضرت عبداللہ بن ودیعۃ، حضرت عبدالرحمٰن بن یزید، حضرت عطیۃ بن عامر الجہنی، حضرت علقمہ بن قیس، حضرت علیم الکندی، حضرت عمرو بن ابی قرۃ الکندی، حضرت القاسم ابوعبدالرحمٰن الشامی، حضرت قرثع الضبی، حضرت کعب بن عجرۃ، حضرت محفوظ بن علقمۃ، حضرت ابوالبختری الطائی، حضرت ابوعثمان النہدی، حضرت ابو لیلیٰ الکندی، حضرت ابومرواح، حضرت ابومسلم مولیٰ زید بن صوحان، حضرت ابومشجعہ بن ربعی الجہنی، حضرت بقیرۃ (امرأتہ) حضرت ام الدرداء الصغریٰ۔ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔

ڈاکٹر افتخار وارث

ذاکر مستجاالدعا ہوجاتا ہے

سمیع کے لغوی معنی سننے والے کے ہیں، جب اسے اللہ تعالیٰ جل شانہ کے صفاتی نام کے مطابق معنی دیئے جائیں تو سمیع وہ ذات ہے جس کے سننے سے کوئی بات نہ رہے۔ حتیٰ کہ وہ چیونٹی کے چلنے کی آہٹ بھی سنتا ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ کے بارے میں بڑے فخر سے یہ کہا بمطابق قرآن کریم "اور میرا رب دعا کا بڑا سننے والا ہے" جناب حضرت امام علی رضاؑ فرماتے ہیں کہ اسم پاک "یا سمیع" کا پڑھنے والا مستجاب الدعا ہوجاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی ہر فریاد اور ہر ضرورت کو پورا کرتے ہیں۔ پیر فضل شاہ فرماتے ہیں۔ جس مقصد کے لئے اسم پاک "یا سمیع" کو ۸؍دن تک ۴۶۳؍مرتبہ متواتر بمع اول وآخر ۱۱؍مرتبہ درود پاک کے ساتھ پڑھا جائے۔ اللہ تعالیٰ جل شانہ کے فضل وکرم سے وہ مقصد حاصل ہوجاتا ہے۔ اس عمل کو جمعہ کے مبارک دن بعد از نماز جمعہ شروع کیا جائے اور پھر روزانہ بعد نماز فجر ہی پڑھا جائے۔ اس مبارک ومطاہر اسم پاک کے اعداد ۱۸۰؍ ہیں۔ اس کے موکل کا نام قطلیائیل ہے۔ جس کے ماتحت ۴؍افسر فرشتے ہیں۔ ہر فرشتہ ۱۸۰؍صفوں کا حاکم ہے اور ہر صف میں ۱۸۰؍فرشتے ہیں۔

جو شخص قرب الٰہی کی تمنا رکھتا ہو، اسے چاہئے کہ اسم پاک "یا سمیع" کو ۱۸۰۰؍مرتبہ بعد از نماز عشاء وتروں سے پہلے اول وآخر ۹؍مرتبہ درود شریف کے ساتھ پڑھے۔ انشاء اللہ تعالیٰ ذاکر کو اللہ جل شانہ سے قربت ہوگی اور اس قربت الٰہی کا یہ فیض ہوگا کہ اس کی ہر دعا اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے قبول ہوجائیگی۔

زبان میں تاثیر پیدا کرنا

کوئی شخص اگر اپنی زبان میں تاثیر پیدا کرنا چاہے اور یہ چاہے کہ لوگ اس کی بات پورے دھیان سے غور سے سنیں اور اس پر عمل کریں تو اسے چاہئے کہ شرف قمر میں چاندی کی ایک انگوٹھی پر اسم پاک "یا سمیع" کو نقش کرے اور کھلے آسمان کے نیچے چاند کی روشنی میں بیٹھ کر اسم پاک "یا سمیع" کو ۴۱؍دن روزانہ ۱۸۰؍مرتبہ بمع اول وآخر ۷؍مرتبہ درود پاک کے ساتھ پڑھے تو اس کی زبان میں تاثیر پیدا ہوجائے گی۔ ہر کوئی اس کی بات کو سنے گا، واعظوں اور خطیبوں کے لئے یہ عمل انتہائی موزوں اور فائدہ مند ہے۔

اگر کسی شخص کو بواسیر کی تکلیف ہو تو اسے چاہئے کہ اسم مبارک "یا سمیع" کو اپنے نام کے اعداد مع والدہ کے نام کے مجموعہ کے مطابق روزانہ ۴۰؍دن تک پڑھے۔ اول وآخر ۱۱؍مرتبہ درود پاک پڑھے اور اسم مبارک "یا سمیع" کو زعفران اور عرق گلاب سے لکھ کر روزانہ نہا منہ پیئے تو انشاء اللہ ۴۰؍دن کے بعد ہمیشہ کے لئے بواسیر سے نجات حاصل کرے گا۔

بہرپن کا علاج

اس پاک "یا سمیع" کی یہ خاص صفت ہے کہ یہ ان لوگوں کے لئے تیر بہدف ہے جس کو سنائی نہیں دیتا جس کی قوت سماعت کسی وجہ سے ختم ہوگئی ہے۔ انہیں چاہئے کہ روغن بادام پر اسم پاک "یا سمیع" کو ۳۱۳؍مرتبہ اول وآخر ۷؍مرتبہ درود پاک کے ساتھ پڑھ کر دم کرکے کانوں میں ڈالے اور ۴۰؍دن تک اس عمل کی مداومت کریں۔ انشاء اللہ تعالیٰ ۴۰؍دن گزرنے کے بعد قوت سماعت بحال ہوجائے گی۔ یہاں اہل علم اور طب کا علم جاننے والوں کی طرف سے سوال اٹھائے جائیں گے کہ سننے کا کام آٹھواں عصبہ 8th Nerve ذریعہ ہوتا ہے اور اگر ایک مرتبہ یہ عصبہ (Nerve) ختم ہوجائے تو دوبارہ زندہ نہیں ہوسکتی۔ بحیثیت معالج میں بھی اس کو سمجھتا ہوں، لیکن جس طرح ہم

سسٹم آف میڈیسن کا اپنا اپنا پروٹوکول یعنی طریقہ کار ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ کے پاک ناموں کو بھی ایک سسٹم آف میڈیسن مان لیا جائے تو اس کا بھی ایک طریقہ کار ہے۔ ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن آلٹرنیٹو سسٹم آف میڈیسن میں (Faeth Healing) یعنی دم درود کو بھی شامل کیا گیا ہے اور کیا ہی اچھا ہو کہ اگر انسان اپنی عقل کو اس وقت رخصت دے دے۔ جب وہ اللہ تعالیٰ سے مدد مانگ رہا ہے۔ اس لئے وہ ذات ہر چیز پر قدرت اور اختیار رکھتی ہے۔

ہر جائز دعا کا قبول ہونا

اس پاک ''یا سمیع'' اپنے اندر یہ صلاحیت رکھتا ہے کہ یہ ذاکر کی ہر جائز دعا کو اللہ تعالیٰ کے یہاں قبولیت کا درجہ اختیار کرلے تو اسے چاہئے کہ نوچندی جمعرات کو بعد نماز عشاء وتروں سے پہلے اسم پاک ''یا سمیع'' کو ۷۰۰ مرتبہ پڑھے اول و آخر ۱۱ مرتبہ درود پاک پڑھے اور ۴۰ روز کے بعد اس کی زبان میں وہ تاثیر پیدا ہو جائے گی کہ جو اس کی ہر دعا کو اللہ کے یہاں قبول کروانے کا سبب بن جائے گی۔

کان کے درد کا علاج

جس شخص کے کان میں درد ہو اور وہ تکلیف سے پریشان ہو، عموماً بچوں کو کان میں درد کی شکایت ضرور ہو جاتی ہے تو چاہئے کہ اسم پاک ''یا سمیع'' کو کسی ایک پیر کے روز ۱۱ ہزار مرتبہ اول و آخر درود پاک کے ساتھ پڑھ کر روغن بادام پر دم کرے اور محفوظ کر لے۔ جب بھی کسی کو درد ہو تو اس کے کان میں ایک قطرہ ڈالنے سے درد فوراً کافور ہو جائے گا۔

بوڑھے لوگوں کے بہرے پن کا علاج

اگر کسی شخص کو بزرگی یعنی عمر زیادہ ہونے کی وجہ سے کم سنائی دیتا ہو تو اسے چاہئے کہ ہر نماز کے بعد ۲۱ مرتبہ اسم پاک ''یا سمیع'' کو پڑھے اور اپنی سماعت کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کرے۔ جب تک یہ عمل جاری رکھے گا سماعت کی کمزوری سے اور بہرے پن سے محفوظ رہے اور اگر اس عمل کو تاحیات کرتا رہے تو تاحیات اس کی سماعت بحال رہے گی اور سننے میں کوئی دقت نہ ہوگی۔

حاجات کا پورا ہونا

جو شخص یہ چاہے کہ وہ جانوروں کی بولی سمجھ سکے تو اسے چاہئے کہ پانچ وقت نمازوں کی پابندی کرے۔ جھوٹ بولنے سے اجتناب کرے، لوگوں کی مدد کرے اور تب جا کر اس عمل کو شروع کرے۔ عمل کچھ اس طرح ہے کہ جو شخص جانوروں کی آواز سمجھنے کی قوت حاصل کرنا چاہتا ہو وہ اسم پاک ''یا سمیع'' کو ۴۰ روز دن بمع اول و آخر درود شریف ۷ یا ۱۱ مرتبہ، ۱۸۰۰ سو مرتبہ پڑھے اور روزانہ صبح اٹھ کر بعد از نماز فجر کسی کھلی جگہ میں جا کر جانوروں کو دانہ ڈالے۔ ۴۰ روز دن یہ عمل کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے پروردگار اسے وہ ساعت فرمائے گا کہ وہ جانوروں کی بولی سمجھنے لگ جائے گا۔

اسم ''یا سمیع'' کا عمل اور نقش

جو شخص اسم پاک ''یا سمیع'' کا عامل بننا چاہے تو اسے اسم پاک ''یا سمیع'' کی زکوٰۃ ادا کرنا ہوگی اور زکوٰۃ یہ ہے کہ پابندی صوم وصلوٰۃ کے ساتھ روزانہ ایک ہزار مرتبہ اسم پاک ''یا سمیع'' کو اول و آخر ۷ مرتبہ درود پاک کے ساتھ پڑھے ۴۰ روز دن گزرنے پر ۷ تک کسی میٹھی چیز پر روزانہ ایک تسبیح اول و آخر ۱۱ مرتبہ درود پاک کے ساتھ پڑھے۔ اور شیرنی چھوٹے بچوں میں تقسیم کر دے۔ اس کے بعد وہ شخص اسم پاک ''یا سمیع'' کا عامل ہو جائے گا اور اس اسم کا ورد اور نقش درج بالا فوائد کے لئے دوسروں کو دے سکتا ہے۔

حضرت حرم بن حیان کی وصیت

حضرت ہرم بن حیانؒ عبدی ایک دفعہ زرہ پہن کر گھوڑے پر سوار جہاد فی سبیل اللہ کے لئے روانہ ہوئے ساتھ میں ایک غلام بھی تھا۔ راستے میں سخت بیمار ہو گئے جب حالت نازک ہو گئی تو کسی نے عرض کیا کہ کچھ وصیت فرمائیے۔ فرمایا: بس میری وصیت یہی ہے کہ جب میں مر جاؤں تو میری زرہ بیچ کر میرا قرض ادا کر دینا۔ اگر زرہ کافی نہ ہو تو گھوڑا بھی بیچ دینا اگر یہ بھی کافی نہ ہو تو غلام بھی فروخت کر دینا اور اللہ تعالیٰ کے اس حکم کو ہمیشہ پیش نظر رکھنا۔ اور خدا تعالیٰ کی طرف لوگوں کو حکمت اور موعظت حسنہ کے ساتھ بلاؤ یہ فرما کر آپ نے داعی اجب کو لبیک کہا۔

مقصدی طنز و مزاح

اگرچہ بت ہیں زمانہ کی آستینوں میں
مجھے ہے حکم اذاں لا الٰہ الا اللہ

اذانِ بت کدہ

ابوالخیال فرضی

صوفی البلاغ کا خاندان بہت بڑا خاندان ہے، اس خاندان کی وسعت اور خوبیاں بیان کرنے کے لئے آج تک کسی لغت میں الفاظ نہیں ملتے اس لئے اس خاندان کی کماحقہ تعریفیں بیان کرنا ممکن نہیں ہے، اس خاندان کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ اس خاندان کا ہر بچہ مادرزاد صوفی اور ولی ہوتا ہے، یہ ولی اور صوفی بننے میں عبادتوں اور ریاضتوں کے محتاج نہیں ہوتے، یہ لوگ خاندانی صوفی ہوتے ہیں، یہ ان صوفیوں اور ولیوں کی طرح نہیں ہوتے جنہیں صوفی اور ولی بننے کے لئے سالہا سال پاپڑ بیلنے پڑتے ہیں تب کہیں جا کر انہیں ولایت نصیب ہوتی ہے، ان کے خاندان کا عالم تو یہ ہے کہ ان کے خاندان کا ہر بچہ بالغ ہونے سے ۱۲ سال پہلے ہی ولی کامل بن جاتا ہے اور اس پر کرامتوں کی بارشیں ہونے لگتی ہیں اور کبھی کبھی تو معجزے بھی صادر ہو جاتے ہیں، ان کے حلیے ماشاءاللہ اتنے شاندار ہوتے ہیں کہ انہیں دیکھ کر فرشتوں کو بھی پسینے چھوٹ جاتے ہیں اور ان لوگوں کی بزرگی اور شانِ ولایت دیکھ کر فرشتے احساس کمتری کا شکار ہو جاتے ہیں، ان لوگوں سے جو بھی ملتا ہے وہ ان کا غلام محض بن کر رہ جاتا ہے، مدبروں کا تدبر ان کے قدموں میں مچلتا ہے اور مال داری کی دولت ان ہی کی جیب میں پہنچ کر سکون پاتی ہے۔ مفتیان کرام اور علماء شرح متین کی رائے کے مطابق ان کے کم سن بچوں کو بھی نابالغ کہنا اور سمجھنا بلوغیت کی توہین ہے اور ادب وتہذیب کا قتل ہے، چنانچہ ان کے دودھ پیتے بچوں کا بھی احترام کرنا ازروئے طریقت ضروری ہے۔ میں نے سنا ہے کہ جب ان کے گھر میں کوئی بچہ پیدا ہوتا ہے تو اس کے کانوں میں اذان اور اقامت نہیں پڑھی جاتی کیوں کہ ان لوگوں کا عقیدہ یہ ہے کہ فرشتوں نے ماں کے پیٹ میں ہی بچے کے دونوں کانوں میں اذان واقامت کی ذمہ داری ادا کر کے ہی بچے کو چلتا کیا ہے، ان کے خاندان کا ہر بچہ پیدا ہوتے ہی اس لئے روتا ہے کہ اس کو یہ خبر دی جاتی ہے کہ تم اب اس دنیا میں قدم رکھ رہے ہو جو گناہوں اور معصیتوں سے بھری ہوتی ہے۔ یہ خبر سنتے ہی وہ واویلا کرنا شروع کر دیتا ہے، اس خاندان کی خواتین بھی مثل حور جنت ہیں، دروغ برگردنِ راوی میں نے سنا ہے کہ ان کی عورتوں کی خطائیں کراماً کاتبین نامۂ اعمال میں درج کرنے کی غلطی نہیں کرتے، اس خاندان کی دھوم پوری دنیا میں ہے، بلکہ صبح شام عالم برزخ میں بھی اس خاندان کا ذکر چلتا ہے اور قبرستان میں دفن شدہ مردے بھی اس خاندان کی خوبیاں ایک دوسرے سے بیان کر کے اپنا دل بہلاتے ہیں۔

قارئین! آپ یقین کریں اور اگر آپ یقین نہ بھی کریں تو میرا کیا بگڑتا ہے، اس خاندان کے افراد کی مغفرت مرنے سے کئی سال پہلے کر دی جاتی ہے اور انہیں قیامت سے پہلے ہی داخل بہشت کر دیا جاتا ہے، چنانچہ ان کے خاندان کے کئی لڑکوں نے مرنے کے بعد یہ اطلاع دی ہے کہ وہ روزانہ فرشتوں کے ساتھ کبڈی کھیلتے ہیں اور انہیں جنت میں کنکوے اڑانے کی بھی اجازت ہے، میں جانتا ہوں کہ اور مانتا ہوں کہ آپ میرا یقین نہیں کریں گے لیکن میں کسی نہ کسی چیز کی قسم کھا کر آپ سے عرض کرتا ہوں کہ اس خاندان کا ایک ایک فرد مجھ سے ایسی محبت کرتا ہے کہ جیسی محبت شادی کے بعد میاں بیوی ایک ہفتے کے اندر اندر کرتے ہیں، ایک عجیب طرح کی دیوانگی ہے جو ان لوگوں پر سوار ہے، ساری دنیا ان کی دیوانی ہے اور اس خاندان کا بچہ بچہ میرا دیوانہ ہے، بس افسوس کی بات یہ ہے کہ ان کی خواتین مجھے منہ نہیں لگاتیں، ان کے گھروں میں پردہ بہت گہرا ہے، بعض خواتین تو دن میں اپنے شوہروں سے بھی پردہ کرتی ہیں، اسی خاندان کے ایک زندہ وتابندہ چشم وچراغ مجھے بتا رہے تھے کہ شادی کے ایک سال تک ازراہ تقویٰ انہوں نے اپنی بیوی کا چہرہ نہیں دیکھا، کئی بار ان کی شرم اتاری گئی لیکن بیوی کا دیدار کرنے کی وہ ہمت نہ

کر سکے، پھر کئی عاملوں سے باقاعدہ ان کا علاج کرایا گیا اور بذریعہ عملیات ان کی پرہیزگاری اور احتیاط کی کچھ خراش تراش کی گئی تب جا کر وہ اپنی بیوی کا منہ دیکھنے کی جرأت کر سکے، جب یہ بات میں نے اپنے دوستوں کو بتائی تو وہ یقین کرنے کے لئے تیار نہیں تھے، ان کا کہنا تھا کہ اس دور میں لوگ اپنی ہونے والی بیوی سے شادی سے کئی سال پہلے ہی خلط ملط شروع کر دیتے ہیں تو یہ کیسے ممکن ہے کہ شادی کے ایک سال بعد بھی میاں بیوی بعد المشرقین بنے رہیں اور دوسرے کے جسم کو کو ہاتھ لگانے کے لئے ترستے رہیں۔ میں نے اپنے ایمان وعقیدے کو برقرار رکھتے ہوئے عرض کیا تھا کہ میں اس خاندان کو جانتا ہوں کہ اس خاندان سے میرے تعلقات پیدا ہونے سے بھی پہلے ہی چل رہے ہیں، میں نے ان کے نوکروں کو بھی جھوٹ بولتے نہیں دیکھا، بلکہ ان کے گھروں کا کتا بھی جب بھونکتا ہے تو وہ بھی غلط نہیں بھونکتا، ان کے گھروں کا کوئی مرغا دن میں اذان دینے کی غلطی نہیں کرتا، ان کی بلیاں ٹوئیلیٹ کے علاوہ کسی جگہ ہگنے موتنے کی غلطی نہیں کر سکتیں اگر سچ پوچھو تو ان میں جھوٹ بولنے کی صلاحیت نہیں ہے، اس لئے بھائی یہ جو بھی کہہ رہے ہیں وہ سچ کے سوا کچھ نہیں کہہ رہے ہیں۔

ایک بار تو یہ بھی ہوا کہ اس خاندان کے ایک نوجوان نے مجھے بتایا کہ وہ کچے دھاگے پر چل کر حضرت جنید بغدادیؒ کے مزار مبارک تک گیا ہے اور اتنی طویل مسافت اس نے پانچ منٹ میں پوری کر لی ہے، یہ سن کر مجھے یقین کرنا پڑا، ہاں اس سے ایک سوال کرنے کی گستاخی میں نے ضرور کر لی تھی، میں نے پوچھا تھا برخوردار اتنی عظیم الشان قسم کی دوڑ لگاتے ہوئے تمہیں کسی نے دیکھا تو نہیں۔ ارے بھئی ولیوں کی اولاد بھی ولی ہوتی ہے اور فقیہوں کے گھروں میں فقیہ ہی پیدا ہوتے ہیں اس نے اتنا مدلل جواب دیا کہ میری اگلی پچھلی سات نسلوں کو پسینے آ گئے۔ اس نے کہا، مجھے صرف وہی دیکھ سکتا تھا جس کی گزشتہ ۲۱ نسلوں سے ولایت بدستور چل رہی ہو اور اتفاق سے ایسا کوئی شخص میرے آس پاس نہیں تھا اس لئے میں یوں گیا اور یوں آیا۔

سبحان اللہ، اس کا جواب سن کر مجھے یقین ہو گیا کہ اس خاندان کے بچے بھی ولایت کے ساتویں آسمان پر اڑتے ہیں اور خشکیوں میں تیر کر اپنے خاندان کی عظمتوں کے جھنڈے گاڑنے کی صلاحیتیں رکھتے ہیں۔

ہمارا دور چونکہ دور الحاد ہے اور اس دور کے مومنوں کو بھی ملحد بننے میں دیر نہیں لگتی اس لئے اس خاندان کی عظمتوں اور رفعتوں کا صحیح معنوں میں ادراک نہیں ہو پاتا اور چونکہ اب کرامتوں اور معجزوں کو ماننے کا دور نہیں ہے اس لئے اس طرح کی باتیں مذاق بن کر رہ جاتی ہیں اور بھئی میں تو کئی مادرزاد صوفیوں کے طفیل میں کئی بار خوابوں میں براہ راست کئی نبیوں سے مل چکا ہوں تو مجھے تو ان سب باتوں پر ایمان لانا ہی پڑتا ہے ایک بار شیخ جل تو جلال تو حق بندہ نواز سے بیعت ہونے کے بعد جب میں نے راہ تصوف میں چلنے کا ارادہ ہی کیا تھا تو تین کرامتیں پہلے ہی دن مجھ سے صادر ہو گئی تھیں لیکن ان کرامتوں کا ذکر میں نے کسی سے نہیں کیا کیوں کہ میرا یقین کون کرتا اور تو اور جب ان میں سے صرف ایک کرامت کا تذکرہ میں نے ڈرتے ڈرتے اپنی بیوی سے کیا تو وہ مجھے اس طرح دیکھنے لگی کہ جیسے میں مکمل طور پر پاگل ہو چکا ہوں، میں سہم گیا اور جب سہم گیا تو پھر دوسری کرامت بیان نہ کر سکا۔

تھوڑی دیر کے بعد بانو بولی، میں آپ سے دست بستہ گزارش کرتی ہوں کہ کسی کے سامنے کبھی یہ اپنی کوئی کرامت بیان مت کرنا، ورنہ لوگ آپ کا مذاق اڑائیں گے۔

کیوں؟ کیا اللہ کے ولی براہِ راست آسمان سے برستے ہیں، وہ بھی تو ماؤں کے پیٹ ہی سے پیدا ہوتے ہیں، جب صوفی چلغوزے اور صوفی تاشقند جیسے لال بجھکو قسم کے لوگوں سے کرامتیں سرزد ہو سکتی ہیں تو کیا مجھ جیسے مدبروں اور مفکروں سے کرامت کا ظہور نہیں ہو سکتا، مجھے تو ایک درجن سے زیادہ اولیاء شفقت کی نظروں سے دیکھتے ہیں اور کئی خاندانی ولایتیں مجھے سوچنے کی فکر میں رہتے ہیں۔

کچھ بھی ہو اپنی کرامتوں کا ذکر دوستوں سے بھی مت کرنا، ورنہ قیامت تک آپ کا مذاق اڑے گا اور میں بھی آپ کے دوستوں کی یلغار سے آپ کو بچا نہیں سکوں گی۔

بس اس کے بعد دل کے ارماں دل میں گھٹ کے رہ گئے اور ہم ولی بن کر بھی تنہا رہ گئے۔

میرے پیارے قارئین! جب بانو نے میری بزرگی اور میری ٹوٹ کر کرامتوں کا مذاق بنایا تو مجھے تصوف وطریقت کی راہوں کو نظر انداز کرنا پڑا ورنہ اب تک میں کائنات کا سب سے بڑا بزرگ بن چکا ہوتا اور

ہاں تو انسان چیل کوے تک مجھ سے بیعت ہوجاتے اور میری شہرتوں کی کوئی انتہا نہیں رہتی لیکن بانو نے بیوی کو میرا مذاق اڑایا اور میری بزرگی کی بیل منڈھے نہ چڑھ سکی، اب تو مجھے صبر آچکا ہے لیکن جب بھی کسی صوفی کی گلی میں مریدوں کی قطار در قطار دیکھتا ہوں تو کلیجہ منہ کو آتا ہے اور میرا بس نہیں چلتا کہ میں آناً فاناً بزرگ بن جاؤں اور اس دنیا کے مزے دونوں ہاتھوں سے لوٹنے لگوں۔

ابھی چند دن پہلے کی بات ہے کہ جب میں نے یہ سنا صوفی آرپار کے داماد صوفی چقندر میاں کے کسی مرید نے انہیں ایک باغ گفٹ کیا ہے تو میرا دل اُچھل کر میرے حلق میں اٹک گیا اور دونوں گردے فیل فیل ہوتے رہ گئے۔ بانو نے جب میری صورت میں درد و غم کی آندھیاں چلتی ہوئی دیکھیں تو اس نے از راہِ شفقت کہا، خیریت؟ یہ آپ کی شکل مبارک پر اس وقت بارہ کیوں بج رہے ہیں۔

بیگم! ایک بری خبر سن کر نس نس میں درد ہوگیا ہے۔

کیا سن لیا؟!

مجھے باوثوق ذرائع سے یہ معلوم ہوا کہ صوفی چقندر جو کل تک گلیوں میں کنچے کھیلا کرتے تھے اور انہوں نے اب مرید بنانے شروع کردیئے اور ان کے ایک کروڑپتی مرید نے انہیں ایک باغ ہدیہ کیا ہے، جب سے یہ سنا ہے اپنی اس بے کیف زندگی سے نفرت سی ہونے لگی ہے۔

اپنی اپنی قسمت ہے، آپ کیوں پریشان ہوتے ہیں۔

میری قسمت کا گلا تو تم نے گھونٹ دیا تھا، ورنہ میرے ذہن میں ایسی ایسی کرامتیں تھیں کہ اگر ہندو بھی دیکھ لیتے تو میرے مرید بن جاتے اور نہ جانے کیا کیا مجھے بھینٹ کردیتے، لیکن افسوس تم نے مجھے اس لائن میں چلنے نہیں دیا اور آج میری جیب کا حال اس بچے کا سا ہے جو ایک دن میں سو بار یتیم ہوتا ہو۔

بانو ناک سے مسکرائی پھر بولی، میں چاہتی نہیں کہ اس طرح لوگوں کو بے وقوف بنا کر پیسہ اینٹھا جائے، پیسہ وہی اچھا ہوتا ہے جو اپنی محنت سے کمایا جائے۔

تم تو ہمیشہ دقیانوسی باتیں کرتی ہو، کرامتیں بغیر محنت کے صادر نہیں ہوتیں، بزرگانِ دین کو رات رات بھر مصلے پر کھڑا ہونا پڑتا ہے تب جا کر کوئی مرید ہاتھ لگتے ہیں، ہم دنیادار لوگ دین داروں سے زیادہ محنت نہیں کرسکتے، ابھی کل کی بات ہے کہ صوفی مسکین کے خسر الحاج مولوی کرامت حسین فرمارہے تھے کہ تہجد کی دو سو رکعتیں پڑھ کر ان کے دونوں پاؤں پہ ورم ہوگیا، بتارہے تھے کہ آسمان سے فرشتے پیروں پر تیل کی مالش کرنے آئے تو انہوں نے منع کردیا اور فرمایا کہ مجھے یہ ورم اور یہ تکلیف عزیز ہے تم زحمت نہ کرو۔

بانو مجھے کھا جانے والی نظروں سے دیکھ رہی تھی، بالکل اس طرح جیسے میں جھوٹ بول رہا ہوں۔

میں نے کہا، بانو تم نے تو کبھی میرا یقین ہی نہیں کیا ہے، میرے دوستوں میں ایسے ایسے رستم موجود ہیں کہ جب قیامت کے دن انعامات تقسیم ہوں گے تو دیکھ لینا کہ انعامات کا ایک حصہ تو میرے دوست ہی لے اڑیں گے۔ میں نے خود ایک رات خواب میں اپنے کانوں سے یہ سنا ہے کہ میرے دوستوں کو دیکھ کر ساتویں آسمان کے مقرب ترین فرشتے کہہ رہے تھے کہ بھئی واہ چندے آفتاب چندے ماہتاب!

چھوڑو ان باتوں کو۔ آپ اذانِ بت کدہ کی دوسری قسط کے لئے مواد اکٹھا کریں اور بھائی صاحب کو خوش کردیں کیا بعید ہے کہ آپ کی جیب کی یتیمی دور ہوجائے۔

امابعد۔ میں عرض یہ کررہا تھا کہ صوفی البلاغ کا خاندان اس وقت سب سے زیادہ معتبر ہے اور تصوف اور ولایت کے حساب سے اس کی کوئی دوسری مثال دنیا میں موجود نہیں ہے، ان کے تین بیٹے ہیں، ایک کا نام صوفی گلبہار، انہیں قوم کی طرف سے امیر الہند کا خطاب عطا ہوا ہے، جس دن ان کو یہ خطاب دیا جارہا تھا یہ کنواری لڑکیوں کی طرح شرمارہے تھے، کسی نے ان سے پوچھا تھا کہ آپ شرما کیوں رہے ہیں تو انہوں نے تجوید کے ساتھ یہ جواب دیا تھا کہ حیا ایمان کا ایک شعبہ ہے۔

سبحان اللہ، حاضرین نے کہا تھا اس خاندان کی یہی سب سے بڑی صفت ہے کہ ہر موقع پر انہیں حدیث یاد آجاتی ہے اور حدیث پڑھ کر یہ بولنے والوں کو شرمندہ کردیتے ہیں۔

ان کے دوسرے بیٹے کا نام صوفی اغل بغل ہے، ان کو قوم کی طرف سے ضمیر الہند کا خطاب ملا ہے، اس خطاب پر مجھے کچھ اعتراض تھا، میں نے برسرِ محفل کہا، یہ خطاب کچھ جچا نہیں، امیر الہند تو سمجھ میں آتا ہے لیکن ضمیر الہند؟ یعنی کہ چہ؟

ان ہی کے ایک مرید نے جواب دیا، ضمیر الہند میں ایک طرح کی انفرادیت ہے اور اس سے صاف ظاہر ہے کہ صوفی البلاغ کے یہ صاحبزادے انسان کے ضمیر کی طرح صاف وشفاف ہیں اور اب یہ اس مقام پر ہیں کہ انہیں اگر ہندوستان کی آستھا یا ہندوستان کا ضمیر کہا جائے تو کوئی بڑی بات نہیں، اللہ کی قسم میرے کچھ بھی پلے نہیں پڑا تھا لیکن مجھے چپ ہونا پڑا کیوں کہ بزرگوں کے مریدوں سے بحث کرنے کا مطلب ہوتا ہے شامت اعمال۔

صوفی البلاغ کے تیسرے بیٹے کا نام صوفی اخروٹ ہے، ان کے پاس بیٹھ کر خشک میوں کی بو آتی ہے، یہ اخروٹ کی طرح گول مٹول بھی ہیں۔ انہیں ہندوستان کے سارے مدبروں نے مل کر اسیر الہند کا خطاب عطا کیا ہے، یہ خطاب بھی میری سمجھ سے بالاتر تھا لیکن میں کوئی حرف اعتراض زبان پر نہیں لایا، کیوں کہ مجھے اندازہ ہو چکا تھا کہ ان بزرگوں پر اعتراضات کا حشر کیا ہوتا ہے، اس لئے یہاں ہاں میں ہاں ملانے ہی میں بھلائی ہے۔

صوفی البلاغ کے تیسرے صاحبزادے جنہیں اسیر الہند کا خطاب ملا تھا، یہ تو سنا ہے کہ نماز بھی نہیں پڑھتے، ان کے بارے میں ان کے ایک مرید نے یہ وضاحت کی تھی کہ نماز گناہوں سے پاک صاف کرتی ہے لیکن یہ تو وہ لوگ ہیں جو گناہ کرتے ہی نہیں اس لئے انہیں اپنی صفائی کرنے کی بھی کوئی حاجت نہیں، نماز تو ہم جیسے گناہ گاروں کو پڑھنی پڑھتی ہے اگر ہم نماز نہیں پڑھیں گے تو غلاظتوں کا ڈھیر جمع ہوتا رہے گا لیکن یہ خاندان تو وہ خاندان ہے کہ جو گناہ کرتا ہی نہیں، پھر یہ نماز کی زحمت کیوں کریں۔ میں کچھ کہنے والا تھا تو مرید باصفا بولے۔

فرضی صاحب یہ دل کی باتیں تم نہیں سمجھوگے تم جس عقل کو اٹھائے پھر رہے ہو وہ دیار عشق کے اصولوں سے واقف نہیں ہے، اس عقل کو ایسی بابرکت مجلسوں میں برقعہ اڑھا کر لایا کرو۔

میں چپ ہوگیا اور مجھے یہ یقین ہوگیا کہ یہ وہ لائن ہے جہاں نیکی کر کے بھی ملتا ہے اور بدی کر کے بھی۔ آہ! کاش میں اس لائن پر چلتا رہتا تو آج میرے بھی ایسے ہی مرید ہوتے جو میری ایک ایک معصیت کی تاویل کرتے اور مجھے اپنے سروں پر اٹھائے پھرتے۔

آج اسیر الہند میرے گھر تشریف لائے تھے اور انہوں نے آکر مجھے یہ مژدہ سنایا تھا کہ وہ اب باقاعدہ سیاست میں آرہے ہیں، انہوں نے بتایا کہ ان پر نیتا بننے کا بھوت سوار ہو چکا ہے۔

میں نے ان سے پوچھا، اس کی وجہ کیا ہے؟

انہوں نے کہا، فرضی بھائی میں دیکھ رہا ہوں کہ ہمارے دیش کے نیتا قوم کے غم میں موٹے ہورہے ہیں، انہیں دیکھ کر مجھے وحشت سی ہونے لگی ہے، میں نے سوچا کہ میں قوم کے غم میں دبلا ہو کر دنیا کو دکھاؤں گا اور ثابت کروں گا کہ اصل خیر خواہ قوم میں ہی ہوں۔

فائدہ کیا ہوتا؟" میں نے پوچھا۔"

فائدہ اور نقصان کی بات نہیں، میں تو دیش بھگتی اور قوم کی خیر خواہی کی بات کر رہا ہوں۔

میں پوچھ رہا ہوں کہ یہ سب کچھ کر کے تمہیں حاصل کیا ہوگا، تمہارے پاس اللہ کا دیا ہوا سب کچھ ہے، تمہارے ایک اشارے پر لوگ اپنی جانیں قربان کر سکتے ہیں، نیتا بن کر تمہیں کیا ملے گا یہ تو وہ لائن ہے جس میں ذلت نقد ہے اور عزت ادھار۔

فرضی صاحب! بس کئی سالوں سے میرا دل چاہتا ہے کہ لیڈر بنوں اور قوم کے لئے کچھ کر دکھاؤں، اس زندگی سے کہ اس میں، میں اپنا حلیہ سنبھالتے سنبھالتے اُکتا گیا ہوں، تم سے کیا پردہ، ایک دن اچانک ہمیں ایک لڑکی سے محبت ہوگئی، ہم نے اس کو بے خوف وخطر ایک میسیج بھی کر ڈالا۔

میسیج کا جواب آیا" میں نے پوچھا"

اس نے جواب دیا۔" داڑھی کو کرو صاف تو ممکن ہے ملاقات۔"

بڑی گستاخ لڑکی ہے۔

خیر کسی لڑکی کی خاطر کہ ہم اس داڑھی پہ نظر ثانی نہیں کر سکتے، مگر زندگی میں اور بھی کئی مرحلے ایسے آتے ہیں کہ ہمیں داڑھی کے بارے میں سوچنا پڑتا ہے۔

مطلب؟

فرضی بھائی بات یہ ہے کہ ہر چھوٹی بڑی بات پہ لوگ یہ کہنے لگتے ہیں، یار اپنی داڑھی کا تو خیال کرو ابھی پچھلے ہفتہ کی بات ہے کہ ہماری شیروانی کا دامن ایک انگریز عورت کی ساڑھی میں الجھ گیا نہ جانے کس طرح تو وہ آنکھیں نکال کر بولی، یہ ڈھیلے ڈھالے کپڑے پہننا، اتنی بڑی

داڑھی لٹکاتا اور عورتوں کو چھیڑتا۔

بڑی شرمندگی ہوئی اور بھی کئی موقعے ایسے آئے کہ ہمیں اس داڑھی کی وجہ سے جلی کٹی سننی پڑی، اب نیتا گیری میں قدم رکھنے جا رہے ہیں تو ہماری بیوی ہم سے کہتی ہے کہ چلو آپ نیتا تو بن جاؤ گے پھر اس داڑھی کا کیا کرو گے؟

میں سمجھا نہیں۔ فرضی صاحب اس کا کہنا ہے کہ تمہیں قوم وملت کی خاطر بات بات پر جھوٹ بولنا پڑے گا، تمہیں یہ بھی کہنا پڑے گا کہ یہ جو تم پھول رہے ہو اور مشرق ومغرب اور شمال وجنوب میں پھیل رہے ہو یہ بھی غم قوم کی وجہ سے ہے اور تمہیں تو ازراہ جھوٹ یہ بھی ثابت کرنا ہوگا کہ تمہارے آباؤ اجداد اس ملک کی خاطر ایک ایک دن میں کئی کئی بار شہید ہوئے اس وقت یہ داڑھی اگر تمہارے کذب افتراء میں رکاوٹ بنی تو پھر اس داڑھی کا مقصد ہی فوت ہو جائے گا، یقین کرو کئی بار کئی موقعوں پر بیوی تک یہ کہہ دیتی ہے کہ اپنی داڑھی کا خیال تو کرو۔

ایک بار ایسا ہوا کہ ایک مشاعرہ میں ہمیں تبرکاً بلا لیا گیا، ہم ایک پاکستان کے شاعر کی غزل یاد کر کے چلے گئے، ہمیں معلوم تھا کہ آج کل دوسروں کی غزلیں پڑھنے کی ریت سی چل پڑی، ہم نے بھی ہمت کر کے ایک ایسے شاعر کی غزل پڑھ دی جو پاکستان کے کسی چھوٹے موٹے گاؤں میں رہتے تھے۔ جب ہم نے وہ غزل پڑھ کر جس پر ہمیں اچھی خاصی داد بھی مل گئی تھی واپس آ کر اپنی جگہ پر بیٹھے تو ایک شاعر صاحب بولے، دوسرے کی غزل پڑھتے ہوئے کم سے کم اپنی داڑھی کا خیال تو کرتے، میں تلملا گیا۔ میں نے کہا اور آپ نے بھی تو مرزا غالب کے خسر کی غزل پڑھی ہے، آپ کو شرم نہیں آئی۔

پھر وہ کیا بولے۔ ''میں نے پوچھا۔''

انہوں نے کہا۔ میرے داڑھی تو نہیں ہے، تم تو اتنی لمبی داڑھی رکھ کر دوسروں کا مال چرا رہے ہو۔

تو آپ نے کیا سوچا ہے؟ ''میں نے پوچھا'' کیا اس داڑھی کو نمٹانے کی سوچ رہے ہو؟

ہم ایسا نہیں کر سکتے، ہمارے بڑوں کا کہنا ہے کہ کچھ کرتے رہنا لیکن اپنا حلیہ نہ بدلنا، ورنہ اس حلئے کی خیر وبرکت سے محروم ہو جاؤ گے۔ آپ تو جانتے ہی ہیں میں نے تو دینیات کا رسالہ تک نہیں پڑھا اور نماز کی توفیق بھی کبھی اتفاق سے ہی ہو جاتی ہے لیکن ابا حضور کے ساتھ جب سفر پر جاتا ہوں تو مجھے دیکھ کر بھی لوگ حضرت حضرت کہہ کر اس طرح معانقہ کرتے ہیں کہ جیسے وہ اسی وقت داخل جنت ہو جائیں گے۔

لیکن میں ایک بات کہوں۔ ''میں نے اجازت طلب نظروں سے انہیں دیکھا۔''

ہاں ہاں ضرور کہیے۔ میں آپ کی سننے کے لئے تو آیا ہوں۔

داڑھی میں ہر چیز کا مزہ ممکن ہے لیکن داڑھی رکھ کر عشق کرنے میں مزہ نہیں آتا۔

آپ سچ کہہ رہے ہیں، ایک بار ہم نے مجبوراً اپنی بیوی سے عشق کرنے کی ٹھان لی تھی تو اس وقت بعض چٹ پٹے جملے جب زبان پر آتے تھے تو خود بھی ایک طرح کی شرمندگی سی ہوتی تھی اور بیوی کو بھی دین وشریعت کی لاج رکھتے ہوئے یہ کہنا پڑتا تھا، جانے دو اپنی اس داڑھی کا تو خیال کرو۔

اسیر الہند صاحب میں تو آپ سے یہی کہوں گا کہ آپ کا خاندان بہت بابرکت خاندان ہے یہ تو بہ فضل رب وہ خاندان ہے کہ ہلدی لگے نہ پھٹکری اور رنگ آئے چوکھا، آپ تو قاعدہ بغدادی پڑھے بغیر ہی حضرت جنید بغدادی محسوس ہوتے ہیں اور آپ کو دیکھ کر تو فرشتوں کو بھی احساس کمتری ہوتا ہوگا کیوں کہ اس شاندار حلئے کو دیکھ کر کس کی مجال ہے کہ وہ سر تسلیم خم نہ کرے۔ میں آپ کے بارے میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ کئی بار میں نے دیکھا ہے کہ آپ اپنی داڑھی پر تولیہ لپیٹے ہوئے سینما ہال سے نکل رہے تھے لیکن پھر بھی جب آپ قریب سے گزرتے ہیں تو بے اختیار آپ کو سلام کرنے کو دل چاہتا ہے اور یہ سب آپ کے خاندان کی عظمتوں کی وجہ سے ہے اگر آپ اس حلئے سے باہر بھی جاؤ گے تو پھر اس دنیا کے لئے اجنبی سے ہو جاؤ گے اور پھر حضرت کہنے کی غلطی کون کرے گا اور اگر تمہیں نیتا ہی بننا ہے تو بن جاؤ، ہمارے ملک میں سیکڑوں نیتا ایسے ہیں جو اپنی لیڈری کو بھی سنبھالتے ہیں اور اپنی داڑھی کو بھی، میں ایک منٹ خاموش ہو کر بولا۔

اور برخوردار یہ بھی تو ممکن ہے کہ داڑھی ہی کی وجہ سے آپ کو ''اسیر الہند'' کا خطاب ملا ہو۔

فرضی بھائی میں داڑھی سے بیزار نہیں ہوں میں جانتا ہوں کہ

داڑھی حصول مراعات کے لئے کتنی ضروری ہے اور پھر ہمارے خاندان کا تو مونوگرام ہے، اس داڑھی کے بغیر ہماری پہچان ممکن نہیں ہے لیکن ہر معاملے میں جب یہ کہتے ہیں کہ اپنی داڑھی کا تو خیال کرو تو برا لگتا ہے۔

میں تو یہی مشورہ دوں گا کہ داڑھی تو ہر صورت میں برقرار رکھو، اسی داڑھی کے طفیل بہت سے لوگ امیر الہند بن رہے ہیں اور میدان سیاست میں بھی داڑھی بہت کام آتی ہے، آج کل سیاسی پارٹیاں بھی داڑھی کو بہت اہمیت دیتی ہیں۔

لیکن کچھ لوگ سیاست میں آ کر داڑھی کو منڈوا بھی دیتے ہیں۔

مثلاً؟

حافظ عثمان انبہٹوی کسی زمانہ میں داڑھی رکھتے تھے اور انہوں نے ہی دارالعلوم پر قبضہ کرانے میں مدد بھی کی تھی، جب پوری طرح سیاست سے وابستہ ہوئے تو انہوں نے داڑھی پر بلڈوزر چلوادیا۔

جانتا ہوں۔ ''میں بولا'' اور آج کل تو وہ شری رام زندہ باد کے نعرے بھی لگا رہے ہیں۔

وہ سیاست کا پورا مزہ لے رہے ہیں اور سیاست بھی ان کے وجود کو اپنے لئے نعمت غیر مترقبہ سمجھ رہی ہے، کاش اس وقت عثمان انبہٹوی کی داڑھی ہوتی، پھر شری رام زندہ باد کے نعروں کی اور بھی اہمیت ہوتی، کسی داڑھی منڈے کے بارے میں تو یہ اندازہ نہیں ہوتا کہ یہ مسلمان ہے بھی یا نہیں۔

آپ داڑھی کے ہوتے ہوئے اگر میدان سیاست میں دندنائیں گے تو آپ کے وارے کے نیارے رہیں گے اور آم کے آم گٹھلیوں کے دام والی کہاوت صادق آجائے گی۔

فرضی بھائی، آپ تو گھر کے آدمی ہیں اس لئے آپ سے کیا پردہ، آپ کو تو معلوم ہی ہے کہ ہم تو علم و عمل میں بالکل ہی کورے ہیں لیکن آباؤ اجداد کے کچھ کارنامے ایسے تھے کہ جن کی وجہ سے ہمارا خاندان آج تک معتبر ہے اور آج تک ہماری جے جے ہو رہی ہے، مجھ جیسے عقل و علم سے کورے انسان کو ''امیر الہند'' کا خطاب مل گیا ہے اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ جب میں سیاست میں آؤں گا تو ہمارے خاندان کی سابقہ عظمتوں کی وجہ سے یاران سیاست مجھے ہاتھوں ہاتھ مجھے اپنی گود میں اٹھالیں گے۔

اور میری یہ بات یاد رکھنا۔ ''میں ان کی بات کاٹ کر بولا'' اس وقت تم اپنی اس لہلہاتی داڑھی کی قیمت پوری پوری وصول کرلو گے، میری یہ بات یاد رکھنا آج کل کی مروجہ سیاست میں داڑھیاں بہت کام آتی ہیں اور جب یہ داڑھیاں کسی اسٹیج پر لہلہا رہی ہوں تو پھر اس ملک کی گنگا جمنی تہذیب کا مشاہدہ ہم سیاست میں بالکل ہی نابالغ ہو کر بھی اپنی کھلی آنکھوں سے کر سکتے ہیں۔

دھنئے واد فرضی بھائی وہ چہک اٹھے اور انہوں نے شکریہ کے بجائے دھنئے واد کہہ کر یہ ثابت کر دیا کہ وہ پوری طرح ہندوستانی ہیں اور ان کے خمیر میں نیتا بننے کی قدرتی صلاحیتیں موجود ہیں، اس کے بعد انہوں نے کہا۔

فرضی بھائی میں یہ بھی چاہتا ہوں کہ آپ مجھے نیتا بننے کے اُن اصولوں کا سبق پڑھائیں جو نیتا گیری کی بنیاد ہیں۔

میں نے جواب دیا، تمہارا لباس کھادی کا ہونا چاہئے، ٹوپی دوپلی نہیں چلے گی، ٹوپی ایسی ہو کہ جسے دیکھ کر سبھاش چندر بوس کی یاد آجائے، جھوٹ تو تم بول ہی لیتے ہو، نیتا بننے کے لئے بس اتنا کرنا ہے کہ ہر جھوٹ کو بولتے ہوئے سچ ہی سمجھنا تاکہ کسی بھی وقت شرم و حیا قریب نہ پھٹکنے پائے۔ اپنے آباؤ اجداد کے کچھ ایسے کارناموں کا بھی ذکر ہر تقریر میں کرنا کہ جن میں کوئی صداقت نہ ہو لیکن اس طرح بولنا جیسے یہ باتیں سو فیصد سچ ہوں اور تاریخ کا ایک باب ہوں، لیڈر بننے کے لئے ہمیں پیسے بھی خرچ کرنے ہوں گے، تمہیں کچھ ایسے اٹھائی گیرے ہر وقت اپنے ساتھ رکھنے ہوں گے کہ جو ہر وقت تمہارے آگے پیچھے چلیں اور تمہارے کپڑوں کی سلوٹیں ٹھیک کرنے میں دیر نہیں لگائیں، ان اٹھائی گیروں سے ایک فائدہ یہ بھی ہوتا ہے کہ یہ لوگ نعرۂ تکبیر کے دوران ایمانداری سے زندہ باد کہتے ہیں اور اپنے جوش و خروش سے یہ ثابت کر دیتے ہیں کہ یہ لیڈر واقعتاً سچ کا لیڈر ہے اور میدان سیاست میں دندنانے کے لئے فطری صلاحیتوں سے بہرہ ور ہے، یہی کام مشاعروں میں شعراء حضرات بھی کرتے ہیں، ان کے زیادہ نہیں چند ہزار روپے خرچ ہوتے ہیں لیکن مشاعروں کے مادر زاد چمچے بحر سے گرے ہوئے شعروں پر اس طرح داد دیتے ہیں جیسے انہوں نے شعروں کو پوری طرح سمجھ لیا ہے، جب کہ ان میں کوئی بھی دو کلاس تک پڑھا ہوا بھی نہیں ہوتا، ایک گجرہ شاعر کے گلے میں ڈالنے والا شخص پانچ سو روپے وصول کرتا ہے اور شاعر کو پانچ ہزار روپے سے بھی زیادہ کی عزت،

ہول ہوجاتی ہے۔تم یقین کرو کہ دیوبند کے ایک شاعر دوبئی اور خلیج کے ملکوں میں بلائے جارہے ہیں جب کہ انہیں اپنی زندگی میں ابھی تک ایک شعر بھی کہنے کی توفیق نصیب نہیں ہوسکی ہے، اِدھر اُدھر سے اٹھا کر شعر پڑھتے ہیں لیکن اتنی داد وصول کرتے ہیں کہ سچ مچ کے شاعروں کو پسینے چھوٹ جاتے ہیں، بھائی لیڈر بننا ہے تو ان تمام کارناموں سے فائدہ اٹھانا پڑے گا اور تل کا پہاڑ بنانے کی صلاحیتوں کا مظاہرہ کرنا پڑے گا، تم کسی بھی تقریر میں برملا یہ بھی کہہ سکتے ہو کہ تمہارے خاندان میں درجنوں لوگوں نے اس ملک کی خاطر اپنی جانیں قربان کی ہیں اور تم بھی ملک کی خاطر شہید ہونے کا جذبہ رکھتے ہو، ہماری قوم اس طرح کی باتوں سے خوش ہوتی ہے، اب جھوٹ ہماری زندگیوں میں اس قدر رچ بس چکا ہے کہ بے چارے سچ کو بھری مجلس میں بار بار شرمسار ہونا پڑتا ہے، اس لئے جھوٹ بولو اور جھوٹ بولتے ہوئے کبھی اتنا بھی نہ جھجکو جس طرح بعض لوگ سچ بولتے ہوئے جھجک جاتے ہیں اور بے چارے سچ کی ایسی کی تیسی ہوجاتی ہے۔

میں نے اپنی تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا اور یہ بات بھی یاد رکھنا سیاست اور بے شرمی کا چولی دامن کا ساتھ ہے، اس میدان میں جس نے کی شرم اس کے پھوٹے کرم۔

مثلاً جب تم کوئی الیکشن لڑو تو نہایت بے شرمی کے ساتھ یہ وعدہ کرنا کہ اگر تم جیت گئے تو تم ہر شخص کے گھر کے دروازے سے لے کر ہائی روڈ تک ایسی سڑک بناؤ گے جس پر کوئی بھی انسان ایک منٹ میں ایک میل تک چل سکے گا، گویا کہ سڑک خود بھی چلے گی۔

لیکن "اسیر الہند" بولے یہ بات تو خلاف عقل ہوگی۔

برخوردار سیاست میں کوئی چیز خلاف عقل نہیں ہوتی، جب مودی جی وعدے اور دعوے کررہے تھے تو انہوں نے سب کا ساتھ سب کا وکاس اور اچھے دن آنے کی باتیں کس طرح کی تھیں، یہ باتیں اس ملک میں عقلاً محال تھیں کیا مودی جی کانگریس کا بھلا کرسکتے ہیں؟ کیا اس ملک میں مسلمانوں کے دن اچھے آسکتے ہیں اور کیا بھاجپا کے دورِ اقتدار میں اقلیتوں کا بھلا ہوسکتا ہے، ظاہر ہے کہ نہیں اور ہر گز نہیں لیکن مودی جی کہتے رہے اور پبلک تالیاں بجاتی رہی، اس ملک کی جنتا کا حال یہی ہے کہ جتنی بھی خلاف عقل باتیں کوئی کرے گا یہ اتنی ہی خوش ہوگی اور اتنی ہی تالیاں بجائے گی، آپ دیکھنا شاعروں میں اُس شعر پر زیادہ داد ملتی ہے جو کسی کے پلّے نہ پڑا ہو، کیوں کہ ہر داد دینے والا اپنی جہالت کو اسی طرح چھپا سکتا ہے اور ہر شاعر تب ہی سامعین کی دعاؤں کا حق دار بنتا ہے جب وہ شاعری کی دونوں ٹانگیں توڑنے کی خدمت اعلیٰ پیمانے پر انجام دے رہا ہو، اگر تم عقل و نقل کے چکر میں پڑو گے تو تم کامیاب لیڈر نہیں بن سکتے، صرف پولیس کے مخبر بن سکتے ہو

یہ تمہارا پہلا سبق ہے۔

اگر تم مجھ سے ملتے رہے تو میں تمہیں سیاست کے اتنے سبق پڑھاؤں گا کہ تم خود تسلیم کرلو گے کہ "اچھا اور کامیاب لیڈر بننے کے لئے کن صلاحیتوں کی ضرورت ہے اور یہ بھی یاد رکھنا کہ "دھوکہ" سیاست کے بطن سے پیدا ہونے والی پہلی اولاد ہوتا ہے جس میں دھوکہ دینے کا جذبہ اور صلاحیت نہ ہو تو وہ کبھی کامیاب لیڈر نہیں بن سکتا۔

وہ چلے گئے تو بانو نے میری زبان سے ساری تفصیلات سننے کے بعد کہا، تم یہ باتیں اس طرح سمجھا رہے ہو جیسے انہیں ان باتوں کی خبر ہی نہیں، وہ تمہارے پڑھائے بغیر بھی ان حرکتوں سے خود بھی واقف ہیں اور وہ خود بہت اچھے طریقے سے عیاری اور مکاری کے ہر مرحلے سے کامیابی کے ساتھ گزر جائیں گے۔

میں بانو کو غور سے دیکھ رہا تھا اور یہ بات ماننے پر مجبور تھا کہ واقعتاً آج کل کی عورتیں، ہم مردوں سے زیادہ سمجھ رکھتی ہیں اور اُڑتی چڑیا کے پَر گننے کی خوبیوں سے مالا مال ہیں، تو پھر یہ عورتیں آزادی کامل حاصل کرنے کے لئے ہم سے خلع کیوں نہیں لیتیں؟

(یار زندہ صحبت باقی)

سورۂ ''جاثیہ'' کے خادم جن ''ہیطیش'' کی دعوت کا عمل

سورۂ ''جاثیہ'' کے خادم جن ''ہیطیش'' کی تسخیر کے لئے الگ کمرے کا انتظام کریں جہاں شور وغل نہ ہو۔ نوچندی اتوار کی رات یا جمعرات یا جمعہ سے عمل شروع کریں، عمل جب آپ شروع کرنے کا ارادہ کریں تو اس دن سے ایک ہفتہ پہلے جانور کی تمام چیزیں بند کردیں اور جماع سے مکمل پرہیز کیجئے گا، عمل شروع کرنے سے قبل پہلے غسل کریں اور احرام باندھ لیں (سوتی سفید یا آسمانی شلوار قمیض بھی زیب تن کرسکتے ہیں) کمرے میں داخل ہوکر لوبان کی خوب دھونی لگائیں، پھر حصار باندھ لیں اب قبلہ رو ہوکر پہلے دو نفل نماز توبہ، دو نفل نماز برائے ایصال

ثواب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، دونوں رکعت میں پھر سورۃ الفاتحہ ۳۔۳ مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھیں اور دو نفل نماز حاجت حاضری جن کی نیت سے ادا کریں۔ اب آپ سورۃ ''جاثیہ'' کو پڑھنا شروع کریں جب سورت ختم ہو تو ۳ مرتبہ عمل حاضری پڑھیں، اسی ترکیب کے ساتھ سورۃ جاثیہ کی تعداد کو سات یا گیارہ دن میں پورا کریں، انشاء اللہ تعالیٰ عظیم سورۃ جاثیہ کے خادم جن ''ہیطیش'' تشریف لائیں گے، جب وہ حاضر ہوں تو عہد وپیمان کریں، جب چلہ ختم کریں تو سورت مع عمل حاضری کو ۱۱ مرتبہ اپنے ورد میں رکھیں تاکہ عمل قابو میں رہے۔

عمل حاضری

عمل حاضری یہ ہے۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم. اَجِبْ یَا ہِیطِیُش حاضر شو حاضر شو حاضر شو بحَقِّ سورۃ جاثیہ بحقِّ توریت، موسیٰؑ، وانجیل، عیسیٰؑ بحقِّ زبور، داؤدؑ ابن داؤد علیہ السلام وقرآن مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ صلَّی اللّٰہ علیہ وسلم المدد الواسعُ جلَّ جَلَالُہٗ بِحَقِّ سُلیمانؑ بن داؤد علیہ السَّلام.

☆☆☆☆☆

انسان اور شیطان کی کشمکش

قسط نمبر: ۱۶۲

اسلم راہی

''تمہاری سوچ غلط ہے میں اور بیوسا ایک ہی جنگی رتھ پر ہوں گے اور دوسرا جنگی رتھ جو ہے وہ ویرت شہر میں رقاص کا کام کرنے والا جو برنیل ہے اس کے لئے منگوایا ہے وہ بھی ہمارے ساتھ اس جنگ میں حصہ لے گا۔''

اس پر اترکمار نے کسی قدر پریشان اور جستجو کے انداز میں یوناف کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔ ''اے یوناف یہ تم کیسی گفتگو کر رہے ہو، برنیل جس کے لئے میرے باپ نے ایک نیا ناچ گھر بنوایا ہے اور جو عورتوں کو رقص کی تربیت دیتا ہے کیا وہ جنگ میں حصہ لے گا؟ جب جنگ میں اس کی کارکردگی کچھ نہ ہوگی تو لوگ ہمارا مذاق نہ اڑائیں گے؟''

اس پر یوناف مسکراتے ہوئے کہنے لگا۔ ''مجھ سے بہتر اس شخص کو کوئی نہیں جان سکتا، تم اس کی اصلیت سے واقف نہیں، یہ شخص بے شک یہاں ایک رقاص کی حیثیت سے کام کر رہا ہے لیکن انتہا درجے کا شجاع دلیر اور ایک مانا ہوا تیر انداز ہے میں تم سے اس موقع پر یہ بھی کہہ سکتا ہوں کہ اس شخص کا نشانہ بہت کم خطا جاتا ہے۔''

یہ گفتگو سن کر اترکمار بے حد خوش ہوا اس نے اپنے چند ساتھیوں کو روانہ کیا کہ وہ دو جنگی رتھ وہاں لے کر آئیں، ایک محافظ کو اس نے دوسری سمت روانہ کیا اور کہا کہ وہ برنیل کو بلا کر لائے، تھوڑی ہی دیر بعد دو جنگی رتھ بھی وہاں پہنچ گئے اور ارجن بھی وہاں آ گیا۔

اترکمار نے اسے مخاطب کر کے کہا۔ ''یوناف نے تمہاری بے حد تعریف کی تھی کہ تم ایک رقاص کے ساتھ ساتھ ایک بہترین جنگجو اور تیر انداز بھی ہو اور اس نے یہ کہا تھا کہ اس ہونے والی جنگ میں تمہیں ضرور ساتھ رکھا جائے، لہٰذا جہاں میں نے یوناف اور بیوسا کے لئے جنگی رتھ منگوایا ہے وہاں تمہارے لئے بھی جنگی رتھ منگوایا ہے تاکہ تم ہمارے ساتھ پہلو بہ پہلو جنگ میں حصہ لے سکو۔''

اترکمار کے اس انکشاف پر ارجن مسکراتے ہوئے کہنے لگا۔

''یوناف ہمارے پرانے مہربان اور ہمارے قدیم واقف کار ہیں اگر یہ میرے متعلق ایسا سوچتے ہیں تو یہ ان کی میرے ساتھ مہربانی اور شفقت ہے، بہرحال ان کے کہنے پر میں جنگ میں ضرور حصہ لوں گا اور میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ میں اپنی کارکردگی سے آپ لوگوں کو مایوس نہیں کروں گا، کیا میں ایک جنگی رتھ سجا کر اپنی قیام گاہ واپس جا کر اپنا جنگی لباس پہن کر واپس آ سکتا ہوں۔''

''ہاں ضرور تم یہ رتھ لے جاؤ اور تیار ہو کر واپس آؤ۔'' اس پر ایک زہریلی جست کے ساتھ ارجن ایک جنگی رتھ میں سوار ہوا اور اس کے گھوڑوں کو ہانکتا ہوا وہاں سے چلا گیا تھا۔

اپنی قیام گاہ پر جا کر ارجن نے پہلے اپنا جنگی لباس پہنا پھر وہ شہر سے باہر اس درخت کی طرف گیا، جس پر پانچوں بھائیوں نے اپنے ہتھیار باندھ دیئے تھے اس درخت پر چڑھ کر اس نے اپنے ہتھیار اُتارے انہیں جنگی رتھ میں رکھا اور واپس اس جگہ آیا جہاں اترکمار اور یوناف اور بیوسا اس کا انتظار کر رہے تھے اس کے بعد وہ چاروں لشکر گاہ میں آئے اور لشکر کے ساتھ وہ ویرت شہر کے شمال کی طرف کوچ کر گئے تھے۔

اترکمار جب اپنے لشکر کو لے کر یوناف، بیوسا اور ارجن کے ساتھ دریودھن کے لشکر کے سامنے رُکا تو وہ دریودھن کے لشکر کی تعداد اور دور دور تک اس کا پھیلاؤ دیکھ کر دنگ رہ گیا اور پریشانی کے عالم میں اس نے اپنے قریب ہی کھڑے یوناف اور ارجن دونوں کو مخاطب کر کے پوچھا۔

''اے میرے مہربان ساتھیو! تم دیکھتے ہو کہ ہستناپور کے دریودھن کے لشکر کی تعداد کس قدر زیادہ اور بے شمار ہے جہاں تک نگاہ کام کرتی ہے دور دور تک اس کے لشکری پھیلے ہوئے ہیں، میں اب یہ سوچنے پر مجبور ہو گیا ہوں کہ ہم اپنے اس مختصر سے لشکر کے ساتھ دریودھن کے اس لشکر کا کیسے

اور کیوں کر مقابلہ کرسکیں گے۔"

یوناف نے اس کا حوصلہ بڑھاتے ہوئے کہا۔ "حوصلہ نہ ہارو تسلی رکھو میں تمہارے ساتھ ہوں اور میرے علاوہ یہ برنیل بھی تمہارے لشکر میں شامل ہے اور یہ بھی ناممکن کو ممکن کردکھانے والا شخص ہے۔ ہماری موجودگی میں تمہیں پریشان اور فکرمند ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ دریودھن اگر اتنا لشکر اور بھی لے آئے تب بھی ان کھلے میدانوں کے اندر ہم اس کو شکست فاش دیدیں گے۔"

ارجن نے بھی اتر کمار کو تسلی دیتے ہوئے کہا۔ "اتر کمار تسلی رکھو، میں اپنے جنگی رتھ میں بیٹھ کر دشمن کے لشکر کا ایک جائزہ لیتا ہوں اور پھر میں تمہیں یہ بتاسکوں گا کہ ہم دشمن کو کتنی دیر تک شکست دینے میں کامیاب ہوسکتے ہیں۔" اس کے ساتھ ہی ارجن اپنے جنگی رتھ میں بیٹھا اور دونوں لشکروں کے درمیان اپنے جنگی رتھ کو دوڑانے لگا۔

ارجن جس وقت دریودھن کے لشکر کے سامنے اپنے جنگی رتھ کو دوڑاتے ہوئے لشکر کا جائزہ لے رہا تھا تو لشکر کے سامنے بھیشم اور کرپا کے ساتھ کھڑے درونا نے اسے پہچان لیا تھا، یہ دیکھ کر میدان جنگ میں رتھ دوڑانے والا ارجن ہی ہے درونا بے حد خوش ہوا کیوں کہ وہ ارجن کا استاد تھا اور ارجن کو وہ اپنے سب سے ہر دلعزیز اور ہونہار شاگردوں میں شمار کرتا تھا۔ ارجن کی وہاں موجودگی سے درونا کچھ ایسا خوش ہوا کہ وہ بلند آواز میں اپنے اردگرد جمع لوگوں کو مخاطب کرکے کہنے لگا۔

"لوگو! سنو، دونوں لشکروں کے درمیان یہ جو شخص اپنے جنگی رتھ کو دوڑا رہا ہے یہ ارجن کے علاوہ کوئی اور نہیں ہے، جس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ پانچوں پانڈو برادران اپنی بیوی دروپدی کے ساتھ ویرت کے راجہ کی مدد پر اتر آئے ہیں، لوگو! میں تمہیں ایمانداری سے ایک مشورہ دیتا ہوں اور وہ یہ کہ جب یہ بات ثابت ہوگئی ہے کہ ویرت کے راجہ کے ساتھ پانچوں پانڈو بھائی شامل ہیں تو ہمارا ویرت کے راجہ کے ساتھ جنگ کرنا کسی طرح بھی سودمند ہوگا اور اگر یہ جنگ ہوئی تو ہمیں نقصان ہی نقصان اٹھانا پڑے گا، لہٰذا میرا سب کو یہ مخلصانہ مشورہ ہے کہ جنگ کا ارادہ ترک کرکے واپس ہستناپور روانہ ہوجانا چاہئے اور اگر یہ جنگ ہوکر رہی تو پھر ہمارے مقدر میں سوئے شکست اور بدنامی کے کچھ نہ رہے گا۔"

درونا کی یہ باتیں آن ہی آن میں پورے لشکریوں میں پھیل گئیں اور لشکری بزدل ہونے لگے کہ انہیں اس جنگ میں پانڈو برادران کا سامنا کرنا پڑے گا اور یہ کہ درونا کی پیش گوئی کے مطابق اگر یہ جنگ ہوئی تو انہیں شکست ہوگی، لہٰذا دریودھن کے لشکر میں شامل ہر شخص جنگ کرنے سے جی چرانے لگا تھا۔

یہ صورت حال دیکھتے ہوئے دریودھن درونا کے پاس آیا اور اسے مخاطب کرکے کہنے لگا۔ "اے میرے مہربان آپ غلط وقت پر غلط گفتگو کررہے ہیں، آپ کی اس گفتگو نے پورے لشکر میں بددلی اور خوف کی کیفیت طاری کرکے رکھ دی ہے، آپ جانتے ہیں کہ ہماری اس مہم کا کیا مقصد اور مدعا ہے۔ اب جب کہ ارجن میدان میں اتر رہا ہے تو میرے خیال میں اس کے دوسرے بھائی بھی تھوڑی دیر تک میدان میں اترنے ہی والے ہوں گے اور جو کام ہم چاہتے تھے وہی کام خود ہی یہ پانڈو برادران جلدی اور عجلت میں کرتے دکھائی دے رہے ہیں۔ اگر ارجن کے دوسرے بھائی ویرت کے راجہ کے پاس سوسارام کے ساتھ جنگ کررہے ہیں تو عنقریب وہ بھی یہاں پہنچ جائیں گے، اس لئے کہ میرا اندازہ ہے کہ اب تک سوسارام نے ویرت کے راجہ کو شکست دیدی ہوگی اور وہ ہمارے لشکر میں آکر شامل ہونے ہی والا ہوگا اس طرح ہماری قوت میں خاطر خواہ اضافہ ہوجائے گا اور اگر سوسارام کو اس جنگ میں شکست ہوئی ہے تب بھی ہم اکیلے اس جنگ کو جاری رکھیں گے۔"

تھوڑی دیر رکنے کے بعد دریودھن پھر اپنی گفتگو جاری رکھتے ہوئے کہنے لگا۔ "میں حیران اور پریشان ہوں کہ بھیشم درونا اور کرپا جیسے سورما ارجن کو اپنے لشکر کے سامنے اپنا جنگی رتھ دوڑاتے ہوئے دیکھ کر خاموش اور چپ ہوگئے ہیں، جیسے ارجن کی وہاں موجودگی نے ان پر خوف اور لرزہ طاری کردیا ہو۔"

دریودھن کے یہ الفاظ سن کر اس کا دوست دوست رادیو قریب آیا اور کہنے لگا۔ "دریودھن کو درونا کے مکالمے لشکر کے اندر بزدلی اور کمزوری کے اثرات پیدا کرچکے ہیں لیکن اس کیفیت کو ہم جلد ہی دور کرنے میں کامیاب ہوجائیں گے، یہ درونا تعبیر کسی وجہ کے بس یوں ہی ارجن کو میدان جنگ میں اپنے جنگی رتھ کو دوڑاتے دیکھ کر خوف زدہ ہورہا ہے، یہ جنگ ہر حال میں ہوکر رہے گی۔ ارجن اگر اس موقع پر کرشن اور اس کے بھائی بلرام کو بھی اپنے ساتھ ملالے تب بھی ہم جنگ کریں گے اور ان

سب مغلوب کر کے فتح حاصل کریں گے۔" رادیو کی بات سن کر قریب ہی کھڑا کرپا کہنے لگا۔

"سنو رادیو! تم ہمیشہ جنگ اور مار دھاڑ سے متعلق گفتگو کرتے رہے ہو جنگ ہمیشہ انتہائی مجبوری کی حالت میں کی جاتی ہے ورنہ عام حالات میں جنگ سے اجتناب ہی کرنا چاہئے۔ تم صرف یہ اعتراف نہیں کرنا چاہتے کہ ارجن تم سے طاقت ور اور جنگی علوم میں زیادہ مہارت رکھتا ہے۔ رادیو تمہارے سامنے ارجن کی تعریف کر کے لشکر کے اندر بزدلی پھیلانا مقصود نہیں ہے بلکہ ان پر میں حقیقت ظاہر کرنا چاہتا ہوں۔ ارجن کے خلاف گفتگو کر کے اور اس کے ساتھ جنگ کرنے کا ارادہ ظاہر کر کے تم سانپ کے منہ سے زہر نکالنے کی کوشش کر رہے ہو، میں ارجن کو بہت اچھی طرح جانتا ہوں، جنگ میں وہ اپنے مدمقابل پر شعلوں اور غصے کی بھڑاس کی طرح حملہ آور ہوتا ہے اور اپنے سامنے آنے والی ہر شئے کو جلا کر رکھ دیتا ہے۔ رادیو بات کرنے سے پہلے خوب سوچا کرو تم اپنی طاقت کو کم ہی نگاہ میں رکھتے ہو اور اگر تمہاری یہی حالت رہی تو میں تم کو تنبیہ کرتا ہوں کہ تم جنگ کے اندر سب سے زیادہ نقصان اٹھانے والے ہوں گے۔"

کرپا کی یہ گفتگو سن کر رادیو غصے میں بھڑک اٹھا تھا اور وہ کرپا کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔ "میں دیکھتا ہوں کہ کرپا سمیت ہر شخص کے جواس پر ارجن کا خوف اور خطرہ طاری ہے اور اگر کوئی یہ سمجھتا ہے کہ ارجن کی وجہ سے کی وجہ سے ہمیں شکست ہوگی اور ہمیں اپنی جانوں سے ہاتھ دھونا پڑے گا تو ایسی سوچیں رکھنے والے واپس ہستناپور جا سکتے ہیں میں اکیلا یہاں ارجن کے خلاف جنگ کروگا اور یہ ثابت کروں گا کہ میں ہر میدان میں اس کو زیر کر سکتا ہوں۔"

رادیو کے یہ الفاظ سن کر کرپا کا بیٹا آسوا رنام رادیو کے پاس آیا۔ "میرے باپ نے جو کچھ کہا ہے وہ درست اور صحیح ہے ارجن ہر حال میں تم سے بہتر اور برتر ہے اور کسی کی بڑائی اور پنی کمتری کو قبول کر لینا اور مان لینا بہت بڑی دلیل اور قابلیت ہے۔ سنو رادیو اب تک تم نے جنگ میں کیا معرکہ مارا ہے، ابھی تک ہم نے ویرت کے راجہ کے ریوڑوں پر ہی قبضہ کیا ہے اور یہ قبضہ بھی اس وقت تک مستحکم نہیں ہو سکتا جب تک ہم ان ریوڑوں کو لے کر ہستناپور کی حدود میں داخل نہیں ہو جاتے اس لئے کہ ہم ان ریوڑوں سمیت ویرت کے راجہ کی حکومت میں پڑاؤ کئے ہوئے ہیں، لہٰذا ہم نے ویرت پر حملہ آور ہونے کے بعد ابھی تک کوئی معرکہ نہیں مارا اور یہ جو تم ہر وقت ارجن کے خلاف بولتے رہتے ہو تو رادیو زیادہ بولنے والا انسان عموماً بے وقوف ہوتا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ آئندہ تم اس قسم کی گفتگو کرنے کا ارادہ نہیں کرو گے۔"

اس موقع پر بھیشم ان دونوں کے قریب آیا اور دھیمی اور نرم آواز میں مخاطب کر کے کہنے لگا۔ "میرے مہربانو! جو کچھ درونا نے کہا وہ بھی درست ہے جو کچھ دریودھن کہتا ہے وہ بھی صحیح ہے اور جن خیالات کا کرپا اور اس کے بیٹے آسوانام نے اظہار کیا ہے اور جس طریقے سے رادیو اپنے جذبات کا اظہار کرتا ہے اس میں بھی کوئی غلط بات نہیں ہے، آسوانام تمہیں رادیو کے الفاظ کا برا نہیں ماننا چاہئے۔ رادیو کی نیت خراب نہیں ہے یہ جو اس قسم کی گفتگو کرتا ہے تو وہ اس جذبے کے تحت کرتا ہے تاکہ اپنے لشکر کے اندر ایک جوش ایک جذبہ، ایک ولولہ قائم اور دائم رہے یہ جگہ آپس میں لڑنے اور تکرار کرنے اور دست و گریباں ہونے کی نہیں ہے، ہمیں یہاں سب کو دشمن کا مقابلہ کرنے کے لئے متحد اور ایک ہو جانا چاہئے۔"

بھیشم کی یہ گفتگو سن کر دریودھن کے چہرے پر اطمینان پھیل گیا تھا، پھر اس نے سب کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ "ہم سب کو آپس کے اختلافات ختم کر کے ایک دوسرے کو گلے لگا لینا چاہئے۔" رادیو دھن کرپا رادیو اور آسوانام نے دریودھن کی اس بات سے اتفاق کیا اور وہ سب ایک دوسرے سے مل کر اپنے دل صاف کر چکے تھے۔"

سب کے درمیان صلح ہوئی اور سب نے ایک دوسرے کو گلے لگا کر دل صاف کر لئے تو درونا بولا۔ "سوچنے اور فکر کرنے کی بات یہ ہے کہ آخر یہ ارجن اپنے آپ کو نمایاں کر کے جنگ میں کیوں کودا ہے جب کہ ان پر یہ شرط بھی لگائی گئی تھی کہ اپنی جلاوطنی کے تیرہ سال میں اگر ان کی شناخت کسی پر ظاہر ہوگئی تو تمہیں مزید بارہ سال جلاوطنی کے گزارنا ہوں گے جب کہ میں دیکھتا ہوں کہ اس میدان جنگ میں اپنے جنگی رتھ کو دوڑاتے ہوئے ارجن ہر ایک پر اپنی شناخت ظاہر کر رہا ہے اور ایسا وہ یونہی نہیں کر رہا اس کی ضرور کوئی وجہ ہوگی ورنہ تم جانتے ہو کہ ارجن ایسا احمق نہیں کہ لوگوں پر اپنی شناخت ظاہر کر کے مزید بارہ سال کی جلاوطنی طلب کرے، لہٰذا ہمیں یہ حساب لگانا چاہئے کہ کہیں ان کی تیرہ سال کی جلاوطنی کے دن پورے تو نہیں ہو گئے اور اب وہ اپنی جلاوطنی کی زندگی پوری کرنے کے

بعد اپنے آپ کو لوگوں پر ظاہر کر رہے ہیں تاکہ وہ لوگوں پر اپنا آپ ظاہر کر کے اپنا راج پاٹ واپس لے سکیں۔

درونا کے یہ الفاظ سن کر دریودھن نے پر امید انداز میں اپنے قریب کھڑے بھیشم کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ”یہ بات تو ہمارے دادا بھیشم ہی بتا سکتے ہیں کیوں کہ ان کی جلاوطنی کے دنوں کا حساب یہی کرتے رہے ہیں۔“

دریودھن کے یہ الفاظ سن کر بھیشم تھوڑی دیر تک خاموش رہا پھر کسی قدر بلند آواز میں کہنے لگا۔ ”میرے بچو! درونا ٹھیک کہتا ہے پہلے ہمیں یہ سوچنا اور فیصلہ کرنا چاہئے کہ ارجن آخر کیوں اپنے جنگی رتھ کو دونوں لشکر کے درمیان دوڑاتے ہوئے اپنی شناخت کو ظاہر کر رہا ہے اس کی بھی کوئی وجہ ہے اور جہاں تک ان کی جلاوطنی کے حساب کا تعلق ہے اور جس طرح میں دنوں کی گنتی آج تک کرتا رہا ہوں اس کے مطابق پانڈو برادران کی جلاوطنی کی مدت اب ختم ہوگئی ہے۔“ یہاں تک کہنے کے بعد بھیشم تھوڑی دیر کے لئے رُکا پھر وہ دوبارہ اپنی بات جاری رکھتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

”میرے بچو! تم اس وقت اپنے جنگی رتھ کو میدان میں دڑاتے ارجن کو غور سے دیکھو وہ کس قدر اطمینان اور تسلی کے ساتھ اپنے رتھ کو اِدھر اُدھر دوڑاتا پھر رہا ہے اس لئے کہ وہ جانتا ہے کہ ان کی جلاوطنی کی مدت پوری ہو چکی ہے اس کے چہرے پر پھیلے ہوئے عزم کو بھی دیکھو جو یہ ظاہر کرتا ہے کہ اسے فتح نہیں کیا جا سکتا اور میرے بچو میری یہ بات بھی یاد رکھنا اگر ویرت کے راجہ کے ساتھ مل کر پانڈو برادران نے ہمارے خلاف جنگ کی تو یہ جنگ بڑی ہولناک ہوگی اور اس میں ہماری شکست اور دشمن کی فتح کی امیدیں زیادہ ہوں گی، لہٰذا میں تمہیں نیک اور مخلصانہ مشورہ دوں گا کہ ہمیں اس جنگ سے بچنا چاہئے اور اے دریودھن میں خصوصیت کے ساتھ تمہیں یہ کہتا ہوں کہ اب جب کہ شرائط کے مطابق پانڈو اپنی تیرہ سال کی جلاوطنی کی مدت کو ختم کر چکے ہیں تو تمہیں بھی ان کے ساتھ برائی اور قدیم دشمنی کو ختم کر دینا چاہئے تمہیں پانڈو برادران کو راج پاٹ واپس کر دینا چاہئے اور آپس میں اتحاد اور امن قائم کر لینا چاہئے ایسا کر کے تم خوشحال زندگی بسر کر سکتے ہو اور اگر تم نے ایسا نہ کیا تو یاد رکھو ہر طرف تباہی اور بربادی کا دور دورہ ہو جائے گا، میری نصیحت پر عمل کرو اور پانڈو برادران کو اپنے پاس بلاؤ اور انہیں بڑے پیار اور محبت کے ساتھ ان کا راج پاٹ انہیں واپس کر دو اس لئے کہ ان کے ساتھ جو شرائط طے ہوئی تھیں ان کے مطابق اب وہ اپنی ریاست اور اپنے راج پاٹ کے حق دار ہیں۔“

بھیشم کا یہ فیصلہ سن کر دریودھن کا چہرہ پیلا سا ہو کر رہ گیا تھا تھوڑی دیر تک وہ کچھ نہ کہہ سکا اس لئے کہ اس کی حالت سوکھے کھڑے درخت جیسی ہو کر رہ گئی تھی اس کے سینے میں نفرت کی دہکتی آگ کے اندر پرانی یادیں بری طرح گونجنے لگی تھیں اور اس کے دل کے اندر زندگی کی وحشتیں اور محرومیوں کی آگ کھولن پیدا کر رہی تھی، تھوڑی دیر تک دریودھن خاموش کھڑا رہ کر اپنی باطنی کیفیت پر قابو پانے کی ناکام کوشش کرتا رہا پھر وہ گندھک اور کوئلے کے بارود کی طرح پھٹ پڑا۔ ”میں کسی بھی صورت پانڈو برادران کو ان کا راج پاٹ واپس نہ کروں گا اب ہمیں اس بات کی فکر نہیں کرنا چاہئے کہ ہمیں پانڈو برادران کو مزید بارہ سال کے لئے اس طرح جلاوطنی کی زندگی پر مجبور کرنا چاہئے اب ہمیں صرف جنگ کے متعلق سوچنا چاہئے میں پانڈو برادران کو ان کی ریاست واپس نہ کروں گا اور اب آنے والے دور میں ہر جگہ ان سے جنگ کرنے کے لئے تیار ہوں اب ان کے ساتھ میرے لئے جنگ کے سوا کوئی راستہ نہیں ہے، مجھے امید ہے کہ جب میری ان کے ساتھ جنگ ہوئی تو انہیں میں اندھیروں اور آخر شب کے سناٹے کی طرح مار بھگاؤں گا اور ان پر اپنی فتح مندی کا اعلان کروں گا اور اے میرے ساتھیو! یہ بھی سن رکھو کہ اگر پانڈو برادران ہم پر غالب آئے تو وہ صرف مجھے ہی تختہ مشق نہیں بنائیں گے بلکہ بھیشم، درونا، کرپا، آسوانام، رادیو، دسونا اور دیگر ہمارے ساتھیوں میں سے کسی کو بھی معاف نہیں کریں گے وہ ہمارے لئے انگارہ بن جانے والی زمین ثابت ہوں گے، وہ قہر بن کر ہمارے جسم و جان کے سارے راستے بند کر دیں گے اور ہمارے روشنیوں کے شہروں کی ظلمتوں کی لہر اور اندھیروں کا اسیر بنا کر رکھ دیں گے، لہٰذا اے میرے ساتھیو! اگر تم میرے ساتھ ساتھ پانڈو برادران کی یلغار اور ترکتاز سے محفوظ رہنا چاہتے ہو تو میرا ساتھ دو۔ (باقی آئندہ)

☆☆☆

۱۔سوال : اپریشن کے لئے مریض کو بیہوش کیا جاتا ہے تو کیا بیہوشی کی حالت میں اس کی جو نمازیں قضا ہوں گی ان کی قضا ضروری ہے۔

جواب : اگر بیہوشی ایک دن رات یا اس سے کم رہی ہو تو اس وقت کی نمازیں قضا کی جائیں گی اور چھٹی نماز کا وقت بھی بیہوشی کی حالت میں گذر جائے تو اس صورت میں اختلاف ہے اس لئے قضاء کر لینا بہتر ہے، یہ حکم اپنے اختیار سے بیہوش کرنے کا ہے، قدرتی بیہوشی میں اگر پانچ نمازوں سے زیادہ قضا ہوگئی تو بالا اتفاق ان نمازوں کی قضا معاف ہے۔

۲۔سوال : اگر کہیں تراویح وغیرہ میں قرآن شریف سنایا جارہا ہو لیکن کوئی شخص اس میں شریک نہ ہو بلکہ بیٹھا ذکر وغیرہ کر رہا ہو یا کوئی دوسرا کام کر رہا ہو اسی دوران سجدہ کی آیت پڑھی گئی لیکن اس شخص کو پتہ نہ چلا کہ میں نے یہ آیت سنی ہے لیکن پتہ جب چلا جب سارے نمازیوں نے سجدہ کیا اب یہ شخص کیا کرے۔؟

۲۔جواب : اگر ذکر وغیرہ میں مشغول ہونے کی وجہ سے آیت سجدہ سنی ہی نہیں تو سجدۂ تلاوت واجب نہیں اور اگر آیت سنی ہو تو سجدہ واجب ہے اپنے طور پر امام سجدہ کرے اس میں امام کی اقتدا نہ کرے البتہ اگر اسی رکعت میں امام کے ساتھ نماز میں شریک ہوجائے تو اس سے سجدۂ تلاوت ساقط ہو جائے گا، دوسری رکعت میں اقتدا سے ساقط نہ ہوگا۔

۳۔سوال : مسافر کے لئے سنن کا ترک جائز ہے یا نہیں۔؟

۳۔جواب : جلدی کی صورت میں سنت فجر کے سوا دوسری سنتوں کا چھوڑنا جائز ہے، بحالت اطمینان سنن مؤکدہ پڑھنا ضروری ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سفر میں سنت پڑھنا ثابت ہے۔

۴۔سوال : خطبہ شروع ہونے کے بعد اگر کوئی شخص سنتوں کی نیت باندھنا چاہئے تو اس کو منع کرنا جائز ہے یا نہیں۔؟

۴۔جواب : حالت خطبہ میں زبان سے نہی عن المنکر جائز نہیں، اشارہ سے جائز بلکہ فرض ہے۔

۵۔سوال : اگر جوتے کا تلہ پلید اور اندر کا حصہ اوپر پاک ہو تو اسے اتار کر اوپر پاؤں رکھ کر نماز جنازہ پڑھنا کیسا ہے۔؟

۵۔جواب : جائز ہے۔ پر ایسی چیز جس پر ایک طرف نجاست لگنے سے دوسری طرف سرایت نہ کرتی ہو اس کی پاک جانب پر نماز پڑھنا جائز ہے۔

۶۔سوال : زکوٰۃ دوسرے شہر میں بھیجنا شرعا کیسا ہے۔؟

۶۔جواب : دوسرے شہر کی طرف زکوٰۃ بھیجنا مکروہ ہے، مگر وہاں کوئی رشتہ دار مسکین ہو یا اپنے شہر کے مساکین سے کوئی زیادہ حاجت مند ہو یا زیادہ نیک ہو، یا طالب علم دین ہو یا دوسری جگہ بھیجنے میں عامۃ المسلمین کا زیادہ فائدہ ہو تو کوئی کراہت نہیں ہے۔

۷۔سوال : بعض نکاح ایسے ہوتے ہیں کہ چھ ماہ پہلے نکاح ہو جاتا ہے اور رخصت چھ ماہ بعد ہوتی ہے، آیا دعوت ولیمہ بعد نکاح ہونی چاہئے یا بعد شب زفاف؟

۷۔ جواب : دونوں وقت کرنا مستحب ہے نکاح کے بعد ولیمہ کرے یا رخصت کے بعد سنت ولیمہ حاصل ہو جائے گی۔

۸۔سوال : اگر کوئی شخص جنگل میں نماز پڑھ رہا ہے اور سترہ نہیں کھاڑا کیا تو کہاں تک اس کے آگے سے چلا نہ جائے۔

۸۔جواب : جنگل میں نمازی کی نظر جہاں تک پہنچے اس سے آگے کو چلنا درست نہیں ہے۔

۹۔سوال : اگر امام سجدہ میں فوت ہو جائے تو مقتدی نماز کس طرح پوری کریں۔؟

۹۔ جواب : وہ نماز فاسد ہوگئی، پھر کسی کو امام بنا کر از سر نو نماز پڑھی جائے۔

ماہنامہ طلسماتی دنیا کا خبر نامہ

مودی حکومت سپریم کورٹ میں پھر لاجواب ہوئی

ریاستی اور مرکزی حکومت کی خاموشی پر عدالت عظمیٰ نے آخری موقع دیا، نام نہاد گئو رکشکوں کے حملے پر حلف نامہ نہیں دیا تو سوموٹو کاروائی کا امکان، عرضی گزر ایڈوکیٹ نے کہا، وزیر اعظم جو بات گئو رکشکوں کے سلسلے میں کہتے ہیں وہ تحریری طور پر کیوں نہیں دیتے۔

ممتاز علم رضوی

نئی دہلی: گئوکشی کے نام پر فرقہ پرستوں کی جانب سے کئے جانے والے حملوں پر مرکزی اور ریاستی حکومتیں لاجواب ہورہی ہیں۔ سپریم کورٹ کی ہدایت کے باوجود مودی حکومت سمیت کسی بھی ریاستی حکومت نے اپنا جواب داخل نہیں کیا چنانچہ اب عدالت عظمیٰ نے آخر موقع دیا ہے اور اگر اب بھی جواب نہیں دیا گیا تو پھر ان کے خلاف سوموٹو کاروائی ہوسکتی ہے۔ مرکزی اور ریاستی حکومتوں کے جواب نہ دینے پر عرضی گزار ایڈوکیٹ شہزاد پونہ والا نے سخت تنقید کی ہے اور سپریم کورٹ کو قومی راجدھانی دہلی، آسام، بہار، جموں وکشمیر، جھارکھند وغیرہ میں تازہ ترین واقعات کی تفصیلات بھی پیش کی۔ واضح رہے کہ گزشتہ تین ہفتہ پہلے سپریم کورٹ نے مرکزی حکومت اور کرناٹک، اتر پردیش ہریانہ، مدھیہ پردیش، جھارکھنڈ، گجرات کو نوٹس جاری کرتے ہوئے ۶ رہفتہ میں جواب دینے کو کہا تھا اور اس کی اگلی سماعت ۳ رمئی کو رکھی تھی تاہم کانگریس کی کرناٹک حکومت کے علاوہ کسی نے بھی سپریم کورٹ میں اپنا جواب داخل نہیں کیا۔ معلوم ہو کہ مذکورہ بالا ریاستوں میں گئو رکشکوں نے مویشی تاجروں پر حملہ کرتے ہوئے کئی لوگوں کی جان لی ہے جس کے خلاف کانگریس کے لیڈر اور ایڈوکیٹ سپریم کورٹ شہزاد پونہ والا نے پٹیشن داخل کی تھی اور مطالبہ کیا تھا کہ جس طرح آئی ایس آئی ایس پر پابندی عائد کی گئی ہے اسی طرح گئو رکشا کے نام پر دہشت گردی کرنے والوں کے خلاف بھی کاروائی ہونی چاہئے نیز پابندی لگائی جانی چاہے۔ اس معاملہ میں سپریم کورٹ نے نوٹس جاری کیا تھا۔ اس سلسلہ میں انقلاب بیورو سے بات کرتے ہوئے شہزاد پونہ والا نے کہا کہ میں سب سے پہلے وزیر اعظم سے سوال کرتا ہوں کہ کہ آپ جو بات عوام کے درمیان کہتے ہیں وہ عدالت میں تحریری طور پر کیوں نہیں دیتے۔ انھوں نے کہا کہ خود وزیر اعظم نے کہا تھا کہ ۸۰ رفیصد گئو رکشک گورکھ دھندا کرتے ہیں تو پھر وہ اس بات کو عدالت میں کیوں نہیں دیتے۔ انھوں نے کہا کہ عدالت نے ۶ رہفتے میں جواب مانگا ہے، آج سب کو جواب دینا تھا لیکن کرناٹک کو چھوڑ کر کسی نے بھی حکومت نے گئو رکشک کے معاملہ میں جواب نہیں دیا جس سے صاف ہے کہ ان کے قول و عمل میں فرق ہے۔ لیکن باقی ریاستوں اور مودی حکومت کی طرف سے کوئی جواب نہیں آیا۔ انھوں نے کہا جموں وکشمیر سے لیکر قومی رجدھانی دہلی، آسام، جھارکھنڈ میں تازہ ترین حملے ہوئے ہیں جن کی تفصیل عدالت میں پیش کی گئی ہے۔ انھوں نے کہا کہ اس معاملہ میں مودی حکومت کو فوری طور پر اسٹینڈ لینا چاہئے تھا لیکن ابھی تک کوئی کاروائی نہیں ہوئی ہے۔ شہزاد پونہ والے نے کہا کہ تین طلاق پر ۱۱ رمئی سے سپریم کورٹ میں یومیہ سماعت ہونے جارہی ہے پھر سوال یہ ہے کہ ملک کے اتنے بڑے ایشو پر سماعت کیوں نہیں ہورہی ہے۔ ایک سوال کے جواب میں انھوں نے کہا کہ اگر حکومت نے تین ہفتہ بعد بھی جواب نہیں دیا تو سپریم کورٹ نے صاف اشارہ دیا ہے کہ اب وہ سوموٹو کاروائی کرنے پر مجبور ہوگا انھوں نے کہ کہ سوموٹو کاروائی میں عدالت اپنے طور پر گئو رکشک دل پر پابندی عائد کرسکتی ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆

محسنِ ملت استاذ العالمین ایڈیٹر ماہنامہ طلسماتی دنیا حضرت مولانا حسن الہاشمی صاحب مدظلہ العالی کا شاگرد بننے کیلئے مندرجہ ذیل معلومات اور چیزیں نیچے دیئے ہوئے پتے پر بھیجیں۔

(1) اپنا نام (2) اپنے والد کا نام (3) اپنی والدہ کا نام (4) تاریخ پیدائش یا عمر
(5) مکمل پتہ (6) اپنا موبائل نمبر (7) گھر کا موبائل نمبر یا فون نمبر
(8) تعلیمی لیاقت کی وضاحت (9) 4 عدد پاسپورٹ سائز فوٹو
(10) HASHMI ROOHANI MARKAZ کے نام =/1000 روپے کا ڈرافٹ

مطلوبہ معلومات اور چیزیں بھیجنے کا پتہ

HASHMI ROOHANI MARKAZ , NEAR ALI MASJID

MOHALLA ABULMALI , DEOBAND , U.P.

PIN CODE NO. 247554

مزید معلومات کیلئے مندرجہ ذیل موبائل نمبروں پر رابطہ کریں !

مولانا حسن الہاشمی :- 9358002992

حسان عثمانی :- 9634011163 ، وقاص (مولانا کے بیٹے) :- 9557554338

ماہنامہ

طلسماتی دُنیا

دیوبند

اگست ۲۰۱۷

رمضان کے بعد شیطان سے ملاقات

نادِ علی کا تاریخی پس منظر

سورہ احقاف کا جن کس طرح تابع ہوگا

عاطف ہاشمی

RS.30/=

POSTING DATE 25-26-BEFORE EVERY MONTH

کیا اور کہاں

☆☆☆

اداریہ

سوچنا تو پڑے گا؟

بقلم خاص

اتر پردیش میں یوگی کی حکومت قائم ہونے کے بعد اتر پردیش کی حالت دن بدن ابتر ہوتی جارہی ہے۔ ہر طرف نفسا نفسی کا عالم ہے۔ ظلم اور بربریت کے شرمناک واقعات ہر شہر میں دیکھنے کو مل رہے ہیں۔ مسلمانوں میں خوف و ہراس پھیلا ہوا ہے، گائے کشی کے مسئلے کو لے کر جگہ جگہ مسلمانوں کو قتل کیا جارہا ہے اور فرقہ پرستی ایک منصوبے کے ساتھ پورے صوبے میں پھیلائی جارہی ہے۔ آڈوانی جی کہا کرتے تھے کہ ہر مسلمان دہشت گرد نہیں ہوتا لیکن ہر دہشت گرد مسلمان ہی ہوتا ہے۔ یہ بات قطعاً غلط تھی اور اب تو حالات نے یہ ثابت کردیا ہے کہ ہندوؤں میں دہشت گردوں کی تعداد بڑھتی جارہی ہے۔ اخلاق اور جنید جیسے واقعات نے یہ بات مترشح کردی ہے کہ بعض ہندو نوجوان بے رحمی اور قتل وغارت گری کے معاملوں میں حیوانیت کی تمام حدیں پار کرچکے ہیں۔ قانون تو پہلے بھی اندھا، بہرا اور گونگا ثابت ہوچکا ہے اور اب تو قانون کی بے بسی اور اس کی بے چارگی دو اور دو چار کی طرح واضح ہوچکی ہے لیکن افسوسناک بات یہ ہے کہ میڈیا کی بے جا طرف داری کی وجہ سے اب بھی ملک کی اکثریت مسلمانوں کو ترچھی نظروں سے دیکھتی ہے اور انہیں مظلوم اور مقتول سمجھنے کے لئے تیار نہیں ہے اور اس سے بھی زیادہ شرمناک بات یہ ہے کہ تماشہ دیکھنے والے بھی تسلی کے دو لفظ مسلمانوں کے لئے بولنے کو تیار نہیں ہیں۔

کوئی مانے یا نہ مانے لیکن حقیقت تو یہی ہے کہ دہشت گردوں کا کوئی مذہب نہیں ہوتا۔ دہشت گرد ہر قوم میں ہوسکتے ہیں اور دہشت گردوں کی قدموں کی آہٹیں ہر مذہب اور ہر دھرم میں محسوس کی جاسکتی ہیں اور صحیح بات یہ ہے کہ دہشت گرد اُن مسلمانوں میں بھی ہوسکتے ہیں جو پوری طرح مسلمان نہ ہوں اور دہشت گرد ان ہندوؤں میں بھی ہوسکتے ہیں جو پوری طرح ہندو نہ ہوں۔ مذہبی کتابوں کا مطالعہ یہ ثابت کرتا ہے کہ کسی بھی مذہب میں دہشت گردی اور قتل وغارت گری کی گنجائش نہیں ہے لیکن آج دنیا میں ازراہِ سیاست یا پھر ازراہِ خباثت صرف مسلمانوں کو دہشت گرد باور کرایا جارہا ہے اور اسلام کو بدنام کرنے کی ایک مہم سی چھڑی ہوئی ہے۔ امریکہ اور اسرائیل جیسے ملک جو یقینی طور پر دہشت گردی کو فروغ دینے کا کام کرتے ہیں اور اپنے ہتھیار فروخت کرنے کے لئے اور اپنی من مانیاں دنیا پر مسلط کرنے کے لئے دہشت گردی کی باقاعدہ پرورش کرتے ہیں وہ مسلمانوں کو بدنام کرنے میں پیش پیش ہیں۔

ہمارے ملک کی صورت حال یہ ہے کہ سیکولر ذہن رکھنے والے لوگوں کی تعداد بہت زیادہ ہے لیکن ہمارے ملک میں سیکولرازم کو نقصان ان پارٹیوں نے پہنچایا ہے جو سیکولر ہونے کا دعویٰ کرتی ہیں لیکن جن کا منشاء ہمیشہ صرف یہ رہا ہے کہ ان کی لچھے دار باتوں سے متاثر ہوکر مسلمانوں کے ووٹ پر وہ اپنا قبضہ جما سکیں۔ کانگریس اور سماجوادی پارٹی نے مسلمانوں کی آنکھوں میں دھول جھونک کر فرقہ پرستی کی باقاعدہ پرورش کی ہے اور اُسی ذہنیت کی قانون سازی کے دائرہ میں رہ کر کرتھپ تھپائی ہے۔ جو ذہنیت آج ہندوستان کو اکھنڈ بھارت بنانے کا خواب دیکھ رہی ہے اور کھلم کھلا مسلمانوں کے خون سے پھاگ کھیل رہی ہے۔

جن سنگھ، آر ایس ایس، بجرنگ دل، شیوسینا، ہندو مہاسبھا کی وہ جماعتیں ہیں کانگریس نے جن کی باقاعدگی کے ساتھ پرورش کی ہے تاکہ ان کی چیرہ دستیوں کی وجہ سے مسلمان خوف زدہ رہیں اور مسلمانوں کا ووٹ کانگریس کو پڑتا رہے۔ آزادی کے بعد سے مسلمان بھی فریب کھاتا رہا اور وہ ہندو بھائی بھی فریب میں مبتلا رہے جو سیکولر ذہن رکھتے تھے اور فرقہ پرستی جنہیں ہرگز ہرگز گوارہ نہیں تھی۔ نوبت بایں جارسید کہ سیکولر پارٹیوں کی منافقت اور مفاد پرستی کی وجہ سے آج فرقہ پرست لوگ پورے ماحول پر اپنی اجارہ داری قائم کرچکے ہیں اور اس بات کا اندیشہ ہوگیا ہے کہ اب اسلام اور کفر کی لڑائی آمنے سامنے کی لڑائی نہ بن جائے۔ اسلام ایسا مذہب ہے جو خوامخواہ کسی کے ساتھ چھیڑ خانی نہیں کرتا، وہ جنگ جب لڑتا ہے جب کوئی جنگ اس پر مسلط کردی جاتی ہے، وہ عارضی طور پر سے کبھی کبھی پسپائی سے دوچار ہوجاتا ہے لیکن دنیا کی تاریخ گواہ ہے کہ اسلام کو ہر حادثۂ کربلا کے بعد ایک نئی زندگی ملتی ہے اور ایک نیا عروج حاصل ہوتا ہے۔ مسلم رہنماؤں کو یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ ہندوستان اگر اکھنڈ بھارت یعنی دارالحرب بن گیا تو پھر دو ہی صورتیں ممکن ہیں مقابلہ یا پھر ہجرت۔ اس وقت مسلم نوجوانوں کی جو درگت بن رہی ہے اور جس طرح انہیں بے دریغ قتل کیا جارہا ہے وہ ایک تشویشناک بات ہے۔ اس وقت مسلمان رہنماؤں کو چاہئے کہ وہ اس صورت حال سے نمٹنے کے لئے کمربستہ ہوجائیں اور آپسی اختلافات کو وقتی طور پر ہی سہی بالکل نظر انداز کردیں، ورنہ خود ان کا وجود بھی کسی بڑے خطرے سے دوچار ہوسکتا ہے۔

ارشادِ ربانی

☆ تم میں جو لوگ ایمان رکھنے والے ہیں اور جن کو علم بخشا گیا ہے اللہ ان کو بلند درجے عطا فرمائے گا۔ (قرآن حکیم)

☆ علم کے ساتھ تھوڑا سا عمل بھی تیرے لئے مفید ہوگا لیکن جہالت کے ساتھ زیادہ عمل بھی فائدہ نہیں پہنچائے گا۔ (قرآن حکیم)

سن میری لے

☆ سب سے زیادہ عبادت گزار وہ ہے جو سب سے زیادہ تلاوت قرآن کرنے والا ہے۔ (فرمان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم)

☆ سب سے بڑا دولت مند وہ ہے جو تقویٰ کی دولت سے مالا مال ہو۔ (حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ)

☆ مظلوم کی بددعا سے بچو کیوں کہ قبولیت اور اس کے درمیان کوئی چیز حائل نہیں ہے۔ (سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ)

☆ اگر تجھے کوئی بدترین خلق کہے اور تجھے اس پر غصہ آجائے تو واقعی تو بدترین خلق ہے۔

اقوالِ زرّیں

☆ تم میں سے سب سے افضل وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے لوگ محفوظ رہیں (حدیث پاک)

☆ سود کھانے اور کھلانے والے دونوں پر اللہ کی لعنت ہے۔ (حدیث پاک)

☆ اپنے رب کو پکارو گڑگڑاتے ہوئے اور چپکے چپکے۔ (القرآن کریم)

☆ دنیا میں اس طرح رہو گویا تم اجنبی ہو یا مسافر (حدیث پاک)

☆ وہ شخص ہرگز بھی مسلمان نہیں ہوسکتا جو اپنا پیٹ بھرے اور اس کا پڑوسی بھوکا سوئے (بیہقی)

☆ جو شخص ہمارے چھوٹوں پر شفقت نہیں کرتا اور بزرگوں کا ادب نہیں کرتا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ (ترمذی)

☆ حرص، طمع اور ایمان ایک دل میں جمع نہیں ہوسکتے (سنن نسائی)

جن باتوں سے خوشبو آئے

☆ اگر بولنا ہے تو بولنے کا کمال پیدا کرو ورنہ جوہڑوں میں مینڈک بھی بولتے ہیں۔

☆ سب سے بے وقوف آدمی وہ ہے جو اپنی مصیبتوں کا ذمہ دار دوسروں کو ٹھہرائے۔

☆ تلوار کا زخم جسم پر ہوتا ہے اور تلخ گفتار کا روح پر۔

☆ بات چیت کا سلیقہ بھی ایک بڑا فن ہے۔

☆ صرف امیدوں کے سہارے جینا خود کو دھوکا دینا ہے۔

☆ ہم پہلے اپنی عادتیں بناتے ہیں پھر عادتیں ہمیں بناتی ہیں۔

☆ انسان جتنی محنت خامی چھپانے میں کرتا ہے اتنی محنت سے خامی دور کی جاسکتی ہے۔

☆ سردی کی شدت میں وہ چبھن نہیں جو دوستوں کی بے رخی میں ہے۔

مہکتے الفاظ

☆ پل دو پل کے سفر میں اگر انتظار شامل ہو جائے تو یہ پل بھی

نہیں گزرتے۔

☆ زندگی جام سے بھرے پیالے کی طرح ہے، جو ایک ہی گھونٹ بھرنے پر پینے والے کو اپنا عادی بنا دیتی ہے۔

☆ تنہائیاں کبھی دوریاں پیدا نہیں کرتیں، البتہ ہمیں ہمارے ساتھ رہنے پر مجبور ضرور کر دیتی ہیں۔

☆ یہ محبت بھی عجیب چیز ہے، مٹھی میں بھر لو تو اپنی، بکھیر دو دوسروں کی اور اگر چھپا لو تو کسی کی نہیں رہتی۔

☆ یادوں کے تہہ خانہ میں ہم جیسے جیسے سیڑھیاں اترتے جاتے ہیں یادیں اتنی ہی روشن ہوتی جاتی ہیں۔

☆ قسمت جب دروازہ کھٹکھٹائے تو کھولنے میں دیر نہیں کرنی چاہئے اگر ایک بار دیر ہو جائے تو پھر بہت دیر ہو جاتی ہے۔

زاویہ نگاہ

خلیل جبران کہتا ہے

☆ وہ سرزمین جہاں کانٹے، پھولوں کا گلا گھونٹتے ہوں، رہنے کے قابل نہیں۔

☆ اگر "فرض" قوموں کی سلامتی کو تباہ اور "وطنیت" حیات انسانی کے سکون کو برباد کردے تو ایسے "فرض" اور "وطنیت" کو دور ہی سے سلام۔

☆ جو شخص مصیبت والم کو نہیں دیکھتا وہ فرحت وسرور سے ناآشنائے محض رہتا ہے۔

☆ دولت محبت کی مثال ہے جو بخل سے کام لیتا ہے وہ فنا کے گھاٹ اتار دیا جاتا ہے اور جو بذل وکرم اختیار کرتا ہے وہ زندہ جاوید ہو جاتا ہے۔

☆ آسمان پر نگاہ ضرور رکھو لیکن یہ نہ بھولو کہ پاؤں زمین پہ ہی رکھے جاتے ہیں۔

☆ غلطی کے بعد سرکشی مت کیجئے، کیوں کہ غلطی کی معافی ہے سرکشی کی نہیں۔

☆ جو لوگ مطالعہ نہیں کرتے ان کے پاس بولنے کے لئے بہت کم اور سوچنے کے لئے کچھ نہیں ہوتا۔

مہکتی کلیاں

☆ کوئی بھی شخص کسی مصیبت کی وجہ سے موت کی ہرگز تمنا نہ کرے۔ (سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم)

☆ گناہوں پر نادم ہونا گناہوں کو مٹا دیتا ہے اور نیکیوں پر مغرور ہونا نیکیوں کو مٹا دیتا ہے۔ (حضرت علی رضی اللہ عنہ)

☆ دانا بولنے سے پہلے سوچتا ہے اور بے وقوف بولنے کے بعد سوچتا ہے۔ (حسن بصریؒ)

☆ غرور یہ ہے کہ اپنے نیک اعمال اپنی نظر میں پسندیدہ دکھائی دیں۔ (حضرت مجدد الف ثانیؒ)

☆ حسد کے ساتھ راحت نہیں، انتقام کے ساتھ سرداری نہیں، بے ادبی کے ساتھ بزرگی کی نہیں۔ (حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ)

کردار و گفتار

☆ انسانی زندگی اس شمع کی مانند ہے جو ہوا میں رکھی گئی ہو۔

☆ جب بہت سے درد، آہیں، سسکیاں ایک جگہ آکر ملتی ہیں تو انسان کی مسرتوں کے تانے بانے بکھر جاتے ہیں۔

☆ آنسو اگر جذبات کے ہوں تو انہیں خوشی سے پی جاؤ اور اگر ہتھیار کے طور پر استعمال کرنے پڑیں تو خوب بہاؤ۔

☆ انسان اپنے انجام سے ایسا ہی غافل ہے جیسا کہ سرسبز و شاداب درخت پر کوئی پرندہ بیٹھا ہوا اور نیچے شکاری اس پر نشانہ باندھ رہا ہو۔

پرندے چند دانوں کے باعث دام میں پھنستے ہیں اور انسان اپنی زبان کے باعث۔

سرمایہ حیات

☆ اوائل عمر میں جو وقت ضائع کیا ہے، آخر عمر میں اس کا تدارک کرو تاکہ انجام بخیر ہو۔

☆ میں اپنے حریفوں پر اکثر اس لئے غالب آتا ہوں کہ وہ دو چار منٹ کو کوئی اہمیت نہیں دیتے لیکن میں اس تھوڑے سے وقت کی قدر و قیمت اور اہمیت سے بہ خوبی واقف ہوں۔

☆ وقت دنیا کی روح ہے۔

☆ وقت تیزی سے بھاگتا ہے اور سنہرا موقع پھر کسی طرح ہاتھ نہیں آتا۔

کتابِ افکار

☆ زبان دل کی کھیتی ہے اس میں اچھی تخم ریزی کرو۔
(امام شافعیؒ)

☆ محتاط لوگ عموماً کم غلطیاں کرتے ہیں۔ (کنفیوشش)

☆ پتوں بھری شاخ کو پھول خوبصورت بناتا ہے۔
(گولڈ اسمتھ)

☆ بڑھاپے سے پہلے جوانی اور موت سے پہلے بڑھاپے کو غنیمت جانو۔ (حضرت عمر رضی اللہ عنہ)

☆ کردار ایک ایسا ہیرا ہے جو پتھر کو کاٹ سکتا ہے۔
(جارج برنارڈ)

☆ تین چیزیں انسان کو خراب کر دیتی ہیں، حرص، حسد، غرور۔
(امام غزالیؒ)

☆ ہر مشکل انسان کی ہمت کا امتحان لینے آتی ہے۔ (افلاطون)

☆ سب سے بڑی مصیبت قرض ہے۔ (ارسطو)

فلسفۂ حیات

☆ امید ایک ٹھنڈی چھاؤں اور سکون بخش وادی ہے جو اپنے پرسکون دامن میں پناہ دے کر انسان کو مایوسیوں کے اتھاہ سمندر میں ڈوبنے سے بچاتی ہے۔

☆ گلاب کی پتی پر کوئی نقش و نگار نہیں ہوتا لیکن وہ اپنی سادگی کے باوجود تمام پھولوں سے زیادہ حسین دل پسند اور مسحور کن ہوتا ہے۔

☆ احساس ایک عظیم جذبہ ہے جس کی عظمت و معراج انسانی بلندیوں کو چھو لیتی ہے اور احساس کی گہرائی خلوص کی بے کراں وسعتوں سے بھرپور ہے۔

☆ موتی کیچڑ میں گر کر بھی قیمتی ہوتا ہے اور گرد آسمان پر چڑھ کر بھی بے قیمت ہی رہتی ہے۔

روشن باتیں

☆ کسی کی خوبیوں کی تعریف کرنے میں وقت ضائع مت کرو، بلکہ اس کی خوبیاں اپنانے کی کوشش کرو۔ (کارلائل)

☆ بحث کرنے کی بجائے بحث سے دو بھاگنا ہی سب سے بڑی جیت ہے۔ (خلیل جبران)

☆ غموں اور آہوں کا ایک دن، خوشی کے ایک سال سے طویل ہوتا ہے۔

سنہری موتی

☆ جو شخص نگاہ کی التجا کو نہ سمجھے اس کے سامنے زبان کھولنے سے کیا حاصل۔

☆ محبت ایک سے ہوتی ہے، دوستی سیکڑوں سے اور ہاتھ ہزاروں لوگوں سے ملائے جاتے ہیں۔

☆ دل اداس ہو تو گونجتی شہنائیاں بھی دل کو متوجہ نہیں کر سکتیں۔

☆ کبھی انسان جسے چاہتا ہے اسے پاتا نہیں، جسے پاتا ہے اسے چاہتا نہیں۔

☆ بے وفائی مرد یا عورت پر نہیں، حالات پر منحصر ہے۔

☆ جس سے محبت کی جائے اس سے مقابلہ نہیں کیا جاتا۔

☆ جب کبھی محبت کی کونپل اپنے اندر پھوٹتا محسوس کرو تو عقل کی کی چوٹی پر کھڑے ہوکر دور اندیشی اور فہم کی عینک سے اپنے ارد گرد ضرور ڈال لو۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ارشادات

☆ حاسد ہمیشہ غم میں مبتلا رہتا ہے۔
☆ سچائی سے چہرے حسین ہو جاتے ہیں۔
☆ جس کے اخلاق خراب ہوں گے لوگ اس کی موت پر خوشی مناتے ہیں۔
☆ آدمی کی قابلیت زبان میں پوشیدہ ہے۔
☆ غریب وہ ہے جس کا کوئی دوست نہیں۔
☆ خندہ روئی سے پیش آنا سب سے پہلی نیکی ہے۔
☆ جس پر نصیحت کا اثر نہ ہو اس کا دل ایمان سے خالی ہے۔

حکمت عملی

☆ موت ایک بے خبر ساتھی ہے۔
☆ اللہ کسی فخر کرنے والے کو پسند نہیں کرتا۔
☆ مشکل کام اپنی اصلاح اور آسان کام دوسروں پر نکتہ چینی کرنا ہے۔
☆ خاموش رہنا ہی غصہ کا بہترین علاج ہے۔
☆ دوستی اختیار کرو لیکن اپنی آبرو کو ہاتھ سے نہ جانے دو۔
☆ اس دوست سے بچو جو تمہاری جھوٹی تعریف کرتا ہے۔

مشعل راہ

☆ رشوت انصاف کو کھا جاتی ہے۔
☆ حسن صورت سے زیادہ حسن سیرت کی قدر ہے۔
☆ انسان کے ارمانوں کی حد قبر میں جاکر ختم ہو جاتی ہے۔
☆ توبہ کرنا آسان ہے، گناہ چھوڑنا مشکل ہے۔
☆ اخلاق کی تلوار کا وار خالی نہیں جاتا۔
☆ اپنے راز کی حفاظت خود کرو۔
☆ کردار کی بلندی اصل ہے۔

☆ نماز دعاؤں کے قبول ہونے کا سبب ہے۔
☆ احمق کی دوستی سے احتراز لازمی ہے۔
☆ وقت بہت قیمتی چیز ہے، وقت کی قدر کرو۔
☆ جسم کی بھوک غذا سے مٹتی ہے اور روح کی غذا ذکر خدا ہے۔
☆ تو اگر گناہ پر آمادہ ہے تو ایسا مقام تلاش کر جہاں خدا نہ ہو۔

احساس

☆ بادلوں کی طرح رہو جو پھول پر ہی نہیں کانٹوں پر بھی برستا ہے۔
☆ کردار انسان کا آئینہ ہے۔
☆ نصیحت کرنا آسان ہے، حل بتانا مشکل ہے۔
☆ اگر طلب شدید اور لگن بھی ہو تو منزل قریب سمت آتی ہے۔

منتخب اشعار

حسن نبی کو دیکھ کر شرما گیا قمر
محبوب کبریا سا کوئی دوسرا نہیں

☆

کس نور سے تشبیہ بھلا دیجئے ان کو
وہ غیرت خورشید بھی ہیں رشک قمر بھی

☆

میں نے یہ سوچ کر بوئے نہیں خوابوں کے درخت
کون جنگل میں لگے پیڑ کو پانی دے گا

☆

دیار فن میں جہاں منزلیں بھی فرضی ہیں
تمام عمر بھٹکنے کا حوصلہ رکھیو

☆

ایک بار تجھے عقل نے چاہا تھا بھلانا
سو بار جنوں نے تری تصویر دکھا دی

☆

دیئے فریب نظاروں نے بار بار مجھے
کہ ہر خزاں کو سمجھنا پڑا بہار مجھے

ازراہِ کرم دھیان دیں

ایک طویل عرصہ سے قارئین کی طرف سے اس بات کی فرمائش چل رہی تھی کہ طلسماتی دنیا کو ہندی میں بھی چھاپا جائے۔ چند سال پہلے ہمارے ادارے کی طرف سے ایک رسالہ ''الہامی دنیا'' کے نام سے ہندی میں چھپتا تھا۔ اس رسالے کو بھی خاصی مقبولیت حاصل ہوگئی تھی اور طلسماتی دنیا کی طرح اس رسالے کا بھی انتظار ہر ماہ شدت کے ساتھ ہوا کرتا تھا، جن لوگوں کو اس رسالے کا انتظام سونپا گیا تھا وہ اس کو سنبھال نہیں سکے، بالآخر اس رسالے کو بند کرنا پڑا۔ ابھی حالات ایسے نہیں ہیں کہ ہندی میں باقاعدہ کوئی رسالہ نکالا جائے۔ فیس بک، انٹرنیٹ اور موبائل میں گھسے رہنے کی وجہ سے مطالعہ کا شوق دن بدن کم ہوتا جارہا ہے اور کتب و رسائل پڑھنے کا ذوق بہت تیزی کے ساتھ ختم ہورہا ہے۔ ایسی نازک صورت حال میں رسائل اور کتابوں کی جو دُرگت بن رہی ہے وہ سبھی پر عیاں ہے۔ تاہم قارئین کی فرمائش کا احترام کرتے ہوئے ادارہ طلسماتی دنیا نے یہ پروگرام بنایا ہے کہ ہر ماہ سولہ صفحات ہندی زبان کے اسی رسالے میں جوڑ دیئے جائیں۔ جو لوگ اردو زبان پڑھنے کے ساتھ ساتھ ہندی بھی پڑھ لیتے ہیں ان کے لئے یہ صفحات بھی مفید رہیں گے کیوں کہ ان کے مضامین جدا ہوں گے۔ باقی ہندی پڑھنے والے حضرات کے لئے یہ مفید سلسلہ ہوگا اور اس سلسلے سے روحانیت کو فروغ حاصل ہوگا اور ان کے لئے تشفی کا سامان ہوگا جو کہ اردو پڑھنے پر قادر نہیں ہیں۔

ہم امید کرتے ہیں کہ ہندی کے ان صفحات کی وجہ سے طلسماتی دنیا کا حلقہ وسیع ہوگا اور طلسماتی دنیا کو قارئین کی ایک نئی برادری میسر آئے گی۔ احباب اور مخلصین سے گذارش ہے کہ وہ اس بات کی اشاعت کریں اور رسالے کو ہندی پڑھنے والوں تک پہنچائیں۔ (ادارہ)

قسط نمبر:۱۰

اسم اعظم

حسن الہاشمی

بعض اکابرین نے یہ فرمایا ہے کہ یہ کلمات اسم اعظم کا درجہ رکھتے ہیں۔ یَابَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَا ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَام. اے زمین وآسمان کے پیدا کرنے والے اور اے بزرگی اور بخشش والے۔

حضرت امام ابن ماجہؒ سے روایت ہے کہ ان کے دور میں کسی شخص نے اللہ سے یہ فریاد کی کہ اللہ ان پر اسم اعظم کو منکشف کردے تاکہ وہ اس کے ذریعہ دعائیں کرسکیں، چنانچہ کچھ دنوں کے بعد انہوں نے ایک خواب دیکھا کہ آسمان پر چاند ستارے چمک رہے ہیں اور ان کے درمیان میں یہ کلمات لکھے ہوئے ہیں۔ یَابَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَا ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَام.

اکابرین نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص عہدے سے معزول ہوگیا ہو اور کوشش کے بعد بھی اس کا عہدہ بحال نہ ہورہا ہو تو اس کو چاہئے کہ اس اسم اعظم کے ذریعہ اللہ سے فریاد کریں اور مکمل تنہائی میں کامل یکسوئی کے ساتھ ۷۸۶ مرتبہ ان کلمات کو پڑھے، اول وآخر سات مرتبہ درود شریف پڑھے اور اس عمل کو سات دن تک جاری رکھے۔ راقم الحروف کی رائے یہ ہے کہ اگر اس عمل کو عروج ماہ میں کیا جائے تو بہتر ہے۔ اس عمل کی برکت سے عہدہ بحال ہوجائے گا اور کھویا ہوا وقار واپس مل جائے گا۔

اگر کسی کی زمین پر کسی نے ناحق قبضہ کرلیا ہو اور کسی بھی طرح زمین سے قبضہ ہٹانے کے لئے تیار نہ ہو تو مالک کو چاہئے کہ پانچوں وقت کی نماز کے بعد تین مرتبہ ان کلمات کو پڑھے اور اول وآخر تین بار درود شریف پڑھے۔ اس عمل کو ۲۱ دن تک جاری رکھے، انشاء اللہ غیب سے ایسے حالات بنیں گے کہ قابض زمین سے اپنا قبضہ ہٹانے کے لئے مجبور ہوگا، یہ عمل کبھی خطا نہیں کرتا، ایمان ویقین کے ساتھ یہ عمل کرنا چاہئے اور اللہ کی قدرت کا کرشمہ ظاہر ہوگا اور عقلیں حیران ہوں گی۔

اکابرین نے فرمایا ہے کہ اگر کسی کو تسخیر خلائق کا شوق ہو، اس کی خواہش ہو کہ لوگ اس سے محبت کریں اور کل مخلوقات اس کی گرویدہ رہے تو اس کو چاہئے کہ ہر فرض نماز کے بعد سات مرتبہ اس اسم اعظم کا ورد کیا کرے، اول وآخر سات مرتبہ درود شریف پڑھے، ایک سال کے اندر وہ محسوس کرے گا کہ لوگوں میں اس کی مقبولیت بڑھ رہی ہے اور اہل دنیا اس کے سامنے اظہار محبت وعقیدت کرنے میں پیش قدمی کررہے ہیں،

اگر کسی کو ملازمت کی خواہش ہو تو عروج ماہ میں گیارہ دن تک روزانہ ظہر کے بعد گیارہ سو مرتبہ پڑھے یَابَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَا ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَام. اول وآخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے، انشاء اللہ قابل قدر ملازمت مل جائے گی۔

بزرگوں نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص نماز فجر اور نماز عشاء کے بعد اس اعظم کا ورد کرے تو کبھی کسی کا محتاج نہ ہو اور کبھی اس کو کسی کے سامنے ہاتھ پھیلانے کی نوبت نہ آئے۔ اس اسم اعظم کا ورد عامل کو اہل دنیا سے بے نیاز کردیتا ہے اور اس کی ہر ضرورت پوری ہوتی ہے اور ہر معاملے میں غیب سے اس کی مدد ہوتی ہے۔

کچھ لوگوں کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ ان کی روحانیت میں اضافہ ہو اور انہیں دولت تصرف حاصل ہو، ان پر کشف والہام کی بارشیں برسیں اور ان کی دعائیں قبول ہوں، اس اسم کی خواہشات کی تکمیل کے لئے ہمارے اکابرین نے فرمایا ہے کہ روزانہ نماز فجر اور نماز عشاء کے بعد تین سو مرتبہ۔ یَابَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَا ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَام. پڑھے اور اول وآخر سات مرتبہ درود شریف پڑھے، چند ہفتوں میں اس ورد کا اثر ظاہر ہوگا، طبیعت میں روحانیت اور نورانیت پیدا ہوگی، کشف والہام سے بہرہ ور ہوگا اور دعائیں قبول ہوں گی لیکن اکابرین نے یہ تاکید کی ہے کہ دعا وہ کرنی چاہئے کہ جس کا قبولیت سے سرفراز ہونا قرین عقل ہے۔ بہرحال اکثر محققین کے نزدیک "یَابَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَا ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَام" اسم اعظم ہے اور اس اسم اعظم سے خیر القرون کے حضرات نے بہ کثرت استفادہ کیا ہے۔

□ □ □

مولانا سید عمران حسین

دعا کی اہمیت وآداب

القرآن: تم مجھ سے دعائیں مانگو میں تمہاری (دعا) کو قبول کروں گا (سورۃ المومن آیت نمبر ۶۰) دعا سے قضا پلٹ جاتی ہے (فرمان حضرت محمد امام باقرؑ)

دعا عمدہ عبادت ہے جسے خدا پسند کرتا ہے کیونکہ اس میں تواضع، عاجزی اور فروتنی کی اعلیٰ شان نمایا ہوکر پائی جاتی ہے۔ رسول اکرمؐ نے فرمایا کیا میں تمہیں ایسے اسلحہ کا پتہ بتادوں جو دشمن سے بچاسکے اور روزی کو فراواں کرسکے یہ اسلحہ دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ اقدس میں دعا مانگنا ایک عظیم الشان عمل ہے یہ وہ اللہ تعالیٰ دعا مانگنے والے کو بہت پسند کرتا ہے دعا نہ مانگنا بے نیازی اور تکبر کی علامت ہے جو اللہ کو پسند نہیں لہٰذا دعا کی اہمیت کو سمجھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ اقدس میں ہر وقت دعا کرتے رہنا چاہئے۔ بعض لوگوں کی دعائیں جلد قبول نہیں ہوتی کیونکہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو آزمائش وامتحان کی منزل میں رکھتا ہے تاکہ وہ ثابت قدمی اور صبر واستقامت کو سمجھیں اور اس میدان عمل میں آگے بڑھیں۔

اکثر پریشان حال مومنین یہ شکوہ کرتے ہیں کہ ہم تو نماز، روزہ، مختلف وظائف اور بہت کچھ کرتے ہیں ہماری دعا جلد قبول نہیں ہوتی اور برے لوگوں کی دعائیں جلد قبول ہو جاتی ہے اور انھیں اللہ تعالیٰ نے دنیا کی ہر عیش سے نوازا ہوا ہے تو میں ایسے تمام مومنوں کی خدمت میں درخواست کرتا ہو کہ رب کی بارگاہ میں کبھی شکوہ نہ کریں اور صبر وتحمل سے کام لیں اور جہاں تک یہ بات رہی کہ اللہ تعالیٰ نیک لوگوں کی دعا جلد نہیں سنتا اور گناہ گاروں کی جلد قبول ہو جاتی ہے اور انھیں اللہ تعالیٰ نے دنیا کی ہر عیش سے نوازا ہوا ہے تو میں ایسے تمام مومنوں کی خدمت میں درخواست کرتا ہوں کہ رب کی بارگاہ میں کبھی شکوہ نہ کریں اور صبر وتحمل سے کام لیں اور جہاں تک یہ بات رہی کہ اللہ تعالیٰ نیک لوگوں کی دعا جلد نہیں سنتا اور گناہ گاروں کی دعاؤں کی دعا جلد قبول کرتا ہے تو میں عرض کروں کہ اللہ کے ہر کام میں حکمت ہے وہ اپنے نیک بندوں کا امتحان لیتا ہے اور انھیں صبر وتحمل جیسی نعمتوں سے نوازنا چاہتا ہے اس کے علاوہ ہماری بعض حاجات ایسی ہوتی ہیں جو بظاہر اپنے حق میں فائدہ مند لگتی ہیں لیکن حقیقت بالکل برعکس ہوتی ہے۔ لہٰذا دعا کے جلد قبول نہ ہونے کی ایک بڑی وجہ یہ بھی ہوتی ہے اللہ تعالیٰ برے اور ظالم لوگوں کو اس لئے دولت، ظاہری عزت وشہرت دیتا ہے کہ انھیں دنیا وآخرت میں عبرت کا نشان بنادے۔ انسان کو چاہئے کہ باوضو ہوکر دعا کرے، خوشبو استعمال کرے، روبہ قبلہ ہوکر حضور قلب اور گڑگڑا کر دعا کرے۔ فرمان حضرت امام جعفر صادقؑ ہے کہ "پروردگار بندوں کے سامنے گڑگڑانے کو برا سمجھتا ہے لیکن اپنے سامنے گڑگڑانے کو دوست رکھتا ہے" اپنی تمام حاجتوں کو خود بھی بیان کیا کریں کیونکہ حضرت امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں "خداوند ہر ایک کی حاجت جانتا ہے مگر یہ چاہتا ہے کہ انسان خود بھی بیان کرے" مومنین اپنی حاجات میں دوسرے مومنین کے حق میں دعا کریں دعا قبول ہو یا نہ ہو برابر دعا کرتے رہیں شاید کہ تاخیر میں مصلحت پروردگار ہو۔ دعا مانگنے والے لوگ اللہ کو بے حد پسند ہیں لہٰذا اس محبوب عمل کو ترک نہیں کرنا چاہئے۔

ہماری دعاؤں میں حائل چند رکاوٹیں: مومنین کرام! بعض اوقات ہم خود ہی اپنی حاجات کی قبولیت میں رکاوٹ بنے ہوتے ہیں۔ جس کی چند مثالیں درج ذیل ہیں۔ ترک واجبات شرعی، بدنیتی نفاق، والدین کی نافرمانی، مخلوق خدا پر ظلم وزیادتی، مال حرام کھانا، بغیر محنت ومشقت کے دعا کرنا، مایوسی اور بہت کچھ جس کی اللہ تعالیٰ ہمیں اجازت نہیں دیتا یہ تمام چیزیں دعا کو قبولیت سے روکتی دیتی ہیں لہٰذا ان چیزوں کو ترک کریں تاکہ آپ کی دعائیں قبولیت کا شرف حاصل کرسکیں کیونکہ معصومؑ کا فرمان ہے "عمل کے بغیر دعا کرنے والا ایسا ہے جیسے کمان کے بغیر تیر چلانے والا"

درج ذیل دعاؤں کو ۱۱۴ مرتبہ اول وآخر درود شریف کے ساتھ روزانہ پڑھیں اور اس کے بعد محمدؐ وآل محمدؐ کے وسیلہ سے خدا کی بارگاہ میں اپنی حاجات پیش کریں انشاء اللہ آپ کی جائز حاجات قبول ہوں گیں، بگڑے کام سنور جائیں گے بس یقین کامل ہونا شرط ہے۔ آپ مقصد میں کامیابی حاصل کرنے کے بعد میرے لئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اپنے مقاصد میں کامیاب کرے۔

قسط نمبر:۱۲

ذکر کا ثبوت قرآن حکیم سے

رہبر کامل حضرت مولانا ذوالفقار علی نقشبندی

کس کس نے منع کیا؟

قرآن مجید کی جو آیت تلاوت کی گئی، اللہ رب العزت ارشاد فرماتے ہیں کہ ہم نے اپنی امانت کو آسمانوں، زمین اور پہاڑوں کے سامنے پیش کیا۔(فَاَبَیْنَ اَنْ یَّحْمِلْنَھَا)انہوں نے اس بار امانت کو اٹھانے سے معذرت کی(وَاَشْفَقْنَ مِنْھَا)اور اس سے ڈر گئے کہ بوجھ بہت بڑا ہے ہم اس کے متحمل نہیں ہو سکتے۔(وَحَمَلَھَا الْاِنْسَانُ) انسان نے اس بوجھ کو اٹھالیا(اِنَّہٗ کَانَ ظَلُوْمًا جَھُوْلًا) یہ تھا بڑا ظالم اور تھا بہت بڑا جاہل۔

بندگی کی امانت اللہ رب العزت نے آسمانوں اور زمینوں پر پیش کی اور یہ بوجھ اتنا بڑا تھا کہ انہوں نے اٹھانے سے معذرت کرلی اور انسان کتنا نادان تھا کہ اس نے اس بار امانت کو اپنے کندھوں پر اٹھالیا، اب یہاں پر ظاہر میں دو لفظ استعمال کئے گئے، ایک ظلوما اور ایک جھولا، ظلوماً اور جھولاً دونوں مبالغہ کے صیغہ ہیں، ظلوماً باب ضَرَب یضرب سے ہے اور جھولا منع یمنع سے ہے، ظاہر میں نظر آتا ہے کہ انسان کی برائی بیان کی گئی لیکن ظاہری الفاظ برائی بتلا رہے ہیں مگر اس کے اندر انسان کی صفت چھپی ہوئی ہے اس لئے کہ جو انسان ظالم ہو سکتا ہے اگر وہ اپنے آپ کو سنوارے تو وہ عادل بھی بن سکتا ہے جو انسان جاہل ہے اگر وہ اپنے آپ پر محنت کرے تو وہی عالم بھی بن سکتا ہے تو گویا اس میں انسان کے اندر علم حاصل کرنے اور عدل کو حاصل کرنے کی استعداد کی طرف اشارہ کیا گیا ہے تو ظاہر میں نظر آتا ہے کہ اس کی برائی بیان کی گئی مگر درحقیقت یہ انسان کی دو خوبیوں کی طرف اشارہ ہے۔

شخصیت کہاں بنتی ہے

ماں کے پیٹ سے کوئی بھی انسان بن کے نہیں آتا، اس دنیا میں آکر بنتا ہوتا ہے، ماں کا پیٹ انسان کے جسم کے بننے کی جگہ اور زمین وآسمان کا پیٹ انسان کی شخصیت بننے کی جگہ انسان کی روحانیت بننے کی جگہ۔ جس طرح ماں کے پیٹ سے کوئی بچہ اس حالت میں پیدا ہو کہ اس کی آنکھیں ٹھیک نہیں تو دنیا میں آکر وہ آنکھیں ٹھیک نہیں ہو سکتیں جتنا مرضی ڈاکٹرز زور لگالے وہ کہیں گے کہ یہ پیدائشی نقص ہے اس لئے یہ ٹھیک نہیں ہو سکتا اسی طرح جو انسان زمین وآسمان کے درمیان میں نہ بن سکا اپنے اوپر جس نے محنت نہ کی اور جس نے اپنی اصلاح کے لئے کوشش نہ کی اور بنے بغیر وہ انسان اللہ رب العزت کے حضور پہنچ گیا تو قیامت میں جاکر اس انسان کی روحانیت بن نہیں سکتی دنیا بنانے کی جگہ ہے اس لئے ہم میں سے ہر ایک انسان اللہ کا محتاج ہے، کیا چھوٹا کیا بڑا، کیا مرد، کیا عورت، ہم سب کے سب اصلاح کے محتاج ہیں۔

ایک نکتہ: ایک یاد رکھئے کہ اللہ رب العزت نے بار امانت، امانت کا بوجھ بندے کے سر پر رکھا اور بندے نے اٹھالیا اب جو کوئی بوجھ اٹھاتا ہے اس کے بھی حقوق ہو جاتے ہیں کہ وہ بوجھ کا اٹھانے والا بنا، دیکھئے اللہ تعالیٰ نے گدھے کو بوجھ اٹھانے کے لئے پیدا کیا اس لئے اس کو حرام کردیا کہ انسان اس کے گلے پہ چھری نہ چلائے تو مقصد کیا تھا کہ اس نے بوجھ کو ایک جگہ سے دوسری جگہ پر پہنچانا تھا اب بوجھ پہنچانے کا بھی کوئی حق تھا لہٰذا انسانوں کو منع کردیا کہ تم اس کے گلے پر چھری نہیں چلا سکتے یہ تمہارے حلال نہیں اس کے ذبح کرنے کو منع کردیا اس وجہ سے کہ اس نے بوجھ بندے کے لئے اٹھانا تھا تو جب کوئی کسی کا بوجھ اٹھاتا ہے تو اس کے بھی حقوق ہو جاتے ہیں، لہٰذا اللہ رب العزت نے اسی لئے گدھے کو ذبح کرنا حرام کردیا تاکہ اس کو کوئی ذبح نہ کرسکے۔

اسی طرح اگر کسی کی باندی ہو اور وہ امید سے ہو جائے اب اس مالک کے لئے اجازت نہیں کہ وہ اس کو بیچ سکے کیوں اب اس نے بوجھ اٹھالیا اب اس بوجھ اٹھانے والی باندی کا اس بندے پر حق ہو گیا اب اس کا انجام آزادی ہے یا وہ اس کو اپنے پاس رکھے یا اس کو آزاد کرے اس کو بیچ نہیں سکتا، اگر گدھے نے بوجھ اٹھایا اس کا حق تسلیم کیا گیا، اگر باندی نے بوجھ اٹھایا تو اس کو حق تسلیم کیا گیا تو جو انسان اس دنیا میں اللہ رب العزت کے بار امانت کو اٹھائے گا اللہ رب العزت قیامت کے دن اس

کے حق کو تسلیم فرمائیں گے یہ میرا وہ بندہ ہے جس نے میرا بوجھ اٹھایا تھا۔

غور کرنے کا مقام

میں اور آپ اپنے گھر میں کوئی مزدور لائیں جو سارا دن کام کرے، پسینہ بہائے تو شام کو جاتے ہوئے ہم اسے مزدوری ضرور دیتے ہیں حالانکہ ہمارے اندر سیکڑوں برائیاں ہیں ہمارے اندر حرص بھی ہے، طمع بھی ہے، بخل بھی ہے، معلوم نہیں کیا کیا برائیاں موجود ہیں لیکن جو تھوڑی سی شرافت نفس جو اللہ نے رکھی ہے اس کی وجہ سے دل نہیں چاہتا کہ جس بندے نے ہماری خاطر سارا دن پسینہ بہایا ہم اس بندے کو مزدوری دیئے بغیر بھیج دیں تو کیا خیال ہے کہ جو بندہ ساری زندگی اس بار امانت کو اٹھانے کی محنت کرے گا کیا اللہ رب العزت قیامت کے دن اس کو اجر ثواب عطا نہیں فرمائیں گے؟ تو اس لئے جس بندے کی بھی زندگی شریعت وسنت کے مطابق بن گئی، اللہ رب العزت کی طرف سے اس کے لے رحمت کے فیصلے ہو گئے۔

مخلوق کو کس لئے پیدا کیا؟

یہ عاجز بار بار یہ بات عرض کر رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو عذاب کے لئے نہیں مخلوق کو ثواب کے لئے پیدا کیا، عذاب تو ہم خریدتے ہیں، ہماری نادانی ہے، ہم اپنے آپ کو گناہوں کے اندر دھنسا دیتے ہیں جس کی وجہ سے مصیبتیں سر پر لازم آجاتی ہیں اور اگر ہم اپنی زندگی کو اپنی فطرت کے مطابق گزاریں شریعت وسنت کے مطابق گزاریں تو اللہ رب العزت دنیا کے اندر بھی ہمیں عزتیں دیں اور آخرت کے اندر بھی ہمیں عزت عطا فرمائیں۔

اس لئے ارشاد فرمایا (وَلَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ) تمہیں سست ہونے کی ضرورت نہیں تمہیں غم کھانے کی ضرورت نہیں، تمہیں اعلیٰ اور بالا ہوں گے، اگر تم ایمان والے ہوں گے۔

تو ہم اپنے اوپر محنت کریں گے تو دنیا کا راج ہمیں ملے گا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں (وَسَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ) جو کچھ بھی زمین اور آسمان میں ہے ہم نے تمہارے لئے مسخر کر دیا۔ "مفردات القرآن" میں لکھا ہے امام رازی اصفہانیؒ لکھتے ہیں کہ مسخر کرنے کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ بندہ کسی جانور کی لگام پکڑ کے اپنی مرضی کے مطابق استعمال کرے اس کو کہتے ہیں مسخر کرنا تو اللہ رب العزت نے زمین وآسمان کے اندر جو کچھ بھی ہے اس کو انسان کے لئے مسخر کر دیا، اب ہم اگر صحیح معنوں میں انسان بن جائیں اور ہمارے جسم پر ہمارا حکم چلے کیا مطلب؟ دیکھئے بندے کے جسم پر اس کے دل کا حکم چلتا ہے ایک آدمی کسی کی طرف دیکھتا ہی نہیں وہ اس سے پوچھتا ہے جی آپ میری طرف دیکھتے ہی نہیں، وہ کہتا ہے دل نہیں کرتا، حالانکہ دیکھنا کام ہے آنکھوں کا لیکن جواب کیا ملتا ہے، دل نہیں کرتا، ایک آدمی کسی کی بات نہیں سنتا وہ کہتا ہے تم میاں میری بات ہی نہیں سنتے وہ کہے گا میرا دل نہیں کرتا، اب سننا کام ہے کان کا مگر کہتا ہے میرا دل نہیں کرتا، معلوم ہوا کہ دل کرے تو آنکھ اور کان عمل کرتے ہیں دل نہ کرے تو آنکھ اور کان عمل نہیں کرتے تو جسم پر راج ہے دل کا، لہٰذا جس دل میں اللہ رب العزت کا راج آجاتا ہے اللہ رب العزت اس جسم کو زمین میں مقام تسخیر عطا فرماتے ہیں اور یہ مقام تسخیر کیا ہوتا ہے کہ زبان سے بات نکلتی ہے اللہ تعالیٰ اس بات کو پورا کر دیا کرتے ہیں، یہ مقام تسخیر ہوتا ہے جی ہاں جو انسان بنتا ہے صحیح معنوں میں پھر اللہ رب العزت اس کی لاج رکھ لیتے ہیں مگر اللہ والے مشیت خداوندی کو دیکھتے ہیں اس لئے کوئی بات ایسی نہیں نکالتے جو اس کی مشیت کے خلاف ہو۔

ایسا کرنے کی اجازت نہیں

امام العلماء وصلحاء حضرت خواجہ محمد عبدالمالک صدیقیؒ آپ مجمع میں فرمایا کرتے تھے کہ اگر میں چاہوں تو ایک منٹ میں ایک لمحہ میں اس مجمع کو تڑپا کر رکھ دوں مگر مجھے اوپر سے ایسا کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ اگر میں چاہوں تو ایک توجہ میں اس مجمع کو تڑپا کر رکھ دوں مگر اوپر سے مجھے ایسا کرنے کی اجازت نہیں تو یہ حضرات مشیت الٰہی کو دیکھتے ہیں اسی لئے پھر کوئی بھی ایسی دعا ایسی بات زبان سے نہیں نکالتے جو مشیت خداوندی کے خلاف ہو۔

حضرت خواجہ فریدالدین عطارؒ

چنانچہ جب تاتار کا فتنہ چلا تو خواجہ فریدالدین عطارؒ جس شہر میں تھے اطلاع ملی کہ تاتاری اس شہر پر حملہ بولنے والے ہیں، انہوں نے اٹھ

کر دعا مانگی اے اللہ ہمیں اس فتنہ سے محفوظ فرما جو لشکر چلا تھا وہ راستہ بھول گیا اور کسی دوسری طرف کو جا نکلا، اللہ تعالیٰ نے محفوظ فرمالیا۔ لیکن انہوں نے ایک سال بعد پھر اس شہر کا رخ کیا، اب خواجہ فریدالدین عطارؒ نے دل میں ارادہ کیا کہ میں دعا مانگوں مگر الہام کر دیا گیا میرے بندے یہ میری مشیت تمہیں سر جھکانا پڑے گا، پہلے دعا مانگی ہم نے قبول کر لی اب مت ہاتھ اٹھانا یہ قضا وقدر کے فیصلے ہیں اسے ہو کر رہنا ہے، چنانچہ حضرت نے دعا نہ مانگی نتیجہ کیا نکلا؟ کہ وہ تاتار آئے اور خواجہ فریدالدین عطار بھی انہیں کے ہاتھوں شہید ہو گئے تو یہ مشیت خداوندی کو دیکھتے ہیں اس لئے زبان سے کوئی ایسی بات نہیں کرتے کہ جو پروردگار کے منشا کے خلاف ہو ورنہ اگر ایسی بات نکل جائے یا دعائیں نکل جائیں اللہ رب العزت دنیا کا جغرافیہ بدل کر رکھ دیتے ہیں۔

شہر در بند

تاتار ایک شہر میں پہنچے جس کا نام تھا ''در بند'' وہاں ایک بزرگ رہتے تھے ان کا نام تھا سید احمد در بندیؒ، جب یہ شہر میں پہنچے تو مسلمانوں نے پورے شہر کو خالی کر دیا تھا، شیخ احمد در بندیؒ اور ان کے خلیفہ یہ دو حضرات مسجد کے اندر تھے تاتاری شہزادے نے کہا کہ پتہ کرو کوئی ذی روح اس شہر کے اندر موجود ہے، بتایا گیا کہ دو بندے مسجد میں بیٹھے ہوئے ہیں اس نے کہا گرفتار کر کے بیڑیاں پہنا کر میرے سامنے پیش کرو، اس حالت میں پیش کیا گیا تاتاری شہزادہ پوچھتا ہے کہ تمہیں پتہ نہیں تھا کہ میں آرہا ہوں، انہوں نے کہا پتہ تھا تو پھر سارے جو مسلمان ہیں یہاں سے چلے گئے تم کیوں نہیں گئے، انہوں نے کہا کہ میں اپنے گھر میں نہیں بیٹھا، میں اپنے پروردگار کے گھر میں بیٹھا ہوں اور اس گھر سے مجھے کوئی نکال نہیں سکتا اس نے کہا کیسی باتیں کرتے ہو، ہم نے تمہیں نکالا، ہم نے تمہیں بیڑیاں پہنائیں اور ہم نے تمہیں مجرم کی طرح سامنے کھڑا کر دیا وہ کہنے لگے یہ بیڑیاں کیا چیز ہیں؟

تاتاری شہزادے کو غصہ آیا، کہنے لگا کوئی چیز تو ہے جنہوں نے تمہیں جکڑ کر رکھا ہے، جب یہ الفاظ سنے، شیخ احمد در بندیؒ نے اس وقت زور سے کہا اللہ اور اللہ کہنا تھا کہ وہ زنجیریں ٹوٹ کر نیچے گر گئیں، تاتاری شہزادے کے دل پر ہیبت بیٹھ گئی، کہنے لگا کہ آپ کو میں اجازت دیتا ہوں آپ اس شہر میں رہ سکتے ہیں چنانچہ انہوں نے اس شہر میں رہنا شروع کر دیا پھر تاتاری شہزادہ چپکے چپکے خفیہ خفیہ ان کو ملنے کے لئے آتا اللہ تعالیٰ نے نور فراست سے ان کو بتا دیا کہ ایک وقت آئے گا کہ یہ شہزادہ پورے ملک کا حکمراں بنے گا، انہوں نے اس سے کہا کہ تم مسلمان ہو جاؤ اس نے کہا میں ہو تو جاتا ہوں یا ہو گیا ہوں لیکن میں اظہار نہیں کر سکتا کیوں کہ مجھے مار دیا جائے گا۔ انہوں نے کہا اس وقت اظہار کر دینا جس دن تمہیں اللہ ساری حکومت عطا کر دیں گے، اس نے کہا اچھا مجھے ملے گی، فرمایا ہاں، میرے باطن کا نور بتاتا ہے تجھے حکومت ملے گی اس نے کہا، جس دن مجھے حکومت ملی میں اسی دن اپنے اسلام کا اعلان کروں گا، تیس سال کے بعد شہزادے کو حکومت ملی اور اس نے اسلام قبول کرنے کا اعلان کیا اور پوری دنیا میں پھر خلافت مسلمانوں کے ہاتھ آگئی، یہ مقام تسخیر ہوا کرتا ہے جس بندے کے اس چھ فٹ کے جسم پر اللہ رب العزت کا حکم لاگو ہو گیا اب اس بندے کی زبان سے نکلے ہوئے الفاظ رد نہیں ہوتے۔

ارے ہمیں کسی سے دوستی ہو ہم اس کی بات کو رد نہیں کرتے، خاوند کو بیوی سے پیار ہوتا ہے وہ بیوی کی بات کو رد نہیں کرتا، ماں کو بیٹے سے پیار ہوتا ہے، ماں بیٹے کی بات کو رد نہیں کرتی، اللہ رب العزت کو اپنے جن بندوں سے پیار ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اپنے ان بندوں کی باتوں کو رد نہیں فرمایا کرتے لیکن ہم نے ابھی وہ زندگیاں قریب سے دیکھی نہیں اس لئے اندازہ نہیں ہوتا وگرنہ تو جس انسان نے اپنے اوپر اللہ رب العزت کے حکم کو لاگو کر لیا وہ سکون پا گیا۔

رمضان کے بعد شیطان سے ملاقات

تم انسان میری سمجھ سے بالا ہو، ہر وہ کام کئے دیتے ہو جو میں نے تم سے کروانے کا ازل میں تہیہ کیا تھا، لیکن سچ یہ ہے کہ اس اشرف المخلوقات نامی مخلوق کے کارنامے دیکھ کر میں بھی شرمندہ ہو جاتا ہوں۔

کل رات گئے شہر کی ایک ویران شاہراہ پر آوارہ گردی کرتے ایک پرانی حویلی کے پاس سے گزر ہوا تو ایک نہایت پراسرار آواز سن کر میں ٹھٹک گیا اور کان آواز پر لگا دیئے، لگتا تھا جیسے کوئی کتا سخت خشک ہڈی چبانے کی تگ و دو کر رہا ہے یا کوئی مردہ خلاف توقع چٹختی ہڈیوں سمیت کھڑا ہونے کی کوشش کر رہا ہے، نہ جانے میں کب سے وہاں گھوم رہا تھا، چاند کب کا بادلوں کی اوٹ میں پردہ نشین ہو چکا تھا، چار سو خوفناک تاریکی چادر تنی تھی، ایسے میں اچانک اس پراسرار آواز نے میرے رونگٹے کھڑے کر دیئے۔

کبھی کبھار کوئی گاڑی سڑک پر فراٹے بھرتی گزرتی تو پراسرار خاموشی کا طلسم چند لمحوں کے لئے ٹوٹ جاتا، دور کہیں کسی قصائی کے پھٹے کے نیچے سے بلند ہوتی بھوکے کتے کی درد بھری ہوک اور پھر ایک روز قبل ہونے والی بارش کے بعد نکلنے والے مینڈکوں کے ٹرانے کی آواز نے مل کر رات کی پراسراریت کو مزید گہرا کر دیا تھا، ماحول پر عجب پراسراریت طاری تھی جیسے کچھ ہونے والا ہو جیسے کسی نے شہر پر کالا جادو کر دیا ہو۔

ذہن عجیب و غریب خیالات کے شکنجے میں پھنس چکا تھا کہ اچانک ایک کریہہ المنظر مخلوق میرے مد مقابل آن کھڑی ہوئی، خوفناک اور پرہیبت چہرہ، بڑے بڑے کان، سر سے فارغ البال مگر کسی بل فائٹنگ کے خوفناک سانڈ جیسے سینگ، اس سے پہلے میں الٹے قدموں بھاگتا اس کریہہ المنظر مخلوق کے بڑے بڑے اور بھدے ہونٹوں میں جنبش پیدا ہوئی اور اس کی آواز میرے کانوں سے ٹکرائی۔

"ڈرو نہیں، میں شیطان ہوں، شاید پہلے تم نے اصل شکل میں مجھے دیکھا نہیں اس لئے ڈر رہے ہو لو میں انسان کی شکل میں بدل جاتا ہوں۔"

یہ کہہ کر وہ مخلوق ایک دراز قد آدمی کی شکل میں میرے سامنے موجود تھی۔

"اور سناؤ کیسا گزرا آپ کا مقدس مہینہ؟" اس نے پہلا سوال داغا۔

اسے انسانی شکل میں دیکھ کر اور کچھ آیت الکرسی کے مسلسل ورد سے میں خود تھوڑی بہت ہمت مجتمع کر چکا تھا، لہٰذا اس کے سوال پر میری رمضان میں پڑھی گئی ساری نمازیں، قرآن کی تلاوت، زہد و تقویٰ، عبادات و پارسائی انگ انگ سے کشید ہو کر یکدم میری نوک زبان پر آ گئی، میں رمضان میں شیطان کی قید کے بعد مسلمانوں کے چاروں ہاتھوں سے نیکیاں سمیٹنے پر تقریر جھاڑنے ہی والا تھا کہ وہ بولا۔

"میں سمجھ گیا ہوں آپ کیا کہنا چاہتے ہیں، میں قید تھا تو تم لوگوں نے کونسا تیر مار لیا، میں قید ہو کر بھی تم لوگوں کے درمیان ہی تھا بلکہ اس مہینے میں تو مجھے پہلے ہی جانفشانی سے کام بھی نہیں کرنا پڑتا تم انسانوں میں موجود میرے چیلے ہی کافی تھے۔"

میں نے جواب میں کچھ بولنا چاہا تو شیطان میرا منہ کھولنے سے قبل ہی گویا ہوا کہ "آؤ تمہیں حقیقت سے آشنا کراتا ہوں، وہ میرا ہاتھ پکڑ کر فضا میں بلند ہو گیا، خوف دہشت سے میرا کلیجہ حلق میں آ گیا اور مجھے اپنا دم گھٹتا محسوس ہوا۔"

سب سے پہلے وہ مجھے ایک تاجر کی دوکان پر لے گیا اور دوکان کے پچھلے حصے کا منظر دکھایا، جہاں کچھ لوگ بیٹھے مرچوں میں اینٹوں کا برادہ، بیسن میں مکئی کا آٹا اور دیگر چیزوں میں ملاوٹ میں مصروف تھے شیطان نے کہا کہ رمضان میں یہ دھندہ کئی گنا تیز رفتاری سے جاری تھا۔

بغل والے مکان میں ایک دودھ فروش دودھ میں کھاد، صرف، لاشوں کو محفوظ کرنے والا کیمیکل اور پتہ نہیں کون کون سے زہریلے اجزاء ملا کر اس کا ذائقہ اور رنگ دوبالا کر کے قوم کی غائبانہ خدمت میں مصروف تھا، ساتھ والے ریڑھی بان کی بیٹی آج ہی اسپتال میں عطائی ڈاکٹر کے ہاتھوں جعلی انجکشن لگنے سے بستر مرگ پر پڑی کراہ رہی تھی، سب مناظر دیکھ کر میرا دل کٹتا ہو گیا اور میرے چہرے سے ٹپکتی شرمندگی شاید اس نے بھی دیکھ لی، اس کے ہونٹوں پر پراسرار فاخرانہ مسکراہٹ پھیل گئی۔

اس چاند ماری کے بعد وہ مجھے شادی کی ایک تقریب میں لے گیا، میں سمجھا شاید اس کی بھوک پھر سے چمک اٹھی ہے مگر یہ میری خام خیالی

تھی، شیطان گویا ہوا کہ بھئی تم انسان بھی عجیب مخلوق ہو، احساس سے عاری، سنگ دل، اپنی خواہشوں کے ساتھ جینے والے، گھر میں کھانے کو بے شک سوکھی روٹی نہ ہو مگر یہاں اس قدر اسراف، دکھاوا، فضول خرچی بلکہ شاہ خرچی کرتے ہو کہ میں بھی شرما کر اپنے بچوں کو چھپا دیتا ہوں کہ تم لوگوں کی حرکتیں دیکھ کر بگڑ نہ جائیں۔ تم اپنی چادر میں پاؤں اتنے پھیلاتے ہو کہ سر ہمیشہ ننگا رہتا ہے یا چادر میں چھید ہو جاتے ہیں، اس شادی کے اجتماع کے باہر ۲۰۔۱۵ بھوکے کم عمر بچے نہیں دیکھے کیا؟ جن کے پیٹ بھوک کی وجہ سے کمر سے جا لگے ہیں، کوئی دو نوالے کھانا انہیں دینے کا روادار نہیں مگر ضائع جی بھر کر کرتے ہیں، وہ فاقہ زدہ بچے یونہی دور کھڑے میل بھری سوکھی انگلیاں دانتوں میں دابے، حسرت ویاس اور ترسی نگاہوں سے اس عظیم الشان شادی کے جشن کو دیکھ کر اپنا فاقہ زدہ پیٹ تھام کر چل دیں گے۔

یہاں سے پاس ہی ایک زاہد وعابد کا ڈیرہ تھا، وہ مجھے کھینچ کھانچ کر وہاں لے گیا، ڈیرے کی پیشانی پر مالک کے نام سے پہلے حاجی کے الفاظ آنکھیں چندھیا رہے تھے، مجھے تعجب ہوا کہ عبادت گزار اور پارسا حاجی صاحب کے ڈیرے پر شیطان کا کیا کام؟ مگر اس نے میرے کچھ کہنے سے پہلے ہی سامنے کی طرف اشارہ کیا جہاں بڑی چارپائی پر شان بے نیازی سے پاؤں پسارے، سر پر حاجی صاحب کا طرہ سجائے ایک تسبیح پھیرتا شخص براجمان تھا۔

اس کی جانب اشارہ کر کے شیطان بولا کہ حاجی صاحب کے پاس خدا کا دیا سب کچھ ہے، لاکھوں میں کھیلتے ہیں، اپنے زہد تقویٰ پر بڑا مان ہے، رمضان کا آخری عشرہ حرم شریف میں گزارتے ہیں، ہر دو سال بعد حج کو جاتے ہیں اور اب تک بلا مبالغہ سات حج اور کئی عمرے کر چکے ہیں، مگر اکلوتی بیٹی نے جائیداد میں سے اپنا جائز حصہ مانگ لیا اور یوں حاجی صاحب کی پارسائی کا بت پاش پاش ہو گیا۔ سخت ناراض ہوئے اور سالوں سے بیٹی کا منہ نہیں دیکھا مگر حج اور عمرے بدستور جاری ہیں، اس رمضان بھی آخری عشرہ حرم شریف میں گزار کے آئے ہیں۔

اتنا کہہ کر شیطان مجھے ڈیرے سے متصل ایک بوسیدہ اور خستہ حال دیواروں والے ایک کچے اور بظاہر کھنڈر سے گھر میں لے گیا، یہ کسی بیوہ کا مکان تھا، جس کے ایک کے اور بعد دیگرے سات بیٹیاں تھیں۔ دوا کو ترسی ماں بیمار ہو کر بستر سے جا لگی تھی، بڑی چار بیٹیوں کے سروں میں زمانہ کی گردش کے ساتھ چاندی اتر رہی تھی، شیطان گویا ہوا کہ بھئی دیکھ لو اس بی بی کی بیٹیاں غربت اور کسمپرسی کی وجہ سے گھر بیٹھی بوڑھی ہو رہی ہیں، کوئی شادی کرنے کو تیار نہیں، حاجی صاحب کو اپنے ایک آدھ حج یا عمرے کی رقم انہیں دے کر بھی حق ہمسائیگی ہونے سے بھی ادا کرنے کی توفیق نصیب نہیں ہوئی۔

اس کے بعد وہ مجھے لاہور کی ایک مسجد میں لے گیا، اندر داخل ہونے سے تو احتراز برتا مگر مسجد کے باہر کھڑا ہو کر بتانے لگا کہ یہ جو نورانی چہرے والے امام صاحب ہیں، ابھی کل ہی عید کے چاند کے مسئلے پر ساتھ والے محلے میں مخالف فرقے سے لڑ بھڑ کر انہیں کافر واجب القتل اور پکا بلا حسابی جہنمی قرار دے چکے ہیں، یہ بتانے کے بعد اچانک شیطان کہنے لگا کہ لگتا ہے بھئی مجھے تو اب ریٹائرمنٹ پر غور کرنا چاہئے! کیوں کہ میرے سارے کام تو تم لوگ بخیر وخوبی انجام دے رہے ہو۔

اس کے بعد وہ مجھے لاہور سے نکال کر کہیں لمبی پرواز پر روانہ ہو گیا، ہمارے نیچے میدانی علاقہ ختم ہوا تو پہاڑی علاقہ شروع ہو گیا، بالآخر گھنے درختوں سے گھرے ایک قطعہ زمین پر اس نے لینڈنگ کی، میں نے یہ علاقہ فقط تصویروں میں دیکھ رکھا تھا، خوبصورت، تراوٹ بخش مناظر! پر اب تو یہ کوئی مقتل گاہ تھی، انسانوں کی مقتل گاہ، یہاں کچھ دن قبل ایک قیامت گزر چکی تھی جس کے آثار اب بھی باقی تھے، جسموں کے چیتھڑے اِدھر اُدھر بکھرے تھے، فضا میں خون کی بساند اور جلے ہوئے جسموں کی بو پھیلی تھی، سانس لینا دشوار تھا، میں سمجھ گیا یہ پاراچنار تھا۔

شیطان گویا ہوا کہ بھئی دیکھ لو یہ سب مسلمان اور روزے دار تھے، کوئی حوروں اور جنت کا طالب آ کر ان کے درمیان پھٹا اور پھر چٹانوں کے بھی آنسو بہہ نکلے، بھئی تم انسان میری سمجھ سے بالا ہو، ہر وہ کام کیے دیتے ہو جو میں نے تم سے کروانے کا ازل میں تہیہ کیا تھا لیکن سچ یہ ہے کہ اس اشرف المخلوقات نامی مخلوق کے کارنامے دیکھ کر میں بھی شرمندہ ہوتا ہوں، تم انسان ایک دوسرے کو زندہ رہنے کا حق دینے کو تیار نہیں ہو۔

اس کی یہ کڑوی باتیں سن کر میرے وجود کا اشرف المخلوقات کا بت دھڑام سے میرے قدموں میں آن گرا اور پاش پاش ہو گیا، اب جیسے ہی میں نے پلٹ کر دیکھا تو انسانیت کے ساتھ وہ بھی غائب ہو چکا تھا۔

حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیو بند

مستقل عنوان

ہر شخص خواہ وہ طلسماتی دنیا کا خریدار ہو یا نہ ہو ایک وقت میں تین سوالات کرسکتا ہے، سوال کرنے کے لئے طلسماتی دنیا کا خریدار ہونا ضروری نہیں۔ (ایڈیٹر)

ایک قیمتی جذبہ

سوال از: ڈاکٹر ایم انصاری ______ سمن پورا

میں پرچہ طلسماتی دنیا کا بہت کافی دنوں سے مطالعہ کرتے آرہا ہوں، آپ کی اور اس ماہنامہ کی جتنی بھی تعریف کروں کم ہی ہوگا۔ اللہ تعالیٰ آپ کی عمر دراز کرے تاکہ قارئین، شاگرد حضرات آپ کے اسباق سے مستفید ہوتے رہیں، بندہ کی ہمت تو نہیں ہورہی ہے پر گستاخی معاف ہو تو اس طرف اشارہ کرنا چاہوں گا کہ جس طرح ہر عنوان کی مدرسہ، اسکول و کالجوں میں تعلیم دی جاتی ہے اور بچے، طالب علم اپنی صلاحیت کے مطابق اس عنوان کی پڑھائی میں داخلہ لیتے ہیں اور پھر عالم، فاضل، انجینئر، ڈاکٹر، وکیل بنتے ہیں۔ آپ سے بھی گزارش کروں گا کہ ''روحانیت'' کی درس و تدریس کے لئے ایک درسگاہ قائم کریں تاکہ اس علم سے فیضیاب ہوں، اس طرح کی درسگاہ فی الحال ہندوستان کے کسی حصہ میں موجود نظر نہیں آتی ہے۔ اگر آپ نے اس درسگاہ کے لئے کاوش کی تو اپنے آپ میں یہ ایک انوکھا انسانی بھلائی و ترقی کا کام ہوگا، جس طرح بانی علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کا باحترام نام لیا جاتا ہے، آپ بھی اس دوڑ میں شامل رہیں گے۔

اکثر یہ دل میں خیال پیدا ہوتا تھا کہ جناب ہاشمی صاحب سے کیسے ملاقات ہوگی، یہ اتفاق کہئے کہ اخبار ''ہمارا سماج'' مورخہ ۲۱ راپریل اور اس سے پہلے بڑی تصویر مضمون کے ساتھ شائع ہوئی، دیکھ کر از حد خوشی ہوئی، میں نے احتراماً تصویر کاٹ کر اپنے فائل میں رکھ لی، جب بھی ملاقات کا خیال آیا کرے گا تو تصویر سے شرف حاصل ہو جایا کرے گا، دل سے اگر کوئی خواہش ہوتی ہے تو اللہ تو کسی نہ کسی شکل میں تکمیل کرا ہی دیتے ہیں۔

میں اپنی عمر کا ۷۶ واں سال گزار رہا ہوں، رمضان کی چاند رات سے چالیس دن تک تہجد کی نماز ادا کرنے کا ارادہ بنا رکھا ہے، چاہت یہ ہے کہ آپ ایک ایسا نقش فراہم کرائیں کہ ''روحانیت'' میں اضافہ ہو اور ساتھ ساتھ اس لائق ہو جاؤں کہ جب کسی گود کا بچہ روتا ہوا آئے اور دم کرنے کے بعد ہنستا ہوا چلا جائے یا پھر کسی مریض کی صحت یابی کا باعث بنے۔

اس ماہ اپریل ۲۰۱۷ء کے پرچہ میں بہت سارے نقش کا ذکر ہے لیکن نقش اوپر سے نیچے یا دائیں سے بائیں لکھا جائے گا اس کی کوئی تلقین نہیں نظر آتی ہے، نقش کے ساتھ اس کی چال بھی فراہم ہو تو بہت مدد ملے گی۔ امید کہ طلسماتی دنیا کے کسی اگلے شمارے میں روحانیت کی توانائی کے لئے ایک مضبوط نسخہ مرحمت فرمائیں گے، نوازش ہوگی، بے ادبی کے لئے معافی چاہوں گا۔

جواب

آج ماہ مبارک کی ۱۰ تاریخ ہے، گویا کہ رمضان المبارک کا پہلا عشرہ جو سرتاپا رحمت ہوتا ہے، آخری لمحات سے گزر رہا ہے، خوش نصیب ہیں وہ لوگ جنہوں نے اس عشرے کی قدر و قیمت کو پہچانا اور جنہوں نے اللہ کی رضا اور خوشنودی حاصل کرنے کے لئے عبادت اور خدمت خلق کرنے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا، یوں تو ساری کائنات پر رحمت خداوندی کی بارشیں موسلا دھار انداز میں برستی ہیں اور گناہ گار بھی ان

رحمتوں سے کچھ نہ کچھ اُچک لیتے ہیں لیکن اللہ کی رحمتوں کے حق دار صحیح معنوں میں تو وہی حضرات ہوتے ہیں جو اس عشرے میں نمازوں کی پابندی رکھیں، روزہ کی قدر و قیمت کو پہچانیں اللہ کی رضا کی خاطر بھوک پیاس برداشت کریں اور اپنے رب کو حاصل کرنے کے لئے لوگوں کی بھلائی اور خیر خواہی کے کام بھی کریں، سعادت مند ہیں وہ لوگ جن کی زبانیں جن کے ہاتھ پیر، جن کی سوچ و فکر اس ماہ مبارک میں محتاط اور محفوظ رہے اور جو دوسروں کو جسمانی اور ذہنی تکلیف پہنچانے سے باز رہیں۔ ہم امید کرتے ہیں کہ آپ کی زندگی کا ایک ایک لمحہ یاد خداوندی اور ذکر خداوندی میں گزر رہا ہوگا، کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے۔

اُن کا ذکر اُن کی تمنا اُن کی یاد
وقت کتنا قیمتی ہے اِن دِنوں

آپ نے ماہنامہ طلسماتی دنیا کی تعریف جن الفاظ میں کی ہے وہ قابل قدر ہے اور آپ نے ہماری خدمات کو جو اہمیت دی ہے ہم اس کی بھی قدر کرتے ہیں اور اللہ سے یہ دعا کرتے ہیں کہ ہمارے اندر خدمت خلق کی بہترین صلاحیتیں پیدا کردے، ہمیں جہالت کے اندھیروں میں علم و معرفت کے چراغ جلانے کی توفیق دے تاکہ آپ جیسے مخلصین کا حسن ظن باقی رہے، آپ نے اس خط میں ہمیں ایک قیمتی مشورہ بھی دیا ہے اور یہ مشورہ پہلے بھی کچھ احباب کی طرف سے ہمیں مل چکا ہے اور ہم نے ان سے وعدہ بھی کیا تھا کہ ہم ان کے مشوروں کو اہمیت دیں گے اور آج ہم آپ سے بھی یہ وعدہ کرتے ہیں کہ جلد ہی ہم آپ کے مشورے کو پیش نظر ایک ایسی درسگاہ کی بنیاد رکھیں گے جس میں باقاعدگی کے ساتھ روحانی عملیات کی تعلیم و تدریس کا سلسلہ شروع کیا جائے گا۔

آج کے دور میں روحانی علاج ایک ضرورت بن چکا ہے اس لئے حالات کا تقاضہ ہے کہ اس لائن کی تعلیمات کو اُجاگر کیا جائے اور اچھے اور خداترس عاملین کی ایک کھیپ تیار کی جائے تاکہ اللہ کے بندوں کی صحیح معنوں میں خدمت ہوسکے اور اللہ کے بندوں کو غلط قسم کے اور بازاری قسم کے عاملوں سے نجات مل سکے۔ ہاشمی روحانی مرکز پچھلے ۱۵ سالوں سے روحانی تحریک چلانے میں مصروف ہے اور ہزاروں شائقین کو اس راستے پر چلنے کی تربیت دے رہا ہے لیکن اب ضرورت اس بات کی ہے کہ باقاعدہ ایک مدرسہ ایسا قائم ہو جہاں روحانی عملیات کا باقاعدہ درس دیا جائے اور باصلاحیت طلبہ کو اس علم سے سرفراز کیا جائے، گھر گھر میں علم و معرفت کے چراغ روشن کئے جائیں۔ دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ایسی درسگاہ قائم کرنے کی توفیق بھی دے اور ہمیں وسائل بھی عطا کرے۔

اخبارات میں ہمارے فوٹو چھپتے رہتے ہیں، آپ کی محبت ہے کہ آپ نے فوٹو کا ٹکڑا اپنی ڈائری میں محفوظ کرلیا لیکن ہمارے خیال میں اصل چیز تو محبت، نسبت اور عقیدت ہی ہوتی ہے اور ان ذرائع سے جو قربتیں ملتی ہیں وہ تصویروں سے کہیں زیادہ اہم ہوتی ہیں۔

آپ نے سنا ہوگا کہ دل کے آئینے میں تصویر یار، جب ذرا گردن جھکائی دیکھ لی، ایک بار سچی محبت کسی سے ہوجائے تو پلک جھپکتے ہی انسان ان کی آغوش میں پہنچ جاتا ہے، کسی شاعر نے کہا تھا۔

تصورات کی دنیا عجیب دنیا ہے
ہمارے گھر سے تیرا گھر دکھائی دیتا ہے

اللہ سے ہمیں یہ دعا کرنی چاہئے کہ ہمیں ایک دوسرے کی محبت عطا کرے، ہم ایک دوسرے کے جذبات اور احساسات کی قدر کرنے والے بنیں، پھر نہ کسی خط کی ضرورت ہوگی اور نہ کسی فوٹو کی۔

یہ تو چند ری باتیں تھیں جو خواہ مخواہ نوک قلم پر آگئیں، ہم آپ کے جذبے کی قدر کرتے ہیں اور اللہ سے یہ دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمارے اندر ایسے جوہر پیدا کردے کہ ہم آپ جیسے محبت کرنے والوں کے حسن ظن کی حفاظت کرتے رہیں اور اپنے دونوں ہاتھوں سے علم و معرفت کی وہ دولتیں لٹاتے رہیں جن کی دنیا کو ضرورت ہے اور جو ہم سب کا کھویا ہوا سرمایہ ہیں۔ آپ کی فرمائش پر سورۂ فاتحہ کا ایک نقش نقل کررہے ہیں، یہ نقش ہر بیماری اور ضرورت میں باذن اللہ تیر کی طرح کام کرے گا، اس نقش میں مزید تاثیر پیدا کرنے کے لئے اگر آپ روزانہ سورۂ فاتحہ ۴۰ مرتبہ پڑھنے کا معمول بنالیں تو سونے پر سہاگہ ہوگا، نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۳۶۵	۲۳۶۸	۲۳۷۱	۲۳۵۷
۲۳۷۰	۲۳۵۸	۲۳۶۴	۲۳۶۹
۲۳۵۹	۲۳۷۳	۲۳۶۶	۲۳۶۳
۲۳۶۷	۲۳۶۲	۲۳۶۰	۲۳۷۲

اس نقش کو آتشی چال سے لکھا کریں، آتشی چال یہ ہے۔

۷۸۶

۸	۱۱	۱۴	۱
۱۳	۲	۷	۱۲
۳	۱۶	۹	۶
۱۰	۵	۴	۱۵

ایک بار یاد رکھئے کسی بھی نقش کی اہمیت وافادیت اپنی جگہ لیکن اس کو مزید مؤثر بنانے کے لئے ہمیں اپنی نیت اور اپنے خلوص کو کرانقدر بنانا چاہئے، بزرگوں کا چھوڑا ہوا علمی اثاثہ اپنی جگہ مؤثر اور معتبر ہے لیکن اگر یہ اثاثہ نااہلوں کے ہاتھ لگ جائے تو اس کے خاطر خواہ نتائج برآمد نہیں ہوتے، دنیا کی دولت بھی اگر کسی نااہل کے ہاتھ لگ جائے تو صرف نقصان ہی پہنچاتی ہے، اسی طرح اگر علم ومعرفت کے خزانے کسی نااہل کے ہاتھوں میں دے دئیے جائیں تو بھی تباہی مچ جاتی ہے یا پھر وہ خزانے زنگ آلود ہتھیار بن کر رہ جاتے ہیں۔ اکابرین کے چھوڑے ہوئے سرمائے سے استفادہ کرتے وقت ہمیں اپنی نیت کو درست رکھنا چاہئے اور اپنے عقیدے کی بھی حفاظت کرنی چاہئے تاکہ ہم لوگوں کو فیض پہنچانے کے ساتھ ساتھ اپنی عاقبت کی بھی حفاظت کرسکیں اس ماہ مبارک میں، میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ آپ سے کام لے اور آپ روتی ہوئی انسانیت کو ہنسانے کے لئے پرخلوص خدمت تمام عمر انجام دیتے رہیں۔

طباعت کی غلطی

سوال از: بشیر احمد ٹیلر ماسٹر ــــــــــــ مہو (ایم پی)

مکرمی جناب عالی آداب گستاخی کے لئے معافی چاہتا ہوں، روحانی تقویم ۲۰۱۷ء صفحہ ۱۴۹ اوج زہرہ کے بارے میں تقویم میں صفحہ ۱۶۸ پر اوج زہرہ وقت ۲۴ رجولائی ہے اس لئے جناب سے معافی کے ساتھ پارہ ۸ اور رکوع ۸، آیت نمبر ۹ فِيهَا مَعَاشَ ہے اور برکت رزق کے نقش میں فیہا معاش ہے، یعنی دونوں ہی اس میں نہیں چھپ گئی اور نقش کے نیچے جو آیت لکھی ہے وہ بھی اسی طرح ہے، نقش میں عدد ۱۵ فیہا لیش کے ہیں لیکن نقش میں فیہا معاش لکھا ہوا ہے، ایسی حالت میں فیہا معاش لکھیں یا فِيهَا مَعَايِشَ لکھیں۔

برائے کرم جولائی سے پہلے جو صحیح ہے برائے کرم طلسماتی دنیا میں شائع کرنے کی زحمت گوارہ کریں، نوازش ہوگی، گستاخی کے لئے معافی کا خواستگار ہوں۔

جواب

آپ نے جس غلطی کی طرف اشارہ کیا ہے وہ ایک بھاری غلطی ہے جس پر ہم شرمسار ہیں اور آپ سے اور تمام قارئین سے معذرت چاہتے ہیں اور زندگی رہی تو آئندہ سال کی تقویم میں اس کی تصحیح کردی جائے گی۔

قرآن حکیم کی آیت ہے۔ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيهَا مَعَايِشَ. لیکن آپ نے دیکھا ہے کہ اس آیت کے جو اعداد نکالے گئے ہیں وہ صحیح ہیں اس سے بھی آپ یہ اندازہ کرسکتے ہیں کہ یہ علمی غلطی نہیں ہے بلکہ طباعت کی غلطی ہے، تصحیح کرنے والے سے چوک ہوگئی اور آیت غلط چھپ گئی لیکن چونکہ کسی بھی آیت کا غلط چھپ جانا ایک بھاری قسم کی چوک اور ہماری اپنی بھی ایک غفلت ہے اس لئے ہم اس پر شرمندہ ہیں اور تمام قارئین سے معافی چاہتے ہیں اور آپ کے شکر گزار ہیں کہ آپ نے اس طرف اشارہ کرکے ہمیں آئندہ چھپنے والی غلطی سے ہوشیار کرایا اور ہمیں تلافی کرنے کا موقع دیا، اللہ آپ کو جزا دے اور ہمیں احتیاط کے ساتھ تقویم اور رسالہ چھاپنے کی صلاحیت عطا کرے۔

ہمیں اس بات کی خوشی ہے کہ طلسماتی دنیا پڑھنے والوں میں یہ شعور پیدا ہوگیا ہے کہ وہ طلسماتی دنیا کی بھی غلطیوں کو پکڑ لیتے ہیں، اللہ کا شکر ہے کہ طلسماتی دنیا کی تحریک رنگ لارہی ہے اور لوگوں کا شعور بیدار ہورہا ہے، یہ شعور جتنا بیدار ہوگا اتنا ہی قوم جہالت اور بے شعوری کی دلدل سے باہر نکلنے میں کامیاب ہوگی، اللہ ہم سب کو اپنی غلطیوں پر شرمندہ ہونے کی اور بروقت تائب ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

سلام قولا من رب رحیم

سوال از: عبدالحئی ــــــــــــ ممکور

بندہ خیریت سے ہے اور آپ کی دعاؤں کا خصوصی محتاج ہے۔ حضرت میں "طلبائے روحانیت" کے پورے اعمال اور شرائط کے ساتھ پورا کرچکا ہوں، اکل حلال اور صدق مقال کی بھی پابندی کررہا ہوں۔

حضرت میں اب "سلام قولاً مِنْ رَبٍّ رَحِیْم" کا عمل کرنا چاہتا ہوں، اجازت اور رہنمائی چاہتا ہوں، اجازت آپ نے بوقت ملاقات دی ہے اب رہنمائی چاہتا ہوں، حضرت میں نے بہت کوشش کی روحانی تقویم میں سے مدد لوں مگر اتوار اور مثبت مہینے میں تثلیث نہیں ملا، شاید مجھے صحیح اندازہ نہیں ہو رہا ہے اس لئے حضرت میں آپ سے عاجزانہ درخواست کرتا ہوں کہ میں جو مذکورہ عمل کرنا چاہتا ہوں آپ سے التجا ہے کہ مثبت مہینے اور اتوار، تثلیث کی رہنمائی اور نشاندہی فرما دیں اور خصوصی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

(نوٹ) میں عمل کرنا چاہتا ہوں ایک زیراکس کاپی بھی بھیج رہا ہوں اس میں کا عمل کرنا چاہتا ہوں۔

جواب

یہ معلوم ہو کر خوشی ہوئی کہ آپ روحانی عملیات کی بنیادی ریاضتوں سے فارغ ہو چکے ہیں اور یہ جان کر مزید خوشی ہوئی کہ آپ اکل حلال اور صدق مقال کو بھی ملحوظ رکھ رہے ہیں۔ اگر آپ ان امور کے پاس دار بنے رہے تو آپ کو انشاء اللہ وہ سب کچھ حاصل ہوگا جو اس لائن کے بزرگوں کو حاصل تھا، بزرگوں کے اشاروں پر ہزاروں کے کام بن جاتے تھے اور اللہ کے حکم سے لوگوں کے حالات سنور جاتے تھے، اللہ کے نیک بندے اپنے نفس کو مار کر اپنی خودی کو اتنا بلند کر لیا کرتے تھے کہ ان کے اور خدا کے درمیان بال برابر بھی فرق باقی نہیں رہتا تھا اور جب وہ اللہ کی رضا میں راضی رہتے تھے تو اللہ بھی ان کی رضا میں راضی رہتا تھا، چونکہ تمام صحابہ کرامؓ اللہ کی مرضی کو اپنی مرضیات پر ترجیح دیتے تھے، اسی لئے انہیں رضی اللہ عنہ ورضوعنہ کی سند حاصل ہو گئی تھی، کسی شاعر نے کہا ہے۔

خودی کو کر بلند اتنا کہ ہر تقدیر سے پہلے
خدا بندے سے خود پوچھے بتا تیری رضا کیا ہے

ہم امید کرتے ہیں کہ آپ جیسے شاگرد نہ صرف اپنا نام روشن کریں گے بلکہ ہمارے لئے بھی اور ہماری روحانی تحریک کیلئے باعث فخر ثابت ہوں گے اور ہمارے روحانی اقدامات کو تقویت پہنچائیں گے۔

بنیادی ریاضتوں سے فارغ ہونیکے بعد اب آپ کو تحفۃ العاملین کا مطالعہ کرنا چاہئے، یہ کتاب آپ روحانی عملیات کی گہرائیوں سے بھی اور ضرورتوں سے بھی روشناس کرائے گی، اس کا مطالعہ کرتے ہوئے آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ یہ فن کس قدر گہرا ہے فنی اعتبار سے اسلامی مہینوں کی تین قسمیں ہیں، منقی، مثبت اور ذوجسدین، منقی مہینوں کو منقلب بھی کہتے ہیں، ان میں کسی بھی عمل سے گریز کرنا چاہئے، نظرات کی بحث بھی اس میں مل جائے گی اور اگر ہر سال روحانی تقویم کا بھی مطالعہ جاری رکھیں گے تو شمس کی کسی بھی سعد اور ستارے کے ساتھ نظر تثلیث کو آپ تلاش کر لیں گے۔

روحانی عملیات کی لائن جستجو کی، تگ و دو کی لائن ہے اور یہ بات مشہور بھی ہے اور معتبر بھی کہ من جد وجد جو کوشش کرتا ہے وہ ایک دن حاصل کر ہی لیتا ہے، آپ اپنی کوششوں اور جستجو کو جاری رکھئے انشاء اللہ ایک دن آپ کامیابی سے ہمکنار ہو جائیں گے۔

آپ نے "سلام قولاً مِنْ رَبٍّ رَحِیْم" کا جو عمل نقل کیا ہے شمس العارفین میں علامہ بونیؒ نے تحریر کیا ہے اور تجربتاً یہ عمل سو فیصد درست ثابت ہوا ہے لیکن اس عمل کے دوران عمل کی شرائط اور قیود کو پیش نظر رکھنا ضروری ہے، عمل کوئی خاص مشکل بھی نہیں ہے، جس کو روحانی عملیات کی ہفت اقلیم حاصل کرنے کا شوق ہے اس کے لئے یہ پابندیاں بہت زیادہ نہیں ہیں۔ ہماری طرف سے اجازت ہے، آپ اس عمل کو گہرائی کے ساتھ پڑھیں پھر اس کی شرائط اور پرہیز وغیرہ پر غور و فکر کریں اور اس کے بعد اس کو سعید ساعتوں میں شروع کر کرنے کی ٹھان لیں۔

ہم دعا کریں گے کہ اللہ آپ کو کامیابی سے ہمکنار کرے اور آپ کو وہ دولت حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائیں کہ جس دولت کے سامنے اس دنیا کے تمام خزانے بھی ہیچ ہیں۔

کسی بھی ناکامی پر ہوش برقرار رکھئے

سوال از: (نام و پتہ مخفی)

اللہ رب العزت سے امید ہے کہ آپ خیریت سے ہوں گے، بعدۂ عرض یہ ہے کہ میں تقریباً سات سال سے آپ کے رسالہ کا خریدار ہوں، ہر ماہ برابر رجسٹرڈ ڈاک سے آتا ہے، اس کے علاوہ طلسماتی دنیا کے اکثر نمبرات بھی موجود ہیں اور عملیات کی لائن سے آپ کی اکثر کتب بھی میرے پاس ہیں، یہ سب اکثر مطالعہ میں رہتی ہیں۔ میں ۲۰۰۵ء میں ممبئی گیا تھا ایک شادی میں، وہاں آپ کا ایک رسالہ ہاتھ آ گیا اس کو پڑھ کر لگا کہ واقعی عملیات کی لائن بھی کچھ ہے اس کے بعد ہی سے خریدار ہوا اور پھر

جیسے جیسے آپ کا رسالہ، کتب، تبصرات مطالعہ میں آتے گئے علم بھی بڑھا، عمل بھی بڑھا اور روحانی عملیات کی واقفیت کے ساتھ ساتھ اس پر یقین میں پختگی اور اعتماد بھی پیدا ہوا اور دل و دماغ میں یہ بات بیٹھ گئی کہ اگر واقعی اللہ تعالیٰ پر پختہ بھروسہ کر کے انسان روحانی عملیات اختیار کرے تو انشاءاللہ اسے کسی اور چیز کی ضرورت نہیں پڑے گی، مثلاً نہ ڈاکٹروں کی نہ دواؤں کی، سارے حل اور سارے علاج اس میں موجود ہیں، لیکن حضرت بڑے افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑ رہا ہے کہ ایک واقعہ نے میرے اس یقین اور اعتماد کو بڑی کاری ضرب لگائی اور میرا یقین و اعتماد متزلزل ہو کر رہ گیا۔

واقعہ یہ ہے کہ تقریباً ۷ سال سے میری ایک لڑکی سے دوستی ہے میرے اندر وہ دوستی محبت میں بدل گئی میں اس سے بے پناہ محبت کرتا ہوں اور شادی کرنا چاہتا ہوں لیکن وہ صرف دوستی تک ہی محدود ہے، شادی کے لئے ہرگز تیار نہیں ہے، میں نے اس کے دل میں والہانہ محبت پیدا ہونے کے لئے تاکہ وہ شادی کے لئے تیار ہو جائے بڑے جتن کئے، آپ کی کتابوں سے کئی مجرب عملیات و تعویذات بھی کئے مگر سب بے سود، پھر آپ نے بذریعہ ڈاک تعویذات بھیجے میرے لیٹر پر، مگر ناکام، پھر شرف زہرہ کا بھی تعویذ آپ نے بھیجا کچھ نہیں ہوا، پھر ۱۷ر جولائی ۱۶ میں، میں حاضر ہوا، آپ نے چار تعویذ دیئے، ایک آنگنے میں، ندی میں بہانے کا، دو پھلدار پیڑ میں، ایک جڑ میں اور ایک لٹکانا اور ایک بازو میں، مگر ان ساری چیزوں نے اس کے اندر کوئی بھی فرق نہیں پیدا کیا، اس وجہ سے میرے یقین و اعتماد کو بڑی سخت چوٹ پہنچی، میرے دل میں آپ روحانی عملیات کے بادشاہ تھے لیکن حضرت معاف کیجئے مجھے اب ایسا لگنے لگا ہے کہ یہ سب کچھ صرف کمائی کا ذریعہ ہے بس اور کچھ نہیں، بہر حال میں اللہ کی ذات سے ناامید اب بھی نہیں ہوں اور آپ سے بڑا عامل میری نظر میں کوئی نہیں ہے۔

امید یہی ہے کہ اگر واقعی سنجیدگی کے ساتھ آپ میرے معاملے پر دھیان دیدیں گے تو انشاءاللہ یہ معاملہ ضرور حل ہو جائے گا کیوں کہ محدود دائرے کے اندر ہمارے تعلقات ابھی برقرار ہیں۔ میری آپ سے گزارش ہے کہ مؤکل کے ذریعہ یہ کام کرا دیں یا پھر عمل حجاب الابصار میں سے کوئی عمل کر کے دیں تو بہتر ہے، کیوں کہ غائبانہ طور پر جب کوئی چیز پیش کی جاتی ہے یا پھر کوئی آواز کانوں سے ٹکراتی ہے جس میں اس انسان کو خود مخاطب کیا گیا ہو تو زبردست اثر کرتی ہے، مثلاً مؤکل یا میں غائبانہ طور پر ایک تحریر فلاں سے ۳ ماہ کے اندر شادی کرلو ورنہ پورا گھر برباد ہو جائے گا اور تم زندہ ہوتے ہوئے بھی موت کی تمنا کروگی اور یاد رکھنا یہ راز، راز ہی رہے اور پھر پرچہ چھین کر غائب۔ تو یہ بات بڑی حیرت زدہ ہوگی اور میں سمجھتا ہوں کہ پھر کسی اور چیز کی ضرورت نہیں پڑے گی یا پھر جو کچھ آپ مناسب سمجھیں وہ کریں لیکن حضرت مجھے مایوس نہ فرمائیں اور میرے یقین و اعتماد کو متزلزل نہ ہونے دیں۔

حضرت اگر اس سے میری شادی نہیں ہوئی تو میں بالکل ٹوٹ جاؤں گا، اس کے بغیر مجھے ایسا لگتا ہے کہ میں زندہ ہوتے ہوئے ایک لاش کی مانند ہو جاؤں گا کیوں کہ اس کی وجہ سے جو کیفیات میرے اوپر گزرتی ہیں میں اچھی طرح سے واقف ہوں، حضرت اس لئے میرے لئے دعا بھی فرمائیں اور میرے حال پر رحم کرے جو کچھ بھی کر سکتے ہوں کر دیں، میں زندگی بھر آپ کا شکر گزار رہوں گا اور اس میں جو کچھ بھی خرچ آئے میں تیار ہوں، اگر آنا پڑا تو آجاؤں گا انشاءاللہ مطلع فرمائیں۔ جوابی رجسٹرڈ لفافہ اور فوٹو موجود ہے اور طلسماتی دنیا میں بھی صرف پتہ وغیرہ نہ لکھیں، جواب عنایت فرمادیں تو خوشی ہوگی۔

جواب

روحانی عملیات کی لائن ایک پاکیزہ لائن ہے، اس لائن کی نفاست اور تقدس کا انکار وہی شخص کر سکتا ہے جو علم و معرفت کے اعتبار سے ابھی تک سن بلوغ کو نہ پہنچا ہو کچھ تو حیدزدہ قسم کے لوگ جنہیں متقی ہونے کا گھمنڈ ہوتا ہے، حالانکہ وہ تقوے اور پرہیزگاری الف بے سے بھی واقف نہیں ہوتے، ان لوگوں نے روحانی عملیات کے خلاف نابالغ بچوں کی طرح کافی شور و غل مچایا ہے لیکن دنیا کی تاریخ گواہ ہے کہ چاند پر خاک اڑانے والے خود گرد و غبار میں اٹ جاتے ہیں اور چاند کا کچھ نہیں بگڑتا، ہمارے عہد کی سب سے بڑی نحوست یہ ہے کہ علم سے نابلد قسم کے لوگ جب کسی بات کو سمجھ نہیں پاتے تو وہ اس بات کا مذاق اڑانا شروع کر دیتے ہیں یا پھر اس کے خلاف فتوے بازی کا مظاہرہ کرنے لگتے ہیں تاکہ ان کی اپنی جہالت اور اپنی لاوہنیت پر پردہ پڑ جائے اور لوگ انہیں علامہ، متقی اور پرہیزگار سمجھنے کی خوش فہمی میں مبتلا ہو جائیں۔ ہم نے تعویذ

گنڈوں کی مخالفت میں ایسے ایسے نیم حکیم لوگوں کو اچھل کود کرتے ہوئے دیکھا ہے کہ جنہیں دیکھ کر شرم کو بھی شرم آجاتی ہے اور علم وعقل اپنا آپا پیٹنے لگتے ہیں، اللہ کا کرم ہے کہ طلسماتی دنیا کی تحریک نے لاکھوں لوگوں کی عاقبت سنواری ہے اور لاکھوں لوگوں کو اللہ کے کلام سے استفادہ کرنے کا شوق پیدا ہوا ہے، خوشی کی بات ہے کہ آپ بھی برابر طلسماتی دنیا کا، طلسماتی دنیا کے خاص نمبروں کا مطالعہ کررہے ہیں اور ہماری روحانی تحقیقات سے استفادہ کرکے ہماری محنت کو ٹھکانے لگا رہے ہیں لیکن یہ معلوم ہوکر افسوس ہوا کہ ایک عظیم الشان تحریک سے جڑنے والا انسان ایک لڑکی کے عشق میں مبتلا ہوکر رہ گیا ہے، اگر پاکیزہ ہو تو عشق کوئی بری چیز نہیں ہے لیکن جو لوگ عظیم الشان کاموں کے لئے دنیا میں آئے ہوں جن کی سوچ وفکر نکھری ہوئی ہو، جو اس دنیا کی رہنمائی کا فریضہ انجام دینے کے اہل ہوں، جن میں راہ حق پر خود چلنے کی اور دوسروں کو راہ حق پر چلانے کی صلاحیت موجود ہو وہ عشق مجازی کی بھول بھلیوں میں کھو جائے تو کہاں کی دانش مندی ہے۔

آپ نے اس لڑکی کو اپنا بنانے کے لئے کئی جتن بھی کئے، دعائیں بھی کیں، ہمارے پاس آکر ہم سے علاج بھی کرالیا اور پھر اور بھی دوسری کوشش آپ کررہے ہیں اس کے باوجود آپ ابھی بھی اس مسئلے میں ناکام ہیں تو پھر آپ کے دل میں یہ بات کیوں نہیں آتی کہ شاید آپ دونوں کا ملن آپ کے رب کو منظور نہیں ہے، محبت بجائے خود ایک انعام ہے، محبت کا انجام شادی ہی ہو تو یہ کوئی ضروری نہیں ہے اگر آپ اس لڑکی سے ساری عمر محبت کرتے رہیں اور وہ بھی تمام عمر آپ کی عزت کرتی رہے تو یہ بھی تو ایک انعام ہے اور اس دنیا میں تو اکثر یہ ہوتا ہے کہ محبت کے بعد جب شادی ہوجاتی ہے تو پھر رنگ محبت پھیکا پڑ جاتا ہے اور کبھی کبھی تو لڑائی جھگڑوں کے بعد طلاق کی نوبت آجاتی ہے، اگر شادی نہ ہونے کے بعد ذہنوں میں ایک دوسرے کی چاہت اور ایک دوسرے کی عزت باقی رہے تو یہ صورت حال دوسری صورت حال سے لاکھ درجے بہتر ہے۔

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ نے فرمایا ہے کہ کسی بھی معاملے میں اگر تین مرتبہ تعویذ گنڈے کراکر بھی فائدہ نہ ہو تو پھر یہ سمجھ لینا چاہئے کہ اللہ کی مرضی نہیں ہے، پھر تعویذ گنڈوں کی مخالفت یا عاملوں کی مخالفت یا بزرگوں کے چھوڑے ہوئے علمی اثاثے کو نشانہ بنانے کے بجائے یہ سمجھنا چاہئے کہ اس کام کے نہ ہونے ہی میں اللہ کی کوئی مصلحت ہے۔ روحانی علاج کے بعد کام نہ ہونے پر یہ سمجھنا کہ تعویذ گنڈے سب بکواس ہیں اور صرف کمائی کے ہتھکنڈے ہیں، یہ سمجھ اور یہ سوچ صرف اور صرف جہالت کی کوکھ سے جنم لیتی ہے۔ ذرا سوچئے کتنے ہی کامیاب ترین ڈاکٹروں کے علاج کے بعد بھی مریض مرجاتے ہیں یا مریض شفایاب نہیں ہوتے تو کیا یہ کہنا درست ہوگا، ڈاکٹروں کے بس کا کچھ نہیں اور یہ ہوسپٹل اور نرسنگ ہوم وغیرہ کچھ نہیں صرف کمائی کا ذریعہ ہیں۔ بڑے بڑے جلسوں میں لاکھوں کے مجمع میں دعاؤں کا اہتمام ہوتا ہے اور بے شمار لوگوں کی دعائیں قبول بھی نہیں ہوتیں تو کیا دعاؤں کے پیچھے اور دعا کرنے والوں کے پیچھے لاٹھی لے کر دوڑ پڑنا درست ہوگا؟

عزیزم ڈاکٹر ہو یا حکیم، طبیب ہو یا عامل وہ صرف کوشش کرسکتا ہے، اس کوشش کو کامیابی سے ہمکنار کرنے والی ذات صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے، اللہ کی مرضی کے بغیر اس دنیا میں کسی درخت کا کوئی پتہ بھی ہل نہیں سکتا اور زمین کا کوئی ایک ذرہ بھی جنبش نہیں کرسکتا۔ ایک سال میں ہمارے پاس ہزاروں لوگ آتے ہیں، ان کے سیکڑوں مقاصد ہوتے ہیں، ہمارے علاج کے بعض لوگوں کو کامیابی مل جاتی ہے اور بعض لوگ اپنے مقصد میں ناکام بھی ہوجاتے ہیں، دراصل کامیابی اور ناکامی کا دارومدار اللہ کی مرضی پر منحصر ہے، وہ اگر چاہے تو سب کچھ ہوجائے اور وہ نہ چاہے تو کچھ بھی نہ ہو، عملیات میں ناکام ہونے کے بعد آپ کا یہ کہنا کہ میرے یقین اور اعتماد کو سخت ٹھیس پہنچی، ایک بچکانہ بات ہے اور اس بات کے تانے بانے بدعقیدگی سے جڑے ہوئے ہیں، آپ کو توبہ کرنی چاہئے۔ لے دیکے اس دنیا میں محبت صرف آپ ہی نے نہیں کی، آپ سے پہلے بھی ہزاروں اور لاکھوں لوگوں نے محبت کا جام پیا ہے اور سیکڑوں لوگوں نے آسمان عشق پر بہت اونچی اڑان اڑی ہے، مجنوں، فرہاد، رومیو اس لائن کے بڑے شہسوار گزرے ہیں اور اس طرح کے لوگ محبت میں ناکام ہی ہوئے ہیں لیکن ان میں سے کوئی ایک بھی محبت میں ناکام ہوکر مرا نہیں، کچھ دنوں تک رونے دھونے کے بعد انہیں صبر آہی گیا۔ اگر آپ بھی محبت میں ناکام ہوگئے تو یہی سب کچھ آپ کے ساتھ بھی ہوگا، کچھ دن آپ روئیں گے، کچھ دن تڑپیں گے، کچھ راتوں کو کروٹیں بدلیں گے اور بالآخر آپ کو بھی صبر آہی جائے گا اور اپنی قیمتی زندگی کو جو ہر انسان

کو صرف ایک ہی بار ملتی ہے کسی لڑکی کی خاطر گنوا دینا دانش مندی نہیں ہے، پھر یہ بھی تو سوچئے ایک لڑکی آپ سے دوستی تو رکھنا چاہتی ہے لیکن وہ آپ سے شادی کرنا نہیں چاہتی کیوں؟ ظاہر ہے کہ وہ آپ کو دوست کی صورت میں اچھا انسان سمجھتی ہے لیکن اس کے نزدیک آپ اس قابل نہیں ہیں کہ آپ اس کے شوہر بنیں تو پھر سب سے پہلے آپ کو اپنا جائزہ لینا چاہئے اور اپنی اُن خامیوں کو دور کرنا چاہئے جو آپ کی شادی میں حارج ہو رہی ہیں۔

آپ نے ہم سے التجا کی ہے کہ ہم آپ کے اس مسئلے کو سنجیدگی کے ساتھ حل کرنے کی کوشش کریں تو آپ سے ہماری درخواست ہے کہ اب آپ کسی عمل کے چکر میں نہ پڑیں، آپ اپنا معاملہ اس خدا پر چھوڑ دیں جو اپنے بندوں سے بے لوث محبت کرتا ہے اور ان کی جائز خواہشات اور ضروریات کو پورا کرنے میں اپنے رب ہونے کی ذمہ داری نبھاتا ہے، پھر آپ کے پاکیزہ جذبات واحساسات کو وہ کیسے نظر انداز کرسکتا ہے لیکن آپ یہ بھی یاد رکھئے کہ اکثر یہ ہوتا ہے کہ بندہ ایک چیز اپنے لئے مفید سمجھتا ہے لیکن وہ اس کے لئے مضر ہوتی ہے، اکثر یہ بھی ہوتا ہے کہ بندہ ایک چیز کو اپنے لئے مضر سمجھتا ہے لیکن وہ چیز اس کے لئے مفید ہوتی ہے، جب لڑکی سے آپ پیار کرتے ہیں ہوسکتا ہے کہ اس کی رفاقت آپ کے لئے ضرر رساں ہو اور اسی لئے اللہ آپ کی شادی اس کے ساتھ نہ ہونے دے رہا ہو، بہرحال خدا خدا ہی ہے وہ ہم سے زیادہ حکیم اور حلیم ہے اور اس کی رضا میں راضی رہنا دور اندیشی بھی ہے اور بندگی کی معراج بھی، آپ اپنے اس معاملے کو اللہ پر چھوڑ دیں اور اس سلسلے میں اسی سے فریاد کریں اور اسی سے لو لگائیں، اب عاملوں کا در نہ کھٹکھٹائیں تو بہتر ہے۔

جہاں تک دعا کا تعلق ہے تو وہ ہم آپ کے لئے بدستور کریں گے کہ اگر اُس لڑکی کے ساتھ آپ کی شادی بہر اعتبار مفید ہو تو اللہ راستے کی تمام رکاوٹوں کو دور کردے اور اس کو آپ کا شریک حیات بنادے۔ ہم یقین کرتے ہیں کہ ہمارا جواب پڑھنے کے بعد عملیات سے آپ کی بدگمانیاں ختم ہوجائیں گی اور آپ کا وہ یقین جو متزلزل ہو گیا تھا وہ بھی مستحکم ہوجائے گا اور آپ کے دل و دماغ میں یہ بات جاگزیں ہوجائے گی کہ جدو جہد اپنی جگہ لیکن حقیقت یہ ہے کہ مرضی مولیٰ از ہمہ اولیٰ۔

اور خدانخواستہ اگر آپ یہ سب کچھ پڑھ کر بھی عملیات سے بدگمان ہوگئے اور بزرگوں کے چھوڑے ہوئے علمی ذخیرے کو لایعنی سمجھنے لگے تو پھر یہ بات بھی یاد رکھئے کہ کسی ایک شخص کے بدگمان ہونے سے یا مٹھی بھر لوگوں کے برگشتہ ہونے سے عملیات کا کچھ بگڑنے والا نہیں ہے، نہ جانے کتنے سر پھرے لوگوں نے عملیات کے خلاف غل غپاڑہ کیا اور نہ جانے کتنے غیر مقلد لوگوں نے اور خود کو توحید و سنت کا ٹھیکیدار سمجھنے والے لوگوں نے کتنی ہی پنچایتیں چوراہوں پر بٹھائیں اور کتنے ہی ڈرامے اور جاہلانہ مقدمے سڑکوں پر اسٹیج کئے، کہیں کچھ بھی نہیں ہوا، اناہزارے کی طرح ایسے سب لوگ منصۂ شہود سے لاپتہ ہوگئے اور عملیات کا کاروبار زور و شور سے چل رہا ہے اور قیامت تک چلتا رہے گا کیوں کہ روحانی عملیات اب وقت کی ایک ضرورت بن گیا ہے، اس ضرورت کی مخالفت محض ذاتی ناکامیوں کی وجہ سے یا ذاتی جہالت اور بدعقیدگی کی وجہ سے ایک طرح کا ظلم بھی ہے اور ایک طرح کی بے حیائی بھی اور ذلیل قسم کی ہٹ دھرمی بھی۔

اپنوں کی ستم گری

سوال از: مظہر علی ———— کرنول

اللہ تعالیٰ آپ کی عمر دراز فرمائے تاکہ ہم جیسے دکھی لوگوں کی خدمت خلق کرتے رہیں، آمین۔

میں بہت پریشان اور دکھی ہوں، امید ہے کہ میری پریشانی کو جلد سے جلد جواب دے کر دور کریں گے، میری منجھلی بہن (عالیہ بیگم) نے مجھ پر الزام لگایا ہے کہ میں نے بہنوئی صاحب کو جادو ٹونا کرکے مارنے کی کوشش کی ہے، دراصل بہت سال پہلے قریب (بارہ سال) بہنوئی صاحب چار منزل عمارت سے گر پڑے تھے، ان کے گرنے کی خبر ملتے ہی میں نے مسجد میں جاکر دو رکعات نماز اللہ کی بارگاہ میں ادا کی اور کچھ خیرات کیا اور ان کی جان کی حفاظت کے لئے رو رو کر دعا کی ان کا بچنا بہت مشکل تھا، اللہ تعالیٰ نے ان کو نئی زندگی بخشی، کچھ دنوں کے بعد میں اور میری بیوی مل کر بچے کی سلطان کے چوکی دوات دینے گئے، جب اس نے مجھ پر تین الزام لگائے، بہنوئی صاحب کو مارنے کی کوشش کی، دوسرا اس کے بچے امتحانات میں فیل ہونے کے لئے جادو کرایا ہے، تیسرا میرے ساڑھو صاحب میرے گھر آئے تھے، انہوں نے کہا تمہارے بہنوئی صاحب کیسے ہیں دیکھ کر آئیں گے، میں نے ان کو بلوا کر ان کے

گھر گیا، اس نے ان پر بھی الزام لگایا کہ جادوٹونے میں ان کا بھی ہاتھ ہے، میرے ساڑھو صاحب اس دنیا میں اب نہیں رہے، بعد میں اس نے کہا قرآن شریف کی قسم کھاؤ، مجھے کچھ بھی سمجھ میں نہیں آیا، ایسا کام میں کیوں کروں گا میں تصور بھی نہیں کرسکتا لیکن وہ ماننے کے لئے تیار نہیں تھی، اس نے کہا ایک غیبی طاقت میرے کمرے میں ہے تم آؤ لیکن میں اس کمرے میں نہیں گیا اس کا کہنا ہے کہ اس کے دو دشمن ہیں، ایک میں اور دوسرے کا نام نہیں بتارہی ہے لیکن اتنا سب کچھ ہونے کے بعد بھی وہ عیدوں کو ہم سے ملتی رہی اور ہر فنکشن میں بات کرتی رہی، ہم نے بھی دل پر کچھ نہیں رکھا لیکن اس نے رجب کے مہینے میں بیٹے کی شادی کی وہ سب میری ماں، بہن بھائیوں کو بلوایا مجھے نہیں بلوایا اور میری ماں، بہن بھائی بھی اس کا ساتھ دے رہے ہیں، ہم تین بھائی اور تین بہن ہیں میں سب سے بڑا، میرا نام مظہر علی ہے، دوسرے کا نام محفوظ علی ہے اور تیسرے کا نام مسعود علی ہے، بہنوں میں بڑی کا نام شہزادی بیگم، منجھلی کا نام عالیہ بیگم، تیسری کا نام سمعنا بیگم، میری والدہ کا نام عظیم النساء بیگم ہے۔

جواب

آپ کا خط پڑھ کر دکھ ہوا اور یہ اندازہ ہوا کہ اب خونی رشتے اس وجہ پامال ہوچکے ہیں کہ ایک دوسرے پر آخری درجہ کی بدگمانیاں ہورہی ہیں اور بہن بھائی بھی ایک دوسرے کا اعتبار کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں، یہ قیامت کے قریب ہونے کی نشانی ہے کہ خاندان ایک دوسرے کی مخالفت میں تباہ ہوگئے ہیں اور ایک دوسرے کو ذلیل وخوار کرنے کے لئے اور ایک دوسرے کو نیچا دکھانے کے لئے وہ وہ ہتھکنڈے استعمال کئے جاتے ہیں کہ بس توبہ ہی بھلی۔

جب آپ نے قسم کھالی تھی تو آپ کے بہنوں اور بہنوئی کو آپ کا یقین کرنا چاہئے تھا، پھر اگر وہ بدگمانی کررہے تھے تو دوسری بہنوں کو ان کی کمر نہیں تھپتھپانی چاہئے تھی، اس دور کی مشکل یہ ہے کہ کوئی غلط چلتا ہے تو اس کی غلطیوں کی تائید کرنے والی اچھی خاصی جماعت اسے مل جاتی ہے اور اس کے منہ پر ہاں میں ہاں ملانے والوں کی ایک لمبی قطار ہوتی ہے اور اس طرح وہ گمراہی کے راستے پر چلتا چلتا راہ حق سے بہت دور چلا جاتا ہے اور پھر اس کو توبہ مانگنے کی اور اپنی غلطی پر شرمندہ ہونے کی بھی توفیق نہیں ہوتی، آج کل اکثر خاندان میں یہی ہورہا ہے کہ خاندان کا کوئی فرد کوئی گناہ کرتا ہے تو لوگ اس کے گناہ پر اس کو عار دلانے کے بجائے اس کی تعریف کرنے لگتے ہیں یا اس کے گناہ کو گناہ کہنے کے لئے تیار نہیں ہوتے، نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ گناہ کرنے والا مطمئن ہوجاتا ہے، نہ اسے شرمندگی ہوتی ہے، نہ اسے توبہ مانگنے کی توفیق ہوتی ہے۔ اس دور جہالت میں گناہ گاروں کی کمر تھپتھپانے کا سلسلہ عام ہے، اسی لئے لوگوں کو معافی مانگنے اور شرمسار ہونے کی توفیق عطا نہیں ہوتی۔

ان تمام تکلیف دہ رویوں اور رشتے داروں کی ناسمجھیوں کے باوجود ہم آپ سے بھی گزارش کریں گے کہ اپنی زبان کی حفاظت کریں اور کسی بھی مجلس میں اپنی بہن اور بہنوئی کے خلاف کچھ نہ کہیں۔ اس دنیا میں اختلافات زبان ہی کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں اور زبان ہی کی وجہ سے بڑھتے ہیں اور زبان ہی کی وجہ سے اتنے سنگین ہوجاتے ہیں کہ پھر تعلقات کے سدھرنے کی ساری امیدیں خاک میں مل جاتی ہیں۔ ہمارے بڑوں نے کہا تھا کہ دوران اختلاف لحاظ کی ایک آنکھ کھلی رکھنی چاہئے تاکہ جب دوبارہ تعلقات اللہ کے فضل سے بحال ہوں تو آنکھیں ملانے میں شرم محسوس نہ ہو، بہت سے لوگ اختلاف کے دوران دونوں آنکھوں کو بند کرکے لڑتے ہیں جیسے انہیں پھر اپنے دشمن سے آنکھ نہیں ملانی، حالانکہ دنیا کے تجربات یہ بتاتے ہیں کہ خاندان کے جھگڑے اور خاندان کی چپقلش ایک نہ ایک دن ختم ہوجاتی ہے اور ایک دوسرے کے درپئے آزار رہنے والے لوگ پھر ایک دوسرے سے گلے مل لیتے ہیں، وہ لوگ سمجھدار ہوتے ہیں جو اپنی زبان کو لگام میں رکھتے ہیں انہیں دوبارہ کسی سے گلے ملتے ہوئے کوئی شرمندگی اور خفت نہیں اٹھانی پڑتی، یوں بھی زبان کو قابو میں رکھنے سے اور لوگوں کی الزام تراشیوں پر صبر وضبط کرنے میں انسان اللہ کی رضا کا حق دار بن جاتا ہے اور اس صبر وضبط کی وجہ سے اس کو اجر وثواب کی وہ دولتیں نصیب ہوجاتی ہیں جو مسلسل عبادتیں کرنے سے بھی نصیب نہیں ہوتیں۔ آپ کی بہن نے آپ کو شادی میں نہیں بلایا تو اس نے برا کیا لیکن اگر آپ کے یہاں شادی ہو تو آپ اس کو ضرور مدعو کریں، یہ شرافت بھی ہوگی اور ایک طرح کا چپت بھی، بس یہ ایک شعر بھی سن لیجئے۔

مانئے نہ مانئے یہ اختیار ہے
ہم نیک وبد حضور کو سمجھاتے جائیں گے

قسط نمبر ۱۶

دنیا کے عجائب وغرائب

حضرت امام غزالیؒ

چوپایوں کو چونکہ نہ ذہن ملا نہ ہاتھ اور انگلیاں جن سے وہ کام کرسکیں، اس لئے ان کو قدرتی ایسا لباس عطا ہوا جو ہمیشہ ایک حالت میں رہے اور کبھی نہ بدلے، البتہ انسان عقل وفہم کا مالک ہے اس کے اعضاء بدنی کام کے لئے بنائے گئے ہیں اس لئے وہ اپنے لباس کی تبدیلی عقل واعضاء کی مدد سے کرتا رہتا ہے اور اس مشغولیت میں اس کے حالات کی بڑی اصلاح منظور ہے، کیوں کہ وہ فطرتاً خیر وشر دونوں کی قابلیت رکھتا ہے، لیکن شر کی جانب جلد جھک جاتا ہے لہٰذا قدرت نے اس کو کام کاج کے آلات دے کر اپنی حاجت روائی میں لگادیا تاکہ اس میں مشغول ہوکر وہ شر کے ارتکاب سے بچا رہے، جس میں اس کی بربادی ہے اور اس کے دین کی بھی تباہی۔ اگر اس کو جسمانی حاجتوں کے پورا کرنے سے فراغت مل جاتی تو وہ زمین پر مہلک ترین مخلوق ثابت ہوتا اور عقل جو سعادت اور نیک بختی حاصل کرنے کے لئے اس کو دی گئی ہے اس سے وہ بدبختی اور بربادی کی راہ نکالتا اور تباہی کی طرف قدم بڑھاتا۔

انسان کو قدرت نے طرح طرح کے لباسوں کا بنانا سکھادیا چنانچہ وہ قسم قسم کے لباس ایجاد کرتا ہے، کسی کو پہنتا اور زیب تن کرتا ہے اور کسی کو چھوڑتا ہے، اچھے اچھے لباس پہن کر اپنے ساتھیوں کو خوش کرتا ہے اور خود بھی خوش ہوتا ہے، خوشبوئیں لگاتا ہے اور لطف اٹھاتا ہے، غرض خالق نے انسان کو ان سب چیزوں کا مزہ دے کر اس کو سینکڑوں آفتوں سے بچالیا، یہ انسان پر زبردست کرم فرمایا، چوپایوں میں چونکہ شر کا خطرہ نہیں اس لئے ان کو یہ دلچسپیاں نہیں دی گئیں اور نہ ان کو ایجادات میں پھنسایا گیا۔

ایک اور حیرت انگیز حقیقت پر غور کیجئے کہ جنگل کے وحشی جانور اپنی مردہ لاشوں کو بالکل انسان کی طرح چھپاتے ہیں، یہ جب محسوس کرتے ہیں کہ موت قریب ہے تو ایک تنہا اور پوشیدہ جگہ اپنے کو پہنچاتے ہیں اور وہیں ختم ہوجاتے ہیں، اگر ایسا نہ ہوتا تو وحشیوں کے سیکڑوں ڈھانچے پڑے سڑا کرتے لیکن اب آپ کوشش بھی کریں تب بھی مشکل سے کسی وحشی جانور یا درندے کا لاشہ پاسکیں گے حالانکہ وحشی جانور تعداد میں کچھ کم نہیں کہ آپ سمجھیں کم ہیں کہیں مرکھپ جاتے ہوں گے، ان کا کیا پتہ چلے، نہیں وہ تو اتنے ہیں کہ اگر کہا جائے کہ انسانوں سے زائد ہیں تو بالکل بجا ہوگا اور ایک حقیقت کی ترجمانی ہوگی۔

سوچئے یہ لمبا چوڑا اور لق ودق جنگل انہی سے تو بھرا پڑا ہے، بے گنتی درندے، بجو، گائیں، گدھے، نیل گائے، اونٹ، سور، بھیڑیے، سانپ، بچھو اور قسم قسم کے کیڑے مکوڑے اس میں بھرے ہیں، بے لاتعداد پرندے ہیں، ان میں پیدائش کا سلسلہ بھی جاری ہے اور موت کا بھی اور حیرت ہے کہ مردہ جسم کی کوئی ہڈی دکھائی نہیں دیتی، اس کا بس یہی سبب ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان میں عادت پیدا فرمادی کہ اپنی اپنی جگہ رہتے ہیں لیکن جب موت کا کھٹکا اپنے اوپر دیکھتے ہیں تو تنہا جگہ ٹٹولتے ہیں اور وہیں جاکر مرجاتے ہیں۔

غور کیجئے! مردہ دفن کرنے کا کام جو عقل وفہم سے انسان کو سمجھایا قدرت نے اس کو وحشی جانوروں میں ان کی فطرت میں داخل فرمادیا اور ان کے نظام کو اسی طرح چلایا۔

جانوروں کے منہ پر آنکھیں پیدا کی جو آگے کی جانب دکھاتی ہیں اور دیوار سے ٹکرانے اور گڑھے میں گرنے سے ان کو بچاتی ہیں، چنانچہ یہ جب کسی خطرہ سے خود کو قریب پاتے ہیں اس سے بھاگتے ہیں اور اپنی جان بچاتے ہیں حالانکہ وہ خطروں کے نتائج سے ناواقف ہیں، یہ ان کا فطری فعل ہے اس کا مدار کسی فکر پر نہیں اور قدرت نے ان کی فطرت میں یہ بات یوں رکھی ہے کہ وہ خطرات سے سلامت رہیں، ان کے منہ میں نیچے کچھ شگاف ہوتا ہے یہ اس لئے کہ یہ چارہ آسانی سے چرسکیں۔ اگر ان کا منہ انسان کی طرح ہوتا تو زمین سے کچھ لے نہیں سکتے تھے نیز

جانوروں کو ہونٹ کچھ اس وضع کے ملے ہیں کہ چیز کے کاٹنے میں ان کو ان سے بڑی مدد ملتی ہے، جو چیز مناسب سمجھتے ہیں اس کو کاٹ کر کھالیتے ہیں اور جس چیز میں غذائیت نہیں پاتے ہیں یا اصلاح بدن نہیں دیکھتے ہیں چھوڑتے جاتے ہیں۔ پانی چوس کر پیتے ہیں اور قدرت نے ان کے منہ پر بال اُگادیئے ہیں جن سے وہ پانی کے کوڑے کرکٹ کو دور کرلیتے ہیں اور پانی کی گارو غیرہ کو نتھار کر صاف ستھرا پانی پیتے ہیں، گویا ان کے منہ پر بالوں کی چھلنی لگی ہے۔

جانوروں کو دم دی گئی اور اس کے آخر میں بال لگادیئے گئے اس دم میں بھی بہت فائدے ہیں، یہ پیشاب پاخانہ کی جگہ پر ایک ڈھکن کا کام دیتی ہے اور اس کو نظر سے چھپاتی ہے، پھر یہ غلاظت نکلنے کی جگہ ہے اس پر مکھیاں جمع رہتی ہیں اور مچھر بھنبھناتے رہتے ہیں ان کو دور کرنے کے لئے دُم ایک چھڑی کا کام دیتی ہے، دُم بدن کے پچھلے حصے سے مکھیاں دور کرتی ہے اور اگلے حصے کی مکھیاں جانور اپنے سر کو ہلا کر دور کرتے ہیں اور جو مکھیاں وسطِ بدن پر بیٹھتی ہیں ان کو دور کرنے کے لئے قدرت نے ان کی کھال کو حرکت دینا سکھادیا ہے کہ کھال کو ایسی حرکت دیتے ہیں کہ مکھی فوراً اڑ جاتی ہے۔ قدرت الٰہی سے جلد مکھیاں اڑانے میں گویا ہاتھ کا کام کرتی ہے۔

جانور دُم کو اِدھر اُدھر ہلا کر آرام بھی کرلیتے ہیں، کیوں کہ جب کھڑے ہوتے ہیں تو بدن کو سہارنے میں ہاتھ اور پاؤں دونوں کام میں آتے ہیں اس لئے دُم ہلا کر راحت حاصل کرلیتے ہیں، پھر بہت تیزی سے ہلاتے ہیں تاکہ زیادہ وقفہ پڑ کر مکھیاں وغیرہ دکھ نہ پہنچائیں۔

جانور جب کسی تالاب نشیبی جگہ یا کیچڑ میں اترتے ہیں اور ان میں بیٹھ رہتے ہیں تو ان کو اٹھانے کے لئے بہترین طریقہ یہ ہے کہ ان کی دُم پکڑ کر اٹھایا جائے وہ فوراً کھڑے ہوجاتے ہیں۔ اسی طرح جب کسی نشیبی مقام کی طرف اُترتے ہیں اور خوف ہوتا ہے کہ ان پر لدا ہوا بوجھ سرک کر اُن کی گردن پر نہ آجائے یا یہ خوف ہوتا ہے کہ جانور اوندھے منہ نہ گرجائیں تب بھی ان کی دُم کو پکڑا جاتا ہے تاکہ وہ سیدھا سیدھا چلیں اور ان کی رفتار میں بے ربطی اور بے اعتدالی نہ آنے پائے۔

قدرت خداوندی ملاحظہ ہو کہ بدن کی ایک ایک چیز میں کیا کیا مصلحتیں مضمر ہیں، ہاتھی کی سونڈ کو دیکھئے کہ کس وضع کی بنی ہے اور کیا حکمت اس میں پوشیدہ ہے، یہ سونڈ ہاتھی کو ہاتھ کا کام دیتی ہے، گھاس اٹھا کر منہ میں رکھتی ہے، ہاتی کی سونڈ نہ ہوتی تو زمین سے چیزیں نہیں اٹھاسکتا تھا، کیوں کہ دوسرے چوپایوں کی طرح ہاتھی گردن نہیں رکھتا کہ جھکا کر چیزیں زمین سے اٹھالے اسی لئے اس کے سونڈ لگائی گئی اور ہاتھ سے اس کو بے نیاز کیا گیا، ہاتھی اس میں پانی بھر لیتا ہے اور اس کو منہ میں ڈالتا ہے، اسی سونڈ سے یہ سانس لیتا ہے اور اگر کوئی چیز اپنی پیٹھ پر لانا چاہے تو اس میں بھی اپنی سونڈ سے کام لیتا ہے۔ اگر کوئی شخص اس پر سوار ہونا چاہے تو اس کو سوار کرنے میں سونڈ ہی سے مدد ملتی ہے۔

زرافہ جانور کو دیکھئے کہ اس کی پیدائش چونکہ اونچے اونچے سبزہ زاروں میں ہوئی ہے اس لئے اس کو لمبی گردن ملی تاکہ اپنی روزی آسانی سے حاصل کرے اور درختوں کی لمبائی اور اونچائی اس میں مانع نہ ہو۔

لومڑی زمین میں اپنا بھٹ بناتی ہے تو اس میں دو راستے رکھتی ہے ایک آنے جانے کا اور ایک خطرہ کے وقت بھاگنے کا، نیز زمین کے کچھ حصہ کو نرم کرلیتی ہے۔ اگر کوئی اس کی تلاش دونوں راستوں سے کرے تو نرم کی ہوئی زمین میں سر مار کر نکل بھاگتی ہے، کیا قدرت کی تعلیم ہے کہ دیکھ کر ہر عقل مند انگشت بدنداں ہے۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ خداوند قدوس نے مختلف طبیعتوں اور فطرتوں اور طرح طرح کی عادتوں کے جانور پیدا فرمائے ہیں، بعض وہ ہیں جن کو لوگ کھاتے ہیں، ان کی طبیعت میں ترقی اور عاجزی پیدا کی اور ان کی غذا گھاس رکھی، بعض پر لوگ بوجھ لادتے ہیں، ان کو بھی قدرت نے فطرت سے خاموش طبیعت اور غصہ اور تیزی سے دوری عطا فرمائی تاکہ بوجھ لادنے میں انسان کے سامنے نہایت راستی سے سر جھکادیں۔

کچھ ایسے حیوان پیدا کئے جن میں غصہ اور مزاج کی تیزی ہے لیکن وہ ساتھ ساتھ سدھ جانے کی قابلیت بھی رکھتے ہیں، چنانچہ لوگ ان کو سدھا کر ان سے شکار کھیلتے ہیں اور جگہوں کی حفاظت کا کام بھی لیتے ہیں اور اسی کام کے مطابق ان کو قدرت کی طرف سے اعضاء بھی دئے گئے جیسا کہ ابھی بیان ہوا، انھی میں سے ایک ہاتھی ہے اس نے خاص سمجھ پائی ہے اور انسان سے مانوس ہوجانے اور اس سے تعلیم حاصل کرنے کا مادہ بھی اس میں ہے، یہ بوجھ لادنے کام میں بھی آتا ہے اور اس کو لڑائیوں میں بھی لے جاتے ہیں، چند جانور ایسے ہیں جن میں کو غصہ اور

تیزی ہے لیکن انسان سے بہت جلد مانوس ہو جاتے ہیں جیسے بلی وغیرہ۔ بعض پرندے اسی نوعیت کے ہیں جیسے کبوتر، یہ تو اس قدر سدھ جاتے ہیں کہ ضرورت کے وقت یہ خبر رسائی کا کام بھی کرتے ہیں، ان کی نسل بہت بڑھتی ہے، شکرہ کا شمار بھی غیر مانوس جانوروں میں ہے لیکن سدھ جانے کا مادہ اس میں بھی ودیعت ہے، چنانچہ تعلیم سے یہ اپنی وحشت کو چھوڑ کر شکار کرنے کا کام انجام دیتا ہے۔ جانوروں کی پیدائش میں جو مصالح و حکم زیر بیان آئے وہ بہت کم ہیں اور جو بیان سے رہ گئے وہ بہت زیادہ ہیں جو صرف ذات خداوندی کے علم میں ہیں۔

ف: حضرت امامؒ نے حیوانات کے مصالح پر بہت کچھ لکھا اور خوب لکھا، اب اسی ذیل میں کچھ عجائبات قدرت مزید ملاحظہ کریں اور اس عالم کی کاریگری پر حیرت کریں، اللہ تعالیٰ نے عجیب عجیب جانور پیدا فرمائے ہیں، بعض کو صرف چھو کر احساس کرنے کا مادہ عطا فرمایا اور چکھنے سونگھنے، سننے، دیکھنے کی طاقتوں سے ان کو محروم کیا، مثلاً سیپی کا کیڑا، پانی، سرکہ، پھلوں کے گودے اور مٹی میں پیدا ہونے والے کیڑے، یہ مادہ کو چیزوں سے چوستے ہیں اور اپنے پورے بدن سے مادہ جذب کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ بعض ایسے ہیں جو چیزوں کو چکھتے ہیں اور چھوتے ہیں لیکن سننے دیکھنے کی قوتوں سے یہ بھی محروم ہیں، یہ وہ کیڑے ہیں جو درختوں کے پتوں پر رینگتے پھرتے ہیں یا پھولوں اور کلیوں پر چلتے پھرتے دکھائی دیتے ہیں، یہ غریب اندھے بہرے ہیں مگر چیزوں کے چکھنے یا کھردرے ہونے کی خوب پرکھ رکھتے ہیں اور مزہ کی بھی جانچ کر لیتے ہیں۔ کچھ جانور ایسے ہیں جو چھونے چکھنے کے ساتھ سونگھنے کی بھی قابلیت رکھتے ہیں مگر سننے دیکھنے کی قوتوں سے یہ غریب بھی خالی ہیں، اس قسم کے جانور سمندر کی گہرائیوں میں ملتے ہیں یا تاریک جگہوں پر پائے جاتے ہیں، چند ایسے بھی ہیں جو چکھنے، چھونے، سونگھنے اور سننے کی قوت تک رکھتے ہیں لیکن آنکھیں ان کو بھی نہیں ملیں، اس نوع کے جانور نہایت تاریک جگہوں میں ملتے ہیں، ان کو قدرت نے چاروں حواس سے نوازا ہے مگر آنکھیں عطا نہیں فرمائیں کیوں کہ یہ جن تاریک مقامات میں رہتے ہیں وہاں آنکھوں کی ضرورت ہی نہیں پھر آنکھیں کیوں ملتیں۔

یہ حیوانات کی تقسیم بہ اعتبار حواس کے تھی اور بہ نسبت طبیعت و مزاج اور ساخت بدنی یا صحت جسمانی کے ان کی ایک اور حیرت انگیز تقسیم ہے۔

جانور دراصل دو طرح کے ہیں، ایک وحشی جو جنگلوں میں رہتے ہیں اور انسان سے دور بھاگتے ہیں، جیسے ہرن، جنگلی گدھے، جنگلی ہاتھی اور شیر وغیرہ، یہ سب بدن میں قوی اور مضبوط اور تندرستی میں نہایت خوب ہوتے ہیں، سمجھ اور احساس کے تیز، حرکت میں چست اور پھرتیلے اور مزاج کے لحاظ سے آزاد ہوتے ہیں۔

ان کے مقابلے میں گھریلو اور پالتو جانور ہیں جیسے بکریاں، گائیں اور کتے وغیرہ ان کی سب باتیں دوسری ہیں، یہ مزاج میں ذلیل و عاجز اور سمجھ و ذہن میں کھٹل ہوتے ہیں، ہر بات میں انسانی طاقت کے دست نگر رہتے ہیں، طرح طرح کی بیماریوں کے شکار ہو جاتے ہیں، حالانکہ دونوں طبقوں کے جانور صورت و شکل میں ہمسر نظر آتے ہیں، یہ فرق دراصل آزادی اور غلامی کا ہے، یہ ایک کھلا اصول ہے کہ جب کسی طاقت کا استعمال چھوڑ دیا جائے تو وہ تلف ہو جاتی ہے۔ از کار رفتہ ہو کر عدم کی نذر ہوتی ہے، لہٰذا گھریلو جانوروں نے جب اپنی فکری طاقتوں سے کام لینا چھوڑ دیا اور معیشت کا بار انسان کے کندھوں پر ڈالا تو ان کی ذاتی طاقتیں تلف ہو گئیں، طبیعت کند ہو گئی، بخلاف جنگلی جانوروں کے کہ وہ اپنی قوتوں کو استعمال میں رکھتے ہیں اس لئے وہ محفوظ اور جوں کی توں رہتی ہیں۔ انہوں نے اپنی معیشت کا بوجھ خود اپنے کندھوں پر رکھا ہے، ورنہ قدرت نے طاقتوں کا فیضان دونوں پر برابر کیا تھا، ایک طبقہ نے قدر نہ کی کھو بیٹھا دوسرے نے قدر کی مالا مال رہا۔

قسط نمبر:۱۱

عکسِ سلیمانی

حسن الهاشمی

خواص سورۂ فاتحہ

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جب کسی شخص پر کوئی مصیبت پیش آئے تو اس کو سورۂ فاتحہ کا ورد کرنا چاہئے۔ فجر اور سنتوں اور فرض کے درمیان سورۂ فاتحہ ۴۰ مرتبہ پڑھ کر اگر کسی بیمار پر دم کردیں تو اس کو بیماری سے نجات مل جاتی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ **الفاتحۃُ شِفَاءٌ لِکُلِّ دَاءٍ**.

اگر کوئی شخص سورۂ فاتحہ کو لکھ کر اپنے پاس رکھے تو وہ بیماریوں سے محفوظ رہے۔ بزرگوں نے دعویٰ کیا کہ کسی بھی طرح کی بیماری میں سورۂ فاتحہ لکھ کر گلے میں ڈالنے سے شفا نصیب ہوتی ہے۔

خواص سورہ بقرہ

حضرت محمد ﷺ کا فرمان ہے کہ سورۂ بقرہ جس گھر میں پڑھی جاتی ہے اس گھر سے شیطان بھاگ جاتا ہے۔ اگر کسی گھر میں جنات ہوں تو چالیس دن تک لگاتار سورۂ بقرہ پڑھنی چاہئے۔ ایک حدیث میں یہ آیا ہے کہ سورۂ بقرہ پڑھو اس میں خیر و برکت ہے اور اس کے پڑھنے سے بے انتہا فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ آسیبی اثرات میں سورۂ بقرہ اکسیر اعظم کی حیثیت رکھتی ہے۔

خواص سورۂ آل عمران

اس سورۃ کا ورد رکھنے والا قرض سے سبکدوش ہوجائے گا۔ ورد کا مطلب یہ ہے کہ روزانہ کم سے کم ایک مرتبہ تلاوت کرے۔ بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص ۲۱ دن تک روزانہ ۷ مرتبہ پڑھنے کا معمول بنائے تو تمام قرضوں سے نجات مل جائے۔

خواص سورۂ نساء

اگر کوئی شخص اس سورۃ کو سات مرتبہ پڑھے تو اس کی بیوی اس سے حد سے زیادہ محبت کرنے لگے اور اگر بیوی روزانہ ۷ مرتبہ پڑھے تو اس کا شوہر اس پر حد سے زیادہ محبت کرنے لگے۔

خواص سورۂ مائدہ

ایام قحط میں اس سورۃ کے پڑھنے سے رزق فراہم ہوتا ہے اور گھر میں خیر و برکت ہوتی ہے۔ اگر کوئی شخص اس سورۃ کو لکھ کر اپنے پاس رکھے تو اس کی روزی فراخ ہوجائے۔ اگر کوئی شخص اس سورۃ کو ایک نشست میں ۴۰ بار پڑھ لے تو کبھی فقر و فاقہ کا شکار نہ ہو۔

خواص سورۂ انعام

اگر کوئی شخص اس سورۃ کو صرف ایک بار پڑھ لے تو ستر ہزار فرشتے اس کے لئے مغفرت کی دعا کرتے ہیں۔ ہر قسم کی ضرورت اور مصیبت میں اس سورۃ کا پڑھنا مفید ثابت ہوتا ہے۔

خواص سورۂ یوسف

اگر کوئی شخص اپنے عہدے سے برخاست ہوگیا ہو تو وہ روزانہ اس سورۃ کی تلاوت کرے، جب تک اس کا عہدہ بحال نہ ہوجائے روزانہ اس سورۃ کی تلاوت کرتا رہے۔ اگر کوئی شخص افلاس میں مبتلا ہو تو روزانہ اس سورۃ کی تلاوت کرکے پانی پر دم کرکے پی لیا کرے، انشاء اللہ بہت وقت نہیں گذرے گا کہ افلاس سے نجات ملے گی۔ اگر کوئی لڑکی ہر بدھ کو اس سورۃ کی تلاوت کرے گی تو برائے شادی اس کے اچھے پیغام موصول ہوں گے۔ اگر کوئی شخص اس سورۃ کو لکھ کر اپنے پاس رکھے تو اس کی تمام حاجتیں اور ضرورتیں پوری ہوجائیں۔

خواص سورہ حجر

اگر کوئی دوکاندار اس سورۃ کو لکھ کر اپنی دکان میں رکھے تو اس کی دکان خوب چلے اور خوب خیر و برکت ہو۔ اگر کسی عورت کے دودھ کم اترتا ہو تو اس سورۃ کو زعفران سے لکھ کر پانی سے دھو کر پئے تو دودھ بہ کثرت اترنے لگے۔

خواص سورۂ بنی اسرائیل

اگر کسی شخص کو کوئی حاجت ہو تو وہ اس سورۃ کی تلاوت کرے، انشاء اللہ حاجت پوری ہوگی۔ اگر اس سورۃ کو لکھ کر گلے میں ڈال دیں تو جو بچہ بول نہ پارہا ہو بولنے لگے گا۔ اگر اس سورۃ کو زعفران سے لکھ کر کسی کو پلادیں تو اس کی کند ذہنی ختم ہوجائے۔ اگر اس سورۃ کو ایک بار پڑھ کر کوئی دعا کرے تو دعا قبول ہوگی۔ اگر کوئی شخص اس سورۃ کو لکھ کر اپنے پاس رکھے گا تو اس کو حاسدوں کے حسد سے نجات ملے گی۔

خواص سورۂ کہف

جو شخص قرض دار ہو اور بظاہر قرض سے نجات ملنے کی کوئی صورت نظر نہ آتی ہو تو نماز جمعہ کے بعد اس سورۃ کو سات بار پڑھنے کا معمول رکھے اور اس عمل کو سات جمعوں تک جاری رکھے، انشاء اللہ قرض کی ادائے گی کا بندوبست غیب سے ہوگا۔ اگر کوئی شخص اس کو شب جمعہ میں ایک بار پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کو ایسا نور عطا فرمائے گا کہ اس کی روشنی بیت اللہ تک پہنچے گی اور اس کے گناہ معاف ہوجائیں گے۔ اگر کوئی شخص جمعہ کے دن اس سورۃ کی تلاوت کا معمول رکھے تو اللہ تعالیٰ اس کے گھر میں خیر و برکت عطا کریں گے اور وہ شخص طاعون سے، برص سے، جذام سے اور ہر طرح کے فتنے سے اور حد یہ ہے کہ فتنہ دجال سے محفوظ رہے گا۔ اس سورۃ کی آخری دس آیات اگر کوئی لکھ کر اپنے پاس محفوظ رکھ لے تو اس کے دشمنوں کی زبانیں اس کے حق میں بند رہیں اور اس کا راز محفوظ رہے گا۔ سورۂ کہف کا ورد کرنے سے گھر میں خیر و برکت کا نزول ہوتا ہے اور گھر کی نحوستیں دور ہوتی ہیں، خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو جمعہ کے دن پابندی سے اس سورۃ کی تلاوت کرتے ہیں اور اپنے گھر میں برکتیں سمیٹتے ہیں۔

خواص سورۂ طٰہٰ

جس کی شادی نہ ہوتی ہو وہ مرد ہو یا عورت اس سورۃ کو لکھ کر ہرے ریشمی کپڑے میں پیک کر کے اپنے گلے میں ڈالے، انشاء اللہ بہت جلد اس کی شادی ہو جائے گی، اس کی تلاوت کرنے والے پر جادو اثر نہیں کرتا اور رزق وسیع ہوتا ہے۔

خواص سورۂ حج

حج کو جانے والے حضرات اگر اس سورۃ کی ایک بار تلاوت کر کے سفر حج کے لئے گھر سے نکلیں گے تو سفر آسان رہے گا اور خیر و عافیت کے ساتھ واپسی ہوگی۔ سرکار دو عالم ﷺ نے فرمایا اس سورۃ کی تلاوت کرنے والے کو حج اور عمرے کا ثواب عطا ہوتا ہے۔ اگر کوئی حج کرنے کا متحمل نہ ہو تو اگر وہ حج کے دنوں میں پانچ دن تک روزانہ پانچ مرتبہ اس سورۃ کی تلاوت کرے گا تو اس سال جتنے لوگ حج کر رہے ہوں گے ان کی تعداد کے مطابق اتنے حج کرنے کا ثواب اس کو ملے گا۔

خاص سورۂ نور

جس شخص کو احتلام کی بیماری ہو وہ اس سورۃ کو پڑھ کر اپنے ہاتھ پر دم کر کے اپنے اوپر مل لیا کرے، پھر سویا کرے تو اس کو احتلام نہیں ہوگا۔ اس کی تلاوت کرنے والا شیطان کی سازشوں سے محفوظ رہتا ہے۔ اگر کوئی شخص اس سورۃ کی پانچ مرتبہ تلاوت کرے گا تو وہ دشمنوں کی بکواس اور زبان درازی سے محفوظ رہے گا۔

خواص سورۂ نمل

ایک ہفتے تک روزانہ اس سورۃ کو سو مرتب پڑھنے والے کی ہر خواہش اور حاجت پوری ہوتی ہے اور پڑھنے والے کو تمام مصیبتوں اور آفتوں سے چھٹکارا نصیب ہو جاتا ہے۔

خواص سورۂ احزاب

اگر کسی لڑکے یا لڑکی کا نکاح نہ ہوتا ہو تو جمعہ کے دن اس سورۃ کی تلاوت کرے۔ اگر اس سورۃ کی تلاوت پر دم کر کے نافرمان اولاد پر دم کیا جائے تو وہ فرماں بردار ہو جاتی ہے۔ کشائش رزق کے لئے بھی اس سورۃ کا پڑھنا مفید ہے۔

خواص سورۂ یٰسین

اس سورۃ کے فوائد اس قدر ہیں کہ انہیں بیان کرنا ممکن نہیں ہے۔ حضرت محمد ﷺ نے فرمایا کہ ہر شئے کا ایک دل ہوتا ہے اور قرآن کریم کا دل سورۂ یٰس ہے۔ جو شخص کسی بھی حاجت کے لئے اس سورۃ کی تلاوت کرے گا اس کی حاجت پوری ہوگی۔ اگر کسی بانجھ عورت کو کسی چینی کی پلیٹ پر لکھ کر اس کو ہر ہفتے پلاتے رہیں تو اس کا بانجھ پن ختم ہو جائے گا اور اس گھر میں اولاد نرینہ عطا ہوگی۔ اگر اس سورۃ کو کوئی مفلس پڑھے تو مال دار ہو جائے۔ اگر مسحور پڑھے تو اس کا سحر ختم ہو جائے۔ اگر اس سورۃ کو پڑھ کر کسی آسیب زدہ پر دم کر دیں تو

آسیب بھاگ جائے۔ اگر کوئی شخص روزانہ اس سورۃ کی تلاوت کر کے سوئے تو وہ جنت کا حق دار ہو اور اس کو ہر مشکل سے نجات مل جائے، کسی بھی مقصد کے لئے اس سورۃ کا پڑھنا مفید ہے۔ اگر نزع کے وقت اس سورۃ کی تلاوت کی جائے تو جان کنی میں آسانی ہو۔ اگر اس سورۃ کو پڑھ کر کسی بھی مریض پر دم کریں تو اس کو شفا ہو۔

خواص سورۂ جمعہ

اگر میاں بیوی کے درمیان ناموافقت ہے تو دونوں میں سے ایک سورۂ جمعہ کو جمعہ دے دن تین بار پڑھے اور دعا مانگے، دعا قبول ہوگی اور آپس میں محبت پیدا ہوگی۔ اگر کسی کو لکنت کی بیماری ہو اور وہ اچھی طرح بات چیت کرنے پر قادر نہ ہو تو اس کو چاہئے کہ روزانہ ایک بار سورۂ جمعہ کی تلاوت کرلیا کرے، انشاءاللہ لکنت دور ہو جائے گی۔

خواص سورۂ ملک

حضرت ابو ہریرہؓ راوی ہیں، فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ قرآن کریم میں ایک سورۃ ہے جس میں تیس آیات ہیں، اس سورۃ نے ایک شخص کو شفاعطا کی یہاں تک کہ وہ بخش دیا گیا۔ ابن حبان سے روایت ہے کہ سورۂ ملک جس مومن کے لئے استغفار کرتی ہے وہ بخش دیا جاتا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ یہ سورۃ سورۂ منجیہ ہے، یہ عذاب قبر سے نجات دلاتی ہے۔ اکابرین نے فرمایا کہ ائمہ اہل بیت رات کو سوتے وقت اس سورۃ کی تلاوت ضرور کیا کرتے تھے۔ بزرگوں نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص اس سورۃ کی تلاوت چاند کی پہلی تاریخ کو کرے گا اس کو پورے مہینے کا درجہ میں نفع حاصل ہوگا اور اس کے مال میں پورے مہینے خوب خیر و برکت ہوگی۔ اگر کوئی شخص عام راتوں سے کسی بھی رات اس سورۃ کو رات بھر پڑھے، اس کو شب قدر اور شب براءت میں تمام رات عبادت کرنے کا ثواب حاصل ہوگا۔ گویا کہ تمام رات اس سورۃ کی تلاوت کرنے سے عام رات بھی شب قدر اور شب براءت جیسی مبارک رات بن جاتی ہے۔ اگر کوئی شخص اس کو ایک نشست میں اکتالیس بار پڑھے تو اس کی تمام مشکلات سے نجات حاصل ہوگی۔ کتنا بھی قرض ہوگا ادا ہوگا اور تمام آفات سے اس کی حفاظت ہوگی۔

خواص سورۂ نوح

اگر کسی شخص کا کوئی فاسق فاجر دشمن ہو اور وہ اس کو ستاتا ہو تو سورۂ نوح کو ایک ہی نشست میں ایک ہزار بار پڑھے اور لگاتار اس عمل کو تین روز تک کرے تو دشمن ہلاک ہو جائے گا یا کسی شدید مرض میں گرفتار ہو جائے گا اور دشمنی سے باز آجائے گا۔ اس عمل کے شروع اور آخر میں درود شریف پڑھنا چاہئے۔

خواص سورۂ جن

اگر کسی کو جن ستاتا ہو تو سورۂ جن کو سات مرتبہ پڑھ کر اس پر دم کریں اور اس عمل کو لگاتار سات دن تک کریں۔ اگر روزانہ سات مرتبہ سورۂ جن پڑھ کر پانی پر دم کر کے آسیب زدہ کو پلاتے رہیں تو اور بھی بہتر ہے۔ اگر جن اور کسی پری کو مسخر کرنا ہو تو اس سورۃ کو سات سو

مرتبہ پڑھیں، انشاء اللہ زبردست جنات اور پریوں کی تسخیر حاصل ہوگی لیکن اس طرح کے عملیات کے لئے کسی عامل کامل سے رجوع کرنا چاہئے کیوں کہ اس طرح کے عمل میں خطرہ درپیش ہوتا ہے۔

خواص سورۂ مزمل

جو شخص اس سورۃ کی تلاوت روزانہ کرنے کا معمول بنالے وہ سرکار دو عالم ﷺ کو خواب میں ضرور دیکھے گا۔ اگر اس سورۃ کی تلاوت کرکے کوئی حاکم کے سامنے جائے تو وہ مہربانی سے پیش آئے۔ اس سورۃ کی سات بار تلاوت کرنے سے رزق میں وسعت پیدا ہوتی ہے اور پڑھنے والا خیر و برکت کا حق دار بن جاتا ہے۔ اکثر اکابرین روزانہ ایک بار سورۂ یٰسین اور ایک بار سورۂ مزمل کی تلاوت لازماً کیا کرتے تھے اور بے شمار دین و دنیا کی دولتیں انہیں میسر رہا کرتی تھیں۔

خواص سورۂ قیامہ

جو شخص اس سورۃ کی تلاوت روزانہ سات مرتبہ کرے گا اس کو تسخیر خلائق کی دولت حاصل ہوگی اور ہر دیکھنے والا اس سے محبت کرے گا۔ اکثر اکابرین نہایت پابندی کے ساتھ اس سورۃ کا ورد کیا کرتے تھے۔

خواص سورۂ شمس

اگر کوئی حاجت درپیش ہو تو آفتاب طلوع ہونے پر آفتاب کی طرف منہ کرے، سات مرتبہ سورۂ شمس پڑھے اور اپنی حاجت کے لئے دعا کریں، انشاء اللہ حاجت پوری ہوگی۔ اکابرین نے فرمایا ہے کہ اس عمل کو عروج ماہ میں لگاتار سات دن تک کریں۔ اس سورۃ کا روزانہ پڑھنے والا قیامت کے دن سرخرو ہوگا اور اللہ کے عذاب سے محفوظ رہے گا۔ واضح رہے کہ ہر حال میں اللہ ہی کے سامنے دامن پھیلاتا ہے اور اسی کو ہر صورت میں مستعان سمجھتا ہے۔

خواص سورۂ ضحیٰ

اگر کوئی شخص غائب ہوگیا ہو تو اس کو حاضر کرنے کے لئے اس سورۃ کو دو ہزار مرتبہ پڑھیں تو وہ شخص جہاں بھی ہوگا بہت جلد واپس آئے گا، اس کو دس لوگ مل کر بھی پڑھ سکتے ہیں۔ اس عمل میں ایک شخص کو دو سو مرتبہ پڑھنا ضروری ہے۔ اگر کوئی شخص اس سورۃ کو روزانہ سات مرتبہ پڑھنے کا معمول بنائے تو اس پر دوزخ کی آگ حرام ہو جائے۔

خواص سورۂ الم نشرح

اگر کسی کے سینے میں درد ہوتا ہو تو اس سورۃ کو ایک مرتبہ پڑھ کر اپنے سینے پر دم کردے تو اس کا درد موقوف ہو جائے گا۔ اگر کسی کا کام بند ہوگیا ہو تو اس سورۃ کو اکیس مرتبہ پڑھ کر دعا کرے تو اس کا کام کھل جائے۔ اگر بارش کے پانی پر اس سورۃ کو اکیس مرتبہ پڑھ کر نہار منہ اس شخص کو پلایا جائے جس کے گردہ میں پتھری ہو تو پتھری نکل جائے گی اور نکلتے وقت کوئی تکلیف بھی نہیں ہوگی۔

تاج الوظائف

تمام مقاصد کے لئے (طریقہ غوثوی): جو بھی مقصد ہو پیش نظر رکھ کر دو رکعت نماز توبہ پڑھ کر پھر دو رکعت نماز برائے حصول مقصد پڑھ کر درج ذیل اسماء کو اکیس مرتبہ پڑھیں، اول و آخر درود شریف تین تین بار پڑھیں۔ اس عمل کو جمعرات سے شروع کریں اور چالیس دن تک جاری رکھیں۔

عمل: اللهم یا مسبب سبب یا مفتح فتح یا مفرج فرج یا میسر یسر یامتمم تمم یاربی الی مغلوب فانتصر یامسبب الاسباب یامفتح الابواب یا مقلب القلوب والابصار و صلی اللّٰہ تعالیٰ علی خیر خلقه سیدنا محمد و علی آل سیدنا محمد و بارك وسلم برحمتك یاارحم الراحیم.

اپنا بنانے کے لئے: اگر کوئی افسر یا جس سے کام ہو جو کہ سخت دل ہو اس کو اپنانے کے لئے درج ذیل دعا کو روزانہ ۱۲۱ ایک سو اکیس مرتبہ پڑھیں۔ مگر پہلی جمعرات صرف گیارہ سو مرتبہ پڑھے، عمل جمعرات سے شروع کر لیا تو بہت مجرب ہے۔

یا امام قوم فلاں بن فلاں کو کر دے موم آپ کے فضل و کرم سے پتھر ہوا موم بحق لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ﷺ (فلاں بن فلاں کی جگہ اپنے مطلوب کا نام لیں)

استخارہ عجیب: جو بھی مقصد ہو، پیش نظر رکھ کر جمعرات کے دن عشاء کی نماز پڑھ کر دو اگربتی جلا کر ایک ہزار بار یہ وظیفہ پڑھیں، آخر میں ایک بار کہیں یابدیع العجائب بخیر بحق امام جعفر صادق اس عمل کو سات دن تک جاری رکھیں، انشاء اللہ سات دن کے اندر اندر خواب میں سب کچھ ظاہر ہوگا۔

استخارہ حاضر: گیارہ بجے رات کو چراغ پیچھے رکھ کر (۱۱۲۱) مرتبہ پڑھیں اور پہلی جمعرات سے عمل شروع کریں، جو بھی مقصد ہو (میں بے خبر ہوں مجھ کو خبر کرو) کے وقت ظاہر کریں، آپ کے سایہ میں سب معلوم ہو جائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ (اس عمل کو جاہلوں سے چھپائیں)

عمل: بسم اللہ الرحمن الرحیم یکبروا حق برلی من امر اول غیب میں بے خبر ہوں مجھ کو خبر کرو۔

تشخیص مرض: درج ذیل نقش کو اس کی ترتیب سے اتار لیں (۳۱۷) کے بعد (۳۱۸، اور ۳۱۹) ایسی ہی ترتیب سے نقش پر کر لیں اور (۳۲۰) کے بعد (۳۲۲) سے شروع کریں اور عود لوبان کا دھواں یا اگربتی کا دھواں دے کر نقش کو لپیٹ کر مریض کے سیدھے ہاتھ میں تھما دیں اور ہاتھ سیدھا رکھنے کو کہیں۔ اگر مریض کے ہاتھ میں وزن معلوم ہو تو آسیب کا خلل ہے۔ اگر ہاتھ میں جلن یا لرزہ ہو تو سحر ہے یا کچھ بھی نہ معلوم ہو تو مرض جسمانی ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۳۲۵	۳۲۸	۳۳۱	۳۱۷
۳۳۰	۳۱۸	۳۲۴	۳۲۹
۳۱۹	۳۳۳	۳۲۶	۳۲۳
۳۲۷	۳۲۲	۳۲۰	۳۳۲

عزمت علیکم یا صلحفشا یا بلخشا یا بلخشفشا یا ملکشفا لنالنا عصتمم علی سلیمان بن داود علیه السلام پڑھ کر نقش پر دم کریں۔

درج ذیل کو نقش تشخیص مرض کے لئے استعمال کیا جاسکتا ہے، طریقہ وہی ہے جو پہلے بتایا گیا ہے، البتہ اس نقش کو (۹۲۵۰) سے شروع کریں اور (۹۲۵۱) اور (۹۲۵۲) سے مسلسل لگاتار بھرتے رہیں اس پر اگربتی کا دھواں دیں اور مریض کے ہاتھ میں رکھیں۔ اگر وزن معلوم ہو تو آسیب کا خلل ہے۔ جلن یا لرزہ ہو تو سحر (جادو) ہے اور اگر کچھ بھی نہ ہو مرض جسمانی ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۹۲۵۷	۹۲۶۰	۹۲۶۳	۹۲۵۰
۹۲۶۲	۹۲۵۱	۹۲۵۶	۹۲۶۱
۹۲۵۲	۹۲۶۵	۹۲۵۸	۹۲۵۵
۹۲۵۹	۹۲۵۴	۹۲۵۳	۹۲۶۴

سورہ

سورہ کے لغوی معنی ہیں راہ، شرف، بزرگی، اصطلاحی معنی میں ٹکڑا قرآن شریف کا، جس کے شروع میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ہوتی ہے، صرف ایک سورہ (سورۂ برأت) ایسی ہے جس کے شروع میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نہیں ہے، علماء کرام نے قرآن شریف کو بہ اعتبار تعداد آیات چار قسمیں کردی ہیں، جن میں سو آیتوں سے زیادہ ہیں ان کو طوال کہتے ہیں، جن میں سو کے قریب ہیں ذوات المسین کہتے ہیں اور جن میں سو سے بہت کم آیتیں ہیں، ان کو مثانی کہتے ہیں اور سورۂ حجرات سے اخیر قرآن شریف تک جو سورتیں ہیں ان کو مفصل کہتے ہیں۔

سوگ

سوگ کے معنی ہیں ماتم کرنا، زینب بن ابی سلمہؓ کہتے ہیں کہ جب ملک شام سے ابوسفیان کی رحلت کی خبر آئی تو تیسرے دن ان کی بیٹی ام المومنین حضرت ام حبیبہؓ نے ایک خوشبو جس میں زردی تھی منگوائی اور اسے اپنے رخسار اور باہوں پر لگایا اور کہا بے شک مجھے اس وقت اس خوشبو کے لگانے کی ضرورت نہ تھی، اگر میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا نہ ہوتا کہ کسی عورت کو جو اللہ پر اور آخرت پر ایمان رکھتی ہو یہ جائز نہیں کہ میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرے تو میں یہ خوشبو ہرگز نہ لگاتی۔ (بخاری)

سیئہ

برائی، گناہ، سیئہ اور حسنہ کی دو قسمیں ہیں شرعاً ناپسندیدہ اور پسندیدہ اور طبعاً ناپسندیدہ اور پسندیدہ، قرآن مجید میں دونوں معنوں میں اس کا استعمال ہوا ہے۔ وَجَزَاءُ سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا۔
برائی کا بدلہ اسی کے مثل برا ہوگا۔ (۴۲:۴۰)

سی پارہ: فارسی لفظ قرآن مجید کے تیس جز میں کا کوئی جز۔

سید: سردار، پیشوا، مسلمانوں میں عام طور پر حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی سبط کو سید کہتے ہیں۔

سیر: سیرت کی جمع، سوانح حیات، السیر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات زندگی کا مجموعہ ہے جسے امام محمد بن اسحاقؒ نے لکھا۔

سیف اللہ: اللہ کی تلوار، آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو اس لقب سے نوازا تھا۔

سیل عرم

ملک سبا کے شہر مارب کے متصل جنوب میں ابلق نامی دو پہاڑوں کے درمیان وادی اذنیہ میں جہاں پہاڑوں کے اردگرد پانی جمع ہوکر دریا بن جاتا تھا، ۸۰۰ سال قبل مسیح میں یشعر بیسین بن یعہلی بنوف نامی بادشاہ نے ایک عظیم الشان تاریخی بند تعمیر کیا تھا جس کی وجہ سے تمام بنجر زمینیں باغ و بہار ہوگئیں اور زمین کا کوئی حصہ غیر مزروعہ نہیں رہ گیا، تمام آبادی خوشحال ہوگئی مگر یہ لوگ نافرمان اور سرکش وشریر تھے آخر یہ بند ٹوٹا اور پوری قوم تباہ ہوگئی۔ فَأَعْرَضُوا فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ سَيْلَ الْعَرِمِ۔
توانہوں نے منہ پھیر لیا پس ہم نے ان پر زور کا سیلاب چھوڑ دیا۔
(۳۴:۱۶)

سیناء

سینا اور سینین کوہ طور کے نام ہیں ملک شام کا پاک پہاڑ جدہ سے مصر کے راستے میں پڑتا ہے، اسی پہاڑ پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کو خدا سے ہمکلامی کا شرف حاصل ہوا اور وہ نبوت سے سرفراز ہوئے۔
وَشَجَرَةً تَخْرُجُ مِنْ طُورِ سَيْنَاءَ تَنْبُتُ بِالدُّهْنِ وَصِبْغٍ لِّلْآكِلِينَ ۝

اور وہ درخت بھی (ہم نے پیدا کیا) جو طور سینا میں ہوتا ہے، کھانے والوں کیلئے روغن اور سالن لئے ہوئے اگتا ہے۔(۲۳:۲۰)

ش

شادی

ازدواجی زندگی کے بندھن کو فارسی اور اردو میں شادی کہتے ہیں۔ عربی میں اسے عرس اور شرع میں نکاح کہتے ہیں۔ ازدواجی بندھن کے لئے قرآن میں نکاح اور عقد کے الفاظ آئے ہیں۔ اسلام میں نکاح کرنا سنت رسول ہے۔ روایت ہے کہ ایک صحابی عثمانؓ بن معذون راہبانہ زندگی گزارنا چاہتے تھے مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صاف منع فرمادیا۔

وَمِنْ اٰیٰتِهٖۤ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا.

اللہ کی نشانیوں میں سے ایک یہ ہے کہ اس نے تمہاری ہی جنس سے تمہاری بیویاں پیدا کیں۔(۳۰:۲۱)

شاعر

اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِیْمٍ ۝ وَّمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ ۝

یہ معزز فرشتہ کا اتارا ہوا ہے کسی شاعر کا کلام نہیں۔ ۲۹: ۴۰/۴۱۔

بعض مقامات میں آیات قرآنی شعروں تقاضوں پر پورا اترتی ہیں جیسے

الم نشرح لک صدرک ۔ ووضعنا عنک وزرک

اور جیسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

هل انت الا اصبع دميت وفي سبيل الله مالقيت

مگر حضور رسول اکرم، سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا دعویٰ نہیں کیا اور اسی لئے یہ شعر نہیں کہلائے، کشف الاصطلاحات الفنون میں عربی شعرا کو چھ حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

(۱) الجاہلون، ظہور اسلام سے پہلے کے شعراء جیسے زہیر، طرفہ، امرأالقیس، امر بن کلثوم، الحارث وغیرہ۔

(۲) المخضرمون، وہ جو دور جہالت میں پیدا ہوئے پھر اسلام کو قبول کرلیا جیسے لبیدؓ، حسانؓ، وغیرہ۔

(۳) المتقدمون، جن کے والدین نے اسلام قبول کیا ہوا اور جو اسلام کے ابتدائی دور میں پیدا ہوئے، مثلاً ضریر۔

(۴) المولدون، جو مسلماں ہی پیدا ہوئے مثلاً بشر۔

(۵) المحدثون، اسلام کی تیسری نسل میں ابوتمیم، بختاری وغیرہ۔

(۶) المتحرون، آخری یا بعد کے لوگ۔

وَالشُّعَرَآءُ یَتَّبِعُهُمُ الْغَاوٗنَ ۝ اَلَمْ تَرَ اَنَّهُمْ فِیْ كُلِّ وَادٍ یَّهِیْمُوْنَ ۝ وَاَنَّهُمْ یَقُوْلُوْنَ مَا لَا یَفْعَلُوْنَ ۝

اور شاعروں کی پیروی گمراہ لوگ کیا کرتے ہیں، کیا تم نے نہیں دیکھا کہ وہ ہر وادی میں سر مارتے پھرتے ہیں اور کہتے ہیں جو کرتے نہیں۔(۲۶: ۲۲۴/۲۲۶)

شاعری

فرصت کے لحاب میں اگر اچھے اشعار بغرض تفریح کے اور سنے جائیں تو شرعاً اس میں کوئی قباحت نہیں ہے۔ حضرت عمر بن الشریدؓ اپنے والد شریدؓ سے روایت کرتے ہیں کہ میں ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک سواری پر بیٹھا چلا جارہا تھا کہ آپؐ نے مجھ سے فرمایا تمہیں امیہ بن ابی الصلت کے اشعار یاد ہیں۔ میں نے عرض کیا "جی ہاں" فرمایا سناؤ، میں نے ایک شعر سنایا، آپؐ نے فرمایا اور کچھ یہاں تک کہ اسی طرح آپؐ کو سو شعر میں نے سنائے (مسلم)

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان من الشعر لحكمة بلاشبہ بعض اشعار میں حکمت ہے یہ بھی فرمایا۔ اصدق كلمة قالها العرب قول لبيد. سب سے زیادہ سچا کلام جو اہل عرب نے کہا وہ لبید شاعر کا ہے جس نے یہ کہا۔

الا كل شئی ما خلا لله باطل

وكل نعيم لا محالة زائل

سنو، اللہ تعالیٰ کے سوا ہر چیز باطل ہے اور ہر ایک نعمت ضرور زوال پذیر ہے۔

شب برات

ماہ شعبان کی پندرہویں رات، جس میں فرشتے بحکم الٰہی بندوں کا حساب عمر اور رزق تقسیم کرتے ہیں، اس شب کے چار نام آئے ہیں۔

(۱) لیلۃ المبارکہ (۲) لیلۃ البرأت (۳) لیلۃ الصک اور (۴) لیلۃ الرحمہ۔ لیلۃ المبارکہ یعنی برکت والی رات اس لئے کہ اس شب میں ملائکہ نزول کرتے ہیں، اسی شب میں اللہ تعالیٰ آب زمزم میں زیادتی کرتا ہے اور یہ زیادتی ظاہری بھی ہوتی ہے۔ لیلۃ البرأت، بری کرادینے والی رات اس لئے کہ اللہ تعالیٰ اس رات میں ایک بڑی تعداد کی مغفرت کرکے جہنم سے بری کرتا ہے۔ لیلۃ الصلت یعنی اقرارنامہ کی رات اس لئے کہ اس شب میں اللہ جل شانہ اپنے خاص بندوں کو گناہوں سے مغفرت کرکے اقرارنامہ یعنی پروانہ نجات عطا کرتا ہے، لیلۃ الرحمہ یعنی رحمت کی رات، اس لئے کہ اسی شب میں قرآن مجید لوح محفوظ سے تحریر ہونا شروع ہوا تھا اور لیلۃ القدر میں اس کی تکمیل ہوئی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک رات میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ پایا تو ان کی جستجو میں نکلی، آپ بقیع میں تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس جبرائیل علیہ السلام آئے اور کہا کہ آج نصف شعبان کی رات ہے۔ اس رات میں اللہ تعالیٰ لوگوں کو جہنم سے نجات دے گا جتنے قبیلہ کی بکریوں کے بال ہیں، مگر اس رات میں بھی چند بدنصیب اشخاص کی جانب ان کی نظر عنایت نہ ہوگی، مشرک، کینہ ور، قطع رحمی کرنے والے، پائجامہ، تہہ بند ٹخنوں کے نیچے لگانے والے، والدین کی نافرمانی کرنے والے اور شراب خوار، اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی، میں نے سنا آپ سجدہ میں دعا مانگ رہے تھے، میں تیری سزا سے تیرے عفو کی پناہ مانگتا ہوں، تیری ذات بزرگ و برتر ہے، میں تیرے لائق تیری تعریف نہیں کرسکتا، تو ویسا ہی ہے جیسا تو نے خود اپنی تعریف فرمائی۔

سورۂ "احقاف" کے جن "جعطیش" کی تسخیر کا عمل

پرسکون ماحول اور الگ کمرہ میں یہ عمل کریں، عمل شروع کرنے سے ایک ہفتہ پہلے جانوروں کی ہر چیز بند کردیں اور جماع سے مکمل پرہیز کریں۔ یہ عمل آپ نوچندی جمعرات یا جمعہ سے شروع کریں گے، غسل کرکے احرام سفید کپڑے کا پہن لیں، پھر کمرہ میں داخل ہوجائیں، پہلے لوبان مہکائیں، پھر حصار باندھ کر قبلہ رخ کھڑے ہوکر دو نفل نماز توبہ، دو نفل برائے ایصال ثواب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، دونوں رکعت میں سورۃ الفاتحہ، سورۃ اخلاص ۳-۳ مرتبہ پڑھیں اور پھر دو نفل نماز حاجت تسخیر جن کی نیت سے ادا کریں، اب آپ سورۃ "احقاف" ایک مرتبہ اور عمل تسخیر ۳۳ مرتبہ پڑھیں۔ اسی ترکیب سے سورت کی تعداد ۲، ۳، ۷ کو سات یا گیارہ دن میں پورا کریں، انشاء اللہ تعالیٰ سورۂ ہذا کے جن "جعطیش" کی حاضری ہوگی، جب وہ حاضر ہو تو ہدایات کے مطابق عہد و پیمان کریں، بعد چلہ سورۂ عمل تسخیر کو ۷ مرتبہ ورد میں رکھیں۔

عمل تسخیر

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ رَبِّیَ اَنْظُرْ اِلَیْکَ یَا جَعْطِیْش بِحَقِّ سورۂ احقاف بِحَقِّ کٓهٰیٰعٓصٓ بِحَقِّ سُلَیْمَان بن داؤد علیهما السّلام بِحَقِّ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ اُحْضُرْ مِنْ جَانِبِ الْمَشَارِقِ وَالْمَغَارِبِ اُحْضُرُوْا مِنْ جَانِبِ الْجُنُوْبِ وَالشِّمَالِ یَاجَعْطِیْش یَاجَعْطِیْش یَاجَعْطِیْش حاضر شو حاضر شو حاضر شو

⌘ ⌘ ⌘ ⌘ ⌘

آئی آر ایس (موصف

طلاق۔ طلاق۔ طلاق

طلاق لفظی یوں تو بڑا کٹھور، کرخت اور تکلیف دہ ہوتا ہے لیکن اس کی سفاکی کا آسانی سے اندازہ بھی نہیں لگایا جا سکتا۔ یقیناً اس کی معنویت آری کے ابھرے ہوئے دانتوں کی طرح خطرناک ہوتی ہوگی۔ اس کا ہم صرف قیاس ہی لگا سکتے ہیں کیونکہ ڈوبتے ہوئے انسان کی چیخیں تو عمر بھر کے لئے سماعتوں کو گونگا کر دیتی ہیں۔ ہم نے اپنی کم عمری کے زمانے میں اپنے ایک جاننے والے بزرگ جو قدیم حیدر آبادی روایت کے گھرانے سے تعلق رکھتے تھے ان کے خاندان میں، طلاق۔ طلاق۔ طلاق، کے رسمی طور پر انجام پانے کا ایک خوفناک منظر اپنی ان بدنصیب آنکھوں سے دیکھا تھا اور آج تک میری آنکھیں اس دل سوز منظر سے پیچھا نہیں چھڑا سکی ہیں۔ گھر کے آنگن اور دالان کے بیچ ایک دبیز گھریلو چادر کو حجاب بنایا گیا تھا۔ یعنی یہ ایک پردہ تھا، لیکن یہ پردہ کب تھا؟ یہ تو مقدس رشتوں کی ایک ٹوٹتی ہوئی دیوار تھی۔ آنگن میں خاندان کے بزرگ اور محلے کے کچھ شرفاء بیٹھے ہوئے تھے اور پردے کے پیچھے دالان میں ایک تخت پر کچھ عورتیں اس عورت کو گھیرے بیٹھیں تھیں جو طلاق کی سولی پر لٹکائی جانے والی تھی۔ مردانے والے حصے میں بزرگوں کے بیچ ایک شخص گردن جھکائے بیٹھا تھا۔ تھوڑی سی میلی کچیلی گفتگو کے بعد وہ شخص اچانک کھڑا ہو گیا اور اس نے تین بار طلاق۔ طلاق کہا اور کسی رجسٹر نما چیز پر دستخط کئے اور بہت آرام سے کچھ لوگوں کے ساتھ گھر سے نکل کر زندگی کی شاہراہ پر کہیں گم ہو گیا۔ اسے تو یہ پتہ ہی نہیں چلا کہ اندر کے حصہ میں نسوانی تمکنت کی ایک مضبوط دیوار اچانک بیٹھ گئی، آرزوؤں، حسرتوں، امنگوں کے ملبہ میں دھنس گئی۔ اس اندر بیٹھی ہوئی طلاق کے زہریلے خنجر سے زخمی عورت کی سسکیاں اچانک چیخوں میں تبدیل ہو گئیں۔ اس خاتون نے بین کرتے ہوئے اپنی کلائی کی چوڑیوں کو تخت پر اتنی زور سے پٹخا کہ چوڑیوں کے ٹکڑوں نے اس کی دونوں کلائیوں پر مطلقہ کی کبھی نہ مٹنے والی خونی مہر لگا دی تھی۔ بظاہر تو اس دلدوز منظر نے ملنے اور بچھڑنے کی ہزار ہا داستانوں میں ایک نئے قصے کا اضافہ کر دیا تھا لیکن اندرونی چوٹ اور ٹوٹ پھوٹ کا اندازہ بھی نہیں لگایا جا سکتا تھا۔ یوں بھی پوسٹ مارٹم کے لئے مرنا ضروری ہوتا ہے لیکن طلاق کی گولی سے گھائل عورت زندہ چلتی پھرتی نعش کی طرح ہوتی ہے۔ ابھی تک سائنس اور جدید ٹکنالوجی زندہ اور چلتی پھرتی نعشوں کے پوسٹ مارٹم سے بالکل ناآشنا اور انجان ہیں۔

کم و بیش کچھ اسی سے ملتی جلتی کہانیاں طلاق دینے اور طلاق حاصل کرنے والوں کے درمیان معاشرے میں آج کل مستقل گھوم رہی ہیں۔ لڑکیاں شادی سے قبل آرزوؤں کے سنہرے خوابوں میں طلاق کے تصور سے بھی ناآشنا رہتی ہیں لیکن سرپرستوں کے غلط فیصلے، پچھتاوے یا قسمت کی خرابی پر وہ رو تو سکتی ہیں اور ماتم بھی کر سکتی ہیں لیکن کسی معقول وجہ کے بغیر نیپکن کے کاغذی مشین کی طرح استعمال کر کے پھینک دیئے جانے والی صورت میں اتنا ٹوٹ جاتی ہیں کہ انھیں شادی کے نام سے نفرت ہونے لگتی ہے اور وہ اپنے وجود کو کوسنے لگتی ہیں اور کبھی کبھی تو وہ سوچتی ہیں کہ وہ قدیم دور کتنا اچھا تھا جب بیٹی کو پیدا ہوتے ہی مار دیا جاتا تھا، دفن کر دیا جاتا تھا، زندہ جلا دیا جاتا تھا۔ غیور لوگ طلاق کے بعد اپنی بیٹیوں کے ساتھ ساری عمر اپنے گھروں میں ایسے قید ہو جاتے ہیں یا اپنے آپ کو قید کر لیتے ہیں کہ پھر وہاں سے چار کاندھوں پر ہو کر ہی نکلیں۔ طلاق کے زہریلے خنجر سے زیادہ خطرناک کوئی اور ہتھیار اس دنیا میں آج تک نہیں بن سکا جس کے زخم کی شدت طلاق کے زخم سے ہونے والی تکلیف سے زیادہ ہو۔

سورج سے نظریں ملانے کا دعویٰ کرنے والے لوگ چھوٹی سی ویلڈنگ مشین کے پاس سے گذرتے ہوئے بھی اپنی آنکھوں پر ہاتھ رکھ لیتے ہیں لیکن کسی طلاق شدہ عورت کی آنکھوں میں دیکھئے تو ہزاروں سورج اس کی آنکھوں سے ابلتے ہوئے دکھائی دیں گے۔

اس کے اندر چھپا ہوا کرب آتش فشاں پہاڑ سے کم نہیں ہوتا۔ اس کرب کو محسوس کرنے والی ساری زندگی اندر ہی اندر سلگتی رہتی ہے۔ اپنے اندر سلگتے ہوئے شعلوں پر صبر وتحمل وضبط کا پانی ڈال کر اس آگ کی آنچ کو کم کرنے کی کوشش کرتی رہتی ہے۔ اس فرسودہ اور رکیک عمل کو انجام دینے والے کیوں اور کس طرح اس حقیقت کو فراموش کر دیتے ہیں کہ یہ وہ عمل ہے جو خالق کائنات کو سخت ناپسند ہے اور اس کو انجام دینے والا بلاشبہ جہنمی بن جائے گا۔ حدیث شریف ہے کہ جب کوئی مرد کسی عورت کو کسی معقول وجہ کے بغیر طلاق دیتا ہے تو زمین وآسمان لرز اٹھتے ہیں۔ زمین وآسمان کو اس طرح جھنجھوڑنے والے کیوں اپنے عبرتناک انجام سے غافل اور بے نیاز ہو جاتے ہیں اور ایسے گھناؤنے عمل کی طرف راغب ہوتے ہیں۔ معاشرہ میں جب کسی گھر میں کسی بیٹی کو طلاق دی جاتی ہے تو گھروں میں ایسی خاموشی چھا جاتی ہے جیسے کسی گھر سے میت اٹھ جانے کے بعد کیفیت طاری ہوتی ہے۔ جیسے لڑکی کی رخصتی کے بعد گھر کے در و دیوار کی ویرانی، جیسے قبرستان میں دفنانے کے بعد لوگوں کے چلے جانے کے بعد چھا جانے والی خاموشی۔ آنکھوں میں سوگواری کے ڈھیر سارے آنسو، چہرے آنسوؤں سے تر جیسے بھیگے ہوئے سفید کبوتر، جیسے بجھتے ہوئے چراغ کی لو، جیسے چھت کاٹ کر آتا ہوا برسات کا پانی جیسے شکرے کی آواز سے سہمی چڑیا، جیسے سانپ کے خوف سے خالی بیا کا گھونسلہ جیسے پگڈنڈیوں سے الجھتا ہوا تھکا تھکا سا مسافر۔ دنیا ایک گذرگاہ ہے، انسانیت کے قافلے یہاں پر سے گزر رہے ہیں۔ پوری زندگی ایک مسلسل سفر ہے۔ ہر انسان مسافر ہے اور چار و ناچار زندگی کا سفر سبھی کو طئے کرنا ہے۔ ازدواجی زندگی کا رشتہ ایک آئینہ کی طرح ہے جس میں شوہر اور بیوی ایک دوسرے کی عکاسی کرتے ہیں۔ نکاح صرف خوشی کا نام نہیں بلکہ ایک معاہدہ ہے جو ایک مرد اور ایک عورت کے درمیان طئے پاتا ہے کہ ہم دونوں زندگی بھر کے ساتھی اور مددگار بن گئے ہیں اور یہ معاہدہ کرتے وقت خدا اور خلق دونوں کو گواہ بنایا جاتا ہے، اور خطبہ نکاح کی آیتیں اس بات کی طرف صاف صاف اشارہ کرتی ہیں کہ اگر اس معاہدہ میں شوہر یا بیوی کی طرف سے کوئی خرابی پیدا کی گئی یا اسے ٹھیک سے نبھایا نہیں گیا تو خدا کا غصہ اس پر بھڑ کے گا، اور وہ جہنم کی سزا کا مستحق ہوگا۔ پرانے زمانے میں طلاق کے واقعات کبھی کبھار سننے میں آتے تھے لیکن آج کل یہ روزانہ کے واقعات بنتے جا رہے ہیں۔ ازدواجی زندگی کی ناخوش گواری معاشرہ کی بنیادیں ہلا رہی ہیں۔ انانیت (Ego) غرور، تکبر، ۔، بزدگی، جنسی بے راہ روی، ٹیلی ویژن سیریلس کے منفی اثرات، موبائل فونس، یہ تمام برائیاں اس فعل کی فصل کے بیج ہیں۔ نئی نسل آج صبر وتحمل، بزرگوں کے ادب، استقامت ایثار قربانی کے جذبے سے بہت دور ہے۔ سرپرست ان بنیادی ضرورت کی قدروں سے اپنی اولاد کو قریب لانے سے غافل ہیں۔

معاشرہ میں لوگ اپنی اولاد کو زندگی کے تقریباً ہر شعبہ کے لئے تیار کرتے ہیں، روزگار سے منسلک اعلیٰ تعلیم، لڑکیوں کو تعلیم کے ساتھ ساتھ امور خانہ داری، خصوصی طور پر پکوان سے واقفیت اور مہارت پر توجہ دی جاتی ہے لیکن سسرال میں ضرورت پڑنے پر کبھی کسی قسم کا کوئی مسئلہ نہ پیدا ہو۔ لیکن کہیں بھی کبھی بھی یہ دیکھا نہیں جاتا ہے کہ میاں بیوی کے ازدواجی رشتہ کی مستحکم اور مضبوط اور ہمیشہ قائم رہنے والی بنیادی قدروں کے بارے میں بھی موثر طور پر کونسلنگ کی جائے۔ ابتداء ہی میں انھیں ان قدروں کی اہمیت کے بارے میں سمجھایا جائے۔ جب آپ شادی کو ایک سماجی فرض اور جسمانی ضرورت سمجھ کر زندگی کی طرف بڑھیں گے تو ظاہر ہے کہ وقت کے ساتھ ساتھ یہ رشتہ بھی محض ذمہ داری بن جائے گا۔ اس طرح یہ رشتہ صرف سانس لیتا ہے، جیتا نہیں ہے۔ سروے کے مطابق ۷۵% شادی شدہ لوگ اس طرح جیتے ہیں کہ بس ذمہ داری نبھانی ہے، اور وہ اجنبیوں کی طرح زندگی گذارتے ہیں۔ سماجی فرائض اور جسمانی تقاضوں کو تو وہ پورا کرتے ہیں لیکن ذہنی وجذباتی طور پر ایک دوسرے کے قریب نہیں ہوتے۔ میاں بیوی دو انفرادی شخصیتیں ہیں۔ کامیاب شادی شدہ زندگی کے لئے ایک دوسرے کی انفرادیت سے مستفید ہونا چاہئے۔ کسی ایک کی سوچ یا رائے کو اپنے شریک حیات پر کبھی مسلط نہ کریں۔ اختلاف رائے فطری بات ہے، ایسی صورت میں خاموش اور ناراض ہونے کی بجائے گفتگو اور سنجیدگی سے مل کر غور کریں اور پھر دونوں مشترکہ طور پر ایک فیصلہ پر آئیں،

اس سے احساس اور اچھوتا پن قائم ہوتا ہے۔ مومن شوہر اپنی مومن بیوی سے نفرت نہ کرے۔ وہ اگر خوبصورت نہ ہو تو اس کی سیرت میں خوبصورتی تلاش کرے، اگر اس کی ایک عادت آپ کو پسند نہیں آتی تو دوسری عادتیں پسند آئیں گی بشرطیکہ اس کو موقع دیا جائے۔ ایسے کسی عمل پر فوراً قطع تعلق کا فیصلہ بزدلانہ اور کمزور ہے۔ یہ مردانگی والا عمل یقیناً نہیں۔

حجۃ الوداع کے خطبہ میں نبی دوعالم ﷺ فرماتے ہیں کہ لوگوں سنو! عورتوں کے ساتھ بہتر سلوک کرنا، اس لئے کہ وہ تمہارے پاس بمنزلہ قیدی کے ہیں۔ جب پوچھا گیا کہ کسی شوہر کی بیوی کا اس پر کیا حق ہے تو حضور نے فرمایا جب تو کھائے اسے کھلائے اور جب تو پہنے تو اسے پہنائے اور اس کے چہرے پر نہ مارے اور اس کو بددعا کے الفاظ نہ کہے اور اگر اس سے تعلق ترک کرے تو صرف اپنے گھر میں کرے یعنی اگر بیوی کی طرف سے نافرمانی اور شرارت ظاہر ہو تو قرآن کی ہدایت کے مطابق پہلے اسے نرمی سے سمجھایا جائے، اگر اس سے بھی وہ ٹھیک نہ ہو تو گھر میں بستر الگ کرے اور بات باہر نہ پہنچنے دے کیونکہ یہ شرافت کے خلاف ہے، اس پر بھی ٹھیک نہ ہو تو مارا جا سکتا ہے لیکن چہرہ پر نہیں نہ ہی ایسا کہ ہڈی ٹوٹ جائے زخمی کر دینے والی مار نہ ماری جائے اس کی سختی سے ہدایت کی گئی ہے۔

ہر شادی شدہ زندگی میں جھگڑے، بحث وتکرات ہوتی ہے، ایک کامیاب شادی شدہ جوڑے کی کامیابی کا راز یہ ہے کہ وہ کبھی ایک دوسرے کو الزام نہیں دیتے جہاں تک ممکن ہو وہ مسئلہ کی تہہ تک پہنچ کر اسے جڑ سے اکھاڑ پھینک دیتے ہیں۔ اکثر میاں بیوی جھگڑے یا کسی خلش یا تکرار کے بعد ایک دوسرے سے بات نہ کرتے ہوئے اپنے غصہ کا اظہار کرتے ہیں، اس سے کشیدگی اور بڑھتی ہے۔ ماہر نفسیات کہتے ہیں کہ ہمیشہ گفتگو یا بات چیت بے حد اہمیت کی حامل ہوتی ہے، اس لئے ضروری ہے کہ ہمیشہ مسئلہ کا حل بات چیت سے نکالا جائے، ذہنی وجذباتی طور پر میاں بیوی ایک دوسرے میں ضم ہو جائیں۔ پیار و محبت، باہمی احترام واعتماد بھروسہ، صبر وتحمل، جذبات ایثار وقربانی، بزرگوں اور سرپرستوں کی قدر وعزت اور ان سب سے بڑھ کر استقامت وہ بنیادی پتھر ہیں جن کے بغیر کامیاب زندگی کے بنیادی فیصلے ادھورے اور نامکمل ہیں۔

ایک منہ والا رودراکش

پہچان

رودراکش پیڑ کے پھل کی گٹھلی ہے۔ اس گٹھلی پر عام طور پر قدرتی سیدھی لائنیں ہوتی ہیں۔ ان لائنوں کی گنتی کے حساب سے رودراکش کے منہ کی گنتی ہوتی ہے۔

فائدہ

ایک منہ والا رودراکش میں ایک قدرتی لائن ہوتی ہے۔ ایک منہ والے رودراکش کے لئے کہا جاتا ہے کہ اس کو دیکھنے ہی سے انسان کی قسمت بدل جاتی ہے تو پہننے سے کیا نہیں ہوگا۔ یہ بڑی بڑی تکلیفوں کو دور کردیتا ہے۔ جس گھر میں یہ ہوتا ہے اس گھر میں خیر و برکت ہوتی ہے۔

ایک منہ والا رودراکش سب سے اچھا مانا جاتا ہے۔ اس [illegible] پہننے سے [illegible] طرح کی پریشانیاں دور ہوتی ہیں۔ چاہے وہ حالات کی وجہ سے ہوں یا دشمنوں کی وجہ سے۔ جس کے گلے میں ایک منہ والا رودرا [illegible] اس انسان کے دشمن خود ہار جاتے ہیں اور خود ہی پسپا ہو جاتے ہیں۔

ایک منہ والا رودراکش پہننے سے یا کسی جگہ رکھنے سے ضرور فائدہ ہوتا ہے۔ [illegible] انسان کو کون پہنچاتا ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ قد [illegible] نعمت ہے۔

ہاشمی روحانی مرکز نے اس قدرتی نعمت کو ایک عمل کے ذریعہ اور بھی زیادہ موثر بنا کر عوام کی خدمت کے لئے تیار کیا ہے اس مختصر عمل کے بعد اس کی تاثیر اللہ کے فضل سے دوگنی ہوگئی ہے۔

خاصیت: جس گھر میں ایک منہ والا رودراکش ہوتا ہے اللہ کے فضل سے اس گھر میں بفضل خداوندی خوشیاں اور سکون ہوتا ہے۔ ناگہانی موت سے حفاظت رہتی ہے، جادو ٹونے اور آسیبی اثرات سے حفاظت رہتی ہے اور نجات بھی ملتی ہے، ایک منہ والا رودراکش بہت قیمتی ہوتا ہے اور بہت کم ملتا ہے، یہ چاند کی شکل کا یا کاجو کی شکل کا بھی ہوتا ہے جو کہ عام طور پر دستیاب ہے اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ اصلی ایک منہ والا رودراکش جو گول ہونا ضروری ہے جو کہ مخصوص مقامات میں پایا جاتا ہے، جو کہ مشکل سے اور بہت کوششوں سے حاصل ہوتا ہے، ایک منہ والا رودراکش گلے میں رکھنے سے گلا کبھی پیسے سے خالی نہیں ہوتا، اس رودراکش کو ایک مخصوص عمل کے ذریعہ مزید معتبر بنایا جاتا ہے، یہ اللہ کی ایک نعمت ہے، اس نعمت سے فائدہ اٹھانے کے لئے ہم سے رابطہ قائم کریں اور کسی وہم میں مبتلا نہ ہوں۔

(نوٹ) واضح رہے کہ دس سال کے بعد رودراکش کی افادیت متاثر ہوجاتی ہے دس سال کے بعد اگر رودراکش بدل دیں تو دوراندیشی ہوگی۔

از: فتح پور

نام: عصمت جہاں

نام والدین: بانو، اکرام اللہ

تاریخ پیدائش: یکم ستمبر ۱۹۸۹ء

قابلیت: ایم، اے، اردو معلم

آپ کا نام ۸ حروف پر مشتمل ہے ان میں سے ۳ حروف نطقے والے ہیں باقی ۵ حروف، حروف صوامت سے تعلق رکھتے ہیں، عنصر کے اعتبار سے آپ کے نام میں تین حروف بادی، تین حروف آتشی، ایک حرف خاکی اور ایک حرف آبی ہے، بہ اعتبار اعداد آپ کے نام میں بادی حروف کو غلبہ حاصل ہے۔

آپ کا مفرد عدد ۲ مرکب عدد ۲۰ اور آپ کے نام کے مجموعی اعداد ۶۵۹ ہیں۔

۲ کا عدد حیا اور سادگی سے وابستہ ہے، جن خواتین کا عدد ۲ ہوتا ہے ان میں شرم و حیا حد سے زیادہ ہوتی ہے لیکن ملبوسات کے سلسلہ میں یہ اچھا ذوق رکھتی ہیں، بھڑک دار کپڑوں سے انہیں وحشت ہوتی ہے، بناؤ سنگھار اور کپڑوں کی خراش تراش سے انہیں دلچسپی ہوتی ہے لیکن کپڑوں کے سلسلہ میں ان کے رجحانات متانت اور سنجیدگی سے بہرہ ور ہوتے ہیں۔ ۲ عدد کی خواتین کو رنگوں کے انتخابات میں کافی مہارت ہوتی ہے، یہ خواتین نہایت شریف اور نرم دل ہونے کے باوجود ایک طرح کی ضد اپنے اندر رکھتی ہیں اور ان میں ایک طرح کی انا ہوتی ہے جو انہیں ہر وقت پریشان اور مضطرب رکھتی ہے۔

۲ عدد کی خواتین میں ایک طرح کا عورت پن ہوتا ہے جو انہیں اپنی ہم جولیوں میں ممتاز رکھتا ہے، دو عدد کی خواتین کو دین و مذہب سے بھی دلچسپی ہوتی ہے، ان کے عقائد پر اپنا اثر ڈالنا آسان نہیں ہوتا، یہ نہایت مضبوطی کے ساتھ اپنے آباء و اجداد کے اصولوں اور قاعدوں پر قائم رہتی ہیں اور انہیں ان کے خیالات اور رجحانات سے ٹس سے مس کرنا آسان نہیں ہوتا، یہ ہر لڑکی سے دوستی نہیں کرسکتیں لیکن جس سے دوستی کرلیتی ہیں اس پر اپنا سب کچھ نچھاور کرنے کے لئے تیار رہتی ہیں، دو عدد کی خواتین اگرچہ مضبوط اور پختہ ارادی اور خیالوں کی ہوتی ہیں لیکن نازک ترین حالات میں اپنے ارادے اور خیالات اچانک بدلتی رہتی ہیں اور سب کو حیرت میں ڈال دیتی ہیں۔

دو عدد کی خواتین اگر وہ پڑھی لکھی ہوں تو ان کو حساب اور نفسیات سے بطور خاص دلچسپی ہوتی ہے، حیران کن مضامین اور عقل کو حیرت میں ڈالنے والے کارناموں سے انہیں خاص لگاؤ ہوتا ہے اگر اس طرح کی خواتین کو کسی شعبہ کا ناظم بنادیا جائے تو یہ انتظام کو بہت خوش اسلوبی سے چلاتی ہیں اور اپنے ماتحتوں کو خوش رکھنے کی ہر ممکن کوشش کرتی ہے، یہ اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرنے میں کوئی کوتاہی نہیں برتتیں اور بے وجہ کسی کی سفارش بھی قبول نہیں کرتیں اپنے چھوٹوں کی غلطیوں کو نظر انداز کرنا ان کی فطرت ہوتی ہے، یہ ہر ایک کا ساتھ آخری حد تک دیتی ہیں لیکن اپنے اصولوں سے کبھی اِدھر اُدھر نہیں ہوتیں۔ ۲ عدد کی خواتین کو طبی امور اور نرسنگ ہوم میں اچھے اچھے مواقع ہاتھ آجاتے ہیں اور خدمت خلق کے لئے راستے کھلتے ہیں۔

۲ عدد کی خواتین کو جھگڑوں سے بہت نفرت ہوتی ہے لیکن ان کی زندگی میں سکون نہیں ہوتا، ایک طرح کی بے چینی اور اضطراب سے یہ ہمیشہ دوچار رہتی ہیں، چونکہ آپ کا مفرد عدد ۲ ہے اس لئے کم و بیش یہ تمام خصوصیات آپ کے اندر موجود ہوں گی، اگرچہ آپ دل کی نرم اور زبان کی محتاط ہیں، لوگوں سے ہمدردی کرنا بھی آپ کا شیوہ ہے لیکن ایک طرح کی خود غرضی اور ایک طرح کی انانیت آپ کے اندر موجود ہے، آپ اپنے

سکون وچین کی خاطر دوسروں کے سکھ چین کو نظر انداز کر دیتی ہیں، آپ کو اپنی بناوٹ اور سجاوٹ کا بہت شوق ہے، آپ اپنے چلنے پھرنے اور بولنے چالنے کا انداز اور ڈھنگ سے بھی خوب فائدہ اٹھاتی ہیں اور لوگوں کو اپنی طرف مائل کر کے اپنے مسائل حل کرنے کی مہارت رکھتی ہیں، آپ گھریلو انتظام کو بہ حسن وخوبی چلاتی ہیں اور اپنے گھر کی صفائی ستھرائی کا خاص خیال رکھتی ہیں، آپ میں ایک اہم خوبی یہ ہے کہ آپ کسی کی تحقیر نہیں کرتیں، دوسروں کی جو ادائیں آپ کو پسند نہیں آتیں انہیں آپ نظر انداز کر دیتی ہیں اور ان پر تبصرہ کرنے سے گریز کرتی ہیں، آپ کے دل میں ایک آرزو ہمیشہ پرورش پاتی ہے کہ اپنے اہل خانہ کی نظروں میں سرخرو رہیں اور ہمیشہ ان کی گرویدہ بنی رہیں۔

آپ کی مبارک تاریخیں: ۲، ۱۱، ۲۰ اور ۲۹ ہیں۔ ان تاریخوں میں اپنے اہم کام کرنے کی کوشش کریں، انشاء اللہ کامیابی آپ کے قدم چومے گی، آپ کا لکی عدد ۸ ہے، ۸ عدد کی چیزیں اور شخصیتیں آپ کو خاص طور پر راس آئیں گی اور آپ کی ترقی اور کامیابی کا ذریعہ بنیں گی۔ ۷ اور ۹ عدد کے لوگوں سے بھی آپ کی دوستی خوب جمے گی، ایک، ۳، ۴ اور ۶ عدد آپ کے لئے عام سے عدد ہیں ان عدد کے لوگوں سے آپ کو نہ خاطر خواہ فائدہ پہنچے گا اور نہ قابل ذکر نقصان، یہ عدد حالات کے ساتھ آپ کے لئے کوئی رول ادا کریں گے، یہ اچھے حالات میں آپ کے لئے قابل تعریف اور برے حالات میں آپ کے لئے قابل مذمت کردار ادا کرسکتے ہیں۔

۵ کا عدد آپ کا دشمن عدد ہے، قسمت آپ کی اگر آپ کا کھل کر ساتھ دے رہی ہے تو بات دگرگوں ہے ورنہ یہ عدد آپ کے لئے نقصان دہ ثابت ہوگا اور آپ کے لئے طرح طرح کی مشکلات کھڑی کرے گا۔ ۵ عدد کی چیزیں اور شخصیتیں آپ کو کبھی راس نہیں آئیں گی اسلئے ۵ عدد کی چیزیں اور شخصیتوں سے آپ خود کو جتنا بھی بچا کر رکھیں گی اتنا ہی آپ کے حق میں بہتر ہوگا، آپ کا مرکب عدد ۲۰ ہے، یہ ایک روحانی عدد ہے، اگر آپ مادہ پرستی سے گریز کریں گی اور روحانیت کی طرف اپنے رجحانات کو بڑھائیں گی تو آپ کے حق میں بہت بہتر ہوگا، یہ عدد پبلک معروفیات اور اسپتال سے متعلق کاموں کے لئے موزوں ہے، یہ عدد جنس مخالف کے ذریعہ حصول مراعات کو بھی ظاہر کرتا ہے، یعنی زندگی میں آپ کو غیر معمولی فائدے وقتاً فوقتاً جو آپ کو پہنچیں گے وہ عورتوں کے ذریعہ نہیں بلکہ مردوں کے ذریعہ پہنچیں گے

آپ کی غیر مبارک تاریخیں: ۶، ۱۲ اور ۱۷ ہیں۔ ان تاریخوں میں اپنے اہم کام کرنے سے گریز کریں ورنہ ناکامی کا اندیشہ رہے گا۔ آپ کا برج سنبلہ اور ستارہ عطارد ہے، بدھ کا دن آپ کے لئے خاص اہمیت کا حامل ہے، اپنے خاص کاموں کے لئے آپ بدھ کے دن کو فوقیت دے سکتی ہیں، بشرطیکہ بدھ غیر مبارک تاریخ میں نہ پڑ رہا ہو، جمعہ اور اتوار بھی آپ کو ہمیشہ راس آئیں گے، البتہ پیر کا دن آپ کے لئے ٹھیک نہیں ہے، اگر آپ پیر کے دن کو نظر انداز کر کے ہی چلیں تو بہتر ہے۔

پکھراج، نیلم اور پنا آپ کی راشی کے پتھر ہیں، اگر آپ تین گرام چاندی کی انگوٹھی میں ان میں سے کسی بھی پتھر کو جڑوا کر سیدھے ہاتھ کی شہادت اور کن انگلی کی برابر والی انگلی میں پہنیں تو آپ کی زندگی میں سنہرا انقلاب آجائے لیکن یہ بات یاد رکھیں کہ پتھر کا وزن کم سے کم چار کیرٹ ہونا چاہئے اس سے کم وزن کا پتھر فائدہ نہیں پہنچاتا۔

جنوری، فروری اور جولائی میں اپنی صحت کا بطور خاص خیال رکھیں اگر ان مہینوں میں معمولی درجے کی بھی کوئی بیماری لاحق ہو تو اس کا علاج کرنے میں غفلت نہ برتیں، آپ کو اپنی عمر کے کسی بھی دور میں امراض معدہ، اعصابی کمزوری، امراض پیٹ، السر، پھیپھڑوں کی بیماریاں، جوڑوں کا درد، شانوں کا درد، امراض کمر، پتے اور گردے کے امراض کی شکایت ہوسکتی ہے۔

آپ کے نام میں ۵ حروف، حروف صوامت سے تعلق رکھتے ہیں، ان کے اعداد ۲۰۶ ہیں اگر ان میں اللہ کے اسم ذاتی کے اعداد ۶۶ شامل کر لئے جائیں تو کل اعداد ۲۷۲ ہو جاتے ہیں، ان اعداد کا نقش ہر حال میں اور ہر معاملے میں آپ کے لئے مفید ثابت ہوگا اور آپ کو سکون وراحت پہنچائے گا۔ نقش اس طرح بنے گا۔

۷۸۶

۶۷	۷۱	۷۴	۶۰
۷۳	۶۱	۶۶	۷۲
۶۲	۷۶	۶۹	۶۵
۷۰	۶۴	۶۳	۷۵

آپ کے مبارک حرف ب اور غ ہیں، ان حرف سے شروع ہونے والی اشیاء اور مقامات آپ کوراس آئیں گے۔

آپ کے اندر حمیت اور انا موجود ہے آپ دور تک اور دیر تک ساتھ دینے کا مزاج رکھتی ہیں، آپ کے اندر فطری شرم موجود ہے، اس شرم وحیا کی وجہ سے آپ کئی بار بڑے کام کرنے سے محفوظ رہیں گی، آپ کئی بار اپنی اغراض کی وجہ سے دوسروں کی راہیں مسدود کرنے کا اقدام کر گزرتی ہیں جو آپ کے شایان شان نہیں ہے، اگر آپ اسی طرح کی حرکات سے خود کو بچائیں گی تو آپ کی شخصیت پامال اور پراگندہ ہونے سے محفوظ رہے گی۔

آپ اپنی نسوانیت اور عورت پن کا تحفظ خوب کرتی ہیں اور آپ کی یہ ادا آپ کو ہم جولیوں میں ممتاز رکھتی ہے، عورت پن ہی آپ کی شخصیت کا خاصہ ہے اس کو کبھی نظر انداز نہ کریں۔

آپ کی ذاتی خوبیاں یہ ہیں: حمیت، قابل بھروسہ، صبر وضبط، سادگی، شرم وحیا، تحمل، استقلال، ہمدردی، وفاداری اور مقبولیت عامہ وغیرہ۔

آپ کی ذاتی خامیاں یہ ہیں: دوسروں کی طرف طبیعت کا میلان، جلد یقین کرلینا، کسی بھی اثر سے بہت جلد بدل جانا اور دوستی اور تعلقات سے منحرف ہوجانا، خواہ مخواہ کا شرمیلا پن، بے چینی، اضطراب، تلون مزاجی، ٹال مٹول کی فطرت، مایوسی، ہروقت کا فکروتردد وغیرہ۔

اس کالم کو پڑھنے کے بعد اگر آپ نے اپنی خوبیوں میں اضافہ کیا اور اپنی خامیوں سے نجات حاصل کرنے کی کوشش کی تو آپ کی شخصیت اور بھی پرکشش ہوجائے گی اور دنیا آپ سے محظوظ بھی ہوگی اور متاثر بھی۔

آپ کی تاریخ پیدائش کا چارٹ یہ ہے۔

		۹۹۹
		۸
۱۱		

آپ کی تاریخ پیدائش کے چارٹ میں ایک دو بار آیا ہے جو آپ کی زبردست قوت اظہار کی علامت ہے، گویا کہ آپ باتونی قسم کی لڑکی ہیں اور آپ اپنے مافی الضمیر کو بہتر انداز میں بیان کرسکتی ہیں اور سامعین کو اپنے انداز گفتگو سے متاثر کرسکتی ہیں۔

آپ کی تاریخ پیدائش کے چارٹ میں ۲ اور ۳ کی غیر موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ دوسروں کے جذبات اور احساسات کی بالکل پرواہ نہیں کرتیں جب کہ آپ کو دوسروں کے بارے میں زیادہ حساس ہونا چاہئے، آپ حساب وکتاب کے معاملے میں بھی کچی ہیں، جب کہ حساب وکتاب آپ کا پسندیدہ موضوع ہے، آپ کو یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ اس دنیا میں جتنے بھی کامیاب لوگ گزرے ہیں وہ سب حساب وکتاب کے معاملات میں بہت چوکنا اور مستعد رہا کرتے تھے، بزرگوں کی ہمیشہ یہ رائے رہی ہے کہ بخشش لاکھوں کی بھی کی جاسکتی ہے لیکن حساب پائی پائی کا ہونا چاہئے، جو لوگ حساب وکتاب سے لاپرواہی برتتے ہیں انہیں رسوائی اور عظیم خسارہ کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

آپ کی تاریخ پیدائش کے چارٹ میں ۴، ۵، اور ۶ کی غیر موجودگی گھریلو ذمہ داریوں سے لاپرواہی کی طرف اشارہ کرتی ہے، ایسا محسوس ہوتا ہے کہ آپ بچپن میں کسی ایسے غم سے دوچار ہوئی ہیں جو آپ کا پیچھا نہیں چھوڑتا اور اسی غم کی بنا پر آپ کی فطرت میں ایک طرح کی پستی اور ایک طرح کی احساس کمتری پیدا ہوگئی ہے جو آپ کو اہم ذمہ داریوں راہ فرار پر اکساتی ہے، آپ اکثر اپنی شخصیت سے شاکی نظر آنے لگی ہیں اور اس سے کبھی کبھی یہ باتیں اور یہ الجھنیں آپ کو اپنی ذمہ داریوں سے لاپرواہ بنادیتی ہیں، ہمارے خیال میں آپ کو ماضی کے سارے غم بھلاکر اس لاپرواہی سے نجات حاصل کرلینی چاہئے کیوں کہ اس طرح کی لاپرواہی سے آپ کی خوبصورت شخصیت قتل ہوتی ہے۔

آپ کے چارٹ میں ۷ کی غیر موجودگی اس بات کی علامت ہے کہ آپ اگرچہ خود اعتباری کی دولت سے مالا مال ہیں، لیکن پھر بھی اپنے کاموں کے لئے دوسرے لوگوں کا سہارا تلاش کرتی ہیں اور خود پیش قدمی سے ہچکچاتی ہیں۔

۸ کی موجودگی آپ کے مزاج کی نظافت اور نفاست کو واضح کرتی ہے، آپ نفاست پسند ہیں اور آپ ہر طرح کی گندگی اور غلاظت کو ہرگز ہرگز پسند نہیں کرتیں۔

۹ کا عدد آپ کے چارٹ میں تین بار آیا ہے جو آپ کے حالات

اور آپ کے مستقبل کو قوی تر بنانے کا ذمہ دار ہے، یہ عدد تین بار آ کر یہ ثابت کرتا ہے کہ آپ کی ذہنی قوتیں زبردست ہیں، اگر آپ ان قوتوں کو بروئے کار لانے میں ہچکچاہٹ سے کام نہ لیں تو آپ کو بام عروج تک پہنچنے میں کوئی نہیں روک سکتا۔ یہ عدد یہ بھی ثابت کرتا ہے کہ آپ محبت پرست ہیں اور آپ حد سے زیادہ حساس بھی ہیں، آپ اپنے اہل خانہ اور اپنے چاہنے والوں کی ذرا سی بھی بے توجہی برداشت نہیں کرسکتیں۔

آپ کی تاریخ پیدائش کے چارٹ میں کوئی بھی لائن مکمل نہیں ہے، جو یہ ثابت کرتی ہیں کہ آپ کو زندگی میں جو بھی مسرتیں اور راحتیں میسر آئیں گی ان میں ایک ادھورا پن موجود رہے گا، درمیان کی لائن جو زحل کی لائن کہلاتی ہے اس کے خالی پن سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آپ اپنی ضروریات اور اپنی خواہشات کا اظہار کرنے میں ہچکچاتی ہیں اور بولنے کی زبردست صلاحیتوں کے باوجود بعض اہم موقعوں پر اظہار تمنا کرنے سے گریز کرتی ہیں اور خواہ مخواہ بھی محرومیوں کا شکار ہوجاتی ہیں، آپ کے اندر دوسروں سے امیدیں لگائے رکھنے کا رجحان ہے، اگرچہ آپ اپنی ذاتی حمیت وغیرت کی وجہ سے کسی سے کچھ کہہ نہیں پاتیں لیکن آپ دوسروں سے مدد اور تعاون کی خواہش ضرور رکھتی ہیں، آپ کے لئے یہ بات قطعاً غیر مناسب ہے کہ بے پناہ ذاتی صلاحیتوں کے باوجود اب دوسروں سے امیدیں وابستہ کریں، حالانکہ آپ اپنے ذاتی اقدامات سے اس دنیا کی ہر خوشی حاصل کرسکتی ہیں، ہماری رائے میں آپ اگر خود جدوجہد کریں گی تو آپ کو کامیابیوں کی منزلوں تک پہنچنے کی دیر نہیں لگے گی۔

آپ کا فوٹو آپ کی سنجیدگی، آپ کی غیرت، آپ کی شرم وحیا کی غمازی کرتا ہے اور آپ کے دستخط آپ کی شخصیت کے انوکھے پن کو واضح کرتے ہیں اور یہ بھی ثابت کرتے ہیں کہ آپ خود کو مخفی رکھنا چاہتی ہیں لیکن حالات آپ کو نمایاں کردیتے ہیں اور آپ کا ذکر مختلف محفلوں میں ہونے لگتا ہے۔

ہم نے اس کالم میں جو کچھ بھی بیان کیا ہے وہ علم غیب نہیں ہے بلکہ وہ آپ کے نام اور آپ کی تاریخ پیدائش سے جڑے ہوئے کچھ اندازے ہیں۔ ہم یقین کرتے ہیں کہ یہ اندازے کافی حد تک درست ہوں گے، یہ کالم دراصل ایک آئینہ ہے اور آئینہ میں چہرے کے خدوخال صاف دکھائی دیتے ہیں۔ اگر آپ نے اپنے خدوخال کا جائزہ لینے کے بعد اپنی خامیوں کو دور کرنے کی جدوجہد شروع کردی اور اپنی خوبیوں میں اضافہ کرنے کی ٹھان لی تو انشاء اللہ بہت جلد آپ اپنی شخصیت میں چار چاند لگانے میں کامیاب ہوجائیں گی اور آپ کی زندگی چاند اور ستاروں کی طرح دمکنے لگے گی۔

* * *

قسط نمبر:۱۱

اللہ کے نیک بندے

از قلم: آصف خان

"جنید! تمہارا مسلک کیا ہے؟"

جواب میں آپ نے فرمایا تھا۔ "میں محدث وفقیہ ہوں اور شیخ ابوثورؒ کا شاگرد ہوں اور ان ہی کی فقہ کے مطابق فتویٰ دیتا ہوں۔ میرا مسلک قرآن وسنت سے ماخوذ ہے۔"

اس باز پرس کے بعد حضرت جنید بغدادیؒ کو چھوڑ دیا گیا مگر دوسرے صوفیاء حکومت کی نظر میں مجرم قرار پائے، پھر جب ان برگزیدہ ہستیوں کے قتل کے احکام جاری ہوئے تو حضرت جنید بغدادیؒ نے نہایت آزردہ لہجے میں فرمایا۔

"میں اسی دن کے لئے منع کرتا تھا کہ صبر وضبط سے کام لو اور لوگوں سے وہ باتیں نہ کرو جو ان کے فہم وادراک سے بالاتر ہوں۔"

الغرض حضرت شیخ نوریؒ، شیخ شحامؒ، شیخ رقامؒ اور دوسرے مشہور صوفیاء گرفتار کر کے مقتل میں لائے گئے، جلاد برہنہ شمشیر لئے ہوئے حکومتی کارندے کے حکم کا منتظر تھا کہ یکا یک حضرت شیخ نوریؒ تیزی سے آگے بڑھے اور قتل ہونے کے لئے اپنا سر جھکا دیا، جلاد نے اپنی پوری زندگی میں کسی انسان کو موت کا اتنا مشتاق نہیں پایا تھا، وہ حیران ہو کر بولا۔

"تمہیں خبر بھی ہے کہ تم یہاں کس لئے لائے گئے ہو؟"

"خوب جانتا ہوں کہ موت میری منتظر ہے۔" حضرت شیخ نوریؒ نے بے خوفی کے لہجے میں جواب دیا۔

"تو پھر اتنی جلدی کیوں ہے؟" جلاد کی حیرت میں مزید اضافہ ہو گیا تھا۔

"میں چاہتا ہوں کہ میرے رفیقوں سے پہلے میری جان لی جائے تاکہ انہیں زندگی کے چند لمحے اور مل جائیں۔" حضرت شیخ نوریؒ نے بڑے والہانہ انداز میں جواب دیا۔

جلاد کچھ دیر تک شدید حیرت واستعجاب کے عالم میں حضرت شیخ نوریؒ کو دیکھتا رہا پھر اس نے اپنی شمشیر نیام میں کی اور مقتل سے چلا گیا۔

عباسی خلیفہ کو اس واقعے کی خبر دی گئی تو وہ بھی حیران رہ گیا، پھر اس نے نیا حکم جاری کیا کہ تمام اسیروں کو قاضی بغداد کے سامنے پیش کیا جائے تاکہ وہ ان لوگوں کے حالات وعقائد کی تفتیش کر سکے۔

پھر جب قاضی بغداد نے حضرت شیخ ابوالحسن نوریؒ سے فقہ کے چند مسائل دریافت کئے تو آپ نے تمام سوالات کا صحیح جواب دیا۔

قاضی بغداد نے حیران ہو کر کہا۔ "اس کا مطلب ہے کہ لوگ تم پر تہمت لگاتے ہیں۔"

حضرت شیخ ابوالحسن نوریؒ نے فرمایا۔ "قاضی صاحب! میری بات غور سے سنئے۔

حق تعالیٰ کے بعض بندے ایسے ہیں جو اللہ ہی کی ذات سے قائم ہیں اور جب زبان کھولتے ہیں تو صرف اسی کا ذکر کرتے ہیں۔" پھر حضرت شیخ ابوالحسن نوریؒ نے اس قدر مؤثر تقریر کی کہ قاضی بغداد کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔

اس کے بعد قاضی بغداد نے خلیفہ معتضد باللہ کے نام ایک خط لکھا جس میں واضح طور پر تحریر تھا۔ "امیر المؤمنین! اگر یہ لوگ زندیق ہیں تو پھر میرے نزدیک روئے زمین پر کوئی مسلمان نہیں۔"

خلیفہ معتضد باللہ نے قاضی بغداد کا خط پڑھا اور اپنا فرمان منسوخ کر دیا، تمام صوفیاء رہا ہو کر اپنی اپنی خانقاہوں میں واپس چلے گئے، مگر حضرت شیخ ابوالحسن نوریؒ کو خلیفہ معتضد باللہ کی طرف سے اس قدر اندیشہ لاحق ہو گیا تھا کہ جب تک وہ ۲۸۹ھ میں انتقال نہیں کر گئے اس وقت تک آپ دار الخلافہ بغداد سے دور دور ہی رہے۔ واضح رہے کہ یہ موت کا خوف نہیں تھا، دراصل حضرت شیخ ابوالحسن نوریؒ دنیا کے ہنگاموں سے بچنا چاہتے تھے اس لئے بغداد چھوڑ کر چلے گئے تھے۔

ضروری ہے کہ یہاں اس مرد جانباز کے کچھ اہم واقعات بیان کئے جائیں جس نے دوستوں اور درویشوں کو زندگی کی چند سانسیں فراہم کرنے کے لئے سب سے پہلے اپنا سر پیش کر دیا تھا۔

آپ کا پورا نام ابوالحسن احمد بن محمد نوریؒ تھا، بزرگوں کا تعلق

خراسان سے تھا مگر آپ بغداد میں پیدا ہوئے تھے۔ حضرت شیخ ابوالحسن نوریؒ حضرت شیخ سری سقطیؒ کے مرید اور شاگرد تھے، اس رشتے سے آپ حضرت جنید بغدادیؒ کے پیر بھائی بھی تھے اور دوست بھی، بڑے بڑے مشائخ آپ کو "امیر القلوب" کے لقب سے یاد کرتے تھے۔ حضرت شیخ ابوالحسن نوریؒ اپنے مسلک کے اعتبار سے تصوف کو فقر پر ترجیح دیتے تھے۔ آپ کا مشہور قول ہے۔

"ایثار و قربانی کے بغیر صحبت شیخ جائز نہیں۔"

حضرت شیخ ابوالحسن کو نوری کا خطاب اسلئے دیا گیا کہ آپ کے چہرۂ مبارک سے ایسا نور ظاہر ہوتا تھا جس سے پورا مکان منور ہو جاتا تھا۔ دوسری روایت ہے کہ شیخ نوریؒ جس جھونپڑی میں مشغول عبادت رہتے تھے وہ آپ کی کرامت سے سیاہ رات میں بھی روشن رہتی تھی۔ آپ کے متعلق حضرت شیخ ابواحمد مغازیؒ کا یہ قول بہت شہرت رکھتا ہے۔

"میں نے شیخ نوریؒ سے بڑھ کر جنید بغدادیؒ کو بھی عبادت گزار نہیں پایا۔"

ریاضت کے ابتدائی دور میں حضرت شیخ ابوالحسن نوریؒ گھر سے کھانا لے کر نکلتے اور راستے میں خیرات کر کے اپنی دوکان پر جا بیٹھتے، یہ سلسلہ بیس سال تک جاری رہا اور گھر والے یہی سمجھتے رہے کہ آپ نے کھانا کھا لیا ہوگا، حضرت شیخ نوریؒ فرمایا کرتے تھے۔

"میرے لئے برسوں کے مجاہدات، ریاضتیں اور خلوتیں سب بے سود ثابت ہوئے اور جب میں نے انبیائے کرام علیہم السلام کے قول کے مطابق یہ غور کرنا شروع کیا کہ شاید میری عبادت میں ریا کا عنصر شامل ہو گیا ہو تو پتہ چلا کہ میرے نفس نے قلب سے ساز باز کر رکھی ہے، پھر جب میں نے اپنے نفس کی مخالفت شروع کی تو مجھ پر اسرار و باطنی کا انکشاف ہونے لگا، آخر ایک دن میں نے اپنے نفس سے سوال کیا۔ "اب تیری کیا کیفیت ہے؟" نفس نے مجھے جواب دیا۔ "میری کوئی مراد پوری نہ ہو گی۔" اس کے بعد میں دریائے دجلہ پہنچا اور پانی میں کانٹا ڈال کر باری تعالیٰ سے عرض کرنے لگا۔ "جب تک مچھلی نہیں پھنسے گی اس وقت تک میں اسی طرح کھڑا رہوں گا، پھر جیسے ہی میری زبان سے یہ الفاظ ادا ہوئے مچھلی پھنس گئی۔"

ایک دن حضرت شیخ ابوالحسن نوریؒ نے حضرت جنید بغدادیؒ سے اس واقعے کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا۔ "ابوالحسن! اگر تم مچھلی کے بجائے سانپ کا شکار کرتے تو یقیناً کرامت ہوتی، ابھی تم درمیانی منزل میں ہو اس لئے تمہارے واقعے کو کرامت سے نہیں بلکہ فریب سے تعبیر کیا جا سکتا ہے۔

حضرت جنید بغدادیؒ کا جواب سن کر شیخ نوریؒ نے فرمایا۔ "ابوالقاسم! تم سچ کہتے ہو۔" یہ آپ کے صبر و تحمل اور بلند حوصلگی کی دلیل تھی۔

ایک دن حضرت شیخ ابوالحسن نوریؒ حضرت جنید بغدادیؒ کی مجلس میں بیٹھے تھے، آپ نے اپنے دوست کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔ "ابوالقاسم! تیس سال سے میں اس عجیب الجھن میں مبتلا ہوں کہ جب اللہ تعالیٰ ظاہر ہوتا ہے کہ میں گم ہو جاتا ہوں اور جب میں ظاہر ہوتا ہوں تو اس کی ذات پاک مجھ سے پوشیدہ ہو جاتی ہے۔"

شیخ نوریؒ کی اس کشمکش کا ذکر سن کر حضرت جنید بغدادیؒ نے فرمایا۔ "آپ اسی حالت پر قائم رہیں کہ ظاہر و باطن میں صرف وہی نظر آتا ہے اور آپ گم رہیں۔"

ایک دن کچھ لوگوں نے حضرت جنید بغدادیؒ کو بتایا کہ شیخ نوریؒ تین دن سے پتھر پر بیٹھے بہ آواز بلند "اللہ اللہ" کر رہے ہیں اور کھانا پینا ترک کر دیا ہے مگر نماز اپنے صحیح وقت پر ادا کرتے ہیں۔

یہ واقعہ سن کر حضرت جنید بغدادیؒ کے کچھ مریدوں نے عرض کیا۔ "شیخ یہ تو فنا کی دلیل نہیں بلکہ ہوش کی علامت ہے۔"

حضرت جنید بغدادیؒ نے اپنے مریدوں کے خیال کی تردید کرتے ہوئے فرمایا۔ "یہ بات نہیں، دراصل شیخ نوریؒ پر وجد کی کیفیت طاری ہے اور صاحب وجد حق تعالیٰ کی حفاظت میں ہوتا ہے، اسی لئے وہ صحیح وقت پر نماز ادا کرتے ہیں۔"

اس کے بعد حضرت جنید بغدادیؒ اس جگہ تشریف لے گئے اور حضرت ابوالحسن نوریؒ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔ "شیخ! اگر اللہ کو رضا پسند ہے تو پھر آپ شور و غوغا کیوں کرتے ہیں؟"

حضرت جنید بغدادیؒ کا ارشاد گرامی سن کر شیخ نوریؒ خاموش ہو گئے، پھر مختصر سے وقفۂ سکوت کے بعد فرمایا۔ "جنید! تم میرے بہترین استاد ہو۔"

ایک بار حضرت شیخ ابوالحسن نوری غسل کر رہے تھے کہ کوئی شخص آیا اور آپ کے کپڑے چرا کر لے گیا، پھر جب حضرت شیخ نوری غسل سے فارغ ہوئے اور لباس کو موجود نہ پایا تو بہت پریشان ہوئے، بار بار فرماتے تھے۔ "میرے بھائی! تم اتنے ضرورت مند تھے تو مجھ سے کہا ہوتا، کپڑے لے گئے اور یہ بھی نہ سوچا کہ صاحب لباس اس حالت میں حمام سے باہر کیسے نکلے گا؟" حضرت شیخ ابوالحسن نوری غائبانہ طور پر چور کو مخاطب کر کے یہ باتیں کہہ رہے تھے۔

چور حضرت شیخ نوری کا پیرہن لے کر تھوڑی ہی دور گیا ہوگا کہ اسے اپنے دونوں ہاتھ ناکارہ محسوس ہوئے جیسے وہ فالج کا شکار ہو گئے ہوں، چور خوف زدہ ہو گیا اور فوری طور پر سمجھ گیا کہ یہ کپڑے چرانے کی سزا ہے، نتیجتاً وہ بدحواسی کے عالم میں واپس لوٹا اور حمام پہنچ کر حضرت شیخ نوری کا پیرہن واپس کر دیا، کپڑے پہن کر آپ حمام سے باہر تشریف لائے، لباس چور مفلوج ہاتھوں کے ساتھ سر جھکائے کھڑا تھا، حضرت شیخ ابوالحسن نوری نے آسمان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"اس نے میرے کپڑے واپس کر دیئے، تو بھی اس کے ہاتھوں کی توانائی لوٹا دے۔"

جیسے ہی حضرت شیخ ابوالحسن نوری کی زبان مبارک سے یہ الفاظ ادا ہوئے، چور کے ہاتھوں کی سلب شدہ طاقت واپس آ گئی۔

☆☆☆

ایک بار آپ پر جذب کی سی کیفیت طاری تھی، سامنے آگ سے بھری ہوئی انگیٹھی رکھی تھی۔ حضرت شیخ ابوالحسن نوری نے ایک دہکتا ہوا انگارہ اٹھا کر اسے ہاتھ سے مسل ڈالا، کوئلہ تو بجھ گیا مگر آپ کا ہاتھ کالا ہو گیا، اسی دوران خادمہ کھانا لے کر آ گئی۔ حضرت شیخ نوری نے ہاتھ دھوئے بغیر کھانا شروع کر دیا، آپ کے اس طریقے کو دیکھ کر ملازمہ کے دل میں خیال پیدا ہوا کہ یہ انتہائی بدتمیزی کی علامت ہے، حضرت شیخ نوری اپنی خادمہ کی اس سوچ سے بے خبر خاموشی کے ساتھ کھانا کھا رہے تھے۔

ابھی تھوڑی دیر گزری تھی کہ چند سپاہی داخل ہوئے اور حضرت شیخ نوری کی خادمہ کو پکڑ لیا۔

خادمہ نے حیران ہو کر پوچھا۔ "میرا قصور کیا ہے؟"

"تو نے فلاں رئیس کے گھر سے قیمتی لباس چوری کیا ہے۔"

سپاہیوں نے جواب دیا اور خادمہ کو مارنے کے لئے ہاتھ اٹھایا۔

حضرت شیخ ابوالحسن نوری نے یہ منظر دیکھا تو سپاہیوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔ "اس خاتون کو چھوڑ دو، تمہاری کھوئی ہوئی چیز مل جائے گی۔"

ابھی سپاہی حضرت شیخ نوری کی باتوں پر حیران ہو رہے تھے کہ ایک شخص آیا اور اس نے ایک قیمتی لباس سپاہیوں کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔ "تمہاری مطلوبہ چیز میرے پاس ہے، یہ لباس میں نے چرایا تھا۔"

سپاہیوں نے خادمہ کو چھوڑ دیا اور اس شخص کو کوتوالی لے کر چلے گئے۔

حضرت شیخ ابوالحسن نوری خادمہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔

"آج میری بدتمیزی ہی تیرے کام آ گئی۔"

خادمہ حضرت شیخ نوری کی اس قوت کشف پر حیران رہ گئی اور رو رو کر معافی مانگنے لگی۔

☆☆☆

ایک بار بغداد کے کسی محلے میں خوف ناک آگ لگی، جس سے کئی افراد جل کر مر گئے، کسی رئیس کے دو غلام بھی اسی آگ کے شعلوں میں گھر گئے تھے، اس نے اعلان کیا کہ جو شخص میرے غلاموں کو آگ سے نکال کر لائے گا اسے ایک ہزار دینار انعام میں دیئے جائیں گے، اتفاقاً حضرت شیخ نوری بھی ادھر سے اُدھر سے گزر رہے تھے، آپ نے یہ اعلان سنا تو رئیس بغداد سے فرمایا۔

"کیا واقعتاً تم اس شخص کو اتنا گرانقدر انعام دو گے جو تمہارے غلاموں کو بچائے گا؟"

"کسی کو میری بات پر شک نہیں ہونا چاہئے۔" رئیس بغداد نے پرزور لہجے میں کہا۔ "میں اپنے غلاموں کی زندگی کے عوض اسی وقت یہ رقم دینے کو تیار ہوں۔"

حضرت شیخ ابوالحسن نوری نے آگ کے بھڑکتے ہوئے شعلوں کی طرف دیکھا اور بسم اللہ پڑھتے ہوئے داخل ہو گئے، پھر تھوڑی دیر بعد انسانی ہجوم نے یہ ناقابل یقین منظر دیکھا کہ حضرت شیخ نوری دونوں غلاموں کو لئے ہوئے آگ سے اس طرح باہر آ گئے کہ آپ کا جسم مبارک

بھی بھڑکتے ہوئے شعلوں کے اثرات سے محفوظ رہا اور دونوں غلاموں کو بھی کوئی نقصان نہیں پہنچا۔

رئیس بغداد نے حسب وعدہ ایک ہزار دینار آپ کی خدمت میں پیش کئے۔ حضرت شیخ ابوالحسن نوریؒ نے دولت کے اس ڈھیر کو دیکھتے ہوئے فرمایا۔ "یہ تم اپنے پاس ہی رکھ لو کیوں کہ تمہیں اس کی زیادہ ضرورت ہے۔ میں دولت کی حرص سے آزاد ہوں اور میں نے دنیا کو آخرت سے تبدیل کرلیا ہے، اسی لئے حق تعالیٰ نے مجھے یہ مرتبہ عطا فرمایا ہے کہ آگ کے شعلے میرے جسم کو کوئی گزند نہ پہنچا سکے۔"

☆☆☆

ایک دن حضرت شیخ نوریؒ کسی مقام سے گزر رہے تھے، آپ نے دیکھا کہ ایک شخص راستے میں بیٹھا رو رہا ہے اور اس کے قریب ہی ایک گدھا پڑا ہے، حضرت شیخ نوریؒ نے قریب پہنچ کر اس شخص سے پوچھا۔

"تجھے ایسی کونسی تکلیف پہنچی ہے جو سرعام لوگوں کے سامنے بیٹھا رو رہا ہے؟"

"میں ایک مسافر ہوں اور میرا گدھا مر گیا ہے۔" اس شخص نے مردہ جانور کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ "میں اس خیال سے رو رہا ہوں کہ اب اپنا اسباب وسامان کس پر لادوں گا اور یہ طویل راستہ کس طرح طے کروں گا؟"

"یہ تو نظام دنیا ہے۔" حضرت شیخ ابوالحسن نوریؒ نے فرمایا۔ "ایک چیز کھو جاتی ہے تو دوسری چیز خرید لی جاتی ہے۔"

"اپنی اسی مجبوری کا تو ماتم کر رہا ہوں۔" اس شخص نے کہا۔ "میں اس قابل نہیں ہوں کہ دوسرا گدھا خرید سکوں۔"

یہ سن کر حضرت شیخ نوریؒ کو اس شخص پر ترس آیا، پھر آپ نے انتہائی جذب وکیف کے عالم میں فرمایا۔ "مگر وہ تو اس قابل ہے کہ جس طرح چاہے تجھے تیرا گدھا لوٹا دے۔" یہ کہہ کر آپ نے گدھے کے ایک ٹھوکر ماری اور کہا۔ "اب اٹھ جا یہ سونے کا وقت نہیں ہے۔"

ابھی فضا میں حضرت شیخ ابوالحسن نوریؒ کے الفاظ کی گونج باقی تھی کہ گدھا اٹھ کر کھڑا ہو گیا، مسافر نے آپ کا شکریہ ادا کرنا چاہا تو نہایت پرسوز لہجے میں فرمایا۔ "پاک ہے وہ ذات جو عجیب عجیب انداز سے اپنے بندوں کی دستگیری کرتی ہے۔"

ہم زندگی کے جھمیلوں میں بہت سے مسائل کا تنہا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ ضروری نہیں کہ صرف بڑے مسائل سامنے آنے کی صورت میں اپنے قریبی لوگوں کی مدد لی جائے۔ روزمرہ کے بھی بہت سے ایسے کام ہیں جو ہم دوسروں کے لئے اور دوسرے ہمارے لئے انجام دے سکتے ہیں۔ اسی کا نام باہمی انحصار ہے۔ اس لئے اپنی مصروفیات کم کرنے کے لئے ایسے کام تلاش کریں جو آپ کے قریبی لوگ آپ کے لئے کر سکتے ہیں

ایک بیٹی، بیوی اور ماں کی حیثیت سے عورت زندگی کے ہر موڑ پر اپنی ذمہ داریاں نبھانے کے لئے کئی قربانیاں دیتی ہے۔ بدلتے معاشی منظرنامے میں جب عورت نے گھربار کی دیکھ ریکھ کے ساتھ گھر کی کفالت میں بھی اپنا کردار ادا کرنا شروع کیا تو اس کی ذمہ داریاں دوچند ہو گئیں۔ ملازمت کرنے والی خواتین گھر کے اندر اور باہر یکساں طور پر محنت کرتی ہیں اور اس اضافی ذمہ داریوں کے باوجود گھریلو کام کاج میں انہیں کوئی رعایت نہیں ملتی۔ دن بھر کی مصروفیات گھر کا رخ کرنے والی عورت کا کام ختم نہیں ہوتا بلکہ اسے گھر پہنچ کر بہت سے امور نمٹانے ہوتے ہیں۔ اسی تگ ودو میں روز شب گزرتے ہیں۔

عام طور پر ملازمت پیشہ خواتین، خصوصاً مائیں اپنی روزمرہ مصروفیت کے باعث نیند پوری نہیں کر پاتیں۔ بچے چھوٹے ہوں یا بڑے ایک ملازمت پیشہ ماں ان کی دیکھ بھال اور مختلف ضرورتوں کا خیال رکھتے رکھتے دن بھر میں اپنے لئے آرام کا وقت نہیں نکال پاتی۔

مختلف طبی تحقیقات کے مطابق کم خوابی یا بے خوابی سے ذہنی تناؤ، امراض قلب اور ذہنی دباؤ سے جنم لینے والے دیگر امراض کے خدشات بڑھ جاتے ہیں۔ اس لئے صحت مند زندگی اور اپنی ذمہ داریاں خوش اسلوبی سے نبھانے کے لئے پرسکون نیند انتہائی ضروری ہے۔ اس کے لئے کچھ اہم باتوں پر توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ سب سے پہلے تو اپنے معمولات کا بغور جائزہ لیں۔ اس جائزہ سے آپ کے لئے آسان ہو جائے گا کہ آپ کے معمولات میں بہت سے ایسے کام بھی شامل ہیں جو غیر اہم ہونے کے باوجود آپ کے لئے بوجھ ثابت ہو رہے ہیں۔ ہم کئی مرتبہ غیر ضروری چیزوں یا کام کو اپنے لئے اہم سمجھ رہے ہوتے ہیں۔ لیکن اگر تھوڑا بہت غور وفکر کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے انہیں اہمیت دینا مسائل میں اضافہ ہی کرتا ہے۔

ہم زندگی کے جھمیلوں میں بہت سے مسائل کا تنہا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ ضروری نہیں کہ صرف بڑے مسائل سامنے آنے کی صورت میں اپنے قریبی لوگوں کی مدد کی جائے۔ روزمرہ کے بھی بہت سے ایسے کام ہیں جو ہم دوسروں کے لئے اور دوسرے ہمارے لئے انجام دے سکتے ہیں۔ اسی کا نام باہمی انحصار ہے۔ اس لئے اپنی مصروفیات کم کرنے کے لئے ایسے کام تلاش کریں جو آپ کے قریبی لوگ آپ کے لئے کر سکتے ہیں۔ مثلاً آپ کے پاس گھر کی ضروری

خریداری کے لئے وقت نہیں یا تھکاوٹ بہت زیادہ ہے تو اس کا حل یہ ہوسکتا ہے کہ اگر آپ کی کوئی سہیلی یا رشتہ دار بازار جارہی ہے تو آپ اس سے سودا سلف منگوا سکتی ہیں۔

اس وقت کو آپ آرام میں صرف کرسکتی ہیں اور اگلی مرتبہ جب آپ خریداری کے لئے جائیں تو اس کی مدد کے لئے اپنی خدمات پیش کردیجئے۔ اگر بچے اپنے نانا نانی یا دادا دادی کے ساتھ چھٹی والا دن خوشی خوشی گزار لیتے ہیں تو انہیں مہینے میں ایک آدھ بار چھٹی کے دنوں میں وہاں بھیج کر بھی آپ آرام کے لئے بہت سا وقت نکال سکتی ہیں۔ ماؤں کو چاہیے کہ وہ اپنے بچوں کو پابندیٔ وقت کی عادت ڈالیں۔ اگر بچے ہوم ورک اور کھانے پینے وغیرہ سے فارغ ہوگئے ہیں تو انہیں فوری طور پر سونے کا عادی بنائیں۔ اسے آپ بھی وقت پر سو کر خوشگوار انداز میں صبح کا آغاز کرسکیں گی۔ رات دیر تک ٹی وی دیکھنے، دوستوں سے ملاقات میں بے ترتیبی کا باعث بنتے ہیں۔ اس لئے ان سے خود بھی دور رہیں اور بچوں کو بھی اس کی عادت ڈالیں۔

دن بھر کی تھکاوٹ کو دور کرنے کے لئے آپ خواب گاہ کا رخ کرتی ہیں۔ اس لئے خواب گاہ زیادہ سے زیادہ پرسکون ہونی چاہئے۔ اگر آپ اپنی مصروفیات کا جائزہ لیں تو بآسانی اس بات کی نشاندہی کرسکتی ہیں کہ دن بھر میں بہت سے ایسے کام ہیں جنہیں ضروری سمجھ کر پریشان ہوتی ہیں جب کہ انہیں مؤخر کرنے سے ہمارے معمولات پر کوئی خاص فرق نہیں پڑتا۔ آپ ساری ذمے داریاں اور کام ایک دن میں انجام نہیں دے سکتیں۔ اس لئے ''ناں'' کہنے کی ہمت پیدا کریں۔ کوئی بھی ایسا کام جو فوری طور پر ضروری نہیں اس پر وقت اور توانائی صرف نہ کریں۔ عام طور پر خواتین خریداری یا عزیز رشتہ داروں سے ملاقات کو بھی اپنی مصروفیات کا لازمی حصہ تصور کرتی ہیں، جبکہ ان کاموں کے لئے الگ سے وقت نکالا جاسکتا ہے۔ ایسے کام چھٹی کے دن یا فارغ اوقات کے لئے اٹھا رکھیں۔ اپنے کاموں میں ترتیب پیدا کرنے کے لئے دن بھر کی مصروفیات ختم کرنے کا ایک وقت مقرر کرلیں۔ خود کو اس بات کا پابند کرلیں کہ اس وقت کے بعد آپ کوئی کام نہیں کریں گی۔ اس طرح آپ بآسانی اپنی ترجیحات طے کرپائیں گی۔

اپنی دن بھر کی مصروفیات کا جائزہ لیں اور اہم ترین امور کی نشان دہی کرکے انہیں ترجیحی طور پر مکمل کریں۔ یہ سوچ بچار کرتے ہوئے گھر اور ملازمت کے متعلق ایسی سرگرمیاں آپ کے سامنے آئیں گی جو آپ کے آرام کا وقت کم کرنے کا باعث بن رہی ہیں۔ اچھی کارکردگی کا انحصار محض انفرادی کوشش پر نہیں ہوتا۔ تقسیم کا ایک ہنر ہے۔ یہ ہنر جاننے والے اپنے اور دوسروں کے لئے بہت سی آسانیاں پیدا کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ آپ بھی ملازمت اور گھر کے کاموں کی بہتر انداز میں تقسیم کرکے بے جا مصروفیت سے بچ سکتی ہیں۔

مثلاً گھر میں تمام افراد کو اس بات کا پابند کردیا جائے کہ ہر کوئی اپنے کھانے کے برتن خود دھوئیگا یا دھلے ہوئے کپڑے خود الماری میں رکھے گا۔ ان چھوٹے چھوٹے کاموں سے خاتون خانہ کی گھریلو ذمے داریوں میں قابل قدر کم ہوسکتی ہے۔ ساتھ ہی بچوں کو اگر ابتدا ہی سے اپنے کام خود کرنے کی عادت پڑے گی تو ان میں خود اعتمادی بھی پیدا ہوگی۔

ملازمت پیشہ خواتین ان چھوٹی چھوٹی باتوں پر توجہ دے کر بآسانی وقت کی بچت کرسکتی ہیں اور میسر آنے والے وقت میں آرام کرکے خود کو ان ذمے داریوں کی ادائیگی کے لئے بھرپور توانائی کے ساتھ تیار کرسکتی ہیں۔ اہل خانہ کے آرام اور خوشی کے لئے ہمہ وقت کوشاں رہنا ایک قابل ستائش جذبہ ہے لیکن اس جذبے کو حقیقی روپ دینے کے لئے ایک عورت کو جس مستعدی اور توانائی کی ضرورت ہے، اس کے لئے آرام اتنا ہی ضروری ہے۔

حضرت سفیان ثوری رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے

(۱) اور جو معصیت شہوت کی وجہ سے ہو اس کی تو معافی کی امید ہوتی ہے، (کہ اس سے توبہ کی توفیق ہوجاتی ہے۔)

(۲) اور جو معصیت کبر کی وجہ سے ہو اس کی معافی کی امید نہیں ہوتی (کہ اس سے توبہ کی توفیق ہوجاتی ہے۔)

اور حضرت آدم علیہ السلام کی لغزش کی اصل شہوت (خواہش نفس تھی) ان کو توبہ کی توفیق ہوگئی۔

سیاسی پارٹیوں کا مستقبل

بی جے پی کی فتح پارٹرا نے دیگر سیاسی پارٹیوں کے مستقبل پر سوالیہ نشان لگا دیا ہے

اس حقیقت کو تسلیم کرنا ہوگا کہ بی جے پی آج کی تاریخ میں ملک میں اکیلی سیاسی پارٹی بن چکی ہے جس کے سامنے دور دور تک کوئی دوسری سیاسی پارٹی نظر نہیں آتی۔ خوش فہمیوں کے ساتھ ساتھ کمزور حکمت عملی نے نہ صرف ان سیاسی پارٹیوں کو حاشیہ پر ڈال دیا ہے بلکہ تاش کے پتوں کی طرح بکھرتی ہوئی ان پارٹیوں کے سیاسی وجود کے آگے بھی خطرہ منڈلا رہا ہے۔ اتر پردیش میں شکست کے بعد بیمار کانگریس کا بھروسہ بیمار سونیا گاندھی سے بھی اٹھ چکا ہے۔ راہل گاندھی لمبی گہری نیند میں چلے گئے ہیں۔ کبھی کبھی انکا کوئی کمزور بیان آجاتا ہے، جس سے سیاسی سطح پر ان کے زندہ ہونے کا ثبوت مل جاتا ہے۔ کانگریس اب بھی کمزور لیڈر شپ کے سہارے اگر اقتدار میں آنے کا خواب دیکھ رہی ہے تو یہ اس کی بھول کہی جائے گی۔ ملک میں اس وقت صرف بی جے پی اور آر ایس ایس کی گونج ہے اور اس کے آگے ہر آواز کمزور اور سہمی ہوئی ہے۔ ابھی حال میں دہلی ہائی کوٹ کے سابق چیف جسٹس اور سچر کمیٹی کے سربراہ راجندر سچر نے یہ خدشہ ظاہر کیا ہے کہ آر ایس ایس ۲۰۱۹ء میں ہندوستان کو ہندو راشٹر بنانے کا اعلان کردے گا۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ یوگی کو وزیر اعلیٰ بنایا جانا آر ایس ایس کی سوچی سمجھی منصوبہ بندی کا ایک حصہ ہے۔ مودی صرف ایک چہرہ ہے یہ خدشات اپنی جگہ صحیح ہو سکتے ہیں لیکن اس میں دو باتیں وضاحت طلب ہیں۔ آج کی تاریخ میں علامتی طور پر ہندوستان ہندو راشٹر بن چکا ہے۔ ہاں سچر صاحب کی اس بات سے مجھے اختلاف ہے کہ مودی صرف ایک چہرہ ہے۔ مودی کو الگ کریں تو آر ایس ایس کا کوئی سیاسی وجود نہیں ہے۔ ۱۹۲۵ء سے مشن چلانے والی آر ایس ایس کو ہندو اکثریت کے ساتھ دلانے میں اکیلا سب سے بڑا کردار مودی کا رہا ہے۔ آج مودی کا نام ہی آر ایس ایس کی شناخت بن چکا ہے، اور اس شناخت سے مودی نکال دیں تو آر ایس ایس کا وجود ایک بار پھر کمزور پڑ جائے گا۔ مودی ہندوؤں کی ایسی طاقت کے تو پر ابھرے ہیں کہ لوگ ان کی پوجا کرنے لگے ہیں۔ آج مودی نے پورے ملک کو اپنی مٹھی میں کر رکھا ہے۔ اور مودی پر سیاسی حملہ کرنے والوں کی جرأت بھی کمزور پڑ چکی ہے۔

ایک عام سا سوال صحافی اور سیاسی تجزیہ نگاروں کے ذہن میں پیدا ہوتا ہے کہ اگر دیگر سیاسی پارٹیاں متحد ہو جائیں تو کیا بی جے پی کو شکست دی جاسکتی ہے۔ ہمارے تجزیہ نگار ابھی بھی اعداد و شمار پر یقین رکھتے ہیں جبکہ ہندوستانی سیاست اب طاقت کی سیاست کا حصہ بن چکی ہے۔ اور اس طاقت کی سیاست میں الکٹرانک ووٹنگ مشین تک مودی کا جادو بولتا ہے۔ مودی اس حقیقت سے واقف ہیں کہ مینڈک کی طرح ٹرٹرانے والی سیاسی پارٹیوں اگر میڈیا کا ساتھ نہیں ملے گا تو ان کی باتوں کو سننے والا کون ہوگا؟ اپوزیشن حکومت پر حملہ کرتی ہے تو میڈیا ہاؤس، اپوزیشن کو ٹرائل میں لے آتی ہے۔ وہاں معمولی نیوز، اینکر بھی سیاسی پارٹیوں کے لیڈران کو نشانہ بناتا ہے اور ان کی ہنسی اڑاتا ہے۔ حکومت میں اپنا دبدبہ بڑھانے کے لئے ایسے اینکر دیگر سیاسی پارٹیوں کے لیڈر کو ڈانٹتے پھٹکارتے بھی نظر آتے ہیں۔ اس وقت ملک کا ماحول بھی ہے کہ اگر سیاسی پارٹیاں

مودی کے خلاف ماحول بنانا بھی چاہیں تو یہ مشن ناممکن ہے۔ کیا یہ سیاسی پارٹیاں مودی کے خلاف متحد ہوں گی؟ اس کا جواب آسانی سے نہیں دیا جاسکتا۔ اگر یہ پارٹیاں متحد ہوتی ہیں تو اگلے وزیر اعظم کے طور پر کس کے نام کو آگے کریں گے؟ نتیش، مایاوتی، ملائم سنگھ، رہل گاندھی کیا کسی ایک نام پر متحد ہو سکتے ہیں؟ میرے خیال سے نہیں۔ یہ مشکل کام ہے۔ لیکن اگر ان سیاسی پارٹیوں کو شدت سے اس بات کا احساس ہو جائے کہ ان پارٹیوں کا سیاسی وجود بکھر جائے گا تو یہ ایک بار اس فیصلے پر غور ضرور کر سکتے ہیں۔ اتر پردیش میں بی جے پی کی زبردست فتح کے بعد کا سیاسی منظر بے چین کرنے والا ہے۔ کانگریس، بی ایس پی، ایس پی میں بغاوت کا سلسلہ جاری ہے۔ بڑے بڑے نام اور چہرے سیاسی شناخت قائم رکھنے کے لئے اب بی جے پی میں شامل ہو رہے ہیں۔ یہ خطرہ تمام پارٹیوں کے سامنے ہے۔ المیہ یہ ہے کہ جو کام مشکل لگ رہا ہے، حل وہی ہے۔ اتحاد کے بغیر آج کی تاریخ میں ان سیاسی پارٹیوں کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔

عوام نے مودی کی طاقت کو آزمالیا ہے۔ یہ مودی کی طاقت ہے کیجریوال کے سیاسی تیور کو میڈیا کے سہارے اس قدر کمزور کر دیا کہ کیجریوال بھی گوا اور پنجاب میں شکست کے بعد اپنی سیاسی زمین کو کمزور محسوس کر رہے ہیں۔ وقت کے ساتھ کیجریوال کا سیاسی جلوہ دم توڑ چکا ہے۔ سیاسی پارٹیوں کو چاہئے کہ ابھی کچھ دن خاموشی سے مودی کی قیادت کے تین برسوں کا تجزیہ کریں۔ جہاں سیاسی پارٹیاں جیت کی مہر لگا رہی ہوتی ہیں، مودی اپنی سیاسی حکمت عملی سے وہاں اپنی جیت کی مہر لگا دیتے ہیں۔ یہ ان کی طاقت، محنت اور سیاسی کرشمہ ہے کہ منی پور اور گوا پر بھی قبضہ کر لیا۔ اتر پردیش کی حکمت عملی پر تجزیہ نگاروں میں اختلاف تھا مگر شاندار جیت کی لہر میں مودی کا کرشمہ بھی شامل تھا۔ مودی کی اصل طاقت یہ ہے کہ مودی جیت کے لئے اپنا پسینہ بہاتے ہیں اور کسی گوشہ یا کسی پہلو کو بھی نظر انداز نہیں کرتے۔ مودی کی اصل طاقت یہ ہے کہ وہ اپنے بیانات سے سیاسی پارٹیوں میں اشتعال پیدا کر دیتے ہیں اور سیاسی پارٹیاں اصل ایشو کو چھوڑ کر مودی کے بیانات کے پیچھے بھاگنے میں وقت ضائع کر دیتی ہیں۔ اسی طرح یہ بات بھی واضح ہو چکی ہے کہ آر ایس ایس کے مشن کو صرف مودی نے سمجھا تھا کہ اگر ہندو اکثریت پر قبضہ ہو جائے تو ہندو راشٹر کا راستہ صاف ہو جائے گا۔ کیا ہماری کمزور سیاسی پارٹیاں مودی کے اس مشن کو روک پائیں گی؟ پانچ فیصد سیکولر اور جمہوری کردار والے ہندوؤں کو نظر انداز کیا جائے تو آج ہندو اکثریت مکمل طور پر مودی کے ساتھ نظر آتی ہے۔

جیسا کہ کیجر صاحب نے اندیشہ ظاہر کیا ہے کہ آر ایس ایس ۲۰۱۹ء میں لوک سبھا انتخابات سے قبل ہندو راشٹر کا باضابطہ اعلان کر دے گی۔ اگر یہ اعلان ہوتا ہے تو ملک کی اکثریت مودی کے ساتھ نظر آئے گی۔ اس اکثریت کے سامنے پاکستان کا بھی چہرہ ہوگا جہاں اسلام اور دہشت گردی کے نام پر ایک ملک خون کے سو سو آنسو رو رہا ہے۔ اسلام کی غلط تصویر کشی کے ذمہ دار بھی مسلمان رہے ہیں۔ اس لئے یہ اسلامی ممالک آج اپنی شناخت کی جنگ سے دوچار ہیں۔ یہ خوفناک صورت حال ہے کہ اس وقت عالمی سطح پر مسلمان نشانے پر ہیں۔ یہ بھی تلخ حقیقت ہے کہ عالمی سطح پر ہونے والے واقعات کا اثر ہمارے ملک پر بھی ہوتا ہے۔ پاکستان میں ابھی بھی مذہب کے نام پر دہشت گردی کا سلسلہ جاری ہے۔ ان واقعات کا نفسیاتی اثر ہندوستان میں غیر مسلمانوں پر ہونا لازمی تھا۔ اس لئے مسلم مخالف کا کھیل اب آہستہ آہستہ آر ایس ایس اور بھاجپا کی مضبوطی بنتا جا رہا ہے۔ ہندو اکثریت، ہندو راشٹر کے زیر سایہ خود کو محفوظ اور اقتدار کی طاقت سے قریب محسوس کرے گی۔ اگر ایسا ہوتا ہے تو یہ بھیانک ہوگا اور مذہبی اقلیتوں کا استحصال بڑے پیمانے پر شروع ہو جائے گا۔ سیاسی پارٹیوں کو اپنے مستقبل کی فکر کرنی ہے تو اتحاد ہی واحد راستہ ہے۔ یہ آخری امید ٹوٹ گئی تو مذہبی اقلیتوں کے ساتھ ساتھ سیاسی پارٹیوں کی مشکلیں بڑھ جائیں گی۔

بوستان طلسمات

تسخیر حاضرات وروحانیات کے طلسماتی عملیات

حاضرات کی تسخیر کے پہلے طریقہ کے عملیات میں کسی قسم کی کوئی پابندی نہیں ہے ہر شخص جو حاضرات کرے اپنی ذوق طبع کے مطابق کامیاب ہوسکتا ہے۔

عمل اول : تسخیر حاضرات وروحانیات کے طلسماتی آئینہ کی مدد سے عامل ہر قسم کے سوالات کا قبل ازوقت مکمل اور درست جواب حاصل کرسکتا ہے۔ عمل کے لئے کسی صاف وشفاف شیشہ پر خوشبو اور عطر لگا کر ذیل کی عبارت کو سات مرتبہ تلاوت کرکے آئینہ پر دم کریں۔ طلسماتی آئینہ عمل یہ ہے۔

بسم الله لما مطمشار حم برحمته العالی انوخ الوهاخ طیبوابها سلفو خادا اللهم یسر وسهل ولنا اتعسر والهم لنا بروح القدس یا کن لد لااله الها هو ولا معبود سواه شکوت غلی ذلک النوت بحق حقک لعظام وبحرمته اسماتک الکر امالرحمن علم القرآن.

عمل کے لئے دس بارہ سال کے خوبصورت لڑکے یا لڑکی کو کسی صاف اور عمدہ مقام پر بٹھادیں۔ اور آئینہ کو اس کے سامنے کرکے بچے کو آئینہ دیکھنے کا حکم دیں۔ چند لمحے بعد بچے کو آئینہ میں ایک میدان سا نظر آنے لگتا ہے۔ جب میدان نظر آئے تو بچے سے کہیں کہ خاکروب کو بلائے۔ ایسا کہنے پر بچے کو معلوم ہوگا کہ خاکروب میدان صاف کررہا ہے۔ اس کے بعد بچے کو میدان میں فرش بچھتا نظر آئے گا۔ جب فرش پر تخت آراستہ کردیا جائے تو بچے کو کہیں کہ بادشاہ جنات کو حاضر ہونے کا حکم دے۔

بچے کے حکم کرنے پر ایک بزرگ اور روحانی شخص کی روح حاضر ہوگی۔ اس وقت ضروری ہے کہ بچہ اس بزرگ کو نہایت سلیقہ سے سلام وآداب پیش کرے اور جو سوال دریافت کرنا ہو بچے کے ذریعہ اس حاضر شدہ بزرگ سے دریافت کریں۔

عمل دوم : ذیل کے طلسماتی عمل کو چند ایک بار تلاوت کرکے ایک آئینہ پر دم کریں اور کسی نابالغ عمر کے بچے کو آئینہ میں دیکھنے کے لئے کہیں آئینہ میں حاضرات کھل جائے گی، ان سے جو چاہیں دریافت کرلیں۔ حاضرات آپ کے ہر قسم سوالات کے تسلی بخش جواب دیں گے۔ عبادت عمل یوں ہے:

بسم الله عاما طه سالنا علیکم بسم الله عاسفته ماسعتد الله بسم الله هو خالق السماء ونزل من القرآن بسم الله من ورآلهم محیط بل هو قرآن مجید فی اللوح محفوظ یا رفیق بسم الله حضارا مجید.

عمل سوم : دس بارہ سال تک کی عمر کے کسی صاف ستھرے لڑکے یا لڑکی کے دائیں ناخن پر سیاہی لگائیں اور خشک ہونے تیل لگا کر ذیل کے عمل کو تلاوت کرکے بچے پر پھونکیں اور ناخن میں دیکھنے کا حکم دیں۔ ناخن میں حاضرات کا نزول ہوگا جن سے آپ گمشدہ انسان، چوری، تشخیص مرض اور اس کے علاوہ جو بھی سوالات دریافت کرنے ہوں بچے کے ذریعہ حاضرات سے پوچھ سکتے ہیں جن کے بالکل درست اور مکمل جواب معلوم ہوں گے۔ عمل کی عبارت درج ذیل ہے:

عزمن علیکم یا معتر الروحانیون ان تنزلو ابحق لااله الله محمد رسول الله بحق سلیمان ابن داؤد علیهم السلام وبحق کهیعص وبحق حمعسق وبحق یسن وبحق فسیکفیکهم الله وهو السمیع العلیم وبحق یا حی یا قیوم برحمتک یا ارحم الراحمین.

عمل چہارم : ایک پاک وصاف مکان کو معطر کرکے وقت لوبان، صندل اور کافور کا بخور روشن کریں اور بارہ سال سے کم عمر لڑکے یا لڑکی کو جو برائی سے محفوظ ہو پاک وصاف لباس پہنا کر سبز رنگ کا ایک نئے چراغ چنبلی کا تیل ڈال کر روشن کریں اور بچے کو چراغ کے سامنے

بٹھا کر روشن فتیلہ کے درمیان غور سے دیکھنے کے لئے کہیں اور خودا سمائے روحانیات کو تلاوت کر کے بچے پر دم کرتے جائیں۔ اسمائے روحانیہ یہ ہیں۔

حــاقفا ما قفا سا قفا ماقفا حاقفا سافقا قفات معا تقا ما قفـات بحرمته سليمان ابن دائود عليه السلام له ما سكن فـي اليـل والـنـهـار وهـو السميع العليم قل اغير الله اتخذ ولياًفاطر السمٰوٰت والارض وهو يطعم ولا يطعم.

اس عمل کے ساتھ بچے کو کہو کہ کوئی صورت نظر آئے تو پہلے صفائی والے کو بلائے پھر تخت سلیمانی طلب کرے۔ تخت آنے پر جادو آسیب کرنے والے اور چوری شدہ مال واپس ملنے یا نہ ملنے کے بارے میں ہر سوال کا صحیح اور تسلی بخش جواب ملے گا۔

عــمـل پـنـجـم : روغن کنجد میں صاف آٹا ملا کر خوب باریک کرلیں اور خشک ہونے پر ایک انگوٹھی میں نگینہ کی جگہ پر لگالیں اور اوپر سے شیشہ رکھ کر دبادیں تا کہ اس کے سطح ہموار ہو جائے۔ یہ طلسماتی انگوٹھی ہے جس کے ذریعہ آپ ہر قسم کے سوالات اور حل طلب مسائل کے بارے میں صحیح جواب معلوم کرسکتے ہیں۔ عمل کے لئے عبارت ذیل پڑھ کر نگینہ کی جگہ کو معطر کریں۔ اور بچے کے ذریعہ اپنے حل طلب مسائل کے بارے میں معلومات حاصل کرلیں۔ عمل کی عبارت حسب ذیل ہے۔

بسم الله الرحمن الرحيم نزل به الروح الامين على قلبک لتكون من المنذرين بلسان عربى مبين يا حى حين للحى فى ديمومته ملكه وبقائه.

عــمـل شــشـم : حاضرات وروحانیات سے عالم خواب میں ملاقات کرنا۔ حاضرات وروحانیات سے عالم خواب میں ملاقات کے لئے ذیل کی قرآنی آیات کو چاندی کے ورق کے ہدہد کے خون سے نماز مغرب کے وقت بلسان کی لکڑی کے قلم سے تحریر کرلیں۔ رات سوتے وقت اس تحریر سفید کے پارچہ میں لپیٹ کر سرہانے رکھ لیں۔ خواب میں حاضرات وروحانیات کا مشاہدہ ہوگا۔

يـا بـنـى انها ان تـک مـثقال حبة من خردل فتكن فى صـخـرة اوفى السمٰوٰت او فى الارض يات بهاء الله يا معشر الـعـوان الا مـا امـرتـم مـن يـقـضـى حاجتى و يتصرف فى رضـائـى الا تـعـلـوم عـلـى واتونى فى نومى بحق ما تلو ته عـلـيـكـم و طـاعـتـهـا الـديـكـم: حاضرات کے باب میں علمائے طلسمات نے جن اعمال واودار کو بیان کیا ہے ان کا عملی طور پر مطالعہ ومشاہدہ کیا جائے تو یہ بات واضح طور پر سامنے آئیگی کہ حاضراتی عملیات بنیادی طور پر ایسے عمومی اعمال کا حصہ ہیں جو کسی بھی قسم کی چلہ کشی کا بھی موثر ومفید ثابت ہوتے ہیں۔ کوئی بھی معمولی پڑھا لکھا احکام شرعیہ کا پابند شخص حاضرات کی حاضری طلب کرسکتا ہے۔ حاضرات کے اعمال کا ایک عجیب وغریب تعارف نامہ یہ بھی ہے کہ حاضرات کی حاضری کے لئے کسی بھی قسم کے مخصوص الفاظ وحرف کے مجموعہ عمل کی بھی احتیاج واحتیاط کی ضرورت ہے۔ آپ قرآنی آیات یا خدا بزرگ وبرتر کے اسمائے جلیلہ وعظیمہ میں سے اپنی بات کی کسی آیت مبارکہ یا اسم مقدس کو تلاوت کر کے اپنے معمول کے ذریعہ حاضرات کو بلاسکتے ہیں۔ اس سلسلہ میں سورہ فاتحہ اور آیت الکرسی بطور خاص معروف ومروج ہیں۔ ذیل میں سورہ فاتحہ اور آیت الکرسی سے ترتیب وتراکیب کردہ نقوش تحریر کئے جاتے ہیں جن سے حاضرات کی حاضری طلب کی جاسکتی ہے۔ طریقہ عمل کے مطابق نقش کو تحریر کر کے پاکیزہ روشنائی سے پر کرلیں اور نقش کے متعلقہ دفق کی عبارت کو تلاوت کر کے معمول پر پھونک دیں۔ معمول کے سامنے حاضرات کا نزول ہوجائے گا۔

نقش سورۃ الفاتحہ

۷۸۶

۲۳۶۵	۲۳۶۸	۲۳۷۱	۲۳۵۷
۲۳۷۱	۲۳۵۸	۲۳۶۴	۲۳۶۹
۲۳۵۹	۲۳۷۳	۲۳۶۶	۲۳۶۳
۲۳۶۷	۲۳۶۲	۲۳۶۰	۲۳۷۲

(دفق) عبارت دفق سورۃ الفاتحہ

ايتهـا الا رواح الـحـاضـرون دعا كـم كـم نو اعو نالى بارک الله فيكم وعليكم

عبارت وفق آیت الکرسی

اسـئـلـكم ان تقضو احوالجى مما يكون لى فيه خير

الدنیا و الاٰخرۃ یا ارواح الحاضرون لآیت الکرسی۔

حاضرات کی ایک دوسری قسم کے اعمال جن کا عامل معمول کے کی خود اپنے طور پر حاضرات کا مشاہدہ کرسکتا ہے اعظم ترین اعمال کے طور پر بیان کئے جاتے ہیں اس قسم کے اعمال کی بجا آوری کے لئے جلالی و جمالی شرائط کی پابندی اور چلہ کشی کی صعوبتیں برداشت کرنا پڑتی ہیں۔ اعظم ترین اعمال میں سے ایک مجرب المجرب عمل یہ ہے کہ ذیل کے عمل کے کلمات کو ایک لاکھ پچیس ہزار مرتبہ پڑھ کر تسخیر کرلیں۔ چلہ کشی کی مدت چالیس روز ہے۔ ضرورت کے وقت شیشے کے برتن میں پاکیزہ روشنائی یا زعفرانی سیاہی کے پانچ سات قطرے ٹپکائیں برتن کو اپنے سامنے رکھیں اور عبارت عمل کو جاپ کرنا شروع کردیں۔ لمحہ بھر میں شیشے کا برتن جام جہاں نما بن جائے گا۔ دنیا بھر کی خبریں معلوم کرلیں جو چاہیں دریافت فرمالیں۔ کلمات عمل ملاحظہ فرمائیں۔

دفائن و خزائن کا مشاہدہ

اگر شک ہو کہ فلاں مقام پر کوئی دفینہ موجود ہے تو اس کے معلوم کرنے کا ایک آسان ترین طریقہ یہ ہے کہ مشکوک مقام کو پاک وصاف کرکے لوبان کا بخور جلائیں اور ذیل کے عمل کو تلاوت کرکے ایک سفید رنگ کے مرغ پر و بال پر دم کریں اور اس کی آنکھوں پر سبز رنگ کا کوئی سار یشمی کپڑا خوب مضبوطی سے کس کر باندھ دیں اور اس کے بعد عمل کی تلاوت کرتے ہوئے مرغ کو آزاد کردیں۔ بحکم خدا مرغ دفینہ کی جگہ پر ضرور کھڑا ہو جائے گا اور اپنے پاؤں سے اس جگہ کی مٹی کریدے گا۔ اور بلند آواز کے ساتھ مسلسل آذانیں بھی دینے لگے گا۔ عم کی عبارت ملاحظہ ہو:

هلهطس بقرة طر طش علمط علمطی شطور ش یا طلبش مطلیورش علهطیشن سلططلع جراهای شمر شئیا ملو حج سملمیطش وهو الذی یتوفکم بالیل ویعلم ما جرا حتم بالنهار ثم یبعثکم فیه لیقضی اجل مسمی ثم الیه مرجعکم ثم ینبئکم بما کنتم تعلمون هلمطیاش دو طرش علمطیشاغ قداح قدوح قدوس بطلیاس ثرایساش طلبناش النود۔

۸۔ عروج ماہ کے کسی اتوار کو غروب آفتاب سے قبل صحرائی خرگوش کو حاصل کریں۔ اگر سیاہ رنگ کا ہو تو کوہ ورنہ جو بھی ہاتھ لگے پکڑ کر ذبح کرنے کے واسطے لٹائیں اور ذبح کرتے وقت اس پر اپنا سایہ نہ پڑنے دیں ورنہ عمل میں نقصان کا خدشہ ہے۔

خرگوش کو ذبح کرنے کے بعد جو خون حاصل ہو اس میں روغن زیتون شامل کرکے چراغ میں روئی بتی بنا کر جلائیں اور اس طرح جو کاجل تیار ہو اسے اپنے پاس محفوظ کرلیں۔ پھر جو شخص بوقت ضرورت اس کاجل کو بطور سرمہ کے آنکھ میں لگائے گا اپنے چاروں سرف حاضرات و روحانیات اور اپنے ہمزاد کو موجود پائیگا۔

یاد رہے کہ علمائے طلسمات کے نزدیک یہ سب سے بڑھ کر عجیب وغریب کاجل ہے اور میرا ذاتی تیار کردہ اور مجرب ہے۔

۹۔ جو شخص حاضرات سے ملاقات کرکے اپنے حل طلب مسائل میں ان سے امداد لینے کا خواہش مند ہو وہ غروب آفتاب کے وقت ایک صاف وشفاف آئینہ کو زعفران و کافور اور اسپند کی دھونی دیکر سبز رنگ کے کپڑے میں لپیٹ کر محفوظ رکھے۔

عمل کے لئے رات کا کچھ حصہ گزر جانے کے بعد ایک تنہا اور پرسکون مکان میں بخور روشن کرے۔ اور حاضرات سے ملاقات کرنے کا تصور کرکے آئینہ کو اپنے سامنے شمالی دیوار میں ذرا اونچا کرکے آویزاں کرے کہ جس میں عامل کا چہرہ اور گردن بخوبی نظر آسکے۔ جنوب کی دیوار پر آئینہ میں عکس پر نظر جماتے ہوئے لگاتار ذیل کی عبارت کو تلاوت کرکے آئینہ کی طرف پھونکنے کا آغاز کرے۔ عمل کے کچھ ہی وقفہ بعد آئینہ میں عجیب وغریب صورتیں نظر آنے لگیں گی جن سے خوف زدہ ہونے کی کوئی ضرورت نہیں۔ عامل اسماء کی تلاوت کو برابر جاری رکھے یہاں تک کہ حاضرات کی دنیا کے تاج دار یکنا نوش فاضل شاہ محمد میمون زنگی کی آمد ہو جائے۔ اس وقت غلغلہ عظیم بلند ہوگا اور ایک تخت نمودار ہوگا جس پر یکنا نور زنگی سوار ہوگا اور تخت کو چار قوی ہیکل خوفناک جن اٹھائے ہوئے ہوں گے۔ عامل ان کی طرف کوئی توجہ نہ کرے اور عمل پڑھنے میں مشغول رہے۔ جب شاہ جنات تخت سے اتر کر عامل کی کے پاس آئے اور سجدہ کرکے مسائل کا مطلب دریافت کرے تو مسائل کو قوی کرکے اپنے بلانے کا مقصد بیان کرے۔ عامل جو سوال دریافت کرے گا اور جس کام میں امداد کرے گا حاضرات فوراً اس کا حکم بجالائیں گے۔ عمل کی عبارت یہ ہے:

دیداش یا رب الروح والا جساد درماش یا رب الجن والانس علیماش یا رب الرحمن والسماء طھارش یا رب للوح القلم ارھوش یا صاحب الطور و کتاب المسطور الوحا العجل یا شاہ یکتا نوش فاضل شاہ جمد میمون زنگی یا صاحب دار العقول والشور بحق ھلف لا سماء علیک!

۱۰۔علامہ وحید الدین ابن الخیر کشفی رسائل ہلالیہ میں تحریر فرماتے ہیں کہ جو شخص حاضرات وہمزاد کا مشاہدہ کرنا چاہے تو عروج ماہ میں شب پنج شنبہ کو زحل وعطارد کے اوقات تثلیث میں گربہ سیاہ کو سرخ رنگ کے تانبے کے تیز آلہ کے ساتھ کسی تانبہ کے برتن میں ذبح کرے۔اس طرح جو خون حاصل ہو اس میں گربہ کا دل چربی اور دونوں آنکھیں ملاکر تمام اجزاء کو خوب ملالے۔یہاں تک کہ پیستے ہی میں تمام خون جذب اور خشک کردے اور مرہم کے برابر وزن روغن بلسان شامل کرکے کسی تانبے کے برتن میں ڈال کر اس کا منہ خوب سے بند کردیں اور گل حکمت کرکے آگ پر رکھ دیں۔جب تمام مواد جل کر راکھ ہو جائے تو اسے پاس محفوظ رکھ لیں۔اور جب حاضرات وہمزاد کا مشاہدہ کرنا چاہیں تو ذیل کا بخور روشن کریں اور حاضرین کی آنکھوں میں کاجل لگادیں جو شخص بھی بخور روشن ہوتے وقت یہ کاجل استعمال کرے گا اپنے حاضرات وہمزاد کو ملاحظہ کرے گا۔بخور یہ ہے۔

ایلوا زرد۔سیاہ مرچ۔سنگ مقناطیس۔کنجد سیاہ۔زعفران عود قماری گل سرس۔اس عمل کا وقت رات کا ہے اور حاضرین کے سامنے بخور کا تیز تر روشن کرنا ضروری ہے تا آں کہ دھوئیں کے تاریک بادل اٹھنے لگیں جن میں عجائبات کا نظارہ بڑا دل فریب اور کامیاب رہے گا۔

۱۱۔تسخیر حاضرات وروحانیات کی دوسری قسم کا عامل طلسمات کے ان عملیات سے کام لیتا ہے جن میں حاضرات وروحانیات کو قابو میں لا کر ان سے کام لیا جاتا ہے طلسمات کے ان عملیات میں پرہیز جلالی وجمالی شرط ہے۔طریقہ اس عمل کا یہ ہے کہ متواتر سات دن تک شرائط معینہ کے مطابق اپنے گرد حصار باندھ کر ذیل کے عمل کو ہر روز سات سو مرتبہ پڑھیں۔ساتویں روز جب حاضرات وروحانیات حاضر ہو جائیں تو ان سے اپنے تابع فرمان ہونے کا عہد لیں جن کے بعد آپ جب چاہیں حاضرات کو حاضر کرکے ان سے کام لے سکتے ہیں۔تسخیر کی اس قسم کا عامل نہ صرف خود ہی اس مخفی مخلوق کا مشاہدہ کرسکتا ہے وہ اپنے ہر سائل کو حاضرات کا مشاہدہ کراسکتا ہے۔عمل یہ ہے:

عزمت علیکم والسمت علیکم سالکان سلطان الجن والانسا احضر واحضر وامن جانب المشارق والمغارب والجنوب ولشمال بحق الیمان ابن دائود علیہا اسلام وبحق لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ ﷺ.

۱۲۔حاضرات وروحانیات اور ہمزاد وجنات کو قابو میں لانے اور ان سے حل طلب مسائل میں امداد لینے کے ذیل کا دخنہ روشن کریں۔

کندر سفید پوست خشخاش۔کف دریائی۔لوبان۔زعفران۔

انسانی ہڈیاں ان سب کو جمع کرکے باہم خوب ملالیں اور جب اس دخنہ کو جلائیں گے تو حیرت انگیز مخلوق کو اپنے سامنے موجود پائیں گے۔

علامہ سعد الدین تفتازانی با کورۃ الاعداد میں تحریر فرماتے ہیں کہ جس دن یہ عمل کیا جائے عامل کے لئے ضروری ہے کہ وہ اس دن روزہ رکھے اور اس عمل کو خلوت کے کسی مکان میں بجالائے دل قوی رکھے اور عمل سے قبل اپنا حصار باندھے تاکہ بلاؤں اور حاضرات سے امن میں رہے۔

۱۳۔تسخیر روحانیات کے لئے ایک تنہا اور پاک وصاف مقام کا انتخاب کرلیں۔پھر شرائط جلالی وجمالی کی پابندیوں کے ساتھ عروج ماہ کے آخری دنوں میں اس عمل کو شروع کرکے اکتالیس یوم تک کیا جاتا ہے۔ عامل ایک قد آدم آئینہ کے سامنے آئینہ میں اپنے عکس پر نظر جماتے ہوئے کامل یکسوئی کے ساتھ ایک ہزار مرتبہ ذیل کے عمل کو پڑھیں۔چند روز بعد آئینہ میں روحانیات کا سایہ نظر آنے لگے گا ورد دوران عمل ایسا محسوس ہوگا کہ روحانیات عامل کے ساتھ ہم کلام ہونا چاہتے ہیں۔اس موقع پر عامل کے لئے ضروری ہے کہ وہ روحانیات کی طرف کوئی التفات نہ کرے اپنا عمل جاری رکھے۔یہاں تک کہ عمل کے آخری روز جب روحانیات ظاہر ہوکر سامنے آجائیں تو عامل ان سے عہد لینے کے لئے بعد حسب منشاء کام لے سکتا ہے۔عمل یہ ہے:

عزمت علیکم یا معشر الارواح الجن والانس بحق حضرت سلیمان ابن دائود علیہ السلام احضرو احضرو یاقوم الواح حاضر شو بحق یا حی یا قیوم برحمتک یاار حم الراحمین.

والدین اکثر اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت کے بارے میں فکر مند رہتے ہیں کہ کس طرح ان کے بچے تعلیمی اداروں میں نمایاں کامیابی حاصل کرسکیں۔

سب سے پہلے آپ یہ معلوم کیجئے کہ درحقیقت بچے کی مشکل کیا ہے۔ آیا وہ کس مضمون میں کمزور ہے یا بنیادی طور پر پڑھنے میں ہی دلچسپی نہیں لیتا تو کیا اس میں بنیادی صلاحیتوں کی کمی ہے یا وہ سیکھنے کے عمل میں بہت سست ہے۔ آیا بچے میں مستقل مزاجی اور ثابت قدمی میں کمی ہے یا اس میں ضرورت سے زیادہ شوخی و شرارت ہے جس کی وجہ سے وہ دوسرے طالب علم ساتھیوں سے پیچھے رہ جاتا ہے۔

بچے کی اصل مشکل سے واقف ہونے کے بعد دوسرا مرحلہ یہ درپیش ہوتا ہے کہ اس کا کیا علاج کیا جائے۔ اگر مسئلہ بنیادی ہے۔ مثلاً اگر بچہ کی لکھائی خراب ہے تو اس پر خصوصی توجہ دیں اور بازار سے رائٹنگ سیریز خرید کر دیں تاکہ وہ تسلسل مشق کر کے مہارت حاصل کرسکے۔ اگر پڑھ اور سمجھ نہیں سکتا تو نصابی کتب کے علاوہ دیگر کتب کی مدد سے سمجھائیں اور رفتہ رفتہ اس خامی کو دور کرنے کی کوشش کریں۔ ایسے بچے جس روز اپنی ان بنیادی خامیوں کو دور کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے اسی روز سے وہ اپنی پڑھائی پر پوری توجہ دینے لگیں گے اور ان کی شرارتوں میں نمایاں کمی واقع ہوگی کیونکہ یہ دیکھا گیا ہے کہ عموماً بچے شرارت استاد کی توجہ حاصل کرنے کے لئے کرتے ہیں اور چونکہ اب وہ اپنی خامیوں پر قابو پاچکا ہوگا لہٰذا وہ بھی اچھا کام کر کے استاد کی نظروں میں وہی مقام حاصل کرنے کی کوشش کرے گا جو کہ ذہین طالب علموں کا مقام ہوتا ہے۔ اگر بچہ قدرے کند ذہن ہے تو والدین کا فرض ہے کہ وہ اسکول کا تمام کام اپنی نگرانی میں کروائیں اور دیگر کاموں کو بلاناغہ چیک کریں تاکہ اسکول میں بچے کو شرمندگی نہ اٹھانی پڑے۔ کیونکہ اکثر بچے خراب کام کر کے شرمندہ ہونے کے بجائے سزا سہہ لینا آسان سمجھتے ہیں۔ اس طرح رفتہ رفتہ ضدی اور ہٹ دھرم بن جاتے ہیں اور ان کی پڑھائی سے دلچسپی ختم ہو جاتی ہے۔ اگر بچہ ضدی اور ہٹ دھرم ہے تو مختلف طریقوں سے پڑھائی کا رجحان پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ مثلاً کچھ سزا کا خوف اور انعام وغیرہ بھی مقرر کریں تاکہ وہ ثابت قدمی کے ساتھ تحصیل علم کی جانب راغب ہو جائے۔ اگر شرارت کو عنصر زیادہ ہو تو استاد کے مشورے سے مناسب سزا دیں تاکہ وہ شرارت کی ہمت نہ کرسکیں۔ اگر چہ کسی خاص مضمون میں کمزور ہے تو اس مضمون کو اپنی نگرانی میں تیاری کروائیں یا کسی اچھے ٹیوٹر کو کچھ عرصہ کے لئے مقرر کریں اور بچے پر واضح کردیں کہ اس مدت میں اپنی کمزوری پر قابو پالیں۔ تاکہ وہ ٹیوشن کا عادی نہ ہو جائے۔ یاد رہے! کہ ہمیشہ کا ٹیوشن عموماً بچے کی تعمیری صلاحیتوں کو زنگ آلود کر دیتا ہے۔ ڈانٹ ڈپٹ اور سزا سے اکثر بچے وقتی طور پر تو شرارت سے باز آجاتے ہیں لیکن کچھ ہی عرصے بعد پھر اپنی پرانی روش پر چلنے لگتے ہیں۔ اس کی وجہ عموماً بنیادی کمزوری یعنی لکھنے پڑھنے میں کمزوری ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ اس بچے کو شرارت کرنے کے لئے کوئی ساتھی بھی میسر ہوتا ہے۔ لہٰذا اس صورت میں استاد کا فرض ہے کہ جس بچے کے ساتھ مل کر وہ شرارتیں کرتا ہے اس بچے کو کوئی ذمہ داری سونپیں اور اس پر خصوصی توجہ رکھیں۔ یہ بچہ اپنے کام میں منہمک ہو جائے گا اور اس شرارتی بچے کا شرارت میں ساتھ نہیں دے پائے گا۔ جب اس شرارتی بچے کا شرارت میں ساتھ دینے والا کوئی نہیں رہے گا تو اس کی شرارتوں میں نمایاں کمی آجائے گی اور آہستہ آہستہ اپنے کام میں دلچسپی لینے لگے گا۔

یاد رکھئے! اسکول سرکاری ہو چاہے پرائیویٹ کوئی بھی ٹیچر کل وقتی آپ کے بچے پر توجہ نہیں دے سکتا۔ہاں! البتہ چند فرض شناس استاد ضرور آپ کو کوئی نہ کوئی گراں قدر مشورہ دیں گے۔

آپ کوئی خیال دل میں لائے بغیر مثلاً یہ کہ شاید یہ ٹیچر کسی وجہ سے آپ کے بچے کو ناپسند کرتا ہے یا بغض معاویہ رکھتا ہو، استاد کے مشورہ پر عمل کریں کیونکہ ایسے استاد عموماً دل سے آپ کے بچے کی ترقی کے خواہاں ہوتے ہیں اور ان کی خواہش یہ ہوتی ہے کہ تمام کلاس یکساں کامیابی حاصل کرے اور یہ بچہ بھی عملی لحاظ سے دوسرے بچوں کے برابر ہو جائے۔ ویسے بھی ایک اچھا استاد تمام بچوں کی کامیابی وکامرانی کے لئے پوری کوشش صرف کرتا ہے۔ وہ تمام والدین اور اساتذہ جو بچوں کو کامیاب وکامرانی کے لئے پوری کوششیں صرف کرتا ہے۔ وہ تمام والدین اور اساتذہ جو بچوں کو کامیاب وکامران دیکھنے کی خواہش رکھتے ہوں ان کے لئے چند نقاط درج ذیل ہیں۔

۱۔ ہر بچے کی سیکھنے اور سمجھنے کی صلاحیت دوسروں سے مختلف ہوتی ہے۔ مثلاً حملی، جوزا اور قوسی طالب علم ہر چیز جلدی جلدی سیکھنا چاہتے ہیں۔ سست رفتاری کی صورت میں وہ بور ہو جاتے ہیں اور پڑھائی سے ان کی توجہ ہٹ جاتی ہے۔ اس کے برخلاف ثوری اور عموماً جدی طالب علم بھی پڑھائی میں جلدی بازی سے چڑ محسوس کرتے ہیں اور جب تک پوری طرح سے سمجھ نہ آئے آگے بڑھنا نہیں چاہتے۔ لہٰذا والدین اور اساتذہ اس بات کا خاص خیال رکھیں اور ان پر خصوصی توجہ دیں علاوہ ازیں دیگر کتب سے بھی معلومات فراہم کریں تاکہ ان کی تسلی وتشفی ہو جائے۔

۲۔ اسی طرح ہر طالب علم پر سکھانے کا روایتی طریقہ کارگر نہیں ہوتا۔ مثال کے طور پر طالب علموں کی اکثریت آنکھوں سے بڑھ کر اور دیکھ کر علم حاصل کرتے ہیں اور اس کے مقابلے میں خصوصاً ثوری طالب علم سن کر بہتر سمجھتے ہیں لہٰذا ان کے لئے زبانی مشقیں اور ریڈینگ بہت فائدہ مند ہیں لیکن کچھ بچے عضلات کی مدد سے سمجھتے ہیں یعنی وہ لکھے بغیر نہ تو یاد کر سکتے ہیں اور نہ ہی سمجھ پاتے ہیں۔

۳۔ بعض بچے لکنت زبان کی وجہ سے صحیح تلفظ ادا نہیں کر پاتے۔ ایسے بچوں کے تلفظ درست کرنے پر زور نہ دیں وہ اعتماد کھو بیٹھیں گے اور پڑھائی سے متنفر ہو جائیں گے۔ لہٰذا ان کو صرف صحیح تلفظ بتا کر آگے بڑھ جائیں۔ ایسے بچوں کو ڈاکٹر کو دکھایئے اگر لاعلاج ہوں تو اس شعبے کے ماہرین سے ٹیوشن دلوایئے یا روحانی امداد حاصل کیجئے۔

۴۔ اگر بچہ پڑھنے میں اور بنیادی حساب میں کمزور ہے آپ کو اس کمزوری کا علم ہو جائے تو فوراً ہی کسی قابل ٹیوٹر کا بندوبست کریں تاکہ جونیئر کلاس میں ہی یہ کمزری دور ہو جائے یاد رکھئے! یہ کمزوری عمر کے ساتھ ساتھ بڑھتی چلی جاتی ہے اور بلا آخر ایسا وقت آتا ہے جب بچہ کسی قیمت پر بھی پڑھنا نہیں چاہتا۔

۵۔ بعض بچوں کو انعام کا لالچ بھی پڑھائی کی طرف مائل کرتا ہے۔ اگر آپ کا بچہ ان میں سے ہے تو اپنے اخراجات کو مدنظر رکھتے ہوئے انعام مقرر کریں۔ لیکن خیال رہے کہ انعام گریڈ کے بجائے مجموعی کارکردگی پر مقرر کریں۔ مثلاً کسی مشکل پیراگراف کو باآواز بلند صحیح تلفظ اور ادائگی کے ساتھ پڑھنے پر، کسی مخصوص مضامین کی مشقیں بغیر کسی کی مدد کے کرنے پر وغیرہ۔ اگر گریڈ کو مدنظر رکھ کر انعام مقرر کیا گیا تو آئندہ چل کر بچہ نقل کی طرف مائل ہوگا اور اس طرح انعام کا مقصد فوت ہو جائے گا۔

۶۔ انعام کے ساتھ ساتھ تعریف وتوصیف بھی بچوں کی ہمت افزائی کرتی ہے۔ استاد اور والدین دونوں ہی بچے کی کارکردگی پر نظر رکھیں اور ہر اچھے کام پر حوصلہ افزائی کریں۔ اکثر اوقات بچے کی خاص خاص نمایاں کارکردگی کا ذکر مثال کر طور پر کریں تاکہ ان کا جوش وخروش مدھم نہ پڑنے پائے۔ یہ اسلوب تمام بچوں کے لئے کارگر ہے لیکن خصوصی طور پر اسدی ار میزانی بچوں کے لئے وطیرہ بنالیں۔ کونکہ یہ ہمیشہ خصوصی توجہ کے طالب ہوتے ہیں اور تعریف وتوصیف ان کے لئے پیٹرول کا کام کرتی ہیں۔ سرطانی اور حوتی بچے اس تعریف کا یہ مطلب لیں گے کہ آپ ان سے بے حد محبت کرتے ہیں وہ اس محبت کو برقرار رکھنے کے لئے اپنی تعلیم پر بہت ضرور دیں گے۔

۷۔ آپ اسکول میں بچے کی پروگریس اور کارکردگی پر گہری نظر رکھئے اور اس کے استاد سے اس کی کارکردگی کے بارے میں سوالات کرنے سے نہ ہچکچایئے اور اگر استاد کسی خاص مسئلہ کی بابت کوئی مشورہ دیں تو شرمندہ ہونے یا ناراض ہونے کے بجائے پوری تندہی سے فوراً اس مسئلہ کو حل کرنے کی کوشش کریں۔ روزانہ اس کی کاپیاں چیک کریں کہ کتنا کام کروایا گیا ہے اور استاد نے کیا کیا ہے۔

فقہی مسائل

وقاص ہاشمی

سوال نمبر: سنا ہے بیوہ عورت بچے والی کا نکاح جائز نہیں ہے ایسی عورت کا نکاح کرنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: اگر بیوہ عورت بوجہ اولاد کی پرورش کے نکاح ثانی نہ کرے اس کو ثواب ملتا ہے لیکن نکاح کرنا درست ہے، نکاح کرنے میں کچھ گناہ نہیں بلکہ اس زمانہ میں چونکہ نکاح ثانی عیب سمجھتے ہیں اس لئے کرنا چاہئے اور ثواب زیادہ ہے۔

سوال نمبر: نماز میں قہقہہ کرنا وضو اور نماز دونوں کو فاسد کردیتا ہے یا صرف نماز کو؟

جواب: نماز میں قہقہہ کرنے سے وضو اور نماز دونوں فاسد ہوجاتی ہیں۔

سوال نمبر: نماز میں دنیوی خیالات اور وساوس کے پیدا ہونے سے نماز درست ہوتی ہے یا نہیں؟

جواب: نماز میں خیالات آجانے سے فساد نہیں ہوتا حتی الوسع خیالات اور وسوسوں کو دفع کریں۔

سوال نمبر: کتے کا لعاب ہی ناپاک ہے یا بدن بھی؟

جواب: لعاب ناپاک ہے بدن ناپاک نہیں ہے۔

سوال نمبر: ایک شخص نے اپنے بھائی کو مارا، کہا تو اپنی زوجہ کو طلاق دیدے، اس نے جان کے خوف سے اپنی زوجہ کو طلاق دیدی اس صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟

جواب: اس صورت میں طلاق واقع ہوگئی۔

سوال نمبر: جو شخص نذر کرے اگر اللہ تعالیٰ میرا فلاں کام پورا کردے تو دس نفل پڑھوں گا تو ان نفلوں کو کھڑا ہو کر ادا کرنا واجب ہے یا بیٹھ کر بھی ادا کرسکتا ہے۔

جواب: اگر طاقت ہو تو کھڑا ہو کر پڑھنا چاہئے۔

سوال نمبر: اگر عین جمعہ کی جماعت کے وقت بارش ہونے لگے، امام صاحب کے علم میں یہ بات ہو کہ سیکڑوں نمازی مسجد کے صحن میں بھیگ رہے ہوں تو ایسی صورت میں کیا یہ اقرب بہ سنت نہ ہوگا کہ امام صاحب بہت چھوٹی سورتوں سے نماز پڑھائیں؟

جواب: جی ہاں ایسی صورت حال ہو تو جماعت میں مختصراً قرأت کرنی چاہئے۔

سوال نمبر: برکت، بیماری سے شفا یا کسی مصیبت سے نجات کے لئے سورۂ فاتحہ یا قرآن کریم کی کوئی سورت پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟ پھر اس پر اجرت لینا کیسا ہے؟

جواب: کسی بیمار اور مصیبت زدہ پر قرآن کریم کی کوئی سورت یا آیت پڑھنا یا تعویذ لکھ کر دینا اور اس پر اجرت لینا جائز ہے۔

سوال نمبر: اگر ذبح کرتے وقت بسم اللہ کہنا بھول گیا تو جانور حلال ہوجائے گا یا نہیں؟ اگر درمیان میں یا آخر میں یاد آجائے تو بسم اللہ پڑھنا ضروری ہے یا نہیں؟

جواب: اگر بسم اللہ پڑھنا بھول گیا تو جانور حلال ہے، رگیں کٹنے سے پہلے یاد آگیا تو بسم اللہ پڑھنا ضروری ہے بعد میں یاد آیا تو ضروری نہیں۔

سوال نمبر: حلال کے واسطے اگر زید بکر کی مطلقہ سے اس نیت سے نکاح کرے کہ بعد مباشرت طلاق دیدوں گا ایسی حالت میں نکاح جائز ہے یا نہیں؟

جواب: نکاح جائز ہے مگر اس نیت سے نکاح کرنے کو حدیث میں برا کہا گیا ہے۔

محمد اجمل انصاری
https://www.facebook.com/groups/freeamliyatbooks
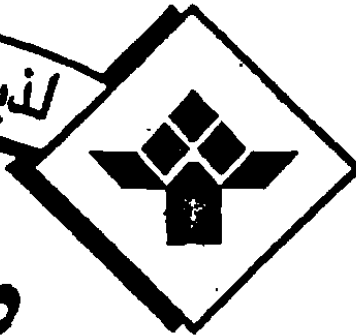
تبسم فاطمہ

2019ء کی تیاریاں

۲۰۱۹ء میں کیا ہوگا؟ یہ ایک سوال ہے ابھی سے سر اٹھانے لگا ہے۔ جہاں کانگریس پریشان ہے۔ وہاں علاقائی سطح کی سیاسی پارٹیوں کو بھی مستقبل کے لئے خطرہ نظر آنے لگا ہے۔ وقت کے ساتھ بی جے پی کی بڑھتی ہوئی طاقت نے ان تمام پارٹیوں کو حاشیہ پر ڈال دیا ہے۔ ان پارٹیوں کی مجبوری یہ ہے کہ یہ آپس میں اتحاد کے لئے تیار نہیں ہیں۔ کیونکہ ماضی میں یہ پارٹیاں کھل کر ایک دوسرے کے خلاف مورچہ لیتی آئی ہیں۔ اس لئے ووٹرس کا مسئلہ بھی اپنی جگہ برقرار ہے۔ ووٹرس نے اس اتحاد کو تماشہ سمجھا تو ۲۰۱۹ء میں ان پارٹیوں کی کمر ٹوٹ جائے گی۔ اس وقت تماشہ کا عالم یہ ہے کہ بی جے پی کو چھوڑ کر تمام مظلوم سیاسی پارٹیاں ایک دوسرے کی طرف ہاتھ بڑھانے کی خواہش مند بھی ہیں اور شک میں گرفتار بھی۔ ان سیاسی پارٹیوں کے سامنے مودی کسی قد آور بت کی طرح نظر آتے ہیں جو آج کی تاریخ میں آر ایس ایس اور بھاجپا سے بھی کہیں زیادہ اپنے قد کو بلند کر چکے ہیں۔ ان تین برسوں میں مودی نے فتح کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا دیا۔ مودی نے کسی کی بھی پرواہ نہ کرتے ہوئے جس طرح اپنے سیاسی رتھ کو جنگ کے میدان میں اتارا، وہاں ان کے مقابل سیاسی پارٹی کا رویہ یہ ہے کہ دن میں آسمان میں تارے نظر آرہے ہیں۔ مودی نے سیاست سازش، زور زبردستی، الٹ پھیر، ای وی ایم مشین، یہاں تک کہ ہر اس داؤ کو آزما لیا جہاں حزب مخالف زمین دوز نظر آئے۔ مودی کے سامنے کوئی بھی دوسری سیاسی پارٹی مقابلہ کرنے کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتی۔ سیاسی پارٹیوں میں خلفشار وانتشار اس بات سے بھی ہے کہ ان کے اپنے گھر میں بغاوت کی لہر تیز ہے۔ اور اس بغاوت کو روکنا آسان نہیں۔ بی ایس پی کو ہی لیجئے۔ مایاوتی نے ہار کا ذمہ دار نسیم الدین صدیقی کو بتایا۔ صدیقی صاحب نے باغی تیور اپنایا۔ بیان دے ڈالا کہ مایاوتی مسلمانوں کو برا بھلا کہتی رہی ہیں۔ صدیقی صاحب جب تک مایاوتی خیمے میں رہے، مسلمانوں سے زیادہ مایاوتی کی وفاداری نبھاتے رہے اب نکال باہر ہوئے تو مسلمان یاد آرہے ہیں اپنی پارٹی بنا ڈالی۔ لیکن یہ طے ہے کہ صدیقی صاحب کا رویہ نہیں بدلا تو ۲۰۱۹ء میں اس کا نقصان مایاوتی کو اٹھانا پڑے گا۔ مایاوتی کی دوسری جنگ اب بھیم آرمی سے ہے۔ یہ بھی کہا جا رہا ہے کہ یہاں پوری دال ہی کالی ہے۔ بھیم آرمی کے کپتان چندر شیکھر بی جے پی کے لئے کام کر رہے ہیں۔ اور بی ایس پی کو نقصان پہنچا رہے ہیں۔ یہ مایاوتی کا بیان ہے۔ مایاوتی کے ہاتھ سے مسلمان بھی گئے، اور دلت بھی۔ دلتوں کا معاملہ یہ کہ انتخابات آتے آتے بی جے پی کے بھی ہو جاتے ہیں اور یہ بھی ممکن ہے کہ آگے ناراض اور باغی دلت بی ایس پی کا ساتھ چھوڑ کر بھیم آرمی پر توجہ کریں۔ اب بی ایس پی سپریمو کے پاس سیدھا سا ایک ہی راستہ بچا ہے۔ ایس پی سے ہاتھ ملایا جائے۔ ایس پی کا معاملہ یہ ہے کہ باپ بیٹے اور چچا شیو پال مل کر الگ پارٹی بنانے پر زور دے رہے ہیں تو اکھلیش ابھی بھی کانگریس اور مایاوتی کے ساتھ مل کر ۲۰۱۹ء کی جنگ کو جیتنے کا خواب دیکھ رہے ہیں۔

آر جے ڈی سربراہ لالو پرساد یادو کی پہل پر ۲۳ برس بعد اتحاد کی یہ کوشش کتنی ثمر آور ہوگی، یہ یقین سے کہا نہیں جا سکتا اس کی ایک وجہ تو یہی ہے کہ دونوں پارٹیاں ایک دوسرے کی نہ صرف کٹر مخالف رہی ہیں بلکہ ایک دوسرے کو پھوٹی آنکھ بھی دیکھنا برداشت نہیں کرتیں۔ تیسری طرف مردہ کانگریس بھی ہے جو پارٹی میں جان پھونکنے کے لئے دلتوں کو اپنی طرف مائل کرنے کی مہم تیز کرنے میں لگی ہے۔ کانگریس ابھی بھی سمجھتی ہے کہ مسلمانوں پر اس کا پہلا حق ہے۔

مودی، آر ایس ایس اور بی جے پی سے ستائے گئے مسلمانوں کے پاس کانگریس کو چھوڑ کر دوسرا کوئی آپشن نہیں ہے۔

دراصل یہ کانگریس کا مغالطہ ہے۔ ہندوستانی مسلمانوں کے پاس ان تین، قیامت کے برسوں میں کانگریس ایک بھی وجہ نہیں ہے۔ کانگریس کی سب سے بڑی غلطی یہ ہے کہ مودی اور بی جے پی کے دباؤ میں آکر اس نے سیکولر کے نعرے کو خیر باد کہہ دیا۔ ان تین برسوں میں مسلمانوں اور دلتوں پر مسلسل ظلم ہوتے رہے لیکن کانگریس کسی بھی عملی کاروائی کے لئے سامنے نہیں آئی۔ سامنے اس لئے نہیں آئی کہ اس سے ہندو ووٹ کھودینے کا خطرہ اب بھی نظر آرہا ہے۔ مجھے نہیں معلوم کہ ان کانگریسیوں کو صلاح کون دیتا ہے۔ راہل گاندھی اور سونیا گاندھی کو یہ بتانا چاہئے کہ کانگریس کا مسلمان ووٹ اس کے ہاتھ سے نکل چکا ہے۔ کیونکہ ماضی میں کانگریس نے سوائے خوفزدہ کرنے والی سیاست کر کے، مسلمانوں کے کسی بھی مسئلہ کا حل نہیں نکالا اور اب ان تین برسوں میں ہندو ووٹوں کے چھن جانے کے خوف سے مسلمانوں کے زخم پر مرہم پاشی کے لئے بھی خود کو تیار نہیں کرسکی۔ ابھی دو برس باقی ہیں، کانگریس کو سیاسی تجزیہ کی شدید ضرورت ہے کہ اس سے غلطیاں کہاں ہو رہی ہیں۔؟

موجودہ وقت میں مسلمانوں اور دلتوں پر ہونے والے مظالم کو دیکھتے ہوئے کانگریس پورے ملک میں بی جے پی کے خلاف ماحول بنانے کا کام بہ آسانی کرسکتی تھی۔ گئو رکشکوں کے ظلم، سلاٹر ہاؤس کو بند کرنے، طلاق ثلاثہ، ہزروں ایشوز تھے، جسے کانگریس اٹھا کر زمین و آسمان ایک کرسکتی تھی۔ یہ حقیقت ہے کہ میڈیا پر مودی کا قبضہ ہے۔ لیکن کیا میڈیا کانگریس کی بڑی بڑی ریلیوں کو نظر انداز کرسکتی ہے۔ کانگریس کی ایک آواز پر دوسری سیاسی پارٹیاں بھی اس ماحول میں اس کا ساتھ دینے کو تیار ہو جاتیں۔ افسوس کا مقام یہ ہے کہ اس برے وقت میں بھی کانگریس کے پاس کوئی حکمت عملی نہیں ہے۔ راہل اور سونیا سے ناراض کانگریسی بڑی تعداد میں پارٹی چھوڑ رہے ہیں۔

مودی اور بی جے پی کو ۲۰۱۹ء کے لئے تیاریاں کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ مودی نے اس بار مسلمانوں کو راغب کرنے کے لئے رمضان کی مہار کہاد بھی سلیقے سے دی ہے۔ بی جے پی کا مسلم مورچہ عام مسلمانوں کو قریب لانے کے لئے مسلسل اپنی مہم تیز کر رہا ہے۔ مودی نے ہندو راشٹر کا ہندو کارڈ کھیلا اور اس وقت ملک کی فضا ایسی ہے کہ عام ہندو مودی کی مخالفت میں کچھ بھی سننے کو تیار نہیں ہے۔ مودی اکیلے تمام سیاسی پارٹیوں پر بھاری پڑ سکتے ہیں۔ کانگریس کے علاوہ دیگر سیاسی پارٹیوں بھی یہ جانتی ہیں کہ دو سال بعد بھی، ۲۰۱۹ء کے انتخابات میں مودی سے مقابلہ آسان نہیں ہوگا، لیکن اس کے باوجود مقابلہ کے لئے جو تیاری چاہئے تھی، وہ تیاری کسی بھی سیاسی پارٹی کے پاس نہیں ہے۔ ۲۰۱۴ء میں کانگریس پہلے ہی سپر ڈال چکی تھی۔ ۲۰۱۹ء کے لئے بھی ایسا معلوم ہوتا ہے۔ جیسے وہ اپنی شکست تسلیم کر چکی ہو۔

اس وقت ملک کی موجودہ صورت حال پر تبصرہ کرنے سے کہیں زیادہ ضروری ہے کہ کوئی عملی قدم اٹھایا جائے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ سیاسی بساط پر اس وقت تمام مہرے پٹے ہوئے نظر آرہے ہیں۔ یہ جنگ ملک کی سالمیت، جمہوری اقدار کے تحفظ اور انسانیت کی جنگ بھی ہے۔ اس جنگ میں شکست تب تک قائم ہے، جب تک میڈیا کی حمایت حاصل نہیں کی جاتی۔ مودی کی جنگ کو میڈیا نے ہی کامیاب بنایا ہے۔ اور آج ہندوستانی میڈیا حکومت کے ہر غلط قدم اور ہر ناجائز عمل کو صحیح اور جائز ٹھہرانے کا کام کر رہا ہے۔ کیا کانگریس، ایس پی، بی ایس پی اور دیگر سیکولر پارٹیاں کیا ایک بھی میڈیا یا ٹی وی چینل کی حمایت حاصل نہیں کرسکتیں؟ اس کا مطلب ہے، آہستہ آہستہ کئی چینلس ان کے ساتھ آجائیں گے۔ طاقتور اتحادی مورچہ بننے کے باوجود میڈیا کو نظر انداز کر کے ہندوستانی عوام تک رسائی ممکن نہیں ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ ۲۰۱۹ء میں تمام بڑی سیاسی پاٹیوں کا اتحاد ہی کانگریس کی ڈوبتی نیا کو بچا سکتا ہے۔ ۲۰۱۹ء میں دو برس باقی ہیں، لیکن سیاسی پارٹیوں کے لئے یہ جنگ آر پار کی جنگ ہونی چاہئے۔

(مضمون نگار مصنف، تجزیہ نگار، اور میڈیا سے وابستہ ہیں)

خلفائے راشدین کے فضائل و مناقب

سیدنا ابوبکر صدیقؓ

۱-سیدنا ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنی صحبت ومال (قربان کرنے) کے اعتبار سے ابوبکر سے بڑھ کر مجھ سے زیادہ احسان کرنے والا کوئی نہیں اور اگر میں لوگوں میں سے کسی کو اپنا خلیل بناتا تو ابوبکر کو بناتا لیکن اسلامی دوسری بہتر ہے۔ ابوبکر صدیق کی کھڑکی کے علاوہ اس مسجد کی طرف کھلنے والی تمام کھڑکیوں کو بند کردو۔ (صحیح البخاری ۴۶۶، ۳۶۵۴، صحیح مسلم ۲۳۸۲)

۲-سیدنا عمرو بن العاصؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ لوگوں میں سے آپ کو سب سے زیادہ محبوب کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: عائشہ۔ میں نے عرض کیا: عورتوں سے نہیں (بلکہ میں پوچھ رہا ہوں کہ مردوں میں کون ہیں؟) تو فرمایا ان کے والد۔
(صحیح البخاری ۳۶۶۲، صحیح مسلم ۲۳۸۴)

۳-سیدنا ابوبکر صدیقؓ ان خوش نصیبوں میں سے ہیں جن کو جنت کے ۸دروازوں سے آزادی دی جائے گی۔ (صحیح بخاری ۳۶۶۶، صحیح مسلم ۱۰۲۷)

۴-محمد بن حنفیہؒ سے روایت ہے کہ میں نے اپنے والد سیدنا علیؓ سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد سب سے افضل صحابی کون ہیں؟ انہوں نے بتلایا کہ سیدنا ابوبکرؓ۔ میں نے پوچھا پھر کون ہیں؟ انہوں نے فرمایا سیدنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔ مجھے اس کا اندیشہ ہوا کہ اب پھر میں نے پوچھا کہ اس کے بعد کون تو فرمادیں گے کہ سیدنا عثمانؓ۔ اس لئے میں نے خود ہی کہا: اس کے بعد تو آپ ﷺ ہی ہیں تو فرمایا: میں تو مسلمانوں میں سے ایک عام انسان ہوں۔ (صحیح البخاری ۳۶۷۱، احمد بن حنبل ۱۳۶)

۵-سیدنا وہب السوائیؒ سے روایت ہے کہ ہمیں سیدنا علی المرتضیٰؓ نے خطبہ دیا تو فرمایا: امت میں نبی کریم کے بعد بہترین شخص کون ہے؟ ہم نے عرض کیا: امیرالمؤمنین آپ۔ آپؓ نے فرمایا نہیں، اس امت میں نبی کریم ﷺ کے بعد سب سے افضل شخص سیدنا ابوبکر صدیقؓ ہیں۔ پھر سیدنا عمرؓ ہیں۔ (فضائل الصحابہ احمد بن حنبل ۵۰، تاریخ دمشق الکبیر لابن عساکر ۳۶/۳۵۶، اسنادہ حسن)

۶-سیدنا علی المرتضیٰؓ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سیدنا ابوبکرؓ پر رحم کرے جنہوں نے سب سے پہلے قرآن کو دو دگتوں کے درمیان جمع کیا۔
(فضائل الصحابہ لاحمد بن حنبل ۲۸۰، الطبقات الکبریٰ لابن سعد ۳/۱۹۳، اسنادہ حسن)

۷-ابوحفصہؒ سے روایت ہے کہ میں نے امام باقرؒ اور جعفر صادقؒ سے سیدنا ابوبکر صدیقؓ اور سیدنا عمرؓ کے بارے میں سوال کیا۔ ان دونوں نے مجھے کہا: اے سالم تو ان دونوں کو اپنا دوست بنا اور میں ایسے شخص سے اعلانِ براءت کرتا ہوں جو ان سے دشمنی رکھتا ہے، بلاشبہ وہ دونوں ہمارے امام ورہنما ہیں۔ امام جعفر صادقؒ نے مجھے کہا: اے سالم! سیدنا ابوبکر صدیقؓ میرے نانا جان ہیں، کیا کوئی شخص اپنے نانا کو بھی گالی دیتا ہے۔ (فضائل الصحابہ لاحمد بن حنبل ۷۶ وسندہ حسن)

۸-امام عبداللہ بن جعفرؒ نے فرمایا: سیدنا ابوبکر صدیقؓ ہمارے امیر ہیں، لوگوں میں ان جیسا ہمارا کوئی امیر نہیں۔ (فضائل الصحابہ لاحمد بن حنبل ۱۴۸، الطبقات الکبریٰ لابن سعدی ۳/۱۸۵، وسندہ حسن)

۹-امام جعفر صادق بن محمد بن علیؒ نے فرمایا: اللہ اس شخص سے بری ہے، جو سیدنا ابوبکر اور سیدنا عمر پر تبرا بازی کرتا ہے۔
(فضائل الصحابہ احمد بن حنبل، ۱۴۳، وسندہ صحیح)

۱۰-امام عبدالرزاقؒ نے فرمایا: ابھی تک مجھے شرح صدر نہیں ہوا کہ میں سیدنا علیؓ کو سیدنا... ابوبکر اور سیدنا عمرؓ پر ترجیح دوں۔ اللہ سیدنا ابوبکر، سیدنا عمر و سیدنا عثمان، سیدنا علی رضی اللہ عنہم پر رحم کرے جو ان سے محبت نہیں کرتا وہ مومن نہیں ہے اور ہمارا مضبوط عمل ان سب سے محبت کرنا ہی ہے۔ اللہ ان تمام پر راضی ہو، کیوں کہ انہوں نے ہمارے ذہنوں میں کوئی اشکال نہیں چھوڑا، اللہ ہمیں (روز قیامت) ان کے ہمراہ اٹھائے اے رب العالمین اس دعا کو قبول فرما۔ (فضائل الصحابہ لاحمد بن حنبل ۱۲۶، وسندہ صحیح)

۱۱-وکیع بن جراحؒ فرمارہے تھے اگر سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نہ ہوتے تو اسلام چلا جاتا۔ (فضائل الصحابہ لاحمد بن حنبل: ۱۱۱)

۱۲-امام ابوجعفر محمد بن علی بن حسین الباقرؒ فرماتے ہیں: جس شخص کو سیدنا ابوبکر اور سیدنا عمرؓ کے فضائل معلوم نہیں ہے بلاشبہ وہ شخص سنت سے جاہل ہے۔ (فضائل الصحابہ لاحمد بن حنبل: ۱۰۸، کتاب الشریعہ للآجری ۱۸۰۳، واسنادہ حسن)

۱۳-امام ابوبکر بن حفصؒ نے فرمایا: اگر تم برگزیدہ ہستیوں کا تذکرہ کرنا چاہتے ہو تو سیدنا ابوبکر صدیقؓ اور سیدنا عمر فاروقؓ کو اور ان کے افعال (کارناموں) کو یاد کرو۔ (فضائل الصحابہ لاحمد بن حنبل ۲۲۸ سندہ صحیح)

سیدنا عمر فاروق اعظمؓ

۱-شرف صحابیت

۲-خلیفہ ثانی

۳-نبی کریم ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ مردوں میں سے آپ ﷺ کو سب سے بڑھ کر کون ہیں؟ فرمایا: ابوبکر، اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا: عمر۔ (صحیح البخاری ۳۶۶۲، مسلم: ۲۳۸۴)

۴-رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر میں کسی کو (اپنے بعد) اپنا خلیفہ بناتا تو یقیناً ابوبکر اور عمر میں سے کسی کو بناتا۔ (صحیح مسلم: ۲۳۸۵)

۵-رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گزشتہ امتوں میں لوگوں کو الہام ہوتے تھے میری امت میں اگر کسی کو الہام ہوتا تو وہ عمر بن خطاب کو ہوتا۔ (صحیح البخاری ۳۶۸۹)

۶-سیدنا عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ نے فرمایا: میں سویا ہوا تھا کہ میرے پاس دودھ کا پیالہ لایا گیا، میں نے وہ پیا یہاں تک کہ اس کی سیرابی میں نے ناخنوں سے نکلتی ہوئی محسوس کی، پھر میں نے بچا ہوا عمر کو دیا۔ صحابہؓ نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ آپ اس کی کیا تعبیر کرتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کی تعبیر علم ہے۔ (صحیح البخاری ۳۶۸۱، صحیح مسلم: ۲۳۹۱)

۷-نبی کریم ﷺ نے فرمایا (میں خواب کی حالت میں) جنت میں داخل ہوا، پھر میں نے سفید رنگ کا ایک محل دیکھا جس کے صحن میں ایک لڑکی ہے۔ میں نے پوچھا: اے جبرئیل یہ کس کا ہے؟ تو جبریل نے کہا یہ سیدنا عمر بن خطاب کا ہے تو میں نے اس میں داخل ہونے کا ارادہ کیا تاکہ اس کو دیکھ سکوں لیکن مجھے تیری غیرت یاد آگئی، یہ سن کر سیدنا عمرؓ نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں کیا بھلا میں آپ ﷺ پر غیرت کروں گا؟ (صحیح البخاری ۳۶۷۹، صحیح مسلم ۲۳۹۴)

۸-رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ جس راستے سے بھی تجھے شیطان ملتا ہے وہ بھی تجھ سے ڈر کر اپنا راستہ بدل لیتا ہے۔ (صحیح البخاری ۳۶۸۳، صحیح مسلم ۲۳۹۶)

۹-نبی کریم ﷺ نے ان کو جنت کی بشارت دنیا ہی میں سنادی تھی۔ (صحیح البخاری ۳۶۹۵، صحیح مسلم ۲۴۰۳)

۱۰-نبی کریم ﷺ احد پہاڑ پر چڑھے۔ آپ ﷺ کے پیچھے سیدنا ابوبکر، سیدنا عمر اور سیدنا عثمانؓ بھی چڑھے، احد پہاڑ حرکت میں آگیا تو آپ ﷺ نے اس پر اپنا پاؤں مار کر فرمایا اے احد رک جاؤ تجھ پر نبی اور صدیق اور دو شہید ہیں۔ (صحیح البخاری ۳۶۷۵)

۱۱-مشہور مفسر قرآن صحابی سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے سیدنا عمرؓ سے اتنی زیادہ محبت ہوگئی تھی مجھے ڈر ہے کہ اگر سیدنا عمرؓ کو کوئی کتا پسند ہوتا تو وہ مجھے بھی پسند ہوتا اور میری خواہش ہے کاش میں موت آنے تک سیدنا عمرؓ کا خادم ہوتا اور یقیناً سیدنا عمرؓ کی کمی سب کو محسوس ہو رہی ہے حتی کہ کانٹے دار درخت کو بھی۔ ان کا مسلمان ہونا فتح تھی، ان کی ہجرت مدد تھی اور ان کی حکومت رحمت تھی۔

(فضائل الصحابہ لاحمد بن حنبل ۳۰۷، المعجم الکبیر للطبرانی ۹/۱۸۱، اسنادہ حسن)

۱۲-سیدنا عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ اللہ نے عمر کی زبان اور دل پر حق جاری کیا۔

(فضائل الصحابہ لاحمد بن حنبل ۳۱۳، سنن الترمذی ۳۶۸۲، اسنادہ حسن)

۱۳-نبی کریم ﷺ نے ان کے لئے شہادت کی دعا فرمائی۔ (فضائل الصحابہ لاحمد بن حنبل ۲۲۳، سنن ابن ماجہ ۳۵۵۸، اسنادہ صحیح)

۱۴-سیدنا عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ سیدنا عمرؓ پر رحم کرے جب ان کو نیزہ مارا گیا تو انہوں نے ایک لڑکے سے فرمایا: جس کی شلوار ٹخنوں سے لٹک رہی تھی، اے لڑکے! اپنے بالوں کو کم کرو اور شلوار کو اوپر کرو، بے شک اس میں کپڑوں کی صفائی بھی ہے اور اللہ کی خوشنودی بھی۔ (صحیح البخاری ۳۷۰۰، فضائل الصحابہ لاحمد بن حنبل ۳۲۹)

۱۵-سیدنا عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا: ہمیشہ سیدنا عمرؓ کے اسلام لانے کی وجہ سے ہمیں عزت ملی ہے۔ (صحیح البخاری ۳۶۸۴، صحیح ابن حبان ۶۸۸۰)

سیدنا عثمان ذوالنورینؓ

۱-شرف صحابیت اور مسلمانوں کے تیسرے خلیفہ ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔

۲-آپ ﷺ کا شمار سابقین اولین اور عشرہ مبشرہ وصحابہ کرامؓ میں ہوتا ہے۔

۳-حبشہ اور مدینہ منورہ کی جانب دو ہجرتوں کا اعزاز حاصل ہے۔

۴سیدنا کعب بن عجرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فتنوں کا تذکرہ کیا تو وہاں قریب سے ایک شخص چہرہ ڈھانپے ہوئے گزر رہا تھا، ان کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا: یہ شخص اس وقت ہدایت پر ہوگا۔ میں نے ان کا پیچھا کیا۔ ان کو کندھے سے پکڑ کر ان کا چہرہ رسول اللہ ﷺ کی طرف کر کے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ شخص؟ فرمایا: جب میں نے ان کو دیکھا وہ سیدنا عثمان بن عفانؓ تھے۔ (فضائل الصحابہ لاحمد بن حنبل ۷۲۲، اسنادہ حسن)

۵-سیدنا علیؓ اپنے ہاتھوں کو اٹھا کر کہہ رہے تھے اے اللہ میں عثمان کے خون سے بیزار ہوں اور جو کچھ ان کے ساتھ ہوا۔ (فضائل الصحابہ لاحمد بن حنبل ۷۲۷، المستدرک للحاکم ۱۹۳/۳ اسنادہ حسن)

۶-سیدنا عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا: جب سے سیدنا عثمانؓ خلیفہ بنے ہمارے معاملات کے متعلق کوئی کوتاہی نہیں کی۔
(فضائل الصحابہ لاحمد بن حنبل ۷۳۱، کتاب المعرفۃ للفسوی ۸۶/۲ اسنادہ صحیح)

۷-جیش العسرہ کی تیاری کے موقع پر جب نبی کریم ﷺ نے چندے کا اعلان کیا تو سیدنا عثمان اپنے کپڑے میں ایک ہزار دینار لے کر آئے اور نبی کریم ﷺ کی جھولی میں ڈال دیئے۔ آپ ﷺ نے ان کو اپنے سامنے رکھ کر فرمایا: آج کے بعد عثمان بن عفان اگر کوئی عمل نہ بھی کرے تو کچھ نقصان نہ ہوگا۔
(فضائل الصحابہ لاحمد بن حنبل ۷۳۸، سنن الترمذی ۳۷۰۱، اسنادہ حسن)

۸-سیدنا عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا: تم سیدنا عثمانؓ کو سب وشتم مت کرو وہ (سیدنا ابوبکر اور سیدنا عمرؓ کے بعد) ہم سب سے افضل شخص تھے۔ (فضائل الصحابہ لاحمد بن حنبل ۷۴۴، مصنف ابن ابی شیبہ ۳۶۴/۶، اسنادہ صحیح)

۹-سیدنا عبداللہ بن سلامؓ نے (قاتلین سیدنا عثمانؓ سے) کہا: تم لوگ سیدنا عثمانؓ کو مت قتل کرو کیوں کہ شہادت عثمان کے بعد تم ہرگز اکٹھی نماز نہیں پڑھ سکو گے۔
(فضائل الصحابہ لاحمد بن حنبل ۷۶۹، کتاب السنۃ للخلال ۳۳۷/۲، اسنادہ صحیح)

۱۰-ہانی مولیٰ عثمان سے روایت ہے کہ سیدنا عثمانؓ کا معمول تھا جب کسی قبر پر جاتے تو وہاں کھڑے ہوتے اور روتے یہاں تک کہ ان کی ڈاڑھی تر ہو جاتی۔ کسی نے کہا: آپ جنت اور جہنم کو یاد کرتے ہیں (لیکن اس قدر نہیں روتے) لیکن قبر کو دیکھ کر کیوں رونے لگتے ہیں؟ فرمانے لگے میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ قبر قیامت کا سب سے پہلا مرحلہ ہے، جو یہاں نجات پائے گا وہ بعد میں بھی نجات پائے گا اور جو یہاں نجات نہیں پائے گا وہ بعد میں اس سے بھی زیادہ سختیاں پائے گا۔ (سنن الترمذی ۲۳۰۸، سنن ابن ماجہ ۴۲۶۷، اسنادہ حسن)

۱۱-سیدنا حسنؓ فرماتے ہیں میں نے امیر المؤمنین ہونے کے باوجود سیدنا عثمانؓ کو مسجد میں اکیلے قیلولہ کرتے ہوئے دیکھا۔
(فضائل الصحابہ لاحمد بن حنبل ۸۰۰، سندہ حسن)

۱۲-سیدنا انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سب سے سچا حیا کرنے والا عثمان ہے (فضائل الصحابہ لاحمد بن حنبل ۸۰۳، سنن الترمذی ۳۷۹۰، سنن ابن ماجہ ۱۵۴، اسنادہ صحیح)

۱۳-سیدنا عثمان بن عفانؓ نے اپنی شہادت سے ایک دن پہلے فرمایا: رات کو مجھے خواب میں نبی کریم ﷺ کی زیارت ہوئی۔ سیدنا ابوبکرؓ اور سیدنا عمرؓ بھی ساتھ تھے اور مجھ سے فرمایا صبر کرو، روزہ ہمارے ساتھ افطار کرنا ہے، پھر قرآن کریم منگوایا اور کھولا اسی حالت میں شہید ہو گئے۔ (فضائل الصحابہ لاحمد بن حنبل ۸۰۹، اسنادہ حسن)

۱۴-رسول اللہ ﷺ نے سیدنا عثمانؓ سے فرمایا: اللہ تعالیٰ آپ کو خلافت کی قمیص پہنائے گا اور منافقین تم سے اتروانے کی کوشش کریں گے مگر تم اسے مت اتارنا۔ (سنن الترمذی ۳۷۰۵، سنن ابن ماجہ ۱۱۲، اسنادہ حسن)

۱۵-امام حمرانؒ فرماتے ہیں: اسلام لانے کے بعد روزانہ غسل کرنا سیدنا عثمانؓ کا معمول تھا۔ (فضائل الصحابہ لاحمد بن حنبل ۷۵۶، سند حسن)

سید علی المرتضیٰؓ

۱-شرف صحابیت

۲-جگر گوشہ رسول، سیدہ فاطمہ بتولؓ کے شوہر ہیں۔

۳-ہجرت کی رات نبی کریم ﷺ نے ان کو اپنا نائب بنا کر اپنے بستر پر سلا دیا۔

۴-خلیفہ رابع برحق ہیں۔

۵-سیدنا زید بن ارقمؓ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سب سے پہلے سیدنا علیؓ نے نماز پڑھی۔

(مسند الطیالسی ۶۷۸، مسند الامام ۳۷۰/۴، خصائص علی للنسائی ۲، اسنادہ حسن)

۶-رسول اللہ ﷺ نے سیدنا علی، فاطمہ، سیدنا حسن اور سیدنا حسین رضی اللہ عنہم کو بلا کر فرمایا: اے اللہ یہ میرے اہل بیت ہیں۔

(صحیح مسلم ۲۴۰۴، خصائص علی بن ابی طالب للنسائی ۱۱)

۷-سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے غزوۂ خیبر کے دن فرمایا: کل میں جھنڈا اس شخص کو دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے، اللہ اور اس کے رسول اس سے محبت کرتے ہیں (صحابہ کرامؓ نے اس اضطراب کی کیفیت میں رات گزاری کہ آپ ﷺ کے پاس پہنچے اور ہر ایک شخص امید کئے ہوئے تھا کہ آپ ﷺ اسی کو جھنڈا عطا فرمائیں گے تو آپ ﷺ نے فرمایا علی بن ابی طالب کہاں ہیں؟ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ ان کی آنکھ میں تکلیف ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ان کو بلاؤ۔ سیدنا علیؓ کو بلایا گیا۔ نبی کریم ﷺ نے ان کی آنکھوں میں لعاب دہن ڈالا اور ان کے حق میں دعا فرمائی تو ان کی آنکھیں اس طرح ٹھیک ہوگئیں گویا تکلیف ہی نہ تھی۔ پھر آپ ﷺ نے ان کو جھنڈا دیا۔ سیدنا علیؓ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ میں ان سے اس وقت تک جہاد کرتا رہوں گا جب تک وہ ہماری طرح نہ ہوجائیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: نرمی سے روانہ ہونا جب تم ان کے پاس میدان جنگ میں پہنچ جاؤ تو ان کو اسلام کی دعوت دینا اور ان کو بتانا کہ ان پر اللہ کے کیا حقوق واجب ہیں، بخدا اگر تمہاری وجہ سے ایک شخص بھی ہدایت پاجاتا ہے تو وہ تمہارے لئے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔ (صحیح البخاری ۳۷۰۱، صحیح مسلم ۲۴۰۶)

۸-نبی کریم ﷺ نے سیدنا علیؓ کو فرمایا کیا تو اس بات پر خوش نہیں ہے کہ تیرے ساتھ میری نسبت رہی ہے جو موسیٰ کو ہارون کے ساتھ تھی۔ مگر میرے بعد نبوت نہیں ہے۔ (صحیح مسلم ۲۴۰۴، خصائص علی للنسائی ۴۹)

۹-رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ علی مجھ سے ہیں اور میں علی سے ہوں اور یہ ہر مومن کا دوست ہے۔

(السنۃ لابن ابی عاصم ۱۱۸۷، خصائص علی للنسائی ۶۸، اسنادہ حسن)

۱۰-سیدہ ام سلمہؓ فرماتی ہیں اے ابوعبداللہ کیا تم میں کچھ لوگ رسول اللہ ﷺ کو برا بھلا کہتے ہیں۔ پھر تم پر اس بات کا ذرا اثر نہیں ہوتا۔ میں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کو کون برا بھلا کہتا ہے؟ انہوں نے فرمایا: وہ لوگ سیدنا علیؓ کو برا بھلا کہتے ہیں، البتہ جو ان سے محبت کرتا ہے یقیناً رسول اللہ ﷺ ان سے محبت کیا کرتے تھے۔

(مسند ابی ۱۳،۷۱، المعجم الکبیر للطبرانی ۳۲۳/۲۳، وسندہ حسن)

۱۱-سیدنا علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے میرے متعلق فرمایا: مجھ سے محبت نہیں کرے گا مگر مومن اور مجھ سے بغض نہیں رکھے گا مگر منافق۔ (صحیح مسلم ۷۸، خصائص علی للنسائی ۱۰۰)

۱۲-سوادہ بن حنظلہ کہتے ہیں سیدنا علیؓ کی داڑھی زرد رنگ کی تھی۔ (فضائل الصحابہ لاحمد بن حنبل ۹۳۶، الطبقات الکبریٰ لابن سعد ۲۶/۳، اسنادہ حسن)

۱۳-عمرو بن حبشی سے روایت ہے کہ سیدنا حسنؓ نے سیدنا علیؓ کی شہادت کے بعد ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا یقیناً تم سے کل وہ شخص جدا ہوگیا جس سے علم میں اوّلون (قدیم علمائے کرام) آگے نہیں تھے اور نہ ہی بعد میں آنے والے ان کا مقام پائیں گے۔ یقیناً رسول اللہ ﷺ ان کو جھنڈا دیتے اور جہاد کے لئے روانہ کرتے وہ تب لوٹتے جب ان کو فتح ملتی اور انہوں نے اپنے اہل وعیال کے لئے سوائے ۷۰۰ درہم کے کچھ بھی نہیں چھوڑا تا کہ ان کے اہل وعیال اس (سات سو درہم) سے خادم کا بندوبست کرلیں۔

(فضائل الصحابہ لاحمد بن حنبل ۹۲۲، صحیح ابن حبان ۹۲۲، مسند البزار ۱۳۴۰، اسنادہ صحیح)

۱۴-سیدنا علیؓ بیت المال میں جھاڑو لگواتے تھے، پھر اسے صاف کرا کر وہاں نماز پڑھتے اس امید سے کہ قیامت کے دن یہ گواہی دے کہ علی نے بیت المال کو مسلمانوں سے نہیں روکا۔

(فضائل الصحابہ لاحمد بن حنبل ۸۸۶، الاستیعاب لابن عبدالبر ۴۹/۳، اسنادہ صحیح)

۱۵-سیدنا علیؓ نے فرمایا ایک قوم میری محبت میں غلو کی وجہ سے جہنم میں داخل ہوگی اور دوسری قوم میرے ساتھ بغض کے سبب آگ میں داخل ہوگی۔ (السنۃ لابن ابی عاصم ۹۸۳، وسندہ صحیح)

☆☆☆

درویش حضرت عباس پیلسی

نادِ علی کا تاریخی پس منظر اور خواص

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نَادِ عَلِیَّ مُظْھَرَ الْعَجَائِبِ تَجِدْہُ عَوْنًا لَکَ فِی النَّوَائِبِ، کُلُّ ھَمٍّ وَّ غَمٍّ سَیَنْجَلِیْ بِعَظَمَتِکَ یَااَللّٰہُ بِنُبُوَّتِکَ یَا مُحَمَّدُ وَبِوَلَایَتِکَ یَا عَلِیُّ یَاعَلِیُّ یَاعَلِیُّ اَدْرِکْنِیْ۔

چنانچہ لشکر اسلام غزوہ احد میں منتشر ہوا اور قریب شکست پہنچ چکا تھا پیغمبر ﷺ اسلام کا دندان مبارک شہید ہوا تھا آنحضرت ﷺ کو سخت پریشانی ہوئی۔ یہ مشہور ہو چکا تھا کہ پیغمبر اسلام شہید ہو چکے ہیں پس اسی اثناء میں جبرائیل امینؑ پیغمبرؐ کے خدمت میں یہ کلمات لے کر نازل ہوئے کُلُّ غَمٍّ سَیَنْجَلِیْ بِوَلَایَتِکَ یَاعَلِیُّ یَاعَلِیُّ یَاعَلِیُّ حضور رسالت مآب ﷺ بزبان وحی یہی کلمات با آواز بلند فرمانے لگے کہ اچانک حضرت شاہ ولایت امیر المومنین امام المتقین اسد اللہ الغالب علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے لشکر کفار سے جنگ ہوئی بعض کو واصل جہنم کیا اور بقیہ کو شکست اٹھانا پڑی علی علیہ السلام کے بابرکت وجود سے تمام غنیمتیں لشکر اسلام نے حاصل کیں اس عبارت کو (نادعلی کا نام ایسے دے دیا گیا جس طرح سورۂ توحید کو سورہ قل ہو اللہ احد اور سورہ قدر کو انا انزلناہ کہا جاتا ہے)

خصوصیات نادر علیؓ مختلف طریقوں کا عمل وفوائد

نادعلیؓ کے چند فوائد درج ذیل ہیں۔ ☆ رزانہ ۷۰ رمرتبہ پڑھنے سے دشمن مغلوب ہوں گے۔ ☆ دشمن کو ذلت وخواری وشکست فاش پہچانے کے لئے ۶ رروز کا عمل ہے روزانہ ۱۰۰ رمرتبہ نادعلیؓ پڑھے خدائے لایزال کی مدد سے دشمن ذلیل وخوار ہوں گے۔ ☆ جو شخص شر اعداء سے مکمل طور محفوظ رہنا چاہے تو روزانہ ۱۰۰۰ رمرتبہ نادعلیؓ پڑھے انشاء اللہ دشمن کے شر سے محفوظ رہے گا ☆ دشمن خود بخود گھر چھوڑ جائیں اور آپ کو ان سے کلی نجات حاصل ہو جائے ۳۰ رروز کا عمل ہے ہر روز ۳۰ رمرتبہ پڑھے انشاء اللہ دشمن پریشان حال ہو جائے گا۔ ☆ اگر دشمن کے درمیان اختلاف چاہتے ہو تو ۶۵ رمرتبہ نادعلیؓ پڑھو۔ ☆ دشمن پر مکمل غلبہ حاصل کرنے کے لئے ۵ ردن کا عمل ہے روزانہ ۵۰ رمرتبہ نادعلیؓ پڑھے تو انشاء اللہ نجات کامل ملے گی۔ ☆ جب دشمنوں میں گھر جائے اور بظاہر جان بچانے کا کوئی ذریعہ معلوم نہ ہوتا ہو تو ۷۰ رمرتبہ نادعلیؓ پڑھے انشاء اللہ دشمن اندھا ہو جائے گا یعنی دشمن کی نگاہوں سے چھپ جائے گا اور نجات وسلامتی حاصل ہوگی۔ ☆ دشمن کی زبان بندی کے لئے ۳ رروز کا عمل ہے روزانہ ۱۰۰ رمرتبہ نادر علیؓ پڑھے۔ ☆ دشمنوں کا خاتمہ کرنے کے لئے ۷ رروز کا عمل ہے روزانہ ۷۰ رمرتبہ نادعلیؓ پڑھے انشاء اللہ بعون خدائے لایزال دشمن مقہور ومغلوب ہوگا۔ ☆ برائے دفع شر ودشمن ۲۰ رروز کا عمل ہے روزانہ ۷۰ رمرتبہ نادعلیؓ پڑھے۔ ☆ دشمنی دور ہوگی لطف وعنایات حاصل ہوگی ۲۰ رروز کا عمل ہے روزانہ ۲۰ رمرتبہ نادعلیؓ پڑھے۔ ☆ جادو کے اثر کو باطل کرنے کا طریقہ کسی برتن میں سات کنوؤں کا پانی جمع کریں پھر اس پانی میں تازہ جنگلی شہد ملالیں جسے عام آنکھیں نہ دیکھ چکی ہوں اب اس پر نادعلیؓ پڑھیں اور مریض کو پلائیں ان شاء اللہ جادو کا اثر زائل ہوگا۔ ☆ جادو کا اثر ختم کرنے کے لئے بروز جمعہ صبح ۴۸ رمرتبہ پڑھیں ان شاء اللہ جادو کا اثر زائل ہوگا۔ ☆ نظر بد کے اثرات زائل کرنے کے لئے اور زبان بندی کے لئے ۳ رروز کا عمل ہے روزانہ ۳۰ رمرتبہ نادعلیؓ پڑھے چشم بد کے اثر سے محفوظ رہے گا اور دشمنوں کے برے ارادوں سے نجات ملے گی۔ ☆ زہر کے اثر کو دور کرنے کے لئے نادعلیؓ کو چینی کے پیالے پر مشک وزعفران سے لکھے اور پھر اسے پانی سے دھولیں مریض کو پلائیں انشاء اللہ زہر کا اثر دور ہوگا۔ ☆ اگر کسی پر حاکم، بادشاہ بے گناہ غصہ کرتا ہو اور رنجیدہ رہتا ہو تو اس کے دل میں نرمی وجذبہ رحم دلی پیدا کرنے کے لئے ۷ رمرتبہ نادعلیؓ پڑھے انشاء اللہ ظالم کا غیظ وغضب ولطف وعنایت میں بدل جائے گا۔ ☆ بادشاہوں، حاکموں کے درباروں میں کامیابی کے لئے

۶؍روزہ عمل ہے روزانہ ۱۰۰؍مرتبہ نادعلیؑ پڑھے۔ ☆دلی مراد پوری ہونے کے لئے ۳؍مرتبہ نادعلیؑ پڑھے ان شاء اللہ حاجت شرعی جس کا ارادہ کیا ہے پوری ہوگی۔ ☆اگر کسی کو کوئی مشکل درپیش ہو تو ہر صبح کو ۴۰؍مرتبہ نادعلیؑ پڑھے ☆دلی حاجات ۵؍روز کا عمل ہے روزانہ ۵۴؍مرتبہ نادعلیؑ پڑھے۔ ☆۶۵؍مرتبہ نادعلی پڑھنے سے بے خوابی دور ہوگی اور انشاء اللہ پرسکون نیند آئے گی۔ ☆غربت وفقر وپریشانی کی دوری کے لئے روزانہ ۵۰۰؍مرتبہ نادعلیؑ پڑھے انشاء اللہ رہتی زندگی خوش حالی اور بے نیازی سے گزرے گی فقر وفاقہ دور ہوگا پریشانیوں سے کلی نجات حاصل ہوگی۔ ☆اگر کوئی شخص کسی مرض میں مبتلا ہو اور دنیا کے طبیب عاجز آجائیں تو ۷۰؍مرتبہ پانی پر نادعلی پڑھے اور مریض کو پلائیں انشاء اللہ شفاء کاملہ حاصل ہوگی۔ ☆جملہ امراض کی شفایابی کے لئے ہر روز ۷۰؍مرتبہ نادعلیؑ پڑھے انشاء اللہ شفا ہوگی۔ ☆چھپے ہوئے خزانوں کے ظاہر ہونے کے لئے ۴۰؍دن کا عمل ہے روزانہ ۷۰؍مرتبہ نادعلیؑ پڑھے انشاء اللہ اس کے لئے خزانے ودفینے ظاہر ہوں گیں۔
☆برائے کشف اسرار غیوب پردہ غیب سے راز خداوندی معلوم کرنے کے لئے ۴۰؍روز کا عمل ہے روزانہ ۱۶۷؍مرتبہ نادعلیؑ پڑھے انشاء اللہ اسرار علم لدنی اور پردہ غیب سے راز ہائے خداوندی ظاہر ہوں گے۔ ☆(عالم خواب) نیند کی حالت میں حضور رسالت مآب ﷺ کی زیارت حاصل ہوگی سوالاکھ انبیاء کرام کی زیارت ہوگی سوتے وقت ہر رات ۳۰۰۰؍مرتبہ نادعلیؑ پڑھ کر سوئے انشاء اللہ حضرت ختمی مرتبت ﷺ اور اولوالعزم انبیاء کرام کی زیارت ہوگی۔ ☆بدبختی کے زائل ہونے اور کامیابی وخوشحالی کے لئے ۱۰۰؍مرتبہ روزانہ نادعلیؑ پڑھے۔ ☆تمام مشکلات، مہمات اور جملہ دشواریوں کے حل کے لئے نادعلیؑ کا بکثرت ورد کرنا اکسیر ہے۔ ☆پردہ غیب سے حاجات پوری ہوں گی روزانہ ۵۰۰؍مرتبہ نادعلیؑ پڑھے۔ فقر وپریشانی کے دور ہونے کے لئے اور دولت وثروت کے لئے روزانہ ۱۸؍مرتبہ نادعلیؑ پڑھے۔ ☆فتح کامل وامور دنیا میں مکمل کامیابی کے لئے ۵؍روز کا عمل ہے روزانہ ۴۰۰؍مرتبہ نادعلیؑ پڑھے۔ ☆عزت، وقار، ترقی مراتب روزانہ ۱۰؍مرتبہ نادعلیؑ پڑھے۔ ☆تنہائی، وحشت کی دوری، اور قید وبند سے نجات کے لئے روزانہ ۱۶۵؍ ☆اسی طرح قید وبند سے نجات کے لئے روزانہ ۷؍مرتبہ نادعلیؑ کا ورد کریں۔ ☆روزانہ ۷۰؍مرتبہ نادعلیؑ پڑھنے سے علم وحکمت کے دروازے کھل جاتے ہیں۔

جیون ساتھ کا انتخاب کریں

عدد معلوم کرنے کا طریقہ
مثلاً شہزاد کا عدد معلوم کرنا ہے۔

ش ہ ز ا د
۳ ۵ ۷ ۱ ۴ = ۲۰ صفر کی کوئی قیمت نہیں

پس شہزاد کا عدد ۲؍ہوا اس طریقہ سے آپ دیگر ناموں کے اعداد معلوم کرسکتے ہیں۔

اعداد	حروف
۱	ا۔ی۔ق۔غ
۲	ب۔ک۔ر
۳	ج۔ل۔ش
۴	د۔م۔ت
۵	ہ۔ن۔ث
۶	و۔س۔خ
۷	ذ۔ع۔ز
۸	ح۔ف۔ض
۹	ط۔ص۔ظ

عدد	
عدد ۱	عدد ۳، ۱، ۴، ۵، ۷ کے ساتھ شادی کرنی چاہئے جبکہ ۲، ۶، ۸، والوں کے ساتھ ہرگز شادی نہیں کرنی چاہئے۔
عدد ۲	۲، ۴، ۶، ۹ والوں کے ساتھ شادی کرنی چاہئے جبکہ ۱، ۳، ۵، ۷، ۸ والوں کے ساتھ ہرگز شادی نہیں کرنی چاہئے۔
عدد ۳	تمام اعداد کے ساتھ شادی کرنی چاہئے ماسوائے ۲ اور ۴ کے۔
عدد ۴	تمام اعداد کے ساتھ شادی کرنی چاہئے ماسوائے ۳، ۶، کے۔
عدد ۵	۲، ۶، ۹ کے علاوہ تمام اعداد کے ساتھ ازدواجی زندگی گزار سکتے ہیں۔
عدد ۶	۲، ۳، ۶، ۹ والوں کے سا شادی کرنی چاہئے۔
عدد ۷	۲ اور ۶ کے علاوہ باقی تمام اعدا کے ساتھ شادی کرسکتے ہیں۔
عدد ۸	۳، ۴، ۵، ۷ والوں کے ساتھ کرسکتے ہیں۔
عدد ۹	سوائے ۵ اور ۸ کے تمام اعداد والوں کے ساتھ نباہ ہوسکتا ہے۔

پیاز

دنیا بھر میں وہ مشہور عام سبزی ہے جس کے بغیر کوئی سالن پکانا ممکن نہیں اور نہ ہی کوئی سالن اس کے بغیر مزیدار بنتا ہے، اس کی بھی چند اقسام تھیں مگر وہ کسی بیان کے لائق نہیں کیوں کہ سبھی اقسام کی تاثیر یکساں ہے۔ یہ قدرت کا ایک عطیہ ہے، اسے ہانڈی میں مسالہ کی جگہ استعمال کیا جاتا ہے۔ اس کا اچار بھی سرکہ وغیرہ میں ملا کر بنایا جاتا ہے۔ چٹنی بھی تیار کی جاتی ہے اور بطور سلاد بھی اسے کھایا جاتا ہے۔

اجزاء : نشاستہ، پروٹین، نمکیات، فاسفورس اور وٹامن بی و ای جی اس کے اجزاء میں ہے جب کہ اس کا مزاج گرم اور خشک ہوتا ہے۔ یہ سفید اور سرخ دو رنگوں میں ہوتا ہے۔

خصوصیات و علاج : پیاز وہ نعمت ہے جب قوم بنی اسرائیل من وسلویٰ کھاتے کھاتے اکتا گئی تو اس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے پیاز، مسور اور لہسن کی تمنا کی تھی۔

پہلے پہل پیاز کی اہمیت سے کیمیادان اور علم طب کے موجود آگاہ نہ تھے، مگر بعد تحقیق جب اس میں وٹامن ج بھی دریافت کی گئی تو یہ بھی معلوم ہوا کہ یہ وہ مقید عالم اور کامیاب غذا ہے جس کی کچھ اپنی خصوصیات ہیں، اسے اگر کچی حالت سے سبزی کے طور پر پکایا جائے تو اس میں سے کچھ کم نہیں ہوتا بلکہ اس کے حیاتین کی مقدار پکنے کے بعد بڑھ جاتی ہے، یہ ہر چند کم محنت اور معمولی چیز ہے مگر فوائد میں یہ سب سے بڑھ کر ہے۔ اس کا پانی آنکھوں میں آنسو لاتا ہے جب اسے کاٹا یا چھیلا جائے تو آنکھیں رونے لگتی ہیں۔

پیاز کی ایک تاریخ ہے، ہم یہاں اس کا بیان چیدہ چیدہ کریں گے۔

علم طب یونانی کے پرانے حکماء اس کے فوائد سے بخوبی آگاہ تھے اور اس امراض کے سدباب کے لئے استعمال میں لائے تھے۔ اس کے بارے میں دنیا کے مشہور مفکر حکیم پاتی گوراس نے ایک عظیم کتاب تحریر کی ہے، روم کے مشہور زمانہ فلسفی پلائنی نے پیاز کے ستائیس وہ فائدے تحریر کیے ہیں جو زندہ رہنے کے لئے سنگ میل ہیں اور جنہوں نے پیاز کی اہمیت کو بیحد زیادہ کر دیا ہے اور روم کا مشہور زمانہ بادشاہ نیرو جس نے روم کو جلا کر اس کی تباہی کا تماشا دیکھا تھا، علم موسیقی اور گانے کا رسیا بھی تھا، وہ اپنی آواز کو سریلی بنانے کے لئے سال کے بارہ ماہ پیاز کا استعمال کرتا تھا۔ پاکستان میں ملکہ ترنم نور جہاں جو اپنی سریلی آواز کے لئے دنیا بھر میں لاثانی ہیں اپنے ایک انٹرویو میں اپنی پسندیدہ سبزی پیاز بتلاتی ہیں اور مشہور عالم لوگوں نے بھی اپنی آواز کو سریلی بنانے کے لئے رنگ کو گورا کرنے کے لئے اور ذہن کو تیز کرنے کے لئے پیاز سے مدد لی ہے۔ یہ دنیا بھر کی مشہور سبزی ہے جو قدم قدم پر مختلف علاج معالجوں میں کام آتی ہے۔ اسے ہر دور میں ہر قسم کے انسانوں نے نعمت خداوندی تسلیم کیا ہے۔

جزائر عرب الہند میں آج بھی یہ رواج ہے کہ مریض کا کمرہ چھوت سے پاک کرنے اور جراثیم کو ختم کرنے کے لئے وہاں ہر روز پیاز چھیل کر پھیلا دی جاتی ہے۔

آئرلینڈ کے لوگ اسے کھانسی، نزلہ اور زکام کے لئے بطور دوا استعمال کرتے ہیں۔

مصر والے اسے دیوتا خیال کرتے ہیں اور اس کی پوجا کرتے ہیں اور قدیم مصر کا وہ کاریگر جو اہرم بنایا کرتے تھے لاکھوں پونڈ پیاز ہر روز کھایا کرتے تھے۔

زمانہ وسطیٰ کے لوگ مریضوں کے پاس جانے سے پہلے ہاتھوں میں پیاز پکڑ لیا کرتے تھے یا پیاز کا پانی ہاتھوں میں لگا لیا کرتے تھے تاکہ مریض سے چھوت یا جراثیم اثر نہ کریں مگر دور جدید میں گھریلو خواتین پیاز چھیلنے کے بعد کئی کئی بار پانی سے صابن لگا کر ہاتھ صاف کرتیں تاکہ پیاز کی بو ختم ہو جائے۔

قدیم اطباء کا قول ہے کہ اگر بچھو یا بھڑ کاٹ لے تو پیاز کا پانی وہاں لگادیں درد دور ہو جائے گا اور زہر اپنا اثر نہ کرے گا۔

یہ بات طے شدہ ہے کہ اگر ہاتھ میں پیاز کی گانٹھ ہو تو لو نہیں لگ سکتی۔

معدہ کو طاقت دینے میں بے حد مفید ہے، اس کا پانی آنکھ میں ٹپکانا اور معہ جرب اور شروع نزول الماء کے ہمراہ شہد آنکھوں کے امراض اور نظر کی کمزوری کے لئے آنکھوں میں لگانے سے غلیظ مواد خارج ہو جاتا ہے اور آنکھوں کو شفا ملتی ہے۔

اسے اگر پاس رکھا جائے یا دہی کے ہمراہ یا سادہ کھائی جائے تو امراض سے بچاتی ہے اور پانی کی خرابی کے باعث کوئی اندیشہ کا امکان ہو تو اسے سرکہ کے ہمراہ کھانا چاہئے۔

کانوں کے امراض کے لئے بے حد مفید ہے، اس کا عرق کانوں میں ٹپکانے سے ثقل سامعہ اور دوری وطنین کو فائدہ حاصل ہوتا ہے اور کانوں کی میل کو یہ عرق صاف کرتا ہے۔

اگر پیشاب بند ہو اور مثانہ کا تشنج ہو تو پیاز کو باریک پیس کر آٹا، گیہوں و پسی ہوئی پیاز کھولتے پانی میں ڈال کر پلٹس بنالیں اور اسے پیٹ پر باندھ دیں، یقیناً پیشاب جاری ہو جائے گا اور تشنج مثانہ کو شفا ہوگی۔

اگر بلغمیت اور سردی سے حیض بند ہو گیا ہو تو پیاز کو خوب گھی میں سرخ کرلیں اور روئی کو خوب چیڑ کر اس میں محلول کردیں اور کھائیں، حیض جاری ہو جائے گا۔

پیاز کو پیس کر اس کا لیپ بالوں پر کردینے سے سیاہ بال اگنے شروع ہو جاتے ہیں۔

بدن پر سیاہ داغ موجود ہو تو اس پر پیاز کا عرق لگاتے رہنے سے یہ ختم ہو جاتا ہے۔

پیاز کے بیج سدہ کو کھولتے ہیں اور بھوک لگانے کا باعث ہیں۔ اسے پکا کر ورموں پر اس کا لیپ کردینے سے ورم تحلیل ہو جایا کرتے ہیں۔

آٹھ دس پیاز لیں اور انہیں خوب کوٹ لیں، گودہ بنا کر اسے آگ پر پکائیں اور اس وقت اس میں سرکہ اور روئی ملالیں، اسے چند منٹ بلائیں اور پھر نمونیہ (ذات الریہ) میں قابل برداشت حال میں پوٹلی میں ڈال لیں اور حصہ مارف کی جانب سینہ پر رکھیں جب تک حالت درست ہونے کی طرف رجحان نہ ہو یہ عمل جاری رکھیں، نمونیہ درست ہو جائے گا اور کسی بھی دیگر علاج سے پہلے مریض شفایاب ہوگا۔

نصف چھٹانک پیاز کا پانی صبح سویرے سے پلاتے رہنے سے گردہ و مثانہ کی پتھری ریزہ ریزہ ہو کر خارج ہو جاتی ہے، یہ پانی نہار منہ پینا شرط ہے۔

پیاز چھیل کر اسے دھولیں اور اس پر کھانے والا نمک چھڑک لیں، جب شدید ہچکی آرہی ہو تو یہ مریض کو دیں، ہچکی بند ہو جائے گی، کئی روز سے ہچکی آرہی ہو تو چند روز اسے کھانے سے ہمیشہ کے لئے ہچکی بند ہو جائے گی۔

پیاز کا رس ایک دو قطرہ ناک میں ٹپکائیں، نکسیر بند ہو جائے گی۔

سفید پیاز حسب ضرورت لیں اور انہیں خشک کرلیں اور پھر انہیں خوب کوٹ کر اس کا سفوف بنالیں اور احتیاط سے رکھ لیں۔ مریض کو آدھ پاؤ دہی میں چھ ماشہ ملا کر کھلادیں۔ اگر بے حد اسہال ہو تو ایک گھنٹہ بعد دوسری خوراک دے دیں، صرف دو خوراک کافی ہیں، دو گھنٹے کے بعد ایک دست آئے گا اور پیچش بھی ختم ہو جائے گی۔ غذا میں چاول اور دہی کے علاوہ اور کچھ کھانے کو نہ دیں۔

کچی پیاز کھانے اور پیاز پاس رکھنے سے طاعون اور دوسرے وبائی امراض قریب نہیں آسکتے۔

بھنی ہوئی پیاز پھوڑوں پر باندھ دینے سے درد اور سوجن ختم ہو جاتی ہے اور پھوڑے پھٹ جاتے ہیں۔

پیاز کو آگ پر بھون لیں اور پھر اس کا چھلکا دور کرکے اسے گھی میں بریاں کریں، یہ گرم گرم پیاز بواسیر کے مسوں پر باندھ دیں، مسے ختم ہو جائیں گے اور درد فوری بند ہو جائے گا۔

نوشادر برابر مقدار میں پیاز کے رس میں رگڑیں جہاں تک کہ دونوں یک جان ہو جائیں، اسے شیشی میں بھرلیں، بچھو کاٹنے کا

کامیاب علاج ہے، اس کے چند قطرے متاثرہ مقام پر لگا دینے سے درد ختم اور زہر کو آرام ملتا ہے۔

پیاز کا رس کپڑے میں چھان لیں اور ہمراہ سیاہ سرمہ تین روز اسے کھرل کریں، جب رس خشک ہو جائے تو مزید رس ملا دیں۔ آنکھوں میں یہ سرمہ لگاتے رہیں، دھند، جالا، موتیابند اور آشوب چشم کے لئے یقینی شفا ہے۔

ایام ہیضہ میں اگر پیاز کاٹ کر گھر میں رکھ لیں تو اس گھر میں ہیضہ کا داخلہ تک نہ ہوگا۔

پیاز آگ میں بھون لیں اور اس کا رس نکال کر گرم گرم پلائیں، پیٹ درد کو شفا حاصل ہوگی۔

پیاز گھوٹ لیں اور اسے گلے پر لگائیں، اس سے خناق، گلے کا درد اور گلے کی سوجن کو آرام ملے گا۔

چند کالی مرچیں اور آدھی چھٹانک پیاز لیں اور اسے پیس کر لئی بنالیں اس میں کسی قدر پانی شامل کرلیں اور ہیضہ کے مریض کو چھٹانک چھٹانک بھر دیتے رہیں۔

درد، گھبراہٹ اور قے کو افاقہ ہوگا اور چند خوراک کھانے سے مریض یقیناً مکمل صحت مند ہوگی۔

موسم برسات میں اس کا زیادہ استعمال کریں، موسمی بیماریاں قریب نہ آئیں گی۔

پیاز کا اچار کھانے سے ریاح کو بیحد فائدہ حاصل ہوتا ہے۔ تلی کے ورم کا سب سے کامیاب علاج پیاز خود ہی ہے۔

پیاز کچل کر اپنے زخم پر باندھیں، زخم کو آرام آجائے گا۔

پیاز کاٹ کر کھانے سے قبل اسے پانی سے دھولیں، پیاز سے تبدیلی آب وہوا کا طبیعت پر منفی نتیجہ نہیں ہوتا۔

پیاز کاٹ کر گلے پر لگائیں، گلے کی سوجن اور گلے کے دیگر امراض ختم ہوجائیں گے۔

خارش میں پیاز کا رس ملنے سے آرام آجاتا ہے اور خارش دور ہوجاتی ہے۔

پیاز کے رس میں روئی کی بتی بنا کر اسے تر کرلیں اور پھر اسے خشک کر کے تلوں کے تیل کے دیئے میں جلائیں اور اس طرح کا کاجل تیار کرلیں۔ یہ کاجل آنکھوں میں لگائیں، پھولا دور ہوجائے گا، بے حد کامیاب نسخہ ہے۔

پیاز کا رس اور کریلے کا رس ہم وزن ملا کر ہیضہ کے مریض کو دینے سے اسہال بند ہوجاتے ہیں۔

شہد میں پیاز کا رس ملا کر دھیمی آگ پر پکائیں، جل جائے، نصف تا ایک تولہ رات کو کھائیں، مقوی باہ ہے، منی کو پیدا کرتا ہے اور گاڑھا کرتا ہے۔

پیاز کا پانی لے کر اسے عام پانی میں ڈال کر اس قدر پکائیں کہ یہ آدھا رہ جائے، یہ پانی پیشاب کی جلن والے مریض کو دیں، یقینی شفا نصیب ہوگی۔

دہی اور پیاز کا رس ملا کر پینے سے خونی پیچش دور ہوجاتی ہے۔

گنجا شخص پیاز کا پانی سر پر ملتا رہے تو بال گرنا بند ہوجائیں گے اور گرے ہوئے بال پھر اگ آئیں گے۔

پیاز کا رس جوؤں والے سر پر ملیں تو جوئیں مرجائیں گی۔

پیاز کاٹ کر سونگھ لیں دردسر ختم ہوجائے گا، آزمودہ اور مجرب ہے۔

باؤلے کتے کے کاٹنے پر پیاز کھلائیں اور زخم پر لگائیں، شفا حاصل ہوگی۔

سن سٹروک کا مجرب اور کامیاب علاج پیاز کھانا ہے۔

پیاز کھانے سے منہ سے بدبوی آنے لگتی ہے، اس کے تدارک کے لئے شکر یا کشنیز کے سبز پتے کھائیں۔

دردسر کے لئے پیاز کو کوٹ کر پاؤں پر ملنے سے بھی آرام آجاتا ہے۔

مرگی والے مریض کے ناک میں پیاز کے عرق کے چند قطرے ڈال دیں، مریض کو ہوش آجائے گا۔

☆☆☆

مقصدی طنز ومزاح

اذانِ بت کدہ

اگرچہ بت ہیں زمانہ کی آستینوں میں
مجھے ہے حکم اذاں لا الہ الا اللہ

ابوالخیال فرضی

بچپن ہی سے رمضان آنے کی خوشی مجھے کچھ زیادہ ہی ہوتی تھی کیوں کہ یہ تو جانی پہچانی بات تھی کہ ہمارے گھروں کے دسترخوان رمضان میں کافی وسیع ہوجاتے تھے اور جو چیزیں خواب میں بھی کھانے کو نہیں ملتی تھیں وہ حقیقت میں دسترخوان پر پوری طرح دندناتی نظر آتی تھیں اور کمال یہ تھا کہ ان چیزوں کو بے تحاشہ کھانے کے بعد بھی نہ پیٹ میں درد ہوتا تھا اور نہ ڈکاریں آتی تھیں، عام دنوں میں ڈکاریں آکر سارا بھانڈا پھوڑ دیتی ہیں اور اچھے خاصے شریف لوگ بھی اس غلط فہمی کا شکار ہوجاتے ہیں کہ ہم سے بسیار خوری کا عمل سرزد ہوگیا ہے لیکن ماشاء اللہ رمضان میں جس قدر چاہو کھاؤ اور جتنا چاہو پیو، پیٹ بھی اپنی حدوں میں رہتا ہے اور ڈکاریں گدھے کے سر سے سینگ کی طرح غائب رہتی ہیں۔

جوں جوں عمر بڑھتی رہی رمضان کے مزے کچھ زیادہ ہی آنے لگے، بالغ ہونے سے پہلے جو شرارتیں ہم نے کی تھیں وہ عجیب تھیں، جب کبھی ان کا خیال آجاتا ہے تو ہماری روح بھی پسینے پسینے ہوجاتی ہے اور کراماً کاتبین بھی اپنی شرم کو چھپانے کے لئے بچوں کی طرح اپنی آنکھوں پر ہاتھ رکھ لیتے ہیں، جب ہم ان شرارتوں کے بارے میں سوچتے ہیں تو یقین نہیں آتا کہ ہم جیسے مادر زاد شریف لوگوں سے اس طرح کی شرارتیں کیسے وجود میں آگئی تھیں، گھر والے ہمیں مسجدوں کی طرف ہنکادیا کرتے تھے اور ہم گھر والوں کے سامنے اس طرح وضو نہایت حسن نیت کے ساتھ کیا کرتے تھے کہ جیسے اب ہمارا وضو قیامت تک نہیں ٹوٹے گا اور گھر والوں کو مطمئن کرنے کے لئے اپنے چہرے پر ہم حسن بصریؒ والی بزرگی طاری کرلیا کرتے تھے کہ جیسے ہم سچ مچ کے اللہ والے ہوگئے ہیں اور جیسے اب چالیس سالوں تک ہمارا جھنے کا بھی کوئی ارادہ نہیں ہے، گھر سے نکلتے وقت ہماری چال فضیل ابن عیاض جیسی ہوتی تھی اور گھر سے باہر قدم رکھتے ہی ہمارے اندر کا شیطان جو کسی وجہ سے رمضان میں گرفتار نہیں ہوتا تھا، باہر آجاتا تھا اور ہم دیرینہ تعلقات کی وجہ سے اس کا ساتھ دینے پر مجبور ہوجاتے تھے، دوران تراویح مسجد میں اس قدر شور مچاتے تھے کہ بے چارے حافظ کو ایک ایک آیت میں کئی کئی بار لقمہ دینا پڑتا تھا، اکثر نمازی سلام پھیرنے کے بعد بار بار پیچھے مڑ کر دیکھتے تھے بالخصوص وہ نمازی جن بے چاروں کو پہلی بار نماز پڑھنے کی توفیق نصیب ہوتی تھی وہ اس طرح ہمیں گھور کر دیکھتے تھے کہ جیسے آخرت میں ملنے والے عذاب سے پہلے ہی ہمیں نمٹالیں گے اور ہمارا حال یہ تھا کہ ہم سلام پھیرتے ہی ایسے معصوم عن الخطا سے بن جاتے تھے کہ جیسے اب پوری طرح سدھر چکے ہیں اور اب شرارت کرنے کا ہم نام تک نہیں لیں گے اور شرارتیں بھی کیسی! اُف ہمارے ماں باپ کے اللہ تعالیٰ! ایک نمازی کے لٹکے ہوئے کرتے میں مسجد کا لوٹا ہی باندھ دیا تھا اور اس میں پانی بھی بھر دیا تھا، جب وہ سجدے سے اٹھے تو لوٹا الٹا ہوا اور پانی گر گیا جس سے ان کے کپڑے بھی گیلے ہوگئے اور مسجد کی چٹائی بھی، انہوں نے نیت نہیں توڑی لیکن سلام پھیرتے ہوئے انہوں نے قاری باسط کے لہجے میں کہا، کیا تمہارے ماں باپ نے تمہیں یہی تربیت دی ہے؟ اس طرح کی حرکتوں کی وجہ سے کئی بار مسجدوں سے نکالے گئے اور کئی بار اُن نمازیوں کی زبان سے گالیاں سنیں جو نئے نئے تھے اور نیک بن کر مسجدوں پر اپنی اجارہ داری ثابت کیا کرتے تھے۔

شدہ شدہ ہم ایک دن خواہ مخواہ ہی بالغ ہوگئے، ہم جانتے تھے کہ ہمارے بالغ ہونے کی خبر کسی کو نہ ہو، کیوں کہ بالغ ہونے کے بعد نہ جانے کون کونسی ذمہ داریاں ہمارے سروں پر مسلط کردی جاتیں، اس لئے ہم چاہتے تھے کہ ہم بچے ہی بنے رہیں تاکہ ہم کسی شرارت کے بعد سزا کے حقدار قرار نہ پائیں لیکن ہلکی ہلکی مونچھیں جب ہماری ناک کے عین نیچے پھوٹنے لگیں تو گھر والوں کو یہ اندازہ ہوگیا کہ ہم بالغ ہوگئے ہیں،

ہماری مونچھوں کی کونپلیں جب سر ابھارنے لگیں تو ماں باپ کے دلوں میں یہ ارمان مچلے کہ صاحب زادے کا پہلا روزہ رکھوایا جائے۔ پہلا روزہ رکھنے کا شوق کس کو نہیں ہوتا، چنانچہ میں بھی ازراہ ایمان طفولیت کے دور سے یہ خواہش رکھتا تھا کہ میرا بھی پہل کا روزہ رکھوایا جائے اور پھر یار دوستوں اور رشتے داروں کو مدعو کیا جائے، مجھے آج تک یاد ہے کہ میرے پہلے روزے کی گونج پورے خاندان میں مچی ہوئی تھی اور خاندان کے تمام شریف لوگوں کو یہ حیرت بھی تھی کہ میں روزہ کیسے رکھ لوں گا، دراصل میں اس قدر شریر تھا کہ مجھ سے یہ توقع رکھنا کہ میں کوئی نیک کام کرسکتا ہوں ایک طرح کا امر محال تھا، میں دو رکعت نماز جو دو منٹ میں پوری ہوجاتی تھی اس میں بھی کوئی نہ کوئی شرارت کرگزرتا تھا، پھر روزہ تو دن بھر کی عبادت تھی بھلا کیسے ممکن تھا کہ میں پورا دن روزے دار بنا رہوں، لیکن جب اپنے طریقے سے پورے خاندان میں یہ اعلان ہوا کہ ابوالخیال فرضی کا پہلا روزہ رکھوایا جارہا ہے تو بعض ایسے لوگ بھی مجھ پر رحم کھانے لگے جو پچھلی آٹھ پشتوں سے میرے مخالف تھے، چقندر میاں مجھ سے چند سال بڑے تھے، روزہ رکھنے کی خبر سن کر میرے پاس آئے اور کہنے لگے آپس کی مخالفت اپنی جگہ لیکن مجھے تم پر ابھی سے رحم آرہا ہے تم کس طرح بھوک اور پیاس کو برداشت کرسکو گے۔

بھائی، اب روزہ رکھنا تو پڑے ہی گا، یہ گھر والے کہاں مانیں گے، میں رودینے کے سے انداز میں بولا۔

تم تیار ہی مت ہو۔" انہوں نے سازش کرنے کے انداز میں مشورہ دیا تھا۔"

جب میری ختنہ ہوئی تھیں، میں نے کس قدر واویلا مچایا تھا، لیکن گھر والوں نے وہ اڑی چڑیا کہہ کر اپنی ساری خواہش پوری کرلی تھیں۔

اس موقع پر میری باجی نے بہت اچھا رول ادا کیا تھا، انہوں نے ایک دن پہلے مجھ سے کہا تھا کہ دیکھو بچہ، روزہ اللہ کے لئے ہوتا ہے لیکن روزے دار پر دنیا والوں کی خاص نظر ہوتی ہے اور اللہ میاں تو غلطیوں کو معاف بھی کردیتے ہیں لیکن یہ دنیا والے کسی غلطی کو معاف نہیں کرتے، لہٰذا تم سب کے سامنے سچ مچ کے روزے دار بنے رہنا، تمہاری صورت پر صبح ۸ بجے سے بارہ بجنے چاہئیں، دن میں زیادہ ہنسنا بھی مت، ہنسنے سے بھی شک پیدا ہوگا بس روتی صورت بنائے رکھنا۔ اگر پیاس لگے تو باتھ روم میں جاکر پانی پینے کے ارمان پورے کرلینا لیکن خدا کے لئے سب کے سامنے آخری لمحے تک روزے دار ہی بنے رہنا تاکہ ہماری تقریب کا بیڑہ غرق نہ ہو، آپ تو جانتے ہی ہیں کہ میں تو دو سال کی عمر سے ہی بہت سمجھ دار تھا، باجی کی یہ نصیحت سن کر میں نے کہا، جب آپ نے پہلا روزہ رکھا تھا تب آپ نے باتھ روم میں پانی کس وقت پیا تھا۔

چل خبیث، باجی نے میرے ہلکا سا ایک چپت لگایا اور مجھ سے دور ہوگئیں، یہ بڑے لوگ سب کے سب ایک جیسے ہوتے ہیں وہ مجھے جو سمجھا رہی تھی اس کی منصوبہ بندی تو میں پہلے ہی کرچکا تھا اور پھر ہوا بھی یہی میں نے اپنے روزے کو کسی بھی طرح دو چار بار کھا پی کے پورا کرلیا، اور شام تک گھر والوں کو کی طرف سے اس قدر شفقتیں موصول ہوئیں کہ بس مزہ ہی آگیا، پیسے بھی خوب ملے اور گھر میں افطاریاں بھی مزے مزے کی تیار ہوئیں، اس کے بعد کئی رمضان تو ایسے ہی گزرے کہ روزہ تو اپنے ایمان کا بھرم قائم رکھنے کے لئے رکھ لیا لیکن غسل خانہ وغیرہ میں اپنی پیاری پیاری باجی کی نصیحتوں پر عمل کرتا رہا اور سب کے سامنے صورت اس طرح کی بنائے رکھی کہ بس اب مرا اور جب مرا، پھر آہستہ آہستہ سچ مچ کے روزے رکھنے کی عادت سی پڑگئی اور اب تو روزوں سے اس قدر انسیت سی ہوگئی ہے کہ اگر میرا بس چلے تو میں ایک دن میں دو دو روزے رکھ لوں۔

اگر آپ برا نہ مانیں تو ایک بار عرض کروں کہ ہمارے دور میں یعنی بچپن کے دور میں جو لوگ روزے نہیں رکھتے تھے وہ اپنے چہرے پر مردنی سی طاری رکھتے تھے تاکہ دیکھنے والوں کو یہ اندازہ ہو کہ سامنے والے کا روزہ ہے لیکن موجودہ زمانہ میں جو لوگ روزے نہیں رکھتے وہ اپنے چہرے پر بارہ تیرہ بجانے کا کوئی اہتمام نہیں کرتے وہ شام کو بھی اس طرح ہشاش بشاش نظر آتے ہیں جس طرح سحری کھانے سے پہلے لوگ ہشاش بشاش ہوتے ہیں۔

آج کل افطار پارٹیوں کا بہت رواج چل رہا ہے، رمضان کے آخری عشرے میں افطار پارٹیوں کی بھرمار ہوتی ہے، تکلف برطرف ہمارے شہر کے ایسے تمام شریف اور نیم شریف لوگ جنہوں نے خواب میں بھی روزہ رکھنے کی غلطی نہیں کی ہر سال افطار پارٹیوں کا اہتمام کرتے ہیں اور ان پارٹیوں میں زیادہ تر ایسے ہی لوگوں کو مدعو کیا جاتا ہے جو بھول

کر بھی کبھی روزہ نہیں رکھتے، یہ پارٹیاں چونکہ خالصتاً سیاسی ہوتی ہیں تو اس میں غیر مسلمین کو بھی بلایا جاتا ہے اور وہ بھی پوری آن بان کے ساتھ ان پارٹیوں میں شرکت کرتے ہیں۔ ہمارے دیوبند میں ایک صاحب جنہیں سیاست سے اتنا لگاؤ ہے کہ جتنا لگاؤ اچھے خاصے شوہر کو اپنی بیوی سے بھی نہیں ہوتا، سیاست ان کا اوڑھنا بچھونا ہے، یہ لباس بھی ایسا پہنتے ہیں کہ جسے دیکھ کر خواہ مخواہ بھی سیاست سے محبت سی ہوجاتی ہے، یہ بھی ہر سال افطار پارٹی کا اہتمام کرتے ہیں، یہ جن لوگوں کو اپنی پارٹی میں مدعو کرتے ہیں ان میں زیادہ تر وہ لوگ ہوتے ہیں جن کا روزہ نہیں ہوتا، لیکن وہ عصر کے وقت سے بن سنور کر دسترخوانوں پر ڈٹ جاتے ہیں، اس طرح کے لوگ روزے جیسی عبادت کے لئے شرمندگی کا باعث بنتے ہیں لیکن نہ یہ باز آتے ہیں، نہ افطار پارٹی کرنے والے شرمسار ہوتے ہیں بلکہ جو حضرات ان دونوں کو اچھا نہیں سمجھتے انہیں کئی بار شرمندگی سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔

اس سال بھی ہمارے شہر میں افطار پارٹیوں کا بڑا اہتمام چل رہا ہے ان پارٹیوں میں ایسے لیڈروں کو بھی مدعو کیا جارہا ہے جو کئی بار اسٹیج پر یہ کہہ چکے ہیں کہ روزہ وہ رکھے جس کے گھر میں کھانے کو نہ ہو۔

کل بھی ہمارے دیوبند میں ایک افطار پارٹی تھی، اس پارٹی میں ایسے لوگ بھی شریک تھے جو اسلام کے مخالف ہیں، اسلامی تہذیب کا مذاق اڑاتے ہیں لیکن جمہوریت کی لاج رکھنے کے لئے ایسے لوگوں کو بھی افطار پارٹی میں مدعو کیا جاتا ہے یہ پارٹی جن صاحب کی طرف سے تھی انہوں نے زندگی میں اب تک تو روزہ رکھنے کی غلطی نہیں کی، لیکن آج وہ محفل میں اس طرح دندنا رہے تھے کہ جیسے وہ ہی سب سے زیادہ روزے کی عظمتوں کے قائل ہیں، آج انہوں نے کھدر کا لمبا چوڑا کرتا اور کھدر ہی کا پجامہ پہن رکھا تھا، ان کی ٹوپی دیکھ کر سبھاش چندر بوس کی یاد مجھے بار بار آرہی تھی، حلئے سے وہ اس قوم کے لیڈر لگ رہے تھے جس بیچاری قوم کو عقل آسمان سے بھیک میں بھی نہیں ملی، میں نے ان کے قریب جاکر انہیں مسکرانے کے لئے کہا۔

آج تو آپ ہماری قوم کے امام لگ رہے ہیں۔ وہ مسکراتے ہوئے بولے، میں ہر حال میں افطار پارٹی کا اہتمام کرتا ہوں اور اپنے ہندو بھائیوں کو بھی بلاتا ہوں تاکہ وہ ان افطار پارٹیوں سے متاثر ہوکر مسلمانوں کے قریب آجائیں اور جمہوریت کی لاج رہ جائے۔

لیکن اس پارٹی میں آپ نے زیادہ تر اُن مسلمانوں کو مدعو کیا ہے، جو سرے سے مسلمان ہیں ہی نہیں۔

آپ کیسی باتیں کررہے ہیں۔ انہوں نے ناگواری سے کہا۔ "کیا مسلمان صرف اس کو کہتے ہیں کہ جس کے چہرے پر داڑھی ہو؟ بے شک میری اس پارٹی میں داڑھی منڈے زیادہ ہیں لیکن یہ سب مسلمان ہیں۔ ان میں اکثریت اگر نماز نہیں پڑھتی تو کیا لیکن یہ ہیں سب مسلمان۔

نیتاجی! یہی تو افسوس کی بات ہے کہ آپ افطار پارٹی میں ان لوگوں کو مدعو کرتے ہیں جن کے پاس کردار نام کی کوئی چیز نہیں ہے، ہمارے ہندو بھائی ان سے مل کر کیا متاثر ہوں گے، نیتاجی آج ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم ہندو بھائیوں کو ان مسلمانوں سے ملائیں جو سچ مچ کے مسلمان ہیں اور ان کا کردار آئینہ کی طرح صاف وشفاف ہے، ان داڑھی منڈوں سے مل کر اور ان بے نمازیوں سے بغل گیر ہوکر ہندو بھائیوں پر کوئی تاثر قائم ہونے والا نہیں ہے۔

نیتاجی کے کچھ پلے نہیں پڑا، دراصل ہمارے دیش کے مسلم نیتا بھی صرف اپنی جھولی بھرنے کے لئے اسلام اور قوم کے گن گاتے ہیں، انہیں نہ اپنے مذہب کی الف بے کی خبر ہے اور نہ ہی قوم کے مسائل سے کوئی دلچسپی ہے۔

آپ مانیں یا نہ مانیں ان افطار پارٹیوں نے مسلم قوم کی سنجیدگی کو بہت نقصان پہنچایا ہے کیوں کہ ان میں روزے کی اور روزے داروں کی جو بے ادبی ہوتی ہے وہ کبھی پر عیاں بیاں ہے، غیر مسلمین کو بشرطیکہ وہ عقل وخرد سے بہرہ ور ہوں اس بات کا بخوبی اندازہ ہوجاتا ہے کہ مسلمان اپنے مذہبی معاملات میں بھی اچھے خاصے غیر سنجیدہ ہیں، رہی جمہوریت تو وہ اس طرح کی پارٹیوں سے زندہ رہنے والی نہیں ہے اور ہم نے اپنی کھلی آنکھوں سے یہ دیکھا ہے کہ اس طرح کی پارٹیوں میں وہی لوگ شریک ہوتے ہیں جنہیں دین اسلام سے کوئی دلچسپی نہیں ہے اگر یہ کہا جائے تو غلط نہیں ہوگا، ان لوگوں کو افطار پارٹی میں اکٹھا کرنا جو روزے سے نہ ہوں روزے کی توہین ہے اور ایک طرح کا مذاق ہے۔

اگر غیر مسلمین کو اپنے دسترخوانوں پر کسی مصلحت کی بنا پر بلانا ہی ہو

تو اس کی اور بھی صورتیں نکالی جاسکتی ہیں، وہ ہمارے برادر وطن ہیں، ان کو ہم اپنے بچوں کی شادیوں میں مدعو کرسکتے ہیں، وہ اگر گوشت نہ کھاتے ہوں تو ان کے لئے شاہکاری کھانے کا بندوبست کرسکتے ہیں، ان کو اہمیت دینے کے بعد بھی دوسرے طریقے ہیں لیکن افطار پارٹی کو ہی ایک ذریعہ بنالینا اپنی عبادتوں کا مذاق بناتا ہے۔

اس سال تو حد ہوگئی ہمارے شہر میں ایک ایسے شخص نے افطار پارٹی کا اہتمام کیا کہ جن کے گھر میں کوئی روزہ نہیں رکھتا، مجھے بھی اس پارٹی میں مدعو کیا گیا تھا اور میں بن سنور کر اس پارٹی میں جانا بھی چاہتا تھا لیکن بانو نے مجھے جانے نہیں دیا۔

اس نے کہا، شہر کے جتنے لفنگے ہیں سب اس پارٹی میں بلائے جارہے ہیں وہ نیتا جنہوں نے ہمیشہ مسلمانوں کے خلاف زہر اُگلا ہے وہ اس پارٹی میں دندنائیں گے اور خوب مستی لیں گے۔

لیکن بیگم ذرا میری بھی تو سنو مولوی صبغت اللہ اجمیری ثم کلیری ثم تکی یہ فرمارہے تھے اس طرح کی پارٹیوں سے ہمارا اسلام مستحکم ہوتا ہے اور غیر مسلمین کو یہ اندازہ ہوتا ہے کہ ہم مسلمان کتنے روادار ہیں، ہم اپنی مذہبی تقریبات میں غیر مسلمین کو بھی اہمیت دیتے ہیں۔

یہ صرف سیاست ہے۔" بانو نے سینہ تان کر کہا' اس میں اخلاص آٹے میں نمک کے برابر بھی نہیں ہے، اس طرح کی پارٹیاں روزوں کی توہین ہے، یہ خوش فہمی کہ اس سے جمہوریت باقی رہے گی اور ہندو بھائی مسلمانوں کی قدر کریں محض خام خیالی ہے۔

اور تو اور" میں پھر بولا۔" مولوی فنافی اللہ جو تصوف کی لائن میں سب سے آگے دوڑ رہے ہیں وہ بھی فرمارہے تھے کہ افطار پارٹی سے ایک ماحول بنا رہتا ہے اور عام مسلمانوں کو وزیروں اور غنڈوں کے اغل بغل میں بیٹھنے کی سعادت حاصل ہوتی ہے، وہ خود ایک افطار پارٹی میں مسلسل اپنی ہری پگڑی سمیت کسی منتری سے بغل گیر ہورہے تھے اور اتنے مگن تھے جیسے حضرت جبرائیل سے معانقہ کا شرف حاصل ہوگیا ہو۔

بیگم مولوی کی بھی عام سوچ یہ بن گئی ہے کہ بس کسی منسٹر کی بغل میں بیٹھ گئے تو بس ہوگئے چودہ طبق روشن اور اسی سوچ نے" بانو نے میری بات کاٹ کر کہا' ان مولویوں کی حیثیت عرفی ختم کردی ہے، یہ جس چیز کو عزت سمجھ رہے ہیں وہ عزت نہیں ایک طرح کی پھٹکار ہے میں نہیں چاہتی کہ آپ اس طرح کے لوگوں میں انٹھو بیٹھو جو قوم کو بے وقوف بنا کر ان منسٹروں کے تلوے چاٹ رہے ہیں اور جو افطار پارٹیاں کر کے یہ سمجھ رہے ہیں کہ سات اقلیم فتح کرلیں۔

میں چپ ہوگیا اور چپ ہونے کے سوا کوئی چارہ بھی نہیں تھا، میری تو اوقات ہی کیا ہے، میں نے تو بڑے بڑے شیر دل شوہروں کو بیویوں کے سامنے اس طرح بے بس دیکھا ہے کہ اب مرے تب مرے، دراصل یہ بیویاں ایسی ہی ہوتی ہیں، ان کے سامنے خود کو مرد ثابت کرنا بہت آسان نہیں ہے۔ (یار زندہ صحبت باقی)

آیت الکرسی کی فضیلت

بلاشبہ قرآن کریم کی تمام آیات مبارکہ فضائل و برکات کے اعتبار سے ہر مسلمان مرد، عورت کو فائدہ پہنچاتی ہیں۔ قرآن پاک کو پڑھنا اور سننا بے شمار فوائد و برکات کے حصول کا سب سے بہترین ذریعہ ہے۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ تم میں بہترین شخص وہ ہے جس نے قرآن کو سیکھا اور دوسروں کو سکھایا۔ (بخاری)

جس طرح قرآن مجید کی دیگر آیات مبارکہ اپنے اندر خواص و برکات رکھتی ہیں، اسی طرح آیت الکرسی بھی بلند و بالا شان وعظمت والی آیت مبارکہ ہے، اس کی بہت زیادہ فضیلت احادیث مبارکہ میں بیان کی گئی ہے اور بندگان دین نے بھی آیت الکرسی کے فضائل بیان فرمائے ہیں۔ ذیل میں اسی حوالے سے آیت الکرسی کے فضائل بیان کئے جاتے ہیں۔

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صدقہ فطر کی حفاظت کے کام میرے سپرد فرمایا۔ ایک رات ایک آنے والا آیا اور غلہ بھرنے میں لگا، میں نے اس کو پکڑ لیا اور اس سے کہا کہ میں تجھے حضور ﷺ کی خدمت اقدس میں پیش کروں گا تو وہ کہنے لگا میں محتاج اور عیال دار ہوں، سخت ضرورت مند ہوں، چنانچہ میں نے اسے چھوڑ دیا۔ جب صبح ہوئی تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ ابوہریرہؓ! تمہارے رات کے قیدی کا کیا ہوا؟ میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! اس نے شدید حاجت اور عیال داری کا واسطہ دیا تھا۔ اس لئے مجھے اس پر رحم آگیا اور میں نے اس کو چھوڑ دیا۔ حضور ﷺ نے فرمایا اس نے جھوٹ بولا ہے وہ پھر آئے گا۔ اس پر مجھے یقین ہوگیا کہ وہ ضرور آئے گا، اس لئے کہ یہ بات حضور ﷺ نے ارشاد فرمائی ہے۔ چنانچہ میں (رات کے قریب) اس کا انتظار کرنے لگا کہ اسی اثناء میں وہ آگیا اور غلہ بھرنے میں لگا۔ میں نے اس کو پکڑ لیا اور کہا تجھ کو حضور ﷺ کی خدمت اقدس میں پیش کروں گا۔ وہ کہنے لگا کہ مجھے چھوڑ دو، میں محتاج اور عیال دار ہوں، اب نہیں آؤں گا۔ مجھے پھر اس پر رحم آگیا اور میں نے اسے چھوڑ دیا۔ جب صبح ہوئی تو حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: ابوہریرہؓ تمہارا قیدی کیا ہوا؟ میں عرض کیا یارسول اللہ! اس کی گریہ وزاری پر آج پھر سے مجھے رحم آگیا اور میں نے اس کو چھوڑ دیا۔ حضور ﷺ نے فرمایا: اس نے تم سے جھوٹ بولا ہے، وہ پھر آئے گا۔ چنانچہ میں اس کے انتظار میں تھا کہ وہ پھر آگیا اور غلہ بھرنا شروع کر دیا۔ پس میں نے اس کو پکڑ لیا اور کہا کہ آج تو میں تمہیں نہیں چھوڑوں گا اور حضور ﷺ کے پاس تمہیں ضرور لے کر جاؤں گا، وہ بولا تم مجھے چھوڑ دو، میں تمہیں ایسے چند کلمات سکھاتا ہوں جن کے پڑھنے سے اللہ تعالیٰ تجھے نفع دے گا، وہ یہ ہے کہ جب تم سونے لگو تو آیت الکرسی پڑھ کر سویا کرو، اس سے اللہ تعالیٰ تمہاری حفاظت فرمائے گا۔ صبح تک یہ آیت تمہاری اللہ تعالیٰ کی طرف سے نگہبان ہوگی اور شیطان تمہارے نزدیک نہیں آسکے گا۔ چنانچہ میں نے پھر اسے چھوڑ دیا۔ جب صبح حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو حضور ﷺ نے فرمایا: ابوہریرہؓ! تمہارے قیدی کا کیا ہوا؟ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! اس نے مجھے چند کلمات سکھائے جن سے اللہ تعالیٰ نفع دے گا۔ حضور ﷺ نے فرمایا: ابوہریرہؓ اس نے آیت الکرسی پڑھ کر سونے والی بات سچ کہی ہے حالاں کہ وہ خود بڑا جھوٹا ہے۔ کیا تم جانتے ہو کہ وہ تین رات متواتر آنے والا چور کون ہے؟ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! میں نہیں جانتا۔ حضور ﷺ کہ وہ شیطان تھا۔

(بخاری شریف، مشکوٰۃ شریف)

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص ہر نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھے اس کو کوئی چیز جنت میں داخل ہونے سے نہیں روک سکتی، وہ مرتے ہی جنت میں چلا جائے گا اور جو کوئی رات کو سونے سے پہلے اسے پڑھے گا وہ اس کا ہمسایہ اور ارد گرد کے دوسرے گھر والے شیطان اور چور سے محفوظ

رہیں گے۔ (بیہقی)

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص آیت الکرسی پڑھے گا اللہ تعالیٰ ایک فرشتے کو بھیجے گا جو اگلے دن اسی وقت تک اس شخص کے نامہ اعمال میں نیکیاں لکھتا رہے گا، گناہ مٹاتا رہے گا۔

حضور ﷺ نے فرمایا کہ آیت الکرسی پڑھ کر اپنے نفسوں کو مضبوط قلعہ میں محفوظ کرلیا کرو۔

ایک شخص نے حضور ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! میرے گھر میں خیر و برکت نہیں ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ تم آیت الکرسی کیوں نہیں پڑھتے؟

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص رات کو سوتے وقت آیت الکرسی پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت کے لئے دو فرشتے مقرر فرما دیتا ہے جو صبح تک اس کی حفاظت کرتے رہتے ہیں۔

حضرت علیؓ کا ارشاد ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جس گھر میں آیت الکرسی پڑھی جاتی ہے شیطان بھاگ جاتا ہے اور تین دن تک اس گھر میں داخل نہیں ہوتا اور چالیس دن تک اس مکان میں سحر کا اثر نہیں ہوسکتا۔

حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیریؒ فرماتے ہیں کہ فتاویٰ ظہیریہ میں تحریر ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص آیت الکرسی پڑھ کر گھر سے نکلے تو اللہ تعالیٰ ستر ہزار ملائکہ کو حکم دیتا ہے کہ اس کے واپس آنے تک اس کی مغفرت کے لئے دعاء کرتے رہو اور جو شخص آیت الکرسی پڑھ کر گھر میں داخل ہوگا اس کے گھر سے اللہ تعالیٰ مفلسی کو دور فرما دے گا۔

حضرت بابا فرید الدین گنج شکرؒ نے آیت الکرسی کی فضیلت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ جس دن آیت الکرسی نازل ہوئی تو ستر ہزار فرشتے اس کے ارد گرد تھے۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور کہا لیجئے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بڑے اعزاز و اکرام سے اسے لیا۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے کہا یا رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ جو بندہ آیت الکرسی پڑھے گا ہر حرف کے بدلے ہزار ہزار برس کا ثواب اس کے نامہ اعمال میں لکھا جائے گا۔ ستر ہزار فرشتے جو کرسی کے گرد ہیں آیت الکرسی کا ثواب اس کے نام لکھتے ہیں اور وہ شخص اللہ تعالیٰ کے مقربین میں شامل کیا جاتا ہے۔

حضرت شیخ عبدالوہاب شعرانیؒ فرماتے ہیں کہ جو شخص دن رات ایک ہزار مرتبہ آیت الکرسی چالیس یوم تک پڑھے گا پروردگار کی قسم! اس آیت کا روحانی اثر اس کو دکھائی دے گا، ملائکہ اس کی زیارت کو آئیں گے اور اس کے تمام مقاصد اور دلی مرادیں پوری ہوں گی۔

تفسیر اتقان میں ہے کہ ایک شخص تنہا سفر کر رہا تھا، سامنے بھیڑیا آگیا۔ اس شخص نے آیت الکرسی پڑھی تو بھیڑیا دم دبا کر بھاگ گیا۔

آیت الکرسی کی برکت سے جنات اور شیاطین بھاگ جاتے ہیں۔

حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے جامع الحکایات میں لکھا ہوا دیکھا کہ بغداد میں ایک درویش تھا۔ ایک رات کا ذکر ہے کہ دس چور اس کے گھر میں داخل ہوئے، وہ درویش آیت الکرسی پڑھ کر کہیں گیا ہوا تھا، وہ چور سب کے سب اندھے ہوگئے۔ جب وہ درویش اپنے گھر آیا تو لوگوں کو دیکھ کر پوچھا کہ تم لوگ کون ہو اور کیوں آئے ہو؟ انہوں نے کہا کہ ہم چور ہیں، چوری کرنے آئے تھے۔ آپ ہمارے لئے دعا فرمائیں، ہماری بینائی واپس آجائے، ہم اس کام سے توبہ کرتے ہیں اور آپ کے سامنے اسلام قبول کرتے ہیں۔ وہ درویش مسکرائے اور کہا اللہ تعالیٰ کے حکم سے آنکھیں کھولو، سب کی آنکھیں کھل گئیں اور وہ بینا ہوگئے، سب نے اسی وقت توبہ کی اور مسلمان ہوگئے۔

آیت الکرسی کی فضیلت بیان کرتے ہوئے حضرت خواجہ گیسو درازؒ فرماتے ہیں کہ جو شخص آیت الکرسی پڑھ کر اس کا ثواب مردوں کو بخشے، اللہ تعالیٰ مشرق سے مغرب تک تمام مسلمان مردوں کی قبول کو انوار سے پر کردے گا۔ مومن مردوں کا درجہ بڑھے گا اور پڑھنے والے کے نامہ اعمال میں بہت زیادہ ثواب لکھا جائے گا۔

آیت الکرسی کے ضمن میں علمائے کرام فرماتے ہیں کہ آیت الکرسی میں اسم اعظم موجود ہے۔ چنانچہ امام جوزیؒ فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک اللّٰہ لا الٰہ الا ھو الحی القیوم اسم اعظم ہے۔

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کے ہونہار شاگرد مشہور تابعی حضرت

عبدالرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے جناب قاسم فرماتے ہیں کہ میں نے اسم اعظم کو تلاش کرنا چاہا تو الحی القیوم کو اسم اعظم پایا۔

آیت الکرسی کے فوائد

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ كُرْسِیُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَا یَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ.

آیت الکرسی سے مشکلات کا حل

ہر طرح کی مشکل مصیبت اور سختی دور کرنے کے لئے آیت الکرسی کے وسیلہ جمیلہ سے بارگاہِ الٰہی میں دعا مانگنے سے مطلوبہ مقصد میں جلد حاصل ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ دعا کو شرف قبولیت بخشتا ہے، آیت الکرسی میں چوں کہ اسم اعظم بھی ہے، اس لئے آیت الکرسی پڑھنے سے بے شمار مشکلات حل ہوتی ہیں۔ ایک حدیث میں آتا ہے جو کوئی مصیبت اور سختی کے وقت آیت الکرسی اور سورہ بقرہ کی آخری آیات مبارکہ پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کی فریاد رسی فرمائے گا۔

مشکلات میں گھرے ہوئے اور پریشان حال لوگوں کے لئے آیت الکرسی کو کتاب ہذا میں بتائے گئے طریقہ کے مطابق پڑھنے سے بفضل باری تعالیٰ مشکلات رفع ہوتی ہیں، پریشانیاں دور ہوجاتی ہیں، بہت سی بیماریوں میں اللہ تعالیٰ شفائے کاملہ سے نوازتا ہے، بکثرت آیت الکرسی کا ورد کرنے والے مرد، عورت پر اپنا خصوصی فضل و کرم نازل فرماتا ہے۔ کتاب ہذا آیت الکرسی کے اسرار و خواص کے حوالے سے ایک نادر خزینہ ہے، بارگاہِ الٰہی سے مشکلات کا حل کروانے کا ایک بہترین وسیلہ ہے۔

مفلسی دور ہو

حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ کے عملیات میں تحریر ہے کہ جو کوئی آیت الکرسی پڑھ کر گھر میں داخل ہوگا اللہ تعالیٰ اس کے گھر سے مفلسی کو دور فرمادے گا اور اس گھر میں کبھی رزق کی تنگی نہ ہوگی، پروردگار عالم کشائش رزق فرمائے گا۔

عہدہ میں ترقی

جو کوئی چاہے کہ اس کے عہدہ میں ترقی ہوجائے یا اس کی تنخواہ میں اضافہ ہوجائے تو وہ جمعۃ المبارک کے دن نماز عصر کی ادائیگی کے بعد تین سو تیرہ مرتبہ آیت الکرسی پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے، اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بہت جلد عہدہ میں ترقی ہوگی اور تنخواہ میں اضافہ ہوجائے گا۔ اگر بہت جلدی چاہتا ہے تو دوسرے جمعہ کو پھر اسی طرح پڑھے اور تیسرے جمعہ کے دن پھر پڑھے، انشاء اللہ تعالیٰ کامیابی ہوگی۔ یہ عمل ایک بزرگ کا آزمودہ عمل ہے اور ایک عطیہ ہے۔ اس عمل کی برکت سے بہت سے لوگوں نے کامیابی حاصل کی ہے۔ اگر کامیابی نہ ہو تو پھر شرف قمر میں عمل شروع کیا جائے۔ بفضل باری تعالیٰ ضرور بالضرور کامیابی حاصل ہوگی۔

کوئی نقصان نہ پہنچا سکے

جس کو یہ خدشہ ہو کہ اسے کوئی نقصان پہنچائے گا تو اسے چاہئے کہ وہ ہر فرض نماز کے بعد دعا مانگنے سے پہلے اپنے سجدہ کی جگہ پر دائیں ہاتھ کی پانچوں انگلیوں کو زمین پر رگڑے اور پھر ایک بار آیت الکرسی پڑھ کر پھونک دے اور ہلکی سی تالی بجائے، انشاء اللہ کوئی نقصان نہ پہنچا سکے گا اور نہ ہی کسی کی طرف سے کوئی برائی دیکھنے کو ملے گی۔

چور کے بارے میں معلوم کرنا

اگر کسی کی چوری ہوگئی ہو اور چور کے بارے میں کچھ معلوم نہ ہوتا ہو تو چاہئے کہ ایک خالی مشک لے کر باوضو حالت میں اس پر آیت الکرسی لکھے اور سات انبیاء کرام علیہ السلام کے نام نوح، لوط، صالح، ابراہیم، موسیٰ، عیسیٰ، محمد صلوات اللہ علیہم اجمعین لکھے۔ اس کے بعد الگ الگ ایک ایک نام کے ساتھ ایک مرتبہ زبانی آیت الکرسی پڑھ کر مشک میں پھونک دے اور ہر مرتبہ آیت الکرسی پڑھنے کے بعد یہ دعا مانگے اللھم انی اسئلك بما ارسلت ھذا النفخ بطن ھذا السارق کما نفحت ھذا لقرلنۃ۔ پھر جب سات مرتبہ آیت الکرسی اور یہ دعا پڑھ کر مارلیں تو مشک کا منہ باندھ کر دیوار کے ساتھ لٹکادے، انشاء اللہ چور کا پیٹ زیادہ پھول جائے گا اور اس قدر پریشان ہوگا کہ چرایا ہوا مال لے کر واپس آجائے گا۔ اس مقصد کے لئے یہ نہایت آزمودہ اور مجرب عمل ہے۔ ☆

قسط نمبر:۱۶۳

انسان اور شیطان کی کشمکش

اسلم راہی

دریودھن کی اس گفتگو کا لوگوں پر خاصا اثر ہوا سب سے پہلے درونا حرکت میں آیا وہ دریودھن کے قریب آیا اور اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر بڑی شفقت اور پیار سے اس کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔ ”میری ایک تجویز پر عمل کرو اس میں ہماری بہتری اور بھلائی ہے۔“

اس پر دریودھن نے بڑی فراخ دلی کا مظاہرہ کرتے ہوئے درونا کو مخاطب کرتے ہوئے پوچھا۔ ”کہو تم کیا کہنا چاہتے ہو“

”دریودھن تمہاری گفتگو نے مجھے بے حد متاثر کیا ہے اور اس گفتگو کی روشنی میں میں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ ہمیں اپنے لشکر کو چار حصوں میں تقسیم کر لینا چاہئے۔ سنو دریودھن لشکر کا ایک حصہ لے کر تم فوراً بلکہ ابھی اور اسی وقت ہستناپور کی طرف روانہ ہو جاؤ اس لئے کہ ہم تمہیں جنگ سے دور اور محفوظ دیکھنا چاہتے ہیں اور یہ فیصلہ میں اس بنا پر کر رہا ہوں کہ اگر تم نے جنگ میں حصہ لیا تو سن رکھو صرف ارجن ہی نہیں بلکہ دیگر پانڈو برادران بھی سب سے پہلے تمہیں ہلاک کرنے کی کوشش کریں گے اور یہ جو ارجن اس وقت اکیلا میدان جنگ میں اپنا جنگی رتھ کو دوڑاتا پھر رہا ہے تو میرا خیال ہے کہ وہ یہاں اکیلا نہیں ہے بلکہ اس کے دوسرے بھائی بھی پیچھے لشکر میں جنگ شروع ہونے کے منتظر کھڑے ہوں گے اور جوں ہی جنگ ہوئی تو وہ سب سے پہلے تمہیں اپنا ہدف بنانے کی کوشش کریں گے لہٰذا میں نہیں چاہتا کہ اس جنگ میں تم پانڈو برادران کے ہاتھوں مارے جاؤ اور اگر ایسا ہوا تو مجھے بے حد دکھ اور صدمہ ہوگا، لہٰذا میں تمہیں یہ مشورہ دیتا ہوں کہ لشکر کے چار حصوں میں سے ایک حصہ لے کر تم ہستناپور کی طرف روانہ ہو جاؤ تا کہ تم پانڈو برادران کی ہلاکت سے محفوظ ہو جاؤ، لشکر کا دوسرا حصہ ان جانوروں کو لے کر ہستناپور کی طرف روانہ ہو جائے جو ویرت کے راجہ کی ملکیت ہیں اور جن پر ہم نے قبضہ کر لیا ہے اگر جنگ ہوئی تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ جو ہزاروں کی تعداد میں جانور ہمارے قبضے میں ہیں یہ بھی ہم سے چھن جائیں گے۔ لشکر کے ان حصوں کے یہاں کوچ کرنے کے بعد باقی لشکر کے دو حصے رہ جائیں گے اور لشکر کے ان دو حصوں کے اندر میں خود بھیشم اور کرپا آسوناتام اور رادیو، دسونا اور دیگر کئی سورما شامل ہوں گے اور ہم سب مل کر لشکر کے دو حصوں کے ساتھ پانڈو برادران اور ویرت کے راجہ کے لشکریوں کا مقابلہ کریں گے۔“

اس کے خاموش ہونے کے بعد دریودھن نے کہا۔ ”درونا میرے بزرگ تمہارا فیصلہ بہت عمدہ اور بروقت ہے اور مجھے یہ پسند بھی آیا ہے لیکن میں لشکر کے ایک حصے کو لے کر کیسے اور کیوں کر روانہ ہو جاؤں ایسا کرنے سے مجھے دو باتوں کا اندیشہ ہے ایک تو یہ کہ لوگ مجھے بزدل جانیں گے کہ میں لشکر کے ایک حصے کو لے کر ہستناپور کی طرف روانہ ہو گیا ہوں اور دوسرے میری اس روانگی سے لشکر میں بددلی اور کم ہمتی پھیل جائے گی اور میں ایسا نہیں چاہتا لہٰذا اے درونا میں نے فیصلہ کیا ہے کہ میں تم سب کے ساتھ رہ کر جنگ میں حصہ لوں گا اور مجھے امید ہے کہ ہم سب مل کر اس جنگ میں فتح مند اور کامیاب ہو کر نکلیں گے۔“

☆☆☆

عارب اور عبیطہ گنگا جمنا کے سنگم پر ماہی گیروں کی بستی میں اپنے اسی پرانے جھونپڑے کے اندر محو گفتگو تھے وہ اس موضوع پر بحث کر رہے تھے کہ اس کائنات میں انسان اور جنات کو پیدا کرنے کا کیا مقصد تھا ابھی ان دونوں کی گفتگو زوروں پر ہی تھی کہ عزازیل وہاں نمودار ہوا اسے دیکھتے ہی وہ دونوں میاں بیوی اٹھ کھڑے ہوئے۔

”میں تم دونوں کو لینے آیا ہوں آؤ اس وقت ویرت شہر کے باہر پانڈو برادران اور دریودھن کے لشکر کے درمیان جنگ ہونے والی ہے لہٰذا میں تم دونوں کو لینے آیا ہوں تا کہ ہم وہاں چلیں اور جنگ کا نظارہ کریں اور دیکھیں کہ کس طرح یہ انسان ایک دوسرے سے دست و گریبان ہو کر بدی

اور گناہ کی تشہیر کا کام کرتا ہے۔

عزازیل کے خاموش ہونے پر عبطیہ نے اسے مخاطب کر کے کہا۔ "اے آقا ہم ابھی اور اسی وقت آپ کے ساتھ چلنے کو تیار ہیں۔"

"عزازیل عارب اور عبیطہ ویرت شہر کے باہر اس وقت نمودار ہوئے جس وقت دریودھن اپنے لشکر کو چار حصوں میں تقسیم کر رہا تھا وہ تینوں دیودھن کے پاس آئے، دریودھن انہیں دیکھ کر بہت خوش ہوا اور عزازیل کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔ "اے میرے محسن میرے مربی میرے راہبر، آپ بڑے اچھے اور مناسب وقت پر آئے ہیں آپ دیکھتے ہیں کہ ہمارے اور دشمن کے درمیان جنگ ہونے والی ہے۔ آپ بولیں آپ کا اس معاملہ میں کیا خیال ہے اور ہاں اے آقا اس موقع پر میں آپ پر یہ بھی انکشاف کروں کہ آپ کے وہ ازلی دشمن یوناف اور بیوسا بھی ہمارے خلاف اور ہمارے دشمن کا ساتھ دیتے ہوئے جنگ میں عملی طور پر حصہ لے رہے ہیں۔"

یوناف اور بیوسا کا نام سن کر عارب، عبیطہ اور عزازیل کے چہرے پر ناگواری کے تاثرات نمودار ہوئے پھر عزازیل دریودھن کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔ "سنو دریودھن یہ جنگ ناگریز ہے اور یہ جو تم اپنے لشکر کو چار حصوں میں تقسیم کر رہے ہو اس سے میں مکمل طور پر اتفاق کرتا ہوں۔"

اس پر دریودھن نے پوچھا۔ "اے میرے آقا کیا آپ یہاں رہ کر جنگ میں حصہ لیں گے یا میرے ساتھ ہستنا پور کی طرف کوچ کرنا پسند کریں گے۔

اس پر عزازیل نے طنزیہ سے انداز میں دریودھن کی طرف دیکھا پھر وہ کہنے لگا۔ "اے دریودھن تم لشکر کے دو حصوں اور دشمن کے مویشیوں کو لے کر یہاں سے کوچ کر جاؤ میں تمہارے اس لشکر میں رہوں گا جو یہاں رہ کر جنگ کرے گا میں عارب اور عبیطہ عملی طور پر تو اس جنگ میں حصہ نہ لیں گے لیکن ہم اس جنگ کا نظارہ کریں گے کہ کس طرح دو حریفوں کے درمیان جنگ سے انجام کو پہنچتی ہے اور ہاں دریودھن رہا، سوال یوناف کا تو یہ ایک مافوق الفطرت انسان ہے اور اس پر قابو پانا ہر کسی کے بس کی بات نہیں ہے۔"

اس پر دریودھن کہنے لگا۔ "آپ سچ کہتے ہیں میرے آقا، پہلے میں نے ارادہ کر لیا تھا کہ میں یہیں رہ کر جنگ میں حصہ لوں گا اور دشمن پر تباہی بن کر وارد ہوں گا لیکن جب میں نے یہ دیکھا کہ یوناف اور بیوسا بھی ارجن کے ساتھ اپنے جنگی رتھ کو دوڑاتے پھر رہے ہیں تو میں نے ارادہ تبدیل کر لیا اس لئے کہ یہ یوناف میرے ساتھ دشمنی رکھتا ہے اور مجھے خدشہ اور خطرہ ہے کہ یہ لمحوں کے اندر مجھے کاٹ کر رکھ دے گا، لہٰذا میں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ میں اپنے لشکر کے ایک حصے کے ساتھ یہاں سے ہستنا پور کی طرف روانہ ہو جاؤں گا تا کہ میں موت کی صورت میں منڈلانے والے اس یوناف کے سامنے سے بچ سکوں۔"

اس پر عزازیل نے فیصلہ کن انداز میں دریودھن کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ "اے دریودھن تم سچ کہتے ہو اگر اس جنگ میں تمہارا سامنا یوناف سے ہوا تو اس میں کوئی شک نہیں کہ وہ تمہیں ضرور کاٹ کر رکھ دے گا اور تم کوئی حیلہ اور کوئی بھی طریقہ استعمال کر کے اس کی مار سے نہ بچ سکو گے، لہٰذا تمہارے لئے بہتر یہی ہے کہ کوئی فی الفور ہستنا پور کی طرف روانہ ہو جاؤ، میں تمہارے لشکر کے اندر رہ کر تمہارے لشکریوں اور لشکر کے کمان داروں کا حوصلہ بڑھانے کی کوشش کروں گا۔"

دریودھن نے عزازیل کے اس فیصلے سے اتفاق کیا، پھر وہ لشکر کے دو حصوں اور راجہ ویرت کے سارے مویشیوں کو لے کر اپنے لشکر کے پڑاؤ سے پیچھے اتر کمار کے لشکر کی نگاہوں سے بچتا ہوا ہستنا پور کی طرف جا رہا تھا۔

☆☆☆

یوناف جس وقت ارجن کے ساتھ دونوں لشکر کے درمیان اپنے جنگی رتھ کو دوڑا رہا تھا اسی وقت ابلیکا نے اس کی گردن پر لمس دیا پھر اس نے کہنا شروع کیا۔ "یوناف میں ابھی ابھی دشمن کے لشکر سے لوٹ رہی ہوں اور اس کی ساری کیفیت اور تفصیل سے تمہیں آگاہ کرتی ہوں۔ سنو دریودھن تمہیں میدان جنگ میں دیکھ کر خوف زدہ ہو گیا ہے، لہٰذا اس نے اپنے لشکر کو چار حصوں میں تقسیم کیا ہے، دو حصوں اور راجہ ویرت کے ہاتھ آنے والے سارے مویشیوں کو لے کر وہ ہستنا پور کی طرف کوچ کر چکا ہے، لہٰذا تم کچھ آدمی اپنے لشکر ویرت شہر کی طرف روانہ کرو اور ان جانوروں کے جو چرواہے ہیں جیسے ہی وہ میدان جنگ کے شمالی حصے کی طرف آئیں اور وہاں سے اپنے جانوروں کو لے لیں اس لئے ہم شمال کی سمت بڑھتے ہوئے ہستنا پور کے دریودھن پر حملہ آور ہوں گے اور مجھے

امید ہے کہ اس سے ہم اپنے جانور چھڑانے میں کامیاب ہوجائیں گے۔ یہ پیغام بھیجنے کے بعد آؤ پھر یہاں سے کوچ کریں اور دریودھن کا تعاقب کریں وہ اپنے لشکر اس کے پیچھے پیچھے پڑاؤ کے عقب سے ہوتا ہوا اور تم لوگوں کی نگاہوں سے بچتا ہوا کوچ کرچکا ہے، لشکر کے دو حصے یہیں رہیں گے اور وہ تم لوگوں کو اپنے ساتھ جنگ میں مصروف رکھیں گے اور سنو! یوناف اس دریودھن کو ہستناپور نہ پہنچنا چاہئے اگر یہ ہستناپور پہنچ گیا تو سمجھو کہ اس نے جنگ کے ایک حصے میں کامیابی حاصل کرلی اس لئے کہ اگر عملی طور پر اس نے جنگ میں حصہ نہ لیا تب بھی وہ یہ کہنے میں تو حق بجانب ہوگا کہ اس نے ایسا معرکہ مارا کہ راجہ کے ان گنت جانوروں کو ہستناپور لے جانے میں کامیاب ہوگیا۔ لہٰذا میں تم لوگوں کو مشورہ دوں گی کہ اس دریودھن کا فوراً تعاقب کیا جائے نہ صرف یہ کہ اس سے ویرت کے راجہ کے جانور واپس لئے جائیں بلکہ ہستناپور کی طرف جانے سے بھی روک دیا جائے۔"

"اہلیکا میں یہ خبر دینے پر تمہارا شکریہ ادا کرتا ہوں اور تمہاری اس تجویز سے مکمل اتفاق کرتا ہوں" اس کے ساتھ ہی ہاتھ کے اشارے سے یوناف نے ارجن کو اپنے پاس بلایا دونوں پہلو بہ پہلو اپنے جنگی رتھوں کو دوڑاتے ہوئے اس جگہ آئے جہاں اتر کمار اپنے لشکر کے سامنے اپنے جنگی رتھ میں کھڑا ہوا تھا، یوناف اس کے پاس آیا اور کہنے لگا۔

"اتر کمار جنگ کا نقشہ بالکل بدل کررہ چکا ہے اس لئے کہ ہستناپور کے دریودھن نے اپنے لشکر کو چار حصوں میں تقسیم ہے، دو حصوں کو اس نے یہیں رکھا ہے تا کہ وہ ہمیں جنگ میں مصروف رکھیں باقی دو حصوں کے ساتھ وہ جانوروں کو لے کر ہستناپور کی طرف کوچ کرچکا ہے، لہٰذا تم کچھ آدمی اپنے لشکر سے ویرت شہر کی طرف روانہ کرو اور ان جانوں کے جو چرواہے ہیں انہیں کہو کہ وہ میدان جنگ کے شمالی حصے کی طرف آئیں اور وہاں سے اپنے جانور لے لیں اس لئے کہ ہم شمال کی طرف بڑھتے ہوئے ہستناپور کے دریودھن پر حملہ آور ہوں گے اور مجھے امید ہے کہ اس سے ہم اپنے جانور چھڑانے میں کامیاب ہوجائیں گے، یہ پیغام بھیجنے کے بعد آؤ پھر یہاں سے کوچ کریں اور دریودھن کے لشکر کا تعاقب کریں۔

اتر کمار یوناف کے اس فیصلے سے خوش ہوا اس نے فوراً اپنے کچھ لشکریوں کو شہر کی طرف بھیجا تا کہ وہ چرواہوں کو بلا کر لائیں پھر یوناف ارجن اور اتر کمار حرکت میں آئے اور وہ اپنے لشکر کے ساتھ بڑی تیزی سے دریودھن کا تعاقب کرنے لگے تھے۔

دوسری طرف بھیشم اور درونا نے جب دیکھا کہ ان کے دشمن نے ان کے ساتھ جنگ کرنے کے بجائے دریودھن کا تعاقب شروع کردیا ہے تو انہوں نے بھی وہاں سے کوچ کیا اور وہ بھی اپنے لشکر کو لے کر یوناف اور اتر کمار کے پیچھے لگ گئے تھے۔

دریودھن اپنے لشکر کے ایک حصے کے ہمراہ ہستناپور کی طرف بڑھ رہا تھا، لشکر کا دوسرا حصہ دریودھن سے کچھ پیچھے ویرت کے راجہ کے جانوروں کو ہانکتا ہوا آرہا تھا، لشکر کے دونوں حصوں کو ابھی تک یہ خبر نہ ہوئی تھی کہ یوناف، بیوسا، ارجن اور اتر کمار طوفانی انداز میں ان کے تعاقب میں ہیں۔ لشکر کے پچھلے حصے کو اس وقت اطلاع ہوئی جب دشمن سر پر چڑھ کر ان پر حملہ آور ہونے کو پر تول رہا تھا۔

حملے کی ابتدا یوناف اور بیوسا نے کی، وہ دونوں اپنے لشکر کی کمان داری کرتے ہوئے لشکر کے اس حصے پر حملہ آور ہوئے تھے جو جانوروں کو ہانکتا چلا جارہا تھا۔ یوناف اور بیوسا کے حملے سے ان میں بھگدڑ مچ گئی اور وہ خزاں کا شکار ہونے والے پتوں کی مانند اِدھر اُدھر بکھرنے لگے۔

یوناف اور بیوسا کے عقب میں ارجن اور اتر کمار بھی اپنے لشکر کے ہمراہ آندھی وطوفان کی طرح حملہ آور ہوئے تھے، انہوں نے دریودھن کے لشکر کے بڑے حصے کو کاٹ کر رکھ دیا تھا اور وہ جانوروں کے ریوڑ جنہیں وہ اپنے آگے ہانک رہے تھے ان پر قبضہ کرنے کے بعد انہیں اپنے حصار میں لے لیا تھا، اتنی دیر تک ویرت شہر کی طرف سے راجہ کے چرواہے بھی وہاں پہنچ گئے اور وہ اپنے جانوروں کو لے کر میدان جنگ سے کافی دور ہٹ گئے۔

دریودھن کو خبر ہونے تک یوناف وغیرہ نے اس کے لشکر کے ایک بڑے حصے کو مکمل طور پر کاٹ دینے کے بعد تمام جانوروں پر قبضہ کرلیا تھا۔ دریودھن کو جب یہ خبر ہوئی تو اس کی حالت بکھرے خوابوں جیسی ہوگئی تھی، اتنی دیر میں بھیشم اور درونا بھی اپنے لشکر کے ہمراہ اس سے آملے تھے چنانچہ وہ حوصلہ پا کر پلٹا تا کہ بھیشم اور درونا کے ہمراہ یوناف کے لشکر پر

حملہ کر سکے۔

بھیشم، درونا، رادیو اور دریودھن کے سامنے یوناف، بیوسا، ارجن اور اتر کمار نے بھی اب اپنے لشکر کو درست کر لیا تھا، رادیو جو عموماً بڑھ چڑھ کر گفتگو کرنے کا عادی تھا، اس وقت یوناف اور بیوسا کے سامنے ہچکچاہٹ اور خوف محسوس کر رہا تھا، کرپا کے بیٹے آسوانام نے رادیو کی یہ کیفیت بھانپ لی تھی لہٰذا وہ رادیو کے سامنے آیا اور اسے مخاطب کر کے بولا۔

''سنو رادیو! اب تم حملہ آور ہونے سے متعلق کسی شش و پنج میں مبتلا ہو کر رہ گئے ہو، تم ہمیشہ یہ دعویٰ کرتے تھے کہ اکیلے ہی پانڈو برادران کو تباہ و برباد کر کے رکھ دو گے۔ اے رادیو اب پانڈو برادران کے بھائی ارجن سے ٹکرانے کا موقع آ گیا ہے، میں حیران ہوں، ضرورت کے اس موقع پر تم خاموش ہو اور آگے بڑھ کر ارجن پر حملہ آور ہونے کی ابتدا نہیں کر رہے، گزشتہ کئی سال سے تم یہ دعویٰ کرتے چلے آ رہے ہو کہ تم اپنے تیروں سے پانڈو برادران کو چھلنی کر کے رکھ دو گے جب کہ ارجن تمہارے سامنے میدان جنگ میں کسی گھورتے درندے کی طرح تمہارا منتظر ہے، وہ میدان جنگ میں تمہارے سامنے کھڑا ہے، جب کہ تم میدان جنگ میں اترنے میں ہچکچاہٹ محسوس کر رہے ہو۔''

آسوانام! میرے بھائی مجھے اس طرح طعنے نہ دو یقین جانو میں اس ارجن سے ڈرنے والا نہیں ہوں۔ اس موقع پر اگر ارجن کے ساتھ کرشن اور اس کا بھائی بلرام بھی ہوتے تو بھی میں خوف کھانے والا نہ تھا لیکن میدان جنگ میں تم ارجن کے ساتھ دوسرے جنگی رتھ میں جو ایک جوان اور لڑکی کو دیکھتے ہو بس یہی دونوں میدان جنگ میں وحشت پھیلانے والے ہیں میں ان دونوں کو خوب اچھی طرح جانتا اور پہچانتا ہوں اور یہ جو جوان ہے اور اس کی ساتھی لڑکی لمحوں کے اندر اپنے دشمنوں کا خاتمہ کر دینے کا فن جانتے ہیں، میں سمجھتا ہوں کہ یہ دونوں کوئی عام انسان نہیں ہیں بلکہ کسی مافوق الفطرت مخلوق سے ہیں اور کسی عام انسان کا ان کے مقابلے میں ٹھہرنا مشکل ہی نہیں بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ قطعی طور پر ناممکن ہے، تاہم میں حملہ آور ہونے میں ہچکچاہٹ محسوس نہیں کروں گا اگر میں ایسا کروں گا تو سارے لشکر میں بزدلی اور کم ہمتی پھیل جائے گی۔'' اس کے ساتھ ہی رادیو وحشیانہ انداز میں نعرے بلند کرنے لگا، پھر اس نے اپنے لشکر کو حملہ آور ہونے کا حکم دے دیا تھا۔

رادیو کے حملہ آور ہوتے ہی بھیشم اور درونا اور دریودھن نے بھی اپنے اپنے لشکر کو حملہ آور ہونے کا حکم دے دیا تھا، یوں دونوں لشکروں کے درمیان ایک عام جنگ کی ابتدا ہو گئی تھی۔

تھوڑی دیر ہی بعد جنگ اپنے عروج پر پہنچ گئی، ہر لشکری کے رگ و پے میں طوفان اٹھنے لگے تھے، زمین خون سے سرخ ہونے لگی تھی اور زہر ظلمت کا شکار ہو کر ان گنت لشکری گمشدہ مسافروں کی طرح زمین بوس ہونے لگے تھے، بڑے بڑے سورما خاک و خاکستر ہوتے جا رہے تھے۔

بھیشم اور درونا اور رادیو اور دریودھن کا خیال تھا کہ وہ جلد ہی دشمن پر قابو پالیں گے لیکن ان کی ہر امید، ہر تمنا اور خواہش رائیگاں گئی۔ یوناف، بیوسا، ارجن اور اتر کمار کچھ اس طرح ان پر حملہ آور ہوئے کہ چند ہی لمحوں میں انہوں نے اپنے مدمقابل کے سارے عزائم کو پاش پاش کرنا شروع کر دیا تھا، دریودھن کے سپاہی بڑے تیزی سے بھوکی روحوں کی غذا بننے لگے تھے اور اس کے ساتھ ہی اس کے لشکریوں کے دلوں میں ایک تنہائی، ایک پستگی کا بڑی تیزی کے ساتھ احساس اٹھنے لگا تھا۔

تھوڑی دیر تک اور جنگ جاری رہی اور دریودھن کے لشکری ادھورے لمحوں کی طرح سمٹ سمٹ کر اور کٹ کٹ کر مرنے لگے تھے، یہاں تک کہ وہ نوبت بھی آ گئی کہ یوناف اور ارجن کے ہاتھوں بھیشم، درونا، رادیو، دریودھن اور ان کے بڑے بڑے سورما بری طرح زخمی ہو گئے تھے، یہ صورت حال دیکھتے ہوئے سب نے فیصلہ کیا کہ میدان چھوڑتے ہوئے بھاگ نکلنا چاہئے اور اگر انہوں نے ایسا نہ کیا تو تھوڑی دیر بعد ان سب کو ذلت آمیز شکست کا سامنا کرنا پڑے گا، یہ فیصلہ کرنے کے بعد بھیشم، درونا، رادیو اور دریودھن اپنے لشکریوں کو لے کر بھاگ نکلے، انہوں نے ایک طرح سے اپنی شکست تسلیم کر لی اور میدان جنگ سے فرار ہوتے ہوئے وہ ہستناپور کی طرف بھاگ گئے۔

☆☆☆☆

بے نظیر فالنامہ

فال دیکھنے کی ترکیب یہ ہے کہ اپنے مطلب کو مدنظر رکھتے ہوئے پہلے تین مرتبہ درود اور تین مرتبہ سورۂ قل ہو اللہ پڑھ کر درود بھیجیں، پھر داہنے ہاتھ کی کلمہ والی انگلی نقشہ پر رکھیں، جو عدد انگلی کے نیچے آئے حسب ذیل جوابات میں اس عدد کے سامنے جواب ملاحظہ فرمائیں۔

نوٹ: امر ضروری کے لئے باوضو ہو کر صرف ایک مرتبہ فال دیکھنا چاہئے

(۱) خویش واقارب سے مسرت، بزرگوں سے فائدہ، دوستوں سے امداد ہر طرح سے آرام ملے گا۔ سفر یا منفعت پیش آئے گی۔

(۲) آج کل کسی کی محبت میں بے قرار رہتے ہو، خواہش پوری ہوگی اور مالی فائدہ بھی پہنچے گا۔

(۳) تم ہر قسم کی تکلیفیں اٹھا رہے ہو، فی الحال مالی مشکلات کا دور ہونا مشکل ہے۔

(۴) جس کام کے لئے تو دریافت کرتا ہے وہ کام تیرا دو ماہ کے بعد پورا ہوگا، مشرق کے سفر سے فائدہ پہنچے گا۔

(۵) تمہاری محبت محبوب کے دل میں موجود ہے اور تمہارا دل بھی اس کی محبت میں بے قرار ہے۔ ایک ماہ بعد اس سے ملاقات ہوگی، کاروبار میں فائدہ ہوگا۔

(۶) اپنی پریشانیوں کے دفع اور ترقی کاروبار کے لئے سفر کرو، مطلب پورا ہوگا۔

(۷) جس شخص کی مدد کا خیال ہے وہ دھوکہ دے گا، اُس کا خیال چھوڑ دو ورنہ نقصان اٹھاؤ گے۔

(۸) تم جس مہ جبیں سے ملنے کی خواہش رکھتے ہو، اس سے عنقریب ملاقات ہوگی، تمہاری دلی مراد بر آئیگی۔

(۹) جس کام کے متعلق دریافت کرتے ہو اس میں ابھی بہت دیر ہے، خوشی حاصل ہوگی۔

(۱۰) تم کو وہم کا مرض ہے، جس کی وجہ سے ہر وقت فکر و تشویش رہتی ہے۔ وہم چھوڑ دو، مراد بر آئے گی۔ دبا ہوا روپیہ واپس ملے گا۔

نقشہ

۱	۱۴	۱۹	۱۷
۱۲	۷	۲	۱۳
۶	۹	۱۶	۳
۱۵	۴	۵	۱۰
۲۰	۸	۱۱	۱۸

(۱۱) اب تمہاری خوشی کے دن آنے والے ہیں، انشاء اللہ تکلیفیں دور ہوں گی، تمہاری دلی مراد بر آئیگی۔

(۱۲) تمہارے نحوست کے دن گذر گئے، انشاء اللہ ہر طرح سے خوشی اور روزگار میں ترقی ہوگی، حمل سے لڑکا پیدا ہوگا اور کسی جگہ سے مالی فائدہ پہنچے گا۔

(۱۳) کوئی چیز کا ملنا مشکل ہے، دشمن تکلیف دیں گے، کچھ صدقہ دیدیا کرو۔

(۱۴) جس کام کے لئے دریافت کرتے ہو اس میں کامیابی ہوگی۔ آپ کے حسب منشاء کام سرانجام ہوگا، زر و مال و فرزند سے خوشی ہوگی۔

(۱۵) عرصہ سے کوئی شخص تم کو نقصان پہنچاتا ہے، جس کی فکر تم کو دن رات رہتی ہے مگر اب وقت اچھا آگیا ہے۔

(۱۶) جو کام کرتے ہو نقصان اٹھاتے ہو، تمہارا ستارہ گردش میں ہے، جس کام کے لئے دریافت کر رہے ہو پورا ہونا مشکل ہے۔

(۱۷) جس کام کا آپ کو خیال ہے اس کے پورا ہونے کا وقت آگیا، عنقریب آپ کو خوشی حاصل ہوگی، پردیش جانے سے کام پورا ہوگا۔

(۱۸) ارادہ سفر کا کرتے ہو بے شک جاؤ، فائدہ ہوگا۔ کسی شخص سے ملاقات ہوگی۔ ایک خوبصورت عورت سے ملاپ ہوگا، دشمن زیر ہوں گے، دلی مراد حاصل ہوگی۔

(۱۹) تمہارے خیالات منتشر رہتے ہیں، کسی عورت سے ملنے کی خواہش میں سرگرداں رہتے ہو، صبر کرو، دو ماہ بعد تمہاری مراد پوری ہوگی، روزگار میں فائدہ ہو، سفر پیش آئے۔

جو جوابات اس فال کے ذریعہ حاصل ہوں اُن پر سو فیصد یقین نہ کریں، ہر حال میں اللہ پر بھروسہ کریں اور اسی سے رجوع کریں۔ ☆☆

دبلے افراد اپنا وزن کیسے بڑھا سکتے ہیں

اکثر افراد اپنے بڑھتے وزن سے پریشان ہوتے ہیں اور وزن کم کرنے کے لئے طرح طرح کے طریقے اپناتے ہیں لیکن ایسے لوگوں کی بھی کمی نہیں جو بے حد دھان پان سے ہوتے ہیں اور اپنا وزن بڑھانا چاہتے ہیں۔ ماہرین کے مطابق وزن کم رہنا انسان کو چست رکھتا ہے اور اسے بے شمار بیماریوں سے بچاتا ہے، تاہم یہ کمی ایک حد تک رہنی چاہئے۔ اس سے زیادہ وزن میں کمی نقصان دہ ثابت ہوسکتی ہے۔ آج ہم ایسے ہی لوگوں کے لئے کچھ آسان طریقے بتا رہے ہیں جنھیں اپنا کر دبلے پتلے افراد بآسانی وزن بڑھا سکتے ہیں۔

غذا کی مقدار بڑھا دیں: کمزور جسامت کے حامل افراد کو سب سے پہلے تو اپنی غذا کی مقدار بڑھا دینی چاہئے۔ اچانک اپنی خوراک میں بہت زیادہ اضافہ کر دینا بدہضمی کا سبب بھی بن سکتا ہے۔ اس کے برعکس آہستہ آہستہ، درجہ بدرجہ اپنی خوراک کی مقدار میں اضافہ کریں۔ ہر کھانے کی مقدار میں معمولی سا اضافہ کریں۔ ہر کھانے کی مقدر میں معمولی سا اضافہ اس ضمن میں فائدہ مند ثابت ہوسکتا ہے۔

پروٹین کا استعمال: پروٹین ہمارے جسم کے پٹھوں کی استعداد میں اضافہ کرتا ہے جس سے وہ زیادہ سے زیادہ توانائی اپنے اندر جذب کرنے کے قابل ہوتے ہیں۔ زیادہ خوراک کھانے کے بعد اسے جزو بدن بنانا بھی ضروری ہے اور یہ اسی صورت ممکن ہے جب پٹھے پھیل کر غذائی اجزا سے توانائی کو اپنے اندر جذب کریں۔ پروٹین والی غذائی اشیا جیسے دودھ، انڈے، مچھلی، وغیرہ کا استعمال بڑھا دیں۔ اس کے ساتھ ساتھ سبزیوں اور پھلوں کا استعمال بھی کریں۔ وزن بڑھانے کی مہم شروع کرنے سے پہلے ایک بار کسی ماہر غذائیات سے ضرور ملیں تاکہ لاعلمی میں آپ اپنے جسم کو نقصان نہ پہنچالیں۔

ورزش: ایک عام مغالطہ ہے کہ ورزش صرف فربہ افراد کو کرنی چاہئے تاکہ ان کا وزن کم ہوسکے، یہ سراسر غلط ہے۔ ورزش ہر عمر اور ہر جسامت کے انسان کے لئے ضروری ہے۔ ورزش آپ کے جسمانی اعضاء اور اندرونی نظام کو فعال کرکے اس کی کارکردگی میں اضافہ کرتی ہے۔ خصوصاً صبح کے وقت کی جانے والی ورزش (جم جانا یا صرف چہل قدمی کرنا) خصوصاً آپ کے رات بھر کے اکڑے ہوئے جسم کو کھول دیتی ہے جس کے بعد آپ کی توانائی میں اضافہ ہوتا ہے، آپ کھانا بآسانی ہضم کر لیتے ہیں اور سارا دن چست رہتے ہیں۔ باقاعدگی سے ورزش کرنا آپ کے جسم کو لچکدار بناتا ہے جس سے اس میں پھیلنے کی صلاحیت پیدا ہوتی ہے۔ یہ آپ کے مدافعتی نظام کو بھی بہتر کرتی ہے اور آپ فٹ رہتے ہیں۔

آرام کریں: دبلے پتلے افراد کے لئے آرام کرنا ان کی ورزش کا ہی حصہ ہے۔ جسمانی آرام کے دوران جسم کے پٹھے پھیلتے ہیں اور ان کی ساخت نئے سرے سے تشکیل پاتی ہے۔ اگر آپ مستقل ورزش کریں گے اور کم آرام کریں گے تو آپ کے پٹھوں کو پھیلنے کا وقت نہیں ملے گا بلکہ اس کے برعکس وہ اور کمزور اور چھوٹے ہوتے جائیں گے۔

وزن کا معائنہ کرتے رہیں: اگر آپ کو محسوس ہو کہ آپ کا وزن بالآخر بڑھنا شروع ہوگیا ہے تو اب چیک اینڈ بیلنس رکھیں۔ اگر آپ نے بے احتیاطی کی تو یہ بہت زیادہ بڑھ کر آپ کو بے ڈول بھی کرسکتا ہے۔ اسی طرح اپنی روٹین کو چھوڑ دینے سے آپ کی ساری محنت ضائع بھی جاسکتی ہے اور آپ واپس اپنی پرانی جسامت پر آسکتے ہیں۔

ماہنامہ طلسماتی دنیا کا خبر نامہ

جے این یو کے لاپتہ طالب علم نجیب احمد کا سراغ دینے والے کو اب سی بی آئی دے گی ۱۰؍لاکھ روپے

نئی دہلی: (ایجنسیاں) سی بی آئی نے آج کہا کہ گذشتہ آٹھ ماہ سے جے این یو کے لاپتہ طالب علم نجیب احمد کا پتہ بتانے والے کو وہ ۱۰؍لاکھ روپے انعام دے گی۔ ذرائع نے کہا کہ نجیب کے بارمیں اطلاع دینے کا خواہش مند کوئی بھی شخص سی بی آئی تفتیش کاروں سے ان نمبروں پر 9650394796 اور 24368638 رابطہ کر سکتے ہیں جواہر لال نہرو یونیورسٹی سے پراسرار طریقے سے لاپتہ ہوئے نجیب کے معاملے کی تحقیقات کر رہی سی بی آئی حال ہی میں یونیورسٹی احاطے میں واقع ماہی مانڈوی ہاسٹل گئی تھی۔ نجیب اسی ہاسٹل سے لاپتہ ہوا تھا، نجیب کی ماں فاطمہ نفیس نے حال ہی میں کیس کی تحقیقات کر رہے سی بی آئی حکام سے ملاقات کر کے طالب علم کے لاپتہ ہونے سے پہلے کے واقعات کی معلومات انہیں دی تھی۔ انہوں نے حکام سے کہا نجیب تعطیلات کے بعد ۱۳؍اکتوبر ۲۰۱۶ء کو یونیورسٹی واپس آئے تھے۔ فاطمہ نے کہا تھا، ۱۵۔۱۶؍اکتوبر کی درمیانی رات نجیب ان سے بات کر رہا تھا کہ کچھ گڑبڑ ہے۔ نجیب کے روم میٹ نے بعد میں انہیں بتایا کہ اسے کسی جھگڑے میں چوٹ آئی تھی۔ ان کا کہنا ہے، بات چیت کے بعد وہ اتر پردیش کے بلند شہر سے بس سے دہلی روانہ ہو گئیں۔ آنند وہار پہنچنے کے بعد انھوں نے فون پر نجیب سے بات کی اور اس ہوٹل میں ملنے کو کہا، جہاں وہ رکی ہوئی تھیں۔ فاطمہ نے اپنی شکایت میں کہا ہے، پھر جب وہ ماہی۔ مانڈوی ہاسٹل کمرے نمبر۔ ۱۰۶ پہنچیں تو نجیب کا کوئی پتہ نہیں تھا۔ دہلی پولیس جب نجیب کو نہیں تلاش سکی تو وہ سی بی آئی جانچ کا مطالبہ لے کر دہلی ہائی کورٹ پہنچیں۔ عدالت نے ۱۶؍مئی کو جانچ سی بی آئی کو سونپی دی۔ معاملے پر اگلی سماعت ۱۷؍جولائی کو ہونی ہے۔ بتادیں کہ اس معاملے نے کافی سیاسی رنگ لیا تھا۔ نجیب کی ماں نے اس معاملے میں بہت سے غیر سرکاری تنظیموں کے ساتھ دہلی میں مظاہرہ کیا تھا اور مرکزی حکومت اور دہلی پولیس سے نجیب کو جلد ڈھونڈ نکالنے کی مانگ کی تھی۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق نجیب کی انتخابی مہم کے سلسلے میں یونیورسٹی کے ہی کچھ طالب علموں سے جھگڑا ہوا تھا۔ اس کے بعد ۱۵؍۱۶؍اکتوبر سے وہ غائب ہے۔

غور طلب ہے کہ اس سے قبل بھی دہلی پولیس نے نجیب احمد کی تلاش میں ایک لمبا عرصہ لگایا لیکن اس کا کوئی سراغ نہیں لگ سکا۔ اس سلسلے میں اس سے قبل دہلی پولیس نے بھی جگہ جگہ سراغ دینے والے کو دس لاکھ روپے دینے کا اعلان کیا تھا جس کے پوسٹر لمبے عرصہ تک جے این یو اور دیگر مقامات پر چسپاں تھے لیکن دہلی پولیس کو اس سلسلے میں کوئی سراغ ہاتھ نہیں لگا۔ دہلی پولیس نے نجیب احمد کی تلاش میں نجیب کے گاؤں بدایوں میں بھی چھاپہ مارا تھا اور سراغ لگانے کی کوشش کی تھی۔ ٹرینوں میں اس کا اعلان کیا تھا اس کے علاوہ دہلی کے مختلف مقامات پر واقع مساجد سے بھی نجیب کے سلسلے میں کوئی خبر دینے کا اعلان کرنے کی بات بھی سامنے آئی تھی لیکن ان تمام کوششوں کے باوجود دہلی پولیس کو نجیب کا کوئی سراغ ہاتھ نہیں لگا۔ اب سی بی آئی بھی دہلی پولیس کی طرح سراغ دینے والے کو دس لاکھ روپے دینے کا اعلان کیا ہے۔

☆☆☆ ☆☆☆ ☆☆☆

محسنِ ملت استاذ العاملین ایڈیٹر ماہنامہ طلسماتی دنیا حضرت مولانا حسن الہاشمی صاحب مدظلہ العالی کا شاگرد بننے کیلئے مندرجہ ذیل معلومات اور چیزیں نیچے دیئے ہوئے پتے پر بھیجیں۔

(1) اپنا نام (2) اپنے والد کا نام (3) اپنی والدہ کا نام (4) تاریخ پیدائش یا عمر
(5) مکمل پتہ (6) اپنا موبائل نمبر (7) گھر کا موبائل نمبر یا فون نمبر
(8) تعلیمی لیاقت کی وضاحت (9) 4 عدد پاسپورٹ سائز فوٹو
(10) **HASHMI ROOHANI MARKAZ** کے نام **1000/=** روپے کا ڈرافٹ

مطلوبہ معلومات اور چیزیں بھیجنے کا پتہ

HASHMI ROOHANI MARKAZ , NEAR ALI MASJID

MOHALLA ABULMALI , DEOBAND , U.P.

PIN CODE NO. 247554

مزید معلومات کیلئے مندرجہ ذیل موبائل نمبروں پر رابطہ کریں !

مولانا حسن الہاشمی :- **9358002992**

حسان عثمانی :- **9634011163** ، وقاص (مولانا کے بیٹے) :- **9557554338**

ماہنامہ
دیوبند
طلسماتی دُنیا
ستمبر ۲۰۱۷ء
دورِ حاضر کا ایک اہم رسالہ جو تمام انسانوں
کو اپنے خالق سے قریب کر دیتا ہے
اب ہندی زبان جاننے والے بھی
ہیں
POSTING DATE
BEFORE EVERY MONTH
عاطف ہاشمی
RS.30/=

کیا اور کہاں

☆☆☆

اداریہ

کاش اردو زبان کے لئے ہم سنجیدہ ہوجائیں

چند ماہ سے اس بات کی کوشش چل رہی ہے کہ طلسماتی دنیا میں کچھ صفحات ہندی کے بھی شامل کئے جائیں تاکہ وہ لوگ بھی اس رسالے سے استفادہ کرسکیں جو اردو نہیں پڑھ سکتے لیکن کچھ قانونی مجبوریوں کی وجہ سے ابھی دیر لگ رہی ہے۔ ابھی قارئین کو تھوڑا انتظار کرنا پڑے گا۔

یہ بات بھی یقیناً تشویشناک ہے کہ مسلم گھرانوں میں آہستہ آہستہ اردو ختم ہوتی جارہی ہے۔ دوسری زبانوں کی تعلیم جیسے ہندی اور انگلش آج کے دور میں یقیناً ناگزیر ہے۔ ان زبانوں کی تعلیم حاصل کئے بغیر قدم قدم پر دشواریوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ ہم اپنے بچوں کو ہندی بھی پڑھائیں اور انگریزی بھی، لیکن اس سے یہ کہاں ثابت ہوتا ہے کہ اب اردو پڑھنے پڑھانے کی کوئی ضرورت نہیں رہی۔ ہمارے دینِ اسلام کا اصل ذخیرہ عربی کے بعد اردو ہی میں ہے اور اردو ہماری مادری زبان ہے، اس کی سلامتی اور بقاء کے لئے ہمیں اپنے بچوں کو اردو زبان ضروری سیکھنی چاہئے۔ افسوس ہوتا ہے کہ جب ہم ہزاروں ایسے مسلم نوجوانوں سے ملتے ہیں کہ جو نہ اردو پڑھ سکتے ہیں نہ لکھ سکتے ہیں۔

بے شک اردو زبان روزگار سے جڑی ہوئی زبان نہیں ہے لیکن پھر بھی اردو زبان کا اور ہمارا چولی دامن کا ساتھ ہے اس لئے اردو کو اپنے گھروں سے ختم کردینا احسان فراموشی بھی اور عاقبت نااندیشی بھی۔ ہمیں حیرت ہوتی ہے کہ بعض غیر مسلم بھائی باقاعدہ دینی مدرسوں میں داخل ہو کر اردو زبان سیکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ وہ طلسماتی دنیا جیسے رسالوں سے مستفیض ہونے اور مسلمانوں کے دین و مذہب کو سمجھنے کے لئے اردو زبان کی تعلیم حاصل کرنے کا ذوق رکھتے ہیں لیکن ہم مسلمانوں کو اس کا احساس نہیں ہے کہ اگر اردو ہمارے گھروں سے نیست و نابود ہوئی تو اس کا کتنا بڑا نقصان ہماری آنے والی نسلوں کو بھگتنا پڑے گا۔

دکھ ہوتا ہے کہ جب ہمارے پاس ایسا کوئی خط آتا ہے جس میں یہ لکھا ہوتا ہے کہ صرف ہمارے والد ہی اردو زبان جانتے تھے اور اب ان کا انتقال ہوگیا ہے، لہٰذا طلسماتی دنیا بند کردیں کیوں کہ اب گھر میں کوئی بھی اردو پڑھنا نہیں جانتا۔ آزادی کے بعد سے اردو زبان کی لڑائی ہم لڑ رہے ہیں اور نہایت افسوس کی بات ہے کہ ہر زبان کو ایک صوبہ ملا لیکن اردو زبان کسی ایک صوبے پر اپنی اجارہ داری قائم نہ کرسکی۔ اس میں کوتاہی اُس اردو داں طبقہ کی بھی ہے کہ جو اپنی زبان کو زندہ رکھنے کی کوئی جدوجہد نہیں کرتا۔ سیاسی پینترے بازیوں سے قطع نظر اگر ہم اپنے گھر کے بچوں کو کسی بھی طرح اردو کی تعلیم دلوائیں تو اردو زبان کو فروغ پانے سے کوئی نہیں روک سکتا۔ آج مسلم سماج میں اچھے خاصے تعلیم یافتہ لوگ جب اردو کا اخبار نہیں پڑھ سکتے تو ان کے بارے میں یہ معلوم ہوکر بہت تکلیف ہوتی ہے۔ ہم اردو کے چار اخبار محض اس لئے خرید کر پڑھتے ہیں کہ اردو نوازی کا کچھ تو حق ادا ہو حالاں کہ اس زمانہ میں اردو کا اخبار مستعار لے کر پڑھنے کا رواج ہے۔ ایک اخبار کی قیمت ہی کیا ہوتی ہے لیکن اتنی سی قیمت بھی ہم اس زبان کے لئے ادا نہیں کرپاتے جس کے ہزاروں احسانات ہم پر اور ہماری قوم پر ہیں۔

فی زمانہ اردو کے اخبارات و رسائل کا حشر بہت خراب ہے۔ کتنے ہی رسالے ختم ہوچکے ہیں اور کتنے ہی رسالے حالتِ نزع میں ہیں، ان حالات میں جو رسالے کس مپرسی کی حالت میں ہیں ان کی دامے درمے سخنے مدد کرنا ہم سب کا فرض ہے۔ ہمیں یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ انٹرنیٹ، فیس بک، موبائل بازیوں کے اس موجودہ دور میں جب لٹریچر کی معنویت ختم ہوتی جارہی ہے ہمیں اپنی زبان کو زندہ رکھنے کے لئے اردو رسالے خود بھی خرید کر پڑھنے چاہئیں اور خود خرید کر انہیں اپنے یار دوستوں کو پہنچانے چاہئیں۔

ماہنامہ ''طلسماتی دنیا'' نے جہالت اور گمراہی کے اندھیروں کو مٹانے کے لئے ایک طویل جہاد کیا ہے لیکن اس وقت یہ رسالہ بھی مشکلات سے گذر رہا ہے۔ طلسماتی دنیا اپنے چاہنے والوں سے اس بات کا خواہش مند ہے کہ وہ اس کو پھیلانے اور اس کے وجود کو باقی رکھنے کے لئے اپنا ہاتھ بڑھائیں۔ ورنہ خدانخواستہ آپ کو کہیں یہ کہنا نہ پڑے۔

جو بیچتے تھے دوائے دل وہ دکان اپنی بڑھا گئے

دستک

☆علم ایک ایسا بادل ہے جس سے اللہ تعالیٰ کی رحمت برستی ہے۔
☆عقل سے بڑھ کر کوئی دولت نہیں۔
☆تین چیزیں انسان کو تباہ کر دیتی ہیں، لالچ، حسد اور غصہ۔
☆اگر تم نے ہر حال میں خوش رہنے کا فن سیکھ لیا تو یقیناً تم نے دنیا کا سب سے بڑا فن سیکھ لیا۔
☆عقل مند سوچ کر بولتا ہے اور بے وقوف بول کر سوچتا ہے۔
☆عقل مند اس وقت تک نہیں بولتا جب تک خاموشی نہیں ہو جاتی۔

اقوال زریں

☆بادشاہوں کو وہی شخص نصیحت کر سکتا ہے جسے نہ سر اڑنے کا خوف ہو، نہ زر کی تمنا۔
☆نفرت، نفرت سے نہیں بلکہ محبت سے ختم ہوتی ہیں۔
☆صرف انسان ہی وہ مخلوق ہے جسے شرم و حیا کا احساس دامن گیر رہتا ہے۔
☆وہ شخص بے دین ہے جس میں عہد کی پابندی نہیں۔
☆اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کے سامنے سر کو نہ جھکاؤ۔
☆دنیا کا رزق صرف اتنا ہی ملتا ہے جتنا اس کے مقدر میں ہوتا ہے۔
☆دنیا جس کے لئے قید خانہ ہے، قبر اس کے لئے آرام گاہ ہے۔
☆اگر آپ اپنی زندگی میں سچی خوشی چاہتے ہیں تو اپنے کام سے پیار کریں۔
☆اپنی غلطی کو تسلیم کر لینا انسان کی سمجھداری کو ثابت کرتا ہے۔

انمول موتی

☆گناہ ناسور ہے اگر ترک نہ کرو گے تو بڑھتا جائے گا۔
☆ظالموں کے ساتھ رہنا خود ایک ظلم ہے۔
☆نیکی اور بدی کے درمیان اتنی باریک لکیر ہے جو نظر نہیں آتی۔
☆اطمینان سب سے بڑا سکھ اور بے اطمینانی سب سے بڑا دکھ ہے۔

انداز فکر

☆اپنے دوست کو سب کچھ دے دو مگر اپنا راز کبھی نہ دو۔
☆اللہ تعالیٰ پاک صاف رہنے والوں کو پسند کرتا ہے۔
☆دعا تقدیر کو بدل دیتی ہے۔
☆ایک اچھا مسلمان وہی ہے جو حقوق اللہ کے ساتھ ساتھ بندوں کے حقوق بھی ادا کرتا ہے۔
☆دنیا کو آزماؤ کیوں کہ یہ دنیا تمہارے لئے ہے تم دنیا کیلئے نہیں۔
☆کسی کو بھی ہمراز نہ بناؤ کیوں کہ اپنے راز اپنوں کے دلوں سے کھل جاتے ہیں۔
☆کسی چیز پر اپنا زور نہ جتاؤ کیوں کہ اگر وہ چیز تمہارے نصیب میں ہے تو ضرور ملے گی۔
☆دل کا حسن چہرے کو بھی خوبصورت بنا دیتا ہے۔
☆دنیا میں تمام چیزوں کی حد ہے سوائے علم کے۔

☆ زیادہ باتیں وہ لوگ کرتے ہیں جن کے پاس کرنے کو کچھ نہیں ہوتا۔

☆ بدترین شخص وہ ہے جس کے ڈر سے لوگ اس کی عزت کرنے پر مجبور ہو جائیں۔

☆ دنیا کے بازار میں زندگی کا سب سے قیمتی سکہ حوصلہ ہے۔

☆ محنت کے بغیر کچھ حاصل نہیں ہوتا۔

☆ جو تم سے چھینے اسے عطا کرو۔

☆ جو تم سے تعلق توڑے اس سے تعلق جوڑو۔

☆ رشتوں اور انسانوں سے بڑھ کر کچھ اہم نہیں ہوتا بشرطیکہ وہ ہمارے ساتھ مخلص اور پُرخلوص ہوں۔

☆ اگر تم آکاش میں بھی مشہور ہونا چاہتے ہو تو اپنے وعدے کی پاس داری کرو۔

مشعلِ راہ

☆ جاہل دماغ سے زیادہ زبان کا استعمال کرتا ہے۔

☆ موت کے سامنے کوئی حکمت نہیں چلتی۔

☆ اگر نفس کو نیکی میں نہیں لگاؤ گے تو یہ تمہیں برائی میں لگا دے گا۔

☆ تحریر ایک خاموش آواز ہے اور قلم ہاتھ کی زبان ہے۔

☆ امیدوں کے سہارے جینا خود کو دھوکہ دینا ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ ان چیزوں کو ناپسند کرتا ہے۔ اونچی آنکھیں، جھوٹی زبان، وہ ہاتھ جو بے گناہ کو آزار پہنچائے، وہ دل جو برے منصوبے باندھے، وہ پاؤں جو جلد برائی کی طرف دوڑیں اور وہ شخص جو دو بھائیوں کے درمیان جھگڑے برپا کرے۔

☆ غریب وہ ہے جس کا کوئی دوست نہ ہو۔
(حضرت علی رضی اللہ عنہ)

☆ جو شخص خواہ مخواہ اپنے آپ کو محتاج بناتا ہے وہ محتاج ہی رہتا ہے۔ (حضرت علی رضی اللہ عنہ)

☆ شرافت عقل و اداب سے ہے نہ کہ مال و نسب سے ہے۔
(حضرت علی رضی اللہ عنہ)

☆ میانہ روی نصف روزی ہے اور حسن اخلاق نصف دین ہے۔
(شیخ عبدالقادر جیلانیؒ)

☆ اللہ کا خوف بڑی عبادت ہے۔

☆ بیکار ہے وہ پھول جس میں خوشبو نہ ہو۔

☆ بیکار ہے وہ خوشی جو کل مشکل پیدا کر دے۔

☆ دل ایک آئینہ ہے اگر وہ بدی سے پاک ہو تو اس میں خدا بھی نظر آسکتا ہے۔

☆ اگر کچھ بننا چاہتے ہو تو ایک لمحہ بھی ضائع نہ کرو۔

☆ دانا وہ ہے جو کم بولے اور زیادہ سنے۔

ایک قول

☆ ایک دانا کا قول ہے: "دوست کے ساتھ ایسے رہو کہ کبھی دشمن نہ بنے اور دشمن کے ساتھ ایسے رہو کہ کبھی نہ کبھی دوست بننے پر مجبور ہو جائے۔"

قندیل

☆ تلخ رویے دلوں میں نفرت پیدا کرتے ہیں۔

☆اگر تمہاری محبت سے کی گئی بات سے دوسرا خوش ہوتا ہے تو تم دعا گو ہو۔
☆اپنے نیت درست کرو، اعمال خود درست ہو جائیں گے۔
☆دنیا ایک دلدل ہے اس میں جتنا اترو گے اتنا ہی نیچے جاؤ گے۔
☆"میں" کا لفظ زندگی سے نکالو کامیاب رہو گے۔
☆دوسرے کے لئے جینا سیکھو۔
☆دوسروں کی قدر کرو تمہاری قدر خود بخود ہوگی۔
☆محبت کرو اور محبت پھیلاؤ دنیا میں پھر ہر طرف محبت ہی ہوگی۔
☆غریبوں کا حق نہ چھینو ہو سکے تو ان کی مدد کرو۔
☆اچھی بات بھی صدقہ جاریہ ہے۔

خوب صورت باتیں

☆جو ایمان ہمیں گھر سے مسجد تک نہیں لے جا سکتا وہ ایمان ہمیں قبر سے جنت تک کیسے لے جا سکتا ہے۔
☆اپنے جسم کو ضرورت سے زیادہ مت سنوارو اسے تو مٹی میں مل جانا ہے، سنوارنا ہے تو اپنی روح کو سنوارو کیوں کہ اسے اپنے رب کے پاس جانا ہے۔
☆نماز جو ہم پر فرض کردی گئی ہے اسے پابندی سے ادا کرو اس سے پہلے کہ تمہاری نماز پڑھی جائے۔
☆خوف سے تنہائی میں رونے کے سوا کوئی بھی چیز اللہ کی ناراضگی کو مٹا نہیں سکتی۔
☆اپنی زندگی میں ہم جتنے دل راضی کرلیں اتنے ہی ہماری قبر میں چراغ جلیں گے۔

باتوں سے خوشبو آئے

☆پانی بنو جو اپنا راستہ خود بناتا ہے، پتھر نہ بنو جو دوسروں کا راستہ روکتا ہے۔
☆صبر زندگی کے مقصد کے دروازے کھولتا ہے کیوں کہ اس کے سوا اور دروازے کی کوئی چابی نہیں۔
☆ماں کے بنا گھر قبرستان کی مانند لگتا ہے۔

☆صبر امید کا آرٹ ہے۔
☆علم حاصل کرو چاہے اس کے لئے تمہیں چین کیوں نہ جانا پڑے۔

یاد رکھنے کے قابل

☆محبت چہروں سے نہیں دلوں سے، روحوں سے کی جاتی ہے، چہرے روپ بدل سکتے ہیں، چہرے ایک جیسے بھی ہو سکتے ہیں لیکن دل اور روح کبھی ایک طرح کے نہیں ہو سکتے۔
☆عشق تو دوریوں کے جزدان میں لپٹا اچھا لگتا ہے، ملتا ہے تو دکھ بن جاتا ہے، تبھی تو اللہ نے ہیر رانجھے سے، سوہنی کو مہیوال سے اور سسی کو پنو سے نہیں ملوایا۔
☆ہاں ایسا ہوتا ہے محض ایک شخص کے چلے جانے سے شہر کے شہر ویران ہو جاتے ہیں اور کسی ایک کو پالینے سے دو جہاں مل جاتے ہیں۔
☆جب بڑی خواہش پوری نہ ہو تو پوری نہ ہونے والی چھوٹی چھوٹی تمنائیں بھی حسرت بن جاتی ہیں۔
☆جو بہت اچھا لگے اس سے بہت کم ملا کرو جو انتہا سے زیادہ اچھا لگے اس کو صرف دیکھا کرو اور جو دل میں سما جائے اس کو صرف یاد کیا کرو کیوں کہ جو آپ کے جتنا قریب ہوتا ہے اسے یہ دنیا آپ سے اتنا ہی دور کر دیتی ہے۔

بڑی باتیں

☆خدا اگر ہمارے مقدر میں پتھریلے راستے لکھتا ہے تو ہمیں مضبوط جوتے بھی بخشتا ہے۔
☆ہر مشکل انسان کا امتحان لینے کے لئے آتی ہے۔
☆دل ایک آئینہ ہے اگر وہ بدی سے پاک ہے تو اس میں خدا بھی نظر آتا ہے۔
☆اپنے خیالات کو اپنی جیل نہ بناؤ۔
☆اگر غلطیوں کو روکنے کے لئے دروازے بند کردو گے تو سچ بھی باہر رہ جائے گا۔
☆بہت زیادہ کھا کر بیمار ہونے والوں کی تعداد بھی اتنی ہی ہے

جنتی فاقہ سے بیمار ہونے والوں کی۔

☆محبت ایک نورانی کلمہ ہے جسے ہاتھ نے نورانی کاغذ پر لکھا ہے۔

☆دوست نما دشمن سب سے خطرناک ہے۔

☆خود پسندی سب سے بڑی تنہائی ہے۔

☆جب دعا سے بات نہ بنے تو فیصلہ اللہ پر چھوڑ دو، اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے بارے میں بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔

انمول موتی

☆محبت اگر بے وفا ہو جائے تو آنسو مقدر بن جاتے ہیں۔

☆گناہ سے توبہ کرنا واجب ہے مگر گناہ سے بچنا واجب تر ہے۔

☆موت کے درد کا ایک قطرہ اگر دنیا کے پہاڑوں پر رکھ دیا جائے تو وہ پگھل جائیں۔

☆انسان کو اس گلاب کے پھول کی مانند ہو جانا چاہئے جو ان ہاتھوں میں بھی خوشبو دیتا ہے جو اسے مسل دیتے ہیں۔

☆احسان جتانے سے احسان کی قدر جاتی رہتی ہے۔

☆پہلی محبت ان دیکھی سرزمین کے لئے کئے جانے والے سفر کی طرح ہمیشہ ہماری یادوں میں تازہ رہتی ہے۔

☆جو دکھ کو گلے کا ہار بنا لیتے ہیں وہ کبھی دکھ سے نجات نہیں پاتے۔

☆جو زندگی اندر مر چکی ہو اسے جھوٹ موٹ جیتے رہنا کتنا دشوار ہے۔

☆محبت جنہیں یاد کرتی ہے انہیں سفر میں دوڑائے پھرتی ہے۔

☆ہم کسی کو اپنی مرضی سے چاہ تو سکتے ہیں لیکن کسی کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر یہ نہیں کہہ سکتے کہ تم بھی مجھ سے محبت کرو۔

اچھی باتیں

☆لڑکیاں رزق کی طرح ہوتی ہیں، اپنی ہوں تو ہمیشہ خوشی اور شکر کی نگاہ ڈالو لفظوں سے مت کہو، نگاہوں اور دل سے ان کی سلامتی چاہو۔

☆دوسروں کی ہوں تو نگاہیں جھکا لو، بات کرو تو کوئی گدلا خیال دل اور نگاہوں کو آلودہ نہ کرے، تمہارا ہونا تحفظ کا احساس دلائے تا کہ سامنے والے کو اپنی عزت کی پڑ جائے۔

☆خوابوں کی بیل کو اتنا اونچا مت چڑھنے دو کہ جب پھل اتارنے کا وقت آئے تو تمہارے ہاتھ اس تک نہ پہنچ سکیں۔

منتخب اشعار

کتنے لوگوں سے مرے گہرے مراسم ہیں مگر
تیرا چہرہ ہی فقط میری دعاؤں میں رہا

☆

وہ آج بھی صدیوں کی مسافت میں کھڑا ہے
ڈھونڈا تھا جسے وقت کی دیوار گرا کر

☆

ہم تسلیم کرتے ہیں ہمیں فرصت نہیں ملتی
تمہیں جب یاد کرتے ہیں سبھی کو بھول جاتے ہیں

☆

ایک نام کیا لکھا ترا ساحل کی ریت پر
پھر عمر بھر میری ہوا سے دشمنی رہی

☆

مجھے عادت سی ہو گئی ہے صبح و شام لکھتی ہوں
تمہیں دلبر تمہیں محسن تمہیں گلفام لکھتی ہوں

☆

میں ہاتھوں پر کتابوں پر درختوں پر دیواروں پر
میں جب لکھوں جہاں لکھوں تمہارا نام لکھتی ہوں

ہری مرچیں

☆خوب صورت لڑکی اپنے ہمسائے سے نہیں ڈرتی مگر اپنے سائے سے ڈرتی ہے۔

☆جس سے محبت کرو اس سے شادی نہ کرو وہ تمہاری کمزوری سے بخوبی واقف ہے۔

☆شادی کا پہلا مہینہ فخر، دوسرا صبر، اور تیسرا مہینہ جبر کا ہوتا ہے۔

☆دعائیں مانگو مگر کبھی محبت میں کامیابی کی دعا نہ کرو ورنہ محبت سے نفرت ہو جائے گی۔☆☆☆

قسط نمبر: ۱۰

اسم اعظم

حسن الہاشمی

اسم اعظم کی تحقیقات کے ضمن میں علامہ حافظ ابن کثیرؒ اپنی تفسیر، تفسیر ابن کثیر میں یہ فرمارہے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم ان دونوں آیتوں میں ہے، ایک آیت تو یہ ہے جو آیت الکرسی کے نام سے مشہور ہے۔

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ۭ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۭ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَھُمْ ۚ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَاۗءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِـيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا يَـــُٔـוْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَھُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ○

اکابرین نے فرمایا ہے کہ آیت الکرسی سے تمام مسائل حل ہوجاتے ہیں اگر کوئی شخص گھر سے جاتے وقت اور گھر میں داخل ہوتے وقت ایک بار آیت الکرسی پڑھ لے تو اس کا گھر تمام آفتوں سے محفوظ رہتا ہے، گھر میں اثرات داخل ہونے سے گھر وبائی امراض سے محفوظ ہوجاتا ہے۔ اکابرین نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص اپنی دوکان کھولتے وقت اور بند کرتے وقت ایک بار آیت الکرسی پڑھ لے تو اس کے کاروبار میں دن دونی رات چوگنی ترقی ہوجاتی ہے اور ہر طرح کی بندش سے کاروبار محفوظ رہتا ہے۔

آیت الکرسی کا حصار ایک مضبوط قلعہ کی مانند ہے، اس حصار کے بعد کوئی بھی عمل کرنے والا اجنہ اور شیاطین کی ریشہ دوانیوں سے محفوظ رہتا ہے۔ بعض اکابرین مسجد میں جاکر فرض نماز سے پہلے آیت الکرسی پڑھ کر اپنے اوپر دم کرلیا کرتے تھے، اس عمل کی برکت سے وہ دوران نماز شیطان کی خلل اندازی سے اور مختلف وساوس سے محفوظ ہوجاتے تھے۔

آیت الکرسی ایک اسم اعظم ہے اور اس اسم اعظم کے ذریعہ ہم بے شمار فتوحات میں کامیاب ہوسکتے ہیں، صبح شام آیت الکرسی کا ورد رکھنے والے لوگ آفات وحادثات سے اور ناگہانی موت سے محفوظ رہتے ہیں۔

سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دوسری آیت کو بھی اسم اعظم بتایا، وہ آیت سورۂ آل عمران کی شروع کی آیت ہے۔

الٓمّٓ ○ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ○

اکابرین نے اس آیت کے بے شمار فوائد بیان کئے ہیں، بعض اکابرین نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص مقروض ہو تو اس کو چاہئے کہ اس آیت کا ورد ہر جمعرات کو ایک ہزار مرتبہ کرے اور اول وآخر ۲۱ مرتبہ درود شریف پڑھے اور اس عمل کو ۲۱ دن تک جاری رکھے، انشاء اللہ کتنا بھی قرض ہوگا ادا ہوجائے گا۔ اگر کسی بچے کا حافظہ کمزور ہو تو بارش کے پانی پر اس آیت کو ۴۰ پڑھ کر دم کرکے رکھ لیں اور روزانہ نہار منہ یہ پانی بچے کو پلائیں، انشاء اللہ اس کی قوت حافظہ میں اضافہ ہوگا۔

اگر کوئی قید میں ہو اور قید سے رہائی چاہتا ہو تو اس کو چاہئے کہ ہر رات کو یہ آیت تین سو مرتبہ پڑھے اور ہر سیکڑے پر آیت الکرسی ۲۱ مرتبہ پڑھے اور قید سے نجات کی دعا کرے، اس عمل کو ۱۴ دن تک کرے، انشاء اللہ اس کی رہائی کا فیصلہ ہوجائے گا۔

کوئی بھی حاجت درپیش ہو دو رکعت نماز نفل بہ نیت قضاء حاجت پڑھیں اور اس آیت کو سو مرتبہ پڑھ کر پھر سجدے میں جاکر اپنی حاجت اللہ کے حضور رکھیں، انشاء اللہ حاجت پوری ہوگی۔ قرآن حکیم کی ہر آیت اور اللہ تعالیٰ کا ہر اسم، اسم اعظم ہی ہے لیکن ہمارے اکابرین جن اسماء الٰہی اور جن آیات قرآنی کے بارے میں کچھ وضاحت فرمادی ہے تو اس کو خاص طور پر ملحوظ رکھنا اور ان آیات سے اور اسماء الٰہی سے استفادہ کرنا دور اندیشی کی بات ہے۔

یہ بات واضح رہے کہ کسی بھی عمل کو کرتے وقت ایمان ویقین لازمی ہے عمل کرنے والے کا یقین جتنا مضبوط ہوگا اتنا ہی اس کو فائدہ پہنچے گا۔

(باقی آئندہ)

تحریر : ڈاکٹر محمد اکمل

عملیات : بسم اللہ

آنکھوں کی حفاظت اور کمزور نظر ختم ہو

بسم اللہ شریف کو ۳ر مرتبہ ہر نماز کے بعد پڑھ کر انگلیوں پر دم کرکے آنکھوں پر لگائیں۔ انشاء اللہ عزوجل آپ کی آنکھوں کی حفاظت رہے گی، نظر کمزور نہیں ہوگی اور اگر کمزور نظر والا کرے تو نظر میں بہتری آئے گی۔ یہ عمل ساری عمر جاری رکھیں۔

کند ذہنی اور کمزور حافظہ

اگر کسی کا ذہن کند ہو یا حافظہ کمزور ہو تو ۷۸۶ مرتبہ بسم اللہ شریف اور ۳ر مرتبہ عزیمت پانی پر دم کرکے صبح کے وقت نہار منہ آدھا گلاس روزانہ ۴۰ر دن تک پئیں۔ عزیمت میں قضائے حاجت کی جگہ "فلاں بن فلاں کی ذہنی کمزوری دور ہو" کے الفاظ بولیں۔ دم پانی سے بھری بوتل پر کریں اور پانی روزانہ اس بوتل سے پئیں۔ اگر پانی کم ہوجائے تو بوتل میں مزید پانی مکس کرلیں۔ ہر سات دن بعد نئے پانی پر دوبارہ دم کرکے نئی بوتل تیار کرلیں۔ برتن پر لکھ کر اور ۷۸۷ا مرتبہ عزیمت پڑھ کر، بسم اللہ شریف اور ۱۲۱ر مرتبہ عزیمت پڑھ کر، بسم اللہ لکھے ہوئے برتن پر دم کریں اور برتن کو پانی سے دھو کر اور اس پانی کو بوتل میں ڈال کر تازہ پانی مکس کرکے بوتل بھرلیں۔ اس بوتل سے دن میں ۳ر مرتبہ ۴۱ر دن تک پانی پئیں۔ اگر پانی کم ہوجائے تو مزید پانی ڈال لیں۔ انشاء اللہ عزوجل کند ذہنی دور اور فہم وعقل بڑھ جائے گی۔

نکسیر پھوٹ جانے

اگر کسی کی نکسیر پھوٹ جائے اور خون بہنے لگے تو شہادت کی انگلی سے پیشانی پر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھنا شروع کریں اور ناک کے آخر پر ختم کریں۔ خون بند ہوئے گا۔ یہ عمل دو سے تین مرتبہ کریں اور ہر مرتبہ بسم اللہ شریف پڑھ کر دم کریں۔

عمل شفاء

اگر بسم اللہ شریف کو اس صورت میں "ب س م ا ل ل ہ ا ل ر ح م ن ا ل ر ح ی م" ۱۲۱ر مرتبہ شیشے کے برتن پر لکھ کر اور آب زم زم سے دھو کر پی لیں تو مرض سے شفاء ہوگی۔ لکھتے ہوئے، بسم اللہ شریف کا ورد رکھیں اور لکھنے کے بعد ۱۲۱ر مرتبہ بسم اللہ شریف اور ۷ر مرتبہ عزیمت پڑھ کر دم کریں۔ ۷ سے ۱۱ر دن تک یہ عمل کریں۔ انشاء اللہ عزوجل شفاء ہوگی۔

حاکم سے مطلب پورا کروانا

اگر کسی حاکم یا افسر وغیرہ سے اپنا مقصد نکالنا ہو یا کوئی ضرورت ہو تو قضائے حاجت کی نیت سے جمعرات کو روزہ رکھیں اور کھجور سے افطار کرنے کے بعد، بعد نماز مغرب ۱۰۱۱ر مرتبہ بسم اللہ کو تنہائی میں توجہ ویکسوئی کے ساتھ پڑھے۔ پڑھتے وقت دل میں اپنے مقصد کا خیال رکھیں۔ بعد نماز عشاء بھی سونے تک بسم اللہ شریف کو پڑھتے رہیں۔ دوسرے دن نماز فجر کے بعد ایک مرتبہ بسم اللہ شریف کو خوشخط لکھ کر اور ۷۸۶ مرتبہ بسم اللہ شریف پڑھ کر دم کرکے اپنی ٹوپی یا سامنے والی جیب میں رکھ لیں اور افسر سے ملاقات کریں۔ انشاء اللہ عزوجل مطلب پورا ہوگا۔ دم کرنے کے دوران عنبر یا لوبان کا سفوف ڈالتے رہیں۔ عنبر ولوبان کی اگربتی بھی استعمال کرسکتے ہیں۔

گھر آفات سے محفوظ رہے

اگر گھر تعمیر کرتے وقت ۱۰۰ار مرتبہ بسم اللہ شریف کو کسی کاغذ پر لکھ کر اور پھر اس کاغذ پر ۱۰۰ار مرتبہ بسم اللہ شریف اور ۳ر مرتبہ عزیمت پڑھ کر دم کریں۔ اس طرح ۳ر یا ۱۹ر دم کرنے کے بعد اس کاغذ کو وہاں دفن کریں جہاں سے گھر کی بنیاد اٹھائی جاتی ہو تو انشاء اللہ عزوجل گھر کل آفات سے محفوظ رہے گا اور اس سے خیر وبرکت ہوگی۔ اگر یہی عمل کرکے کھیتی میں دفن کریں تو کھیتی کی پیداوار اور خوب ہو اور یہ آفات سے محفوظ رہے گی۔ عزیمت میں حاجت کی جگہ "گھر کل آفات وبلیات سے محفوظ رہے" کے الفاظ ادا کریں۔

پھولوں کی کثرت ہو

اگر بسم اللہ کو ۷۸۶ار مرتبہ بہتے پانی پر پڑھ کر اس پانی سے باغ کو سینچا جائے تو درختوں پر پھل کثرت سے آتے ہیں۔ عمل سعد وقت میں کریں۔

درخت پر پھل آئے

اگر سعد وقت میں بسم اللہ شریف کو ۱۳ر مرتبہ کاغذ پر لکھ کر اور ۱۳ر مرتبہ بسم اللہ شریف ایک مرتبہ عزیمت اور اول وآخر درود وسلام پڑھ کر کاغذ پر دم کریں ایک دم ہوا۔ اس طرح کے ۱۳ر دم کریں۔ کل ۱۶۹ مرتبہ بسم اللہ شریف اور ۱۳ر مرتبہ عزیمت پڑھی جائے گی۔ جس درخت پر پھل نہ آتا ہو۔ اس درخت پر یہ کاغذ لٹکائیں۔ انشاء اللہ عزوجل درخت ثمردار ہے تو یوں بولیں۔ "آم کا درخت پھل دار ہو"

قسط نمبر: ۱۳

ذکر کا ثبوت قرآن حکیم سے

رہبر کامل حضرت مولانا ذوالفقار علی نقشبندی

ابراہیم ادھم رحمہ اللہ کا قول

ابراہیم ادھمؒ فرمانے لگے اگر وقت کے بادشاہوں کو پتہ چل جائے کہ ہمارے دلوں میں کتنا سکون ہے تو یہ اپنے لشکر اور فوج لے کر ہم پر چڑھائی کردیں، اس لئے یہ تو مثالیں آپ نے بہت پڑھی ہوں گی کہ لوگ تخت وتاج کو چھوڑ کر بوریا نشین بن گئے، آج تک آپ نے ایک مثال نہیں پڑھی ہوگی کہ کوئی بوریا نشین ہو اور اس نے تخت وتاج کو قبول کرلیا ہو تو معلوم ہوا کہ اس بوریا نشینی میں کوئی ایسی لذت ہے کہ پھر تخت وتاج کی کوئی حیثیت ہی نہیں رہتی۔ ابراہیم ادھمؒ فاقوں کی فضیلت بیٹھے ہوئے بیان کررہے تھے کہ فاقہ کا یہ مزہ اور فاقہ کا یہ مزہ ایک آدمی آیا کہنے لگا جی کیا بات کررہے ہیں یہ بھوک اور فاقہ بھی کوئی ایسی چیز ہے کہ اس کی فضیلت آپ بیان کریں فرمایا میاں تمہیں اس کی قدر کا کیا پتہ ہم سے پوچھیں جنہوں نے بلخ کی بادشاہی لے کر فاقوں کو خریدا ہے ظاہر میں نظر آتا ہے کہ یہ اللہ والے ان کے لباس معمولی ہیں یہ بوریا نشیں ہیں، دنیا میں ان کی کوئی حیثیت نہیں مگر اللہ رب العزت کے یہاں ان کا بڑا مقام ہوتا ہے۔

امام شافعی رحمہ اللہ کا واقعہ

امام شافعیؒ ایک مرتبہ حجام کے پاس گئے اس نے دیکھا کہ پھٹے سے کپڑے ہیں، میلے سے اور ایک اور بندہ کوئی دنیادار سا آرہا تھا اسے توقع تھی کہ اِدھر سے پیسے زیادہ ملیں گے اس نے امام شافعیؒ کے بال کاٹنے سے انکار کیا کہ جی میں تو اس کے کاٹوں گا، آپ نے اپنے غلام سے پوچھا کہ بتاؤ کہ تمہارے پاس کچھ پیسے ہیں، اس نے کہا جی تین سو دینار، فرمایا اس کو ویسے ہی دیدو ایک یا دو دینار لگتے ہوں گے بال کٹوانے کے، فرمایا تین سو دینار اس کو ویسے ہی دیدو اب جب ویسے ہی دیئے اور بال بھی نہ کٹوائے تو وہ بڑا حیران ہوا کہنے لگا میں تو سمجھتا تھا کہ فقط اس کے اوپر گدڑی ہے مگر گدڑی میں لعل چھپا ہوا تھا تو اس کی بات سن کر امام شافعیؒ کو جذبہ آیا، آپ نے پھر اشعار لکھے جن کا ترجمہ یہ بنتا ہے۔

کہ اے لوگو اگر تم میرے جسم کے کپڑوں کی قیمت کا اندازہ لگاؤ گے تو اس کی قیمت تو ایک درہم بھی نہیں بنے گی لیکن اگر تم ان کپڑوں میں چھپے ہوئے بندے کی قیمت لگاؤ گے تو پوری دنیا میں بھی مل کر اس بندے کی قیمت نہیں بن سکتی۔

شاہ ولی اللہ دہلویؒ کی للکار

شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ نے دہلی کی جامع مسجد کے منبر پر کھڑے ہوکر کہا تھا او مغل بادشاہو! تمہارے خزانے ہیرے یاقوت اور موتیوں سے بھرے ہوئے ہیں لیکن ولی اللہ کے سینہ میں ایک دل ہے تمہارے سارے خزانے مل کر اس دل کی قیمت نہیں بن سکتے اس لئے کہ اس کے دل میں اللہ سمایا ہوا ہے اس کے دل میں اللہ آیا ہوا ہے بلکہ اس کے دل میں اللہ چھپایا ہوا ہے تو جب انسان کے جسم پر اللہ رب العزت کے احکام لاگو ہوجاتے ہیں پھر اللہ تعالیٰ اس کے حکم کو زمین پہ لاگو کردیتے ہیں، ایسے بندے کی اطاعت ہوا کرتی ہے، ایسے بندے کی اطاعت پانی کرتا ہے ایسے بندے کی اطاعت زمین کرتی ہے، ایسے بندے کی اطاعت جنگل کے جانور کرتے ہیں، ارے انسانوں کی کیا بات اللہ تعالیٰ ان چیزوں کو بھی اس کا ماتحت بنادیتے ہیں۔

مطیع بندے کی اطاعت کس کس نے کی؟

دیکھئے سیدنا عمر ابن الخطاب کھڑے منبر پر ہیں یاساریۃ الجبل، یہ الفاظ کہے اور ہوا اس پیغام کو سیکڑوں میل دور تک پہنچارہی ہے، دریائے نیل کو رقعہ لکھا تو دریائے نیل نے چلنا شروع کیا، آج بھی دریائے نیل چل رہا ہے اور عمر ابن الخطاب کی عظمتوں کی گواہی دے رہا ہے، مدینہ میں زلزلہ آتا ہے آپ پاؤں کی ٹھوکر مارتے ہیں، فرماتے ہیں زمین تو کیوں ہلتی ہے کیا عمر نے تیرے اوپر عدل قائم نہیں کیا؟ زمین کا زلزلہ رک جاتا ہے، ایک آگ نکلتی ہے جو مدینہ کی طرف بڑھتی ہے۔ حضرت عمر ابن الخطاب تمیم انصاریؓ کو بھیجتے ہیں کہ نبی علیہ السلام نے یہ بات پہلے بتادی

تھی جایئے اس کو بجھایئے، انہوں نے دو رکعت نفل پڑھے اور دو رکعت پڑھ کر اپنے کپڑے کو ایسے بنالیا جیسے گھوڑے یا کسی اونٹ کو مارنے کا سانٹا ہوتا ہے اس کے ساتھ آگ کو مارتے رہے، آگ پیچھے ہٹتی رہی، جس غار سے نکلی تھی اسی غار میں واپس داخل ہوگئی۔

افریقہ کے جنگلوں میں پہنچے بربر قوم کہنے لگی یہاں پر تو بڑے خطرناک درندے ہیں یہ تمہاری تکا بوٹی کردیں گے، صحابہ کرام نے کھڑے ہوکر اعلان کیا ہے جنگل کو خالی کردو، اعلان ہونا تھا شیرنی بچوں کو لے کر جارہی ہے، ہاتھیوں کا غول جارہا ہے، جانور سارے کے سارے جنگل کو خالی کرکے جارہے ہیں، مقامی لوگوں نے دیکھا انہوں نے پوچھا کہ تم نے یہ کام کیسے سیکھا؟ انہوں نے بتلایا ہمارے پیارے محبوب نے یہ حکومت سکھادی کہنے لگے پھر ہمیں بھی اپنے جیسا بنالیجئے، بغیر کسی لڑائی کے جنگل کے درندوں کی اطاعت کو دیکھ کر وہ افریقن قوم مسلمان ہوگئی جس کے دل پر، جس کے جسم پر اللہ رب العزت کا حکم چلتا ہے، پھر اس کا حکم ہوا پر، زمین پر، پانی پر، درندوں پر، چرندوں پر، ہر چیز کے اوپر چلتا ہے یہ مقام تسخیر کہلاتا ہے اور اللہ رب العزت نے مومن کو یہ مقام تسخیر عطا کردیا۔

راستے کی رکاوٹ

اب ہمارے راستے میں رکاوٹ یہ ہمارا چھ فٹ کا جسم ہے شیخ مولانا رومؒ ایک جگہ لکھتے ہیں فرماتے ہیں کہ اے دوست تیرے راستے میں تیرا یہ چھ فٹ کا جسم ہے، یعنی تیرا نفس ہے اور پھر فرماتے ہیں کہ یہ دیوار اتنی اونچی نہیں ذرا ہمت کرلے اور چھ فٹ کی دیوار کو پھلانگ جا اور واقعی ہم ساری زندگی یہ چھ فٹ کی دیوار کو عبور نہیں کرسکتے، ہم اسے ہی نہیں پھلانگ سکتے، یہ ہمارے اور ہمارے پروردگار کے راستہ میں رکاوٹ بنی ہوئی ہے، ہم اس کے اوپر پاؤں رکھ کر آگے نہیں جاسکتے۔

نہ شاخ گل ہی اونچی تھی نہ دیوار چمن بلبل
تیری ہمت کی کوتاہی تیری قسمت کی پستی ہے

کس کی کمی؟

ہمت پست ہوتی ہے ہم کہتے ہیں کہ جی قسمت پست ہے، بھئی قسمت پست نہیں ہوتی، ہمت پست ہوتی ہے جس کی وجہ سے پست ہوکر انسان زندگی گزارا کرتا ہے تو جو بلند ہمت ہوتے ہیں اللہ رب العزت ان کے لئے راستے آسان کردیتے ہیں اسی لئے کہا گیا:

محبت مجھے ان جوانوں سے ہے
ستاروں پہ جو ڈالتے ہیں کمند

کہ جس کے اندر اتنا عزم ہو اتنی صلاحیت اتنا عزم مصمم ہو کہ وہ اپنے مقصود کو حاصل کرنے کے لے ایڑی چوٹی کا زور لگالے، اللہ رب العزت کا تعلق حاصل کرنے کے لئے ہمیں اس دنیا میں محنت کرنی ہے اور اسی کے لئے ہم یہاں اکٹھے ہوئے، یہ بار امانت ہمارے سر پر رکھ دیا گیا، مرد ہو یا عورت ہو ہم میں سے ہر ایک نے اس کو اٹھانا ہے اور اگر اٹھانے میں کمی کوتاہی کی تو قیامت کے دن ہم سے پوچھا جائے گا اور جس نے اٹھالیا، پھر پروردگار اس بندے کی پذیرائی فرمائیں گے اور اس بندے کو اپنی طرف سے اجر اور بدلہ عطا فرمائیں گے۔

راہ کی رکاوٹ کیا؟

دیکھئے بنیادی گناہ انسان کی زندگی میں تین ہوتے ہیں، سمجھنے کی بات ہے۔

(۱) پہلا گناہ شہوت، شہوت کا مطلب ہوتا ہے، اشتہاء اشتہاء کہتے ہیں کسی چیز کی طلب، کسی چیز کی بھوک، جب بھوکا بندہ ہوتا ہے تو اس کو روٹی کی شہوت ہوتی ہے، پیاسے بندے کو پانی پینے کی شہوت ہوتی ہے یا کئی لوگ ہوتے ہیں، جن کو اچھے اچھے کھانا کھانے کی شہوت ہوتی ہے، اچھے سے اچھے لباس پہننے کی شہوت ہوتی ہے یا جب بندہ بڑی عمر کا ہوجاتا ہے، جوانی کی عمر کا ہوجاتا ہے تو اسے پھر دوسرے ساتھی کی ضرورت ہوتی ہے، اس کے لئے بھی شہوت کا لفظ استعمال کرتے ہیں اس کے معانی میں بڑی وسعت ہے تاہم مردوں کے اندر عورت کی طرف رجحان زیادہ ہوتا ہے اور عورت کے دل میں کپڑوں اور نمائش کا رجحان زیادہ ہوتا ہے، ہر ایک کے اندر بیماریاں علیحدہ علیحدہ مردوں کو جمال نے برباد کردیا اور عورتوں کو مال نے برباد کردیا، آج پوری دنیا کے مسلمان مال اور جمال کے ہاتھوں برباد ہوئے پڑے ہیں۔

مرد کو جمال نے برباد کردیا، نیک ہو شریف ہو، صوفی ہو، لیکن

جہاں اس کی کمزوری کہ جی آنکھیں قابو میں نہیں اس کے لئے محنت کرنی پڑتی ہے، کتابیں بھی پڑھ لیں فلاں بھی کام کرلیا، لیکن اپنی آنکھوں پہ قابو پانے کے لئے کہیں نہ کہیں آکر ضربیں لگانی پڑتی ہیں کہیں آکر رگڑیں پڑتی ہیں تب جاکر فکر کی گندگی دور ہوتی ہے۔

فکر کیسے پاک ہو؟

فکر کی گندگی ذکر سے دور ہوتی ہے جب ہم ذکر ہی نہیں کریں گے تو فکر پاک ہی نہیں ہوگی، پھر بھلے ہم جو مرضی کام کرتے رہیں دنیا کا یا دین کا لیکن ہمارے اندر کا انسان اور ہوگا اوپر کا انسان اور ہوگا، ہم دورنگ کی زندگی گزار رہے ہوں گے، ہمارا جسم ظاہر میں کچھ اور حقیقت میں کچھ اور اب چاہیں کہ یہ قیل وقال کا فرق ختم ہوجائے یا قال اور حال کا فرق ختم ہوجائے اس کے لئے کسی کے زیر سایہ رہ کر تربیت حاصل کرنی پڑے گی، یہ خانقاہیں جو بنیں ان کا بنیادی مقصد یہی تھا۔

قلب جاری ہونے کا مطلب

ایک آدمی بسکٹ بناتا ہے تو وہ ساری چیزوں کو ملا کر پھر ایک خاص درجہ حرارت پر اس کو کچھ وقت کے لئے رکھ دیتا ہے اور پھر کہتا ہے جی کیک بن گیا، اب کیک کتنا مزے دار ہوتا ہے لیکن وہ بنتا کب ہے؟ جب حرارت کے اندر کچھ وقت کے لئے رکھا جاتا ہے اسی طرح جب انسان کے دل کو ذکر کی حرارت میں کچھ وقت کے لئے رکھا جاتا ہے تب اس کا دل بھی کیک کی مانند لذیذ بن جاتا ہے۔ اللہ رب العزت کے یہاں قبولیت پالیتا ہے تو ذکر کے ماحول میں ہر بندے کو رہ کر محنت کرنی پڑتی ہے تاکہ اس کا اپنے اوپر قابو آجائے اس کی زندگی میں شریعت وسنت کے احکام لاگو ہوجائیں اور اس انسان کو اپنے آپ پر قدرت حاصل ہوجائے اسی کو بعض مشائخ نے کہا دل کا جاری ہونا۔

بعض لوگ سمجھ لیتے ہیں کہ فقط دل کا جاری ہونا یہ کوئی ظاہر میں دھڑکن ہوگی دل کی، جب تک اعضاء اس کا ثبوت نہیں دیتے اگر کوئی آدمی اللہ اللہ کی کیفیت تو کہتا ہے کہ مجھے حاصل ہے مگر اپنے جسم سے شریعت وسنت کی خلاف ورزی کرتا ہے تو اس کے اس اللہ اللہ کا کوئی اعتبار نہیں کیا جائے گا تو مشائخ کے نزدیک دل کا جاری ہونا، اس کی ابتدا یہ ہے کہ انسان کو اپنے دل سے اللہ اللہ کا ادراک محسوس ہوا اور اس کی انتہا یہ ہے کہ اس کے جسم کے اوپر اللہ کے احکام جاری ہوجائیں اس کا جسم اس کے دل کے قابو میں آجائے، پھر یہ ہے اس بندے کا قلب جاری ہوگیا یعنی اس بندے کے قلب کا حکم جاری ہوگیا، یہ قلب کا جاری ہونا جو اصل مقصود ہے وہ یہ کہ اتنا ذکر کریں کہ ہماری رگ رگ اور ریشے ریشے سے گناہوں کا کھوٹ نکل جائے۔

فکر کی گندگی کیسے دور ہو؟

حضرت اقدس تھانویؒ نے یہ بات لکھی وہ فرماتے ہیں کہ ذکر کا اصل مقصد یہ ہے کہ انسان کے رگ رگ اور ریشے ریشے سے گناہوں کا کھوٹ نکل جائے اور یہ فکر کی گندگی ذکر سے دور ہوتی ہے اب کوئی آدمی معمولات تو کرتا نہیں مراقبہ کے بارے میں پوچھیں کہ کرتے ہو؟ پانچ منٹ اور دس منٹ تو پانچ اور دس منٹ سے تو کام ٹھیک نہیں بنے گا جس کام کو بگاڑنے میں عمر گزر گئی پانچ اور دس منٹ میں تو وہ سنورنے سے رہا تو اس کے اوپر وقت لگانا پڑتا ہے، لہٰذا ہر سالک کو اپنے معمولات کی پابندی کرنی ضروری ہے۔ ہمارے مشائخ نے فرمایا: **من لا ورد لہ لا وارد لہ** جو آدمی اوراد وظائف نہیں کرے گا اس کے اوپر کوئی کیفیات اور واردات نہیں آسکتیں، ہم مراقبہ کرتے نہیں اور سمجھتے ہیں کہ فقط بس حضرت کی دعا سے دل جاری ہوجائیں گے، یہ کام ہم اتنا آسان سمجھتے ہیں دنیا کے سارے کام خود کرتے پھر رہے ہوتے ہیں اور یہ دین کا کام ہم نے دوسروں کے ذمہ ڈالا ہوا ہوتا ہے اس کے لئے بھی ہمیں بیٹھنا پڑے گا ذکر اور مراقبہ کرنا پڑے گا۔ (باقی آئندہ)

الہامات جفر

لوح شفاء امراض

لوح شفاء امراض تحویل شمس میں تیار کی جاتی ہیں، اس لوح کے ہزاروں فوائد ہیں، سب سے اہم فوائد میں لکھ دیتا ہوں۔ امراض معدہ، معدہ میں تکلیف، ہڈیوں میں تکلیف، سر پر بوجھ، کالا یرقان، پیلا یرقان، نامرد لوگ جو جادو ٹونے اور حروفِ صوامت کی بندش سے نامرد ہو گئے ہوں یا ساڑھ ستی چڑھ چکی ہو یا ستاروں کی گردش کا شکار ہوں یا مقدمات میں پھنسا ہوا ہو، پردیس میں کسی دشمن نے ڈرایا ہوا ہو، گھر میں تو تو میں میں چلتی رہتی ہو، گاڑی چلاتے چلاتے نقصان دیتی ہو، ہر وقت دشمنی کا خوف لگا رہتا ہو اُس سے بچنے کے لئے یہ لوح تیار کر کے پاس رکھے۔ اس کی برکت سے اللہ پاک مذکورہ آفتوں سے محفوظ فرمادے گا۔ تمام مصیبتیں اور نحوستیں ٹل جائیں گی، یہ لوح کامیابی کی ضامن بنے گی۔ وہ خواتین وحضرات جو آئے دن مصیبت اور پریشانی کا شکار ہوں اس کی کامیابی کی ضامن بنے گی، اسی تعویذ کو زعفران وعنبر سے لکھ کر چالیس دن تک پئیں اور ایک لوح بنا کر گلے میں پہن لیں۔ اللہ پاک بے پناہ برکتیں دے گا اور جادو ٹونے سے محفوظ ہو جائیں گے۔ تحویل شمس میں سورہ توبہ کی آخری دو آیات ۱۱۰ مرتبہ پڑھیں اور ساتھ میں ۵۰۰ مرتبہ درود پاک بھی پڑھیں تو اس کے عامل ہو جائیں گے۔ اس عمل کا ثواب آقا پاک ﷺ کی بارگاہ میں ہدیہ کریں، اس عمل کو شرف شمس کے وقت سے شروع کر کے چالیس دن تک لگاتار پڑھیں، انشاء اللہ یہ زکوٰۃ کبیر کا چلہ بن جائے گا۔ یہ دو آیات تسخیر خلق اور رجوع خلق کے لئے پر تاثیر ہیں، اللہ پاک بہت برکت عطا کرے۔

اس لوح کو ہر سال شرف شمس کے اوقات میں اپنے نام مع والدہ کے نام کے ساتھ ان کے اعداد نکال کر مربع آتشی چال سے پر کریں۔

لوح یہ ہے۔

۷۸۶

ودود	۱۳	حی
۱۵	۱۸	۱۹
۱۶	۲۱	ہاب
اللہ للہ لہ ھو محمدؐ		

۷۸۶

۷۲۴	۷۲۷	۷۳۰	۷۱۷
۷۲۹	۷۱۸	۷۲۳	۷۲۸
۷۱۹	۷۳۲	۷۲۵	۷۲۲
۷۲۶	۷۲۱	۷۲۰	۷۳۱
لہ ھو لہ ھو			

ان نقوش کو اگر گلاب و زعفران سے لکھیں تو بہتر ہے اور شرف شمس کے اوقات میں اگر ساعت شمس میں نقش پُر کریں تو سونے پر سہاگہ ہوگا اور یہ نقش تیر کی طرح کام کریں گے اور اللہ کا فضل وکرم موسلا دھار بارش کی طرح برسے گا۔

☆☆☆

تبسم فاطمہ

بھیڑ کی درندگی اور سیاست

اگر اس ملک میں جمہوریت کو [illegible] کرنے والے لوگ ہیں تو جمہوریت کے تحفظ اور ملک کی سلامتی پر [illegible]

۲۵ / مارچ ۱۹۳۱ کو مشتعل ہجوم نے نامور صحافی اور کانگریسی لیڈر گنیش شنکر وِدیارتھی پر حملہ کیا اور انہیں جامِ شہادت پینا پڑا۔ کانپور میں جب فرقہ وارانہ فساد بھڑک اٹھا تو ودیارتھی ہندو مسلمانوں کے درمیان امن ومحبت کا ماحول پیدا کرنے کی کوشش کررہے تھے۔ جمشید پور میں مشہور افسانہ نگار ذکی انور کو بھی ہجوم کا سامنا کرتے ہوئے موت کو گلے لگانا پڑا۔ ایسے حادثو کی تاریخ آج بھی ہمیں رسوا کرتی ہے اور یہ سوچنا پڑتا ہے کہ آخر ایسے مواقع بھی ہمیں رسوا کرتی ہے اور یہ سوچنا پڑتا ہے کہ آخر ایسے مواقع پر انسانیت کہاں کھو جاتی ہے؟ غلامی کی تاریخ کا بیشتر حصہ لہولہو ہے۔ ہندوستان کی تقسیم نے بھی اس درد کو محسوس کیا ہے، جب ہندو مسلمان دونوں ایک دوسرے کے خون کے پیاسے ہوگئے تھے۔ اس وقت بھی یہی بھیڑ یہی ہجوم تھا اور اس ہجوم کو نفرت کے خون کا ذائقہ مل گیا تھا، ۱۵/ اگست کو ہماری آزادی کے ستر برس پورے ہوجائیں گے۔ ان ستر برسوں میں فرقہ وارانہ فسادات کی اپنی تاریخ رہی ہے۔ لیکن یہ بھی ایک تلخ حقیقت ہے کہ پچھلے تین برسوں میں نفرت کی سیاست نے پورے ملک میں جو ماحول پیدا کیا ہے، اس نے آزادی کے وقت ہونے والے فرقہ وارانہ فسادات کو بھی پیچھے چھوڑ دیا ہے۔ اس وقت ایک نیا ملک پاکستان کی شکل میں سامنے آیا تھا۔ جنگ برابر کی تھی۔ جو مسلمان ہندوستان چھوڑ کر نہیں گئے، انھیں اس بات کا سہارا تھا کہ جمہوری نظام میں وہ یہاں زیادہ چین اور سکون سے رہیں گے۔ ان ستر برسوں میں مذہب کے نام پر پاکستان میں جو کچھ ہوتا رہا ہے اور اب بھی ہو رہا ہے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں ہے۔ معصوم عورتوں اور بچوں کا قتل، دہشت گردی کو فروغ، آپسی خانہ جنگی اور مذہبی تنگ نظری نے پاکستان کو کس حد تک نقصان پہنچایا، یہ بھی سب کے سامنے ہے۔ اس لئے پچھلے تین برسوں سے ہونے والی سیاست کو دیکھتے ہوئے یہ سوچنا ضروری ہوجاتا ہے کہ غیر اعلانیہ ایمرجنسی میں مذہبی تنگ نظری کہیں ہندوستان کا وہی حال نہ کردے جس نے پاکستان کو درد کی ٹھوکریں کھانے پر مجبور کردیا۔ دادری حادثہ نے ہندوستان بھر کے دانشوروں کو بیدار کیا۔ لیکن ہندو راشٹر کی گونج میں دانشوروں اور فنکاروں کے تمام اقدامات ناکام ثابت ہوئے۔ ایک وقت ایسا بھی محسوس ہوا کہ خوف اور دباؤ کی سیاست میں کوئی بھی دانشور اب سامنے آنے کو تیار نہیں ہے۔ ملک کی سالمیت اور تحفظ کے لئے اس سے زیادہ حوصلہ شکن کوئی دوسری بات نہیں ہوسکتی تھی۔ ابھی حال میں آر ایس ایس سپریمو موہن بھاگوت نے ایک بیان جاری کیا کہ نریندر مودی ہندو راشٹر کے سچے علمبردار بن کر ابھرے ہیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ وہ ایک بڑے مشن کے لئے کام کررہے ہیں۔ یہ بیان اس وقت سامنے آیا ہے جب ہجوم کی بڑھتی ہوئی درندگی مسلسل قیامت بن کر مسلمانوں پر نازل ہو رہی ہے۔ معصوم بے گناہ جھوٹے الزامات کے تحت مشتعل ہجوم کی وحشت کا شکار ہو رہے ہیں۔ ایسے کئی حادثے سامنے ہیں جہاں پولیس مسلمانوں کا ساتھ دینے کے بجائے درندوں کے ساتھ کھڑی نظر آتی ہے بلکہ حالات اس حد تک خراب ہو چکے ہیں کہ وہ درندگی کا شکار ہونے والے مسلمانوں پر پولیس جھوٹا الزام لگا کر انہیں شک کے گھیرے میں کھڑا کردیتی ہے۔ جب ان حادثات کی عالمی سطح مخالفت شروع ہوئی تو وزیر اعظم نریندر مودی نے ایک کمزور بیان جاری کرکے ان حادثوں سے پلہ جھاڑ لیا۔ یو پی کے وزیر اعلیٰ یوگی ادتیہ ناتھ نے بیان دیا کہ اکثریتی طبقے کو اکسانے میں اقلیت طبقے کا ہاتھ ہوتا ہے۔ اس کا سیدھا اور صاف مطلب ہے کہ ہر طرح کا ظلم سہنے کے باوجود اقلیتی طبقے کو اپنی زبان بند

چاہئے۔اس وقت پورے ملک مسلمانوں کے اندر خوف اس حد تک سرایت کر چکا ہے کہ مسلمان ٹرین میں سفر کرنے سے گھبرانے لگے ہیں۔شام میں گھر سے باہر نکلتے میں خوف محسوس ہوتا ہے۔ان دنوں سوشل ویب سائٹس پر نفرت آمیز ویڈیو اور پوسٹ ڈال کر ماحول کو خطرناک بنانے کی سازش پر نفرت آموز ویڈیو پوسٹ ڈال کر ماحول کو خطرناک بنانے کی سازش ہورہی ہے۔مذہب کے نام پر دہشت گردوں کے حوصلے اس حد تک بڑھ چکے ہیں کہ کرنال میں مسجد پر چڑھ کر جے شری رام کے نعرے لگائے گئے۔حصار کی مسجد کے باہر ایک مسلمان کو تھپڑ جڑ کر اس سے بھارت ماتا کی جئے کا نعرہ لگانے پر مجبور کیا گیا۔مویشیوں کو لے جانے کے جھوٹے الزامات لگا کر بھیڑ کے ذریعہ زخمی کرنے کی وارداتیں اب ہر نئے دن کی سرخیاں بن چکی ہیں۔عدلیہ خاموش۔حکومت چپ۔آر ایس ایس کو فکر نہیں، کیونکہ ایک بڑے مشن پر کام ہورہا ہے۔کرناٹک میں سکولر کہی جانے والی کانگریس کی حکومت ہے۔ابھی حال میں وہاں پولیس نے مدارس کے ۲۰۰ طلبہ بنگلور ریلوے اسٹیشن پر پوچھ تاچھ کے بہانے آٹھ گھنٹے تک روکے رکھا اور ان کے ساتھ برا سلوک کیا۔ملک میں مسلسل ہونے والی بھیڑ کی درندگی پر کانگریس کی خاموشی اس بات کا اشارہ دے رہی ہے کہ وہ مسلمانوں کی حمایت کر کے اکثریتی طبقے کو ناراض کرنا نہیں چاہتی۔موجودہ صورتحال میں وزیر داخلہ راجناتھ سنگھ کی تعریف کرنا ہوگی، جس نے بڑی حد تک مسلمانوں کے زخموں پر مرہم رکھنے کی کوشش کی ہے۔امرناتھ یاتریوں پر دہشت گردوں کا حملہ ہوا تو دہشت گردوں کی مخالفت میں سارا ہندوستان ایک پلیٹ فارم پر نظر آیا۔کشمیری حریت لیڈران نے بھی دہشت گردوں کی خبر لی۔عمر عبداللہ نے ٹوئٹ کر کے راجناتھ کے قدم کی تعریف کی۔یہ حقیقت ہے کہ راجناتھ سنگھ کے بیان نے مسلمانوں کو اس بات کا احساس کرایا کہ انہیں ایسے معاملوں سے خوف زدہ ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔

اگر اس ملک میں جمہوریت کو داغدار کرنے والے موجود ہیں تو ایسے لوگوں کی بھی کوئی کمی نہیں ہیں جو ملک کے تحفظ اور سالمیت کو برقرار رکھنے کے لئے بڑی سے بڑی قربانی دینے کے لئے ہر وقت تیار رہتے ہیں۔بھیڑ کی درندگی کو لے کر دانشوروں کا سویا ہوا طبقہ ایک بار پھر جاگ گیا۔صبا دیوان، گوہر رضا، شبنم ہاشمی، گریش کرناڈ اور ہزاروں دانشوروں نے پورے ملک میں ان مائی نیم، کی جو مہم چلائی، اس کی داد نہ دینا بے انصافی ہوگی۔گلی محلے سے لوگ نکل کر سڑک چوراہوں پر جمع ہوئے۔دلی کے جنتر منتر اور دوسرے مقامات پر بھی جمہوریت پسندوں کا قافلہ نظر آیا۔یہ ایک کھلا پیغام تھا کہ آپ دہشت گردی کے نام پر جو کچھ بھی کررہے ہیں اس میں ایک سو بیس کروڑ ہندوستانیوں کو شامل نہ کیجئے۔چھوٹے چھوٹے بچے، اسکول کالج کے نوعمر لڑکے لڑکیاں ناٹ ان مائی نیم کی تختی لگائے سلگتے جلتے ہوئے ہندوستان کو وہ پیغام دینے کی کوشش کررہے تھے، جس کی اس ماحول میں سب سے زیادہ ضرورت تھی۔اور یہ پیغام خاموش سے اپنا کام کر گیا۔یہ کہنا صحیح ہوگا کہ ہندوستان کے اکثریتی طبقے کے بیشتر لوگوں نے یہ محسوس کیا کہ مذہب کے نام پر مشتعل ہجوم جو نفرت کا کاروبار کررہا ہے۔اس کا رکا جانا ضروری ہے۔امرناتھ یاتریوں پر حملے کے بعد کچھ بھاجپائی لیڈران نے ناٹ ان مائی نیم، مہم کو سیاسی رنگ دینا چاہا لیکن اس وقت ایسے لوگوں کی بولتی بند ہوگئی، جب اس موقع پر بھی محبت کا پیغام دینے والے بڑی تعداد میں جمع ہوئے اور ایک بار پھر یہ پیغام دیا گیا کہ ہندوستان یا اسلام، ہمارے نام پر قتل وغارتگری کا بازار بند کیجئے، کیونکہ ہر مذہب محبت کی تعلیم دیتا ہے اور ٹوٹے دلوں کو جوڑنا سکھاتا ہے۔نوٹ بندی اور جی ایس ٹی کے خوفناک اثرات کے باوجود ہندو راشٹر بنانے کا اعلان اکثریتی طبقے کو اپنے طرف کھینچنے کے لئے کافی ہے۔لیکن یہ بھی سچائی ہے کہ بڑھتی ہوئی فرقہ واریت اور نفرت نے اس طبقے کو بھی سوچنے پر مجبور کردیا ہے کہ آخر ہمارا ملک کس سمت میں جارہا ہے؟ اس وقت ایک خاموش بغاوت ناٹ ان مائی نیم کی شکل میں سامنے آئی ہے اور اس مہم کی کامیابی کا دائرہ دنوں دن بڑھتا ہی جارہا ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ ناٹ ان مائی نیم کا پیغام، آہستہ آہستہ زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچنے کی کوشش کررہا ہے۔یہی ہمارے ہندوستان کی اصل طاقت ہے۔سماجی، معاشرتی اور تہذیب سطح پر ہماری جڑیں اتنی پختہ اور مضبوط ہیں کہ دنیا کی کوئی بھی شرپسند طاقت ہمارے اتحاد کا شیرزہ نہیں بکھیر سکتی۔

حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند

مستقل عنوان

ہر شخص خواہ وہ طلسماتی دنیا کا خریدار ہو یا نہ ہو ایک وقت میں تین سوالات کرسکتا ہے، سوال کرنے کے لئے طلسماتی دنیا کا خریدار ہونا ضروری نہیں۔ (ایڈیٹر)

اثرات کا دکھ

سوال از: سید ارشاد احمد ——— شاہجہاں پور

بعد سلام کے عرض یہ ہے کہ ۲۰۱۴ء تک میرے گھر میں ٹھیک چل رہا تھا، دو بیٹوں کی شادیاں ہوچکی تھیں ماشاء اللہ ان کے بچے بھی ہیں، تیسرے بیٹے کی شادی فروری ۲۰۱۵ء میں کی گئی اس لڑکے کا نام سید جنید الرحمٰن والدہ کا نام سعادت فاطمہ اور بہو کا نام شیبا پروین، ماں کا نام گلشاد فاطمہ ہے۔ شادی کے چند ماہ کے اندر جنید کی والدہ سعادت فاطمہ بنت ریاض فاطمہ پر مصیبتیں آنی شروع ہوگئیں، کئی مرتبہ چلتے پھرتے زمین پر گر جاتیں اور نتیجہ یہ ہوا کہ بائیں ہاتھ پیر تھرتھرانے شروع ہوگئے، ضروری جانچیں کرائی گئیں، MRI بھی کرایا گیا، فالج کی بیماری نہیں نکلی، دل کا علاج کرایا اس میں بھی کوئی بیماری نہیں تھی، یہ علاج علی گڑھ میں ۲ ماہ تک رہ کر کرایا، دوا چلتی رہی، پھر فائدہ نہ ہونے پر دلی بھیجا وہاں صرف B.P کے ساتھ کیلشیم کی کمی اور ہڈیوں کا کمزور ہونا بتایا گیا اور اسی کی دوا چلائی گئی، کوئی بیماری نہیں، بتائی کہا کوئی بیماری نہیں ہے۔ B.P اور کیلشیم کی دوا برابر چل رہی ہے، دوائیں کچھ دن فائدہ کرتی ہیں پھر نقصان کرنے لگتی ہیں اس لئے صرف ان دواؤں کو چھوڑ کر سب دوائیں بند کردی ہیں۔

میں آپ کے ماہنامہ طلسماتی دنیا کا ۲۰۱۱ء سے مسلسل مطالعہ کررہا ہوں، آپ کی عدیم الفرصتی کے بارے میں اور حاجت مندوں کے خطوط کے جوابات کئی کئی بار لکھنے پر مہینوں انتظار میں گزر جانے کی شکایت کے بارے میں پڑھ کر اپنی پریشانی بیان کرنے کی ہمیت نہیں پڑی اور دو سال گزر گئے، لڑکے نے کہا آپ برابر اس ماہنامہ کو پڑھتے ہیں لوگ حضرت جی کو حال لکھتے ہیں آپ بھی حضرت جی کو لکھئے اور معلوم کیجئے کہ یہ بیماری ہے یا نظر بد ہے یا کچھ کرایا دھرا ہوا ہو، اور اس کا علاج کیا ہے۔ اگر بیماری ہے تو ڈاکٹروں کا علاج چلتا ہے کچھ اور ہے تو ڈاکٹری علاج سے ٹھیک نہ ہوگا، انٹرنیٹ پر ایک مولانا کے "نظر بد کا علاج" کے بارے میں بیان سنا تو مریضہ کو ان کے بتائے ہوئے طریقے پر دو بار غسل بھی کرایا، غسل کے لئے آدھی بالٹی پانی لے کر اس میں دونوں ہاتھ ڈال کر سات سات مرتبہ درود شریف، سورۂ فاتحہ، آیت الکرسی، چاروں قل، آخر میں پھر درود شریف پڑھنا ہے، پانی پر دم نہیں کرنا ہے۔

سعادت فاطمہ کی اس وقت محتاجی کی حالت ہوچکی ہے، خود کچھ کرنے کے قابل نہیں رہ گئی، نہ بیٹھ سکتی ہیں، نہ چل سکتی ہیں، بس پڑی رہتی ہیں، بیت الخلا کلو ڈ تک لے جاتے ہیں، دو لوگوں کا سہارا لینا پڑتا ہے، ایک پیر بایاں والا اب گھسٹ کر چل رہا ہے، یہاں بازاری عاملوں سے بربادی کے علاوہ کچھ حاصل نہ ہوگا اس لئے ڈاکٹری علاج پر ہی منحصر ہوں، حالت ناگفتہ بہ ہے۔

اب آپ کی خدمت میں پورا حال لکھ رہا ہوں، بہ ظاہر چہرے مہرے سے بیماری نہیں لگتی، دماغ ماشاء اللہ ٹھیک ہے، خدارا میری درخواست پر غور کرکے ان کی صحت یابی کے لئے کچھ کیجئے، میں آپ کا

انشاءاللہ ممنون رہوں گا۔

جواب

عالی جناب آپ کا خط ملا، صورت حال کا علم ہوا، آپ کا گھر جنات کے اثرات کا شکار ہے، گھر کے سبھی افراد اثرات میں مبتلا ہیں لیکن سعادت فاطمہ خاص طور پر آسیبی اثرات کا شکار ہیں اور اثرات ان کے جسم میں پوری طرح سرایت کر چکے ہیں، بہتر ہوتا اگر آپ ان کا علاج کسی مقامی عامل سے کراتے کیوں کہ اس طرح کے مریض کو روزانہ چیک کرنا ضروری ہے، دوران علاج مریض کی کیفیت بدلتی رہتی ہے، اثرات دوران علاج بڑھ بھی سکتے ہیں اور ایک دم کم بھی ہوسکتے ہیں، دور بیٹھ کر علاج کرنے والے کو پل پل کی رپورٹ ملنا مشکل ہے اس لئے افضل تو یہی ہے کہ آپ سعادت فاطمہ کا علاج کسی مقامی عامل سے کرائیں اور جب تک آپ کسی معتبر عامل کی کھوج کرنے میں ناکام ہوں اس وقت تک جو علاج ہم دے رہے ہیں اس پر اکتفا کریں۔ ہم امید کرتے ہیں کہ سعادت فاطمہ ٹھیک ہوجائیں گی اور باری تعالیٰ ان کو آسیبی اثرات سے نجات عطا کریں گے۔

ان کا علاج جمعرات سے شروع کریں، بدھ کے دن سے اس کا گوشت، انڈا، مچھلی بند کردیں اور جمعرات کے دن اس تعویذ کو پانی میں پکا کر اس پانی کو ایک بالٹی پانی میں ملالیں اور اس سے سعادت فاطمہ کو نہلائیں، کاغذ پانی گرم کرکے نکال لیں، تعویذ کا یہ کاغذ نالی میں نہیں جانا چاہئے، پانی اگر نالی میں جائے تو کوئی حرج نہیں۔

غسل کا تعویذ یہ ہے۔

۷۸۶

۳۰۹۱۹	۳۰۹۲۴	۳۰۹۱۷
۳۰۹۱۸	۳۰۹۲۰	۳۰۹۲۲
۳۰۹۲۳	۳۰۹۱۶	۳۰۹۲۱

اس تعویذ کی رفتار یہ ہے۔

۴	۹	۲
۳	۵	۷
۸	۱	۶

اس تعویذ کو ۴ عدد بنائیں، پہلے دن اس سے نہلا کر گلے کا تعویذ گلے میں ڈال دیں، اس کے بعد ۳ جمعرات کو اس تعویذ سے پھر نہلا دیں، تعویذ کو مؤثر کرنے کے لئے اس کی رفتار کو پیش نظر رکھیں۔

غسل کے بعد یہ دو تعویذ سعادت فاطمہ کے گلے میں ڈال دیں۔

۷۸۶

۲۰۴	۲۰۷	۲۱۰	۱۹۷
۲۰۹	۱۹۸	۲۰۳	۲۰۸
۱۹۹	۲۱۲	۲۰۵	۲۰۲
۲۰۶	۲۰۱	۲۰۰	۲۱۱

۷۸۶

۱۴۵	۱۴۸	۱۵۲	۱۳۸
۱۵۱	۱۳۹	۱۴۴	۱۴۹
۱۴۰	۱۵۴	۱۴۶	۱۴۳
۱۴۷	۱۴۲	۱۴۱	۱۵۳

یہ دونوں تعویذ ایک ہی موم جامہ میں پیک ہوکر کالے کپڑے میں رکھ کر سعادت فاطمہ کے گلے میں ڈال دیں، اس دونوں نقش کو بھی اس کی رفتار سے پُر کریں، ان دونوں کی رفتار یہ ہے۔

۷۸۶

۸	۱۱	۱۴	۱
۱۳	۲	۷	۱۲
۳	۱۶	۹	۶
۱۰	۵	۴	۱۵

اسی رفتار سے ایک نقش اور تیار کریں اور اس کو گھر میں لٹکا دیں تاکہ گھر کے اثرات بھی ختم ہوجائیں یا کم ہوجائیں۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۳۷۸	۳۸۲	۳۸۵	۳۷۱
۳۸۴	۳۷۲	۳۷۷	۳۸۳
۳۷۳	۳۸۷	۳۸۰	۳۷۶
۳۸۱	۳۷۵	۳۷۴	۳۸۶

ایک بات یاد رکھیں کہ سحر اور جن کا علاج ڈاکٹروں کے پاس نہیں ہے، ان کی کسی بھی مشین میں یہ اثرات پکڑے نہیں جائیں گے اس لئے اس طرح کے مریضوں کا روحانی علاج کرانا ہی ضروری ہے اور روحانی علاج کے لئے عاملین سے رابطہ کرنا ناگزیر ہے۔ آپ اپنے گھر میں ۴۰ دن تک نصف شب کے بعد اذان خود دے لیں یا کسی سے دلا لیں تو اچھا ہے، ۴۰ دن تک صبح دس گیارہ بجے کے درمیان ایک بار روزانہ سورۂ بقرہ تلاوت بھی کرلیں یا کسی سے کرالیں۔

میں دعا گو ہوں کہ اللہ آپ کے گھر اور سعادت فاطمہ کو آسیبی اثرات سے کلی طور پر نجات عطا کرے۔ اس ماہ میں اگر فائدہ محسوس نہ ہو تو کسی عامل سے رجوع کریں اور اس علاج کی وضاحت کریں، انشاء اللہ وہ اس کی روشنی میں آپ کا علاج کریں گے جو مفید ثابت ہوگا۔

سوال از: شاہد شاہ کراچی ———— پاکستان

استاد محترم حسن الہاشمی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے کہ آپ خیریت سے ہوں گے، اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے حفظ وامان میں رکھے، استاد محترم ایک دوکان سے آپ کی کتاب مؤکلات نمبر خریدی اور ان میں کچھ اعمال پر تجربے بھی کئے، ایک عمل باموکل جو کہ سورۂ اخلاص کا ہے کیا، عمل سے فائدہ ہوا لیکن کوئی چیز سامنے حاضر نہیں ہوئی۔ میں عرصہ ۵ سال سے فن عملیات سے وابستہ ہوں، اس فن کی طرف آنا میری بیماری کی وجہ سے ہوا، جس کی بنیادی وجہ سحر تھا لیکن مجھے کوئی اچھا قابل اور مخلص استاد میسر نہیں آیا، ایک استاد نے چند وظائف بتائے لیکن بعد میں جواب دیا کہ میں آپ کی کوئی معاونت نہیں کرسکتا، اس کے بعد دوسرے استاد سے رابطہ ہوا کہ جو کہ میرے پہلے استاد کے استاد تھے، انہوں نے بھی کچھ عرصہ بعد یہ کہہ کر چھوڑ دیا کہ جب آپ میرے ساتھ بیٹھتے ہیں تو میری طبیعت خراب ہوتی ہے، لہٰذا آپ یہاں نہیں آیا کریں، حالانکہ میں نے کبھی بھی اپنے اساتذہ کو کسی قسم کی شکایت کا موقع نہیں دیا، پتہ نہیں انہوں نے ایسا کیوں کیا، البتہ ان کے سلسلہ کے وظائف فہرست میرے پاس آئی جن میں وظائف بمع زکوٰۃ کی ترتیب کے ساتھ درج ہیں، بغیر استاد کے معاونت کے وہ وظائف شروع کئے، تین چار سال سے میں یہی وظائف کررہا ہوں، تکلیفیں بہت آئیں لیکن برداشت کی یہ سلسلہ تاحال جاری ہے، اب میں اصل بات کی طرف آتا ہوں، مجھے تشخیص کا طریقہ چاہئے جو کہ کوئی بتاتا نہیں ہے۔

ہمارے استاد جو تشخیص کرتے ہیں وہ اس طرح ہے کہ اگر کوئی آدمی ان کے سامنے جاتا ہے تو ان کو فوراً پتہ چل جاتا ہے کہ یہ کس مقصد سے آیا ہے، یہ شخص عامل ہے یا عام آدمی ہے، اگر عامل ہے تو وہ آپ کو یہ بھی بتادے گا کہ اس نے کتنے چلے کاٹے ہیں، کونسے کونسے چلے کاٹے ہیں یا اس وقت وہ کونسا وظیفہ کررہا ہے یا اگر وظائف کے دوران کوئی غلطی ہوجائے تو وہ آپ کو یہ بھی بتادے گا کہ آپ نے کیا غلطی کی ہے، جس کی وجہ سے آپ کی طبیعت خراب ہے، کوئی ایسا وظیفہ جس کی زکوٰۃ کی ترتیب کا آپ کو پتہ ہو، آپ ان سے اجازت لینے جائیں کہ مجھے ایک وظیفہ کرنے کی اجازت چاہئے تو وہ آپ کو خود سے اس کی زکوٰۃ کی ترکیب، تعداد پڑھائی بتادے گا، یعنی آپ کی پوشیدہ باتوں کا آپ کو بتادے گا اور بھی میں نے کئی لوگوں کو دیکھا ہے جو کہ اس قسم کی تشخیص کرتے ہیں لیکن عمل نہیں بتاتے۔ اگر ایسا کوئی عمل ہے تو برائے مہربانی اس کا طریقہ بتائیں مجھے اس کی اشد ضرورت ہے، کتابوں سے کافی اعمال کئے ہیں لیکن نتیجہ صفر رہا، یہ سمجھ میں نہیں آرہا ہے کہ انہوں نے جو عمل کیا ہوا ہے یہ عمل باموکل ہے یا ہمزاد کا عامل ہے یا خود پر حاضری کا کوئی عمل ہے، بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ کوئی سفلی عمل ہے لیکن ہمارے استاد تو دیوبندی ہیں، ان کے تو شرکیہ اعمال کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا، میں خود بھی ایسا عمل کرنا چاہتا ہوں جو کہ ہر قسم کے شرکیہ کفریہ الفاظ سے پاک ہو، مثلاً یا اسرافیل یا جبرائیل یا بدوح وغیرہ الفاظ سے اجتناب کرتا ہوں۔ اس

ایک عمل کے لئے میں بہت پریشان ہوں، ڈھونڈتے ڈھونڈتے تھک چکا ہوں، برائے مہربانی رہنمائی فرمائیں، اس کے بدلے میں میں آپ کو کچھ بھی نہیں دے سکتا لیکن اگر آپ کے ذریعے سے مجھے یہ عمل حاصل ہوا تو میں اس کے بدلے میں ۱۰۰۰۰ مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھ کر اس کا ثواب آپ کو بخش دوں گا، انشاء اللہ آپ کو اپنی دعاؤں میں بھی یاد رکھوں گا، استاد صاحب آپ کی کتابوں کے اعمال کے لئے خصوصی اجازت بھی چاہئے تاکہ آپ سے روحانی نسبت بن جائے، استاد صاحب اگر جواب خط کے ذریعہ سے دیں تو برائے مہربانی خط کو رجسٹری کر کے بھیج دیجئے گا تاکہ مجھے مل سکے، جتنا خرچ آئے گا میں آپ کو دینے کے لئے تیار ہوں یا اگر میری ضرورت کو مدنظر رکھتے ہوئے کوئی اچھی سی کتاب بھی ساتھ بذریعہ V.P بھیج دیں اور اس کتاب کی قیمت کے ساتھ خط پر آنے والا خرچ بھی اس میں ملائیں تو آپ نقصان سے بچ جائیں گے اور پیسے میں یہاں ادا کردوں گا۔

میں اپنا موبائل نمبر بھی دے رہا ہوں اگر SMS کے ذریعہ سے بھی طریقہ بتادیں تو بھی ٹھیک ہے یا اگر اپنے نمبر سے مجھے ایک مس کال دیدیں تو میں آپ کو فون بھی کرلوں گا، مجھے آپ کے جواب کا شدت کے ساتھ انتظار رہے گا۔

جواب

عامل بننے کی خواہش ایک قابل قدر خواہش ہے، موجودہ زمانہ میں جب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیش گوئی کے مطابق جنات اور جادو ٹونا گھر گھر کی کہانی بن کر رہ گئے ہوں ایسے دور میں صحیح قسم کے عامل کی ضرورت اللہ کے بندوں کو قدم قدم پر پڑ رہی ہے اور لوگ اچھے عاملوں کی تلاش میں مارے مارے پھر رہے ہیں، عاملوں کی کوئی کمی نہیں ہے لیکن عاملوں کی بہتات میں ایک شخص بھی ایسا نظر نہیں آتا جو اللہ سے ڈرتا ہو جو بہر اعتبار عامل کامل کہلانے کا حق دار ہو، کسی شہر کا کوئی محلہ ایسا نہیں ہے جہاں کوئی عامل موجود نہ ہو لیکن حقیقت یہ ہے کہ معتبر اور مستند قسم کا عامل اس دور میں عنقا بن کر رہ گیا ہے۔ ان ناگفتہ بہ حالات میں اگر کوئی شخص عامل بننے کی آرزو رکھتا ہے تو یہ آرزو قابل قدر اور یہ شخص اس قابل ہے کہ اس کی رہنمائی کی جائے اور اس کو اُن ریاضتوں سے گزارا جائے جو روحانی عملیات کی اصل بنیادیں ہیں اور جن سے گزرے بغیر عامل بننے کا خواب شرمندۂ تعبیر نہیں ہوسکتا۔

ہمیں افسوس ہے کہ آپ عامل بننے کے لئے جن اساتذہ سے ملے انہوں نے آپ کی رہنمائی نہیں کی اور آپ کو اس لائن کے اصول وضوابط سکھانے کی ذرہ برابر بھی کوشش نہیں کی۔

آپ بھی چونکہ اس دنیا کے ہی انسان ہیں جو ہتھیلی پر سرسوں جمانے کے عادی ہوتے ہیں اور جو صرف چمتکار دیکھنے دکھانے کے آرزومند ہوتے ہیں، ہر سال ہماری ڈاک میں اس قسم کے بے شمار خطوط آتے ہیں جن میں اس طرح کی فہمائش کی گئی ہو کہ میں یہ اندازہ کرسکوں کہ کس کے دل میں کیا ہے؟ کس کی جیب میں پیسے ہیں اور کس کی جیب خالی ہے؟ آنے والا کس مقصد کے لئے آیا ہے اور اس کے آنے کی غرض وغایت کیا ہے؟ وغیرہ اس طرح کی باتوں کا یا اندازہ کرلینے سے کیا حاصل ہوتا ہے؟ ظاہر ہے کہ کچھ بھی نہیں، ہاں اتنا ضرور ہوتا ہے کہ اس طرح کی باتیں سمجھنے اور بول دینے سے آنے والے پر ایک دھاک بیٹھ جاتی ہے اور اپنا الّو سیدھا کرنا آسان ہوجاتا ہے۔

عزیزم! عامل ہرگز ہرگز عالم الغیب نہیں ہوتا اگر عامل عالم الغیب ہوتا کسی بھی مریض سے وہ اس کی ماں کا نام کیوں پوچھتا، عالم الغیب کو تو معلوم ہونا چاہئے کہ کس کے ماں باپ کا نام کیا ہے، آپ نے اکثر دیکھا ہوگا کہ عامل اپنے مریض سے اس کی ماں کا نام دریافت کرتا ہے اور اس کے بعد بذریعہ علم الاعداد اور بذریعہ علم الحروف یہ اندازہ کرنے کی کوشش کرتا ہے کہ اس کو کیا بیماری ہے؟ کچھ عاملین مریض کا کپڑا یا گھر کی مٹی سونگھ کر یہ اندازہ لگالیتے ہیں کہ مریض یا اس کا گھر کس طرح کے اثرات کا شکار ہے، کچھ علمی قسم کے مجاہدوں کے بعد ان کی قوت شامہ اتنی تیز ہوجاتی ہے کہ وہ صحیح مرض کا اور صحیح اثرات کا ادراک بو سونگھ کر کرلیتے ہیں، اس طرح کے طریقوں کو بروئے کار لاکر جو بھی رہنمائی ملتی ہے اس کو علم غیب نہیں کہتے اور ہر صاحب ایمان کو یہ عقیدہ رکھنا چاہئے کہ علم غیب صرف خداوند تعالیٰ کو حاصل ہے اس کے سوا اس دنیا میں کوئی بھی فرد وبشر علم غیب کی دولت سے سرفراز نہیں ہے۔

آپ نے جو کچھ فرمایا کہ بعض عاملین کو دیکھا گیا کہ وہ آنے والے کو سب کچھ بتادیتے ہیں اور حد تو یہ ہے کہ عاملین یہ تک بتادیتے ہیں کہ اس نے کتنے چلّے کئے ہیں اور ان چلّوں میں کتنے مکمل ہوئے ہیں

اور کتنے چلّے ادھورے رہے ہیں اور ان چلّوں میں اور وظیفوں میں کونسی کوتاہیاں چلّہ کرنے والے سے سرزد ہوئی ہیں اور عاملین پوشیدہ اور مخفی باتیں بھی بتادیں گے وغیرہ، ہم ایسی باتوں میں یقین نہیں کرتے کیوں کہ غیب کا علم صرف اللہ ہی کو حاصل ہے، اب رہی یہ بات کہ حکیم مریض کی نبض پر ہاتھ رکھ کر جگر اور گردوں کی کیفیت بتادیتا ہے وہ بھی ایک علم ہے اور اس کی بھی ایک حد متعین ہے۔ عامل بھی اسی طرح مریض اور اس کی ماں کا نام معلوم کرکے ایک علم کے ذریعہ کسی حد تک مریض کے مرض پر اپنی پکڑ بناسکتا ہے اور کچھ باتیں سمجھ لیتا ہے اور کچھ ایسی باتوں اور کمزوریوں کا اسے ادراک ہوجاتا ہے جس سے مریض اور اس کے تیمار دار بے خبر ہوتے ہیں لیکن اس دنیا میں ابھی تک ایسا کوئی علم رائج نہیں ہوسکا جس کا سہارا لے کر کل مغیبات تک کسی کی پہنچ ہوسکے۔

روحانی عملیات کی لائن کا اصل مقصد امراض جسمانی ہوں یا روحانی ان کا علاج کرنا ہے اور اللہ کے بندوں کو اُن مصائب سے نکالنا ہے جن میں وہ پھنسے ہوئے ہیں، جس طرح کی خوبیاں آپ نے کچھ عاملوں کی بتائی ہیں اس طرح کی خوبیاں تو مداریوں میں ہوتی ہیں لیکن مداری اپنی دھاک تو بٹھادیتے ہیں لیکن کسی کو کوئی فائدہ نہیں پہنچاتے۔ ہم آپ سے ہی پوچھتے ہیں کہ آپ نے غیب کی باتیں بتانے والے جن عاملین کا ذکر کیا ہے کیا ان سے اللہ کے بندوں کو کوئی فائدہ پہنچا؟ کیا کسی کو جنات سے نجات ملی؟ کیا کسی کو سحر اور نظر بد سے چھٹکارا حاصل ہوا؟ کیا کسی کی کاروبار کی بندش ان کے ذریعہ ختم ہوئی، کیا دو محبت کرنے والوں کو وہ ایک دوسرے سے ملانے میں کامیاب ہوئے، کیا کسی جگہ ناجائز قسم کے تعلقات ختم کرنے میں انہیں کامیابی ملی؟ وغیرہ اگر وہ ان میں کسی میں کامیاب ہوئے ہوں تو ان کا اصل کارنامہ یہی ہے تو پھر آپ نے ان باتوں کا ذکر کیوں نہیں کیا؟ اور اگر ان کو اس طرح کے مسائل میں کامیابی حاصل نہیں ہوئی تو پھر محض غیب کی باتیں بتانے سے کیا حاصل ہے؟ اور اس سے مخلوقات خداوندی کو کیا فائدہ ہے؟

روحانی عملیات کا ذوق رکھنے والوں کی یہی سب سے بڑی کمزوری ہے کہ وہ صرف ان باتوں سے متاثر ہوتے ہیں جو سمجھ میں نہ آنے والی ہوں۔ اس لائن میں قدم رکھتے ہیں انہیں جن، مؤکل، ہمزاد، پری وغیرہ کو تابع کرنے کی فکر ستانے لگتی ہے اور منٹوں میں کہیں سے کہیں پہنچنے اور ہواؤں میں اڑنے کی خواہش ان کے دل میں پیدا ہونے لگتی ہے وہ ایسی باتوں سے متاثر ہوتے ہیں جو عقل کو حیران کرنے والی ہوں یا سرے سے جن کا کوئی وجود ہی نہ ہو۔

ہم نے ۴۵ سالہ خدمات کے دور میں بہت سے قیمتی نمبر نکالے جن میں عوام وخواص کو فائدہ پہنچانے کے لئے بے شمار فارمولے پیش کئے ہیں، ان فارمولوں میں جنات سے نجات دلانے کے لئے، سحر کو دفع کرنے کے، نظر بد سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لئے، کاروبار کی اور رشتوں کی بندش ختم کرنے کے لئے اور تمام امراض جسمانی سے نجات پانے کے لئے بے شمار قیمتی فارمولے ہم نے نقل کئے ہیں، لیکن آپ نے صرف مؤکلات نمبر کا ذکر کیا ہے اور اس کے فارمولوں سے استفادہ کرنے کی بات کی ہے۔

عزیزم روحانی عملیات کا علم ایک ایسا وسیع سمندر ہے کہ جس کا کوئی کنارہ نہیں ہے لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ اس لائن سے دلچسپی رکھنے والوں کی نظر بس جن، مؤکل اور ہمزاد پر ہی جاکر رک جاتی ہے اور علم عملیات کا وہ ذخیرہ جو کتابوں میں تاحد نظر پھیلا ہوا ہوتا ہے اس کو ایک نظر دیکھنے کی بھی طلبہ زحمت نہیں کرتے، جب کہ حقیقت یہ ہے کہ اللہ کے بندوں کو فائدہ پہنچانا ہی روحانی عملیات کا اولین مقصد ہے ورنہ خوش فہمی کی گنبد میں رہ کر خیالی پلاؤ پکانے سے کچھ حاصل نہیں ہے، آپ نے ۱۰ ہزار مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھ کر ہمیں ثواب پہنچانے کی بات بھی کی، جو ایک بچکانہ بات ہے، ثواب کسی کو بھی مرنے کے بعد پہنچایا جاتا ہے زندگی میں نہیں۔

درد و درماں کی باتیں

سوال از: شمیم ——— ممبئی

آپ کی خدمت میں عرض کرنا چاہتی ہوں بروز جمعہ ۱۷/۶/۲۰۱۷ء ۲۲ رمضان کو حاضری کا شرف حاصل ہوا اور نماز جمعہ کے بعد آپ نے نہایت اور خوبصورت طریقہ سے میرے مسائل کو سنا اور ان کا حل بھی بتایا، آپ کی سادگی اور خلوص کے لئے آپ کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتی ہوں۔ مولانا صاحب میں آپ کی رہنمائی میں قلب القرآن کا چلّہ کررہی ہوں، آپ ستمبر ۲۰۱۷ء کو ممبئی میں ہوٹل کامران میں قیام پذیر تھے، تب آپ سے یٰسین شریف کے ابتدائی ۹ چلّوں کی کتاب اور قلب القرآن

دونوں کی قیمت ادا کر کے میں نے لئے ہیں، میں نے آپ کی شاگردی کے ۱۰۰۰ روپے کا ڈرافٹ اگست ۲۰۱۶ء کو رجسٹرڈ ڈاک سے بھیجا تھا، اس ڈرافٹ کی (xexex) کاپی پر میں نے باقی رقم تحفۃ العاملین کی قیمت ڈاک خرچ وغیرہ دیئے تھے، پتہ نہیں کیوں میرے ساتھ ایسا ہوا کہ ابھی تک مجھے ٹوکن نمبر نہیں ملا، آپ نے کہا تھا ڈاک سے روانہ کریں گے مگر مجھے آپ کی طرف سے کوئی ڈاک نہیں ملی، میں نے جوابی لفافہ بھی ساتھ میں دیا تھا۔

۵ رمضان بروز جمعہ کو آپ سے ملاقات کے بعد آپ نے کہا تھا فون کر کے ٹوکن نمبر بتا دیں گے، رمضان کے مہینے کی مصروفیت میں آپ کو وقت نہ ملا ہو، میرا دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ میں حروف تہجی کی زکوٰۃ کیسے ادا کروں؟ کیوں کہ آپ کے کہنے کے مطابق منزل شرطین کا اندازہ کرنا ضروری ہے اور مجھے اندازہ کرنے کا ہنر معلوم نہیں ہے، تو کیا بغیر اندازہ کئے حروف کی زکوٰۃ ادا ہو جائے گی؟ کیوں کہ آپ نے جو آفس کا نمبر دیا ہے وہ فون لگانے کی کوشش کرتی ہوں مگر نمبر لگتا ہی نہیں، میرا یہ مسئلہ بھی حل کر دیجئے آپ کا احسان ہوگا۔

آپ نے جو خدمت خلق کرنے کا ارادہ کر کے تحفۃ العاملین کی اشاعت کی ہے وہ ہیرے جواہرات سے زیادہ قیمتی ہے، یہ کتاب طلبہ کے لے عمدہ رہنمائی، یہ کتاب علم غیب جاننے کا ایک انمول خزانہ ہے، میں تحفۃ العاملین کا مطالعہ کر رہی ہوں جہاں کوئی مشکل آتی ہے تو کس طرح اسے حل کروں؟ اس کتاب کو پڑھ کر آپ والد گرامی کی قدر و قیمت اور آپ کی قدر میری نظر بڑھ گئی ہے، میں آپ کے والد، آپ اور آپ کے اہل خاندان کے لئے خدا سے رو رو کر دعا کرتی ہوں آپ کا سارا گھرانہ انمول جواہرات سے زیادہ قیمتی ہے اور آپ نے جو کچھ اپنے بزرگوں سے حاصل کیا اسے خدمت خلق کے لئے وقف کر رہے ہیں، یہ آپ کے عمدہ اخلاق کی مثال ہے، آپ کو خدا تا قیامت چاند سورج کی طرح قائم رکھے۔

ہم غریب اور علم کی شوقین آپ کی قدر کرنا جانتے ہیں۔ مولانا میں ایک عورت ذات ہوں مجھے علم غیب سیکھنے کا حد سے زیادہ شوق ہے اور میں اتنی ہی غربت کی زندگی بسر کر رہی ہوں، میں اپنی ذات کے لئے ہی نہیں بلکہ اپنی جیسی غریب عورتوں کی بھی تھوڑی بہت خدمت کرنا چاہتی ہوں، بچپن سے یتیم ہوں اور اب تو سارے رشتے ہی ختم ہو گئے ہیں، میرے گھر چولہا جلنا مشکل ہے، میں آپ کی رہنمائی میں قلب القرآن کے چلنے کے بعد ہمزاد نمبر جنوری، فروری ۲۰۰۱ء کا صفحہ نمبر ۴۴ ہمزاد نمبر ۲۰ اور صفحہ نمبر ۲۵ پر ہمزاد نمبر ۲۳ کرنے کی اجازت چاہتی ہوں، صفحہ نمبر ۲۵ پر ہمزاد ۱۲۵ اس طرح لکھا ہے ۲۱ دن تک سورۂ قریش پڑھو، چالیسویں دن ہمزاد حاضر ہوگا، سمجھ میں نہیں آیا کہ عمل ۲۱ دن کا کرنا ہے یا چالیس دن کا، صفحہ ۴۴ پر ہمزاد ۲۰ کی عزیمت ٹھیک سے نہیں چھپی ہے، آپ عزیمت لکھ کر روانہ کریں گے تو زندگی بھر آپ کا احسان رہے گا، زندگی بھر آپ کے پاؤں دھو کر پینے سے بھی آپ کا احسان ادا نہیں ہوگا۔

مولانا میں نے دو خواب دیکھے ہیں جن کی تعبیر جاننا چاہتی ہوں۔

(۱) ۲۰۱۳ء میں خواب دیکھا تھا کہ چاند میری گود میں آ کر گرا اور جب میری آنکھ کھلی تو میں نے اپنی کھلی آنکھوں سے چاند کو آسمان پر جاتے دیکھا۔

(۲) دوسرا خواب اسی رمضان کے مہینے میں ۱۴ رمضان بروز پیر کو دیکھا کہ خوب صورت ۱۹ سال کی لڑکی مجھ سے کہہ رہی ہے کہ میں دعا کرتی رہی ہوں کہ خانہ کعبہ آپ کا ہے اور آپ نہ ہی رہے گا۔

خواب کچھ اس طرح ہے کہ ایک شخص کے گھر والوں کو میں جانتی ہوں اس شخص کی ۸ سال کی لڑکی مجھے خواب میں اپنی بڑی بہن کے بارے میں بتانا چاہتی ہے، جس کی عمر ۱۹ سال ہے مگر اس لڑکی کی دادی بتانے سے منع کرتی ہے اور تھوڑی دیر بعد وہی ۱۹ سال کی لڑکی مجھ سے کہتی ہے کہ خانہ کعبہ آپ کا ہے اور آپ کا ہی رہے گا۔ ۱۹ سال کی اصل میں بیٹی نہیں ہے اس شخص کی۔ مولانا دونوں خواب کی تعبیر کے ساتھ جواب ضرور دیجئے، آپ کے جواب آنے کی آس لگائے ہوئے ہوں۔

جواب

ماہ رمضان میں عموماً میں روحانی عملیات کی ذمہ داریوں سے دور رہتا ہوں لیکن کوئی ایمرجنسی مریض ہو تو اس کی طرف توجہ کرنی ہی پڑتی ہے، آپ جس وقت پہنچی تھیں وہ وقت متوجہ ہونے کا نہیں تھا لیکن چونکہ آپ کا مقصد سفر صرف مجھ سے ملاقات کرنا اور اپنے الجھے ہوئے مسائل کا حل تلاش کرنا تھا اس لئے مجھے اچھا نہیں لگا کہ میں آپ کو مایوس لوٹاؤں مجھے اس کا احساس ہے کہ میں آپ کے مسائل پر خاطر خواہ توجہ نہ دے سکا

پھر بھی بروقت جو کچھ بن پڑا وہ میں نے کیا اور آپ کے لئے ماہِ مبارک کی آخری راتوں میں دعائیں بھی کیں کہ پروردگار عالم آپ کو تمام مسائل سے نجات عطا کرے اور آپ کو دین و دنیا کی راحتوں سے سرفراز کرے۔

آپ اپنے خط میں علم غیب سیکھنے کی فرمائش کی ہے اس فرمائش کو پورا کرنا ہمارے بس سے باہر ہے کیوں کہ علم غیب کی دولت صرف دست قدرت میں مقید ہے، اللہ کے سوا کسی کو بھی مغیبات کا علم نہیں ہے، البتہ روحانی عملیات میں کچھ ریاضتوں کی وجہ سے کچھ خفیہ اور پوشیدہ باتوں پر دسترس حاصل ہوجاتی ہے اگر آپ کی مراد اس طرح کے خفیہ علوم پر اپنی گرفت کرنا ہے تو یہ بات ناممکن نہیں ہے، روحانی عملیات کی کتابوں میں ایسے بہت سے فارمولے ہمارے اکابرین نے پیش کیے ہیں کہ جن پر عمل کر کے کوئی بھی شخص خفیہ اور پوشیدہ علوم تک اپنی رسائی کرسکتا ہے کئی بار ہم نے بھی اس طرح کے فارمولے نقل کیے ہیں اور لوگوں نے اس سے بھرپور استفادہ کیا ہے۔

مسلسل عبادتیں کرنے اور حتی الامکان گناہوں سے بچنے سے بھی شرح صدر کی دولت حاصل ہوتی ہے اور بصیرت کے خزانے انسان کو میسر آجاتے ہیں، نماز عشاء کے بعد ''یَا عَلِیْمُ یَا خَبِیْرُ یَا عَلَّامُ الْغُیُوْب ''اگر آپ تین سو مرتبہ پڑھنے کا معمول رکھیں گی تو انشاء اللہ آپ کی آنکھوں سے بے شمار پردے ہٹ جائیں گے اور آپ کے اندر نظر نہ آنے والی اشیاء کو دیکھ لینے کی ایسی صلاحیتیں پیدا ہوجائیں گی کہ خود آپ کو حیرت ہوگی۔

اگر پانچوں وقت کی نماز کے بعد ''سورۃ الم نشرح'' سات مرتبہ پڑھنے کی عادت ڈال لیں تو اس سے بھی قوت ادراک بڑھ جاتی ہے۔

عورتوں کا چلّہ ۲۱ دن کا ہی ہوتا ہے لیکن جن چلّوں میں ۴۰ دن کی قید ہوتی ہے انہیں وقفے کے بعد پورا کیا جاسکتا ہے، لیکن ہمارا مشورہ یہ ہے کہ مؤکل اور ہمزاد وغیرہ تابع کرنے کے چکر میں عورتوں کو نہیں پڑنا چاہئے اس سے نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے۔ آپ کو چاہئے کہ دولت بصیرت حاصل کرنے کے لئے اور رزق کی فراوانی کے لئے وظائف کا اہتمام کریں اگر مجبوریاں ہوتو دست غیب کا بھی کوئی عمل آپ کرسکتی ہیں۔

''دست غیب نمبر'' میں ہم نے بہت قیمتی فارمولے پیش کیے ہیں آپ یقین کریں کہ ایسے فارمولے لاکھوں روپے خرچ کر کے بھی حاصل نہیں کیے جاسکتے لیکن اللہ کی بخشی ہوئی توفیق سے ہم نے بغیر کسی بخل کے بعض ایسے فارمولے بھی پیش کردیئے کہ جو ابھی تک عاملین کی دسترس سے باہر تھے، ان فارمولوں میں سے کوئی ایک فارمولہ آپ بھی منتخب کرسکتی ہیں، کسی بھی فارمولے کو اللہ کے بھروسے پر شروع کیجئے، انشاء اللہ کامیابی ملے گی اور آپ روزمرہ کے مسائل حل ہوں گے۔

یہ بات یاد رکھئے کہ کوئی بھی فارمولہ پسند کریں اس کو تمام قیود وشرائط کے ساتھ کریں اور ان فارمولوں کے لئے جو پرہیز وغیرہ کی شرائط ہوں ان کو پیش نظر رکھیں، بہت سے لوگ صرف روحانی فارمولوں پر دھیان دیتے ہیں اس کی قیود وشرائط پر ان کی نظر نہیں ہوتی اس لئے وہ کامیابی سے محروم رہتے ہیں۔

تحفۃ العاملین ہم نے بڑی محنت سے مرتب کی ہے اور اس بات کی کوشش کی ہے کہ روحانی عملیات کے طلبہ کو اس کتاب سے وہ سب کچھ حاصل ہوجائے گا جو اس لائن کے لئے ضروری ہیں، قدردان لوگ اس کتاب کی ابھی بھی پذیرائی کرتے ہیں اور ایک بڑا طبقہ اس کتاب کی گہرائیوں کو اس وقت سمجھے گا جب ہم اس دنیا میں انہیں رہیں گے۔

آپ اس کتاب کے تمام نکات کو کئی بار پڑھئے، ہر بار آپ کو ایک نئی رہنمائی ملے گی اور بار بار اس کتاب کو پڑھنے سے آپ کو ایک نیا لطف حاصل ہوگا۔

آپ نے جو خواب دیکھے ہیں ان کی تعبیر یہ ہے، جس خواب میں آپ نے چاند کو دیکھا ہے یہ کسی خوشی ملنے کی طرف اشارہ ہے اور اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ آپ کو ایسی خوشی حاصل ہوگی جس سے دوسرے لوگ بھی خوش ہوں گے اور آپ کی خوشی سے استفادہ کریں گے، خانہ کعبہ سے متعلق آپ نے جو خواب دیکھا ہے کہ اس کی دو تعبیریں ہوسکتی ہیں ایک یہ کہ آپ حج کی سعادت سے بہرہ ور ہوں گی اور دوسرے یہ کہ ہمارے ملک میں جو حالات پیش آرہے ہیں یا دنیا میں مسلمانوں کے خلاف اور اسلام کے خلاف جو آوازیں اٹھ رہی ہیں ان میں حق کو غلبہ حاصل ہوگا اور بہت جلد دودھ کا دودھ کا اور پانی کا پانی ہوکر سامنے آئے گا، یہ تعبیریں ہم نے اپنے علم وعقل سے اخذ کی ہیں باقی اصل بات سے رب العالمین ہی واقف ہے۔

شاگردی کا کتابچہ اگر ابھی تک آپ کے پاس نہ پہنچا ہوتو ایک خط

لکھ کر یاددہانی کرائیے اور اس میں اپنے چار فوٹو اور پہچان پتر ضرور بھیجئے۔ منزل شرطین کے لئے یہ تاریخیں نوٹ کیجئے۔

۵/اکتوبر بروز رات ۲ بجے یکم نومبر رات ۱۲ بجے صحیح تاریخ اور صحیح وقت میں زکوٰۃ کی شروعات کر کے پھر بالترتیب پڑھتی رہئے۔

یہ بات یاد رہے کہ چاند ایک منزل میں تقریباً ۲۴ گھنٹے رہتا ہے، باقی عقل مند کو اشارہ ہی کافی ہے۔

آپ کے تمام حالات کے پیش نظر ہم آپ کے لئے دعا گو ہیں کہ اللہ آپ کو زندگی گزارنے کا مزید حوصلہ عطا کرے، الجھنوں اور پیچیدگیوں کی راہوں میں آپ متزلزل ہونے سے محفوظ رکھے، آپ کو درد و غم سے اور آفات و صدمات سے نجات عطا کرے اور آپ سے از ارہ خدمت خلق کوئی ایسا کام لے کہ لوگ آپ کی قدر آپ کی زندگی میں بھی کریں اور آپ کو مرنے کے بعد بھی یاد رکھیں۔

آپ نے ہماری خدمات کو اور ہماری تحریروں کو جس طرح سراہا ہے اور جس عزت افزائی کا اظہار کیا ہے اس کے لئے ہم آپ کے مشکور ہیں اور آپ سے التجا کرتے ہیں کہ طلسماتی دنیا کو گھر گھر پہنچا کر اس روحانی تحریک کو تقویت پہنچائیں جو ہمارے اور آپ کی شناسائی کا سبب بنی۔

بات آصف بن برخیا کی

سوال از: عبدالرشید نوری ــــــــــ بھوپال

گزارش یہ ہے کہ حضرت آصف بن برخیا وزیر تھے انہوں نے ملکہ بلقیس کا تخت پلک جھپکتے آن واحد میں حضرت سلیمان علیہ السلام کے سامنے پیش کر دیا تھا۔ حضرت آصف بن برخیا قرآن کریم کی کس آیت کے عامل تھے جس کو پڑھنے کے بعد تخت بلقیس سامنے موجود ہو گیا۔

برائے کرم مکمل جواب سے نوازیں۔

جواب

حضرت سلیمان علیہ السلام کے دور میں قرآن حکیم نہیں تھا، قرآن حکیم حضرت سلیمان علیہ السلام کے بہت بعد سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا، حضرت سلیمان علیہ السلام کے دور میں جو اجنہ تھے وہ قرآن حکیم کی آیات کے عامل کس طرح ہو سکتے تھے جب کہ قرآن حکیم بہت بعد میں نازل ہوا۔

بعض روایات سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آصف بن برخیا توحید باری تعالیٰ کے قائل تھے اور وہ مشہور اسم اعظم "یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ" کے عامل تھے اور اسی اسم اعظم کے ذریعہ انہوں نے بڑی بڑی فتوحات کیں اور اسی اسم اعظم کے ذریعہ انہوں نے ملکۂ سبا بلقیس کا تخت پلک جھپکتے ہی حضرت سلیمان علیہ السلام کی خدمت میں پیش کر دیا۔

ہم سب کو یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ رب العالمین کے کسی بھی صفاتی نام کے عدد فائدہ ہمیں حاصل ہو سکتا ہے کہ جب ہم خود کو ان صفات میں ڈھالنے کی کوشش کریں جو اسماء حسنیٰ سے واضح ہو رہی ہیں، مثلاً "یَا لَطِیْفُ" پڑھنے کا فائدہ ہمیں جب ہی پہنچے گا جب ہم دوسروں پر مہربانیاں کرنے کی روایات کو اپنائیں اور صرف دوستوں پر نہیں بلکہ دشمنوں پر بھی احسان کرنے میں تامل نہ کریں۔ "یَا رَزَّاقُ" پڑھنے کا فائدہ اس وقت ہوگا جب ہم غریبوں اور فاقہ کشوں کو کھانا کھلانے کا اہتمام کریں۔ "یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ" کا فائدہ ہمیں اس وقت پہنچے گا جب ہم دوسروں کو زندگی بخشیں اور ان کو قائم و دائم رکھنے کے لئے ان کے علاج وغیرہ کا بندوبست کریں۔

پرانے زمانہ کے انسان اور جنات جس اسم الٰہی کا ورد کرتے تھے اس اسم الٰہی کی صفت میں خود کو مکمل ڈھال لیتے تھے، تب ہی انہیں وہ عظیم الشان دولتیں عطا ہوتی تھیں جو آج تک حیران کا باعث بنی ہوئی ہیں۔ یہ بات بھی یاد رکھئے کہ اللہ کا ہر نام "اسم اعظم" ہے اگر کسی بھی اسم الٰہی کے رنگ میں خود کو رنگ لیں تو ہمیں وہ فائدے حاصل ہوں گے جن کا ہم اندازہ بھی نہیں کر سکتے۔

☆☆☆☆

قسط نمبر ۱۷

دنیا کے عجائب وغرائب

حضرت امام غزالیؒ

شہد کی مکھی، چیونٹی، مکڑی، ریشم کا کیڑا اور مکھی وغیرہ کی پیدائش میں حکمت اور بھید

ارشاد الٰہی ہے۔

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا طٰٓئِرٍ يَّطِيْرُ بِجَنَاحَيْهِ إِلَّآ أُمَمٌ أَمْثَالُكُمْ ۚ مَا فَرَّطْنَا فِي الْكِتٰبِ مِنْ شَيْءٍ ثُمَّ إِلٰى رَبِّهِمْ يُحْشَرُوْنَ ○

اور نہیں کوئی چلنے والا زمین میں اور نہ کوئی پرندہ جو اڑتا ہے اپنے دو بازوؤں پر مگر یہ کہ یہ امتیں ہیں تم ہی جیسی، نہیں کم کیا ہم نے کتاب میں کچھ پھر وہ اپنے پروردگار کی طرف جمع کئے جائیں گے۔

چیونٹیوں کو دیکھئے قدرت نے ان کو کیسی سمجھ بخشی ہے، یہ مل جل کر اپنی روزی کس خوبی سے جمع کرتی ہیں اور غذا کی فراہمی میں ایک دوسرے کا کیسا ہاتھ بٹاتی ہیں، غذا کا ذخیرہ یہ اس وقت کے لئے کرتی ہیں جب کہ یہ شدت گرمی وسردی سے اپنے سوراخ سے باہر نہ نکل سکیں۔

پھر رکھے ہوئے ذخیرہ کو بھی یوں رکھا ہوا نہیں چھوڑتیں بلکہ اس کو الٹ پلٹ کرتی رہتی ہیں، اس خوف سے کہ کہیں خراب نہ ہو جائے۔

غور کیجئے یہ زیرکی کے کام اور یہ احتیاطی امور اسی سے سرزد ہو سکتے ہیں جس کے سامنے نتائج ہوں، مستقبل کا دھیان اس کے دل میں بیٹھا ہو۔ چیونٹیوں میں سے اگر کوئی چیونٹی بوجھ اٹھانے سے تھک جاتی ہے تو اور چیونٹیاں چستی سے اس کی مدد کرتی ہیں اور اس طرح یہ ایک دوسرے کی مدد کرتے ہوئے ان اہم امور کو انجام دے لیتی ہیں جو تنہا نہیں کئے جا سکتے بالکل جس طرح انسان بہت سے مشکل کام مل جل کر انجام دیتے ہیں، قدرت نے ان کو زمین میں سوراخ بنانا کیسا سکھایا کہ پہلے یہ زمین کی مٹی نکالتی ہیں، پھر اس کو صاف کر کے سوراخ کی شکل میں لاتی ہیں، ادھر جو دانہ رکھنے کے لئے لاتی ہیں اس کو توڑ کر ذرا خشک کر لیتی ہیں اس ڈر سے کہ کہیں زمین کی تری سے اُگ نہ آئے، ذاتی تری کے علاوہ اگر کوئی خارجی تری اور نمی دانہ میں اتر جاتی ہے تو دانہ کو سوراخ سے باہر نکال کر خشک کر لیتی ہیں نیز یہ اپنا سوراخ زیادہ گہرا نہیں بناتیں کہ سیلاب اس کو بہا لے جائے۔

شہد کی مکھی کا حال اس سے زیادہ عجیب تر ہے اور قدرت الٰہی کا زبردست مظہر ہے، ان کا ایک سردار ہوتا ہے جس کی تابعداری سے یہ باہر نہیں ہوتیں، اپنی روزی اسی کے فرمان کے ماتحت جمع کرتی ہیں، اگر کوئی دوسرا سردار بھی اٹھ کھڑا ہوتا ہے تو پہلا سردار دوسرے کو ختم کر دیتا ہے اور یہ اسی مصلحت سے کہ اگر دو سردار ہوں گے تو لامحالہ رعایا میں پھوٹ پڑ جائے گی۔

ظاہر ہے جب دو سردار رونما ہوں گے تو ہر سردار اپنا ایک جتھا بنائے گا اور یوں ساری مکھیاں دو حصوں میں بٹ جائیں گی اور اتحاد واتفاق خواب وخیال ہو کر رہ جائے گا۔

قدرت نے ان کو کیسی تعلیم دی کہ پھولوں پر پہنچ کر ان میں سے رس چوستی ہیں اور وہ ان کے پیٹوں میں پہنچ کر شہد بن جاتا ہے جو انسان کے سیکڑوں کاموں میں آتا ہے اور لوگوں کے لئے پیغام شفا بھی لاتا ہے جیسا کہ خود جناب باری نے اپنے کلام پاک میں فرمایا ہے۔ شہد میں قدرت نے بڑی غذائیت رکھی ہے اور انسان کے نفعوں کے لئے اس میں بڑے طاقتور اجزاء شامل فرما دیے ہیں، جس طرح جانوروں کے تھنوں میں دودھ اتار کر ان کے بچوں پر کرم فرمایا اور ان کی غذائیت اس میں رکھ دی، ان چیزوں میں برکت بھی رکھی اور لوگوں کے نفعوں کے پیش نظر ان کو ہر طرف پھیلا بھی دیا تا کہ ہر شخص کو یہ دستیاب ہو سکیں۔

پھر مکھیاں اپنے ساتھ صرف شہد کا مادّہ ہی نہیں لاتیں بلکہ اپنے پاؤں میں موم بھی لگالاتی ہیں اور اس میں شہد کو محفوظ رکھتی ہیں کیوں کہ موم سے زیادہ بہتر شہد کی حفاظت کے لئے کوئی اور چیز نہیں مل سکتی۔ اب غور کیجئے کہ شہد کا اس انوکھے طریقے سے جمع کرنا اور موم کو اس کو عرصہ تک محفوظ رکھنا اور پھر پہاڑوں یا درختوں میں امن وامان سے اپنے چھتوں میں بیٹھے رہنا کیا یہ سب کچھ صرف حقیری مکھی کی سمجھ اور فہم کی کارگزاری اور کارفرمائی ہے یا پروردگار عالم کی حیرت کاری ہے؟

ظاہر ہے یہ سب کچھ خالق عالم کے غیبی ہاتھوں کے نتائج ہیں، یہ مکھیاں صبح سویرے چھتوں سے نکل جاتی ہیں اور شام کو پھر اپنے چھتوں میں لوٹ آتی ہیں، اپنی غذا بھی لاتی ہیں اور شہد کا مادہ بھی اور گھروں میں ایسی حکمت اور کاریگری سے بناتی ہیں کہ اس کا جواب نہیں۔ ان میں شہد کی حفاظت کے لئے ایک علیحدہ جگہ ہوتی ہے اور بیٹ وغیرہ کرنے کے لئے دور ایک جدا جگہ اور بھی بہت سی عجیب عجیب خوبیاں ہوں گی جن کا علم اللہ ہی کو ہے۔

مکڑی کو دیکھئے اللہ تعالیٰ نے اس میں کیا حکمتیں رکھی ہیں، اس کے بدن میں ایک لعاب دار شئے پیدا فرمائی جس سے وہ اپنا گھر بناتی ہے اور شکار کے لئے اس سے جال کا کام بھی لیتی ہے۔ غذا سے اس کے بدن کی پرورش بھی ہوتی ہے اور اسی سے یہ لعاب بھی پیدا ہوتا ہے، اس کے لعاب سے ایک تار سا تیار کرتی ہے اور تار کے تانے بانے سے ایک جال بنالیتی ہے، پھر اس کے ایک گوشہ میں اپنی رہائش گاہ بنا کر اس میں بیٹھ رہتی ہے اور تاک لگاتی ہے، جب دیکھتی ہے کہ کوئی مکھی یا کوئی بھنگا وغیرہ اس جال پر بیٹھا فوراً لپک کر اس کو پکڑ لیتی ہے اور گھر میں لے آتی ہے، چاہتی ہے تو پکڑے ہوئے شکار سے رطوبت چوس کر غذا حاصل کر لیتی ہے اور اگر ضرورت نہیں پاتی ہے تو شکار کو حاجت کے وقت لئے چھوڑ دیتی ہے۔ غور کیجئے اللہ تعالیٰ نے اس بے عقل جانور کو روزی حاصل کرنے کے اسباب کی کیسی تعلیم دی اور اس نے غذا کی تلاش کا وہ راستہ نکالا جو انسان فکر وفہم سے نکالتا ہے، یہ سب کچھ خالق عالم کی کارسازی ہے۔

ریشم کے کیڑے کو دیکھئے تو قدرت الٰہی سے عقل دنگ رہ جاتی ہے اس چھوٹے سے کیڑے کی تخلیق انسان کے بیش از بیش منافع اور مصالح کے پیش نظر ہوئی کہ یہ ریشم بھی پیدا کرتا ہے، بیج کی شکل کے انڈے ہوتے ہیں، یہ گرمی پاکر پھوٹ جاتے ہیں اور ان سے کیڑے نکل آتے ہیں، یہ جسم میں کنگنی کے دانہ سے بڑے نہیں ہوتے، ان کو شہتوت کے پتے پر رکھ دیا جاتا ہے جس کو یہ چرتے ہیں اور اپنی غذا حاصل کرتے ہیں، یہاں تک کہ ان کا جسم فنا ہوجاتا ہے اور بے جان ریشم کے لچھے بننا شروع کر دیتے ہیں، بنتے بنتے ان کا جسم فنا ہوجاتا ہے اور بے جان ریشم کے لچھے دکھائی دیتے ہیں۔

اب قدرت کو چونکہ ان کی بقا منظور ہوتی ہے اور ان کی نسل پھیلانی، تو دیکھتے دیکھتے یہ کیڑے پرندے کی شکل اختیار کر لیتے ہیں جن کا جسم شہد کی مکھی کے برابر ہوتا ہے اور ان میں نر و مادہ کا فرق ہوتا ہے، نر، مادہ سے ملتا ہے اور آنِ واحد میں مادہ حاملہ ہوجاتی ہے اور پھر اسی وقت وہی انڈے دیتی ہے جن کا ذکر ہوا اور خود پھر سے اُڑ جاتی ہے کیوں کہ اب ان کا کام ریشم بافی ختم ہوجاتا ہے۔

ملاحظہ کیجئے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو پتہ چرنا کیسا سکھایا یہاں تک کہ ان کے بدن کی پرورش ہوئی پھر انہوں نے ریشم بافی شروع کی اور اپنے بدن کو فنا کیا پھر پَر نکالے اور اپنی شکل تبدیل کر لی، اس کے بعد نر و مادہ کے فرق کے ساتھ ان سے نئی نسل وجود میں آئی، اگر یہ کیڑے اپنی ابتدائی شکل میں رہتے تو نسل کا سلسلہ کیسے ہوتا، نیز دیکھئے کہ قدرت نے ان کو ریشم بننا کس خوبی سے سکھایا اور پھر اس ریشم سے بنی نوع انسان کے کس قدر کام نکالے، اچھے اچھے لباس تیار ہوئے، زینت وفخر کے اسباب مہیا ہوئے اور یوں معیشت کا ایک باب کھل گیا۔ اگر غور کیا جائے تو اس امر سے ایک اور مفید سبق ملتا ہے وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ نے حشر ونشر کی زبردست دلیل بھی پیش فرمائی اور بتایا کہ وہ کس طرح مردوں کو زندہ کرے گا اور وبوسیدہ ہڈیوں میں پھر حیات کے آثار پیدا فرمائے گا۔ مکھی کو دیکھئے حیرت ہوگی، قدرت نے اس کو روزی طلب کرنا کیسا سکھایا وہ اپنے بازوؤں سے اُڑ کر تیزی سے اس جگہ پہنچ جاتی ہے جہاں اس کی غذا ہوتی ہے اور جہاں خطرہ ہو وہاں سے دور بھاگ جاتی ہے۔ اس کے چھ پاؤں ہوتے ہیں، چار سے یہ اپنے بدن کو سہارا دیتی ہے اور دو کو منہ پونچھنے کے لئے رکھتی ہے، ان سے آنکھوں کو گرد وغبار سے پاک صاف کرتی رہتی ہے کیوں کہ اس کی آنکھیں، پلکیں نہیں رکھتیں، سر میں لگی ہوتی ہیں اور کھلی ہوتی ہیں، یوں صفائی کی ہر وقت ضرورت پڑتی ہے۔ ایسے چھوٹے

چھوٹے جانور جیسے مکھیاں یا اور اسی قسم کے جانور، ان کو اللہ تعالیٰ نے اس لئے پیدا فرمایا کہ یہ انسانوں پر ہر وقت مسلط رہیں اور ان کی زندگی بے مزہ بنائیں اور اس سے دنیا کی حقارت ان کی نظر میں سما جائے اور پھر جب وہ دنیا کو خیر باد کہیں تو ان کو اس کے چھوٹنے پر قلق نہ ہو، بس اس نوع کے جانوروں کی پیدائش میں یہ حکمت خاص طور سے کارفرما ہے۔

بہت سے چھوٹے جانوروں کو آپ ایسا بھی پائیں گے کہ اگر آپ ان کو چھوئیں تو وہ پتھر کی طرح بے حس اور بے جان ہو کر پڑ جاتے ہیں۔ تھوڑی دیر ایسے بنے پڑے رہتے ہیں، پھر خود بخود حرکت کرتے ہیں اور چل پڑتے ہیں، ان کو عادت اس لئے پڑی کہ شکار کرنے والا جب ان کو اس حالت میں دیکھے تو ان کو بے جان چیز سمجھے اور چھوڑ کر چل دے، چنانچہ شکرا جب کچھوے کا شکار کرتا ہے تو کچھوا ایسا بے حرکت ہو کر چپ چاپ پڑ جاتا ہے کہ گویا پتھر پڑا ہے اور وہ اس کو اپنے پنجوں میں پکڑ کر آسمان کی بلندی پر لے جاتا ہے اور وہاں سے کسی پہاڑ یا پتھر پر چھوڑ دیتا ہے، جوں ہی وہ گرتا ہے پاش پاش ہو جاتا ہے تب شکرا اس کو کھا لیتا ہے۔ غور کیجئے کہ شکرا جیسے بے عقل وفہم جانور کو اللہ تعالیٰ نے روزی حاصل کرنے کی ترکیب کیسی عمدہ سکھائی۔

سیانے کوّے کو ملاحظہ کیجئے چونکہ بدہیئت اور ہر ایک کو ناپسندیدہ تھا وہ ہوشیاری کا پتلا بنا بیٹھا ہر وقت چوکنا رہتا ہے اور اس کی طرف رُخ کرنے والے کو ایسا تاڑ جاتا ہے کہ گویا غیب داں ہے، پکا حیلہ باز ہے، اپنے بچوں کی حفاظت کی غرض سے گھونسلا چھپائے رکھتا ہے اور مادہ کے ساتھ بہت ہی کم دکھائی دیتا ہے، یہ اسی خوف سے کہ کہیں وہ اپنی مادہ کے ساتھ مشغول ہو اور دوسرا اس پر قابو پا لے، چنانچہ آپ نے اس کو مادہ کے ساتھ بہت کم دیکھا ہوگا، اس کی یہ ہوشیاری اور چمک انسانوں کے ساتھ ہوتی ہے جن میں یہ عقل وفہم پاتا ہے۔

جانوروں سے نڈر ہوتا ہے، ان کی پیٹھوں پر بیٹھتا ہے، اونٹ کا خون کھاتا ہے، لید اور گوبر کو چکھتا ہے، جب اس کو غذا مل جاتی ہے کھاتا ہے اور جب سیر ہو جاتا ہے تو بچی ہوئی غذا کو دوسرے وقت کے لئے زمین میں دفن کر دیتا ہے۔ ذرا سوچئے یہ ہوشیاری اس بے عقل جانور میں کس نے پیدا کی؟ دراصل یہ سب کچھ قدرت الٰہی کی کاریگری ہے۔

چیل کا بھی یہی حال ہے کہ بدہیئت تھی، اس نے اپنی جان کی حفاظت اپنی تیز اور بلند اڑان سے کی، اپنی روزی حاصل کرنے کے لئے قدرت نے اس کو بہت تیز نظر بخشی جس سے وہ آسمان کی بلندی سے اپنی غذا کا پتہ لگا لیتی ہے اور پھر تیزی سے اس پر جھپٹتی ہے، وہ یہ بھی خوب پہچانتی ہے کہ کس کی اس کی طرف پشت ہے اور کس کا اُس کی طرف منہ ہے، اس لئے آپ دیکھیں گے کہ وہ لوگوں کی چیزوں کو پیچھے سے آ کر جھپٹتی ہے آگے سے نہیں آتی اس ڈر سے کہ کوئی اس کو حملہ سے نہ روک دے، قدرت سے اس کو تیز بلیوں جیسے پنجے ملے ہیں تاکہ وہ اپنی غذا آسانی سے اٹھائے اور پھر چیز چھوٹنے نہ پائے۔

گرگٹ کی تخلیق بھی عجیب طرح کی ہوئی ہے، یہ سست حرکت پیدا ہوا ہے، اس سستی کی بنا پر روزی حاصل کرنا دشوار تھا، لہٰذا قدرت نے اس کو عجیب ساخت عطا فرمائی، اس کو آنکھیں ایسی دیں کہ چاروں طرف گھومتی ہیں اور ان سے یہ اپنے شکار کو ہر رُخ سے دیکھ لیتا ہے اور اس کا بدن ہلتا تک نہیں، درخت سے ایسا چمٹتا ہے کہ گویا یہ بے جان چیز ہے، پھر اس کو اپنا رنگ بدلنے کی طاقت عجیب ملی ہے، جس رنگ کے درخت پر ہوتا ہے اسی کے رنگ میں رنگ جاتا ہے کہ دیکھنے والا اس کے جسم کا پتہ نہیں لگا سکتا، یہ چپ چاپ بیٹھا رہتا ہے، جب دیکھتا ہے کہ کوئی مکھی یا پتنگا وغیرہ اس کے پاس سے گزرا اپنی زبان نکالتا ہے اور ایسی تیزی سے اس کو جھپٹ لیتا ہے کہ جیسے بجلی چمک گئی، پھر چپ چاپ بیٹھ جاتا ہے، معلوم ہوتا ہے کہ درخت کا چھلکا ہے، اس کی زبان عام زبانوں سے کچھ جدا پیدا ہوئی ہے، یہ تین بالشت تک کی چیز کو اس کے ذریعہ گھسیٹ لیتا ہے۔ جب دیکھتا ہے کہ کوئی خوفناک چیز اس کے پاس آ رہی ہے تو اپنی ہیئت اور رنگ کو اس نوعیت سے بدلتا ہے کہ اس کو پکڑنے والا اس سے نفرت کرنے لگے۔ (باقی آئندہ)

قسط نمبر: ۱۲

عکسِ سلیمانی

حسن الہاشمی

تسخیر محبت اور فراوانی رزق کے لئے

ایک عجیب و غریب عمل جو اکابرین سے منقول ہے پیش کیا جارہا ہے۔ یہ عمل نہایت موثر ہے۔ اس عمل کے ذریعہ تسخیر محبت کی دولت زبردست طریقے سے حاصل کی جاسکتی ہے اور اس عمل کے بعد دولت موسلا دھار بارش کی طرح برستی ہے۔ اس عمل میں مکمل کامیابی کے لئے ایسی عورت کی قبر تلاش کریں جو بچے کی پیدائش کے وقت گذر گئی ہو۔

نوچندی جمعرات کو اس عمل کی شروعات کریں، نمازِ فجر سے پہلے غسل کرنے کے بعد نیا لباس زیب تن کریں اور روزہ رکھیں اور افطار سے پہلے ساعتِ زہرہ میں مندرجہ ذیل نقش لکھیں، یہ نقش سورۂ اخلاص کا ہے، اس نقش کو اسی طرح لکھیں اور اس کے چاروں طرف جو حروف لکھے گئے ہیں ان کو بھی لکھ دیں اور نقش کے نیچے عزیمت بھی تحریر کردیں، اس کے بعد ایک ہزار مرتبہ سورۂ اخلاص اول و آخر سو مرتبہ درود شریف پڑھ کر نقش پر دم کردیں، جب روزہ افطار کرلیں تو نمازِ مغرب کے بعد اس نقش کو اُس عورت کی قبر میں سرہانے کی طرف اندازاً عورت کے سینے کے بالمقابل دفن کردیں۔

اگلے دن پھر روزہ رکھیں اور سحری کھانے کے بعد اس نقش کو قبر سے نکال کرلے آئیں اور نمازِ فجر کے بعد پھر ایک ہزار مرتبہ سورۂ اخلاص اول و آخر سو مرتبہ درود شریف پڑھ کر اس نقش پر دم کردیں اور اس نقش پر موم جامہ کرکے ہرا کپڑا چڑھالیں، پھر اسی دن ساعت زہرہ میں چاندی کے تین پیالے لے کر ان میں کوئی شربت تیار کرکے بھرلے اور ایک ہزار مرتبہ سورۂ اخلاص اول و آخر سو مرتبہ درود شریف پڑھ کر ان تینوں پیالوں پر دم کرے اور اس عمل کا ثواب سرکار دوعالم ﷺ کو، تمام اہل بیت کو، تمام بزرگوں کو اور نقش کے موکلین کو پہنچادیں۔ اس دن روزے کا افطار اسی ترتیب سے کرے۔ دوسرا پیالہ کسی کم سن بچے کو دیدیں۔ اگر وہ بچہ یتیم ہو تو بہتر ہے ورنہ کسی بھی یتیم بچے کو بشرطیکہ وہ اپنا رشتہ دار نہ ہو اس کو دیدیں۔

تیسرا پیالہ شربت سمیت دریا میں ڈال دیں۔

نقش کو ہمیشہ اپنے ساتھ اور روزانہ چاندی کے پیالے میں پانی بھر کر ۱۱ مرتبہ سورۂ اخلاص اول و آخر ایک بار درود شریف پڑھ کر اس پانی پر دم کردے اور پی لے، چالیس دن تک اس عمل کو لگاتار پابندی کے ساتھ کریں، اس کے بعد ایک مہینے میں صرف ایک بار کرلیا کریں۔

انشاء اللہ خلقت آگے پیچھے پھرے گی اور دولت کے انبار لگ جائیں گے۔

نقش اس طرح بنے گا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بحق میکائیل — ابجد ہوز — بحق جبرائیل

حطی کلمن — سعفص قرشت

۴۴۶	۴۵۰	۴۵۳	۴۳۹
۴۵۲	۴۴۰	۴۴۵	۴۵۱
۴۴۱	۴۵۵	۴۴۸	۴۴۴
۴۴۹	۴۴۳	۴۴۲	۴۵۴

بحق اسرافیل — بحق عزرائیل

بحق ب س م ال ل ہ ال ر ح م ان ال ر ح ی م

اللهم سخر لی قلوب جمیع المخلوقات و سخر لی کل شیء فی هذه الدنیا.

الوحا الوحا العجل العجل الساعة الساعة بحق نقش مبارك

یا خالق محبت یا رزاق انك علیٰ كل شیء قدیر.

عمل فتوحات

یہ فتوحات کا عمل ہے، اس عمل کے ذریعہ دستِ غیب کی دولت حاصل ہوتی ہے، اس عمل کا طریقہ یہ ہے کہ مندرجہ ذیل نقش کو ماہ ثابت یا ماہِ ذوجسدین میں عروج ماہ میں لکھ کر اپنی ٹوپی میں رکھ لیں یا اپنے تکیہ میں رکھ لیں۔ اس عمل کی شروعات اگر نوچندی جمعرات سے کریں تو افضل ہے ورنہ عروج ماہ میں کسی بھی رات سے کریں۔ پہلی رات میں ۱۲۰۷۲ مرتبہ ''یاباسط'' پڑھیں، پھر گیارہ راتوں تک لگاتار ''یاباسط'' پڑھتے رہیں اور اس دوران روزانہ تین نقش لکھ کر آٹے میں گولیاں بنا کر دریا میں ڈالتے رہیں۔

گیارہویں دن ایک نقش زیادہ بنائیں، یعنی چار نقش بنائیں، ایک نقش ہرے کپڑے میں پیک کر کے اپنے دائیں بازو پر باندھیں اور تین نقش حسب معمول دریا میں ڈال دیں۔ اس کے بعد ''یاباسط'' ۷۲ مرتبہ صبح شام پڑھتے رہیں، انشاء اللہ زبردست فتوحات ہوں گی اور روزانہ غیب سے معقول رقم ملتی رہے گی۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۳۱۲	۳۲۳	۳۱۷	۳۲۶
۳۲۵	۳۱۸	۳۲۰	۳۱۵
۳۲۲	۳۱۳	خانہ مطلوب	۳۱۶
۳۱۹	۳۲۴	۳۱۴	۳۲۱

نوٹ : یہ نقش آتشی چال سے اسی طرح بنے گا، جو ہندسے اس نقش میں دیئے گئے ہیں وہ جوں کے توں خانوں میں نقل ہوں گے کیوں کہ یہ نقش اسی طرح بزرگوں سے نقل ہوتا چلا آرہا ہے۔

فتوحات کا ایک اور عمل

یہ عمل بھی ماہ ثابت یا ماہ ذوجسدین میں نوچندی جمعرات سے شروع ہوگیا، روزانہ عشاء کے بعد ۳۱۲۵ مرتبہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھی جائے، اول وآخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں، انشاء اللہ چالیس دن میں زکوٰۃ ادا ہوجائیگی۔

چالیس دن کے بعد تین دن یہ عمل کریں، ان میں روزہ رکھیں اور رات کو عشاء کے بعد بحالت احرام ایک ہزار چالیس مرتبہ کھڑے ہوکر "یا منعم" پڑھیں، تیسری رات عمل کے بعد یہ نقش تیار کریں اور اس کو ہرے کپڑے میں پیک کرکے اپنے دائیں بازو پر باندھ لیں، انشاء اللہ فتوحات ہوں گی اور زبردست ہوں گی، روزانہ کچھ نہ کچھ خیرات کرتے رہیں اور صبح کو روزانہ نمازِ فجر کے بعد بسم اللہ اور عشاء کے بعد دوسو مرتبہ "یا منعم" پڑھنے کا معمول رکھیں تا کہ فتوحات کا سلسلہ بند نہ ہو۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۴۶	۲۴۹	۲۵۲	۲۳۹
۲۵۱	۲۴۰	۲۴۵	۲۵۰
۲۴۱	۲۵۴	۲۴۷	۲۴۴
۲۴۸	۲۴۳	۲۴۲	۲۵۳

حصولِ روزگار کے لئے

اس عمل کو عروج ماہ میں کسی دن سے شروع کریں، نمازِ فجر کے بعد گیارہ بار درود شریف پڑھنے کے چاروں قل ۲۱ مرتبہ پڑھیں، نمازِ ظہر کے بعد چاروں قل ۲۲ مرتبہ، اول آخر درود شریف ۱۱ مرتبہ پڑھیں، بعد نمازِ عصر چاروں قل ۲۳ مرتبہ اول وآخر درود شریف ۱۱ مرتبہ پڑھیں، بعد نمازِ مغرب چاروں قل ۲۴ مرتبہ اول وآخر درود شریف ۱۱ مرتبہ پڑھیں اور بعد نماز عشاء چاروں قل ۲۵ مرتبہ اور اول وآخر درود شریف ۱۱ مرتبہ پڑھیں۔ اس عمل کو لگاتار ۴۰ دن تک کریں، انشاء اللہ اس دوران روزگار لگ جائے گا۔

غیب سے سوال کا جواب تحریری طور پر حاصل کرنے کا عمل

سورۂ جن کی اس آیت کو زبانی یاد کرلیں قُلْ اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْٓا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا (1) يَّهْدِيْٓ اِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ اَحْضُرُوْا يا خدام هذه السورة بحق محمد ﷺ. اس عمل کی شروعات ماہ ثابت میں عروج ماہ میں کریں۔ اس عمل کے دوران پرہیز جلالی اور ترک حیوانات ضرور کریں۔ عمل احرام باندھ کر کریں اور احرام کے ایک کونہ میں ۱۰۰ گرام

جو باندھ لیں اور ایک گلاب کا پھول بھی رکھ لیں۔ روبرو قبلہ ہو کر ۴۰۵ مرتبہ مذکورہ آیت مع اول و آخر درود شریف ۳ مرتبہ پڑھیں، لگاتار ۲۰ دن پڑھنے کے بعد ایک دن کا ناغہ کر کے پھر ۲۰ دن تک لگاتار پڑھیں، اس کے بعد روزانہ دیکھتے رہیں کہ جواب آ گیا یا نہیں۔ اگر اس دوران جواب مل گیا تو بھی دو دن پورے کریں، اس کے بعد جب بھی کسی سوال کا جواب مطلوب ہو سوال لکھ کر اپنے تکیہ کے نیچے رکھ لیں اور رات کو سونے سے پہلے ۴۰۵ مرتبہ مذکورہ آیت پڑھیں، اول و آخر ۳ بار درود شریف پڑھیں، انشاء اللہ پہلی ہی رات میں جواب مل جائے گا۔

اس عمل کو جس جگہ کریں وہاں آیت الکرسی کا حصار کر لیں اور دوران عمل کھلا ہوا چاقو یا حصار اپنے پاس رکھیں۔ یہ عجیب عمل ہے، اگر اس کو ایمان و یقین کے ساتھ کریں گے تو انشاء اللہ زبردست کامیابی ملے گی، خصوصاً عاملین اس عمل سے بھرپور فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

دفینہ نکالنے کا عمل

جس مکان میں دفینے کا گمان ہو اس مکان کے سو حصے متعین کرے اور وہاں ایک دو تین لکھ کر سب کو الگ الگ شمار کر لے، یعنی ہر ایک حصے پر ایک ہندسہ لکھ دے، اس طرح پورے مکان کو سو حصوں میں تقسیم کر لے اور کاغذ کے سو پرزوں پر ایک سے ۱۰۰ تک ہندسے الگ الگ لکھ لے یعنی ایک کاغذ کے پرزے پر ایک، دوسرے پر ۲، تیسرے پر ۳ وغیرہ۔ پھر ان کاغذ کے پرزوں کو الگ الگ مٹی کی گولیوں میں رکھ کر گولیاں بنا لے اور ان سب پر سو مرتبہ سُبْحٰنَكَ لَا عِلْمَ لَنَا اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْم پڑھ کر پھونک دیں، اس کے بعد تین مرتبہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْم پڑھ کر پھونک دیں، پھر ایک بار سورۂ فاتحہ، ایک بار چاروں قل، ایک بار درود شریف پڑھ کر ان سب گولیوں پر پھونک مار دیں، پھر ایک طشت میں پانی بھر کر ان میں یہ گولیاں چھوڑ دیں اور اس کے بعد ایک مرتبہ درود شریف پڑھ کر سورۂ یٰسین پڑھنی شروع کریں۔ انشاء اللہ سورۂ یٰسین پوری ہونے سے پہلے کوئی ایک گولی پانی میں تیرنے لگے گی، اس گولی کو بسم اللہ پڑھ کر اٹھا لیں اور دیکھیں کہ اس گولی کے اندر جو کاغذ ہے اس پر کون سا نمبر لکھا ہوا ہے، پھر دیکھیں کہ وہ نمبر مکان کے کس حصہ کا ہے، بس سمجھ لیں دفینہ اسی جگہ ہے۔

اس کے بعد سورۂ جن کی شروع کی آیات شَطَطًا تک روزانہ ۳۱۲۵ مرتبہ پڑھے اور روزانہ پانی پر دم کر کے وہاں چھڑکے جہاں کے بارے میں بذریعہ نمبر یہ اندازہ ہوا ہو کہ اس جگہ دفینہ ہوگا۔ اس عمل کو ۴۰ دن تک کریں، جس دن وہ جگہ کھودنے کا ارادہ ہو ۴۰ مرتبہ اس آیت کو پڑھ کر اپنے اوپر دم کرے اور اُس اوزار پر دم کرے جس کے ذریعہ زمین کی کھدائی کرنی ہو، انشاء اللہ آسانی سے دفینہ نکل آئے گا، پھر جو بھی دفینے کے اصول ہوں ان پر عمل کرے۔

جتنی چاہے دولت حاصل کرو

دولت حاصل کرنے کا یہ عمل تیر بہدف ثابت ہوتا ہے اور اس عمل کی خوبی یہ ہے کہ اس عمل کا عامل جس صورت میں دولت چاہے اس کو اس صورت میں دولت عطا ہوتی ہے اور اس عمل کے موکلین اور جنات عامل کی خواہش کے مطابق دولت کا ڈھیر لگا دیتے ہیں، مثلاً اگر عامل اشرفیاں مانگے تو اشرفیاں لا کر دیتے ہیں، اگر وہ ریال طلب کرے تو ریال لا کر دیتے ہیں اور اگر عامل ڈالر مانگے تو ڈالر لا کر

قدموں میں ڈال دیتے ہیں۔ یہ عمل گیارہ دن کا ہے لیکن دورانِ عمل پرہیز جلالی اور ترکِ حیوانات کو ملحوظ رکھے۔ اس عمل کا ارادہ ان ہی لوگوں کو کرنا چاہئے جو دل کے مضبوط ہوں ار جن کی صحت بھی درست ہو کیوں کہ اس عمل میں پانچ دن کے بعد جنات کی آمد ورفت شروع ہو جاتی ہے اور وہ حاضر ہو کر خلل ڈالنا شروع کر دیتے ہیں لیکن ان کی مجال نہیں ہوتی کہ وہ حصار کے اندر کوئی ریشہ دوانی کرسکیں۔ عامل کو چاہئے کہ وہ حصار کا دائرہ اپنے اردگرد کھینچ کر بیٹھ جائے، وہ اللہ کے فضل سے محفوظ رہے گا۔ جنات حصار کے دائرہ سے باہر رہ کر مختلف حرکتیں اس لئے کریں گے تا کہ عامل اس عمل سے باز آجائے۔

عمل کا طریقہ یہ ہے کہ سب سے پہلے عامل کو چاہئے کہ قرآن کریم کی درج ذیل آیت کو خوب اچھی طرح صحیح تلفظ کے ساتھ یاد کرے، یہ آیت زبانی یاد ہونی چاہئے۔ اس عمل کو ماہ ثابت میں نوچندی جمعرات سے شروع کرنا ہے۔ عمل شروع کرنے سے پہلے اپنے کپڑوں کو عطر سے معطر کر کے مکمل تنہائی میں اس عمل کو کرے اور جس کمرے میں عمل کرے وہاں اپنے چاروں طرف اگربتیاں جلالے۔ یہ عمل پلنگ پر بیٹھ کر بھی کیا جاسکتا ہے لیکن افضل یہ ہے کہ زمین پر بیٹھ کر کرے اور زمین بالکل پاک صاف ہونی چاہئے۔ عمل شروع کرنے سے تین دن پہلے ہی سے پرہیز جلالی اور ترک حیوانات کرنا چاہئے اور عمل کے وقت آیت الکرسی کا حصار کر لینا چاہے۔ اس وقت حصار قطبی بھی بہت موثر ثابت ہوگا۔ یہ عمل گیارہ دن تک لگاتار کرنا ہے۔ یہ عمل دن میں بھی کیا جاسکتا ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ اس عمل کو عشاء کے بعد بلکہ نصف شب کے بعد کرے۔ عمل کا لباس الگ رکھے اور عمل سے فارغ ہو کر اُس لباس کو اتار دے اور گیارہ راتوں تک ایک ہی لباس رکھے۔ یہ بات یاد رہے کہ دورانِ عمل پانچ دن کے بعد اگر آیت بھول گیا یا جنات کی خلل اندازی کی وجہ سے ڈر گیا یا گھبرا گیا پھر دماغ خراب ہونے کا خطرہ رہے گا، اس لئے عمل کی آیت کو خوب اچھی طرح حفظ کرلے۔

آیت یہ ہے: قَالَتْ يٰٓاَيُّهَا الْمَلَؤُا اِنِّيْٓ اُلْقِيَ اِلَيَّ كِتٰبٌ كَرِيْمٌ. اِنَّهٗ مِنْ سُلَيْمٰنَ وَاِنَّهٗ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. اَلَّا تَعْلُوْا عَلَيَّ وَاْتُوْنِيْ مُسْلِمِيْنَ. (سورۂ نمل: پارہ:۱۹)

اس آیت شریفہ کو روزانہ دو ہزار اکیس بار پڑھنا ہے اول وآخر گیارہ مرتبہ درود شریف بھی پڑھنا ہے۔ یہ بات بھی ذہن میں رکھیں کہ اپنی ضرورت سے زیادہ مانگنا ٹھیک نہیں ہوتا۔ ضرورت کے مطابق پیسہ منگائیں تو عمر بھر آتا رہے گا۔ اگر ضرورت سے زیادہ منگائیں تو کسی نقصان سے بھی دوچار ہو سکتے ہیں۔ اگر کبھی عامل یہ چاہے کہ بس اب رقم آنی بند ہو جائے تو جو رقم اس عمل کے ذریعہ حاصل ہوئی ہے عامل اس رقم کو اپنی زبان کی نوک لگادے تو رقم کی آمد رک جائے گی۔ اس دولت کو ناجائز اور غیر شرعی امور میں خرچ کرنا بھی تباہی اور بربادی کا باعث بنتا ہے۔ یہ عمل بزرگوں کی ایک امانت ہے۔ اس عمل کو نہایت مجبوری میں اپنے قرض کی ادائیگی کے لئے یا محتاجی اور افلاس کو دور کرنے کے لئے کیا جائے۔ مالدار بننے کے لئے عمل کرنا مناسب نہیں ہے۔ اس عمل میں کامیابی کے بعد اس آیت کریمہ کو روزانہ پڑھنا اول وآخر ایک بار درود شریف پڑھنا ضروری ہے تا کہ عمل قابو میں رہے اور جنات اور موکلین رقم لانے کی خدمت انجام دیتے رہیں۔

لوگوں کو مسخر کرنے کے لئے

اس عمل کو بھی ماہ ثابت میں کرنا چاہئے اور اس کی شروعات نوچندی جمعرات سے کرنی چاہئے۔ یہ عمل ۱۴ دن کا ہے۔ اس عمل کے

لئے یہ چیزیں درکار ہوں گی ۲۵ گرام چھوٹی الائچی، ۲۵ گرام بڑی الائچی، ۲۵ گرام عطر شرک کے کسی چوراہے میں پڑی ہوئی ۲۵ کنکریاں، کمہار کے یہاں کی ۲۵ ٹھیکریاں (ٹوٹی ہوئی ٹھیکریاں جو چھوٹے انگور کے بقدر ہوں) کنکریوں کو اچھی طرح پانی سے دھولیں عمل کے وقت ان سب چیزوں کو اپنے سامنے رکھ لیں اور عمل شروع کرنے سے پہلے کپڑوں پر عطر لگالیں اور کپڑے میں لوبان کی دھونی دیں، کنکری اپنے پاس رکھیں اور روزانہ ایک گھنٹے تک لاتعداد مرتبہ یہ عمل پڑھیں، اول وآخر ۲۱ بار درود شریف پڑھیں اور ایک گھنٹے تک سورۂ فاتحہ لاتعداد مرتبہ پڑھیں۔ ایک گھنٹے کے بعد ان تمام چیزوں پر دم کریں، پھر ان چیزوں کو الگ الگ ڈبیوں میں بند کر کے رکھ دیں اور اگلے دن عمل کے لئے انہیں پھر اپنے سامنے ڈبیوں سے نکال کر رکھ لیں اور حسب معمول عمل شروع کریں۔ ۱۴ دن میں عمل مسلسل ہوگا، اس کے بعد کو جس کو بھی مسخر کرنا ہو یا اس کے دل میں اپنی محبت کی آگ بھڑکانی ہو تو ایک کنکری لے کر اس کی کمر پر ماردیں وہ اسی وقت محبت میں مبتلا ہوگا اور دیوانگی کی حد تک محبت کرنے لگے گا۔ عورت کو مسخر کرنے کے لئے کمہار کے یہاں والی ٹھیکری کا استعمال کریں، عطر اگر اپنے کپڑوں پر لگا کر کسی سے ملیں گے تو وہ محبت میں پاگل ہوجائے گا۔ الائچی مطلوب کو کھلانا ہوگی، پان وغیرہ میں رکھ کر دے سکتے ہیں لیکن شربت میں ڈال کر اس کو دیوانہ بنا سکتے ہیں۔ واضح رہے کہ ناجائز امور میں اس عمل کو استعمال نہ کریں ورنہ گناہگار ہوں گے اور پھر یہ عمل اللہ کی نافرمانی کا سبب بنے گا۔ یہ تمام چیزیں ختم ہونے کے بعد اس عمل کو پھر دوبارہ کریں۔ اس عمل کی فیوض وبرکات ایک بار کرنے سے باقی نہیں رہتیں۔

اس زمین پر پانی ایک معجزہ ہے جو ہائیڈروجن کے دو ایٹمس اور آکسیجن کے ایک ایٹم کے باہم ملنے سے برپا ہوا ہے۔ رب کائنات نے جب اس زمین کی تخلیق فرمائی تو یہاں ایک متعینہ مقدار میں پانی اتارا اور ہر زندہ شے پانی سے پیدا کی۔ اس سرزمین خشکی کے مقابلے پانی کی مقدار ستر فیصد ہے اور انسانی جسم میں بھی اس کا یہی تناسب برقرار رکھا گیا۔

سائنس دانوں کا خیال ہے کہ پانی ایک ایسی دوا کے مانند ہے جو نہ صرف انسانی بیماریوں کو روکتا ہے بلکہ اہم بیماریوں کا علاج بھی کرتا ہے۔ لورین آئیسلے کے مطابق اس سرزمین پر اگر کوئی جادوئی شے ہے تو وہ پانی ہے۔ انسانی جسم میں دل جیسا اہم عضو اس وقت سے دھڑکنا شروع ہوجاتا ہے جب بچہ اپنی ماں کے پیٹ میں محض بیس دن کا ہوتا ہے اور پھر اس کی آخری سانس تک دھڑکتا ہی رہتا ہے۔ دل دھڑکنے لئے بار بار سکڑنا اور پھیلنا اس پانی کی وجہ سے ممکن ہے جو اس کے خلیوں میں موجود ہوتا ہے۔ آدں میں نظام ہضم کے لئے پانی ہی ذمے دار ہے۔ غذا میں موجود تغذیات پانی میں حل ہو کر ہی خون میں منتقل ہو پاتے ہیں جہاں سے وہ جسم کے ایک ایک خلیے میں پہنچ کر توانائی فراہم کرتے ہیں۔ انسانی جسم میں پانی کی کمی سے طرح طرح کے مسائل پیدا ہوتے ہیں بالخصوص چھوٹے بچوں، بوڑھوں یا لمبی بیماری میں مبتلا مریضوں میں پانی کی کمی مہلک ثابت ہوسکتی ہے۔ ایسی ہلاکت خیز کے تجربات عام طور پر سامنے آتے رہتے ہیں۔ بزرگوں، بچوں یا مریضوں کو اگر غیر معمولی طور پر الٹیاں یا دست آجائیں تو انہیں مسلسل پانی پلانے کا مشورہ دیا جاتا ہے کیوں کہ اگر یہ صورت حال دیر تک جاری رہ جائے تو اس کے مہلک نتائج برآمد ہوتے ہیں۔

ماہرین کے مطابق بہت سی بیماریاں جیسے قبض، سردرد، خواتین میں حیض کی بے قاعدگی، وزن میں اضافہ و بلڈ پریشر، چکرآنا، جوڑوں کا ورم اور درد، ذہنی خلفشار کو نسٹرول میں اضافہ، آنکھوں کا جریان خون، اعضاء کی کارکردگی کا معطل ہوجانا، انیمیا سائنوسائیٹس قلبی عارضے یہاں تک کہ قولون، الیوفلیس، جگر، پھیپھڑوں اور رحم کے کینسر کے لئے بھی پانی کی کمی ذمے دار ہوتی ہے لیکن اگر اس کمی کی طرف توجہ دی جائے تو بڑی حد تک ان بیماریوں سے محفوظ رہا جاسکتا ہے۔ پانی دماغی خلیوں کو قوت دیتا اور یادداشت کو بڑھاتا ہے۔ دماغ کے گرے میٹر (Greymatter) میں ۸۵ فیصد تک پانی ہوتا ہے۔ سائنس دانوں کا کہنا ہے کہ اگر اس میں صرف دو فیصد کی کمی واقع ہوجائے تو یادداشت متاثر ہونے لگتی ہے اور انسانوں کی جوڑنے اور گھٹانے کی اہلیت کم ہوجاتی ہے۔ اگر جسم میں پانی کی کمی نہ ہونے دی جائے تو دماغی صلاحیتوں کو نارمل رکھا جاسکتا ہے۔

پانی قلب کی نارمل دھڑکن کے لئے ضروری : تجربات سے پتہ چلتا ہے کہ جسم میں پانی کی کمی سے دل کی دھڑکن بے قاعدہ ہوجاتی ہے لیکن اگر اس کمی کو بحال کردیا جائے تو دھڑکن نارمل ہوجاتی ہے۔

گردے کی پتھری کے لئے پانی بے مشکل دوا : حضرت عیسیٰ علیہ السلام ۴۰۰ سال ہپوکریٹس (Hippocrates) نے پیشاب کی نالی میں پتھری کی تکلیف کو رفع کرنے کے لئے زیادہ مقدار میں پانی پینے کی سفارش کی تھی۔ موجودہ سائنس کے مطابق بھی گردے کی پتھری سے حفاظت کا بہترین طریقہ کثیر مقدار میں پانی کا استعمال ہے۔ گردے کی پتھری سے بچنے کے لئے عام طور سے جو کا پانی تجویز کیا جاتا ہے۔

موٹاپے کا علاج پانی : زیادہ پانی پینے والے کھانا کم کھاتے ہیں اور اس طرح قدرتی طور پر ان کا وزن قابو میں رہتا ہے۔ ماہرین کے مطابق وہ لوگ جن کا وزن بڑھا ہوا ہو وہ روزانہ پانچ سے ۶ گلاس نیم گرم پانی پئیں اور پھر پانی کے کرشمے دیکھیں کہ وہ کس طرح ان کے بڑھے ہوئے وزن کو کم کر دیتا ہے۔

ماہرین کے مطابق اگر صبح نہار منہ صرف دو گلاس تازہ پانی ہی پی لیا جائے تو وہ عام صحت کو قائم رکھنے کے لئے کافی ہے کیوں کہ صبح اٹھنے کے بعد پیٹ خالی ہوتا ہے، اس لئے پانی کو جسم کے زہریلے مادے کو خارج کرنا آسان ہوتا ہے، اس کے علاوہ پانی خون کو پتلا کرنے اور بدن کے اہم اعضاء کو تقویت پہنچا کر انہیں چاق وچوبند رکھنے میں بھی مددگار ثابت ہوتا ہے۔ اوپر بیان کی گئی بیماریوں کو روکنے میں بھی پانی بہت اہم رول ادا کرتا ہے۔ اس سلسلے میں مسٹر آر جی کنکن وانی نے عوام کی بہبود کے خیال سے دکن کرانیکلس نامی میگزین میں پانی سے معجزاتی علاج، عنوان کے تحت ایک مضمون شائع کیا تھا جس میں انہوں نے "جاپان سکنیس ایسوسی ایشن کا حوالہ دیتے ہوئے لکھا تھا کہ پانی کے ذریعہ بہت سی بیماریوں کا علاج ممکن ہے۔ ان میں سردرد، انیمیا، عام فاج، موٹاپا، جوڑوں کا ورم اور درد، ناک کے جوف کی سوجن، کھانسی، پھیپھڑوں کی دق، جگر کی خرابی، پیشاب اور تناسل امراض، تیزابیت، پیچش، کانچ نکلنا، قبض، ذیابطیس، امراض چشم، بے قاعدہ حیض، لیکوریا، حلق کا ورم اور رحم و پستان کے کینسر جیسی بیماریاں شامل تھیں۔

اب سے تقریباً ۲۵۰۰ سال پہلے کنفیوشس نے کہا تھا کہ کسی بھی جاندار کی صحت اس کے معدے کی صحت پر موقوف ہوتی ہے، اس بیان کی روشنی میں رمضان کے روزے اللہ کا انتہائی کرام اور اس کی رحمت سے تعبیر کئے جاسکتے ہیں۔ دیکھا جائے تو صاف پانی جسم کے اندر پہنچ کر پوری طرح اس کی صفائی کر دیتا ہے تاکہ نظام ہضم کی کارکردگی بڑھ جائے۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ جب پانی کے قولون اور آنتوں کی اندرونی جھلی ڈھل کر صاف ہوجاتی ہے تو غذاء میں موجود تغذیات کا خون میں انجذابی عمل تیز ہوجاتا ہے اور نتیجے کے اندر صحت مند خون کا اضافہ ہوجاتا ہے۔ ظاہر ہے یہ صحت مند تازہ خون جسم کے جس حصے میں پہنچے گا وہاں کی بیماریوں اور عارضوں کو ختم کرنے میں مددگار ثابت ہوگا۔ پانی کے ذریعے علاج کا طریقہ یہ ہے کہ صبح اٹھنے کے فوراً بعد ۲۶ کلو یا ۱۲۶۰ ملی لیٹر تازہ، صاف پانی پی لیا جائے۔ یہ کام منہ ہاتھ دھونے اور دانت صاف کرنے سے بھی پہلے کیا جانا چاہئے۔ اگلے پینتالیس منٹ تک کچھ بھی کھایا پیا نہ جائے۔ اس بات کا بھی خیال رہے کہ رات کو سونے سے پہلے جسم کو متحرک کرنے والی کوئی شئے یا مشروب کا استعمال نہ کیا جائے۔ ایک دفعہ میں اس قدر پانی پی لینا یقیناً ایک مشکل کام ہے لیکن چند روز کی کوشش اسے آسان بنادے گی۔ ایک بار میں جس قدر بھی پانی آسانی سے پیا جاسکے پی لیں اور اس کے بعد یا تو لیٹ جائیں یا پھر ایک جگہ کھڑے ہو کر چلنے کی کوشش کریں، تھوڑا وقفہ دے کر باقی پانی بھی پی لیں۔ چند روز ضرور دشواری محسوس ہوگی لیکن بعد میں یہ کام آسان ہوجائے گا۔ جوڑوں کی سوجن یا درد میں مبتلا مریضوں کو پہلے تین ہفتے میں پانی پینے کا یہ عمل دن میں تین بار دوہرنا چاہئے لیکن بعد میں صرف ایک ہی بار پانی پینا کافی ہوگا، پانی سے علاج کے دوران کھانے کے دو گھنٹے بعد پانی پینا چاہئے۔ ساتھ ہی مشروبات وغیرہ سے بھی مکمل طور پر پرہیز کرنا چاہئے۔ تجربات شاہد ہیں کہ پانی کے ذریعے حسب ذیل بیماریاں ان کے سامنے دی گئی مدت میں دور ہوسکتی ہیں۔

(۱) ہائی بلڈ پریشر (ایک مہینہ)
(۲) قبض (ایک یا دو دن)
(۳) ذیابطیس (ایک سے دو ہفتے)
(۴) کینسر (ایک مہینہ)
(۵) پھیپھڑوں کی دق (۳ سے ۹ مہینے)

اس طریق علاج کو اپنانے والے ایک نوجوان کا کہنا تھا کہ پہلے روز پانی پینے کے بعد اُسے تین بار پیشاب کے لئے جانا پڑا، جس کے بعد اسے ناشتہ انتہائی ذائقہ دار اور راحت بخش محسوس ہوا۔ دوسرے دن اس کے اجابت کے مسائل حل ہوگئے اور تین مہینوں کے اندر اس کا وزن بڑھ گیا۔ اس نے بتایا کہ اس علاج کے بعد سے اب تک وہ کبھی بیمار نہیں

ہوا یہاں تک کہ معمولی نزلہ اور کھانسی تک اسے نہیں ہوئی۔

علاج کی غرض سے پانی کا استعمال "واٹر یا ہائیڈرو تھیراپی" (Hydro Therapy Water or) کہلاتا ہے۔ پانی پی کر بیماریوں کا علاج یا روک تھام اور واٹر تھیراپی کا صرف ایک پہلو ہے جب کہ دوسرا ایک پہلو اور بھی ہے جس میں پانی کو جسم کے باہر سے استعمال کیا جاتا ہے۔ عام گرم پانی کے ٹب میں لیٹنے یا پھر گندھک کے چشموں سے نکلنے والے گرم پانی میں خود کو ڈبونے سے جو لطف اور راحت حاصل ہوتی ہے وہ تو ہے ہی تاہم اس عمل کے دوران نہ صرف جسم کے بہت سے درد رفع ہو جاتے ہیں بلکہ جسمانی حرکت میں بھی اضافہ ہوتا ہے اور بعض بیماریاں تک دور ہو جاتی ہیں۔ انسانی جسم جیسے ہی گرم پانی کے اندر جاتا ہے اسی لمحے پانی کے فوائد حاصل ہونے شروع ہو جاتے ہیں۔ سب سے پہلے اسے گرمی کا احساس ہوتا ہے، جس کے ساتھ ہی پانی اس کے جسم کے اوپر اچھال کر ہلکا کر دیتا ہے اور وہ کسی قدر زمینی کشش سے آزاد ہو جاتا ہے اور پھر ان کے اثر سے جسم کا دورانی نظام متاثر ہونے لگتا ہے۔

گرم پانی جسم کو گرم کر دیتا ہے۔ یہ عمل اوپری جلدی سے شروع ہوتا ہے، فوراً ہی دل اپنی کارکردگی تیز کر دیتا ہے اور وہ زیادہ قوت سے خون پمپ کرتا ہے تاکہ جسم کی اوپری شریانوں میں پہنچ کر بڑھی ہوئی حرارت کو نارمل کرنے کا عمل شروع کر سکے۔ اوپری شریانوں میں تیزی سے خون کا دوران وقتی طور پر خون کا دباؤ بڑھا دیتا ہے۔ گرم خون کے زیر اثر تیزی سے پسینہ آتا ہے جو عام حالت میں جلدی سے نکل کر بخارات کی شکل میں فضا میں تحلیل ہونے لگتا ہے، جس کے ساتھ ہی جسمانی درجہ حرارت نارمل ہونے لگتا ہے لیکن گرم پانی میں ڈوبے ہوئے جسم سے پسینہ نہیں نکل پاتا اور اوپری شریانوں کا خون جب جسم کے دوسرے حصوں میں گہرائی تک پہنچتا ہے تب وہ پورے جسم کو مزید گرم کر دیتا ہے۔ اگر گرم پانی کا درجہ حرارت ۱۰۴ ڈگری فارن ہائٹ تھا تو بیس منٹ کے اندر جسم کا مجموعی درجہ حرارت ۱۰۲ ڈگری فارن ہائیٹ ہو جاتا ہے۔

گرم پانی میں لیٹنے والے تصدیق کریں گے کہ کچھ دیر بعد ہی بے حد راحت اور سکون کا احساس ہونے لگتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ گرم خون جسم کی شریانوں میں لگاتار گردش کرتا رہتا ہے اور اس کی بڑھی حرارت شریانوں کو پھیلا کر چوڑا کر دیتی ہے، جس کے سبب دورانِ خون زیادہ آسانی اور بغیر کسی رکاوٹ کے ہونے لگتا ہے، اس کی وجہ سے بڑھا ہوا بلڈ پریشر ایک بار پھر نیچے آ جاتا ہے۔

وجہ چاہے کچھ بھی ہو لیکن اگر جسم کا کوئی عضلہ کبھی کسی تناؤ کا شکار ہو جائے تو وہ اپنے اندر موجود نسوں اور رگوں پر بھی اثر انداز ہوتا ہے۔ رگوں کے اندر دورانِ خون میں رکاوٹ پیدا ہوتی ہے اور وہ عضلے کو اتنی مقدار میں آکسیجن مہیا کرنے میں ناکام ہوتا ہے جتنی مہیا کرنا چاہئے، جس سے عضلے میں تھکن اور دوری کی شکایت میں اضافہ ہو جاتا ہے اور اس طرح عضلے میں تکلیف اور ناخوشگواری کا احساس بڑھ جاتا ہے لیکن جیسے ہی وہ عضلہ گرم پانی کے اندر جاتا ہے الٹا عمل شروع ہو جاتا ہے اور اسے راحت اور طمانیت محسوس ہونے لگتی ہے۔ گرم پانی رگوں کو کھولتا ہے اور ان میں رکاوٹ دور ہونے سے دورانِ خون تیز ہو جاتا ہے جس کے زیر اثر عضلے کو آکسیجن کی خاطر خواہ فراہمی بحال ہوتی ہے۔ نسوں پر دباؤ جیسے جیسے کم ہوتا ہے ویسے ویسے درد اور تکلیف میں افاقہ ہونے لگتا ہے اور عضلے میں رات اور خوشگواری کا احساس بڑھنے لگتا ہے۔ اگر طبی زبان میں بات کریں تو جب کوئی عضلہ تناؤ سے آزاد ہوتا ہے تو اس کے مختلف ریشوں کے درمیان فاصلہ پیدا ہو جاتا ہے اور اس طرح خون کی رگوں کو خون کی ضروری مقدار وہاں پہنچانے میں بالکل دقت نہیں ہوتی، جسمانی تحول کے نتیجے میں عضلے کے اندر جو بھی زہریلے فاصلے مادے جیسے لیکٹک ایسڈ وغیرہ پیدا ہو جاتے ہیں خون انہیں باہر نکال کر ان کی جگہ تازہ آکسیجن اور غذا سے حاصل کئے ہوئے تغذیات وہاں پہنچا دیتا ہے جس کے ساتھ ہی عضلہ راحت اور خوشگواری کا احساس کرنے لگتا ہے۔

ماہرین کا خیال ہے کہ اگر گرم پانی میں جسم کو ڈبونے کے ساتھ عضلات کی تھوڑی سی ورزش اور مساج بھی کر لیا جائے تو نتائج اور بھی بہتر اور دیرپا ہوتے ہیں۔ واٹر تھیراپی کا یہ طریقہ ان لوگوں کے لئے بہت کارآمد ہے جو عموماً ایک جگہ بیٹھ کر لکھنے کا یا پھر کمپیوٹر وغیرہ پر کام کرتے ہیں اور جس کے باعث ان کی گردن، کمر یا ہاتھوں پیروں کے حصوں میں عضلات اکڑ جاتے ہیں۔

☆☆☆

محمد اجمل انصاری

سورۂ ''اخلاص'' کے جن ''بیطیش'' کو بلانے کا عمل

سورۂ ''اخلاص'' کے جن خادم ''بیطیش'' کو اپنے پاس بلانے کے لئے سب سے پہلے اپنی چلّہ گاہ میں لوبان کی دھونی دیں پھر تمام گناہوں سے توبہ کی نیت کرتے ہوئے دو نفل نماز توبہ، پھر دو نفل نماز برائے ایصال ثواب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور پھر دو نفل نماز حاجت جن ''بیطیش'' کو اپنے پاس بلانے کی نیت سے ادا کریں، جب آپ مکمل توجہ و یکسوئی کے ساتھ سورۂ ''اخلاص'' کو پڑھنا شروع کریں، جب سورت پڑھ چکیں تو تین مرتبہ عمل حاضری پڑھیں، اسی ترکیب کے ساتھ سورۂ ہٰذا کی تعداد ۱۰۰۲ کو سات یا گیارہ دن میں پورا کریں، انشاء اللہ تعالیٰ عظیم جن ہٰذا کی حاضری ہوگی، جب یہ حاضر ہوں تو ان سے بڑے ادب واحترام سے عہد و پیمان کریں، پھر اس پر تاحیات عمل کرتے رہیں، بعد چلّہ آپ سورۂ مع عمل حاضری کو ۱۱ مرتبہ اپنے ورد میں رکھیں تاکہ عمل قابو میں رہے۔

عمل حاضری

عمل حاضری یہ ہے۔ بسم اللّٰہ الرَّحْمٰن الرَّحیم. اَقْسَمْتُ عَلَیْکُمْ یابیطیش حاضر شو حاضر شو حاضر شو بحق سورۃ بحقِ کٓھٰیٰعٓصٓ بحقِ حٰمٓعٓسٓقٓ بِحقِ سلیمان ابن داؤد علیه السلام وبحق یابدُّوح یابدُّوح یابدُّوح حاضر شو.

☆☆☆☆☆

مجرب عملیات تعویذات، کشائش رزق کے واسطے ہر مہینے کی ساتویں تاریخ

وقت نماز صبح کے غسل کرے اور آدھ پاؤ آٹا گیہوں کا لے کر طہارت سے دو روٹی پکاوے اور ان کو گھی سے چوب کرے اور ایک روٹی پر شکر رکھے اور دوسری روٹی پر تھوڑا دہی اور تھوڑا نمک اور چار مرچ سیاہ رکھے پھر دونوں روٹی اپنے آگے جائے نماز کے دونوں کناروں پر رکھے اور چار رکعت نماز نفل ادا کرے بعد اس کے فاتحہ اوپر روح حافظ خدایار خان کی دیوے اس کے بعد وقت نماز فجر کے سورج نہ نکلے یہ نقش سات سات عدد لکھے اور نگاہ رکھے جب وقت نماز ظہر کا آوے نقش لکھے ہوؤں کو دریا میں ڈالے خدا کے کرم سے کچھ مال اس کو اس طرح سے ملیں گے کہ کسی کو علم نہ ہو اور چاہئے کہ لکھتے وقت بات نہ کرے اور درود شریف دل میں پڑھتا رہے یہ عمل قصہ میں خدایار خان صاحب مرحوم کے تھا اور ان کی توجہ باطنی سے اس فقیر کو ملا ہے جو شخص اس سے فائدہ اٹھاوے اس کو اجازت ہے اور مجھ کو دعائے خیر سے یاد کرے چنانچہ نقش یہ ہے۔

۱۰	۴۵	۴۴	۷	۱۱	۱۲	۴۶
۹	۱۹	۳۴	۱۷	۲۰	۳۵	۴۱
۴۹	۳۷	۲۹	۲۵	۲۱	۱۳	۴۲
۴۸	۳۶	۲۲	۲۷	۲۶	۱۴	۲
۴۷	۱۵	۶۱	۳۳	۳۰	۳۱	۳
۲	۵	۶	۴۳	۹۳	۸۳	۲۰

دوسرے یہ نقش لکھ کر اپنے بازو میں باندھے تو ہرگز خدا کے حکم سے محتاج نہ ہوگا اور اس کو غیب سے ملے گا۔

ھوالرزاق علی الاطلاق ۹۱۱۱ بسط ۱۱۱۱ ھاولعہ

دوسرے واسطے محبت کے ساتھ چار دن ناموں کے چاہے جس درخت کے پتوں پر لکھے اور آگ میں ڈالے۔

طحعح لحعح علحعح صلحعح سلحعح

اجب یا تنکفیل بحق یا قیوم. یا حی الا ھوالحی القیوم.

دوسرے واسطے چھاتی کے درد کے لئے لکھ کر اور دھو کر پلاوے اور ایک گردن میں ڈالے درد فوراً جاتا رہے اور وہ یہ ہے۔

۷۸۶

۸	۱۲	۱۵	۱
۱۴	۲	۷	۱۳
۳	۱۷	۱۰	۶
۱۱	۵	۴	۱۶

دوسرا واسطے درد سر کے اس نقش کو لکھ کر سر میں باندھے اور وہ یہ ہے۔
دوسرے واسطے جاڑے بخار کے اس نقش کو لکھ کر ایک تو بازو میں باندھے آنے سے پہلے جاڑہ دور ہوگا نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۸۵۷	۸۶۰	۸۶۳	۸۵۰
۸۶۲	۸۵۱	۸۵۶	۸۶۱
۸۵۲	۸۶۵	۸۵۸	۸۵۵
۸۵۹	۸۵۴	۸۵۳	۸۶۴

دوسرا واسطے درد سر کے اس نقش کو لکھ سر میں باندھے اور وہ یہ ہے۔

۷۸۶

اب	ع ۲	۲۸	ع ۱
۷ب	۱۶	۲۱	دب
۱۷	۳۰	۳۰ب	ک
۱"	۱۹	ح ۱	۲۹

دوسرا واسطے آدھے سر کے درد کے اس نقش کو لکھ کر اور روز تازہ پانی سے دھو کر صبح کے وقت پلاوے انشاء اللہ درد رفع ہوگا۔ دوسرے واسطے آدھے سر کے اس نقش کو اچھی ساعت لکھ کر سر میں باندھے۔

مولوس یابدوح یابدوح	صلح یابدوح

خدا کے فضل سے درد جاتا رہے۔ اور وہ یہ ہے۔

۷۸۶

۱۶ ۴۴	۱۶ ۴۷	۱۶ ۵۲	۱۶۳
۱۶ ۵۱	۱۶ ۳۸	۱۶ ۴۳	۱۶ ۴۸
۱۶ ۳۹	۱۶ ۸۳	۱۶ ۴۵	۱۶ ۴۲
۱۶ ۴۶	۱۶ ۴۱	۱۶ ۴۰	۱۶ ۵۳

دوسرے دور کرنے آسیب کے اس نقش کو لکھ کر گلے میں مریض کے باندھے حکم خدا سے آسیب دفع ہووے اور وہ یہ ہے۔ دوسرے جس عورت کا حمل گر جاتا ہو چاہئے کہ اس نقش کو لکھ کر ایام حمل میں اس کی کمر میں باندھے تو حمل قائم رہے گا۔ اور بچہ پیدا ہو وہ یہ ہے۔

۷۸۶

۲۴	۳۷	۳۱	۱۷
۳۰	۱۸	۲۳	۲۸
۱۹	۳۳	۲۵	۲۲
۲۶	۲۱	۲۰	۳۲

دوسرے واسطے محبت کے اس نقش کو لکھ کر اور شربت میں دھو کر مطلوب کو پلائے تو بے قرار ہو۔

۷۸۶

۱۲	۱۵	۱۸	۹
۱۷	۶	۱۱	۱۶
۷	۲۰	۱۳	۱۰
۱۴	۹	۸	۱۹

دوسرے جس عورت کا حمل گر جاتا ہو چاہئے کہ اس نقش کو لکھ کر ایام حمل میں اس کی کمر میں باندھے تو حمل قائم رہے گا۔ اور بچہ پیدا ہو وہ نقش حسب ذیل ہے۔

۷۸۶

۷۲	۷۵	۷۸	۶۵
۷۷	۶۶	۷۱	۷۶
۶۷	۸۰	۷۳	۷۰
۷۴	۴۹	۶۸	۷۹

دوسرے واسطے کھولنے پیشاب کے آدمی کا خواہ جانور کا ہو اس طلسم کو چاروں ہاتھوں پیروں پر لکھے پیشاب کھل جاوے اور وہ یہ ہے عطست سیدھے ہاتھ اور الٹے پر عطسبت اور سیدھے پیر پر عطلوسا اور الٹے پیر پر عطس جب پیشاب ہووے نقش کو مٹا دیوے تجربہ کیا ہوا ہے اور اس کی زکوٰۃ یہ ہے کہ ہر شخص کو یاد کرادے۔

دوسرے واسطے بھاگے ہوئے آدمی کے اس نقش کو اچھی ساعت میں لکھے اور نیچے درخت میں باندھے تا کہ ہوا سے ہلتا رہے اور جو طرف بھاگے ہوئے کے معلوم ہو کہ ادھر کو گیا ہے تو منہ تعویذ کا بھی اس طرف کو کرے انشاء اللہ بھاگا ہوا جلد لوٹ آوے گا۔ وہ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۴۹	۲۵۲	۲۵۷	۲۴۶
۲۴۶	۲۴۳	۲۴۰	۲۵۳
۲۴۴	۲۵۹	۲۵۰	۲۴۷
۲۵۱	۲۴۶	۲۴۵	۲۵۸

دوسرے واسطے بھاگے ہوئے کے اس نقش کو لکھ کر چرخے میں باندھے اور چرخے کو گھمادے بھاگا ہوا لوٹ آوے اور وہ یہ ہے۔

۷۸۶

۲۵۹	۳۶۲	۲۶۷	۲۵۲
۲۶۶	۲۵۳	۲۵۸	۲۶۳
۲۵۴	۲۶۹	۲۶۰	۲۵۷
۲۶۱	۲۵۶	۲۵۵	۲۶۸

دوسرے اس نقش کو لکھ کر چاہ میں ڈالے جب نقش گل جاوے گا تو بھاگا ہوا بے قرار ہو کر اپنے گھر کو لوٹ آئے گا اور اس کے آنے تک نقش کنوئیں میں ڈالے اور وہ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۶	۷	و
ر	دع	د
۸	سہ	ع
ست	۳	ع

دوسرے یہ نقش واسطے دفعیہ جمو کہ کے لکھ کر بچے کے گلے میں ڈالے انشاء اللہ تعالیٰ مرض جاتا رہے اور وہ یہ ہے۔

۷۸۶

ع	ع	۹	۳
۲	بدر	ع	۱۵
۱۲ سر	سرو	ر د	۱۷
علی	الہ	۱۸	بر

دوسرے جس شخص کی ناف جاتی رہی ہو تو یہ نقش لکھ کر کمر میں باندھے ناف اپنی جگہ پر انشاء اللہ آوے۔ اور وہ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

ا	ب	ج	د
ر	د	ا	ی
ز	در	ء	ء

دوسرے واسطے جاری ہونے دوکان کے قمری کی خواہ شمس خواہ مشتری خواہ زہرہ کے دن چاند ۲ آفتاب سورج نکلنے سے پہلے اس نقش کو لکھے اور دوکان میں رکھے انشاء اللہ بکری بہت ہوگی۔

۷۸۶

۱۲۰	۱۲۲	۱۳۰	۱۲۷
۱۳۱	۱۲۶	۱۳۱	۱۳۳
۱۲۵	۱۲۸	۱۳۶	۱۳۲
۱۳۵	۱۲۳	۱۲۴	۱۲۹

دوسرے واسطے درد اور ورم گلے کے اس نقش کو لکھ کر اسی جگہ باندھے انشاء اللہ ورم اور درد دور ہوگا۔

وطل سوطبل

موطبل وطل

دوسرے واسطے قائم رہنے حمل اور جانے درد او بند کرنے خون کے چاہئے کہ پان پر اس طلسم یہ ہے۔

.............؟؟؟

دوسرے جو بچہ کہ دودھ نہ پیتا ہو تو اس آیت کو لکھ کر اس کے گلے میں ڈالے انشاء اللہ دودھ پینے لگے گا اور آیت شریف یہ ہے۔

إِنَّمَا صَنَعُوْا كَيْدُ سَاحِرٍ وَلَا يُفْلِحُ السَّاحِرُ حَيْثُ أَتَى ○ هوا ماما هوابا اثر هو يا اهيااشر اهيا.

ی ـــــ
۱۰ ۱۵ ع
ی ـــــ
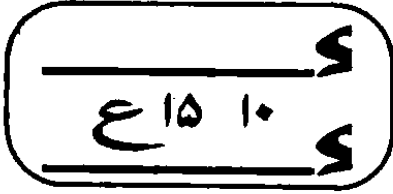
سفلے

دوسرے واسطے درد ہونے گلٹی اور درد کے اس طلسم کو لکھ کر اور اسی جگہ باندھے درد بند ہوگا اور وہ یہ ہے۔

ع ـــــ ع ل
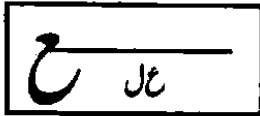
دوسرے واسطے محبت کے سرنگ گھوڑے کے نعل پر لکھ کر آگ میں ڈالے مطلوب فوراً بے قرار ہوکر آوے اور وہ طلسم یہ ہے۔

۱۸۵۵ ۱۹ ۸۸ ۱۱۱ ۹ ۱۱۱۱۱
الهم احرقت قلب فلان بن فلان
على حب فلان بن فلان حاضر

(کناروں پر: ۱۱۵۵۲۷۹۵ ر — VII ۱۱ ۷۱ ۱۱ ۸)
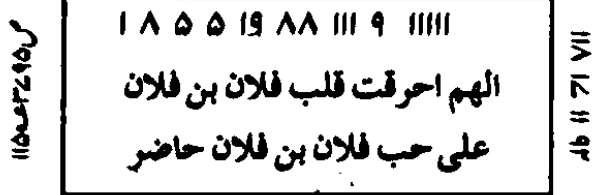
شود و مسخر

۱ ۳ ۲۹ ۲۹ ۱۹ ۱۹ ۱۱ ۱۱ ۹ ۹۰ ۱۱ ۸ ۱۱ ۱۱ ۱۱ ۱۱

دوسرے اگر اس نقش کو جو کہ الم نشرح کی عدد ن کا ہے لکھے اور ہر روز درد جگر کے مریض کو دھوکر پلاوے تو خدا کے فضل سے شفا پاوے اور جو سورہ الم نشرح پانی یا پان پر دم کر کے دیوے تو بھی شفاء ہوگی اور وہ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۴۰۲	۳۹۷	۳۹۲	۴۰۴
۳۹۶	۳۹۹	۲۰۷	۳۹۳
۳۹۶	۳۹۹	۴۰۷	۳۹۳
۳۰۶	۳۹۴	۳۹۵	۴۰۰

دوسرے کسی مکان میں جنات یا خبیثات پتھر پھینکتے ہوں تو

چاہئے کہ اس نقش کو رکابی میں لکھ کر اور رکابی کو لکڑی میں باندھ کر اونچی کریں بلاشبہ پتھر آنا بند ہوویں گے۔ تجربہ کیا ہوا ہے اور وہ یہ ہے۔

۷۸۶

۸	۱۰	۱۳	۱
۱۲	۱۵	۸	۲
۹	۵	۴	۱۲

دوسرے واسطے دفع کرنے دشمن کے ان دونوں نقشوں کو کچی اینٹ پر لکھے یقین ہے کہ اکیس ۲۱ ؍روز یا اکتالیس روز میں دشمن تباہ اور برباد ہوگا اور وہ دونوں نقش یہ ہیں۔

۷۸۶

۷۲۴	۷۱۷	۷۷۲
۷۱۹	۷۲۱	۷۲۳
۷۲۰	۷۲۵	۳۱۸

۷۸۶

۸	۹۶۲	۹۶۹	۱
۹۲۸	۲	۷	۹۲۷
۳	۹۳۱	۹۲۴	۶۱
۹۲۵	۵	۴	۹۳۰

دوسرے یہ نقش عددن نام الٰہی سے ہے اور یہ ہی اسم اعظم ہے جو اس نقش کو ایک لاکھ پچیس ہزار لکھ کر اور گولی گیہوں کے آٹے میں بنا کر دریا میں ڈالے تو عامل اس نقش کا ہو پھر جس کام کے واسطے لکھے تو تیر بہدف ہوگا اور واسطے دریافت کرنے ایسی مشکل کے جو کہ حل نہ ہوتی ہو اپنے سر کے نیچے رکھ کر سو رہے جواب ہر سوال کا خواب میں پائے گا۔ مجرب ہے۔

۷۸۶

۱۶	۱۹	۱۳۲	۹
۲۱	۱۰	۱۲	۲۰
۱۱	اس جگہ اپنا نام لکھے	۱۷	۱۳
۱۸	۱۳	۱۲	۲۳

دوسرے واسطے پیدا ہونے بچہ کے آسانی سے اور جلد چاہئے کہ ان ناموں اصحاب کہف کہ جو سات ہیں سب کو جس طرح کہ ہم نے لکھا ہے لکھ کر عورت کی کمر میں باندھے تو فوراً بچہ پیدا ہوویگا۔ اور جب بچہ پیدا ہو تو ان کو تعویذ کر کے بچہ کی گردن میں ڈالے تو لڑکا ہر ایک مرض اور بلا سے محفوظ رہے گا اور وہ یہ ہے۔

الٰهی بحرمت ملیخا مکسلمینا کشوفط شولس اذر فط بوانس بوس.

دوسرے یہ عمل واسطے سرعت وانزال مرد کے کام میں آتا ہے چاہئے کہ نقش کو چاند گرہن یا سورج گرہن میں زیر ناف پانی میں کھڑا ہو کر لکھے یا کہ یہ شیشہ کی تختی پر کندہ کرا کے اپنے پیٹ پر باندھے انزال نہ ہو جاجب ناف پر لا دیگا تو انزال ہوگا اور وہ نقش یہ ہے۔

۷۸۶:

۳۶۶	۲۰۲۶۰۲	۲۷۵
۴۲۵	۳۳۰۱	۲۵۲
۴۴۷	۴	۲۷۶

دوسرت اگر چاہے کہ دوسرا مرد عورت پر قادر نہ ہو تو اس مہر کو وقت قمر در عقرب کے پانی کمر تک میں کھڑے ہو کر تانبے پر نشان کرلاوے اور پھر اس کو کندہ کروالے پھر جس عورت کی فرج پر مہر کرے بستہ ہوے مگر اس روز آپ بھی منزل نہ ہو اور جب چاہے کہ کھولے تو اس مہر کا رخ تبدیل کرے اور دوسری جگہ مہر کرے یعنی اگر پہلے فرج کے اوپر مہر کی ہے تو اب نیچے کرے تو کھل جاوے تجربہ کیا ہے اور جان لے اے عزیز کہ رمال کے پاس ہر قسم کے لوگ سوال کرنے آتے ہیں اس واسطے یہ نقش بھی لکھ۔

حضرت یحییٰ بن معاذ رازیؒ اپنی مناجات میں کہا کرتے تھے

۱۔ الٰہی رات اچھی نہیں لگتی، مگر تیری مناجات کے ساتھ۔

۲۔ دن اچھا نہیں لگتا، مگر تیری اطاعت کے ساتھ۔

۳۔ دنیا اچھی نہیں لگتی، مگر تیرے ذکر کے ساتھ۔

۵۔ آخرت اچھی نہیں لگتی، مگر تیری معافی کے ساتھ۔

۶۔ جنت اچھی نہیں لگتی، مگر تیرے دیدار کے ساتھ۔

شیطان کی تخلیق کا فلسفہ

شیطان تمام خرابیوں اور پریشانیوں کا سرچشمہ ہے وہی دنیوی واخروی بربادی کی طرف لے جاتا اور ہر طرف اور ہر جگہ اپنا جھنڈا لہراتا ہے۔ وہ لوگوں کو کفر اور معصیت الٰہی کی دعوت دیتا ہے تو کیا اس کی تخلیق کے پس پشت کوئی حکمت عملی پنہاں ہے۔ آخر وہ کون سی حکمت ہے؟

اس سوال کا جواب علامہ ابن قیم رحمہ اللہ نے اپنی کتاب ''شفاء العلیل ص ۳۲۲'' میں دیا ہے، آپ فرماتے ہیں: ''ابلیس اور اس کی فوج کو پیدا کرنے میں اتنی حکمتیں پوشیدہ ہیں جن کی تفصیل صرف اللہ کو معلوم ہیں۔

ا۔ شیطان اور اس کے چیلوں سے لڑنے میں عبودیت کے مراتب کی تکمیل:

پہلی حکمت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے نبیوں اور ولیوں کو عبودیت کے ان مراتب کی معراج پر پہنچانا چاہتا ہے جو اللہ کے دشمن سے لڑنے، اللہ کی خاطر اس کی مخالفت کرنے، اس کو اور اس کے ساتھیوں کو غضبناک کرنے اور اس کے مکر وفریب سے اللہ کی پناہ مانگنے پر ہی حاصل ہوسکتے ہیں۔ نیز اس پر وہ بہت سے دنیوی واخروی مصالح مرتب ہوتے ہیں جو اس کے بغیر نہیں ہوسکتے۔ اور جو چیز کسی چیز پر موقوف ہو وہ اس کے بغیر ہو ہی نہیں سکتی۔

۲۔ بندوں کا گناہوں سے ڈرنا

دوسری حکمت یہ ہے کہ جب فرشتوں اور مومنوں نے ابلیس کی حالت زار اور اس کا ملکوتیت کی بلندی سے شیطنت کی پستی کی طرف انحطاط دیکھ لیا تو ان کے دل میں گناہوں کا خوف اور زیادہ مضبوط اور گہرا ہوگیا۔ اس میں شک نہیں کہ جب فرشتوں نے اس کو دیکھا تو ان کے اندر اللہ تعالیٰ کی اور عبودیت پیدا ہوگئی اور خضوع وخوف پیدا ہوگیا جیسا کہ دنیوی بادشاہ کے غلاموں کی حالت ہوتی ہے کہ جب وہ دیکھتے ہیں کہ بادشاہ نے ان میں سے کسی کو بری طرح ذلیل کیا ہے تو ان کا خوف واحتیاط اور بڑھ جاتا ہے۔

۳۔ شیطان سامان عبرت

تیسری حکمت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے شیطان کو ان لوگوں کے لئے سامانِ عبرت بنایا ہے جو اس کے احکام کی مخالفت، اس کی اطاعت سے تکبر اور اس کی نافرمانی پر اصرار کرتے ہیں۔ اسی طرح اس نے ابو البشر آدم علیہ السلام کی غلطی کو ان لوگوں کے لئے سامان عبرت بنایا جو اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں کا ارتکاب یا اس کے حکم کی نافرمانی کرتے ہیں پھر اس پر شرمندہ ہوکر اللہ کی بارگاہ میں توبہ واستغفار کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے جن اور انسان دونوں کے باپوں کو گناہ میں ڈال کر ان کی آزمائش کی، اس باب کو ان لوگوں کے لئے عبرت بنایا جو اپنی غلطی پر اصرار کرتے ہیں اور اس باپ کو ان لوگوں کے لئے نصیحت بنایا جو گناہ کے بعد خدا کے حضور میں توبہ واستغفار کرتے ہیں۔ اس کے اندر کی کتنی عظیم حکمتیں اور نشانیاں ہیں۔

۴۔ شیطان بندوں کے لئے فتنہ آزمائش

چوتھی حکمت یہ ہے کہ شیطان کسوٹی ہے جس کے ذریعہ اللہ نے اپنی مخلوق کا امتحان لیا ہے تاکہ یہ معلوم ہوجائے کہ کون اچھا ہے اور کون برا۔ اللہ نے نوع انسان کو مٹی سے پیدا کیا۔ مٹی نرم بھی ہے سخت بھی، اچھی بھی ہے بری بھی، کس کا خمیر کس مٹی سے بنایا ہے یہ ظاہر ہونا ضروری ہے جیسا کہ ترمذی کی مرفوع حدیث میں ہے کہ اللہ نے آدم کو مٹھی مٹی سے پیدا کیا جو تمام زمین سے لی گئی تھی، چنانچہ آدم کی اولاد بھی اسی پر پیدا ہوئی ہے، ان میں اچھے بھی ہیں برے بھی، سخت بھی ہیں نرم بھی، جو جس مادہ سے بنا ہوگا اس میں وہ مادہ ضرور رہے گا، اللہ کی حکمت

کا تقاضہ ہوا کہ وہ اس مادہ کو ظاہر کرے، اس کے اظہار کے لئے ایک سبب ناگزیر تھا، چنانچہ ابلیس کو کسوٹی بنایا گیا جس کے ذریعہ اچھے اور برے میں تمیز ہوسکے۔ اللہ نے انبیاء ورسل کو بھی اس کام کے لئے کسوٹی بنایا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ مَا كَانَ اللّٰهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰى مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ حَتّٰى يَمِيْزَ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ. (آل عمران:۱۷۹)

"اللہ مومنوں کو اس حالت میں ہرگز نہ رہنے دے گا کہ جس میں تم لوگ اس وقت پائے جاتے ہو۔ وہ پاک لوگوں کو ناپاک لوگوں سے الگ کرکے رہے گا۔ اس نے رسولوں کو مکلف بندوں کی طرف مبعوث فرمایا ان میں اچھے بھی تھے اور برے بھی، جو اچھا تھا وہ اچھے کے ساتھ مل گیا اور جو برا تھا وہ برے کے ساتھ ہوگیا۔

اللہ کی حکمت کا تقاضا تھا کہ اس نے دارالامتحان یعنی دنیا میں اچھے اور برے تمام لوگوں کو ایک ساتھ رکھا جب وہ دار القرار یعنی آخرت میں منتقل ہوں گے تو اچھے اور برے کو ایک دوسرے سے علیحدہ کردیا جائے گا۔ اس علیحدگی میں عظیم حکمت وقدرت مضمر ہے۔

۵۔ متضاد چیزوں کی تخلیق کے ذریعہ کمال قدرت کا اظہار

پانچویں حکمت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جبریل اور فرشتے ابلیس اور شیاطین جیسی متضاد چیزوں کو پیدا کرکے اپنی کمال قدرت کا اظہار کرنا چاہتا ہے، یہ اس کی قدرت، مشیت اور قوت کی عظیم ترین نشانی ہے وہ آسمان وزمین، روشنی وتاریکی، جنت وجہنم، آب وآتش، سرد گرم، اور طیب وخبیث جیسی متضاد چیزوں کا خالق ہے۔

۶۔ ضد کا حسن ضد سے ظاہر ہوتا ہے۔

چھٹی حکمت یہ ہے کہ کسی چیز کے ضد کی تخلیق اس کے ضد کے حسن کا کمال ہے کیونکہ ضد کا حسن اس کی ضد ہی سے ظاہر ہوتا ہے۔ اگر بدصورتی نہ ہوتی تو خوبصورتی کی اچھائی سمجھ میں نہ آتی اور غریبی نہ ہوتی تو امیری کی قدر نہ معلوم ہوتی۔

۷۔ شیطان کے ذریعہ آزمائش تکمیل شکر کا طریقہ

ساتویں حکمت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ مختلف طریقوں سے شکر ادا کیا جائے اس میں شک نہیں کہ اللہ کے دشمن ابلیس اور اس کی فوج کے پائے جانے اور اس کے ذریعہ لوگوں کو آزمائش میں ڈالنے کی وجہ سے اللہ کے بندوں نے اللہ کا اتنے مختلف طریقوں سے شکر یہ ادا کیا کہ اگر شیطان نہ ہوتا تو وہ اتنے طریقوں سے اس کا شکر ادا نہ کرتے۔ آدم علیہ السلام کے اس شکر میں جب وہ جنت میں تھے اور ابھی وہاں سے نکالے نہیں گئے تھے اور اس شکر میں جب ان کو شیطان کی آزمائش میں مبتلا کیا گیا پھر اللہ نے ان کی توبہ قبول کرلی کتنا عظیم فرق ہے۔

۸۔ تخلیق ابلیس عبودیت کی گرم بازاری کا ذریعہ

آٹھویں حکمت یہ ہے کہ محبت، انابت، توکل، صبر، رضا اور اسی طرح کی دوسری چیزیں اللہ تعالیٰ کی محبوب ترین عبودیت ہے، اس عبودیت کی تکمیل جہاد، اللہ کے لئے ایثار وقربانی اور اس کی محبت کو ہر شخص کی محبت پر مقدم رکھنے سے ہوتی ہے۔ جہاد عبودیت کا اعلیٰ ترین مقام اور اللہ کی سب سے پسندیدہ بندگی ہے۔ شیطان اور اس کی فوج کی تخلیق میں اسی عبودیت اور اس کے ملحقات کی گرم بازاری مضمر تھی جس کے فوائد حکمتیں اور مصلحتیں صرف اللہ کو معلوم ہیں۔

۹۔ شیطان کی تخلیق اللہ کی نشانیوں کے ظہور کا ذریعہ

نویں حکمت یہ ہے کہ جو اللہ کے رسولوں کی مخالفت کرے ان کو جھٹلائے اور ان سے دشمنی رکھے ایسے شخص کی تخلیق سے اللہ کی نشانیاں اور عجیب وغریب قدرتوں کا ظہور ہوا اور ایسی چیزیں وجود میں آئیں جن کا ہونا اللہ کو زیادہ پسند اور اس کے بندوں کے لئے زیادہ نفع بخش تھا، ان کے نہ ہونے سے جیسے طوفان، لاٹھی، ید بیضاء، سمندر کا پھٹنا، ابراہیم علیہ السلام کا آگ میں ڈالا جانا یہ اور اس طرح کی بے شمار نشانیوں کا ظہور، ان سب نشانیوں کے لئے اسباب کا ہونا ناگزیر تھا۔

۱۰۔ اللہ کے اسماء کے متعلق کا ظہور

دسویں حکمت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے بہت سے نام ہیں جن میں خَافِضٌ (پست کرنے والا) "رَافِعٌ" (بلند کرنے والا) "مُعِزٌّ" (عزت دینے والا) "مُذِلٌّ" (ذلیل کرنے والا) "حَكَمٌ" (فیصلہ کرنے والا) "عَدْلٌ" (انصاف کرنے والا) "مُنْتَقِمٌ" (بدلہ لینے والا) وغیرہ بھی ہیں۔ ان ناموں کا تقاضا ہے کہ ان کے کچھ متعلقات ہوں جو احسان، رزق اور رحمت وغیرہ معانی کی طرح ان کے معانی

کے بھی مظہر ہوں لہٰذا ان متعلقات یعنی مظاہر کا وجود ضروری ہے۔

۱۲۔ ابلیس کا وجود اللہ کی کمال حکمت ہے

ایک حکمت یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ وہ اپنے بندوں کے سامنے بردباری، صبر، نرمی وسعت رحمت، اور جود وسخاوت کا اظہار کرے چنانچہ اس کا تقاضہ تھا کہ ایسی مخلوق پیدا کی جائے جو اللہ کے ساتھ شرک کرے، اس کے احکام سے سرتابی کرے، اس کی مخالفت کرے اور اس کو ناراض کرنے میں کوشاں رہے بلکہ اس کی ہمسری بھی کرنا چاہے اور ان تمام باتوں کے باوجود اللہ تعالیٰ اس کو اچھی اچھی نعمتوں سے نوازے، اس کو خیر وعافیت بخشے، اس کے لئے مختلف قسم کے اسباب رحمت فراہم کرے، اس کی دعائیں سنے، اس کی مصیبت دور کرے، اور اس کے ساتھ بالکل اس کے برعکس کفر وشکر کے مقابلہ میں فضل وکرم کا معاملہ کرے، اس میں اللہ تعالیٰ کی کتنی حکمتیں اور تعریفیں ہیں۔

ابلیس کے تاقیامت زندہ رہنے کی حکمت

علامہ ابن قیم رحمہ اللہ نے ''شفاء العلیل ص ۳۲۷'' میں اس کا بڑی وضاحت کے ساتھ جواب دیا ہے۔

بندوں کا امتحان

چنانچہ علامہ نے جو بات کہی ہے وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے شیطان کو کسوٹی اور آزمائش بنایا ہے جس سے اچھے برے اور دوست دشمن میں تمیز ہو جائے، اسی لئے اس کی حکمت کا تقاضا تھا کہ اس کو قیامت تک زندہ رکھا جائے تا کہ اس کی تخلیق کا جو مقصد ہے وہ پورا ہو جائے اگر اس کو مار دیا جاتا تو وہ مقصد فوت ہو جاتا جیسا کہ حکمت کا تقاضا تھا کہ اللہ کے کافر ودشمنوں کا وجود دنیا میں تاقیامت رہے انہیں بالکل ختم کر دیا جاتا تو وہ بہت سی حکمتیں بے کار ہو جاتیں جو ان کے زندہ رہنے میں مضمر ہیں۔ چنانچہ جس طرح خدا کی حکمت کے تقاضہ کے مطابق ابوالبشر آدم علیہ السلام کا امتحان لیا گیا اسی طرح ان کے بعد ان کی اولاد کا بھی امتحان ہوگا جو شیطان کی مخالفت اور اس سے دشمنی کریگا وہ سعادت سے ہم کنار ہوگا اور جو اس کی موافقت اور اس سے دشمنی کرے گا اس کا حشر اسی کے ساتھ ہوگا۔

سابقہ نیک اعمال کے بدلہ میں لمبی عمر

ایک حکمت یہ بھی ہے کہ چونکہ پہلے سے اللہ کے علم وحکمت میں یہ بات تھی کی شیطان کو آخرت میں کوئی حصہ نہ ملے گا اور چونکہ وہ اطاعت وعبادت کر چکا ہے تو اللہ نے اس کو اس کی عبادت وطاعت کا بدلہ دنیا ہی میں دے دیا۔ اس طرح کہ اس کو قیامت تک زندگی بخش دی کیونکہ اللہ کسی کو اس کے عمل کی نیکی سے محروم نہیں کرتا ہے، جہاں تک بندۂ مومن کا تعلق ہے تو اللہ اس کے نیک اعمال کا بدلہ دنیا میں بھی دیتا ہے اور آخرت میں بھی دے گا، لیکن کافر کو اس کے نیک اعمال کا بدلہ دنیا ہی میں مل جائے گا، آخرت میں اس کے لئے کچھ نہ ہوگا جیسا کہ نبی کریم ﷺ سے صحیح احادیث سے یہ بات ثابت ہے۔

گناہوں میں اضافہ کے لئے لمبی عمر

شیطان کا قیامت تک زندہ رہنا اس کے حق میں عزت وکرامت نہیں کیونکہ اگر وہ پہلے ہی مر جاتا تو یہ اس کے لئے بہتر ہوتا اس کے عذاب میں بھی کمی ہوتی اور شر میں بھی، لیکن چونکہ معصیت پر اصرار کرنے، جس ذات کے فیصلہ کو تسلیم کرنا چاہئے اس سے لڑنے، اس کی حکمت پر اعتراض کرنے اور اس کے بندوں کو اس کی بندگی سے روکنے کی وجہ سے شیطان کا جرم سنگین ترین ہو چکا ہے اس لئے اس کو اس سنگین جرم کی سزا بھی سنگین ہی ملے گی، چنانچہ اللہ نے اس کو دنیا میں زندہ رکھا اور خوب مہلت دیدی تا کہ اس جرم کے ساتھ اس کے ذریعہ اور گناہوں میں اضافہ ہو جائے اور ایسی سزا کا مستحق ہو جائے جو اس کے علاوہ کسی کو نہ دی جاسکتی ہو، چنانچہ وہ جس طرح شر اور کفر میں شر پسندوں کا سردار تھا اسی طرح سزا میں بھی اس کو اسی طرح سزا دی جائے گی یعنی جہنمیوں کو جو عذاب ہوا کرے گا اس کی ابتدا شیطان سے ہوگی پھر وہ اس کے پیروکاروں تک پہنچے گا۔ یہ اللہ کا انصاف اور عظیم حکمت ہے۔

اس کو لمبی عمر دی گئی تا کہ مجرموں پر مسلط ہو جائے

شیطان کو تاقیامت زندہ رکھنے میں ایک حکمت یہ بھی ہے کہ اس

نے اپنے رب سے مخاصمہ کرتے ہو کہا تھا :

قَالَ اَرَاَيْتَكَ هٰذَا الَّذِىْ كَرَّمْتَ عَلَىَّ لَئِنْ اَخَّرْتَنِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَاَحْتَنِكَنَّ ذُرِّيَّتَهٗٓ اِلَّا قَلِيْلًا ○ (الاسراء:۶۲)

پھر وہ بولا دیکھ تو سہی کیا یہ اس قابل تھا کہ تو نے اسے مجھ پر فضیلت دی؟ اگر تو مجھے قیامت کے دن تک مہلت دے تو میں اس کی پوری نسل کی بیخ کنی کرڈالوں گا، بس تھوڑے ہی لوگ مجھ سے بچ سکیں گے۔

اللہ تعالیٰ کو معلوم تھا کہ آدم علیہ السلام کی ذرّیت میں کچھ لوگ ایسے بھی ہوں گے جو اس کے گھر میں رہنے کے قابل نہ ہوں گے ان کی وہی حیثیت ہوگی جو کوڑے کرکٹ کی ہوتی ہے اس لئے اللہ نے ان کے لئے شیطان کو زندہ رکھا اور بزبان تقدیر فرمایا کہ یہ ہیں تیرے دوست اور فرمانبردار، تو ان کے انتظار میں بیٹھ۔ جب ان میں سے کوئی تیرے پاس سے گذرے تو پکڑ لے اگر وہ میرا مطیع ہوگا تو میں اس کو تیرے قبضہ میں نہیں دوں گا کیونکہ میں مطیع اور فرمانبردار بندوں کا نگہبان ہوں۔ اور تو مجرموں کا سرپرست ہے جو میری دوستی اور خوشنودی سے بے نیاز ہیں۔ اللہ نے فرمایا: اِنَّهٗ لَيْسَ لَهٗ سُلْطٰنٌ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ○ اِنَّمَا سُلْطٰنُهٗ عَلَى الَّذِيْنَ يَتَوَلَّوْنَهٗ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِهٖ مُشْرِكُوْنَ ○ (النحل:۹۹۔۱۰۰)

''اسے ان لوگوں پر تسلط حاصل نہیں ہوتا جو ایمان لاتے اور اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں اس کا زور تو انہی پر چلتا ہے جو اس کو اپنا سرپرست بناتے اور اس کے بہکانے سے شرک کرتے ہیں۔''

رہا انبیا اور رسولوں کی موت آنا تو یہ اس وجہ سے نہیں ہوا کہ وہ اللہ کے نزدیک حقیر تھے بلکہ اس لئے ہوا تا کہ وہ اللہ کی باعزت جگہ میں پہنچ جائیں اور دنیا کی مصیبتوں نیز اپنوں اور غیروں کی تکلیفوں سے چھٹکارا حاصل کرلیں اور تا کہ اللہ ان کے بعد دوسرے رسولوں کو پیدا کرے، کہ موت ان کے اور ان کی امت دونوں کے لئے ٹھیک ہے، ان کے لئے اس لئے کہ انہیں دنیا سے نجات مل گئی اور انتہائی سرور ولذت کے ساتھ رفیق اعلیٰ سے جاملے۔ اور امت کے لئے اس لئے کہ ان کی امت صرف ان کی زندگی میں اطاعت کی پابند نہ تھی بلکہ ان کی زندگی کی طرح موت کے بعد بھی اطاعت کی پابندی تھی، نیز انبیاء کے پیروکار اپنے انبیاء کی نہیں بلکہ ان کے حکم سے اللہ کی عبادت کرتے تھے اللہ کی ذات ہمیشہ زندہ ہے اس کو کبھی موت نہیں۔ انبیاء کی موت میں ان کے اور ان کی امت کے لئے کتنی حکمتیں اور مصلحتیں ہیں؟ اسی کے ساتھ تمام انبیاء بشر تھے اور اللہ نے بشر کو دنیا میں ہمیشہ رہنے والی مخلوق بنا کر نہیں پیدا کیا بلکہ ان کو زمین میں خلیفہ یعنی جانشین بنایا کہ ایک کے بعد دوسرا اس کا قائم مقام بنے۔ اگر تمام انسانوں کو ہمیشہ زندہ رکھتا تو ان کو خلیفہ بنانے میں جو حکمت و مصلحت تھی فوت ہو جاتی اور ان کے لئے زمین کا دامن تنگ ہو جاتا، موت ہر مومن کا نقطہ کمال ہے، اگر موت نہ ہوتی تو دنیا کی زندگی میں کوئی لطف نہ ہوتا اور لوگوں کو دنیا میں کوئی خوشی نہ ہوتی، زندگی کی طرح موت میں بھی حکمت ہے۔

بنی آدم کو ہلاک کرنے میں شیطان کہاں تک کامیاب ہوا؟

جب شیطان نے آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے سے انکار کیا اور اللہ نے اس کو اپنی جنت و رحمت سے بے دخل کر کے اس پر غضب ولعنت بھیجی تو اس نے اللہ کے سامنے اپنے آپ سے یہ عہد کرلیا کہ وہ ہمیں گمراہ کر کے رہے گا اور ہم سے اپنی عبادت کروائے گا۔

لَعَنَهُ اللّٰهُ وَقَالَ لَاَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا. وَّلَاُضِلَّنَّهُمْ وَلَاُمَنِّيَنَّهُمْ (النساء:۱۱۸۔۱۱۹)

(وہ اس شیطان کی عبادت کرتے ہیں) جس کو اللہ نے لعنت زدہ کیا ہے اور جس نے اللہ سے کہا تھا کہ میں تیرے بندوں سے ایک مقررہ حصہ لے کر رہوں گا، میں انہیں بہکاؤں گا، میں انہیں آرزوؤں میں الجھاؤں گا۔''

قَالَ اَرَاَيْتَكَ هٰذَا الَّذِىْ كَرَّمْتَ عَلَىَّ لَئِنْ اَخَّرْتَنِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَاَحْتَنِكَنَّ ذُرِّيَّتَهٗٓ اِلَّا قَلِيْلًا ○ (الاسراء:۶۲)

پھر وہ بولا دیکھ تو سہی کیا یہ اس قابل تھا کہ تو نے اسے مجھ پر فضیلت دی؟ اگر تو مجھے قیامت کے دن تک مہلت دے تو میں اسکی پوری نسل کی بیخ کنی کرڈالوں، بس تھوڑے ہی لوگ مجھ سے بچ سکیں گے۔''

تو شیطان بنی نوع انسان کو گمراہ کرنے کے مقصد میں کہاں تک کامیاب ہوا؟

تاریخ انسانیت پر نظر دوڑانے والا یہ دیکھ کر دنگ رہ جائے گا کہ کتنے لوگ گمراہ ہیں اور انہوں نے کس طرح رسولوں اور آسمانی کتابوں کو جھٹلا دیا اور اللہ کا انکار کردیا اور اس کے ساتھ اس کی مخلوق کو شریک

ٹھہرایا، جیسا کہ اللہ نے فرمایا: وَمَا اَكْثَرُ النَّاسِ وَلَوْ حَرَصْتَ بِمُؤْمِنِيْنَ (یوسف:۱۰۳) ”مگر خواہ تم کتنا ہی چاہو ان میں سے اکثر لوگ ایمان لانے والے نہیں“

ثُمَّ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا تَتْرَا كُلَّ مَا جَآءَ اُمَّةً رَّسُوْلُهَا كَذَّبُوْهُ فَاَتْبَعْنَا بَعْضَهُمْ بَعْضًا وَّجَعَلْنٰهُمْ اَحَادِيْثَ فَبُعْدًا لِّقَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ۝ (المومنون:۴۴)

”پھر ہم نے پے در پے اپنے رسول بھیجے، جس قوم کے پاس بھی اس کا رسول آیا اس نے اسے جھٹلا دیا اور ہم ایک کے بعد ایک قوم کو ہلاک کرتے چلے گئے حتیٰ کہ ان کو بس افسانہ ہی بنا کر چھوڑا، پھٹکار ان لوگوں پر جو ایمان نہیں لاتے۔“

عصر حاضر میں ہم جہاں کہیں دیکھیں ہر جگہ شیطان کے ماننے والوں کا شور سنائی دے گا۔ وہ شیطان کا جھنڈا اٹھائے اس کے افکار ونظریات کی تبلیغ کر رہے ہیں اور اللہ کے نیک بندوں پر ظلم وستم ڈھا رہے ہیں۔ شیطان اپنے مقصد کے حصول میں کہاں تک کامیاب ہوا اس کا پتہ اس بات سے چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن آدم علیہ السلام کو حکم دیں گے کہ وہ اپنی ذریت میں سے جہنمی جماعت کو الگ کریں، جب آدم علیہ السلام اس جماعت کی تعداد کے متعلق پوچھیں گے تو اللہ فرمائے گا کہ ننانوے جہنم میں ایک جنت میں۔ ایک روایت میں ہے نوسو ننانوے جہنم میں اور ایک جنت میں۔

اسی سے شیطان کا اس ذریت کے بارے میں اپنا خیال صحیح ثابت ہوا، انہوں نے نہ تو اپنے باپ کے ساتھ جو ہوا اس سے عبرت پکڑی اور نہ اپنے اسلاف پر جو گزری اس سے سبق حاصل کیا اور یہ ملعون انہیں تباہی کی طرف لے جاتا رہا بلکہ بسا اوقات وہ خود جہنم کی طرف دوڑ میں شیطان سے آگے نکل گئے۔

کتنی بری بات ہے کہ ایک دشمن کا خیال اپنے دشمن کے بارے میں صحیح ثابت ہوا:

وَلَقَدْ صَدَّقَ عَلَيْهِمْ اِبْلِيْسُ ظَنَّهٗ فَاتَّبَعُوْهُ اِلَّا فَرِيْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ (سبا:۲۰)

”ان کے معاملہ میں ابلیس نے اپنا گمان صحیح پایا اور انہوں نے اس کی پیروی کی بجز ایک تھوڑے سے گروہ کے جو مومن تھا“

انسان کے لئے یہ خراب بات ہے کہ اس کے بارے میں شیطان کا خیال صحیح ثابت ہو یعنی وہ اس دشمن کی اطاعت کرے اور اپنے رب کا نافرمان ہو جائے۔ معاملہ اس حد تک پہنچ گیا ہے جس کا بیان یا تصور ممکن نہیں، چنانچہ عراق اور دوسرے علاقوں میں ایسی بھی جماعت ہے جو کہ اپنے آپ کو ”شیطان کے بندے“ کہتی ہے، بعض مصنفین کو بھی ہم دیکھتے ہیں کہ شیطان کی قسم کھاتے ہیں، کتنا تعجب خیز ہے، ان کا یہ رویہ!

ہلاک ہونے والوں کی کثرت سے دھوکہ نہ کھایا جائے

عقلمند انسان کو ہلاک ہونے والوں کی اکثریت سے دھوکہ نہیں کھانا چاہئے کیونکہ اللہ کی میزان میں اکثر کا کوئی اعتبار نہیں، اعتبار صرف حق کا ہے، خواہ حق پرستوں کی تعداد اقلیت میں کیوں نہ ہو۔

آپ بھی حق پرستوں میں شامل ہو جایئے جو اللہ تعالیٰ کو اپنا رب، اسلام کو اپنا دین اور محمد ﷺ کو اپنا رسول مانتے اور جانتے ہیں، جو شیطان اور اس کے پیروکاروں کو اچھی طرح سمجھ چکے ہیں اور ان سے ہر طرح سے برسرپیکار ہیں، دل سے برا مان کر، زبان سے بول کر، ہاتھ سے لکھ کر، حق پر عمل کر کے، اور سب سے پہلے اللہ کے دربار میں سربسجود ہو کر اور اس کے دین پر عامل بن کر۔

يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِي السِّلْمِ كَآفَّةً وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ. فَاِنْ زَلَلْتُمْ مِّنْ بَعْدِ مَا جَآءَتْكُمُ الْبَيِّنَاتُ فَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ. (البقرہ:۲۰۸۔۲۰۹)

”اے ایمان لانے والوں! تم پورے کے پورے اسلام میں آجاؤ اور شیطان کی پیری نہ کرو کہ وہ تمہارا کھلا دشمن ہے جو صاف صاف ہدایات تمہارے پاس آچکی ہیں اگر ان کو پانے کے بعد پھر تم نے لغزش کھائی تو خوب جان رکھو کہ اللہ سب پر غالب اور حکیم ودانا ہے۔“

اللہ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اپنے فضل وکرم سے ان لوگوں میں شامل کرے جو پورے طور پر دائرہ اسلام میں داخل ہو چکے ہیں۔

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى عَبْدِهٖ وَرَسُوْلِهٖ مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ.

از: بھیونڈی، مہاراشٹر

نام: امیرالدین قاسمی

نام والدین: فاطمہ بانو، اشتیاق احمد

تاریخ پیدائش: ۱۵ رجولائی ۱۹۹۲ء

قابلیت: فراغت دارالعلوم دیوبند، ہائی اسکول

آپ کا نام ۹ حروف پر مشتمل ہے ان میں سے ۳ حروف نقطے والے ہیں، باقی ۶ حروف، حروف صوامت سے تعلق رکھتے ہیں، عنصر کے اعتبار سے آپ کے نام میں حروف آتشی ۳، حروف بادی ۳ اور حروف خاکی بھی تین ہی ہیں۔

تعداد کے حساب سے آپ کے نام میں کسی بھی حروف کو غلبہ حاصل نہیں ہے بلکہ ایک طرح کی یکسانیت اور برابری موجود ہے، البتہ بہ اعتبار اعداد آپ کے نام میں خاکی حروف کو غلبہ حاصل ہے، آپ کا نام آتشی حرف سے شروع ہوتا ہے اور بادی حرف پر ختم ہوتا ہے۔

آپ کے نام کا مفرد عدد ۴، مرکب عدد ۱۳ اور آپ کے نام کے مجموعی اعداد ۳۴۶ ہیں۔

۴ کا عدد ستارہ عطارد سے منسوب مانا گیا ہے، اس عدد کا حامل اس قدر خوش کن اور اس قدر متضاد باتیں کرتا ہے کہ اس کے متعلق کوئی بھی حتمی رائے قائم نہیں کی جاسکتی، اس کی تندرستی بے مثال ہوتی ہے، اس کی صحت پر رشک کیا جاسکتا ہے، اس کے ساتھ جو وقت گزرتا ہے وہ پرلطف ہوتا ہے، یار دوست اس کا قرب تلاش کرتے ہیں اور اس کے ساتھ اپنا وقت گزرانے میں اپنی خوشی محسوس کرتے ہیں۔ ۴ عدد والے شخص میں ایک خامی یا خوبی یہ ہوتی ہے کہ یہ ہر بات کو مخالفانہ نقطہ نظر سے دیکھنے کا عادی ہوتا ہے، تنقید کرنا اس کی فطرت میں شامل ہوتا ہے، بحث ومباحثہ کرنا بھی اس کی شخصیت کا ایک حصہ ہوتا ہے اور بحث ومباحثہ کی وجہ سے یہ کئی بار اپنے کئی اچھے دوستوں سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے، یہ دوران بحث ایسے دلائل پیش کرتا ہے کہ سننے والے اس کے سامنے ہتھیار ڈالنے پر مجبور ہوجاتے ہیں، اکثر لوگوں کی عقلیں اس کی ٹھوس گفتگو سے مطمئن ہوجاتی ہیں لیکن قلوب مطمئن نہیں ہوپاتے اس لئے اکثر بحث کے بعد یار دوستوں کے درمیان فاصلے پیدا ہوجاتے ہیں، بحث ومباحثہ کی وجہ سے ان کے دشمنوں اور بدخواہوں میں اضافہ ہوتا رہتا ہے اور جو لوگ ان کا قرب حاصل کرنے کے خواہش مند رہا کرتے تھے وہ ان سے دور ہوجاتے ہیں لیکن یہ بات بھی اپنی جگہ مسلم ہے کہ ۴ عدد والوں کا مزاج کسی کو ستانے اور دل دکھانے والا نہیں ہوتا، وہ یہ چاہتا ہے کہ ساری دنیا کے لوگ اس کی سوچ پر آجائیں اور اس ڈگر کو اپنالیں جس پر وہ چل رہا ہے لیکن اس کو اپنی کوششوں میں ناکامی ملتی ہے اور دوست دشمن بن جاتے ہیں یا بیزار ہوجاتے ہیں۔

۴ عدد والے شخص میں ایک خاص بات یہ بھی ہوتی ہے کہ وہ برسراقتدار لوگوں کے خلاف اپنی زبان کھولتا رہتا ہے اور اس کے نتیجے میں اس کے حصے میں صرف نقصان آتا ہے، نقصان نہ بھی ہو لیکن وہ ہر طرح کے فائدے سے محروم ہی رہتا ہے لیکن یہ سچ ہے کہ ہر وقت کی مخالفتیں اور تنقیدیں نیک نیتی پر مبنی ہوتی ہیں، کسی لالچ اور کسی غرض کی وجہ سے نہیں ہوتیں، مگر ساری دنیا یہ جانتی ہے کہ سچ ہمیشہ کڑوا ہی ہوتا ہے وہ جھوٹ کی طرح لذیذ اور میٹھا نہیں ہوتا، جھوٹ بولنے والوں کو سلامیاں ملتی ہیں اور سچ بولنے والا لوگوں کی بیزاری اور بے رخی سے بہرہ ور ہوجاتا ہے اور اس کے دامن میں کانٹوں کے سوا کچھ نہیں آتا۔

۴ عدد والے لوگ اگر وکیل بنیں یا جج بنیں یا پروفیسر بنیں تو مقبولیت اور شہرت حاصل کرنے میں انہیں زبردست کامیابی نہیں ملتی ہے اور یہ لوگ اپنے ہم عصروں میں ممتاز ہوجاتے ہیں۔ ۴ عدد والا شخص بے جا

رسومات کا زبردست مخالف ہوتا ہے یہ دقیانوسیت کو بھی برداشت نہیں کرتا اگر اس کے سامنے حصول دولت و مال کی بات آئے تو اس کو کوئی دلچسپی نہیں ہوتی بلکہ اس کا رجحان حالات اور ماحول کی عمدگی کی طرف رہتا ہے، یہ چڑھتے سورج کی پوجا کرنے کا قائل نہیں ہوتا، اگرچہ ۴ عدد کا حامل اپنے اندر زبردست صبر وضبط رکھتا ہے لیکن غلط بات اس سے ہرگز برداشت نہیں ہوتی۔ زہر کو تریاق اور تریاق کو زہر کہنا اس کے بس سے باہر کی بات ہوتی ہے، یہ سفید کو سفید اور کالے کو کالا کہہ کر ہی مطمئن ہوتا ہے اور چونکہ یہ اپنی بات پر جما رہتا ہے تو لوگ اس کو ضدی اور ہٹ دھرم سمجھتے ہیں۔

۴ عدد کے لوگ خوش گفتار ہوتے ہیں یہ اپنی خوش گفتاری اور خوش کلامی سے لوگوں کو متاثر کرنے میں کامیاب رہتے ہیں لیکن اگر ان کا سامنا کسی ایسے شخص سے ہوجائے جو حسن کلام اور حسن گفتگو میں ان سے بڑھ چڑھ کر ہو تو یہ چھلک اٹھتے ہیں اور آپے سے باہر ہوجاتے ہیں۔ ۴ عدد کے لوگوں کو بے وقوف بنانا آسان نہیں ہوتا، یہ جلدی سے کسی کی باتوں میں نہیں آتے اور یہ جلدی سے آنکھیں بند کرکے کسی پر بھروسہ نہیں کرتے۔ ۴ عدد کے لوگوں میں ایک خوبی یہ ہوتی ہے کہ کسی کی ترقی سے نہیں جلتے، کسی سے حسد نہیں کرتے اور کسی کا پیچھا نہیں پکڑتے یہ جس مجلس میں بحث کرتے ہیں اسی مجلس میں اپنی بحث کو ختم کردیتے ہیں لیکن دنیا والوں کا مزاج عموماً اس کے برعکس ہوتا ہے اس لئے وہ ان کے سامنے مجبور اور بے بس ہوجاتے ہیں اور وہ پھر ان کی مخالفتیں شروع کردیتے ہیں اس لئے ۴ عدد والے کا بنا بنایا حلقۂ احباب دھیرے دھیرے سکڑنے لگتا ہے اور ان کے دوست بھی ان کے خلاف انگلیاں اٹھانے لگتے ہیں۔

چونکہ آپ کا مفرد عدد بھی ۴ ہی ہے اس لئے کم و بیش یہ تمام خصوصیات آپ کے اندر بھی موجود ہوں گی، آپ محنتی ہیں، قابل بھروسہ ہیں، دوراندیش ہیں، صلح پسند ہیں، مشکلات سے مقابلہ کرنے کا حوصلہ رکھتے ہیں، لیکن ان خوبیوں کے ساتھ ساتھ آپ انتہا پسند بھی ہیں اور انتہا پسندی آپ کو اکثر خوشیوں اور راحتوں سے محروم رکھتی ہیں، انتہا پسندی کا نقصان ہر انسان کو خود ہی اٹھانا پڑتا ہے، آپ شاہ خرچ بھی ہیں اور شاہ خرچی کی وجہ سے آپ اکثر مقروض بھی ہوجاتے ہیں اور تنگ دست بھی۔

آپ کی مبارک تاریخیں: ۴، ۱۳، ۲۲ اور ۳۱ ہیں، ان تاریخوں میں اپنے اہم کام کرنے کی شروعات کریں، انشاء اللہ کامیابی آپ کے قدم چومے گی، آپ کا لکی عدد ایک ہے، ایک عدد کی شخصیتیں اور چیزیں آپ کو ہمیشہ راس آئیں گی، آپ کی دوستی ۶، اور ۸ والے افراد سے خوب جمے گی۔ ۲، ۷ اور ۹ عدد والے لوگ آپ کے لئے عام سے ہوں گے، ان لوگوں سے آپ کو نہ قابل ذکر فائدہ ہوگا اور نہ قابل ذکر نقصان، یہ لوگ حالات کے ساتھ ساتھ آپ سے اپنا برتاؤ جاری رکھیں گے۔ ۳ اور ۵ آپ کے دشمن عدد ہیں، ان عددوں کی چیزیں اور لوگ آپ کو کبھی راس نہیں آئیں گے، ان عددوں کی چیزوں اور شخصیتوں سے اگر آپ دور ہی رہیں تو آپ کے حق میں بہتر ہوگا۔

آپ کا مرکب عدد ۱۳ ہے، یہ عدد بہت زیادہ قابل اعتبار نہیں ہوتا، یہ عدد آپ کو عروج پر بھی پہنچا سکتا ہے اور اس عدد کی وجہ سے آپ زوال سے بھی دوچار ہوسکتے ہیں، اس عدد کے اندر اچھے برے انقلاب کی زبردست صلاحیت ہوتی ہے، علم اعداد کے تجربہ کاروں کا دعویٰ یہ ہے اگر اس عدد کا حامل لوگوں کی مدد کرے اور مصیبتوں میں ان کے کام آئے تو پھر یہ عدد انسان کو اس عروج تک پہنچا دیتا ہے جس عروج تک پہنچنا بظاہر ممکن نہیں ہوتا، اس عدد سے فائدہ اٹھانے کے لئے ضروری ہے کہ آپ لوگوں کی مدد کریں اور ان کی دست گیری کرنے کو اپنا معمول بنالیں، ان کو عروج ملے گا تو آپ کی شخصیت بھی اُبھرے گی اور لوگ آپ کے احسان مند ہوں گے۔

آپ کی غیر مبارک تاریخیں: ۶، ۱۲، ۷، ۱ ہیں، ان تاریخوں میں اپنے اہم کام کرنے سے گریز کریں کیوں کہ ان تاریخوں میں کام کرنے سے ناکامی کا اندیشہ رہے گا۔

آپ کا برج سرطان اور ستارہ قمر ہے، پیر کا دن آپ کے لئے اہم ہے، پیر کے دن بھی آپ اپنے اہم کاموں کی شروعات کرسکتے ہیں، بشرطیکہ پیر کا دن کسی غیر مبارک تاریخ میں نہ پڑ رہا ہو، اتوار اور بدھ بھی آپ کے لئے ہمیشہ مبارک ثابت ہوں گے۔

یمنی عقیق اور سچا موتی آپ کے راشی کے پتھر ہیں، ان میں سے کسی پتھر کا استعمال آپ کی زندگی میں سنہرا انقلاب لاسکتا ہے، ساڑھے چار ماشہ کی چاندی کی انگوٹھی میں جڑوا کر سیدھے ہاتھ کی شہادت کی انگلی میں پہن لیں۔ جنوری، فروری اور اگست کے مہینوں میں اپنی صحت کا

خیال بطور خاص رکھیں، ان مہینوں میں اگر کوئی معمولی سی بیماری بھی حملہ آور ہوتو اسکے علاج میں غفلت نہ برتیں۔ عمر کے کسی بھی حصہ میں آپ کو امراض سینہ، امراض معدہ، امراض پیٹ، کھانسی، نزلہ زکام، امراض جلد اور خرابی خون کی شکایت ہوسکتی ہے، آپ کو ٹھنڈی غذائیں ہمیشہ فائدہ پہنچائیں گی، تیز مسالوں اور گرم غذاؤں سے آپ جتنا پرہیز کریں گے آپ کی صحت کے حق میں اتنا ہی مفید ثابت ہوگا۔

آپ کے نام میں ۶ حروف، حروف صوامت سے تعلق رکھتے ہیں، ان کے مجموعی اعداد ۲۷۶ ہیں اگر ان میں اسم ذات الٰہی کے ۶۶ اعداد بھی شامل کرلئے جائیں تو کل اعداد ۳۴۲ ہوجاتے ہیں۔ ان کا نقش مربع آپ کے لئے بہرحال مفید ثابت ہوگا، نقش اس طرح بنے گا۔

۷۸۶

۸۵	۸۸	۹۱	۷۸
۹۰	۷۹	۸۴	۸۹
۸۰	۹۳	۸۶	۸۳
۸۷	۸۲	۸۱	۹۲

آپ کے مبارک حروف ح اور ہ ہیں، ان حروف سے شروع ہونے والی اشیاء بھی انشاء اللہ آپ کو راس آئیں گی اور آپ کی تندرستی کا ذریعہ بنیں گی اور آپ کو راحت بھی پہنچائیں گی۔ آپ کی فطرت میں صلح جوئی کا مادّہ ہے، آپ فطرتاً جھگڑوں سے اور اختلافات سے دور رہنا پسند کرتے ہیں، آپ مشورہ طلب کرنے پر لوگوں کو مفید مشوروں دینے کے خوگر ہیں، یہ الگ بات ہے کہ لوگ آپ سے مشورہ طلب تو کرتے ہیں لیکن آپ کے مشوروں کو اہمیت نہیں دیتے۔

آپ کی ذاتی خوبیاں یہ ہیں: صبر و تحمل، احتیاط، اعتماد، ایجاد واختراع، حق پرستی، صلح جوئی، بہترین سوچ، کشادہ ذہنی وغیرہ۔

آپ کی ذاتی خامیاں یہ ہیں: جذباتیت، جلد مشتعل ہوجانا، ضد، ہٹ دھرمی، بحث ومباحثہ وغیرہ۔

اس کالم کو پڑھنے کے بعد جو خالصتاً آپ کے لئے لکھا گیا ہے، ہمیں امید ہے کہ آپ اس کو پڑھ کر اپنی شخصیت کی نوک پلک درست کرنے کی ہر ممکن جدوجہد کرتا ہے۔

آپ کی تاریخ پیدائش کا چارٹ یہ ہے۔

		۹۹
۲	۵	
۱۱		۷

آپ کی تاریخ پیدائش کے چارٹ میں ایک دو بار آیا ہے جو آپ کی قوت اظہار کی علامت ہے، آپ باتونی قسم کے انسان ہیں اور آپ اپنے مافی الضمیر کو بہتر انداز میں بیان کرنے کی اہلیت رکھتے ہیں، آپ کے چارٹ میں ۲ کی موجودگی اس بات کی علامت ہے کہ آپ کی قوت ادراک بہت بڑھی ہوئی ہے لیکن آپ اپنی قوت ادراک کا فائدہ نہیں اٹھاپاتے۔

آپ کے چارٹ میں ۳ کی غیر موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ دوسروں کے جذبات واحساسات کو بہت زیادہ اہمیت نہیں دیتے، جب کہ آپ کو دوسروں کے بارے میں کچھ زیادہ ہی حساس ہونا چاہئے، آپ حساب وکتاب کے معاملے میں بہت ہی لاپرواہ ہیں، جب کہ معاملات کو درست رکھنے کے لئے انسان کو حساب وکتاب کے معاملے میں چوکنا ہونا چاہئے۔

آپ کے چارٹ میں ۴ کی غیر موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ علمی کاموں میں گاہے گاہے لاپرواہی برت لیتے ہیں جب کہ آپ دوسرے معاملات میں ہمیشہ بیدار اور چوکنا رہتے ہیں، کبھی کبھی آپ کی سستی علمی کاموں میں رکاوٹ بن جاتی ہے اور یہ رکاوٹ آپ کے لئے کئی اعتبار سے نقصان دہ بنتی ہے اور آپ کو کسی طرح کے سکون وراحت سے محروم کردیتی ہے۔

آپ کے چارٹ میں ۵ کی موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ کے عزائم بہت بلند ہیں، ارادے پختہ ہیں اور آپ کی طبیعت میں ایک طرح کا استحکام اور استقلال موجود ہے۔

آپ کے چارٹ میں ۶ کی غیر موجودگی گھریلو ذمہ داریوں سے بیزاری کی طرف اشارہ کرتی ہے اور اس سے یہ بھی اندازہ ہوتا ہے کہ آپ گھریلو معاملات میں حالات سے سمجھوتہ کرنے کے بجائے حالات سے راہ فرار اختیار کرلیتے ہیں جو ایک طرح کی پست ہمتی کی علامت ہے۔

آپ کے چارٹ میں ۷ کی موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ عدل وانصاف کے دلدادہ ہیں، آپ ہر جگہ انصاف دیکھنا چاہتے ہیں، ظلم اور ناانصافی آپ کو کسی طور گوارہ نہیں، آپ نصیحتوں سے بھی بیزار رہتے ہیں، آپ نہیں چاہتے کہ لوگ آپ کے سامنے نصیحتوں کا دفتر کھولیں اور آپ کو کچھ بھی سمجھانے کی کوشش کریں۔

۸ کی غیر موجودگی آپ کی کاہلی اور روپے پیسے کے معاملے میں آپ کی لاپرواہی کی طرف اشارہ کرتی ہے، آپ کی طبیعت میں استحکام ہے اور آپ کو دولت کمانے کی دھن ہے پھر بھی کبھی کبھی آپ کاہلی اور لاپرواہی کا مظاہرہ کر بیٹھتے ہیں جو آپ کے لئے نقصان دہ ثابت ہوتا ہے۔

آپ کے چارٹ میں ۹ دوبار آیا ہے جس سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ مجموعی طور پر آپ کی شخصیت بہت مضبوط اور مستحکم ہے اور ۹ کا عدد دوبار آنا اس بات کی نشانی ہے کہ آپ کے اندر فطری خوبیاں بہت زیادہ ہیں، آپ کے اندر غیرت بھی ہے اور حمیت بھی اور جذبہ ہمدردی بھی، آپ لوگوں سے دل کھول کر محبت کرتے ہیں اور ضرورت مندوں کی دل کھول امداد بھی کرتے ہیں، بے شمار خوبیوں کی وجہ سے آپ اپنے ہم عصروں میں ہمیشہ ممتاز رہیں گے، آپ کی زندگی میں کئی انقلاب آئیں گے، عروج وزوال کی کشمکش سے کئی بار آپ کو گزرنا پڑے گا لیکن آپ کی سربلندی اور سرخروئی ہر دور میں برقرار رہے گی۔

آپ کی تاریخ پیدائش کے چارٹ میں کوئی بھی لائن مکمل نہیں ہے جو اس بات کی علامت ہے کہ آپ کی زندگی میں ایک ادھورا پن ہمیشہ موجود رہے گا اور کوئی بھی خوشی اور کوئی بھی راحت آپ کو مکمل طور پر نہیں ملے گی۔

آپ کا فوٹو آپ کی مکمل شخصیت کی عکاسی کرتا ہے، آپ کی پیشانی اور آنکھوں کی چمک آپ کے مدبر اور مفکر ہونے کی وضاحت کرتی ہے اور آپ کے بڑے پن کی نشاندہی کرتی ہے۔

آپ کے دستخط سے آپ دل کی نرمی لیکن خیالات کی پیچیدگی واضح ہوتی ہے اور ایسا بھی محسوس ہوتا ہے کہ آپ کو کسی ایسی خوشی کی تلاش ہے جو آپ کو کبھی میسر نہیں آسکے گی۔

ہم نے آپ کی شخصیت کے بارے میں جو کچھ بھی اس کالم میں لکھا ہے وہ آپ کی رہنمائی کے لئے بہت کافی ہے، ہمیں امید ہے کہ آپ ہماری رہنمائی سے فائدہ اٹھائیں گے اور اپنی شخصیت کے خدوخال کو مزید نکھارنے کی جدوجہد جاری رکھیں گے۔

☆☆☆☆

قسط نمبر: ۱۲

اللہ کے نیک بندے

از قلم: آصف خان

اسی طرح ایک بار حضرت شیخ ابوالحسن نوریؒ راستے سے گزر رہے تھے کہ آپ نے چند سپاہیوں کو دیکھا جو ایک ضعیف وناتواں انسان کو زدوکوب کرتے ہوئے لئے جارہے تھے مگر وہ بوڑھا شخص انتہائی صبر وضبط کے ساتھ سپاہیوں کی مار کھا رہا تھا اور منہ سے اُف تک نہیں کرتا تھا۔ حضرت شیخ نوریؒ کو اس شخص کی قوت برداشت پر بہت حیرت ہوئی، آخر آپ نے سپاہیوں سے پوچھا۔

"تم اس شخص کو کہاں لئے جارہے ہو؟"

"ہم اسے زنداں کے حوالے کرنے جارہے ہیں؟" سپاہیوں نے کہا اور دوبارہ اس بوڑھے شخص کو پیٹنا شروع کردیا۔

حضرت شیخ ابوالحسن نوریؒ خاموشی سے یہ تکلیف دہ منظر دیکھتے رہے، یہاں تک کہ وہ ضعیف انسان اور سپاہی نظروں سے اوجھل ہوگئے مگر آپ نے آخر تک اس ضعیف انسان کے منہ سے کوئی چیخ یا شکایت نہیں سنی۔

وہ رات حضرت شیخ ابوالحسن نوریؒ نے بڑے اضطراب کے عالم میں گزاری، بار بار آپ کو سپاہیوں کے تشدد اور اس بوڑھے شخص کی خاموشی کا خیال آتا تھا، آخر حضرت شیخ نوریؒ سے برداشت نہ ہوسکا تو آپ قید خانے پہنچ گئے اور اس ضعیف وناتواں انسان سے پوچھا۔

"اس قدر کمزوری اور نقاہت کے باوجود تم نے سپاہیوں کے تشدد پر کس طرح صبر کیا؟"

بوڑھے شخص نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ "صبر کا تعلق جسمانی طاقت سے نہیں انسانی ہمت وشجاعت سے ہے۔"

حضرت شیخ ابوالحسن نوریؒ کو اس شخص کے جواب پر حیرت ہوئی، پھر آپ نے دوسرا سوال کیا۔ "تمہارے نزدیک صبر کا کیا مفہوم ہے؟"

ضعیف وناتواں شخص نے کہا۔ "آفات ومصائب کو اسی طرح خوشی کے ساتھ برداشت کرنا چاہئے جس طرح لوگ مصائب سے نجات پاکر مسرور ومطمئن ہوتے ہیں۔"

حضرت شیخ ابوالحسن نوریؒ کی حیرت میں اضافہ ہوگیا تھا۔

آپ کو حیران پاکر بوڑھے نے کہا۔ "آگ کے سات سمندر پار کرنے کے بعد انسان کو معرفت حاصل ہوتی ہے اور جب حاصل ہوتی ہے تو پھر اسے اول وآخر کا علم بھی حاصل ہوجاتا ہے۔

"بے شک! اس کے چاہنے والے ایسی عجیب عجیب حالتوں میں رہتے ہیں کہ انہیں کوئی نہیں پہچان سکتا۔" حضرت شیخ ابوالحسن نوریؒ نے بوڑھے شخص کا شکریہ ادا کیا اور قید خانہ سے چلے گئے۔

دراصل یہ ایک مشاہدہ تھا جو حضرت شیخ ابوالحسن نوریؒ کو قدرت کی طرف سے کرایا گیا۔

ایک بار حضرت جنید بغدادیؒ کے مرید خاص حضرت شیخ ابوبکر شبلیؒ نے حضرت شیخ ابوالحسن نوریؒ کو مراقبے کی حالت میں دیکھا، آپ اس قدر سکوت کے عالم میں آنکھیں بند کئے بیٹھے تھے کہ بہت غور سے دیکھنے کے بعد احساس ہوتا تھا کہ سانسوں کا عمل جاری ہے ورنہ کوئی عام انسان دیکھتا تو یہی سمجھتا کہ حضرت شیخ نوریؒ دنیا سے گزر چکے ہیں، آپ کی اسی حالت کو دیکھ کر حضرت ابوبکر شبلیؒ نے پوچھا۔

"شیخ! آپ نے مراقبے کا یہ کمال کس سے سیکھا؟"

حضرت شیخ نوریؒ نے نہایت سادگی کے ساتھ جواب دیا، "بلی سے۔"

حضرت ابوبکر شبلیؒ یہ جواب سن کر حیران رہ گئے۔ "وہ کس طرح؟"

حضرت شیخ نوریؒ نے فرمایا۔ "ایک دن میں نے ایک بلی کو دیکھا، وہ چوہے کے بل کے سامنے مجھ سے بھی زیادہ بے حس وحرکت بیٹھی تھی۔"

☆ ☆ ☆

اصفہان کے شاہی خاندان کے ایک نوجوان نے حضرت شیخ ابوالحسن نوریؒ کی شہرت سنی تو اسے آپ سے ملنے کا اس قدر شوق پیدا ہوا کہ وہ بغداد جانے کے لئے بے قرار رہنے لگا۔ شاہ اصفہان نے نوجوان کی یہ حالت دیکھ کر کہا۔ "تم شاہوں کی اولاد ہو، تمہیں فقیروں سے کیا

نسبت؟‘‘

’’شیخ نوریؒ کی طرف میرا دل کھنچا جارہا ہے، میں اپنے آپ کو بہت مجبور پاتا ہوں۔‘‘ نوجوان نے پرشوق لہجے میں کہا۔

’’اگر تم بغداد نہ جاؤ تو میں تمہارے لئے نیا محل آراستہ کئے دیتا ہوں۔‘‘ شاہ اصفہان نے نوجوان کو لالچ دیتے ہوئے کہا۔

’’مجھے یقین ہے کہ خوبصورت کنیزیں تمہاری دل بستگی کے اتنے اسباب فراہم کردیں گی کہ تم بغداد کے اس فقیر بے سروساماں کو بھول جاؤ گے۔‘‘

خاندان شاہی کے اس مضطرب نوجوان نے جواب دیا۔ ’’عیش وعشرت کے یہ سامان نہایت حقیر اور کمتر ہیں، میرے شوق دیدار کے مقابلے میں ان چیزوں کی کوئی حیثیت نہیں۔‘‘

الغرض وہ اصفہانی نوجوان برہنہ پا بغداد کی طرف روانہ ہوگیا۔

حضرت شیخ ابوالحسن نوریؒ اپنا خانقاہ میں تشریف فرما تھے، اچانک آپ نے اپنے مریدوں اور خدمت گاروں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔

’’خانقاہ سے لے کر ایک میل تک زمین کو صاف شفاف کردو کیوں کہ ہمارا ایک عاشق شوق ملاقات میں اصفہان سے ننگے پاؤں چلا آرہا ہے۔‘‘

’’ایک عاشق صادق کو محل اور کنیزیں تو کیا تاج وتخت کا لالچ بھی نہیں روک سکتا۔‘‘

اصفہانی نوجوان حضرت شیخ ابوالحسن نوریؒ کی اس قوت کشف پر حیران رہ گیا، پھر وہ بے تابانہ آگے بڑھا اور آپ کے قدموں سے لپٹ گیا۔

حضرت شیخ نوریؒ نے اپنا دست مہربان اس کے سر پر رکھ دیا اور فرمایا۔ ’’اے جان بے قرار سن! مرید کی شان یہ ہوتی ہے کہ اگر سارے جہاں کی نعمتیں بھی اسے پیش کی جائیں تو وہ انہیں ٹھوکر مار دے۔‘‘

پھر اہل بغداد نے دیکھا کہ اصفہانی نوجوان نے اپنی پرتعیش زندگی کو ٹھوکر ماردی اور حضرت شیخ ابوالحسن نوریؒ کے در کی گدائی پر رضامند ہوگیا۔

☆ ☆ ☆

ایک بار حضرت شیخ ابوالحسن نوریؒ بیمار ہوئے تو حضرت جنید بغدادیؒ عیادت کے لئے حاضر ہوئے اور آپ کی خدمت میں کچھ پھول اور پھل پیش کئے۔

اس واقعہ کے چند سال بعد حضرت جنید بغدادیؒ بیمار ہوگئے، جب حضرت شیخ ابوالحسن نوریؒ کو خبر ملی تو آپ اپنے مریدوں کو لے کر مزاج پرسی کے لئے حاضر ہوئے، کچھ دیر رسمی گفتگو کی پھر اپنے مریدوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔

’’جنید میرے بھائی اور دوست ہیں، اس لئے لازم ہے کہ ہم سب ان کا مرض اپنے اوپر تقسیم کرلیں۔‘‘

اس کے بعد بہ آواز بلند دعا فرمائی۔ ’’اے مسیحائے حقیقی! ہم تیری بارگاہ کرم میں جنید کی صحت کا سوال کرتے ہیں تو ان کی تکلیف ہمیں منتقل کردے اور انہیں مکمل طور پر صحت عطا فرمادے۔‘‘

جیسے حضرت شیخ ابوالحسن نوریؒ کی زبان مبارک سے یہ الفاظ ادا ہوئے، حضرت جنید بغدادیؒ کو اپنے جسم میں ایک تغیر سا محسوس ہوا اور پھر تھوڑی دیر میں بیماری کے سارے اثرات زائل ہوگئے۔

جب حضرت شیخ ابوالحسن نوریؒ رخصت ہونے لگے تو آپ نے حضرت جنید بغدادیؒ سے فرمایا۔ ’’شیخ! دوستوں کی عیادت اس طرح کرنا چاہئے۔‘‘

یہ سن کر حضرت جنید بغدادیؒ کی آنکھوں میں آنسو آگئے، پھر آپ نے انتہائی رقت آمیز لہجے میں فرمایا۔ ’’شیخ دوستوں کے لئے یہ جذبۂ جاں نثاری آپ ہی کی شان ہے۔‘‘

☆ ☆ ☆

حضرت شیخ ابوحمزہؒ اپنی مجلس وعظ میں ’’قرب‘‘ کے موضوع پر تقریر کررہے تھے، اتفاق سے اس مجلس میں حضرت شیخ ابوالحسن نوریؒ بھی موجود تھے، جب حضرت شیخ ابوحمزہؒ کی تقریر ختم ہوگئی تو حضرت شیخ نوریؒ نے انہیں مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔

’’جس قرب میں ہم لوگ ہیں، دراصل وہ بعد در بعد (دوری در دوری) ہے۔‘‘

حضرت شیخ ابوحمزہؒ نے فرمایا۔ ’’شیخ! پھر ہمیں کیا کرنا چاہئے؟‘‘

حضرت شیخ ابوالحسن نوریؒ نے فرمایا۔ ’’جب بندہ اللہ کو پہچان لے اور اس میں وعظ گوئی کی صلاحیت موجود ہو تو اسے وعظ کہنا چاہئے۔ اگر اللہ کو پہچانے بغیر کوئی وعظ کہتا ہے تو اس کی تقریروں کی بلا (مصیبت) بندوں اور شہروں میں پھیل جاتی ہے۔‘‘

پھر اسی مجلس میں حضرت شیخ ابوالحسن نوریؒ نے فرمایا۔ ''وجد کی حقیقت کا اظہار اس لئے ممنوع قرار دیا گیا ہے کہ وجد ایک ایسا شعلہ ہے جو سر کے اندر بھڑکتا ہے اور شوق کے ذریعے ظاہر ہوتا ہے۔''

ایک اور موقع پر حضرت شیخ نوریؒ نے فرمایا۔ ''سنت کے اتباع کے بغیر اسلام کا راستہ نہیں ملتا، صوفی کی تعریف یہ ہے کہ نہ تو وہ کسی کی قید میں ہو اور نہ کوئی اس کی قید میں۔''

ایک اور موقع پر صوفیاء کرام کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا۔

''صوفیاء کی روحیں غلاظت بشری سے آزاد، کدورت نفسانی سے صاف اور خواہشات سے مبرا ہوتی ہیں، تصوف نہ تو رسم ہے اور نہ علم۔ اگر رسم ہوتا تو مجاہدات سے اور علم ہوتا تو تعلیمات سے حاصل ہو جاتا۔''

حضرت شیخ ابوالحسن نوریؒ کا مشہور قول ہے۔ ''تصوف ایک اخلاقی شئے ہے جو اللہ تعالیٰ کے اخلاق وعادت اختیار کرنے سے حاصل ہوتا ہے۔ ''دنیا دشمنی'' اور ''خدا دوستی'' کا نام تصوف ہے۔''

☆ ☆ ☆

حضرت شیخ ابوالحسن نوریؒ فرمایا کرتے تھے۔ ''میں نے ایک بار طواف کے دوران میں یہ دعا مانگی کہ اے اللہ! مجھے وہ مقام اور وصف عطا فرمادے، جس میں کبھی کوئی تغیر نہ ہو۔''

حضرت شیخ نوریؒ کی اس دعا کے جواب میں ایک صدائے غیبی سنائی دی۔ ''اے ابوالحسن! کیا تو خالق کائنات کے مساوی ہونا چاہتا ہے، یہ وصف تو خاص اللہ تعالیٰ کا ہے کہ اس کی ذات پاک میں کبھی تغیر وتبدل رونما نہیں ہوتا، مگر بندوں میں یہ تغیر اس لئے رکھا گیا کہ وہ اس کی بندگی کا اظہار کرتے رہیں۔''

حضرت شیخ ابوالحسن نوری کے سیرت وکردار کی یہ خاص علامت تھی کہ آپ اللہ کی مخلوق سے بہت محبت کرتے تھے، ان کے دکھوں اور غموں کو دیکھ کر بے قرار ہو جاتے تھے اور بڑے سوز وگداز کے ساتھ عام مسلمانوں کی مغفرت کے لئے دعائیں کیا کرتے تھے۔ مشہور بزرگ حضرت شیخ جعفری خدریؒ کا بیان ہے کہ میں نے اپنے کانوں سے حضرت شیخ ابوالحسن نوریؒ کو مناجات کرتے سنا۔

''اے اللہ! تو نے اپنے بندوں کو پیدا کیا اور پھر ان ہی کو دوزخ کا عذاب دے گا لیکن تیرے اندر یہ قدرت بھی تو ہے کہ تو ابوالحسن کے وجود سے جہنم کو بھردے اور اس کے بدلے میں تمام دوزخیوں کو جنت میں داخل فرمادے۔''

حضرت شیخ جعفر خدریؒ فرماتے ہیں کہ میں نے اسی رات خواب دیکھا، کوئی کہنے والا کہہ رہا تھا۔

''ابوالحسن کو ہمارا یہ پیغام پہنچادو کہ مخلوق کی محبت کے بدلے میں ہم نے اس کی مغفرت فرمادی۔''

یہی وہ جذبہ جاں نثاری تھا کہ جس کے زیر اثر حضرت شیخ نوریؒ نے مقتل میں آگے بڑھ کر اپنی گردن تلوار کے نیچے رکھ دی تھی اور جب جلاد نے اس بے قراری اور عجلت کا سبب پوچھا تو آپ نے فرمایا تھا۔

''میں اس لئے پہلے قتل ہونا چاہتا ہوں کہ میرے ساتھیوں کو زندگی کی چند سانسیں مل جائیں۔''

ایک دن آپ کے خدمت گاروں نے دیکھا کہ حضرت شیخ نوری راستے میں بیٹھے رو رہے تھے اور آپ کے قریب ہی ایک اجنبی شخص بھی بیٹھا ہوا گریہ وزاری کر رہا تھا، پھر جب وہ شخص چلا گیا تو آپ نے اپنے مریدوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔

''وہ ابلیس تھا، اس نے اپنی عبادت کو یاد کر کے اس قدر گریہ وزاری کی کہ مجھے بھی رونا آگیا۔''

ایک دن ایک نابینا شخص حضرت شیخ نوریؒ کو راستے میں ملا، وہ بہ آواز بلند ''اللہ اللہ'' کا ورد کر رہا تھا، حضرت شیخ ابوالحسنؒ نے اس شخص کو مخاطب کر کے فرمایا۔

''تو کیا جانے کہ اللہ کون ہے؟ اگر جان لیتا تو ایک لمحہ بھی زندہ نہیں رہ سکتا تھا۔''

جیسے ہی حضرت شیخ نوریؒ کی زبان مبارک سے یہ الفاظ ادا ہوئے، آپ غش کھا کر زمین پر گر پڑے، پھر جب ہوش آیا تو شیخ نوریؒ ایک ایسے جنگل میں جا پہنچے جہاں بانس کی پھانسیں آپ کے پورے جسم میں چبھی ہوئی تھیں، پھر اسی حالت میں میں شیخ نوریؒ کو گھر لایا گیا، مریدوں، خدمت گاروں اور دوستوں نے آپ کو تلقین کی۔

''شیخ لا الہ الا اللہ کہئے!''

حضرت ابوالحسن نوریؒ نے فرمایا۔ ''تم لوگ جس کے ذکر کی تلقین کر رہے ہو میں اسی کے پاس جا رہا ہوں۔'' یہ کہہ کر آپ بادنسیم کے تیز

جھونکے کی طرح دنیا سے گزر گئے۔

ایک مجلس میں کسی شخص نے حضرت جنید بغدادیؒ سے سوال کیا۔

''معرفت میں حضرت ابوالحسنؒ کا کیا مقام تھا؟''

حضرت جنید بغدادیؒ نے نہایت پرسوز لہجے میں فرمایا۔ ''شیخ نوریؒ اپنے دور کے ایسے صدیقوں میں سے تھے کہ آپ کے بعد کسی عارف نے اتنی حقیقی اور سچی بات نہیں کہی۔''

یہ تھے حضرت شیخ ابوالحسن نوریؒ جن کی بے مثال جرأت اور جاں نثاری کے سبب خلیفہ معتضد باللہ نے صوفیائے عراق کی معافی کا فرمان جاری کیا۔ اگر خدانخواستہ صوفیوں کی یہ جماعت قتل ہوجاتی تو اللہ ہی جانتا ہے کہ تصوف کی تاریخ کیا ہوتی؟

بہرحال اس واقعے کے بعد حضرت جنید بغدادیؒ بہت زیادہ محتاط ہوگئے تھے اور شاید اسی وجہ سے آپ نے کم علم لوگوں پر اپنی علمی مجلسوں کے دروازے بند کردیئے تھے اور غالباً اسی باعث آخری عمر میں آپ کے مخاطبین کی تعداد بیس سے بھی کم رہ گئی تھی۔

☆ ☆ ☆

حضرت جنید بغدادیؒ فرماتے ہیں کہ ایک بار جب میں اپنے روزمرہ کے وظائف میں مشغول تھا تو مجھے نیند آگئی، پھر میں نے دیکھا کہ ایک فرشتہ آسمان سے اترا، اس نے اپنی روح میرے سینے کے اندر انڈیل دی اور مجھ سے کہنے لگا۔

''ابوالقاسم اٹھ! اور لوگوں سے خطاب کر، اب تیرے اندر روح موجود ہے۔''

یہ سن کر حضرت جنید بغدادیؒ زاروقطار رونے لگے۔

غالباً یہ اس خواب کے بعد کا واقعہ ہے کہ جب سرور کونین حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو وعظ کہنے کا حکم دیا تھا۔ قارئین کو یہ راز سمجھ لینا چاہئے کہ جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے کو علم وحکمت سے سرفراز کرتا ہے تو فرشتوں کے ذریعے اس کے دل ودماغ کے دریچے کھول دیتا ہے۔

ایک بار کسی شخص نے حضرت جنید بغدادیؒ سے صوفیاء کے کلام کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا۔ ''صوفیاء تو کلام ہی نہیں کرتے۔''

پھر جب اسی شخص نے مشہور بزرگ حضرت عبداللہ بن خفیفؒ نے حضرت جنید بغدادیؒ حوالہ دیتے ہوئے یہی سوال کیا تو آپ نے فرمایا۔

''جو کچھ ابوالقاسم (جنید بغدادیؒ) نے کہا وہی درست ہے۔ صوفی کو ان دیکھی دنیا کے سوا کسی چیز سے غرض نہیں ہوتی، پھر جب اس کی زبان کھول دی جاتی ہے اور حق تعالیٰ اسے بولنے کی اجازت نہیں دیتا ہے تو وہ کلام کرتا ہے ورنہ خاموش ہی رہتا ہے۔ فصاحت وبلاغت تو ان لوگوں کا حصہ ہے جو اس موضوع پر اصل کتابوں کی تعلیم حاصل کرتے ہیں اور انہیں زبانی یاد کرلیتے ہیں۔ (باقی آئندہ)

فیصلے کرنے میں فہم وبصیرت کا بہت عمل دخل ہے۔ انصاف پر مبنی فیصلہ وہی کرپائے گا، جو غور فکر کی اچھی صلاحیت رکھتا ہو۔ کہا جاتا ہے کہ انسان میں آٹھ قسم کی ذہانتیں پائی جاتی ہیں، یہ بھی بتایا گیا ہے کہ کسی ایک انسان میں یہ سب صلاحتیں بدرجہ اتم موجود نہیں ہوتی، کسی میں ایک مکمل ہوتیں تو کسی دوسری صلاحیت کی کمی ہوتی ہے، اس لئے تو ہر انسان ہر کام میں کامیابی حاصل نہیں کرسکتا۔ مگر ایک ہستی ایسی ہے کہ جن کے بارے میں دنیا والوں نے اپنا قانون بدلا، ان کی تحقیق اس شخصیت کے سامنے ماند پڑگئی۔ وہ ہستی مسلمانوں کے رہبر ورہنما اسلام کے داعی، انصاف کے پیکر اور ہر صفات میں اپنی مثال آپ حضرت محمد ﷺ ہیں۔ اپنی سعادت کے لئے آپ ﷺ کے چند فیصلے ذیل میں درج کررہے ہیں۔ یہ فیصلے ان کے ہیں۔ جن سے دنیا والوں نے فیصلہ کرنا سیکھا ہے۔ جن کے فیصلے کو لوگوں نے اپنے فیصلوں کی حقانیت پر دلیل بنایا۔

عدل یہ ہوتا ہے

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک مخزومی عورت چیزیں ادھار لے کر انکار کردیا کرتی تھی، نبی کریم ﷺ نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا، اس کے گھر والے سیدنا اسامہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور آپ ﷺ سے (معافی کی) بات کی تو سیدنا اسامہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے بات کی، آپ ﷺ نے فرمایا: اسامہ! کیا میں تجھے دیکھ نہیں رہا کہ تو مجھ سے اللہ تعالیٰ کی حد کے متعلق بات (سفارش) کررہا ہے۔

پھر نبی کریم ﷺ خطبہ کے لئے کھڑے ہوئے اور فرمایا: تم سے پہلے لوگ اسی وجہ سے ہلاک ہوئے کہ جب ان میں سے بڑے خاندان کا کوئی آدمی چوری کرتا تو اسے چھوڑ دیتے اور جب کوئی کمزور آدمی چوری کرتا تو اس کے ہاتھ کاٹ دیتے، ''اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر (چوری کرنے والی) فاطمہ بن محمد ہوتی تو میں اس کے بھی ہاتھ کاٹ دیتا۔''

راوای کہتے ہیں: پس آپ نے مخزومی عورت کا ہاتھ کاٹ دیا۔ (بخاری ومسلم)

اونٹ دربارِ رسالت ﷺ میں

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک روز اپنے پیچھے مجھے سوار کیا اور مجھ سے ایک راز کی بات کہی جسے میں کسی کو بھی نہیں بتا سکتا۔ رسول اکرم ﷺ کو قضائے حاجت کے لئے کسی ٹیلے یا کھجور کے درخت کی آڑ میں چھپنا پسند تھا، چنانچہ آپ ﷺ ایک انصاری کے باغ میں رفع حاجت کے لئے تشریف لے گئے۔

وہاں ایک اونٹ تھا، رسول اکرم ﷺ کو دیکھتے ہی وہ باریک آواز میں رونے لگا اور اس کی آنکھیں اشکبار ہوگئیں۔ نبی کریم ﷺ اس کے پاس تشریف لے گئے اور اس کے کان کی پچھلی ہڈی پر ہاتھ پھیرا تو وہ خاموش ہوگیا، پھر آپ ﷺ نے پوچھا: ''اونٹ کا مالک کون ہے؟ یہ اونٹ کس کا ہے؟''

ایک انصاری آیا اور اس نے عرض کی: ''اللہ کے رسول ﷺ! یہ اونٹ میرا ہے''۔

آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم اس جانور کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتے جس کا اللہ تعالیٰ نے تمہیں مالک بنادیا ہے۔ اس نے ابھی مجھ سے شکوہ کیا ہے کہ تم اس کو بھوکا رکھتے ہو (چارہ کم دیتے ہو) اور کام زیادہ لے کر اس کو تھکا دیتے ہو۔''

رحمت عالم ﷺ کی قید میں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ

نے نجد کی جانب گھڑسوار مجاہدوں کا ایک دستہ روانہ فرمایا۔ یہ مجاہدین حنیفہ قبیلے کے ایک سردار ثمامہ بن اثال کو گرفتار کرلائے اور اسے مسجد نبوی کے ستون کے ساتھ باندھ دیا۔ اللہ کے رسول ﷺ جب گھر سے نکل کر مسجد میں تشریف لائے تو ثمامہ سے پوچھا: "ثمامہ! جو تیرے دل میں ہے کہہ ڈال۔"

ثمامہ کہنے لگا: "اے محمد (ﷺ) میرے اندر تو خیر ہی ہے لیکن اس کے باوجود اگر مجھے قتل کروگے تو ایسے شخص کو قتل کروگے جس کا خون کا بدلہ لیا جائے گا اور اگر مجھ پر احسان کروگے تو ایسے شخص پر احسان کروگے جو احسان کی قدر کرنا جانتا ہے۔ یہ بھی بتلا دینا چاہتا ہوں کہ اگر آپ کو مال ودولت کی تمنا ہے تو جس قدر چاہیں تقاضا کریں، اسے پورا کیا جائے گا۔"

یہ جواب سن کر اللہ کے رسول ﷺ کچھ کہے بغیر چلے گئے، حتی کہ اگلے دن تشریف لائے اور ثمامہ سے وہی سوال دہرایا جو پہلے دن کیا تھا۔ ثمامہ نے کہا: "میرا جواب وہی ہے جو میں آپ کو دے چکا ہوں۔" ساتھ ہی اپنے جواب کو دہرا بھی دیا۔ اب کے بھی اللہ کے رسول ﷺ کچھ کہے بغیر چلے گئے اور تیسری دن پھر آپ ﷺ ثمامہ کے پاس آئے تو وہی سوال دہرایا۔ ثمامہ نے بھی وہی جواب دیا جو پہلے دو بار دے چکے تھے۔ اب کے اللہ کے رسول ﷺ نے صحابہ کرام کو حکم دیا: "ثمامہ کو آزاد کردو۔"

ثمامہ یہاں سے نکلا اور مسجد کے قریب ہی کھجوروں کے ایک باغ میں جا پہنچا، وہاں سے غسل کر کے واپس مسجد میں آگیا اور اللہ کے رسول ﷺ کے سامنے آکر کہنے لگا: "میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ بلاشبہ محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں۔

پھر کہنے لگا: "اے محمد ﷺ! میں اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اس زمین پر جس قدر بھی چہرے ہیں، ان میں سب سے بڑھ کر مجھے جس چہرے پر غصہ آتا تھا، وہ آپ ﷺ کا چہرہ تھا لیکن اب صورت حال یہ ہے کہ ان تمام چہروں میں مجھے جس چہرے کے ساتھ سب سے بڑھ کر محبت ہے وہ آپ ﷺ کا چہرہ مبارک ہے۔ اسی طرح میں یہ بات بھی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ دنیا پر تمام ادیان میں سے مجھے جس دین پر سب سے زیادہ غصہ آتا تھا وہ آپ ﷺ کا دین تھا، مگر اب آپ ﷺ کا دین مجھے تمام دینوں میں سب سے زیادہ محبوب لگ رہا ہے۔ اسی طرح یہ بات بھی میں اللہ کی قسم کھا کر عرض کرتا ہوں کہ آپ ﷺ کے اس شہر پر مجھے تمام شہروں سے بڑھ کر غصہ آتا تھا مگر اب یہ شہر سب شہروں سے بڑھ کر مجھے پیارا لگ رہا ہے۔ بات یہ ہے کہ آپ ﷺ کے گھڑسوار مجاہدین نے مجھے اس وقت گرفتار کیا جس وقت میں عمرہ ادا کرنے جارہا تھا، اب آپ ﷺ کی مرضی ہے جو حکم فرمائیں۔

اللہ کے رسول ﷺ نے ان کے قبول اسلام پر خوشی کا اظہار کیا اور فرمایا: "تم عمرہ ادا کرلو۔"

حضرت ثمامہ رضی اللہ عنہ جب مکہ میں پہنچے تو ایک شخص انہیں کہنے لگا: "کیا تو بے دین ہوگیا؟"

ثمامہ رضی اللہ عنہ نے کہا: "بالکل نہیں! اللہ کی قسم! میں تو اللہ کے رسول ﷺ پر ایمان لے آیا ہوں اور سنو! یہ بات ہے تو ثمامہ سے تمہارے پاس اب گندم ایک دانہ بھی نہیں پہنچے گا حتیٰ کہ اللہ کے رسول ﷺ تمہیں اناج دینے کی اجازت دیں۔ (صحیح بخاری)

چار باتوں کا بیان

آنحضرت ﷺ نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا: اے ابوذر (رضی اللہ عنہ)

(۱) کشتی کی تجدید (مرمت) کرلے اس لئے کہ دریا بہت گہرا ہے۔

(۲) پورا توشہ لے لے اس لئے کہ سفر بہت لمبا ہے۔

(۳) بوجھ ہلکا کرلے اس لئے کہ گھاٹی بہت دشوار گزار ہے۔

(۴) عمل کو خالص کرلے اس لئے کہ پرکھنے والا (حق تعالیٰ شانہٗ) بہت تیز نظر ہے۔

شاعر نے کہا ہے (ترجمہ شعر)

(۱) لوگوں پر توبہ کرنا فرض ہے۔ لیکن گناہوں کا ترک کرنا واجب تر ہے۔

(۲) مصیبتوں میں صبر کرنا دشوار ہے۔ لیکن ثواب کا ترک کرنا دشوار تر ہے

(۳) زمانہ اپنے حادثات میں عجیب ہے۔ لیکن لوگوں کی غفلت عجیب تر ہے۔

(۴) ہر آنے والی چیز قریب ہے، لیکن موت اس سے بھی قریب تر ہے۔

تبسم فاطمہ

پردہ اٹھنے کی منتظر ہے نگاہ

بی جے پی کی مقبولیت کے گرتے گراف کا اثر ۲۰۱۹ء کے انتخاب میں نظر آسکتا ہے

یہ ڈرامہ دکھائے گا کیا سین۔ پردہ اٹھنے کی منتظر ہے نگاہ۔ بلندی اور عروج کو توازن کے ساتھ قائم رکھنا آسان نہیں ہوتا۔ تاریخ گواہ ہے کہ فتح وکامرانی کے نشہ نے اکثر تخت وتاج کے منصب داروں کے ساتھ اچھا سلوک نہیں کیا۔ شداد اور فرعون سے لے کر ہٹلر تک کوئی بھی اپنی کامیابی کو برقرار نہیں رکھ پایا اور یہ قصہ ہنوز جاری ہے۔ ایک زمانہ تک بی جے پی ۲ رعدد میں سمٹی ہوئی تھی۔ اس سے پہلے ایک زمانہ تھا جب جن سنگھ پارٹی کو ہزار کوششوں کے باوجود بھی کامیابی نہ مل سکی تھی۔ اور کامیابی اس لئے نہیں ملی کہ جس سیکولر اور جمہوریت کا آج مذاق اڑایا جارہا ہے، وہ ہندوستانی سرزمین کی بنیاد کا سب سے اہم حصہ ہے۔ جن سنگھ فرقہ واریت کے ایشو کو لے کر آگے بڑھی تو ہندوستان کے بڑے سیکولر اور جمہوری طبقہ نے اس کی حوصلہ افزائی نہیں کی اور جن سنگھ نے دم توڑ دیا۔ ایل کے اڈوانی بابری مسجد اور رام جنم بھومی کا چکر نہیں چلاتے تو بی جے پی کا وہی حشر ہوتا جو جن سنگھ کا رہا۔ بابری مسجد کا منتر کام کر گیا لیکن اس کے باوجود ۱۹۹۲ء سے ۲۰۰۰ء تک بی جے پی کی حکومت بننے تک جمہوری اقدار اور سیکولرازم کی بنیاد مضبوط رہی۔ اٹل بہاری واجپئی کے دور حکومت میں فسطائی سازشوں کے باوجود ہندو مسلمانوں کو تقسیم کرنے والی سیاست زیادہ کام نہیں آئی۔ کانگریس نے حکومت سنبھالی تو تمام تر بدعنوانیوں اور حزب مخالف کے ہنگاموں کے باوجود گنگا جمنی ملت، سیکولرزم کا کردار اور جمہوریت کا مضبوط ستون اپنی جگہ قائم تھا۔ ہاں یہ ستون مسلسل فسطائی طاقتوں کے حملے سے کمزور ضرور ہو گیا تھا۔ بڑے بڑے سیاسی تجزیہ نگار اور جمہوریت پر یقین رکھنے والے صحافی یہ تسلیم کرتے ہیں کہ کانگریس کو اس کا کرپشن لے ڈوبا ورنہ کانگریس پر بھروسہ رکھنے کے لئے وجوہات بہت ساری ہیں۔ راہل گاندھی کے حالیہ بیان نے یہ اشارہ دیا ہے کہ کانگریس اب نرم ہندوتو کا چکر چھوڑ کر ایک بار پھر سے سیکولرزم اور جمہوریت کی اعلیٰ قدروں کو اپنا معیار بنائے گی۔ نرم ہندوتو کانگریس کی بنیادی فکر کا حصہ ہے۔ بیس برسوں کی سیاست میں کانگریس کو اب اس بات کا احساس ہوا ہے کہ کانگریس کے کمزور ہونے کی ایک وجہ نرم ہندوتو کا سہارا لینا بھی ہے۔ اس لئے ملک کی بقاء سلامتی اور تحفظ کے ساتھ ہی کانگریس کو دوبارہ مضبوط کرنا ہے، تو اسے کانگریس کی پرانی بنیادوں پر چلتے ہوئے ہی فتح کی امید کرنی ہوگی۔ اور اس حقیقت سے پردہ پوشی ممکن نہیں کہ ہندوستان کی بڑی آبادی آج بھی سیکولر ازم اور جمہوریت کو ہی ہندوستان کی علامت تصور کرتی ہے۔

پچھلے چھ مہینے کے حالات وواقعات کا جائزہ لیں تو ایک خاموش انقلاب کی آندھی کا آہستہ آہستہ ہندوستانی عوام کی طرف بڑھنا ایک ایسا اشارہ ہے، جسے ابھی بی جے پی کے حکمراں سمجھنے سے قاصر ہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ آندھی بتدریج قریب آتی جارہی ہے۔ عوام میں انتشار بڑھتا جارہا ہے۔ کبھی کبھی میڈیا چینل میں بھی بغاوت کی رسم ادا ہو جاتی ہے۔ سمبت پاترا کو لے کر پچھلے دنوں دو حادثے ہوئے۔ ایک خاتون اینکر نے انہیں اپنے پروگرام سے باہر کا راستہ دکھایا۔ دوسرا حادثہ بی جے پی کا بھروسہ مند ٹی وی چینل کا تھا، یہاں بھی سمبت پاترا کو بے عزتی کا شکار ہونا پڑا۔ این ڈی ٹی وی پر ہونے والے سی بی آئی کے حملے نے پورے ہندوستان کو جھنجھوڑ دیا۔ جمہوریت پسند اور سیکولرازم کے محافظ صحافی اکٹھے ہوئے اور ان کی آواز پوری دنیا میں سنی گئی۔ این ڈی ٹی وی پر ہونے والے حملے نے گودی میڈیا (یہ ٹرم سوشل ویب سائٹ پر عام ہو چکا ہے) کے صحافیوں کو پس وپیش میں ڈال دیا ہے۔ یہ نہ بھولیں کہ مخالفت کے باوجود ایک صحافی دوسرے صحافی کی قدر کرتا ہے۔ اس حملے سے گودی صحافیوں کی سمجھ میں یہ بات بھی آگئی

کہ آنے والے وقت میں سیاست کی زد میں وہ بھی آسکتے ہیں۔

کسانوں کی خودکشی کی خبروں کو لے کر بھی مرکزی حکومت کا رویہ صاف نہیں ہے۔ اب ارون جیٹلی صاحب کہہ رہے ہیں کہ ریاستیں کسانوں کی قرض معافی کا انتظام کریں۔ تازہ رپورٹ یہ ہے کہ تین برسوں میں بے روزگاری میں زبردست اضافہ ہوا ہے۔ اقتدار میں آنے سے قبل نوجوانوں کو روزگار کے خواب دکھانے سے لے کر کسانوں کی قرض معافی کی بات بھی بلند پیمانے پر کی گئی تھی۔ مدھیہ پردیش میں کسانوں کا اور برا حال ہے۔ شیوراج حکومت میں کسانوں پر فائرنگ کے معاملے نے زور پکڑا تو کسانوں نے اپنی تحریک تیز کردی۔ کسان اس بات کو سمجھ رہا ہے کہ شاطرانہ طور پر اس کی زمین چھین کر کارپوریٹ سیکٹر اور ایلیٹ کلاس کے لوگوں کو فائدہ پہنچانے کی کوشش کی جارہی ہے۔ ملک اس وقت امیر اور غریب دو حصوں میں تقسیم ہے۔ نوٹ بندی کے اثرات میں بھی غریب آئے۔ لاکھوں غریب روزگار سے ہاتھ دھو بیٹھے اور سڑکوں پر آگئے جبکہ بڑے اداروں انڈسٹری اور کارپوریٹ سیکٹر پر اس کا کوئی اثر نہیں دیکھا گیا۔ ان باتوں کو دیکھتے ہوئے بی جے پی کے کئی سینئر سیاستداں دبی زبان میں مخالفت کا اظہار کرچکے ہیں۔ اس وقت شتروگھن سنہا اور ارون شوری جیسے سیاستداں کھل کر مودی کی مخالفت میں سامنے آچکے ہیں۔ سبرامنیم سوامی جو مودی کے قریبی جانے جاتے ہیں، جی ایس ٹی کے مسئلہ پر وہ بھی یہ بیان دے چکے ہیں کہ جی ایس ٹی کے اثرات اتنے خوفناک ہوں گے کہ مودی کو اگلا انتخاب جیتنا مشکل ہوجائے گا۔ ان تین برسوں میں ملک کی ترقی کے نام پر اگر کچھ ہے تو جملے بازی ہے۔ اور اس وقت بی جے پی کی سب سے بڑی طاقت یہ ہے کہ اس کے سامنے حزب مخالف کا شیرازہ اس حد تک منتشر ہوچکا ہے کہ شاید اکیلے کسی بھی پارٹی کو اٹھ کھڑے ہونے میں برسوں لگ جائیں۔ لیکن یہ خوش فہمی آگے آنے والے برسوں میں بی جے پی کے لئے مہنگی بھی ثابت ہوسکتی ہے۔ ۲۰۱۴ء کے انتخاب میں بی جے پی کے حصے میں صرف ۳۱ ریصد ووٹ آئے تھے۔ جبکہ اس وقت مودی لہر شباب پر تھی۔ مودی لہر سے ابھی بھی انکار نہیں کیا جاسکتا۔ لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ اندرخانے مودی مخالف فضا بھی آہستہ آہستہ تیار ہورہی ہے۔ ایک تو آڈوانی، مرلی منوہر جوشی، ارون شوری، شتروگھن سنہا والی بزرگ نسل اس بات سے واقف ہے کہ کس دانشمندی اور سازش کے سہارے مودی حکومت انہیں حاشیہ پر ڈالنے میں کامیاب رہی ہے۔ ان کی خاموشی آنے والے وقت میں کسی بھیانک طوفان کا پیش خیمہ بھی ثابت ہوسکتی ہے۔ دوسری طرف دلت، مسلمان، کسان بے روزگار نوجوان، چھوٹے موٹے تاجر مودی انتظامیہ سے سختی کی وجہ سے سڑکوں پر آگئے ہیں یا خوف محسوس کررہے ہیں، اس کا خمیازہ بھی مودی حکومت کو اٹھانا پڑسکتا ہے۔

اب یہ بات عام ہوچکی ہے کہ ملک اس وقت جمہوریت اور سیکولر قدروں سے ناطہ توڑ کر ہندو راشٹر کی طرف قدم بڑھ چکا ہے۔ تاریخ گواہ ہے کہ نفرت کی سیاست کبھی کامیاب نہیں رہی۔

مودی حکومت کے لئے یہ سخت آزمائش کا وقت ہے۔ وزیراعظم مودی نے کئی مواقع پر یہ بیان دیا ہے کہ وہ سب کو ساتھ لے کر چلنا چاہتے ہیں۔ سب کو ساتھ چلنے سے ہی ملک کی ترقی ہوگی۔ اب وہ وقت آگیا ہے کہ جب وزیراعظم مودی کو ملک میں تیزی سے بڑھ رہی تنگ نظری اور فرقہ پرستی کے خلاف آگے آنا ہوگا۔ گئو رکشکوں نے ملک کے ماحول کو خراب کردیا ہے۔ وشو ہندو پریشد لو جہاد اور گئو تحفظ دستوں کو سرعام ترشول تقسیم کررہی ہے۔ مسلمانوں اور دلتوں سے نفرت اپنی انتہا پر ہے۔ اب یہ بات عام ہوچکی ہے کہ ملک اس وقت جمہوریت اور سیکولر قدروں سے ناطہ توڑ کر ہندو راشٹر کی طرف قدم بڑھ چکا ہے۔ تاریخ گواہ ہے کہ نفرت کی سیاست کبھی کامیاب نہیں رہی۔ ملک کے سابق آئی اے ایس اور دیگر افسروں نے اشتعال انگیز دیش بھگتی کو منظم سازش قرار دیا ہے۔ ان کے مضر اثرات ترقی کے راستہ میں رکاوٹ ہیں۔ بی جے پی کے گرتے گراف کا اثر ۲۰۱۹ء کے انتخاب میں نظر آسکتا ہے۔

(مضمون نگار، مصنف، تجزیہ نگار اور میڈیا سے وابستہ ہیں)

☆☆☆ ☆☆☆ ☆☆☆

مقصدی طنز و مزاح

اذانِ بت کدہ

اگرچہ بت ہیں زمانہ کی آستینوں میں
مجھے ہے حکم اذاں لا الٰہ الا اللہ

ابوالخیال فرضی

زہے نصیب آج بانو کا موڈ بہت خوش گوار تھا، بات بات پر کھل کھلا رہی تھی، حالانکہ اس سے میں یہ بات دو چار دن پہلے کہہ چکا تھا کہ ہنسنے ہنسانے کی عادت کو اب ترک کردو شہر کے کچھ مدبرین کا خیال یہ ہے کہ مودی جی عنقریب خوش رہنے والوں پر جی ایس ٹی لگانے والے ہیں، دراصل ہمارے وزیراعظم کو وہ منہ اچھے لگتے ہیں، جو لٹکے ہوئے ہوں اور جن پر مسلسل ۱۲ بجے رہتے ہوں لیکن اس کے باوجود وہ ان دنوں کچھ زیادہ ہی ہنس رہی تھی اور کچھ زیادہ ہی کھل کھلا رہی تھی اور آج تو حد ہی ہوگئی اس نے مجھ سے بہ ہوش وحواس یہ عرض کیا کہ میرا دل چاہتا ہے کہ میں آپ کے دوستوں کی دعوت کروں اور انہیں ایسے پکوان کھلاؤں کہ وہ اپنی انگلیاں چاٹتے رہ جائیں اس کا یہ جملہ سن کر میں سٹپٹا گیا اور مجھے ایسا لگا کہ قیامت آچکی ہے اور ہم عالم برزخ میں مرنے کے بعد والی زندگی گزار رہے ہیں۔ بانو کا میرے دوستوں پر مہربان ہوجانا بھلا اس زندگی میں کیسے ممکن تھا، میں نے اپنے چہرے پر سنجیدگی طاری کرتے ہوئے کہا خیریت تو ہے؟ میرے معصوم عن الخطا دوستوں پر یہ مہربانی کیوں؟ کیا ان بے چاروں کا کوئی برا وقت آنے والا ہے۔

کوئی خاص بات نہیں۔ ''بانو نے کہا نہیں کوئی خاص بات نہیں'' بس مجھے کچھ رحم سا آگیا کہ کافی دن ہوگئے ان کی دعوت نہیں کی، لاؤ انہیں کچھ کھلا پلا دیں۔

دعوت کیسے کرتا، دوستوں کی ایک دعوت کے بعد آپ نے وہ فضیتا مچایا تھا کہ مجھے میرے مرحوم والدین یاد آگئے تھے اور اس دن مجھے پوری طرح یہ احساس ہوگیا تھا کہ میں سچ مچ کا یتیم ہوں اور میرا اس دنیا میں کوئی پرسان حال نہیں ہے، بیگم! اس دن تم نے غصے میں کچھ باتیں ایسے بھی بول دی تھیں کہ مجھے یہ احساس ہوگیا تھا کہ میں کچھ بھی ہوں لیکن میں شوہر نہیں ہوں اور شوہر ایسے تھوڑی ہوتے ہیں کہ مرکھنی بلی کے سامنے اس طرح گردن ڈالے بیٹھے رہیں کہ جیسے کوئی مرغی کسی وبائی مرض میں مبتلا ہو۔

بیتی باتوں کو بھول جاؤ۔ بانو نے اپنی ایک مخصوص ادا کے ساتھ کہا اور جلدی سے اپنے ہونہار دوستوں کی ایک فہرست بناؤ اور ابھی جاکر انہیں دعوت مژدہ سنادو، بے چارے کب سے دعوت کو ترس رہے ہیں۔

اور میں نے آناً فاناً دوستوں کی فہرست بنا کر بانو کے ہاتھ کے ہاتھ میں تھمادی۔

خالہ طمطراق کے صاحب زادے صوفی آؤں تو پھر جاؤں کہاں، صوفی اذا جاء، صوفی ہل من مزید، معشوق ملت صوفی لن ترانی، منشی مروارید، خواجہ امرود بخش، امیر الہند مولوی صم بکم، صوفی زلزال، خواجہ خواہ مخواہ، صوفی رضاء الٰہی، صوفی نمکین، مولانا تابڑتوڑ، شاعرِ قوم عجیب وغریب عثمانی، صوفی بلغم، صوفی آرپار، صوفی جانِ جہاں وغیرہ۔

دوستوں کی فہرست پر اُچٹتی ہوئی نظر ڈال کر بانو نے کہا، بس! کم سے دو دو جن دوستوں کو بلاؤ، دیکھو آج تو میں ان پر مہربان ہوں اور کل کی خدا جانے۔

میں اور بھی کچھ دوستوں کو بلالوں گا۔ بیگم آج تو تم نے میرے ۱۴ طبق روشن کردیئے، یقین کرو بیگم مجھے یقین نہیں آرہا ہے کہ میں ابھی تک زندہ ہوں، اپنے دوستوں سے کٹ کر میں تو مرچکا تھا اور آج تم نے مجھے نئی زندگی دی ہے اور انشاء اللہ آج رات کو میں از سرنو بالغ ہوکر تم سے وہ ملاقات کروں گا جو شریف ماں باپ کے اصلی بیٹے شادی سے پہلے شرم وحیا کی موجودگی میں کسی عورت سے کیا کرتے ہیں۔

بانو، مجھے گھور رہی تھی وہ ہونٹوں کے ساتھ ساتھ آنکھوں سے اور ناک سے بھی مسکرا رہی تھی اور اس وقت مجھے صاف طور سے ایسا محسوس ہورہا تھا کہ میری مغفرت کردی گئی ہے اور میں سیکڑوں فرشتوں کے ساتھ

دن دہاڑے جنت الفردوس میں بہ شان وشوکت داخل ہو رہا ہوں۔

پیارے قارئین یہ ہماری بیویاں بھی کیا چیز ہیں، کبھی تو ان پر ملک الموت کا گمان ہوتا ہے اور کبھی یہ اتنی مہربان ہوجاتی ہیں کہ یہ لگنے لگتا ہے کہ اللہ میاں نے انہیں خاص اوقات میں اپنے ہاتھوں سے بنایا ہے۔ اس وقت میں اتنا خوش تھا کہ بس خدا کی پناہ اگر بچے گھر میں نہ ہوتے تو فرط خوشی میں نہ جانے کونسا حادثہ ہوجاتا۔

اب آپ جائیں اور اپنے یار دوستوں کو یہ پیغام پہنچادیں۔

کونسا پیغام! میں اچانک سٹپٹا گیا۔

وہی پرانا پیغام، جو ہمارے خاندان کا ورثہ ہے، یعنی

اپنا پیغام محبت ہے جہاں تک پہنچے

انشاء اللہ باوضو ہوکر میں یہ پیغام اپنے ایک ایک دوست تک پہنچاؤں گا، بیگم تم نے مجھے آج وہ خوشی عطا کردی جس سے میں کئی سالوں سے محروم تھا، اللہ تمہارے شوہر کو طویل عمر عطا کرے تاکہ تم بیوہ ہونے سے ہمیشہ محفوظ رہو۔

گھر سے نکل کر میں پہلے صوفی اژدہاجاہ کے پہنچا، یہ میری بیوی کے بہت مداح ہیں، یہ بانو کا بنایا ہوا کھانا اتنی مقدار میں کھاجاتے ہیں کہ پھر انہیں ایک ہفتے تک کھانے کی ضرورت محسوس نہیں ہوتی۔

میں نے صوفی اژدہاجاہ کو خوش خبری سنائی اور بانو کا محبت بھرا پیغام بھی پہنچادیا، سن کر ایک دم چہک اٹھے، پھر بولے اس بار ہماری خواہش اور اپنا وعدہ پورا کردینا۔

کیسی خواہش؟ کونسا وعدہ!

ہونہہ، تمہارا وعدہ تھا کہ اگلی دعوت میں تم اپنی بیگم سے ہمیں ملواؤ گے اور ان سے روبرو ملاقات کراؤ گے۔

ابھی مل کر کیا کروگے بانو پچپن سال کی ہوگئی ہے اور اب تو اس کے چہرے کی شگفتگی بھی ختم ہوگئی ہے۔

میں کچھ سننا نہیں چاہتا مجھے تمہاری بیگم کو دیکھنا ہے، یہ میری دیرینہ آرزو ہے، اس بار میں بغیر اجازت تمہارے گھر میں گھس جاؤں گا۔

چلو کل گھر پھر دیکھیں گے، اگر موقع مل گیا تو آپ کی یہ آرزو کسی نہ کسی حد تک میں پوری کردوں گا، اطمینان رکھو۔

میں نے ایک ایک کرکے سبھی دوستوں کو دعوت پیش کردی اور پھر آکر بانو کو بتادیا کہ میرے دوست تمہیں بہت دعائیں دے رہے تھے اور تہہ دل سے تمہارا پیشگی شکریہ ادا کررہے تھے۔

ایک بات عرض کرتا چلوں کہ میرے کچھ دوستوں کو کچھ دنوں سے شاعری کرنے کی سوجھ رہی ہے، کئی دوست تو باقاعدہ اس مرض لاعلاج میں مبتلا ہوگئے ہیں اور کچھ اس مرض میں مبتلا ہونے کے لئے بیتاب ہیں، چونکہ ان سے سب کا اکلوتا مشیر میں ہی ہوں اس لئے سب فون پر مجھ سے رائے مانگتے ہیں کہ ہم کیا کریں اور اس میدان شاعری میں کس طرح کا قدم رکھیں۔ صوفی زلزال سے تو میں نے صاف صاف یہ تک کہہ دیا تھا کہ آج کل داڑھی والے شاعروں کو عورتیں پسند نہیں کرتیں اور جب عورتیں ہی پسند نہیں کریں گی تو پھر شاعری کا کیا فائدہ، لیکن ان پر شاعری کی دھن سوار تھی، کہنے لگے روبرو ملاقات پر آپ سے بات کروں گا اور میری کوشش تو یہی ہے کہ کسی بھی طرح مجھے شاعر بنادو، مشاعرے سن سنا کر مجھے شاعر بننے کا جنون سا ہوگیا ہے اور بھی کئی دوستوں پر شاعری کا خبط سوار ہوچکا تھا۔ میں نے سوچا کہ کھانے کے دوران اس بارے میں سب کو جو صحیح مشورے ہوں گے عطا کروں گا، پھر اس کے بعد وہ جانیں ان کا خدا جانے۔

اور اگلے دن میرے سبھی دوست نہایت کروفر کے ساتھ کہ جیسے میرے گھر کی ہفت اقلیم فتح کرنے آئے ہوں شاہوں کی طرح دندناتے ہوئے میرے گھر میں داخل ہوئے اور سب نے اس طرح سلام پھینکا کہ جیسے ان کا آنا منجملہ احسان ہوں۔

میرے سب دوست آج کچھ زیادہ ہی خوش تھے کیوں کہ آج ان کی دعوت اچانک ہوئی تھی، ایک طویل عرصہ سے وہ دعوت کو ترس رہے تھے، میں خود انہیں مدعو کرنے کے لئے بے قرار تھا لیکن بانو نے چند سال پہلے یہ وارننگ دیدی تھی کہ اگر دوستوں کی دعوت کروگے تو وہ گھر سے فرار ہوجائے گی اور پھر کبھی لوٹ کر نہیں آئے گی۔ اس کی اس وارننگ سے میں گھبرا گیا تھا اور میں نے صبر کی ٹھان لی تھی، کئی دوستوں نے کئی بار فرمائش بھی کی لیکن میں نے سنی ان سنی کردی، اب بانو کو جب اللہ نے توفیق دیدی تو میں بھی خوشی سے پھولے نہیں سمایا اور میرے سب دوستوں کو ایسا محسوس ہوا کہ جیسے عید آگئی ہو۔

آج جب میں نے اپنے دوستوں کو یہ خوش خبری سنائی کہ آپ

لوگوں کی یہ دعوت میری بیوی کی طرف سے ہے، تو سبحان اللہ سبحان اللہ کی صدائیں بلند ہوگئیں۔ صوفی ہل من مزید کی داڑھی کا تو ایک ایک بال کھلا ہوا تھا، ان کی آنکھوں کی چمک یہ بتا رہی تھی کہ انہیں یہ سن کر سب سے زیادہ خوشی ہوئی ہے، صوفی قالو بلیٰ فرطِ مسرت میں بولے کہ اس دنیا میں بیوی ہو تو بس ایسی جیسی تمہاری، کسی بھی رخ سے دیکھئے سو فیصد اللہ میاں کے ہاتھوں سے بنائی ہوئی لگتی ہے۔ ابوالخیال فرضی صاحب بہت ہی خوش نصیب ہیں آپ کہ اللہ نے آپ کو ایسی بیوی عطا کی، معشوق ملت نے اس بات کی کھڑے ہو کر تائید کی اور فرمایا کہ ایسی عورتیں ہی جنت کی حوروں کا بھرم رکھنے والی ہیں، کاش ایسی بیویاں ہم سب کی گھروں میں ہوتیں۔ میں عرض کر چکا ہوں کہ آج کی نشست کا خاص موضوع شاعری تھا اور میرے دوستوں وہ حضرات جن پر ان دنوں شاعری کا جنون سوار ہے مجھ سے یہ مشورہ کرنا چاہتے تھے کہ شاعری کے میدان میں چھلانگ کس طرح لگائی جائے۔

صوفی نمکین نے گفتگو کا آغاز کرتے ہوئے کہا۔ جب ہم ٹی وی پر مشاعرے دیکھتے ہیں تو دل میں ایک ہوک سی اٹھتی ہے اور دل چاہتا ہے کہ ہم بھی مشاعروں میں بلائے جائیں اور ہمیں بھی لوگ داد و تحسین سے نوازیں اور لفافے بھی عطا کریں۔

میں نے تکلف کو برطرف کرتے ہوئے جواب دیا۔ آج کے دور میں شاعر بننا کوئی مشکل بات نہیں ہے، بس شرم وحیا سے اپنے تعلقات کلی طور پر ختم کرنے پڑیں گے۔

کیا مطلب؟! سب نے حیران ہو کر میری طرف دیکھا۔

میرے دوستوں" میں نے زبان کھولی" میں جو کہہ رہا ہوں خدا کو حاضر و ناظر جان کر کہہ رہا ہوں، آپ لوگوں میں سے جو حضرات شاعر بننا چاہتے ہیں انہیں شرم وحیا سے اپنا پیچھا چھڑانا پڑے گا اور جس کو کہتے ہیں ایمانداری اس سے تعلقات منقطع کرنے پڑیں گے، تب ہی آپ کی دھوم دنیا میں ہو سکے گی اور آپ دوبئی اور ریاض تک پرواز کرنے میں کامیاب ہو سکیں گے اور اگر آپ نے ایمانداری کو اپنے سینے سے لگائے رکھا اور شرم وحیا سے بھی وابستگی برقرار رکھی تو پھر آپ کا نام نہیں ہو سکے گا، پھر تو آپ دیوبند کی نشستوں میں بھی بلائے جانے کے قابل نہیں بن سکیں گے۔

صوفی آؤں تو پھر جاؤں کھڑے ہو کر بولے۔ فرضی صاحب آپ اپنے خیالات کی وضاحت کر دیں تو آپ کی عنایت ہوگی کیوں کہ میں خود بھی ایک شاعر بن کر ابھرنا چاہتا ہوں اس کے لئے مجھے کیا کرنا ہوگا، میں نے عبدالجبار دھوبی کے بڑے لڑکے کو دیکھا، وہ کل تک لوگوں کے کپڑے دھویا کرتا تھا اور دھوبی ہی اس کی پہچان تھی لیکن کل وہ دوبئی کے ایک مشاعرے میں اس طرح غزل پڑھ رہا تھا کہ جیسے میر و غالب کی روح اس میں سما گئی ہو، ہر شعر پر کہہ رہا تھا کہ مجھے آپ سب کی دعائیں چاہئیں، اس کے ہر ایک شعر پر تالیاں بج رہی تھیں اور لوگ اچھل اچھل کر اس کو داد دے رہے تھے۔ فرضی صاحب کیا اس دور میں بھی معجزے صادر ہوتے ہیں، کسی دھوبی کا مقبول ترین شاعر بن جانا ایک معجزے سے کم نہیں ہے۔

صوفی جی!" میں نے کہا" اس طرح کے معجزات اپنے دامن میں سمیٹنے کے لئے چند صلاحیتوں کا ہونا ضروری ہے، سب سے پہلے شاعر کو بے شرم ہونا چاہئے، جب تک وہ پوری طرح بے شرم نہیں ہوگا اس وقت تک وہ کسی دوسرے شاعر کی غزل سامعین کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر نہیں پڑھ سکتا، بھائیوں میں آپ سے کوئی پردہ نہیں کروں گا، چند سال پہلے مجھے بھی شاعری کا مرض لگ گیا تھا، میں نے بھی غسل خانے اور بیت الخلا میں غزلیں پڑھنے کی مشق صبح شام کی تھی، کئی بار تو میں سوتے ہوئے پوری پوری غزل ترنم سے پڑھ لیا کرتا تھا، بیوی کی آنکھ کھل جاتی تھی اور وہ سہم جاتی تھی کہ انہیں یہ کیا بیماری ہوگئی ہے اور ان کا انجام کیا ہوگا وہ پکڑ کر مجھے کئی ڈاکٹروں اور حکیموں کے پاس بھی لے گئی تھی ان میں سے بعض اطباء یہ کہا تھا کہ یہ مرض تو لاعلاج ہوتا ہے، اب اس سے نجات ملنا ممکن نہیں ہے، تم کسی سے جھاڑ پھونک کرا کر دیکھ لو اگر تمہاری تقدیر اچھی ہے تو تمہارے شوہر کو اس لاعلاج بیماری سے چھٹکارا مل جائے گا، ورنہ صبر کے سوا کوئی چارہ نہیں ہے۔

اس زمانہ میں شاعری میرا اوڑھنا بچھونا بن کر رہ گئی تھی، دوستوں آپ یقین کریں کہ میں شعروں کو ہم وزن کرنے کے لئے دھاگہ لے کر بیٹھ جاتا تھا اور دونوں مصرعوں کو نہایت سلیقہ کے ساتھ ناپا تھا اور جب تک دونوں مصرعے برابر نہ ہو جائیں ان میں حروف کی کمی زیادتی کرتا ہی رہتا تھا، اتنی محنت کے باوجود سننے والے میرے شعروں پر داد نہیں دیتے تھے، پھر میں نے کسی مدبر کے مشورے پر پاکستان کے ایک

شاعر کی غزل ایک مشاعرے میں پڑھ دی، اس غزل کو پڑھتے وقت مجھے اس بے شرمی کا سہارا لینا پڑا جو مجھے بزرگوں کی کچھ بددعاؤں کی وجہ سے میسر تھی، بس اس غزل کا پڑھنا تھا مجھے اتنی داد ملی کہ میں اسے اپنے دامن میں سمیٹ نہ سکا اور اس وقت میں یہ سمجھ گیا کہ جو لوگ آناً فاناً بڑے شاعر بن جاتے ہیں اس کا اصل راز کیا ہے۔

اصل راز کیا ہے؟ صوفی بلغم نے پوچھا۔

اصل راز یہی ہے کہ کسی دوسرے شاعر کی غزل دھڑلے سے پڑھو اور ازارہ بے شرمی یہ ثابت کرتے رہو کہ تم اپنی غزل پڑھ رہے ہو، آپ سب مجھے معاف کرنا کہ میں ایسے کئی شاعروں کو جانتا ہوں کہ جو ایک شعر بھی نہیں کہہ سکتے لیکن وہ مشاعرے پڑھنے کے لئے دنیا بھر میں مدعو کئے جارہے ہیں اور داد بھی اچھی خاصی سمیٹ رہے ہیں اور پیسے بھی۔

صوفی مل من مزید نے پوچھا۔ لیکن اگر کوئی سچ مچ کا شاعر بننا چاہتے ہو پھر وہ کیا کرے۔

محترم صوفی مل من مزید صاحب، آج کل سچ مچ کا شاعر بننے کا کوئی فائدہ نہیں ہے کیوں کہ انہیں کوئی گھاس نہیں ڈالتا۔ مشاعروں میں صرف ان ہی شاعروں کی پوچھ ہوتی ہے جو گلے باز قسم کے شاعر ہوں اور کسی بڑے شاعر کی کوئی ایسی غزل سنا رہے ہوں کہ جسے سن کر فرشتے بھی داد دینے پر مجبور ہوجائیں۔

میں نے اس دور میں جب میں اسی طرح کا شاعر تھا یہ اندازہ کرلیا تھا کہ داد کس طرح وصول کی جاتی ہے، میں نے مشاعرہ لوٹنے کے لئے جھوٹ بولنے کی بھی کافی مشق کی تھی۔ میں ایک مشاعرے میں بلایا گیا تو میں دیوبند ہی سے وہاں پہنچا تھا لیکن کسی مصلحت کی وجہ سے مشاعرہ پڑھتے وقت مجھے یہ کہنا پڑا، رات ہی ایک مشاعرہ پڑھ کر برطانیہ سے لوٹا ہوں، بہت تھکا ہوا ہوں لیکن انتظامیہ کے اصرار کے سامنے مجھے ہتھیار ڈالنے پڑے، آپ بہت اچھی طرح مشاعرہ سن رہے ہیں، آپ کی سماعتیں قابل احترام ہیں، ایک شعر ان سماعتوں کی نذر کروں گا اگر آپ نے مجھے اپنی دعاؤں سے نوازا تو پوری غزل سنانے کا حوصلہ کروں گا ورنہ اپنی نشست لوں گا۔

اس کے بعد میں نے ایک بہت بڑے شاعر کا شعر سنا دیا اور جم گیا، سامعین نے دل کھول کر داد دی، پھر میں نے کسی پاکستانی شاعر کی غزل شروع کرتے ہوئے کہا مجھے داد نہیں چاہئے، داد تو میں برطانیہ سے اتنی بہت ساری وصول کر کے آیا ہوں کہ اب مجھے داد کی ضرورت نہیں ہے، مجھے تو آپ کی دعائیں چاہئیں، غزل پڑھ رہا ہوں اگر لگے کہ میں نے کچھ ٹھیک کہنے کی کوشش کی ہے تو آپ کو خدا کی قسم دعائیں دینے میں بخل سے کام نہ لیں اور جب میں نے غزل کا پہلا شعر کہا تو سامعین نے تالیاں بجانی شروع کیں۔ جی ہاں میرے دوستوں یہ نیا دور ہے اس دور میں تالیاں بجا کر ہی دعائیں دی جاتی ہیں، شاید اللہ میاں بھی اب اس طرز سے مطمئن ہوتے ہیں تب ہی تو اچھے شعروں پر سامعین اسی طرح اپنی دعائیں اچھالتے ہیں اور مشاعرے پڑھتے وقت مجھے یہ بھی اندازہ ہوا کہ لوگ داد دل سے نہیں دیتے بلکہ داد سامعین سے زبردستی وصول کی جاتی ہے، چنانچہ میں یہی کرتا تھا، ایک غزل سناتے ہوئے میں نے کہا۔ داد نہیں دوگے تو یہ مت سمجھنا کہ میں گھبرا جاؤں گا، کان کھول کر سن لو اگر داد نہیں دوگے تو صبح تک پڑھتا رہوں گا، داد لینے آیا ہوں اور داد لے کر ہی جاؤں گا اور ادھر کے محلے والے میں نے دائیں طرف اشارہ کیا یہ تو شاید گونگے ہیں تب ہی تو معذور سے بنے بیٹھے ہیں، یہ سنتے ہی لوگ بیدار ہوگئے اور میرے اگلے شعر یہ ثابت کرنے کے لئے کہ وہ گونگے نہیں ہیں سب سے زیادہ داد ان ہی کو دینی پڑی اور میرا تجربہ تو یہ ہے کہ سب سے زیادہ داد اس شعر پر ملتی ہے جو کسی کے پلے نہ پڑا ہو، ایسے شعروں پر تالیاں بجا کر سامعین اپنی جہالت پر پردہ ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں اور کچھ لوگ وہ بھی ہوتے ہیں جو شعر و شاعری کی الف بے سے بھی واقف نہیں ہوتے لیکن دوسروں کو تالیاں بجاتے دیکھ کر خود بھی تالیاں بجانے لگتے ہیں۔ اگر آپ ان تمام تکنیکوں سے واقف نہیں ہیں تو آپ بھی کامیاب شاعر نہیں بن سکتے۔

فرضی بھائی! ”صوفی دلدل بولے“ ہم نے تو یہ تک سنا ہے کہ کئی عالمی شہرت کے شاعر ایسے بھی ہیں کہ جو اردو میں اپنے دستخط بھی نہیں کرسکتے، لیکن وہ جب اپنی غزل سناتے ہیں تو سب سے زیادہ داد ان ہی کو ملتی ہے۔

صرف اتنا ہی نہیں بلکہ میں کئی ایسے شاعروں سے بھی واقف ہوں گ کہ وہ کسی بھی زبان میں اپنے دستخط نہیں کرسکتے اور انہیں کسی بھی زبان میں لکھنا پڑھنا نہیں آتا لیکن وہ مشاعروں میں اس طرح دندناتے

ہیں کہ انہیں دیکھ کر سچ مچ کے شاعروں کو چھٹی کا دودھ یاد آجاتا ہے، گلزار دہلوی، راحت اندوری، وسیم بریلوی، منظر بھوپالی اور منور رانا جیسے لوگ حیرت کے دریاؤں میں ڈوبنے لگتے ہیں اور انہیں تعجب ہوتا ہے کہ جو لوگ شعروادب کے نقطہ نظر سے قطعاً نابالغ ہیں وہ اتنے اچھے شعر کیسے پڑھ رہے ہیں۔ دراصل شعروادب کی دنیا میں بالخصوص بازاری قسم کے مشاعروں میں سب سے زیادہ یہ احساس ہوتا ہے کہ معجزے اس گئے گزرے دور میں بھی ہوتے ہیں۔ میرے خیال سے یہ معجزہ ہی ہے کہ جو شخص اردو زبان میں چھوٹے چھوٹے جملوں کی ہجے بھی نہ کرسکتا ہو وہ مشاعروں میں غزلیں پڑھتا ہوا دکھائی دے اور اتنی بہت ساری داد وصول کرلے کہ جس کا وہ قطعاً حق دار نہیں ہے۔

آپ تو ہمارا حوصلہ پست کررہے ہیں۔"صوفی کسن نے کہا" آج کل ہمیں بھی شاعر بننے کا شوق ہورہا ہے، ہم کئی شاعروں کے گھروں کی کنڈیاں بجارہے ہیں، سوچئے فرضی صاحب اب ہمارے شوق کا کیا حشر ہوگا۔

میں آپ سے یہ نہیں کہہ رہا ہوں کہ آپ شاعر نہ بنیں۔" میں نے کہنا شروع کیا" میں تو آپ کو یہ سمجھانے کی کوشش کررہا ہوں کہ آپ شاعر تو ضرور بنیں لیکن صرف ایسے شاعر نہ بنیں جنہوں نے اردو زبان کو بے شمار صدمات عطا کئے ہیں جنہوں نے صرف مشاعروں میں اپنی موجودگی درج کرائی ہے، ناسمجھ عوام سے دوسروں کے شعر پڑھ کر داد وصول کی ہے اور اردو زبان کو بھیک میں بھی کچھ نہیں دیا ہے۔ ان کے حلیوں سے بھی یہ ثابت نہیں ہوتا کہ انہیں اردو زبان سے کوئی لگاؤ ہے، یہ اردو زبان کے نام پر گلف اور یورپ کے چکر لگارہے ہیں، اردو کے نام پر پیسے بٹور رہے ہیں لیکن ان کے اپنے گھروں میں اردو زبان کسمپرسی کے عالم میں ہے اور ان کے بچے انگلش میڈیم اسکولوں میں تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ آج کے دور کی ایک شاعرہ حیالتا برہمن خاندان میں پیدا ہوئی اور اس نے اردو زبان سے سچ مچ کی محبت کی اور اردو زبان کی کتابیں اور اخبارات خرید کر پڑھنے شروع کئے اور وہ شاعری کی پگڈنڈی سے گزرتے ہوئے اسلام تک بھی پہنچی اور متاثر ہوئی اور اس نے اسلام کی حقانیت پر قابل قدر اشعار ہمارے سماج کو عطا کئے، اس طرح کی شاعرات بے شک ہمیں مروجہ مشاعروں نے عطا کی ہیں لیکن ہم اس حقیقت کو فراموش نہیں کرسکتے کہ مروجہ مشاعروں نے اردو زبان کو تکلیفیں زیادہ پہنچائی ہیں اور اردو زبان کو تقویت صرف برائے نام عطا کی ہے۔ مشاعرہ پیش کرنے والے منتظمین بھی اکثر و بیشتر دلالی میں مبتلا ہیں وہ ان ہی شاعروں کی سفارش کرتے ہیں جو انہیں کمیشن دینے کے لئے تیار ہوں، منتظم کو معلوم ہوتا ہے کہ کون شاعر دوسروں سے غزل لکھوا کر یا کسی پاکستانی شاعر کی چرا کر لا رہا ہے لیکن چونکہ اس کو اپنا محنتانہ مل جاتا ہے اس لئے وہ اس متشاعر کو بھی شاعر بنا کر پیش کرتا ہے اور آئندہ کے لئے بھی اسے کمیشن کے لئے تیار رکھتا ہے۔ کچھ شاعر مشاعروں میں اپنے یار دوستوں کو ناشتے کا لالچ دے کرلے جاتے ہیں کہ میرے دو تین شعر پڑھتے ہی اسٹیج پر آنا اور میرے گلے میں پھولوں کے گجرے ڈال دینا، یہ کام میں بھی اپنی شاعری کے دور میں کرواچکا ہوں، اس طرح کی چھچھوری حرکتوں سے اردو زبان کی ایسی کی تیسی ہوتی ہے اور شاعروں کو پھلنے پھولنے کا موقع ملتا ہے۔ آپ لوگ شاعر ضرور بنو لیکن اس اردو زبان کے لئے بھی کچھ کرسکنے کا جذبہ رکھو کہ جو زبان اس ملک میں اپنی زندگی کی آخری سانسیں لے رہی ہے اور اس کے نام پر کھانے والے دن بہ دن صحت مند ہورہے ہیں اور ان کے چرچے امریکہ اور انگلینڈ کے گلی کوچوں میں بھی ہونے لگے ہیں، مجھے خوشی ہے کہ میرے دوستوں نے مجھے خوب سراہا اور شاعری کا ذوق رکھنے والوں نے اس بات کا وعدہ کیا کہ ہم اردو زبان کو وہ سب کچھ عطا کریں گے جس کی وہ بجا طور پر مستحق ہے، صرف گانے اور کھانے تک ہماری شاعری نہیں رہے گی۔ ہماری آج کی نشست بہت سنجیدہ رہی اور بانو نے بھی میری کمر تھپتھپاتے ہوئے کہا کہ میں آپ کی صلاحیتوں کی داد دیتی ہوں، آپ نے آج اس کا حق ادا کردیا، کچھ دنوں کے بعد میں ایک دعوت کا اہتمام اور کروں گی، آپ اپنے دوستوں کے ذریعہ قوم تک اسی طرح اچھے پیغام پہنچاتے رہئے۔

میرے پیارے قارئین! چند ہفتوں کے بعد دیوبند میں ایک ادبی نشست ہوئی جس میں میرے ایک دوست نے میری ہی غزل پڑھ دی، دیکھا آپ نے کتنے اچھے ہیں میرے دوست، میرا مشورہ کس قدر مانتے ہیں۔ اللہ انہیں دونوں جہان میں سلامت رکھے۔

(یارزندہ صحبت باقی)

☆☆☆☆

https://www.facebook.com/groups/freeamliyatbooks
محمد اجمل انصاری

اچھے برے خواب

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

فتح مکہ کا خواب

قرآن مجید سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور سرکار دو عالم ﷺ کو رویائے صادقہ کے ذریعہ ایک سال پیشتر فتح مکہ کا علم ہو گیا تھا۔

چنانچہ سورہ فتح کے چوتھے رکوع میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے، اللہ تعالیٰ اپنے رسول ﷺ کا خواب بالکل سچا کر دکھایا، خواب یہ تھا کہ مسلمان انشاء اللہ تعالیٰ اپنے سروں کو منڈوائے اور بال کتروائے ہوئے (احرام کے لباس میں) مسجد حرام میں داخل ہوں گے اور انہیں کسی مخالفت کا خوف نہ ہوگا۔

رسول اللہ ﷺ نے یہ مبارک خواب ایک سال کے بعد ہی پورا ہو گیا اور مسلمانوں نے مکہ معظمہ میں فاتحانہ شان سے داخل ہو کر شرک وکفر کا نام ونشان مٹا دیا۔

ہجرت سے متعلق خواب

حضرت ابو موسیٰ عشری رضی اللہ عنہ سے متفق علیہ روایت ہے کہ حضور سرکار دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ مکہ سے ایک ایسے ملک کی طرف ہجرت کرتا ہوں، جہاں کھجور کے درخت ہیں۔ مجھے خیال ہوا کہ اس سرزمین کا نام ایمامہ یا ہجرت ہے۔

بعد میں معلوم ہوا کہ وہ مدینہ یعنی یثرب تھا۔

پھر میں نے تلوار کو دوبارہ حرکت دی، تو وہ جیسی پہلے تھی اس سے اچھی ہو گئی۔ اس کی تعبیر وہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو فتح دی اور ان کی جمعیت کر دی۔

اسی طرح احادیث میں حضور ﷺ کے کئی رویائے صادقہ درج ہیں۔

واقعہ کربلا کے متعلق بھی سرکار دو عالم ﷺ کے خواب کے ذریعہ جو کچھ معلوم ہوا تھا اس کا ذکر کتابوں میں درج ہے۔

حضور علیہ السلام لوگوں کے خواب سنتے تھے

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے صحابیوں سے اکثر دریافت فرماتے تھے۔ تم میں سے کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے۔

جس شخص سے اللہ تعالیٰ سے کچھ بیان کرانا منظور ہوتا ہے، وہ اپنا خواب حضور ﷺ کی خدمت میں پیش کرتا۔

خزیمہ بن ثابت کے فرزند اپنے والد ابو خزیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ایک مرتبہ خواب دیکھا کہ میں حضور سرور کونین ﷺ کی پیشانی مبارک پر سجدہ کر رہا ہوں۔

انہوں نے جب اپنا خواب بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں عرض کیا تو آں حضرت ﷺ لیٹ گئے اور فرمایا تم اپنے خواب سچا کر لو۔

چنانچہ حضرت خذیمہ رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ کی پیشانی مبارک پر سجدہ کیا۔ (رواہ سمرہ ابن جندب)

خوشخبری دینے والے خواب

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ فرمایا حضور سید عالم ﷺ نے نبوت کے اثرات میں اب صرف خوش خبری دینے والے خواب باقی رہ گئے ہیں۔

لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ خوش خبری دینے والے خواب کیا ہوتے ہیں؟۔

ارشاد فرمایا: اچھے خواب

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

علماء سے روایت ہے کہ جب بے فکری اور بے خیالی میں یا صحیح جسمانی حالت میں کسی رنج وغم کے نہ ہونے پر جو خواب نظر آتا ہے، عام

طور پر وہی خواب اعتبار کے قابل ہوتا ہے، جو خواب انتہائی غم، انتہائی خوشی یا بدہضمی کی حالت میں دیکھا جاتا ہے، وہ قابل اعتبار نہیں ہوتا، خواہ خواب اچھا ہو یا برا عام طور پر جو خواب دن کے وقت دیکھا جائے، اس کو بھی ناقابل اعتبار سمجھا جاتا ہے۔

رات کے پہلے حصے کا خواب کا نتیجہ چھ ماہ بعد ایک سال بعد ظاہر ہوتا ہے، رات کے دوسرے حصے میں جو خواب دیکھا جائے اس کا نتیجہ فوراً ایک ماہ میں ظاہر ہوتا ہے۔

حضرت سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے کہ ۶/۷/۸/۹/۱۰/۱۵/۱۹/۲۶/۲۷/۳۰/ تاریخ کو جو خواب دیکھا جائے، وہ سچا ہوتا ہے، اور نتیجہ بھی جلد ظاہر ہوتا ہے۔

۴/۵/۱۱/۱۲/۱۶/۱۷/۲۲/۲۴/۲۵/۲۹/

تاریخوں کے خواب بھی سچے ہوتے ہیں، مگر نتیجہ ذرا دیر سے ظاہر ہوتا ہے۔

۱/۲/۳/۱۳/۱۴/۱۸/۲۰/۲۱/۲۳/۲۸/

تاریخوں کے خواب اچھے اور برے دونوں سچے ہوتے ہیں۔ لیکن نتیجہ برسہا برس کے بعد ظاہر ہوتا ہے، تاریخوں کا حساب قمری ماہ سے ہے۔

شہد کی مکھی کا ڈنگ شفا

اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق پر کتنا مہربان ہے اس کا اندازہ حال ہی میں آنے والی ماہرین کی رائے سے ہوتا ہے جس میں انہوں نے بتایا کہ شہد کی مکھی کا ڈنک انسان کے لئے خود شفا سے کم نہیں ہے۔ شہد کی مکھیاں بلا وجہ کسی کو نہیں کاٹتی ہیں۔ اگر انہیں تنگ کیا جائے تو یہ ہر لحاظ کو پس پشت ڈال دیتی ہیں۔ یوں ماہرین کی رائے کے مطابق شہد کی مکھی کے ڈنک کو نکالنے یا علاج کی ضرورت نہیں ہوتی۔ یہ ڈنک انسانی جسم میں سفید جرثومے کو طاقت ور ہونے میں مدد دیتا ہے۔ اس لحاظ سے شہد کی مکھی کا ڈنک انسان کے لئے خود شفا سے کم نہیں لیکن ڈنک کے بعد ہونے ولی تکلیف کو برداشت کرنا بھی بڑے حوصلے کا کام ہے۔ بچے اور خواتین اس تکلیف سے پریشان ہوجاتی ہیں۔ ڈنک کی جگہ پر مسلسل کھجلی اور جلن سے دن گزارنا دشوار ہوجاتا ہے۔ اگر ڈنک والی جگہ پر تھوڑا سا سرکہ متواتر وقفے وقفے سے لگاتے رہیں تو کھجلی اور جلن کی تکلیف ختم ہوجائے گی۔

چہرے پر چمک پیدا کرنے کے لئے

کچھ لوگوں کے چہرے نقوش کے اعتبار سے تو جاذبیت رکھتے ہیں مگر چمک نہیں رکھتے۔ اس کے لئے مرد وعورت کی تمیز نہیں یہ نسخہ سب استعمال کر سکتے ہیں۔ لیمو کا رس ایک چمچ، زعفران چند پتیاں (پسی ہوئی) روغن زیتون ایک چمچ سب کو ملا کر رکھ لیں۔ رات کو سوتے وقت چہرے پر لگائیں بلاناغہ چند دن ایسا کرنے سے چہرے کی جلد چمک اٹھے گی۔

چہرے کے فالتو بالوں کے لئے

کچھ لڑکیوں کے چہرے پر بہت زیادہ باریک بال ہوتے ہیں۔ جس سے چہرہ بدنما لگتا ہے اس کے لئے بہت ہی مفید ٹوٹکا ہے ایک خوبانی کچل کر اس میں چائے کا ایک چمچ شہد ملا کر پیسٹ بنالیں اور چہرے پر لگا کر پندرہ منٹ بعد دھولیں۔ یہ عمل ہفتے میں تین دفعہ کریں خوبانیوں کا موسم ہو تو ٹھیک ورنہ خشک خوبانی لے کر رات پانی میں بھگودیں۔ صبح تک نرم ہو جائے گی تو استعمال کریں کچھ عرصہ تک استعمال کرنے سے باریک بال ختم ہوجائیں گے اور چہرہ شاداب ہو جاتا ہے۔

دل کی کمزوری دور کرنا

طب نبوی ﷺ کی رو سے کھجور سے دل کو عوارض ختم کئے جاسکتے ہیں۔ رات کے وقت چند کھجوریں پانی میں بھگو کر رکھیں اور صبح نہار منہ اسی پانی میں کھجوروں کو مسلسل ہفتہ میں دو بار استعمال کریں تو یہ دل کو توانائی کے لئے موثر ثابت ہوتا ہے۔

چہرے کی چکناہٹ

چکنی جلد پر ہر وقت چکناہٹ رہتی ہے اور دوسری قسم مثلاً خشک یا نارمل جلد پر بھی اکثر چکنائی آجاتی ہے اس چکنائی کو ختم کرنے کے لئے ٹماٹر کا آدھا ٹکڑا کاٹ کر اس ٹکڑے کو بہت آہستگی سے کم از کم دس سے پندرہ منٹ تک چہرے پر ملیں پھر سادہ پانی سے دھولیں نہ صرف چکنائی ختم ہوجائے گی بلکہ چہرہ چمک اٹھے گا۔

عینک کے نشان

عینک پہننے کی وجہ سے اکثر نشان پڑ جاتے تو ذرا سی پٹرولیم جیلی لگا کر عینک پہنیں تو نشان نہیں پڑیں گے۔

انتڑیوں اور پیٹ کے کیڑے

ایک روسی تحقیق کے مطابق کھجور کے کثرت سے استعمال سے انتڑیوں سے نجات حاصل کی جاسکتی ہے۔ کھجور سے انتڑیوں کے انفکشن ختم ہو جاتا ہے۔

خوش وخرم اور تازہ دم دکھائی دینا

ہر وقت خوش اور تازہ دم دکھائی دینا ہر خاتون کی خواہش ہوتی ہے۔ اس کی کوشش ہوتی ہے کہ اس کے چہرے پر تکان یا پژمردگی نہ جھلکے۔ اس امر کے لئے دن میں دو یا تین بار تازہ لیموں کا عرق نصف گھنٹے تک لگائے رکھنے کے بعد چہرہ اچھے صابن اور تازہ پانی سے دھونے سے خاصا فرق محسوس ہوگا۔

نشہ والی چیزوں سے نجات

شراب کے نشہ میں مبتلا انسان کا نشہ دور کرنے کے لئے کھجور تریاق کا کام کرتی ہے۔ اس کے لئے پینے والے صاف پانی میں تازہ کھجوریں ڈالنے کے کچھ دیر بعد اس کا پانی پلایا جائے تو نشہ دور ہو جاتا ہے۔

جگر یا گردوں میں پتھری

جن مریضوں کے جگر یا گردوں میں پتھری ہو انہیں آلو کا زیادہ استعمال کرنا چاہئے اور پھر دن میں چار پانچ سیر پانی پینا چاہئے۔ ایسا کرنے سے پتھری ریزہ ریزہ ہو کر نکل جاتی ہے۔

بالوں کو سیاہ چمک دار بنانا

بعض خواتین وحضرات کے بال وقت سے پہلے ہی سفید ہونا شروع ہو جاتے ہیں، جو یقیناً پریشانی والی بات ہوتی ہے۔ اگر بال سفید ہو رہے ہوں تو انہیں دھونے کے لئے سیکا کائی آملہ اور بال چھڑ کوٹ کررات کو لوہے کے برتن میں بھگو دیں صبح کو ان چیزوں کو پکا کر خوب مسل کر ان کا گاڑھا پانی سر میں لگالیں۔ پندرہ منٹ بعد سر کو دو پانی سے دھولیں۔ ایک دو ماہ میں ہی بال کالے ہو جائیں گے۔

ہڈیاں مضبوط کرنا

لیموں میں حیاتین (سی) کی وافر مقدار ہونے کی وجہ سے یہ دودھ پلانے والی ماؤں اور حاملہ عورتوں کے لئے بہترین زود ہضم غذا ہے۔ بڑھتے اور پروان چڑھتے ہوئے بچوں کو عمر کے مطابق پانچ سے سات قطرے تک اس کے رس کا استعمال ہڈیاں مضبوط بناتا ہے۔ کیلشیم کی ضروری مقدار فراہم کرتا ہے اور پیٹ ہلکا کر کے چستی پیدا کرتا ہے۔ اگر اسے آدھے یا ایک چمچ شہد میں ملا کر استعمال کرایا جائے تو بچے موٹے تازے اور رنگ برنگے دستوں سے محفوظ رہتے ہیں اور آسانی سے دانت نکالتے ہیں۔

جالوں کی صفائی

جہاں دھول مٹی زیادہ ہو وہاں عموماً جالے زیادہ لگتے ہیں جالوں کی نرم جھاڑو سے صاف کرلیں پھر ایک نرم کپڑے کو تیز گرم پانی میں بھگو کر ہلکا ہلکا نچوڑ لیں اس کپڑے کو کسی ڈنڈے کے سرے پر کس کے باندھ لیں اور پھر اس گرم کپڑے کو دیواروں پر پھیریں دو سے تین مہینے تک آپ کو جالے نظر نہیں آئیں گے۔

دانت سفید تر بنانا

دانت قدرت کی ایسی نعمت ہے جو غذا کو چبانے کے علاوہ ظاہری خوب صورتی کا کام بھی دیتے ہیں۔ مارکیٹ میں بہت تعداد میں ٹوتھ پیسٹ دستیاب ہیں جو دانتوں کی صفائی کے ساتھ ساتھ ان کی دیکھ بھال کا کام بھی کرتے ہیں لیکن اگر دانتوں کو سفید تر بنانے کے لئے ان پر اسٹرابری کا کٹا ہوا ٹکڑا ملیں اس سے دانت سفید تر ہو جائیں گے۔

جگر کی گرمی کے لئے

طب یونانی میں گاجر کا مربہ استعمال کرنے کا رواج ہے۔ اسے سردیوں اور گرمیوں میں کھایا جاتا ہے۔ اس کے استعمال سے جگر کے سدے کھلتے ہیں۔ گندم کے آٹے کی روٹی کے ساتھ گاجر کا مربہ کھانے سے بدن کو قوت ملتی ہے۔

ناخنوں کی مضبوطی کے لئے

ناخن اکھڑنے یا پھٹنے لگیں تو پانچ تولے شیترج کا جوشاندہ تیار کر کے اس میں سرکہ اور شہد بالترتیب پانچ تولے اور دو تولہ ملا کر پکائیں پکانے کے بعد شیشی میں ڈال کر ناخنوں پر لگانے سے مفید نتائج برآمد ہوتے ہیں۔ اپنے سخت ناخنوں کو جیلاٹن (چیپ دار مادہ) میں روزانہ پندرہ منٹ تک بھگو کر رکھیں ناخن مضبوط ہو جائیں گے۔ اپنے ہونٹوں کو نرم بنانے کے لئے کچے دودھ سے مساج کریں۔

مکھیوں سے نجات کے لئے

مکھیوں سے نجات حاصل کرنے کے لئے ڈبل روٹی کے ایک سلائس پر تھوڑا سا جام لگا کر ایک پلیٹ میں رکھ دیں اور اس پر کوئی بھی زہریلا اسپرے کر دیں، ساری مکھیاں اس کو کھانے کے لئے آئیں گی اور مر جائیں گی۔

سرسوں کے تیل کے جھاگ

اکثر لوگ جب سرسوں کے تیل میں کوئی چیز فرائی کرتے ہیں تو اس پر بہت سا جھاگ آ جاتے ہیں اس جھاگ کو ختم کرنے کے لئے سرسوں کا تیل کو اچھی طرح گرم کریں اور فرائی کرنے سے پہلے لہسن کے پانچ یا چھے جوئے تیل میں ڈال کر انہیں اچھی طرح جلا کر نکال دیں۔ اب اس میں کچھ بھی فرائی کر لیں۔ بار بار کے استعمال کے باوجود تیل پر جھاگ نہیں آئیے گی۔

موٹاپے سے نجات

موٹاپے کی حالت میں لیموں کا عرق نیم گرم پانی میں ملا کر روزانہ استعمال کرنے سے وزن آہستہ آہستہ کم ہونا شروع ہو جاتا ہے۔

قالین دھونا

مشین کا پرنٹڈ قالین ہے تو آسانی سے دھل جاتا ہے۔ اسے کسی صاف جگہ پر بچھائیں۔ پانی کا پائپ لگا کر قالین گیلا کریں اور سرف چھڑک دیں۔ کپڑے دھونے والا برش لے کر رگڑیں اور پھر کھلے پانی میں دھو ڈالیں۔ دیوار پر ڈال کر سکھائیں۔ فرش پر بچھا کر تھوڑا سا پٹرول جھاڑن پر لگا کر ہلکا سا ہاتھ پھیر دیں تا کہ چمک آ جائے۔

عطر کا داغ دور کرنا

عطر کے داغ کپڑوں پر نمایاں نظر آتے ہیں۔ آپ دھبوں پر تھوڑی سی ٹاٹری چھڑک دیں۔ خوب ملیں اور نیم گرم پانی سے دھو لیں۔ پٹرول سے بھی رنگین دھبے دور ہو جاتے ہیں، مگر بعد میں انھیں دھوپ میں ڈالنا پڑتا ہے، ورنہ خوشبو کی بجائے کپڑوں سے پٹرول کی بو آتی ہے۔ پٹرول کو روئی کی پھریری پر لگا کر داغ کو تر کر دیں۔ پھر صاف کپڑا لے کر دھبہ کو رگڑ رگڑ کر ختم کر لیں۔

فرنیچر کو دیمک سے بچانا

فرنیچر کو دیمک سے محفوظ رکھنے کے لئے کمرے کو اچھی طرح بند کر کے گندھک جلائیں اور اس کا دھواں دیں۔ وہاں جس قدر کیڑے مکوڑے ہوں گے فوراً ختم ہو جائیں گے اس کے علاوہ وہاں مچھر اور مکھیاں بھی باقی نہ رہیں گی۔

چیونٹیوں سے نجات کے لئے

گھر میں چیونٹیوں سے بچاؤ کے لئے گھر کے دروازے کے کونے میں آدھی چھلکا اتری پیاز رکھ دیں۔ چیونٹیاں گھر میں نہیں آئیں گی۔

چیونگم کے داغ

چیونگم کپڑے پر چپک جائے تو بڑی مشکل سے اترتی ہے۔ بچوں کو منع کریں چیونگم کپڑوں پر نہ چپکائیں۔ چھری ذرا گرم کر کے چیونگم اتار لیں۔ پھر اسپرٹ میں بھگو دیں۔ اس کے بعد صابن سے دھو لیں۔

مختلف رنگوں کے داغ

بازار سے "رنگ کاٹ" کہہ کر سفوف خرید لیں۔ عام پنساریوں کے ہاں ملتا ہے اسے بہت احتیاط سے لیبل لگا کر شیشی میں بچوں سے محفوظ رکھیں۔ رنگ کاٹ سے مختلف رنگوں کے داغ اتر جاتے ہیں، بلکہ عام کپڑوں پر دھبے پڑ جائیں تو اس سے دھونے سے ختم ہو جاتے ہیں۔

چکنائی کے داغ دور کرنا

نرم کپڑوں پر اکثر چکنائی کے داغ لگ جاتے ہیں۔ چکنائی

کے داغ پر تھوڑا دہی لگا دیں اور پھر صاف کرلیں۔ دھبے صاف ہو جائیں گے۔

کتابوں کو کیڑوں سے بچانا

لیموں کے چھلکے کتابوں میں رکھنے سے کتابوں میں کیڑا نہیں لگتا۔

دروازوں کی چرچراہٹ دور کرنا

صابن کے چند ٹکڑے سرسوں کے تیل میں گرم کرنے کے بعد لکڑی کے دروازوں اور چارپائیوں کے جوڑوں (قبضوں) میں ڈالنے سے کافی عرصہ کے لئے چرچراہٹ ختم ہوجاتی ہے۔

جوؤں کا خاتمہ

جو حضرات جوؤں کی وجہ سے پریشان رہتے ہیں ان کو چاہئے کہ وہ سر میں پیاز کا رس تیل کی طرح ڈالیں۔ اس سے جوؤں کا خاتمہ ہو جائے گا۔ اس کا ایک اور فائدہ یہ ہوگا کہ جو بال جھڑ چکے ہوں گے وہ دوبارہ اُگ آئیں گے۔

تنگ جوتے

جوتا تنگ ہوجائے تو پرانا فلالین کا کپڑا تیز گرم پانی میں بھگو کر نچوڑ کر جوتے کے اندر ٹھونس دیں۔ گرمی سے جوتا پھیل جائے گا۔

چاول کو کیڑوں سے بچانا

چاول میں پسا ہوا موٹا نمک اور ہلدی ملا کر رکھیں۔ چاول جلدی خراب نہیں ہوں گے اور کیڑا بھی نہیں لگے گا۔ نمک موٹا ہوتا کہ چھن جائے دیہات میں منوں کے حساب سے چاول اسی طرح رکھے جاتے ہیں۔

سالن کے داغ دور

سالن کے داغ فوراً صاف ہوسکتے ہیں گرم پانی سے دھو کر اس پر سرف ڈال دیں۔ جھاگ بنا کر رگڑیں، پھر دھودیں۔ داغ باقی رہ جائے تو صابن کی ٹکیہ لے کر داغ پر رگڑ دیں اور کپڑے کو دھوپ میں رکھ دیں۔ آدھ گھنٹہ بعد برش رگڑ کر دھو ڈالیں۔ داغ ختم ہوجائے گا۔

پلاسٹک کے برتن دھونا

دم میں نمک ملائیں اور گرم پانی کی مدد سے خوب دھوئیں۔ پلاسٹک کے برتن پہلے صابن سے صاف کریں۔ پھر دم اور نمک سے صاف کر کے دھولیں۔

زنگ کے داغ

زنگ کے داغ بہت برے لگتے ہیں۔ اس پر آپ لیموں کا رس اور نمک ملیں۔ خشک ہونے پر سرف اور گرم پانی سے دھولیں۔ ہلکا داغ اتر جائے گا۔ داغ پرانا ہے تو چاول ابال کر کھولتی ہوئی پیچ میں داغ والا حصہ دیں اور دو گھنٹہ بھیگنے دیں۔ پھر صابن سے دھوئیں۔

انگلی چوٹ سے نیلی ہوجانا

بعض دفعہ چوٹ سے خون جم جاتا ہے۔ سیاہی مائل نیلا دھبہ پڑ جاتا ہے۔ اس کے لئے آپ شہد میں تھوڑا سا نمک ملا کر دھبہ پر لیپ کریں۔ دو تین بار لگانے سے جلد کی سیاہی دور ہوجائے گی۔ اسی طرح جل جانے پر خالص شہد کا لیپ ٹھنڈک دیتا ہے۔ شہد نہ ہو تو خالص پیاز کا رس لگائیں۔ نیل پانی میں گھول کر لیپ کردیں۔

کھانسی سے نجات

کھانسی تین حرفی لفظ ہے لیکن یہ ایسا خوفناک مرض ہے کہ انفرادی طور پر ہی تکلیف دہ نہیں بلکہ اہل خانہ کو بھی بے چین کر دیتا ہے۔ کھانسی کی تین اقسام ہیں اور یہ آسان اور سستا نسخہ تینوں اقسام کی کھانسی میں یکساں مفید ہے: ایک پاؤ سونف لیجئے اس کو باریک پیس لیں جب کھانسی آئے تو چائے کا چمچ لیجئے اور ایک کپ چائے بنالیں۔ پہلے سفوف کھالیں پھر چائے پی لیں کھانسی ٹھیک ہوجائے گی۔

آشوب چشم

پیاز امراض چشم میں مفید ہوتا ہے۔ اگر آنکھیں واغدوے رہی ہوں تو پیاز کا پانی اور خالص شہد ہم وزن لے کر اور دونوں کو ملا کر سلائی سے آنکھ میں لگانے سے آنکھیں صاف ہوجاتی ہیں۔

دانت کے درد کے لئے

اگر لہسن کو گرم کر کے دانتوں کے درمیان رکھ کر دبایا جائے تو دانت کے درد کو فوراً تسکین مل جاتی ہے اگر کیڑا لگنے سے دانت میں درد

ہوتو سیندور کولہسن کے پانی میں حل کر کے اور اس میں روئی تر کر کے دانت کے سوراخ میں رکھنے سے تسکین ہوجاتی ہے۔

معدہ کا محافظ

کا جر جوس معدہ کا محافظ قرار دیا جاتا ہے۔اس میں شامل سوڈیم، پوٹاشیم، فاسفورس، کیلشیم سلفر وغیرہ اسہال کی صورت میں نمکیات کی کمی واقع نہیں ہونے دیتے۔جن بچوں کو اسہال کی شکایت ہو انہیں چاہئے کہ وہ آدھا کلو گاجر کو ایک سو پچاس ملی لیٹر پانی میں ابال کر نرم کرلیں۔ اس کے بعد پانی تھمار کر اس میں آدھا کھانے کا چمچہ نمک ڈال لیں۔یہ مشروب ہر تیس منٹ بعد مریض کو پلانے سے چوبیس گھنٹے کے اندر بہتری پیدا ہوجاتی ہے۔

ہاضمہ کی خرابی

قبض کے علاوہ کمزور معدہ کی وجہ سے غذا ہضم نہ ہونے کے باعث کھٹی ڈکاریں آتی ہیں۔ پیٹ بھرا بھرا لگتا ہے، گیس بنتی ہے جس سے معدہ میں تیزابیت کے باعث جلن ہوتی ہے۔ گاجر ایک ایسی غذا ہے جس سے ہاضمہ تیز ہوتا ہے۔اس میں شامل اجزا انتڑیوں کے امراض سوزش، السر، قولنج اور بدہضمی کو رفع کرتے ہیں گاجر جراثیم، بیکٹریا کی دشمن ہے۔ بچوں کے کیڑے خارج کرنے کے لئے بھی یہ مفید غذا اور دوا ہے۔

چہرے کی خارش

مولی کا رس نکال کر چہرے پر ملیں۔رس خشک ہونے پر منہ دھولیں۔مولی کا رس ابٹن میں ملا کر بھی منہ دھو سکتے ہیں۔جو کے آٹے میں مولی کا رس ملا کر چہرے پر ملیں۔اس سے بھی فائدہ ہوگا۔

دل کے امراض کے لئے

یہ بات حقیقت ہے کہ انسانی بدن کے مضبوط ترین "عضو" یعنی دل کا علاج سب سے زیادہ نازک ترین سبزی بلکہ اس کے باریک ترین پردوں یا پتوں سے کیا جاتا ہے۔آپ کو اس بات پر ضرور حیرت ہوگی مگر ایسا ہے اور آپ کو یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ یونانی حکماء کا یہ فیصلہ بالکل درست اور سو فیصد مفید ہے کہ پیاز کی نازک پنکھڑیوں میں گوشت پیدا کرنے والی نمکیات اور وٹامنز کی کثیر تعداد پائی جاتی ہے۔

چنانچہ ماہرین حکیموں، اور طبیبوں کا یہ فیصلہ ہے کہ پیاز دل اور گرد چربی جمع نہیں ہونے دیتا کیوں کہ پیاز کے چکنے خلیوں میں چربی کی تہیں جمنے سے قاصر ہوتی ہیں۔گویا اس معمولی سبزی میں قدرت نے دل کی شفا کے لئے اجزا کو کوٹ کوٹ کر بھر دیا ہے۔روٹی کے ساتھ پیاز کی گانٹھ استعمال کیجئے تو یہ ایک عمدہ سالن کا کام دیتا ہے۔اگر دونوں کے ساتھ آدھا پاؤ پیاز (دو گانٹھ) کھایا جائے تو پورے دن کے غذائی اجزا انسان کو حاصل ہوجاتے ہیں اور پیاز بدن کی زہریلی ہوا کو روغنی اجزا سے پاک کردیتا ہے۔

گیس ٹربل

اگر کوئی گیس یا ہاضمہ کی کمزوری میں مبتلا ہو تو اسے چاہئے کہ وہ ایک پاؤ پیاز کے ٹکڑے کرے اور انھیں ایک مرتبان میں آدھ سیر سرکہ ڈال کر دو دن دھوپ میں رکھے پھر کھانے کے بعد ایک تولہ سرکہ میں بھگویا ہوا پیاز کھایا جائے تو ہاضمہ مضبوط ہوگا اور گیس سے چھٹکارا مل جائے گا۔اس کے علاوہ یہ پیاز کا محلول کھانے سے دانتوں کی جڑیں مضبوط ہوتی ہیں۔اور ان پر میل نہیں جمنے پاتی۔

زکام سے نجات

تلسی کے پانچ پتے تین چار کالی مرچوں کے ساتھ نہار منہ چبالیں۔تلسی میں گندھک ہوتی ہے اس لئے اس کے پتے کو پہلے ہاتھ سے گولی بنا کر نگل لیں۔کالی مرچ کو چبا کر کھالیں۔زکام سے راحت ملے گی۔

جوڑوں کے درد کے لئے

ایسا تیل جس میں مچھلی کو تلا گیا ہو اور بچ گیا ہو جوڑوں پر لگانے سے جوڑوں کے درد میں آرام آجائے گا۔

حضرت نبی کریم ﷺ سے منقول ہے

(۱) صغیرہ گناہ پر مداومت کرنے سے صغیرہ نہیں رہتا (بلکہ کبیرہ ہوجاتا ہے۔(۲) اور استغفار کے ساتھ (کبیرہ) کبیرہ نہیں رہتا۔(بلکہ معاف ہو کر ختم ہوجاتا ہے۔جاتا ہے۔

تحریر : فقیر محمد افضل چشتی

نایاب عمل رزق

روحانی عملیات برائے اعمال چشتیہ کے عنوان سے آج اپنے دادا اور نانا کے عطا کردہ عملیات ضرورت لے کر حاضر خدمت ہوں۔ عملیات کے شائقین حضرات کو یقیناً میری کاوش ضرور پسند آئے گی۔ جائز کاموں میں ان اعمال کی اجازت دیتا ہوں اور ناجائز کاموں میں یہ فائدہ نہ دیں گے۔

عمل برائے حل مشکلات

اگر کسی گھر میں ہر وقت پریشانیاں و مصیبتیں رہتی ہوں اور ختم ہونے کا نام نہ لے رہی ہوں تو صبح کی نماز کے بعد پڑھیں۔ یہ عمل ۹/دن کریں انشاء اللہ اپنے مقصد میں کامیاب ہوں گے۔ عمل یہ ہے۔ ۹/مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ پھر بارہ سو بار پ بار یا رشید پھر ۹/بار درود شریف پڑھیں انشاء اللہ ۹/دن کے اندر مسئلہ حل ہوجائے گا۔

عمل برائے رزق

یہ عمل رزق کے لئے ہے۔ اگر کسی کا رزق باندھ دیا ہو۔ رزق میں کمی ہوتی جارہی ہو یہ عمل جمعرات کی رات سے شروع کریں۔ ۹/دن پڑھیں۔ انشاء اللہ اپنے مقصد میں کامیاب ہوں گے۔ عمل یہ ہے ۹/مرتبہ درود شریف ۹۰۰/دفعہ یا بدیع پھر ۹/مرتبہ درود شریف ۳۱۳/مرتبہ یَابَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ پھر ۹/مرتبہ درود شریف پڑھیں۔

عمل برائے حاجت

اگر کسی کو کوئی طلب ہو تو صبح کی نماز کے بعد گیارہ مرتبہ درود شریف ۲۱/دفعہ سورۃ الم نشرح پھر ۱۱/مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ یہ عمل ۲۱/دن کریں۔ انشاء اللہ رزق وسیع ہوگا۔ جائز حاجت پوری ہو گی۔ اپنے مقصد میں کامیابی ملے گی۔

حاجت برآنے کے لئے

یہ عمل حاجت برآنے کے لئے ہے۔ یہ عمل تین دن کریں۔ انشاء اللہ اپنے مقصد میں کامیاب ہوں گے۔ نئے چاند کی پہلی رات ہر رات یہ عمل کریں۔ دو رکعت نماز نفل کے بعد الحمد شریف تین دفعہ سورۃ اخلاص تین دفعہ پڑھیں۔ پھر ۲۱/مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ ستر مرتبہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پھر درود شریف پڑھیں۔ انشاء اللہ حاجت برآئے گی۔

نقش برائے فراخی رزق

یہ نقش فراخی رزق کے لئے ہے۔ جمعہ کے دن مشک وزعفران سے لکھ کر اپنے سیدھے بازو میں باندھیں۔ انشاء اللہ اپنے مقصد میں کامیاب ہوں گے۔ رزق وسیع ہوگا۔

۷۸۶

بِسْمِ	اللّٰہِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِیْمِ
یَا غَفُوْرُ	یَا غَفُوْرُ	یَا غَفُوْرُ	یَا غَفُوْرُ
یَا غَفُوْرُ	یَا غَفُوْرُ	یَا غَفُوْرُ	یَا غَفُوْرُ
یَا غَفُوْرُ	یَا غَفُوْرُ	یَا غَفُوْرُ	یَا غَفُوْرُ

نقش برائے رزق وحاجت

یہ نقش نوچندی جمعرات کو مشک وزعفران سے لکھ کر اپنے پاس رکھیں۔ انشاء اللہ اپنے مقصد میں کامیاب ہوں گے۔ رزق وحاجت پوری ہوگی۔

۷۸۶

۱۶	۲۹	۲۶	۲۳
۲۷	۲۲	۱۷	۲۸
۲۱	۲٤	۳۱	۱۸
۳۰	۱۹	۲۰	۲۵

قسط نمبر: ایک

علاج بذریعہ غذا

حکیم احتشام الحق قریشی

حیوانیں غذائیں

ابتدائے آفرینش سے حیوانات انسانی غذا میں داخل رہے ہیں اور تاریخ کا کوئی ایسا دور نہیں ملتا جس میں انسان نے حیوانات کو بطور غذا استعمال نہ کیا ہو، یہ سلسلہ آج بھی جاری ہے اور بطور نتیجہ انسان حیوانات سے جس حد تک غذائیت حاصل کرلیتا ہے اس قدر کسی دوسرے ذریعہ سے نہیں حاصل کرپاتا، حیوانی غذائیں آج کے دور میں بہت بڑی ضرورت کو پورا کرتی ہیں اور بہت جلد جسم کا متبادل حصہ بننے کی صلاحیت رکھتی ہیں۔

غذا کوئی بھی قابل اعتراض نہیں، گوشت کو جو بعض طبیعتیں قبول نہیں کرتیں اس کی کوئی سائنٹیفک بنیاد نہیں جو حضرات گوشت کو انسان کی خوراک میں داخل کرنا پسند نہیں کرتے انہیں اپنے جذبے کا ضرور احترام کرنا چاہئے اور اپنے کھانے کی چیزوں کو اپنی مرضی کے مطابق رکھنا چاہئے لیکن اپنی رائے کو دنیا بھر کے قابل عمل بنانے کی ذمہ داری سے انہیں سبکدوش رہنا چاہئے۔

گوشت خوری انسان کی غلطی ہے اور نہ محض تفریحی مشغلہ بلکہ گوشت کے متعلق دنیا کی تمام طبوں کی تحقیق و ریسرچ یہ ہے کہ وہ بہترین غذا ہے۔ آیورویدک کا نظریہ بھی اس مسئلے میں کسی طب سے مختلف نہیں، عام فطرت انسان بھی اس سے بڑی محبت رکھتی ہے، دنیا کی تمام طبوں نے گوشت خوری کی یکساں اہمیت تسلیم کی ہے اس کو انسان کی سب سے زیادہ غذا ثابت کیا ہے اور اس سلسلہ میں اس نکتہ کی بھی وضاحت کردی ہے کہ انسان کے اعضاء تغذیہ کی ساخت گوشت خوری کے مطابق ہے۔

انسان کے لئے گوشت خوری کی اہمیت کو تمام طبوں نے جس طرح سے بے نقاب کیا ہے اس سے تعلیم یافتہ حضرات واقف ہیں لیکن آیورویدک نے اپنے مخصوص انداز میں گوشت خوری کے جو اوصاف بتائے ہیں ان سے کم لوگ واقف ہوں گے۔ ہندوستان کی اس قدیم طب کا نظریہ گوشت خوری ایک انکشاف کی حیثیت رکھتا ہے اس لئے یہاں بیان کرنے کی ضرورت ہے۔

چھٹی صدی قبل مسیح کا ایک نامور وید سشرت ہے یہ اناٹمی اور سرجری میں زیادہ باکمال تھا اس کی ایک یادگار کتاب سشرت سنگھتا ہے اس کا اردو ایڈیشن آیورویدک فارمیسیوٹیکل کمپنی لمیٹڈ گنپتی بازار لاہور سے مارچ ۱۹۲۵ میں شائع ہوا ہے اس میں سشرت نے جانوروں کی بہت سی قسمیں بتائی ہیں۔ ان اقسام کا تعلق ان کی مخصوص اقوام سے نہیں بلکہ یہ ایک اور ہی تقسیم ہے جس میں ان کے کھانے پینے کے طور طریقے رہن سہن کے ڈھنگ اور دوسری مشترک خصوصیات کے اعتبار سے جانوروں کے مختلف گروپ بنائے گئے ہیں، ہر گروپ میں جانوروں کی بہت سی اقسام داخل ہیں مگر ان کے درمیان کوئی ایک مشترک خصوصیت ہوتی ہے جو ان کا ایک دائرہ بناتی ہے، مثلاً جو جانور کریدنے والے ہوتے ہیں ان سب کا ایک گروپ ہے جس کا نام "وشکریہ" ہے اس گروپ میں کوا، تیتر، بلبل، بٹیر چکور، مور، مرغ وغیرہ داخل ہیں جو جانور اپنی چونچ سے کسی چیز کو توڑ پھوڑ کر کھاتے ہیں وہ فاختہ، کبوتر، کوئل، کلنگ، طوطا، مینا وغیرہ ہیں۔ یہ مشترک خصوصیات جانوروں کی جن اقسام میں پائی جاتی ہیں وہ سب پرند کے گروپ میں داخل ہیں، اسی طرح گوہ آشے، بھٹوں میں رہنے والے بلوشیہ، بلوں میں رہنے والے گرامیہ، گاؤں میں رہنے والے کوشستھ، خول کے اندر رہنے والے پادی، پاؤں والے جانور پھر ہر گروپ کے اجتماعی فوائد لکھے ہیں، مثلاً گرامیہ کے فوائد یہ لکھے ہیں کہ گرامیہ جانوروں کے گوشت وات کو زائل کرتے ہیں اور پتہ کو پیدا کرتے ہیں، فربہ کرتے ہیں اور ذپاک میں میٹھے ہوتے ہیں، حرارت ہاضمہ اور طاقت کو بڑھاتے ہیں۔ اسی طرح ہر گروپ کے اجتماعی فوائد تحریر کئے ہیں، اسی کے ساتھ انفرادی طور پر نام بنام جانوروں کے گوشت کے

فائدوں کی تفصیل بھی نہایت نتیجہ خیز انداز میں ذکر کی ہے ان حیوانات کی کل تعداد اڑتالیس ہے، ان میں چوپائے کیڑے مکوڑے، پرند اور دریائی جانور داخل ہیں، اس تفصیل کا تھوڑا سا حصہ اس طرح ہے۔

(۱) ہرن کا گوشت رس اور ویاک میں میٹھا ہوتا ہے، وات وغیرہ دوشوں کو دور کرتا ہے، حرارت ہاضمہ کو بڑھاتا ہے، ٹھنڈا ہوتا ہے پاخانہ اور پیشاب کو روکتا ہے، خوشبودار اور ہلکا ہوتا ہے۔

(۲) کوے کا گوشت قابض، حرارت ہاضمہ کو بڑھانے والا کسیلا ہلکی میٹھا ویاک میں چرپرا اور سپات کے لئے مفید ہوتا ہے۔

(۳) مور کا گوشت کسیلا میٹھا چرپرا چمڑے اور بالوں کے لئے مفید مرغوب آواز دہن، حرارت، آنکھوں اور کانوں کے لئے پرمنفعت ہوتا ہے۔

(۴) جنگلی مرغ کا گوشت چکنا گرم، دافع حرارت مبہی پسینہ آور خوش آواز بنانے والا طاقت بخش اور موٹا کرنے والا ہوتا ہے۔

(۵) جنگلی چڑے کا گوشت میٹھا چکنا اور ویریہ کا بڑھانے والا اور دافع رکت پت ہوتا ہے۔

(۶) خرگوش کا گوشت کسیلا اور میٹھا ہوتا ہے، پت اور کف کو زائل کرتا ہے نہایت ڈھنڈے ویریہ والا ہوتا ہے اس لئے معمولی سی وات پیدا کرتا ہے۔

(۷) گوہ کا گوشت ویاک میں میٹھا کسیلا اور چرپرا ہوتا ہے، وات پت کو زائل کرتا ہے، فربہی اور طاقت بڑھاتا ہے۔

(۸) سانپ کا گوشت بواسیر اور آنکھوں کے لئے مفید ہے، ویاک میں میٹھا ہوتا ہے اور ذہانت اور حرارت ہاضمہ کو بڑھاتا ہے۔

(۹) اجگر کا گوشت بواسیر کے لئے اچھا ہوتا ہے۔

(۱۰) بکرے کا گوشت نہایت ٹھنڈا نہیں ہوتا، بھاری اور تھوڑا چکنا ہونے کی وجہ سے پت کف کو پیدا کرتا ہے، زکام دور کرتا ہے۔

(۱۱) پھن دار سانپ کا گوشت حرارت ہاضمہ کو بڑھاتا ہے ویاک میں چرپرا میٹھا اور آنکھوں کے لئے نہایت مفید ہوتا ہے۔

(۱۲) مینڈھے کا گوشت موٹا کرتا ہے، پت اور کف کو پیدا کرتا ہے اور بھاری ہوتا ہے۔

(۱۳) دنبہ کا گوشت مینڈھے کے گوشت کی طرح ہوتا ہے، علاوہ ازیں یہ مبہی بھی ہوتا ہے۔

(۱۴) گائے کا گوشت کھانسی دمہ زکام اور وشم جور کو زائل کرتا ہے، تکان اور حرارت ہاضمہ کی کثرت کے لئے مفید ہے، مقدس ہوتا ہے اور وات کو دور کرتا ہے۔

(۱۵) ہاتھی کا گوشت روکھا اور لیکھن ہوتا ہے، ویریہ میں گرم پت کو بگاڑنے والا میٹھا کھٹا، نمکین ہوتا ہے۔

(۱۶) بھینس کا گوشت چکنا، گرم، میٹھا، مبہی سیر کرنے والا اور بھاری ہوتا ہے اور جسم کو مضبوط بناتا ہے۔

(۱۷) رہو مچھلی کا گوشت کسیلے اور رس والا ہوتا ہے، یہ تیکھے اور کافی کھائی ہے اس کا گوشت وات دور کرتا ہے اور پت کو زیادہ نہیں بگاڑتا، سمندری مچھلی کا گوشت چکنا میٹھا اور زیادہ پت کرنے والا نہیں ہوتا، گرم دماغ وات مبہی پاخانہ اور کف بڑھانے والا ہوتا ہے اور گوشت خور ہونے کی وجہ سے بالخصوص طاقت دیتا ہے۔

ان گوشتوں کے کھانے سے سشرت نے منع کیا ہے؟

بیمار جانور کا، مسموم جانور، سانپ کے کاٹے سے مرے ہوئے کا، سوکھا سڑا ہوا، جلے ہوئے اور زخمی جانور کا بوڑھے لاغر اور بچے جانور کا گوشت سانحیہ غذا کھانے والے کے قابل نہیں ہوتا کیوں کہ مرض اور زہر وغیرہ سے مرے ہوئے جانور کا گوشت تینوں دوش پیدا کرتا ہے اور بوڑھے لاغر اور بچے کا گوشت نامکمل ویریہ والا ہونے کی وجہ سے بے اثر ہوتا ہے۔

ان گوشتوں کو سشرت نے بہتر بتایا ہے، چوپائے جانوروں میں ماداؤں کا اور پرندوں میں نروں کا گوشت افضل سمجھا جاتا ہے۔

جسیم جانوروں میں سے چھوٹوں کا گوشت اچھا ہوتا ہے۔

چھوٹے قد والے جانوروں میں سے بڑوں کا گوشت اچھا ہوتا ہے۔

اس طرح ہم جنسوں میں جسیم جانوروں کی بہ نسبت لاغر جانوروں کا گوشت اچھا ہوتا ہے۔

جانوروں کے مختلف حصوں کے گوشت کے بارے میں سشرت کی رائے یہ ہے:

کندھے، پیٹھ کا نچلا حصہ، سر، ہاتھ، پاؤں، کمر، پیٹھ چمڑا، گردے، جگر اور آنتوں بالترتیب پہلے سے دوسرا بھاری ہوتا ہے۔

سر، کندھے، پشت، کمر اور رانوں کا اوپری حصہ بالترتیب پہلا اور دوسرے سے بھاری ہوتا ہے، پرندوں کی چھاتی اور گردن بالخصوص بھاری ہوتے ہیں، آخر میں گوشت کے متعلق سشرت کے چند نکتے اور سن لیجئے۔

گوشت خور پرندوں کا گوشت پت پیدا کرتا ہے۔

مچھلی کھانے والے پرندوں کا گوشت پت پیدا کرتا ہے۔

اناج کھانے والے پرندوں کا ماش دافع وات ہوتا ہے۔

جانور کی عمر جسم اعضاء مزاج دھاتو افعال تذکیر و تانیث قد و قامت، عادات اور مقدار کا امتحان کر کے اس کا گوشت کام میں لانا چاہئے۔

حوالے کے لئے دیکھئے سوتر ستھان، ادھیائے ۴۶ ماس ورگ صفحات کتاب ۳۳۶ تا ۳۴۹۔

گوشتوں کے متعلق آیورویدک کے یہ وسیع تجربات اس کی فنی بلندی کا ثبوت بھی ہیں اور انسان کے لئے گوشت کی غذائی اہمیت کو ڈھائی ہزار سال کے پرانے بھارت میں ثابت کرتے ہیں، مجموعی طور پر انسان گوشت کی غذا سے کسی دور میں بے نیاز نہیں ہوا، انسان کے لئے گوشت کی اس غذائی خصوصیت کو سمجھنے کے لئے دنیا میں انسان کے رتبہ ومقام سے واقفیت ضروری ہے، اپنی جگہ سے ہٹ جانے کے بعد کسی چیز کی ٹھیک قدر و منزلت نظر نہیں آتی، انسان وحیوان کے درمیان صحیح تعلق کا علم نہ ہونے سے متعدد غلط فہمیاں پیدا ہوتی ہیں۔

انسان کے لئے حیوانات کو غذا بنانے میں فطرت کا جو منشاء ہے وہ انسان سازی کے طریق کار کو سمجھنے کے بعد معلوم ہو سکتا ہے، اس کی تھوڑی سی وضاحت یہ ہے:

انسان کیوں کھاتا ہے؟ اس لئے اس کے بغیر انسان کی زندگی ممکن نہیں، زندگی اور اور کھانے میں کیا تعلق ہے؟ تعلق یہ ہے کہ انسان ہر آن تحلیل ہوتا رہتا ہے، اس تحلیل سے اس کے اجزائے ترکیبی اس کی زندگی اور اس کی قوتیں گھٹتی رہی ہیں، کھانا ان اجزائے ترکیبی اس کی زندگی اور ان کی قوتوں کو مسلسل انسان کے اندر پہنچاتا رہتا ہے اس طرح انسان فنا ہونے سے ایک وقت تک محفوظ رہتا ہے، کھانے اور انسان کے اس تعلق سے معلوم ہوا کہ کھانا انسان سازی کا مادہ ہے اس سے انسان بنتا ہے، اس سے انسان میں قوتیں داخل ہوتی ہیں، پورا انسان مع اپنی زندگی اور کھانے پینے سے بنتا ہے، اس سے ثابت ہوا کہ کھانا اس مادّے کا نام نہیں ہے جس میں انسان کی مادّی خصوصیات کے ساتھ اس کی زندگی اور قوتوں کی خصوصیات بھی موجود ہیں۔

یہ نباتات پودوں اور درختوں کی شکل میں انسان سازی کا پہلا درجہ ہیں ان میں انسان سازی کی مادی اور حیاتی خصوصیات بہت معمولی درجہ میں پیدا ہو چکی ہیں، اس کے بعد دوسرا درجہ وہ ہے جب یہ نباتات بارآور ہوتے ہیں، اناج اور پھل وغیرہ میں بدن انسان بننے کی قابلیت اور بڑھ جاتی ہے ان میں عناصر کی ترکیب اس حد تک ترقی کر جاتی ہے کہ یہاں سے پورے انسان کا فاصلہ بہت کم رہ جاتا ہے، ان میں خاصی حد تک وہ مواد تیار ہو جاتا ہے جو انسانی مواد وحیات سے ایک حد تک مشابہ ہوتا ہے، یہ اشیاء خوردنی دوسرے درجہ کے ''انسان'' ہیں، یہاں سے مزید ارتقا دو صورتوں میں ہوتا ہے، بالواسطہ، بے واسطہ ارتقا یہ ہے کہ سبزی اناج اور پھل انسان کھاتا ہے، جسم انسان میں پھر ان کا ارتقا ہوتا ہے اور وہاں ارتقا کے متعدد پست وبلند منازل طے کرنے کے بعد بالآخر یہ نباتاتی اشیاء خوردنی مکمل انسان بن جاتی ہیں، مگر چونکہ نباتات میں انسان سازی کی استعداد بھی بہت خام ہوتی ہیں، اس لئے ان کا بہت تھوڑا ہی حصہ انسان سازی کے صرف میں آتا ہے، بیشتر حصہ فضلہ کی شکل میں خارج ہو جاتا ہے، بالواسطہ ارتقا یہ ہے کہ نباتات سبزی خور حیوانات کی غذائیں بن کر جسم حیوان بن جاتے ہیں، اس طرح انسان کا پہلا حصہ زیادہ بلندی کی جانب مائل پرواز ہوتا ہے۔ نباتات جسم حیوان میں ارتقائی مدارج طے کرنے کے بعد جسم انسانی سے اتنے قریب پہنچ جاتے ہیں کہ درمیان میں کوئی فاصلہ نہیں رہتا، اب یہ اتنے ترقی یافتہ ہو جاتے ہیں کہ ان سے مکمل انسان کی تعمیر ہو سکتی ہے یہی وجہ ہے کہ حیوانی غذا سے جتنی بڑی مقدار میں انسان کو تعمیری وتخلیقی مواد ملتا ہے اتنی بڑی مقدار میں اور کسی غذا سے میسر نہیں ہوتا، ان غذاؤں میں فضلہ بہت کم بچتا ہے، حیوانی مواد میں انسان سازی کی قابلیت کی انتہا ہو جاتی ہے، یہاں مادی مماثلت کے ساتھ زندگی اور قوتوں کی مناسبت بھی ارتقا کی حد اخیر کو چھو لیتی ہے، یہ حیوانی غذا جب انسان کھاتا ہے تو جسم انسان میں اس کا پھر ارتقا ہوتا ہے اور یہاں غیر مکمل انسان کی کوتاہیوں کی آخری تلافی ہوتی ہے۔ بدن انسان کا پورا نظام ارتقا اس میں وہ انقلاب پیدا کر دیتا ہے جو اس کی کایا پلٹ دیتا ہے اور اس کو پورے طور پر انسان بنا دیتا ہے۔ (باقی آئندہ)

اپنے شہر میں ان پتوں سے ماہنامہ طلسماتی دنیا حاصل کریں

ROSHAN DARSI KUTUBKHANA
Saleem Riza Book Seller
New House No. 983, Old 551
Hajam Rahim Manzil, Motinala
Jabalpur, 482002 M.P

MISKEEN BOOK DEPOT
1526, Ghanjan Ka Rasta
Ramganj Bazar, Jaipur, 302003 Raj.

S.K. AHMAD
New Madina Urdu Book Seller
Near Jama Masjid, Station Road
Mancherial, 504208 Distt. Adilabad A.P

NASEEM BOOK DEPOT
50/229, Dal Mandi
Varanasi 221001 U.P.

NATIONAL BOOK DEPOT
56, Top Khana Road, Ujjain M.P

WAQAR BOOK CENTRE
Chowk Bazar, Nanded, 431604 M.S.

KHALEEL BOOK DEPOT
Imamdarpura, Telipura Chowk
Akola 444001 M.S.

VAKEEL BOOK DEPOT
Mohd. Ali Road, Ahmedabad Guj.

QARI WAHIDULLAH
SHAMA BOOK DEPOT
Panch Batti, Tonk, Raj. 304001

ROYAL NEWS AGENCY
Makbara Bazar, Kota, Raj.

MINAR BOOK DEPOT
Madina Masjid,
Adilabad 504001 A.P.

SAWERA BOOK DEPOT
Abdul Aziz, Kala Tower, Nayapura
M. Ali Road, Malegaon, 423203

HAFEEZ BOOK CENTRE
Behind Plice Control Room
Kurnool 518001

NASEEM BOOK DEPOT
77, Colootola Street, Kolkata 700073

POOJA PUSTAK STORE
Sabzi Mandi, Saraimeer, Azamgarh U.P.

NATIONAL BOOK HOUSE
Jamal Colony, Walgaon Road,
Amravati M.S.

NOOR NAIM BOOK SELLER
News Paper Agent
Dal Mandi, Varanasi, U.P.

MEHBOOB BOOK DEPOT
Opp. Russel Market
Shivaji Nagar, Bangalore. 560051

ABDUL SATTAR BOOK SELLER
Company Bagh, Muzaffarpur, Bihar

M.H. MULLAL
News Paper Agent C/o Moti Medical
Sadi Road, Bijapur, 586101

MADINA BOOK DEPOT
Naupi Road, Raichur K.S.

HASMI KITAB GHAR
Malani Masjid
Tharo Road, Dharwar 580001 K.S.

KALEEM BOOK DEPOT
Kha Bazar, Ahmedabad, Guj.

GULISTAN BOOK AGENCY
Urdu Bazar, 2832, Sawday Road
Mysore 570021 K.S.

QARI KITAB GHAR
Royal Nawab Complex
Shah-e-Alam Road, Ahmedabad Guj.

KITAB CENTRE
Shamshad Market, A.M.U
Aligarh, 202002 U.P

ASGHAR MAGAZINE CORNER
Jama Masjid, Mominpura
Nagpur 440018 M.S

SHOQEEN BOOK DEPOT
Bahadurganj,
Shahjahanpur U.P

MOMIN BOOK CENTRE
Bhindi Bazar,
Belgaum 590002

MOIZ BOOK STALL
Bus Stand Road,
Karimnagar 505002

JAVED AZIZI
News Paper Agent
Mohd. Ali Road,
Akola 444001 M.S

AZEEM NEWS AGENCY
267, Near Bangali Colony
Singar Talai
Khandwa 450001 M.P

FAIZI KITAB GHAR
Mehsol Chowk, Umar Road,
Sitamarhi, 843302 Bihar

CITY BOOK DEPOT
Qasab Pada Masjid
M. Ali Road, Malegaon, M.S

GOHAR PRESS & BOOK DEPOT
323, Triplicane, High Road
Chennai, T.N

NAZEER BOOK DEPOT
323, Triplicane, High Road
Chennai T.N.

MOHD. JAWED NAYYAR
BOOK SELLER
56, Nakhas Khona,
Allahabad U.P.

AFTAB BOOK DEPOT
Subzi Bagh, Patna 800004

MOON TRADERS BOOK SELLER
Delhi Gate Road,
Nagaur Raj. 341001

HAJI ABUL QAYYUM
NEW HAJI BOOK DEPOT
Basheer Ganj, Bhoji Mandi Road,
Beed. 431122 M.S

KAMALIA BOOK DEPOT
Tatarpur, Bhagalpur 812003 Bihar

MINARA DEENI BOOK DEPOT
Masjid Road, Patel Chamber
Latur 413512 M.S.

SHABNAM BOOK STALL
Machi Bazar Masjid,
Shopping Centre, Room No.2
Gali No 7, Kasab Bada
Dhule 424001 M.S.

SALEEM BOOK CENTRE
97/1, High Road,
Pernambut 635810 T.N

SHAIKH MEHBOOB
Agent News Paper
Baselkhi Road, Near Madina Masjid,
P.o. Udgir 413517, Distt. Latur, M.S

ABDUL WAHID & SONS
Main Road, Ranchi, Bihar 834001

SULTAN HYDER KHAN
Indoli, Qannauj Sugandh Bhandar
Bus Stand, Manawar,
Distt. Dhar 454446 M.P.

M.M. KATCHI BOOK STALL
Bhendi Bazar, Base
Hubli, 580020 K.S.

AKHLAQ AHMAD
URF CHHOTE
Moh. Qazipura
Near Masjid Aliam Shaheed Markaz Wali,
Bahraich, 271801 U.P.

NEW KITAB MANZIL
Tatarpur,
Bhagalpur 812002, Bihar

AZKIYA BOOK SHOP
& GENERAL STORE
51, Nayapura, Indore, 452003

MOLVI MOHD. AZHAR
Hasmi Kitab Ghar, P.o. Mantha
Distt. Jalna 431504, M.S

HABEEBUR RAHMAN FAROOQI
122, Barhamnpura
Bahraich, 271801 U.P.

AZAD KITAB GHAR
Sakchi Bazar
Jamshedpur 831001

KHAN BOOK STALL
Nizamuddin Chowk, Shah Ganj
Aurangabad, 431001 M.S.

AL FURQAN BOOK DEPOT
Darul Uloom, P.o. Pokran
Distt. Jesalmer, 345021 Raj.

MUNSHI BOOK DEPOT
Sanjay Nagar, P.o. Kopar Gaon
Distt. Ahmead Nagar, 423601 M.S.

FIRDOS KITAB GHAR
No. 3, Dan Complex
Rasoolpur, Bank Road
Dharwad, 580001 K.S.

RASHEED BOOK DEPOT
Mandi Bazar
Burhanpur, 450331 M.P

M. A. QADEER
News Agent
P.o. Bodhan, 503185
Distt. Nizamabad, A.P.

JAVED BOOK HOUSE
M.G. Chowk
Kolar 563101 K.S

H. H. HABEEBUR RAHMAN
BOOK SELLER
P.o. Chhabra Gugor
Distt. Baran, Raj. 325220

SHARMA BOOK STALL
Sadar Bazar, Nehtaur,
Bijnor U.P.

ANWAR BOOK DEPOT
Chowk Bazar, Howra Post Office
Baghon Gali, Nanded 431604 M.S.

UNIQUE STATIONARY
& BOOK SELLER
Old Bus Stand, P.o. Nirmal
Distt. Adilabad, A.P. 504106

RASHEED AHMAD
Akhbar Wale
Near Shaheen Hotel,
Kheradiyon Ka Mohalla,
Jodhpur 342001 Raj.

SIDDIQ BOOK DEPOT
37, Aminabad Park,
Lucknow U.P

M. MANZAR ALAM
TAYYAB ATTAR HOUSE
Jama Masjid, Main Road,
P.o. Motihari,
Distt. East Champaran, Bihar

ABDUS SATTAR
Pathakola, P.o. Madhupur
Distt. Deoghar 415353

MOHD. KHURSHEED QASMI
Maktaba Qasmia, Millat Nagar,
Bhusawal 425201 M.S.

SAYED ABID PASHA
684 14th Gate, Sayed Alam Mohalla
P.o. Channapatna 571501
Distt. Bangalore K.S.

J. MOHD. YOUSUF
National Book House,
49, Chunnigam Bukar Street,
P.o. Ambur 635802
Distt. Vellore T.N.

MOHD. ARIF DANISH RAZVI
Near Dr. Parvez Ansari,
Bazaile Allah Wali Masjid,
Zeenatpura, Bhiwandi, Thane 400302

MOLANA MOHD. RIYAZUDDIN
Vill. Sahabdullahpur
Distt. Gopalganj 841428 Bihar

SAMEER BOOK DEPOT
Near R.K. Model School
Shahid Saran, Siwan 841226 Bihar

AB. JUNAID AHMAD
Johar News Paper Agency
M.M. Johar Ali Road
Kalamb Chowk, Yavatmal 445001

MAQBOOL NOVEL GHAR
City Chowk, Aurangabad,
431001 M.S

NAEEM BOOK DEPOT
Sadar Bazar,
Maunath Bhanjan U.P

VISHAL NEWS PAPER AGENT
Railway Book Stall
Nizamabad, 503001 A.P

ABDUL MAJEED SHEKH
Ahmed Book Seller, Moh. Peth,
Near Javed Kirana, Parbhani 431401

S.I. SHAIKH
H. No. Z-3-Ac 100 1362 Nala Road
Ambedkar Nagar, P.o. Shirdi
Ta. Rahta, Distt. Ahmed Nagar M.S
423109

SHAMS NEWS AGENCY
Beside Agra Sweet, Farhatnagar
Hyderabad 500001 A.P

MAGAZINE CENTRE
146, D.N. Road,
Mahendra Chambers
Ground Floor, Shop No. 2
Mumbai 400001

ABDULLAH NEWS AGENCY
Lal Chowk, Ist Bridge,
Srinagar J & K 190001

MANZOORUL HASAN
Shop No. 6, Paper Market
Rail Bazar, Kanpur Cant
208001

SHAIKH AKRAM MANSOORI
20-4-226/8, Mahboob Chowk,
Charminar, Hyderabad 500002 T.S

MIRZA BOOK DEPOT
Kohna Mughal Pura, Nai Sarak
Muradabad U.P 244001

INDIA BOOK STALL
Laxmi Talkies Road,
Near Sarai Jumerati,
Bhopal, 462001 M.P

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا: وَهُوَ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ (۶:۷۳) ترجمہ: وہی (اللہ تعالیٰ) ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو برحق پیدا کیا" یعنی زمین و آسمان کی تخلیق محض کھیل تماشا کے طور پر نہیں ہوئی بلکہ یہ ایک نہایت سنجیدہ کام ہے جو حکمت کی بنیاد پر کیا گیا ہے اور اس کے اندر ایک بہت بڑا مقصد پنہاں ہے۔ ایک اور جگہ قرآن مجید نے تخلیق ارض کے بارے میں فرمایا اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ یُغْشِی الَّیْلَ النَّهَارَ یَطْلُبُهٗ حَثِیْثًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍۭ بِاَمْرِهٖ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ. (۷:۵۴)

ترجمہ: درحقیقت تمہارا رب اللہ تعالیٰ ہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دنوں میں پیدا کیا، پھر اپنے تخت پر جلوہ فرما ہوا جو رات کو دن پر ڈھانک دیتا ہے اور پھر دن کو رات کے پیچھے دوڑاتا چلا آتا ہے، جس نے سورج چاند اور تارے پیدا کئے سب اسی کے فرمان کے تابع ہیں خبردار رہو کہ اسی کا خلق ہے اور اسی کا امر ہے، بڑا بابرکت ہے اللہ تعالیٰ جو سارے جہانوں کا مالک و پروردگار ہے۔" زمین کے انتظامات کے بارے میں ایک اور مقام پر اس طرح ارشاد ہوتا ہے: وَهُوَ الَّذِیْ مَدَّ الْاَرْضَ وَجَعَلَ فِیْهَا رَوَاسِیَ وَاَنْهٰرًا وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ جَعَلَ فِیْهَا زَوْجَیْنِ اثْنَیْنِ یُغْشِی الَّیْلَ النَّهَارَ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَفَكَّرُوْنَ. وَفِی الْاَرْضِ قِطَعٌ مُّتَجٰوِرٰتٌ وَّجَنّٰتٌ مِّنْ اَعْنَابٍ وَّزَرْعٌ وَّنَخِیْلٌ صِنْوَانٌ وَّغَیْرُ صِنْوَانٍ یُّسْقٰی بِمَآءٍ وَّاحِدٍ وَّنُفَضِّلُ بَعْضَهَا عَلٰی بَعْضٍ فِی الْاُكُلِ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ. (۱۳:۴)

ترجمہ: "اور وہی اللہ تعالیٰ ہے جس نے زمین پھیلا رکھی ہے اس میں پہاڑوں کے کھونٹے گاڑ رکھے ہیں اور دریا بہا دیئے ہیں، اسی نے ہر طرح کے پھلوں کے جوڑے پیدا کئے ہیں اور وہی دن پر رات طاری کرتا ہے، ان ساری چیزوں میں بڑی نشانیاں ہیں جو غور و فکر سے کام لیتے ہیں، اور دیکھو زمین میں الگ الگ خطے پائے جاتے ہیں جو ایک دوسرے سے متصل واقع ہیں، انگور کے باغات ہیں، کھیتیاں ہیں، کھجور کے درخت ہیں جن میں سے کچھ اکہرے ہیں اور کچھ دہرے ہیں، سب کو ایک ہی پانی سے سیراب کرتا ہے مگر مزے میں ہم کسی کو بہتر بنا دیتے ہیں اور کسی کو کم تر، ان سب چیزوں میں بہت ہی نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لئے جو عقل سے کام لیتے ہیں۔

انسانی اندازے کے مطابق آج سے ۴.۵۴ بلین سال پہلے اللہ تعالیٰ نے زمین کو وجود بخشا، زمین انڈے کی ہیئت کی مانند ایک نیم بیضوی گول شکل کا ایک گولا سا ہے۔ خلا سے دیکھنے میں یہ ایک سبز رنگ کی گیند نظر آتی ہے جس کے گرد بعض اوقات ایک سفید چادر سی لپٹی ہوتی ہے جو پانی سے بھرے بادل ہوتے ہیں اور دو ہی مقامات سے روشنی پھوٹتی نظر آتی ہے ایک مکہ مکرمہ اور دوسرا مدینہ منورہ۔ اللہ تعالیٰ نے زمین کو نظام شمسی کا ایک سیارہ بنایا ہے اور اسے اپنی قدرت کاملہ سے سورج کے زہریلے اثرات سے محفوظ بنا کر اس میں زندگی کو ممکن کیا ہے۔ زمین سورج کے گرد چکر لگاتی اور اس دوران اپنے مدار کے گرد بھی گھومتی رہتی ہے، اپنے مدار کے گرد ایک چکر کو ایک دن کہا جاتا ہے اور سورج کے گرد ایک چکر ۳۶۵ دن ۵ گھنٹے اور ۴۸ منٹ میں پورا کرتی ہے، اس مدت کو ایک شمسی سال کہا جاتا ہے۔

زمین اپنے مدار کے گرد کم و بیش ۳۰ کلومیٹر فی سیکنڈ کے حساب سے گھومتی ہے، یہ اتنی تیز رفتار ہے کہ اس رفتار سے چلنے والے کسی جسم پر قرار ممکن نہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے زمین کے اندر کشش ثقل نامی ایک الگ قوت رکھ دی ہے کہ زمین اپنی موجودات کو اپنے ساتھ چمٹائے رکھتی ہے۔ چاند زمین کے گرد گھومنے والا اکلوتا سیارہ ہے جو زمین کے گرا پنا ایک

چکر انتیس سے تیس دنوں میں مکمل کر لیتا ہے۔ چاند کی گردش زمین پر بھی اثر انداز ہوتی ہے خاص طور پر سمندر مدوجزر یا جوار بھاٹا سورج اور چاند کی مشترکہ گردش کا نتیجہ ہوتا ہے۔

زمین کے کم وبیش اکہتر فیصد پر پانیوں کے سمندر واقع ہیں جبکہ باقی ماندہ پر خشک سرزمین ہے جبکہ خشکیوں کے درمیان جہاں دریا بہتے ہیں وہاں سمندروں کے درمیان بھی جابجا خشکی کے جزائر واقع ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ایک خاص انداز ے مطابق زمین کو بائیس ڈگری تک سورج کی طرف ٹیڑھا کر کے رکھا ہے جس کے باعث زمین کے پانیوں اور خشکی کے درمیان توازن برقرار رہتا ہے۔ اگر زمین میں ایک ڈگری کم ٹیڑھی ہوتی تو زمین کے سارے پانی کے ذخائر جم کر برف بن جاتے اور زندگی کے امکانات معدوم ہو جاتے اور اسی طرح اگر زمین ایک ڈگری زیادہ سورج کی طرف جھکی ہوئی ہوتی، جبکہ ایک ڈگری بہت چھوٹی سی مقدار ہوتی ہے، تو زمین کے سارے برفانی تودے حدت شمسی سے پگھل کر پانی بن جاتے اور زمین پر ایک انچ خشکی کا باقی نہ بچتا اور زندگی کے امکانات ایک بار پھر معدوم ہو جاتے، پس یہ اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ ہے کہ جہاں زمین کو خارجی اثرات بد سے بچایا وہاں داخلی طور پر بھی اس کی تخلیق اس طرح فرمائی کہ کل مخلوقات حیاتیہ اپنا عرصہ حیات بخوبی مکمل کر سکیں۔ زمین کا اندرون بے حد گرم ہے، سائنس دانوں کا خیال ہے کہ زمین ایک زمانے میں سورج کا حصہ تھی، علیحدگی کے بعد وقت کے ساتھ ساتھ زمین کا بیرون تو ٹھنڈا پڑ گیا لیکن اندرون اب بھی بے انتہا حدت کا حامل ہے۔ بعض اوقات زمین کے اندرون سے گرمی کے باعث ابلتا ہوا اور کھولتا ہوا مادہ جسے ''لاوہ'' کہتے ہیں باہر نکل پڑتا ہے، یہ بہتا ہوا بے حد گرمائش کا حامل اپنے راستے میں آنے والی چیز کو جلا دیتا ہے اور بعض اوقات اسی لاوے کے بعث زلزلے بھی آتے ہیں کیونکہ لاوے کی گرمائش زمین کی اندرونی سطح میں بہت زیادہ ردوبدل کر ڈالتی ہے۔ اسی حدت ارضی کے باعث زمین کی تہوں میں اللہ تعالیٰ نے انسانوں کے لئے بے شمار قیمتی ذخائر دفن کر رکھے ہیں، تیل، گیس اور معدنیات کا انبوہ کثیر اسی گرمائش کا مرہون منت ہے جس کی وجہ سے زمین کے پیٹ میں بہت تیزی سے کیمیائی عملیات وقوع پذیر ہوتے ہیں اور انسان کے لئے انعامات خداوندی تیار ہوتے رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی شان ہے کہ زمین کی بالائی سطح پر جہاں برفانی تودے اپنی برودت کی شدت پر قائم ہیں انہیں کی تہوں میں آگ کی تپش سے دھاتیں پگھلتی چلی جا رہی ہیں۔

زمین پر سات براعظم ہیں جن میں ایشیا سب سے بڑا ہے، افریقہ، شمالی وجنوبی، امریکہ، یورپ، اسٹریلیا اور انٹارکٹا شامل ہیں۔ زمین کے دوسرے جنہیں قطب شمالی اور قطب جنوبی کہتے ہیں، یہ دودنوں خطے انتہائی بلندی اور انتہائی پستی پر واقع ہیں۔ زمین جب سورج کے گرد اپنا چکر مکمل کرتی ہے تو نصف سال تک یہ زمینی قطب ۲۳رڈگری کے جھکاؤ کے باعث سورج کے سامنے رہتے ہیں جبکہ بقیہ نصف سال سورج سے دور ہٹ جاتے ہیں چنانچہ کہا جاتا ہے کہ یہاں کہ یہاں چھ ماہ دن اور چھ ماہ رات رہتی ہے، تب نماز اور روزہ وغیرہ کے احکامات یہاں کس طرح مرتب ہو سکتے ہیں یہ ایک اجتہادی مسئلہ ہے۔ بہر حال یہاں درجہ حرارت بعض اوقات ۵۰رڈگری سینٹی گریڈ سے بھی گر جاتا ہے اور لوگ برف کے گھروں میں اقامت پزیر رہتے ہیں کیونکہ برف کا درجہ حرارت صفر ڈگری سینٹی گریڈ ہوتا ہے اور یہ گھروندے باہر کی نسبت گرم ہوتے ہیں۔ تاہم یہاں زندگی اس طرح ممکن نہیں ہے جیسے زمین کے وسطی علاقوں میں تہذیب وتمدن اپنی پوری قوت سے تاریخی سفر طے کرتے ہیں اس کے باوجود بھی یہاں کی مخلوقات اپنے خالق کے قائم کردہ اصول ہائے حیات کے مطابق زندگی کے ایام پورے کرتی ہیں۔ پوری زمین میں دریاؤں کا بہاؤ شمال سے جنوب کی طرف رہتا ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کا قائم کردہ نظام ہے جس کے بارے میں قرآن مجید نے کئی جگہ بتایا ہے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ سمندروں سے بادل اٹھا کر پہاڑوں پر برساتا ہے اور پھر وہ پانی بہتا ہوا دیگر سمندروں میں آن گرتا ہے۔ زمین کی سطح، زمین کی فضا اور زمین کا اندرون خدائی رازوں سے بھرپور ہیں، کہیں کہیں تو انسان کی رسائی ہو چکی ہے اور بے شمار مقامات ووقوعات ایسے ہیں کہ انسان ابھی تک ان کے مشاہدے کے بعد انگشت بدنداں ہے۔

یورپ میں صنعتی انقلاب کے بعد سے جہاں سیکولر تہذیب نے انسان کے اخلاق اور معیشت کی تباہی پھیر دی ہے وہاں صاف شفاف زمین کو بھی اس یورپی انقلاب نے بے پناہ نقصان پہنچایا ہے اور یورپی

کارخانوں نے زمین کی آلودگی میں بے پناہ اضافہ کرکے اسے گندگی کا ڈھیر بنانے کی بھونڈی کوشش کی ہے۔اس وقت صورت حال یہ ہے کہ آلودگی اس زمین کے سینے پر سب سے بڑی ایسی قاتل بن گئی ہے جو ہمہ وقت انسانی جانوں کے درپے ہے، دنیا بھر کے ۱۰۰ ملین سے زائد افراد آلودگی کے باعث ملیریا اور ایچ آئی وی کا شکار ہیں، ایک بلین سے زائد افراد پینے کے صاف پانی جیسی نعمت سے محروم ہیں، ۱۴ ملین پونڈ سے زیادہ وزن کا حامل پلاسٹک کا فضلہ ہر سال سمندروں میں پھینک دیا جاتا ہے اور صرف میکسیکو کی خلیج میں چلنے والے جہاز سالانہ ۵.۱ میٹرک ٹن نائٹروجنی آلوگی کا باعث بن رہے ہیں جس کے باعث ایک ملین سے زائد سمندری حیات کو موت کا آسیب نگل جاتا ہے، کارخانوں کے قریب رہنے والے انسانوں کو پھیپھڑے کے کینسر میں مبتلا ہونے کے امکانات ۲۰% تک زیادہ ہوتے ہیں اور یہ بہت زیادہ خطرناک حد تک کی شرح ہے، امریکہ جیسے ملک کی ۴۶% جھیلیں آلودگی سبب آبی حیات اور انسانی تیراکی وسیاحت کے قابل نہیں رہیں، ہر سال امریکہ کے قدرتی صاف شفاف اور صحت بخش پانیوں میں ۱.۲ ٹریلین گیلن زہریلا مواد ڈال دیا جاتا ہے جس کے باعث وہاں کے بچے پانچ سال سے بھی کم عمروں میں آلودگی کے باعث بیماریوں کا شکار ہوجاتے ہیں۔

اسی حقیقت کو وحی الٰہی نے سینکڑوں برس پہلے بتا دیا تھا کہ : ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيقَهُمْ بَعْضَ الَّذِي عَمِلُوا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ۔(۳۰:۴۱)

ترجمہ : ''خشکی میں اور دریاؤں میں فساد برپا ہوگیا ہے لوگوں کی اپنے ہاتھ کی کمائی سے تاکہ (اللہ تعالیٰ) مزہ چکھائے ان کو ان کے بعض اعمال کا شاید کہ وہ باز آجائیں'' پس اللہ تعالیٰ نے تو ایک بہت عمدہ اور بہترین زمین جو انسانی تقاضوں کے لئے ایک بہترین جائے قرار تھی، نسل آدم کو عطا کی تھی لیکن انسان نے اپنے ہی ہاتھوں ایک غیر فطری، سیکولر نظام کے تحت اس کی شفافیت کو تہس نہس کرکے رکھ دیا ہے۔

یورپی سیکولرازم کی زمین دشمنی یہیں ختم نہیں ہوجاتی بلکہ منافقت اور کذب وفساد کے مرقع ''سیکولرازم'' نے اپنی اس کارستانی پر پردہ ڈالنے کے لئے انتہائی چابک دستی سے ''آلودگی'' کو ایک معاشی ہتھیار بنا کر اس کا سارا نزلہ ایشیا پر اتارنے کی کوشش کی ہے۔حالانکہ ایشیا کی زمین آج بھی یورپ اور امریکہ کی زمین سے زیادہ صاف اور صحت بخش ہے۔یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ غیر فطری نظریہ زندگی کے باعث یورپ اور امریکہ میں صدیوں سے دوروپے بالکل متضاد سمت میں رواں دواں ہیں، ایک طرف تو آبادی میں نمایاں کمی واقع ہورہی اور عمارتوں اور سڑکوں کے بھرے ہوئے شہروں میں کوئی بچہ خال خال نظر آتا ہے تو دوسری طرف کارخانوں میں بے پناہ اضافہ دیکھنے کو ملتا ہے حتیٰ کہ جو ہفتہ بھر میں کہیں ایک چیز تیار ہوا کرتی تھی تو صنعتی انقلاب کی بدولت اب گھنٹوں میں ایسی سینکڑوں چیزیں تیار ہو جاتی ہیں۔ان مصنوعات کی کھپت تو آبادی کے ہاں ہی ممکن تھی جو کہ امریکہ ویورپ میں ناپید ہے، آبادی میں کمی کے ہوش ربا اعداد اور شمار کے بعث اب اس تہذیب کے سرخیلوں نے ایشیائی باشندوں کے لئے اپنی شہریت کے دروازے کھول رکھے ہیں۔ چنانچہ آلودگی کو ختم کرنے کی بجائے اس تہذیب کا سارا زور اس بات پر صرف ہورہا ہے کہ ایشیائی اقوام میں آلوگی کا شور مچا کر انہیں مجبور کیا جائے کہ کارخانے مت لگاؤ، نتیجۃً ان ملکوں کی بڑھتی ہوئی آبادی امریکہ اور یورپ کی مصنوعات خریدے گی جس کے باعث ملٹی نیشنل کلچر کو بڑھوتری میسر آئے گی اور دولت کا بہاؤ مشرق سے مغرب کی طرف ہی رہے گا۔اس پروپیگنڈے کے تحت ایشیائی عوام کا خون نچوڑنے والے کبھی کبھی انہیں بے وقوف بنانے کے لئے آٹے میں نمک کے برابر ایسی امداد پھینک دیتے ہیں جس کا مقصد آلوگی کے شعور کو بیدا کرنا ہوتا ہے اور پس پردہ مقصد معاشی جنگ میں اپنے ہتھیار کو مزید تیز کرنا ہوتا ہے تاکہ مجبور وبے کس اقوام کی رگوں سے زیادہ تیزی کے ساتھ عرق حیات کشید کیا جاسکے۔انسانیت کے یہ دعوے دار دراصل انسانیت کے سب سے بڑے مجرم ہیں اور ان کی تہذیب نے ہمیشہ آزادی کے نام پر غلامی، تعلیم کے نام پر تہذیبی تسلط، امن کے نام پر سرد جنگ اور اقوام متحدہ کی قراردادوں کے نام پر باقی ماندہ دنیاؤں پر اپنا سیاسی تسلط قائم کرنے کی کوشش کرکے اللہ تعالیٰ کی اس زمین پر اپنے فرعونی ونمرودی نظام کے خونین پنجے گاڑھنے کی کوشش کی ہے۔چائلڈ لیبر، آزدی نسواں، ویمن امپاورمنٹ، انرفیتھ ڈائلاگ، تعلیم بالغان، ہیومن رائٹس، ڈیموکریسی اور نہ جانے کتنے ہی خوبصورت بنے ہوئے مکڑی کے جال ہیں جو دراصل معاشی جنگ کے

زہریلے ہتھیار ہیں جن کی مدد سے انسانوں کی قاتل اور انسانیت دشمن "یورپی سیکولر تہذیب" اس زمین کو ظلم، ناانصافی اور معاشی عدم مساوات سے بھر دیا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کا عظیم شاہکار تخلیق کیا اور پھر اسے انسان کے قابل بنایا اور انسان کو یہ عزوشرف عطا کیا کہ خلیفہ یا نائب بنا کر یہ کرہ ارض اس کے حوالے کیا تاکہ وہ اس زمین کے مالک کی رضا کے مطابق اس زمین پر اپنا حق حکمرانی استعمال کر سکے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں بتایا کہ) وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً . (۲:۳۰)

ترجمہ: پھر یاد کرو وہ وقت جب تمہارے رب نے فرشتوں سے کہا تھا کہ میں زمین میں ایک خلیفہ بنانے والا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے جسے خلیفہ بنا کر اس زمین کا نظام اس کے حوالے کیا، تاریخ شاہد ہے کہ اس نے اپنے آقا کی نشست سنبھالی اور وقت نے دیکھا کہ انسان ہی اپنے جیسے انسانوں کا خدا بن بیٹھا اور اس نے فرعون اور نمرود اور ابوجہل کے روپ دھار لئے۔ ان انسانی کرداروں کے باعث زمین فساد سے بھر گئی۔ اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام کو بھیجا تاکہ انسانوں کو انسانوں کی خدائی سے نجات دلا کر تو ایک اور سچے معبود کے تابع کر دیا جائے۔ زمین کے فراعین نے انبیاء علیہم السلام اور ان کے ماننے والوں کے خلاف علم بغاوت بلند کیا اور ایک معرکہ کارزار آج تک جاری ہے۔ اس زمین کے اصل وارث وہی لوگ ہیں جو اس زمین کے مالک کے بھیجے ہوئے سامان ہدایت کے حامل ہیں لیکن یہ عجائبات عالم میں سے ہے کہ غاصبین نے اس زمین کو اپنے تصرف گاہ بنا رکھا ہے اور اس کے خزانوں کو اپنی ملکیت سمجھنے لگے ہیں۔ ماضی کی یہ جہالت آج سیکولرازم کے نام سے انسانیت کی گردنوں پر مسلط ہے اور تہذیب اور سود کی بیڑیوں سے اس سیکولرازم نے کل انسانیت کو غلامی کی زنجیریں پہنا کر اللہ تعالیٰ کی اس زمین کو ظلم وستم سے بھر دیا ہے لیکن بہت جلد یہ زمین اپنے حقیقی وارثوں کی طرف پلٹنے والی ہے جب یہاں کا نظم ونسق انبیاء علیہم السلام کی پیرکاروں کے باعث پلٹ آئے گا، انشاء اللہ تعالیٰ۔

☆☆ ☆☆ ☆☆

قسط نمبر: ۱۶۴

ویرت کے راجہ اور پانڈو برادران کے ہاتھوں شکست اٹھانے کے بعد راجہ سوسارام ایک دن اور ایک رات میدان جنگ میں پڑاؤ کیے رہا، اس دوران اس نے جنگ میں کام آنے والے اپنے زخمیوں کو سنبھالا اور ان کی دیکھ بھال کی پھر وہ اپنے بچے کھچے لشکریوں کو لے کر وہاں سے کوچ کر گیا تھا، اس کے جانے کے ایک دن بعد ویرت کا راجہ بھی اپنے لشکر کے ساتھ ویرت لوٹ گیا، لوگوں نے اس کی فتح کی خوشی میں اس کا بہترین استقبال کیا، اس پر پھول نچھاور کیے اور ان کے ساتھ ساتھ پانڈو برادران کی بھی بے حد عزت کی اس لئے کہ شہر میں یہ خبریں پہنچ چکی تھیں کہ ان چاروں کے جنگ میں بہترین خدمات انجام دی ہیں۔

راجہ یدھشٹر کو لے کر اپنے کمرے میں داخل ہوا، ابھی وہ کسی گفتگو کی ابتدا ہی کرنا چاہتا تھا کہ چند چرواہے وہاں داخل ہوئے اور راجہ کو مخاطب کر کے کہنے لگے۔

''اے راجہ! آپ کی غیر موجودگی میں ہستنا پور کے لشکر نے ویرت کی طرف پیش قدمی کی تھی اور ویرت کے شمال میں جو ہمارے ریوڑ چر رہے تھے، ان پر قبضہ کر لیا تھا، جانوروں پر قبضہ کرنے کے بعد قبل اس کے کہ ہستنا پور کا لشکر شہر کی طرف بڑھتا آپ کا بیٹا اتر کمار مقابلے پر اتر آیا، پھر دشمن کے لشکر میں دریودھن کے علاوہ بھیشم، درونا، رادیو اور کرپا کے علاوہ دسونا اور آسوانام جیسے سورما بھی شامل تھے لیکن اے راجہ! ہمارے لشکر میں آپ کے بیٹے اتر کمار کے علاوہ تین ہستیوں نے ایسا عمدہ اور لاجواب کام کیا کہ ان کی وجہ سے ہمیں ہستنا پور کے لشکر کے خلاف فتح نصیب ہوئی، ان تین ہستیوں میں ایک یوناف، ایک اس کے ساتھ کام کرنے والی لڑکی بیوسا اور ایک ہمارے ناچ گھر میں لوگوں کو رقص کی تعلیم دینے والا جرنیل ہے، یہ جرنیل ایک عام سا شخص دکھائی دیتا ہے۔ اے راجہ اس شخص نے جنگ کے دوران ایسی کارکردگی کا مظاہرہ کیا کہ بڑے بڑے سورما اور دلیری ایسا کام انجام نہیں دے سکتے۔''

جب وہ چرواہے راجہ کو اس فتح کی خوشخبری دینے کے بعد چلے گئے تو راجہ نے اپنے قریب بیٹھے یدھشٹر کو مخاطب کر کے کہنا شروع کیا۔

''سنو کالکا اپنے بیٹے کی کارگزاری پر مجھے فخر ہے اور خوشی ہے اس نے ہستنا پور کے لشکر کو شکست دے کر اپنی ہمت اور جواں مردی سے ناممکن کو ممکن بنا کر رکھ دیا ہے، اے کالکا! تم جانتے ہو بھیشم، درونا، کرپا، دریودھن اور رادیو ایسے سورما ہیں جن کو شکست دینا ناممکن خیال کیا جاتا ہے لیکن یہ میرے بیٹے کا کمال ہے کہ اس نے دلیری اور جرأت مندی سے کام لے کر ایسے ہولناک لشکر اور اس کے ناقابل تسخیر سورماؤں کا مقابلہ کیا اور یہ کہ نہ صرف ان سے اپنے جانور چھین لئے بلکہ انہیں شکست دے کر یہاں سے بھاگنے پر مجبور کر دیا۔'' راجہ جب خاموش ہوا تو یدھشٹر اسے مخاطب کر کے کہنے لگا۔

''اے راجہ! میرا اپنا اور ذاتی خیال یہ ہے کہ اس لشکر میں اگر یوناف، بیوسا اور برنیل نہ ہوتے تو اکیلا آپ کا بیٹا اتر کمار کچھ نہ کر سکتا تھا اور وہ کسی بھی صورت ہستنا پور کے لشکر کو شکست دے کر اسے بھاگنے پر مجبور نہ کر سکتا تھا، میں سمجھتا ہوں کہ یہ صرف یوناف، بیوسا اور برنیل ہی کی وجہ سے ہے کہ ہستنا پور کے لشکر کو شکست ہوئی ہے۔'' ویرت کے راجہ نے یدھشٹر کے ان الفاظ کو ناپسند کیا، اس کے چہرے پر غصے اور ناگواری کے اثرات نمودار ہو گئے تھے، پھر اس نے کسی قدر خفگی سے یدھشٹر کو مخاطب کر کے کہا۔

''اے کالکا! مجھے تعجب ہے تمہیں میرے بیٹے کی فتح کی کوئی خوشی اور اسے اپنے دشمنوں کو مار بھگانے پر حیرت تک نہیں ہوئی کیا یہ بہت بڑا معرکہ نہیں ہے کہ جس لشکر میں بھیشم، درونا، کرپا، رادیو اور دریودھن جیسے سورما تھے، اس لشکر کو میرے بیٹے نے مار بھگایا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ بہت بڑا معرکہ ہے اس پر جتنا بھی فخر کیا جائے وہ کم ہے۔ جب میں اپنے

بیٹے کی تعریف کرتا ہوں تو اس وقت تم میری ہاں میں ہاں ملانے کے بجائے برنیل کی تعریف کرنا شروع کر دیتے ہو، اے کالکا! میں تمہیں بتاتا ہوں کہ میرا بیٹا ایک بہت بڑا سورما ہے اور اس کی تعریف نہ کر کے تم اس کی توہین کر رہے ہو اور اس کی بجائے ایک معمولی رقاص کی تعریف کر کے تم میرے بیٹے کے ساتھ ساتھ میری بھی توہین کر رہے ہو، بہرحال اس دفعہ میں تمہارے اس رویے کو معاف کرتا ہوں اور تمہیں یہ تنبیہ کرتا ہوں کہ آئندہ میرے سامنے ایسی گفتگو کرنے سے پرہیز کرنا۔"

جواب میں یدھشٹر نے مسکراتے ہوئے راجہ سے کہا۔"اے ویرت کے عظیم راجہ! سچائی ہمیشہ ناخوشگوار اور کڑوی ہوتی ہے لیکن میں پھر بھی تمہارے سامنے حقیقت کا اظہار ضرور کروں گا اور اس موقع پر میں تم سے یہ بھی کہنا پسند کروں گا کہ شہر بھر میں اعلان کروایا جائے اور لوگوں کو یہ بتایا جائے کہ یہ فتح برنیل کی وجہ سے ہوئی ہے، لہٰذا برنیل کی اس فتح کی وجہ سے شہر کے اندر خوشیاں منانے کا بندوبست کیا جانا چاہئے۔ سنو راجہ میں جھوٹ کہنے کا عادی نہیں ہوں اگر یوناف، بیوسا کے علاوہ برنیل آپ کے بیٹے اترکمار کے ساتھ نہ ہوتا تو اترکمار کسی بھی صورت دریودھن کو بھاگنے پر مجبور نہ کر سکتا تھا۔" یدھشٹر کی یہ گفتگو سن کر راجہ غصے سے آپے سے باہر ہو گیا، وہ اپنے جذبات پر قابو نہ پا سکا، غصے میں اس کی حالت بدتر ہو گئی، قریب پڑی ہوئی ایک لکڑی اس نے اٹھائی اور پوری قوت سے اس نے غصے کی حالت میں یدھشٹر کی پیشانی پر دے ماری۔ یدھشٹر کی پیشانی خون سے تر ہو گئی تھی اور خون اس کے کپڑوں پر بہنے لگا تھا، اسی وقت دروپدی بھی اس کمرے کی زیبائش اور اسے سنوارنے میں لگی ہوئی تھی، اس نے جونہی دیکھا کہ راجہ نے لکڑی مار کر اس کے شوہر کو زخمی کر دیا ہے تو وہ بے چین اور بے تاب ہو کر بھاگتی ہوئی یدھشٹر کے پاس آئی، اپنا ریشمی لباس پھاڑ پھاڑ کر یدھشٹر کا زخم اس نے صاف کیا، پھر زخم پر پٹی باندھ کر بہتے ہوئے خون کو بند کر دیا تھا، اس موقع پر راجہ نے غصے اور خفگی کی حالت میں دروپدی کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

سنو سندھری تم اس بے وقوف اور احمق شخص کا خون اپنے قیمتی اور ریشمی کپڑے پھاڑ پھاڑ کر کیوں بند کر رہی ہو تمہارا اس سے کیا تعلق، کیا رابطہ اور کیا واسطہ ہے، اس احمق کا خون بہنے دو اس لئے کہ یہ حقیقت کو تسلیم کرنے کی بجائے اس کو چھپانے کی کوشش کرتا ہے۔"

یدھشٹر کا زخم صاف کرنے اور اس پر پٹی باندھنے کے بعد دروپدی نے غصے اور تیز نگاہوں سے راجہ کی طرف دیکھا اور بولی۔

"اے راجہ! آپ جانتے ہیں میں اس سے پہلے اندر پرساد میں پانڈو برادران کے راج محل میں کام کرتی رہی ہوں اور یہ شخص بھی وہاں میرے ساتھ کام کرتا رہا ہے، میں اسے بہت اچھی طرح جانتی ہوں اور اس کے زخم کو صاف کر کے اور اس پر پٹی باندھ کر میں نے یہ کوشش کی ہے کہ اس کا خون آپ کی سرزمین پر نہ گرے اور اے راجہ میں آپ پر یہ بھی انکشاف کروں کہ اگر اس شخص کا خون یہاں آپ کے کمرے میں گر جاتا تو پھر آپ کی زندگی خطرے میں پڑ جاتی، اس کے چاہنے والے اس کے ہمدرد اس کے لواحقین یہ دیکھ کر کہ اس کا خون آپ کی وجہ سے آپ کے کمرے میں گرا ہے تو وہ نہ صرف یہ کہ آپ کا کام تمام کر کے رکھ دیتے بلکہ آپ کی ساری نسل کا صفایا کر کے رکھ دیتے، اس طرح اے راجہ تم اس تخت کے ساتھ ساتھ اپنی زندگی سے بھی محروم ہو کر رہ جاتے، سنو اے راجہ! اس نیک دل شخص کے زخم پر پٹی باندھ کر اس کا خون روک کر میں نے آپ ہی کی بہتری کا کام کیا ہے۔"

ویرت کا راجہ دروپدی کی گفتگو سن کر حیران اور پریشان سا ہو گیا تھا، وہ دروپدی سے اس گفتگو کی تفصیل جاننا ہی چاہتا تھا کہ اسی لمحے اس کا بیٹا اترکمار اس کمرے میں داخل ہوا، لہٰذا راجہ اپنی جگہ سے اٹھا اور آگے بڑھ کر وہ اپنے بیٹے اترکمار کو گلے لگا کر اس کا استقبال کرنے کے ساتھ ساتھ اسے پیار کرنے لگا تھا۔

جنگ کے دوران اترکمار پر یہ حقیقت واضح ہو چکی تھی کہ پانڈو برادران اور ان کی بیوی بھیس بدل کر ان کے شہر میں رہ رہے ہیں، وہ چاہتا تھا کہ یہ انکشاف اپنے باپ اور ویرت کے راجہ پر بھی کر دے لیکن میدان جنگ کے اندر ہی ارجن نے اس کو سمجھا کر اس بات پر آمادہ کر لیا تھا کہ فی الحال وہ راجہ پر یہ ظاہر نہ کرے کہ ہم ہی پانڈو برادران ہیں، لہٰذا اپنے باپ سے ملتے وقت جب اترکمار نے دیکھا کہ یدھشٹر کی پیشانی زخمی ہے اور اس کے تازہ خون سے اس کے کپڑے لہولہان اور اس کا لباس رنگین ہو گیا ہے تو اس کا چہرہ بدل گیا، غصے میں اس کی حالت ابتر ہونے لگی وہ فوراً اپنے باپ سے علیحدہ ہو گیا اور پھر اس نے اپنے باپ کو مخاطب کر کے پوچھا۔

"اے میرے باپ وہ کون بدبخت اور بزدل شخص ہے جس نے

اس سامنے بیٹھے ہوئے نیک دل کا لکا کو زخمی کیا ہے جس نے بھی اس شخص کو زخمی کیا ہے خواہ وہ کیسا ہی صاحب حیثیت شخص کیوں نہ ہو وہ اس خون کے انتقام سے بچ نہ سکے گا۔ اے میرے باپ! قبل اس کے کہ اس شخص کے بہنے والے خون کے باعث ویرت میں ایک طوفان اٹھ کھڑا ہو، میں آپ سے یہ پوچھتا ہوں کہ بتائیں اس شخص کو کس نے زخمی کیا ہے؟''

اتر کمار کے جواب میں ویرت کے راجہ نے اسے ساری روداد سنادی، اپنے باپ کی یہ گفتگو سن کر اتر کمار افسردہ اور اداس سا ہو گیا، پھر اس نے بڑے مایوسانہ سے انداز میں اپنے باپ کو مخاطب کر کے کہنا شروع کیا۔

''اے میرے باپ! آپ نے یہ اچھا نہیں کیا، یہ کہ جس شخص کو آپ نے زخمی کیا ہے'' یہاں تک کہتے کہتے وہ خاموش ہو گیا تھا کیوں کہ اس موقع پر اس کمرے میں ارجن داخل ہوا تھا، ارجن پر نگاہ پڑتے ہی یدھشٹر نے اپنا منہ دوسری طرف پھیر لیا تھا تا کہ وہ اس کی پیشانی پر بندھی ہوئی پٹی کو دیکھ کر پریشان نہ ہو۔ ارجن کے آنے سے اتر کمار اپنی گفتگو مکمل نہ کر سکا تھا، اس موقع پر ارجن بڑا پریشان اور ملول دکھائی دے رہا تھا کیوں کہ اس کا بڑا بھائی یدھشٹر جسے وہ اپنے باپ کی طرح چاہتا تھا، وہ اس کی طرف دیکھ تک نہ رہا تھا جب کہ وہ اس سے یہ امید لگائے ہوئے تھا کہ جنگ کے بعد واپسی پر اس کا بڑا بھائی نہ صرف یہ کہ اس سے پر جوش انداز میں ملے گا بلکہ اس کی کارکردگی پر اسے شاباشی بھی دے گا لیکن جب کافی دیر تک خاموش کھڑے رہنے کے بعد یدھشٹر نے اس کی طرف نہ دیکھا اور اپنا منہ پھیرے رکھا تب ارجن مایوس سا ہو کر اس کمرے سے نکل گیا تھا اور اس کے پیچھے پیچھے اتر کمار بھی اس کمرے سے چلا گیا تھا۔

وہاں سے نکلنے کے بعد ارجن پہلے دروپدی کے کمرے میں گیا، دروپدی اسے وہاں دیکھ کر خوش ہو گئی اور کچھ کہنا ہی چاہتی تھی کہ ارجن اس کے قریب گیا اور اسے مخاطب کرنے میں پہل کرتے ہوئے کہنے لگا۔

''دروپدی! تم جانتی ہو کہ میں جنگ کے میدان سے لوٹ رہا ہوں اور دشمن کے مقابلے میں ہمیں فتح ہوئی ہے اس جنگ سے جو دشمن کا مال ومتاع ہمارے ہاتھ لگا ہے اس میں سے کچھ قیمتی چیزیں میرے حصے میں بھی آئی ہیں جو میں تمہیں تحفے کے طور پر پیش کرنے کے لئے یہاں آیا ہوں، اس کے ساتھ ہی ارجن نے کچھ جواہرات اور قیمتی زیورات دروپدی کو پیش کئے جنہیں دیکھ کر دروپدی خوش ہوئی تھی، اس کے بعد ارجن اور دروپدی، بھیم سین کے کمرے میں پہنچے۔

ارجن اور دروپدی دونوں جس وقت بھیم سین کے کمرے میں داخل ہوئے اس وقت وہ اپنے کمرے میں مسہری پر آرام کر رہا تھا، انہیں اپنے کمرے میں آتے دیکھ کر وہ اٹھ کھڑا ہوا، ارجن اور دروپدی آگے بڑھ کر مسہری پر بیٹھ گئے، ارجن، بھیم سین کے شانے پر ہاتھ رکھتے ہوئے بڑی شفقت اور پیار سے بولا۔

''اے بھیم سین! میرے بھائی میں ایک اہم مسئلے پر گفتگو کرنے کے لئے آیا ہوں کیوں کہ اب ہماری جلاوطنی کی مدت ختم ہو چکی ہے اور ہاں میں تم سے یہ کہنے آیا ہوں کہ تم جانتے ہو کہ جب کبھی بھی میں اپنی مہم سے لوٹتا ہوں میرا بڑا بھائی یدھشٹر ہمیشہ بہترین انداز میں میرا استقبال کرتا رہا ہے، آج مجھے اس کی طرف سے ایک شکایت ہے جب میں اس کمرے کی طرف گیا جس میں اتر کمار، ویرت کا راجہ اور بھائی یدھشٹر بیٹھے ہوئے تھے تو جب تک میں اس کمرے میں کھڑا رہا، میرا بھائی دوسری طرف دیکھتا رہا اور نہ صرف یہ کہ مجھ سے گفتگو اور کلام تک نہ کیا بلکہ میری طرف دیکھا تک نہیں، نہ جانے کیا وجہ ہے مجھ سے کوئی غلطی ہو گئی ہے جس کی بنا پر میرا بھائی مجھ سے بات کرنے کے علاوہ میری طرف دیکھنا تک گوارا نہیں کرتا۔

بھیم سین جواب میں کچھ کہنے ہی والا تھا کہ یدھشٹر کمرے میں داخل ہوا، اس کی پیشانی پر پٹی بندھی دیکھ کر بھیم سین اور ارجن کچھ پریشان ہو گئے تھے۔ یدھشٹر قریب آیا اور ارجن سے مخاطب ہو کر بولا۔

''سنو ارجن! میں نے بھیم سین کے ساتھ تمہاری گفتگو سن لی ہے، تمہاری پریشانی اور فکرمندی اپنی جگہ بجا ہے، دراصل میری پیشانی پر زخم آ گیا تھا جس کی وجہ سے میں نے اپنا منہ پھیر کر رکھا تا کہ تم مجھے زخمی حالت میں نہ دیکھ سکو۔'' پھر اس نے اپنے زخمی ہونے کا احوال سنایا۔

اس انکشاف پر ارجن اور بھیم سین دونوں ہی بھڑک اٹھے پھر بھیم سین نے یدھشٹر کو مخاطب کر کے کہنا شروع کیا۔

''سنو میرے بھائی! اگر راجہ نے تمہیں پیشانی پر ضرب لگا کر زخمی کر دیا ہے تو پھر وہ زندہ نہ رہ سکے گا، میں آج ہی اسے قتل کر دوں گا۔''

پھر ارجن نے بھی ایسے ہی جذبات کا اظہار کیا، اس پر یدھشٹر

مسکراتے ہوئے بولا۔

''میں تم دونوں کے جذبات کی قدر کرتا ہوں اور تم دونوں اپنی جگہ درست بھی ہو، لیکن تمہیں ایسا معاملہ نہیں کرنا چاہئے، میں راجہ کے لئے ایک اور سزا تجویز کر چکا ہوں، کل صبح ہی صبح ہم محل کے اس کمرے میں داخل ہوں گے جہاں راجہ کا تخت پڑا ہوا ہے میں اپنا بہترین اور خوبصورت لباس زیب تن کر کے تخت پر بیٹھ جاؤں گا جب کہ تم چاروں بھائی اور دروپدی میرے پہلو میں بیٹھ جانا اور جب راجہ اپنے اراکین سلطنت کے ساتھ وہاں آئے گا تو اس پر انکشاف کریں گے کہ ہماری اصلیت کیا ہے اور ہم کن حالات میں یہاں کام کرتے رہے ہیں، ہماری اصلیت جاننے کے بعد اگر راجہ کوروں کے خلاف جاری مدد کرنے پر تیار ہو گیا تو ہم اس سے تعاون کریں گے اور اگر اس نے ایسا کرنے سے انکار کیا تو ہم اسے قتل کر کے ویرت کے تاج وتخت پر قبضہ کرلیں گے اور ہاں میرے بھائیو! اس ارادے سے ہمیں نکولا اور سہادیو کو بھی آگاہ کرنا چاہئے۔'' دروپدی اور بھائیوں نے یدھشٹر کی اس تجویز کو پسند کیا پھر چاروں اس طرف جارہے تھے جہاں نکولا اور سہادیو تھے۔

☆ دوسرے روز پانچوں پانڈو بھائیوں اور دروپدی نے اپنا بہترین لباس زیب تن کیا اور دربار میں پہنچ گئے اور راجہ کا تاج اٹھا کر یدھشٹر نے اپنے سر پر رکھ لیا جب کہ اس کے دوسرے بھائی اس کے دائیں بائیں کھڑے ہو گئے، تھوڑی دیر بعد جب ویرت کا راجہ اپنے وزیروں اور مشیروں کے ساتھ دربار میں داخل ہوا تو اس نے دیکھا کہ اس کے تخت پر یدھشٹر بیٹھا ہے اور اس کے دائیں بائیں وہ لوگ بیٹھے ہیں جو اس کے ہاں کام کرتے ہیں یہ دیکھ کر راجہ بھڑک اٹھا اور یدھشٹر کو مخاطب کر کے بولا۔

''کالکا! تمہیں یہ جرأت کیسے ہوئی کہ میرے تخت پر بیٹھ جاؤ، اس حرکت پر تمہیں قتل بھی کیا جاسکتا ہے، میں تمہیں تھوڑی دیر کی مہلت دیتا ہوں تم مجھے اس تخت پر بیٹھنے کی وجہ بتاؤ اور اگر تم معقول وجہ نہ بتا سکے تو ابھی اور اسی وقت تمہاری گردن کاٹ دی جائے گی۔

یدھشٹر کے جواب دینے سے پہلے ہی ارجن اٹھ کھڑا ہوا اور ویرت کے راجہ کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

''اے ویرت کے راجہ! تم کسی عام انسان سے مخاطب نہیں بلکہ وہ شخص جو تمہارے تخت پر بیٹھا ہے ہستناپور کا مہاراجہ یدھشٹر ہے چونکہ یہ جلاوطنی کی زندگی بسر کر رہا ہے اور اپنی جلاوطنی کی مدت کے آخری سال میں اسے اپنی پہچان کو چھپانا تھا تو ایسا کرنے کے لئے یہ تمہارے ہاں چلا آیا اور تمہاری مصاحبت اختیار کرلی، پر اے راجہ اب اس کی جلاوطنی کی مدت پوری ہو چکی ہے اور اب وہ اپنی شناخت ظاہر بھی کر دے تو اس کے لئے کوئی نقصان نہیں ہے۔''

ارجن کے اس انکشاف پر راجہ چونک سا پڑا اور کہنے لگا۔ ''یہ میری خوش نصیبی ہے اگر یہ یدھشٹر ہے تو اس کے بھائی اور اس کی رانی کہاں ہے؟''

اس پر ارجن نے اپنا اور دوسرے بھائیوں کا تعارف کرایا، اس انکشاف پر ویرت کے راجہ اور اس کے وزیر بڑے پرجوش انداز میں پانڈو برادران سے گلے ملنے لگے تھے، جب یہ معاملہ ہو چکا تو یدھشٹر نے راجہ کو مخاطب کر کے کہا۔

''اے راجہ ہم اپنی جلاوطنی کی زندگی پوری کر چکے ہیں اور ہم چاہتے ہیں کہ ہم اپنے چچازاد بھائی دریودھن سے اپنی سلطنت لے سکیں اور اس سلسلے میں ہم تم سے مدد اور تعاون کے طلب گار ہیں۔''

یدھشٹر کی اس گفتگو کے جواب میں راجہ بڑی فراخدلی کے ساتھ کہنے لگا۔ ''اے ہستناپور کے عظیم راجہ میں تمہارے چچازاد بھائی دریودھن کے خلاف تمہاری مدد ضرور کروں گا، ساتھ ہی بھائی میں تم سے یہ بھی گزارش کروں گا کہ جب تک تم میرے شہر میں ہو تم ہی اس تخت پر بیٹھو گے اور میری ریاست پر حکومت کرو گے۔''

جواب میں یدھشٹر فوراً تخت سے اٹھ کھڑا ہوا اور بڑی ممنونیت سے اس نے راجہ کو مخاطب کر کے کہا۔ ''سنو راجہ! تم نے اپنی گفتگو سے ہمارا دل خوش کر دیا ہے اور ہمارے وہ سارے اندیشے دور کر دیئے ہیں جو ہمارے دلوں میں اٹھ رہے تھے، تم چونکہ ہماری مدد پر آمادہ ہو گئے ہو، اس لئے تمہیں پورا حق پہنچتا ہے کہ اپنی ریاست پر تم حکومت کرو، بس ہم چاہتے ہیں کہ تمہاری ریاست کے اندر ہمیں کوئی ایسی جگہ کوئی ایسا شہر مل جائے جہاں ہم رہائش اختیار کر سکیں اور اپنی قوت کو جمع کرنا شروع کر دیں اور مناسب وقت پر ہم کوروں کے خلاف حرکت میں آکر جنگ کی ابتدا کر سکیں۔'' (باقی آئندہ) ☆☆

قرآن کریم سے فال دیکھنے کا آسان طریقہ

محمد وصی خان (مرحوم)

طریقہ: پہلے غسل کرکے پاک اور صاف کپڑے زیب تن کر کے جائے نماز پر بیٹھ کر خوشبو لگا کر کمرے میں اگربتی روشن کرکے پھر ایک مرتبہ سورۂ الحمد اور تین مرتبہ سورۂ اخلاص کی تلاوت کرے اول اور آخر ایک ایک تسبیح محمدؐ وآل محمد علیہ السلام پر درود کی تلاوت کرکے پھر نیت کر کے قرآن کریم اٹھائے اور آنکھ بند کرکے اس کو کھولے۔ دائیں طرف کے صفحہ کی ساتویں سطر کو "بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ" پڑھ کر دیکھے ساتویں سطر کا پہلا حرف جو ہوگا وہ اس کی نیت کے سوال کا جواب ہوگا۔

۱	اگر پہلا لفظ الف ہو	بھلائی اور اچھائی ہے۔
۲	ب ہو	خیر کثیر حاصل ہوگا۔
۳	ت ہو	گناہوں سے توبہ کرے۔
۴	ث ہو	ثروت وحکومت حاصل ہو۔
۵	ج ہو	اپنی دلی مراد پائے گا۔
۶	ح ہو	بہتر نہیں ہے، اس کام کا اقدام نہ کرے۔
۷	خ ہو	حلال روزی نصیب ہوگی۔
۸	د ہو	خوف سے رہائی پائے گا۔
۹	ذ ہو	ارکانِ حکومت کی طرف سے نفع پہنچے گا
۱۰	ر ہو	دشمن پر غالب ہوگا۔
۱۲	ز ہو	منصب اعلیٰ پر پہنچے گا یعنی خوشی ملے گی
۱۳	ش ہو	اس نیت کا انجام بہتر ہوگا۔
۱۴	ص ہو	اس کا دوست خوش بخت ہوگا اور توفیق پائے گا
۱۵	ص ہو	دشمنوں سے محفوظ ہوگا۔
۱۶	ض ہو	جس کے لئے نیت کی ہے بہتر ہے۔
۱۶	ط ہو	اس کام کے اقدام میں پشیمان ہوگا۔
۱۷	ظ ہو	جملہ آرزو پوری ہوگی مراد برآئے گی۔
۱۸	ع ہو	خداوند تعالیٰ اس کو دولت، عزت اور راحت عطا فرمائے گا۔
۱۹	غ ہو	دنیا کے اسرار اور امور جو مخفی ہیں وہ کھل جائیں گے۔
۲۰	ف ہو	یہ جو نیت کی ہے اس کے اقدام سے ڈر۔
۲۱	ق ہو	لوگوں کے درمیان مقبول القول ہوگا۔
۲۲	ک ہو	دشمنی اور فتنہ میں گھر جائے گا۔
۲۳	ل ہو	اپنے حاسدوں اور دشمنوں پر فتح پائے گا۔
۲۴	م ہو	اس کو جاہ وحشمت نصیب ہوگی۔
۲۵	ن ہو	بہت زحمت کے بعد مراد پوری ہوگی۔
۲۶	و ہو	ہلاکت میں پڑنے سے ڈر۔
۲۶	ہ ہو	وہ شخص مخلوق سے خدا تعالیٰ کی طرف پناہ لے۔
۲۷	ی ہو	اس نیت میں غم خوار ومہربان مشیر کی احتیاج وضرورت ہے۔

ہلاک کرنے والی چیزیں

(۱) شدت بخل (کہ حقوق واجبہ بھی ادا نہ کرے۔)
(۲) ہوائے نفسانی جس کا اتباع کیا جائے (کہ ہوائے نفسانی میں حدود شرع کی بھی پرواہ نہ کرے۔)
(۳) خود پسندی (کہ دوسروں کو حقیر سمجھنے لگے)

درجات بلند کرنے والی چیزیں

(۱) سلام کرنا (کہ ہر مسلمان کو سلام کرے خواہ تعارف ہو یا نہ ہو) (۲) کھانا کھلانا (حسب وسعت) (۳) رات کے وقت جب لوگ سوئے ہوئے ہوں نماز پڑھنا (نماز تہجد)

ماہنامہ طلسماتی دنیا کا خبرنامہ

میرٹھ و آس پاس کے علاقوں میں چوٹی کٹنے سے خوف کا ماحول

باغپت میں ۴؍خواتین، تھانہ بھون اور کیرانہ میں بھی دو خواتین کی چوٹیاں کٹ گئیں۔

میرٹھ (اسٹاف رپورٹ) میرٹھ و آس پاس کے علاقے میں خواتین کی چوٹی کٹنے کا سلسلہ تھمنے کا نام نہیں لے رہا۔ بہت سی خواتین چوٹی کٹ نے سے خوفزدہ ہیں۔ بلند شہر کے جہاں گیر آباد میں کملیش، محلہ نئی بستی کی ایک لڑکی کی چوٹی کٹ گئی۔ خورجہ کی مبین اور خیر النسا کی چوٹی کٹ گئی۔

باغپت، بڑوت اور بنولی میں دو خواتین اور برناول میں سوتی ہوئی دو خواتین کی چوٹی کاٹنے کی واردات سے سنسنی پھیلی ہوئی ہے۔ چوٹی کٹنے کا پتہ چلنے سے خواتین بے ہوش ہیں جنہیں پرائیویٹ نرسنگ ہوم میں بھرتی کرایا گیا ہے۔ بتایا جاتا ہے کہ برناوہ گاؤں میں ہارون کسی دوسرے گاؤں گئے ہوئے تھے۔ ان کی بیوی نسرین گھر میں اکیلی تھی جو رات میں سو رہی تھی۔ اہل خانہ دوسرے کمرے میں سوئے تھے۔ علی الصباح جب وہ نیند سے بیدار ہوئی تو پلنگ کے سرہانے نسرین کی چوٹی کٹی ملی جسے دیکھ کر سب کی چیخ نکل گئی۔ اس کی اطلاع پولیس کو دی گئی موقع پر پولیس نے جانچ شروع کی۔ اسی طرح کھکھیڑہ میں بھی دو خواتین کی سوتے ہوئے بند کمرے میں چوٹی کاٹ لی گئی جس سے خوف و ہراس طاری ہے۔ فی الحال اس ماجرے کا کوئی پتہ نہیں چل سکا ہے۔ پولیس تو اس کی افواہ نہ پھیلانے کی ہدایت دیتی ہے جبکہ موقع پر کٹی ہوئی چٹیاں صاف موجود ہیں۔ اسی بارے میں اسے وہم یا توہم پرستی کہنے سے معاملے کے سنگینی کم نہیں ہو رہی ہے۔ افواہوں کا بھی بازار گرم ہے۔

شاملی: جدید دور میں جہاں ہندوستان کو ترقی کی طرف لے جانے کی بات ہو رہی ہے، وہیں کچھ واقعات ایسے بھی ہو رہے ہیں جن کے سبب ہم اندھیرے دور کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ قابل ذکر ہے کہ مغربی یوپی کے کئی شہروں میں خواتین کے بال کٹنے کے واقعات رونما ہو رہے ہیں۔ جیسا کہ آج ہی قصبہ تھانہ بھون اور قصبہ کیرانہ میں چوٹی کٹنے کے ۲؍واقعے ہوئے ہیں۔ اسی کے سبب بہت سی خواتین نے گھروں سے باہر نکلنا بند کر دیا ہے اور رات میں بھی پہرا دیا جا رہا ہے۔ خواتین کی چوٹی کٹنے کے واقعات سے پولیس بھی پریشان ہے، کیونکہ اس معاملہ میں ابھی تک کوئی ہاتھ نہیں آیا ہے۔ سمجھا جاتا ہے کہ کوئی تانترک علاقہ میں خوف کا ماحول پیدا کرنے کے لئے ایسا کر رہا ہے۔

دلیپ کمار کی طبیعت میں بہتری

ممبئی: شہنشاہ جذبات یوسف خان المعروف بہ دلیپ کمار جنہیں گردے میں تکلیف کے سبب گزشتہ بدھ کو لیلاوتی اسپتال میں داخل کیا گیا ہے، کہ بارے میں ان کے ڈاکٹروں کا کہنا ہے کہ ان کی طبیعت پہلے سے بہتر ہے۔ گردہ کے کام کرنے کی صلاحیت میں بہتری آئی ہے۔ خون اور پیشاب کی رپورٹ بھی اچھی آئی ہے۔ لیلاوتی اسپتال کے ڈاکٹر جلیل پرکار نے انقلاب کو بتایا کہ اتوار کو جو میڈیکل رپورٹس آئی ہیں انہیں دیکھتے ہوئے کہا جا سکتا ہے کہ دلیپ کمار کی طبیعت میں بہتری آئی ہے۔ اتوار کو انہوں نے اسانی سے پیشاب بھی کیا ہے۔ آئندہ چند دنوں میں طبیعت میں مزید بہتری کی امید ہے۔

☆☆ ☆☆ ☆☆

محسنِ ملت استاذ العاملین ایڈیٹر ماہنامہ طلسماتی دنیا حضرت مولانا حسن الہاشمی صاحب مدظلہ العالی کا شاگرد بننے کیلئے مندرجہ ذیل معلومات اور چیزیں نیچے دیئے ہوئے پتے پر بھیجیں۔

(1) اپنا نام (2) اپنے والد کا نام (3) اپنی والدہ کا نام (4) تاریخ پیدائش یا عمر
(5) مکمل پتہ (6) اپنا موبائل نمبر (7) گھر کا موبائل نمبر یا فون نمبر
(8) تعلیمی لیاقت کی وضاحت (9) 4 عدد پاسپورٹ سائز فوٹو
(10) HASHMI ROOHANI MARKAZ کے نام =/1000 روپے کا ڈرافٹ

مطلوبہ معلومات اور چیزیں بھیجنے کا پتہ

HASHMI ROOHANI MARKAZ , NEAR ALI MASJID

MOHALLA ABULMALI , DEOBAND , U.P.

PIN CODE NO. 247554

مزید معلومات کیلئے مندرجہ ذیل موبائل نمبروں پر رابطہ کریں !

مولانا حسن الہاشمی :- 9358002992

حسان عثمانی :- 9634011163 ، وقاص (مولانا کے بیٹے) :- 9557554338

ماہنامہ
دیوبند
طلسماتی دُنیا
اکتوبر ۲۰۱۷ء
چہل اسماء ادریسی
آیاتِ سجدہ کا عمل
نقشِ عظیم۔ اسی شمارے میں
POSTING DATE 25-26-BEFORE EVERY MONTH

کیا اور کہاں

اداریہ

کاش - ہم بیدار ہوجائیں

بقلم خاص

ایک روایت میں آتا ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ایک بار صحابہ کرامؓ سے مخاطب ہوکر یہ فرمایا کہ ایک زمانہ ایسا بھی آئے گا کہ دنیا بھر کے تمام کافرو مشرکین تم مسلمانوں پر اس طرح ٹوٹ پڑیں گے کہ جس طرح مردار جانوروں پر گدھ اور چیلیں ٹوٹ پڑتی ہیں۔ یہ سن کر صحابہ کرام لرز گئے۔ کسی صحابی نے پوچھا کہ یارسول اللہ! کیا اس وقت ہم تعداد میں کم ہوں گے؟ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا کہ نہیں تم اس وقت تعداد میں کم نہیں ہوں گے، موجودہ وقت کے مقابلہ میں تمہاری تعداد اس وقت کافی ہوگی۔ یعنی دنیا بھر میں اس وقت مسلمانوں کی تعداد بہت زیادہ ہوگی لیکن ان کی حیثیت اس تنکۂ بے جان کی طرح ہوگی جو کسی سیلاب میں بہہ رہا ہو۔ پھر کسی صحابی نے پوچھا یارسول اللہ! اس کی وجہ کیا ہوگی؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا، مسلمان مرعوب ہوچکے ہوں گے اور دشمنوں کا رعب اور ہیبت مسلمانوں پر طاری ہوگا اور ان میں کفار ومشرکین اور یہودیوں اور عیسائیوں سے مقابلہ کرنے کی سکت نہیں ہوگی، ظلم وستم کے سیلِ رواں میں مسلمان ایک بے جان تنکے کی مانند ہوگا اور سیلاب کے رخ پر بہہ رہا ہوگا۔ صحابہ کرام افسردہ ہوگئے۔ پھر کسی صحابی نے پوچھا مسلمانوں کی اس پسپائی اور ذلت کا سبب کیا ہوگا؟ اللہ کے رسول ﷺ نے جواب دیا اس کی دو وجہ ہوں گی حب الدنیا وکراہیۃ الموت۔ دنیا کی محبت اور موت سے کراہیت۔

اس حدیث کی روشنی میں آج ساری دنیا کا مشاہدہ کیجئے تو اندازہ ہوگا کہ رسولِ خدا کا فرمان حرف بہ حرف درست ہے اور رسولِ خدا کی یہ پیشین گوئی حرف بہ حرف پوری ہوگئی۔ آج دنیا بھر میں مسلمانوں کی درگت بن رہی ہے اور سبھی قومیں مسلمانوں پر حملہ آور ہیں اور کوئی ان کی فریاد سننے کے لئے بھی تیار نہیں ہے۔ مسلم ممالک میں بھی مسلمان جوتوں پٹ رہے ہیں اور یورپ میں تو اس وقت مسلمانوں کی حالت یہ ہے کہ وہ چوروں کی سی زندگی گزار رہے ہیں۔ امریکہ اور اسرائیل نے مسلمانوں کو دہشت گرد بتا کر تمام اقوام کی نگاہوں سے انہیں گرادیا ہے اور کفار ومشرکین کی اکثریت مسلمانوں کو ترچھی نظروں سے دیکھنے لگی ہے۔ دنیا میں کوئی دہشت گردی کا واقعہ پیش آئے شک کی سوئی مسلمانوں کی طرف گھومنے لگتی ہے۔ مسلمان دہشت گرد ہیں، یہ جھوٹ اتنی بار بولا گیا کہ دنیا اب اسی جھوٹ کو سچ سمجھنے لگی ہے۔ ہمارے ملک ہندوستان میں بھی فرقہ پرست عناصر نے مسلمانوں کے خلاف اس قدر پروپیگنڈہ کیا ہے کہ ہندوؤں کی اکثریت مسلمانوں کے کردار پر شک کرنے لگی ہے۔ چنانچہ کوئی بھی حادثہ رونما ہونے پر مسلمانوں کو گرفتار کرلیا جاتا ہے اور ہر دہشت گردی کا الزام مسلمانوں پر لگادیا جاتا ہے۔

آج تک صحیح معنوں میں یہ تحقیق نہیں ہوسکی ہے کہ لشکرِ طیبہ، انڈین مجاہدین اور جیشِ محمد جیسی جماعتیں کہاں اور ان کی تخلیق کس ملک میں ہوئی ہے لیکن ان جماعتوں کو مسلمانوں کی جماعت سمجھ کر دنیا میں ہونے والے ہر قتل وغارت کو ان سے منسوب کردیا جاتا ہے اور اس کے بعد دنیا بھر میں تمام مسلمانوں کے خلاف نفرتیں اور عداوتیں پھیلنی شروع ہوجاتی ہیں۔ داعش جیسی جماعتوں کے بارے میں یہ بات ثابت ہوچکی ہے کہ یہ یہودیوں کا ٹولہ ہے جو اسلام کو بدنما کرنے کے لئے وجود میں آتا ہے، ان کے جھنڈوں پر کلمہ اس لئے لکھا ہوتا ہے تاکہ ہمارے تمام کرتوت کا سہرہ مسلمانوں کے سروں پر بندھے اور مسلمان بدنام ہوں اور دینِ اسلام کو رسوائی سے دوچار ہونا پڑے۔ ان حالات کی وجہ اللہ کے رسول کی رائے کے مطابق یہ ہے کہ ہم مسلمان دنیا کی محبت میں غرق ہوگئے ہیں اور اس موت سے کراہیت کرنے لگے ہیں جو ایک نہ ایک دن آکر رہے گی۔

امریکہ اور اسرائیل نے جہادِ اسلامی کو اس لئے بدنام کیا ہے اور اس کو دہشت گردی بتا کر مسلمانوں میں خوف وہراس پھیلانے کی اور کفار ومشرکین کو ان کے خلاف اکسانے کی زبردست کوشش کی ہے تاکہ مسلمان جہاد کا نام بھی نہ لیں اور یہودی اور نصرانی من مانی کرتے رہیں۔ امریکہ خود دہشت گردی پھیلاتا ہے، وہ خود دہشت گردی کی پشت پناہی کررہا ہے لیکن موردِ الزام مسلمانوں کو اور اسلام کو ٹھہراتا ہے۔ امریکہ کے اس غلط سلط پروپیگنڈہ کے زیر اثر ہمارے ملک کے باشندے بھی ہیں، وہ بھی مسلمانوں کو ایک غلط قوم تصور کرنے لگے ہیں، اس صورتِ حال سے نمٹنے کے لئے ہمیں اپنے احوال پر نظرِ ثانی کرنی ہوگی۔ دنیا کی اندھی محبت سے باہر نکلنا ہوگا اور کھلِ عام سچ بولنا ہوگا اور دنیا کو بتانا ہوگا کہ اسلام امن کا پیغام دیتا ہے اور مسلمان خود دہشت گردی سے نفرت کرتے ہیں، دہشت گرد امریکہ اور اسرائیل ہیں اور یہ دونوں ملک پوری دنیا کو اور ہمارے ملک ہندوستان کو یرغمال بنانا چاہتے ہیں۔ اگر مسلمانوں نے متحد ہوکر بیک وقت امریکہ اور اسرائیل کے خلاف آواز نہ اٹھائی تو دنیا بھر میں مسلمانوں کا اتنا قتلِ عام ہوگا کہ جس کا ہم تصور بھی نہیں کرسکتے۔

نیک اعمال میں ۵ اعلیٰ وافضل اعمال

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے تمہارے تمام نیک اعمال میں پانچ عملوں کو سب سے افضل پایا۔

☆دولت پاکر تواضع اختیار کرنا۔

☆ مصیبت میں صبر کرنا۔

☆ تنگ دستی میں سخاوت کرنا۔

☆بغیر کسی قسم کا احسان جتلائے اچھا سلوک کرنا۔

☆باوجود قدرت کے مجرم کی خطا کو معاف کردینا۔

باتوں سے خوشبو آئے

☆اللہ کی ذات پر بھروسہ کرنے والے کبھی ناکام نہیں ہوتے۔

☆ پھول خوشبو سے چاند روشنی سے اور انسان اچھے کردار سے پہچانا جاتا ہے۔

☆ جھوٹا رشتہ ایک ایسا رشتہ ہے جس سے دوسرے رشتے ٹوٹ جاتے ہیں۔

☆ کسی کا راستہ مت دیکھو ہوسکتا ہے کہ وہ راستہ بدل جائے اور تمہاری زندگی ویران ہوجائے۔

☆ جب تک انسان علم سیکھتا رہتا ہے وہ عالم رہتا ہے اور جب اسے یہ خیال آجائے کہ اب میں علم سیکھ چکا ہوں تو وہ جاہل بن جاتا ہے۔

☆محبت ایک ایسا دریا ہے جس کے پانی میں اضافہ کرنا چاہئے کمی نہیں۔

سنہری باتیں

☆اچھا انسان وہ ہے جو کسی کا دیا ہوا دکھ تو بھلادے مگر کسی کی دی ہوئی محبت کبھی نہ بھلائے۔

☆لوگ آپ کی پیٹھ کے پیچھے تین وجوہات کی بنا پر آپ کے خلاف باتیں کرتے ہیں۔

(۱) جب وہ آپ کی سطح تک نہیں پہنچ پاتے (۲) جب وہ آپ جیسا نہیں کرسکتے (۳) جب وہ آپ کا طرز حیات اختیار کرنے کی کوشش کرتے ہیں مگر نہیں کرپاتے۔

☆ ہمیشہ اچھے اور خوش باش رہئے، یہ ان لوگوں سے بہترین انتقام ہے جو آپ کو دکھی اور ناخوش دیکھنا چاہتے ہیں۔

اقوال زرّیں

☆جب تجھے نیکی کرکے خوشی اور برائی کرکے پچھتاوا ہو تو سمجھو کہ تم مومن ہو۔

☆ کسی برائی کو معمولی سمجھ کر اختیار نہ کرو، ممکن ہے اس سے خدا روٹھ جائے۔

☆ گلے، شکوے سے زبان بند رکھو، راحت نصیب ہوگی۔

☆پرہیز کرو، پرہیز نفع دیتا ہے عمل کرو عمل قبول کیا جاتا ہے۔

☆علم پیغمبروں کی میراث ہے اور مال فرعونوں اور قارون وغیرہ کی۔

☆جو اللہ تعالیٰ کے کاموں میں لگ جاتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے کاموں میں لگ جاتا ہے۔

☆کم کھانا تندرستی، کم بولنا حکمت اور کم سونا عبادت ہے۔

☆برائی کرنے والے سے نہیں بلکہ برائی سے نفرت کرو۔

☆علم کی محبت اور استاد کی عزت کے بغیر کچھ حاصل نہیں ہوتا۔

☆اچھی بات کہنا خاموش رہنے سے بہتر ہے۔

مختصر تحریریں

☆جو شخص چھوٹی مصیبتوں کو بڑا سمجھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو بڑی مصیبتوں میں مبتلا کر دیتا ہے۔

☆مصیبتیں ہم کو پریشان کرنے کے لئے نہیں بلکہ ہمیں جگانے کے لئے آتی ہیں۔

☆زندگی کی مصیبتیں ہلکی کرنا چاہتے ہو تو گناہ نہ کرو۔

☆جو شخص مصیبت کا بوجھ خوش اسلوبی سے اٹھا سکتا ہے وہی سب سے بہتر کام کر سکتا ہے۔

☆اپنی نیکیوں کے لئے پوشیدہ جگہ بناؤ جیسے برائیوں کے لئے بناتے ہو۔

☆جو مصیبت تمہیں اللہ کی طرف متوجہ کر دے وہ مصیبت نہیں رحمت ہے اور جو نعمت تمہیں اللہ سے غافل کر دے وہ نعمت نہیں مصیبت ہے۔

خوشبودار باتیں

☆زبان کا وزن بہت ہلکا ہوتا ہے مگر بہت ہی کم لوگ اسے سنبھال پاتے ہیں۔

☆بات تمیز سے اور اعتراض دلیل سے کرو۔

☆انسان اتنا بزدل ہے کہ سوتے ہوئے خواب میں بھی ڈر جاتا ہے جب کہ بہادر اتنا ہے کہ جاگتے ہوئے بھی اپنے رب کی نافرمانی کرتا ہے۔

☆جب کسی ضرورت مند کی آواز آپ تک پہنچ جائے تو اللہ کا شکر ادا کرو کہ اس نے اپنے بندے کی مدد کے لئے آپ کو پسند فرمایا۔

☆انسان کو اچھی سوچ پر وہ انعام ملتا ہے جو اسے اچھے عمل پر بھی نہیں ملتا، کیوں کہ سوچ میں دکھاوا نہیں ہوتا۔

☆زندگی میں اچھے لوگوں کی تلاش مت کرو، آپ خود اچھے بن جائیں، شاید کسی کی تلاش پوری ہو جائے۔

☆اپنی سوچوں کو پانی کے قطروں سے زیادہ شفاف رکھو، کیوں کہ جس طرح قطروں سے دریا بنتے ہیں اسی طرح سوچوں سے کردار بنتے ہیں۔

☆دنیا میں سب سے تیز رفتار چیز دعا ہے کیوں کہ یہ دل سے نکل کر زبان تک پہنچنے سے پہلے خدا تک پہنچ جاتی ہے۔

وہ لفظ جو دل پہ اثر کریں

☆لوگوں سے بے رخی اختیار نہ کرو اور نہ ہی زمین پر اترا کر چل کیوں کہ اللہ کسی اترانے والے شیخی خور کو پسند نہیں کرتا۔

☆کوئی تم سے بے اعتنائی سے پیش آئے تو جواباً اس سے محبت سے پیش آؤ اپنے رویے کی مٹھاس سے اس کو شرمندہ کرو۔

☆پیار سے کہی گئی ایک بات نفرت اور غصے سے کہی گئی سو باتوں سے بہتر ہے۔

☆محبت اور خدمت نہ ہو تو ایسی کوئی ایلفی ایجاد نہیں ہوئی جو کسی

رشتے کو جوڑ سکے۔

جستہ جستہ

☆ ایسی شہرت سے گریز کریں جو ذلت ورسوائی کے اندھے کنوئیں میں پھینک دے۔

☆ شرافت سے جھکا ہوا سر ندامت سے جھکے ہوئے سر سے بہتر ہے۔

☆ ناامیدی کی موت کے قریب لے جاتی ہے۔

☆ جو لوگ اپنے سے زیادہ علم رکھنے والے سے بحث کرتے ہیں کہ لوگ انہیں عقل مند سمجھیں تو وہ جان لیں کہ لوگ انہیں بے وقوف سمجھیں گے

☆ ایک غیر ضروری بحث کسی بھی عزیز ترین دوست، رشتہ دار کو جدا کر سکتی ہے۔

☆ نااتفاقی اور تکرار میں سب سے پہلے سچائی کا گلا گھونٹا جاتا ہے۔

☆ زوردار الفاظ اور تلخ کلامی، کمزور استدلال کی دلیل ہے۔

☆ اسکول ایسی جگہ ہے جہاں باپ کا پیسہ خرچ ہوتا ہے اور بچہ کھیلتا ہے۔

☆ مرد کی آنکھ اور عورت کی زبان کا دم سب سے آخر میں نکلتا ہے۔

۶ چیزیں دلوں میں فساد پیدا کرتی ہیں

☆ حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں کہ دلوں میں فساد چھ چیزوں سے واقع ہوتا ہے۔

☆ پہلی چیز یہ ہے کہ لوگ توبہ کی امید پر گناہ کرتے رہتے ہیں۔

☆ دوسری چیز یہ ہے کہ اپنے مردوں کو دفن کرتے ہیں اور عبرت نہیں پکڑتے۔

☆ تیسری چیز یہ ہے کہ عمل کرتے ہیں اور اخلاص پیدا نہیں کرتے۔

☆ چوتھی چیز یہ ہے کہ اللہ کا رزق کھاتے ہیں اور شکر نہیں کرتے۔

☆ پانچویں چیز یہ ہے کہ اپنی تقسیم چاہتے ہیں اور اللہ کی تقسیم پر راضی نہیں رہتے۔

☆ چھٹی چیز یہ ہے کہ علم سیکھتے ہیں عمل نہیں کرتے۔

مبنی بر حقائق

☆ کسی سے کتاب مستعار لینے کے بعد مشکل ہی سے اس کی واپسی کا سوال پیدا ہوتا ہے۔

☆ آپ لڑکے کو کالج تک تو پہنچا سکتے ہیں لیکن اسے مفکر نہیں بنا سکتے۔

☆ ساتھیوں شکم کے ساتھ بحث کرنا مشکل ہے اس کے کان نہیں ہوتے۔

☆ بادشاہ ہو یا کوئی معمولی آدمی جسے گھر میں سکون حاصل ہے وہ خوش قسمت ترین شخص ہے۔

☆ زندگی بھر خبردار رہو، لوگوں کا ظاہر دیکھ کر ان کے بارے میں کبھی اندازہ لگانا۔

☆ جانور اپنے مالک کو پہچانتا ہے لیکن انسان اپنے مالک کو نہیں۔

☆ سننے میں جلدی کرو لیکن بولنے اور غصہ کرنے میں تاخیر کرو۔

☆ غصے میں آدمی اپنا منہ کھول دیتا ہے اور آنکھیں بند کر لیتا ہے۔

اقوال حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ

☆ لوگوں میں زیادہ ڈرنے کے قابل وہ شخص ہے کہ اگر اس پر ظلم کیا جائے تو وہ ظالم کے مقابلے میں سوائے اللہ تعالیٰ کی مدد کے کسی کی مدد نہ چاہے۔

☆ یتیم پر رحم کر، اس کو اپنے سے قریب کر، اس کو کھانا کھلا۔

☆ تم جان لو کہ بھلائی پرانی نہیں ہوتی اور گناہ بھلایا نہیں جاتا۔

☆ جو تجھے برا بھلا کہے، تکلیف پہنچائے، تیرے دکھ پر خوش ہو اس کو اللہ تعالیٰ کے لئے چھوڑ دے (پھر دیکھ اللہ تعالیٰ خود تیرا بدلہ اس سے لے گا) اور تجھ سے کوئی گناہ ہو جائے تو بچی توبہ کرتا کہ مغفرت حاصل ہو۔

ماں

☆ ایک اچھی اور لائق ماں دنیا کے ہزاروں استادوں سے بہتر ہے۔

☆ بچے کے لئے سب سے اچھی جگہ ماں کی گود ہے۔

☆ ماں دنیا کی عظیم ترین ہستی ہے۔

☆ ماں وہ انمول موتی ہے جو ایک بار کھو جانے کے بعد دوبارہ نہیں ملتا۔

☆ ماں ایک ایسی ہستی ہے جو اولاد کے لاکھوں راز اپنے سینے میں چھپالیتی ہے۔

☆ ماں کے بغیر گھر قبرستان ہے۔

ٹیپو سلطان نے کہا

☆ شیر کی ایک دن کی زندگی گیدڑ کی سوسالہ زندگی سے بہتر ہے۔

☆ غدار ہمیشہ دوستوں میں سے ہوتے ہیں۔

☆ جس قوم میں غدار زیادہ ہونے لگیں اس قوم کے مضبوط قلعے بھی ریت کے گھروندے ثابت ہوتے ہیں۔

☆ مجھے دشمنوں سے زیادہ اپنوں نے نقصان پہنچایا۔

☆ جو منصف (جج) دنیاوی باتوں میں جھوٹ کا سہارا لے وہ کسی منصب کا مستحق نہیں کیوں کہ وہ تب بھی جھوٹ کے سہارے ہی فیصلہ کرے گا یا پھر نذرانہ لے کر اور یہ دونوں باتیں ہی جہنم کی طرف کا راستہ ہیں۔

مشعل راہ

☆ ہمیشہ مسکراؤ کیوں کہ دنیا ہمیشہ مسکرانے والوں کا ساتھ دیتی ہے۔

☆ اہم بات یہ نہیں کہ آپ ہار گئے بلکہ اہم بات یہ ہے کہ ہارنے کے بعد آپ ہمت تو نہیں ہار گئے۔

☆ دل نازک ہی سہی مگر اس میں اتنی استقامت رکھو کہ یہ پتھر سے بھی ٹکرائے تو اسے ریزہ ریزہ کردے۔

دنیا

☆ دنیا کی مثال سانپ کی سی ہے جو کہ چھونے میں نرم مگر پیٹ میں خطرناک زہر لئے ہوتا ہے۔

لاپتہ

دل سے زیادہ محفوظ جگہ اور کوئی نہیں ہے دنیا میں مگر سب سے زیادہ لوگ لاپتہ بھی یہیں سے ہوتے ہیں۔

منتخب اشعار

وہ آج بھی صدیوں کی مسافت پہ کھڑا ہے
ڈھونڈا تھا جسے وقت کی دیوار گرا کر

☆

ہم تسلیم کرتے ہیں ہمیں فرصت نہیں ملتی
مگر جب یاد کرتے ہیں زمانہ بھول جاتے ہیں

☆

موسم، خوشبو، باد صبا، چاند، شفق اور نور سحر
کون تمہارے جیسا ہے گر وقت ملا تو سوچیں گے

☆

میں تنہائی کو تنہائی میں تنہا کیسے چھوڑوں
تنہائی نے تنہائی میں تنہا میرا ساتھ دیا ہے

☆

یہی ایک بات اکثر مجھے تجسس میں رکھتی ہے
محبت بھیک ہے شاید بڑی مشکل سے ملتی ہے

☆

پھول بننے کی خوشی میں مسکرائی تھی کلی
کیا خبر تھی یہ تغیر موت کا پیغام ہے

☆

ممکن ہے کہ کل زبان وقلم پہ ہوں بندشیں
آنکھوں کو گفتگو کا سلیقہ سکھایئے

اچھی باتیں

☆ غم اور مشکلات صرف اللہ کو بتایا کرو اس یقین کے ساتھ کہ وہ تمہیں جواب بھی دے گا اور تمہاری تکلیف بھی دور کرے گا۔

☆ اپنے جسم کو ضرورت سے زیادہ نہ سنوارو، اسے تو مٹی میں مل جانا ہے۔ اے ابن آدم! سنوارنا ہے تو اپنی روح کو سنوارو جسے اللہ کے پاس جانا ہے اور جسے مر کر بھی زندہ رہنا ہے۔

▼▼▼▼▼

قسط نمبر:۱۱

اسم اعظم

حسن الہاشمی

علماء کرام کی ایک جماعت کا کہنا ہے کہ پروردگار عالم کے یہ چار اسماء العلی العظیم الحلیم العلیم اسم اعظم ہیں۔اس کی سند میں علامہ ناسیؒ کا یہ قول پیش کیا جاتا ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ اسم اعظم اللہ ہے،یاھو ہے اور یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ اور ھُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ الْعَلِیْمُ الْحَلِیْمُ ہے۔حضرت ابوالحسن شاذلیؒ کی مشہور و معروف دعا جو حزب البحر کے نام سے مشہور عام ہے اور اولیاء کرام کے تمام سلسلوں میں اس دعا کے پڑھنے کا معمول ہے اور علماء کرام کی اکثریت بھی اس دعا سے استفادہ کرتی ہے، یہ دعا بھی ان ہی اسماء الٰہی سے شروع ہوتی ہے اس لئے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ یہ اسماء بہت بابرکت ہیں اور ان اسماء الٰہی کے ذریعہ تقرب خداوندی حاصل ہوتا ہے۔

اَلْعَلِیّ کے معنی ہیں، بہت اونچا، بہت بلند، اَلْعَظِیْم کے معنی ہیں بہت اونچی اور بہت عظمت و شان والی ذات۔ اَلْحَلِیْمُ کے معنی ہیں نہایت بردبار، گناہوں کو معاف کرنے والا۔ اَلْعَلِیْمُ کے معنی ہیں ہر بات کا علم رکھنے والا اور ہر بات سے باخبر، ظاہر ہے کہ یہ تمام خوبیاں صرف وحدہٗ لاشریک کے سوا کسی میں موجود نہیں ہیں۔

حیاۃ الحیوان میں منقول ہے کہ ایک مرتبہ خلیفہ منصور عباسی کے پاس علامہ ابوبکر ابن الولیدؒ تشریف لائے انہوں نے دیکھا کہ خلیفہ کسی غم اور فکر میں مبتلا ہے، خلیفہ نے حضرت علامہ کو دیکھا تو ان سے پوچھا کہ کیا آپ کے پاس کوئی ایسی دعا ہے کہ جو میرے غم کو دور کردے۔ آپ نے فرمایا کہ میں آپ کو ایسی دعا بتاتا ہوں جو مصائب سے نجات دلانے والی ہے اور مشکلات کا حل کرنے والی ہے۔انہوں نے فرمایا کہ ایک مرتبہ بصرہ شہر میں ایک شخص کے کان میں مچھر گھس گیا اور اس کے دماغ میں پہنچ گیا، وہ شخص بہت پریشان ہوا اور دن رات تڑپتا رہا، اتفاقاً اس کی ملاقات حضرت خواجہ حسن بصریؒ کے شاگرد سے ہوگئی انہوں نے اس شخص سے کہا کہ تم وہ دعا کیوں نہیں پڑھتے جو حضرت حضرمیؒ مصائب کے وقت پڑھا کرتے تھے،اس شخص نے کہا اس کی تفصیل معلوم کرنی چاہی تو حضرت حسن بصریؒ کے شاگرد نے بتایا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جب حضرت حضرمیؒ کو جہاد کے لئے بحرین روانہ کیا تھا تو اتفاقاً ان کا لشکر راستے سے بھٹک گیا اور کسی صحرا میں پہنچ گیا، دوپہر کے وقت جب سورج کی تمازت کی وجہ سے ریت بہت گرم ہوگئی، چلنا پھرنا بھی دشوار ہوگیا اور پیاس کی شدت بھی بہت بڑھ گئی جب کہ پانی جو لشکر کے پاس تھا وہ بھی ختم ہوگیا تھا، بہت اذیت دہ صورت حال تھی اس وقت حضرت حضرمیؒ اپنی سواری سے اترے اور انہوں نے دو رکعت نفل ادا کرکے بارگاہ الٰہی میں اس طرح دعا مانگی۔ یَاحَلِیْمُ یَاعَلِیْمُ یَاعَلِیُّ یَاعَظِیْمُ اَسْقِنَا۔

اے نہایت بردبار، اے بلند و بالا، اے عظیم الشان ذات والے، اے ہر بات سے واقف اور باخبر ہم سب کو پانی پلادے۔ ابھی حضرت حضرمیؒ کی دعا پوری بھی نہیں ہوئی تھی کہ آسمان پر بادل چھاگئے اور موسلا دھار بارش برسنے لگی، اتنی بارش ہوئی کہ گرمی بھی دور ہوگئی اور لشکر کی پیاس بھی بجھ گئی، اگلے ہی دن یہ واقعہ بھی پیش آیا کہ دوران سفر لشکر کی راہ میں ایک دریا حائل ہوگیا اور اس دریا کو پار کرنا ضروری بھی تھا اور مشکل بھی۔ حضرت حضرمیؒ نے پھر دو رکعت نفل ادا کرکے پھر دعا اس طرح مانگی۔

یَاحَلِیْمُ یَاعَلِیْمُ یَاعَلِیُّ وَیَاعَظِیْمُ اجوزنا۔ اے بردبار، اے باخبر، اے بلند و بالا، اے عظیم الشان ذات والے ہمیں پار کردے۔

اس دعا کے بعد دریا نے راستہ دیدیا، دریا کا ایک حصہ فوراً خشک ہوگیا اور لشکر وہاں سے گزر گیا۔

حضرت حسن بصریؒ کے شاگرد نے اس کے بعد خلیفہ سے فرمایا کہ تو بھی اس دعا سے استفادہ کر، خلیفہ نے اپنے ہاتھ اٹھائے اور پڑھنا شروع کیا۔ یَاحَلِیْمُ یَاعَلِیْمُ یَاعَلِیُّ یَاعَظِیْمُ اکشف عنَّا اَللّٰھُمَّ۔ اے نہایت بردبار، اے بلند و بالا، اے جاننے والے اور اے عظیم الشان ہم سے اس غم کو دور کردے۔ راوی کا کہنا ہے کہ فکر و غم کی وجہ سے خلیفہ منصور عباسی کئی دن سے کھانا بھی نہیں کھا رہا تھا اس دعا کے بعد وہ پرسکون ہوگیا اور اسی وقت اس نے کھانا بھی طلب کیا اور خوب سیر ہو کر کھایا، پھر زندگی کے تمام مسائل میں وہ اس دعا سے استفادہ کرتا رہا اور کامیابیاں اسے ملتی رہیں۔

☆☆☆

اعمال چشتیہ

یہ نقش رزق، سفر، نکاح، ہر حاجت لئے ہے۔ نئے چاند کی پہلی جمعرات کو مشک وزعفران اور عرق گلاب سے لکھ کر عنبر کی خوشبو لگا کر اپنے پاس رکھے۔ انشاء اللہ اپنے مقصد میں کامیاب ہوں گے ایک تسبیح بسم اللہ ۹ رمرتبہ درود پاک ۹۴ رمرتبہ یابَاسِطُ یَا وَدُوْدُ پھر ۹ رمرتبہ درود پاک انشاء اللہ کامیاب ہوں گے۔

د	و	د	و	ط	س	ا	ب
ب	د	و	د	و	ط	س	ا
ا	ب	و	د	د	و	ط	س
س	ا	ب	د	و	د	و	ط
ط	س	ا	ب	د	و	د	و
و	ط	س	ا	ب	د	و	د
د	و	ط	س	ا	ب	د	و
و	د	و	ط	س	ا	ب	د

نام وحاجات

نقش براءے چراغ حاجت

یہ نقش ہر حاجت کے لئے ہے۔ بتی بنا کر چراغ میں جالائیں انشاء اللہ ہر حاجت پوری ہوگی اپنے مقصد میں کامیاب ہوں گے۔ ۴۱ ردن کا عمل ہے۔ اصولاً یہ نقش غلط ہے لیکن بزرگوں سے اسی طرح منقول ہے۔

۷۸۶

۲۱	۲۲	۲۲	ب
۳۰	۸	۲۱	۲۲
۸۰	۴۶	۱۸	۱۲
۲۰	۱۰	ح	۲۴

نقش برائے رزق

اگر کسی کا رزق باندھ دیا گیا ہو۔ بکری نہ ہوتی ہو تو یہ نقش لکھ کر بتی بنا کر میٹھے تیل میں چراغ جلائیں۔ انشاء اللہ اپنے مقصد میں کامیاب ہوں گے۔

۷۸۶

۸۰۲۳	۸۰۲۷	۸۰۳۰	۸۰۱۶
۸۰۲۹	۸۰۱۷	۸۰۲۲	۸۰۲۸
۸۰۱۸	۸۰۳۲	۸۰۲۵	۸۰۲۱
۸۰۲۶	۸۰۲۰	۸۰۱۹	۸۰۳۱

نقش برائے رزق

یہ رزق میں برکت کے لئے ہے۔ یہ دو عدد نقش لکھیں۔ ایک نقش مشک وزعفران سے لکھ کر دکان میں چسپا کریں۔ دوسرے نقش کو پانی میں مکس کر کے ۹ ردن تک دکان کے چاروں کونوں میں چھڑک دیں۔ انشاء اللہ کامیابی ہوگی۔

۷۸۶

۱۵۷	۱۶۰	۱۶۳	۱۵۰
۱۶۲	۱۵۱	۱۵۶	۱۶۱
۱۵۲	۱۶۵	۱۵۸	۱۵۵
۱۵۹	۱۵۴	۱۵۳	۱۶۴

حضرت علی رضی اللہ تعالٰی عنہ کا ارشاد ہے۔

(۱) جو شخص علم کا طلب میں رہتا ہے جنت اس کی طلب میں ہوتی ہے۔ (۲) اور جو شخص گناہ کی طلب میں ہوتا ہے جہنم اس کی طلب میں ہوتی ہے۔

قسط نمبر:۱۴

ذکر کا ثبوت قرآن حکیم سے

رہبر کامل حضرت مولانا ذوالفقار علی نقشبندی

شیخ کا کام

شیخ کا کام ہوتا ہے کہ انسان کے اوپر جو کیفیات ہوں ان کے بارے میں اس کی رہبری کردے کہ یہ کیفیت تمہاری رحمانی ہے اور یہ کیفیت تمہاری شیطانی ہے، شیطان بھی تو دھوکے دیتا ہے نا، کیفیتیں بنا بنا کر، شیخ عبدالقادر جیلانیؒ ایک جنگل میں مراقبہ کررہے تھے اچانک ایک نور ظاہر ہوا جس نے ماحول کو منور کرکے رکھ دیا، شیخ عبدالقادر جیلانی متوجہ ہوئے آواز آئی عبدالقادر جیلانی ہم تیری عبادت سے اتنے خوش ہیں کہ ہم نے تجھ سے قلم ہٹالیا اب تو جو چاہے کر تیرے گناہ تیرے نامہ اعمال میں نہیں لکھے جائیں گے اب جب یہ بات سنی شیخ عبدالقادر جیلانیؒ نے اس بات کو قرآن وحدیث پر پیش کیا جو سچے گواہ ہیں کہ یہ بات کھوٹی ہے یا کھری ہے تو جب انہوں نے اس پر پیش کیا تو پتہ چلا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کو فرمایا (وَاعْبُدْ رَبَّکَ حَتّٰی یَاْتِیَکَ الْیَقِیْن) اے محبوب آپ عبادت کرتے رہئے حتیٰ کہ اسی حال میں آپ پردہ فرما جائیں تو انہوں نے سوچا کہ نبی علیہ السلام کو تو یہ حکم ہے تو عبدالقادر جیلانی کی یہ مجال کہاں کہ اس سے قلم ہٹالی گئی سمجھ گئے کہ یہ تو شیطانی چکر ہے، فرمانے لگے لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللہ اب یہ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللہ یہ شیطان کے لئے تیر کی طرح ہے توپ کے گولے کی طرح ہے، شیطان کے لئے چنانچہ جب یہ لگا تو بھاگا مگر بھاگتے ہوئے دوسرا فائر کر گیا، دشمن بڑا خطرناک ہے، کہنے لگا عبدالقادر جیلانی میں نے اپنے اس حربہ سے ہزاروں اولیاء کو دھوکے دیئے مگر تو اپنے علم کی وجہ سے بچ گیا انہوں نے پھر فرمایا لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللہ او مردود میں اپنے علم کی وجہ سے نہیں بچا میں اپنے پروردگار کے فضل کی وجہ سے بچ گیا ہوں، تو یہ شیطان ایسا دشمن ہے، اتنے بڑے بڑے اولیاء کاملین پر بھی وار کرنے سے باز نہیں آتا تو پھر ہم سوچیں کہ ہم ذکر پر وقت لگائے بغیر اس پر کیسے قابو پائیں گے۔

صبح شام کا معمول

اس لئے یہ بات ذہن میں بٹھالیجئے کہ ذکر ہمیں صبح شام کرنا ہے اور یہی فرمان خداوندی ہے۔ (وَاذْکُرْ رَبَّکَ فِیْ نَفْسِکَ تَضَرُّعًا وَّخُفْیَۃً ط وَدُوْنَ الْجَھْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ وَلَاتَکُنْ مِّنَ الْغٰفِلِیْن) دیکھا یہ صبح شام کا جزو لازم بناتا ہے جیسے ناشتہ ہمارا ضروری، کھانا ضروری اسی طرح ہمارے لئے مراقبہ ضروری ہے، آپ کھانے کو قربان کردیجئے مگر مراقبہ کو قربان نہ ہونے دیجئے۔

اللہ تعالیٰ نے آسانی بڑی کردی ہے آدمی دفتر سے تھکا ہوا آیا، آپ بیٹھ نہیں سکتے، آپ کرسی پر بیٹھ کر ٹیک لگا کر مراقبہ کرلیں، اس طرح بھی نہیں کرسکتے، چلو لیٹ کر مراقبہ کریں، بعض لوگ کہتے ہیں جی ہم لیٹ کر نیت کرتے ہیں نیند آجاتی ہے۔ ہمارے مشائخ نے لکھا جو لیٹ کر مراقبہ کی نیت کرے گا جتنی دیر نیند آئے گی اللہ تعالیٰ ذکر کرنے کا اجر نامہ اعمال میں لکھیں گے تو اللہ رب العزت کو یاد کرنا ہے، لیٹے بیٹھے چلتے پھرتے ہر حال میں ہمیں اپنے رب کو یاد کرنا ہے۔

آم کے آم گٹھلیوں کے دام

وقوف قلبی کی جو تعلیم دی جاتی ہے اس کا بنیادی مقصد یہی ہے کہ ہمارے مشائخ نے فرمایا کہ وقوف قلبی اللہ رب العزت تک پہنچنے کا چور دروازہ ہے اور وقوف قلبی کیا ہوتا ہے؟ کہ انسان کی توجہ ہر وقت اللہ تعالیٰ کی طرف رہے، اچھا اس میں ایک نکتہ اور سمجھ لیجئے کہ علماء طلباء یہ سمجھتے ہیں کہ شاید ہم کتابوں کا مطالعہ کرتے رہتے ہیں جی ہمیں تو ذکر کا وقت نہیں ملتا۔ حضرت خواجہ محمد معصومؒ مکتوبات معصومیہ میں لکھتے ہیں فرماتے ہیں کہ جب کوئی طالب علم مطالعہ کرنے کے لئے بیٹھے بیٹھنے سے چند لمحہ پہلے وہ اپنی توجہ کو اللہ تعالیٰ کی طرف یکسو کرلے اس کے بعد جتنا وقت مطالعہ کرے گا علم کا اجر بھی پائے گا، ذکر کا اجر بھی دیا جائے گا تو دوگنا اجر پائیں اس لئے جب بھی پڑھنے بیٹھیں، پڑھانے کے لئے مطالعہ کریں تو آپ

پڑھنے پڑھانے سے پہلے مطالعہ سے پہلے اپنی توجہ کو یکسو کرلیں، نیت کرلیں کہ اللہ کی رضا کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف دھیان ہو جائے اور پھر آپ کتاب پڑھنا شروع کردیں تاکہ اللہ تعالیٰ دوہرا اجر عطا فرمادیں، تو ذکر کا اجر حاصل کرنا انسان کے لئے بہت آسان ہے، یہ تو ہر بندہ ذکر کا اجر حاصل کرسکتا ہے تو ہم نے ذکر ہر حال میں کرنا ہے چاہے ہمارے اوپر خوشی کی حالت رہے یا غم کی۔

الجھے سلجھے اسی کا کل کے گرفتار رہو
ہم جس حال میں بھی ہیں بس اللہ تعالیٰ کی یاد میں رہیں۔
گو میں رہا رہین ستم ہائے روزگار
لیکن تیرے خیال سے غافل نہیں رہا

تو گناہ بنیادی طور پر تین ہوتے ہیں۔

(۱) پہلا گناہ شہوت، شہوت کا مطلب اشتہا یعنی کسی چیز کی بہت طلب ہو، بچوں کے اندر چیزیں کھانے کی یا میٹھی چیز کھانے کی شہوت ہوتی ہے اب ان کو ماں باپ چنگم کھانے سے منع بھی کرتے پھریں، ٹافی کھانے سے منع بھی کرتے پھریں وہ چھپ چھپ کر کھاتے پھریں گے ان کے اندر اس چیز کی اشتہا ہے۔

کچھ لوگوں کو کھانے کی اشتہا بے چارے کھانے کے چٹورے ہر وقت ان کو کھانے کی فکر سمائی ہوتی ہے، آج اچھا نہ ملا کل اچھا نہ ملا ایک دن اچھا مل گیا اسی کی تلاش میں رہتے ہیں حالانکہ جو بھوک کا مزہ وہ بھلا کھانے میں مزہ کہاں ہوسکتا ہے تو مختلف طرح کی اشتہا ہوتی ہے، کچھ لوگوں کو دنیا کے اندر حکومت راج پانے اور راج کرنے کی اشتہا ہوتی ہے، بے چارے اس کی خاطر زندگی برباد کر بیٹھتے ہیں، کتنوں کو کچھ مل جاتا ہے اور کتنوں کو کچھ بھی نہیں ملتا۔

تو ہر بندے کے اندر یہ کیفیت مختلف ہے اور یہ شیخ کی ذمہ داری ہے کہ وہ دیکھے کہ کس کی بیماری کیا ہے؟ اور اس کو علاج کیا دینا ہے، ہر بندے کے اوپر ایک ہی جیسا وظیفہ نہیں چلتا، ہر بندے کی بیماری جب جدا ہے تو ہر بندے کا نسخہ بھی جدا ہوگا اس لئے مشائخ کے ساتھ رابطہ رکھنا اور اپنی بیماریوں کے بارے میں ان سے پوچھتے رہنا یہ ضروری ہوتا ہے کہ اور آج کل تو رابطہ کے لئے اللہ تعالیٰ نے ٹیلیفون کا سلسلہ بنادیا، دنیا کے ایک کونے سے دوسرے کونے پر بات ہوجاتی ہے انسان آسانی کے ساتھ رابطہ کرلیتا ہے، اتنا مشکل نہیں ہوتا۔

تجربہ کی بات

ہمارا یہ تجربہ ہے کہ اگر بندہ باقاعدگی کے ساتھ ذکر ومراقبہ کررہا ہے تو پھر اسے پورے سال میں اگر ایک دن بھی شیخ کی صحبت مل جائے اس کے دل کو زندہ کرنے کے لئے ایک دن کی صحبت بھی کافی ہوتی ہے، اس عاجز کی پہلی بیعت حضرت سید زوار حسین شاہ صاحبؒ کے ساتھ تھی، حضرت کراچی میں تھے اور ہم لوگ یونیورسٹی میں پڑھتے تھے، سال میں صرف ایک مرتبہ حضرت کی زیارت ہوتی تھی اور وہ بھی مسکین پور شریف کے اجتماع پر حضرت کراچی سے تشریف لاتے اور ہم لوگ فقراء یہاں لاہور سے مسکین پور پہنچ جاتے وہاں پر حضرت کو اجتماع کی مصروفیت بھی ہوتی تو حضرت نے یونیورسٹی کے طلباء کے لئے ایک گھنٹہ دیا ہوتا تھا اور اس ایک گھنٹے میں جو بندہ کوئی ایک سوال پوچھ لیتا اس ایک سوال کا اتنا تفصیلی جواب ہوتا کہ پورا ایک گھنٹہ گزر جاتا پورے سال میں صرف ایک گھنٹہ کی صحبت ملتی مگر وہ ایک دن کی صحبت بھی ایسی ہوتی کہ جو پورا سال ہمیں جگائے رکھتی اور پورا سال تڑپائے رکھتی تھی تو ایک دن کی صحبت بھی کافی ہوتی ہے۔ اگر پہلے سے زمین کو تیار کردیا گیا ہو اور زمین تیار نہیں کی گئی تو پھر تو کئی دن کی صحبت بھی پوری طرح اثر نہیں دکھائے گی تو ہم اس زمین کی تیاری کی طرف توجہ نہیں دیتے۔

تیل بتی درست کریں

شیخ شہاب الدین سہروردیؒ کے پاس ایک آدمی آیا تو حضرت نے اسے ایک دن اپنے پاس رکھا توجہات دیں اور اگلے دن اس کو اجازت وخلافت دیدی، اب دوسرے بندے جو سالہا سال سے رہتے تھے کہنے لگے حضرت ہم تو آپ کی خدمت میں کئی کئی سال سے موجود ہیں لیکن آپ کی مہربانی اس پر ہوتی۔ حضرت نے فرمایا ہاں وہ اپنے تیل بتی کو ٹھیک کرکے آیا تھا، میں نے تو فقط اس کے چراغ کو روشن کردیا اور آج کے سالک ایسے ہیں کہتے ہیں تیل بھی پیر ڈالے اور بتی بھی پیر لائے، بس ہمارا یہی احسان کافی کہ ہم نے بیعت کرلی یہ بھی احسان جتلاتے ہیں کہ ہم نے بیعت کرلی، اندازہ لگایئے کہ پھر ایسے آدمی کی ترقی کیسے

ہو سکتی ہے۔

شیخ کے احسان کا بدلہ نہیں

یاد رکھیں آپ ساری زندگی اپنے شیخ کی خدمت کرتے رہیں تو آپ اس کے احسان کا بدلہ نہیں دے سکتے اس لئے کہ وہ آپ کے لئے اللہ کے قریب ہونے کا ذریعہ اور سبب بن رہا ہوتا ہے بدلہ نہیں چکا سکتے۔

''آداب المریدین'' میں یہ لکھا ہے ''باادب بانصیب'' کے اندر بھی یہ بات لکھی گئی، مشائخ کی طرف سے منقول ہے اللہ رب العزت کے قریب ہم کسی کی وجہ سے ایک انچ بھی ہو جائیں، ایک قدم بھی ہو جائیں تو اس کی کوئی قیمت بھلا ہو سکتی ہے، اس کی قیمت نہیں ہو سکتی کس کے قریب ہو رہے ہیں؟ اللہ رب العزت کے سبحان اللہ تو اس چیز کو دیکھا کریں اس لئے ذکر کرنے سے انسان کی گندگی دور ہوگی اور پھر اس کو احوال وہ کیفیات محسوس ہوں گے، سورج تو ایک ہی مگر سورج کی گرمی سے پھل کے اندر ذائقہ بڑھ رہا ہوتا ہے، لذت پیدا ہو رہی ہوتی ہے، پھول کے اندر اچھا رنگ پیدا ہو رہا ہوتا ہے اور سبزی کی جسامت بڑھ رہی ہوتی ہے، اب سورج تو ایک ہے، سبزی نے اپنے نصیب کا حصہ پایا، پھول نے اپنے نصیب اور پھل نے اپنے نصیب کا اسی طرح شیخ کی توجہ تمام سالکین کے دلوں پر ایک ہی وقت میں پڑ رہی ہوتی ہے مگر ہر آدمی اپنی طلب اور اپنے اخلاص کے بقدر ان سے فیض اور حصہ پا رہا ہوتا ہے۔

عشق کی چوٹ تو پڑتی ہے سبھی پر یکساں
ظرف کے فرق سے آواز بدل جاتی ہے

خواجہ ابوسعید کی بات

ہمارے سلسلہ عالیہ نقش بندیہ کے ایک بزرگ گزرے ہیں، خواجہ ابوسعیدؒ فرماتے تھے کہ میں بعض اوقات اپنے متعلقین کے دلوں پر توجہ ڈالتا ہوں کچھ دلوں میں تو وہ توجہ چلی جاتی ہے لیکن کچھ ایسے لوگ ہوتے ہیں کہ ان کے دلوں سے وہ فیض وہ نور ٹکرا کر واپس آتا ہے اور مجھے آواز آتی ہے ہمارے لئے ان دلوں کے اندر کوئی جگہ نہیں ہے۔

تو دل کی زمین کو ہم اگر ٹھیک کر لیں گے ہم جہاں بھی ہوں گے ہمیں مشائخ کا فیض پہنچے گا کیفیات ملیں گی، اللہ رب العزت کا قرب ملے گا آخر ایک ہی شیخ کے ساتھ تعلق رکھنے والے لوگ ہیں کسی کی گیارہ سال سے تہجد قضا نہیں ہوتی، کسی کی آٹھ سال سے قضا نہیں ہوتی اور اس بندے کو اگر تکبیر اولیٰ بھی نصیب نہیں ہوتی تو معلوم ہوا کہ قصور اس کا اپنا ہے ورنہ اگر دوسروں کو اللہ استقامت عطا کر سکتے ہیں تو اس کو بھی مل سکتی ہے لیکن یہ خود محنت نہیں کرتے اور اوراد و وظائف کو معمولی سمجھتے ہیں۔

کس کی کب پکڑ آتی ہے؟

ہمارے مشائخ نے لکھا ہے:

عام مومن کو عذاب تب دیا جاتا ہے جب وہ کبیرہ گناہ کا مرتکب ہوتا ہے لیکن سالک کو سزا تب دی جاتی ہے جب وہ اپنے اوراد و وظائف کو چھوڑ دیتا ہے اور مقربین کو سزا تب دی جاتی ہے جب ان کے دل میں بھی اگر کسی کی طرف رجحان ہو گیا اس پر بھی پکڑ کر لیتے ہیں اسی لئے کہتے ہیں حسنات الابرار سیئات المقربین کہ ابرار کی نیکیاں مقربین کے لئے گناہوں کے مانند ہوتی ہیں تو ہم اپنے اوپر محنت کریں پھر دیکھیں کہ اس کے اثرات ہم پر کیسے مرتب ہوتے ہیں۔

☆☆☆

حضرت مولانا پیر محمد رضا ثاقب

رزق میں برکت کے اسباب وذرائع

رزق میں برکت کا ایک بہت بڑا ذریعہ شکر ہے ارشاد فرمایا :لَئِنْ شَکَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّکُمْ (سورۃ ابراہیم، آیت ۷) ''اگر تم شکر کروگے ضرور میں تمہیں اور زیادہ عطا کروں گا'' اور اگر تم شکر نہیں کروگے لَئِنْ کَفَرْتُمْ کفران نعمت کروگے اِنَّ عَذَابِیْ لَشَدِیْد. تو پھر میرا عذاب بڑا سخت ہے۔رزق میں اضافے کا ایک بہت بڑا سبب انفاق فی سبیل اللہ ہے۔اللہ فرماتا ہے۔جو تم خرچ کرتے ہو، جو چیز تم نے نکال دی اس کی جگہ تمہیں اللہ اور عطا کردے گا۔بعض اوقات ہمارے یہاں یہ ہوتا ہے کہ کوئی آدمی مالی بحران میں آگیا تو وہ کرتا کیا ہے کہ جو راہ خدا میں دینے کا کھاتہ تھا پہلے اسے close کرتا ہے فلاں مدرسے کو دیتے ہو یہ بھی بند کرو، یہ فلا مسجد کو دیتے ہو یہ بھی بند کرو، یہ فلاں غریب کو دیتے ہو یہ بھی بند کرو، حالات tight ہوگئے ہیں، لیکن پانچ گاڑیاں ہیں، دو گاڑیوں پر گزارا کرلیا جائے کہ پٹرول بچے، یہ نہیں ہوسکتا۔گھر کے لچھن وہی ہیں۔لیکن بند کہاں سے کیا، جہاں سے رزق آتا تھا۔ ہمیں تو یہ حکم دیا ہے کہ جب رزق تنگ ہونے لگے تو صدقہ دے کے رب سے کاروبار کرلو۔صدقے سے تمہارے رزق میں اضافہ ہوگا۔یہ رب کا وعدہ ہے اور اللہ کے وعدے جھوٹے نہیں ہوسکتے۔رزق کی برکت کا ایک اور بہت بڑا ذریعہ النکاح ہے۔فرمایا اگر تم نکاح کروگے، فقیر ہو تو وہ تمہیں غنی کردیگا۔لوگ کہتے ہیں بچہ پیروں پہ کھڑا ہولے تو پھر نکاح کریں گے۔ہمارا فلسفہ اپنا ہے اس کا حکم اپنا ہے۔وہ کہتے ہیں ابھی تو یہ اپنے لئے نہیں کماتا تو جو آئے گی اس کو کہاں سے کھلائے گا۔ میاں! جس نے آنا ہے اس نے اپنا رزق لے کے آنا ہے۔تو بچوں کی شادیاں کردا گر وہ جوان ہوگئے ہیں، رزق نصیب ہوگا۔

اپنے اہل خانہ کو نماز کا حکم دینے سے رزق بڑھتا ہے۔کیوں کہ جو صبح کا وقت ہوتا ہے یہ رزق بٹنے کا وقت ہوتا ہے اور جس گھر میں صبح کے وقت لوگ سوئے ہوئے ہوتے ہیں وہاں بے برکتیاں ہوتی ہیں۔ تو طلوع فجر سے لے کر طلوع آفتاب تک اپنی اولاد کو، بیوی کو بچوں کو نہ سونے دیں۔اس وقت رزق بٹنے کے لمحے ہوتے ہیں۔کثیر دعائیں مانگیں، تلاوت کلام مجید کریں اور نماز فجر مرد حضرات مسجدوں میں جاکے باجماعت ادا کریں اور گھروں میں بیٹیاں بہنیں مصلے بچھالیں۔ تو اللہ کی رحمتوں کا نزول ہوگا۔

اب ایک حدیث میں رزق کے اضافے کا ایک اور نسخہ ارشاد کیا گیا۔میرے حضور ﷺ نے فرمایا جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اس کے رزق میں برکتیں ہوں اور اس کی عمر میں اضافہ ہو تو وہ اپنے رشتے داروں کے ساتھ سلوک اچھا کرے۔رشتے داروں کے ساتھ اگر اچھا سلوک کرو گے تو پھر تمہارے رزق میں برکت ہوگی۔وہ اگر غریب ہیں تو ان کی مدد کرو، ان کی بیٹیوں کی شادیاں اپنے ذمے لے لو اگر اللہ نے آپ کو وسعت دی ہے، ان کی پریشانیاں بانٹ لو، ان کا قرضہ ہے تو اتروانے کی کوشش کرو، ان کو مشکلات سے نکالنے کی کوشش کرو، تم ان کو مشکلات سے نکالو گے اللہ تمہیں مشکلوں سے نکالے گا۔تمہارے رزق میں بھی برکتیں ہوں گی اور تمہارے مال میں بھی برکتیں ہوں گی۔

فرمایا بہتر صدقہ وہ ہے جو ناراض غریب رشتہ دار کو دیا جائے۔ اگر وہ پھنس گیا ہے، مجبور ہے، ناراض ہے تو اس کو اگر دیں گے تو تمہارا نفس اس میں شامل نہیں ہوگا، تو یہ افضل صدقہ ہے جو ہر صورت میں قبول ہی ہے۔

☆رزق کے اضافے کا ایک اور سبب الاحسان الی الضعفاء: جو کمزور لوگ ہیں ان کے ساتھ حسن سلوک کرنا ☆الانفاق علی طلبۃ العلم: طالب علموں پہ خرچ کرنا یہ بھی رزق میں اضافے کا سبب اور ذریعہ ہے۔وہ حضرت بابا فرید نے کہا تا: چھٹار کن دین کا روٹی ہے۔گھر میں کچھ نہ ہو تو پھر نہ نماز ہو اور نہ ہی دیگر امور کی لذت آتی ہے۔تو اللہ یہ رزق فراواں، وسیع اور مبارک نصیب کردے،اس کے لئے ایک اور وظیفہ میں دیتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ مغرب کے بعد اکیس مرتبہ سورۃ الکوثر پڑھ لیں کثرت ہوجائے گی ان شاء اللہ اول آخر درود شریف پڑھ لیں پانچ سات منٹ لگتے ہوں گے، تو سورۃ الکوثر اکیس مرتبہ روزانہ مغرب کی نماز کے بعد پڑھیں۔اور اگر بہت زیادہ مسائل ہیں تو ہر نماز کے بعد پڑھ لیں تو انشاء اللہ آپ دیکھیں گے کہ گھر میں برکتیں اترتی محسوس ہوں گی، انوار کا نزول ہوتے محسوس کریں گے۔

یہ وہ رزق کے اسباب ہیں اگر ہم اختیار کرلیں تو ہم اللہ کی خاص رحمتوں کے حق دار ہوں گے۔اللہ ہم سب کو رزق حلال، رزق وسیع رزق سہل، رزق مبارک، رزق فراواں نصیب فرمائے۔آمین

ماہِ صفر احادیث کی روشنی میں

اللہ رب العزت نے قرآن پاک میں چار مہینوں کو الشہر حرم، قرار دیا ہے یعنی وہ خالص احترام والے مہینے ہیں ان میں سے تین مسلسل ہیں ذی القعدہ، ذی الحجہ اور محرم۔ ایک مہینہ رجب کا ہے ان چاروں مہینوں کے محترم ہونے کا مطلب یہ ہے کہ ان میں اللہ تعالیٰ کی زیادہ سے زیادہ عبادت کی جائے اور جنگ وجدل سے اجتناب برتا جائے۔ ان کے ساتھ ایک مہینہ صفر کا ہے، جس کو، صفر المظفر بھی کہا جاتا ہے یعنی کامیابی سے ہمکنار مہینہ، جس کو مشرکین کبھی الشہر دم کے ساتھ ملالیا کرتے تھے اور کبھی نکال دیا کرتے تھے، لیکن اصلاً یہ الشہر دم میں نہیں تھا۔

اسلام کی آمد سے پہلے دور جاہلیت میں صفر کے متعلق اہل عرب کی مختلف اور عجیب وغریب توہمات تھیں یعنی اہل عرب کا یہ گمان تھا کہ اس سے مراد وہ سانپ ہے جو انسان کے پیٹ میں ہوتا ہے اور بھوک کی حالت میں جو تکلیف ہوتی ہے وہ اسی کے ڈسنے سے ہوتی ہے۔ بعض اہل عرب کا یہ نظریہ تھا کہ صفر سے مراد پیٹ کا وہ جانور ہے جو بھوک کی حالت سے بھڑکتا اور جوش مارتا ہے جس سے تکلیف ہوتی ہے۔ بسا اوقات اس کو جان سے ماردیتا ہے۔ اہل عرب اسے خارش کے مرض والے سے زیادہ متعدی سمجھتے تھے۔ آج بھی صفر کے متعلق لوگوں کے ذہن میں مختلف خیالات جمے ہوئے ہیں اور لوگ وہم پرستی میں مبتلا ہیں۔ حقیقت تو یہ ہے کہ تمام مہینے اللہ تعالیٰ کے بنائے ہوئے ہیں کسی بھی مہینے کو کسی بھی وجہ سے برا نہیں کہا جاسکتا۔

تمام لوگوں کے ذہنوں میں یہ بات بیٹھ گئی ہے کہ ماہ صفر میں بکثرت بلائیں اور مصیبتیں نازل ہوتی ہیں یہ جاہلیت کا عقیدہ ہے، کیونکہ رسول اکرم ﷺ نے اس کو بالکل بے اصل اور بے بنیاد قرار دیا ہے۔ آپ ﷺ نے اپنے ارشادات کے ذریعے زمانہ جاہلیت کی توہمات اور قیامت تک پیدا ہونے والے تمام باطل خیالات اور صفر کے متعلق وجود میں آنے والے نظریات کی تردید اور نفی فرمادی ہے، ساتھ ہی عرب کے دور جالیت میں جن طریقوں نحوست بدفعالی اور بد شگونی کی جاتی تھی ان سب کی بھی مکمل نفی فرمائی ہے اور مسلمانوں کو ان توہمات سے بچنے کی تاکید فرمائی۔ حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: مرض کا لگ جانا، الو، صفر اور نحوست یہ سب باتیں بے حقیقت ہیں اور جناتی شخص سے اس طرح بچوں اور پرہیز کرو جس طرح شیر سے بچتے ہوے۔ (بخاری شریف) ایک اور جگہ فرمایا: مرض کا لگ جانا، ماہ صفر اور غول بیابانی سب خیالات ہیں ان کی کوئی حقیقت نہیں۔ (مسلم شریف) اور روایت میں ان سب کو وہم پرستی کہا گیا ہے۔ (مسلم شریف)

مذکورہ بالا احادیث میں آپ ﷺ نے تین چیزوں کی نفی فرمائی ہے۔ سب سے پہلے جس چیز کی آپ ﷺ نے نفی فرمائی ہے وہ ایک بیماری کا دوسرے کو لگنا ہے، جس کی تفصیل یوں ہے کہ زمانہ جاہلیت میں لوگوں کا یہ اعتقاد تھا کہ بیمار کے پاس بیٹھنے یا اس کے ساتھ کھانے پینے سے اس کی بیماری تندرست اور صحت مند آدمی کو لگ جاتی ہے اور یہ لوگ ایسی بیماری کو متعدی اور چھوت کی بیماری کہتے ہیں۔ قدیم وجدید طب میں بھی بعض بیماریوں کو متعدی اور چھوت کی بیماری قرار دیا گیا ہے۔ مثلاً جزام، خارش، چیچک، خسرہ، آشوب چشم اور عام وبائی امراض وغیرہ۔ معاشرے میں وبائی امراض میں مبتلا ہونے والوں سے بہت پرہیز کیا جاتا ہے ان کا کھانا پینا رہنا سہنا اور اوڑھنا بچھونا سب علیحدہ کردیا جاتا ہے، حالانکہ آپ ﷺ نے اس عقیدے اور نظریے کو باطل قرار دیتے ہوئے فرمایا۔ بذات خود ایک شخص کی بیماری بڑھ کر دوسرے کو نہیں لگتی، بلکہ بیمار کرنا یا نہ کرنا قادر مطلق کے اختیار میں ہے۔ وہ جسے چاہے بیمار کرے اور جسے چاہے بیماری سے محفوظ رکھے سارا اختیار اسی کے قبضے میں ہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ ایک دیہاتی نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ خارش اولا اونٹ کے ہونٹ سے شروع ہوتی ہے پھر اس کی دم سے آغاز کرتی ہے اور پھر یہ خارش دوسرے تمام اونٹوں میں پھیل

جاتی ہے اس پر رحمت عالم ﷺ نے فرمایا یہ بتاؤ کہ پہلے اونٹ کو خارش کیسے ہوئی اور کس کے ذریعہ سے لگی۔ وہ دیہاتی یہ سن کر لا جواب ہو گیا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا یاد رکھو! متعدی مرض چھوت، شگون اور بد فعالی کوئی چیز نہیں ہیں ہر جاندار کو پیدا کر کے اس کی زندگی، رزق اور مصیبت مقرر کر دی ہے۔ البتہ ساتھ ہی اس شخص کے لئے یہ حکم بھی دیا ہے کہ اسے متعدی مرض والے آدمی کے ساتھ نہ رہے تا کہ اگر اس کو اللہ کے حکم سے مرض لگ گیا تو اس کا عقیدہ خراب نہ ہو جائے۔

دوسری چیز جس کی حدیث میں نفی فرمائی ہے وہ "ہامہ" ہے اس کی حقیقت سے بھی باخبر ہو جایئے۔ "ہامہ" کے لفظی معنی "سر" پرندے کے آتے ہیں۔ احادیث میں "ہامہ" سے مراد پرندہ ہے، کیونکہ زمانہ جاہلیت میں عرب لوگ عام پرندے سے بدشگونی اور نحوست مراد لیتے تھے اور اس کے متعلق ان میں طرح طرح کی باتیں پھیلی ہوئی تھی مثلاً ان کا خیال تھا کہ مقتول کے سر سے ایک پرندہ نکلتا ہے جس کا نام "ہامہ" ہے وہ ہمیشہ فریاد کرتا رہتا ہے کہ مجھے پانی پلاؤ جب مقتول کا بدلہ قاتل سے لے لیا جاتا ہے تو پھر پرندہ اڑ جاتا ہے۔ بعض کا خیال تھا کہ مردے کی ہڈیاں جب بوسیدہ اور معدوم ہو جاتی ہیں تو وہ "ہامہ" بن کر قبر سے نکل جاتی ہیں اور ادھر ادھر گھومتی رہتی ہیں اور بعض کا اعتقاد تھا کہ "ہامہ" وہ الو ہے جو کسی کے گھر پر بیٹھ کر آوازیں نکالتا ہے اور انہیں ہلاکت و بربادی اور موت کی خبر دیتا ہے۔ آپ ﷺ نے اس اعتقاد کو باطل قرار دیا اور ایسا اعتقاد رکھنے سے منع فرمایا اور واضح طور پر فرمایا۔ "ہامہ" کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔ تیسری چیز جس کی احادیث میں نفی فرمائی گئی ہے وہ نوء ہے یہ چاندی کی اٹھائیس منزلوں کا نام ہے، جس میں ہر منزل کے مکمل ہونے پر صبح صادق کے وقت ایک ستارہ گرتا ہے اور دوسرا ستارا اس کے مقابلے میں اسی وقت مشرق میں طلوع ہوتا ہے اہل عرب کا بارش کے متعلق یہ گمان تھا کہ چاند ستاروں کی ایک منزل کے ختم اور دوسری کے آغاز پر بارش ہوتی ہے۔ آپ ﷺ نے "لانو" فرما کر اس کی بھی مکمل نفی کر دی، کیونکہ ایسا خیال شرک کی حد تک انسان کو پہنچا دیتا ہے۔ آپ ﷺ نے ماہ صفر کے متعلق جتنے باطل نظریات اور توہمات کی نفی فرمادی ہے۔ آپ ﷺ کے ارشاد قیامت تک کے لئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توہم پرستی سے بچائے آمین (واللہ اعلم بالثواب)

مستقل عنوان

ہر شخص خواہ وہ طلسماتی دنیا کا خریدار ہو یا نہ ہو ایک وقت میں تین سوالات کر سکتا ہے، سوال کرنے کے لئے طلسماتی دنیا کا خریدار ہونا ضروری نہیں۔ (ایڈیٹر)

حالات حاضرہ اور مسلمان

سوال از: عبدالمقیم ——— شاہ جہاں پور

حضرت والا!

اس وقت ملک کے جو حالات ہیں وہ نہایت تکلیف دہ ہیں، فرقہ پرستی دن بہ دن بڑھ رہی ہے اور مسلمانوں سے نفرت کا سلسلہ پورے شباب پر ہے، دوران سفر فرقہ پرست قسم کے لوگ مسلمانوں سے چھیڑ چھاڑ کرتے ہیں اور عجیب زہریلی قسم کی باتیں کرتے ہیں، سننے والے خون کے گھونٹ پی کر رہ جاتے ہیں اگر کچھ بولیں تو لڑائی شروع، ان ہی کے غنڈے ان ہی کا قانون، ان ہی کی پولیس اور ان ہی کی عدالتیں۔ جنید کا حادثہ کتنا بڑا حادثہ تھا اور یہ ظلم کتنا بڑا ظلم تھا لیکن اس دردناک موت پر بھی میڈیا نے اپنی زبان نہیں کھولی اور قانون اندھا گونگا بہرہ بنا رہا اور ایک جنید ہی کیا، نہ جانے کتنے مظلوم ہیں جن کے لئے کوئی دو لفظ بولنے والا نہیں اگر کوئی بولتا ہے تو سمجھو اس کی خیر نہیں، مظفر نگر کا کوئی غیر مسلم لشکر طیبہ میں شامل تھا اور رنگے ہاتھوں پکڑا گیا لیکن میڈیا نے اس بات کو دبا دیا اور اگر کوئی مسلمان اس طرح پکڑا جاتا ہے تو تمام چینلوں پہ یہ بکواس شروع ہو جاتی ہے، کچھ دن پہلے دارالعلوم دیوبند کے کچھ طالب علموں کو جب اٹھایا تو چینلوں نے خوب شور مچایا۔ دارالعلوم دیوبند کے ساتھ تمام دینی مدارس کو بدنام کرنے کی ایک مہم سی چھیڑ گئی لیکن دو دن کے بعد ان کو بے قصور کہہ کر چھوڑ دیا گیا، جب انہیں چھوڑ دیا گیا، تو میڈیا کچھ نہیں بولا۔ ان باتوں سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ مسلمانوں کی برائیاں پھیلانے کی اور ان کے اچھے کردار پر پردہ ڈالنے کی ٹھان لی گئی ہے۔

افسوس کی بات یہ ہے کہ ہمارے مسلم رہنما بھی ٹک ٹک دیدم، دم نہ کشیدم کا مصداق بنے ہوئے ہیں اور سیکولر پارٹیوں کا حال تو یہ ہے کہ مسلمانوں کے لئے دو بول بولنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔

فرقہ پرستوں کی خواہش ہے کہ ہندوستان کو اکھنڈ بھارت بنا دیں وہ اس بارے میں جو جتن کر رہے ہیں وہ ظاہر ہے، گائے کے مسئلے کو لے کر بھی جو غنڈہ گردہ ہو رہی ہے وہ سب کو نظر آرہی ہے۔ عیدالاضحیٰ کے موقع پر خدا ہی جانے کیا ہو، وہ قربانی پر پابندی لگانے کی باتیں کرینگے، ٹرینوں کے جگہ جگہ حادثوں سے بھی یہ ثابت ہوتا ہے کہ سرکار ہر طرح سے فیل ہے لیکن یہ ہندوؤں کو خوش کرنے کے لئے مسلمانوں کو ستا رہے ہیں۔ یوگی اتر پردیش میں مسلمانوں کے لئے نئے نئے گڑھے کھود رہے ہیں اور مودی پورے ملک میں مسلمانوں کو نئی نئی آزمائشوں میں مبتلا کر رہے ہیں۔ تین طلاق کا مسئلہ انہوں نے محض اسلام کو بدنام کرنے اور مسلمانوں کو رسوا کرنے کے لئے اٹھا رکھا ہے اور اسی طرح کے دوسرے سلگتے ہوئے مسائل میں دیا سلائی لگانے کی کوشش کر رہے ہیں لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ ان کی ہاں میں ہاں کچھ مسلمان بھی کرتے ہیں جنہیں صرف کچھ نقدی چاہئے یا کوئی عہدہ چاہئے۔ بابری مسجد کے سلسلہ میں بعض شیعہ حضرات کا بیان نہایت تکلیف دہ ہے جس میں انہوں نے کہا کہ ہمیں مسجد نہیں چاہئے اور مسجد ہندوؤں کو ہی دیدو۔ اس طرح کے بیانات سے جگ ہنسائی ہوتی ہے اور مسلم قوم کا کھوکھلا پن ثابت ہوتا ہے۔

حیرت کی بات یہ ہے کہ گجرات کا ظلم وستم دو اور چار کی طرح واضح ہے، سب جانتے ہیں کہ نریندر مودی نے جب وہ گجرات کے سی ایم تھے انہوں نے مسلمانوں کے گھر جلوائے اور انہوں نے مسلمانوں کا قتل عام کرایا لیکن اس کے باوجود مسلمانوں کے کچھ لیڈر مودی سے ملتے ہیں اور انہیں اپنے شہر میں آنے کی دعوت دیتے ہیں اور مودی جب مسلم ممالک کا دورہ کرتے ہیں تو کوئی بھی بادشاہ ان کے گریبان پر ہاتھ نہیں ڈالتا اور کوئی بھی ان سے سوال وجواب کرنے کی غلطی نہیں کرتا، جب کہ تمام مسلمانوں کو جسد واحد بتایا گیا ہے کہ مسلمان ایک جسم کی مانند ہیں، جسم کے کسی بھی حصے پر وار ہو پورا جسم ہی تکلیف محسوس کرتا ہے، پھر ان عربوں کو کیا ہوا جو نریندر مودی کی آؤ بھگت کرتے ہیں۔

مولانا ہاشمی صاحب! اس طرح کے حالات اور مسلمانوں کی بے حسی کی وجہ سے دل خون کے آنسو روتا ہے اور ڈر لگتا ہے کہ آگے چل کر ہمارے ملک کا کیا ہوگا، کیا مسجدوں میں اذانیں بند ہوجائیں گی اور کیا دینی مدارس میں بھی جن گن من کی آوازیں گونجنے لگیں گی اور ہندوستان دارالحرب بن جائے گا اور اگر یہ دارالحرب بن گیا تو پھر کیا ہوگا؟ کیا ہمیں جہاد کرنا پڑے گا یا ہمیں ہندوستان سے ہجرت کرنی پڑے گی۔

برائے کرم میرے سوالوں کا جواب جلد از جلد طلسماتی دنیا کے ذریعہ دیں اور حالات حاضرہ کا مقابلہ کرنے کے لئے اور شریروں کی شرارتوں سے محفوظ رکھنے کے لئے کوئی وظیفہ اور کوئی عمل بھی بتادیں۔ اللہ آپ کو سلامت رکھے اور آپ ملت کی نگہبانی کا فریضہ اسی طرح انجام دیتے رہیں۔

جواب

آپ کے خط سے اس بات کا اندازہ ہوتا ہے کہ ملک وملت سے متعلق آپ ایک کرب میں مبتلا ہیں، یہ کرب اور یہ درد جو مسلسل آپ کو بے چین وبے قرار رکھتا ہے یہ اس ایمان ویقین کا عکس جو دنیا وآخرت میں اللہ کی رضا کا ذریعہ بنتا ہے، آپ نے ملک میں پھیلے ہوئے جن حالات کا ذکر کیا ہے وہ یقیناً تشویشناک ہیں اور کوئی بھی حساس انسان ان حالات سے پریشان ہوسکتا ہے۔ نریندر مودی نے ہندوستان کا وزیر اعظم بننے سے پہلے ہندوستان کی جنتا کو جو سنہرے خواب دکھائے تھے ان خوابوں کو کوئی تعبیر نصیب نہ ہوسکی اور ہمارے ملک میں وہ اچھے دن نہیں آئے جن کا بار بار دعویٰ کیا گیا تھا، نوٹ بندی اور جی ایس ٹی کے بعد ملک کے اور ملک میں رہنے والے ہندو اور مسلمانوں کے جو حالات ہیں آپ ان سے بھی باخبر ہیں، لوگوں کی بے چینیاں اور پریشانیاں اس قدر بڑھ گئی ہیں کہ الامان والحفیظ۔

۲۰۱۴ء میں الیکشن کے موقع پر لوگ مہنگائی کی وجہ سے کانگریس سے بہت ناراض تھے اور نریندر مودی چیخ چیخ کر اچھے دن آنے کی بات کررہے تھے لوگ جھانسے میں آگئے، کانگریس صاف ہوگئی لیکن مودی جی کی سرکار کو تین سال ہوگئے نہ مہنگائی کم ہوئی نہ اچھے دن آئے بلکہ نوبت تو یہاں تک پہنچ گئی کہ لوگ ان برے دنوں کو یاد کرنے لگے جو کانگریس کے دور حکومت میں تھے اور لوگوں کی زبان پر یہ جملے بھی آگئے کہ مودی جی ہمیں تو ہمارے وہ برے دن ہی لوٹادو جو کانگریس کی عطا تھے کیوں کہ وہ دن اتنے برے نہیں تھے جتنے برے دن یہ ہیں جو ہمیں آپ کی سرکار میں دیکھنے کو مل رہے ہیں۔

مسلمانوں کی بات چھوڑیئے ان کو ستانا تو ان کا نصب العین بن چکا ہے لیکن مودی جی کی سرکار میں تو انہیں بھی راحت اور چین نصیب نہیں ہے جو بھاجپا کے متوالے تھے اور جو اس خوش فہمی میں مبتلا تھے کہ اگر مودی جی کی سرکار آگئی تو ہندوستان میں دودھ اور گھی کی ندیاں گھر گھر میں بہنے لگیں گی اور سب ہندوستانیوں کی پانچوں انگلیاں تر ہوجائیں گی آج ان میں کی اکثریت بھاجپا سرکار سے پناہ مانگ رہی ہے اور مودی جی سے نجات حاصل کرنا چاہتی ہے۔

اترپردیش میں یوگی کی سرکار بننے کے بعد مسلمانوں کی جو درگت بنی وہ تو سبھی کو نظر آرہی ہے لیکن اترپردیش میں کسی جگہ بھی خوشیوں کی برکھا نہیں برس سکی، بڑے دعوے تھے کہ اگر یوپی میں بھاجپا کی سرکار آجائے تو یوپی ترقی کرے گا، روزگار کی فراہمی ہوگی اور خوشیوں اور راحتوں کے انبار لگ جائیں گے لیکن پہاڑ کھودنے کے بعد ہندوؤں کو بھی یہی اندازہ ہوا کہ ان کے ہاتھ چوہا لگا ہے اور وہ بھی مرا ہوا اور اب تو اندازہ یہ ہورہا ہے کہ پہلے کی طرح بھاجپا اترپردیش میں پانچ سال پورے نہیں کرپائے گی اور سرکار وقت سے پہلے ہی گرجائے گی۔ حقیقت یہ ہے کہ کوئی بھی حکومت محض نفرت اور تشدد کی بنیادوں پر قائم نہیں رہ سکتی۔ یوگی جی نے اگر اپنے احوال پر نظر ثانی نہیں کی تو وہ دن دور نہیں

جب انہیں شکست اور پسپائی کا سامنا کرنا پڑے گا اور انہیں مسلمان نہیں خود ہندو ہی ہٹانے کی مانگ کریں گے، یوگی جی کو چاہنے والوں میں سے ایک طبقہ یہ خواب دیکھ رہا ہے کہ یوگی ۲۰۲۶ء میں ہندوستان کے وزیر اعظم بنیں گے۔ ۲۰۲۶ء تک نہ جانے کتنے انقلاب آئیں گے اور اس دوران بھاجپا برقرار بھی رہے گی یا نہیں، کچھ نہیں کہا جاسکتا، جس تشدد اور جس ہٹ دھرمی کے ساتھ مودی جی حکومت کررہے ہیں یہ تشدد اور ہٹ دھرمی زیادہ دنوں تک کسی انسان کو سرخرو نہیں رکھ سکتی۔

نوٹ بندی کے بعد جی ایس ٹی نے عام جنتا کو دکھی کرکے رکھ دیا ہے اور بڑے کاروباریوں نے انکم ٹیکس بچانے کے نئے نئے طریقے ایجاد کرلیے ہیں، کاش مودی جی دیش میں رہنے والے کروڑوں لوگوں کا دل جیت کر کوئی اچھا فیصلہ کرتے، اپنی من مانیاں کرنے سے اور بار بار ہٹ دھرمی اور تانا شاہی کا اظہار کرنے سے عزت نصیب نہیں ہوتی صرف تسلط برقرار رہ سکتا ہے اور یہ تسلط بھی پائیدار نہیں ہے۔ شاید ۲۰۱۹ء میں بھاجپا پھر سرکار بنانے میں کامیاب ہوجائے لیکن اس کے بعد الٹی گنتی شروع ہوجائے گی اور مودی جی کے غبارے میں سے ہوا نکلنی شروع ہوگی اور وہ بھاجپا خود بھی خانہ جنگی کا شکار ہوکر رہے گی جو دوسرے گھروں میں آگ لگانے کی خوگر ہے۔ ان ناگفتہ بہ حالات میں مسلمانوں کو صبر وضبط سے کام لینا چاہئے۔ مسلمانوں کا صبر وضبط ہی ان لوگوں کو منہ کی کھانے پر مجبور کرے گا، جو مسلمانوں کو نیچا دکھانے کے لئے نئے نئے حربے استعمال کررہے ہیں۔

ایڈوانی جی یہ دعویٰ کیا کرتے تھے کہ ہر مسلمان دہشت گرد نہیں ہوتا لیکن ہر دہشت گرد مسلمان ہی ہوتا ہے اور حال ہی میں مظفر نگر کا ایک ہندو پکڑا گیا ہے جو لشکر طیبہ کے لئے کام کررہا تھا اس نے نہ جانے کتنے ہندو نوجوانوں کے نام کھولے ہوں گے لیکن میڈیا نے تو یہ قسم کھا رکھی ہے کہ ایسی تمام حقیقتوں کو دنیا کے سامنے نہیں آنے دے گی جس سے ہندوازم بدنام ہوتا ہے اور اگر مسلمانوں کے خلاف کوئی خبر تنکے کے برابر بھی ہو تو میڈیا اس کو پہاڑ بنا کر پیش کرتا ہے، پچھلے دنوں جب دیوبند سے کچھ نوجوانوں کو دہشت گردی کے الزام میں اٹھایا گیا تو میڈیا نے آسمان سر پر اٹھالیا، سب چینلوں پر یہی شور وغل تھا کہ دیوبند دہشت گردی کا اڈہ ہے اور مسلمانوں کو اسامہ بن لادن، داعش اور داؤد ابراہیم وغیرہ نہ جانے کن کن لوگوں سے جوڑ دیا گیا، ایسے ایسے من گھڑت دلائل پیش کئے گئے تو بہ ہی بھلی اور جب دو دن کے بعد یہ خبر آئی کہ وہ نوجوان جنہیں گرفتار کیا گیا تھا وہ سب بے قصور ہیں اور کسی مخبر نے غلط نشاندہی کی تھی تو میڈیا نے اس خبر کو دبا دیا۔ یہ خبر صرف اردو اخباروں میں ہی چھپی، جس ملک میں یہ ظلم ہورہا ہو اور جس ملک میں اس طرح کی ناانصافیاں طرۂ امتیاز بن گئی ہوں وہ ملک کیسے ترقی کرے گا اور اس طرح کے حالات پیدا کرکے اس ملک کو پیرس کیسے بنایا جاسکتا ہے۔

مودی جی کانگریس سے ۷۰ سال کا حساب مانگ رہے ہیں لیکن اگر ان سے تین سال کا حساب مانگا جائے تو وہ تین سال کا حساب نہیں دے سکیں گے، بے شک کانگریس کی بے شمار غلطیوں کی وجہ سے لوگ کانگریس سے ناراض ہوگئے تھے اور وہ کانگریس کو اقتدار سے ہٹانے کے درپے ہوگئے تھے لیکن مودی جی کو معلوم ہونا چاہئے کہ بھاجپا کی اور ان کی بے شمار غلطیوں اور تانا شاہی کے بے شمار مظاہروں کی وجہ سے لوگ پھر اس کانگریس کو یاد کرنے لگے ہیں جس سے وہ خفا تھے اور جس کے خلاف اپنے ووٹ کا استعمال کرکے انہوں نے کانگریس سے اقتدار چھین لیا تھا، کانگریس کی غلطیوں کا فائدہ اگر تم اٹھا سکتے ہو تو تمہاری غلطیوں کا فائدہ کانگریس کیوں نہیں اٹھائے گی۔ مودی جی ایک دن تمہیں تمہاری غلطیاں لے ڈوبیں گی اور تم ہندوستان کی تاریخ کا ایک باب بن کر رہ جاؤ گے۔

بے شک اس دنیا میں ہٹلر نامی ایک شخص ابھرا اس نے یہودیوں کا قتل عام کیا اس نے اپنی من مانی میں کوئی کسر نہیں چھوڑی، اس کے دبدبے کے سامنے بڑے بڑے سورماؤں کی چھٹی ہوگئی، اس کی لہر دنیا میں ایسی پھیلی کہ اس کے خلاف پالیسیاں بنانے والے تنکۂ بے جان کی طرح اس کی تانا شاہی کے دریا میں بہہ گئے لیکن پھر کیا ہوا؟ کیا اس کو دائمی عزت حاصل ہوئی؟ کیا اس نے لوگوں کے جینے میں کامیابی حاصل کی؟ کیا وہ اپنی اہلیت اور قابلیت کا لوہا منوانے میں کامیاب ہوا؟ نہیں ہرگز نہیں ایک دن اسے بھی اقتدار سے محروم ہونا پڑا اور وہ انسان تاریخ کا ایک بدنما باب کی حیثیت سے پڑھا جاتا ہے اور لوگ اس پر اور اس کی تانا شاہی پر تھو تھو کرتے ہیں۔ ڈکٹیٹری اور تانا شاہی کسی بھی انسان کو زیادہ دنوں تک ونداننے نہیں دیتی، جو لوگ نرم دلی کے ساتھ اپنی رعایا سے ہمدردی رکھنے کے ساتھ اور عدل وانصاف کے ساتھ حکومت کرتے ہیں۔

ان کا اقتدار زیادہ دنوں تک باقی رہتا ہے اور مرنے کے بعد انہیں زیادہ دنوں تک یاد رکھا جاتا ہے۔

نریندر مودی صرف بھاجپا کے وزیر اعظم نہیں ہیں وہ پورے ملک کے وزیر اعظم ہیں، وہ مسلمانوں کے بھی وزیر اعظم ہیں وہ ان لوگوں کے بھی وزیر اعظم ہیں جنہوں نے ان کی پارٹی کے خلاف اپنے ووٹ کا استعمال کیا ہے ان کو چاہئے کہ وہ مسلمانوں کے جذبات کا بھی اور اپنے مخالفین کے احساسات کا بھی خیال رکھیں، اگر وہ ایسا نہیں کریں، اگر وہ عام جنتا کے رجحانات اور ان کے مسلک و مشرب کو اہمیت نہیں دیں گے تو پھر وہ زیادہ دنوں تک وزارت عظمیٰ کی کرسی پر براجمان نہیں رہ سکیں گے۔

یوگی جی کے بارے میں بھی ہماری یہی رائے ہے کہ وزیر اعلیٰ بننے کے بعد انہیں مسلمانوں کے مسائل پر بھی غور کرنا چاہئے لیکن وہ تو ان مسائل میں الجھ کر رہ گئے کہ جن کو ہوا دے کر کرسی حاصل تو کی جاسکتی ہے لیکن انہیں ہوا دے کر کرسی باقی نہیں رکھی جاسکتی۔

آپ نے اپنے خط میں جن نازک مسائل، جن حادثات، جس ظلم اور بربریت کا ذکر کیا ہے وہ یقیناً بہت اذیت ناک اور بہت تشویشناک ہیں، بالخصوص اس ملک میں جو گنگا جمنی تہذیب کا علمبردار سمجھا جاتا ہے اور جہاں ہندو اور مسلمان شیر وشکر کی طرح زندگی گزارتے ہیں۔ اس ملک میں مسلمانوں کے ساتھ ظلم وستم اور ان کے مذہب کے ساتھ کھلم کھلا سوتیلے پن کا سلوک ایک گھناؤنی حرکت ہے اور ایک تکلیف دہ صورت حال ہے اور اس سے زیادہ تکلیف دہ بات یہ ہے کہ جو لوگ اقتدار پر قابض ہیں وہ قاتلوں کو سزا نہیں دیتے بلکہ اپنی چشم پوشی سے ان کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں اور انہیں عزت بخشتے ہیں، ایسے حالات میں اگر مسلمان مشتعل ہوجائیں اور اپنے ہاتھوں میں لاٹھیاں اٹھالیں اور مجرمین سے خود نمٹ لینے کی ٹھان لیں تو کوئی بعید از قیاس بات نہیں لیکن ہم تمام مسلمانوں سے وہ اتر پردیش کے رہنے والے ہوں یا کسی اور صوبے کے ہوں التجا کریں گے کہ وہ صبر وضبط سے کام لیں اور کسی بھی جگہ قانون کو اپنے ہاتھوں میں لینے کی غلطی نہ کریں، یہ مصائب جن سے آج کل ہم دوچار ہیں بہت تکلیف دہ سہی لیکن ہمیں ہر دور مصیبت میں ان تکلیفوں کا احساس کرنا چاہئے جو دور رسولؐ میں ان کے اصحاب پر گزری تھیں۔ شعب ابی طالب میں جو کچھ بھی اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے ساتھیوں پر گزری تھی وہ دلوں کو ہلا دینے والی تکلیفیں تھیں، ایک ایک لقمہ کو اور پانی کے ایک ایک قطرے کو صحابہ ترس گئے تھے اور ان کا محبوب ترین رسول بھی بھوک اور پیاس کی شدت سے ہلکان تھا، لیکن انہوں نے صبر کیا اور ان اذیت ناک لمحوں میں اللہ کی رحمتوں کا انتظار کیا، دیمک نے اگر معاہدے کے کاغذ کو چاٹ کر ختم نہ کر دیا ہوتا تو مصیبتوں کا یہ وقت اور بھی طویل ہوسکتا تھا۔

مسلمانوں کو چاہئے کہ برے سے برے حالات میں صبر کا دامن تھامے رکھیں اور برائی کا جواب برائی سے دینے کی غلطی نہ کریں، یہ وقت ہے کہ ہمیں اپنی شرافت، اپنے مذہب کی تعلیمات اور اپنے رسولؐ کے اسوۂ حسنہ کو واضح کرنے کا، ہمیں ان اوقات میں یہ ثابت کرنا چاہئے کہ اخلاقیات کیا ہوتی ہیں اور انسانیت کس حقیقت کا نام ہے، یہ وقت ہے کہ لوگوں کے دلوں کو جیتنے کا اور یہی لمحات ہیں یہ ثابت کرنے کے کہ محبت ہی فاتح عالم ہے اور اخلاق اور محبت کے ذریعہ ہی ہم اس کائنات کو فتح کرسکتے ہیں۔

ان دنوں آیات کریمہ کا ورد زیادہ سے زیادہ کرنا چاہئے اور نماز کی پابندی کے ساتھ ساتھ بارگاہ الٰہی میں بار بار اپنے دامن کو پھیلانا چاہئے اور اپنے ملک کی بقا اور سلامتی کی دعائیں بھی بار بار کرنی چاہئے۔ ہمارے عزیزوں نے ہمیں اپنے وطن اور اپنے ملک سے محبت کرنے کی ہدایت کی ہے۔ ہندو فرقہ پرست لوگوں کی بدتمیزیوں اور ناروا باتوں سے بددل ہوکر ہم تمام اہل وطن سے نفرت نہیں کرسکتے، حالات کتنے بھی ابتر کیوں نہ ہوں لاکھوں کروڑوں ہندو آج بھی ہمارے ساتھ کھڑے ہیں اور وہ ان تمام چیرہ دستیوں کی بزبان خود مخالفت کررہے ہیں، ہمیں ان سے اپنے تال میل کو بڑھانا چاہئے اور ان کے ساتھ اپنے رہن سہن کو بھی بڑھانا چاہئے۔ ایک بات یاد رکھیں کہ ہماری نیا اس ملک میں اسی وقت پار ہوسکتی ہے جب ہندو قدم بہ قدم ہمارے ساتھ ہوں جو لوگ اپنی پارٹی بنانے کی باتیں کرتے ہیں، جو لوگ مسلم لیگ کی طرح اپنی الگ تھلگ جماعت بنانے کی دعویدار ہیں وہ یا تو عاقبت نااندیش ہیں یا حقیقی دشمنوں سے ہاتھ ملائے ہوئے ہیں۔ اس ملک میں مسلمان بھی اسی وقت محفوظ ہوسکتا ہے جب اس کے روابط غیر مسلمین سے ہوں اور وہ ان کی ہمنوائی میں اپنی سیاسی سفر تہہ کررہے ہوں، ہم دعا گو ہیں کہ رب العالمین اس ملک کی گنگا

جنتی تہذیب کو برقرار رکھے اور ہندو اور مسلمان ایک دوسرے کے ہمنوا بن کر زندگی گذاریں اور ظالم قسم کی سرکاروں کا مقابلہ دونوں ایک ساتھ مل کر کریں۔

ساس نند اور شوہر کی ستم ظریفیاں

سوال از: (نام وعلاقہ مخفی)

میں ایک طویل عرصہ سے طلسماتی دنیا پڑھتی ہوں، میں اس بات کی تعریف کرنے پر مجبور ہوں کہ آپ امت مسلمہ کی صحیح طریقوں سے رہنمائی کررہے ہیں، بہ ظاہر آپ کا رسالہ ایک روحانی عملیات کا رسالہ ہے جو جھاڑ پھونک اور تعویذ گنڈوں پر مشتمل ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ رسالہ زندگی میں پیش آنے والے تمام مسائل پر گفتگو کرتا ہے اور مسائل میں الجھے ہوئے انسانوں کی زبردست رہنمائی کرتا ہے۔ آپ کی خوبی یہ ہے کہ روحانی ڈاک کے ذریعہ آپ جو مسائل کا حل پیش کرتے ہیں وہ حق بجانب ہوتا ہے اور اس پر عمل کرکے راحت بھی نصیب ہوتی ہے اور سکون بھی۔ مولانا! میں بھی اس دنیا کی جو غم اور درد بھری دنیا ہے ایک دکھیاری لڑکی ہوں، میرے والد کا انتقال میری شادی سے پہلے ہی ہوگیا تھا وہ دل کے مریض تھے، میری ایک بہن اور ہے بھائی بھی ہے جو بہت چھوٹا ہے اور ابھی پڑھ رہا ہے، میری والدہ سلائی بنائی کرکے گھر چلا رہی ہے اور کچھ والد کی پینشن بھی آتی ہے، جس سے سہارا چلتا ہے۔ ہماری ماں نے والد کے مرنے کے بعد اپنی زندگی کو مشین بنا کر رکھ دیا اور ہماری اچھی تربیت کی۔ ۲۰۱۰ء میں میری شادی ٹھیک ٹھاک طریقہ سے ہوئی اور ہماری والدہ نے ضرورت کا سب سامان جہیز میں دیا اور جوڑی کی بھی رقم اپنی بساط سے زیادہ دی، میرے دو ماموں بھی ہیں جنہوں نے وقتاً فوقتاً ہمیشہ ہماری مدد کی اور میری شادی میں کھانے وغیرہ کا بندوبست ان دونوں نے مل کر کیا اور ان دونوں ماموں نے جہیز میں پانچ لاکھ کی قیمت کی ایک کار بھی دی۔

میرے شوہر سعودی عربیا میں ملازم تھے اور ان کی تنخواہ ایک لاکھ روپے کے قریب ہے، شادی کے بعد شروع شروع میں میرے شوہر مجھ سے محبت کرتے تھے لیکن پھر رفتہ رفتہ انہوں نے میرے ساتھ بہت برا سلوک کرنا شروع کردیا اور اس کی وجہ میری ساس اور میری ایک نند جو شادی شدہ ہے اس کا غلط رول ہے، میری ساس انتہائی ظالم قسم کی عورت ہے ان نے میری جٹھانی کو بھی بہت پریشان کیا تھا بالآخر وہ گھر سے الگ ہوگئی اور اس کے شوہر نے تنگ آکر اپنا گھر الگ بنالیا۔ میری نند جو شادی شدہ ہے وہ بھی فطرت کے اعتبار سے بہت غلط لڑکی ہے، وہ ساس سے بھی غلط ذہنیت کی ہے اور وہ اپنی سسرال میں بھی سب کو اپنی انگلیوں پر نچاتی ہے اور وہ جب گھر آتی ہے تو پھر یہاں بھی اپنی حکومت کرتی ہے۔ افسوس کی بات یہ ہے کہ وہ جب چیختی چلاتی ہے تو میری ساس کا بھی ناک میں دم ہوجاتا ہے اور میری ساس اگر کسی سے ڈرتی ہے تو وہ اپنی بیٹی سے ہی ڈرتی ہیں، میرے سسر کسی قدر غنیمت ہیں لیکن وہ میری ساس کے سامنے زور سے سانس بھی نہیں لے سکتے اس لئے وہ کسی کا ساتھ نہیں دے سکتے۔ میرے شوہر کا حال یہ ہے کہ وہ اپنی ماں کے اشاروں پر ناچتے ہیں، وہ کسی بھی ناانصافی پر ایک حرف زبان سے نہیں نکالتے اور ماں کے کہنے پر انہوں نے مجھے کئی بار مارا بھی ہے ایک بار نند آئی ہوئی تھی اور وہ مجھے بے تحاشہ مار رہے تھے تو نند نے میرے قریب آکر کہا، کیسا لگا؟ تم بھابی جی ہمیشہ ایسے ہی پٹوگی اور ایک دن پٹتے پٹتے مرجاؤ گی۔

مولانا جی! میری شادی کو سات سال ہوگئے ہیں مجھے شوہر کا پیار تو کیا ملتا مجھے تو سسرال میں انصاف بھی نہیں ملا، مجھے شوہر جیب خرچ بھی نہیں دیتے ہیں، میری ایک بیٹی بھی ہے جس کو چیز کے لئے میں دس بیس روپے بھی نہیں دے سکتی، شوہر تنخواہ اپنی ماں کو بھیجتے ہیں اور میں پیسے پیسے کو ترستی ہوں، مائکہ جانے پر پابندی ہے اور اب تو حال یہ ہے کہ وہ مجھے کئی کئی مہینوں تک فون بھی نہیں کرتے جب کہ وہ اپنی ماں کو ہر ہفتے فون کرتے ہیں اور گھنٹوں گھنٹوں باتیں کرتے ہیں، جب نند آئی ہوئی ہوتی ہے تو اس سے بھی دیر دیر تک باتیں کرتے ہیں اور مجھ سے دو لفظ باتیں کرنا پسند نہیں کرتے اور اپنی بچی کو بھی نہیں پوچھتے، سچ پوچھئے تو میں اس زندگی سے بیزار ہوچکی ہوں۔ اگر بیٹی نہ ہوتی تو میں خودکشی کرلیتی، میں گھر جاکر بھی نہیں بیٹھ سکتی، میں اپنے اوپر ہونے والے ظلم وستم اپنی ماں سے بھی نہیں کہتی وہ تو سن کر مرہی جائے گی اور میری بہن بھائی برباد ہوجائیں گے۔

مولانا! میری ساس ہر وقت تسبیح پڑھتی ہیں، نماز روزے کا بھی خوب اہتمام کرتی ہیں، عورتوں کے اجتماعات میں بھی جاتی ہیں لیکن ان کا رویہ میرے ساتھ انتہائی ظالمانہ ہے تو کیا ایسی عورتوں کی اللہ کے یہاں پکڑ نہیں ہوگی؟ کیا میرے شوہر ماں کی ہر بات میں ہاں میں ہاں ملاکر

اللہ کی نظروں میں سرخرو رہیں گے وہ سینہ پھلا کر کہتے ہیں مجھے تجھ جیسی بیوی اور بھی مل جائے گی لیکن ماں نہیں ملے گی، اس لئے میں تجھے چھوڑ دوں گا، ماں کو نہیں چھوڑوں گا، مولانا! ان باتوں کا کوئی حل بتائیں، کوئی مشورہ دیں، میں کیا کروں، کیا کسی عامل سے یہ ممکن ہے کہ میرا شوہر مجھ سے وہ محبت کرنے لگے جس کی خواہش ہر لڑکی کو ہوتی ہے، کیا میری ساس کو ہدایت مل سکتی ہے، میں اس طرح جیتی رہوں یا میں خلع لے لوں۔ اگر میں خلع لے بھی لوں تو میری ماں مرجائے گی اور میری چھوٹی بہن کی شادی نہیں ہوگی کیوں کہ سب مجھے ہی قصوروار مانیں گے۔ مولانا آج کل عورت کتنی کمزور اور بے بس ہیں، مسلم سماج کا حال کس قدر برا ہو گیا ہے۔ مولانا مجھے کوئی راہ دکھائیں، مجھے اپنی بیٹی سمجھ کر کوئی صحیح مشورہ دیں اور میری مدد کریں، اللہ آپ کو دونوں جہاں کی راحتوں سے سرفراز کرے گا۔

میرے اس سوال کا جواب طلسماتی دنیا میں چھاپ دیں لیکن میرا نام نہ چھاپیں کیوں کہ طلسماتی دنیا بعض میرے رشتے دار بھی پڑھتے ہیں، میں جواب کا انتظار کروں گی۔

جواب

آپ کا خط پڑھ کر بہت دکھ ہوا کوئی بھی لڑکی بچپن ہی سے شادی کے خواب دیکھتی ہے وہ اپنے دل میں ایک ایسے شوہر کا تصور رکھتی ہے جو اس کا ہم سفر بھی بنے، اس کا دوست بھی رہے اور اس سے سچا پیار کر کے اس کے وہ تمام حقوق ادا کرے جو مذہب اسلام اس پر لاگو کرتا ہے اور جن کو ادا کرنا از روئے دین وشریعت اور از روئے قوانین دنیا اس پر لازم ہوتے ہیں۔ اولاً تو لڑکیوں کے رشتے آتے ہی نہیں اور اگر آتے ہیں تو وہ اتنے غیر معیاری ہوتے ہیں کہ ان کی طرف توجہ دینا تکلیف دہ ہوتا ہے، بہ مشکل تمام کوئی ایسا رشتہ آبھی جائے تو پھر بعد میں وہ بھی تکلیف دیتا ہے رشتے جب آتے ہیں تو لڑکے والوں کی طرف سے لڑکے کی اور اس کے گھر والوں کی اتنی تعریف کی جاتی ہے کہ زمین و آسمان ایک کر دیئے جاتے ہیں اس طرح کے رشتوں کو قبول کرتے وقت لڑکی والے بھی زبردست قسم کی خوش فہمیوں کا شکار ہو جاتے ہیں اور یہ سمجھنے لگتے ہیں کہ ہمارا ملن ایک شہزادے کے ساتھ ہو رہا ہے جو آسمان سے چاند ستارے بھی توڑ کر ہماری بیٹی کے دامن میں ڈال دے گا اور ہم سب کے قدموں میں خوشی اور اطاعت کے پھول بچھائے گا، لڑکی نے بچپن سے جو خواب دیکھے تھے اس کو لگتا ہے کہ اب ان خوابوں کی سنہری تعبیر اسے نصیب ہونے والی ہے، وہ دن رات فرط خوشی میں گنگنانے لگتی ہے اور یہ محسوس ہوتا ہے کہ اب اس کی زندگی خوشی اور مسرت کی دولتوں سے مالا مال ہو جائے گی اور اپنے سماج میں وہ فخر کے ساتھ اپنا سر اٹھا کر جینے لگے گی اور ہم رشتے داروں کو بتائے گی کہ اس کا شوہر کس قدر خوبصورت اور خوب سیرت ہے اور اس کے اندر اتنی خوبیاں ہیں کہ ان کا شمار کرنا بھی ناممکن ہے، وہ بار بار اس لڑکے کے فوٹو دیکھتی ہے جو اس کو منگنی سے پہلے دیا گیا تھا، فوٹو سے ایسا ہی لگتا ہے کہ لڑکا بہت نیک سیرت ہے اور تعلقات نبھانے والا ہے، اس کے انگ انگ سے شرافت ٹپکتی ہے۔ اُدھر سسرال والوں کا بھی حال یہ ہوتا ہے کہ بار بار چکر لگاتے ہیں اور بار بار لڑکی کو آکر دیکھتے ہیں، اس سے لڑکی میں اس کے گھر والوں کی خوش فہمیوں میں اور بھی اضافہ ہو جاتا ہے اور شادی کے تصور ہی سے مارے خوشی کے دل اچھلنے لگتے ہیں اور لڑکی ہنسنے اور کھلکھلانے کے بہانے تلاش کرنے لگتی ہے، بالآخر ایک دن شادی ہو ہی جاتی ہے، لڑکی کو شادی کی رات ہی اور ولیمہ ہونے سے پہلے ہی یہ اندازہ ہو جاتا ہے کہ سسرال والے کیسے ہیں اور ان کی فطرت کس طرح کی ہے، پھر جوں جوں دن گزرتے ہیں لڑکی کو یہ بھی اندازہ ہو جاتا ہے کہ شوہر تو تھالی کا بینگن ہے وہ رات کو بیوی کا متوالا نظر آتا ہے اور دن میں وہ ماں کا دیوانہ محسوس ہونے لگتا ہے، لڑکی اپنے دل کی تمام باتیں اور اپنے تمام تر راز حد تو یہ ہے کہ اپنے تمام رجحانات اپنے شوہر کو اپنا ہمراز اور اپنا دمساز سمجھ کر اس پر کھول دیتی ہے اور اس خوش فہمی میں مبتلا رہتی ہے کہ اس کا شوہر اس کی ایک ایک بات کو امانت سمجھ کر اپنے دل میں چھپائے رکھے گا لیکن شوہر کا حال یہ ہوتا ہے کہ صبح ہوتے ہی وہ ماں کو سب کچھ بتا دیتا ہے اور ان شکایتوں کو بھی اُگل دیتا ہے جو اس نے ساس کے بارے میں کی ہوتی ہیں، نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ساس اپنا مسلمہ رول ادا کرنے کی ٹھان لیتی ہے، پھر اپنی بہو کے لئے ساس نہیں بلکہ سوتن بن جاتی ہے اور اس کو پھر اپنے بیٹے کے ساتھ ہنستا بولنا بھی کھلنے لگتا ہے، نندوں کا حال ساس سے بھی بدتر ہوتا ہے وہ اگر شادی شدہ ہوں تو حکومت کرنے کے اور بری سرکار کی طرح ظلم وستم ڈھانے کے سارے ارمان اپنی بھاوج پر پورے کر لیتی

ہیں، اسی طرح ان کی بھڑاس بھی نکلتی رہتی ہے اور حکومت کرنے کا جو موقع انہیں اپنی سسرال میں ہاتھ نہیں آتا وہ یہاں ان کے ہاتھوں میں آجاتا ہے۔ شوہر کو چونکہ ماں کے قدموں میں جنت نظر آتی ہے وہ اسی لئے ماں کی ہر جائز ناجائز بات ماننے پر مجبور سا ہوتا ہے وہ اپنی شریک حیات کی کوئی بات نہیں سنتا وہ اس کے آنسوؤں کو بھی ڈھونگ سمجھتا ہے اور اس خوش فہمی کا شکار رہتا ہے کہ وہ جنت الفردوس میں اپنا ٹھکانہ بنانے میں کامیاب ہوجائے گا کیوں کہ اس کی ماں اس سے خوش ہے اور جنت اس کے قدموں کے نیچے ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں جنت ماں کے قدموں کے نیچے ہوتی ہے اور باپ جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے، یہ بات اس لئے بتائی گئی تھی کہ لوگ اپنے ماں باپ کی قدر کریں، ان کی عزت کریں، ان کی خدمت کریں اور زندگی بھر ان کا احترام کریں اور عمر بھر ان کی آسائشوں کا خیال رکھیں لیکن اس بات کا یہ مطلب یہ ہرگز نہیں ہے کہ ماں باپ میں اگر کوئی بھی کسی کے ساتھ ناانصافی کا مرتکب ہو تو بھی ماں باپ کا ساتھ دیں اور ان کی ہاں میں ہاں ملائیں، اللہ کی نافرمانی میں کسی کی بھی فرمانبرداری جائز نہیں ہے۔ جب اللہ اور اللہ کے رسول نے اپنی بیوی سے محبت کرنے کو فرض قرار دیا ہے اور ان کی حق تلفی کو گناہ کبیرہ بتایا ہے اور جب اللہ کے رسولؐ نے صاف صاف یہ فرمادیا کہ تم میں سب سے اچھا وہ ہے جو اپنی بیوی بچوں کے حق میں اچھا ہو تو پھر بیوی کو ستانا رُلانا اور بیوی پر ستم توڑنے پر ماں کی حرکتوں کو نظر انداز کرنا کونسی نیکی ہے، ماں ماں ہے اور بیوی بیوی ہے، اچھے مسلمان وہ ہوتے ہیں جو دونوں کے حقوق ادا کریں، ماں کو ماں کے درجے میں رکھیں اور عمر بھر اس کی عزت بھی کریں اور اس کی خدمت بھی کریں اور بیوی کو بیوی کے درجہ میں رکھیں، وہ اللہ کے نام پر حلال ہوکر آپ کے گھر آئی ہے عمر بھر اس کی دلجوئی کریں، اپنے گھر میں اس کو اجنبیت کا احساس نہ ہونے دیں اور دین وشریعت نے اس کے جو حقوق مقرر کئے ہیں سر مو ان کی ادائیگی سے انحراف نہ کریں، اچھا اور قابل قدر مسلمان صرف اس کو نہیں کہتے جو نماز روزے کا پابند ہو یا اس کا حلیہ اور اس کی وضع قطع دیکھنے میں اچھی ہو بلکہ اچھا مسلمان وہ ہوتا ہے جو زندگی کے تمام معاملات میں اللہ اور اس کے رسولؐ کی تعلیمات پر عمل کرتا ہو اور لوگوں کے حقوق کے سلسلہ میں اللہ سے ڈرتا ہو اور یہ بات یاد رکھیں حقوق العباد میں ماں باپ کے حقوق کے بعد سب سے پہلے اپنے بیوی بچوں کے حق ادا کرنا ہی ضروری ہوتا ہے لیکن مسلم سماج کا حال بدتر سے بدتر ہوتا جارہا ہے اور جب سے لوگ فضائل کی بھول بھلیوں میں کھوئے ہیں تب سے انہیں مسائل کی کوئی پرواہ ہی نہیں ہے۔

آپ کا شوہر بھی ان ہی شوہروں میں شامل ہے جو بسم اللہ کی گنبد میں رہتے ہیں اور جو یہ سمجھتے ہیں کہ ماں کی ہر بات ماننا ضروری ہے خواہ وہ جائز ہو یا ناجائز، ایسے شوہروں کو اللہ سے ڈرنا چاہئے، جب کسی کے ساتھ مسلسل سرکشی کرنے پر ماں اللہ کے عذاب کا شکار ہوگی پھر وہ اپنی ماں کو کیسے بچائیں گے، ماں سے محبت کا تقاضہ تو یہ ہونا چاہئے کہ اس کو دوزخ کے عذاب سے بچانے کی کوشش کی جائے اور نند کا درجہ تو کچھ بھی نہیں ہے، اس کی کسی زیادتی کا نوٹس نہ لینا بے وقوفی ہے اور گناہ بے لذت ہے۔

ہم نے اپنی آنکھوں سے بے شمار ایسے نادان شوہر دیکھے ہیں جو شادی سے پہلے ماں کی کوئی بات نہیں مانتے، بے شمار باتوں میں اس کی نافرمانی کرتے ہیں لیکن شادی کے بعد انہیں اس بات کا احساس ہوتا ہے کہ ان کی ماں کے قدموں کے نیچے جنت ہے، بس یہ معلوم ہونے کے بعد وہ اس بیوی کی ایک نہیں سنتے جو ان کی خاطر اپنے گھر اور وطن سے ہجرت کرکے ان کے پاس آتی ہے۔ کسی شخص کا یہ کہنا کہ ماں چونکہ اور نہیں آسکتی اس لئے اس کو چھوڑا نہیں جاسکتا اور بیوی چونکہ دوسری بھی مل سکتی ہے اس لئے اس کو چھوڑا جاسکتا ہے، یہ بات صرف حماقت ہی نہیں بلکہ جہالت اور دین وشریعت سے ناواقفیت کی علامت بھی ہے، بیوی خود نہیں آجاتی اس کو اللہ اور اس رسولؐ کے نام پر ہم فتح کرکے لاتے ہیں اس کی توہین کرنا، اس کی تذلیل کرنا، اس کے حقوق کو پامال کرنا اس بات کی علامت ہے کہ ہم اللہ اور اس رسولؐ کو نیچا دکھانے کی حرکت کررہے ہیں۔ ماں باپ کی غلط بات نہ ماننا ماں باپ کو چھوڑنا نہیں ہے۔ ہر صحیح بات میں ماں باپ کی اطاعت کرو اور ان کی بات کو عزت دو لیکن اگر وہ کوئی غلط بات کررہے ہیں تو ان کی اطاعت مت کرو اور ان کی ہاں میں ہاں ملاکر ان کو گناہگار مت بناؤ، خدا کی وہ بارگاہ جہاں مرنے کے بعد ذرہ ذرہ کا حساب ہوگا اور جہاں دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی سامنے ہوکر

آجائے گا وہاں اگر ماں باپ کے خلاف اللہ کا فیصلہ ہو گیا تو پھر انہیں کیسے بچاؤ گے اور انہیں جہنم میں جانے سے کیسے روکو گے؟ عقل مند اور خدا ترس لوگ وہ ہوتے ہیں جو اپنے بیوی بچوں کی بھی پرواہ کریں، ان کے جذبات واحساسات کی بھی قدر کریں اور اپنے ماں باپ کو بھی اہمیت دیں۔ اگر بیوی ان کے خلاف کوئی غلط بات کہے تو ہر گز بیوی کی نہ مانیں لیکن اگر وہ کسی بات میں فریاد کرے اور شوہر سے انصاف چاہے تو شوہر کو چاہئے کہ اگر بیوی کی جو بات صحیح ہے تو اس کا ساتھ دے، ہر ہر معاملے میں ماں کو ہی صحیح سمجھنا اور بیوی کی تذلیل کرنا عاقبت نااندیشی کی علامت ہے اور خوف خدا سے لاپرواہی کی دلیل بھی ہے۔

آپ کے ساتھ جو کچھ ہو رہا ہے غلط ہو رہا ہے۔ اگر آپ اپنے بیان میں سچی ہیں تو آپ قابل رحم ہیں اور آپ کے سسرال والے قابل گرفت ہیں لیکن چونکہ آپ نے مجھ سے مشورہ مانگا ہے اور میری رائے جاننی چاہی ہے تو میرا مشورہ یہ ہے کہ تم صبر وضبط سے کام لو اور کسی بھی طرح ان سنگین حالات کا مقابلہ کرو، ساس کتنی بھی بری سہی بہر حال وہ تمہارے اس شوہر کی ماں ہے جس کے ساتھ تم پوری زندگی گزارنا چاہتی ہو، تم اس کے اطوار اور اس کی بدتمیزیوں کو نظر انداز کر کے اس سے محبت کرو، اس کی خدمت کرو اور اس کی عزت بھی کرو، محبت اور خدمت ایسا جادو ہے کہ جس کے ذریعہ سے سخت ترین پتھروں کو بھی موم کیا جا سکتا ہے، ہمیں یقین ہے کہ اگر تم نے یہ جنگ جیتنے کی ٹھان لی ہے تو تم ایک دن فتحیاب ہو جاؤ گی، لڑکیاں عام طور پر یہ غلطیاں کرتی ہیں کہ وہ شوہروں کو اپنا مطیع بنانے کے لئے اور ان کے دل میں اپنی جگہ بنانے کے لئے ان کی ماں اور بیٹیوں کی برائی ان سے کرتی ہیں، یہ طریقہ غلط ہے، اس طرح شوہر اپنا نہیں بن سکتا، بلکہ اور دوریاں بڑھ جاتی ہیں، شوہروں کو اپنا بنانے کے لئے ان کی ماں اور ان کی بہنوں پر ہر جال پھینکنا چاہئے، اگر ساس نند اس جال میں پھنس گئیں تو پھر مجال نہیں ہے کہ شوہر بیوی کے پھندے سے بچ سکے، ویسے بھی جس شوہر سے تم سچا پیار کرتی ہو اس کے گھر والے بھی تمہارے پیار کے حق دار بنتے ہیں، ان کی برائیوں کو نظر انداز کر کے ان سے محبت کرو، ان کی خدمت کرو اور ان کی برائیوں کو شوہر کو مت بتاؤ کیوں کہ جو برائی بھی تم بتاؤ گی شوہر اپنی ماں سے کہہ دے گا اور اس طرح ماں اور اس کی بیٹیاں تمہاری اور بھی مخالف ہو جائیں گی۔

تم نے اپنے مائیکہ کے جو حالات بیان کئے ہیں وہ بھی اس بات کا تقاضہ کرتے ہیں کہ تم اسی جگہ نباہ کرو، تم خلع لے کر معاشرہ میں اچھا مقام نہیں بنا سکتیں اور اگر بعد میں دوسری شادی کر بھی لو تو ضروری نہیں کہ دوسرا شوہر اس شوہر سے اچھا ہو، ممکن ہے وہ بھی ایسا ہی ہو اس کی بھی ماں زندہ ہو تو اس کو بھی جنت ماں کے قدموں میں دکھائی دے گی اور یہ بات تو وہ بھی کہہ سکتا ہے کہ میں ماں کو نہیں چھوڑوں گا خواہ تجھے چھوڑ دوں، ساس کا ظلم اور شوہر کی نادانی اس وقت گھر گھر کی کہانی ہے یہ محض تمہارے ساتھ نہیں ہو رہا ہے بلکہ لاکھوں کروڑوں لڑکیاں اس طرح کی ناانصافی اور اس طرح کے کرب والم کا شکار ہیں۔

جب تک مسلمان بے دینی سے باز نہیں آجاتے اور جب تک مسلمان اللہ اور اس کے رسولؐ کے احکامات سے واقفیت اور واقفیت کے بعد احکامات کی تعمیل کا جذبہ ان میں پیدا نہیں ہو جاتا تب تک یہ صورت حال برقرار رہے گی اور شیطان انہیں مختلف گورکھ دھندوں میں الجھا کر انہیں اپنی انگلیوں پر نچاتا رہے گا۔ ہم آپ سے گزارش کرتے ہیں کہ ابھی اور صبر وضبط سے کام لیں، ساس سے اور اپنی نند سے محبت کرنے کی ہر ممکن کوشش کریں، انشاء اللہ تمہارا صبر وضبط ضرور رنگ لائے گا اور تمہاری محبت بھی ایک دن اثر انداز ہو، اللہ کی کوئی بات بھی غلط ثابت نہیں ہوتی، اللہ نے خود فرمایا ہے کہ وہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے، شوہر سے اس کے گھر والوں کی برائی کبھی نہ کریں، اس سے فائدے کے بجائے ہمیشہ تمہیں نقصان ہوگا۔

روزانہ پابندی کے ساتھ "یالطیف یاودود" دوسو مرتبہ پڑھا کریں اور شوہر کی محبت کے ساتھ ساتھ اپنی ساس اور نند کی محبت کا بھی تصور کیا کریں کہ اللہ ان کے دلوں کو بھی بدل دے اور انہیں بھی ہدایت عطا کردے، خدانخواستہ اگر یہ سب کچھ کرنے کے بعد بھی ان کی محبت حاصل نہ ہو تو تمہارا اجر وثواب تو کہیں گیا ہی نہیں وہ تمہیں مل کر رہے گا اور اگر یہ لوگ نہ سدھرے تو انہیں اللہ کے عذاب سے یقیناً دوچار ہونا پڑے گا، تم خودکشی کی بھی باتیں کر رہی تھیں جو قطعاً حرام ہے، خودکشی کرنے والے لوگ دائمی طور پر جہنم کے حق دار بن جاتے ہیں، کسی بھی صاحب ایمان کے لئے خواہ وہ عورت ہو یا مرد اس طرح کی باتیں کرنا جائز ہے اور اللہ اور اس کے رسولؐ سے بغاوت کے مترادف ہے۔

اگر آپ کسی عامل سے رجوع کرلیں تو بہتر ہے، لیکن جو بھی تعویذ شوہر کی اور اس کے گھر والوں کی محبت حاصل کرنے کے لئے لائیں انہیں پوری احتیاط کے ساتھ استعمال کریں اگر کسی کی ان تعویذوں پر نظر پڑ گئی تو گھر میں مزید فضیحتہ ہوگا اور تمہارے خلاف ایک محاذ اور کھل جائے گا۔

ہم دعا کریں گے کہ رب العالمین تمہیں سسرال میں عزت وعظمت عطا کرے، تم قدردانی کی دولتوں سے سرفراز ہو اور تمہیں وہ سب کچھ ملے جو ایک شادی شدہ لڑکی کا حق ہوتا ہے، تمہارا شوہر تمہاری اور اپنی بچی کی قدر کرے، محبت کرے اور ایمانداری سے تمہاری بچی کی کفالت کرے۔

ہم یقین کرتے ہیں کہ اللہ کے یہاں دیر تو ہوسکتی ہے مگر اندھیر نہیں ہے ایک دن ہماری تمہاری دعائیں قبول ہوں گی اور تمہاری تقدیر کے آسمان پر خوشیوں اور مسرتوں کے چاند ستارے ضرور چمکیں گے۔

قرآن کی آیت؟

سوال از: عبدالرشید نوری ——— بھوپال

گزارش یہ ہے کہ اَللّٰہُ رَبِّیْ لَا شَرِیْکَ لَہٗ کیا قرآنی آیت ہے، اس کا مکمل ترجمہ کیا ہے، اس کے پڑھنے کا طریقہ کیا ہے، پڑھنے کے فوائد اور فضائل سے نوازیں۔ جواب ماہنامہ طلسماتی دنیا میں شائع کریں، نوازش ہوگی۔

جواب

اَللّٰہُ رَبِّیْ لَا شَرِیْکَ لَہٗ ایک کلمہ ہے یہ کلمہ صوفیاء کرام سے منقول ہے، یہ قرآن حکیم کی آیت نہیں ہے، اس کا ترجمہ یہ ہے کہ اللہ میرا رب ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں ہے، وہ معبود بھی ہے وہ مستعان بھی ہے اور وہ مالک ورازق بھی ہے، اس کے سوا کوئی ذات دوسری ایسی نہیں ہے کہ جس کے سامنے ہم اپنا سر جھکائیں اور جس کے سامنے ہم اپنا دامن پھیلائیں۔ قرآن حکیم میں صاف صاف فرمایا گیا ہے کہ جو لوگ دوسروں کے آگے اپنا پھیلاتے ہیں انہیں معلوم ہونا چاہئے وہ کیا کسی کو عطا کریں گے وہ تو کھجور کی ایک گٹھلی کے بھی مالک نہیں ہیں۔

اس طرح کے کلمات کا ورد حضرت صوفیاء کرام اس لئے کرتے ہیں تاکہ ایمان شرک کی آمیزش سے محفوظ رہے اور اس یقین کو تقویت حاصل ہو کہ اللہ کے ماسوا نہ کوئی ہمارا رازق ہے اور نہ کوئی ہمارا پالن ہار ہے۔ ہر بندے کو یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ اللہ ہر گناہ خواہ وہ کتنا ہی بڑا کیوں نہ ہو معاف ہوسکتا ہے لیکن شرک کی معافی نہیں ہے اور شرک یہ بھی ہے کہ ہم اللہ کے ماسوا کسی کو مستعان اور مختار کل سمجھیں اور کسی اور کو اس کا ہم پلہ مانیں اور اس سے کسی بھی طرح کی امید باندھیں۔

(واللہ اعلم بالصواب)

مشورہ

سوال از: (ایضاً)

گزارش یہ ہے کہ آپ اسم اعظم کا قسط وار مضمون چھاپ رہے ہیں، پہلی سے آخری قسط تک جملہ مجموعہ اسم اعظم ضرور چھاپیں جس میں کل اسم اعظم موجود ہوں۔

جواب

آپ کا مشورہ مفید ہے انشاء اللہ اسم اعظم کو کتابی صورت میں اگر زندگی رہی تو ضرور چھاپیں گے اور اس مضمون میں کچھ ایسے اسم اعظم بھیا چھاپنے کا ارادہ ہے کہ جنہیں اکابرین نے محض اس نیت سے پوشیدہ رکھا ہے تاکہ نااہل قسم کے لوگ ان سے ناجائز فائدہ نہ اٹھاسکیں لیکن چونکہ ہم نے یہ تہیہ کر رکھا ہے کہ ہر مفید اور مؤثر روحانی فارمولہ ہم واضح کریں گے تاکہ ہم پر علم چھپانے کا الزام نہ آئے۔

اللہ سے دعا ہے کہ جو بھی روحانی عملیات کی دولتیں ہم پیش کررہے ہیں ان سے اہل لوگ فائدے اٹھائیں اور نااہلوں سے یہ علم محفوظ رہے۔

☆☆☆

ایک منہ والا رودراکش

پہچان

رودراکش پیڑ کے پھل کی گٹھلی ہے۔ اس گٹھلی پر عام طور پر قدرتی سیدھی لائنیں ہوتی ہیں۔ ان لائنوں کی گنتی کے حساب سے رودراکش کے منہ کی گنتی ہوتی ہے۔

فائدہ

ایک منہ والا رودراکش میں ایک قدرتی لائن ہوتی ہے۔ ایک منہ والے رودراکش کے لئے کہا جاتا ہے کہ اس کو دیکھنے ہی سے انسان کی قسمت بدل جاتی ہے تو پہننے سے کیا نہیں ہوگا۔ یہ بڑی بڑی تکلیفوں کو دور کردیتا ہے۔ جس گھر میں یہ ہوتا ہے اس گھر میں خیر و برکت ہوتی ہے۔

ایک منہ والا رودراکش سب سے اچھا مانا جاتا ہے۔ اس کو پہننے سے سبھی طرح کی پریشانیاں دور ہوتی ہیں۔ چاہے وہ حالات کی وجہ سے ہوں یا دشمنوں کی وجہ سے۔ جس کے گلے میں ایک منہ والا رودراکش ہے اس انسان کے دشمن خود ہار جاتے ہیں اور خود ہی پسپا ہو جاتے ہیں۔

ایک منہ والا رودراکش پہننے سے یا کسی جگہ رکھنے سے ضرور فائدہ ہوتا ہے۔ یہ انسان کو سکون پہنچاتا ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ قدرت کی ایک نعمت ہے۔

ہاشمی روحانی مرکز نے اس قدرتی نعمت کو ایک عمل کے ذریعہ اور بھی زیادہ موثر بنا کر عوام کی خدمت کے لئے تیار کیا ہے اس مختصر عمل کے بعد اس کی تاثیر اللہ کے فضل سے دوگنی ہوگئی ہے۔

خاصیت: جس گھر میں ایک منہ والا رودراکش ہوتا ہے اللہ کے فضل سے اس گھر میں بفضل خداوندی خوشیاں اور سکون ہوتا ہے۔ ناگہانی موت سے حفاظت رہتی ہے، جادو ٹونے اور آسیبی اثرات سے حفاظت رہتی ہے اور نجات بھی ملتی ہے، ایک منہ والا رودراکش بہت قیمتی ہوتا ہے اور بہت کم ملتا ہے، یہ چاند کی شکل کا یا کاجو کی شکل کا بھی ہوتا ہے جو کہ عام طور پر دستیاب ہے اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ اصلی ایک منہ والا رودراکش جو گول ہونا ضروری ہے جو کہ مخصوص مقامات میں پایا جاتا ہے، جو کہ مشکل سے اور بہت کوششوں سے حاصل ہوتا ہے، ایک منہ والا رودراکش گلے میں رکھنے سے گلا کبھی پیسے سے خالی نہیں ہوتا، اس رودراکش کو ایک مخصوص عمل کے ذریعہ مزید معتبر بنایا جاتا ہے، یہ اللہ کی ایک نعمت ہے، اس نعمت سے فائدہ اٹھانے کے لئے ہم سے رابطہ قائم کریں اور کسی وہم میں مبتلا نہ ہوں۔

(نوٹ) واضح رہے کہ دس سال کے بعد رودراکش کی افادیت متاثر ہو جاتی ہے، دس سال کے بعد اگر رودراکش بدل دیں تو دوراندیشی ہوگی۔

ملنے کا پتہ: ہاشمی روحانی مرکز محلّہ ابوالمعالی، دیوبند

اس نمبر پر رابطہ قائم کریں 09897648829

قسط نمبر ۱۸

حضرت امام غزالیؒ

دنیا کے عجائب وغرائب

مکھیوں میں جو بھڑ پیدا ہو جاتا ہے اس کی حیلہ بازی اور ہوشیاری بھی عجیب ہے، یہ جب دیکھتا ہے کہ کوئی مکھی اس کے قریب آرہی ہے، دبک کر خاموش بیٹھ جاتا ہے کہ گویا وہ مردہ ہے یا پتھر وغیرہ، مکھی جب اطمینان سے بیٹھتی ہے، یہ اس کی طرف آہستہ آہستہ سرکنے لگتا ہے تاکہ وہ آہٹ پاکر بھاگ نہ جائے، جب سمجھتا ہے کہ اب زد میں آگئی اور ایک جست میں یہ اس کو پکڑ لے گا تو یک بیک اس پر جست لگاتا ہے اور پورے جسم سے اس پر لپٹ پڑتا ہے تاکہ مکھی اس کے قابو سے نہ نکل جائے یوں ہی اس کو پکڑے رہتا ہے حتیٰ کہ اس کی حرکت مٹ جاتی ہے اور وہ بے حس ہو کر پڑ جاتی ہے، پھر اس سے جس قدر چاہتا ہے غذا حاصل کرتا ہے۔ غور کیجئے یہ بے عقل جانور اور یہ حیرت ناک حیلہ بازی، بس یہ صرف قدرت کی کارسازی ہے۔

مچھر وغیرہ کو دیکھئے قدرت نے اس کو کیسا کمزور طاقت اور چھوٹے حقیر جسم کا پیدا فرمایا ہے کہ کلام پاک میں بھی اس کی مثال پیش فرمائی ہے۔ غور کیجئے اس میں اس کے نفع کی کونسی چیز کم ہے؟ اس کو بازو دیئے جن سے یہ اڑتا پھرتا ہے، پاؤں دیئے جن پر یہ کھڑا ہوتا ہے، آنکھیں دیں جن سے یہ اپنی غذا کی جگہیں دیکھ لیتا ہے اور پھر وہاں پہنچتا ہے، ہضم غذا کے اعضاء اس کو بخشے جن سے یہ اپنی غذا ہضم کرتا ہے، فضلات نکالنے کا ایک مقام بھی اس کے جسم میں پیدا کیا تاکہ غلیظ مادہ نکل کر بدن پاک ہوتا رہے۔

اگر قدرت کی طرف سے یہ سب کچھ اس کو نہ بخشا جاتا تو اس کی زندگی کی کوئی صورت نہ نکلتی وہ اِدھر اُدھر چل پھر کر اپنی روزی طلب نہ کرسکتا اور فضلات اس کے بدن سے نہ نکل سکتے، یہ خالق عالم کی قدرت کاملہ ہے کہ اس نے اس چھوٹے سے جانور کو کیا مناسب بدن دیا، اس میں کیسے کارآمد اعضاء لگائے، پھر نفع پانے اور نقصان سے بچنے کا علم بھی اس کو عنایت کیا۔ یہ سب کچھ خود خداوند قدوس کے بے پناہ علم کی دلیل ہے اور اس کی قدرت اور حکمت کی کھلی نشانی ہے، آسمان وزمین کے سارے فرشتے اسی طرح تمام انس وجن مل کر سمجھنا چاہیں کہ خالق عالم نے کن کن مصلحتوں کے ماتحت اس کے اعضاء کو بنایا اور کیسے اور کیوں اس کے ہر حصہ بدن کو خاص صورت ملی تو ان کی عقل تھک کر رہ جائے اور وہ پتہ نہ لگا سکیں بلکہ خود قائل ہو جائیں کہ واقعی وہ صحیح حقیقت کا سراغ لگانے سے بالکل عاجز ہیں۔

پھر حیرت ہے کہ مچھر کیسے پتہ لگا لیتا ہے کہ کھال اور گوشت کے درمیان خون ہے اور یہی اس کی غذا ہے۔ اگر اس کا پتہ نہ ہو تو وہ کیسے خون چوس کر اپنی غذا حاصل کرے اور اپنی غذا کے مقامات کا کھوج کیسے لگائے؟ نیز تعجب ہے کہ اگر کوئی اس کی طرف بڑھے تو وہ آنے والے کی آہٹ کیسے معلوم کر لیتا ہے اور کن کانوں سے اس کا پتہ لگا لیتا ہے اور پھر یہ سمجھ کر بھاگ جاتا ہے کہ ٹھہرا اور مرا، بھاگا اور بچا۔

غرض یہ سب قدرتی آموز مخلوق کو حیران کر دینے والے ہیں اور اگر اس کو چیر پھاڑ کر حقیقت کو ٹٹول کرنا چاہیں تو حقیقت کا تو پتہ نہ لگے البتہ خود اپنی جہالت اور ناواقفیت کا پتہ لگ جائے، سوچئے جب ایک چھوٹے سے چھوٹے جانور مچھر میں اللہ تعالیٰ نے یہ حکمتیں اور مصلحتیں پوشیدہ کی ہیں تو اس کی تمام مخلوقات میں کیا کچھ حکمتیں مضمر ہوں گی، سبحان اللّٰہ وتعالیٰ علواً کبیرا۔

ف: یہ چھوٹے چھوٹے کیڑے مکوڑے مکھیاں، مکڑیاں، مچھر، بھنگے جو رات دن اڑتے پھرتے ہیں ان کا بھی ایک جدا عالم ہے جو عقل انسانی کو حیرت میں ڈالتا ہے، یوں سمجھئے کہ ان میں سے ایک ایک کیڑا معرفت الٰہی اور قدرت خداوندی کی زبردست درس گاہ ہے اور مصلحتوں کا ایک طوفان اپنے اندر چھپائے ہوئے ہے، گویا ایک قطرہ میں سمندر پوشیدہ

ہے اور ایک ذرہ میں پہاڑ سمایا ہوا ہے، یہ شہد کی مکھی جس پر بہت کم لوگ نظر عبرت ڈالتے ہیں، یہ عجیب عبرت ناک خلقت خداوندی ہے، چھوٹی ہے مگر گنوں میں پوری ہے۔ اس نے دنیا کی لذیذ ترین شئے شہد کی فیکٹری کھول رکھی ہے، رات دن اپنی دھن میں لگی ہے، کبھی طرح طرح کے پھولوں پر بھنبھنا رہی ہے، کبھی اپنے چھوٹے سے گھر میں بیٹھی شہد سازی میں لگی ہے، غرض اپنی دھن میں پکی ہے۔ دیکھئے کس خوبی سے پھولوں کا رس چوستی ہے اور کس حفاظت سے گھر لا کر اس کی ذخیرہ اندوزی کرتی ہے اور انسانوں کو بنا بنایا صاف ستھرا شیریں اور میٹھا شہد دیتی ہے۔

کہتے ہیں کہ دنیا میں لذیذ ترین اور مفید ترین غذا شہد، شہد کی مکھی پیدا کرتی ہے اور خوب صورت ترین لباس چھوٹا سا کیڑا یعنی ریشم کا کیڑا تیار کرتا ہے اور گراں ترین شئے سیپی کا کیڑا سمندر کی گہرائیوں میں موتی بناتا ہے، انسان کا عروج زیادہ تر تین چیزوں میں ہے، بہترین صحت بخش غذا نصیب ہو، فاخرانہ لباس مہیا ہو اور دولت فراوانی سے ملی ہو، یہ تینوں چیزیں حقیر سے تین کیڑے تیار کرتے ہیں، سخت حیرت کا مقام ہے۔

اسی زمرہ میں ایک چیونٹی بھی ہے، یہ مکھی سے بھی چھوٹی ہے مگر قدرت کی نشانیوں میں بہت بڑی ہے، کہنے میں تو انسان عقل مند ہے مگر یہ تو انسان کے بھی کان کاٹتی ہے۔ چیونٹیاں بھی انسانوں کی طرح اپنے اپنے مکانات بنا کر چھوٹی بڑی بستیاں بناتی ہیں اور آپس میں ایک دوسرے کی مدد کرتی ہیں، پھر یہ اپنی بستیوں کو محلوں پر تقسیم کرتی ہیں اور ہر محلہ ایک خاص خاندان یا قبیلہ کا ہوتا ہے اور وہ اسی میں آباد ہوتا ہے، گویا یوں سمجھئے کہ بستیاں اور محلے کیا ہیں، مختلف مدرسے ہیں جن میں مختلف درجے کھلے ہیں، چیونٹیوں میں فوجی نظام بھی قائم ہے، چنانچہ آپ دیکھیں گے کہ ان میں ایک موٹی چیونٹی بھی ہوتی ہے جو صبح و شام کے آنے جانے میں ان پر نگراں کی حیثیت سے مسلط رہتی ہے، کسی کو بے اعتدالی کا مرتکب پاتی ہے تو اس کو قید کر لیتی ہے اور قیدیوں کے ذمہ یہ ہوتا ہے کہ وہ اپنے آقاؤں کو کھانا مہیا کر کے دیں، ان کے ہاں مویشی کا انتظام بھی ہوتا ہے جس سے یہ غذا حاصل کرتی ہیں جس طرح ہم گائے بھینس سے دودھ حاصل کرتے ہیں ایسی چیونٹی کو عربی میں جاموس النمل یعنی چیونٹیوں کی بھینس کہتے ہیں۔ نیز مویشی کے لئے ایک جدا محفوظ چراگاہ کا انتظام ہوتا ہے، چیونٹیوں کی ایک ملکہ ہوتی ہے جو ان پر حکمرانی کرتی ہے اور سب پر اپنی نگرانی رکھتی ہے ان کو اچھے برے سے باخبر کرتی ہے چنانچہ قرآن کریم میں حضرت سلیمان علیہ السلام کے قصہ میں اس حقیر چیونٹی کا قول اس طرح نقل کیا ہے۔

حَتّٰۤى اِذَاۤ اَتَوۡا عَلٰى وَادِ النَّمۡلِ ۙ قَالَتۡ نَمۡلَةٌ يّٰۤاَيُّهَا النَّمۡلُ ادۡخُلُوۡا مَسٰكِنَكُمۡ ۚ لَا يَحۡطِمَنَّكُمۡ سُلَيۡمٰنُ وَجُنُوۡدُهٗ ۙ وَهُمۡ لَا يَشۡعُرُوۡنَ ۝ (پارہ ۱۹، آیت ۱۸، سورۃ النمل)

یعنی یہاں تک کہ جب چیونٹیوں کے گروہ ایک میدان میں آئے تو ایک چیونٹی نے دوسری چیونٹی سے کہا کہ اے چیونٹیوں! اپنے اپنے سوراخوں میں جا گھسو کہیں تم کو سلیمان اور ان کا لشکر بے خبری میں نہ کچل ڈالیں۔"

آپ کا کارخانہ قدرت پر اور وسیع نظر ڈالیں گے تو آپ کو مکڑی نامی ایک کیڑا اور دکھائی دے گا، یہ اپنے خالق کی قدرت کے اظہار میں لگی رہتی ہے یہ تار بنانے اور اس سے ایک پرحیرت جال تیار کرنے کی مہارت رکھتی ہے اور دنیا کے فن کاریگری پر پانی پھیرتی ہے، یہ اپنے منہ سے رطوبت کا ایک تار نکالتی ہے جو ہوا لگ کر وہ روئی کے بہت باریک دھاگے کی طرح بن جاتا ہے، پھر مختلف تاروں کا تانا بانا کر ایک نازک جال تیار کرتی ہے، یہی اس کا گھر ہوتا ہے اور یہی اس کی شکارگاہ ہوتی ہے۔ خوبی یہ ہے کہ جال بانی میں کہیں سے کوئی فرق ذرہ برابر رونما نہیں ہوتا، بس ایک وضع قطع، ایک نہج و اسلوب اور ایک ترکیب اور بناوٹ ہوتی ہے۔ یہ انسان جس کو جوہر عقل ملا ہے اس کو علم ہندسہ کس قدر بھی سکھا دیجئے کہیں نہ کہیں ضرور لغزش کھائے گا، چوکے گا، بھٹکے گا مگر یہ بے عقل کیڑا نہ کہیں چوکتا ہے اور نہ کہیں بہکتا ہے۔

ماہرین فن نے اس کے تاروں کی گہرائی سے دیکھ بھال کی ہے اور عجیب تحقیق بہم پہنچائی ہے، کہتے ہیں کہ اس کا ایک تار چار باریک تاروں سے بنتا ہے اور ان میں سے بھی ایک تار ایک ہزار تاروں سے ترکیب پاتا ہے اور یہ چار ہزار تار اس کے جسم کے ایک حصہ سے نکلتے ہیں۔

حضرت امام نے مچھر کی بوالعجبی کی طرف بھی اشارہ فرمایا ہے اور اس کی خلقت پر بھی نظر تحقیق ڈالی ہے، واقعی عجیب جانور ہے، لوگ ہاتھی جیسے بڑے جانور کو دیکھ کر حیران ہو جاتے ہیں، مگر در حقیقت یہ چھوٹا سا جانور مچھر بھی ہاتھی سے کم حیرت انگیز نہیں ہے۔

ہاتھی کی چار ٹانگیں ہیں ایک سونڈ اور دو باہر نکلے ہوئے دانت اور پھر اس قدر چھوٹا جسم رکھتے ہوئے بھی اس کی چھ ٹانگیں ہیں، ایک سونڈ چار بازو، ایک دم ایک منہ، ایک حلق، ایک پیٹ اور اس میں آنتیں وغیرہ۔

اللہ اکبر! کیسا چھوٹا جسم اور کتنے اعضاء اس میں لگے ہوئے ہیں، جو اپنا جدا جدا کام انجام دے رہے ہیں، پھر خالق نے اس چھوٹے سے جانور کو ہاتھی جیسے قوی ہیکل جانور پر مسلط فرمایا ہے کہ وہ اس کو کٹ اٹھا ہے، اذیت دیتا ہے مگر ہاتھی اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا، نہ اس سے اپنی جان کی حفاظت کر سکتا ہے۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ یہ چھوٹے چھوٹے کیڑے دیکھنے میں چھوٹے ہیں مگر قدرت الٰہی کے بڑے بڑے نمونے ہیں اور ان کی اسی اہمیت کی بنا پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے قرآن پاک کی کئی سورتوں کے نام انہی کیڑوں پر رکھے، مثلاً سورہ نمل، سورہ نحل، اور سورہ عنکبوت وغیرہ۔

(باقی آئندہ)

نوجوانی میں فرینکلن ایک پادری سے ملنے گیا، جب بات چیت ہو چکی تو پادری نے اسے باہر جانے کے لئے پچھلی طرف سے ایک دروازہ دکھا دیا، جب وہ ایک تنگ وتاریک راستے سے گزر رہا تھا، پادری نے کہا: "جھک جاؤ" فرینکلن نے بات کا مطلب نہ سمجھا اور ایک قدم اور اٹھایا، راستے کے اوپر ایک شہتیر بڑھا ہوا تھا، اس کا سر اس سے جا لگا تو پادری نے کہا: "میرے عزیز! تم نوجوان ہو، دنیا تمہارے آگے ہے، زندگی کی منزلوں کو طے کرتے ہوئے جھکنا سیکھو تو بہت سے ٹھوکروں سے بچ جاؤ گے۔" فرینکلن اس بات پر لکھتا ہے۔ "تاہم اچھی طرح سے مناسب عمل پر جھکنے کا معاملہ ایسا نہیں کہ ہم اسے آسانی سے سیکھ سکیں، جب ایک شخص تمہارے سامنے طیش وغضب میں ہے اور بیہودہ سخت الفاظ کہتا ہے اور تم جانتے ہو کہ وہ غلطی پر ہے اور غیر معقول ہے تو یہ حماقت ہے کہ تم بھی اسی طرح جوش میں آ جاؤ اور اونچا بولنا شروع کرو، اگر تم ایسا کرو گے تو اس کے یہ معنی ہیں کہ ایک عارضی دیوانے کی جگہ تم دونوں دیوانے بنتے ہو، لہٰذا جھک جاؤ، جیسا کہ تم طوفان کے گزرنے کے وقت جھک جاتے ہو۔ تند ہوا کے آگے جھک جانا کوئی ہتک آمیز کام نہیں، جیسا کہ ایک مست سانڈ کے مقابلے میں غرانا جہالت ہے، ویسا ہی پاگل کے شور وغل کا جواب دینا حماقت ہے اور جب طوفان کی تندی کم ہو تو نرم الفاظ استعمال کر کے اس کا غصہ دور کرو جب تم کو تمہاری کسی غلطی، زیادتی، سستی کے لئے ملامت کی جائے تو جھک جاؤ، غلطی کے جواز میں وجوہات دینا نہ شروع کر دو، اس سے تو غلطی اور بھی بڑھ جاتی ہے اور طیش میں زیادتی ہوتی ہے، جھک جاؤ۔ اس مفید تجربے سے میں نے اپنی مدت العمر میں، بہت فائدہ اٹھایا اور آرام پایا ہے۔

حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ لوگوں سے فرمایا۔ "میں آپ لوگوں کو عبادت تو کرتے دیکھتا ہوں لیکن اس کی حلاوت کسی میں کم پاتا ہوں۔" لوگوں نے پوچھا۔ "یا حضرت! حلاوت کس طرح حاصل ہوتی ہے؟" آپ نے فرمایا۔ "انکسار اور فروتنی سے۔"

جب فرینکلن کچھ متمول ہو گیا اس وقت بھی اس کی کفایت شعاری اور سادگی کم نہیں ہوئی، مٹی کے پیالے اور لکڑی کے چمچے اس کے گھر میں کافی سمجھے جاتے تھے۔ ایک دن اس کی عورت نے اس کی غیر حاضری میں ایک چاندی کا چمچہ اور چینی کا پیالہ خرید لیا۔ فرینکلن نے اسے قابل ذکر واقعہ خیال کر کے اپنی خود نوشت سوانح عمری میں بیان کیا ہے۔ برخلاف دوسرے مغربی فلاسفروں کے ملحدانہ خیالات کے یہ جلیل القدر شخص خدا پرست اور عبادت گزار تھا، باوجود خود کفایت شعار ہونے اور سادہ زندگی بسر کرنے کے دنیا کو اپنے علم ودولت سے فیض پہنچاتا رہا اور اپنے علم وعمل سے ایسا آثار ونقوش چھوڑ گیا جو نوع انسانی کے لئے روشنی کے مینار کا کام دیں۔

نقش فتوحات وترقی ودولت

یہ نقش برائے ترقی، دولت اور فتوحات کے لئے ایک نایاب اور موثر عمل ہے، جو بھی محنت کر کے اس عمل کو کرے گا یقینی طور پر اللہ تبارک وتعالیٰ اس کے لئے غیب سے اسباب پیدا فرمائیں گے اور تمام بد اثرات اور نحوستیں بھی ختم ہوجائیں گی۔ آج کے دور میں معاشی بدحالی اور تنگدستی کی وجہ سے عوام الناس پریشان حال ہیں، اس لئے یہ عمل کارآمد ثابت ہوگا۔

عمل کی ترکیب اس طرح ہیں: آیت وَاللّٰہُ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَاءُ بِغَیْرِ حِسَاب. نماز تسبیح میں ۳۰۰ مرتبہ عشاء کی نماز کے بعد پڑھی جائے اور سلام پھیرنے کے بعد بھی صرف ۱۳ مرتبہ یہی آیت مبارکہ پڑھی جائے۔ اس کے بعد اسم یاباسطُ ۱۰۰۰ مرتبہ پڑھا جائے، اس کے بعد دعا مانگیں کہ یارحمٰن الدنیا والآخرۃ یارحیم الدنیا والآخرۃ الك انت الوھاب تین مرتبہ پڑھ کر یاالٰہی آپ کے پاس سب خزانے ہیں، میری مالی مشکلات دور فرما اور اپنے کرم سے مالا مال کردے۔ یہ عمل چالیس دن تک کرنا ہے۔ جو نماز تسبیح نہ پڑھ سکے وہ نماز عشاء کے بعد یہ آیت وَاللّٰہُ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَاءُ بِغَیْرِ حِسَاب یاباسط سمیت ۱۰۰۰ مرتبہ پڑھے، چالیس دن کے بعد صرف ۱۰۰ مرتبہ عمل کو برقرار رکھنے کے لئے پڑھنا چاہئے۔ اس عمل کے ساتھ یہ نقش بھی چالیس دن تک کرنے ہوں گے یعنی تینوں نقش لکھ کر پانی میں بہانے ہوں گے۔

مقصد دولت: اس کے لئے آیت وَاللّٰہُ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَاءُ بِغَیْرِ حِسَاب اور اسم یاباسط کے اعداد ۲۱۴۶

طالب شعیب احمد	
بن زینت کے اعداد۔	۹۰۲
ٹوٹل	۳۰۴۸
وضع	۴۰
باقی	۳۰۰۸

نقش میں ۱ سے ۱۹ تک چال بھرلیں، بیس خانہ سے چوبیس خانہ میں باقی اعداد بھرلیں۔

چال نقش یہ ہے۔

۸	۲	۱۶	۲۰	۱۴
۱۵	۲۴	۱۳	۷	۱
۱۲	۶		۱۹	۲۳
۴	۱۸	۲۲	۱۱	۵
۲۱	۱۰	۹	۳	۱۷

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

ی اب اس ط ی اب اس ط

۸	۲	۱۶	۳۰۰۸	۱۴
۱۵	۳۰۱۲	۱۳	۷	۱
۱۲	۶	اس کے اندر مقصد لکھیں	۱۹	۳۰۱۱
۴	۱۸	۳۰۱۰	۱۱	۵
۳۰۰۹	۱۰	۹	۳	۱۷

ی اب اس ط ی اب اس ط

مقصد اس طرح ہے "یاالٰہی رزق ودولت شعیب احمد بن زینت کشادہ ہو اور فتوحات بحق وَاللّٰہُ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَاءُ بِغَیْرِ حِسَاب بحق یاباسط. چالیس دن تک جو یہ عمل کرے گا انشاء اللہ بہت فائدہ حاصل ہوگا۔ اس عمل کو اگر نوچندی اتوار سے شروع کریں یا عروج کسی اتوار سے شروع کریں تو انشاء اللہ نتائج جلد برآمد ہوں گے فتوحات کا سلسلہ جلد شروع ہوگا، تیر بہدف عمل ہے، ضرورت مند عمل کا تجربہ ضرور کریں

اپنے شہر میں ان پتوں سے ماہنامہ طلسماتی دنیا حاصل کریں

ROSHAN DARSI KUTUBKHANA
Saleem Raza Book Seller
New House No. 983, Old 551
Hajjan Rabia Manzil, Motinala
Jabalpur, 482002 M.P.

MISKEEN BOOK DEPOT
1526, Ghosiya Ka Rasta
Ramganj Bazar, Jaipur, 302003 Raj.

S.K. AHMAD
New Madina Urdu Book Seller
Near Jama Masjid, Station Road
Manecherial, 504208 Distt. Adilabad A.P.

NASEEM BOOK DEPOT
50/229, Dal Mandi
Varanasi 221001 U.P.

NATIONAL BOOK DEPOT
56, Top Khana Road, Ujjain M.P.

WAQAR BOOK CENTRE
Chowk Bazar, Nanded, 431604 M.S.

KHALEEL BOOK DEPOT
Inamdarpura, Telipura Chowk
Akola 444001 M.S.

VAKEEL BOOK DEPOT
Mohd. Ali Road, Ahmedabad Guj.

QARI WAHIDULLAH
SHAMA BOOK DEPOT
Panch Batti, Tonk, Raj. 304001

ROYAL NEWS AGENCY
Makbara Bazar, Kota, Raj.

MINAR BOOK DEPOT
Madina Masjid,
Adilabad 504001 A.P.

SAWERA BOOK DEPOT
Abdul Azeez, Kala Tower, Nayapura
M. Ali Road, Malegaon, 423203

HAFEEZ BOOK CENTRE
Behind Plice Control Room
Kurnool 518001

NASEEM BOOK DEPOT
77, Colootola Street, Kolkata 700073

POOJA PUSTAK STORE
Subzi Mandi, Saraimeer. Azamgarh U.P.

NATIONAL BOOK HOUSE
Jameel Colony, Walgaon Road,
Amravati M.S.

NOOR NABI BOOK SELLER
News Paper Agent
Dal Mandi, Varanasi, U.P.

MEHBOOB BOOK DEPOT
Opp. Russel Market
Shivaji Nagar, Bangalore, 560051.

ABDUL SATTAR BOOK SELLER
Compani Bagh, Muzaffarpur, Bihar

M.H. MULLAL
News Paper Agent C/o Moti Medical
Indi Road, Bijapur, 586101

MADINA BOOK DEPOT
Nataji Road, Raichur K.S.

HABIBI KITAB GHAR
Madani Masjid
Tikore Raod, Dharwar 580001 K.S.

KALEEM BOOK DEPOT
Khas Bazar, Ahmedabad, Guj.

GULISTAN BOOK AGENCY
Urdu Bazar, 2832, Sawday Road
Mysore 570021 K.S.

QARI KITAB GHAR
Royal Nawab Complex
Shah-e-Alam Road, Ahmedabad Guj.

KITAB CENTRE
Shamshad Market, A.M.U.
Aligarh, 202002 U.P.

ASGHAR MAGAZINE CORNER
Jama Masjid, Mominpura
Nagpur 440018 M.S.

SHOQEEN BOOK DEPOT
Bahadurganj,
Shahjahanpur U.P.

MOMIN BOOK CENTRE
Bhindi Bazar,
Belgaum 590002

MOIZ BOOK STALL
Bus Stand Road,
Karimnagar 505002

JAVED AZIZI
News Paper Agent
Mohd. Ali Road,
Akola 444001 M.S.

AZEEM NEWS AGENCY
267, Near Bangali Colony
Singar Talai
Khandwa 450001 M.P.

FAIZI KITAB GHAR
Mehsol Chowk, Umar Road,
Sitamarhi, 843302 Bihar

CITY BOOk DEPOT
Qasab Pada Masjid
M. Ali Road, Malegaon, M.S.

GOHAR PRESS & BOOK DEPOT
323, Triplican, High Road
Chennai, T.N.

NAZEER BOOK DEPOT
323, Triplican, High Road
Chennai T.N.

MOHD. JAWED NAYYAR
BOOK SELLER
56, Nakhas Khana,
Allahabad U.P.

AFTAB BOOK DEPOT
Subzi Bagh, Patna 800004

MOON TRADERS BOOK SELLER
Delhi Gate Road,
Nagaur Raj. 341001

HAJI ABUL QAYYUM
NEW HAJI BOOK DEPOT
Basheer Ganj, Bhaji Mandi Road,
Beed, 431122 M.S.

KAMALIA BOOK DEPOT
Tatarpur, Bhagalpur 812002 Bihar

MINARA DEENI BOOK DEPOT
Masjid Road, Patel Chamber
Latur 413512 M.S.

SHABNAM BOOK STALL
Machi Bazar Masjid,
Shopping Centre, Room No.2
Gali No 7, Kasab Bada,
Dhule 424001 M.S.

SALEEM BOOK CENTRE
97/1, High Road,
Pernambut 635810 T.N.

SHAIKH MEHBOOB
Agent News Paper
Basaikhi Road, Near Madina Masjid
P.o. Udgir 413517, Distt. Latur, M.S.

ABDUL WAHID & SONS
Main Road, Ranchi, Bihar 834001

SULTAN HYDER KHAN
Indori, Qannauj Sugandh Bhandar
Bus Stand, Manawar
Distt. Dhar. 454446 M.P.

M.M. KATCHI BOOK STALL
Bhandiwad Base
Hubli, 580020 K.S.

AKHLAQ AHMAD
URF CHHOTE
Moh. Qazipura,
Nea Masjid Alam Shaheed Markaz Wali,
Bahraich, 271801 U.P.

NEW KITAB MANZIL
Tatarpur,
Bhagalpur 412002, Bihar

AZKIYA BOOK SHOP
& GENERAL STORE
51, Nayapura, Indore, 452003

MOLVI MOHD. AZHAR
Husaini Kitab Ghar, P.o. Mantha
Distt. Jalna, 431504, M.S.

HABEEBUR RAHMAN FAROOQI
122, Barhamnipura
Bahraich, 271801 U.P.

AZAD KITAB GHAR
Sakchi Bazar
Jamshedpur 831001

KHAN BOOK STALL
Nizamuddin Chowk, Shah Ganj
Aurangabad, 431001 M.S.

AL FURQAN BOOK DEPOT
Darul Uloom, P.o. Porkran
Distt. Jaisalmer, 345021 Raj.

MUNSHI BOOK DEPOT
Sanjay Nagar, P.o. Kopar Gaon
Distt. Ahmdad Nagar, 423601 M.S.

FIRDOS KITAB GHAR
No. 3, Dari Complex
Rasoolpur, Bank Road
Dharwad, 580001 K.S.

RASHEED BOOK DEPOT
Mandi Bazar
Burhanpur, 450331 M.P.

M. A. QADEER
News Agent
P.o. Bodhan, 503185
Distt. Nizamabad, A.P.

JAVED BOOK HOUSE
M.G. Chowk
Kolar 563101 K.S.

H. H. HABEEBUR RAHMAN
BOOK SELLER
P.o. Chhabra Gugor
Distt. Baran, Raj. 325220

SHARMA BOOK STALL
Sadar Bazar, Nehtaur,
Bijnor U.P.

ANWAR BOOK DEPOT
Chowk Bazar, Howra Post Office
Baghban Gali, Nanded 431604 M.S.

UNIQUE STATIONARY
& BOOK SELLER
Old Bus Stand, P.o. Nirmal
Distt. Adilabad, A.P. 504106

RASHEED AHMAD
Akhbar Wale
Near Shaheen Hotel,
Kheradiyon Ka Mohalla,
Jodhpur 342001 Raj.

SIDDIQ BOOK DEPOT
37, Aminabad Park,
Lucknow U.P.

M. MANZAR ALAM
TAYYAB ATTAR HOUSE
Jama Masjid, Main Road,
P.o. Motihari,
Distt. East Chaparan, Bihar

ABDUS SATTAR
Pandikola, P.o. Madhupur
Distt. Deoghar 415353

MOHD. KHURSHEED QASMI
Maktaba Qasmia, Millat Nagar,
Bhusawal 425201 M.S.

SAYED ABID PASHA
684/16th Gate, Sayed Alam Mohalla
P.o. Channapatna 571501
Distt. Bangalore K.S.

J. MOHD. YOUSUF
National Book House,
49, Chunnam Bukar Street,
P.o. Ambur 635802
Distt. Vellore T.N.

MOHD. ARIF DANISH RAZVI
Near Dr. Parvez Ansari,
Beside Allah Wali Masjid,
Zatunpura, Bhiwandi, Thane 400302

MOLANA MOHD. RIYAZUDDIN
Vill. Sahadullahpur
Distt. Gopalganj 841428 Bihar

SAMEER BOOK DEPOT
Near R.K. Model School
Shahid Sarai, Siwan 841226 Bihar

AB. JUNAID AHMAD
Johar News Paper Agency
M.M. Johar Ali Road
Kalamb Chowk, Yavatmal 545001

MAQBOOL NOVEL GHAR
City Chowk, Aurangabad,
431001 M.S.

NAEEM BOOK DEPOT
Sadar Bazar,
Maunath Bhanjan U.P.

VISHAL NEWS PAPER AGENT
Railway Book Stall
Nizamabad, 503001 A.P.

ABDUL MAJEED SHEKH
Ahmed Book Seller, Moh. Path,
Near Javed Kirana, Parbhani 431401

S.I. SHAIKH
H. No. Z-3-Ac 100 1362 Nala Road
Ambedkar Nagar, P.o. Shirdi
Ta. Rahta, Distt. Ahmed Nagar M.S.
423109

SHAMS NEWS AGENCY
Beside Agra Sweet, Farmanwadi
Hyderabad 500001 A.P.

MAGAZINE CENTRE
146, D.N. Road,
Mahendra Chambers
Ground Floor, Shop No. 2
Mumbai 400001

ABDULLAH NEWS AGENCY
Lal Chowk, Ist Bridge,
Srinagar J & K 190001

MANZOORUL HASAN
Shop No. 6, Paper Market
Rail Bazar, Kanpur Cant
208001

SHAIKH AKRAM MANSOORI
20-4-226/8, Mahboob Chwok,
Charminar, Hyderabad 500002 T.S.

MIRZA BOOK DEPOT
Kohna Mughal Pura, Nai Sarak
Muradabad U.P. 244001

INDIA BOOK STALL
Laxmi Takia Road,
Near Sarai Jumerati,
Bhopal, 462001 M.P.

سبزی کی روٹیوں سے علاج

گیہوں، مکہ، باجرا، جو کی روٹی تو آپ کھاتے ہی ہیں، اس کے علاوہ اگر آپ ترکاریوں کے ذریعہ تیار کی ہوئی روٹی یا پھلکے کھائیں تو آپ کی صحت کافی اچھی رہے گی، اس طرح سے آپ کی تندرستی میں چار چاند لگ سکتے ہیں۔

۱-دھنیے کی روٹی: ہرے دھنیے کے پتے کے رس کو آٹے میں ملا کر روٹی پکائیں اور دن میں صرف ایک بار کھائیں۔

فائدہ: خون کی کمی، گرمی کی زیادتی اور کم بلڈ پریشر میں فائدے مند ثابت ہوتی ہے۔

۲-گاجر کی روٹی: گاجر کو اچھی طرح دھو کر اس کو کدو کس کر کے اس کا رس نکال لیں اور اس کو آٹے میں گوندھ کر اس کی روٹی پکائیں، اس کی روٹی میں ہلکی سی مٹھاس سے بھری اور ہلکی لالی لئے ہوئے ہوتی ہے، اس کو بھی دن میں کھائیں۔

فائدہ: اس کی روٹی کھانے سے آنکھوں کی روشنی کے لئے ضروری وٹامن اے اور بی دونوں ہی ملتے ہیں، اس کے علاوہ خون میں اضافہ کرتے ہیں اور کینسر کے جراثیم کو مارنے میں مددگار ثابت ہوتے ہیں۔

۳-سہجن کی روٹی: سہجن کو دھو کر اس کے نازک چھوٹے پتوں کا رس نکال کر آٹے میں ملا کر روٹی پکائیں، یہ دن میں دو مرتبہ کھائی جائے تو بہتر ہے۔

فائدہ: اس کے کھانے سے گٹھیا کے امراض میں بہت فائدہ ہوتا ہے، اس کے علاوہ کئی قسم کے درد کو ختم کر دیتی ہے۔

۴-آلو کی روٹی: کچا آلو کو لے کر کدو کس کر لیں یا پھر اس کا رس نکال لیں اور اس کو آٹے میں ملا کر ہلکے پانی میں گوندھے، اس کے بعد اس کی روٹی پکائیں، صرف ایک وقت ہی کھائیں۔

فائدہ: اس کے کھانے سے قبض، گٹھیا، جوڑوں کے درد میں آرام ملتا ہے اور اس سے ہاضمہ بھی درست رہتا ہے۔

۵-مولی کی روٹی: ایک یا دو مولی کو خوب دھو کر کدو کس کریں یا پھر اس کا رس نکال کر آٹے میں ملا کر ہلکے پانی کے ساتھ گوندھیں، اس کے بعد روٹی پکائیں، اس کا استعمال صبح و شام دونوں وقت کریں۔

فائدہ: اس کے استعمال سے بھوک کی کمی، پیشاب کی زیادتی جیسے امراض میں فائدہ مند ہے، اس کے علاوہ شوگر جیسے امراض کے لئے بھی بہت فائدہ مند ثابت ہوتی ہے۔

۶-میتھی کی روٹی: میتھی کو خوب دھو بنا کر اس کے پتوں کو باریک باریک کاٹ کر یا پھر اس کا رس نکال کر آٹے میں ملا کر پکائیں، لیکن اس کو دن میں صرف ایک وقت ہی کھائیں تو بہت فائدہ مند ہوگا۔ اگر جاڑے کے دنوں میں کھائیں تو زیادہ فائدہ ہوگا۔

فائدہ: اس کی روٹی جوڑوں کا درد ختم کرتی ہے، اس کے علاوہ کڈنی سسٹم کو ٹھیک کرتی ہے اور خون کو صاف کرنے میں مددگار ثابت ہوتی ہے۔

پالک کی روٹی: پالک کو خوب صاف ستھرا کرنے کے بعد اس کو باریک کاٹ کر یا پھر اس کا رس نکال کر آٹے میں ملا کر گوندھیں، پھر تھوڑی دیر بعد اس کی روٹی پکائیں، صرف دن میں ایک وقت کھائیں۔

فائدہ: اس کی روٹی کھانے سے قبض دور ہوتا ہے اور دانتوں کے لئے بھی کافی فائدہ مند ہوتی ہے۔

۷-لوکی کی روٹی: لوکی کو کدو کس سے نکال کر اس کا رس نکال کر آٹے میں گوندھیں، اس کے بعد اس کی روٹی پکائیں، اس کو دن میں دو مرتبہ کر کے کھا سکتے ہیں۔

فائدہ: اس کے بہت فائدے ہیں، کولسٹرول کو کم کرتی ہے، بلڈ پریشر کو کنٹرول کرتی ہے، اس کے علاوہ یہ آنتوں کی بیماریوں کے لئے فائدہ مند ثابت ہوتی ہے۔

☆☆☆

قسط نمبر:۱۳

حسن الهاشمی

عکسِ سلیمانی

مشکلات سے نجات پانے کے لئے آیاتِ سجدہ کا عمل

بعض اکابرین نے فرمایا ہے کہ کوئی بھی صاحب ایمان کتنی ہی بڑی مشکل اور کٹھنائی سے دوچار ہو اس کو چاہئے کہ آیاتِ سجدہ سے مدد حاصل کرے اور مشکلات سے نجات حاصل کرے۔

نبی کریم ﷺ پر غارِ حراء میں سب سے پہلے نازل ہونے والی سورۃ سورۂ اقرأ ہے۔ اس سورۃ میں یہ فرمایا گیا ہے کہ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ سجدہ کریں اور اللہ سے زیادہ قریب ہو جائیں اور نبی کریم ﷺ نے ایک حدیث میں یہ ارشاد فرمایا کہ بندہ حالتِ سجدہ میں اپنے رب کے بہت زیادہ قریب ہوتا ہے۔

اس بات کے پیش نظر علماءِ عظام اور اکابرین کرام نے یہ فرمایا ہے کہ کتنے ہی سنگین حالات ہوں اور مشکلیں کتنی بھی جان لیوا ہوں ان سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لئے آیاتِ سجدہ کا عمل کرنا چاہئے۔ ان آیات کو بعد نمازِ عشاء ایک ایک بار پڑھیں، پھر سجدے میں چلے جائیں اور اللہ سے فریاد کریں۔ اس عمل کو لگاتار تین راتوں تک کریں، انشاءاللہ مصیبتوں سے اور مشکلوں سے نجات مل جائے گی۔

(۱) اِنَّ الَّذِیْنَ عِنْدَ رَبِّكَ لَا یَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَیُسَبِّحُوْنَهٗ وَلَهٗ یَسْجُدُوْنَ. (سورۂ اعراف)

(۲) وَلِلّٰهِ یَسْجُدُ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا وَّظِلٰلُهُمْ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ. (سورۂ رعد)

(۳) وَلِلّٰهِ یَسْجُدُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ مِنْ دَآبَّةٍ وَّالْمَلٰٓئِكَةُ وَهُمْ لَا یَسْتَكْبِرُوْنَ. یَخَافُوْنَ رَبَّهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ وَیَفْعَلُوْنَ مَا یُؤْمَرُوْنَ. (سورۂ نحل)

(۴) وَیَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ یَبْكُوْنَ وَیَزِیْدُهُمْ خُشُوْعًا. (سورۂ اسراء)

(۵) اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ مِّنَ النَّبِیّٖنَ مِنْ ذُرِّیَّةِ اٰدَمَ وَمِمَّنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ وَّمِنْ ذُرِّیَّةِ اِبْرٰهِیْمَ وَاِسْرَآءِیْلَ وَمِمَّنْ هَدَیْنَا وَاجْتَبَیْنَا اِذَا تُتْلٰی عَلَیْهِمْ اٰیٰتُ الرَّحْمٰنِ خَرُّوْا سُجَّدًا وَّبُكِیًّا (سورۂ مریم)

(۶) اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ یَسْجُدُ لَهٗ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِی الْاَرْضِ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُوْمُ وَالْجِبَالُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَآبُّ وَكَثِیْرٌ مِّنَ النَّاسِ وَكَثِیْرٌ حَقَّ عَلَیْهِ الْعَذَابُ وَمَنْ یُّهِنِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّكْرِمٍ اِنَّ اللّٰهَ یَفْعَلُ مَا یَشَآءُ (سورۂ حج)

(۷) وَاِذَا قِیْلَ لَهُمُ اسْجُدُوْا لِلرَّحْمٰنِ قَالُوْا وَمَا الرَّحْمٰنُ اَنَسْجُدُ لِمَا تَاْمُرُنَا وَزَادَهُمْ نُفُوْرًا (سورۂ فرقان)

(۸) اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ (سورۂ نمل)

(۹) اِنَّمَا یُؤْمِنُ بِاٰیٰتِنَا الَّذِیْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِهَا خَرُّوْا سُجَّدًا وَّسَبَّحُوْا بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَهُمْ لَا یَسْتَكْبِرُوْنَ (سورۂ سجدہ)

(۱۰) وَظَنَّ دَاوٗدُ اَنَّمَا فَتَنّٰهُ فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهٗ وَخَرَّ رَاكِعًا وَّاَنَابَ (سورۂ ص)

(۱۱) فَاِنِ اسْتَكْبَرُوْا فَالَّذِيْنَ عِنْدَ رَبِّكَ يُسَبِّحُوْنَ لَهٗ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُمْ لَا يَسْاَمُوْنَ (سورۂ فصلت)

(۱۲) فَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ وَاعْبُدُوْا (سورۂ نجم)

(۱۳) وَاِذَا قُرِئَ عَلَيْهِمُ الْقُرْاٰنُ لَا يَسْجُدُوْنَ (سورۂ انشقاق)

(۱۴) كَلَّا لَا تُطِعْهُ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ (سورۂ علق)

بعض اکابرین نے یہ فرمایا ہے کہ ہر ایک آیات کی تلاوت کے بعد سجدہ کریں اور آخری آیت پڑھنے کے بعد سجدہ کر کے پہلے دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا کریں اور اس کے بعد پھر سجدہ میں جا کر دعا کریں۔ انشاء اللہ بہت جلد مصائب اور مشکلات سے چھٹکارا نصیب ہوگا۔

قرآن حکیم کی یہ آیات تمام امراض کے لئے شفا کا ذریعہ بنتی ہیں

(۱) وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا (سورۂ اسراء)

(۲) فِيْهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ (سورۂ نحل)

(۳) وَشِفَآءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ (سورۂ یونس)

(۴) وَيَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ (سورۂ توبہ)

(۵) وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ (سورۂ شعراء)

(۶) قُلْ هُوَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هُدًى وَّشِفَآءٌ (سورۂ حم سجدہ)

(۷) يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّخَفِّفَ عَنْكُمْ. (سورۂ نساء)

(۸) اَلْئٰنَ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْكُمْ (سورۂ انفال)

(۹) ذٰلِكَ تَخْفِيْفٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ رَحْمَةٌ (سورۂ انبیاء)

(۱۰) رَبِّ اَنِّيْ مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ (سورۂ انبیاء)

(۱۱) لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ (سورۂ انبیاء)

غم اور خوف سے نجات کے لئے

امام بخاریؒ نے ادب المفرد میں حضرت ابن عباسؓ کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ جس انسان پر کوئی تکلیف، کوئی غم یا کسی بادشاہ کا خوف ہو یا کسی افسر و حاکم کا ڈر دامن گیر ہو تو وہ ان کلمات کا ورد کرے، انشاء اللہ اس کو ہر خوف سے نجات ملے گی۔ وہ کلمات یہ ہیں: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِلَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ رَبُّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ وَ اَسْئَلُكَ بِلَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ رَبُّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ وَ اَسْئَلُكَ بِلَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِيْنَ السَّبْعِ وَمَا فِيْهِنَّ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ.

یہ کلمات پڑھنے کے بعد خوف اور مشکل سے نجات حاصل کرنے کی دعا کرے، انشاء اللہ دعا قبول ہوگی۔

غم سے نجات کے لئے

کسی بھی غم سے نجات پانے کے لئے یہ دعا مغرب کے بعد صرف ایک بار پڑھنے کا معمول رکھیں، انشاءاللہ سکون ہوگا اور ہر غم سے نجات ملے گی۔ حَسْبِیَ الرَّبُّ مِنَ الْعِبَادِ حَسْبِیَ الْخَالِقُ مِنَ الْمَخْلُوْقِیْنَ حَسْبِیَ الرَّازِقُ مِنَ الْمَرْزُوْقِیْنَ حَسْبِیَ الَّذِیْ ھُوَ حَسْبِیْ حَسْبِیَ اللّٰہُ وَ نِعْمَ الْوَکِیْل. حَسْبِیَ اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْم.

تکالیف سے نجات کا ذریعہ

ادعیہ رحمت میں منقول ہے کہ امام ابن ابی الدنیا نے حضرت اسماعیل ابن فدیک سے نقل کیا گیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب مجھے کوئی تکلیف یا الجھن پیش آتی تو حضرت جبرئیل علیہ السلام کی شکل میرے سامنے ظاہر ہوتی اور مجھے اس دعا کا ورد کرنے کی تلقین کی جاتی اور اس دعا کے ورد سے مجھے سکون ہو جاتا۔ دعا یہ ہے: تَوَکَّلْتُ عَلَی الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَلَمْ یَکُنْ لَہٗ شَرِیْکٌ فِی الْمُلْکِ وَلَمْ یَکُنْ لَہٗ وَلِیٌّ مِنَ الذُّلِّ وَ کَبِّرْہُ تَکْبِیْرًا.

رعب اور خوف کو دور کرنے کے لئے

کتاب ابن سنی میں حضرت عبداللہ ابن عمرؓ سے منقول ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب تمہیں کسی بادشاہ کا خوف ہو تو یہ دعا کرو لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْم لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ عَزَّ جَارُکَ وَ جَلَّ ثَنَاؤُکَ وَلَا اِلٰہَ غَیْرُکَ۔

انوارات حاصل کرنے کے لئے

ظاہری اور باطنی نور حاصل کرنے کے لئے اور مخفی علوم سے واقفیت کے لئے اس دعاء کو روزانہ سو مرتبہ پڑھنا چاہئے: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی نُوْرِ الْاَنْوَارِ وَ سِتْرِ الْاَسْرَارِ وَ تِرْیَاقِ الْاَغْیَارِ وَ مِفْتَاحِ بَابِ الْیَسَارِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ الْمُخْتَارِ وَ آلِہِ الْاَطْھَارِ وَ اَصْحَابِہِ الْاَخْیَارِ عَدَدَ نِعَمِ اللّٰہِ وَ اَفْضَالِہٖ.

قرض کی ادائیگی کے لئے

امام طبرانیؒ نے حضرت معاذؓ کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ حضرت نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میں تمہیں وہ کلمات کیوں نہ سکھاؤں کہ اگر تم پر پہاڑ کے برابر بھی قرض ہو تو اس دعا کے ذریعہ وہ قرض ادا ہو جائے گا اور اللہ غیب سے قرض کی ادائیگی کا بندوبست کر دے گا اور پھر آپ نے فرمایا کہ دعا اس طرح کیا کرو: اَللّٰھُمَّ مَالِکَ الْمُلْکِ تُؤْتِی الْمُلْکَ مَنْ تَشَاءُ وَ تَنْزِعُ الْمُلْکَ مِمَّنْ تَشَاءُ وَ تُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَ تُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ بِیَدِکَ الْخَیْرِ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر. تُوْلِجُ الَّیْلَ فِی النَّھَارِ وَتُوْلِجُ النَّھَارَ فِی الَّیْلِ وَتُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَیِّتَ مِنَ الْحَیِّ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَاءُ بِغَیْرِ حِسَاب.

رَحْمٰنُ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ رَحِیْمُھُمَا تُعْطِیْ مَنْ تَشَاءُ وَ مِنْھُمَا وَ تَمْنَعُ مَنْ تَشَاءُ اِرْحَمْنِیْ رَحْمَۃً تُغْنِیْنِیْ بِھَا عَنْ رَحْمَۃِ مَنْ سِوَاکَ اَللّٰھُمَّ اَغْنِنِیْ مِنَ الْفَقْرِ وَاقْضِ عَنِّیْ وَ تَوَفَّنِیْ فِیْ عِبَادَتِکَ وَ جِھَادٍ فِیْ سَبِیْلِکَ.

ادائیگی قرض کا نسخہ

حضرت ابوسعید خدریؓ سے منقول ہے کہ ایک شخص نے رسول اکرم ﷺ سے عرض کیا کہ مجھے پریشانیوں نے اور قرض نے گھیر رکھا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے جواب دیا میں تمہیں ایسے کلمات سکھاتا ہوں کہ اگر تم ان کو پڑھو گے تو تمہیں پریشانی اور قرض سے نجات مل جائے گی۔ اس شخص نے رسول اللہ ﷺ کے بتائے ہوئے کلمات کو پابندی کے ساتھ پڑھا تو اس کا قرض بھی ادا ہو گیا اور اس کو تمام پریشانیوں سے نجات مل گئی۔

کلمات یہ ہیں: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْھَمِّ وَالْحُزْنِ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْعِجْزِ وَالْكَسْلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَالْھَرَمِ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّیْنِ وَ قَھْرِ الرِّجَالِ.

پریشانیوں سے نجات کے لئے

اکابرین کا معمول تھا جب بھی وہ کسی پریشانی کا شکار ہوتے تو اس دعا کا ورد شروع کر دیتے اور اللہ انہیں پریشانیوں سے نجات عطا کر دیتا۔

دعا یہ ہے: یَا بَدِیْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَاذَالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ یَا صَرِیْخَ الْمُسْتَصْرِخِیْنَ یَا غِیَاثَ الْمُسْتَغِیْثِیْنَ یَا کَاشِفَ السُّوْءِ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ یَا مُجِیْبَ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّیْنَ یَا اِلٰهَ الْعٰلَمِیْنَ بِكَ الدِّلُ حَاجَتِیْ وَ اَنْتَ اَعْلَمُ بِھَا فَاقْضِھَا.

قید سے نجات کی دعا

یہ دعا سرکار دو عالم ﷺ نے خواب میں آ کر حضرت موسیٰ کاظم کو سکھائی تھی جب وہ قید میں تھے۔ انہوں نے اس دعا کو بار بار پڑھا تو انہیں قید سے نجات مل گئی۔ یَا سَامِعَ کُلِّ صَوْتٍ یَا سَابِقَ الْفَوْتِ یَا کَاسِیَ الْعِظَامِ لَحْمًا وَ مُنْشِرُھَا بَعْدَ الْمَوْتِ اَسْئَلُكَ یَا سَمَائِكَ الْحُسْنٰی وَبِاِسْمِكَ الْاَعْظَمِ الْاَکْبَرِ وَالْمَخْزُوْنِ الْمَکْنُوْنِ لَمْ یَطَّلِعْ عَلٰی اَحَدٍ مِنَ الْمَخْلُوْقِیْنَ یَا حَلِیْمًا ذَا اَنَاةٍ لَا یَقْوٰی عَلٰی اِنَاتِهٖ یَاذَ الْمَعْرُوْفِ الَّذِیْ لَا یَنْقَطِعُ اَبَدًا وَلَا یُحْصٰی عَدَدًا.

درود شریف کی برکت

اگر کوئی بھی پریشان حال انسان یا کوئی بھی مقروض یا کوئی بھی تنگی روزی کا شکار ہو یا کوئی بھی فقر و فاقہ میں مبتلا انسان ہو یا کوئی بھی محروم و مظلوم شخص اس درود کو کثرت سے پڑھے تو اس کو ہر مصیبت سے اور ہر ذلت سے نجات مل جائے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الْمُجِیْبِ الْمَحْبُوْبِ شَافِی الْعِلَلِ وَ مُفَرِّجِ الْمَکْرُوْبِ وَ عَلٰی آلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلِّمْ.

ہر مرض سے شفا کے لئے

جسمانی اور روحانی کوئی بھی مرض ہو اس سے نجات پانے کے لئے اس نقش کو باوضو زعفران سے لکھ کر گلے میں ڈالیں اور اسی نقش کو بوتل میں ڈال کر اس کا پانی سات دن تک دن میں دو بار صبح شام پئیں، انشاء اللہ شفا نصیب ہوگی۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

رحیم	من رب	قولا	سلام
۱۳۶	۱۳۲	۲۸۸	۲۹۳
۱۳۳	۱۳۹	۲۹۰	۲۸۷
۲۹۱	۲۸۶	۱۳۴	۱۳۸

تسخیر خلائق کے لئے

نوچندی جمعرات سے اس عمل کو شروع کریں، روزانہ اس آیت کو ہر فرض نماز کے بعد ۲۱ مرتبہ پڑھے، اول و آخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے۔ اسویں دن روزہ رکھے اور اس آیت کو ہر فرض نماز کے بعد سو مرتبہ پڑھے۔ عشاء کے بعد درج ذیل نقش گلاب و زعفران سے لکھ کر ہرے کپڑے میں پیک کر کے اپنے گلے میں ڈال لے اور پھر صبح شام ۴۰ مرتبہ اس آیت کو ہمیشہ پڑھتا رہے۔ انشاء اللہ دولت تسخیر حاصل ہوگی اور زبردست شہرت اور مقبولیت عطا ہوگی۔ آیت یہ ہے: سَلَامٌ قَوْلاً مِنْ رَّبٍ رَّحِيْمٍ.

۷۸۶

رب رحیم	من	قولا	سلام
سلام	قولا	من	رب رحیم
من	رب رحیم	سلام	قولا
قولا	سلام	رب رحیم	من

نقش عظیم

اس نقش کو گلاب و زعفران سے لکھ کر ہرے کپڑے میں پیک کر کے اپنے گلے میں ڈال لیں اور ایک مرتبہ اس نقش پر سورۂ مزمل پڑھ کر دم کر دیں، انشاء اللہ اس نقش کے بے شمار فائدے ظاہر ہوں گے، تسخیر خلائق کی دولت حاصل ہوگی، ہر قسم کی بیماریوں سے حفاظت رہے گی، رزق وافر مقدار میں ملے گا اور زبردست خیر و برکت بھی ہوگی۔ اگر اس نقش کو گھر میں لٹکا دیں تو گھر ہر طرح کے اثرات اور ہر طرح کی نحوستوں سے محفوظ رہے گا۔ یہ نقش ایک عظیم دولت ہے، اس کی قدر کرنی چاہئے اور اس کو اکابرین کی طرف سے ایک تحفہ سمجھنا چاہئے۔

۷۸۶

۱۷۲۶	۱۷۲۹	۱۷۳۲	۱۷۱۹
۱۷۳۱	۱۷۲۰	۱۷۲۵	۱۷۳۰
۱۷۲۱	۱۷۳۴	۱۷۲۷	۱۷۲۴
۱۷۲۸	۱۷۲۳	۱۷۲۲	۱۷۳۳

زیارت رسول اللہ ﷺ

حضرت شیخ عبدالوہاب شعرانیؒ زادالمعاد میں لکھتے ہیں کہ شہنشاہ کونین فخر کائنات سرور عالم حضرت محمد ﷺ کی زیارت کا شرف حاصل کرنے کے لئے بروز جمعہ بعد نماز عشاء ایک سوایک بار اس درود معظم کو پڑھیں اور پاک صاف بستر پر سو جائیں، انشاءاللہ زیارت رسول ﷺ سے فیضیاب ہوں گے۔

درود معظم یہ ہے: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْمُؤْمِنِیْنَ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْمُتَّقِیْنَ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الشَّاھِدِیْنَ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الزَّاھِدِیْنَ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ السَّاجِدِیْنَ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْوَارِثِیْنَ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الصَّالِحِیْنَ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الرَّاشِدِیْنَ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْعَابِدِیْنَ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الطَّالِبِیْنَ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْوَاصِلِیْنَ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْعٰلَمِیْنَ.

ترقی رزق کی دعا

حضرت خواجہ باقی باللہ صاحب فرنگی محل انیس الطالبین میں لکھتے ہیں کہ جو لوگ مالی مشکلات میں مبتلا ہوں ان کو پہلی فرصت میں یہ عمل کرنا چاہئے۔ فجر کی اذان کے وقت اٹھ کر وضو کریں، پھر فجر کی سنتیں ادا کریں، پھر ایک سو مرتبہ یہ کلمات پڑھیں: سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ پھر گیارہ مرتبہ یہ پڑھیں۔ ھَلْ مِنْ خَالِقٍ غَیْرُ اللّٰہِ یَرْزُقُکُمْ مِنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ فَاَنّٰی تُؤْفَکُوْنَ. انشاءاللہ رزق حلال سمندر کی لہروں اور ہوا کے جھونکوں کی طرح آئے گا۔ مالی مشکلات سے نجات ملے گی، اگر یہ چاہیں کہ اس عمل میں مزید قوت پیدا ہو اور اس کی تاثیر جلد سے جلد ظاہر ہو تو عشاء کی نماز کے بعد ۳۱۳ مرتبہ یہ کلمات بھی پڑھیں یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِیْثُ حضرت باقی باللہ فرماتے ہیں کہ جن لوگوں نے اس عمل کو کیا وہ چند مہینوں ہی میں آسودہ حال ہو گئے اور ان کے گھر رزقِ حلال موسلا دھار بارش کی طرح برسا۔ دونوں عمل کے اول و آخر میں گیارہ مرتبہ درود شریف بھی پڑھیں۔

راقم الحروف کا مشورہ ہے کہ اگر اس عمل سے پہلے یہ نقش گلاب وزعفران سے لکھ کر ہرے کپڑے میں ٹیک کر کے اپنے گلے میں ڈال لیں تو سونے پر سہاگہ ہوگا اور افادیت یقینی بن جائے گی، انشاءاللہ تعالیٰ۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۳۲۱	۳۲۴	۳۲۸	۳۱۴
۳۲۷	۳۱۵	۳۲۰	۳۲۵
۳۱۶	۳۳۰	۳۲۲	۳۱۹
۳۲۳	۳۱۸	۳۱۷	۳۲۹

☆☆☆

آب زمزم

حضرت ابراہیمؑ اپنے بیٹے حضرت اسماعیلؑ اور اپنی اہلیہ محترمہ ہاجرہ کو بے آب وگیاہ مقام پر اللہ کے سپرد کر کے جانے لگے تو پانی کا ایک مشکیزہ ان کے لئے چھوڑ گئے۔ جب پانی ختم ہو گیا تو حضرت ہاجرہ کو تشویش لاحق ہوئی اور صفا اور مروہ پہاڑیوں کے درمیان بے تاب ہو کر سرگرداں رہیں۔ اس دوران اپنے خلیل کے اہل خانہ کی بے تابی دیکھ کر اللہ کی رحمت جوش میں آگئی اور حضرت اسماعیلؑ کے ایڑیاں رگڑنے سے ایک چشمہ پھوٹ پڑا۔ حضرت ہاجرہ نے زم زم کہہ کر ارد گرد ریت کا بند باندھ دیا اور پانی کو بہنے سے روک دیا۔

حضور نبی اکرم کا ارشاد ہے ام اسماعیلؑ اگر یہ زم زم نہ روکتیں تو آج زم زم ایک بہت بڑا بہتا ہو چشمہ ہوتا۔ عربی میں زمزم رک جانے کو کہتے ہیں۔ اصطلاحاً زم زم اس متبرک پانی کو کہا جاتا ہے جو حضرت خلیل اللہ کے صاحبزادے حضرت اسماعیلؑ کے بچپن میں ایڑیاں رگڑنے سے جاری ہوا تھا۔ جو چار ہزار سال سے زیادہ کا عرصہ گزرنے کے باوجود پہلے دن کی طرح جاری ہے۔ بنو جرہم کو جب نکالا گیا تو انہوں نے کنواں پاٹ کر اس کا نام ونشان مٹا دیا تھا۔ حضور نبی اکرم ﷺ کے دادا عبدالمطلب نے خواب میں اشارہ پا کر آب زمزم کے کنوئیں کی صفائی کرائی تھی اس کے بعد خلیفہ مامون الرشید کے عہد میں بھی چاہ زمزم کی صفائی کرائی تھی ۲۹۷ھ ۹۰۹ء میں پانی کی سطح اچانک بلند ہوگئی اور پانی ابلنے لگا اور اس وقت سے لے کر آج تک اس کا پانی کبھی ختم نہیں ہوا۔ یہ کنواں خانہ کعبہ کے مشرقی جانب تقریباً ۲۰ میٹر کے فاصلے پر ہزار ہا عمر سال سے تشنہ لبوں کو سیراب کر رہا ہے۔ شروع میں چاہ زمزم کے اوپر ایک دومنزلہ گنبد والی بڑی عمارت ہوتی تھی جس کے شمالی جانب باب شیبہ کی محراب ہوتی تھی اور مقام ابراہیمؑ کے اوپر بھی ایک بڑی عمارت ہوتی تھی جس کے ساتھ ہی ایک لکڑی کا منبر ہوتا تھا جس کے اوپر چھت پڑی ہوتی تھی۔ کعبہ شریف کے بالکل قریب ان بڑی بڑی عمارتوں کی وجہ سے جگہ تنگ تھی اور طواف میں رکاوٹ پیدا ہو جاتی تھی۔ ۱۳۷۷ھ میں، جب مطاف کی توسیع کے پہلے منصوبے پر سعودی فرماں رواؤں نے عمل درآمد شروع کیا تو تو علماء کرام کے مشورے سے طواف کرنے والوں کی سہولت کے لئے شیبہ دروازے کو ہٹا دیا گیا بڑی عمارت کو ختم کر کے مقام ابراہیم کو اسٹیل کے خوبصورت خول میں بند کر کے اصلی مقام پر رکھا گیا۔ لکڑی کے منبر کو پیچھے منتقل کر دیا گیا اور چاہ زمزم کی عمارت کو ختم کر کے تہہ خانہ تعمیر کر کے اس کے اندر منتقل کر دیا گیا۔

البتہ مطاف میں عین کنواں کے اوپر ایک گول نشان لگا کر اس کے اوپر بیر زمزم لکھ دیا گیا اور بوقت ضرورت اس گول کالے سنگ مرمر کے ڈھکن کو کھولا بھی جا سکتا تھا۔ زمزم کے Bassment کی چھت اب مطاف کے فرش کے بالکل برابر ہے جہاں بغیر کسی رکاوٹ کے باسانی طواف کیا جا سکتا ہے۔ حرم شریف کی توسیع حرم کے کام سے متاثر نہ ہو۔

آب زمزم کے بارے میں فرمان نبوی ﷺ

☆ دنیا میں بہترین پانی زمزم کا ہے۔

☆ زمزم کا پانی جس نیت سے پیا جائے گا اللہ تعالیٰ اس ارادے کو پورا کرے گا بشرطیکہ ارادہ نیک ہو۔

☆ آب زمزم پیٹ بھرنے والی غذا ہے اور بیمار کے لئے شفاء ہے۔

☆ جہنم کی آگ اور زمزم کا پانی دونوں جمع نہیں ہو سکتے۔

☆ آب زمزم موجب برکت وشفاء ہے۔

☆ زمزم خوب پیٹ بھر کر پینا چاہئے۔

☆ مومنوں اور منافقوں کے درمیان فرق یہ ہے کہ منافق زمزم پیٹ بھر کر نہیں پیتے۔

پانی کا ذائقہ معمولی سا نمکین ہے اور معمولی سی چکناہٹ بھی ہے۔ اس کا ذائقہ خوشگوار ہے اور ہر قسم کے جراثیم سے پاک ہے۔ پانی کبھی خراب نہیں ہوتا اور نہ ہی بدبو آتی ہے۔ زمزم کا ہزار ہا سال تک جاری رہنا اور اربوں انسانوں کا ہزارہا سال سے اس سے سیراب ہونا ایک عظیم معجزہ ہے۔ اس متبرک پانی سے استنجا کرنا، بدن اور کپڑے سے نجاست دور کرنا منع ہے البتہ برکت کی نیت سے غسل یا وضو ہو سکتا ہے۔

سعودی فرماں روا شاہ خالد نے مشہور انجینئر یحییٰ کوشک کو اس پاکیزہ کنوئیں کی صفائی کا کام سونپا تھا۔ پہلی دفعہ دو غوطہ خوروں کو چاہ

زمزم کے اندر اتارا گیا۔ جدید کیمروں کی مدد سے اندر کی تصاویر اتاری گئیں۔ ایک رپورٹ کے مطابق چٹانوں سے پانی کا چشمہ پھوٹتا ہے اور ایک بڑی چٹان پر "باذن اللہ" کندہ ہے اور ان چٹانوں پر رنگ برنگی تہیں جمی ہوئی ہیں جن سے قدرتی طور پر فلٹریشن ہوتی ہے۔ پتھروں کی رنگت بالکل نئے پتھروں کی طرح ہے ان پر پانی کا کوئی اثر نظر نہیں آتا۔ جس چٹان پر "باذن اللہ" کندہ ہے اس کی لمبائی ۱۷ میٹر ہے۔ یہ تصویر مووی کیمروں سے لی گئی تھیں۔ بعض مقامات پر پانی کا بہاؤ اتنا شدید تھا اور بخارات کی ایسی دھند تھی کہ کیمرے کی روشنیاں بے کار ہو جاتی تھیں اور اسپیشل روشنیاں استعمال کرنا پڑتی تھیں۔ پانی کے اخراج کے لئے چار بڑے پمپ استعمال کئے گئے مگر پانی کو نہ توڑ سکے۔ غوطہ خور اندر داخل ہونے سے پہلے آب زمزم سے وضو کر کے غسل کرتے اور پھر اندر داخل ہوتے تھے یہ کام دو مرحلوں میں مکمل کیا گیا اور اس طرح کل سات ماہ خرچ ہوئے اور یہ کام ۱۳۹۹/۷/۲۵ ہجری کو پایہ تکمیل تک پہنچا۔ ایک مصری ڈاکٹر کی ریسرچ کے مطابق آب زمزم میں یہ معدنیات پائی جاتی ہیں۔

☆میگنیشیم سلفیٹ ☆سوڈیم سلفیٹ
☆سوڈیم کلورائیڈ ☆کیلشیم کاربونیٹ
☆پوٹاشیم نائٹریٹ اور ☆ہائیڈروجن سلفر

گویا انسان کے جسمانی نظام کو درست رکھنے اور مختلف بیماروں کو دور کرنے کے لئے جتنی معدنیات مفید اور ضروری ہیں وہ سب زمزم میں پائی جاتی ہیں جو اس بات کی تصدیق ہے کہ حضور کا یہ فرمان بالکل برحق ہے کہ زمزم ہر بیماری کے لئے شفاء ہے یا ہر اس مقصد کے لئے ہے جس کے لئے پیا جائے۔ ایک رپورٹ کے مطابق صرف حج کے دنوں میں حجاج کرام دس ہزار مکعب میٹر آب زمزم کا روزانہ استعمال کرتے ہیں یعنی ایک گھنٹہ میں تقریباً ۶۵۷ مکعب میٹر آب زمزم حاجیوں کے استعمال میں آتا ہے۔ ایک لیبارٹری آب زمزم کی روزانہ فراہمی کا جائزہ لیتی ہے۔ ہر روز ۴۰ ٹن آب زمزم ٹینکروں کے ذریعہ عازم حج کے لئے مسجد نبوی ﷺ پہنچایا جاتا ہے۔

آب زمزم پر نئی تحقیق

جاپان کے مایہ ناز سائنس داں ڈاکٹر مسارو ایموٹو نے انکشاف کیا ہے کہ آب زمزم میں ایسی خصوصیات پائی جاتی ہیں جو اس کے سوا دنیا میں کسی بھی پانی میں موجود نہیں۔ انہوں نے نینو نامی ٹیکنالوجی کی مدد سے آب زمزم کا ایک قطرہ عام پانی کے ایک ہزار قطروں میں شامل کیا جائے تو عام پانی میں بھی وہی خصوصیات پیدا ہو جاتی ہیں جو زمزم میں ہیں۔ ڈاکٹر ایموٹو جاپانی میں قائم ہیڈ وانسٹیٹیوٹ برائے تحقیق کے سربراہ ہیں اور آج کل مملکت کے دورے پر آئے ہوئے ہیں انہوں نے اپنے ایک لیکچر میں کہا کہ جاپان میں انہیں ایک عرب باشندے سے آب زمزم ملا جس پر انہوں نے متعدد تحقیقیں کی ہیں تحقیق سے معلوم ہوتا ہے زمزم کے ایک قطرے کا بلور (ایک چمکدار معدنی جوہر) انفرادیت رکھتا ہے۔ دیگر کسی پانی کے قطرے کے بلور سے مشابہت نہیں رکھتا۔ کرہ ارض کے کسی خطے سے لئے گئے پانی کے خواص زمزم سے کسی طرح بھی مشابہت نہیں رکھتے۔

انھوں نے لیبارٹی ٹیسٹ کے ذریعہ معلوم کیا کہ آب زمزم کے خواص کو کسی بھی طرح تبدیل کرنا ممکن نہیں۔ اس کی اصل وجہ جاننے سے سائنس قاصر ہے۔ زمزم کی ساری سائیکلنگ کرنے کے بعد بھی اس کے بلور میں تبدیلی نہیں پائی گئی۔ جاپانی سائنسدان نے مزید انکشاف کرتے ہوئے کہا کہ مسلمان کھانے، پینے اور ہر کام سے پہلے بسم اللہ پڑھتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جس پانی پر بسم اللہ پڑھی جائے اس میں عجیب قسم کی تبدیلی وقوع پذیر ہوتی ہے۔ لیبارٹری ٹیسٹ کے ذریعہ عام پانی کو طاقتور خوردبین کے ذریعہ دکھایا گیا اور اس پر "بسم اللہ" پڑھنے کے بعد دیکھا گیا تو اس کے ذرات میں تبدیلی واقع ہوگئی تھی۔ بسم اللہ پڑھنے کے بعد پانی کے قطرے میں خوبصورت بلور بن گئے تھے۔ انہوں نے کہا انھوں نے پانی پر قرآنی آیات پڑھوئیں تو اس میں عجیب قسم کا تغیر واقع ہوا۔ انھوں نے کہا کہ پانی میں اللہ تعالیٰ نے عجیب قسم کی صلاحتیں رکھیں ہیں۔ پانی میں قوت سماع، احساس، یادداشت اور ماحول سے متاثر ہونے کی صلاحیت ہے۔ اگر پانی پر قرآن مجید کی آیات کی تلاوت کی جائے تو اس میں مختلف امراض سے علاج کی صلاحیت بھی پیدا ہوسکتی ہے۔ پانی ماحول کے منفی اور مثبت حالات کا اثر قبول کرتا ہے۔ ڈاکٹر ایموٹو نے کہا کہ کرۂ ارض کی تمام مخلوقات خواہ وہ بظاہر جمادات ہی کیوں نہ ہوں ان میں ماحول کا اثر قبول کرنے کی صلاحیت ہے۔ کائنات کا ہر ذرہ شعور رکھتا ہے اور اسی شعور کے نتیجہ میں وہ اپنے خالق کی تسبیح میں مصروف ہے۔

زکوٰۃ دینے کا طریقہ

عاملین کا قول ہے کہ جب تک کسی کو زکوٰۃ نہیں دی جاتی یا صاحب زکوٰۃ کی اجازت نہیں ہوتی۔ تو عمل میں اثر نہیں ہوتا یہی وجہ ہے کہ لوگ پڑھتے ہیں اور فائدہ حاصل کرتے ہیں اور فائدہ نہیں ہوتا۔ جن صاحبوں سے اجازت لیتے ہیں وہ اجازت دے دیتے ہیں۔ مگر ان میں سے اکثر ایسے ہوتے ہیں جنہوں نے خو بھی زکوٰۃ نہیں دی۔ اس لئے اگر عملیات کا شوق ہو تو جب تک خود باقاعدہ زکوٰۃ نہ دیں۔ صرف سنے سنائے یا لکھے ہوئے پر اعتبار کر کے مفت میں نقصان نہ کریں۔ ہاں اگر یقین کامل ہو کہ جو شخص اجازت دے رہا ہے۔ وہ خود صاحب زکوٰۃ ہے تو پھر ضرور اثر ہوگا۔

اب زکوٰۃ کے دو طریقے ہیں۔ اول تو یہ کہ جو عمل ہمیں پڑھنا ہے۔ صرف اسی کی زکوٰۃ دیدی جائے۔ ایک یہ کہ حروف کی زکوٰۃ دیدی جائے پھر علیحدہ علیحدہ کسی عمل کے لئے زکوٰۃ کی ضرورت نہیں رہتی۔ حروف کی زکوٰۃ دینا اگرچہ ایک مشکل کام ہے لیکن پہلے زمانے کے عامل حروف تہجی کی زکوٰۃ دے لیا کرتے تھے حقیقت میں عامل وہی شخص ہے جو حروف تہجی کی زکوٰۃ دیدے۔ اب ہر عمل کی علیحدہ زکوٰۃ ہے اور یہ ظاہر ہے کہ لاتعداد عملیات کی زکوٰۃ کا طریقہ بیان نہیں کیا جا سکتا اس لئے زکوٰۃ کے عام طریقہ بیان کر دیئے جاتے ہیں۔ پہلا طریقہ یہ ہے کہ جس عمل کو تم کرنا چاہتے ہو اس کو پہلے سوا لاکھ دفعہ پڑھ لو۔ اس عمل کے عامل ہو جاؤ گے۔ عموماً چالیس دن میں زکوٰۃ دینے کی مدت ہے۔

فائدہ : اگر صرف مطلوب کا نام ایک لاکھ پچیس ہزار مرتبہ پڑھا جائے تو یہی عمل تسخیر ہے۔ کسی عمل کے پڑھنے کی ضرورت نہیں۔ اس سے یقیناً مطلوب مسخر ہو جائے گا۔ جو بھی تمہارا نام ہے سوا لاکھ مرتبہ پڑھو تو تمہارا ہمزاد مسخر ہو جاتا ہے۔

اصول : سوا لاکھ مرتبہ کسی اسم یا آیت یا عمل کو چالیس دنوں میں پورا کرنے سے زکوٰۃ اکبر ہو جاتی ہے تو وہ شخص عامل ہو جاتا ہے وہ جب بھی اس عمل کو پڑھے گا تو پورا پورا فائدہ ہوگا دوسرا طریقہ زکوٰۃ اصغر کا ہے زکوٰۃ کا عامل کسی کو اجازت نہیں دے سکتا اور اکثر اوقات زکوٰۃ اصغر سے عمل صرف ایک ہی مرتبہ کام دیتا ہے۔ زکوٰۃ اکبر کا عامل دوسرے کو بھی اجازت دے سکتا ہے۔ زکوٰۃ اصغر کا طریقہ یہ ہے کہ جو عمل تم پڑھنا چاہتے ہو اس کے اعداد بحساب ابجد نکال لو جس قدر اعداد ہوں اتنی مرتبہ پڑھو۔

(زکوٰۃ حروف تہجی) ہر حرف کو چار ہزار چار سو چوالیس مرتبہ (۴۴۴۴) مرتبہ ۲۸ روز تک پڑھو چونکہ ابجد کے کل حرف ۲۸ ہیں اس لئے ہر ہر حرف کا موکل ہمراہ ضرور پڑھنا ہوگا بغیرہ موکل کے زکوٰۃ نہیں دی جا سکتی۔ اسی طرح ہر عمل کی زکوٰۃ اس کے موکل کے زکوٰۃ اس کے موکل کے ساتھ دی جاتی ہے حروف تہجی کے موکل تو میں لکھے دیتا ہوں اور آخر میں موکل بنانے کا قاعدہ لکھ دوں گا۔ تا کہ جس عمل کا موکل آپ بنانا چاہیں بنا سکیں پڑھنے کا قاعدہ یہ ہے، پہلے لفظ اجب لگا کر پھر موکل کا نام لے کر پھر اس عمل کو پڑھو خواہ وہ کوئی عمل ہو۔ مثلاً کوئی شخص حرف الف کی زکوٰۃ دینا چاہتا ہے اور الف کا موکل اسرافیل ہے تو زکوٰۃ دینے میں یوں پڑھیں گے۔

أُجب یَا اِسرافیلُ بِحَقِ یا الُف.

یا مثلاً اجب یا عطرائیل بحق قل هو الله احد .

یا مثلاً اجب یا جبرائیل بحق بسم الله الرحمن الرحیم.

امید ہے کہ آپ اس تشریح سے طریقہ زکوٰۃ سمجھ گئے ہوں گے۔ حروف تہجی کے موکل حسب ذیل ہیں یہ مرکب کہلاتے ہیں۔

جدول حروف تہجی معہ موکلات

ا	ب	ت	ث	ج	ح	خ
اسرائیل	جبرائیل	عزرائیل	میکائیل	کنکائیل	شکفیل	میکائیل
ہ	ذ	ر	ز	س	ش	ص
دردائیل	اسرائیل	اموکیل	شرفائیل	ہمواکیل	ہمرائیل	حجمائیل
ض	ط	ظ	ع	غ	ف	ق
عطکائیل	اسمائیل	لوزائیل	لومائیل	لو خائیل	حمائیل	عطرائیل
ک	ل	م	ن	و	ہ	ی
هرروزائیل	طاطائیل	رویائیل	لولائیل	رفتائیل	دردائیل	سراکطائیل

زکوٰۃ مندرجہ بالا طریقے پر دی جائے گی اس کے بعد جب کوئی مشکل آئے تو اس حرف کو معہ موکل ایک نشست میں ایک ہزار آٹھ سو مرتبہ پڑھو اور دیکھو کہ حرف میں کس قدر اثر ہے۔

حروف تہجی کے متعلق ہر حرف سے مخصوص کام لینے کے اور بھی طریقے ہیں دنیاوی ہر حاجت کے لئے یہ حروف کام دیتے ہیں۔ ان کے خواص اکثر کتب جفر میں درج ہے۔

یہ یاد رہے کہ اگر زکوٰۃ اکبر ادا کرنی ہو تو جس حرف کی زکوٰۃ ادا کرنا ہے اس کو ۲۸ر دن تک پڑھنا ہے اور حروف کی متعلقہ منزل کے دن زکوٰۃ شروع ہوگی۔ اگر زکوٰۃ اصغر ادا کرنا ہے تو حرف الف سے شروع کرو جب کہ قمر منزل شرطین میں ہو ۴۴۴۴ بار پڑھو۔ اسی طرح ہر حرف زکوٰۃ اس کی متعلقہ منزل میں ادا کرو۔ ۲۸ر منزل قمر کی ہیں لہٰذا تقویم سے دیکھ کر ایک نقشہ تیار کرلو کہ کس دن کس حرف کی زکوٰۃ کس منزل میں ادا کرنا ہے اور اس منزل کا وقت کب سے کب تک رہے گا۔ ترتیب وار حروف تہجی ترتیب وار منازل سے متعلق ہیں اگر کسی ایک حرف کی زکوٰۃ اصغر ادا کرنا ہے تو اس حرف متعلقہ منزل میں ۴۴۴۴ بار پڑھ لو ایک ہی دن میں زکوٰۃ ادا ہو جائے۔

حروف تہجی کی زکوٰۃ ادا کرتے وقت یہ نیت کرنا ہوگی کہ ایک حرف کی زکوٰۃ ادا کر رہے ہیں یا تمام حروف تہجی کی اگر تمام حروف تہجی زکوٰۃ کی نیت کی ہے اور اگر کسی وجہ سے چند حروف کی زکوٰۃ دینے کے بعد زکوٰۃ کا سلسلہ ٹوٹ گیا تو تمام زکوٰۃ عمل باطل ہو جائے گی لیکن اگر ایک ہی حرف کی نیت کی تھی اور ایک ہی وقت ایک ہی دن میں ادا کر دی تو اس ایک حرف کی زکوٰۃ ادا ہو جائے گی یہ بے ترتیب حروف سے بھی دی جاسکتی ہے ہر زکوٰۃ کے بعد نیاز دلاؤ۔

جدول حروف تہجی مع منازل

نمبر شمار	حروف	منازل	نمبر شمار	حروف	منازل
۱	ا	شرطین	۱۵	س	غفرہ
۲	ب	بطین	۱۶	ع	زبانا
۳	ج	ثریا	۱۷	ف	اکلیل
۴	ہ	دوبران	۱۸	ص	قلب
۵	کا	ہقعہ	۱۹	ق	شور
۶	د	ہنعہ	۲۰	ر	نعائم
۷	ز	فراء	۲۱	ش	بلدہ
۸	ح	نثرہ	۲۲	ت	ذابح
۹	ط	طرفہ	۲۳	ث	بلعہ
۱۰	طرفہ	جبہہ	۲۴	خ	سعود
۱۱	ک	زہرہ	۲۵	ذ	اخبیہ
۱۲	ل	صرفہ	۲۶	ض	مقدم
۱۳	م	عوا	۲۷	ظ	موخر
۱۴	ن	سماک	۲۸	غ	رشا

موکل بنانے کا طریقہ:۔ جس نام یا جس عمل یا جس عبارت کا موکل نکالنا مقصود ہو۔ تو اس کے حرف ملفوظی بناؤ۔ یعنی جو حرف جس طرح بولا جاتا ہے۔ اس طرح لکھو اس کو ملفوظی کہتے اور یہ قاعدہ میں پہلے لکھ آیا ہوں۔ مثلاً جو حرف ج کا ملفوظ جیم ہے۔ اب جس چیز کا موکل نکالنا ہے اس کے تمام حروف ملفوظی کر کے ان کے اعداد بحساب ابجد نکال کر ان کو ۲۸ پر تقسیم کرو جو تقسیم سے بچ جائے۔ اس کو شروع ابجد سے شمار کرو۔ جہاں ختم ہو اس حروف کو لکھ لو اور پھر ملفوظی کرو اگر وہ ۲۸ سے زیادہ ہے تو ۲۸ پر تقسیم کرو اگر ۲۸ سے کم ہے تو اسی طرح رہنے دو اور پھر ابجد پر پیش کرو جو باقی بچے ابجد پر پھیلاؤ جو حرف برآمد ہو پہلے دو حرف بھی اس میں شامل کرو اب تین حروف ہو گئے ان تینوں حرفوں کو ملفوظی کر کے ان کے اعداد حاصل کرو اور ۲۸ پر تقسیم کر کے جو عدد اس سے باقی بچے۔ اس کا حرف بنا کر آخر میں ایل لگا دو بس یہی نام یا حرف عبارک کا موکل ہے۔

مثال ہمیں زید کے نام کا موکل بنانا ہے تو اس کے مفلوظی حروف بنایئے زا، ی ا، دال، اعداد، اعداد ۵۴ کو ۲۸ پر تقسیم کریں تو باقی بچے ۲۶۔ اب اس کو شروع ابجد سے شمار کیا تو چھبیسواں حراف ض آیا۔ اب ض کو ملفوظی کیا۔ ض عدد ۸۰۵ر اس کو ۲۸ر پر تقسیم کیا باقی ۲۴ بچے۔ حرف خ نکلا۔ اب ضاد شین خ کے اعداد لئے ۱۷۶۶ ہوئے ۲۸ پر تقسیم کیا باقی ۲

بچے ابجد میں دوسرا حرف ب ہے لہٰذا موکل بائیل ہوا۔

دوسرا طریقہ یہ ہے کہ اب پہلی مرتبہ بچے تو تھے ۲۶۔ دوسری مرتبہ ۲۱۔ تیسری مرتبہ ۲۴۔ ان کو جمع کیا تو ۷۱ ہوئے ۲۸ پر تقسیم کیا تو باقی بچے ۱۵۔ ابجد میں پندرہ ہواں حرف س نکلا۔ اب اس کے آگے ایل بڑھادیا تو سائیل بنا۔ پس معلوم ہوا کہ زید کا موکل سائیل ہے۔ اب اسم زید کی زکوٰۃ ہم یوں دیں گے اجب یا سائیل بحق زید۔

نوٹ موکل بنانے کے اور بھی طریق ہیں جن کو بوجہ طوالت بیان نہیں کیا جا سکتا۔ یہ قاعدہ آسان اور قریب الفہم ہے حروف تہجی میں موکل لکھے گئے ہیں۔ اگر کوئی موکل اس قاعدہ پر صحیح نہ آئے تو غلط نہ سمجھیں اس لئے کہ دوسرے قواعد سے موکل نکالے گئے ہیں موکل بنانے کا یہ طریقہ نہایت موثر ہے بلکہ کوئی صاحب حروف تہجی کے بھی اس طرح موکل بنا کر زکوٰۃ دیں گے تو زکوٰۃ نکل جائے گی۔

اسم باری تعالیٰ: ۔کامل عاملین کا مجرب عمل ہے کہ اپنے نام کے اعداد و اسمائے باری تعالیٰ پڑھنے سے بے انتہا فوائد حاصل ہوتے ہیں قاعدہ یہ ہے کہ اپنے اصلی نام کے اعداد بحساب ابجد قمری حاصل کرو جو عدد حاصل ہوں اسی کے ہم عدد خدا کا نام تلاش کرو۔ اگر ایک ہی نام مل جائے تو بہتر ہے نہ ملے تو دو یا تین غرض جس قدر نام ہم عدد مل سکیں ان کو روزمرہ اس تعداد میں پڑھو جو تمہارے نام کے اعداد ہیں پڑھنے کا وقت وہی ہے جو تمہارے ستارے کا ہے اس عمل سے طرح طرح کے فوائد حاصل ہوں گے ملازمت ترقی اولاد صحت غرض کہ دین و دنیا کے مقاصد کے واسطے تیر بہدف میں خدا کے ناموں کے ضرورت ہوتی اس وجہ سے یہ تعداد اکثیر خدا کے نام معہ اعداد درج کئے جاتے ہیں تا کہ طالبین کو آسانی ہو۔ یہ سمجھیں کہ یہ خدا کے صفاتی ناموں کی مکمل فہرست ہے بلکہ اس کے علاوہ اور بھی نام ہیں۔ اگر ان ناموں میں سے اتفاقاً کوئی ہم عدد اسم نہ ملے تو تلاش کر کے دوسرا ان ہم عدد اسم پڑھ سکتے ہیں جو اعداد اسماء کے ساتھ دیئے گئے ہیں۔ خود بھی ان کی میزان کی جانچ کرلیں کتابوں میں غلطی کا امکان ہوجاتا ہے نیز معنی کا خیال کر کے اگر اپنے مطلوب کے ہم معنی کو اسم پڑھ لیں تو اور بھی زیادہ تاثیر ہوگی اور طالب کے سر نام کا حرف جس عنصر سے متعلق ہے اسم باری تعالیٰ بھی اسی عنصر کا ہو یا موافق عنصر کا ہو۔ فوراً اثر ہوگا۔

اسمائے الٰہی معہ اعداد

اسماء	اعداد	اسماء	اعداد	اسماء	اعداد	اسماء	اعداد	اسماء	اعداد
اللہ	۶۶	بصیر	۳۰۲	جابر	۲۰۶	حکم	۶۸	ذوالجلال	۸۰۲
الٰہ	۳۶	بدوح	۲۰	جلیل	۷۳	حافظ	۹۸۹	رحیم	۲۵۸
امر	۲۴۱	باعث	جمیل	۵۷۳	۸۳	خبیر	۸۱۲	رحمن	۲۹۸
احد	۱۳	باسط	۷۲	جامع	۱۱۴	خیر	۸۱۰	رقیب	۳۱۲
اعلیٰ	۱۱۱	بر	۲۰۲	حی	۱۸	خافض	۱۴۸۱	رشید	۵۱۴
اولیٰ	۴۷	باری	۲۱۳	حفیظ	۹۹۸	خادع	۶۷۵	رؤف	۲۸۶
اعلم	۱۴۱	باطن	۶۲	حنان	۱۰۹	خالق	۷۳۱	رفیق	۳۹۰
اکرم	۲۶۱	باقی	۱۱۳	حمید	۶۲	خاطر	۸۱۰	رب	۲۰۲
اکبر	۲۲۳	بدیع	۸۶	حاکم	۶۹	دلیل	۷۴	رفیع	۳۶۰
اول	۳۷	تواب	۴۰۹	حلیم	۸۸	دیان	۶۵	رزاق	۳۰۸
آخر	۸۰۱	ثابت	۹۰۳	حکیم	۷۸	داعی	۸۵	رافع	۳۵۱
اصدق	۱۹۵	جبار	۲۰۶	حسیب	۸۰	دائم	۵۵	زکی	۳۷
احکم	۱۲۹	جواد	۱۴	حق	۱۰۸	ذاکر	۹۲۱	سلام	۱۳۱
سمیع	۱۸۰	غفار	۲۱۸۱	معز	۱۱۷	مقوی	۱۵۶	واسع	۱۳۷
سید	۷۴	غنی	۱۰۶۰	متعالی	۵۵۱	مانع	۱۶۱	وافی	۹۷
سبحان	۱۲۱	غافر	۱۲۸۱	مغنی	۱۱۰۰	نور	۲۵۶	والی	۴۷
ستار	۶۶۱	فرد	۲۸۴	معطی	۱۲۹	ناصر	۳۴۱	وہاب	۱۴۶
سبوح	۷۶	فتاح	۴۸۹	ماجد	۴۸	نافع	۲۰۱	واجد	۱۴۱
شہید	۳۱۹	قائم	۱۵۱	مجید	۵۷	نعیم	۱۷۰	وکیل	۶۶
شافی	۳۹۱	قابض	۹۰۳	علیم	۱۱۵	ولی	۴۶	ہادی	۲۰
شفیع	۴۶۰	قیوم	۱۵۶	مطہر	۲۵۴	ودود	۲۰	ہو	۱۱
شکور	۵۲۶	قادر	۳۰۵	منتقم	۵۲۰	رحم الراحمین			
صبور	۲۹۸	مقتدر	۷۴۴	معید	۱۲۴	احکم الحاکمین			۵۸۸
صمد	۱۳۴	قدیر	۳۱۴	محی	۵۸	احسن الخالقین			۲۲۹
صادق	۱۹۵	قدوس	۱۷۰	منیر	۲۰۰	یہدی من المشرین			۹۴۱

نسار	۱۰۰۱	قریب	۳۱۲	مذل	۷۷۰	خیر الناصرین	۹۵۳
طاہر	۲۱۵	قوی	۱۱۶	مجیب	۴۹۰	یارحمٰن یا رحیم	۳۳۳
طیب	۲۳	قاہر	۳۰۶	مصور	۳۳۳۶	سلام قول من رب الرحیم	۵۷۷
طالب	۴۲	قاضی	۹۱۱	مقتدر	۷۷۴	ذوالجلال والاکرام	۸۴۹
ظاہر	۱۱۰۶	کافی	۱۱۱	مقسط	۲۰۹	یاعلیم یا حکیم	۱۱۰۱
علیم	۱۵۰	لطیف	۱۲۹	مقیت	۵۵۰	لاالٰہ الا اللہ	۲۵۰
عظیم	۱۲۰	کریم	۲۷۰	متین	۵۰۰	فسیکفیکھم اللہ	۱۶۵
عالی	۱۱۱	کفیل	۱۴۰	متکبر	۱۱۳۵	ھو نسمیع العلیم	۸۸۰
علیم	۱۵۰	لطیف	۱۲۹	مقیت	۵۵۰	حسبنا اللہ ونعم الوکیل	
علی	۱۱۰	مبدی	۵۶	ملک	۹۰	یامالک یا اللہ	۳۵۰
عزیز	۹۴	موٴمن	۱۳۶	منش	۴۴۰	اکرم الاکرمین	۱۷۹
عالم	۱۴۱	متکبر	۲۶۲	مقدم	۱۸۴	اللہ لطیف	۶۱۴
عدل	۱۰۴	مھیمن	۱۴۵	مواخر	۸۴۶	یا علی یاعظیم	۱۹۵
غفو	۱۵۶	مالک	۹۱	مہلک	۹۵	یا حی یاقیوم	۱۱۵۴
غیاث	۱۵۱۱	مجیب	۵۵	محیط	۶۷	حسبنا اللہ ونعم الوکیل	۱۹۶
غفور	۱۲۸۶	مکرم	۲۰۰	مخرج	۸۱۴		۳۱۴

امثال حضرت سلیمان علیہ السلام

☆ خداوند تعالیٰ کی تنبیہ کو حقیر مت جان اور اس کی تادیب سے بیزار مت ہو، کیوں کہ خدا تعالیٰ جس کو پیار کرتا ہے اسے تنبیہ کردیتا ہے۔

☆ اپنی نگاہ میں آپ کو دانش مند مت جان، خداوند تعالیٰ سے ڈر اور بدی سے باز رہ۔

☆ اپنے ہمسایہ پر بدی کا منصوبہ مت باندھ، جس حال میں کہ وہ بے فکر ہو کر تیرے پاس رہتا ہے۔

☆ کسی انسان سے بے سبب جھگڑا مت کر کہ اس نے تجھ سے بدی نہیں کی۔

☆ شریر کی بدکاریاں اسکو پکڑلیں گی اور وہ اپنے ہی گناہ کی رسیوں سے جکڑا جائے گا۔

ادارہ

اس ماہ کی شخصیت

از: کنول

نام: محمد کاظم علی

نام والدین: صبیحہ بیگم، مظہر علی

تاریخ پیدائش: ۶ ستمبر ۱۹۹۶ء

قابلیت: بی ایس سی کمپیوٹر

آپ کا نام ۱۱ حروف پر مشتمل ہے، ان میں سے ۲ حروف نقطے والے ہیں، باقی ۹ حروف، حروف صوامت سے تعلق رکھتے ہیں۔ عنصر کے اعتبار سے آپ کے نام میں چار حروف آتشی، چار حروف خاکی، دو حرف آبی اور ایک حرف بادی ہے، بہ اعتبار تعداد کسی حرف کو غلبہ حاصل نہیں ہے، البتہ بہ اعتبار اعداد آپ کے نام میں آبی حروف کو غلبہ حاصل ہے۔ آپ کے نام کا مفرد عدد ۲، مرکب عدد ۱۱ اور آپ کے نام کے مجموعی اعداد ۱۲۳ ہیں۔

۲ کا عدد حیا اور سادگی سے وابستہ ہے، دو کا عدد باہمی معاہدے کی علامت ہے، اس عدد کا حامل فنون لطیفہ کا شیدائی ہوتا ہے، یہ کافی حد تک شوقین مزاج ہی ہوتا ہے، دل بستگی کا سامان جہاں بھی میسر آجائے یہ وہاں ضرور شرکت کرتا ہے۔ ۲ عدد والے شخص ایک خاص کشش ہوتی ہے اور اس کے انداز میں اور آواز میں ایک خاص قسم کی جاذبیت بھی ہوتی ہے جو لوگوں کو اپنی طرف کھینچتی ہے۔ ۲ عدد کے لوگ صبر و تحمل کی دولت سے سرفراز ہوتے ہیں انہیں کم عمر بچوں سے محبت ہوتی ہے ۲ عدد کے لوگ دور اندیش ہوتے ہیں اور حکمت عملی ان کی ذات کا جزو ہوتی ہے۔ ۲ عدد کے لوگ ہر معاملے میں پھونک پھونک کر قدم رکھتے ہیں، یہ لوگ اپنی زندگی کو شریفانہ انداز میں گزارنے کے قائل ہوتے ہیں لیکن اگر انہیں صحیح قسم کا ماحول نصیب نہ ہو تو پھر ان کے بھٹکنے میں دیر نہیں لگتی اور اگر یہ بھٹک جائے تو پھر ان کا سنبھلنا مشکل ہوتا ہے۔ ۲ عدد کے لوگ مشتعل مزاج ہوتے ہیں، ان میں ایک طرح کا استحکام اور ایک طرح کی مضبوطی ہوتی ہے۔

۲ عدد کے لوگوں کی تندرستی ایک جیسی نہیں رہتی، یہ اکثر مختلف قسم کی بیماریوں کا شکار رہتے ہیں اور سچ یہ ہے کہ یہ لوگ پرہیز نہیں کرتے اور بدپرہیزی ہی کی وجہ سے اکثر بیمار رہتے ہیں، صحت کے معاملے میں ان کی صورت حال عجیب ہوتی ہے۔ کبھی تو یہ ایسے نظر آتے ہیں کہ جیسے کبھی بیمار نہ ہوئے ہوں اور کبھی ایسے نظر آتے ہیں جیسے تندرستی سے ان کا کوئی واسطہ ہی نہ ہو۔ ۲ عدد کے لوگوں میں ایک طرح کی فطری شرم ہوتی ہے لیکن اس کے باوجود یہ اکثر خود کو نمایاں کرنے کی بھی کوشش میں لگے رہتے ہیں، لوگ ان کے خلاف جم کر تبصرے کرتے ہیں، اس وقت یہ صبر وضبط سے کام لیتے ہیں اور سکوت اختیار کرتے ہیں، یہ سکوت ازراہ مصلحت بھی ہوتا ہے اور یہ سکوت اور خاموشی ان کی فطرت کا ایک حصہ بھی ہے۔ ۲ عدد کے لوگوں میں ایک زبردست خوبی یہ ہوتی ہے یہ کام خود کرتے ہیں اور اس کا سہرا دوسروں کے سر باندھ دیتے ہیں اور ایسا کر کے انہیں ایک عجیب طرح کی خوشی کا احساس ہوتا ہے، قوت خیالی کا مادّہ ان میں بہت زیادہ ہوتا ہے، ایسے ہی لوگوں کے بارے میں یہ محاورہ مشہور ہے کہ یہ لوگ جاگتے ہوئے بھی خواب دیکھنے کے عادی ہوتے ہیں۔

۲ عدد کے لوگوں میں روحانی صفات بھی پائی جاتی ہیں، یہ سوچ وفکر اور رہن سہن کے اعتبار سے قدامت پسند ہوتے ہیں، سادہ لوح ہوتے ہیں، سادگی ان کی ذات کا جزو لاینفک ہوتی ہے، یہ عافیت کو اہمیت دیتے ہیں اور لڑائی جھگڑوں سے انہیں وحشت ہوتی ہے۔ ۲ عدد کے لوگ ہر موقع پر اچھے ثابت ہوتے ہیں، دوستی نبھاتے ہیں، لیکن چونکہ حساس ہوتے ہیں اس لئے جلد ہی لوگوں سے بدگمان ہو جاتے ہیں اور جلد ہی اپنا دل صاف بھی کر لیتے ہیں، ان کی زندگی میں روٹھ منائی کا سلسلہ چلتا ہی رہتا ہے، ان میں زبردست صلاحیتیں ہوتی ہیں لیکن طبیعت کے حساس ہونے کی وجہ سے یہ امید کے مطابق ترقی نہیں کر پاتے، ان میں تملق اور چاپلوسی بھی نہیں ہوتی اس لئے بھی یہ کسی بڑے آدمی کے قریب نہیں ہو پاتے۔ چونکہ آپ کا مفرد عدد ۲ ہے اس لئے کم وبیش یہ تمام خصوصیات آپ کے اندر بھی موجود ہوں گی۔ آپ کے مزاج میں سادگی ہے، آپ دیر تک اور دور تک ساتھ نبھاتے ہیں، آپ دوسروں پر بھروسہ کرتے ہیں، آپ کے اندر غور وفکر کی صلاحیتیں موجود ہیں، آپ کی طبیعت میں بھولا پن ہے، آپ عقل سے بہرہ ور ہیں لیکن آپ چالاک نہیں ہیں، آپ کے اندر زود اعتباری بھی ہے، آپ جلد لوگوں پر اعتبار کر لیتے ہیں جو آپ کے لئے ہمیشہ نقصان دہ بنتا ہے۔

آپ کی مبارک تاریخیں: ۲، ۱۱، ۲۰، ۲۹ ہیں، ان

تاریخوں میں اپنے اہم کام کرنے کی کوشش کریں انشاء اللہ کامیابی آپ کے قدم چومے گی، آپ کا لکی عدد ۸ ہے، ۸ عدد کی چیزیں اور شخصیتیں خاص طور پر آپ کو راس آئیں گی اور آپ کی شہرت اور ترقی کا ذریعہ بنیں گی، آپ کی دوستی ان لوگوں سے خوب جمے گی جن کا مفرد عدد ۷، ۸، ۹ ہو، ایک، ۳، ۵ اور ۶ عدد آپ کے لئے عام سے عدد ہوں گے جو وقت اور حالات کے ساتھ ساتھ اپنا برتاؤ بدلتے رہیں گے، ان اعداد کی چیزوں سے نہ آپ کو خاطر خواہ فائدہ ہوگا اور نہ قابل ذکر نقصان۔

۵ کا عدد آپ کا دشمن عدد ہے، اس عدد کے لوگ اور اس عدد کی چیزیں آپ کو نقصان پہنچائیں گی، اگر آپ اس سے احتراز برتیں تو آپ کے لئے بہتر ہوگا۔ آپ کا مرکب عدد ۱۱ ہے، یہ عدد خطرے کا نشان ہے، اس عدد کی وجہ سے اپنی زندگی میں آپ کئی بار فریب اور دھو کے بازوں کے صدمات جھیلنے پڑیں گے، اس عدد کی وجہ سے آپ کو اپنے اہل خانہ سے یا اپنے اقارب سے برسرِ پیکار ہونا پڑے گا، جن کا مرکب عدد ۱۱ ہوتا ہے وہ خود اچھے انسان ہوتے ہیں لیکن انہیں فریب، بلیک میلنگ، عیاری اور مکاری کے صدمے اور حادثے برداشت کرنے پڑتے ہیں۔

آپ کی غیر مبارک تاریخیں: ۶، ۱۲ اور ۱۷ ہیں، ان تاریخوں میں اپنے اہم کام کرنے سے گریز کریں، ورنہ ناکامی کا اندیشہ رہے گا۔

بدھ کا دن آپ کے لئے اہم ہے، آپ اپنے لئے اہم کاموں کی شروعات کے لئے بدھ کو بھی اہمیت دے سکتے ہیں، جمعہ اور اتوار بھی آپ کے لئے اہم ہیں، البتہ پیر کا دن آپ کے لئے مفید نہیں ہے، پیر کے دن آپ کسی بھی کام کی شروعات نہ کریں۔

آپ کا برج سنبلہ اور ستارہ عطارد ہے، پکھراج، ہیرا، نیلم اور پنا آپ کی راشی کے پتھر ہیں ان میں سے کسی بھی پتھر کے استعمال سے آپ کی زندگی میں سنہرا انقلاب آسکتا ہے۔ یہ بات واضح رہے کہ اس دنیا کوئی بھی چیز ہو وہ انسانوں پر باذن اللہ اثر انداز ہوتی ہے، اللہ کی مرضی کے بغیر نہ دوا اثر دکھاتی ہے نہ غذا، اس لئے اللہ پر بھروسہ کرتے ہوئے ان میں سے کسی بھی پتھر کو بشرطیکہ وہ ۸ کریٹ کا ہو، ساڑھے چار ماشہ چاندی کی انگوٹھی میں جڑوا کر اپنے سیدھے ہاتھ کی شہادت کی انگلی میں پہنیں۔ سبز اور آسمانی رنگ آپ کے مبارک رنگ ہیں، کسی نہ کسی صورت میں ان رنگوں کو اہمیت دیں، اگر ان رنگوں کے پردے آپ اپنے گھر کی کھڑکیوں میں لگاتے ہیں تو بہتر ہوگا۔ جنوری، فروری اور جولائی میں خاص طور پر اپنی صحت کا خیال رکھیں، اگر ان مہینوں میں کوئی معمولی سی بیماری بھی لاحق ہو تو آپ اس کا علاج کرنے میں کوتاہی نہ برتیں۔ آپ کو عمر کے کسی بھی حصے میں امراض معدہ، اعصابی کمزوری، امراض پیٹ، السر، پھیپھڑوں کے امراض، جوڑوں کا درد، شانوں کا درد، امراض کمر، پتے اور گردے کے امراض کی شکایت ہوسکتی ہے۔ اگر مذکورہ مہینوں میں ان میں سے کوئی بیماری لاحق ہو تو فوراً اس کے علاج پر دھیان دیں ورنہ بھاری نقصان کا اندیشہ رہے گا۔ آپ کے نام میں ۹ حروف، حروف صوامت سے تعلق رکھتے ہیں، ان کے مجموعی اعداد ۲۵۳ ہیں، اگر ان میں اسم ذات الٰہی کے اعداد ۶۶ بھی شامل کر لئے جائیں تو مجموعی اعداد ۳۱۹ ہو جاتے ہیں۔ ان کا نقش مربع آپ کیلئے بہر اعتبار مفید ثابت ہوگا۔ نقش اس طرح بنے گا۔

۷۸۶

۷۹	۸۲	۸۶	۷۲
۸۵	۷۳	۷۸	۸۳
۷۴	۸۸	۸۰	۷۷
۸۱	۷۶	۷۵	۸۷

آپ کے مبارک حروف پ اور غ ہیں، ان حروف سے شروع ہونے والی اشیاء آپ کو راس آئیں گی، جیسے پالک، پنیر وغیرہ۔

آپ کی فطرت سادگی بھی ہے اور سادہ لوحی بھی، آپ لوگوں کی طرف مائل ہو جاتے ہیں اور نئے اور اجنبی لوگوں پر بھروسہ بھی جلد کر لیتے ہیں جو بعض مرتبہ آپ کے لئے زبردست نقصان وہ بنتا ہے اور آپ کو پچھتانا پڑتا ہے، آپ کی سادگی کا لوگ ہمیشہ فائدہ اٹھائیں گے اور آپ کو نقصان پہنچائیں گے اس لئے حد سے زیادہ بڑھی ہوئی سادگی کو ترک کر دیجئے۔ آپ کے دل و دماغ میں ایک طرح کی بے چینی اور اضطراب رہتا ہے جو آٹھوں پہر آپ کو بے قرار رکھتا ہے۔

آپ کی ذاتی خوبیاں یہ ہیں: رفاقت، وفاداری، بھروسہ، گھریلو سکون، سادہ لوحی، سادگی، تحمل، استقلال، تدبر، باریک بینی، ہمدردی، رفاہ عام کا جذبہ، لوگوں میں مقبولیت وغیرہ۔

آپ کی ذاتی خامیاں یہ ہیں: جلد بھروسہ کر لینا، جلد دوسروں کی طرف راغب ہو جانا، بے پناہ حساس ہونے کی وجہ سے جلد لوگوں سے بدگمان ہو جانا، خواہ مخواہ کا شرمیلا پن، ہر وقت کا

چینی، ٹال مٹول کی عادت، مایوسی اور تردد وغیرہ۔ اس دنیا کے ہر انسان میں کچھ خوبیاں ہوتی ہیں اور کچھ خامیاں، دنیا میں کوئی ایسا نہیں ہوتا جس میں صرف خوبیاں ہوں اور ایسا بھی نہیں ہوتا کہ کسی میں صرف خامیاں ہوں، بس اچھے لوگ وہ سمجھے جاتے ہیں جن میں خوبیاں زیادہ ہوں اور برے لوگ وہ سمجھے جاتے ہیں جن میں برائیاں اور خرابیاں زیادہ ہوں۔

اس کالم میں آپ کو اپنی خوبیوں اور خامیوں کا اندازہ ہو گیا ہوگا۔ اگر آپ اس کالم کو پڑھنے کے بعد اگر اپنی خوبیوں میں اضافہ کرنے کی کوشش کریں گے اور ان خامیوں سے پیچھا چھڑانے کی کوشش کریں گے جن کی طرف ہم نے اشارہ کیا ہے تو آپ کی شخصیت میں چار چاند لگ جائیں گے اور یہ کالم لکھنے کا بھی حق ادا ہوگا۔

آپ کی تاریخ پیدائش کا چارٹ یہ ہے۔

	۶۶	۹۹۹
۱		

آپ کی تاریخ پیدائش کے چارٹ میں ایک، ایک بار آیا ہے جو اس بات کی علامت ہے کہ آپ کے اندر قوت اظہار کی صلاحیت ہے لیکن ایک طرح کی ہچکچاہٹ بھی ہے جو آپ کا اپنا مدعا بیان کرنے سے ہمیشہ روکتی ہے۔

آپ کے چارٹ میں ۲ اور ۳ کی غیر موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ دوسروں کے جذبات واحساسات کی زیادہ پرواہ نہیں کرتے جب کہ آپ کو دوسروں کے جذبات واحساسات کی قدر کرنی چاہئے اور انہیں اہمیت دینی چاہئے، حساب وکتاب اور لین دین کے معاملے میں بھی آپ اکثر غفلت برتتے ہیں جو خود آپ کے لئے غیر مفید ہے۔

آپ کے چارٹ میں ۴ اور ۵ کی غیر موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ گھریلو ذمہ داریوں سے آپ اکثر غفلت برتتے ہیں اور آپ ان مسائل سے جو خانگی قسم کے ہوتے ہیں، راہ فرار اختیار کر لیتے ہیں یہ ایک طرح کی پست ہمتی کی نشانی ہے اور یہ بہر طور آپ کے لئے نقصان دہ ہے۔

۶ آپ کے چارٹ میں دو بار آیا ہے جو اس بات کی غمازی کرتا ہے کہ آپ اپنے پر امن ماحول سے خواہش مند ہیں اور آپ کو اپنے گھر کی دیبائش سے بھی دلچسپی ہے لیکن خوبی کی بات یہ ہے کہ آپ گھر کی سجاوٹ پر غیر ضروری پیسہ برباد نہیں کرتے۔

۷ کی غیر موجودگی اس بات کی علامت ہے کہ آپ خود پر انحصار کرنے سے کتراتے ہیں، آپ کو تنہائی سے بھی خوف ہو سکتا ہے اور کسی بھی وقت کسی اہم کا شکار بھی ہو سکتے ہیں۔

۸ کی غیر موجودگی آپ سے یہ فہمائش کرتی ہے کہ آپ کو اپنے کاموں میں منظم ہونا چاہئے، ہر حال میں کاہلی اور سستی سے آپ کو پرہیز کرنا چاہئے، مادی کاموں میں آپ کی دلچسپی برقرار رہنی چاہئے اور روپے پیسے کی آمد ورفت کے سلسلے میں آپ کو چوکنا رہنا چاہئے۔

آپ کے چارٹ میں ۹ کا عدد تین بار آیا ہے اس سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ آپ کی شخصیت زبردست ہے آپ کے اندر کام کرنے کی اور بڑا آدمی بننے کی زبردست لگن ہے اور انتھک جدوجہد کر سکتے ہیں اور بار بار گرنے کے بعد پھر سنبھل سکتے ہیں، آپ کے اندر فطری خوبیاں بہت زیادہ ہیں اور آپ کے اندر جذبہ ہمدردی بھی ہے اور جذبۂ خیر سگالی بھی، اس طرح کی بے شمار خوبیوں کی وجہ سے آپ اپنے ہم عصروں میں انشاء اللہ ہمیشہ ممتاز رہیں گے۔

آپ کے تاریخ پیدائش کے چارٹ میں کوئی بھی لائن خالی نہیں ہے لیکن کوئی بھی لائن مکمل بھی نہیں ہے جو زندگی کے الجھاؤ، بے پناہ مسائل تہہ در تہہ حوائج اور مختلف انداز کی پیچیدگیوں کی طرف اشارہ کرتی ہے اور جو اس بات کی طرف اشارہ کرتی ہے کہ آپ ہمیشہ کشاکشی کا شکار رہیں گے۔ آپ کے دستخط سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آپ کی طبیعت میں کوئی پیچ وخم نہیں ہیں، آپ اپنا کچھ چھپا کر رکھنا چاہتے ہیں، آپ اپنے ظاہر وباطن میں یکسانیت رکھنے کے قائل ہیں اور لوگوں سے دل کھول کر ملنا آپ کو اچھا لگتا ہے۔

آپ کی تصویر آپ کی صداقت پسندی اور آپ کی عافیت پسندی کو ظاہر کرتی ہے، آپ سچ کو اہمیت دیتے ہیں اور لڑائی جھگڑوں سے دور رہنا پسند کرتے ہیں، یہ الگ بات ہے کہ خواہ مخواہ کی مخالفتیں اور اختلاف اپنے کے گلے میں خود بخود پڑ جاتے ہیں اور آپ کو اضطراب سے دوچار کر دیتے ہیں۔

اگر اس کالم کو پڑھنے کے بعد آپ نے اپنی نوک پلک مزید درست کر لی تو آپ اپنے ہم عصروں میں اور زیادہ محبوب اور ممتاز ہو جائیں گے اور آپ کی شخصیت کا جادو دوسروں پر سر چڑھ کر بولنے لگے گا۔

قسط نمبر: ۱۳

اللہ کے نیک بندے

از قلم: آصف خان

مشہور روایت ہے کہ اکثر و بیشتر حضرت جنید بغدادیؒ سے وعظ کے دوران یہ گزارش کی جاتی کہ جو بات آپ نے ابھی کہی ہے اسے پھر سے دہرادیں، جواب میں حضرت شیخ فرماتے۔

"یہ میرے لئے ممکن نہیں ہے، وہ الفاظ تو اللہ تعالیٰ نے میرے منہ میں ڈال دیئے تھے اور میری زبان کو گویائی عطا کردی تھی، وہ الفاظ نہ کتابوں سے مجھے حاصل ہوئے اور نہ کسی تعلیم سے بلکہ وہ تو محض عطیۂ خداوندی تھا۔"

ایک دوسرے موقع پر حضرت جنید بغدادیؒ سے درخواست کی گئی۔ "شیخ! ابھی کچھ دیر پہلے جو تقریر آپ نے کی ہے، براہ کرم اس کا اعادہ فرمادیں۔"

حضرت جنید بغدادیؒ نے جواب میں فرمایا۔ "اگر وہ الفاظ میرے ہوتے تو میں تمہیں قلم بند کرادیتا اور بار بار کی زحمت سے بچ جاتا۔"

اور یہی ایک حقیقی صوفی کی شان ہے کہ وہ الہام کے ذریعے اپنا مافی الضمیر بیان کرتا ہے۔

☆☆☆

ایک بار حضرت جنید بغدادیؒ کی مجلس وعظ میں چالیس افراد موجود تھے، آپ کے بیان کی اثر انگیزی جب اپنی انتہا کو پہنچی تو حاضرین میں سے بائیس افراد بے ہوش ہوگئے، باقی افراد خاموش بیٹھے رہے مگر آتش معرفت سے ان کے سینے جلنے لگے، پھر یہی جلتا ہوا غبار ان کی آنکھوں سے آنسو بن کر بہنے لگا، بے ہوش افراد میں سے کئی صاحبان دل کی یہ حالت ہوگئی کہ وہ اپنی جانوں سے گزر گئے، اپنی مجلس وعظ کا یہ حال دیکھ کر حضرت جنید بغدادیؒ نے وعظ گوئی ترک کردی۔

پھر جب اہل ذوق حضرات نے اصرار کیا تو حضرت جنید بغدادیؒ نے فرمایا۔ "میں اپنی ہی تقریروں کے ذریعے خود کو ہلاکت میں ڈالنا پسند نہیں کرتا۔"

حضرت جنید بغدادیؒ کے اس اعلان کے بعد صاحبان دل کی صفوں میں گہری اداسی چھاگئی، پھر ایک دن اہل بغداد نے دیکھا کہ حضرت شیخ جنیدؒ دوبارہ منبر پر جلوہ افروز ہوئے، آپ نے ایسی اثر انگیز تقریر کی کہ لوگوں کے دل پگھلنے لگے اور آنکھیں دجلہ فرات کا منظر پیش کرنے لگیں۔

تقریر ختم ہونے کے بعد کچھ قریبی دوستوں نے عرض کیا کہ اچانک اس تبدیلی کا سبب کیا ہے؟

جواب میں حضرت جنید بغدادی نے فرمایا۔ "میں نے اپنے آقا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث مبارک دیکھی ہے، جس میں ارشاد فرمایا گیا ہے کہ مخلوق میں سے بدترین شخص مخلوق کا کفیل بن کر ہدایت کا راستہ دکھائے گا، چنانچہ میں نے اپنے آپ کو بدترین مخلوق تصور کرلیا ہے اور اسی لئے دوبارہ وعظ گوئی شروع کردی ہے۔"

حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا حقیقی مفہوم یہ ہے کہ مسلمان تقریر کے بجائے اپنے عمل سے اہل دنیا کو اسلام کی ترغیب دیتا ہے۔

حضرت جنید بغدادیؒ کا خود کو بدترین مخلوق قرار دینا، عجز وانکسار کی دلیل ہے اور اسی کا نام نفس کشی ہے۔

حضرت شیخ رویمؒ حضرت جنید بغدادیؒ کے گہرے دوست تھے، ایک بار شیخ رویمؒ کہیں جارہے تھے کہ انہیں ایک بڑھیا ملی، ضعیف خاتون نے شیخ رویمؒ کو روک کر کہا۔

"تم سے ایک ضروری کام ہے، اگر تم اسے تکمیل تک پہنچا سکو تو بیان کروں۔"

حضرت شیخ رویمؒ نے وعدہ کرلیا۔

پھر اس ضعیف خاتون نے کہا۔ "اگر تم شیخ جنیدؒ کی مجلس میں جاؤ تو ان سے کہنا کہ تمہیں عوام کے سامنے ذکر الٰہی کرتے ہوئے شرم نہیں آتی؟"

جب حضرت شیخ رویمؒ نے بوڑھی عورت کے یہ الفاظ دہرائے تو حضرت جنید بغدادیؒ نے فرمایا۔ "میں عوام کے سامنے حق تعالیٰ کا ذکر اس لئے کرتا ہوں کہ دنیا میں کسی سے بھی اس کے ذکر کا حق ادا نہیں ہوسکتا۔"

ایک بار حضرت جنید بغدادیؒ وعظ فرما رہے تھے، پھر جب آپ کی تقریر ختم ہو گئی تو ایک شخص اپنی نشست پر کھڑے ہو کر عرض کرنے لگا۔
''شیخ! آپ کی باتیں میرے فہم وادراک سے بالاتر ہیں۔''

جواب میں حضرت جنید بغدادیؒ نے فرمایا۔''اپنی ستر سال کی عبادت قدموں کے نیچے رکھ کر سرنگوں ہو جا، پھر اگر میری باتیں تیری سمجھ میں نہ آئیں تو یقیناً میرا ہی قصور ہوگا۔''

ایک بار کسی شخص نے آپ کے وعظ کی تعریف کرتے ہوئے کہا۔
''شیخ! آپ کی تقریر بے مثال ہے۔''

حضرت جنید بغدادیؒ نے حاضرین مجلس کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔''دراصل یہ شخص اللہ تعالیٰ کی قدرت وصنائی کی تعریف کر رہا ہے کہ اسی ذات پاک نے جنید کے دل ودماغ کو کشادہ کیا ہے اور اسی نے یہ تاثیر زبان بخشی ہے۔''

دنیا بھر میں ایک عجیب شہرت رکھنے والے بزرگ حضرت منصور حلاجؒ بھی حضرت جنید بغدادیؒ کے شاگرد تھے، آپ پہلے حضرت عمر دین عثمانؒ کی صحبت میں رہا کرتے تھے، پھر جب کیف وجذب کا غلبہ بڑھا تو حضرت منصور حلاجؒ اپنے پیر ومرشد سے دلبر داشتہ ہو کر حضرت جنید بغدادیؒ کے آستانہ عالیہ پر حاضر ہوئے اور عرض کیا۔

''میری دل برداشتگی کا سبب یہ ہے کہ بندہ اپنی ہوشیاری ومستی کی وجہ سے ہمہ وقت صفات الٰہی میں فنا نہیں رہ سکتا۔''

حضرت منصور حلاجؒ کی بات سن کر حضرت جنید بغدادیؒ نے فرمایا۔''حسین! تم نے ہوشیاری اور مستی کا مفہوم سمجھنے میں غلطی کی ہے۔''

اور پھر جب منصور حلاجؒ دار ورسن کے مرحلے سے گزرے تو یہ بات ثابت ہو گئی کہ حضرت جنید بغدادیؒ کا قول مبارک ہی درست تھا۔

آپ فرمایا کرتے تھے کہ ایک بار میرا قلب کہیں گم ہو گیا، میں نے خالق کائنات کے حضور دعا کی۔''اے قادر مطلق! مجھے میرا کھویا ہوا دل لوٹا دے۔''

کئی دن تک میں اسی طرح گریہ وزاری کرتا رہا، پھر ایک روز صدائے غیب سنائی دی۔''ہم نے تمہارا قلب اس لئے لیا ہے کہ تم ہماری معیت میں رہو، مگر تم قلب کی واپسی چاہتے ہو کہ غیروں کی طرف متوجہ ہو جاؤ۔''

ایک دن حضرت جنید بغدادیؒ کی مجلس عرفاں آراستہ تھی، ایک شخص نے آپ کے شاگرد حضرت شیخ ابوبکر شبلیؒ کا قول دہرایا۔

''اگر مجھے جنت اور دوزخ کے حصول پر اختیار دیا جائے تو میں جہنم کو اس لئے اختیار کروں گا کہ جنت میری پسندیدہ شئے ہے اور دوزخ حق تعالیٰ کی۔ لہٰذا دوست کی پسندیدہ شئے کو پسند نہ کرنے والا دوست نہیں ہو سکتا۔''

اپنے شاگرد کا یہ قول سن کر حضرت جنید بغدادیؒ نے فرمایا۔''میں تو بندہ ہونے کی حیثیت سے صاحب اختیار ہونے کا دعویٰ نہیں کر سکتا، اس لئے وہ مجھے جہاں بھی بھیج دے گا اس کا شکر ادا کروں گا۔''

ایک بار حضرت جنید بغدادیؒ کے پاؤں میں شدید درد اٹھا، آپ بہت دیر تک اس درد کو برداشت کرتے رہے مگر جب تکلیف حد سے زیادہ بڑھ گئی تو حضرت جنید بغدادیؒ نے سورۂ فاتحہ پڑھ کر اپنے پاؤں پر دم کر لیا، دیکھتے ہی دیکھتے درد غائب ہو گیا اور آپ نے سکون کا سانس لیا۔

ناگہاں ایک صدائے غیب سنائی دی۔''جنید! تجھے اس بات پر ندامت نہیں ہوئی کہ تو نے اپنے نفس کی خاطر ہمارے کلام کو استعمال کیا۔''

یہ سنتے ہی حضرت جنید بغدادیؒ کا پورا جسم خوف سے لرزنے لگا اور آپ پر اس قدر ندامت طاری ہوئی کہ بہت دنوں تک اس واقعے کو یاد کر کے روتے رہے۔

حضرت جنید بغدادیؒ سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل کرتے ہوئے رات کے ایک حصے میں سویا کرتے تھے، بعض بزرگ شب بیداری کو صوفیاء کی معراج سمجھتے تھے، اسی خیال کے پیش نظر اس زمانہ کے مشہور بزرگ حضرت سہل تستریؒ نے حضرت جنید بغدادیؒ کو ایک خط لکھا جس میں تحریر تھا۔

''خواب غفلت سے بچو، اس لئے کہ سونے والا اپنا مقصد حاصل نہیں کر سکتا، جیسا کہ باری تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام کو وحی کے ذریعہ آگاہ کرتے ہوئے فرمایا تھا۔''جو ہماری محبت کا دعویدار ہو کر راتوں کو سوتا ہے وہ جھوٹا ہے۔''

حضرت سہل تستریؒ کے اس خط کے جواب میں حضرت جنید بغدادیؒ نے تحریر فرمایا۔''میرے عزیز بھائی! یہ حکم خاص انبیائے کرام علیہم السلام کے لئے تو ہو سکتا ہے مگر ایک بات یاد رکھو کہ اللہ کی راہ میں بیدار

رہنا ہمارا ذاتی فعل ہے۔ اس کے برعکس ہمارے سونے کا تعلق اللہ کے فعل سے ہے اور اللہ کا فعل انسانوں کے فعل سے بدرجہا بہتر ہے جیسا کہ اس کائنات کے پیدا کرنے والے نے اپنے کلام مقدس میں فرمایا ہے۔ ''نیند ایک بخشش ہے اللہ کی جانب سے اپنے دوستوں پر۔''

ان ہی حضرت سہل تستریؒ سے کسی شخص نے پوچھا کہ آپ کے نزدیک حضرت جنید بغدادیؒ کا عارفانہ مقام کیا ہے؟

''تذکرۃ الاولیاء'' میں حضرت شیخ فریدالدین عطارؒ کی روایت کے مطابق حضرت سہل تستریؒ نے فرمایا۔

''صوفیاء میں جنید کا مرتبہ سب سے ارفع واعلیٰ ہے وہ آدمؑ کی طرح عبادت تو کرتے تھے مگر راہ طریقت کی مشقت برداشت نہیں کرسکتے تھے۔''

یہ روایت نقل کرتے ہوئے حضرت شیخ فریدالدین عطارؒ فرماتے ہیں کہ حضرت سہل تستریؒ کا یہ قول ایک ایسا راز ہے جو ہماری فہم سے بالا تر ہے۔

ہم بھی حضرت سہل تستری کے اس قول پر کوئی تبصرہ نہیں کرسکتے کہ خدا جانے ان کے نزدیک مشقت کا کیا مفہوم تھا؟ اور جہاں تک حضرت جنید بغدادیؒ کی مشقت کا سوال ہے تو ایک دن کسی شخص نے آپ سے سوال کیا۔ ''شیخ! آپ کو یہ بلند درجات کس طرح حاصل ہوجائے؟''

جواب میں حضرت جنید بغدادیؒ نے فرمایا۔ ''چالیس سال تک اپنے پیرومرشد کے دروازے پر کھڑا رہا ہوں، تب کہیں جاکر اس چشم کرم نے مجھے سرفراز کیا۔''

ایک دن برسر مجلس حضرت جنید بغدادیؒ نے فرمایا۔ ''مومنین ذات واحد کی طرح ہیں، مسلمانوں کے گناہ دیکھ کر مجھے اس لئے اذیت پہنچتی ہے کہ میں لوگوں کو اپنے ہی اعضاء تصور کرتا ہوں، اسی وجہ سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے۔ ''جتنی اذیت مجھے پہنچی ہے اتنی اذیت کسی دوسرے نبی یا رسول کو نہیں پہنچی۔''

اس کے بعد حضرت جنید بغدادیؒ نے فرمایا۔ ''میں ایک عرصہ دراز تک ان معصیت کاروں کی حالت زار پر نوحہ خواں رہا، لیکن اب مجھے اپنی خبر ہے نہ زمین و آسمان کی۔''

اپنے دکھ میں تو ہر آنکھ نم ہوتی ہے مگر دوسرے کے غم میں آنسو بہانا دنیا کی سب سے بڑی مشقت اور سب سے مشکل کام ہے، تمام انبیاء کرام میں سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ خاص شان کریمانہ تھی کہ آپ اپنی امت کے غم میں ہر وقت بے قرار و مضطرب رہتے تھے، اس لئے جو صوفی اپنے سینے میں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کا درد رکھتا ہے اور اس درد کی خلش سے ہر وقت بے چین رہتا ہے، وہی سب سے بڑا جانباز ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ حضرت جنید بغدادیؒ اسلام کے جانبازوں میں نمایاں حیثیت رکھتے ہیں۔

حضرت جنید بغدادیؒ اپنی مناجات (دعاؤں) کا آغاز اس طرح کیا کرتے تھے۔ ''اے اللہ! روز محشر مجھے اندھا کرکے اٹھانا کہ جسے تیرا دیدار نصیب نہ ہو اس کا نابینا رہنا ہی بہتر ہے۔'' آپ کے اس قول مبارک میں بڑی گہرائی ہے، ایک طرف اپنے گناہوں کا اعتراف بھی ہے اور دوسری طرف عشق خداوندی کی سرشاری بھی۔

حضرت جنید بغدادیؒ فرمایا کرتے تھے۔ ''جب میں اس حقیقت سے آگاہ ہوا کہ ''کلام وہ ہے جو دل سے ہو۔'' تو میں نے تیس سال کی نمازیں دوبارہ پڑھیں، اس کے بعد تیس سال تک یہ التزام کیا کہ جس وقت بھی نماز میں دنیا کا خیال آجاتا تو اس نماز کو دوبارہ ادا کرتا اور اگر آخرت کا تصور آجاتا تو ''سجدہ سہو'' کرتا۔

☆☆☆

پھر ۲۹۸ھ میں اسلام کا یہ جانباز تھک کر بستر علالت پر دراز ہوگیا، خدمت گاروں اور مریدوں نے سمجھا کہ کوئی عام سی بیماری ہے، جلد ہی گزر جائے گی مگر وہ مرض الموت تھا، حضرت جنید بغدادیؒ سفر آخرت پر روانہ ہونے والے تھے، اس لئے ضعف و توانائی لحظہ بہ لحظہ بڑھتی جارہی تھی، ایک دن آپ کے شاگرد خاص اور خلیفہ حضرت شیخ ابومحمد جریریؒ نے حاضر خدمت ہوکر عرض کیا۔

''سیدی! آپ کچھ فرمانا چاہتے ہیں؟''

حضرت جنید بغدادیؒ نے اپنے مرید خاص کی طرف دیکھا اور نہایت پرسکون لہجے میں فرمایا۔ ''بس اس قدر کہ جب میں مرجاؤں تو مجھے غسل دے کر میری نماز جنازہ پڑھا دینا، یہ پہلی اور آخری خواہش تھی جس کا آپ نے دنیا والوں کے سامنے اظہار کیا۔

پیرومرشد کی زبان مبارک سے یہ الفاظ سن کر شیخ ابومحمد جریریؒ

اور دوسرے خدمت گار جو قریب ہی کھڑے تھے، مضطرب ہو کر رونے لگے۔

حضرت شیخ جنید بغدادیؒ نے فرمایا۔ ''رونے کا وقت نہیں ہے، ایک اور بات یاد آگئی، غور سے سنو!''

شیخ ابومحمد جریریؒ نے بہ مشکل عرض کیا۔ ''سیدی! آپ کے خادم گوش برآواز ہیں۔''

حضرت جنید بغدادیؒ نے فرمایا۔ ''میرے دوستوں کے لئے دعوت ولیمہ کا سامان تیار رکھنا تاکہ جیسے ہی وہ لوگ مجھے دفن کرکے آئیں، انہیں کھانا کھلادیا جائے۔'' اپنی موت کو شادی سے تعبیر کرنا، یہ حضرت جنید بغدادیؒ جیسے مرد جانباز ہی کا حوصلہ تھا۔

یہ سن کر شیخ ابومحمد جریریؒ پر ایسی رقت طاری ہوئی کہ بہت دیر تک ایک لفظ بھی زبان سے ادا نہ کرسکے، پھر بڑی دشواری کے ساتھ ہچکیوں کے دوران کہا۔ ''خدا کی قسم! اگر یہ آنکھیں بند ہوگئیں تو پھر کبھی ہم دو آدمی ایک جگہ جمع نہیں ہوسکیں گے۔''

اور پھر ایسا ہی ہوا، مشائخ اور صوفیاء کی صحبتوں کا مرکز آپ ہی کی ذات گرامی تھی، آپ کے رخصت ہوتے ہی اہل ذوق کا ہجوم بکھر گیا۔ حضرت شیخ ابوجعفر فرغانیؒ کہا کرتے تھے۔

''اس ذات لازوال کی قسم! ایسا ہی ہوا جیسا کہ جریریؒ نے کہا تھا، درویشوں کے مجمع میں ساری برکتیں شیخ جنیدؒ ہی کے دم سے تھیں۔''

آخری وقت میں شیخ ابن عطاؒ عیادت کے لئے حاضر ہوئے اور بستر کے قریب کھڑے ہوکر سلام عرض کیا۔ حضرت جنید بغدادیؒ خاموش رہے پھر کچھ دیر کے بعد آہستہ سے سلام کا جواب دیا اور معذرت کرتے ہوئے فرمایا۔ ''میری طرف سے اس تاخیر کو معاف کیجئے گا، میں ایک بہت ضروری کام میں مشغول تھا، اس سے فارغ ہوا تو آپ کی طرف توجہ کرسکا۔

آخر ساعت فراق آپہنچی، وہ جمعۃ المبارک کا دن تھا، شیخ ابومحمد جریریؒ اور دوسرے خدمت گار جمع تھے، آپ نے ان حضرات کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔ ''میری تمام تحریریں اور سارا کلام میرے ساتھ قبر میں دفن کردیا جائے۔''

شیخ ابومحمد جریریؒ نے سبب پوچھا تو ایک ایک لفظ پر زور دیتے ہوئے فرمایا۔ ''جب دنیا میں میرے آقا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا علم موجود ہے تو پھر میں یہ پسند نہیں کرتا کہ اپنے بعد کوئی ایسی چیز چھوڑ جاؤں جو میری جانب منسوب ہو۔''

وصیت کے مطابق آپ کی بیشتر تحریریں دفن کردی گئیں مگر کچھ مخطوطات باقی رہ گئے، شاید اس کی وجہ یہ ہو کہ جن لوگوں تک آپ کی وصیت نہیں پہنچ سکی تھی، انہوں نے آپ کی تحریروں کو محفوظ رکھا ہو۔

حضرت جنید بغدادیؒ نے وصال سے پہلے پورا قرآن پاک ختم کیا اور جب دوبارہ تلاوت شروع کی تو ابومحمد جریریؒ نے عرض کیا۔ ''سیدی! ضعف و ناتوانی کا یہ عالم ہے اور آپ برابر تلاوت کئے جارہے ہیں۔''

تعلیمات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں علم کی اہمیت

وہ دانائے سبل، مولائے کل، ختم رسل ﷺ جس نے
غبارِ راہ کو بخشا فروغِ وادی سینا
نگاہِ عشق و مستی میں وہی اول وہی آخر
وہی قرآن وہی فرقاں وہی یٰسین وہی طٰہٰ

ایک دن رسول اللہ ﷺ مسجد نبی ﷺ میں تشریف لائے تو آپ ﷺ نے لوگوں کو دو حلقوں میں بیٹھے دیکھا۔ کچھ لوگ عبادت اور نوافل میں مصروف تھے اور کچھ لوگ علمی موضوعات پر بات کر رہے تھے۔ یہ دیکھ کر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''دونوں ہی اچھا کام کر رہے ہیں البتہ ایک کام زیادہ اچھا ہے۔'' یہ فرماتے ہوئے آپ ﷺ ان لوگوں کے پاس تشریف فرما ہو گئے جو علمی موضوعات پر بات کر رہے تھے۔ (ابن البر: کتاب العلم)

حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَۃٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ۔ (سنن ابن ماجہ)

ترجمہ: علم حاصل کرنا مسلمان (مرد و عورت) پر فرض ہے۔

محمد رسول اللہ ﷺ ساری انسانیت کے معلم ہیں۔ معلم اعظم ﷺ کا ارشاد ہے: ان ما بعثت معلما۔ مجھے معلم بنا کر بھیجا گیا ہے۔'' (سنن ابن ماجہ)

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی بعثت کو اپنا احسان قرار دیتے ہوئے اپنے رسول ﷺ کو معلم بھی فرمایا ہے۔

ترجمہ: بے شک اللہ کا مومنوں پر بڑا احسان ہے کہ اللہ نے ان میں سے ہی ایک رسول (ﷺ) بھیجا۔ جو اللہ کی آیتیں سناتے ہیں اور ان کا تزکیہ کرتے ہیں، انہیں علم سکھاتے اور حکمت عطا فرماتے ہیں۔ (سورۂ آل عمران: آیت ۱۶۴)

قرآن پاک میں کئی مقامات پر اللہ کی نشانیوں پر غور و فکر کی تاکید کی گئی ہے۔ اللہ کی نشانیوں میں غور و فکر کا دائرہ کسی ایک شعبے تک محدود نہیں رہتا بلکہ انسانی زندگی سے منسلک سب شعبے اور دیگر تمام مخلوقات غور و فکر کے دائرے میں آجاتے ہیں۔ قوموں کے عروج و زوال پر نظر ڈالی جائے تو واضح ہو جاتا ہے کہ علم ہی اقوام عالم کے عروج و زوال کی بنیاد ہے۔ آج دنیا اکیسویں صدی میں سائنس و ٹیکنالوجی کے سہارے آگے بڑھ رہی ہے۔ دنیا کی سوا سات ارب آبادی کا تقریباً چوتھائی حصہ امت مسلمہ پر مشتمل ہے۔ آزاد مسلم ممالک کی تعداد ۵۷ ہے جو کہ آرگنائزیشن آف اسلامک کانفرنس O I C کے ممبر ہیں۔ جغرافیائی اعتبار سے مسلم دنیا ایشیاء افریقہ اور یوروپ تک پھیلی ہوئی ہے جس کا کل رقبہ دنیا کا ۲۰ فیصد ہے۔ لیکن تمام تر انسانی، قدرتی اور معدنی وسائل سے مالا مال ہونے کے باوجود امت مسلمہ آج سائنس و ٹیکنالوجی سمیت تعلیم کے ہر میدان میں بہت پیچھے ہے۔

یہ بات کس قدر حیرت کا باعث ہے کہ دنیا کے ۵۷ ممالک ہیں جن کی آبادی ۱۵۰ کروڑ ہے، یونیورسٹی سطح کے تعلیمی اداروں کی تعداد ۱۹۰۰ سے کم ہے، جبکہ ۳۲ کروڑ آبادی والے ملک امریکہ میں ۵۷۵۸ یونیورسٹیاں ہیں۔

دنیا کی پانچ سو بہتر یونیورسٹیوں کی فہرست میں اسلامی ممالک کی محض ۳ یونیورسٹیوں کا نام شامل ہے۔ امت مسلمہ کے سب سے بڑے حریف اسرائیل میں جس کی آبادی صرف ۸۰ لاکھ ہے ۵ یونیورسٹیاں دنیا کی ۵۰۰ بہترین جامعات میں شامل ہیں۔ بھارت کی ۴ یونیورسٹیاں بھی اس فہرست کا حصہ ہیں۔

پڑھے لکھے لوگوں کی شرح تناسب

مغربی ملکوں میں ۹۰ فیصد پڑھے لکھے لوگ ہیں۔ مسلمان

ممالک میں یہ تعداد ۴۰ر فیصد ہے۔ مغرب میں یونیورسٹیوں میں داخلے کی شرح ۴۰ر فیصد ہے۔ مسلمان ممالک میں یہ شرح صرف ۲ر فیصد ہے۔ کئی مسلمان ممالک میں بچوں کی ایک بڑی تعداد آج بھی اسکول نہیں جاتی۔ سترہ مسلم ممالک میں لگ بھگ ۶۰ ر فیصد بچے پرائمری سطح پر ہی اسکول چھوڑ دیتے ہیں۔ اسلامی دنیا مجموعی اوسط شرح خواندگی ۲۰ ر سے ۳۰ فیصد کے درمیان ہے۔ پوری اسلامی دینا میں تحقیق اور اعلیٰ تعلیم دینے والے ادارے اور جامعات ۸۰۰ ر سے زائد ہیں۔ شرق بعید کے ایک ملک جاپان میں جس کی آبادی ۱۳ ر کروڑ ہے ۵۰۷ ر سے زائد اعلیٰ پائے کی تعلیمی ادارے موجود ہیں۔ ایک لاکھ سائنسی کتابوں اور بیس لاکھ تحقیقی مقالوں میں مسلمانوں کا کل تحقیقی کا ایک فیصد سے بھی کم ہے۔

مملکت خداداد پاکستان کو اللہ تعالیٰ نے بیش بہار قدرتی وسائل سے نوازا ہے۔ پاکستان کے تعلیمی شعبے کے حوالے سے کچھ حقائق قارئین کی نظر ہیں۔ ایک سروے کے مطابق پاکستان میں 2015 میں شرح خوانگی ۵۹،۹ فیصد مرد اور ۵،۵۹% فیصد خواتین شامل ہیں۔ ان میں وہ افراد بھی شامل ہیں جو محض اپنا نام اور چند اسان الفاظ ہی پڑھ سکتے ہیں۔ کسی قوم میں شرح خواندگی اس قوم کی ارتقی اور خوشحالی کی ضامن ہوتی ہے تشویش کی بات یہ ہے کہ پاکستان کی شرح خواندگی چند پسماندہ افریقی ممالک کو چھوڑ کر سب سے کم ہے۔

پاکستان میں ۵۰ ر فیصد سے زائد لوگ جن کی عمر ۱۵ سال یا اس سے زائد ہے ناخواندہ ہیں۔ ہر تین میں سے صرف ایک عورت لکھنا اور پڑھنا جانتی ہے۔ تقریباً ۶۵ لاکھ بچے جن کی عمر ۹ سال سے کم ہے اسکولوں میں زیر تعلیم نہیں ہیں۔ اگر ۲ میں سے ایک بچہ اسکول میں تعلیم کی ابتدا کرتا ہے تو دوسری طرف ہر دو میں سے ایک بچہ اپنی تعلیم کو مکمل کرے بغیر خیر باد کہہ دیتا ہے۔ ہمارے معاشرے میں لڑکے اور لڑکی کی تعلیم میں فرق بہت نمایاں ہے۔ پرائمری اسکول میں بچوں اور بچیوں کی تعلیم کا تناسب ۴، ۱۰ ہے۔ پاکستان میں تعلیمی شعبے کے لئے مختصر کیا جانے والا حکومتی بجٹ پوری دنیا کے مقابلہ میں انتہائی پست ہے۔

ایک وقت تھا جب دنیائے علم پر مسلمانوں کی حکمرانی ہوا کرتی تھی۔ اہل مغرب ہماری مثالیں دیا کرتے تھے۔ مسلمان ہی تھے جنہوں نے دنیا کو تہذیب سکھائی۔ علم وفن کے شعبوں میں مسلمانوں کی خدمات کا اعتراف پوری دنیا نے کیا۔ ابن خلدون، بوعلی سینا، ابن بطوطہ، جابر بن حیان، الرازی، رومی، امام غزالی، ابن الہیثم کے کارناموں کو کون نہیں جانتا۔

ایک وقت تھا کہ جب اہل مغرب مسلمانوں کی تصنیفات کے ترجمے کرا کر ان سے رہنمائی لیا کرتے تھے۔ ہر علم پر مسلمانوں کی کتابیں اہل مغرب کی لائبریریوں کی زینت ہوا کرتی تھیں۔ لیکن پھر مسلمان حکمرانوں اور معاشرے کے بالا دست طبقات کی ترجیحات تبدیل ہو گئیں۔ فروغ علم بادشاہوں کی ترجیح نہ رہی۔ صدیوں پہلے برتی جانے والی اس غفلت کا نتیجہ یہ نکلا کہ آج دنیا کے بیشتر علوم، وسائل اور نظام میں ہم دوسروں کے محتاج بنے ہوئے ہیں۔

ممتاز مورخ سید امیر علی مسلمانوں کے علمی ارتقا کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ''مسلمانوں کے یہ علمی وسائنسی کارنامے معلم اعظم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے فیضان کا نتیجہ تھے۔ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے پیغام نے عرب قبائل کو وحشت وجہالت سے نکالا اور جب وہ تعلیمات محمدی ﷺ سے منور ہو کر باہر نکلتے تو انہوں نے دنیا میں اجالا کردیا۔

حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے پیغام پر عمل کرنے والوں کے طفیل پسماندہ اور ستم رسیدہ انسانیت کو نئی زندگی اور تہذیب وتمدن کی دولت مل گئی۔ (روح اسلام صفحہ ۵۷۸)

تاریخ گواہ ہے کہ حضور پاک لولاک ﷺ نے علم کی ایسی تڑپ امت مسلمہ میں بیدار فرمادی کہ صدیوں تک یہ امت اپنے علوم فنون سے نہ صرف اسلامی ریاست بلکہ ساری دنیا کو سنوارتی رہی۔ سیرت طیبہ میں ہمیں کتنے ہی واقعات ملتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے علم کو عملی طور پر اختیار کرنے کی ترغیب دلائی۔

آیئے! معلم اعظم حضرت محمد ﷺ کی تعلیمات کی روشنی میں اپنے مسائل کا حل تلاش کریں۔

حصول علم کی تلقین

انسانی زندگی میں تعلیم کی بہت اہمیت ہے۔ علم انسان کی ایک

فطری ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے علم کی اہمیت واضح کرنے کے لئے رسول پاک ﷺ پر نازل ہونے والی پہلی وحی میں ہی فرمایا کہ:
"پڑھ اپنے پروردگار کے نام سے جس نے سب کو پیدا کیا۔ جس نے انسان کو خون کے لوتھڑے سے پیدا کیا۔ پڑھ کہ تیرا رب بڑا کریم ہے۔ جس نے علم سکھایا قلم سے۔ آدمی کو وہ سکھایا جو وہ نہیں جانتا تھا۔

علم کی فضیلت

پیغمبر اسلام سیدنا حضور علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے معلم بنا کر بھیجا تھا، چنانچہ علم اور اس کا فروغ اور اس کی قدر و منزلت آپ ﷺ کا محبوب موضوع تھا۔

رسول اللہ ﷺ نے عالم کا درجہ عابد سے بہت بلند فرمایا ہے۔ آپ ﷺ نے عالموں کو مقام انبیاء علیہ اسلام کے بعد اور مقام شہدا سے بلند درجہ دیا ہے، رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: قیامت کے روز تین طرح کے لوگ شفاعت کریں گے، پہلے انبیاء علیہ السلام، اس کے بعد علماء پھر شہداء۔

عابد پر عالم کی فضیلت ایسی ہے جیسے چودھویں کے چاند کی سارے ستاروں پر۔

یاد رکھو کہ انبیاء علیہ السلام کا ورثہ درہم و دینار نہیں ہوتا بلکہ علم ہوتا ہے جو جتنا زیادہ حاصل کرے گا اتنی ہی فضیلت حاصل کر سکے گا۔

فروغ علم کے لئے اقدامات

حضور نبی کریم ﷺ نے علم کی اہمیت کو اجاگر کرنے کے ساتھ ساتھ فروغ علم کے لئے کئی عملی اقدامات بھی فرمائے ڈاکٹر حمید اللہ رحمۃ اللہ لکھتے ہیں کہ "مدینہ آنے کے بعد آپ نے سب سے پہلا کام عبادت گاہ کی تعمیر کے سلسلے میں کیا۔ چنانچہ جب آپ ﷺ قبا میں پہنچے یہاں پر ایک مسجد بنائی گئی۔ جب قبا سے آپ ﷺ بنو نجار کے علاقے میں آئے تو وہاں پر مسجد نبوی ﷺ کی تعمیر ہوئی۔ اس مسجد کی تعمیر میں کچھ عرصہ لگا لیکن یہاں پر یہ بات قابل ذکر ہے کہ اس مسجد کا ایک حصہ تعلیم گاہ کے طور پر مخصوص کر دیا گیا۔ اسی مقام کو ہم صفہ کا نام دیتے ہیں۔"
(خطبات بہاول پور)

صفہ میں رہنے والے اصحاب کے گزر بسر کا کیا انتظام تھا اور وہ کس طرح کھاتے پیتے تھے؟ ان کے لئے حضور نبی کریم ﷺ انتظام خود فرماتے تھے۔ دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی اس کام میں حصہ لیتے۔ مدینہ میں جب انصار کی کھجوروں کی فصل تیار ہوتی تو ہر شخص کھجوروں کا ایک خوشہ تحفے کے طور صفہ کے طالب علموں کی نذر کرتا۔
ریاست مدینہ کے سربراہ رسول اللہ ﷺ اور صاحب ثروت صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہ اجمعین "صفہ تعلیم حاصل کرنے والوں کی کفایت کرتے۔

اس سے یہ نکتہ سامنے آتا ہے کہ یہ اسلامی ریاست کی ذمہ داری ہے کہ وہ طالب علموں کی تعلیم اور ان کی دیگر ضروریات کی کفالت کرے۔ تعلیم کے فروغ میں مدد دینا اور سہولتیں فراہم کرنا حکومتوں کے علاوہ معاشرے کے صاحب ثروت افراد کی ذمہ داری بھی ہے۔

حصول علم کی کوئی حد نہیں

حضور نبی کریم ﷺ نے علم و حکمت کی حصول کے لئے کوئی حد بندی نہیں ہے کی جیسا کہ آپ ﷺ کا فرمان ہے کہ "علم مومن کا گمشدہ سرمایہ ہے جہاں سے ملے وہ اس کا حقدار ہے۔" (ترمذی)
علم حاصل کرو چاہے تمہیں چین جانا پڑے۔ (سنن بیہقی)
حضور نبی کریم ﷺ نے سماجی اور سائنسی علوم حاصل کرنے کی بھی تاکید فرمائی ہے مثلاً: "علم الانساب حاصل کرو تاکہ تم میں محبت بڑھے۔
علم النجوم (ہیئت) حاصل کرو تاکہ خشکی وتری کے راستے دریافت کرنے میں آسانی ہو۔ (شعب الایمان، مسند احمد)
ایک اور جگہ ارشاد فرمایا کہ "اپنی اولاد کو تیرا کی، تیراندازی اور گھڑ سواری سکھاؤ۔ (صحیح بخاری)
حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: "میراث کا علم سیکھو اور سکھاؤ اس لئے کہ یہ نصف علم ہے۔"
دیکھئے! یہ ہی میراث کا علم ہے جس نے بعد میں اسلامی معاشرے میں حساب (ریاضی) اور الجبرا کی بنیاد رکھی۔ ان علوم میں مسلمانوں نے اتنی ترقی کی کہ اہل یورپ نے اپنے رومن اعداد چھوڑ کر

عربی اعداد رائج کیے۔

حضور نبی کریم ﷺ نے جس علمی طرزِ فکر کی آگہی بخشی اس کی بنیاد مشاہدہ اور تجربہ پر بھی تھی۔

حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ ”ایسی باتیں مت کرو جن کا وجود نہ ہو یا ان کے سمجھنے میں دشواری ہو۔“ (شعب الایمان بیہقی)

اس ضمن میں ایک واقعہ یہ بھی ہے کہ جس روز حضور نبی کریم ﷺ کے صاحبزادے سیدنا ابراہیم رضی اللہ عنہ کا وصال ہوا اسی دن سورج گرہن ہو گیا۔ لوگ کہنے لگے کہ یہ گرہن رسول ﷺ کے فرزند کے انتقال کی وجہ سے ہے لیکن آپ ﷺ نے اس موقع پر فرمایا کہ ”سورج اور چاند اللہ کی نشانیاں ہیں، کسی شخص کی موت یا زندگی سے ان میں گرہن نہیں لگتا۔“

ڈاکٹر حمید اللہ خطبات بہاول پور میں لکھتے ہیں کہ ”رسول اکرم ﷺ نے اپنے خاص کاتب وحی، سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا کہ تم عبرانی رسم الخط سیکھو کیوں کہ آئے دن یہودیوں سے خط و کتابت کی ضرورت پیش آتی ہے۔ دوسرے لفظوں میں اجنبی زبان سیکھنے سے سیاسی فوائد بھی حاصل ہو سکتے ہیں اور علمی فوائد بھی۔ ایک ایرانی وفد رسول اللہ ﷺ کے پاس یمن سے آیا۔ یہ وفد کچھ دن مدینے میں مقیم رہا۔ ان لوگوں سے قریبی روابط کے باعث زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے اتنی فارسی سیکھ لی کہ اس زبان میں روزمرہ کی گفتگو کر سکیں، ان کی ضرورتیں معلوم کر سکیں اور ان کے مختلف سوالوں کے جواب دے سکیں۔“ (خطبات بہاولپور)

تحصیل علم ایک ذہنی رویہ ہے۔ اس سے فرد میں علم حاصل کرنے کی صلاحیت بیدار اور متحرک ہو جاتی ہے۔ وہ ہر چیز سے علم حاصل کرتا ہے۔

سیدنا ابوذر غفاری رضی اللہ فرماتے ہیں کہ ”رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اس حال میں چھوڑا کہ کوئی پرندہ فضا میں اگر اپنے پروں کو ہلاتا تو بھی اس سے علم حاصل کر لیتے۔ (مسند احمد، طبرانی)

خواتین کی تعلیم

مسجد نبوی ﷺ، دور نبی ﷺ میں مسلمانوں کی سب سے بڑی تعلیمی درسگاہ تھی۔ جہاں صحابیات بھی علم کی پیاس بجھانے کے لیے حاضر ہوا کرتیں اور آپ ﷺ کی تعلیمات سے مستفید ہوا کرتیں۔

خواتین کو تعلیم دینے میں حضور نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات بھی آپ ﷺ کی شریک کار رہیں کیوں کہ آپ ﷺ نے انہیں حکم دیا تھا کہ وہ نہ صرف خود تعلیم حاصل کریں بلکہ دیگر مسلمان خواتین کو بھی تعلیم دیں۔

حضور نبی کریم ﷺ صحابہ رضی اللہ عنہما سے بھی فرماتے کہ ”تم علم خود بھی سیکھو اور اپنی خواتین کو بھی سکھاؤ۔“ (سنن دارمی)

”جس نے تین لڑکیوں کی پرورش کی، ان کی اچھی تعلیم و تربیت کی، ان سے حسن سلوک کیا، پھر ان کا نکاح کر دیا تو اس کے لئے جنت ہے۔“ (ابوداؤد)

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ سے روایت ہے کہ ”چند عورتیں حضور ﷺ کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئیں: آپ ﷺ کی جانب مرد ہم سے آگے نکل گئے، لہٰذا ہمارے استفادہ کے لئے بھی ایک دن مقرر فرما دیجئے۔ آپ ﷺ نے خواتین کی تعلیم کے لئے ہفتہ میں ایک دن مقرر فرما دیا۔“ (صحیح بخاری)

اندازِ تعلیم و تربیت

رسول اللہ ﷺ کا طرزِ تعلیم بھی اپنی مثال آپ تھا۔ آپ ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہما کو گزشتہ انبیاء کے قصے سناتے، اللہ کی انعام یافتہ اور معتوب قوموں کے واقعات سے آگاہ کرتے، ان کو اخلاقی تعلیم دیتے، معاملات کی بہتری اور عبادات الٰہیہ کے اسلوب سے آگاہی فراہم کرتے۔

آپ ﷺ کا طریقہ تعلیم و تربیت، گفتگو، سوال جواب، اطلاعات اور خطابت پر مشتمل تھا، کبھی کبھی آپ تربیت کے لئے تمثیل اور مزح کو بھی اپنی گفتگو میں شامل فرماتے۔

آپ ﷺ جلوت میں، خلوت میں، مسجد میں، میدانِ جنگ میں باتوں باتوں میں ضروری معلومات بہم پہنچا دیا کرتے تھے۔

قصوں کے ذریعہ تعلیم

قصے کے انداز میں کہی گئی بات گہرا اثر رکھتی ہے۔ قرآن پاک

میں اللہ تعالیٰ نے تعلیم وتربیت، انہیں نصیحت کرنے اور بہت سی حکمتیں قصوں کے ذریعہ سکھائی ہیں۔

"ان کے قصوں میں اہل عقل کے لئے بڑی عبرت ہے۔"

(سورہ یوسف)

خشک، روکھی اور الجھی ہوئی گفتگو آدمی پر اکتاہٹ طاری کردیتی ہے جب کہ قصے کہانیاں مقصدیت کو بہت بلیغ انداز میں بیان کرنے کا ذریعہ ہیں۔

حضور نبی کریم ﷺ نے لوگوں کی تربیت کرتے ہوئے قصے بھی بیان فرمائے، مثلاً رحم، شفقت اور نرم دلی کی تعلیم دیتے ہوئے ایک مرتبہ فرمایا: "ایک آدمی راستے سے جارہا تھا کہ اسے سخت پیاس لگی۔ اس نے ایک کنواں دیکھا اور اس سے سیراب ہوکر پانی پیا۔ اس نے دیکھا کہ ایک کتا پیاس کی شدت سے گیلی مٹی چاٹ رہا ہے۔ اس شخص نے اپنے دل میں کہا کہ اس کتے کا بھی پیاس سے وہی حال ہوگا جو میرا تھا۔ پھر اس نے اپنے موزے میں پانی بھر کر نکالا اور کتے کو پلادیا۔ اللہ نے اس کا یہ عمل قبول فرمالیا اور اس کی مغفرت فرمادی۔"

صحابہ کرامؓ نے یہ قصہ سن کر عرض کیا: "یارسول اللہ ﷺ! کیا چوپایوں سے صلہ رحمی کا بھی ہمیں اجر ملے گا؟"

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "ہر جاندار کو آرام پہنچانے میں اجر ہے۔" (صحیح بخاری)

مثالوں کے ذریعہ تعلیم

مثالوں کے ذریعے کوئی نکتہ سمجھانا اور ذہن نشین کرنا زیادہ آسان ہے۔ تعلیم وتدریس کا یہ زریں اصول ہمیں پیغمبرانہ تعلیمات میں واضح طور پر نظر آتا ہے۔ ایک مرتبہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "اچھے برے دوست کی مثال مشک والے اور لوہار کی طرح ہے۔ مشک والا تم کو مشک دے گا۔ اگر نہ بھی دے تو کم از کم اس کے پاس بیٹھنے سے تمہیں اچھی خوشبو ہی ملے گی جب کہ لوہار کے پاس بیٹھنے سے یا تو تمہارے کپڑے جل جائیں گے یا تمہیں بدبو محسوس ہوگی۔ (صحیح بخاری)

حضور نبی کریم ﷺ کو کسی سلسلے میں کچھ معلومات دینا ہوتی تو اکثر اطلاعی انداز بیان اختیار کرتے۔ ایسے مواقع پر اختصار کو ملحوظ رکھتے۔ اپنے ارشاد کو واضح کرنے کے لئے برمحل تشبیہات وتمثیلات سے بھی اس طرح کام لیتے کہ حقائق گویا مخاطب کی آنکھوں کے سامنے آجاتے۔ مثلاً آخرت کے مقابلے میں دنیا کی حقیقت کو واضح کرتے ہوئے فرمایا: دنیا کی مثال آخرت کے مقابلہ میں بس ایسی ہے جیسے کہ تم میں سے کوئی اپنی ایک انگلی دریا میں ڈال کر نکال لے اور پھر دیکھے کہ پانی کی کتنی مقدار اس میں لگ کر آئی ہے۔ (مسلم شریف)

سوالوں کے ذریعہ تعلیم

حضور نبی کریم ﷺ اکثر کوئی سوال کرکے پہلے اپنے متعلمین کو اپنی طرف متوجہ کرتے اور ان کے تجسس کو ابھارتے پھر ان کے سامنے اپنی بات پیش کرتے۔ کبھی کچھ کہنا ہوتا تو اسے سوالات کی شکل میں رکھتے اور پھر صحیح جواب ارشاد فرماتے اور دوسروں کو بھی آزادی سے پوچھنے کا موقع دیتے۔

سیدنا عبداللہ بن عمرؓ کی روایت ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "درختوں میں ایک درخت ایسا ہے جس کے پتے خزاں میں نہیں جھڑتے ہیں وہ درخت مومن کی طرح ہے مجھے یہ بتاؤ کہ وہ کونسا درخت ہے؟"

لوگوں کا دھیان جنگلی درختوں پر گیا۔

سیدنا عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ میرے دل میں آیا کہ وہ کھجور کا درخت ہے، لیکن مجھے شرم آئی کہ بڑوں کے سامنے کچھ کہوں۔"

صحابہ کرامؓ نے عرض کیا: "یارسول اللہ ﷺ! آپ ہی فرمائیں کہ وہ کون سا درخت ہے۔"

آپ ﷺ نے فرمایا: "وہ کھجور کا درخت ہے۔" (صحیح بخاری)

اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ تدریس کو دلچسپ بنانے کے لئے بعض اوقات موقع کی مناسبت سے مثال دینا اور کبھی کبھار طلبا سے پوچھنا چاہئے۔

حالات حاضرہ سے باخبر

ہمارے دور کے بہت سے معلمین حالات حاضرہ کو زیادہ اہمیت نہیں دیتے۔ ہم جس دنیا میں رہتے ہیں وہاں حالات حاضرہ

Current Affair سے ہماری دلی وابستگی ہونا لازمی بات ہے۔
حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ”مومن زمانے کی بصیرت رکھتا ہے۔“
یعنی مومن کی نظر بدلتے دور کے تغیرات اور واقعات پر رہتی ہے۔ بصیرت کا مطلب یہ ہے کہ وہ ان واقعات پر مستحکم رائے بھی رکھتا ہے اور عام لوگوں سے زیادہ ان پر گہری نظر رکھتا ہے۔

اعادہ یاد ہرانا

اعادہ یا کسی بات کو دہرانے سے انسان کسی بھی بات کو زیادہ آسانی سے سمجھ سکتا ہے۔ جدید تجرباتی تحقیقات نے یادداشت اور تکرار سے معلومات ذہن پر نقش ہو جاتی ہیں۔
حضور نبی کریم ﷺ صحابہ کرامؓ کو کسی بات کی تعلیم فرماتے تو اکثر اسے تین مرتبہ دہراتے تاکہ بات اچھی طرح سمجھ لی جائے۔

انٹرایکٹیو تعلیم

حضور نبی کریم ﷺ نے تعلیم و تربیت کے لئے دیگر ذرائع کا استعمال بھی کیا، رسول پاک ﷺ کے طریقہ تعلیم و تربیت کی ایک خصوصیت یہ بھی تھی کہ کوئی بات عملی طور پر سمجھانے کی ضرورت پڑتی تو آپ ﷺ اسے عملی طور پر سمجھاتے۔ رسول ﷺ اپنی بات کو واضح کرتے۔ اس طرح مخاطب کے سامنے بات پوری طرح واضح ہو جاتی۔
ایک دن رسول پاک ﷺ صحابہ کرامؓ کے درمیان تشریف فرما تھے، آپ ﷺ نے اپنے دست مبارک سے زمین پر لکیریں کھینچی اور فرمایا یہ اللہ کا راستہ ہے، پھر اس سیدھی لکیر کی دائیں جانب دو لکیریں کھینچیں اور دو لکیریں بائیں جانب اور فرمایا کہ یہ لکیریں شیطان کے راستے ہیں۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے سیدھی لکیر پر دست مبارک رکھا اور سورۂ انعام کی آیت تلاوت فرمائی: ”اور یقیناً یہی میری سیدھی راہ ہے لہٰذا اسی پر چلتے جاؤ اور دوسری راہوں کے پیچھے نہ جانا، ورنہ وہ تمہیں اللہ کی راہ سے جدا کر دیں گے، اللہ نے تمہیں اپنی باتوں کا حکم دیا ہے تاکہ تم متقی ہو جاؤ۔“ (ابن ماجہ)
مقصد تعلیم واضح کرنے کے ساتھ حضور نبی کریم ﷺ نے لوگوں کی تعلیم و تربیت اتنے زبردست انداز میں فرمائی کہ موجودہ دور کا ماہر تعلیم اسے دیکھ کر حیران رہ جاتا ہے۔ یہ بات اس لحاظ سے بہت زیادہ اہمیت رکھتی ہے کہ تعلیم و تربیت کے یہ پیغمبرانہ اصول اللہ کے پیغام کے فروغ اور اشاعت کا ذریعہ بنے۔
آج قوموں کی برادری میں امت مسلمہ کے مقام کا جائزہ لیتے ہوئے یہ سوچئے کہ مسلمانوں کی پسماندگی کے اسباب کیا ہیں۔؟ تھوڑا سا غور کرنے سے ہی یہ واضح ہو جائے گا کہ اس پسماندگی کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ مسلمان زندگی کے مختلف شعبوں میں قرآن اور حضرت محمد ﷺ کے اسوۂ حسنہ پر عمل پیرا نہیں۔
اگر مسلم معاشرے، اسلامی ممالک کی حکومتیں، پالیسی ساز ادارے، تعلیمی مراکز اور معلمین قرآنی احکامات اور حضرت محمد ﷺ کی ہدایات اور تعلیمات پر ٹھیک طرح عمل پیرا ہو جائیں تو مسلمان دوبارہ عروج حاصل کر سکتے ہیں۔ اس کام کے لئے سب سے پہلا قدم علم کی اہمیت کو سمجھنا اور فروغ تعلیم کے لئے ہنگامی بنیادوں پر اقدامات ہیں۔ جب تک معیاری تعلیم معاشرے کے غریب ترین طبقات تک فراہم نہیں کی جائے گی ترقی کا خواب محض خواب رہے گا۔

چارلوٹ

بعض حکماء سے منقول ہے کہ:۔
انسان کو چار لوٹ سے واسطہ پیش آتا ہے۔
(۱) ملک الموت، اس کی روح کو لوٹ لیتا ہے۔
(۲) ورثاء اس کا مال لوٹ لیتے ہیں۔
(۳) کیڑے اس کا جسم لوٹ لیتے ہیں۔
(۴) دشمن (جن کی دنیا میں حق تلفی کی ہوگی یا ان کو تکلیف پہنچائی ہوگی) اس کا سامان نیک اعمال لوٹ لیں گے۔

دشوارترین اعمال

اعمال میں دشوارترین چار چیزیں ہیں۔
(۱) غصہ کے وقت معاف کرنا۔ (۲) تنگدستی میں سخاوت کرنا۔ (۳) تنہائی میں پاکدامنی۔ (۴) جس شخص سے خوف یا امید ہو اس کے سامنے حق بات کہنا۔

مفتی وقاص ہاشمی

فقہی سوالات

۱۔**سوال** : ایجاب وقبول میں صراحۃً لفظ نکاح نہیں کہا بلکہ کنایۃً بایں طور پر کہ عورت نے کہا کہ میں نے جان، عزت اور حرمت تیرے سپرد کیا، مرد نے کہا میں نے قبول کیا، اس وقت صرف عورت کا باپ اور اس کا بالغ لڑکا موجود تھا اور کوئی نہ تھا نکاح ہوا یا نہیں؟۔

جواب : اگر یہ الفاظ نکاح کے ارادہ سے کہے گئے تو نکاح منعقد ہوگیا۔

۲۔**سوال** : کوئی شخص زکوٰۃ کا پیسہ کسی مستحق کو بلا اس کے طلب کرنے اور کہنے کے دیدے تو زکوٰۃ ادا ہوگئی یا نہیں؟

جواب اس صورت میں زکوٰۃ ادا ہوجائے گی کیونکہ جس کو زکوٰۃ دی جاوے اس پر ظاہر کردینا ضروری نہیں ہے، البتہ وہ محل اور مصرف زکوٰۃ ہونا چاہئے۔

۳۔ **سوال** : برادری نے شوہر سے کہا کہ تم اس کو روٹی کپڑا دیدو اگر دوگے تو وہ اپنی دوسری شادی کرے گی، شوہر نے اقرار کرلیا میں روٹی کپڑا دوں گا اور کہا میرا وہی اطلاق طلاق سمجھا جائے اب وہ شوہر اس کی خبرگیری نہیں کرتا آیا یہ طلاق لے کر دوسرا نکاح کرسکتی ہے۔

جواب : شوہر کا اگر یہ مطلب تھا کہ اگر میں روٹی کپڑا نہ دوں تو اقرار طلاق سمجھا جاوے تو اس صورت میں جبکہ اس نے روٹی کپڑا نہیں دیا موافق اس کے اقرار کے اس کی زوجہ مطلقہ ہوگی بعدہ عدت کے دوسرا نکاح کرنا درست ہے۔

۴۔**سوال** : ایک شخص کی زوجہ نماز تو پڑھتی ہے لیکن محبت سے نہیں پڑھتی، اور نامحرم سے آواز کا پردہ نہیں کرتی۔ ایسی بیوی کو شوہر طلاق دے یا کیا کرے۔؟

جواب : ایسی عورت کو طلاق دینے کا حکم نہیں ہے، شوہر کے ذمہ اتنا ہی ہے کہ اس کو نصیحت کرتا رہے، اور وہ نماز پڑھتی ہے اس کو غنیمت سمجھے، نماز پڑھتے پڑھتے محبت بھی ہو ہی جائے گی، زیادہ تشدد نہ کرے، اور آواز کا ایسا گہرا پردہ نہیں ہے، بلکہ بضرورت بولنا غیر محرم سے درست ہے۔

۵۔**سوال** : جمعہ کا خطبہ سننا فرض ہے یا واجب زید خطبہ سننے نہیں پایا اور نماز میں شامل ہوا کیا اس کی نماز ہوگئی؟

جواب : خطبہ جمعہ کا فرض ہے اس کے یہ معنی ہیں کہ جمعہ کی نماز سے پہلے خطبہ ضرور ہونا چاہئے، اور تنہا خطبہ سننا ان لوگوں پر واجب ہے جو کہ خطبہ کے وقت حاضر ہوں پس اگر کوئی شخص خطبہ ختم ہونے کے بعد آیا اور جماعت میں شامل ہوگیا اس کی نماز ہوگی اور خطبہ میں حاضر نہ ہونے اور نہ سننے کی وجہ سے جو قصور ہوا اور تاخیر سے آنے میں اس سے استغفار اور توبہ کرے اور آئندہ کو احتیاط رکھے۔

۶۔**سوال** : ایک امام سورہ فاتحہ پڑھتے ہوئے صراط الذین پر قیام کرتے ہیں اور سانس بھی توڑ دیتے ہیں، تو کیا نماز ہوئی یا نہیں۔

جواب : نماز تو ہو جاتی ہے مگر یہ بڑی غلطی ہے اس سے گریز کرنا چاہئے۔

۷۔**سوال** : ایک شخص امام جمعہ خطبۂ اولیٰ میں حمد وثناء ذات باری تعالیٰ وخطبہ آخرہ میں آیات قرآنی و درود شریف پڑھے، ذکر آل اطہار وصحابہ کبار نہیں کرتا، ایسی حالت میں نماز جائز ہوگی یا نہیں۔

جواب : ذکرِ خلفائے راشدین اور آلِ اطہار خطبہ میں مستحب ہے، اس کے ترک سے خطبہ تو ادا ہو جاتا ہے لیکن ترک مستحب لازم آتا ہے، بہتر یہ ہے کہ ذکرِ خلفائے راشدین آل اطہار بھی کرے۔

استخراجی حسابی جدول

محترم قارئین کرام! آج کے دور میں ہر شخص پریشان ہے اور اپنی پریشانی کے حل کے لئے وہ دربدر روحانی معالجین کی تلاش میں رہتا ہے۔ مسئلہ یہ ہے کہ ملک پاکستان میں روحانیت کے بارے میں باقاعدہ کوئی نظام اور انتظام موجود نہیں۔ کوئی پوچھنے اور پڑتال کرنے والا نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہر چوک گلی کوچے میں روحانیت کی دوکانیں کھلی ہوئیں ہیں، سادہ عوام کو بیوقوف بنایا جارہا ہے۔ اس عظیم روحانی مشن میں ان دھوکہ باز اور نوسر بازوں کی وجہ بدنامی کے ڈر سے مخلص لوگ بھی اپنے آپ کو پوشیدہ رکھتے ہیں۔ ہاشمی روحانی مرکز، ماہنامہ طلسماتی دنیا کی جانب سے ایک خاص استخراجی حسابی جدول شائع کیا جارہا ہے۔ جس کی مدد سے عام انسان بھی اپنا حساب خود لگا سکتا ہے۔ علاوہ ازیں وہ روحانی معالجین جو کہ جذبہ خدمت کے تحت عوام الناس کی روحانی مدد کرتے ہیں۔ استخراجی حسابی جدول سے بآسانی فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ جب ایک بار حساب کر چکے ہوں اور اسی شخص کا دوبارہ حساب کرنے کا ارادہ ہو تو کم وبیش ۲۷ گھنٹے گزارنے کے بعد کیا جائے۔ انشاء اللہ بالکل درست حساب آئے گا۔ یہ جدول عرصہ دراز سے پوشیدہ تھا ہمارے بزرگوں سے نسل در نسل چلتا آرہا ہے۔

استخراجی حسابی جدل سے فائدہ حاصل کرنے کے لئے بہت آسان طریقہ دیا جارہا ہے جو کہ کچھ اس طرح ہے کہ سب سے پہلے سائل کا نام مع والدہ کے عدد ابجد قمری حاصل کریں۔ بعد حاصل شدہ اعداد درج ذیل جدل کے خانہ ۲ میں جس دن حساب کیا جارہا ہو کے اعداد یوم لیں، ان کل حاصل عدد کو ۷ پر تقسیم کریں۔ تقسیم کرنے پر باقی اعداد جو حاصل ہوں اسے خانہ نمبر ۳ یعنی خانہ قسمت میں دیکھ کر کیفیت معلوم کی جاسکتی ہے۔

مثال: علی بن عابدہ کا حساب کرنا ہے، اعداد قمری علی بن عابدہ ۱۹۲ برآمد ہوئے۔ بدھ کے دن سوال کیا گیا، لہٰذا اعداد یوم خانہ ۲ سے حاصل کئے۔ ۲۰۳=۱۹۲+۱۱ حاصل ہوئے۔

۲۹=۷+۲۰۳ بقایا ۰ حاصل ہوا (باقی کچھ نہ بچا)

حاصل عدد ۰ کو جب خانہ کیفیت میں دیکھا گیا تو ظاہر ہوا کہ سائل پر شیطانی قوتیں مسلط ہیں۔ گندی جگہ غیر مسلموں کے قبرستان میں اعمال کئے یا مدفن ہیں۔ مقصد تباہ و بربادی۔ یہ عمل کرنے والے نچلے درجہ کے لوگ ہیں۔

خانہ نمبر۱	خانہ نمبر۲	خانہ نمبر۳	کیفیت			
یوم	اعداد یوم	خانہ قسمت	اثرات بسبب	جگہ مدفن	وجہ پریشانی	بطرف
اتوار	۶۰۸	۱	نہیں		مالی تنگی	
پیر	۲۱۲	۲	آسیب مسلط	درخت کی جڑ پانی	لڑائی جگھڑا بندش رزق	دوست
منگل	۱۴۰	۴	جنات مسلط	آگ قبرستان	لڑائی جھگڑا بیماری	مخالفین خونی رشتہ
بدھ	۱۱	۵	اثرات	زمین، قبرستان گھر میں	بندش ہر قسم عقل بند	قریبی عزیز
جمعرات	۷۱۴	۳	پڑھائی کے اثرات	دوکان یا مکان	مالی تنگی، پریشانی	کاروباری مخالفین
جمعہ	۱۱۸	۶	نہیں	وہم مکر فریب	عشق، محبت، پیار	عاشق نوجوان
ہفتہ	۴۹۰	۰	شیطانی قوتیں	گندی جگہ غیر مسلم قبرستان	تباہ بربادی	نچلے درجے کے لوگ

قسط نمبر: ۲

علاج بذریعہ غذا

حکیم احتشام الحق قریشی

غذا سے علاج کا ایک ضروری شعبہ حیوانی عضو سے علاج ہے، انگریزی میں اس کو اوپی تھراپی کہتے ہیں اور کہا جاتا ہے کہ اس کا موجد برون سکورد ہے لیکن اس "موجد" سے بہت پہلے یونانی طب کا ایک بڑا عالم علامہ علی حسین گیلانی، یہ بتا چکا تھا کہ "اطبا کا قول ہے کہ حیوان کا ہر عضو انسان کے اسی عضو کو قوت دیتا ہے" اس قول سے ثابت ہوتا ہے کہ گیلانی سے بھی بہت پہلے اس طریقہ علاج کی ایجاد ہو چکی تھی جس کا "موجد" برون سکورد ہے۔

اس طریقہ علاج کا فلسفہ ہے کہ بدن انسان میں جتنی قوتیں ہیں وہ ساری کی ساری حیوانات میں بھی ہیں، پس جب حیوان کا کوئی حصہ کھایا جاتا ہے تو اس کی بہت خصوصی اہمیت بدن انسان کے اس حصہ کا تغذیہ ہے جو اس حیوانی حصہ کے مثل ہے اس طرح وہ قوت جو اس حیوانی حصہ میں ہے اس کے مثل انسانی حصہ میں منتقل ہو جاتی ہے اور یہی اس کی تقویت کا باعث ہیں "جوہر خفیہ" کی ایجاد اسی اصول پر ہے اور کسی عضو کی تقویت ہی اس کے امراض کا ازالہ کرتی ہے لیکن کسی حیوانی عضو کا فائدہ اس انسانی عضو تک محدود نہیں ہے اس کے علاوہ بھی اس میں فوائد ہیں وہ بھی حیوانی عضو کے بیان میں مذکور ہیں۔

اوپی تھراپی کے دائرہ کو حیوانی اعضاء تک محدود رکھا گیا ہے لیکن اس کی وسعت میں غذائی نباتات بھی شامل ہیں ان میں بھی اعضاء کی تقسیم ہے اور ہر عضو کی مخصوص قوت ہے اور یہ قوت انسان کے اس کے مشابہ عضو میں ٹھیک اسی طرح منتقل ہوتی ہے جس طرح حیوانی عضو کی قوت منتقل ہوتی ہے پس ہمارا اوپی تھراپی برون سکورد سے بہت زیادہ وسیع ہے۔ اب ہم ان اعضاء سے علاج کی تفصیل لکھنا شروع کرتے ہیں، پہلے حیوانی اعضاء سے علاج کا بیان ہوگا پھر نباتاتی اعضاء سے۔

بھیجا

اس کے عام فائدے دو ہیں تقویت دماغ اور تقویت باہ اس کا سبب یہی ہے کہ بھیجا ان دونوں قوتوں کا مرکز ہوتا ہے اس لئے ہر بھیجا ان دونوں فائدوں کا حامل ہے، اس کے علاوہ اس کا عام فائدہ بدن کے ان امراض کا ازالہ ہے جو خشکی سے پیدا ہوتے ہیں، چنانچہ آنتوں کی خشکی کا قبض اس سے زائل ہوتا ہے اور وہ تشنج جو خشکی سے پیدا ہوتا ہے اس کا بھی یہ ایک اچھا علاج ہے اور اس کا ایک بڑا فائدہ زہروں کی تاثیر کا ازالہ بھی ہے وہ زہر کھایا ہوا ہو یا کسی زہریلے جانور کے ڈسنے کا ہو، مختلف بھیجوں کے مخصوص فوائد یہ ہیں۔

(۱) **گائے کا بھیجا:** سرکہ میں ملا کر طلوع آفتاب سے قبل برص پر ملنا اس کا ازالہ کرتا ہے۔

(۲) مرغ کا بھیجا

خصوصیت سے سانپ کے زہر میں مفید ہے اور درد کو ساکن کرتا ہے اگر شراب کے ساتھ اس کو کچا استعمال کیا جائے ایسی صورت میں اس کا استعمال نکسیر کا خون بند کرنے میں بہت ہی مؤثر ہے، خصوصاً وہ نکسیر جس کا تعلق دماغی پردوں سے ہو اس کے علاوہ یہ منہ سے خون آنے کی تمام صورتوں میں مفید ہے اس کو پکا کر ہمیشہ کھاتے رہنا کند ذہن پیدا کرتا ہے۔

(۳) **اونٹ کا بھیجا:** اس کے خشک کئے ہوئے کا سفوف سرکے کے ساتھ مرگی کو زائل کرتا ہے۔

(۴) **بطخ کا بھیجا:** اس کا لیپ ورم مقعد کو خصوصیت سے اور دوسرے اورام کو تحلیل کرتا ہے۔

(۵) **بھیڑ کا بھیجا:** کثرت سے اس کا کھانا کند ذہن

کا باعث ہے۔

(۶)**بکری کا بھیجا:** بھیڑ کے بھیجے کے مطابق۔

خرگوش کا بھیجا

پکایا ہوا رعشہ اور فالج وغیرہ میں بہت مفید ہے، کچا بھیجا مسوڑھوں پر ملنا بچوں کے دانت آسانی سے نکلنے دیتا ہے، سرکہ اور کسی روغن میں پکا کر بدن میں مالش کرنے سے سانپ وغیرہ اس سے دور بھاگتے ہیں وہ جو کی مقدار میں تازہ دودھ کے ساتھ سات روز تک استعمال کرنے سے بالوں میں سفیدی نہیں آتی ہے۔

چکور کا بھیجا: شراب کے ساتھ اس کا استعمال یرقان کا ازالہ کرتا ہے۔

کلنگ کا بھیجا: میٹھی کے پانی میں اس کو ملا کر ہاتھ پیر کے ورم پر ملنے سے فائدہ ہوتا ہے اور اس کا آنکھوں میں لگانا شب کوری کا ازالہ کرتا ہے۔

مرغابی کا بھیجا: اس کا لیپ ورم مقعد پر بہت مفید ہے۔

چوزہ کا بھیجا: دو گرام یہ اور ذرا سی اس کی کلیجی ملا کر کھانا مرگی میں مفید ہے۔

دل: اس کا عام فائدہ انسان کے دل کی تقویت ہے۔

جگر: اس کا بنیادی فائدہ انسان کے کمزور جگر کی تقویت ہے اس لئے جگر کے وہ سب امراض جو جگر کے ضعف سے پیدا ہوتے ہیں ان کے علاج کی یہ ایک ضروری دوا ہے۔

بکری کا جگر: اس کی رطوبت جو اس کو گرم کرنے سے نکلتی ہے، آنکھ میں لگانے سے رتوندھی دور کرتی ہے۔

بھیڑ کا جگر: بھنا ہوا قابض ہے دستوں کو روکتا ہے، ڈھیلے پاخانہ کا قوام بھی سخت کرتا ہے۔

چکور کا جگر: اس کا خشک سفوف ساڑھے چار گرام کی مقدار میں مرگی کی ایک اچھی دوا ہے۔

بارہ سنگھے کا جگر

اس کو چیر کر اس میں سفید مرچ اور پیپل پسی ہوئی چھڑکیں پھر اس کو گرم کریں اس وقت اس کو نکالیں، اس کو آنکھ میں لگانا رتوندھی کو دور کرتا ہے اور موتیابند کے شروع میں بہت مفید ہے، اس کا دوسرا طریقہ استعمال یہ ہے کہ اس کو بھون کر باریک پیس لینا چاہئے اس کا آنکھ میں لگانا بھی رتوندھی ضعف نظر اور موتیابند کی شروعات میں مفید ہے۔

اونٹ کا جگر: آنکھ میں اس کا استعمال نظر کو تیز کرتا ہے اور موتیابند میں بھی فائدہ پہنچاتا ہے۔

تلی: اس کا بڑا اور خاص فائدہ انسان کی تلی کو قوت پہنچاتا ہے اس وجہ سے اس کے بہت سے امراض میں اس کا استعمال مفید ہے۔

پھیپھڑہ

یہ انسان کے اس پھیپھڑے کی اصلاح کرتا ہے جو مریض ہو جیسے مرض سل کا، پھیپھڑہ مریضوں اور کمزوروں کے لئے بجائے گوشت کے اس کا استعمال مفید ہے، یہ قابض ہے اس کو گرم کرنے سے جو رطوبت نکلتی ہے اس کو مسوں اور داد پر لگانا ان کو زائل کرتا ہے، پھیپھڑے کو جلا کر استعمال کرنا آنتوں کی خراش دور کرتا ہے، کچے پھیپھڑے کا لیپ اس زخم کو دور کرتا ہے جو پیر میں جوتے اور موزے سے ہوتا ہے۔

اونٹ کا پھیپھڑہ: اس کا لیپ پیر کے اس زخم کے لئے زیادہ مفید ہے جو موزے اور جوتے سے ہوتا ہے اور جھائیں پر اس کا لیپ مفید ہے۔

زبان: انسان کی زبان میں قوت بڑھاتی ہے اس وجہ سے اس کے ضعف سے جو امراض پیدا ہوتے ہیں ان میں مفید ہے۔

گردہ: انسان کے گردہ کی کمزوری کو دور کرتا ہے اس لئے ضعف گردہ اور اس کے امراض میں مفید ہے۔

خصیہ: یہ انسان کے خصیوں کے لئے مقوی ہے جو ہر "خصیہ" کی تیاری اسی اصول پر ہے، فائدے میں سب سے بہتر مرغ کا خصیہ ہے، تقویت باہ ہر خصیہ کا عام فائدہ ہے۔

ہرن کا خصیہ: اس کو چیر کر اس پر نمک اور زیرہ پسا ہوا چھڑک کر سکھا لیا جائے اس کا حمول حیض کو بند کرتا ہے۔

بارہ سنگھے کا خصیہ: اس کا خشک سفوف شراب کے ساتھ سانپ کے زہر کا تریاق ہے۔

بکرے کا خصیہ: ان کو چیر کر اس میں زراوند مدحرج، بورہ ارمنی اور زہرپا ہوا چھڑک کر سکھا لیں پھر اس کا استعمال کریں تو دمہ، کھانسی، درد جگر، درد مثانہ میں فائدہ پہنچاتا ہے اور تلی کو گھٹاتا ہے۔

کلہ

سل اور معدہ اور آنتوں کے زخم میں گوشت مضر ہے مگر کلہ مفید ہے اس کا ایک بڑا فائدہ جسم میں تری پیدا کرتا ہے اس لئے سینہ اور حلق کے خشک امراض جیسے کھانسی وغیرہ میں مفید ہے اس کے علاوہ تشنج خشک جیسے امراض میں بھی مفید ہے، اس مقصد کے لئے اس کے جوشاندے کا نطول بھی مفید ہے اس کے جوشاندہ کی کلی اور غرغرہ ہونٹ اور زبان کے پھٹنے اور زخم میں مفید ہے۔ خرگوش کا کلہ اس کو جلا کر سرکہ ملا کر بالخورہ پر لگانا مفید ہے۔

نمک سود چھوٹی مچھلی کا سر: اس کو جلا کر مقعد کی خراش، کوب کی خراش، ورم گردہ اور ہر ورم صلب پر لگانا مفید ہے۔

نمک سود مچھلی کا سر: جلایا ہوا بچھو کے ڈنک کی تکلیف میں مفید ہے۔

کبوتر کا سر: مع پروں کے جلایا ہوا آنکھ میں لگانے سے رتوندھی اور نظر کی کمی کو دور کرتا ہے۔

تعجب

☆ تعجب ہے اس پر جو دنیا کو فانی جانتا ہے پھر بھی اس سے محبت کرتا ہے۔

☆ تعجب ہے اس پر جو حساب کتاب پر یقین رکھتا ہے پھر بھی مال جمع کرتا ہے۔

حادثہ

☆ مزدور نے تنخواہ میں اضافہ کا مطالبہ کرتے ہوئے کارخانہ کے مالک سے کہا۔

"جناب میری شادی ہو گئی ہے۔"

مالک بولا "کارخانہ کے باہر ہونے والے حادثات کے ہم ذمہ دار نہیں۔

مختلف غذائیں کتنی دیر میں ہضم ہوتی ہیں

مختلف غذاؤں کے ہضم ہونے کے اوقات

غذا	منٹ	ہضم کے لئے وقت، گھنٹہ	تیتر کے گوشت کا کباب	۰۰	۰۴
آلو	۳۰	۰۳	مرغے کے گوشت کا کباب	۰۰	۰۴
ابلی ہوئی بند گوبھی	۳۰	۰۳	نیم برشت انڈا	۳۰	۰۲
پکی ہوئی ترکاریاں	۳۰	۰۳	سخت ابلا ہوا انڈا	۳۰	۰۳
چقندر	۴۵	۰۳	تلا ہوا انڈا	۳۰	۰۳
ابلی ہوئی پھلیاں	۴۵	۰۳	بکری کا شوربا	۰۰	۰۳
سیم کی پھلیاں	۰۰	۰۳	بکری کا گوشت بریاں	۱۵	۰۳
شلجم	۳۰	۰۳	بکرے کا گوشت بریاں	۱۵	۰۳
مونگ کی دال	۳۰	۰۲	پالتو بطخ بریاں	۰۰	۰۴
ہر قسم کی دال	۳۰	۰۲	جنگلی بطخ	۳۰	۰۴
گیہوں کی تازہ روٹی	۳۰	۰۳	چوزے کا شوربا (مرغے)	۰۰	۰۳
باجرے یا مکئی کی روٹی	۴۰	۰۳	بھیڑ بکری کا بھنا ہوا گوشت	۰۰	۰۳
جو کی روٹی	۴۰	۰۳	پنیر	۳۰	۰۳
کچا پھینٹا ہوا انڈا	۳۰	۰۱	دودھ	۰۰	۰۲
کچا انڈا	۰۰	۰۲	مکھن	۳۰	۰۳
گاجر	۳۰	۰۳	پلاؤ	۴۵	۰۳
ابلی ہوئی گاجر	۱۵	۰۳	مچھلی کا کباب	۰۰	۰۳
گوبھی	۳۰	۰۴	مور کا گوشت چکنا بریاں	۱۵	۰۵
جو کا شوربا	۳۰	۰۱	مور کے گوشت کے کباب	۴۵	۰۴
ابلے ہوئے جو	۰۰	۰۲	مور کا گوشت نمک آمیز تلا ہوا	۱۵	۰۵
ابلے ہوئے چاول	۳۰	۰۱	کاڈ مچھلی سکھا کر اُبالی ہوئی	۰۰	۰۳
ماش کی دال	۴۵	۰۲	ساگودانہ	۴۵	۰۱
مرغ کا گوشت	۴۵	۰۳	اراروٹ	۳۰	۰۱
گائے کا گوشت بریاں	۳۰	۰۳	شیریں سیب	۳۰	۰۲
گائے، مرغ کا گوشت مسالہ دار	۰۰	۰۴	ترش	۳۰	۰۲
مچھلی	۰۰	۰۴	پختہ شیریں میوہ جات	۳۰	۰۱
بکری اور بھیڑ کے گوشت کے کباب	۰۰	۰۴	سخت و ترش میوہ جات	۳۰	۰۴

مقصدی طنز و مزاح

اذانِ بت کدہ

اگرچہ بت ہیں زمانہ کی آستینوں میں
مجھے ہے حکم اذاں لا الٰہ الا اللہ

ابوالخیال فرضی

صوفی بلغم جو برادرِ خورد ہیں صوفی شہتوت کے اور صوفی شہتوت کے بارے میں تو شاید آپ جانتے ہی ہوں گے کہ مادر زاد قسم کے صوفی ہیں ان کے جد امجد کو کچھ کئے دھرے بغیر ایک عالم نے اپنا پیشوا اور اپنا پیر تسلیم کرلیا تھا اور دورِ قدیم کے ایک بزرگ نے تو دن دہاڑے یہ اعلان بھی کردیا تھا کہ ان کی آنے والی نسلوں میں تصوف کا سلسلہ اس صورت میں بھی برقرار رہے گا جب ان کی اولادیں نماز روزے سے پوری طرح غافل ہوچکی ہوں گی۔ جب پہلی بار میں نے یہ بات سنی تو حیرت کے دریا میں ڈبکیاں کھانے لگا تھا، لیکن پھر فوراً ہی خود کو سنبھالتے ہوئے میں نے کہا تھا کہ یہ بات پلّے نہیں پڑی۔

پلّے پڑے گی بھی نہیں، کسی کہنے والے نے کہا تھا کیوں کہ اس طرح کی روحانیت سے لبریز باتیں ان لوگوں کے پلّے نہیں پڑتیں جن کا ایمان زنگ آلود ہو۔

میں دوبارہ حیرت کے کسی دریا میں غوطے لگانے والا ہی تھا کہ وہ صاحب بولے، اپنے ایمان کی اصلاح کرو اور اپنی عقل کی کسی صاحب عقل سے مرمت کرالو یہ ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہوگئی ہے۔

میں چپ سادھے بیٹھا تھا اور وہ مجھے اس طرح گھور رہے تھے جیسے وہ تیس مار خاں ہوں اور جیسے ان کے سوا اس کائنات میں کوئی صاحب عقل نہ ہو۔

میں نے کانپتے ہوئے لب ولہجہ میں کہا۔ سنا ہے کہ کوئی مسلمان اگر جان بوجھ کر نماز چھوڑ دیتا ہے تو وہ کافر ہوجاتا ہے اور کسی کافر کو تصوف کی دولت کیسے حاصل ہوسکتی ہے۔

وہ صاحب بولے۔ تم عقل کے اعتبار سے ابھی نابالغ ہو اور ایمان ومعرفت کے حساب سے اس کمسن بچے کی مانند جو چلنے کے شوق میں گرتا پڑتا ہے۔ ارے بیٹے نماز روزہ کی مشق تو صرف یقین بنانے کے لئے کرائی جاتی ہے اور جب یقین پختہ ہوجاتا ہے تو پھر ان چیزوں کی چنداں ضرورت نہیں ہوتی، تم نے قرآن حکیم کی یہ آیت نہیں پڑھی۔ وَاعْبُدْ رَبَّکَ حَتّٰی یَاْتِیَکَ الْیَقِیْنُ. تم اپنے رب کی عبادت اس وقت تک کرو جب تک تمہیں یقین ہوجائے۔ جس کا یقین کامل ہوگیا پھر اس کو نماز روزے کی کیا ضرورت ہے۔

اس دلیل کے سامنے میں بے بس سا ہوگیا اور عقل کے سارے طوطے اڑ گئے، انہوں نے مجھے حیرت زدہ دیکھ کر کہا، کچھ دن اگر صوفیوں کی صحبت میں بیٹھوگے تو تمہیں اندازہ ہوگا کہ صوفیوں کی رشتے داری خدا سے کتنے قریب کی ہے، ان صوفیوں سے مشورہ کئے بغیر اللہ میاں کچھ نہیں کرتے۔

اور اس طرح کی باتیں ان کے خاندان کے بارے میں درجنوں کہتے ہیں اور یہ تک اڑاتے پھرتے ہیں کہ ان کے خاندان کے دودھ پیتے بچے بھی صاحب کرامت ہوتے ہیں۔ صوفی اذاز لزال ایک بار کہہ رہے تھے کہ صوفی شہتوت کے پردادا جب چھوٹے تھے اور اپنی ماں کا دودھ پیتے تھے تو کئی بار ایسا بھی ہوتا تھا کہ ماں بچے کو چھوڑ کر کسی تقریب میں چلی جاتی تھی۔ جب صوفی شہتوت کے پردادا کو بھوک لگتی تھی تو وہ ماں سے کوسوں دور ہوتے ہوئے بھی دودھ پی لیا کرتے تھے، ماں کو صاف محسوس ہوتا تھا کہ کوئی دودھ پی رہا ہے جب کہ دور دور تک ان کا بچہ موجود نہیں ہوتا تھا۔ صوفی اذاز لزال قسم کھا کر بتا رہے تھے کہ اس طرح کی ہزاروں کرامتیں کسی کتاب میں چھاپی گئی تھیں لیکن یہ کتابیں اب بالکل نایاب ہوچکی ہیں اور اب یہ کتابیں کسی کو خوابوں میں بھی دکھائی نہیں دیتیں۔ صوفی بلغم کی سسرال بھی پہنچی ہوئی ہستیوں پر مشتمل ہے، ان حضرات کی کرامتیں بھی اتنی ساری ہیں کہ اگر کوئی سنانے لگے تو قیامت آجائے گی لیکن کرامتیں ختم نہیں ہوں گی۔

ان ہی کے خاندان کے بزرگ کے بارے میں یہ مشہور تھا کہ عین دوپہر کو ہواؤں میں اڑتے تھے اگر کوئی ہوائی جہاز ان سے ٹکرا جاتا تو اس کے پرخچے اڑ جاتے تھے لیکن انہیں ذرہ برابر بھی کوئی نقصان نہیں پہنچتا تھا اور ان کا ایک کمال یہ بھی تھا کہ یہ روزانہ ہواؤں میں اڑتے تھے لیکن اڑتے ہوئے نظر صرف ان لوگوں کو آتے تھے جن کی پچھلی چار پشتوں نے کبھی کسی نے کوئی صغیرہ گناہ بھی نہ کیا ہو۔

ایک دن ایسا ہوا کہ صوفی اذا جاء اپنے چچازاد بھائی صوفی بلغم کو لے کر میرے پاس آئے اور انہوں نے حسن نیت کے ساتھ پوری طرح باوضو ہو کر یہ فرمایا کہ مجھے ان کے والد صوفی قالوبلیٰ نے بھیجا ہے اور یہ درخواست کی ہے کہ انہیں کچھ دنوں آپ اپنی صحبت میں رکھ لیں اور ان کی ایسی تربیت کریں کہ یہ ملک کے ایک اچھے قائد بن سکیں۔

میں ان کی کیا تربیت کرسکتا ہوں۔'' میں نے کہا'' بلکہ میں تو یہ چاہ رہا تھا کہ حضرت صوفی قالوبلیٰ خود میری نوک پلک درست کرلیں اور مجھے وہ اس قابل تو بنادیں کہ میں میدان حشر میں چند گھنٹوں اپنی ٹانگوں پہ تو کھڑا رہ سکوں۔

اور ان کی سوچ تو یہ ہے۔''صوفی اذا جاء نے بتایا'' کے اس کی روح کے نہاں خانوں میں چھپے ہوئے لیڈر کو اگر کوئی بیدار کرسکتا ہے تو وہ ابوالخیال فرضی ہے، وہ آپ کو مردم شناس بھی جانتے ہیں اور یہ بھی مانتے ہیں کہ اگر آپ نے ٹھان لی تو گھڑی کی چوتھائی میں ان کے صاحبزادے کو نہ جانے کہاں سے کہاں تک پہنچادو گے۔

فرمایئے برخوردار'' میں صوفی بلغم کی طرف مخاطب ہوا'' آپ تو شکل سے بہت سیدھے لگ رہے ہو، آپ نیتا کیسے بن سکو گے اور عزیزم نیتا بننے کے لئے کسی تربیت کی ضرورت نہیں ہوتی۔ جھوٹ، فریب، مکاری، اتراہٹ، بے حیائی، ہٹ دھرمی، اسٹیج پر چیخ وپکار وغیرہ جیسی صفات پیدا کرنے کے لئے کوئی زیادہ محنت کی ضرورت نہیں ہوتی یہ سب کچھ ہر انسان میں ہوتے ہیں بس انہیں اچھی طرح سنبھالنے کی ضرورت ہے۔

میں چاہتا ہوں کہ اچھا قائد بنوں۔''صوفی بلغم شرماتے ہوئے بولے'' میرے والد سمجھتے ہیں کہ اگر آپ نے میری تربیت کردی تو میرا قد دوسرے نیتاؤں کی طرح اونچا ہوجائے گا اور لوگ ہر جگہ مجھے ہاتھوں ہاتھ لیں گے۔

ایک دن میں کتنی بار جھوٹ بولتے ہو؟'' میں نے پوچھا''

میں کبھی جھوٹ نہیں بولتا۔''صوفی بلغم نے کہا''

یہ بھی ایک شاندار قسم کا جھوٹ ہے، اچھا یہ بتاؤ کہ تمہارے اندر دجل وفریب کی کتنی صلاحیت ہیں، کیا شریف لوگوں میں بھگدڑ مچانے کی صلاحیت رکھتے ہو۔

میری کوشش تو یہ ہوتی ہے کہ لڑنے والوں میں صلح کرادوں۔'' وہ بولے''

صلح کرانا بعد کی بات ہے پہلے دو گروہ میں لڑائی کرانی ضروری ہے تاکہ صلح کرانے کا موقع ہاتھ آسکے۔

بھائی صلح کرانے کی تمنا تو اسی وقت پوری ہوگی جب لوگوں کو آپس میں دست وگریباں تو کراؤ۔

اور لوگوں میں لڑائی کرانے کے لئے کیا کرنا ہوگا؟

جھوٹ، مکاری، فریب، بے حیائی وغیرہ وغیرہ جیسے قیمتی ہتھیاروں سے ہر وقت تمہیں لیس ہونا ہوگا جہاں دیکھ کر لوگ خود لڑ رہے ہوں، ان کی لڑائی کو اور بڑھادو، جلتی پر تیل چھڑکنے کی صلاحیت رکھو اور جب آگ پوری طرح بھڑک جائے پھر پانی کی بالٹی لے کر درمیان میں کود پڑو اور خود کو''صلح جو'' اور امن پسند ثابت کردو، تمہیں رونے کی بھی مشق ہونی چاہئے اتنی زیادہ کہ تمہارے گرتے ہوئے آنسو دیکھ کر ان عورتوں کو بھی رحم آنے لگے جو خود قابل رحم نہیں ہوتیں۔

لیکن مجھے رونا نہیں آتا۔

چلو رونا نہیں آتا تو کم سے کم رونے جیسی شکل تو بنالو، پر سرِ مجمع یہ کہنے میں کیا حرج ہے کہ میں نے جب سے قوم کو ایک دوسرے سے بھڑتے ہوئے دیکھا کہ میری بھوک اڑ گئی ہے اور میں نے کئی ہفتوں سے کھانا نہیں کھایا ہے۔ یاد رکھو اس طرح کے جھوٹ سے قوم بہت متاثر ہوتی ہے اور اپنے قائد کی نظریں اُتارتی ہیں۔

میں نے تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا، تمہیں جھوٹ بولنے کی اتنی مشق ہونی چاہئے کہ تمہیں خود یہ اندازہ ہونا چاہئے کہ تم سچ بول رہے ہو اور سچ کے سوا کچھ نہیں بول رہے ہو۔ اگر تم نے بھول کر بھی اپنے جھوٹ کو جھوٹ سمجھ لیا تو تم کبھی کامیاب لیڈر نہیں بن سکتے اور یاد رکھو کہ عیاری اور مکاری بھی اچھے لیڈروں کا طرۂ امتیاز ہوتا ہے وہ لیڈر ہی کیا جو کسی کو چکمہ

نہ دے سکے، تمہارے پاس کوئی بھی فریادی آئے تمہیں اس کی بات سن کر تسلی دینی ہے کہ میں کام کروں گا، مثلاً اگر کوئی یہ کہے کہ میں امریکہ کا نائب صدر بننا چاہتا ہوں تو آپ ایک لمحہ ضائع کئے بغیر یہ کہنا ہے کہ ”مافی مشکل“ یہ کام تو میں چٹکی بجاتے ہی کرادوں گا اس کے بعد پھر آپ کو چاہئے کہ اس کا فون ریسیو نہ کریں اور اس کو بھول کر بھی پھر اپنی شکل نہ دکھائیں۔ شرم وحیا سے تمہیں اپنا ناطہ پوری طرح توڑنا پڑے گا، اس راہ میں یاد رکھو کہ جس نے کی شرم اس کے پھوٹے کرم اور اگر کسی بات پر شرم آ بھی جائے تو برسرعام شرمانے کے بجائے گھر جا کر شرماؤ۔ لیڈروں کے لئے ضروری ہے کہ وہ ہر جگہ ”بے حیائی“ کی لاج رکھیں اور بے شرمی کو کہیں رسوا کرنے کی غلطی نہ کریں۔

فرضی بھائی صاحب! بے حیائی کو تو میں سمجھتا ہوں لیکن یہ مکاری کیا ہوتی ہے؟

کھادی کا لباس، سبھاش چندر بوس کی ٹوپی یہ مکاری ہی تو ہے، اس لباس کو دیکھ کر اچھے خاصے لوگ بھی جھانسے میں آجاتے ہیں اور اس لباس کی وجہ سے لیڈر کو قوم کا پیشوا سمجھنے لگتے ہیں۔

لباس کے ساتھ ساتھ تمہاری شکل وصورت کچھ اس طرح کی ہونی چاہئے کہ جسے دیکھ کر لوگ یہ سمجھنے کے خبط میں مبتلا ہوجائیں کہ واقعتاً آپ قوم کے خیرخواہ ہیں اور قوم کے غم میں آپ مرچکے ہیں، آپ کی چال ڈھال کچھ اس طرح کی ہونی چاہئے کہ جیسے کسی جنازے کو چار آدمی کاندھا دے کر قبرستان کی طرف دھکیل رہے ہوں، کھانا خوب پیٹ بھر کھائیے لیکن محفلوں میں منہ بنا بنا کر اس بات کی جگالی کرتے رہئے کہ جب سے ملک میں فرقہ وارانہ فسادات ہورہے ہیں تب سے کھانا کڑوا لگ رہا ہے اور بھوک حلق میں اٹک کر رہ گئی ہے۔

کیا لوگ یقین کرلیں گے؟

اگر یقین نہیں بھی کریں گے تو تمہارا بگاڑ کیا لیں گے۔ ہمارے ملک میں کوئی نیتا ایسا نہیں ہے جسے دودھ کا دھلا ہوا سمجھتے ہوں لیکن نیتا جب بولتا ہے تو ایسا لگتا ہے کہ جیسے اس سے زیادہ شریف النسل اور اس سے زیادہ غم قوم میں مبتلا کوئی مرد آہن کسی ماں نے پیدا نہیں کیا، برخوردار میں نے دن کے اُجالے میں درجنوں ایسے نیتا دیکھے ہیں کہ جن کے جھوٹ پر ان لوگوں کو بھی سچ کا گمان ہونے لگتا ہے جو کسی کے سچ کو سچ نہیں مانتے اور جو کبھی سچ بولنے کی غلطی بھی نہیں کرتے۔

فرضی صاحب! آپ سے التجا ہے کہ آپ مجھے ایسا نیتا بنادیں کہ مرنے کے بعد عالم برزخ میں بھی میری پوچھ ہو اور فرشتے مجھے دیکھ کر زندہ باد کے نعرے لگانے پر مجبور ہوں۔

تعلیم تمہاری کتنی ہے؟“ میں نے ایک چبھتا ہوا سوال کیا۔

کسی جماعت میں فیل ہونے کے بعد پھر اور پڑھنے کی ہمت نہ ہوسکی اور اب تو یہ بھی یاد نہیں رہا کہ کس جماعت میں فیل ہوا تھا۔

خیر کوئی بات نہیں، لیکن یہ بات بھی پلّے سے باندھ لو کہ خود کو گریجویٹ سے کم بتانے کی غلطی مت کرنا بلکہ لوگوں کو یہ بتایا کرو کہ تم نے ہر زبان میں بی کام کیا ہے اور تم نے ایک تعلیم ایسی بھی حاصل کی ہے کہ جس کی سند پورے عالم میں صرف تمہارے پاس ہے۔

لیکن یہ تو بہت بڑا جھوٹ ہوگا۔

یہ تو کچھ بھی نہیں تمہیں اس سے بڑے بڑے اور بالکل سفید قسم کے جھوٹ بھی بولنے پڑیں گے تب ہی جے جے ہوگی اور تب ہی تم واہ واہ کیا بات ہے کہ شور وغل میں زندہ رہوگے۔ آج مودی جی کی تعلیم اور سرٹیفکٹ پر تبصرے ہورہے ہیں لیکن کبھی تم نے مودی جی کو شرمندہ دیکھا، وہ اپنے ۵۶ انچ کے سینے پر کل بھی فخر کرتے تھے اور آج بھی فخر کرتے ہیں ان کی بیوی ان کے خلاف احتجاج کررہی ہے لیکن مودی جی پہلے سے زیادہ ہشاش بشاش دکھائی دیتے ہیں، وہ بیوی کے ساتھ ناانصافی کرکے بھی اتنے مطمئن اور مگن نظر آتے ہیں کہ جیسے انہوں نے گھر گھر میں دودھ کی ندیاں بہادی ہوں۔ دراصل یہی ہے لیڈروں کا کمال اور یہی ہے سیاست کا وہ جادو جو بے وقوف جنتا کے سروں پر چڑھ کر بولتا ہے۔

برخوردار! میں نے اپنی یتیم قسم کی داڑھی پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا کہ بس یہ ہے تمہارا آج کا سبق، اس سبق کو اچھی طرح ازبر کرلو، پھر دوسری ملاقات میں دوسرا سبق پڑھاؤں گا، چلتے چلتے صوفی بلغم نے کہا۔ مجھے آپ سے مل کر بہت خوشی ہوئی، میرے ابا حضور نے آپ کا جو ناک نقشہ مجھے بتایا تھا اور آپ کی جن خوبیوں اور صلاحیتوں کا ذکر کیا تھا آپ تو اس سے کہیں زیادہ بڑھ چڑھ کر نکلے۔ میں پھر آپ سے ملوں گا اور بار بار آپ سے ملتا رہوں گا تاکہ میں ایک کامیاب نیتا بن سکوں، سلام علیکم۔

ان کے جانے کے بعد میں گھر میں آیا تو بانو بولی کیا بات آج

آپ کے دوستوں نے ناشتے کی فرمائش نہیں کی۔

بانو، تمہیں معلوم ہونا چاہئے کہ میرے یار دوست آخری حد تک سدھر چکے ہیں۔ اب انہیں اس دنیا سے اور اس دنیا کی لذتوں سے کوئی سروکار نہیں ہے۔ صوفی نمکین کو اتنے زیادہ نیک ہو گئے ہیں کہ اب انہیں دیکھ کر رحم سا آنے لگا ہے۔

میں سنجیدگی سے پوچھ رہی ہوں کہ آپ کے دوستوں نے ناشتے کی فرمائش کیوں نہیں کی۔

صوفی بلغم، صوفی قالوبلی کے صاحبزادے، صوفی شہتوت کے ساتھ آئے تھے اور بانو تم تو جانتی ہی ہو کہ یہ دونوں کتنے خوددار ہیں۔ صوفی قالوبلی نے اپنی بیوی سے عمر بھر ایک بوسے کی فرمائش اس لئے نہیں کی کہ اس سے خودداری کی توہین ہوتی ہے۔

یہ قالوبلی وہی تو ہیں جنہوں نے خالہ مسمریزم کی بڑی بیٹی ثریا کو بھری محفل میں چھیڑ دیا تھا اور ہر جگہ تمام صوفیوں کے خلاف احتجاج ہونے لگا تھا۔

بانو وہ تو کچھ دنیادار قسم کے لوگوں کی شرارت تھی، صوفی قالوبلی کے بارے میں وقت کے مدبرین کا دعویٰ یہ ہے کہ انہوں نے غلط نیت سے کبھی اپنی بیوی تک کو ہاتھ نہیں لگایا، دنیا کچھ بھی کہے اور سمجھے میں تو اپنے ان دوستوں کے بارے میں یہ عقیدہ رکھتا ہوں کہ ان سے اچھے اور شریف لوگ اس دنیا میں پیدا نہیں ہو سکتے۔

اور حیرت کی بات یہ ہے "بانو نے کہا" کہ آج تو آپ نے بھی ان لوگوں کو کچھ کھلانے پلانے کی فرمائش نہیں کی جب کہ دوستوں کی شکل دیکھتے ہی آپ کچن کی طرف بھاگتے ہیں اور میری خوشامد شروع کر دیتے ہیں۔

شاید یہ قیامت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے کہ میں نے اب تم سے دوستوں کی مہمان نوازی کرنی چھوڑ دی ہے۔ دراصل کئی ہفتوں سے میں اپنے اندر ایک خودداری محسوس کر رہا ہوں، تم نے محسوس کیا ہوگا کہ آج کل میں تم سے کچھ بھی نہیں مانگ رہا ہوں، مجھے اب بوسہ مانگنے میں تکلف ہونے لگا ہے، مجھے اب جا کر یہ احساس ہوا ہے کہ میری بھی ایک انا ہے اور میں بھی ان خوددار ماں باپ کا بیٹا ہوں کہ جو مرنا پسند کرتے تھے لیکن کسی کے آگے اپنا ہاتھ پھیلانا پسند نہیں کرتے تھے۔

سبحان اللہ، آپ چوبیس گھنٹے میں کافی بدل گئے ہیں۔" بانو کے لہجے میں طنز تھا" کل ہی کی تو بات ہے دس روپے اس طرح مانگ رہے تھے کہ جیسے کوئی نابالغ بچہ ضد کرتا ہے اس آناً فاناً تبدیلی کا ماجرا کیا ہے؟

تم نہیں سمجھ سکتیں بیگم۔ اللہ کے یہاں کن فیکون کا معاملہ ہے۔ اللہ نے جب مجھے بدلنے کا ارادہ کیا، اس نے مجھے ایک سیکنڈ کی چوتھائی میں بدل دیا، آج بے چارے صوفی بلغم اور صوفی شہتوت کس طرح محروم ناشتہ ہو کر چلتے بنے، کتنا افسوس کر رہے ہوں گے اور بیگم تم کو بھی اس بات کی توفیق نہ ہو سکی کہ تم ان کا ہاتھ پکڑ کر کہتیں کہ میں بغیر ناشتے کے نہیں جانے دوں گی، میں اللہ کے ان نیک بندوں سے کیسے نظریں ملاؤں گا۔

نظر ملانے کی ضرورت ہی کیا ہے، میں تو یہ چاہتی ہوں کہ آپ ان اٹھائی گیروں سے کبھی نظر ہی نہ ملائیں تو اچھا ہے۔

بیگم، اللہ سے ڈرو۔ یہ لوگ خاندانی صوفیاء ہیں، ان کے بارے میں اس طرح کی باتیں کرنے سے تمہاری عاقبت کا ستیاناس ہو سکتا ہے، "میں نے اپنی گفتگو کو مدلل کرتے ہوئے کہا" مسٹر چراغ الدین نوشادر نے اسی طرح کی ایک بات ان کے خاندان کے بارے میں کہہ دی تھی ان کی آنے والی سات پشتوں پر جہنم واجب ہو گئی، ان کی برادری میں اب جو بھی مرتا ہے بے حساب جہنم میں جاتا ہے۔

ٹھیک ہے میں بھی جہنم میں چلی جاؤں گی۔ بانو کا موڈ مزید خراب ہو گیا لیکن میں آپ کے ان سڑک چھاپ دوستوں کا کلمہ نہیں پڑھ سکتی، آ جاتے ہیں صبح صبح اور کر جاتے ہیں سارے گھر کا ماحول خراب۔

بانو کی یہی مشکل ہے جب یہ پتنگ کی ڈوری کی طرح الجھ جاتی ہے تو پھر اس کو سلجھانے میں بڑی دیر لگتی ہے، اس وقت تو میں نے چپ سادھ لی کیوں کہ میں نے مدبرین سے سنا ہے کہ ایک چپ سو کو ہرا دے، اس کو ہرانے کے لئے میں نے اپنی چونچ بند کر لی، رات آنے پر میں نے بانو سے کہا، بیگم تمہارے اندر ایک ہزار خوبیاں ایسی ہیں کہ اگر میں تمہیں چھوڑوں تو تم سے شادی کرنے والے ہزاروں لوگ قطار میں کھڑے ہو جائیں گے لیکن تمہارا جب موڈ آف ہو جاتا ہے تو تم پھر فرشتوں کے بس میں بھی نہیں آتیں، میں ڈرتا ہوں کہ تم پہ عالم برزخ میں کیا گزرے گی اور تم اللہ تعالیٰ کو کیسے مطمئن کر پاؤ گی۔

اب کیا ہوا؟" بانو نے غصیلی نظروں سے مجھے گھورا۔"

ہوا تو کچھ بھی نہیں بس تمہارا صبح والا رویہ ہضم نہیں کر پا رہا ہوں، کوشش بھی کر رہا ہوں لیکن روح جسم کے نہاں خانوں میں اپنا سر پٹخ رہی ہے، جگر اور گردے ایک دوسرے کے ساتھ کبڈی کھیل کر ٹائم پاس کر رہے ہیں اور دل ودماغ اس احساس سے شدید قسم کے بخار میں مبتلا ہو گئے ہیں کہ اگر میرے آفتاب ومہتاب جیسے یار دوست خفا ہو کر اپنے اپنے گھروں میں معتکف ہو گئے تو میری زندگی کے باقی دن کیسے کٹیں گے۔

آخر آپ چاہتے کیا ہیں؟ کیا میں آپ کا گھر چھوڑ دوں اور مجھ کمبخت کا تو کوئی مائیکہ بھی نہیں کہ میں وہیں چلی جاؤں، آپ جب جلی کٹی باتیں کرتے ہیں تو بہت دکھ ہوتا ہے۔

بانو، ایک تم ہی تو میرا سہارا ہو، تم اگر چلی جاؤ گی تو پھر میرا کیا ہوگا، میں تو کسی صحرائے اعظم کی خاک بن کر رہ جاؤں گا۔

مگر آپ کا اصل سرمایہ تو آپ کے دوست ہیں، میرے مرنے کے بعد تو آپ کو دوستوں سے بغل گیر ہو جانے کی فرصت ہی فرصت میسر ہوگی پھر آپ کو کوئی ٹوکنے والا بھی نہیں ہوگا، فرصت کے لمحات آپ اور آپ کے یہ چندے مہتاب چندے آفتاب جیسے دوست پھر تو یہ کائنات آپ کے لئے باغ و بہار کی طرح ہوگی۔

نہیں، دوست اپنی جگہ، اور تم اپنی جگہ۔ ان دوستوں کے بغیر جینا جتنا مشکل اتنا ہی تمہارے بغیر بھی جینا مشکل ہوگا۔

اچھا میں یہ بات پوچھوں۔" بانو نے اپنا موڈ بدلتے ہوئے کہا۔" صوفی بلغم اور صوفی شہتوت کا آج شان نزول کیا تھا؟

صوفی شہتوت کو صوفی قالو بلی نے صوفی بلغم کی سفارش کے لئے بھیجا تھا کہ اچانک صوفی بلغم کو قوم کا قائد بننے کا شوق ہو گیا ہے، یہ ماہی بے آب کی طرح قوم کی خدمت کے لئے بے تاب ہیں۔

بانو کے لبوں پر طنز سے بھری ہوئی مسکراہٹ بکھر گئی اور اس کی آنکھوں میں شرارت سے بھری بجلیاں کودنے لگیں، اس نے کہا۔

کتنے باصلاحیت انسان ہیں آپ اور کیسے گھٹیا لوگوں سے آپ کا ملنا جلنا ہے۔ صوفی بلغم جو بلغم کی طرح بے تکے ہیں وہ قوم کے قائد کیسے بن سکتے ہیں، ایک محفل میں ان کی بیوی مجھے مل گئی تھیں وہ بتا رہی تھیں کہ یہ کس قدر ریکھے اور کس قدر ریا کار انسان ہیں۔

بیگم! بیویوں کی تنقیدیں شوہروں کے حق میں معتبر نہیں ہوتیں، تم کسی بھی بیوی کو ٹٹول کر دیکھ لو وہ یہی کہے گی کہ اس کا شوہر بیکار ہے، تم ایک دن صوفی ہل من مزید کے بارے میں بھی کہہ رہی تھیں کہ ان کی بیوی نے ان کے اندر وہ برائیاں ثابت کیں جن برائیوں کے بارے میں کراماً کاتبین تک بے خبر تھے۔ بیگم میں جانتا ہوں، صوفی بلغم مسلم سماج میں اپنا کوئی مقام نہیں رکھتے، ان کی اوقات رکشہ پلروں سے بھی زیادہ گئی گزری ہے اور یہ بیوی بچوں کے حقوق ادا کرنے کے اہل نہیں ہیں لیکن کوئی برے سے برے انسان بھی کسی وقت سنبھل جائے کچھ نہیں کہا جاسکتا، مجھے تو ایسا لگتا ہے کہ بیگم صوفی بلغم کو بزرگوں کی دعا لگ گئی ہے اور انہوں نے خود کو بدلنے کا ارادہ کر لیا ہے اور اگر ایسا ہی ہے تو پھر میں کیوں نہ ان کا ساتھ دوں۔

بانو نے مجھے ان عجیب نظروں سے دیکھا جن سے خاص اوقات میں وہ مجھے دیکھتی ہے اور میں نے بھی اپنی گردن ڈال دی جس طرح میں خاص اوقات میں ڈال دیتا ہوں۔ اب بانو کا موڈ ٹھیک ہو چکا تھا اس کی یہ خاص ادا ہے پہلے تھوڑا ستاتی ہے، خود تلملاتی ہے، مجھے بھڑکاتی ہے اور پھر رابعہ بصری بن جاتی ہے، وہ ہنس بھی دی، پھر بولی۔

چلو بھئی، دے دو ان کا ساتھ اور بنا دو قائد ملت، لیکن آپ کو بہت محنت کرنی پڑے گی کیوں کہ صوفی بلغم دیکھنے میں بالکل لال بجھکڑ محسوس ہوتے ہیں اور ان میں بات کرنے کی بھی قطعاً اہلیت نہیں ہے، انہیں دیکھ کر تو قبر کا اندھیرا یاد آتا ہے، یہ قوم کو کیسے مطمئن کریں گے۔

بیگم، یہ کچھ بنیں یا نہ بنیں اگر ہماری کوشش رہی تو انہیں کم سے کم امیر الہند تو بنا ہی دیں گے کیوں کہ یہ وہ فارمولہ ہے جس میں ہلدی اور پھٹکری لگانے کی ضرورت نہیں پڑتی اگر ایک درجن آدمی بھی کسی کو امیر الہند کہہ دیں تو وہ آناً فاناً امیر الہند بن جاتا ہے۔

پھر ایک دن میری ملاقات صوفی بلغم سے ہو گئی اور میں نے پوچھا کہ جو سبق میں نے تمہیں پڑھایا تھا تم نے اسے یاد رکھا۔

کہنے لگے ابھی تو جھوٹ بولنے کی الزامات اچھالنے کی خود کو پیش مادر خواہ ثابت کرنے کی اور ہندوستان کی الٹی سیدھی تاریخ بتا کر اپنے آباؤ اجداد کو گاندھی جی کا چیلا بتانے کی مشق اور ساتھ ساتھ بے حیائی کا چولہ اوڑھنے کی کوشش ابھی گھر میں ہی کر رہا ہوں اور الحمد للہ اہل خانہ بہت

متاثر ہو رہے ہیں۔

جب تم تقریر کرتے ہو کون کون تقریر سنتا ہے، فی الحال تو بس ابو اور امی ہیں بیٹھتے ہیں اور چھوٹا بھائی جو نیم دیوانہ ہے وہ بھی جلسہ گاہ میں بیٹھ جاتا ہے اور بات بات پر تالیاں بجاتا ہے جس سے ایک طرح کی حوصلہ افزائی ہو جاتی ہے لیکن میرے والد کا کہنا ہے کہ اگر ابوالخیال فرضی کی صحبت میں اٹھو بیٹھو گے تو وہ تمہیں کامیاب قسم کا لیڈر ضرور بناوے گا، وہ کہتے ہیں کہ تم اسی کا دامن تھامو۔

میرا وعدہ ہے کہ میں تمہارا ساتھ دوں گا اور تمہیں ایسا لیڈر تو بنا ہی دوں گا جیسے ہمارے لیڈر ہیں اور جو محض اداکاری اور مکاری سے قوم کے خیر خواہ بنے ہوئے ہیں، جب کہ قوم کی خیر خواہی سے ان کا کوئی لینا دینا نہیں ہے۔

میں چاہتا ہوں کہ میری عقل میں اضافہ ہو۔

اس کی کوئی ضرورت نہیں، تمہیں خود کو بس عقل مند ثابت کرنا ہے اور انتہائی بے حیائی کے ساتھ یہ بولنا ہے کہ بس تم ہی اس لاوارث قوم کے واحد سربراہ ہیں اور تم ہی ایک دن اس قوم کی نیا پار کرا سکتے ہو۔ اگر تم یہ دعویٰ کرتے ہوئے جھجک گئے تو سمجھو تمہارا بیڑہ غرق ہوا وہ مجھ سے الگ ہوئے تو میں یہ سوچنے لگا، کیسے کیسے بے وقوف ہماری قوم میں پیدا ہو گئے لیکن میں یہ بھی سوچنے پر مجبور ہوں کہ ایسے بے وقوفوں کو قوم اپنا پیشوا بنا رہی ہے

اور خود بھی اپنے ابلہ ہونے کا ثبوت پیش کر رہے ہیں، کاش اس قوم کی آنکھیں کھل جائیں اور کاش وہ اپنے قائدوں سے حساب و کتاب کر لے۔

مجھے یاد آ گیا کہ زمانہ میں مجھ پر بھی قوم کی قیادت کرنے کا جنون سوار ہوا تھا اور میں نے بھی کھدر کا لباس پہننے کو اپنا شعار بنا لیا تھا، کھدر کے مخصوص لباس اور مخصوص قسم کی ٹوپی میں دیکھ کر میری قوم کے اچھے بھلے لوگ بھی مجھے پرنام کرنے لگے تھے اور مجھے اس طرح دیکھتے تھے کہ جیسے سبھاش چندر بوس کی روح میرے جسم میں پناہ گزیں ہو گئی ہو۔ اس دور میں میرے دوستوں نے مجھے قوم کا واحد نمائندہ تسلیم کر لیا تھا اور مجھے "تاجِ ملت" کا خطاب دن دہاڑے عطا کر دیا تھا۔ اس خطاب کے بعد میں اپنے گھر میں بھی کافی حد تک معزز سا ہو گیا تھا لیکن الیکشن میں جب ایڑی چوٹی کا زور لگانے کے بعد جب مجھے ایک درجن سے بھی کم ووٹ ملے تھے تو مجھے منہ کی کھانی پڑی تھی اور بانو نے رحم کھا کر میرے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا تھا، اس لیڈری میں عزت سادات بھی گئی۔

(یار زندہ صحبت باقی)

کل امر مرھون باوقا تھا (حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم)

۲۰۱۷ء کے بہترین اوقات عملیات

حضور پرنور المرسل صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان پاک ہے کہ کل امر مرھون باوقاتھا یعنی تمام امور اپنے اوقات کے مرہون ہیں۔ فرمودۂ پاک کے بعد کسی چون وچرا اس کی گنجائش نہیں ہے۔ اب تمام توجہ صرف اسی پر ہے کہ علم نجوم نے مختلف اجرام فلکی کے باہم متناظر ہونے کے اوقات کو مناسب اعمال کے لئے منطبق کیا ہے۔ لہٰذا بعد از بسیار تحقیق و تدقیق ۲۰۱۷ء میں قائم ہونے والی مختلف نظریات کواکب کو استخراج کیا گیا ہے تاکہ عامل حضرات فیض یاب ہوسکیں۔

نظرات کے اثرات مندرجہ ذیل ہیں

علم النجوم کے زائچہ اور عملیات میں انہیں کو مدنظر رکھا جاتا ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

تثلیث (ث)

یہ نظر سعد اکبر ہوتی ہے۔ یہ کامل دوستی، فاصلہ ۱۲۰ درجہ کی نظر سے بغض وعداوت مٹاتی ہے۔

اگر حصول رزق، محبت، حصول مراد وترقی وغیرہ سعد اعمال کئے جائیں تو جلدی ہی کامیابی لاتے ہیں۔

تسدیس (س)

یہ نظر سعد اصغر ہوتی ہے۔ نیم دوستی اور فاصلہ ۶۰ درجہ اثرات کے لحاظ سے تثلیث سے کم درجہ پر ہے۔ سعد دنیاوی امور سرانجام دینا اور سعد عملیات میں کامیابی لاتا ہے۔

مقابلہ (م)

یہ نظر نحس اکبر اور کامل دشمنی کی نظر ہے فاصلہ ۱۸۰ درجہ جنگ وجدل، مقابلہ اور عداوت کی تاثیر ہر دو ستاروں کی منسوبات میں پائی جاتی ہے۔ دو افراد میں جدائی، نفاق، عداوت، طلاق، بیمار کرنا وغیرہ نحس اعمال کئے جائیں تو جلد اثرات ظاہر ہوتے ہیں۔ سعد اعمال کا نتیجہ بھی خلاف ظاہر ہوگا۔

تربیع (ع)

یہ نظر نحس اصغر ہے۔ فاصلہ ۹۰ درجہ، اس کی تاثیر بدی میں نمبر ایک مقابلہ کم ہے۔ تمام نحس اعمال کئے جاسکتے ہیں۔ اگر دشمن دوست ہو چکا ہو تو اس کی تاثیر سے دشمنی کا احتمال ہوتا ہے۔

قران (ن)

فاصلہ صفر درجہ سیارگان، سعد سیاروں کا سعد، نحس ستاروں کا نحس قران ہوتا ہے۔

سعد کواکب: قمر عطارد، زہرہ اور مشتری ہیں۔

نحس کواکب: شمس، مریخ، زحل، ہیں۔ یہ نظرات ہندوستان کے موجودہ نئے اسٹینڈرڈ ٹائم کے مطابق ہیں۔ ان میں اپنے ہاں کا تفاوت وقت جمع یا تفریق کرکے مقامی وقت نکالا جاسکتا ہے۔ یہ تمام اوقات نظر کے عین نقاط ہیں۔ قمری نظرات کا عرصہ دو گھنٹے ہے۔ ایک گھنٹہ وقت نظر سے قبل اور ایک گھنٹہ بعد جدید علم نجوم کے مطابق جنتری ہذا میں اہم کواکب شمس، مریخ، عطارد، مشتری، زہرہ، اور زحل میں بننے والی نظریات کی ابتداء، تکمیل اور خاتمہ نظر کے اوقات بھی دیئے جارہے ہیں تاکہ عملیات میں دلچسپی رکھنے والے وقت سے بھرپور ممکنہ فیض حاصل کریں۔ اوقات رات کے ایک بجے سے شروع ہوکر دن کے ۱۲ بجے تک اور پھر دوپہر کے ایک بجے سے ۱۲ بجے رات تک ۱۳ تا ۲۴ لکھے گئے ہیں۔ ۱۳ بجے کا مطلب ہے کہ ایک بجے دوپہر اور ۱۸ بجے کا مطلب ۶ بجے شام اور رات بارہ بجے کو ۲۴ لکھا گیا ہے۔

نوٹ: قرانات مابین قمر، عطارد، زہرہ اور مشتری کے سعد ہوتے ہیں۔ باقی ستاروں کے آپس میں یا اوپر والے سعد ستاروں کے ساتھ ہوں تو بھی نحس ہوں گے۔

فہرست نظرات برائے عاملین ۲۰۱۷ء

اچھے برے کام کے واسطے وقت منتخب کرنے کے لئے پچھلے صفحہ پر نظر ڈالیں۔

اکتوبر

تاریخ	سیارے	نظر	وقت نظر
یکم اکتوبر	قمر و شمس	تثلیث	۱-۳۵
۲/اکتوبر	قمر و زحل	تسدیس	۵-۲۶
۲/اکتوبر	قمر و مشتری	تثلیث	۱۶-۴۲
۴/اکتوبر	قمر و زہرہ	مقابلہ	۳-۲
۴/اکتوبر	قمر و زحل	تربیع	۱۲-۴۸
۵/اکتوبر	زہرہ و مریخ	قران	۲۲-۲۳
۶/اکتوبر	قمر و زحل	تثلیث	۱۶-۵۶
۷/اکتوبر	قمر و شمس	مقابلہ	۳-۲۲
۷/اکتوبر	قمر و زحل	مقابلہ	۴-۷
۸/اکتوبر	قمر و مریخ	تثلیث	۱۶-۱۵
۸/اکتوبر	قمر و زہرہ	تثلیث	۱۹-۱۵
۹/اکتوبر	شمس و عطارد	قران	۲-۲۳
۱۰/اکتوبر	قمر و زحل	مقابلہ	۸-۳۸
۱۰/اکتوبر	قمر و عطارد	تثلیث	۱۳-۲۳
۱۱/اکتوبر	قمر و زہرہ	تربیع	۱-۴۱
۱۱/اکتوبر	قمر و مشتری	تثلیث	۶-۲۱
۱۲/اکتوبر	قمر و شمس	تربیع	۱۷-۵۵
۱۳/اکتوبر	قمر و مریخ	تسدیس	۱-۲۲
۱۴/اکتوبر	قمر و مشتری	تربیع	۱۳-۱۳
۱۵/اکتوبر	قمر و عطارد	تسدیس	۱۱-۱۶
۱۶/اکتوبر	شمس و زحل	تسدیس	۱۶-۴۳
۱۷/اکتوبر	قمر و مریخ	قران	۱۶-۵۶
۱۸/اکتوبر	عطارد و مشتری	قران	۱۴-۳۴
۲۰/اکتوبر	قمر و شمس	قران	۰۰-۴۱
۲۲/اکتوبر	قمر و مریخ	تسدیس	۱۷-۵
۲۵/اکتوبر	قمر و مریخ	تربیع	۸-۴۳
۲۶/اکتوبر	شمس و مشتری	قران	۲۳-۳۹
۲۹/اکتوبر	قمر و زہرہ	تثلیث	۶-۳۱
۳۰/اکتوبر	قمر و شمس	تثلیث	۱۹-۴
۳۱/اکتوبر	قمر و عطارد	تثلیث	۲۲-۵۱

نومبر

تاریخ	سیارے	نظر	وقت نظر
یکم نومبر	قمر و زحل	تربیع	۲-۲۷
یکم نومبر	قمر و مریخ	مقابلہ	۲۳-۱۲
۳/نومبر	قمر و زہرہ	مقابلہ	۶-۰۰
۴/نومبر	قمر و شمس	مقابلہ	۱۰-۵۳
۵/نومبر	قمر و مشتری	مقابلہ	۱۷-۳۹
۷/نومبر	قمر و زحل	مقابلہ	۸-۲۷
۸/نومبر	قمر و مشتری	تثلیث	۲-۱۷
۹/نومبر	قمر و عطارد	تربیع	۲۲-۴۴
۱۰/نومبر	قمر و مشتری	تربیع	۵-۱۶
۱۰/نومبر	قمر و مریخ	تسدیس	۱۴-۴
۱۱/نومبر	قمر و شمس	تربیع	۲-۶
۱۲/نومبر	قمر و زہرہ	تربیع	۱۵-۱
۱۳/نومبر	قمر و شمس	تسدیس	۱۲-۲۵
۱۳/نومبر	زہرہ و مشتری	قران	۱۳-۴۵
۱۵/نومبر	قمر و مریخ	قران	۸-۲۸
۱۶/نومبر	قمر و زحل	تسدیس	۶-۲۰
۱۷/نومبر	قمر و مشتری	قران	۵-۲۳
۱۸/نومبر	قمر و شمس	قران	۱۷-۱۲
۲۰/نومبر	قمر و مریخ	تسدیس	۱۲-۲۷
۲۰/نومبر	قمر و عطارد	قران	۱۶-۶
۲۱/نومبر	قمر و زحل	قران	۵-۵۶
۲۲/نومبر	قمر و مشتری	تسدیس	۱۷-۲۶
۲۴/نومبر	قمر و مشتری	تربیع	۱۱-۲۵
۲۵/نومبر	قمر و شمس	تثلیث	۱۶-۲۶
۲۷/نومبر	قمر و مشتری	تثلیث	۹-۲۱
۲۸/نومبر	عطارد و زحل	قران	۱۲-۲۸
۲۸/نومبر	قمر و عطارد	تربیع	۱۱-۲۸
۲۹/نومبر	قمر و شمس	تثلیث	۱۶-۵۱
۳۰/نومبر	قمر و مریخ	مقابلہ	۲۰-۴۲
۳۰/نومبر	قمر و عطارد	تثلیث	۱۲-۷

دسمبر

تاریخ	سیارے	نظر	وقت نظر
یکم دسمبر	قمر و مشتری	مقابلہ	۲۰-۲۷
۲/دسمبر	قمر و زہرہ	مقابلہ	۶-۷
۳/دسمبر	قمر و عطارد	مقابلہ	۲۲-۲۹
۴/دسمبر	قمر و مریخ	تثلیث	۲۱-۲۶
۵/دسمبر	قمر و مشتری	تثلیث	۲۱-۸
۶/دسمبر	قمر و مریخ	تربیع	۲۳-۱۵
۷/دسمبر	مریخ و زحل	تسدیس	۲-۵۰
۸/دسمبر	قمر و عطارد	تثلیث	۲۲-۵۰
۹/دسمبر	قمر و مریخ	تسدیس	۴-۱۰
۱۰/دسمبر	قمر و عطارد	تربیع	۰۰-۴
۱۱/دسمبر	قمر و زحل	تربیع	۸-۲۶
۱۲/دسمبر	قمر و زہرہ	تسدیس	۱۲-۱۱
۱۳/دسمبر	قمر و شمس	تسدیس	۲-۸
۱۴/دسمبر	قمر و مریخ	قران	۰۰-۵۳
۱۵/دسمبر	عطارد و زہرہ	قران	۱۹-۲۸
۱۷/دسمبر	قمر و عطارد	قران	۱۴-۲۶
۱۸/دسمبر	قمر و شمس	قران	۱۱-۵۰
۱۹/دسمبر	قمر و مریخ	تسدیس	۷-۴۳
۲۰/دسمبر	قمر و مشتری	تسدیس	۱-۲
۲۱/دسمبر	قمر و مریخ	تربیع	۲۳-۴۶
۲۲/دسمبر	شمس و زحل	قران	۲-۲۸
۲۳/دسمبر	قمر و زہرہ	تسدیس	۱۵-۴۲
۲۴/دسمبر	قمر و عطارد	تربیع	۲۲-۰۰
۲۵/دسمبر	قمر و مشتری	تثلیث	۲-۴۹
۲۶/دسمبر	قمر و زہرہ	تربیع	۸-۰۰
۲۷/دسمبر	قمر و عطارد	تثلیث	۷-۵۶
۲۸/دسمبر	قمر و شمس	تثلیث	۰۰-۱۶
۲۹/دسمبر	قمر و مریخ	مقابلہ	۸-۵۹
۲۹/دسمبر	قمر و مشتری	مقابلہ	۲۳-۱۳
۳۱/دسمبر	قمر و عطارد	مقابلہ	۱۷-۵۹

شرف قمر

۱۴ اکتوبر صبح ۸ بج کر ۴۶ منٹ سے ۱۷ اکتوبر صبح ۱۰ بج کر ۲۷ منٹ تک۔ ۳ نومبر شام ۶ بج کر ۳۳ منٹ سے ۳ نومبر رات ۸ بج کر ۱۲ منٹ تک۔ یکم دسمبر صبح ۵ بج کر ۲۸ منٹ سے یکم دسمبر صبح ۷ بج کر ۸ منٹ تک۔ ۲۸ دسمبر سہ پہر ۳ بج کر ۲۰ منٹ سے ۲۸ دسمبر ۵ بج کر ۳ منٹ تک قمر حالت شرف میں رہے گا، یہ اوقات مثبت کاموں کے لئے بہت مؤثر مانے گئے ہیں، ان اوقات میں مثبت کام کرنے کے نتائج انشاء اللہ جلد برآمد ہوگے۔

اوج قمر

۱۵ اکتوبر شام ۴ بج کر ۴۸ منٹ سے ۱۷ اکتوبر رات ۱۱ بج کر ۴ منٹ تک۔ ۱۱ نومبر رات ۱۰ بج کر ۱۱ منٹ سے ۱۴ نومبر صبح ۴ بج کر ۵۶ منٹ تک۔ ۹ دسمبر صبح ۴ بج کر ۲۸ منٹ سے ۱۱ دسمبر صبح ۱۰ بج کر ۳۰ منٹ تک قمر حالت اوج میں رہے گا، جن حضرات سے شرف قمر کا وقت ضائع ہوگیا ہو وہ اوج قمر کے اوقات سے فائدہ اٹھائیں۔

قمر در عقرب

۲۰ اکتوبر صبح ۷ بج کر ۱۰ منٹ سے ۲۲ اکتوبر شام ۵ بج کر ۲۶ منٹ تک۔ ۱۶ نومبر دوپہر ایک بج کر ۴۸ منٹ سے ۱۸ نومبر رات ۱۲ بج کر ۲۸ منٹ تک۔ ۱۳ دسمبر شام ۵ بج کر ۲۸ منٹ سے ۱۶ دسمبر صبح ۶ بج کر ۲۷ منٹ تک قمر برج عقرب میں رہے گا، ان اوقات میں سفر، منگنی، شادی اور اپنے اہم کاموں کی شروعات سے پرہیز کریں۔

ہبوط قمر

۲۰ اکتوبر صبح ۱۰ بج کر ۵۹ منٹ سے ۲۰ اکتوبر دن ۱۲ بج کر ۵۴ منٹ تک۔ ۱۶ نومبر شام ۵ بج کر ۴۰ منٹ سے ۱۶ نومبر شام ۷ بج کر ۳۶ منٹ تک قمر حالت حالت ہبوط میں رہے گا، یہ اوقات منفی کاموں کے لئے مؤثر مانے گئے ہیں، ان اوقات میں منفی کام کرنے سے باذن اللہ نتائج جلد برآمد ہوں گے۔

تحویل آفتاب

۲۳ اکتوبر دن ۱۰ بج کر ۳۶ منٹ پر آفتاب برج عقرب میں داخل ہوگا۔ ۲۲ نومبر صبح ۸ بج کر ۳۶ منٹ پر آفتاب برج قوس میں داخل ہوگا۔ ۲۱ دسمبر رات ۹ بج کر ۵۹ منٹ پر آفتاب برج جدی میں داخل ہوگا، یہ اوقات دعاؤں کی قبولیت کے اوقات ہیں، ان اوقات میں اپنی ضروریات اور اپنی خواہشات اپنے رب کے حضور میں پیش کریں، انشاء اللہ مرادیں پوری ہوں گی۔

اوج عطارد

۲۰ اکتوبر رات ۱۲ بج کر ۴۴ منٹ سے ۲۰ اکتوبر دن ۳ بج کر ۴۲ منٹ تک عطارد حالت اوج میں رہے گا، تعلیم اور امتحان میں کامیابی کے لئے تعویذات تیار کرنے کا مؤثر وقت۔

ہبوط زہرہ

۱۱ اکتوبر صبح ۱۰ بج کر ۱۳ منٹ سے ۱۲ اکتوبر صبح ۵ بج کر ۳۶ منٹ تک زہرہ حالت ہبوط میں رہے گا، نفرت وعداوت کے تعویذ تیار کرنے کا مؤثر تین وقت۔

سیاروں کی رجعت

عطارد ۱۷ اکتوبر در برج عقرب بحالت استقامت رات ایک بج کر ۴۹ منٹ

عطارد ۶ نومبر در برج قوس حالت رجعت دن ایک بج کر ۷ منٹ

عطارد ۲۳ دسمبر در برج قوس حالت استقامت صبح ۷ بجکر ۲۳ منٹ

زہرہ ۱۴ اکتوبر در برج میزان حالت استقامت دن ۳ بجکر ۵۴ منٹ

زہرہ ۷ نومبر در برج عقرب حالت استقامت شام ۴ بجکر ۱۰ منٹ

زہرہ ۱۵ دسمبر در برج جدی حالت استقامت صبح ۱۰ بج کر ۵۷ منٹ

مریخ ۲۴ اکتوبر در برج میزان حالت استقامت رات ۱۲ بجے

مریخ ۹ دسمبر در برج عقرب حالت استقامت دن ۲ بج کر ۳۰ منٹ

مشتری ۱۰ اکتوبر در برج عقرب حالت استقامت شام ۶ بجکر ۵۱ منٹ

منزل شرطین: ۵ اکتوبر رات ۲ بجے، یکم نومبر دن ۱۲ بج کر ۱۲ منٹ، ۲۸ نومبر رات ۱۰ بجے، ۲۶ دسمبر صبح ۵ بج کر ۵۶ منٹ۔

حروف تہجی کی زکوٰۃ نکالنے کے شائقین توجہ دیں۔

☆☆☆☆☆

نظرات قمر و زحل

(۱) جب قمر بعض کواکب سے نحس حالت رکھتا ہو اور بعض سے سعد بھی ہو تو ایسے وقت میں کوئی کام کرتے تو خدا اپنے کو فائدہ ہوتا نہ دوسروں کو۔ جب ایک ستارہ سے نظر سعد ہو اور دو ستاروں سے نحس نظر ہو تو عمل بے کار ہوگا جیسا کہ پانی میں پڑا پتھر اگر اس وقت قمر آبی میں ہو تو فلاح ہرگز نہ دے گا۔

(۲) جب دو سعد ستارے اس سے ناظر ہوں اور ایک ستارہ نحس بھی ناظر ہو تو کوئی کام کیا جائے۔ وہ بحکم خدا پورا ہوگا بلکہ نحس کا صدقہ کردیں تو بہتر ہوگا۔ مثلاً زحل ہو تو کالا بکرا یا کالا مرغا، مریخ ہو تو مینڈھا یا سرخ رنگ کی گائے یا سرخ رنگ کا مرغا صدقہ کریں۔

قران قمر و زحل

۳ر نومبر ۲۰۱۷ء، بروز پیر

(۳) اگر زحل قمر سے قران کرے تو ناقص ہوتا ہے۔

(۴) اگر زحل کا قران کسی آتشی ستارہ کے ساتھ ہو تو جنگ وفساد کی خبر ملتی ہے۔

(۵) اگر زحل کا قران کسی بادی ستارہ کے ساتھ ہو تو دو چیزوں کا اندیشہ ہوتا ہے۔ ہوا سے نقصان یا بیماری کا اندیشہ۔

(۶) اگر زحل کا قران کسی خاکی ستارہ سے ہو تو دو امر کا اتفاق ہوتا ہے، بیماری کا اندیشہ یا رزق میں کمی۔

(۷) اگر زحل کا قران کسی آبی ستارہ سے ہو تو دو امر کا اندیشہ ہوتا ہے، خشکی یا دریا کے متعلق اہم خبر ملے۔

(۸) اگر قمر زحل سے قران کرے تو ہر کام کے لئے ناقص ہوتا ہے۔ اس وقت جو کام کرے اس میں تکلیف اٹھائے۔ مشقت اور سختی پیش آئے۔ اگر اس وقت اولاد پیدا ہو تو زندہ نہ رہے۔

اگر اس وقت گھر بنائے تو اس میں جن بھوت کا دخل ہوجائے۔ اگر جہاز یا کشتی پر سوار ہو تو غرق ہوجائے اور وہ کشتی منزل مقصود تک نہ پہنچ پائے۔ نیا کپڑا پہنا جائے تو آئندہ کپڑا مشکل سے ملے۔

اگر اس نظر میں درخت لگائے تو وہ درخت پھل نہ دے گا۔ اگر اس وقت صدر یا وزیر یا کسی سے بھی وفا کا دم بھرے تو بے فائدہ ثابت ہو بلکہ ضرور نقصان درپیش رہے۔ اگر کوئی صدر یا وزیر اس وقت حلف اٹھائے تو عدل وفا اور خدمت سے قاصر رہے بلکہ جابر و قاتل ثابت ہو اور لوگوں کو اس طرح کھائے جیسا کہ لکڑی کو گھن کھاتا ہے۔ باطل راستے پر حکم چلائے۔ جس کے ذرا سا بھی خلاف ہو اس کی جائیداد تباہ کردے۔ بادشاہ ہو تو ۱۵ مہینوں سے زیادہ حکومت نہ کرے۔ صدر ہو تو سات مہینے سے زیادہ نہ رہ سکے۔ وزیر ادنیٰ ہو تو پانچ مہینے سے زیادہ نہ رہ سکے۔

(۹) اگر کوئی اس نظر میں مکان بنائے تو فقر وفاقہ پیش آئے یا مر جائے، مکان میں جنات بھی داخل ہوں۔ برخلاف اس کے اس نظر میں نحس کام کرے تو کامیابی ہو۔ اگر اس نظر میں سحر جادو سیکھا جائے تو خوب کامیاب ہو۔ اگر دشمن اس وقت گھر سے نکلے تو مکان میں داخل نہ ہوگا۔

(۱۰) اس مقارنہ میں کوئی کام کرے تو پھر صدقہ دے تاکہ نحس اثر سے محفوظ ہو۔ صدقہ کالی چیز کا ہونا چاہئے۔ کالی گائے یا کالی بھیڑ یا مرغا یا سات رنگ کی کالی چیزیں صدقہ ہوں۔

تثلیث قمر و زحل

۲۵ر اکتوبر ۲۰۱۷ء، بروز بدھ

(۱) اگر دونوں کے درمیان نظر تثلیث ہو۔ یعنی سعد اکبر نظر ہو تو ہر کام میں قوی اور مبارک ہے۔ اگر سفر کرے تو کامیاب ہو، مال تجارت فروخت کرے تو فائدہ ہوگا۔ سفر پر جائے تو اپنے گھر صحیح وسلامت واپس آئے۔ اس وقت شادی کرے تو اولاد شریف اور نیک سیرت پیدا ہو اور صاحب برکت ہو۔ اس وقت کھیتی کرے یا باغ لگائے تو برکت ہوگی۔ اگر اس وقت بچہ کی ختنہ کرے تو وہ شریف بن جائے گا اور لوگ اس سے بہت خوش رہیں گے۔ محبت سے پیش آئیں گے۔

(۱۲) اگر کوئی صدر یا وزیر یا حاکم حلف اٹھائے تو وفادار مستحکم اور مضبوط ثابت ہو۔ اگر صدر یا بادشاہ حلف اٹھائے تو وہ حسب اقرار کام کرے گا اس وقت کسی حاکم کی تقرری مبارک ثابت ہوگی۔ تمام وزراء، امراء اس سے محبت کریں گے۔ اندازہ ہے دو سال کی حکومت میں عدل و انصاف کو خوب پھیلا دے گا۔

تربیع قمر و زحل

۱۴ را کتوبر ۲۰۱۷ء، بروز ہفتہ

(۱۳) جب قمر و زحل میں نظر تربیع ہو تو وہ سب کاموں کے لئے ناقص ہے۔ اگر اس وقت سفر کیا تو مسافرت میں ہی رہے گا۔ غم و فکر اور پریشانی ہوگی۔ اگر نیا لباس پہن لیا تو بیماری بدن میں داخل ہوگی اور آئندہ بھی مشکل سے کپڑا ملے گا، اگر اس وقت نکاح ہو تو لڑائی جھگڑا اور تکرار ہو۔ دشمنی پیدا ہو۔ یہ بھی ممکن ہے کہ اس عورت سے مردہ بچے پیدا ہوں۔ یہ بھی ممکن ہے کہ بچہ انسانی صورت سے مشابہت نہ رکھے۔

(۱۴) اگر زراعت یا نخل کاری کارے تو وہ زراعت تباہ ہو۔ درخت بھی مرجائے یا پھل دے تو برابر وزن کا نہ ہوا۔ اگر اس وقت گھر بنانا شروع کرے تو مال ختم ہو اور فقر و فاقہ پیش آئے۔ اس وقت بچے کی ختنہ کرے تو وہ بے عقل ہوگا یا پاگل جیسا ہوگا۔ نہ اس سے کوئی برکت ہو نہ لوگ اس سے محبت کریں۔

(۱۵) اگر مذکورہ وقت میں کوئی حاکم یا وزیر یا صدر حلف اٹھائے یا کوئی جماعت حلف وفاداری اٹھائے تو وطن میں قحط واقع ہو یا بادشاہ تخت نشین ہو تو قحط واقع ہو۔ وزراء اور امراء آپس میں دشمنی رکھیں اور حاکم اعلیٰ سحر یا زہر یا تلوار یا گولی سے ہلاک ہوگا۔ صرف پانچ سال حکومت کرے۔

تسدیس قمر و زحل

۲ را کتوبر ۲۰۱۷ء، بروز پیر

(۱۶) یہ نظر تمام کاموں کے لئے مبارک ہے سعد ہوتی ہے۔ اگر تجارتی سفر کرے تو فائدہ ہو یا سفر کرکے کہیں جائے تو لوگ محبت سے پیش آئیں گے۔ کافی برکت ہو اور صحیح و سلامت واپس ہوگا۔ اگر نیا کپڑا پہنے تو فوری دوسرا کپڑا ملے گا اور بدن بھی نہایت پھرتی اور تندرست رہے گا۔ اگر اس وقت نکاح کرے تو عورت نیک سیرت ملے با برکت ہو۔

(۱۷) اگر کوئی سلطان یا صدر اختیارات سنبھالے تو وزراء امراء اس کے ساتھ موافقت کریں گے۔ اگر اس وقت زراعت کرے تو بہت برکت ہو۔ اگر کشتی یا جہاز بنائے یا چلائے تو کمائی خوب کرے صاحب کشتی و خرم رہے، اگر اس وقت بادشاہ رعایا کے لئے سوگند کھائے تو دونوں نیک دل، نیت صادق اور خوش و خرم رہیں، جن پر اس کے حکم کا اطلاق ہوگا۔

قران شمس و عطارد

۱۲ دسمبر بروز منگل ۹ بجکر ۱۹ منٹ پر ہوگی۔ شمس و عطارد کا قران ہے۔ یہ قران دوپہر ایک بج کر ۳ منٹ سے شروع ہوکر اور یہ وقت سعد ۱۳ دسمبر بروز بدھ ۵ بجکر ۷ منٹ تک جاری رہے گا۔ اس وقت مندرجہ ذیل نقش گلاب و زعفران سے پُر کریں اور ایسے بچے کے گلے میں ڈالیں جو تعلیم پا رہا ہو اور تعلیم کے سلسلے میں ترقی اور کامیابی کا خواہش مند ہو۔ یہی نقش ذہنی قوت یادداشت کی طاقت اور عقل و فہم کی صلاحیت کو بھی کئی گنا بڑھا دیتا ہے۔

اگر کوئی بچہ کند ذہن ہو تو اس کے لئے اس نقش کو طشتری پر مذکورہ اوقات میں لکھ لیں اور کم سے کم چار طشتری پر مذکورہ اوقات میں لکھ لیں، یہ نقش گلاب و زعفران سے لکھیں، اتوار کو ایک طشتری پانی سے دھو کر بچے کو پلا دیں۔ انشاء اللہ کند ذہنی ختم ہوجائے گی اور قوت حافظہ میں زبردست اضافہ ہوگا۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۹۲۲	۱۹۲۶	۱۹۲۹	۱۹۱۵
۱۹۲۸	۱۹۱۶	۱۹۲۱	۱۹۲۷
۱۹۱۷	۱۹۲۳	۱۹۲۴	۱۹۲۰
۱۹۲۵	۱۹۱۹	۱۹۱۸	۱۹۳۰

یہ نقش طشتری پر گلاب و زعفران سے باوضو ہو کر لکھیں اور ہر اتوار کو بچے کو پلائیں، لگاتار چار اتوار تک۔

☆☆☆

نظرات سے فائدہ اٹھائیں

تسدیس شمس وزحل

اس سعد وقت کی شروعات ۱۵؍اکتوبر ۲۰۱۷ء بروز اتوار دوپہر دو بج کر ۳۰ منٹ پر ہوگی۔ ۱۶؍اکتوبر بروز پیر شام ۴ بجکر ۴۳ منٹ پر یہ وقت سعد مکمل ہوگا اور ۱۷؍اکتوبر بروز منگل شام ۶ بجکر ۵۷ منٹ پر یہ وقت ختم ہوجائے گا۔ اس وقت برائے طلبِ حاجات وضروریات برائے ترقی برائے کشادگی رزق و برائے کامرانی نقوش لکھیں، انشاء اللہ زبردست فائدہ ہوگا۔ اگر اس وقت سعد میں نقش بنا کر اپنے پاس رکھیں تو کامیابیوں سے ہمکنار ہیں گے۔

۷۸۶

۱۶۰۳	۱۶۰۶	۱۶۰۹	۱۵۹۶
۱۶۰۸	۱۵۹۷	۱۶۰۲	۱۶۰۷
۱۵۹۸	۱۶۱۱	۱۶۰۴	۱۶۰۱
۱۶۰۵	۱۶۰۰	۱۵۹۹	۱۶۱۰

تربیع مریخ وزحل

اس نحس وقت کی شروعات ۱۰؍اکتوبر ۲۰۱۷ء بروز منگل رات ۱۲ بجکر ۲۷ منٹ پر ہوگی۔ یہ وقت نحس ۱۱؍اکتوبر بروز بدھ شام ۷ بجکر ۷ منٹ پر مکمل ہوگا اور یہ وقت نحس ۱۳؍اکتوبر بروز جمعہ دوپہر ایک بج کر ۵۷ منٹ پر ختم ہوگا۔ اس وقت نحس میں دشمن کی زبان بندی کے لئے اس نقش خالی البطن کو لکھ کر درمیان کے خانہ میں دشمن اور اس کی ماں کا نام لکھ کر نقش کو قبرستان میں دبادیں۔

۷۸۶

۱۴۶۴	۳۹۰۷	۴۸۸
۳۴۱۹		۲۴۴۰
۹۷۶	۱۹۵۲	۲۹۳۱

تسدیس زہرہ وزحل

اس سعد وقت کی شروعات ۲؍نومبر ۲۰۱۷ء بروز جمعرات کو شام ۵ بجکر ۱۴ منٹ پر ہوگی۔ یہ وقت سعد ۳ نومبر بروز جمعہ دوپہر ۲ بجکر ایک منٹ پر مکمل ہوگا اور یہ وقت سعد ۴ نومبر بروز ہفتہ صبح ۱۰ بجکر ۴۸ منٹ پر ختم ہوگا۔

اس وقت سعد میں مقدمہ میں کامیابی اور کسی بھی مہم میں کامیابی اور کسی بھی انٹرویو اور امتحان میں کامیابی اور برتری حاصل کرنے کے لئے سورۂ یٰسین کا نقش خالی البطن لکھ کر اپنے گلے میں ڈالیں۔ درمیان خانہ میں اپنا اور والدہ کا نام لکھیں۔ اگر یہ نقش دوعدد لکھیں تو بہتر ہے۔ ایک نقش ہرے بھرے درخت پر لٹکادیں۔ دونوں نقش ہرے کپڑے میں پیک ہوں گے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۵۵۳۵۰	۱۴۷۶۱۰	۱۸۴۵۰
۱۲۹۱۶۰		۹۲۲۵۰
۳۶۹۰۰	۷۳۸۰۰	۱۱۰۷۱۰

تربیع زہرہ وزحل

اس نحس وقت کی شروعات ۷؍اکتوبر ۲۰۱۷ء بروز ہفتہ رات ۹ بجکر ۵۲ منٹ پر ہوگی۔ یہ وقت نحس ۸؍اکتوبر بروز اتوار شام ۶ بجکر ۲۳ منٹ پر مکمل ہوگا اور یہ وقت نحس ۹؍اکتوبر بروز پیر دوپہر ۲ بجکر ۵۵ منٹ پر ختم ہوگا۔

اس وقت نحس میں دشمنوں میں تفرقہ پیدا کرنے کے لئے اوران میں انتشار پیدا کرنے کے لئے سورۂ مائدہ کا نقش خالی البطن لکھیں اور احاطۂ قبرستان میں دبادیں، درمیان خانہ میں اپنا مقصد لکھیں اور نقش کے نیچے ان لوگوں کے نام لکھ دیں جن میں تفرقہ پیدا کرنا ہے لیکن یہ بات

واضح رہے کہ ناجائز امور میں اور اچھے اور نیک لوگوں کے خلاف اس نقش کا استعمال نہ کریں ورنہ گناہگار ہوں گے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۷۰۷۱۴	۵۶۵۶۹۸	۲۱۲۱۳۶
۳۵۳۵۶۰		۴۹۴۹۸۶
۴۲۴۲۷۴	۲۸۲۸۴۸	۱۴۱۴۲۴

قران شمس ومشتری

اس وقتِ سعد کی شروعات ۲۵/اکتوبر ۲۰۱۷ء بروز بدھ شام ۴ بجکر ۱۵ منٹ پر ہوگی، یہ وقت سعد ۱۲۶ اکتوبر بروز جمعرات رات ۱۱ بج کر ۳۹ منٹ پر مکمل ہوگا اور یہ وقت پھر ۲۸/اکتوبر بروز ہفتہ صبح ۶ بجکر ۲۶ منٹ پر ختم ہوگا۔ اس وقت سعد میں حوصلہ بڑھانے، عزائم میں پختگی پیدا کرنے اور اپنی روحانیت میں اضافہ کرنے کے لئے اس نقش کو لکھ کر اپنے گلے میں ڈالیں اور درمیان خانہ میں اپنا اور اپنی والدہ کا نام لکھیں۔

۷۸۶

۷۸۸	۶۳۰۹	۲۳۶۴
۳۹۶۰		۵۵۲۱
۴۷۳۳	۳۱۵۲	۱۵۷۶

قران شمس وعطارد

اس وقت سعد کی شروعات ۱۲ دسمبر ۲۰۱۷ء بروز منگل رات ۹ بجکر ۱۹ منٹ پر ہوگی اور یہ وقت سعد ۱۳ دسمبر بروز بدھ صبح ۷ بجکر ۱۸ منٹ پر مکمل ہوگا اور یہ وقت سعد ۱۳ دسمبر بروز جمعرات شام ۵ بجکر ۱۷ منٹ پر ختم ہوگا۔ اس وقت سعد میں اپنی ترقی کے لئے ہر کام میں مکمل کامیابی کے لئے اور اپنا انجام بخیر ہونے کے لئے اس نقش کو لکھ کر اپنے گلے میں ڈالیں، درمیان خانہ میں اپنا اور اپنی والدہ کا نام لکھیں۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۸۴۵۰	۱۴۷۶۱۰	۵۵۳۵۰
۹۲۲۵۰		۱۲۹۱۶۰
۱۱۰۷۱۰	۷۳۸۰۰	۳۶۹۰۰

قران زہرہ ومشتری

اس وقت سعد کی شروعات ۱۲ نومبر ۲۰۱۷ء بروز اتوار کو دوپہر ۳۸ منٹ پر ہوگی، یہ وقت سعد ۱۳ نومبر بروز پیر کو دوپہر ایک بجکر ۴۵ منٹ پر مکمل ہوگا اور یہ وقت سعد ۱۴ نومبر بروز منگل کو دن ۱۲ بجکر ۵۱ منٹ پر ختم ہوگا۔ اس وقت سعد میں دستِ غیب حاصل کرنے کے لئے یہ نقش تیار کریں۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۴۵۱	۳۶۱۸	۱۳۵۳
۲۲۵۵		۳۱۶۷
۲۷۱۶	۱۸۰۴	۹۰۲

درمیان خانہ میں ''برائے دستِ غیب'' لکھیں اور نقش کے نیچے یہ آیت لکھیں:

رَبَّنَا اَنْزِلْ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِنَ السَّمَآءِ تَكُوْنُ لَنَا عِيْدًا لِاَوَّلِنَا وَآخِرِنَا وَآيَةً مِنْكَ وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرَّازِقِيْنَ۔

اس نقش کو لکھنے کے بعد مذکورہ آیت کی زکوٰۃ ادا کریں، نقش کو ہرے کپڑے میں پیک کرلیں اور اس نقش کو سامنے رکھ کر روزانہ عشاء کے بعد آیت کو ۳۱۳ مرتبہ پڑھیں اول وآخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔

۴۰ دن کے بعد نقش کو گلے میں ڈال لیں اور روزانہ ۲۱ مرتبہ اس آیت کو پڑھتے رہیں، انشاء اللہ ۴۰ دن کے بعد دستِ غیب کی دولت سے سرفراز ہوں گے اور روزانہ حسب ضرورت پیسے ملتے رہیں گے۔ دست غیب کا ذکر کسی سے نہ کریں ورنہ یہ دولت بند ہوجائے گی۔

دورانِ عمل ایک روٹی روز خیرات کریں، ہر طرح کے گناہوں سے محفوظ رہیں، زبان سے متعلق کوئی گناہ ہرگز نہ کریں، اس نقش کو چاندی کے ڈبیہ میں بند کرکے ہرے کپڑے میں پیک کریں۔ دورانِ عمل اس نقش کو روزانہ ۶۶ مرتبہ لکھیں اور آٹے میں گولیاں بنا کر دریا میں ڈال دیں۔ آخری دن ۶۷ نقش لکھیں، جو نقش سب سے آخر میں لکھیں اس کو اس نقش کے ساتھ ملا کر جو قران وزہرہ ومشتری کے وقت لکھا تھا چاندی کی ڈبیا میں رکھ لیں اور روزانہ ۲۱ مرتبہ مذکورہ آیت پڑھ کر اس ڈبیا پر ہمیشہ دم کرتے رہیں۔ انشاء اللہ دست غیب کی دولت جاری رہے گی۔ ☆☆☆

ہر ماہ آنے والا ایک سعد اور پُر اثر وقت
جس سے ہر کوئی فائدہ اٹھا سکتا ہے۔

خالد اسحاق راٹھور

شرف قمر ایک ایسا سعد وقت ہے جو ہر ماہ عملیاتی حوالے سے حاصل ہوتا ہے۔ کوکب کوئی بھی ہو اس کی شرفی حالت اس کی سعادت کا باعث بنتی ہے اور عملیاتی حوالے سے ایک ایسے کوا کبی وقت کی نشان دہی کرتی ہے جب مسائل کے حل کے حوالے سے حسب ضرورت روحانی اعمال و نقوش تیار کئے جاسکتے ہیں۔

شرف قمر کا وقت تو خاص طور پر متفرق اور متنوع اعمال کے لئے موثر خیال کیا جاتا ہے یعنی کوئی بھی اچھا کام ہو اس کے لئے یہ نہیں دیکھنا پڑتا کہ جاری وقت متعلقہ کوا کب سعادت و شرف کا سزاوار ہے کہ نہیں۔ مطلب یہ کہ مالی معاملات کے لئے مشتری، عزت و وقار و شہرت کے لئے شمس، شادی بیاہ کے لئے زہرہ کا شرف موثر خیال کیا جاتا ہے جب کہ شرف قمر کا دورانیہ ایک ایسا موثر عملیاتی وقت ہے کہ آپ کسی بھی فکر کے بغیر قمر کے بنیادی منسوبات کے علاوہ کسی بھی دوسرے کوکب سے منسوب امور کی انجام دہی کر سکتے ہیں۔

اس قمری سعادت کی وجہ سے کسی بھی اعمال خیر کی تیاری کے لئے طویل وقت انتظار کی کیفیت میں بسر نہیں کرنا پڑتا۔ شرف مشتری میں کوئی عمل تیار کرنا چاہیں تو بارہ سال انتظار کریں۔ شرف زحل کی طاقت سے فائدہ اٹھانے کے خواہش مند ہوں تو تیس سال انتظار کریں لیکن عملی طور پر یہ ممکن نہیں ہوتا کہ کسی عمل کی تیاری کے لئے ایک سال یا تیس سال تک انتظار کیا جائے۔ ایسی صورت حال میں شرف قمر کا وقت ایسا بار بار واقع ہونے والا موثر وقت ہے۔ جس سے بلا پریشانی فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے۔ قمر کے ذاتی منسوبات کے علاوہ انسانی زندگی کے وہ تمام امور جن کو مثبت کہا جاسکتا ہے ان کے لئے شرف قمر کا استعمال کیا جاسکتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ شرف قمر صرف ذاتی طور پر ہی نہیں دیگر کوا کب کے حوالے سے بھی موثریت کا حامل ہے۔

سطور ذیل میں بالترتیب اُن نقوش والواح کو بیان کیا جارہا ہے جن کی موثریت مسلمہ ہے۔

لوح شرف قمر واوج قمر

قمری منسوبات کو ذیل میں بیان کیا جارہا ہے یعنی ایسے امور جن کے لئے شرف یا اوج قمر کے پُر سعادت وقت میں عملیات تیار کئے جاسکتے ہیں۔

لوح شرف قمر

شرف قمر کا انتہائی سعد اور ہبوط قمر کا انتہائی نحس وقت ہر ماہ آتا ہے۔ دوران گردش جب قمر حالت شرف میں ہوتا ہے تو اس وقت ہر قسم کے نیک و سعد اعمال تیار کئے جاتے ہیں۔ آپ بھی اپنی ضرورت کے مطابق ان اوقات سے فائدہ اٹھانے کے لئے متوجہ ہو سکتے ہیں۔ شرف قمر کے اوقات میں تیار کردہ نقوش والواح ہر قسم کے کاموں کے لئے موثر ہیں۔ سوان کی تفصیل کی یہاں ضرورت نہیں جو بھی نیک مقصد ہو اس کے لئے اس سعد وقت سے فائدہ اٹھالیں۔

شرف یا اوج کسی بھی کوکب کا ہو، اثرات تو اس کے متعلقہ کوکب کے حوالے سے ہوتے ہیں لیکن اس کی موثریت اپنی جگہ اہم اور مستند خیال کی جاتی ہے۔ کوکب کا شرف یا اوج میں ہونا اس کے تحت تیار کردہ عملیات کو اثر انداز اور کامیاب بنادیتا ہے۔ اس حوالے سے جو نقش تیار کیا جاتا ہے ذیل میں بمعہ چال دیا جارہا ہے۔

روزمرہ زندگی کے معاملات اپنی اصل میں کسی بھی کوکب کے تحت آتے ہوں لیکن جب ہم عمومی صورت حال کی بات کرتے ہیں تو روزانہ کی بنیاد پر قمری اثرات سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔ اس کے اثرات اس قدر اور موثر ہوتے ہیں کہ تمام معاملات زندگی کی روزانہ کی بنیاد پر اس کے تحت لئے جاتے ہیں۔ باوجود موثریت کے اس کے اثرات میں استحکام نہیں ہوتا، تیزی سے بدلی صورت حال اس کا خاصہ ہے سو وہ جو روزمرہ زندگی میں بلاوجہ ایک کے بعد دوسرے مسئلہ یا پریشانی کا شکار رہتے ہیں، بنیادی طور پر قمر کی نحوست سے متاثر ہو رہے ہوتے ہیں۔

دراصل قمری نحوست کسی ایک خاص سمت اثر انداز نہیں ہوتی بلکہ مختلف سمتوں میں اپنے اثرات دکھاتی ہے۔ طویل عرصہ کی رکاوٹ جس طرح زحل کے تحت آتی ہے اسی طرح مختصر عرصے کی اور بار بار یا چھوٹے بڑے وقفوں سے آنے والی رکاوٹ اور پریشانی کا باعث قمری نحوست ہے۔

روزانہ آمدنی کے حوالے سے پریشانی ہوتی ہو، روز مرہ کا خرچہ نہ بنتا ہو یا جیسے ذاتی کام یا کاروبار وغیرہ میں روزانہ کی بنیاد پر کام کرنے کے نتیجے میں اتنی آمدنی نہ ہوتی ہو کہ روزانہ کا خرچہ پورا ہو سکے تو ان کو لوح قمر کی ضرورت ہوگی۔ عموماً دیکھا گیا ہے کہ کاروبار یا کام بظاہر کافی اچھا ہوتا ہے لیکن روزانہ کی بنیاد پر مناسب آمدنی کا حصول نہیں ہوتا اور سب کچھ ہوتے ہوئے بھی پریشانی اور مالی تنگی محسوس ہوتی ہے۔ یہ سب قمری اثرات کا کرشمہ ہے اور الواح قمر کا مناسب استعمال اس قسم کا واحد حل ہے۔

چال نقشی قمر بادی

۱۱	۸	۱	۱۴
۲	۱۳	۱۲	۷
۱۶	۳	۶	۹
۵	۱۰	۱۵	۴

نقش قمر

یا اللہ یا باری یا باسط

۶۵۳	۶۴۹	۶۴۲	۶۵۶
۶۴۳	۶۵۵	۶۵۴	۶۴۸
۶۵۸	۶۴۴	۶۴۷	۶۵۱
۶۴۶	۶۵۲	۶۵۷	۶۴۵

یا ودود یا رازق

یہ نقش وہ ہے جو سب سے زیادہ میرے ذاتی استعمال میں ہے اور لاتعداد لوگ اس کی سعادت سے فائدہ اٹھا چکے ہیں۔

لوح قمر برائے اپاؤ

قمری نحوست اپنے اندر ایسا اثر رکھتی ہے کہ ہر صاحب علم اس کو مانتا اور سمجھتا ہے۔ سطور ذیل میں اس حوالے سے واقع ہونے والے اثرات کا بیان ہے تا کہ ہر فرد سمجھ سکے کہ کیا وہ تو نہیں قمری نحوست کا شکار۔

لوح رفع نحوست قمر

قمری نحوست سب سے زیادہ شیر خوار بچے کی نشوونما کو متاثر کرتی ہے۔ وہ بچے جو کمزور رہ جاتے ہیں یا وہ جو عمر میں تو بڑے ہو جاتے ہیں مگر بنیادی طور پر مختلف یا کسی ایک عضو کی کمزوری کا شکار ہو جاتے ہیں تو ان کے لئے زائچہ پیدائش میں قمر نحوست کا شکار ہوتا ہے۔ ایسے تمام افراد جن کو اپنے جذبات پر قابو نہیں رہتا اور ان کے ذہن کے اندر خیالات کے مختلف دھارے چلتے رہتے ہیں وہ بھی نحوست قمر کا شکار ہوتے ہیں۔ جو لوگ کسی نہ کسی طور پر مائع، پانی، تیل یا سفری امور سے متعلق کاروبار کر رہے ہیں یا ان شعبوں میں ملازمت کر رہے ہیں اس جیسے جہاز رانی، مشروب سازی، ہوٹل وغیرہ تو وہ متعلقہ معاملات میں مسائل کا شکار ہیں تو وہ اپنے زائچہ پیدائش میں موجود قمر کی نحوست کو دور کرنے کے لئے خصوصی لوح رفع نحوست قمر حاصل کریں اور کامیابی کو اپنی زندگی کا حصہ بنائیں۔ وہ لوگ جن کو روز مرہ امور میں روزانہ یا ہر دوسرے تیسرے دن کسی نہ کسی مسئلہ کا سامنا ہوتا ہے اور روز مرہ امور انجام دہی چاہے گھر ہو یا دفتر مشکل ہو جاتی ہے وہ بھی درحقیقت قمری نحوست کا شکار ہوتے ہیں۔

اس حوالے سے نقش تیار کرنا نسبتاً مشکل کام ہے کیوں کہ اس قسم کے نقش میں صرف شرفی یا اوجی طاقت ہی نہیں مدنظر رکھی جاتی بلکہ دیگر نجومی کلیات کو مدنظر رکھنا ضروری ہوتا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ عملیاتی سمجھ بوجھ بھی بہت ضروری ہے جو کہ اوسط درجے کے عامل یا نجومی کے بس میں نہیں، اس حوالے سے اگر فرد کے ذاتی زائچہ کو مدنظر رکھا جائے تو زیادہ بہتر نتائج حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

سطور ذیل میں قارئین کے لئے خاص نقش بمعہ چال۔ بحوالہ نحوست قمر تحریر ہے، جو مہارت رکھتے ہیں تیار کر سکتے ہیں۔

چال قمری نقش قمر بادی

۱۱	۸	۱	۱۴
۲	۱۳	۱۲	۷
۱۵	۴	۵	۱۰
۶	۹	۱۶	۳

اوقات نظرات، عاملین کی سہولت کے لئے (ستمبر، اکتوبر، نومبر، دسمبر ۲۰۱۷ء)

تاریخ	نظرات	کیفیت	وقت
۱۴؍ستمبر	تثلیث زہرہ وزحل	شروع	۱۰_۲
۱۴؍ستمبر	تثلیث زہرہ وزحل	مکمل	۶_۱۹
۱۴؍ستمبر	تربیع شمس وزحل	شروع	۷_۱
۱۴؍ستمبر	تثلیث زہرہ وزحل	ختم	۲_۳۶
۱۴؍ستمبر	تربیع شمس وزحل	مکمل	۸_۲۸
۱۵؍ستمبر	تسدیس زہرہ ومشتری	شروع	۱_۴۷
۱۵؍ستمبر	تربیع شمس وزحل	ختم	۹_۵۶
۱۵؍ستمبر	قران عطارد ومریخ	شروع	۱۵_۵۴
۱۶؍ستمبر	تسدیس زہرہ ومشتری	مکمل	۱_۱۴
۱۷؍ستمبر	قران عطارد ومریخ	مکمل	۰۰_۳۱
۱۷؍ستمبر	تسدیس زہرہ ومشتری	ختم	۰۰_۵۰
۱۸؍ستمبر	قران عطارد ومریخ	ختم	۵_۳
۲۵؍ستمبر	تربیع عطارد وزحل	شروع	۶_۲۵
۲۵؍ستمبر	تربیع عطارد وزحل	مکمل	۲۰_۵
۲۶؍ستمبر	تربیع عطارد وزحل	ختم	۹_۴۳
۴؍اکتوبر	قران زہرہ ومریخ	شروع	۶_۲۵
۵؍اکتوبر	قران زہرہ ومریخ	مکمل	۲۲_۲۳
۷؍اکتوبر	قران زہرہ ومریخ	ختم	۱۴_۱۴
۷؍اکتوبر	قران شمس وعطارد	شروع	۱۸_۳۶
۷؍اکتوبر	تربیع زہرہ وزحل	شروع	۲۱_۵۲
۸؍اکتوبر	تربیع زہرہ وزحل	مکمل	۱۸_۲۳
۹؍اکتوبر	قران شمس وعطارد	مکمل	۲_۲۳
۹؍اکتوبر	تربیع زہرہ وزحل	ختم	۱۴_۵۵
۹؍اکتوبر	تربیع زہرہ وزحل	شروع	۰۰_۲۷
۱۰؍اکتوبر	قران شمس وعطارد	ختم	۱۰_۵۴
۱۱؍اکتوبر	تربیع مریخ وزحل	مکمل	۱۹_۷
۱۲؍اکتوبر	تسدیس عطارد وزحل	شروع	۸_۳۲
۱۳؍اکتوبر	تسدیس عطارد وزحل	مکمل	۸_۳۲
۱۳؍اکتوبر	تربیع مریخ زحل	ختم	۱۳_۵۷
۱۳؍اکتوبر	تسدیس عطارد وزحل	ختم	۲۳_۴۹
۱۵؍اکتوبر	تسدیس شمس وزحل	شروع	۱۴_۳۰
۱۶؍اکتوبر	تسدیس شمس وزحل	مکمل	۱۶_۴۳
۱۷؍اکتوبر	تسدیس شمس وزحل	ختم	۱۸_۵۷
۱۷؍اکتوبر	قران عطارد ومشتری	شروع	۲۱_۴۱
۱۸؍اکتوبر	قران عطارد ومشتری	مکمل	۱۴_۲۴
۱۹؍اکتوبر	قران عطارد ومشتری	ختم	۷_۳۲
۲۵؍اکتوبر	قران شمس ومشتری	شروع	۱۶_۵۱
۲۶؍اکتوبر	قران شمس ومشتری	مکمل	۲۳_۳۹
۲۸؍اکتوبر	قران شمس ومشتری	ختم	۶_۲۶
۱۲؍نومبر	قران زہرہ ومشتری	شروع	۱۴_۳۸
۱۳؍نومبر	قران زہرہ ومشتری	مکمل	۱۳_۴۵
۱۴؍نومبر	قران زہرہ ومشتری	ختم	۱۲_۴۵
۲۶؍نومبر	قران عطارد وزحل	شروع	۲۳_۱
۲۸؍نومبر	قران عطارد وزحل	مکمل	۱۲_۲۸
۵؍دسمبر	تسدیس مریخ وزحل	شروع	۴_۳
۶؍دسمبر	تسدیس عطارد ومریخ	شروع	۰۰_۴۴
۶؍دسمبر	قران عطارد وزحل	ختم	۱۷_۳۵
۶؍دسمبر	تسدیس عطارد ومریخ	مکمل	۲۱_۲۷
۷؍دسمبر	تسدیس مریخ وزحل	مکمل	۲_۵۰
۷؍دسمبر	تسدیس عطارد ومریخ	ختم	۱۵_۴۵
۹؍دسمبر	تسدیس مریخ وزحل	ختم	۱_۴۲
۱۵؍دسمبر	قران عطارد وزہرہ	شروع	۱۰_۷
۱۵؍دسمبر	قران عطارد وزہرہ	مکمل	۱۹_۳۸
۱۶؍دسمبر	قران عطارد وزہرہ	ختم	۵_۱۸

☆☆☆

خواص چہل اسمائے ادریسی

صاحب رسالہ مجمع الدعوات علیہ الرحمہ نے شیخ شہاب الدین مقتول سے نقل کیا ھے اور جناب کفعمی علیہ الرحمہ نے مصباح کبیر میں تحریر فرمایا ھے کہ خواص چھل اسماء ادریسی کے بہت ھیں جس کسی نے کچھ پایا ان اسماء اعظم کی برکت سے پایا۔

ان کے پڑھنے کے دوطریقے ہیں ایک دعوت صغیر دوسری دعوت کبیر، صغیر اس کو کہتے ہیں کہ جس میں ایک ہزار مرتبہ سے کم پڑھا جائے اور دعوت کبیر اس کو کہتے ہیں کہ جس میں ایک ہزار مرتبہ سے زیادہ پڑھا جائے۔

خاصیت اسم اول سُبْحَانَکَ لَا اِلٰہِ اِلَّا اَنْتَ یَارَبَّ کُلِّ شَئی وَدَارِ ثَہٗ رازِقَہٗ: جس کسی کی کوئی حاجت بادشاہ یا امراء سے ہو پس جس وقت اس بادشاہ یا امیر کے روبرو جائے ۷۰/ستر مرتبہ اس اسم کو پڑھ کر ان کی طرف پھونکے اس اسم کی برکت سے ان کے دل میں مہر و محبت اس کی ہو اور اگر کسی شخص سے کوئی امید دنیا کی رکھتا ہو پس بروز یکشنبہ ساعت مشتری میں غسل کرے اور جامہ پاک پہنے اور بوئے خوش آگ پر سلگا کر دو رکعت نماز ادا کرے بعد فراغ نماز کے چوبیس ۲۴/مرتبہ اس کو پڑھے پھر اپنا مطلب خدا سے طلب کرے انشاء اللہ مقصود حاصل ہوا۔ اور اگر چاہے کہ کسی کو اپنے عشق میں مبتلا کرے ساعت نیک میں ایک سوبیس مرتبہ کسی خوشبودار چیز پر (مثل عطر و پھول وغیرہ پر) پھونک کر اس کو دے تا کہ وہ اس کو سونگھے بہتر ہو۔ دعوت کبیر اس اسم کی یہ ہے کہ اگر کسی جنگ میں مال غنیمت بہت ملا ہو اور اس کو بادشاہ وغیرہ کی جانب سے خوف ہو پس دعوت کبیر اس اسم اعظم کی بجالائے اس دعوت کو دعوت ربانی بھی کہتے ہیں اور دعوت ربانی میں چاہیے کہ پچیس ۲۵/روز صحبت کافران و مشرکانہ مردان و بچگان و کنیزگان سے اور وہ گروہ کہ جو شریعت نبوی ﷺ کے منکر ہیں ان سب کی صحبت سے احتراز کرے اور ہر روز پانچ ہزار مرتبہ اس اسم کو پڑھے اور جب شب آئے نو ہزار مرتبہ اور جب قرات اسم تمام ہو یَارَبِّ کہتے اور اس مدت میں ترک حیوانات بھی کرے پس جب مدت دعوت تمام ہو جمع مال اس کے تحت و تصرف میں رہے دوسرے شخص اس میں سے تصرف نہ کر سکے اور اس کو اس قدر اسباب و مال حاصل ہو کہ وہ کسی کا محتاج نہ ہو اور اگر چاہے کہ کسی بادشاہ کو اپنا مطیع اور مسخر کرے بعد دعوت اس اسم کے اس اسم کو نگین نقرہ خالص پر کندہ کرا کر انگشتری پر رکھے اور اس انگشتری کو ہاتھ میں پہنے پس وہ بادشاہ ایسا مطیع اور مسخر جو کچھ یہ کہے وہ قبول کرے اور سب مال و اسباب اپنا اس کے سپرد کرے اور جو کوئی اس اسم کو بہت پڑھے شرک اور کفر اس کے دل سے باہر ہو اور اس کا قلب ایسا روشن ہو از ہائے مشکل اس پر آسان ہو۔

دوسرا اسم : یَا اِلٰہ اَلْاٰلِھَۃَ الدفیع جَلَالِہ جوکوئی بیس روز پندرہ مرتبہ پڑھے غنی اور مالدار ہو جو کوئی اس کو دیکھے دوست رکھے اور حرمت بہت پائے۔ غوث کبیر اس اسم دوئیم کی یہ ہے کہ جو کوئی چاہے کہ درجات بخت اور طالع اس کا ایسا شرف حاصل کرے کہ اکابر و اعیان و مشاہیر روزگار اس کے بعدار ہوں۔ اگر دعوت کبیر اس اسم کی کرے تو اس دعوت کو دعوت الٰہی کہتے ہیں چاہئے کہ دعوت الٰہی میں سترہ روز جائے خلوت میں رہے اور جامہائے پاک پہنے اور بوئے خوش آگ پر رکھے ہر روز گیاہ ہزار مرتبہ پڑھے اور جب شب آئے گیارہ ہزار مرتبہ پڑھے بس بعد ختم دعوت کے باری تعالیٰ در اقبال و دولت اس پر کھولے اگر صاحب دعوت کو آرزوئے سلطنت و جہانداری ہو صاحب قران جہان ہو اور اگر چاہے کہ وہ دولت ہمیشہ اس کے پاس رہے اس اسم اعظم کو نگین ہفت جوش یعنی ہفت معاون کندہ کر کے اپنے پاس رکھے وہ دولت اس سے دور نہ ہو اور اگر اس دولت میں اپنے کسی عزیز کو شریک کرے تو پارہ مصطگی اس انگشتری پر رکھ کر اس شخص کو دے کہ وہ چبائے ہبر اس اسم کے اس دولت و دعادت میں شریک ہو۔

تیسرا اسم: یا اللہ الحمد فی کل فعالہ، جوکوئی بروز جمعہ غسل کرے اور لباس پاک پہنے اور نماز جمعہ ادا کرے اور گوشہ فراغت میں بیٹھ کر بوئے خوشبو لگائے اور دو سو مرتبہ اس اس کو پڑھے جو مراد چاہے انشاء اللہ بر آئے لوگوں نے اس عمل کی برکت سے بہت عجائبات

دیکھے ہیں اور دعوت کبیر اس اسم کی یہ ہے کہ جو کوئی چاہے کہ خلائق میں نیک مشہور ہو پس دعوت کبیر اس اسم ہذا کی بجالائے اس دعوت کو دعوت الٰہی کہتے ہیں اور طریقہ دعوت الٰہی کا یہ ہے کہ پچاس دن ہر روز دس ہزار مرتبہ پڑھے اور جب شب آئے تو دس ہزار مرتبہ پھر پڑھے بوقت اہتمام دعوت جہاں میں نیک مشہور ہو اور لوگوں کی زبان پر اس کے اوصاف حمیدہ وجاری ہوں اور خاص دیگر دعوت کبیر کی یہ ہے کہ اگر چاہئے کہ اس کے ہاتھ سے کارہائے عظیم ظاہر ہوں مثل اس کے کہ آفتاب نیچے اتر آئے اور برق عصا لقہ بے ہنگام چمکنے لگے ایسا ہو اور بہت سے عجائبات ظاہر ہوں اس اسم کی برکت سے۔

چوتھا اسم: یَارَحْمٰنُ کُلِّ منتی وَرَاحِمَهٗ جو شخص بدخواہ اور مردم آزار ہو اور چاہے کہ یہ صفات بد اس سے دور ہوں پس اس اسم کو مشک وزعفران سے حریر سفید پر لکھے اور اپنا نام اور اپنی ماں کا نام لکھے اور اپنے گھر میں جائے پاکیزہ پر دفن کرے پس یہ صفتیں اس سے دور ہوں اور جو کوئی چاہئے کہ کسی شخص کو اپنے عشق میں مبتلا کرے پس تین روز پے در پے روزہ رکھے اور ہر روز اس اسم کو پانچ سو مرتبہ پڑھے اور چوتھے ایسے مکان میں جاکر غسل کرے کہ جس کا دروازہ قبلہ رو ہو بعد غسل کے کف دست راست پر اس اسم کو لکھے اور اس شخص کے روبرو جائے اور اگر ممکن ہو سکے کہ نوشتہ مذکور کو دھو کر کسی طعام میں ملائے اور اس شخص کو کھلائے محبت اس قدر زیادہ ہو کہ بغیر اس کے اس کو چین نہ پڑے اور جناب عیسیٰ اس اسم معظم کی برکت وقوت سے مردہ کو زندہ کرتے تھے اور کورمادرزاد کو بینا کرتے تھے اور مفلوج کو درست کرتے تھے اور عامل اس معظم کا جس حیوان اور جمادات پر گزرے سب بزبان حال اس سے بات کریں اور یہ ان کی باتوں کو سمجھے اور مدت دعوت اس اسم کی انیس دن کی ہے کہ ہر روز مقام خلوت میں تیرہ ہزار مرتبہ پڑھے اور ہر شب تیرہ ہزار مرتبہ۔

پانچواں اسم: یَا حَیِّ حِیْنَ لَا حَیَّ فِی دَیْمُوْمِیَّةِ مُلْکِهٖ وَبَقَائِهٖ. پس ایسا بیمار ہو کہ کسی طبیب سے اس کا علاج نہ ہو سکے پس مشک وزعفران سے کانچ یعنی شیشہ پر لکھے اور آب بنات مصری حل کرے اس کو پلائے صحت پائے اس کی عمر میں برکت ہو اور اگر اس اسم کو بطریق مذکور لکھ کر بحالت صحت پائے ہرگز بیمار نہ ہو دعوت کبیر اس اسم کی مشکل تر ہے اور مشکل ترین بھی اسی کہ قریب قریب غرد دعوت کبیر چار سال ہے ہر روز دس ہزار پانچ سو مرتبہ اس اسم کا پڑھنا ہے اس کے قلم انداز کئے گئے۔

چھٹا اسم: یَا یَوْمُ فَلَا یفُوْتُ شئی مِن علمه ولا یوْده مِنْ حِفْظه: اس اسم کی بھی دعوت کبیر مشکل ہے لہٰذا قلم انداز کی گئی۔

ساتواں اسم: یَاوَهذَاالْبَاقِیُ اول کُل شئی وَاٰخِرَهٗ. اگر کسی کو کوئی افائدہ کسی بادشاہ یا کسی امیر سے ہو چاہئے کہ بوقت زوال غسل کرے اور جامہ پاک اور بوئے خوش سلگائے اور نماز زوال (یعنی نماز ظہر) ادا کرے اور بعد فارغ ہونے نماز کے پچاس مرتبہ اس اسم کو پڑھے اور اپنے اوپر دم کرے خدائے تعالیٰ اس کو جمیع دشمنوں سے محفوظ رکھے اور اگر اس عمل پر مداومت کرے یعنی ہمیشہ اس کو بجالائے تمام عمر بیمار نہ ہو اور کسی علت اور بیماری میں گرفتار نہ ہو اور اس کی عمر میں باری تعالیٰ برکت عطا فرمائے۔ دعوت کبیر اس اسم کی ایک سو اکسٹھ روز ہر روز پندرہ سو مرتبہ پڑھے اور واسطے خیالات فاسو د مالیخولیا وسوسائے بے دوران عشق میں گرفتار ہو اس اسم کو بہت پڑھے ان علتوں سے محفوظ رہے اور جو کوئی اس پر مداومت کرے مکائد وشیطان وجن وانس اس کے کاموں میں راہ نہ پائیں اگر عدد قرات اس اسم کے ہزار سے کمتر ہوں تو دعوت صغیر ہے اور اگر عدد قرات اس اسم کے ہزار سے زیادہ ہوں تو دعوت کبیر ہے۔

آٹھواں اسم: یَا دَائِمُ فَلَا فَنَاءَ وَلَازَوَالَ لِمُلْکِهٖ: جو کوئی چاہئے کہ اپنے جمیع کاموں میں ثابت قدم رہے چاہے کہ تین روزہ رکھے اور ہر روز تین سو بار اس اسم کو پڑھ کر اپنے اوپر دم کرے بعد اس کے ہر کام اس کا تمام کو پہونچے اور جو کوئی چاہے کہ استقلال تمام تر احوال میں پیدا خواہ دولت میں خواہ قرات میں خواہ دعوت میں پس چاہئے کہ اس اسم کی دعوت کبیر عمل میں لاکے اس اسم کی دعوت کبیر کو دعوت دائمی کہتے ہیں اور طریقہ دعوت دائمی کا یہ ہے کہ چھبیس روز روزہ رکھے اور غذا کم کھائے اور ترک حیوانات کرے تا اختتام دعوت اور جامہ پاک پہنے اور ہر روز بارہ ہزار مرتبہ پڑھے اور جب شب آئے بارہ ہزار مرتبہ پڑھے بعد ختم دعوت کے تمام عالم تونگری میں اس کا ہمسر نہ ہو اور اگر اس کا دوست ہو اور اگر اس دعوت کو بادشاہ ظالم کے لئے پڑھے ظلم اس سے دور ہو اور انصاف کنندہ ہو اور کوئی اس اسم کو ستائیس ماہ رمضان کو نگین طلا پر کندہ کرا کر انگشتری بنائے اور ہاتھ میں پہنے کوئی دشمن اس پر قابو نہ پائے۔

☆☆ ☆☆ ☆☆

قسط نمبر: ۱۶۵

انسان اور شیطان کی کشمکش

"اس پر راجہ کہنے لگا یہ سنو میرے عزیزو میری ریاست میں سے تم جو بھی شہر پسند کروگے وہ میں تمہاری تحویل میں دے دوں گا اور وہاں تم اپنی قوت کو مجتمع اور مربوط کر سکتے ہو۔"

جواب میں یدھشٹر نے راجہ کے ایک سرحدی شہر کو پسند کیا، سو راجہ نے وہ شہر ان کے حوالے کردیا، پانڈو برادران دروپدی کو لے کر اس شہر میں منتقل ہوگئے اور کرشن کے علاوہ ان راجاؤں کی طرف بھی انہوں نے قاصد بھجوادیئے تھے جو ان کے دوست تھے اور انہیں یہ خبر بھی دی کہ وہ دریودھن کے خلاف حرکت میں آنے والے ہیں۔

کرشن اور دوسرے دوست راجہ بھی اپنے اپنے لشکر کے ساتھ وہاں پہنچ گئے، اس کے بعد دریودھن کی طرف پیغام بھجوایا گیا کہ وہ پانڈو برادران کی آدھی سلطنت ان کے حوالے کردیئے، جب دریودھن نے ایسا کرنے سے انکار کردیا تو پانڈو اور کورو برادران کے درمیان جنگ چھڑ گئی، اس جنگ میں خصوصیت کے ساتھ کرشن اور دوسرے دوست راجہ پانڈو برادران کی خلوص دل کے ساتھ مدد کررہے تھے، یہ جنگ کئی روز تک جاری رہی، اس جنگ میں بڑے بڑے سورما کام آئے، بھیشم اس شخص کے ہاتھوں مارا گیا تھا جس کے گلے میں عزازیل نے پھولوں کا ہار پہنادیا تھا، بھیشم کے علاوہ دریودھن اس کا باپ رادیو اور دوسرے بڑے بڑے سورما اس جنگ میں مارے گئے تھے، دریودھن کے بھائی بھی اس جنگ میں کام آگئے تھے اور نتیجتاً اس جنگ میں پانڈو برادران کو فتح نصیب ہوئی، اس طرح ایک طویل مدت کے بعد کوروں کا خاتمہ کرنے کے بعد پانڈو برادران اپنی سلطنت واپس لینے میں کامیاب ہوگئے تھے۔

☆☆☆

پانڈو اور کوروں کی اس فیصلہ کن جنگ کے بعد یوناف اور بیوسا ہندوستان سے فلسطین کی طرف چلے گئے جب کہ عزازیل بھی عارب وعبیطہ کے ہمراہ ان سے پہلے ہی فلسطین پہنچ چکا تھا۔

سلیمان علیہ السلام کے بعد فلسطین میں ایک انقلاب رونما ہوگیا تھا، آپ کے بعد آپ کے بیٹے کی غیر دانش مندانہ حرکات کے باعث فلسطین دو حصوں میں تقسیم ہوگیا تھا، ایک حصے پر سلیمان علیہ السلام کا بیٹا رحیعام حکومت کرنے لگا تھا اور اس حصے کا نام یہودیہ رکھا گیا تھا جب کہ دوسرے حصے پر فلسطینیوں کا ایک سردار یربعام حکومت کرنے لگا تھا اور فلسطین کے اس حصے کا نام سامریہ رکھا گیا تھا، اس طرح فلسطین کے اندر یہودیہ اور سامریہ نام کی دو سلطنتیں قائم ہوگئی تھیں۔

سلیمان علیہ السلام کے بیٹے رحیعام کے بعد اس کا بیٹا ابیام حکمراں بنا، اس ابیام کے بعد اس کا بیٹا آسا اور پھر آسا کے بعد اس کا بیٹا یہوسفط یہودا یہودیہ کی سلطنت کا بادشاہ بنا، اسی طرح یربعام کے بعد اس کا بیٹا مذب سامریہ کی سلطنت کا بادشاہ بنا، مذب کے بعد بعشا، اس کے بعد زمری پھر اس کا بیٹا عمری اور اور عمری کے بعد اخیاب نام کا شخص سامریہ کی سلطنت کا بادشاہ ہوا، اس اخیاب کے دور حکومت میں یوناف اور بیوسا ارضِ فلسطین کے اندر داخل ہوئے اور اسی اخیاب کے دور میں اللہ کے پیغمبر الیاس علیہ السلام کو اس سرزمین کی طرف مبعوث کیا گیا تھا، اس دوران فلسطین کے ہمسائیوں کے اندر بھی ایک انقلاب رونما ہوچکا تھا، عرب کے صحراؤں سے آموری ایک قوت اور ایک قہر بن کر نمودار ہوئے تھے اور وہ شام پر چھا گئے تھے۔ انہوں نے آشوریوں پر پے در پے حملے کرکے انہیں اپنے علاقوں میں سمٹ جانے پر مجبور کردیا تھا اور دمشق کو اپنا دارالسلطنت بنا کر ایک مضبوط سلطنت قائم کرلی تھی، جن دنوں سامریہ پر اخیاب اور یہودیہ پر یہوسفط بادشاہ تھے ان دنوں دمشق میں روم بن ہدد نام کا ایک شخص آرامی عربوں کا بادشاہ تھا۔

☆☆☆

ایک روز عزازیل سامریہ کے بادشاہ اخیاب کی خدمت میں حاضر ہوا اور اسے مخاطب کر کے بولا۔

"اے بادشاہ! میرا نام عزازیل ہے اور بنیادی طور پر میں ایک نجومی ستارہ شناس اور رمل کا ماہر ہوں۔ اے بادشاہ میں آپ کے لئے ایک اچھی خبر بلکہ آپ یوں کہہ سکتے ہیں کہ میں آپ کے لئے ایک خوش خبری لے کر آیا ہوں جس کے باعث نہ صرف یہ کہ آپ کی ذاتی زندگی سنور کر رہ جائے گی بلکہ آپ کی سلطنت میں بھی ایک خوش کن انقلاب رونما ہو جائے گا۔" عزازیل کی یہ گفتگو سن کر سامریہ کے بادشاہ اخیاب نے اس کی طرف دلچسپی اور شوق سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"اے اجنبی تو پہلی بار میرے ہاں ایک نجومی اور ستارہ شناس کی حیثیت سے داخل ہوا ہے، بہر حال تم کہو کیا کہنا چاہتے ہو اگر تمہاری دی ہوئی خبر میں میری بھلائی ہوئی تو میں تمہارے مشورے، تمہاری تجویز کو ضرور اپنانے کی کوشش کروں گا۔" اخیاب کا یہ جواب سن کر عزازیل خوش ہوا اور تھوڑی دیر کی خاموشی کے بعد اس نے اپنے سلسلہ کلام کو جاری رکھتے ہوئے آگے کہنا شروع کیا۔

"اے بادشاہ! صیدا کے بادشاہ اتبعل کی ایک بیٹی ایزبل ہے، ایزبل خوبصورتی میں اپنا کوئی ثانی نہیں رکھتی، میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اگر آپ اس شہزادی کے ساتھ شادی کر لیں تو وہ نہ صرف عملی طور پر بلکہ فطری طور پر بھی آپ کے لئے سودمند ہوگی، آپ کی ذات کے لئے ایک سکون اور خوشی کا باعث بنے گی اور اس کا یہاں آنا آپ کی سلطنت کے لئے شادابی اور امن وسکون کا باعث بن جائے گی۔"

عزازیل کی خوش کن الفاظ پر مبنی یہ باتیں سن کر اخیاب بے حد خوش ہوا، تھوڑی دیر تک وہ خاموش رہ کر مستقبل کی خوش آئند سوچوں میں کھویا رہا، پھر اس نے عزازیل کی طرف دیکھتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

"سنو اے اجنبی ستارہ شناس! تم نے واقعی مجھے ایک اچھی اور خوش کر دینے والی خبر دی ہے اگر تمہارا ستاروں کا علم یہ بتاتا ہے کہ اتبعل کی بیٹی ایزبل میرے لئے اور میری سلطنت کے لئے سرسبزی اور ثمر ریزی کا باعث بنتی ہے تو میں اس سے ضرور شادی کروں گا۔"

اس کے بعد اخیاب نے خوش ہوتے ہوئے اسے کچھ انعام دے کر فارغ کر دیا تھا۔ اخیاب کے اس کمرے سے نکل کر وہ عارب اور عبیطہ کے پاس پہنچا۔

"سنو میرے عزیزو۔" وہ مسکراتے ہوئے بولا۔ "میں اپنے مقصد اور اپنے مدعا میں پوری طرح کامیاب ہوا ہوں، میں نے اخیاب کے سامنے صیدا شہزادی ایزبل کی خوبصورتی کی تعریف کی اور وہ میرے ان الفاظ سے ایسا متاثر اور خوش ہوا ہے کہ اس نے ایزبل سے شادی کا فیصلہ کر لیا ہے، ایزبل جہاں خوبصورت اور پرکشش ہے وہاں بعل دیوتا کی پرستش میں انتہا پسند بھی ہے۔ جب یہ اخیاب، ایزبل سے شادی کرے گا تو ایزبل ضرور اپنے ساتھ بعل دیوتا کے بت لے کر فلسطین آئے گی اس طرح ایزبل کی وجہ سے فلسطین میں بھی خداوند قدوس کے ساتھ ساتھ بعل دیوتا کی پرستش شروع ہو جائے گی اور اس طرح ایزبل کی وساطت سے فلسطین کی سرزمین کے بام و در شرک میں جل اٹھیں گے، یہاں کی فضا شرک سے داغ دار ہوگی اور یوں بعل جبر کے ایک دیوتا کی حیثیت سے فلسطین میں مشہور و معروف ہو جائے گا۔"

اس کے ساتھ ہی عزازیل، عارب اور عبیطہ کو لے کر سامریہ شہر کی مختلف گلیوں میں ہوتا ہوا آگے بڑھنے لگا تھا۔

☆☆☆

عزازیل کی گفتگو سے متاثر ہو کر اخیاب نے صیدا کے بادشاہ اتبعل کو اس کی بیٹی ایزبل کا پیغام بھجوا دیا جو منظور کر لیا گیا، اس طرح ایزبل کی شادی اخیاب سے ہوگئی۔ اس شادی کے موقع پر صیدا کی شہزادی ایزبل اپنے ساتھ بعل دیوتا کا بت بھی لے کر آئی تھی، یہ بت سونے کا تھا اور قد میں بیس گز اونچا تھا اور اس کے چار منہ تھے۔ اسے سامریہ کے باہر ایک بلند کوہستانی ٹیلے پر نصب کر دیا گیا تھا۔ اس ٹیلے پر بعل کے لئے ایک بہت بڑی عمارت بھی تعمیر کی گئی تھی اور چار سو تنومند نوجوان اس کی خدمت پر مقرر کر دیئے گئے تھے اور ان گنت پجاری بعل دیوتا کے مندر میں مقرر ہوئے جن کے اخراجات اخیاب برداشت کرتا تھا، اس طرح فلسطین میں ایزبل کے آنے سے شرک کی ابتدا ہوگئی تھی اور لوگ بڑھ چڑھ کر بعل دیوتا کی پوجا کرنے لگے تھے۔

یہ بعل دیوتا شام اور یمن کے درمیان پھیلی ہوئی بہت سی اقوام کا دیوتا مانا جاتا تھا اور دیگر کئی اقوام میں بھی بعل دیوتا کی پوجا پاٹ کی جاتی تھی حتیٰ کہ حجاز میں بھی جبل نام کا جو بت تھا وہ بھی بعل دیوتا ہی تھا، شمالی

شام کے علاقے راس الشمرہ کے موجودہ دور میں ملنے والی قدیم روحوں سے بھی یہ پتہ چلتا ہے کہ بعد کو موت وحیات، خوراک وزراعت اور مویشیوں کا دیوتا خیال کیا جاتا تھا، شام میں بعل دیوتا کا ایک حریف بھی تھا جوایل کہلاتا تھا، لبنان کے شہر بالبک جو بقاع کی سطح مرتفع کے تقریباً تین ہزار آٹھ سو پچاس منٹ کی بلندی پر واقع ہے اور باغوں اور نخلستانوں سے گھرا ہوا ہے، یہ شہر بھی بعل دیوتا ہی کے نام پر آباد کیا تھا۔

شہزادی ایزبل اور بعل دیوتا کے سامریہ کی سلطنت میں آنے سے جب ہر طرف شرک وکفر کا دور دورہ ہوا تو جہالت کے اس طوفان میں خداوند قدوس نے اپنے نبی الیاس علیہ السلام کو مبعوث کیا، آپ کا تعلق تشبہ خاندان سے تھا اور آپ جلعاد شہر میں پیدا ہوئے، نبوت عطا ہونے کے بعد الیاس علیہ السلام سامریہ کے بادشاہ اخیاب کے پاس آئے اور اسے شرک اور کفران نعمت سے باز رکھنے کی کوشش کی لیکن اس نے الیاس علیہ السلام کی باتیں ماننے کی بجائے آپ سے دشمنی کرنی شروع کردی تھی۔ ان حالات میں خداوند قدوس کے احکامات کے مطابق دریائے یردن کے قریب کریت نام کے ایک نالے کی طرف چلے گئے تھے اور ساتھ ہی خداوند قدوس کی طرف سے آپ کی تسلی کے لئے آپ پر یہ وحی بھی بھیجی گئی کہ اس نالے کے اندر زندگی بسر کرتے ہوئے پریشان اور غمگین ہونے کی ضرورت نہیں ہے، اس لئے خداوند قدوس کی طرف سے پرندے ان کے لئے کھانا لے کر آیا کریں گے اور یہ کہ وہ اس نالے سے پانی پی کر ایک وقت مقررہ تک یہاں دن گزاریں۔

پس ایسا ہوا کہ خداوند قدوس کے مطابق الیاس علیہ السلام اسی نالے میں ایک پناہ گاہ بنا کر رہنے لگے، صبح وشام خداوند قدوس کے حکم کے مطابق پرندے انہیں کھانا پہنچاتے اور نالے کا پانی پی کر آپ گزر بسر کرتے رہے، یہاں تک کہ سامریہ قحط کا شکار ہو گیا اور نالہ بھی خشک ہو گیا تب خداوند قدوس کی طرف سے الیاس علیہ السلام کو حکم ہوا کہ وہ اس نالے سے نکل کر ماربتہ نامی قصبے کی طرف روانہ ہو جائیں اس لئے کہ وہاں خداوند قدوس کی طرف سے ایک بیوہ کو پہلے ہی حکم دے دیا گیا ہے کہ الیاس علیہ السلام کی پرورش اور دیکھ بھال کرے، ساتھ ہی الیاسؑ کو یہ بھی حکم ہوا کہ ماربتہ کی طرف جاتے ہوئے راستے میں الیسع نام کے ایک شخص کو بھی اپنے ہمراہ لے لیں، اس لئے کہ ان کے بعد فلسطین کی سرزمین میں الیسع ہی نبی کی حیثیت سے خداوند کے احکامات ان کے بندوں تک پہنچائیں گے۔

پس اس نالے سے نکل کر آپ ماربتہ کی طرف روانہ ہوئے، راستے میں انہوں نے الیسع کو دیکھا جو اپنی زمین جوت رہے تھے الیاس علیہ السلام ان کے قریب آئے اور جس طرح انہیں خداوند قدوس کی طرف سے حکم ملا تھا اور اس کے مطابق انہوں نے اپنی چادر الیسع پر ڈال دی جس کا اثر یہ ہوا کہ الیسع اپنا سارا کام چھوڑ کر ان کے ساتھ ہو لئے اس طرح الیسعؑ اور الیاسؑ دونوں ماربتہ کے قصبے میں پہنچے۔ انہوں نے دیکھا قصبے کے باہر ایک عورت لکڑیاں چن رہی تھی، الیاس علیہ السلام کو خداوند کی طرف سے راہنمائی کی گئی کہ یہی وہ عورت ہے جس کے ذمے تمہاری پرورش اور دیکھ بھال کی گئی ہے۔ الیاس علیہ السلام لکڑیاں چننے والی اس عورت کے پاس آئے اور اسے مخاطب کر کے کہنے لگے۔

"اے خاتون! میں اور میرا یہ ساتھی دونوں پردیسی ہیں، کیا ایسا ممکن نہیں کہ تو ہمیں پانی پلائے اور ہمارے لئے کچھ کھانے کو بھی لے آئے۔" اس پر وہ عورت الیاس علیہ السلام کو مخاطب کر کے بڑی عاجزی سے کہنے لگی۔

"اے اجنبی تو اپنے ساتھی کے ساتھ پانی تو جس قدر چاہے پی سکتا ہے لیکن قسم مجھے اپنے خدا کی میرے پاس روٹی نہیں، ہاں میرے گھر میں مٹکے اندر تھوڑا سا آٹا ہے اور مٹی کی ایک کپی میں تھوڑا سا گھی ہے، میں شہر سے باہر اس غرض سے آئی ہوں کہ لکڑیاں چنوں اور واپس جا کر اس آٹے اور گھی سے اپنے بیٹے کو کھانا پکا کر دوں جو ابھی چھوٹا ہے اور اگر میں نے ایسا نہ کیا تو مجھے خدشہ ہے کہ وہ مر جائے گا۔"

اس عورت کی ڈھارس بندھاتے ہوئے الیاسؑ بولے۔ "اے معزز خاتون تو ٹھیک کہتی ہے تو مجھے اپنے ساتھ اپنے گھر لے چل میں اپنے خدا کے حکم کے تحت تیری طرف آیا ہوں، دیکھ میرے خدا نے مجھے یہ حکم دیا ہے کہ جب تک میں اپنے ساتھی کے ساتھ تیرے یہاں قیام کروں گا اور جب تک یہاں قحط پھیلا ہوا ہے اس وقت تک تیرے اس مٹکے سے آٹا اور گھی کی کپی سے گھی ختم نہ ہوگا۔ وہ عورت سمجھ گئی کہ یہی وہ شخص ہے جس کی دیکھ بھال کے لئے اسے اشارہ کیا گیا تھا، لہٰذا وہ ان دونوں کو لے کر اپنے گھر کی طرف چلی گئی، اس طرح الیاسؑ نے الیسع

کے ساتھ اس خاتون کے ہاں قیام کیا اور جب تک وہ وہاں ٹھہرے رہے اس مٹکے سے آٹا اور اس کپی سے گھی ختم نہ ہوا۔ اس کے بعد الیاسؑ کو خداوند کی طرف حکم ہوا کہ وہ ایک بار پھر اخیاب کی طرف جائیں اور اسے شرک سے منع کریں، پس خداوند کا حکم پا کر الیاس علیہ السلام اپنے شاگرد الیسع کے ساتھ پھر اخیاب سے ملنے سامریہ روانہ ہو گئے۔

الیاسؑ جب سامریہ شہر کے قریب گئے تو وہاں ان کی ملاقات سامریہ کے بادشاہ اخیاب کے حاجب عبدیاہ سے ہوئی، عبدیاہ ایک نیک شخص تھا اور اللہ کے نیک بندوں کی حفاظت کرنے والا تھا، جب کہ دوسری طرف بادشاہ اخیاب اپنی ملکہ ایزبل کی فرمائش کے تحت ہر اس شخص کو قتل کروا دیتا تھا اور اذیتیں دیتا تھا جو بعل دیوتا کی پرستش کو شرک قرار دے کر خدائے واحد کی طرف بلاتا تھا، یہی حالت الیاسؑ کی بھی ہوئی تھی، جب وہ پہلی بار اخیاب کی طرف گئے تھے اور بعل دیوتا کی پرستش کو شرک قرار دے کر اس کے خلاف آواز اٹھائی تو ایزبل اور اخیاب دونوں آپ کے خلاف ہو گئے اور خداوند قدوس کے احکام کے تحت آپ نے کریت کے نالے میں پناہ لی تھی۔ عبدیاہ نے الیاس علیہ السلام کو اپنے سامنے دیکھا تو وہ بڑا فکر مند ہوا، اسے خدشہ ہوا کہ اگر بادشاہ نے الیاسؑ کو دیکھ لیا تو وہ ضرور اس شخص کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرے گا، اس موقع پر عبدیاہ نے الیاسؑ کو مخاطب کرنے میں پہل کی اور کہا۔

''اے الیاسؑ! میں تیرے لئے اپنے بادشاہ اخیاب سے خوفزدہ ہوں اس لئے کہ جب اسے خبر ہوگی تو تم شہر میں داخل ہوئے ہو تو مجھے خطرہ ہے کہ وہ تمہیں کوئی نقصان نہ پہنچادے، لہٰذا میرا تم کو یہ مخلصانہ مشورہ ہے کہ تم یہاں سے چلے جاؤ۔'' اس پر الیاس علیہ السلام نے عبدیاہ کو مخاطب کر کے کہا۔

''اے عبدیاہ تم میرے معاملے میں کوئی خطرہ، کوئی خوف محسوس نہ کرو، اس لئے کہ میں اپنے خداوند قدوس کے احکام کے تحت اس طرف آیا ہوں، تم جاؤ اور اپنے بادشاہ اخیاب کو میرے آنے کی اطلاع کرو کیوں کہ میں اپنے آقا، اپنے مالک، اپنے خدا کے حکم کے تحت اس سے بات کرنا چاہتا ہوں۔'' پس عبدیاہ مجبور ہوا اور اپنے بادشاہ اخیاب کو جا کر الیاس علیہ السلام کے آنے کی اطلاع دی۔ اخیاب نے عبدیاہ کو واپس بھیجا کہ الیاس علیہ السلام کو لے کر میرے پاس آئے، جب الیاسؑ اور آپ کے شاگرد الیسع کو اخیاب کے سامنے پیش کیا گیا تو الیاسؑ کو مخاطب کر کے اخیاب کہنے لگا۔

''اے الیاسؑ! تو پھر اس شہر میں داخل ہو گیا، کیا تو چاہتا ہے کہ تو اپنی باتوں سے بنی اسرائیل میں نفرت اور عداوت پھیلا دے۔'' اس پر الیاسؑ نے کمال جرأت مندی اور بے خوفی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اخیاب کو مخاطب کر کے کہا۔

''اے اخیاب! غور سے سنو، میں اپنی باتوں سے بنی اسرائیل کے اندر عداوت اور بے راہ روی نہیں پھیلا رہا بلکہ یہ کفر، یہ عصبیت تو بنی اسرائیل میں تمہارے اور تمہاری ملکہ کی وجہ سے پھیل رہی ہے۔ سنو بادشاہ! اس سے پہلے لوگ گناہ ضرور کرتے تھے مگر وہ خداوند قدوس کو واحد جانتے ہوئے اس کی بندگی اور عبادت بھی کرتے تھے لیکن جب سے تم نے ایزبل سے شادی کی ہے اور وہ اپنے ساتھ بعل کا بت لائی ہے تب سے یہاں شرک کا دور دورہ شروع ہو گیا اور تو نے ایزبل کا کہا مانتے ہوئے بعل کو کوہستان کرمل پر نصب کروا دیا ہے، جس کے باعث یہاں بدامنی اور بداعمالی نے گھر کر لیا ہے، پس اس بنا پر میں کہہ سکتا ہوں کہ بنی اسرائیل اور تیری وجہ سے بے راہ روی اور گناہ اور عداوت پھیل گئی ہے۔''

ماہنامہ طلسماتی دنیا کا خبرنامہ

وسیم رضوی اور بورڈ کے دیگر اراکین نے اجودھیا کے مندر میں پوجا کی

شیعہ سینٹرل بورڈ کے چیرمین وسیم رضوی نے ایک بار پھر بابری مسجد کی جگہ پر رام مندر کی تعمیر کا راگ آلاپا، آر ایس ایس اور بی جے پی کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے اوچھی حرکتوں پر اتر آئے

اجودھیا (ایجنسی) شیعہ سینٹرل وقف بورڈ میں متعدد بدعنوانیوں کے الزامات کا سامنا کر رہے چیئرمین وسیم رضوی خود کو قانون کے چنگل سے بچانے اور اس سلسلہ میں آر ایس ایس کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے مختلف ہتھکنڈوں کا استعمال کر رہے ہیں۔ اس سلسلہ کی تازہ کڑی میں شیعہ سینٹرل وقف بورڈ کے چیئرمین وسیم رضوی نے بورڈ کے دیگر اراکین کے ساتھ اجودھیا پہنچ کر متعدد مندروں میں پوجا بھی کی اور رام مندر کے تئیں اپنے عقیدت کے اظہار کے لئے ناریل پھوڑے۔ قابل ذکر ہے کہ وسیم رضوی بابری مسجد کے تعلق سے شیعہ اور سنی مسلمانوں میں متفقہ رائے سے الگ ہٹ کر محض خود کو بچانے کے لئے ان دنوں نئے نئے شگوفے چھوڑنے میں مصروف ہیں اور وہ آر ایس ایس اور ریاست کی بی جے پی حکومت کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے اوچھی حرکتوں پر اتر آئے ہیں۔ اطلاع کے مطابق وسیم رضوی نے اجودھیا میں دگمبر اکھاڑہ کے مہنت سریش داس، نرموہی اکھاڑا کے مہنت بابا بھاسکر داس اور ہنومان گڑھی نروانی اکھاڑا کے فریق دھرم داس سے مل کر ایک بار پھر بابر مسجد کی جگہ پر رام مندر کی تعمیر کا راگ الاپا۔ وسیم رضوی نے ہندو مذہبی رہنماؤں سے ملاقات کو باہمی صلح اور سمجھوتہ کی تجویز کا بھی نام دیا۔ دوسری طرف وسیم رضوی نے اجودھیا میں دگمبر اکھاڑہ کے مہنت سریش داس، نرموہی اکھاڑا کے مہنت بابا بھاسکر داس اور ہنومان گڑھی نروانی اکھاڑا کے فریق دھرم داس نے بھی بن بلائے مہمان وسیم رضوی کی موجودگی میں خوب بغلیں بجائیں۔ یاد رہے کہ بابری مسجد کا قضیہ سپریم کورٹ میں زیر سماعت ہے اور سنی سینٹرل وقف بورڈ اور ملک کے تمام مسلمان اس بات پر متفق ہیں کہ وہ متنازعہ زمین کی ملکیت کے سلسلہ میں سپریم کورٹ کے فیصلہ کو قبول کریں گے، تاہم شیعہ سینٹرل وقف بورڈ کے چیرمین وسیم رضوی اس مسئلہ پر محض ذاتی فائدے کے لئے کود پڑے ہیں۔

سعودی عرب نے اقوام متحدہ میں میانمار حکومت کے خلاف قرارداد لانے کا مطالبہ کیا

نیویارک (ایجنسی) اقوام متحدہ میں سعودی عرب کے مشن نے مملک کی جانب سے میانمار کی مسلمان روہنگیا اقلیت پر کئے جانے والے حالیہ حملوں کی شدید مذمت کی ہے۔ یواین سعودی مشن نے ایک ٹویٹ پیغام میں کہا ہے کہ سعودی عرب نے عالمی ادراے میں قرارداد لانے کا مطالبہ کیا ہے جس میں میانمار کی روہنگیا مسلمان اقلیت پر ڈھائے جانے والے مظالم اور انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کی مذمت کی جائے۔ اس مقصد کے لئے سعودی عرب نے سکیورٹی کونسل کے ارکان سے رابطہ کیا ہے کہ وہ روہنگیا اقلیت کے خلاف روا رکھے جانے والے وحشیانہ مظالم کا نوٹس لے اور اسے اپنے ایجنڈے پر لے کر آئے۔ سعودی عرب نے عالمی ادارے کے سربراہ کے نام پیغام میں تشویش کا اظہار کیا ہے جس کے بعد اقوام متحدہ سے مذمت دیکھنے میں آئی ہے۔ سعودی عرب روہنگیا مسلمانوں کی بے بسی کے خاتمے اور مسائل کے دیرپا حل کے لئے اپنی کوششیں جاری رکھے ہوے ہے۔

محسنِ ملت استاذ العاملین ایڈیٹر ماہنامہ طلسماتی دنیا حضرت مولانا حسن الہاشمی صاحب مدظلہ العالی کا شاگرد بننے کیلئے مندرجہ ذیل معلومات اور چیزیں نیچے دیئے ہوئے پتے پر بھیجیں۔

(1) اپنا نام (2) اپنے والد کا نام (3) اپنی والدہ کا نام (4) تاریخ پیدائش یا عمر

(5) مکمل پتہ (6) اپنا موبائل نمبر (7) گھر کا موبائل نمبر یا فون نمبر

(8) تعلیمی لیاقت کی وضاحت (9) 4عدد پاسپورٹ سائز فوٹو

(10) HASHMI ROOHANI MARKAZ کے نام =/1000 روپے کا ڈرافٹ

مطلوبہ معلومات اور چیزیں بھیجنے کا پتہ

HASHMI ROOHANI MARKAZ , NEAR ALI MASJID

MOHALLA ABULMALI , DEOBAND , U.P.

PIN CODE NO. 247554

مزید معلومات کیلئے مندرجہ ذیل موبائل نمبروں پر رابطہ کریں !

مولانا حسن الہاشمی:- 9358002992

حسان عثمانی:- 9634011163 ، وقاص (مولانا کے بیٹے):- 9557554338

ماہنامہ
دیوبند
طلسماتی دُنیا
نومبر ۲۰۱۷ء
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اسم اعظم۔ جو آپ کی زندگی میں
زبردست انقلاب پیدا کر سکتا ہے
کائنات کو مسخر کرنے کا فن
قرآن زہرہ مشتری ایک سعید ساعت
اور دستِ غیب کا لاجواب عمل
RS.30/=
POSTING DATE 25-26 BEFORE EVERY MONTH

کیا اور کہاں

مولانا سجاد الرحمٰن نعمانی مبارکباد کے مستحق ہیں، لیکن...

بقلم خاص

قابل مبارکباد ہے یہ بات کہ حضرت مولانا خلیل الرحمٰن سجاد نعمانی کو مسلم پرسنل بورڈ کے ذمہ داروں نے پورے ملک کے لئے اپنا ترجمان بنادیا ہے، گویا کہ وہ پورے ملک میں مسلم پرسنل لاء بورڈ کی نمائندگی کریں گے اور بورڈ کا جو بھی مدعا ہوگا اس کو عوام وخواص تک پہنچانے کی ذمہ داری نبھائیں گے۔

لاریب حضرت مولانا خلیل الرحمٰن سجاد نعمانی میں امت کے لئے ایک تڑپ ہے، ایک امنگ ہے، امت مسلمہ کی رہنمائی کے لئے انہوں نے ہمیشہ بروقت اپنی زبان کھولی ہے۔ بعض خاص مواقعات پر بھی انہوں نے بے تکلف اور برملا ایسی باتیں ارشاد فرمائی ہیں کہ جن کو بیان کرنے کے لئے پتھر کے دل وجگر چاہئیں۔ انہوں نے کئی بار رسولِ خدا اور اصحاب رسول کی کٹھنائیوں اور صعوبتوں کا ذکر کر کے اور ان کی ثابت قدمی پر روشنی ڈال کر نہایت اچھوتے انداز میں یہ فرمایا ہے کہ آج کے حالات کتنے بدترین کیوں نہ ہوں یہ حالات ان دکھوں اور اُن مصیبتوں سے زیادہ برے نہیں ہیں جن سے اللہ کا رسول اور اس کے ساتھی دوچار ہوئے تھے۔ لیکن انہوں نے صبر کیا، ثابت قدم رہے اور اللہ سے اپنے رشتے کو مضبوط سے مضبوط تر کرنے میں لگے رہے۔ بالآخر اللہ کی رحمت آئی اور انجام کار وہ سرخ رو بھی ہوئے اور سربلند بھی۔

مولانا خلیل الرحمٰن سجاد نعمانی کو ہم اُس وقت سے جانتے ہیں جب وہ ''اگر اب بھی نہ جاگے تو...'' کے تخلیق کار جناب شمس نوید عثمانی سے وابستہ تھے، اس وقت بھی ان کی تڑپ یہ تھی کہ اللہ کا پیغام ہندو بھائیوں تک بھی پہنچے اور ہندو بھائی اپنے گم شدہ سرمائے کو حق جان کر اپنے گلے سے لگالیں اور مشرف بہ اسلام ہوجائیں، گویا کہ وہ برسہابرس سے دین اسلام کی نشرواشاعت میں لگے ہوئے ہیں۔

شمس نوید عثمانیؒ کی وفات کے بعد انہوں نے اپنی راہ بدلی، انداز بدلے، کچھ دوسرے اقدامات کئے لیکن دل کی تڑپ وہی رہی جو پہلے تھی۔ وہی کرب، وہی ولولہ اور وہی دین اسلام کو عام کرنے کا جذبہ اور غیر مسلمین تک ان کا کھویا ہوا سرمایہ پہنچانے کی جدوجہد۔ سچ یہ ہے کہ حضرت مولانا منظور نعمانیؒ کے وہ صحیح جانشین ثابت ہوئے اور انہوں نے دینِ اسلام کی تبلیغ کرنے کا حق ادا کیا، یقین کے ساتھ نہیں کہا جاسکتا کہ ان کو مسلم پرسنل لاء بورڈ کا ترجمان بنا کر ان کی حوصلہ افزائی کی گئی ہے یا ان کے ساتھ کوئی سازش۔

وہ مسلم پرسنل لاء بورڈ جو ۱۹۷۲ء سے لے کر آج تک مسلمانوں میں کوئی بیداری پیدا نہ کرسکا اور مسلمانوں میں نکاح وطلاق کی اہمیت کو بھی واضح کرنے میں ناکام رہا اور حکومت ہند پر اسلام کی حقانیت اور اسلامی قوانین کی عظمت ثابت کرنے میں بھی بڑی حد تک بے چارگی کا شکار رہا۔ اس بورڈ کا نمائندہ بن کر اُس شخص کی عظمت ورفعت میں کیا اضافہ ہوگا جو اپنے تئیں دین اسلام اور امت مسلمہ کے لئے ایک عرصہ سے زبانی اور قلمی جہاد کرنے میں مصروف ہے اور اس امت کی رہنمائی کرنے میں آخری حد تک کامیاب بھی ہے۔ نعمانی صاحب تو ہمیشہ سے اس بات کے قائل ہیں کہ جان ہتھیلی پر رکھ لی، کہنی ہے اب سچی بات۔

اگر طلاق کے معاملے میں حکومت کامیاب ہوجاتی ہے تو مسلم پرسنل لاء بورڈ کا وجود بے معنی ہوکر رہ جاتا ہے، مسلم پرسنل لاء بورڈ اسلامی قوانین کی حفاظت کے لئے پیدا ہوا تھا اور جب وہ اس مقصد میں فیل ہوگیا تو اس کا وجود چہ معنی دارد؟ مسلم پرسنل لاء بورڈ کے موجود ذمہ داروں کو سوچنا چاہئے کہ صرف شاندار اجلاس کرنے اور فائیو اسٹار ہوٹلوں میں ٹھہرنے اور سرمایہ داروں کے اردگرد بھٹکنے سے اسلامی قانون کی حفاظت ممکن نہیں ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ اب تک مولانا خلیل الرحمٰن سجاد نعمانی نے اسلام کی جو خدمات انجام دی ہیں مسلم پرسنل لاء بورڈ اس سے بہت پیچھے ہے۔ سیاسی سرگرمیاں بہت شاندار ہوسکتی ہیں لیکن ذمہ داروں میں وہ تڑپ، وہ امنگ، وہ جذبۂ بیکراں جو حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحبؒ میں تھا اب کہاں؟ ہر رکن اپنی ذاتی مفادات کے اردگرد گھوم رہا ہے اور جب تک ذمہ دارانِ بورڈ اسلام کے حق میں مخلص نہیں ہوں گے اور ذاتی اغراض کی بھول بھلیوں میں کھوئے رہیں گے تب تک وہ شجرِ اسلام کی کسی بھی شاخ کو دشمنانِ اسلام سے بچانے میں کامیاب نہیں ہوسکتے۔ مولانا نعمانی اپنے انداز میں تن تنہا اسلام کے دفاع کے لئے جو مورچہ بندی کرتے رہے ہیں وہ اپنی جگہ بے مثال ہے اور اس کے گہرے اثرات مرتب ہوئے ہیں۔ مسلم پرسنل لاء بورڈ کے ذمہ داروں نے ان کو اپنا نمائندہ بنا کر ان کی مقبولیت سے کریڈٹ حاصل کرنے کی کوشش کی ہے۔ ہمیں نعمانی صاحب کو مسلم پرسنل لاء بورڈ کا نمائندہ بنا کر اس بات کا اندیشہ ہے کہ مولانا نعمانی بورڈ کی خاطر مصلحت پسند نہ بن جائیں اور امت ان کی بے لاگ گفتگو اور باطل کے خلاف کھری کھری باتوں سے محروم نہ ہوجائے۔ ☆☆

فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت ابوبکر بن ابوموسیٰ اشعریؓ بیان کرتے ہیں، ایک مرتبہ میرے باپ نے رسول اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان بیان کیا۔ ''جنت کے دروازے تلواروں کے سائے تلے ہیں۔''

یہ سن کر ایک شخص جو پراگندہ حال تھا اٹھ کر کہنے لگا۔ ''اے ابوموسیٰ کیا تو نے فی الواقع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے یہ ارشاد سنا ہے؟''

ابوموسیٰؓ نے کہا۔ ''بے شک'' اس کے بعد وہ شخص اپنے ساتھیوں کی طرف لوٹا اور ان سے کہا۔ ''ساتھیو! السلام علیکم'' پھر اپنی تلوار کی نیام توڑ کر پھینک دی اور دشمن کی صفوں میں گھس گیا اور خوب ضرب وحرب کی داد دی یہاں تک خود بھی شہید ہو گیا۔ (مسلم)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا۔ ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ تعالیٰ کو کونسا عمل زیادہ محبوب ہے؟'' ارشاد فرمایا۔ ''وقت پر نماز پڑھنا'' میں نے عرض کیا۔ ''اس کے بعد کونسا عمل؟'' فرمایا: ''والدین سے حسن سلوک'' عرض کیا: اس کے بعد کونسا عمل؟'' زبانِ رسالتؐ سے ارشاد ہوا، اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔

(بخاری، مسلم)

رموز زندگی

☆ دوستوں کے ساتھ انکساری کے ساتھ دشمنوں کے ساتھ ہوشیاری سے اور لوگوں سے کشادہ روی سے ملو۔

(حضرت علی رضی اللہ عنہ)

☆ اس چھوٹی سی دنیا میں نفرتوں سے بچو اس لئے کہ زندگی کم بلکہ بہت کم ہے۔ (سقراط)

☆ تکلف کی زیادتی، محبت کی کمی کا باعث بن جاتی ہے۔

(حضرت امام غزالیؒ)

☆ وہی کام کرو جو تمہیں کرنا چاہئے نہ کہ وہ جیسے تمہارا دل چاہے۔

(فیثا غورث)

☆ محنت کرنے والے کے گھر میں فاقہ کشی نہیں ہوتی۔

مولانا رومؒ کے ارشادات

☆ اللہ کے پاک بندوں کو اپنے جیسا مت سمجھو۔

☆ موت کا ایک وقت مقرر ہے اور یہ مقررہ جگہ پر آ کر رہتی ہے۔

☆ اگر شیر کی گردن میں زنجیر پڑی ہو تو بھی وہ زنجیروں میں جکڑے ہوئے تمام جانوروں کا سردار ہوتا ہے۔

☆ موسم بہار آتا ہے تو خاک سے سبزہ اور پھول پھوٹ پڑتے ہیں لیکن پتھر اس وقت بھی سرسبز نہیں ہوتا، اگر سر بلندی چاہتے ہو تو خاک بنو، پتھر نہ ہو۔

☆ دوستوں کے پاس خالی ہاتھ جانا ایسے ہے جیسے آٹے کی چکی پر گیہوں کے بغیر جانا۔

☆ علم کی تلوار لوہے کی تلوار سے زیادہ تیز بلکہ فتح وکامرانی میں ۱۰۰ لشکروں سے بڑھ کر ہے۔

☆ عشق کا مذہب تمام دینوں سے جدا ہے، عاشقوں کا مذہب وملت صرف خدا ہے۔

☆ اہل حق کی برکت سے بیابان بھی گلزار بن جاتے ہیں۔

☆ باطن کی دولت دنیا کی بادشاہی سے بہتر ہے۔

عقل اور علم

ہمیں ہر اس شئے سے محبت کرنی چاہئے جو محبت کرنے کے لائق ہو اور اس چیز سے نفرت کرنی چاہئے جو قابل نفرت ہو لیکن یہ اس صورت میں ممکن ہے جب ہمارے پاس دونوں کا فرق کرنے کے لئے عقل کی دولت اور علم کا ذخیرہ ہو۔

اچھی باتیں

☆ وہ شخص جس کے پڑوسی اس کی برائیوں سے محفوظ نہ ہوں جنت میں داخل نہ ہوگا۔

☆ ماں باپ کی خوشنودی دنیا میں باعث دولت اور آخر میں باعث نجات ہے۔

☆ کسی کے اخلاق پر اس وقت تک اعتماد نہ کرو جب تک اسے غصے کی حالت میں نہ دیکھو۔

☆ ظالم کو معاف کرنا مظلوموں پر ظلم کرنے کے مترادف ہے۔

☆ دوسروں کا بھلا کرتے وقت یقین رکھو کہ تم اپنا بھلا کر رہے ہو۔

☆ محنت کرو تمہاری زندگی پھولوں کی طرح رنگین اور شہد کی طرح میٹھی بن جائے گی۔

☆ جو دوسروں کے لئے گڑھا کھودتا ہے وہ خود اس میں گرتا ہے۔

اقوال دوستی

☆ اگر تمہارے دوست ایسے ہیں جو تمہاری غلط تعریف کے بجائے تمہاری غلطیوں سے آگاہ کرتے ہیں تو تم عقل مند ہو، تم نے اچھے دوستوں کا انتخاب کیا۔ (فیثا غورث)

☆ دوست اس کو سمجھ جو خلوت میں تیرے عیب تجھ پر ظاہر کرے، تجھے تنبیہ کرے اور تیرے پیچھے لوگوں میں تیری تعریف کرے اور مصیبت کے وقت تیری ہمراہی کرے۔ (مامون)

فرمان حضرت علی رضی اللہ عنہ

☆ خندہ روئی سے پیش آنا سب سے پہلی نیکی ہے۔

☆ کارخانہ قدرت میں فکر کرنا بھی عبادت ہے۔

☆ عقیدہ میں شک رکھنا کفر کے برابر ہے۔

☆ شکر نعمت حصول نعمت کا باعث ہے اور ناشکری حصول زحمت کا باعث ہے۔

☆ ادب بہترین کمالات اور خیرات افضل ترین عبادات سے ہے۔

☆ موت ایک بے خبر ساتھی ہے۔

☆ زمانہ کے پل پل کے اندر آفات پوشیدہ ہیں۔

☆ عبادت پر غالب آنا کمال فضیلت ہے۔

☆ عقل مند اپنے آپ کو پست کر کے بلندی حاصل کرتا ہے اور نادان اپنے آپ کو بڑھا کر ذلت اٹھاتا ہے۔

☆ عقل دو قسم کی ہوتی ہے، طبعی اور سماعی! عقل سماعی سے کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوتا اگر طبعی عقل نہ ہو جیسے تاوقتیکہ بصارت نہ ہو سورج کی روشنی بیکار ہے۔

پھول جیسی باتیں

☆ کیا آپ نے کبھی سوچا ہے کہ مال کے علاوہ آپ دوسروں کو ایسا کیا دیں کہ آپ کو پیسے خرچ کئے بغیر صدقے کا ثواب ملے؟

☆ دعا، علم، مشورہ، مسکراہٹ، مدد، وقت، ترتیب، مشکل وقت میں حوصلہ۔
☆ نیکی کا حکم، برائی سے روکنا۔
☆ معاف کرنا، عزت دینا، خوشیوں میں شامل ہونا۔
تیمارداری کرنا، راستے سے تکلیف دہ چیز ہٹانا۔
☆ راستہ دکھانا۔

خاموشی

☆ خاموش رہنا بھی کبھی کبھی سوال بن جاتا ہے، اگر یوں کہا جائے کہ خاموشی ہے ہی سوال تو غلط نہ ہوگا، خاموشی جہاں دوسروں کے لئے سوال بن جاتی ہے وہاں آپ کے لئے اس سوال کا جواب جو کوئی دوسرا فرد آپ کو نہیں دے سکتا۔
☆ خاموشی تنہائی آپ کو وقت دیتی ہے، خود کو جاننے کا پہچاننے کا، جہاں یہ آپ کا تعلق دوسروں سے توڑ دیتی ہیں، وہیں آپ سے آپ کا تعلق بے حد مضبوط بنادیتی ہیں، مگر اس کا مطلب یہ نہیں کہ آپ سب سے اپنا تعلق توڑ لو اور خود میں ہی کھوئے رہو یوں تو ایسا ہوگا کہ آپ ہو یا نہیں کوئی فرق ہی نہیں پڑتا اور کبھی کبھی خاموش رہنا بے وقوفی بھی کہلاتا ہے۔ بولو ضرور پر وہاں پر جہاں بولنا ضروری ہو، آپ کے لئے اور سب کے لئے۔ اس طرح خاموشی سوال نہیں بلکہ جواب کے روپ میں سوال بن جاتی ہے۔

مشعل راہ

☆ خاموشی عالم کے لئے زیور اور جاہل کے لئے پردہ ہے۔
☆ دوست کو اس کی صورت سے نہیں سیرت سے پہچانو۔
☆ فتح خرگوش کے پیروں، مرد کے دماغ اور عورت کی زبان میں ہوتی ہے۔
☆ بعض عورتیں شکست کو مان لیتی ہیں فتح حاصل کرنے کے لئے۔
☆ پھول خوشبو سے، چاند روشنی سے اور انسان اچھے کردار سے پہچانا جاتا ہے۔
☆ شرم میں کشش حسن سے زیادہ ہوتی ہے۔

اقوال زریں

☆ مصائب سے مت گھبراؤ کیوں کہ ستارے اندھیرے میں ہی چمکتے ہیں۔
☆ کسی سے اتنی نفرت نہیں کرو کہ اسے اپنی زندگی بیزار لگنے لگے۔
☆ ماں کی گود بچے کی پہلی درسگاہ ہے۔
☆ علم حاصل کرو اس کے لئے تمہیں خواہ چین ہی کیوں نہ جانا پڑے۔
☆ عورت کو چاند بن کر نہیں بلکہ سورج کی طرح ہونا چاہئے کہ لوگ دیکھ کر نظریں ہٹالیں۔

چراغ راہ

☆ کامیاب ہے وہ انسان جو ہر وقت خدا کی عبادت کرے۔
☆ ہر شئے کا حسن ہوتا ہے اور نیکی کا حسن یہ ہے کہ بروقت کی جائے۔
☆ اگر کوئی قدر شناس نہ ملے تو اپنی نیکی بند نہ کرو۔
☆ وہ ہر کام دنیاوی ہے جس سے آخرت مقصود نہ ہو۔
☆ دل اگر سیاہ ہو تو چمکتی ہوئی آنکھ بھی کچھ نہیں کرسکتی۔
☆ کامیاب انسان وہ ہے جو اخلاق سے ہر شخص کو نوازے۔

کرن کرن روشنی

سیدنا شیخ حضرت عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔
☆ جب کوئی بندہ گناہ کرتے وقت اپنے دروازوں کو بند کرکے پردے ڈال کر مخلوق سے چھپ جاتا ہے اور خلوت میں خالق کی نافرمانی کرتا ہے تو حق تعالیٰ فرماتا ہے۔
''اے ابن آدم علیہ السلام! تو اپنی طرف دیکھنے والوں میں مجھ کو ہی سب سے کمتر سمجھتا ہے اور مجھ سے مخلوق کے برابر بھی شرم نہیں کرتا۔''
☆ کسی کی دشمنی یا کینہ پروری کے خیال میں ایک وقت بھی مت گزار۔
☆ مومن اپنے اہل وعیال کو اللہ رب العزت پر چھوڑتا ہے جب کہ منافق درہم ودینار پر۔
اے عمل کرنے والے اخلاص پیدا کر! ورنہ مشقت فضول ہے۔

سنہری باتیں

☆ جس کو مسلمان کا غم نہ ہو وہ میری امت میں سے نہیں۔
(حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم)

☆ مال داروں کے ساتھ عالموں اور زاہدوں کی دوستی ریاکاری کی دلیل ہے۔ (حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ)

☆ مومن نہ کسی کو دھوکا دیتا ہے اور نہ اسے کوئی دھوکا دے سکتا ہے۔ (حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

☆ محبت کی تاثیر عادتوں کو بدل دیتی ہے۔
(حضرت داتا گنج بخش)

☆ جو شئے رونے سے واپس نہیں ہوسکتی اس پر رونا کیا اور رونا تو ہوتا ہی اس شئے پر ہے جو رونے سے بھی واپس نہ آئے۔

استغفار کی برکت

امام احمد بن حنبلؒ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ مجھے عراق کے کسی گاؤں میں رات ہوگئی، میں ایک مسجد میں گیا مگر اُدھر کے چوکیدار نے مجھے نکال دیا۔ میں مسجد کے باہر فرش پر سو گیا، چوکیدار نے مجھے پاؤں سے گھسیٹ کر مسجد سے دور کر دیا۔

وہ شخص چلتے پھرتے ہر کام کے دوران ہر وقت استغفار پڑھتا تھا، صبح میں نے اس سے پوچھا۔

اس نے کہا۔ ”جی میں ہر دعا قبول ہوتی ہے، سوائے اس کے میری ملاقات امام احمد بن حنبلؒ سے ہوجائے۔

میں نے کہا۔ ”میں ہی احمد بن حنبلؒ ہوں اور تم دیکھو کہ مجھے گھسیٹ کر تمہارے پاس لایا گیا ہے۔“

گھریلو ہتھیار

چمٹا: جب انسان نے آگ جلانا سیکھی تو یہ خطرناک ہتھیار بھی وجود میں آگیا، اگر بیگم کا نشانہ صحیح ہو تو کیا مجال ہے کہ شوہر اپنے آپ کو اس سے بچا سکے۔

بیلن: بہترین خانگی ہتھیار ہے، انتہائی خطرناک بھی جب کہ بیگم کے لئے ایک معمولی کھلونے سے زیادہ اہمیت نہیں رکھتا۔ صبح، دوپہر، سہ پہر، شام اور رات کو اس کا کثرت سے استعمال شوہر کو مٹھی میں رکھتا ہے۔

پھوکنی: سنگین صورت حال میں جل ککڑی بیگمات اس کا بھرپور استعمال کرتی ہیں، چمٹے کا ہم عصر ہتھیار ہے، غریب طبقے میں عام ہے۔

چمچہ: گوکہ اس کے سائز اور معیار میں فرق ہوتا ہے مگر یہ ہر گھر کی اشد ضرورت ہے، ظالم، نکمے، سست، مجبور اور مغموم شوہر کو راہ راست پر لانے کے لئے نہایت موزوں ہتھیار ہے۔

مگرمچھ کے آنسو: بے غم (بیگم) کا سب سے مؤثر ہتھیار، پانی کے دو نمکین چھوٹے قطرے بڑے بڑے پہاڑ ڈھا دیتے ہیں۔ یہ بیگمات کا آخری ہتھیار ہے، ہر کلاس میں اس کا استعمال عام ہے، بڑے بڑے نامور ہیرو اس کے آگے ڈبل زیرو ہوتے دکھائی دیتے ہیں۔

منتخب اشعار

سارے ماحول میں خوشبو ہے تری یادوں کی
ہم نے غم خانے کو پھولوں سے سجا رکھا ہے

☆

یہ اشک یہ آہیں یہ حسرت یہ آٹھ پہر کی بے چینی
بس ایک نہیں دو چار نہیں احسان تمہارے اور بھی ہیں

☆

بہکا تو بہت بھٹکا سنبھلا تو ولی ٹھہرا
اس خاک کے پتلے کا ہر رنگ نرالا ہے

☆

حیرت نہ کیجئے یہ اصول تضاد ہے
دھوکہ وہیں پہ ہوگا جہاں اعتماد ہے

☆

میں جھوٹ بول کے دریا عبور کر جاتا
مجھے ڈبو دیا ہے سچ بولنے کی عادت نے

☆

اے دل تجھے دشمن کی بھی پہچان کہاں ہے
تو حلقۂ یاراں میں بھی محتاط رہا کر

طب نبویؐ سے علاج: تلبینہ

رسول اللہ ﷺ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے فرمایا کہ جبرئیل میں تھک جاتا ہوں۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے جواب میں عرض کیا: اے اللہ کے رسول آپ تلبینہ استعمال کریں۔

تلبینہ کیا ہے؟ تلبینہ دودھ جو (بارلے) اور کھجور کی کھیر ہے جو اپنے اندر بیش بہا خصوصیات لئے ہوئے ہے۔ یہ ایک مکمل غذا ہے جو ناشتے میں کھائی جاسکتی ہے۔ اس کا مستقل استعمال حیرت انگیز فوائد دیتا ہے۔

تلبینہ کے فوائد : خون کی کمی دور ہوتی ہے، ایک سے ڈیڑھ ماہ میں ہیموگلوبن کو جسم کی ضرورت کے مطابق بڑھاتا ہے۔ وزن میں اضافہ ہوتا ہے، کمزوریوں کے لئے تلبینہ بہت مفید ہے، روزانہ استعمال سے جسم کی کمزوری دور کر کے وزن میں اضافہ کرتا ہے۔

ذہنی کمزوری : پڑھنے والے بچوں کے لئے تلبینہ بہترین چیز ہے، جسم کو طاقتور بنانے کے ساتھ ذہن کو بھی تیز کرتا ہے۔ جو بچے اپنا سبق یاد کرتے ہیں اور بھول جاتے ہیں تلبینہ استعمال سے ان کا حافظہ تیز ہو جاتا ہے۔

بیماروں کے لئے : بیمار لوگوں کے لئے جو بالکل بستر سے اٹھ بھی نہ سکتے ہوں تلبینہ بہترین ہے۔ یہ غذا کمزوری کو دور کر کے چلنے پھرنے کے قابل بناتی ہے۔

بوڑھوں کے لئے : بوڑھے لوگوں کے لئے تلبینہ بہترین ہے۔ جو لوگ کمزوری کی وجہ سے اٹھ بیٹھ نہیں پاتے ان لوگوں کو کھانا کھانا بھی مشکل ہوتا ہے۔ ایسے لوگوں کے لئے تلبینہ کی کھیر نہایت مفید ہے۔ تلبینہ کی کھیر ناشتے کے ساتھ لیں۔ یہ نہ صرف فائدہ مند ہے بلکہ خوش ذائقہ بھی ہوتی ہے۔

تلبینہ بنانے کی ترکیب

اشیاء : دودھ دو کلو، جو (چھلا ہوا) ۲۰۰ گرام، کھجور ۱۵ سے ۲۰۔ رات بھر کے لئے پانی میں بھگو کر رکھیں یا شہد آدھا کپ یا حسب ذائقہ۔

ترکیب : دودھ کو جوش دے کر جو شامل کرلیں، ہلکی آنچ پر پچیس منٹ تک پکائیں اور چمچہ چلاتے رہیں۔ جو گل کر دودھ میں مل جائیں تو کھجور مسل کر شامل کرلیں۔ میٹھا کم لگے تو تھوڑا شہد ملالیں، کھیر کی طرح بن جائیگی۔ چولہے سے اتار کر ٹھنڈا کرلیں، اوپر سے بادام، پستے، کاٹ کر چھڑک دیں۔ (کھجور کی جگہ شہد بھی ملا سکتے ہیں)

نوٹ : اگر جو کا آٹا نہ ملے تو دیسی دلیہ اتنی ہی مقدار میں لیں، ڈبے والا نہ ہو، دیسی دلیہ ہو۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے اہل خانہ میں سے جب کوئی بیمار ہوتا تھا تو حکم ہوتا کہ اس کے لئے تلبینہ تیار کیا جائے۔ پھر فرماتے کہ تلبینہ بیمار کے دل سے غم کو اتار دیتا ہے اور اس کی کمزوری کو یوں اتار دیتا ہے جیسے کہ تم میں سے کوئی اپنے چہرے کو پانی سے دھو کر اس سے غلاظت اتار دیتا ہے۔ (ابن ماجہ)

اسی مسئلہ پر حضرت عائشہؓ کی ایک روایت میں اسی واقعہ میں اضافہ یہ ہوا کہ جب بیمار کے لئے تلبینہ پکایا جاتا تھا تو تلبینہ کی ہنڈیا اس وقت تک چولہے پر چڑھی رہتی تھی جب تک وہ یا تو تندرست ہو جاتا۔ اس سے معلوم ہوا کہ نیم گرم تلبینہ مریض کو مسلسل اور بار بار دینا اس کی کمزوری کو دور کرتا ہے اور اس کے جسم میں بیماری کا مقابلہ کرنے کی استعداد پیدا کرتا ہے۔ حضرت عائشہؓ بیمار کے لئے تلبینہ تیار کرنے کا حکم دیا کرتی تھیں اور کہتی تھیں کہ اگرچہ بیمار اس کو ناپسند کرتا ہے لیکن وہ اس کے لئے از حد مفید ہے۔ (ابن ماجہ)

تلبینہ نہ صرف مریضوں کے لئے بلکہ صحت مندوں کے لئے بہت بہترین چیز ہے۔ بچوں، بڑوں، بوڑھوں اور گھر بھر کے افراد کے لئے غذا، ٹانک، بھی دوا بھی، شفاء بھی اور عطاء بھی۔ خاص طور پر دل کے مریض، ٹینشن، ذہنی امراض، دماغی امراض، معدے، جگر، پٹھے، اعصاب، عورتوں، بچوں اور مردوں کے تمام امراض کے لئے انوکھا ٹانک ہے۔

☆☆☆

ولی کامل حضرت مولانا صدیق احمد باندویؒ کے مجربات

(مرتب) مولانا محمد زید مظاہری ندوی دامت برکاتہم

شوہر مہربان ہوجائے

ایک عورت نے اپنے شوہر کے ظلم وزیادتی کی شکایت کی اور لکھا کہ میں نے آپ کا تعویذ باندھا۔ نماز پڑھ کر برابر دعا کرتی ہوں دو رکعت پڑھ کر ۵۰۰ بار درود شریف پڑھ کر بھی دعاء مانگی لیکن فائدہ نہیں ہوا۔ ان میں کوئی تبدیلی نہیں آئی۔ اللہ کے واسطے آپ دعا کر دیجئے میرے شوہر مجھ پر مہربان ہو جائیں۔ نماز روزہ جو کچھ آپ بتلائیں، سب کرنے کو تیار ہوں۔

حضرت رحمۃ اللہ نے جواب تحریر فرمایا:

محترمہ السلام علیکم

دعاء کر رہا ہوں۔ مایوس نہ ہونا چاہئے۔ کسی نماز کے بعد اول آخر درود شریف پڑھ کر "یَـافَتَّـاحُ" ایک سو پچیس بار پڑھ کر دعا کرلیا کیجئے۔ میں بیمار ہوں دعا کیجئے۔　　صدیق احمد

شوہر ظالم ہے

ایک صاحب نے لکھا ہے کہ میں نے اپنی بیٹی کی فلاں لڑکے سے شادی کی۔ لڑکی دو تین بار ہی گئی۔ حالات نازک تر ہوتے چلے گئے۔ شوہر بہت ظالم ثابت ہوا۔ لوگوں نے غلط مشورہ دیا۔ لڑکی دیندار، صوم صلوٰۃ کی پابند، پردہ والی ہے۔ قرآن پاک کی تلاوت کرتی ہے اور وہ کہتا ہے کہ سینما دیکھو، ٹی وی دیکھو، اسکوٹر پر بیٹھ کر فوٹو کھچواؤ، میرے ساتھیوں سے ہنسی مذاق کرو۔ یہ سب نہ کرنے پر مارتا ہے۔ محلہ کی کئی لڑکیوں سے اس کے ناجائز تعلقات ہیں، بچی سے محبت بالکل نہیں کرتا۔ بار بار کہتا ہے کہ میں تم کو نہیں رکھوں گا۔ طلاق بھی نہیں دیتا۔ گزر رہے کی کوئی شکل سمجھ میں نہیں آتی۔ والد صاحب کو صدمہ ہوا۔ دو ماہ سے بیمار چل رہے ہیں۔ حضرت والا دعاء فرمائیں کسی طرح چھٹکارا حاصل ہوجائے۔

حضرت رحمۃ اللہ نے جواب تحریر فرمایا:

مکرمی زید کرمکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

دعا کرتا ہو اللہ پاک ہر طرح عافیت نصیب فرمائے۔

ہر نماز کے بعد اول وآخر درود شریف کے ساتھ "یَافَتَّاحُ" ایک سو پچیس بار پڑھ کر دعا کرلیا کریں۔ ایک تعویذ بھیج رہا ہوں۔ لڑکی کے بازو پر باندھ دیا جائے۔　　صدیق احمد

بسم اللہ الرحمن الرحیم
فسھل یا الٰھی کل صعب بحرمۃ
سید الابرار ﷺ اللھم اصلح لی شانی
کلہ اللھم حببنی الٰی زوجی

شوہر محبت کرنے لگے

مکرمی زید کرمکم، السلام علیکم

آپ "یَـافَتَّـاحُ" ایک سو پچیس بار پڑھ کر دعا کرلیا کریں شوہر کے کھانے میں سورہ اخلاص پڑھ کر دم کر کے کھلایا جائے۔　صدیق احمد

ایسا وظیفہ کہ طلاق رجعی کے بعد شوہر کا دل راغب ہوجائے

ایک عورت نے تحریر کیا کہ میرے شوہر نے مجھے طلاق رجعی دیدی۔ ابھی عدت باقی ہے۔ آپ ایسا وظیفہ بتلا دیجئے کہ وہ خود میری طرف راغب ہوں اور مجھ کو رکھنے پر تیار ہو جائیں۔ حضرت رحمۃ اللہ نے جواب تحریر فرمایا: محترمہ زید مجدہا۔ آپ ہر نماز کے بعد اول وآخر درود شریف کے ساتھ کر "یَـاوَدُوْدُ" ایک سو گیارہ بار پڑھ کر دعا کریں۔ اللہ پاک پریشانی دور فرمائے۔ صدیق احمد

قسط نمبر: ۱۵

ذکر کا ثبوت قرآن حکیم سے

رہبر کامل حضرت مولانا ذوالفقار علی نقشبندی

گناہوں کی تفصیل

بنیادی گناہ تین طرح کے

(۱) پہلا گناہ شہوت۔

(۲) دوسرا گناہ غضب اور غصہ آپ دیکھیں گے کہ یہ گناہ بھی اکثر آج ہمارے دلوں میں موجود ہوتا ہے۔

(۳) تیسرا گناہ ہوا پرستی، خواہش پرستی، یہ تین گناہ ہیں۔

شہوت کی وجہ سے بندہ اپنی جان پر ظلم کرتا ہے، دل میں بٹھانے والی بات ہے، غصہ کی وجہ سے انسان دوسروں پر ظلم کرتا ہے۔

اور ہوا پرستی کی وجہ سے انسان کفر اور شرک کا مرتکب ہوتا ہے۔ اسی لئے جس میں شہوت ہوگی اس کے اندر بخل اور حرص بہت ہوگا اور جس کے اندر غصہ زیادہ ہوگا اس کے اندر خود بینی ہوگی اپنے آپ کو وہ بڑا سمجھتا ہے۔

اور جس کے اندر ہوا پرستی ہوتی ہے، اس بندے کا بدعات کی طرف رجحان ہوتا ہے وہ طبعاً بدعات کو پسند کرتا ہے وہ بدعات کا وکیل بن کر زندگی گزارتا ہے، بدعت کو رد کر دیا جائے اس کو دکھ ہوتا ہے، حالانکہ نبی علیہ السلام نے فرمایا تم بدعتی کو آتا ہوا دیکھو تو تم راستہ ہی بدل کر چلے جاؤ اور جس نے بدعتی کی تعظیم کی اس نے اسلام کی دیوار کو گرانے میں مدد کی اور فرمایا کہ جو قوم کسی بدعت پر عمل کر لیتی ہے اللہ رب العزت اس بدعت کے مقابلہ کی ایک سنت کو اٹھا لیتے ہیں اور قیامت تک ان لوگوں کو وہ سنت عطا نہیں فرماتے۔

تو شہوت کی وجہ سے انسان حریص بنتا ہے، غضب کی وجہ سے خود بینی آتی ہے اور ہوا پرستی کی وجہ سے اس میں بدعت کی طرف رجحان ہوتا ہے۔

گناہوں کا انجام

اور تینوں گناہوں کا انجام دیکھ لیجئے۔

شہوت کی وجہ سے جو گناہ کئے جائیں گے جلدی معاف کر دیئے جائیں گے اس لئے کہ شہوت غالب تھی، یہ جاہل تھا۔ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ اِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللّٰهِ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السُّوْٓءَ بِجَهَالَةٍ. "اللہ رب العزت کے ذمہ ہے توبہ کو قبول کرنا ان لوگوں کی توبہ جو گناہ کے کام کر بیٹھتے ہیں اپنی جہالت کی وجہ سے۔"

اب یہاں مفسرین نے لکھا کہ جب کسی کے اوپر جذبات کا غلبہ ہو خواہشات کا غلبہ ہو تو اب اس آدمی کو جاہل کہا جائے گا تو شہوات کی وجہ سے جو گناہ ہوں گے اگر انسان توبہ کرے گا اللہ رب العزت بہت جلدی ان گناہوں کی معافی عطا فرما دیں گے۔

اور جو گناہ غضب کی وجہ سے ہوں گے وہ چونکہ حقوق العباد سے متعلق ہیں، لہٰذا یہ فقط معافی مانگنے سے معاف نہ ہوں گے بلکہ جن کے حقوق کو پامال کیا ان لوگوں سے بھی معافی مانگنی پڑے گی یا ان کے ان حقوق کو ادا کرنا پڑے گا تو شہوت کے گناہ فقط معافی مانگنے سے بخش دیئے جائیں گے اور غضب کے گناہ فقط معاف مانگنے سے نہیں بلکہ اہل حقوق کے ادا کرنے سے معاف کر دیئے جائیں گے۔

اور ہوا پرستی کے جو گناہ ہوں گے وہ ناقابل معافی ہوں گے اس لئے کہ شرک اور بدعت کی وجہ سے جو انسان دائرہ اسلام سے خارج ہوگا اور کفر کی حدوں میں چلا جائے گا قیامت میں اس کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جہنم میں ڈال دیا جائے گا تو ان تینوں بنیادی گناہوں سے ہمیں بچنے کی ضرورت ہے۔ یہ تین گناہ جب مل جاتے ہیں تو اب اس ملغوبے کا نام اس مرکب کا نام حسد بنتا ہے۔

اب حسد اتنا بڑا عنوان ہے کہ اس کو سمجھنے کے لئے وقت کی ضرورت یہ حسد ہر چیز میں ہوتا ہے، حتیٰ کہ کسی کی نیکی بھی اچھی نہیں لگتی، ایک تو ہوتا ہے کہ کسی کی برائی پر انسان غصہ ہو، حسد ایسی بری بلا اگر پیدا ہو جائے تو پھر اس بندے کی نیکی بھی اچھی نہیں لگتی اس کی نیک نامی اچھی نہیں لگتی وہ اللہ کے قریب ہونے والے کام کرے گا یہ اس سے بھی

پریشان ہورہا ہوگا کہ کیوں یہ کررہا ہے اس لئے جتنے انسان کے اندر شر رکھے گئے ان تمام کا مجموعہ حسد بنتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی آخر سے پہلی والی سورت میں اس کا تذکرہ فرمادیا۔ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ۔ گویا انسان کی تمام برائیوں کا جو نچوڑ نکلے گا وہ حسد ہے اور حسد سے بچنے کی اور پناہ مانگنے کی اللہ نے ہمیں تعلیم عطا فرمادی۔

وساوس شیطانیہ

اور ایک وساوس شیطانیہ ہوتے ہیں جو شیطان کی طرف سے ہوتے ہیں وہ وساوس شیطانیہ شیطان کے حملے ہوتے ہیں، شیطان کے فریب ہوتے ہیں، وہ تمام مل کر وسوسہ بنتے ہیں تو شیطان کے اندر جو شر ہے اس کا نتیجہ وساوس کی شکل میں ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کی آخری سورت میں اس کا بھی تذکرہ کردیا۔ اَلَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ○ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ○

تو دو ہی چیزیں جو انسان کی بربادی کا سبب بنتی ہیں یا حسد بنتا ہے یا پھر وساوس بنتے ہیں، وساوس شیطان کی طرف سے ہوتے ہیں، حسد انسان کی طرف سے ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ ان دونوں دشمنوں سے محفوظ فرمالے۔

آج عملیات کا جتنا کاروبار چمک رہا ہے اس کے پیچھے حسد ہے، آج عدالتوں میں جتنی بھیڑ لگی ہوئی ہے اس کے پیچھے حسد ہے، سب ایک دوسرے کے ساتھ حسد رکھنے والے بنے ہوئے ہیں، یہ سب مقدمہ بازیاں یہ عداوتیں ہوتی ہیں تو حسد اور وسوسہ یہ دو بنیاد بنتی ہیں جو انسان کو نیکی کے راستے میں رکاوٹ بن جاتی۔

نگاہ کی حفاظت کیجئے

ہمیں چاہئے کہ ہم اپنے دل کی حفاظت کریں اور دل کی حفاظت کے لئے آنکھوں کی حفاظت ضروری ہے۔ امام ربانی مجدد الف ثانیؒ فرماتے ہیں کہ انسان آنکھ سے دیکھتا ہے دل اس کی طمع کرتا ہے اور شرم گاہ اس کی تصدیق کردیتی ہے تو گناہ کی ابتدا ہمیشہ آنکھ سے ہوگی، لہٰذا جو بندہ اپنی نگاہ کو نیچی رکھنے کا عادی ہوگا، غیر محرم سے اپنی نگاہوں کو بچانے کا عادی ہوگا، اللہ رب العزت کی حفاظت میں آجائے گا، اللہ تعالیٰ اس کی کبیرہ گناہوں سے حفاظت فرمالیں گے تو یہ پہلا قدم ہے اور آپ شیطان کو اس قدم پر روکیے، جو انسان یہ کہے کہ میں تو فقط دیکھتا ہوں ادھر اُدھر اور کہے کہ جی میں تو عمل نہیں کرتا، یہ ممکن نہیں آنکھ دیکھے گی، چاہے گا اور پھر جسم اس پر عمل کرے گا اسی لئے سالک پر لازم ہے آنکھ کو بند کرلے۔ ہمارے مشائخ نے کہا۔

چشم بند و گوش بند ولب بند
گر نہ بینی سر حق بر ما بخند

"تو اپنی آنکھوں کو بند کرلے کانوں کو بند کرلے اور زبان کو بند کرلے پھر اگر تجھے حق کا راز نہ ملے تو پھر میرے اوپر ہنسی اڑاتے پھرنا۔"

اور ہم یہ تینوں کام نہیں کرتے نہ آنکھ بند ہوتی ہے نہ کان بند ہوتے ہیں نہ زبان بند ہوتی ہے، اب جب تینوں کام نہیں ہوتے تو پھر ہمیں سر حق کیسے ملے۔

ایک نظر کی بات ہے

دیکھئے حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنی نظر کی حفاظت کی اللہ رب العزت نے ان کو کامیاب فرمادیا اور زلیخا نظر کی حفاظت نہ کرسکی شیطان نے اس کو گناہ میں پھنسادیا۔

حضرت آدم علیہ السلام اگر اس شجر کی طرف نگاہ نہ کرتے تو کبھی ان سے بھول نہ ہوتی تو وقت کے نبی علیہ السلام سے بھی بھول ہونے کا جو سبب بنا وہ اس درخت کی طرف نظر تھی اور درخت کو دیکھتے ہی شیطان کو بہکانے کا موقع مل گیا۔ دیکھئے نہ نظر کرتے نہ شیطان کو بہکانے کا موقع ملتا، معلوم ہوا یہ نظر ہی ہے جو انسان کی گراوٹ کا سبب بنتی ہے اور شیخ کی نظر ہی ہے جو انسان کی ترقی کا ذریعہ بن جاتی ہے۔

تیرا علاج نظر کے سوا کچھ اور نہیں

نظر ڈالنے سے بچیں گے پھر شیخ کی نظر بھی اثر کرنا شروع کردے گی، اب شیخ کی نظر کیا اثر کرے، جب اپنی ہی نظریں اِدھر اُدھر ہوس والی پھر رہی ہیں۔

دو چیزوں سے نظریں ہٹائیے

اللہ تعالیٰ نے ہمیں دو چیزوں سے نظر ہٹانے کا حکم دیا، طلبہ توجہ فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں دو چیزوں کی طرف نظر کرنے سے منع

فرمادیا پہلا غیر محرم کی طرف ہمیں اپنی نظر ڈالنے سے منع فرمادیا گیا یہ تو آپ اکثر سنتے ہی رہتے ہیں اور ایک دوسری چیز کی طرف بھی دیکھنے سے منع فرمادیا۔ اللہ رب العزت اپنے حبیب سے فرماتے ہیں۔ اے میرے محبوبؐ لَا تَمُدَّنَّ عَیْنَیْکَ اِلٰی مَا مَتَّعْنَا بِهٖۤ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ زَهْرَةَ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا. آپ ان کفار کی ظاہری چمک دمک اور مال و دولت کی طرف نگاہ نہ کریں ان کو تو دنیا کا تھوڑا سا حصہ دیا گیا تو معلوم ہوا کہ ہمیں دو چیزوں سے نگاہ ہٹانی ہے، ایک جمال سے، اور دوسرا مال سے۔

اور یہی بربادی کا ذریعہ بنی ہوئی ہیں، ایک جمال اور دوسرا مال، مردوں کی نظر جمال سے نہیں ہٹتی اور عورتوں کی نظر مال سے نہیں ہٹتی، عجیب فتنے ہیں، ہماری پوری امت کے لئے اس وقت یہ دو فتنے ہیں جنہوں نے ہر ہر بندے کو الجھایا ہوا ہے کوئی آپ کو مال کے پھندے میں پھنسا نظر آئے گا، کوئی آپ کو جمال کے پھندے میں پھنسا نظر آئے گا۔

مشائخ کا کام

یہ مشائخ پھر ان گناہوں کو واضح کر کے سامنے کرتے ہیں تاکہ انسان کے لئے ان سے بچنا اور توبہ کرنا آسان ہو جائے۔ اگر عورت نیک بنے تو احادیث میں اس کے بڑے فضائل اور اگر بگڑ جائے تو اس کا شر بھی بہت زیادہ ہے۔

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام

علماء نے لکھا ہے کہ عام عورتوں میں تین باتیں یہودیوں والی ہوتی ہیں۔

(۱) پہلی بات کہ خود ظلم کرتی ہیں مگر فریادی بن جایا کرتی ہیں، کہانی ایسی بنالیتی ہیں کہ فریادی نظر آتی ہیں جب کہ زیادتی اپنی ہوتی ہے۔

(۲) اور دوسری بات کہ جھوٹی بھی ہوتی ہیں اور یقین کے ساتھ آرام سے قسمیں کھاتی رہتی ہیں، دوسروں کو یقین دلانے کے لئے قسمیں کھارہی ہوتی ہیں یہ بھی یہودیوں کی صفت ہے۔

(۳) اور تیسری برائی کہ کسی بات کے لئے دل سے آمادہ ہوتی ہیں مگر زبان سے ناکر رہی ہوتی ہیں کوئی کام کرنا ہے خود بھی دل چاہ رہا ہے کہ خاوند یہ کام کرلے مگر زبان سے کہیں گی نہیں ایسا نہیں کیوں کہ اس لئے کہ خاوند کرلے اگر کام ہوگیا تو ٹھیک، تو میں کہوں گی ٹھیک خاموش رہوں گی اگر کام ہوگیا الٹ تو میں کہوں گی کہ دیکھا میں نے مشورہ نہیں کا دیا تھا، تو یہ تین باتیں یہودیوں کی ہیں۔

نیک عورت کی فضیلت

لیکن جب ذکر فکر کر کے یہی عورت نیک بن جائے تو اللہ رب العزت کے یہاں اس کا بڑا درجہ ہے۔ چنانچہ حدیث پاک میں نیک عورت کے بڑے بڑے فضائل بیان کئے گئے یہاں تک فرمایا گیا کہ جو عورت گھر کے کام کاج کرتی ہے اللہ رب العزت ہر ہر اس چیز کو جو بغیر کسی ترتیب کے پڑی تھی اٹھا کر ترتیب سے رکھ دینے پر اس کو ایک نیکی عطا کرتے ہیں اور اس کا ایک گناہ معاف فرمادیا کرتے ہیں، اب ایک عورت کتنی چیزوں کو ترتیب سے رکھتی ہیں دیکھو اجر مل رہا ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا راوی ہیں، وہ فرماتی ہیں کہ جب کوئی عورت اپنے چرخے کو کاتتی ہے (اس وقت میں تو چرخہ ہی ہوتا تھا آج کل مشینیں اس کی جگہ آگئیں، کپڑے سینے کی یا کوئی اور کام کرنے کی جو گھر میں چیزیں ہوتی ہیں تو سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں، جو عورت چرخہ کاتتی ہے) اللہ رب العزت اس چرخہ کی ہر آواز پر اللہ اکبر کہنے کا ثواب اس کے نامہ اعمال میں لکھواتے ہیں، اب جتنی دیر یہ گھر کا کام کر رہی ہے چرخہ کات رہی ہے اتنی دیر اللہ اکبر کہنے کا اجر اس کے نامۂ اعمال میں لکھا جارہا ہے۔

اور ایک حدیث پاک میں فرمایا گیا سیدہ عائشہ صدیقہؓ سے یہ بھی روایت ہے فرماتی ہیں کہ جو عورت اپنے کاتتے ہوئے سوت سے کپڑا بنا کر اپنے خاوند کو پہنائے اللہ رب العزت ہر ہر دھاگے اور تار کے بدلے اس کو ایک لاکھ نیکیاں عطا فرماتے ہیں، آج گھروں میں بن تو نہیں سکتا لیکن گھروں میں آکر سل تو سکتا ہے یا جن کو یہ بھی فن نہیں آتا، چلو وہ بنوا کر اگر وہ خاوند کو دیتی ہیں اپنی محبت کی وجہ سے تو وہ بھی اس اجر و ثواب میں شامل ہیں، تو دیکھئے گھر کے اندر محبت و پیار کی زندگی گزارنے پر کتنا اجر ثواب مل رہا ہے۔

☆☆☆☆

برائے محبوب

اگر چہل کاف کو کبوتر کے خون سے لکھ کر پیپل کے پتہ پر لکھ کر بروز پنجشنبہ، دوشنبہ یا یکشنبہ صبح ۷ بجے تا ۸ بجے کے درمیان مطلوب کی چوکھٹ میں دفن کرے تو انشاء اللہ مطلوب محبت میں دیوانہ ہو اور بے چین ہو کر ملاقات کا خواہش مند ہو۔

برائے موئے دراز

چہل کاف کو ۱۱ رمرتبہ پڑھ کر تلوں کے تیل یا بادام کے تیل پر دم کرے اور روزانہ صبح وشام سر کے بالوں میں لگائے۔ بال لمبے اور مضبوط ہوں گے۔ اگر بالوں میں بالخورہ ہوگا، دور ہوگا۔

برائے مار گزیدہ

اگر کسی کو سانپ نے کاٹ لیا ہو تو عامل کو چاہئے کہ چہل کاف اکتالیس مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کرے اور مار گزیدہ کے چہرے پر چھینٹے مارے۔ انشاء اللہ تعالیٰ زہر جلد اتر جائے گا اور مار گزیدہ صحتِ کاملہ وشفائے عاجلہ پائے۔

برائے صرع (مرگی)

اگر کسی شخص کو مرگی کا عارضہ ہو تو چہل کاف کو پیپل کے پتے پر لکھ کر مصروع کو چٹادے، مکمل چالیس رورز تک۔ انشاء اللہ تعالیٰ دورۂ مرگی دور ہو کر صحتِ کامل حاصل ہوگی۔

برائے بانجھ

حمل قائم رہنے کے لئے ایام سے فارغ ہونے کے بعد چہل کاف کو ۴۱ ر چھواروں پر ۲۱ رمرتبہ پڑھ کر دم کرے اور عورت ومرد دونوں کو ایک ایک چھوارہ روز رات کو سوتے وقت دودھ سے کھلائیں اور سات رات خاص طور پر یکجائی وتنہائی اختیار کریں۔ انشاء اللہ تعالیٰ امید ہوگی۔ اگر پہلے مہینے امید نہ ہو تو مایوس نہ ہوں، تین مہینہ اسی طرح کرے ان شاء اللہ تعالیٰ امید ہوگی اور اولاد نرینہ پیدا ہوگی۔ مجرب ہے۔

برائے پریاں

اگر کوئی عامل پریاں حاضر کرنا چاہے تو شب جمعہ کو نماز عش[اء کے بعد] اکتالیس (۴۱) مرتبہ چہل کاف پڑھے اور اگر بتی یا لوبان و[غیرہ] جلائے۔ انشاء اللہ تعالیٰ پریاں حاضر ہوں گی۔ مجرب ہے۔

برائے وسوسۂ شیطانی

اگر کسی شخص پر وسوسۂ شیطانی غالب ہو تو یکشنبہ کی سب[ح] اکسٹھ (۶۱) مرتبہ چہل کاف پڑھ کر مِنقی پر دم کر کے عامل اس شخص [کو] دے۔ انشاء اللہ وسوسۂ شیطانی دور ہوگا اور دل کو سکون ہوگا۔

برائے سنگرا هنی

چہل کاف کو سات (۷) مرتبہ پڑھ کر لال شکر کے شربت پر [دم] کر کے مسلسل گیارہ روز تک پلائے۔ انشاء اللہ سنگرا ہنی سے چھ[ٹکارا] پائے گا اور صحتِ کامل ہوگی۔ مجرب ہے۔

برائے زن بدکارہ

چہل کاف کو سات مرتبہ پڑھ کر روز گلاب کے تازہ پھول پ[ر دم] کر کے گیارہ روز تک سنگھائے۔ انشاء اللہ تعالیٰ عادت بد چھوٹ جا[ئے] گی اور نیکوئی حاصل ہوگی۔

برائے مرد بدکار

ایک لال رنگ کا ریشمی کپڑا لے کر اس پر چہل کاف لکھ کر [اس کو] چارپائی یا بستر کے بیچ میں باندھیں یا سی دیں۔ ان شاء اللہ مرد بدکا[ری] چھوڑ کر نیکوکاری اختیار کرے گا۔

نوٹ: چہل کاف کے عملیات صرف چہل کاف کے عامل ہی کر[یں]

تیر بہدف اوراد وظائف

استخارۂ عجیب

شب چہار شنبہ وشب پنجشنبہ وشب جمعہ کو بعد نماز عشاء باوضو تین سومرتبہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھیں پھر سورۂ الم نشرح مع بسم اللہ ستر (۷۰) مرتبہ پڑھیں اور اپنے سینہ اور منہ پر دم کر کے بارگاہ الٰہی میں دعا کریں۔ کہ اے غیب کے جاننے والے فلاں کام میں جو کچھ ہونے والا ہے وہ خواب، یا بیداری میں ہاتف غیب کے ذریعہ مجھے معلوم کرادے اور اس کے بعد سومرتبہ یہ درود شریف اللھم صلی علی سیدنا محمد بعد و کل معلوم لک پڑھ کر سوجائیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ کامیاب ہوں گے۔

وبائی امراض سے حفاظت

اگر کوئی شخص بعد نماز عشاء تین سو تیرہ دفعہ حق تعالیٰ کا نام السلام پڑھے تو وبائی امراض سے محفوظ رہے گا۔ اور اگر پانی پر دم کر کے کسی مریض کو پلا دیا جائے تو انشاء اللہ تعالیٰ اسے صحت ہوگی۔ اور اگر یہی اسم مبارک (السلام) زعفران سے لکھ کر کسی صاف کاغذ پر کسی ظالم کے گھر میں دفن کر دیا جائے تو انشاء اللہ العزیز اس کے ظلم وستم کا خاتمہ ہو جائے گا۔ اور یہی اسم مبارک کسی چینی کے برتن پر لکھ کر اسے پانی سے دھو کر پلایا جائے اور وہ پانی کسی درخت کی جڑ میں ڈال دیا جائے تو اس درخت کے پھلوں میں برکت ہوگی۔

قضائے حاجات وحل مشکلات کے لئے

قضائے حاجات وحل مشکلات کے لئے بہت ہی سریع التاثیر اور مجرب عمل ہے۔ بدھ یعنی چہار شنبہ اور پنجشنبہ کو شب میں بعد نماز عشاء دو رکعت نماز نفل پڑھیں۔ پہلی رکعت میں سورہ الحمد ایک ۱۰۰ ار مرتبہ سورۂ اخلاص گیارہ مرتبہ۔ پھر سلام کے بعد سو ۱۰۰ ار مرتبہ یہ استغفار پڑھیں۔ استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم غفار الذنوب واتوب الیہ. اور سومرتبہ اللھم صلی علی سیدنا محمدن النبی الامی والہ وسلم۔ پڑھیں۔ پھر سومرتبہ کہیں اے آسمان کنندۂ دشوار یہا اے روشن کنندہ تاریکیہا۔ پھر حضور دل سے حاجات چاہیں۔ اور اور تیسری شب کو بعد فراغ ہونے کے سر برہنہ کر کے، آستین گردن میں ڈال کر اور آنکھوں میں آنسو لا کر جو حاجت ہو پچاس مرتبہ عرض کرے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اسی وقت حاجت برآئے۔ بہت مجرب ہے۔

سہو ونسیان کا علاج

اگر کسی شخص کو سہو ونسیان کا عارضہ ہو گیا ہے۔ اور ضروری کام بھی یاد نہیں رہتے ہوں تو اسے چاہئے کہ بعد نماز تہجد دو رکعت نفل پڑھے اور بہتر یہ ہے کہ ہر رکعت میں الحمد کے بعد تین بار قل ھو اللہ پڑھے۔ بعد ازاں ایک سو بار یا رحمٰن پڑھے۔ اگر گیارہ روز تک یہ سلسلہ جاری رہا تو انشاء اللہ العزیز سہو ونسیان کا عارضہ دور ہو جائے گا۔ اگر اطباء اس کے علاج سے مایوس ہو گئے ہیں تب بھی مایوس ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ عمل نہایت ہی مجرب ہے۔ اور حق تعالیٰ کا نام زعفران سے صاف کاغذ پر لکھ کر اسے گلے میں ڈال لیا جائے تو مال میں خیر و برکت ہوگی۔ آمدنی میں اضافہ ہوگا اور لوگوں کے دلوں میں عزت واحترام اور ہمدردی کے جذبات پیدا ہوں گے۔

کامیابی مقدمہ کے لئے

اول وآخر گیارہ گیارہ بار درود شریف، آیت: حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ بعد نماز عشاء (۴۵۰) مرتبہ تا کامیابی مقصد روزانہ پڑھیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ ضرور کامیابی حاصل ہوگی۔

سورۂ حشر

جو کوئی اس سورۃ کو ہمیشہ پڑھے گا وہ اعدا سے امن میں رہے

گا اور کید کائدین ومکر ماکرین وجو ظالمین سے محفوظ رہے گا۔ حضرت علی مرتضیٰؓ اس کو ہر روز پڑھتے تھے۔ کسی نے پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ یہ سورت مجھ کو آخرت یاد دلاتی ہے اور دنیا وآخرت میں امن دیگی۔ ایک شخص کے کان میں قرار یعنی چیچڑی گھس گئی تھی اور اس کو سخت تکلیف تھی۔ بعض علماء نے آبِ زمزم پر دس آئتیں اول آل عمران کی اور آخر سورۂ حشر پڑھ کر وہ پانی اس کو پلایا۔ جب پانی پیٹ میں گیا بفضل تعالیٰ چیچڑی باہر نکل آئی۔ اس سورۃ کو اسم اعظم بھی کہتے ہیں

برائے رزق

چالیس روز تک متواتر روزانہ اول آخر درود شریف گیارہ بار اور دس مرتبہ سوۂ مزمل شریف پڑھیں انشاء اللہ تعالیٰ روزگار ہاتھ آوے گا۔ اور رزق میں بے حد برکت ہوگی۔

تسخیر کا عمل

اگر کوئی شخص کسی کے دل پر قبضہ کرنا چاہتا ہے تو اسے چاہئے کہ بعد نماز تہجد دو رکعت نفل پڑھے۔ سلام کے بعد سبحان اللہ (۳۳) دفعہ پڑھے۔ پھر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے۔ اس کے بعد ایک سو دفعہ یہ آیت پڑھے يُوْسُفُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا پڑھے وَاللّٰهُ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ. تک پڑھے۔ اگر اس آیت کے ساتھ یہ آیت بھی پڑھی جائے تو زیادہ اثر بخش ہوگا۔

برائے درد دندان ودردسر ودرد ریاح

ایک تختی یا پٹری پاک کرالے اور اس پر پاک ریت ڈالے اور ایک کیل یا کھونٹی سے اس پر ابجد ہوز حطی لکھ کر اور کیل کو الف پر زور سے دابے اور ایک بار سورۂ فاتحہ پڑھے اور درد، والا آدمی اپنی انگلی کو درد کے مقام پر زور سے رکھے رہے۔ پھر اس سے پوچھے کہ تجھ کو آرام ہوگیا۔ اگر درد جاتا رہا تو خوب ہے نہیں تو کیل کو دوسرے حرف یعنی ب کی طرف رکھے اور دو بار سورہ فاتحہ پڑھے اور پوچھے پہلی بار کی طرح صحت ہوئی یا نہیں اگر صحت ہوگئی تو فہو المراد اور نہیں تو جیم ج کی طرف کیل سے دبا تا جائے اور سورۂ فاتحہ کو ہر بار پڑھتا جائے تو آخر حرف تو نہ پہنچے گا کہ خداوند تعالیٰ اس کے اندر ہی شفا عنایت کرے گا۔

ظاہری حالت سے باطنی حالت کا اندازہ نہیں کرنا چاہئے

خواجہ حسن بصریؒ نے ایک دن دریائے دجلہ کے کنارے ایک حبشی کو دیکھا جو ایک عورت کے ساتھ اس طرح بیٹھا تھا کہ سامنے شراب کی بوتل پڑی ہوئی تھی اور اس میں انڈیل انڈیل کے خود بھی پی رہا تھا اور اس عورت کو بھی پلا رہا تھا۔ خوجہ حسنؒ نے اس کے اس فعل کو ناپسند کیا۔ اور اس کی طرف ملامت نظروں سے دیکھا۔ اتنے میں مسافروں اور سامان سے لدی ہوئی ایک کشتی وہاں سے گزری جو کچھ آگے جاکر منجدھار میں پھنس گئی، اور الٹ گئی۔ اس کشتی کے چار مسافر پانی میں جا پڑے اور غوطہ کھانے لگے وہ حبشی فوراً دریا میں کود گیا اور سب آدمیوں کو پانی سے نکال لایا۔ پھر وہ آپ کی طرف مخاطب ہو کر کہنے لگا حضرت آپ مجھ پر ملامت آمیز نظریں ڈالتے ہیں۔ لیکن میں نے جان خطرے میں ڈال کر سب آدمیوں کو غرق ہونے سے بچالیا ہے۔ آپ ایک ہی کو بچالیتے، خوجہ حسنؒ اس کی بات کی باتیں سن کر بہت حیران ہوئے پھر اس نے کہا اے مسلمانوں کے امام، بوتل میں شراب نہیں پانی ہے اور یہ عورت میری ماں ہے۔ تم کسی کے ظاہر سے اس کی باطنی حالت کا اندازہ کیسے کر سکتے ہو۔ خواجہ حسن بصریؒ نے اس حبشی سے معافی مانگی اور اس دن کے بعد انہوں نے کبھی کسی کو نظر حقارت سے نہ دیکھا۔

مردان حق کی شان

ایک دفعہ خواجہ حسن بصریؒ وعظ فرما رہے تھے۔ یکایک حجاج بن یوسف مع اپنے خدام وحشم اور جاہ وجلال کے شمشیر برہنہ ہاتھ میں لئے آپ کی مجلس میں وعظ میں آگیا اور بیٹھ کر وعظ سننے لگا۔ حجاج کا رعب داب اور سفاکی مشہور ہے لوگ اس کے نام سے تھراتے تھے۔ حاضرین مجلس میں سے ایک شخص کے دل میں خیال آیا کہ دیکھیں خواجہ حسن پر حجاج کا رعب غالب آتا ہے یا نہیں اور ان کے وعظ کا رنگ بدلا ہے یا نہیں۔ لیکن حضرت خواجہ حسنؒ بصری نے حجاج اور اس کے خدم وحشم کو پرکاہ کے برابر بھی وقعت نہ دی اور اپنے وعظ کو پورے جوش وخروش کے ساتھ جاری رکھا۔ یہاں تک کہ وعظ ختم ہوگیا۔ وہ شخص جس کے دل میں خیال گذرا تھا پکار اٹھا کہ واقعی حسن حسن ہے۔ وعظ کے خاتمہ پر حجاج بھی آپ کے پاس آیا اور آپ کے ہاتھوں کو بوسہ دیا۔ پھر اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا اگر مردان حق میں کسی کو دیکھنا چاہتے ہو تو حسن کو دیکھو۔

حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند

مستقل عنوان

ہر شخص خواہ وہ طلسماتی دنیا کا خریدار ہو یا نہ ہو ایک وقت میں تین سوالات کر سکتا ہے، سوال کرنے کے لئے طلسماتی دنیا کا خریدار ہونا ضروری نہیں۔ (ایڈیٹر)

طالب علمانہ اشکال

سوال از: خورشید احمد ———— کشمیر

سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جو سب سے بڑا علم والا ہے اور جو اپنے بندوں میں جس کو چاہتا ہے علم عطا کرتا ہے اس ذات گرامی نے آپ کو بھی کچھ ایسا علم عطا کیا ہے جو کہ بے شک قدر کے لائق ہے۔ اس کے بعد عرض یہ ہے کہ آپ کا رسالہ پچھلے کئی سالوں سے پڑھ رہا ہوں اور پڑھنے میں بہت مزہ آتا ہے۔

جناب میں آپ کا بہت شکر گزار ہوں کہ آپ کے علم سے جو کہ آپ نے اپنے رسالوں میں ظاہر کر کے خاص کر فروری، مارچ ۱۹۹۸ء میں مجھے بڑی بڑی غلط فہمیوں سے نکال کر ایک اچھی جانکاری دیدی ہے، اللہ آپ کو اس کے بدل میں زیادہ ایمان اور علم عطا فرمائے آمین۔

محترم ہاشمی صاحب میں اس وقت بڑی الجھن میں پھنسا ہوں اور میں چاہتا ہوں کہ میں آپ ہی کے علم سے جو علم آپ کو اللہ نے عطا کیا ہے، اس پریشانی سے نکل جاؤں۔

مسئلہ یہ ہے کیا اکثر تعویذوں میں فرشتوں سے مدد لی جاتی ہے، کیا یہ جائز ہے کیوں کہ میں نے آپ کے رسالے میں فروری، مارچ ۱۹۹۸ء صفحہ ۵۵ پڑھا ہے کہ ہر وہ عمل جس میں اللہ کے سوا کسی اور طاقت سے مدد طلب کی گئی ہو وہ شرک ہے، اگر تعویذ گنڈوں میں بھی کلام الٰہی کے علاوہ کوئی کلام ہو اور اس کلام میں اللہ کے سوا کسی اور کو پکارا ہو تو پھر بے شک یہ بھی شرک ہوگا۔ لیکن میں نے آپ ہی کے رسالے میں بہت ایسے تعویذ دیکھے جن کے نیچے یہ لکھا ہوتا ہے کہ فلاں ابن فلاں کا غم دور ہو، فلاں ابن فلاں کی زبان بندی ہو وغیرہ، تو مہربانی کر کے مجھے یہ سمجھا دیجئے یہ مدد ہم کن سے طلب کرتے ہیں اور اگر یہ غیر اللہ سے طلب کرتے ہیں تو یہ کیسے جائز ہے؟ آپ میری بات کا برا مت ماننا کیوں کہ اس سوال نے مجھے بہت پریشان کر دیا ہے اور آپ سے اس سوال کا جواب تفصیل سے چاہتا ہوں تاکہ میں اس پریشانی سے نکل جاؤں اور اس رسالے کے پڑھنے والوں کو بھی جانکاری حاصل ہو جائے۔

دوسرا سوال کوئی ایسا وظیفہ جس سے میرے دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت بڑھ جائے، اللہ کا دھیان نصیب ہو جائے اور جس کا ورد میں ہمیشہ کرتا رہوں۔

تیسرا سوال میرا اسم اعظم اور کوئی وظیفہ جس سے اللہ مجھے پریشانیوں سے بچائے اور موجودہ پریشانیوں کو دور کر دے۔ میرا نام جو تمام اسکول سرٹیفکٹوں پہ ہیں وہ خورشید احمد ہے اور اسکول میں بھی اسی نام سے پکارا جاتا تھا لیکن گھر میں سب پیار سے (ببلو) کہہ کر پکارتے ہیں اور والدہ کا نام سلیمہ ہے، تاریخ پیدائش اچھی طرح یاد نہیں ہے لیکن اتنا ضرور ہے کہ میں ۲۵ فروری اور ۱۰ مارچ کے درمیان پیدا ہوا ہوں۔

محترم ہاشمی صاحب یہ تینوں سوال میری زندگی کے لئے بہت اہم اور ضروری ہیں اس لئے ان تینوں سوالوں کے جواب کا بے صبری سے اگلے رسالہ میں انتظار کروں گا اور آخر میں اللہ سے آپ کے لئے دعا کرتا ہوں کہ وہ آپ کو ایسا علم عطا کرے جس سے کہ اللہ بھی راضی ہو جائے اور اللہ کے بندوں کو فائدہ پہنچ جائے اور آپ سے اپنے لئے آپ کے خاص

وقت میں دعا کرنے کی درخواست کرتا ہوں۔

جواب

سب سے پہلے میں اپنے رب کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اس بنا پر کہ آپ کو مجھ سے حسن ظن ہے اور آپ مجھے تعریف کے قابل سمجھتے ہیں اور ساتھ ساتھ میں اپنے رب سے اس بات کی دعا بھی کرتا ہوں کہ آپ کا اور آپ جیسے بے شمار مخلصین کا حسن ظن باقی رہے اور جیسا لوگ میرے بارے میں گمان کرتے ہیں میرا رب مجھے ایسا ہی بلکہ اس سے بھی اچھا بنادے تاکہ میں حشر کے میدان میں کسی بڑی شرمندگی کا شکار نہ ہوسکوں۔

اس کے بعد عرض یہ ہے کہ ہم نے طلسماتی دنیا کے ذریعہ ہمیشہ اس بات کی کوشش کی ہے کہ لوگ شرک اور گمراہی سے محفوظ رہیں اور تعویذ گنڈوں کے ذریعہ جو سفلیات اور غلاظتیں چاروں طرف بکھری ہوئی ہیں ان کا سدِ باب ہو، یہ کیسے ممکن ہے کہ ہم دوسروں کو تو ضلالت و گمراہی سے بچانے کی داغ بیل ڈالیں اور خود گمراہی کی دلدل میں چھلانگ لگادیں۔

بہت شدت سے اس بات کے قائل ہیں کہ انسان کا سر صرف اللہ کی بارگاہ میں جھکنا چاہئے اور اس کا دامن صرف اور صرف اللہ ہی کے سامنے پھیلنا چاہئے، وہ دینا چاہے تو کوئی محروم نہیں کرسکتا اور اگر وہ محروم رکھنا چاہے تو کوئی عطا نہیں کرسکتا اور ہم شدت سے اس بات کے بھی قائل ہیں کہ اللہ کی بارگاہ کے علاوہ کسی دوسری جگہ اپنے دامن کو پھیلانا اپنے سر کو جھکانا اور کسی اور کو پکارنا یہ سمجھتے ہوئے کہ وہ اپنے اختیارات سے کچھ دے سکتا ہے نرا شرک ہے اور شرک دنیا کا سب سے بڑا ظلم ہے لیکن اسی کے ساتھ ساتھ ہم اس بات کے بھی قائل ہیں کہ رب العالمین نے اپنے بندوں کی مدد کے لئے بے شمار فرشتوں کی ڈیوٹی لگارکھی ہے اور یہ فرشتے قیامت تک نظر نہ آنے کے باوجود انسانوں کی ہمہ گیر خدمات میں مصروف ہیں، ان ہی فرشتوں کو "رجال الغیب" بھی کہا جاتا ہے، یہ رجال الغیب حق تعالیٰ کے حکم سے انسانوں کی خدمات میں مصروف رہتے ہیں، کوئی رزق پہنچانے پر معمور ہے، کسی کا کام مظلومین کی دادرسی ہے، کوئی گرتے ہوئے انسانوں کو سنبھال رہا ہے اور کوئی مریضوں کی دیکھ ریکھ کرنے میں مشغول ہے، کسی فرشتے کی ڈیوٹی یہ ہے کہ وہ انسانوں کی نیکیاں شمار کرے اور کسی کی ڈیوٹی یہ ہے کہ وہ انسانوں کی خطاؤں کا ریکارڈ مرتب کرے، کوئی فرشتہ رحمتِ باراں کی تقسیم پر لگا ہوا ہے، اور کسی فرشتے کی ذمہ داری یہ ہے کہ وہ علم و حکمت عطا کررہا ہے اور چونکہ یہ سب کچھ نظام خداوندی کے تحت ہورہا ہے اس لئے یہ بات یقینی ہے کہ دینے والی ذات تو رب العالمین ہی کی ہے لیکن اس نے اپنے نظام کو مختلف شعبوں میں تقسیم کرکے فرشتوں کو قیامت تک کے لئے ذمہ داریاں سونپ دی ہیں۔ حضرت عزرائیل علیہ السلام قیامت تک انسانوں کی روح قبض کرنے پر معمور ہیں اور ان کے ماتحت ہزاروں فرشتے انسانوں کی روح قبض کرنے کا کام کرتے ہیں اور قیامت تک کرتے رہیں گے۔

تعویذات میں ان فرشتوں کے نام کا استعمال منجملہ شرک نہیں ہے بلکہ ان کو اللہ کا مقرر کردہ افسر سمجھ کر ان سے اعانت کی درخواست کی جاتی ہے، یہ بالکل ایسا ہی ہے کہ جیسے ہمارے ملک میں اپنے مخصوص نظام کے تحت الگ الگ وزیر مقرر ہیں۔ کوئی وزیر داخلہ ہے، کوئی وزیر تعلیم، کوئی وزیر خارجہ ہے، کوئی وزیر ٹرانسپورٹ، اگر کوئی ہندوستانی وزیر تعلیم کی خدمات حاصل کرنا چاہے اور وہ وزیر اس کی مدد بھی کردے تو نظام حکومت کے خلاف نہ بغاوت ہے، نہ اس نظام سے روگردانی، بندہ یہ سمجھتا ہے کہ اس کے رب نے جو نظام دنیا کو چلانے کا قائم کیا ہے وہ سو فی صد درست ہے اور بندہ جب اسی نظام کا احترام کرتے ہوئے کسی فرشتے یا مؤکل کو "نظر نہ آنے والا" مددگار سمجھ کر اس یقین کے ساتھ پکارتا ہے کہ دینے والی ذات تو صرف اور صرف اللہ کی ہے لیکن اسی اللہ نے جن فرشتوں کی ڈیوٹیاں مقرر کی ہیں اسی اللہ سے لینے کے لئے ہم فرشتوں اور مؤکلین کی مدد چاہ رہے ہیں تو یہ سوچ و فکر شرک کے قبیل سے نہیں ہے بلکہ یہ سوچ و فکر ایک وسیع ترین نظام پر یقین اور اس کا احترام کرنے کے مترادف ہے اور یہی وجہ ہے کہ دعاؤں میں کسی بزرگ ہستی کا وسیلہ اختیار کرنے کی اجازت ہے اور اس دنیا میں ہزاروں ہستیوں کے وسیلے اور صدقے سے دعائیں مانگنے کا سلسلہ جاری ہے جو ایک مقدس سلسلہ ہے اور جس پر شبہ کرنا ایک طرح کا خبط ہے۔ اب رہا تعویذات میں فلاں ابن فلاں کا نام لکھنا تو وہ تو جس کے لئے تعویذ بنایا جاتا ہے اس کا نام اور اس کی ماں کا نام لکھا جاتا ہے، اس کا نام اس کی مدد کرنے کے لئے لکھا جاتا ہے نہ کہ اس لئے کہ عامل اس سے خود مدد طلب کررہا ہے۔ امید ہے کہ آپ ہمارے جواب سے مطمئن ہوگئے ہوں گے اور آپ کو اندازہ ہوگیا ہوگا کہ ہم بھی شدت کے ساتھ اس بات کو مانتے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی

مستحسن نہیں، اسی لئے طلسماتی دنیا کے بیشتر مضامین میں اس بات پر زور دیا جاتا ہے کہ کسی بھی تعویذ میں ایسے الفاظ کی شمولیت جس سے توحید وایمان پر حرف آتا ہو جائز نہیں ہے۔

آپ کے دوسرے سوال کا جواب یہ ہے کہ اگر آپ اللہ کی محبت کو بڑھانا چاہتے ہیں اور یہ چاہتے ہیں کہ اللہ بھی آپ پر اپنی رحمتیں نازل کرے تو صرف ذکر کرنے سے بات نہیں بنے گی بلکہ ذکر کے ساتھ ساتھ اللہ کے بندوں کی محبت اور خدمت بھی آپ کو کرنی پڑے گی، زبانی ذکر کرنا آسان سی بات ہے لیکن اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے دوسرے کے کام آنا اور دوسروں کی خاطر اپنی راحتیں قربان کرنا بہت مشکل کام ہے لیکن اسی مشکل راہ کو اپنا کر بندہ اللہ کی محبت اور رضا کا حق دار بن جاتا ہے۔ خدمت خلق کے ساتھ ساتھ آپ روزانہ صبح وشام "یَـا وَکِیْـلُ یَـا وَدُوْدُ یَـا وَھَّـابُ" تین سو مرتبہ پڑھا کریں اور روزانہ ایک تسبیح درود شریف کی بھی پڑھیں۔

آپ کے تیسرے سوال کا جواب یہ ہے کہ اللہ کے جس نام کو بھی آپ تڑپ کر پکار لیں گے بس سمجھ لیں وہی آپ کا اسم اعظم ہے، تاہم اگر آپ اسم اعظم کے طور پر "یَـا سَـمِیْعُ" ۱۸۰ مرتبہ پڑھیں تو آپ کو بہت فائدہ ہوگا۔ یہ چند وظائف جن کو پڑھنے میں آپ کا زیادہ وقت نہیں لگے گا، آپ کو مقبولیت، فراوانی، عافیت اور استحکام عطا کرنے میں بہت معین ثابت ہوں گے، یہ سب اللہ کے نام ہیں اور اللہ کے مختلف ناموں کا ذکر مختلف انداز سے اثر انداز ہوتا ہے۔

ہم امید کرتے ہیں کہ اپنی زندگی میں خوشیاں اور بہاریں لانے کے لئے آپ ہمارے مشوروں پر چلیں گے اور اس ذات گرامی کے سامنے اپنے دامن کو صبح وشام پھیلانے کے معمول بنائیں گے جو اپنے بندوں کو عطا کرنے کے لئے خود بے تاب ہے۔

انداز بیان کی بے احتیاطی

سوال از: (ایضاً)

مولانا زید مظاہری استاد ندوۃ العلماء لکھنؤ نے ایک کتاب لکھی ہے۔ "احکام شب برات" اس میں انہوں نے شب برات میں کچھ ایسے لوگوں کی فہرست پیش کی ہے یعنی جن کی مغفرت اس رات میں بھی نہیں ہوتی ان میں حاضرات اور عملیات والے حضرات تحریر کئے ہیں تو حضرت کیا حاضرات اتنا بڑا گناہ ہے جیسا کہ خنزیر، شراب، جادوگر ہم پلہ ہے یعنی والدین کی نافرمانی کے ہم پلہ ہے؟ یہ تو خدمت خلق ہے، مضطر کی تکلیف کو دور کرنے کے لئے ہے، جواب تو اب آپ ہی عنایت فرمائیں گے۔

جواب

وہ زمانہ تو لد گئے جب علماء دین بات چیت میں بہت احتیاط برتتے تھے، اب تو حال یہ ہے کہ بے سوچے سمجھے کچھ بھی بول دیتے ہیں اور کچھ بھی لکھ مارتے ہیں، یہ تک سوچنا گوارہ نہیں کرتے کہ ہمارے الفاظ کی زد میں کون کون آجائے گا؟ ہم نے آج تک کسی حدیث میں یہ نہیں پڑھا کہ شب برأت کہ حاضرات اور عملیات کرنے والوں کی بھی بخشش نہیں ہوگی، ایسا لگتا ہے کہ اس دور میں یار لوگ حدیثیں خود ہی تیار کر رہے ہیں اور اپنی من پسند باتیں ان حدیثوں میں گھسیڑ رہے ہیں پہلے اس طرح کی حرکتیں اہل بدعت کیا کرتے تھے، اب دیوبندیوں اور ندویوں نے بھی اس طرح کی مشقیں شروع کردی ہیں کہ جس چیز کی طرف اپنی طبیعت نہ چلے اس چیز کے خلاف ایڑی چوٹی کا زور لگاؤ، کہیں سے کوئی حدیث ڈھونڈ کر لاؤ اور اپنے موقف کو مدلل کرو اور اگر حدیث کوئی ہاتھ نہ لگے تو خود ہی حدیث تیار کر کے پیش کردو۔

اگر عملیات کرنے والوں کی بخشش نہیں ہوگی تو پھر ہمارے اکابرین کا کیا ہوگا؟ شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنیؒ، حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ، شیخ الحدیث حضرت مولانا زکریا صاحبؒ، ولی کامل حضرت مولانا سید اصغر حسین میاں صاحب وغیرہم کیا یہ سب بخشش اور مغفرت سے محروم ہو جائیں گے، ان حضرات اکابر نے نہ صرف عملیات کئے ہیں بلکہ عملیات پر سیکڑوں کتابیں بھی لکھی ہیں۔

صحیح بات تو یہ ہے کہ ہمارے علماء نہ جانے کون سے دین کی تبلیغ کر رہے ہیں، مسلمانوں میں جو اخلاقی جرائم دن بہ دن بڑھ رہے ہیں، مسلمانوں کو ان اخلاقی جرائم سے جن میں جھوٹ، غیبت، بہتان، زنا، سودخوری، رشوت، لواطت، شراب نوشی، جوا، چوری وغیرہ وغیرہ شامل ہیں، ان سے روکنے کے بجائے ان چیزوں سے روک رہے ہیں جو ایک مباح چیز ہے۔ ہم مانتے ہیں کہ تعویذ گنڈوں کے راستوں سے بہت سے فتنوں نے جنم لیا ہے اور بہت سارے غلط عاملین نے عوام کو طرح

طرح کی گمراہیوں میں مبتلا کیا ہے لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ہم نفس عملیات کے خلاف ہی غل غپاڑہ مچانے لگیں، ہمیں تعویذ گنڈوں کے ذریعہ جو خرابیاں پھیل رہی ہیں ان کی نشاندہی کرنی چاہئے اور غلط اور بازاری قسم کے عاملین مسلمانوں کے عقائد پر جو ڈاکے ڈال رہے ہیں ہمیں ان کے خلاف محاذ آرائی کرنی چاہئے، یہ ہمارا دینی فریضہ ہے لیکن ایک ہی لاٹھی سے اچھے برے سب ہی عاملین کو ہانک دینا اور انہیں مغفرت سے بھی محروم کردینا کوئی اچھا وطیرہ نہیں ہے، یہ صرف نفس پرستی ہے یا علمی زعم ہے اس کو نہ تو حید پرستی کہتے ہیں اور نہ پرہیز گاری۔

مذکورہ اکابرین کے سلسلہ میں جب کہ اپنی اپنی جگہ یہ سب حضرات روحانی عملیات کرتے رہے اور ان کے تبرکات ابھی تک مارکیٹ کے اندر مختلف کتابوں کی صورتوں میں موجود ہیں، جب ہمارے فاضل دوست کسی بھی معاملے میں کوئی تاویل کرسکتے ہیں تو پھر وہ تاویل عملیات اور عاملین کے بارے میں کیوں نہیں کی جاسکتی اور اگر تاویل نہیں کریں گے تو پھر اس حدیث کی زد سے جو محمد زید مظاہری صاحب نے پیش کی ان حضرات اکابر کو کیسے بچایا جائے گا؟

ہم نے تو مختلف روایات میں یہ پڑھا ہے کہ شب برأت کو ماں باپ کی نافرمانی کرنے والوں کی، زنا کرنے والوں کی، حسد اور بغض کرنے والوں کی، ٹخنوں سے نیچے پاجامہ پہننے والوں کی اور ان لوگوں کی جو نجومیوں کے پاس جائیں اور ان کی باتوں پر سو فیصد یقین رکھیں بخشش نہیں ہوگی۔ یہ حاضرات وعملیات کی بات قطعاً گھڑی ہوئی بات ہے اور کسی بھی حدیث میں اپنے الفاظ کا پیوند لگانا گناہ کبیرہ ہے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک الزام ہے، اللہ معاف فرمائے۔

تعویذ کی فوٹو اسٹیٹ کا طریقہ

سوال از مولانا محمد ابوبکر۔ مقام دبڑا مغربی بنگال

ضروری التماس یہ ہے کہ آپ سے نسبت ایک عرصہ دراز سے ہے، تقریباً پانچ چھ سال سے ہے اور فون پر بھی ہم کلامی کا شرف حاصل ہے، ایک دفعہ ایک مولانا کو کسی کام کے بارے میں بھیجا تھا، اس وقت سے آپ کے رسالہ ''طلسماتی دنیا'' خرید کر پڑھتا تھا، امسال دو ہزار چار میں ممبر بھی ہو چکا ہوں، جنوری، فروری ۲۰۰۴ء دستیاب ہو گیا ہے لیکن خریداری نمبر درج نہیں تھا، برائے کرم مارچ کے رسالہ میں ''طلسماتی دنیا'' میں تحریر فرمائیں۔

تھوڑا اپنا تعارف تحریر کررہا ہوں، تبلیغی جماعت بستی نظام الدین اولیاء نئی دہلی سے فارغ شدہ ہوں، مولانا یوسف نور اللہ مرقدہٗ، مولانا انعام الحسنؒ اور مولانا عبیداللہ بلیاویؒ خاص خدام میں سے تھے، حضرت جی مولانا یوسف رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت ہو چکا ہوں، عبدالقادر رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ کے یہاں چند ماہ ذکر واذکار آخری ایام میں رہے، ابھی بھی اسم ذات اللہ اللہ وتقریباً دس بیس ہزار نفی اثبات ذکر پانچ چھ سو اور حزب البحر ورد ہر روز اور دیگر قسم کے اذکارات بھی کرتے رہتے ہیں۔

۱۹۶۲ء میں فارغ ہوا اس وقت سے تھوڑا بہت دعا تعویذ جو بھی آتا ہے کردیتا ہوں اور شفایابی ہوتی ہے، شفا اللہ کے ہاتھ میں ہے۔

آپ کے ''طلسماتی دنیا'' سے قواعد یا سیارہ اور مشتری کا خیال نہیں کرتے اور اعداد کا بھی خیال نہیں کرتے۔ اللہ کے نام سے دے دیتے ہیں، اللہ شفا دیتا ہے اور ہر قسم کے دعا تعویذ زیروکس کرا کر دیتے ہیں، ٹھیک ہے یا نہیں؟ مگر شفا ہوتی ہے، میں ایک مدرسہ کا معلم ہوں، اس کام کو بزنس سمجھ کر نہیں کرتا ہوں، کوئی آتا ہے دیدیتا ہوں یا ایسی دوکان داری نہیں ہے۔

میری اس تحریر بالا سے جو غلطی ہوئی ہو معاف فرمادیں اور جواب سے محظوظ فرمادیں، اگر ہو سکے تو قریبی رسالہ میں اشاعت فرمائیں، عین نوازش ہوگی۔

جواب

آپ تو خود بھی سمجھتے ہیں کہ ہر ہر مرض میں شفا دینے والی ذات رب العالمین کی ہے، اگر ان کے دربار سے شفا اور تندرستی کا حکم نہ ہو تو نہ دوا کام کرسکتی ہے اور نہ ہی تعویذ گنڈے لیکن اس ایمان و یقین کے ساتھ کہ شفا تو حق تعالیٰ ہی عطا کرتے ہیں علاج ومعالجہ کے سلسلہ میں اصول وضوابط اپنی اپنی جگہ مسلم ہیں اور ان کو محض اس لئے نظر انداز نہیں کیا جاسکتا کہ شفا دینا تو اللہ کے ہاتھ میں ہے، مثلاً ڈاکٹر اپنی مرضی سے اگر یہ تاکید کرے کہ دوا کو کھانے کے بعد کھائیں، تو کسی بھی دوا کا استعمال اس تصور کے ساتھ کرنا کہ شفا تو اللہ کے ہاتھ میں ہے دوا کسی بھی وقت کھالو غلط ہوگا، قرآن حکیم کی کوئی سی بھی آیت ہو وہ اللہ کا کلام ہے لیکن تمام

معاملات میں اور تمام امراض میں کوئی ایک آیت کارگر ثابت نہیں ہوسکتی حالانکہ اس کے کلام الٰہی ہونے میں کوئی تامل کسی عامل کو نہیں ہوتا لیکن جدا جدا امراض میں جدا جدا آیات کے نقوش بنانے کا مطلب بھی یہی ہوتا ہے کہ ہر آیت ہر مطلب میں مفید ثابت نہیں ہوگی، محبت کے لئے کسی آیت کو استعمال کریں اور نفرت کے لئے کسی اور آیت کو، اسی طرح اکابر نے فن نقوش کی چالیس الگ الگ تجویز کی ہیں، ان سب کا لحاظ رکھنا پھر جو نقوش تیار ہوں ان کو موم جامہ کے بعد کس کس رنگ کے کپڑے میں پیک کرنا ہے ان کا لحاظ رکھنا اور ان اوقات کو ملحوظ رکھنا جو مختلف قسم کے معاملات میں مختلف اوقات میں لکھے جاتے ہیں ضروری ہے، اس کے بعد پھر اللہ پر بھروسہ رکھنا چاہئے، تدبیر اپنی جگہ اور اللہ کا حکم اور فضل اپنی جگہ، ان سب باتوں کے ساتھ ساتھ روحانی عملیات کا اصول یہ بھی ہے کہ تعویذات کی فوٹو اسٹیٹ کرنا درست نہیں ہے اور اس سے مطلوبہ نتائج برآمد نہیں ہوتے کیونکہ تعویذات میں اصولاً عامل کی اپنی کارکردگی تاثیر پیدا کرتی ہے اور اللہ کے فضل کی وجہ بنتی ہے اگر فوٹو اسٹیٹ اثر انداز ہوا کرتی تو پھر کسی عامل کی کوئی ضرورت بھی نہ رہتی، قدیم کتب سے جو یقیناً بزرگوں کی مرتب کردہ ہیں نقوش فوٹو اسٹیٹ کرلیا کرتے اور کسی عامل اور معالج کے چکر میں پڑنے کی ضرورت ہی نہ رہتی، لیکن تجربات سے یہ بات ثابت ہے کہ زیروکس کاپی اثر انداز نہیں ہوتی، آپ نے فرمایا کہ زیروکس کاپیوں سے شفا ہورہی ہے تو یہ بات مستثنیٰ ہے اور اللہ کا خصوصی فضل ہے اس کو نظیر بنا کر زیروکس کاپیوں کو مستند قرار نہیں دیا جاسکتا، ہمارا خیال یہ ہے کہ اگر آپ عام اصولوں کو ملحوظ رکھ کر خدمت خلق کے سلسلے کو جاری رکھیں تو مزید فائدے آپ محسوس کریں گے، اسی طرح اگر آپ اعداد اور نجوم کا بھی خیال رکھیں گے تو اور بھی فضل خداوندی کے مستحق ہوں گے کیونکہ یہ تمام چیزیں اسباب وتدابیر میں داخل ہیں اور اسباب وتدابیر فضل خداوندی کی بنیاد ہوا کرتی ہیں۔

تم ہی بتلاؤ کہ ہم بتلائیں کیا

سوال از: (نام مخفی)

ایک غیر مسلم میرا اپنا بڑا گہرا دوست ہے اور اس کو دین سے بہت ہی زیادہ لگاؤ اور محبت ہے اور گھر میں رہتے ہوئے کبھی سر سے ٹوپی نہیں اُتارتا اور وہ کہتا ہے کہ تمہارا دین جیسا کوئی دین نہیں ہے، بہت ہی عمدہ اور اچھا مذہب ہے اور عملیات کی لائن بھی بہت عمدہ لائن ہے، اس نے حاضرات کا عمل جب دیکھا تو وہ میرے پیچھے پڑ گیا کہ یہ مجھے بھی سکھاؤ، اس کی جو جو شرائط ہوں گی میں اسے من وعن پورا کروں گا، تو برائے کرام بتلایئے کہ میں اسے کونسا حاضرات کا عمل سکھاؤں جو اس کے لائق ہو اور وہ پابندی سے کرسکیں اور کامیاب ہو بلکہ ہوسکتا ہے اس عمل کے بعد وہ اسلام میں داخل ہوجائے، امید کہ جواب سے نوازیں گے، دعا کی درخواست۔

(نوٹ) مذکورہ غیر مسلم ہمیشہ طہارت سے رہتا ہے، استنجا کے لئے پانی وغیرہ کا بھی استعمال کرتا ہے، اس کی طہارت میں کوئی شک نہیں ہے۔

جواب

دین اسلام کو پسند کرنا، دین اسلام پر کوئی احسان نہیں ہے، بلکہ دین اسلام کو پسند کرنا اور اس کا اظہار کرنا ایک سچائی کا اعتراف ہے۔ اسلام ایک سچا، صاف ستھرا اور فطری مذہب ہے اور عقل وخرد کی کسوٹی پر پورا اترتا ہے، دنیا کا کوئی بھی مذہب حقیقت کے اتنا قریب نہیں ہے جتنا اسلام ہے۔ اگر آپ کے دوست اسلام کو پسند کرتے ہیں تو وہ ایک صداقت اور سچائی کا اعتراف کرتے ہیں اور سچائی کا اظہار کرنے والے یقیناً قابل قدر ہوتے ہیں لیکن یہ بات فہم سے بالاتر ہے کہ وہ کسی عمل میں کامیاب ہونے کے بعد دین اسلام کو قبول کریں گے۔ اگر بالاتفاق وہ کسی عمل میں کامیاب نہ ہوسکیں تو اس میں دین اسلام کا کیا قصور ہے، اگر قصور ہوسکتا ہے تو صرف ان ہی کا ہوسکتا ہے کیوں کہ کسی بھی روحانی عمل میں کامیابی کا دارومدار عامل کی اپنی صلاحیت اور محنت پر منحصر ہے۔ اگر کوئی شخص کسی عمل میں ناکام ہوجاتا ہے تو اس میں اس کی اپنی کسی نہ کسی غلطی یا کوتاہی کا دخل ہوسکتا ہے۔

آپ اپنے دوست کو سمجھایئے کہ اسلام کو اس کے اپنے محاسن سے سمجھیں اور اس کو عقل وعلم کی کسوٹی پر پرکھیں، اگر وہ اس کسوٹی پر کھرا اسکہ ثابت ہو تو اس کو قبول کرلیں، لیکن اگر کسی عمل میں کامیاب ہونے کے بعد قبول کریں گے تو یہ اخلاص نہیں بلکہ یہ تو ایک طرح کی مفاد پرستی ہے اور اسلام میں کسی طرح کی مفاد پرستی کی کوئی گنجائش نہیں ہے اور نہ ہی اسلام کو ایسے ماننے والے مطلوب ہیں جو دنیاوی کسی غرض میں کامیاب

ہونے کے بعد اس کے آگے سر تسلیم خم کریں، اسلام کو ایسے چاہنے والے درکار ہیں جو قدم قدم پر ناکامیوں اور طرح طرح کے نقصانات سے دوچار ہونے کے بعد بھی اسلام کا دامن تھامے رہیں اور ناکامیوں اور خساروں پر بھی مطمئن رہیں جو لوگ اسلام کو صرف اس لئے قبول کرتے ہیں کہ ان کا کوئی دنیاوی مفاد پورا ہوجائے تو وہ درحقیقت اسلام کے محاسن اور اس کی اچھائیوں کے قدردان نہیں ہیں۔

کاش آپ اپنے دوست کو یہ سمجھا سکتے کہ روحانی عملیات میں کامیاب ہونے کے لئے پہلے داخل اسلام ہوجاؤ، پھر تم کامیابی سے ہمکنار ہوجاؤ گے۔ ان کے بارے میں آپ کا یہ گمان کہ اگر وہ کسی عمل میں کامیاب ہوگئے تو پھر وہ داخل اسلام ہوجائیں گے ایک ایسی خوش فہمی ہے جس سے عقل کی ناپختگی کی بو آتی ہے۔

آپ نے اپنے دوست کے بارے میں لکھا ہے کہ وہ ہمیشہ طہارت سے رہتا ہے، استنجے وغیرہ کا بھی اہتمام کرتا ہے، خوشی کی بات ہے لیکن پاکی دو طرح کی ہوتی ہے، ایک ظاہری دوسری باطنی، آپ کے دوست بلاشبہ ظاہری پاکی کے قائل ہیں اور اس کا اہتمام بھی کرتے ہیں لیکن باطنی طہارت اس وقت حاصل ہوتی ہے جب انسان خود کو کفر وشرک کی گندگیوں سے پاک کرلے، جب تک انسان خود کو باطنی ناپاکیوں سے پاک صاف نہیں کرے گا وہ آیات قرآنی اور اسماء الٰہی کے مقدس عملیات سے استفادہ کرنے کا اہل کیسے ہوسکے گا۔

آپ ہی بتائیں ایسی صورت میں جب کہ آپ کے دوست باطنی طہارت سے بہرہ ور نہیں ہیں تو ہم انہیں کونسا عمل بتائیں، عمل کی کامیابی کے لئے باطنی طہارت کا ہونا ناگزیر ہے۔

تعویذ گنڈے کی شرعی حیثیت

سوال از: (نام مخفی)

”تعویذ گنڈوں کی مخالفت میں ایک طالبہ کا مضمون شائع ہوا ہے جس کی فوٹو اسٹیٹ درج ذیل ہے، اس مضمون کی وجہ سے کافی اشکال پیدا ہوگئے ہیں، آپ سے درخواست ہے اس مضمون کو لفظ بہ لفظ شائع کر کے اس کا جواب دیں اور ان اشکالات کو رفع فرمائیں جو ہمارے دماغ میں پیدا ہوگئے ہیں، اس مضمون نگار کا نام عائشہ مرتضیٰ ہے جو عالمیت کے پہلے سال میں زیر تعلیم ہیں“۔

اسلام میں عقیدہ توحید کو اولین بنیادی حیثیت حاصل ہے، توحید کا اقرار کرنے کے بعد آدمی دائرۂ اسلام میں داخل ہوجاتا ہے، توحید کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک ہے، اس کا کوئی ہمسر اور شریک نہیں، تنہا وہی ساری کائنات کا خالق اور مالک ومربی ورپالنہار ہے، سب کچھ اس کے ہاتھ میں ہے، نفع ونقصان کا مالک صرف وہی ہے، اکیلا وہی عبادت کے لائق ہے، اس کے علاوہ کسی اور کی عبادت کرنا کسی اور کو نفع ونقصان کا مالک جاننا، مشکل کشا وحاجت روا سمجھنا اور اس سے دعا واستغاثہ کرنا جائز نہیں بلکہ یہ کھلا ہوا شرک ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ اِنَّهٗ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَاْوٰىهُ النَّارُ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ: (سورہ مائدہ آیت ۷۲) قُلْ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ اَرَادَنِيَ اللّٰهُ بِضُرٍّ هَلْ هُنَّ كٰشِفٰتُ ضُرِّهٖٓ اَوْ اَرَادَنِيْ بِرَحْمَةٍ هَلْ هُنَّ مُمْسِكٰتُ رَحْمَتِهٖ ط (سورہ زمر آیت ۳۸)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ”من لقی اللّٰہ لایشرک بہ شیئا دخل الجنة ومن لقی اللّٰہ یشرک بہ شیئا دخل النار۔“

جو اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے کہ اس کے ساتھ کو شریک نہ ٹھہراتا تھا وہ جنت میں داخل ہوگا اور جو شرک کرتے ہوئے ملے گا جہنم میں داخل ہوگا، اس کے علاوہ قرآن وحدیث کی بہت سے دلائل ہیں جو انسان کو شرک سے منع کرتے ہیں اور شرک کے تمام دروازوں کو بند کردیتے ہیں۔ لیکن افسوس کا مقام ہے کہ آج اسلامی معاشرہ جس میں اکثر مسلمان شرک کے مختلف اقسام کا ارتکاب کرتے ہیں اور تقرب الٰہی کا ذریعہ سمجھتے ہیں، ان شرکیہ امور میں سے تعویذ وگنڈے، چھلا، تانت اور دھاگہ بھی ہیں، جنہیں ہم ذیل کے سطور میں قرآن وحدیث کی روشنی میں واضح کریں گے انشاء اللہ۔

تعویذ اور گنڈے : بنواسرائیل کے علماء اور مشائخ کی طرح اس امت کے پیروں اور نام نہاد عالموں نے تعویذ کا کام شروع کیا، امت مسلمہ کے افراد کے گردنوں اور جسموں کی تلاش کی جائے تو

کسی میں کاغذی تعویذ لٹک رہا ہوگا تو کسی میں چھوٹا سا قرآنی نسخہ، کسی میں دنیا کے ممالک کے سکے، کسی میں کوڑیاں اور مونگے اور کسی میں چاقو اور چھری، یہ سب چیزیں ان اللہ کے بندوں کے عقیدے میں ان کو بلاؤں اور بیماریوں سے محفوظ رکھتے ہیں، جب کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ''ان الرقی والتمائم والتولة شرک'' بے شک جھاڑ پھونک، تعویذ اور تولہ (محبت کا تعویذ) سب شرک ہیں۔ مسند احمد میں عمران بن حصین سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کے ہاتھ میں پیتل کا ایک کڑا دیکھا، پوچھا یہ کیا ہے؟ اس نے کہا کہ کمزوری دور کرنے کے لئے، آپؐ نے فرمایا اسے نکال کر پھینک دو، یہ تمہاری کمزوری میں مزید اضافہ کرے گا۔ اگر تم اسے پہنے ہوئے مر گئے تو کبھی نجات نہ پاؤ گے۔

ایک دوسری روایت ہے کہ ''من تعلق تمليمة فقد اشرک'' جس نے تعویذ لٹکائی اس نے شرک کیا، بلکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تعویذ لٹکانے والے پر بددعا کی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ''من تعلق تميمة فلا اتم الله ومن تعلق ودعة فلا ودع الله له'' جو تعویذ لٹکائے اللہ اس کی مراد پوری نہ کرے اور جو کوڑی لٹکائے اللہ اس کو سکون وراحت نصیب نہ کرے۔

چھلہ، تانت اور دھاگے: تعویذ اور گنڈے کے ساتھ ساتھ چھلہ، تانت اور دھاگے کی بھی وباء بری طرح پھیلی ہوئی ہے جب کہ اس سلسلہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک واضح حدیث ہے کہ آپؐ نے ایک منادی کرنے والے کو بھیجا جو یہ اعلان کر رہا تھا کسی اونٹ کے گلے میں تانت کا پٹہ یا کوئی چیز ہو تو کاٹ ڈالا جائے، اسے باقی نہ چھوڑا جائے۔

قرآنی تعویذ کی حقیقت: آج کل جب لوگوں کو تعویذ اور گنڈے سے روکا جاتا ہے تو کہتے ہیں کہ ہم علماء سے تعویذیں لیتے ہیں جو کہ قرآنی آیات پر مشتمل ہوتی ہیں جب کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ہر چیز کے تعویذ سے روکا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔ وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا۔ (سورہ حشر، آیت، ۷)

جو رسول تمہیں دیں اسے لے لو اور جس سے روکیں اسے رک جاؤ اور یہ معلوم ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ہر قسم کے تعویذ اور گنڈے سے روکا ہے۔

امام نخعیؒ روایت کرتے ہیں کہ صحابہ اور تابعین سارے تعویذوں کو ناجائز سمجھتے تھے چاہے قرآن سے لکھا گیا ہو یا غیر قرآن سے۔

تعویذ اور گنڈے کے مفاسد: تعویذ اور گنڈہ دینے والوں میں سے اکثر لوگ شریعت سے عاری ہوتے ہیں، نماز روزہ کے تارک بلکہ بغاوت کی زندگی بسر کرتے ہیں، بہت سے جاہل مسلمان کفار ومشرکین سے جھاڑ پھونک کروانے میں پہل کرتے ہیں جب کہ وہ لوگ اپنے دیوی دیوتاؤں سے مدد لیتے ہیں۔ تعویذ دینے والے اکثر لوگوں کو غیر اللہ کے نام نیاز کی تلقین کرتے ہیں کہ مقصد حل ہوجانے کے بعد فلاں بابا کے مزار پر اگربتی سلگانا اور مٹھائی بانٹنا، اس طرح شرک کی تلقین کرتے ہیں اور ان میں ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں جو تعویذ اور گنڈہ کے بہانے لوگوں کی عزت وآبرو سے کھیلتے ہیں، عام طور پر سے ایسے ہوتے ہیں کہ اگر کسی عورت پر آسیب، جن کا شبہ ہو یا نہ بھی ہو تو یہ لوگ کسی بھی بیماری کو آسیب قرار دیتے ہیں اور پھر یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ اس عورت کے علاج کے لئے تنہائی میں ہونا پڑے گا، جب کہ وہاں کوئی نہ ہو پھر اس تنہائی میں کیا ہوتا ہے اللہ ہی بہتر جانے؟ شعبدہ باز اور مکار ملا لوگوں کے عقیدہ ومال پر ہاتھ صاف کرتے ہیں اور ان کے دین ودنیا کو برباد کردیتے ہیں پھر وہ دردر کی ٹھوکریں کھاتے پھرتے ہیں اور اسلام کی بدنامی کا سبب بنتے ہیں۔

اللہ سے دعا ہے کہ رب العالمین لوگوں کو عقل سلیم اور دین کا صحیح فہم وبصیرت عطا فرمائے اور امت کو شرک وتوہمات کے دلدل سے نجات بخشے آمین۔

جواب

تعویذ گنڈوں کی مخالفت آج کل بطور فیشن بھی کی جارہی ہے اس لئے اس طرح کی مخالفتوں کا کون اثر قبول کرتا ہے۔ پہلے اس میدان میں صرف مرد ہی دندناتے رہتے تھے، اب خیر سے اس میدان میں خواتین بھی کود پڑی ہیں، وہ خواتین جو ناقص العقل بھی ہوتی ہیں اور ناقص العلم بھی، وہ بھی اب توحید وشرک کے موضوع پر قلم چلانے لگی ہیں۔ اس طرح کے مضامین پڑھ کر دکھ ہوتا ہے اور اس بات کا اندازہ ہوتا ہے کہ

ملت عقل سلیم سے دن بہ دن محروم ہوتی جارہی ہے اور شیطان لعین توحید وسنت کے نام پر مسلمانوں سے جہالتیں پھیلانے اور حماقتیں تقسیم کرانے کا کام لے رہا ہے۔

عائشہ مرتضیٰ کا مضمون اس انداز سے شروع ہوا ہے جیسے صرف ان ہی کو اس بات کا علم ہے کہ اس کائنات کا پالنہار اللہ ہے اور صرف ان ہی کو یہ احساس ہے کہ صرف اللہ ہی نفع ونقصان پہنچانے کی قدرت رکھتا ہے، باقی کسی کو اس حقیقت کا علم نہیں ہے۔

ماہنامہ طلسماتی دنیا کے قارئین اس بات سے بخوبی واقف ہیں کہ طلسماتی دنیا روحانی عملیات کو فروغ دینے کا کام کررہا ہے اور تعویذ گنڈوں کی نہ صرف اشاعت کررہا ہے بلکہ تعویذ گنڈوں کی حقانیت پر دسیوں مضامین لکھ چکا ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ ہی طلسماتی دنیا اس بات کا بھی قائل ہے کہ اس دنیا میں نفع ونقصان پہنچانے کی قدرت ماسوا رب العالمین کے اور کسی میں نہیں ہے۔ اسی ذات گرامی کے اشاروں پر ہوائیں چلتی ہیں اور اس ہی ذات گرامی کے حکم سے بہاریں آتی ہیں، ان کی مرضی نہ ہو تو انسان سانس بھی نہیں لے سکتا، جو لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ تعویذ فی نفسہ مؤثر ہے بلاشبہ وہ شرک کے مرتکب ہیں، جو لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ دوا یا غذا فی نفسہ مؤثر ہے وہ بھی بلاریب شرک اور بدعقیدگی کا شکار ہیں، دوا ہو یا غذا، دعا ہو یا تعویذ ذات باری تعالیٰ کے اذن کے بغیر اثر انداز نہیں ہوسکتے۔

طلسماتی دنیا نے اپنا موقف ان شعروں میں واضح کیا ہے۔

پہلا شعر ہے۔

دل میں تو ضعف عقیدت کو کبھی راہ نہ دے
کوئی کچھ دے نہیں سکتا اگر اللہ نہ دے

دوسرا شعر یہ ہے۔

سَر جس پہ نہ جھک جائے اسے در نہیں کہتے
ہر در پہ جو جھک جائے اسے سَر نہیں کہتے

اور ہم یہ سمجھتے ہیں کہ جو عاملین علم صحیح رکھتے ہیں اور جو شعور وآگہی کے ساتھ تعویذ گنڈوں میں لگے ہوئے ہیں، ان کا عقیدہ یہی ہے کہ تعویذ فی نفسہ اثر انداز نہیں ہوتا، بلکہ تعویذ کی حیثیت ایک سبب اور ذریعہ کی ہوتی ہے اور یہ سبب اور ذریعہ بھی دوسرے اسباب اور ذرائع کی طرح اسی وقت اثر انداز ہوتا ہے، رب العالمین کی مرضی شامل حال ہو۔

محترم عائشہ صاحبہ کا مضمون تعویذوں سے زیادہ شرک کی مخالفت میں ہے اور شرک تو بہرحال شرک ہی ہے، معمولی درجہ کا ایمان والا مسلمان بھی اس بات سے واقف ہے کہ مشرک کی بخشش نہیں ہے، پھر بار بار شرک کے بارے میں لکھنا اور دلائل دینا کہاں کی دانش مندی ہے۔

تعویذ گنڈوں کی مخالفت کرتے ہوئے عائشہ صاحبہ نے جو دلائل دیئے ہیں وہ تعویذ گنڈوں کو بے حیثیت اور ناجائز ثابت کرنے کے لئے بہت ناکافی ہیں۔

تاریخ اسلام اس بات کی شاہد ہے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان ہی عملیات اور جھاڑ پھونک کی مخالفت کی ہے جو شرک کے قبیل سے ہوں اور جن میں اللہ کے سوا کسی اور سے استمداد وطلب کی گئی ہو، اگر کسی کے گلے میں اللہ کا کلام پڑا ہوا ہو تو اس کو شرک سے تعبیر کرنا بہت واضح قسم کی جہالت ہے۔ یہ امر واقعہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان ہی تعویذوں کی مخالفت کی ہے، جن میں مشرکانہ کلمات لکھے ہوں۔ دورِ رسول ؐ میں جو حضرات تعویذ گلوں میں لٹکا کر آتے تھے وہ سب یہودیوں اور دوسری اقوام کے نمائندوں سے تعویذ لاتے تھے، اس وقت سورۂ فاتحہ وغیرہ کا نقش کسی کے گلے میں نہیں ہوتا تھا، اسی لئے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان نقوش کو شرک سے تعبیر کیا، لیکن آج کل کے عقل زدہ لوگ اللہ کے کلام سے استفادہ کرنے کو بھی شرک بتا کر اپنی عقل کے دیوالیہ پن کا ثبوت پیش کررہے ہیں اور بزعم خود یہ ثابت کررہے ہیں کہ وہ علم حدیث کو سمجھنے سے محروم ہیں۔

عائشہ صاحبہ کا کہنا ہے کہ

''صحابہ کرام اور تابعین سارے تعویذوں کو ناجائز سمجھتے تھے چاہے قرآن سے لکھا گیا ہو یا غیر قرآن سے۔''

یہ فقرہ صحابہ اور تابعین پر بہتان زنی کے مترادف ہے۔ اگر فی الواقعہ صحابۂ کرام اور تابعین کرام نے ہر تعویذ کو خواہ وہ آیات قرآنی پر مشتمل ہو ناجائز قرار دیا ہوتا تو حضرت شاہ ولی اللہؒ، حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ، حضرت امام غزالیؒ جیسے اساطین امت تعویذوں کی حقانیت پر صفحات سیاہ نہ کرتے۔

محترمہ عائشہ صاحبہ کا یہ فرمانا کہ تعویذ کرنے والوں میں سے اکثر

لوگ نماز روزے سے عاری ہوتے ہیں اور وہ بغاوت کی زندگی گزارتے ہیں، ظاہر ہے کہ ہزاروں علماء اور صلحاء کی کھلی تذلیل ہے، اس طرح کے دلائل سے اس بات کا اندازہ ہوتا ہے کہ اب قلم ان لوگوں کے ہاتھوں تک پہنچ گیا ہے جو قلم پکڑنے کا سلیقہ بھی نہیں رکھتے اور افسوس کی بات یہ ہے کہ دین کے جن اداروں کی طالبات اس طرح کے مضامین لکھ رہی ہیں ان اداروں کے ذمہ دار بھی کسی نہ کسی صورت میں جھاڑ پھونک کا کام کر رہے ہیں جس طرح کے دلائل محترمہ نے دیئے ہیں۔ اس طرح کے دلائل مارو گھٹنا پھوٹے آنکھ کے برابر ہیں، اس دنیا میں ایسے ہزاروں ڈاکٹر ہیں جن کا کوئی واسطہ نماز روزے سے نہیں ہے لیکن ان کے نماز نہ پڑھنے اور روزے نہ رکھنے سے یہ کہاں ثابت ہوتا ہے کہ وہ ڈاکٹر ہی نہیں ہے اور ان کا علاج کرنا بے معنی ہے، نماز نہ پڑھنا ایک الگ بیماری ہے، اگر کوئی نہیں پڑھتا وہ بلاشبہ گناہ گار ہے اور اللہ کا نافرمان ہے، لیکن نماز نہ پڑھنے کی وجہ سے اس کا فن بیکار نہیں ہو جاتا۔

اگر عامل روحانی عملیات کے فن سے واقف ہے اور بدنصیبی سے وہ نمازی نہیں ہے تب بھی کسی محترمہ کو اس کا مذاق اڑانے کا حق نہیں ہے اور یہ کہنا تو سراسر زیادتی ہے کہ عاملین کی اکثریت نماز روزے سے غافل ہے اور بغاوت کی زندگی گزار رہی ہے۔

عائشہ صاحبہ نے ان عاملین کا بھی مذاق اڑایا ہے جو کسی مریضہ کو تنہائی میں دیکھنے کی بات کرتے ہیں، بلاشبہ جو عاملین عورتوں کے ساتھ منہ کالا کرتے ہیں یا انہیں ورغلانے کی نیت سے خلوت اختیار کرتے ہیں یا عورتوں کے ساتھ ناجائز قسم کی بات چیت یا چھیڑ چھاڑ کرتے ہیں، بلاشبہ وہ لعین ہیں اور وہ اپنے روحانی پیشے کے خود ہی غدار ہیں لیکن ڈاکٹر لوگ بھی مریض کو تنہائی میں دیکھتے ہیں اور وہ بھی یہ سب کچھ کر گزرتے ہیں جن کی طرف عائشہ صاحبہ نے اشارے کیے ہیں تو ان کے خلاف جہاد کیوں نہیں چھیڑا جاتا، ڈاکٹروں کی ہر برائی کس لئے برداشت کر لی جاتی ہے، کیا ڈاکٹروں سے اس دنیا میں یا اُس دنیا میں کوئی حساب کتاب نہیں ہوتا؟

محترمہ عائشہ صاحبہ کو معلوم ہونا چاہئے کہ ڈاکٹر ہو یا عامل، حکیم ہو یا وید، اگر وہ برا ہے تو قابل ملامت ہے، لیکن چند برے لوگوں کی وجہ سے کسی پیشے کے تمام افراد کو ایک ہی لاٹھی سے ہانک دینا ظلم ہے اور ظلم شرک کے بعد سب سے بڑا گناہ ہے۔

حضرت مولانا نصیر احمد خاں صاحب جو دارالعلوم دیوبند کے نائب مہتمم رہ چکے ہیں اور جو دارالعلوم دیوبند میں بخاری پڑھاتے ہیں وہ ایک مضمون میں رقم طراز ہیں۔

”قرآن حکیم حق تعالیٰ کا کلام ہے جس کا بنیادی مقصد اگرچہ عبادات، معاملات، اخلاقیات کی اصلاح اور انسانوں کی انفرادی زندگی سے لے کر اجتماعی زندگی تک کے لئے ٹھوس اور حقیقی اصول وضوابط ہیں، جن پر صدق دل کے ساتھ عمل کرنے کو دنیا وآخرت کی فلاح وبہبود کی ضمانت قرار دیا گیا ہے لیکن ہمارے اکابرین نے ان حقائق کی تشریح وتوضیح، ان پر عمل اور زندگی کے ہر شعبہ میں ان کے نفاذ پر پوری توجہ مبذول کرنے کے ساتھ قرآنی آیات کو تعویذات کی صورت میں مختلف النوع مقاصد کے لئے بھی استعمال کیا ہے اور ان کے فوائد بیان کیے ہیں۔

مختلف النوع مقاصد میں شیاطین، جنات، نظربد، سحرزدہ اور امراض میں مبتلا پریشان حال لوگوں کو فائدہ پہنچانے کی کامیاب کوششیں کی ہیں۔ خود آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک دور میں قرآنی آیات پڑھ کر دم کرنے کے واقعات احادیث میں موجود ہیں۔

(بحوالہ رموز مقطعات صفحہ:۱۴)

اسی کتاب میں حضرت مولانا افتخار الحسن صاحب جو حضرت مولانا انعام الحسنؒ صاحب کے بھائی ہیں، فرماتے ہیں۔

”ایسے موضوعات میں ایک معروف ومقبول موضوع قرآن پاک کی مختلف آیات وکلمات کی ظاہری تاثیر اور مختلف ضروریات ومشکلات میں ان کا استعمال اور ان کے وہ بیش بہا اثرات وفوائد ہیں جن کا صدیوں سے متواتر مشاہدہ اور تجربہ ہو رہا ہے۔“

حضرت مولانا مفتی عبدالرحمٰن صاحبؒ قاضی شریعت دارالقضاء دہلی فرماتے ہیں۔

”قرآن حکیم کا ایک تعارف شفاء ورحمت بھی ہے۔ وَنُنَزِّلُ

مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ. اس لحاظ سے یہ انسانوں کی روحانی، جسمانی، ذہنی اور سماجی بیماریوں کا کامیاب علاج بھی ہے۔"

حضرت شاہ عبدالقادرؒ موضح قرآن میں فرماتے ہیں۔

(اس قرآن سے) روگ چنگے ہوں، دل کے شبہات اور شک مٹیں اور اس کی برکت سے بدن کے روگ بھی دفع ہوں۔ احادیث میں یہ واقعہ مذکور ہے۔

ایک یہودی جادوگر لبید ابن اعصم نے خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کردیا تھا جس سے آپ کو نسیان کی شکایت ہوگئی تھی، ان اثرات کو دور کرنے کے لئے معوذتین کا نزول ہوا، چنانچہ ان کو پڑھ کردم کرنے سے سحر کے اثرات ختم ہوگئے۔"

اس طرح کے ہزاروں دلائل سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ دین اسلام میں جھاڑ پھونک اور آیات قرآنی سے استفادہ کرنا قطعاً جائز ہے، اس کو شرک سے تعبیر کرنا ان ہی لوگوں کا شیوہ ہوسکتا ہے جو شرک اور توحید کی حقیقت سے ناواقف ہوں۔

تعویذات کے سلسلہ میں سیکڑوں جلیل القدر علماء اور حضرات صوفیاء نے مختلف انداز میں موثر خدمات انجام دی ہیں اور تعویذات کی حقانیت پر سیکڑوں کتابیں قلم بند کی گئی ہیں۔

حجۃ الاسلام حضرت امام غزالیؒ کی کتاب الاوفاق اس سلسلہ کی اہم کڑی ہے اس میں بعض نقوش حروف پر مشتمل ہیں اور بعض نقوش اعداد پر مشتمل ہیں۔

امام احمدؒ بونی کی شمس المعارف ولطائف المعارف بھی اس موضوع پر اہم تصنیف ہے جو امت کی خدمات جلیلہ کے لئے لکھی گئی تھی اور جسے حد سے زیادہ مقبولیت عطا ہوئی۔ اس کتاب میں بھی اعداد پر مشتمل تعویذات کا ایک طویل سلسلہ ہے، ان کے علاوہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ، حضرت شاہ عبدالغنیؒ، حضرت شاہ عبدالعزیزؒ، حضرت شاہ عبدالقادرؒ، حضرت شاہ رفیع الدینؒ، حضرت مولانا سید اصغر حسینؒ دیوبندی، حضرت مفتی عزیزالرحمٰن، حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ، شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنیؒ، حضرت مولانا احمد رضا

خاں صاحبؒ جیسے اکابر نے حروف اور اعداد پر مشتمل آیات قرآنی تعویذات اپنے معتقدین کو عطا کئے ہیں۔ اگر یہ تعویذات بھی شرک درجہ رکھتے تو ان بزرگوں سے اس کی توقع کرنا بھی امر محال تھا۔

تعویذ گنڈوں کے راستوں سے جو گمراہیاں اور جو بدعقیدگیاں اور جو عیاریاں سامنے آرہی ہیں ان کی جم کر مخالفت کرنی چاہئے جو لوگ روحانی عملیات کی الف بے سے بھی واقف نہ ہوکر گلی گلی دھونی رچا بیٹھے ہیں اور اللہ کے بندوں کو دونوں ہاتھوں سے لوٹ رہے ہیں اور ان کے ایمان کو بھی خراب کررہے ہیں ان کے لئے لینے چاہئیں، لیکن سرے سے اس فن کو بے حیثیت قرار دینا اور آیات قرآنی سے استفادہ کرنے کو شرک اور گمراہی سے تعبیر کرنا بہت بڑا گناہ ہے اس سے ایک لمحہ ضائع کئے بغیر بھی توبہ کرنی چاہئے۔

ہمیں یہ واضح کرنے میں کوئی عار نہیں ہے کہ جب علم صحیح رکھنے والوں نے تعویذ گنڈوں کے فن سے آنکھیں موند لیں تو پھر ایک بڑا اعامل اس میدان میں کود گیا اور اس نے اپنی من مانیوں سے لوگوں کو بھی گمراہ کیا اور ان کی جیبیں بھی کاٹیں، ایسے تمام لوگوں سے ہم بھی اظہار برأت کرتے ہیں جو نہ نماز پڑھتے ہیں نہ رمضان کے روزے رکھتے ہیں، نہ ان کا کردار درست ہے نہ انداز گفتگو انہیں دین اسلام اتنی محبت بھی نہیں ہے جتنی کسی کو اپنی پالتو بکری سے ہوتی ہے اور یہ سب لوگ تعویذ گنڈوں کے ذریعہ اللہ کے بندوں کو لوٹ رہے ہیں اور موقع مل جائے تو یہی لوگ خواتین کے ساتھ بہت برا اور نازیبا سلوک کرتے ہیں لیکن ان لوگوں کی برائی کی وجہ سے تعویذ گنڈوں کی مخالفت کرنا اور آیات قرآنی پر مشتمل نقوش کو بھی حصہ شرک باور کرانا بہت بڑی نادانی ہے۔

عائشہ صاحبہ کو معلوم ہونا چاہئے کہ جب تک ہم صحیح قسم کے عاملین کی حوصلہ افزائی نہیں کریں گے اس وقت تک غلط قسم کے عاملین سماج میں دندناتے رہیں گے، مخالفت ان لوگوں کی کرنی چاہئے جو تعویذ گنڈوں کے ذریعہ شرک پھیلا رہے ہیں اور سفلی عمل کے ذریعہ لوگوں کو گمراہ کررہے ہیں، ان کی مخالفت کرنے کے بجائے روحانی عملیات کے خلاف لاٹھی اٹھا کر گھر سے نکل کھڑا ہونا ایک طرح کی ناسمجھی ہے، اس ناسمجھی کے ارتکاب پر اگر کچھ کم علم اور کوتاہ فہم کے لوگ آپ کی کمر بھی تھپتھپا دیں تو بھی آپ کو دین و دنیا میں کچھ ملنے والا نہیں۔

ہمیں امید ہے کہ اتنی گفتگو سے سائل کی تشفی ہوگئی ہوگی اگر تشفی نہیں ہو تو اس موضوع پر آئندہ ہم پھر قلم اٹھا سکتے ہیں کیوں کہ ہمارا کام صحیح بات کی تائید کرنا اور غلط بات کی تردید کرنا ہے اور جہالت کے اندھیروں میں علم کی شمع جلانا ہے اور ہماری خواہش یہی ہے کہ ہم اندھیروں میں چراغ جلاتے جلاتے مرجائیں۔

ایک بدروح کا عشق

سوال از: آشکار عرفانی ــــــــ ممبرا (تھانہ)

ایک بدروح ہے جو مجھ سے عشق کرنے کا دعویٰ کرتی ہے، ڈیڑھ سال قبل میری شادی ہوئی ہے اور ایک دو ماہ کے بعد ہی وہ بدروح میری بیوی پر آنے لگی، میں عادت کے مطابق روز سورتوں کا عمل کر کے سوتا ہوں تو ایک روز وہ بدروح گھیرے میں آگئی، ویسے تو اسی سے گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ باتیں کرتی تھی لیکن اس روز میں نے اس سے گھما کر بات کی تو وہ دھوکہ سے بول گئی۔ وہ ایک بدروح ہے اس کے حق جتانے پر میں نے بھی دعویٰ کیا کہ میں تم سے محبت کرتا ہوں اور جب تم ہر وقت میرے ساتھ رہتی ہو اور تم میری کارکردگی سے خوش ہو جیسے کہ عام طور پر لڑکیاں کسی اچھے لڑکے کی خوبیوں سے متاثر ہو کر شادی کے لئے خواہش ظاہر کرتی ہیں تو میرا بھی دل کہتا ہے کہ تنہائی میں تم سے ملوں، باتیں کروں، تو کہنے لگی میں مرچکی ہوں، زہر کھا کر۔ میرے پوچھنے پر بولی کہ وہ کسی سے عشق کرتی تھی، ناکامی ملنے پر اس نے زہر کھالیا اور مرگئی، اس کا نام "دیپا" ہے وہ مجھے کہتی ہے کہ تم سے برسوں سے پیار کرتی ہوں، تم اچھے آدمی ہو، سب سے اچھی باتیں کرتے ہو، بچوں کو بہت پیار سے پڑھاتے ہو، بچے دل سے تم اچھے آدمی ہو اس لئے ہی تم سے پیار کرنے لگی ہوں اور تم سے شادی کروں گی، تو میں نے کہا میری شادی ہوگئی ہے اور شروع شروع میں میری اہلیہ کی تعریف کرتی تھی اور کہتی تھی کہ میری سہیلی ہے اور اسی سے ملنے آتی ہوں لیکن میں نے اپنے ایک بزرگ سے کچھ چیزیں لی تھیں جلانے کے لئے جو دارالعلوم دیوبند سے ہی فارغ ہیں، انہوں نے ہی پہلی بار ثابت کیا تھا کہ اہلیہ کو دیکھ کر کے کہ آسیبی حرکت ہے، روز وہ لوبان ہی جلاتا تھا، ایک روز ناغہ نہ ہونے کے ڈر سے اہلیہ سے کہہ دیا لوبان جلانے کو، اس کے دوسرے روز اہلیہ کو اس نے پٹخ دیا تو میں نے اس سے پوچھا، تم نے اپنی سہیلی کو کیوں پٹخ دیا تو کہنے لگی۔ تم نہیں جانتے وہ میری دشمن مجھے مارنے کے لئے کیا کرتی ہے اور کہنے لگی، اب تو اسے مار ڈالوں گی اور پھر میں تم سے شادی کروں گی اور کبھی کبھی میری اہلیہ برقعہ پہن کر گھر سے نکل جاتی ہے دروازہ کھول کر، اس جمعہ کو جس روز رمضان کا چاند نظر آنے والا تھا، میں جمعہ کی تیاری کر رہا تھا وہ کسی بات پر مجھ سے ناراض ہوگئی اور مجھے دھکا دے کر گھر سے اول فول بکتے ہوئے دروازہ کھول کر گھر سے نکل گئی، جلدی سی ادھورے کپڑوں میں ڈھونڈنے نکلا، بھائی کو اور لڑکوں کو بھیجا، تو وہ ایک شمشان کے سامنے تھی اور اذان ہو رہی تھی، شاید اذان کی آواز سن کر بدروح جسم سے نکل کر چلی گئی، بعد میں اہلیہ سے پوچھا تو کہتی ہے میں تو گھر پر تھی وہاں کیسے گئی مجھے نہیں معلوم اور وہ جگہ تو میرے لئے نئی ہے، مجھے سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ میں کہاں ہوں اور اب وہ بہت ڈری ہوئی ہے کہ کہیں اور نہ لے جائے وہ، اب آپ ہی بتائیے کہ میں کیا کروں، میں نے تفصیل آپ کو لکھ دی ہے جس کا علاج کرانا چاہتا ہوں۔ میرے والد نے تعویذ دیا ہے مگر بدروح آتے ہی سارے تعویذ گلے سے نکال کر پھینک دیتی ہے۔

براہ کرم جلد از جلد مجرب علاج بتائیں کہ بدروح ہمیشہ کے لئے چلی جائے۔

جواب

عشق کی بیماری عام ہوگئی ہے، اب تک عورت اور مرد ہی اس سلسلہ میں شامل تھے، اب آپ کا خط پڑھ کر اندازہ ہوا کہ دوسری مخلوقات بھی اور حد تو یہ ہے کہ بدروحیں بھی عشق فرما رہی ہیں اور باقاعدہ لیلیٰ اور جولیٹ بنی ہوئی ہیں۔ اس لحاظ سے آپ خوش نصیب ہیں کہ ایک بدروح نے آدم کی ساری اولاد کو نظر انداز کر کے آپ پر نظر انتخاب ڈالی اور آپ سے عہد و پیمان کئے اور آپ سے شادی کرنے کی تمنا کا اظہار کیا، اللہ تعالیٰ آپ کی حفاظت فرمائے کیوں کہ آپ کی یہ خوش نصیبی کسی بدنصیبی کا مقدمہ بھی ثابت ہوسکتی ہے، جس طرح بندریا کی محبت کا بھروسہ نہیں کیا جاسکتا اسی طرح کسی بدروح کی محبت کا کیا بھروسہ ہوسکتا ہے۔ بدروح کا کیا بھروسہ کب اپنی پہ آجائے اور کب گلا گھونٹ کر اپنی خاندانی رسم پوری کرلے۔

اللہ نے آپ کو عقل سلیم دی تب ہی آپ نے اس بدروح سے جو

آپ کی محبوبہ ہے، نجات پانے کی ٹھانی اور ہمیں خط لکھا اور کوئی ہوتا تو وہ اس بدروح سے بوس وکنار کرتا رہتا اور اسے اپنی نہ زندگی کی فکر ہوتی نہ عاقبت کی۔ اس بدروح سے نجات پانے کے لئے آپ کو چند کام کرنے پڑیں گے، ایک تو یہ کہ پوری اذان پڑھ کر روزانہ صبح شام اپنے قلب پر دم کرلیا کریں اور نماز فجر کے بعد سورۂ ناس کی ہر آیت کے سین کو حذف کرکے سات مرتبہ پڑھیں اور ایک گلاس پانی پر دم کرکے پی لیا کریں۔ اس طرح قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَا. مَلِكِ النَا. اِلٰهِ النَا. مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّا. الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّامِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّا. رات کو سونے سے پہلے الیقاً ملیقاً تلیقاً خالقاً مخلوقاً کافیاً شافیاً اِرْتَضٰی مُرْتَضٰی بِحَقِّ یَابُلُّوْحِ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَاهُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ وَلَا یَزِیْدُ الظّٰلِمِیْنَ اِلَّا خَسَارًا پڑھ کر ایک مرتبہ ایک گلاس پانی پر دم کرکے پیا کریں اور یہ تعویذ کالی روشنائی سے لکھ کر گلے میں ڈال لیں، انشاء اللہ بدروح کی محبت اور عشق بازی سے آپ کو نجات مل جائے گی۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

ناصر	وکیل	رقیب	حفیظ	حافظ
نصیر	ناصر	وکیل	رقیب	حفیظ
قادر	نصیر	ناصر	وکیل	رقیب
قدیر	قادر	نصیر	ناصر	وکیل
سلام	قدیر	قادر	نصیر	ناصر

اس نقش کو باوضو ہوکر لکھیں اور قبلہ رو ہوکر لکھیں، اس نقش کو گلاب وزعفران سے لکھنے کی ضرورت نہیں، کالی روشنائی سے لکھنا کافی ہے، لیکن اگر اس نقش کو جمعرات کے دن سورج نکلنے کے بعد پہلی ساعت میں لکھ لیں تو بہتر ہوگا۔

☆☆☆☆

کسی خاص مصروفیت کی بنا پر یہ شمارہ دو ماہ پر مشتمل کرنا پڑا، قارئین سے معذرت۔

(ادارہ)

قسط نمبر ۱۹

حضرت امام غزالیؒ

دنیا کے عجائب وغرائب

فرمان الٰہی ہے۔

وَهُوَ الَّذِیْ سَخَّرَ الْبَحْرَ لِتَاْكُلُوْا مِنْهُ لَحْمًا طَرِیًّا.

(سورۃ النحل، پارہ ۱۴، آیت ۱۴)

"یعنی اللہ کی وہ ذات ہے جس نے تمہارے لئے سمندر کو مسخر فرمایا تاکہ تم اس سے تازہ گوشت کھاؤ۔"

اللہ تعالیٰ نے سمندروں اور نہروں میں بھی مختلف شکل وصورت کے جانور پیدا فرمائے اور ان سے اپنی قدرت کا اظہار فرمایا، مچھلی کو دیکھئے کہ اس کی تخلیق چونکہ پانی میں ہوئی جہاں چلنے پھرنے کی کوئی ضرورت نہیں، اس کو ٹانگیں نہیں ملیں، نہ اس کو پھیپھڑا ملا کیوں کہ وہ پانی کی گہرائی میں غوطہ مارے رہتی ہے، وہاں پھیپھڑا ہوا لینے کا کام کب دے سکتا تھا، البتہ ٹانگوں کی جگہ مچھلی کو دونوں جانبوں میں مضبوط بازو ملے جن کی مدد سے وہ جہاں چاہتی ہے تیزی سے چلی جاتی ہے۔ اس کی کھال سخت چھلکے دار زرہ نما پیدا کی گئی جو اس کے گوشت سے مخالف رنگ کی ہوتی ہے، اس کو مضبوط اس لئے رکھا گیا کہ اگر کوئی اس کو اذیت پہنچانا چاہے تو کھال اس کا بچاؤ کرلے۔

بعض مچھلیوں کو دوسری قسم کی کھال عطا ہوئی ہے لیکن وہ بھی مضبوط اور سخت قسم کی ہوتی ہے، مچھلی کو قدرت سے سننے، دیکھنے اور سونگھنے کی طاقتیں بھی بخشی گئی ہیں تاکہ وہ ان طاقتوں کی مدد سے اپنی روزی بھی بہ آسانی حاصل کرلے اور اگر کوئی اذیت رساں چیز پائے تو اس سے بھاگ کر اپنی جان بچالے۔

مچھلی چونکہ آپس میں بھی ایک دوسرے کی غذا بنتی ہے اور انسان کی بھی، اس لئے قدرت نے ان کی پیدائش کثرت سے کی اور اکثر اقسام سے نسل کا سلسلہ چلایا، پھر بچہ پیدا کرنے کو مادہ کے ساتھ مخصوص نہیں کیا، جس طرح خشکی کے جانوروں میں ہے بلکہ نسل چلانے میں نر و مادہ کا فرق اٹھادیا اور مچھلی کے پیٹ میں ایک وقت میں بے شمار انڈے پیدا کئے اور ہر انڈے سے ایک مچھلی پیدا کی۔

بعض قسم ایسی ہے جو فوراً بچے دیتی ہے، یہ قسم نہروں میں ملتی ہے، البتہ بعض مچھلیوں میں نر و مادہ کا فرق ہوتا ہے، اس قسم کی مچھلی کے کچھوے اور مگرمچھ کی طرح ہاتھ بھی ہوتے ہیں اور پاؤں بھی۔ اس میں مادہ انڈے دیتی ہے اور انڈوں کو دھوپ کی حرارت پہنچتی ہے، ہر انڈے سے ایک مچھلی اسی نوع کی پیدا ہوتی ہے۔

اب سمندر اور دریا میں مچھلی چونکہ انڈوں کو نہیں سے سکتی تھی اس لئے قدرت نے اس میں پیدائش کا یہ نظام رکھا کہ انڈے پیدا ہوتے ہی ان میں بچے پیدا ہوجاتے ہیں اور ساتھ ہی ساتھ ان میں روح پڑجاتی ہے، لہٰذا انڈے میں بچہ تربیتی دوروں سے نہیں گزرتا بلکہ اس کی خلقت کی تکمیل فوری ہوتی ہے، اللہ اکبر! کیا نظامِ قدرت ہے، ہر امر کی بنا مصلحت وحکمت پر ہے۔ مچھلی کی رفتار کو دیکھئے کس قدر تیز ہے، یہ اپنی دم سے اپنے بدن کو سیدھا بھی رکھتی ہے اور اِدھر اُدھر موڑتی بھی ہے بالکل جس طرح جہاز یا کشتی اپنے پچھلے حصہ سے خود کو سیدھا رکھتے ہیں اور اسی سے اِدھر اُدھر پھرتے ہیں۔ مچھلی کے دونوں طرف جو پَر ہیں وہ اس کے لئے گویا چپو ہیں جن سے کشتی کو دھکیلتے ہیں اور کشتی کو سیدھا چلانے میں وہ مدد دیتے ہیں، یہ بھی اپنے پَروں سے بدن کو سیدھا آگے بڑھاتی ہے۔

ملاحظہ کیجئے اس کی ہڈیاں مکان کے ستون کی طرح قائم ہیں، ہر عضو میں اسی کے مطابق ہڈی پیدا کی گئی ہے اور اس کو وہی شکل دی گئی ہے، مچھلی اس امر میں جہاز کے ہم شکل ہے، سب سے بڑی اور موٹی ہڈی اس کے بدن کی قوت کو تھامے ہوئے ہے اور اسی سے پیٹ اور پیٹھ کی طرف پسلیوں کا سلسلہ چلتا ہے، سر کی ہڈیاں عجیب مناسب وضع کی ہیں۔

مچھلیوں میں جو شکار کرنے والی مچھلی ہوتی ہے اس کے گوشت کو

قدرت نے سخت اور مضبوط پیدا فرمایا ہے اور اُچھلنے کودنے کی طاقت بھی اس کو بخشی ہے، نیز اس کو دانت بھی بہت دیئے، یہ دانت اس کو چبانے سے بے نیاز کردیتے ہیں، سمندر میں بعض جانور نہایت سست حرکت کمزور اور ضعیف پیدا ہوئے ہیں، جیسے سیپی یا گھونگے کا کیڑا، تو اللہ تعالیٰ نے اس کی حفاظت کے لئے اس کی پیٹھ کو پتھر کی طرح سخت بنادیا جو اس کے لئے گھر اور مکان کا کام دیتی ہے اور وہ اس میں حفاظت و امن کے ساتھ رہتا ہے۔

مچھلی کی بعض قسم ایسی ہے جو کھلی جگہ پیدا کی گئی ہے اور وہ اپنی حفاظت نہیں کرسکتی تو اللہ تعالیٰ نے اس کو پہاڑوں اور پتھروں کے ساتھ چمٹا رہنا سکھادیا، یہ پتھر سے ایسی چمٹتی ہے کہ زبردست طاقت سے چھٹتی ہے، اس قسم کی مچھلی کی غذا پہاڑ کی رطوبت "کائی" وغیرہ بنائی گئی، اسی سے یہ زندہ رہتی ہے، ایک گھونگا ایسا ہوتا ہے جس کا گھر ستارے نما ہوتا ہے، یہ اپنا سر گھر سے نکالے رکھتا ہے، جب دیکھتا ہے کہ کوئی چیز اذیت رساں ہے فوراً اپنے سر کو اپنے گھر کے اندر کرلیتا ہے اور سوراخ پر کوئی سخت چیز لگالیتا ہے، جس کی سختی اس کے باقی خول سے ملتی ہوتی ہے تاکہ اس کا بالکل پتہ ہی نہ لگے۔ غور کیجئے قدرت نے ہر شئے کو اپنی حفاظت کی ترکیبیں کیسی سکھادی ہیں، سمندر کی گہرائیوں میں ٹیلوں کی بلندیوں پر جنگلوں کی پنہائیوں میں جہاں بھی کوئی جانور پیدا فرمایا اس کو اپنی حفاظت کی راہیں بھی بتادیں۔

ایک مچھلی اس قسم کی ہوتی ہے، جس کے بدن میں سیاہی کی طرح ایک رنگ پیدا ہوتا ہے اور اس کے بدن کے فضلہ سے اس کی تخلیق ہوتی ہے، جس طرح دودھ دینے والے جانوروں میں دودھ کی پیدائش ہوتی ہے، یہ جب دیکھتی ہے کہ کوئی اذیت رساں شئے ہے، فوراً اپنے بدن سے سیاہ مادہ نکالتی ہے اور اس کو پانی میں چھوڑ دیتی ہے، پانی اس سے سخت گدلا ہوجاتا ہے اور وہ اس پانی میں غائب ہوجاتی ہے، دیکھنے والا دیکھتا ہی رہتا ہے کہ کدھر گئی؟ اور کیسے گئی؟ اس کا کچھ نشان نہیں ملتا، قدرت نے اس کو اپنے بچاؤ کے لئے یہ ترکیب سکھادی اور ممکن ہے اس مادہ میں قدرت نے اور بھی حکمتیں رکھی ہوں جن کا علم ہم کو نہیں بخشا، بعض مچھلیاں اڑنے والی ہوتی ہیں، یہ چمگادڑ کی طرح بازو رکھتی ہیں اور بارش کے موقع پر سطح سمندر سے اوپر اٹھ کر ہوا میں پرواز کرتی ہیں کہ جس نے ان کو کبھی نہ دیکھا ہو وہ یہ سمجھتا ہے کہ یہ خشکی کے پرندے ہیں، نہروں میں ایک قسم کی مچھلی اور ہوتی ہے اس میں بچاؤ کی ترکیب جدا رکھی گئی، جب اس کو کوئی پکڑتا ہے اس کا بدن اور ہاتھ سن ہوجاتا ہے اور وہ اس کو تھام نہیں سکتا۔

غرض خالق عالم کی حکمتیں اس ایک مخلوق میں اس قدر ہیں کہ چاہیں تو ان پر کتابیں لکھ ڈالیں، مگر پھر بھی یہ حکمتیں پوری نہ ہوں، بس یہ چند مذکورہ حکمتیں نمونۂ قدرت کے طور پر کافی اور وافی ہیں۔

☆☆☆

قسط نمبر:۵۹

اسلام الف سے ی تک

(ش)

مختار بدری

خدائے عزوجل اس رات میں غروب آفتاب سے طلوع فجر تک آسمان دنیا پر نزول فرماتا ہے اور ارشاد باری تعالیٰ یہ ہوتا ہے کہ "کیا ہے کوئی مغفرت کا طالب کہ میں اسے بخش دوں، کیا ہے کوئی رزق مانگنے والا کہ میں اسے رزق دوں، کیا کوئی مبتلائے آزار ہے کہ میں اسے صحت بخشوں۔"

سال بھر میں جو مرنے والے ہوتے ہیں ان کا نامہ حیات اسی رات کو چاک کردیا جاتا ہے، اس رات میں بیدار رہنا، استغفار کرنا اور قبروں کی زیارت کرنا مستحب ہے۔

شب قدر

ماہ رمضان کی وہ مبارک رات جس میں قرآن نازل کیا گیا، علمائے امت کی بڑی اکثریت کا خیال ہے کہ رمضان کی آخری دس تاریخوں میں کوئی ایک طاق رات شب قدر ہے، مسند احمد میں حضرت عبادہؓ بن صامت سے روایت ہے کہ شب قدر رمضان کی آخری دس راتوں میں سے کوئی ایک طاق رات ہے، اکیسویں، تیئسویں، پچیسویں، ستائیسویں، انتیسویں یا آخری، حضرت ابوذرؓ کہتے ہیں کہ حضرت عمرؓ، حضرت حذیفہؓ اور اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں بہت سے لوگوں کو اس میں کوئی شک نہ تھا کہ وہ رمضان کی ستائیسویں رات ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، اگر مجھ کو شب قدر معلوم ہوجائے تو بتائیے اس میں کیا کہوں۔ فرمایا اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ۔ یعنی اے اللہ تو معاف کرنے والا ہے اور معاف کرنے کو پسند کرتا ہے تو مجھ کو معاف کر (احمد)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ ۝ وَمَآ اَدْرٰکَ مَا لَیْلَةُ الْقَدْرِ ۝ لَیْلَةُ الْقَدْرِ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ۝ تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِیْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ۚ مِنْ كُلِّ اَمْرٍ ۝ سَلٰمٌ ۛ هِیَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ۝

ہم نے اس (قرآن) کو شب قدر میں نازل (کرنا شروع) کیا اور تمہیں کیا معلوم کہ شب قدر کیا ہے، شب قدر ہزار مہینے سے بہتر ہے، اس میں روح (الامین) اور فرشتے ہر کام کے انتظام کے) لئے اپنے رب کے حکم سے اترتے ہیں یہ (رات) طلوع فجر تک (امان اور) سلامتی ہے۔ (۹۷)

حضرت عائشہؓ اور حضرت عبداللہ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تازیست رمضان کی آخری دس راتوں میں اعتکاف فرمایا ہے۔

شب معراج : رجب کی ۲۷ویں رات کو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تشریف لے گئے تھے۔

شبہ

شک، شبہ کی چیزوں سے اجتناب لازمی ہے، حسان بن ابی سنان کا قول ہے کہ ورع (پرہیزگاری) سے زیادہ آسان کوئی چیز میں نے نہیں دیکھی، جس میں تمہیں شک ہو اس کو چھوڑ دو جس میں تمہیں شک نہ ہو وہی چیز اختیار کرو یہی ورع ہے۔ عدی بن حاتم سے روایت ہے کہ میں نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے تیر (کے شکار) کی بابت پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب اپنے نوک اور دھار کی طرف سے لگے تو اس شکار کو کھاؤ جب اپنے دستے اور عرض کی طرف سے لگے تو تم اس شکار کو نہ کھاؤ اس لئے کہ وہ چوٹ سے مرا ہے۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اپنے کتے کو بسم اللہ کہہ کر (شکار پر) چھوڑتا ہوں پھر اس کے ہمراہ شکار پر دوسرے کتے کو پاتا ہوں جس پر میں نے بسم اللہ نہیں کہی اور میں نہیں جانتا کہ ان دونوں میں سے (شکار) کس نے پکڑا،

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اس شکار کو نہ کھاؤ کیوں کہ تم نے بسم اللہ صرف اپنے کتے پر پڑھی ہے، دوسرے پر نہیں پڑھی ہے۔
(بخاری، انسائیکلوپیڈیا آف اسلام)

شر

برائی، جمع شرور، شر کا ضد خیر ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ○ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ○ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ○ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِى الْعُقَدِ ○ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ○

کہو کہ میں صبح کے مالک کی پناہ مانگتا ہوں، ہر چیز کی برائی سے جو اس نے پیدا کی اور شب تاریک کی برائی سے جب اس کا اندھیرا چھا جائے اور گنڈوں پر (پڑھ پڑھ کر) پھونکنے والوں کی برائی سے اور حسد کرنے والے کی برائی سے جب حسد کرنے لگے۔ (۱۱۳)

نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا۔ ہم نفسوں کی برائیوں سے خدا کی پناہ مانگتے ہیں اور برے اعمال سے بھی، جمعہ کے دن خطبۂ اولیٰ میں ہر خطیب اس کو پڑھتا ہے۔

شراکت

اسلامی شریعت نے شراکتی کاروبار کی اجازت بھی دی ہے، یہ کاروبار تجارت، صنعت، زراعت اور دوسرے پیشوں میں یہاں تک کہ علمی کاموں میں بھی ہوسکتا ہے، خیبر کے یہودیوں سے یہ طے تھا کہ وہ مسلمانوں کی زمینوں میں کاشت کریں اور ہونے والی پیداوار میں دونوں فریق نصف نصف بانٹ لیں۔ عبداللہ بن رواحہؓ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نمائندہ کے طور پر گئے تو یہودیوں نے ان سے کہا کہ آپ ہی بانٹ دیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو الگ الگ حصے کر دیئے اور کہا جو چاہے لے لو، یہودی اس انصاف سے بے حد متاثر ہوئے۔

دو بالغ مسلمانوں کے درمیان برابر سرمایہ اور نفع میں برابری کی حصہ داری اور ہر شریک کو مال کے خریدنے، بیچنے، تصرف کرنے اور قرض دینے کے اختیار پر کوئی معاہدہ ہو تو وہ شرکت مفاوضہ ہے اور جس طریقہ شرکت میں نہ سرمایہ برابری کا ہو اور نہ نفع میں برابری ہو وہ شرکت عنان ہے، شرکت صنائع یہ کہ دو ہم پیشہ یا دو صنعت کار کا یہ معاہدہ کریں کہ دونوں مل کر یا علیحدہ علیحدہ تجارت کریں گے اور جو فائدہ یا نقصان ہو دونوں برابر بانٹ لیں گے، شراکت الوجوہ یہ کہ دو آدمی مل کر یہ معاہدہ کریں کہ اپنی ساکھ اور اثر و رسوخ کی بنا پر تاجروں سے اُدھار مال لیں گے، اس طرح میں جس کی ساکھ زیادہ ہوگی اور جو زیادہ مال لائے گا وہی نفع کے زیادہ حصے کا حقدار ہوگا۔ اسی طرح دو یا زائد حکیم علاج و معالجہ کا کام مشترکہ طور پر کر سکتے ہیں اور دو یا زائد کسان مل کر زراعت کر سکتے ہیں۔

شرب : کاشتکاری کے لئے ندی سے ملنے والے پانی کا حصہ، پانی کی باری۔

شرط

عہد و پیمان، شرط، باد موافق نشانی، شرط، پولیس فورس، بادشاہ کی جماعت بغرض امن عامہ۔

شرط وہ چیز وہ جس پر کسی بات کا ہونا نہ ہونا منحصر ہے، نکاح کے وقت مہر میں شرط کرنا درست ہے۔ حضرت عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب شرطوں میں پورا کرنے کی زیادہ مستحق وہ شرط ہے جس کے ذریعہ تم نے شرمگاہوں کو (اپنے اوپر) حلال کیا ہو۔ (بخاری)

جن معاملات میں دو آدمی شامل ہوتے ہیں خواہ خرید و فروخت ہو یا عقد نکاح ہو یا شرکت و مضاربت ہو اس میں دونوں فریق اگر کوئی شرط لگاتے ہیں، اگر وہ شرط اسلامی شریعت سے ٹکراتی نہیں ہے تو وہ شرط قابل قبول ہے، حدیث میں ہے کہ المسلمون علی شروطهم مسلمان اپنی شرط کے پابند ہیں۔

وہ شرط جس کی اجازت شریعت نے دی ہے، مثلاً قیمت تاخیر سے ادا کرنا، کسی کو خیار شرط وغیرہ تو یہ شرط نفس معاملہ میں ہے اگر کوئی آدمی مکان یا باغ کے پھل بیچے اور یہ شرط لگا دے کہ ایک کمرہ میں نہیں دوں گا فلاں درخت کا پھل میرا ہے تو یہ جائز ہے۔

شرع

دستور، شریعت، امام راغب اصفہانی تحریر کرتے ہیں کہ شرع کے

معنی صاف اور کشادہ راستے کے ہیں، پھر اسے واضح طریق کے معنی میں بطور اسم استعمال کیا گیا اور بشرع، شَرع اور شریعت تینوں طرح کہا گیا، پھر راہ خداوندی کے لئے بطور استعارہ بھی استعمال کیا گیا۔

شـرعة مِنهـا جـا، یہاں شرعة سے اس راہ فطرت کی طرف اشارہ ہے جسے اختیار کرنے کے لئے ہر انسان طبعاً مجبور ہے۔ ابن عباسؓ فرماتے ہیں شرع وہ احکام ہیں جو قرآن کریم میں ہیں اور منہاج وہ جو سنت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سمجھے گئے۔

شَرَعَ لَكُم مِّنَ الدِّينِ مَا وَصَّىٰ بِهِ نُوحًا وَالَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ وَمَا وَصَّيْنَا بِهِ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَىٰ وَعِيسَىٰ أَنْ أَقِيمُوا الدِّينَ وَلَا تَتَفَرَّقُوا فِيهِ ؕ

تمہارے لئے دین میں راہ ڈال دی وہی جس کا نوح کو حکم کیا تھا اور جس کا حکم ہم نے تیری طرف بھیجا اور جس کا حکم کیا ہم نے ابراہیم کو موسیٰ کو اور عیسیٰ کو یہ کہ دین کو قائم رکھو اور اس میں اختلاف نہ ڈالو۔ (۱۳:۴۲)

شرک

شرک یہ ہے کہ خدا کا اقرار تو کیا جائے اسکے ساتھ ہی اور بھی کم وبیش خداؤں کو مانا جائے ان کے متعلق بھی خدا کی طرح نفع ونقصان کا عقیدہ رکھا جائے اور خدا کی طرح ان کی بھی عبادت وبندگی کی جائے۔

وَمَن يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدِ افْتَرَىٰ إِثْمًا عَظِيمًا ۝

اور جس نے خدا کا شریک مقرر کیا اس نے بہت ہی بڑا جھوٹ گھڑا اور سخت گناہ کی بات کی۔ (۴۸:۴) (باقی آئندہ)

ایک منہ والا ردراکش

پہچان

ردراکش پیڑ کے پھل کی گٹھلی ہے۔ اس گٹھلی پر عام طور پر قدرتی سیدھی لائنیں ہوتی ہیں۔ ان لائنوں کی گنتی کے حساب سے ردراکش کے منہ کی گنتی ہوتی ہے۔

فائدہ

ایک منہ والا ردراکش میں ایک قدرتی لائن ہوتی ہے۔ ایک منہ والے ردراکش کے لئے کہا جاتا ہے کہ اس کو دیکھنے ہی سے انسان کی قسمت بدل جاتی ہے تو پہننے سے کیا نہیں ہوگا۔ یہ بڑی بڑی تکلیفوں کو دور کر دیتا ہے۔ جس گھر میں یہ ہوتا ہے اس گھر میں خیر و برکت ہوتی ہے۔

ایک منہ والا ردراکش سب سے اچھا مانا جاتا ہے۔ اس کو پہننے سے سبھی طرح کی پریشانیاں دور ہوتی ہیں۔ چاہے وہ حالات کی وجہ سے ہوں یا دشمنوں کی وجہ سے۔ جس کے گلے میں ایک منہ والا ردراکش ہے اس انسان کے دشمن خود ہار جاتے ہیں اور خود ہی پسپا ہو جاتے ہیں۔

ایک منہ والا ردراکش پہننے سے یا کسی جگہ رکھنے سے ضرور فائدہ ہوتا ہے۔ یہ انسان کو سکون پہنچاتا ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ قدرت کی ایک نعمت ہے۔

ہاشمی روحانی مرکز نے اس قدرتی نعمت کو ایک عمل کے ذریعہ اور بھی زیادہ موثر بنا کر عوام کی خدمت کے لئے تیار کیا ہے اس مختصر عمل کے بعد اس کی تاثیر اللہ کے فضل سے دوگنی ہوگئی ہے۔

خاصیت: جس گھر میں ایک منہ والا ردراکش ہوتا ہے اللہ کے فضل سے اس گھر میں بفضل خداوندی خوشیاں اور سکون ہوتا ہے۔ ناگہانی موت سے حفاظت رہتی ہے، جادو ٹونے اور آسیبی اثرات سے حفاظت رہتی ہے اور نجات بھی ملتی ہے، ایک منہ والا رودراکش بہت قیمتی ہوتا ہے اور بہت کم ملتا ہے، یہ چاند کی شکل کا یا کاجو کی شکل کا بھی ہوتا ہے جو کہ عام طور پر دستیاب ہے اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ اصلی ایک منہ والا رودراکش جو گول ہونا ضروری ہے جو کہ مخصوص مقامات میں پایا جاتا ہے، جو کہ مشکل سے اور بہت کوششوں سے حاصل ہوتا ہے، ایک منہ والا رودراکش گلے میں رکھنے سے گلا کبھی پیسے سے خالی نہیں ہوتا، اس رودراکش کو ایک مخصوص عمل کے ذریعہ مزید معتبر بنایا جاتا ہے، یہ اللہ کی ایک نعمت ہے، اس نعمت سے فائدہ اٹھانے کے لئے ہم سے رابطہ قائم کریں اور کسی وہم میں مبتلا نہ ہوں۔

(نوٹ) واضح رہے کہ دس سال کے بعد رودراکش کی افادیت متاثر ہو جاتی ہے، دس سال کے بعد اگر رودراکش بدل دیں تو دور اندیشی ہوگی۔

ملنے کا پتہ: ہاشمی روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی، دیوبند

اس نمبر پر رابطہ قائم کریں 09897648829

قسط نمبر: ۳

علاج بذریعہ غذا

حکیم احتشام الحق قریشی

حیوانی اعضاء سے علاج

معدہ اور آنتیں

ان کا استعمال آدمی کے ضعیف معدہ اور آنتوں کو قوی کرتا ہے لیکن ایک مشکل یہ ہے کہ ضعیف معدہ اور آنتوں میں ان کا استعمال اس لئے غلط ہے کہ یہ مشکل سے ہضم ہوتے ہیں اس لئے ہماری رائے میں ان کا شوربا مناسب ہے۔

پائے

اس کے سب فوائد وہی ہیں "کلہ" کے ہیں اس کی ہڈیاں جلائی ہوئی خون بہنے کو روکتی ہے اور ایلوے کے ساتھ بواسیر کے مسوں پر اس کا لیپ کرنے سے وہ سوکھ کر گر جاتے ہیں، ہڈی کے ٹوٹ جانے کی صورت میں پائے کھانے سے اس کے جڑنے میں مدد ملتی ہے۔

لبلبہ: پیشاب شکر خارج ہونے کو روکتا ہے۔

کھیری

انسان میں دودھ اور منی پیدا کرنے والے غدود کی مقوی ہے اس کے استعمال سے دودھ اور منی کی پیداوار بڑھ جاتی ہے اور خمار کو زائل کرتی ہے۔

ہڈی کا گودا

یہ ان تمام ہی امراض میں مفید ہے جو خشکی سے پیدا ہوتے ہیں چنانچہ تشنج جوڑوں کی سختی، خراشیں سخت ورم کی سب قسمیں ہاتھ پاؤں کے شگاف، کھجلی اور جذام میں مفید ہے۔

بارہ سنگھے کی ہڈی کا گودا: اس کی مالش ریاح کو تحلیل کرتی ہے۔

اونٹ کی ہڈی کا گودا: اون میں ملا کر بلا ناغہ تین دن تک حمول استقرار حمل کا باعث ہے۔

چربی: اس کے عام فائدے ٹھیک ٹھیک "گودے" کے مطابق ہیں۔

سمندری مچھلی کی چربی: اس کو پگھلا کر شہد ملا لیں اس کا آنکھ میں لگانا آنکھ کی روشنی بڑھاتا ہے اور موتیا بند کی شروعات میں فائدہ کرتا ہے۔

مرغابی کی چربی: داء الثعلب میں فائدہ کرتی ہے۔

اونٹ کی چربی: اس کو بدن میں مل لینے سے سانپ، بچھو وغیرہ پاس نہیں آتے ہیں۔

سفید کبوتر کی چربی: طلاء کے طور پر اس کا استعمال مقوی باہ ہے اور ہر کبوتر کی چربی کا طلا زخم کے نشانات مٹاتا ہے۔

بکری کے گروہ کی چربی: یہ آنتوں کے زخم کی اچھی دوا ہے۔

بارہ سنگھے کی چربی: اس کی مالش ریاح کو تحلیل کرتی ہے۔

بھیڑ کی چربی: پگھلی ہوئی چربی سینہ کے درد، دمہ، کھانسی اور پیشاب کی جلن میں مفید ہے۔

مرغ کی چربی: کم از کم بارہ دن تک کسی مرغ تخم قرطم کھلائے جائیں اس کی چربی کا استعمال ابتدا جذام میں مفید ہے۔

ہرن کی چربی: بالوں پر اس کا استعمال اس کو لمبا کرتا ہے۔

کلنک کی چربی: پگھلی ہوئی سرکہ عنصل کے ساتھ پینا تلی کو گھٹاتا ہے۔

آنکھ: مرغ کی آنکھ کپڑے میں باندھ کر چوتھیا بخار کے مریض کے جسم پر باندھنا مفید ہے۔

حرام مغز: بھیجے کے مطابق۔

کھال: اس کی راکھ کا طلا نواصیر اور آگ سے جلے ہوئے کو مفید ہے۔

بکری کے بچے کے سر کی کھال: تازی سرسام کے مریض کے سر پر باندھنا مفید ہے اور سانپ کی کاٹی ہوئی جگہ پر اس کا باندھنا مفید ہے۔

گینڈے کی کھال: اس کو تل کے تیل میں ڈال کر دھوپ میں رکھ چھوڑیں جب تیل سوکھ جائے تو اور ڈالیں یہ تیل زخم میں مفید ہے۔

دریائی گھوڑے کی کھال: تین روز تک بلاناغہ مٹر کے آٹے کے ساتھ سرطان پر اس کا لیپ بہت مفید ہے۔

ساھی کی کھال: اس کی راکھ زائد گوشت کو دور کرنے اور زخموں کو بھرنے کے لئے مفید ہے اور داء الثعلب کو دور کرتی ہے۔

ناگ کی کھال: اس کی کھال دفع الحیہ کو مفید ہے اور سانپ کے زہر کو دور کرتی ہے۔

جوتے کا تلا: اس کی راکھ خراش کو جو موزے اور جوتے سے پیدا ہوتی ہے اور بغیر ورم کے ہو مفید ہے اور آگ سے جلے ہوئے کو فائدہ کرتی ہے۔

مچھلی کی کھال: کم گرم بخار کے مریض کے جسم پر اس کی بندش مفید ہے۔

گیدڑ کی کھال: اس کا باندھنا دیوانے کتے کے کاٹے میں مفید ہے اور کمر پر باندھنا بواسیر کو مفید ہے۔

بھیڑ کی کھال: بکری کی کھال کے مطابق۔

نباتاتی اعضاء

غذائی نباتات کے بیج ان کا دماغ بھی اور ان کا تولیدی عضو بھی درخت کا پھل ان کا "سر" ہے اور ان کے اندر جو مغز ہوتا ہے وہ ٹھیک ٹھیک انسان کے بھیجے کی طرح پھل کے اندر ایک سخت خول میں بند ہوتا ہے، یہ ان کی انسانی بھیجے سے مشابہت ہے اور پھر اسی مغز سے دوسرا درخت پیدا بھی ہوتا ہے ان کی انسان کے اعضاء تناسل مشابہت ہے ان دونوں مشابہتوں کی وجہ سے غذائی نباتات کے بیجوں میں دماغی قوت اور تناسلی قوت جمع ہوئی ہیں اور یہ دونوں انسانوں کی انہیں دونوں قوتوں کی تقویت کا باعث ہوتی ہیں، ٹھیک یہی وجہ ہے کہ مغز بادام اور اس طرح کے تمام مغز انسان کے لئے مقوی دماغ بھی ہوتے ہیں اور مقوی باہ بھی ان مغزوں کی فہرست یہ ہے۔

مغز بادام، مغز فندق، مغز اخروٹ، مغز پستہ، مغز حب السمنہ، مغز چلغوزہ، مغز نارجیل، کاجو، مغز تخم تربوز، مغز تخم پیٹھ، مغز کدو، تخم خشخاش، مغز حب الرلم، مغز حب فلفل، مغز تخم کاہو، مغز سنگھاڑہ، مغز بن، مغز اندرجو۔

ان چند مشہور مغزوں کے علاوہ ایسے مغزوں کی ایک بڑی تعداد ہے جو تقویت باہ کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں جیسے تخم گاجر، تخم شلجم اور توری وغیرہ یہ اگر چہ صرف باہ کی تقویت کے لئے استعمال ہوتے ہیں مگر درحقیقت یہ ٹھیک اسی معیار کے مقوی دماغ بھی ہیں۔

غذائی نباتات کا دوسرا حصہ ان کی جڑیں ہیں جیسے گاجر، شلجم، کسیرو، شکرقند، پیاز، لہسن، زمین قند، گانٹھ گوبھی، اروی، ٹنڈا، چقندر، آلو۔

جڑوں میں تولید کی قوت ہوتی ہے اس لئے غذائی نباتات کی جڑیں انسان کی اس قوت میں اضافہ کرتی ہے۔

تیسرا حصہ غذائی پھل ہیں جیسے آملہ، انگور، خوبانی، آڑو، ناشپاتی، امرود، جامن، آم، آلوچہ، آلو بخارا، انار، خربوزہ، تربوز، ککڑی، کھیرا، انجیر، منقی، کشمش، بہی، سنگترہ، موسمی، نیبو، اناناس، اسٹابری، پپیتا، بیر، کیلا، بیل، رس بھری، فالسہ، کمرکھ، کیتھا۔

پھلوں میں عام طور پر انسان کے دل کی تقویت اور تفریح کی قوت پائی جاتی ہے اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ پھلوں میں بھی انسانی دل سے کوئی مناسبت حیوانی، دل اور انسانی دل کے درمیان مناسبت کی طرح ضرور ہوتی ہے لیکن یہ مناسبت مجہول ہے۔

غذائی نباتات کا ایک اہم حصہ پھول بھی ہیں مگر یہ بطور غذا غیر مستعمل ہیں اس لئے یہ اس بحث سے دائرہ سے باہر ہیں یا نہ بھی، یہ بہ حیثیت مجموعی دل کے مقوی اور مفرح ہیں پھل، پھول ہی سے پیدا ہوتے ہیں اس لئے مجھے خیال ہوتا ہے کہ پھل میں تقویت دل اور تفریح کی قوت اس کے پھول ہی سے منتقل ہوتی ہوں گی۔ (باقی آئندہ)

اسماءِ روساءِ اربعہ...... چار خاص ناموں کا عمل

ماہر علوم مخفی صوفی غلام سرور شباب صاحب مدظلہ

اسماءِ روساءِ اربعہ

ان اسماء کے خاص اعمال ہم یہاں درج کررہے ہیں۔ اسمائے روسا چار ہیں جو کہ درج ذیل ہیں۔

''یَامَارِزُ. یَا کَمْطَمْ. یَا قَسُوْر. یَا طِیْکَلْ''

ان اسماء سے زیادہ تر عقود کا کام لیا جاتا ہے۔ اور عقود کا جتنا کام تعمیری ہوتا ہے۔ اتنا ہی تخریبی بھی ہوتا ہے۔ بہر حال دونوں قسم کے چند اعمال ہم درج کررہے ہیں۔

جو شخص عورتوں سے باندھا گیا ہو

اس خاتم فقج مخمت کی شکل کو اس شخص کے دونوں ہاتھوں کی تلیوں پر لکھیں۔ اور مندرجہ ذیل بخور (جاوی، لوبان، کزبرہ، مصطگی رومی) روشن کریں۔ اور تلوں کو بخور کے دھوئیں کے اوپر کریں۔ اور اس وقت یہ عزیمت تلاوت کریں۔ ''قَالَ مَنْ یُحْیِ الْعِظَامَ وَھِیَ رَمِیْمٌ'' آخر تک پڑھ کر پھر اسماء روساء تلاوت کریں۔

جس شخص کے عضو کو کسی جن نے بیکار کردیا ہو۔ اس پر سات مرتبہ سورۃ الجن پڑھ کر دم کریں۔ اور سورۃ والسماء والطارق ...... ولتراءب تک تانبے کے برتن پر لکھ کر قدرے پانی سے دھو کر روغن ارنڈ اس میں ملا کر تھوڑا تخم مولی اس میں اضافہ کرے اور عضو بیمار پر ملے اور اسمائے روسا پڑھتا جائے۔ تندرست ہوجائے گا۔

کسی ظالم کے ہاں پتھر برسانا

استخوان سگ اور نئی ٹھیکری پر الگ الگ لکھیں۔ زحل کی ساعت میں جب قمر انحطاط میں ہو۔ اور اندھیرے برجوں میں ہو۔ بخور اس عمل کا حنظل تخم خرنوب، موئے سگ، مغز خر ہے سات مرتبہ عزیمت تلاوت کریں۔ اور ان پر دم کردیں۔ ٹھیکری کو پیس کر غروب آفتاب کے وقت مکان مقصود میں چھڑک دیں۔ اور استخوان سگ کو دروازے میں دفن کردیں۔ دن رات پتھر برسا کریں گے۔ جب تک استخوان کو نہ نکالا جائے۔ اور ایک برتن میں خاتم کو لکھ کر پانی سے دھو کر مکان میں نہ چھڑکا جائے۔ پتھر برسنا موقوف نہ ہوں گے۔ لکھنے والی عزیمت یہ ہے۔

''یَاخُدَّام ھٰذِہِ الْاَسْمَاءِ تَوَکَّلُوْ ابِرَجْمِ دَار فلاں بن فلاں لَیْلًا وَنَھَارًا بِحَقِ الرُّسِ الْاَرْبَعَۃِ یَامَارِزُ. یَا کَمْطَمْ. یَا قَسُوْر. یَا طِیْکَلْ''

کسی ظالم بے ایمان کا رزق باندھنا

اسمائے روساء کو کسر وسط کے ساتھ ایک نئی ٹھیکری پر زعفران سے لہسن و پیاز کے عرق میں حل لکھیں۔ پیاز کے چھلکے اور مچھلی کے سرکی ہڈی اور گدھے کی لید اور چوہے کی مینگنی کا بخور روشن کرکے ستائیس مرتبہ مندرجہ ذیل دعا پڑھ کر دم کریں اور پھر ٹھیکری کو پیس کر بول خر میں ملا کر خشک کرکے پیس کر دکان میں یا کاروبار کی جگہ پر چھڑک دیں جسے باندھنا مقصود ہو۔ تباہ و برباد اور ویران ہوجائے گی۔ اور ایسی نحوست مسلط ہوجائے گی کہ اس جگہ کوئی بھی کاروبار کامیاب نہ ہوگا۔ دعا یہ ہے۔

وَقِفُوْھُمْ اِنَّھُمْ مَسْئُوْلُوْن ○ مَا لَکُمْ لَا تَنَاصَرُوْنَ○ بَلْ ھُمُ الْیَوْمَ مُسْتَسْلِمُوْنَ○ وَقِفُوْھٰذَالْمَحَلَّ یَاخُدَّامَ ھٰذَالْاَسْمَاءِ بِحَقِ الرُّئُوسِ الْاَرْبَعَۃِ یَا مَارِزُ یَاکَمْطَمْ یَا قَسُوْر. یَاطِیْکَلْ.

اخراج سرکش جنات اور ظالم دشمن کے لئے

جس مکان میں جنات یا دشمن رہتا ہو، وہاں سے نکالنا منظور ہو

تو سرخ رائی پر اکسٹھ مرتبہ یہ دعا پڑھ کر دم کرے۔ اور بخور روشن کرے۔ پھر چار تختیاں سرب کی لے کر ہر ایک پر اسمائے روسا اربعہ لکھیں۔ اور پھر رائی اور تختیوں کو سامنے رکھ کر عزیمت کو بہتر مرتبہ دم کریں۔ بخور اس عمل کا یہ ہے۔ تخم خروب، تخم ارنڈ اور اژدھے کی پیٹھ۔ بعد ازاں اس رائی کو مکان کی چھت پر پھینک دیں اور چاروں تختیوں کو مکان کے چاروں کونوں میں دفن کر دیں۔ جب تک تختیا مکان میں دفن رہیں گی۔ مکان میں جن اور دشمن نہ رہیں گے۔ اور مکان و گھر کبھی آباد نہ ہو سکے گا۔

بدکردار عورت کو مردوں سے باندھنا

جب یہ چاہیں کہ کسی بدکردا عورت کا نکاح نہ ہو۔ یا کوئی مرد اس عورت سے صحبت کرنے پر قادر نہ ہو۔ یا کسی بدعورت کو روکنا مقصود ہو تو اس عورت کے پاؤں کی مٹی لے کر اس پر عورت کا نام مع والدہ لکھیں۔ اور اسمائے روسا بھی لکھیں۔ ان اسماء کے خدام کو حکم دیں کہ اس عورت کو نکاح اور مجامعت سے باز رکھیں۔ ظاہراً اور باطناً۔ اس عمل سے کو مرد اس عورت سے نکاح نہ کر سکے گا۔ اور صحبت کرنے پر قادر نہ ہوگا۔ پڑھنے والی عزیمت یہ ہے۔

اِعْقِدْ يَا مَارِدُ يَا كَمْطَمْ وَيَا قَسْوَرَ وَيَا طِيْكَلَ وَرَ كِلُوْ اخبِطِيَانَ الْحَلِيْمَ وَمُدْخِرِ جَ الطَّوِيْلَ عَلٰى فَرجِ فلاں بنت فلانته عَنْ جَمِيْعِ الذُّكُوْرِ بِحَقِّ الرُّئُوسِ الْاَرْبَعَةِ عَلَيْكُمْ.

پھر مندرجہ ذیل بخور روشن کریں۔ گوگل، ایلوا۔ اور ایک کاغذ پر خاتم کبیر لکھیں۔ اور بہتر مرتبہ عزیمت تلاوت کریں پھر مٹی کو کاغذ میں بند کر کے بکری کے سینگ میں رکھ کر کسی غیر مسلم کی قبر میں دفن کر دیں۔ جس وقت اس عمل کو نکالیں گے۔ عورت کھل جائے گی۔ ورنہ ہمیشہ بندر ہے گی۔ یہ عمل عین اسی طرح کوئی عورت مرد کے لئے بھی کر سکتی ہے۔

ظالم حاکم کو معزول کرنا

مندرجہ ذیل عزیمت کو پچیس مرتبہ تلاوت کریں۔ بخور بندر کے بال، تخم بیروج، شراب کی جھاگ، تخم حنظل کا روشن کریں۔ اسمائے روسا کر خچر کے کھر پر معکوس لکھے۔ اور حمام کے دور کش میں لٹکا دیں۔ حاکم اپنے عہدہ سے معزول ہوگا۔ عزیمت پڑھنے والی یہ ہے۔

يَاخُدَّامِ هٰذِهِ الْاَسْمَاءِ اَعْكِسُوْا هٰذِهِ الظَّالِمَ فلاں بن فلاں مِنْ مَرْتَبَةِ عِزَّتِهِ هُوَ فِيْهِ بِحَقِّ الرُّئُوسِ الْاَرْبَعَةِ عَلَيْكُمْ وَبِحَقِّ الْاَسْمَاءِ الْجَلِيْلَةِ وَطَاعَتِهَا لَدَيْكُمْ يَا مَهَائِيْلُ يَا طَطْهُوْسُ وَيَا طَطْهَيُوْشُ يَا شَخْصُوْصُ يَا طَرْهَائِيْلُ وَيَا شَفَائِيْلُ اَجِيْبُوْنِيْ وَاَطِيْعُوْنِيْ بِحَقِّ وَالْقُرْآنِ اَعْجَبَ وَبِحَقِّ حٰمٓعٓسٓقٓ وَبِحَقِّ آلٓمٓصٓ وَبِحَقِّ آلٓمٓ تَنْزِيْلُ الْكِتَابِ وَبِحَقِّ نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُوْنَ وَبِحَقِّ طٰسٓمٓ وَطٰسٓ اَجِيْبُوْنِيْ وَاَطِيْعُوْنِيْ اَلْوَحَا اَلْوَحَا اَلْوَاحَا اَلْعَجَلُ اَلْعَجَلُ اَلْعَجَلُ اَلسَّاعَةُ اَلسَّاعَةُ اَلسَّاعَةُ.

کسی ظالم و جابر کو سخت سزا دینا

اس کی ترکیب یہ ہے کہ خاتم کبیر کو خراب انڈے یا حنظل پر لکھیں۔ اور مندرجہ ذیل بخور کی دھونی دیں۔ اونٹ کی ہڈی، استخوان سگ، خنزیر کی ہڈی، چیونٹی کے انڈے۔ پھر اکیس مرتبہ یہ پڑھیں۔

"يَا خُدَّامِ هٰذِهِ الْاَسْمَاءِ تَوَكَّلُوْا اِبْضِرَاطِ فلاں بن فلاں"

اور اسمائے روساء اربعہ کو ترش انار کی لکڑی پر جدا جدا حروف کر کے لکھیں۔ اور بخور روشن کریں۔ اور عزیمت سات مرتبہ تلاوت کریں۔ پھر انڈے یا حنظل پیس کر عرق لہسن یا پیاز کے ساتھ آمیز کر کے مثل گیند کے بنا کر اس لکڑی میں لگائیں۔ اور اسے کسی ویران جگہ گاڑ دیں۔

ظالم و جابر دشمن کو شہر بدر کرنا

خاتم کو اس کے قدم کے نشان پر مع اس آیت کے لکھیں۔ لَنُخْرِجَنَّكُمْ مِنْ اَرْضِنَا الخ اور پھر اسماء روسا اربعہ کو لکھیں۔ اور یہ بخور روشن کریں۔ اور یہ بخور روشن کریں۔ ہینگ، ایلوا، گندھک اور اکتالیس مرتبہ یہ عزیمت تلاوت کریں۔

"يَاخُدَّامُ هٰذِهِ الْاَسْمَاءِ تَوَكَّلُوْا بِاَخْرَاجِ فلاں بن فلاں مِنْ بَلَدِهٖ وَوَطَنِهٖ"

پھر اس مٹی کو اٹھا کر کسی پرانی قبر میں دفن کر دیں۔ یہ عمل اس وقت کرنا چاہئے جب کہ قمر برج بادی میں ہو۔

کسی جانور یا پرندے کو مکان میں بلانے کا عمل

خاتم کو چار ٹھیکریوں پر مع اسمائے روسا اربعہ لکھیں۔ پھر اکتالیس مرتبہ یہ عزیمت تلاوت کریں۔

"یَاخُدَّامُ هٰذِهِ الْاَسْمَاءِ اَجْلِبُوا الطَّيْرَ اِلٰى هٰذَا الْمَكَانِ بِحَقِّ الرُّؤُسِ الْاَرْبَعَةِ"

پھر ان چاروں ٹھیکریوں کو اس مکان کے چاروں کونوں میں رکھ دیں۔
اس عمل کو اس وقت کریں جب قمر بادی بروج میں سے کسی ایک برج میں ہو۔

باغ اور فصلوں کو حشرات الارض اور پرندوں سے محفوظ رکھنا

چار ٹھیکروں پر خاتم مع اسماء روسا اور مندرجہ ذیل عبارت تحریر کریں۔ پھر ہر ٹھیکری پر اسی عبارت کو سات سات مرتبہ پڑھ کر دم کریں اور دفن کرتے وقت ہر ایک پر اسماء روسا اربعہ، آیت الکرسی اور سورہ کوثر اور عزیمت ایک ایک مرتبہ پڑھ کر دم کریں۔ بقدرت الٰہی کوئی جانور، پرندہ اور حشرات الارض باغ یا فصل کے پاس نہ جائے گا اور نہ کیڑے اس کو لگے گا۔

"اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَهُمْ اُلُوْفٌ حَذَرَ الْمَوْتِ فَقَالَ لَهُمُ اللّٰهُ مُوْتُوْا . اَفَمَا تُوْا كَذٰلِكَ يَمُوْتُ كَذَا وَكَذَا وَيَمْتَنِعُ مِنْ هٰذَ الْمَكَانِ اطول هشلش تضبيض فهيط كنوش مهنوش نوش كيها نبوش ادربانوش لينياش عييوش عينانوش كندريوش ان . اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ خَامِدُوْنَ ○ يَا حَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ مَا يَأْتِيْهِمْ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ فَاَصْبَحُوْا لَا يُرٰى اِلَّا مَسٰكِنُهُمْ .

انسان کو اپنے پاس حاضر کرنے کے لئے

جب آپ چاہیں کہ کوئی شخص تمہارے پاس بہت جلد حاضر ہو تو شہتوت کی لکڑی ایک لوح بنائیں اور اس پر زعفران وگلاب کی روشنائی سے اسمائے روسا اربعہ اور خاتم اور مطلوب اور اس کی ماں کا نام لکھیں اور پھر یہ آیت بھی لکھیں۔

"سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُوْنَ"

اکتالیس مرتبہ دعا تلاوت کریں اور اس لوح کو ایسی جگہ جہاں خوب ہوا چلتی ہو۔ سرخ اون کے دھاگے سے باندھ کر لٹکا دیں وہ شخص وقت مسافت کے مطابق آپ کے پاس پہنچ آئے گا۔

گھر میں سانپ بچھو نہ آئیں

اژدھا کی کھال پر خاتم معہ اسماء روساء اربعہ اور یہ آیت زعفران وگلاب کی روشنائی سے لکھیں۔ اور چودہ مرتبہ دعا پڑھ کر دم کریں اور پھر اسے گھر میں دفن کر دیں۔ کبھی بھی سانپ بچھو نہ آئیں گے۔ آیت یہ ہے۔

لَنُخْرِجَنَّكُمْ مِنْ اَرْضِنَا اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِيْ مِلَّتِنَا فَاَوْحٰى اِلَيْهِمْ رَبُّهُمْ لَنُهْلِكَنَّ الظّٰلِمِيْنَ ○

اسمائے روسا اربعہ کی زکوٰۃ کا طریقہ یہ ہے کہ چالیس یوم میں ان اسماء کو سوا لاکھ مرتبہ عملیات کے قوائد وضوابط کے مطابق تلاوت کریں۔ تاکہ ان سے متعلقہ اعمال سے کلی طور پر فائدہ حاصل کر سکیں۔

خوجہ حسن بصری کی تین نصیحتیں

ایک دفعہ مشہور تابعی حضرت سعید بن جبیرؒ نے خوانہ حسن بصریؒ سے عرض کی کہ مجھے کوئی نصیحت فرمایئے آپ نے فرمایا تین چیزوں سے ہمیشہ بچتے رہو۔ اول یہ کہ بادشاہوں سے میل جول نہ رکھنا کیونکہ اس کا انجام بالعموم اچھا نہیں ہوتا۔ بادشاہ خواہ کتنا ہی شفیق اور مہربان کیوں نہ ہو اس کی آنکھ بدلتے کچھ دیر نہیں لگتی دوسری یہ کہ کسی نامحرم عورت کے ساتھ خلوت میں نہ بیٹھنا۔ خواہ وہ رابعہ دوراں کیوں نہ ہو۔ اور خواہ تو اسے قرآن پاک کی تعلیم ہی کیوں نہ دیتا ہو۔ تیسری یہ کہ مزامیر (آلات موسیقی) سے پرہیز کرنا کیونکہ مزامیر سے دل قابو میں نہیں رہتا اور انسان لغزش کھا جاتا ہے۔

گناہ گار کے آنسو

خواجہ حسن بصریؒ ایک دن مسجد کی چھت پر بیٹھے ہوئے تھے اور فرط ذوق اور خوف خدا سے آپ کی آنکھوں سے ٹپ ٹپ آنسو گر رہے تھے۔ اتفاقاً آپ نے چھت سے نیچے گلی کی طرف جھانکا تو آپ کے آنسو ایک راہ گیر پر جا گرے اس نے اوپر دیکھ کر کہا۔ بھئی پانی کے یہ قطرے پاک تھے یا ناپاک۔ آپ نے فرمایا میرے بھائی اپنے کپڑے دھولو۔ یہ قطرات پاک ہیں یہ مجھ گناہ گار کے آنسو ہیں۔ تم کو جو تکلیف پہنچی ہے اس کے لئے خدارا مجھے معاف کر دو۔

غلام رسول میمن عائیلی

مقطعات کی سورۃ بستم صٓ کے خواص

یوم بیستم صٓ ۳۸

۳۹۴۸	۲۱۹۹۶۶	۸۶	۳۰۶۹	۷۳۵
۸۹	۳۰۶۷	۷۳۳	۳۹۵۱	۲۱۹۹۶۴
۷۳۶	۳۹۴۹	۲۱۹۹۶۷	۸۷	۳۰۶۵
۲۱۹۹۶۵	۸۵	۳۰۶۸	۷۳۴	۳۹۵۲
۳۰۶۶	۷۳۷	۳۹۵۰	۲۱۹۹۶۳	۸۸

وفق = ۲۲۷۸۰۴

تسخیر خلائق لئے اگر تسخیر مقصود ہو تو اس دفق کو لکھ کر اس کے ہر چہار طرف یہ آیات لکھ کر اپنے پاس رکھے اور ان آیات کا ورد کرتا رہے تو تسخیر خلق بہت ہو۔

اِنَّا سَخَّرْنَا الْجِبَالَ مَعَهٗ يُسَبِّحْنَ بِالْعَشِيِّ وَالْاِشْرَاقِ ○ وَالطَّيْرَ مَحْشُوْرَةً كُلٌّ لَّهٗ اَوَّابٌ ○

جن، شیطان، انس اور نامراد مرض سے نجات

اگر جن وانس وشیطان اذیت دیتے ہوں تو یا کوئی ایسا نامراد مرض ہو جو چھوڑتا ہی نہیں ہو تو اس فق کو لکھ کر اس کے ہر چہار طرف یہ آیات لکھ کر اپنے پاس رکھے۔ اور ایک دفق کو لکھ کر اسے پاک پانی سے دھو کے پئے۔ اور انہی آیات کا ورد کرے تو اللہ تعالیٰ تمام تکالیف کو دور فرمائے گا۔

وَاذْكُرْ عَبْدَنَا اَيُّوْبَ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗۤ اَنِّيْ مَسَّنِيَ الشَّيْطٰنُ بِنُصْبٍ وَّعَذَابٍ ○ اُرْكُضْ بِرِجْلِكَ هٰذَا مُغْتَسَلٌۢ بَارِدٌ وَّشَرَابٌ ○

رزق وکاروبار میں برکت

اگر طعام، مال حلال اور ورزق وکاروبار میں برکت مطلوب ہو تو اس وفق کو اس طرح لکھے کہ اس کے ہر عدد کے نیچے اس آیت مبارکہ کو لکھے اور اپنے پاس رکھے۔ یا جس چیز میں برکت مطلوب ہو، اس میں کمال احتیاط کے ساتھ اور پوری پاکیزگی کے ساتھ رکھے۔ اور اس آیت کا ورد کرتا رہے۔ ان شاء اللہ ایسے عجائب اس کے دیکھے گا کہ حیران رہ جائے گا۔ اِنَّ هٰذَا لَرِزْقُنَا مَا لَهٗ مِنْ نَّفَادٍ.

برائے محبت قلبی زن وشوہر

وَاَلْقَيْتُ عَلَيْكَ مَحَبَّةً مِّنِّيْ وَلِتُصْنَعَ عَلٰى عَيْنِيْ. اِذْ تَمْشِيْۤ اُخْتُكَ فَتَقُوْلُ هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى مَنْ يَّكْفُلُهٗ فَرَجَعْنٰكَ اِلٰۤى اُمِّكَ كَيْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ. يَا مُصَرِّفَ الْقُلُوْبِ صَرِّفْ قَلْبِ مُطْلُوْبِ فلاں بن فلاں الی طالب فلاں بن فلاں حَبِّبْ يَاوَدُوْدُ.

مطلوب فلاں کی جگہ مطلوب کا نام اور بنت فلاں کی جگہ مطلوب کی والدہ کا نام اور طالب کی جگہ پر طالب کا نام اور بن فلاں کی جگہ پر طالب کی والدہ کا نام لکھیں۔ مطلوب کو پلائیں۔ عرق گلاب وزعفران سے تعویذ لکھیں۔ ایک ہفتہ کا ایک تعویذ دیں۔ انشاء اللہ شوہر اور بیوی میں بہت محبت ہوگی۔

مزید تیز اثر کرنے کے لئے جو بھی طالب ہو، اس کو مطلوب کے نام کے اعداد کے برابر یہ آیت

وَاَلْقَيْتُ عَلَيْكَ مَحَبَّةً مِّنِّيْ وَلِتُصْنَعَ عَلٰى عَيْنِيْ.

پڑھنے کو دیں۔ اول وآخر گیارہ گیارہ بار دورد شریف۔ پڑھ کر تصور میں مطلوب کے دماغ اور دل پر دم کریں اور جو مطلوب سے چاہتے ہیں وہ تصور کریں کہ مطلوب کر رہا ہے۔ مثلاً زبان دراز ہے تو تصور میں دیکھیں کہ زبان درازی نہیں کر پا رہا ہے اور اچھا بول رہا ہے۔ اسی پر باقی مقاصد کو بھی قیاس کر لیں۔

نوٹ: روحانی درسگاہ کے تمام طالب علموں کو اس کی اجازت ہے۔

تحریر: محمد عیسیٰ کاظم

امراض کا خاتمہ

میرے پیارے قارئین کرام سب سے پہلے خدا کا شکر کرتا ہوں جس نے مجھ جیسے گناہگار کو علم جفر میں آگاہی دی اور عوام الناس کی خدمت کرنے کا موقعہ دیا۔ سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے۔

اس مہینے میں میں اپنے قارئین کے لئے ایک عمل تحریر کرتا ہوں جو کہ ۱۰۰ فیصد اثر دکھانے والا عمل ہے مجرب کہو یا چلتا ہوا عمل جو آپ کو آزمائش کے بعد پتہ چلے گا کہ پھر آپ خود فیصلہ کریں کہ مجرب تھا یا چلتا ہوا عمل میرے کہنے کی ضرورت نہیں جن بہن بھائیوں کو لا علاج بیماریوں نے جکڑ رکھا ہے وہ ضرور اس عمل کو آزمائیں انشاء اللہ شفا نصیب ہوگی۔ نقش عمل نو چندی بدھ ۸ویں ساعت میں، جمعہ پہلی ساعت میں اور شرف قمر میں بھی تیار کر سکتے ہیں جو وقت موثر ہو تیار کریں۔ اسماء الٰہی: حفیظ مقدم شکور واحد وارث رحمن رحیم۔

اعداد	۲۹۹۰
نام معہ والدہ کے اعداد	۷۴۵
کل اعداد	۳۷۳۵

کل اعداد سے ۳۰ عدد تفریق کریں باقی کو ۴ پر تقسیم کریں جو حاصل قیمت ہوا سے پہلے خانے میں رکھ کر پر کریں اگر ایک اضافہ ہو تو ۱۳ خانے میں ایک کا اضافہ کریں ۲ اضافہ آئے ۹ خانے میں ۳ آئے تو ۵ خانے میں ایک کا اضافہ کریں یاد سے پہلے آیات لکھے بعد میں نقش کو یہ سارا زعفران اور گلاب سے سفید کاغذ پر تیار کریں رجال الغیب کا خاص خیال رکھے۔

چال نقش

۴	۱۵	۱۰	۵
۱۴	۱	۸	۱۱
۷	۱۲	۱۳	۲
۹	۶	۳	۱۶

وَاِنَّا لَهُ لَحٰفِظُوْنَ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَاهُوَ شِفَاءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤمِنِيْنَ اللّٰهُ يَشْفِي عَبْدَهُ بِلُطْفِهِ.

۹۲۶	۹۴۰	۹۳۶	۹۳۳
۹۳۷	۹۳۲	۹۲۷	۹۳۹
۹۳۱	۹۳۴	۹۴۲	۹۲۸
۹۴۱	۹۲۹	۹۳۰	۹۳۵

اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْطَانٍ وَّ هَامَّةٍ وَّعَيْنٍ لَّامَّةٍ اِحْفِنِيْ بِحَقِّ اَلْفِ اَلْفِ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَايَضُرُّ مَعَ اِسْمِهٖ شَيْئٌ فِي الْاَرْضِ وَلَافِي السَّمٰوٰتِ وَهُوَالسَّمِيْعُ عَلِيْم. وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّابِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْم. فلابنت فلا

زیادتی شیر کے لئے

عورت کا دودھ جیسے بچہ پی رہا ہو اگر خشک ہو رہا ہو تو اروی کھانے سے بڑھ جاتا ہے۔

مغلظ منی

مغلظ منی ہے۔ اس کے استعمال مسلسل سے مادہ گاڑھا ہو جاتا ہے اور پیشاب یا پاخانے کی تکلیف بھی اس کے استعمال سے دور ہو جاتی ہیں۔

اگر اس کے پکانے میں مصالحہ استعمال نہ کیا جائے تو یہ جسم میں سدے پیدا کر دیتی ہے۔ اس لئے گرم مصالحہ اس کا لازمی جزو ہے۔

امرض جلد اور قوت باہ

امراض جلد کے لئے اکسیر کا درجہ رکھتی ہے اور بلڈ پریشر کے

مریضوں کے لئے اروی ایک بہترین غذا ہے۔ یہ وزن بھی بڑھاتی ہے۔اروی ایک ایسی سبزی ہے جو مردوں کے لئے بے حد مفید ہے۔ یہ گردوں کی کمزوری دور کرکے قوت باہ میں اضافہ کرتی ہے۔مردانہ کمزوری کا بہترین علاج ہے۔

فربہی بدن کے لئے

اگر اروی کو بطور سالن استعمال کیا جاتا ہے تو کمزور جسم کے افراد فربہ ہوجاتے ہیں۔جلد کی خشکی اور چہرے کی شکنیں دور کرنے میں معاون ہوتی ہے۔

پیشاب اور مثانے کے امراض

پیشاب اور مثانے کی بیماریوں کو دور کرنے کے لئے اروی کا شوربے دار سالن بے حد مفید ہے۔اروی کھانے سے قبل اسے چھیل کر نمک لگا کر رکھدیں۔ جب اس کا پانی نکل جائے تو دھوکر استعمال کریں۔

امراض معدہ کا علاج

بیگن بھوک لگا تا ہے۔معدہ کو طاقت دیتا ہے۔قبض کشا ہے۔ معدہ کی گیس اور تبخیر ہو تو اسے کھانے دست آنے لگتے ہیں جو بے حد فائدہ بخش عمل ہے۔

بلغمی امراض کا علاج

بلغمی مزاج والوں کے لئے بیگن کا سالن بے حد مفید غذا ہے کیونکہ بینگن بلغم کا دشمن ہے۔اسے کھانے سے بلغم کا خاتمہ ہوجاتا ہے۔

تسخیرات وعملیات

روحانی قوت بیدار کریں

ہر عامل کے لئے ضروری ہے کہ ہمزاد، موکل کے اعمال کرنے اور حاضرات کے اعمال کرنے سے پہلے اپنے اندر روحانی قوت بیدار کرنے کی جدو جہد کرے۔عمل یہ ہے۔

یاھادی یا خبیر یا معین یا علام الغیوب

اس عمل و اول وآخر درود شریف کے ساتھ ۱۱ر مرتبہ پڑھا کریں۔تعداد عمل ۵۰۵ مرتبہ، ۴۰ یوم کا عمل ہے۔

باطنی نگاہ کے لئے

عرج ماہ نو چندی جمعرات بعد نماز عشاء علیحدہ پاکیزہ کمرہ اور پاکیزہ سفید روئی لے کر اس پر باریک پسی ہوئی مرچ سیاہ چھڑکیں اور روئی کو ہلکا سا گیلا یا نم کرلیں اپنے دونوں کانوں میں رکھ لیں اور مندرجہ ذیل عمل کو روزانہ تین سو تیرہ مرتبہ اکیس یوم بلا ناغہ آنکھیں بند کر کے پڑھیں اول وآخر درود شریف ۱۱ر مرتبہ پڑھیں۔ چند یوم میں انشاء اللہ باطنی نگاہ کے عجائبات ختم ہوجائیں گے۔

یا اللہ یا خبیر یامتین یا علام الغیوب

تسخیر خلائق با موکل

اس عمل کے بطریق مذکورہ تین چلے کرے عمل بہت آسان اور زود اثر ہے۔

یا مسخر سخرلی کل مخلوقات اجب یا جبرائیل بحق یا باسط۔

اجازت لے کر عمل کریں۔عمل کو ۱۶۰ مرتبہ اول آخر درود شریف ۳ مرتبہ تین چلوں کے بعد ۱۴۱ مرتبہ پڑھتا رہے۔تمام مخلوق مسخر ہوگی ہر وقت ہجوم رہے گا اور روپیہ پیسہ وافر مقدار سے آئے گا۔

☆☆☆ ☆☆☆

حضرت نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے

(۱) صغیرہ گناہ پر مداومت کرنے سے صغیرہ نہیں رہتا (بلکہ کبیرہ ہوجاتا ہے)

(۲) استغفر کے ساتھ (کبیرہ) کبیرہ نہیں رہتا بلکہ وہ معاف ہوکر ختم ہوجاتا ہے۔

سید علی رضا رضوی

روحانی دسترخوان برائے مومنات

حسب سابق اس دفعہ بھی میری کوشش یہی ہے کہ مومنین تک آسان اور آزمودہ عمل پہنچادوں کہ جو ہر ایک کو سمجھ بھی آجائے۔اور عمل کر کے مومنین کی پریشانی بھی ختم ہوسکے۔آج کے دور میں دو مسائل ایسے ہیں جن کو لیکر ہر مومن پریشان ہے۔اور ہر کوئی اس کوشش میں ہے کہ کوئی وسیلہ بن جائے ان پریشانیوں سے نبرد آزما ہونے کا۔ایک ہے بیماری اور ایک ہے رزق۔اکابرین کا فرمان ہے کہ دنیا کے ہر مرض کی شفا اور اس کی دوا قرآن میں ہے۔آج کے اس پرفتن اور پرآشوب دور میں جہاں پریشانیوں نے مومنین کو گھیرا ہوا ہے وہیں ہر بندہ اپنے گھر میں ہونے والی رزق کی بے برکتی کا بھی رونا رو رہا ہے۔رزق کا تعلق استغاثہ سے ہے جتنا اس کریم ذات سے استغاثہ کریں گے اتنا رزق ملے گا اور جب اس کی عطا سے رزق آئے گا تو پھر اس کی برکت ہی برکت ہوگی۔میں رمضان والی عید پر کربلا میں تھا اور سرکار عباس علیہ السلام کے کتب خانے میں ایک کتاب نظر آئی جس کا نام تھا الف حرز و حرز مفید، موثر و مجربات یعنی ۱۰۰۱ مسائل کا حل کچھ آسان عمل عرض کر رہا ہوں۔

☆ گھر میں کوئی پریشانی ہو تو باوضو ہو کر ۷۸۶ مرتبہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھیں اور اس کے بعد ۱۳۲/دفعہ درود پڑھیں اور دعا مانگیں انشاء اللہ پریشانی ختم ہوجائے گی۔ ☆ ہر قسم کی مصیبت، حاجات کی تکمیل اور دشمن کے شر سے بچنے کے لئے سورۃ فاتحہ کا عمل پیش ہے۔یہ مسلسل سات دن کا عمل ہے اور پڑھنے کی ترتیب کچھ یوں ہے۔ہفتہ والے دن سورۃ فاتحہ ۷۰ دفعہ پڑھے، اتوار والے دن ۶۰ دفعہ، سوموار والے دن ۵۰ دفعہ، منگل والے دن ۴۰ دفعہ، بدھ والے دن ۳۰ دفعہ جمعرات والے دن ۲۰ دفعہ، اور جمعہ والے دن ۱۰ دفعہ پڑھے۔☆ جو بندہ ۷ دن روزہ رکھے اور ان سات دونوں میں کسی قسم کا گوشت نہ کھائے اور روزانہ ۱۱۱ دفعہ سورۃ فاتحہ اور گیارہ سو مرتبہ درود شریف پڑھے۔آخری دن یہی عمل کر کے دعا مانگے انشاء اللہ یہ دعا کی قبولیت کا مجرب ترین عمل ہے۔

☆ جو بندہ یہ چاہے کہ اس کو ایک جمعہ سے لے کر اگلے جمعہ تک نہ کوئی بیماری آئے، نہ پریشانی، نہ کاروبار میں گھاٹا، نہ اولاد کی تکلیف، نہ جادو، نہ بندش تو وہ سورۃ فاتحہ، سورۃ اخلاص، سورۃ معوذتین، یہ تمام سورتیں ۷، ۷ دفعہ جمعہ والے دن پڑھی جانے والی ہر نماز کے بعد پڑھے ان شاء اللہ تاثیر پورا ہفتہ قائم رہے گی۔☆ امام جعفر صادق علیہ السلام کا فرمان ہے کہ جو بندہ کسی مرض میں بتلا ہو اور ڈاکٹر جواب دے جائیں تو صبح کو نماز اور اس کے نوافل کے درمیان ۴۱ دفعہ سورۃ فاتحہ پڑھے انشاء اللہ بیماری ختم ہوجائے گی۔ ☆ جو بندہ رزق کے لئے پریشان ہو اور جو کام کرے اس میں نقصان ہو۔تو وہ جمعرات کی رات مغربین کی نماز پڑھ کر ۵ دفعہ سورہ وقعہ پڑھے، اور جمعہ کی رات کو مغربین پڑھ کر ۱۱ دفعہ سورہ واقعہ پڑھے ہفتہ، اتوار، سوموار اور منگل کی رات مغربین پڑھ کر، ۵، ۵ دفعہ سورہ واقعہ پڑھے۔ہفتہ میں تعداد سورۃ واقعہ ۴۱ ہوجائے گی۔اور اختتام پر یہ دعا پڑھنی ہے۔ اللھم ان کان رزقی فی السماء فانزلہ وان کان فی الارض فاخرجہ وان کان بعید افقربہ وان کان قریبا فسیرہ وان کان قلیلا فکثرہ وبارک لنا فیہ برحمتک یاالرحم الراحمین لنا فیہ برحمتک یا ارحم الراحمین.

☆ جملہ پریشانیوں اور سیارگان کی نحوست کے لئے ہفتہ وار سورتوں کا نام اور ان کے پڑھنے کی تعداد لکھ رہا ہوں۔ہر روز کی الگ سورۃ ہے جو کہ چار دفعہ پڑھنی ہے اور پڑھ کر چہار معصومین کو ہدیہ کرنا ہے۔

ہفتہ والے دن سورۃ فتح، اتوار والے دن، سورۃ یٰسین، سوموار والے دن سورۃ واقعہ، منگل والے دن، سورۃ رحمٰن، بدھ والے دن، سورہ جن، جمعرات والے دن سورۃ تبارک الذی، جمعہ والے دن سورۃ سجدہ اس کے بعد دعا مانگیں تو پورا ہفتہ مولا کی امان میں رہیں گے۔☆ جس بندہ کی کوئی شرعی حاجات ہو تو وہ جمعہ یا جمعرات کی رات کو قبلہ رخ ہو کر ۴۰ دفعہ سورۃ الضحیٰ پڑھے اور پھر دعا کرے انشاء اللہ مستجاب ہوگی۔

☆ اگر کوئی بندہ کسی مشکل میں گرفتار ہوجائے، اور کوئی حل نظر نہ آئے تو

بدھ والے دن وضو کر کے ۴۰۰ دفعہ درود پڑھے اور پھر یہ درود سرکار باب الحوائج امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو ہدیہ کرے، انشاء اللہ اسی وقت پریشانی ختم ہو جائیگی۔ اگر دو رکعت نماز ہدیہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام ادا کر دے عمل شروع کرنے سے پہلے تو اجابت بڑھ جائے گی۔ ☆حرز بی بی مسافرہ شام سلام اللہ علیہا: اگر کسی کو بیٹی کی شادی میں مشکل ہو یا بیٹی شادی شدہ ہو اور ازدواجی زندگی کے مسائل ہوں تو لڑکی کی ماں یا لڑکی خود ہفتہ میں ایک دفعہ دو رکعت نماز حاجت ادا کرے اور ۱۰۰ دفعہ درود پڑھ کر بی بی مسافرہ شام دلام اللہ علیہا کو ہدیہ کریئے اور اس کے بعد کسی فقیر یا محتاج کو صدقہ دے، اور امام حسین علیہ السلام کے غم کو یاد کر کے کم از کم کچھ آنسو بہائے تو انشاء اللہ جملہ پریشانیاں ختم ہو جائیں گی۔ بیٹی کی شادی ہو جائے گی، شادی شدہ اپنے گھر میں آرام سکون سے زندگی بسر کرنے لگ جائیں گی۔ ☆امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اگر کوئی بندہ بے گناہ قید میں ہو اور وہ چاہے کہ اللہ اس کو آزادی عطا کرے تو وہ سورۃ اخلاص ایک ہزار مرتبہ پڑھے تو بتفضل خدا اس کی قید ختم ہو جائے گی۔ ☆اپنی بیٹیوں کو جہیز میں کربلا کا کفن دینے کی عادت ڈالو، کیونکہ یہ کفن آپ کی بیٹی کے گھر کی حفاظت کرے گا اور ہر قسم کی آفات و بلیات سے محفوظ رکھے گا۔ کیونکہ یہ مرنے کے بعد قبر میں اور خریدنے کے بعد گھر میں ہر قسم کی پریشانی سے نجات دلاتا ہے۔

☆مولا علی علیہ السلام کا فرمان ہے کہ جو بندہ چاہے گھر میں ہو یا صحرا میں اگر اسے کوئی بھی حاجت ہو تو وہ باوضو قبلہ رخ ہو کر ۱۲ ہزار دفعہ ''یا علی'' پڑھے ان شاء اللہ حاجت پوری ہوگی۔ ☆اگر گھر میں رزق کی بے برکتی ہو تو جو پیسے گھر میں آئیں ان میں سے جناب ام البنین سلام اللہ علیہا کی نیاز کا دسترخوان لگائیں اور اس دسترخوان پر بی بی کی زیارت پڑھ کر دعا کریں تو انشاء اللہ گھر میں رزق کا اضافہ ہو جائے گا اور جو رزق آئے گا وہ برکت والا ہوگا۔ ☆جو بندہ یہ چاہے کہ سارا دن میں اسے کوئی تکلیف، کوئی پریشانی، کوئی دکھ نہ آئے، تو وہ اپنی عادت بنا لے کہ جب صبح اٹھے تو آنکھ کھول کر منہ کربلا کی طرف کر کے دونوں ہاتھ اپنے ماتھے پر رکھے اور کہے کہ السلام علیکم یا اباعبداللہ الحسین علیہ السلام۔ تو وہ سارا دن امام حسین علیہ السلام کی امان میں ہوگا۔

معجزات اسم اعظم

ابتداء ارب جلیل کے نام سے جس کا تخت اقتدار ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا اور کروڑوں درود وسلام محمد ﷺ و آل محمد ﷺ کی بارگاہ میں۔ قارئین ہاشمی روحانی تقویم کی طرف سے میرے مضمون کو جو پذیرائی حاصل ہوتی ہے اس کے لئے آپ سب کی شکر گزار ہوں۔ یہ سب عطائے جناب سیدہ ہے۔

☆ادائیگی واجبات یعنی (نماز) ☆رزق حلال ☆محبت محمد ﷺ و آل فخر کائنات امیر المومنین سے کسی سائل نے پوچھا مولائے کائنات امیر المومنین دے کسی نے پوچھا مولا زندگی کا مفہوم دو الفاظ میں بیان کریں آپ نے فرمایا: خدا کی عبادت اور مخلوق کی خدمت

مشکلات کے حل کے لئے:

مشکلات کے حل کے لئے مجرب المجرب سریع التاثیر اعمال پیش کر رہی ہوں۔ نماز فجر سے ایک گھنٹہ قبل زیر آسمان دو رکعت نماز برائے حاجت پڑھیں پھر زمین پر ننگے پیر قبلہ رخ کھڑے ہوں ۵ تسبیح یا مُسَبِّبَ الْاَسْبَاب اول و آخر درود شریف کے ساتھ پڑھیں۔ یہ عمل چاند رات سے ۱۴ تاریخ تک کریں۔ ۴۰ دن کے اندر حاجت روا ہوگی اعتقاد اور یقین شرط ہے یہ میرا آزمودہ مجرب عمل ہے۔

رزق کثیر کے لئے

رمضان کی ۲۷ ویں شب کو جو کے دانے لیں اور ہر دانے پر ''یَـــا رَزَّاقُ'' ۷۰ مرتبہ پڑھیں پھر یہ دانے لفافے میں ڈال کر اپنے بٹوے میں رکھ لیں ان شاء اللہ بٹوہ پیسوں سے خالی نہ ہوگا، نیاز دستر خوان کرنا نہ بھولیں۔

تسخیر خلائق

تسخیر خلائق یا زوجہ اور شوہر کی محبت کے لئے سورۃ اخلاص مجرب ہے روزانہ اول و آخر درود کے بعد ۳۱۳ مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھیں اور تصور رکھیں یہ عمل پرتاثیر ہے خطا نہیں کھاتا اگر اس کا نقش باعمل عامل سے چاندی کے پتر پر کندہ کروا کے پاس رکھیں تو عمل مجرب المجرب ہوگا۔

از: انتخاب عارف صدیقی، امروہ (یوپی)

روحوں کی دنیا

جب سے ہم شعوری زندگی میں داخل ہوئے ہیں ایک لفظ کو سنتے سنتے تھک جاتے ہیں، مگر اس کی حقیقت کو معلوم نہیں کرسکتے وہ لفظ ہے "روح" قرآن پاک میں ارشاد باری تعالیٰ ہے، "اے محبوب یہ یہودی آپ سے روح کے بارے میں پوچھتے ہیں آپ فرما دیں کہ روح میرے رب کے امر سے ہے اور تمہیں جو علم دیا گیا ہے وہ قلیل ہے۔ روح رب تعالیٰ کا ایک ذاتی راز ہے اور راز ہمیشہ مخفی ہوتا ہے، کفار اور یہود کو اس مخفی راز سے محروم رکھا تھا، فرما دیا گیا تھا، تمہارا علم روح کے بارے میں کوئی ادراک حاصل نہیں کرسکتا ہے بفضلہٖ تعالیٰ اپنے محبوب کی امت کے جلیل القدر علماء واولیا پر رب تعالیٰ نے خاص الخاص عنایات فرمائی اور ان کا مرتبہ اپنے محبوب کی زبان اقدس سے یوں ارشاد فرمایا، اے محبوب فرمادو "العلماء امتی کا نبیا بنی اسرائیل" میری امت کے علماء بنی اسرائیل کے نبیوں کے مرتبہ پر فائز ہیں۔

عالم ارواح کے وہ لوگ (روحیں) جن سے زمانہ حیات دینوی میں محبت تھی مریض کے بستر کے قریب کھڑے رہتے ہیں اور ان کی خدمت کرتے رہتے ہیں اور جوں ہی جسم کثیف سے اس کا تعلق علیحدہ ہوا اسے اپنے ہمراہ عالم ارواح میں لئے جاتے ہیں۔

جب انسان کی موت قریب آتی ہے تو مرنے والے کو کچھ وقت پہلے سے ہی علم ہوجاتا ہے، اس لئے بعض مریض گھر والوں سے تقاضا کرتے ہیں کہ فلاں عزیز یا رشتہ دار جو کسی دوسرے شہر میں رہتے ہیں ان کو اطلاع کردیں کہ وہ مجھے آکر مل جائیں، بستر کے قریب یا ادھر ادھر اس کو عالم ارواح سے آئے ہوئے عزیز ورشتہ دار نظر آتے ہیں، مریض کو پتہ چل جاتا ہے کہ یہ لوگ مجھے لینے آئے ہیں روح ایک مکمل وجود رکھتی ہے شب جمعرات ویوم جمعرات میں زمین پر ارواح زیادہ آتی ہیں بعض ارواح اپنے چاہنے والوں کی مدد کرتی ہیں عاملین فرماتے ہیں بعض ارواح مختلف امور میں انسان کی معاون ثابت ہوتی ہیں، بذریعہ خواب انسان کی رہنمائی کرتی ہیں، بعض علوم سے آگاہ فرماتے ہیں غرض خواب کے اندر بعض اشخاص کو بڑے بڑے علوم اور معارف حاصل ہوتے ہیں، بعض اشخاص کو خواب میں قرآن کریم کی سورہ یاد کرادی جاتی ہیں جو ذہن سے نہیں نکلتی، بعض کو خواب میں جنات۔ ملائکہ، اور بزرگانِ دین سے ملاقات کا شرف مل جاتا ہے، مانوس اور پیار کرنے والی ارواح خواب میں مختلف امور سے آگاہ کرتی ہے، بعض اوقات یہی ارواح عالم بیداری میں آکر بھی رہنمائی کرتی ہے، مثلاً دادا کی روح نے پوتے کو مصیبت سے بچالیا، اپنے علوم سکھادیئے۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ "ارواح المومنین فی برزخ من الارض تذھب حیث شاء ت" "مومنین کی روحیں زمین کے ایک برزخ میں ہیں جہاں چاہتی ہیں جاتی ہیں)

حضرت امام مالک کا ارشاد مبارک ہے۔ "بلغنی ان لروح مرسلة تذھب حیث شاء ت" (مجھ تک یہ بات پہنچی ہے کہ روحیں آزاد ہیں جہاں چاہتی ہیں جاتی ہیں۔)

حاضرات وروحانیات سے مراد ایسی پوشیدہ مخلوق کا وجود ہے جو ہر قسم کی پابندیوں سے آزاد اور زبردست قوتوں کی مالک ہیں یہ مخلوق خدائے قدوس کی طرف سے کائنات میں حضرت انسان کی حفاظت وخدمت پر مامور ہیں اس اعتبار سے انسان پیر کامل کی سرپرستی اور عملیات وریاضت کے ذریعہ اس روحانی مخلوق کو اپنے تابع فرمان بنا سکتا ہے، جس کی امداد سے انتہائی عجیب وغریب وحیرت انگیز کام لئے جاسکتے ہیں، خفیہ باتوں اور پوشیدہ رازوں کا انکشاف کیا جاسکتا ہے۔

حاضرات سے مراد جناتی ارواح کا وجود ہے ایسے جنات جن کی روحیں ان کی طبعی موت کہ بعد آزاد کردی جاتی ہے، وہ ہر پابندیوں سے آزاد اور زبردست قوتوں کی مالک مخلوق ہیں۔

عاملین نے فرمایا ہر ذی روح کے دو جسم ہوتے ہیں ایک کثیف

اور دوسرا لطیف، ایک مادی اور دوسرا روحانی، مادی وہ جسم جس کو ہماری ظاہری آنکھیں دیکھتی ہیں، جب کہ روحانی جسم کو ہماری باطنی آنکھیں ہی دیکھ سکتی ہیں ظاہری آنکھ سے وہ نظر نہیں آسکتا، اگر چہ روحانی جسم کی پیدائش مادی جسم کے ساتھ ہی ہوتی ہے۔

لیکن مادی جسم کے فنا ہوجانے سے اس کا کچھ نہیں بگڑتا وہ زندہ رہتا ہے دوسرے لفظوں میں اسان تشریح اس طرح سمجھیں کہ ہمارا مادی جسم کو ہم ظاہری آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں اصل میں روحانی جسم (روح) کا گھر ہے جب یہ گھر تباہ ہوجاتا ہے یعنی جب انسان فوت ہوجاتا ہے خواہ اس موت طبعی ہو یا غیر طبعی تو روحانی جسم (روح) آزاد ہوجاتا ہے، لوگ جس کو مرنا کہتے ہیں اصل میں شکل تبدیلی ہے مرنے پر اس کے جسم میں کچھ تغیر واقع نہیں ہوتا مرنے والے عزیز واقارب روتے، پیٹتے ہیں اور عالم ارواح میں خوشی کی دھوم مچ جاتی ہے اس لئے تو سرکار اعلیٰ حضرت اقدس قدس سرہٗ فرماتے ہیں۔

عرش پر دھوم مچیں وہ مومن صالح ملا
فرش سے ماتم اٹھا وہ طیب و طاہر گیا

ہر انسان تین چیزوں کا مرکب ہے یعنی جسم، ارواح، اور ہمزاد، انسان کی پیدائش کے ساتھ ہی دو روحانی جسم (روح ہمزاد) کی پیدائش ہوتی ہے جب انسانی جسم فنا ہوتا ہے یعنی فوت ہوجاتا ہے، خواہ اس کی موت طبعی ہو یا غیر طبعی تو ایک روحانی جسم ساتھ ہی دفن ہو جاتا ہے اور روح آزاد ہوجاتی ہے اس کے بعد روح کا اپنے جسم کے ساتھ تعلق قائم نہیں رہتا، روح ایک کامل وجود رکھتی ہے اور ہر قسم کی پابندیوں سے آزاد ہوتی ہے اور آنے والے حالات سے باخبر ہوتی ہے اس کا مسکن عالم ارواح ہے بعض ارواح اپنے عزیز ورشتہ داروں سے خواب میں ملاقات کرتی ہیں بعض عالم بیداری میں کچھ کو صرف آوازیں دیتی ہیں کچھ کو محسوس ہوتا ہے کہ کوئی ذی روح ہمیں بلا رہی ہیں، لیکن ایسے لوگ یہ فیصلہ نہیں کر پاتے کہ ہم نے کیا دیکھا یا کیا سنا عموماً وہم کا شکار رہتے ہیں، جو لوگ غیر طبعی موت کا شکار ہوتے ہیں مثلاً کوئی مرد یا عورت قتل ہوجائے تو ان کی روح اللہ سے فریاد کرتی رہتی ہے اے میرے رب جس طرح اس شخص نے میرے گھر کو تباہ کیا ہے اس طرح اس کا گھر بھی تباہ ہوجائے۔ ان میں سے بعض ارواح انتقامی کاروائیوں پر بھی اتر آتی ہے جس مقام پر قتل ہوتا ہے وہاں پر روح آتی اور وہاں کے لوگوں کو مختلف طریقوں سے ڈراتی ہیں بعض لوگوں کو سوتے وقت چیخ وپکار کی آوازیں آتی ہیں جسے کوئی رو رہا ہے پھر پتھر آنے کی یا برتن ٹوٹنے کی آوازیں کانوں میں آتی ہیں بعض گھروں میں آگ لگ جاتی ہے ایسے لوگوں کی زندگی عذاب بن کر رہ جاتی ہے ایسے لوگوں کی روح بھی پریشان رہتی ہے جن کی نماز جنازہ نہ ہوئی ہو صحیح اسلامی طریقے سے تکفین وتدفین نہ ہوسکی ہو، وہ ناجائز بچے جو زندہ دفن کر دیے جاتے ہیں ان کی ارواح بھی زمین پر رہتی ہے، عام لوگ ایسی ارواح کو "بدروح" کہتے ہیں، یہ موضوع جتنا دلچسپ ہے اتنا ہی نازک بھی، عاملین وکاملین نے روح کی تین قسمیں ارشاد فرمائی ہیں (۱) روحِ سلطانی (۲) روح حیوانی۔ (۳) روح جسمانی۔

روح سلطانی : کا مقام دل ہے اس سے زندگی قائم ہے یہ روح موت کے وقت جسم سے خارج ہوگی۔

روح حیوانی : کا مقام دماغ ہے جس سے ہوش وحواس برقرار ہیں یہ روح سونے کی حالت میں جسم سے خارج ہوجاتی ہے۔

روح جسمانی : یہ گوشت، خون اور ہڈیوں ورگوں میں رہتی ہیں۔

عاملین فرماتے ہیں شہید کی زندگی بھی عام زندگیوں سے ممتاز ہے کہ انسان میں دو روحیں ہیں ایک روح سلطانی جس کا مقام دل ہے اسی سے زندگی قائم ہیں دوسری حیوانی جس سے ہوش وحواس کا مدار قرار ہیں حیوانی روح سونے کی حالت میں نکل جاتی ہے اور سلطانی روح موت کہ وقت نکلتی ہے، معلوم ہو کہ حیوانی روح نکلنے کا نام نیند ہے اور سلطانی روح کے نکلنے کا نام موت ہے لیکن جسم سے اس کا تعلق اتنا مضبوط رہتا ہے جیسے ہی جسم کو ہاتھ لگایا جائے یا کسی انسان کو پکارا جائے تو فوراً ہی آناً فاناً جسم میں آکر داخل ہوجاتی ہے اور سونے والا اٹھ کر بیٹھ جاتا ہے معلوم ہوا موت نہ روح کی فنا کا نام ہے نہ جسم کی۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ ﷺ نے فرمایا مومن کی روح مرنے کے بعد ایک ماہ تک اپنے گھر کے گرد پھرتی ہے اور یہ دیکھا کرتی ہے کہ اس کے وارث میں کون کون غمگین ہے، وارث مال کس طرح تقسیم کرتے ہیں پھر مہینے بعد ایک سال تک قبر کے گرد پھرتی ہے اس

کے بعد عالم ارواح جا ملتی ہے، روایا کے مطابق مقام علین میں انبیاء علیہ الصلاۃ والسلام۔ اصحاب کرام، اولیاء کرام کی ارواح مقدسہ راحت و آرام والی آپس میں ملتی ہیں دنیا میں جو واقعات گزرے اور جو بعد والوں کو پیش آئے ان پر گفتگو کرتی ہیں اپنے مریدین معتقدین کی مدد کرتی ہیں علین وہ مقام ہے جو ساتویں آسمان کے اوپر عرش کے نیچے ہے جہاں مقربین کی ارواح اور ان کے اعمال نامے محفوظ ہیں اور بعض نے کہا کہ علین وہ دفتر ہے جس میں جنتیوں کے نام درج ہیں اور جنتیوں کی ارواح کو وہاں پہنچا دیا جاتا ہے اس کے پاس مقرب فرشتے حاضر ہوتے ہیں ایک مقام سجین ہے جس میں ہر ایک دوزخی کے نام درج ہیں جو ساتویں زمین کے نیچے جہاں پر ظالموں فاجروں، کافروں، مشرکوں کی ارواح محفوظ ہیں مقام سجین میں کفار ومشرکین کی ارواح کو عذاب دیا جارہا ہے، تمام تعریفیں حمد وثنا پاک پروردگار کے لئے جس نے جس کو چاہا غفلت کی نیند سے بیدار کیا اور جس سے ملنا پسند فرمایا اس کو مقام علین کی طرف بلایا اور اس کے گناہوں کے بوجھ کو ختم کیا، جمعرات والے دن زمین پر ارواح زیادہ ہوتی ہیں اس لئے مسلمانوں کی کثیر تعداد جمعرات کے دن اولیا کرام کے مزارات پر زیادہ نظر آتے ہیں، اولیا کاملین کا روحانی فیضان اس دن زیادہ ہوتا ہے۔

''دستور القضاۃ میں ہے۔ مومنین کی روحین جمعہ کی شب اور جمعے کے دن اپنے گھر آتی ہیں جمعہ کی شب و یوم جمعہ کے علاوہ شب قدر، شب برات، شب معراج، شب عید الفطر، شب عید الضحیٰ، یوم عاشورہ وغیرہ میں بھی روحیں گھر میں آتی ہیں۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا ''شہیدوں کی روحین سبز پرندوں کے شکم میں جنت کے باغوں میں سیر کررہی ہیں وہ جنت کے پھل کھاتی ہیں اور نہروں کا پانی پیتی ہیں اور رحمن کے عرش کی چھتوں میں لٹکے قندیلوں میں آکر بسا لیتی ہیں۔

محدث کبیر سراج الہند علامہ عبد الحق محدث دہلوی قدس سرہٗ فرماتے ہیں، ''تمام اہل سنت و جماعت اعتقاد دارند بہ ثبوت ادراکات مثل علم وسماع مرسائر اموات'' تمام اہلسنت و جماعت کا عقیدہ ہے کہ مردے (اپنی قبر میں) دیکھتے سنتے ہیں اور ادراک کرتے ہیں۔ (جذب القلوب)

☆☆☆ ☆☆☆ ☆☆☆

خواجہ حسن بصریؒ کی حق گوئی

اموی خلیفہ یزید بن عبد الملک نے عمر بن ہبیر کو خراسان و عراق کی گورنری پر مامور کیا تو اس نے خواجہ حسن بصری ابن سیرین، اور امام شافعی کو بلا کر ان سے سوال کیا کہ یزید خدا کا خلیفہ ہے۔ خدا نے اس کو اپنے بندوں پر اپنا نائب بنایا ہے اور ان سے اس کی اطاعت اور ہم حکام سے اس کے احکام کی تعمیل کا وعدہ لیا ہے آپ لوگوں کو علم ہے کہ اس نے ہم کو عراق وخراسان کا حاکم بنایا ہے اور ہمارے پاس اپنے احکام بھیجتا ہے۔ میرا فرض ہے کہ میں اس کے احکام کی تعمیل کروں آپ کی اس بارے میں کیا رائے ہے ابن شیرین اور امام شعبی نے ذومعنی جواب دیا۔ جب خواجہ حسن بصریؒ کو باری آئی تو انہوں نے صاف صاف فرمایا۔

ابن ہبیر تو یزید کے معاملے میں اللہ سے خوف کر اور اللہ کے معاملہ میں یزید سے مت ڈرو۔ اللہ تعالیٰ تجھے یزید سے بچا سکتا ہے لیکن یزید تجھ کو اللہ تعالیٰ کی گرفت سے نہیں بچا سکتا۔ وہ زمانہ آنے والا ہے کہ اللہ تعالیٰ تیرے پاس ایک فرشتہ بھیجے گا۔ وہ تجھ کو تیرے تخت سے اتار کر اور تیرے وسیع محل سے نکال کر ایک تنگ قبر میں ڈال دے گا۔ اس وقت تیرے عمل کے سوا کوئی شئے تیرے کام نہ آئے گی۔ اللہ تعالیٰ نے بادشاہ اور حکومت کو اپنے دین اور اپنے بندوں کی امداد کے لئے بنایا ہے۔ تم کو خدا کی دی ہوئی حکومت کے ذریعہ اس کے دین اور بندوں پر سوار نہ ہوجاؤ۔ خدا نہیں چاہتا کہ اس کے بندے اس کے مخلوق کے سامنے اظہار عبودیت کریں۔

☆ وہ شخص عقل مند نہیں جو دنیاوی لذتوں سے خوش اور مصیبتوں سے مضطرب ہوجائے۔

☆ خدا سے ایسی چیزیں مت چاہو جس کا نفع دیرپہ نہ ہو، بلکہ باقیات الصالحات کے خواہاں رہو۔

☆ جوانی میں خدا تعالیٰ کے وجود کا انکار کرنے والوں میں سے آج تک میں نے ایک بھی ایسا آدمی نہیں دیکھا جو بڑھاپے میں اپنی بات پر قائم رہا ہو۔

https://www.facebook.com/groups/freeamliyatbooks محمد اجمل انصاری

قسط نمبر:۱۴

عکسِ سلیمانی

حسن الهاشمی

تسخیر ومحبت کے لئے

اس عمل کو ۴۱ بار پڑھ کر کسی عطر اور خوشبو پر دم کر کے اپنے کپڑوں پر لگائے اور مطلوب کے پاس جائے، کسی میٹھی چیز پر دم کر کے مطلوب کو کھلا بھی سکتے ہیں، اس عمل سے زبردست کامیابی حاصل ہوگی اور مطلوب فریفتہ ہوگا۔

اس عمل کی زکوٰۃ یہ ہے کہ اس کو ۴۱ مرتبہ روزانہ ۴۰ دن تک پڑھے، اس کے بعد اس عمل کو استعمال میں لائے، عمل یہ ہے:

وَمَا اُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَارُوْتَ وَمَارُوْتَ وَمَا يُعَلِّمٰنِ مِنْ اَحَدٍ حَتّٰى يَقُوْلَآ اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ. يَابُدُّوْحُ يَابُدُّوْحُ يَابُدُّوْحُ يَاوَدُوْدُ يَاوَدُوْدُ يَاوَدُوْدُ يَارَحْمٰنُ يَارَحْمٰنُ يَارَحْمٰنُ يَارَحِيْمُ يَارَحِيْمُ يَارَحِيْمُ يَامُبْدِئُ يَامُبْدِئُ يَامُبْدِئُ يَامُعِيْدُ يَامُعِيْدُ يَامُعِيْدُ يَا ذَالْعَرْشِ الْمَجِيْدُ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ بِحَقِّ لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَؤُوْفٌ رَّحِيْمٌ. فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ. اٰهِيًا اَشْرَاهِيًا اَدُوْنِيْ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ بِحَقِّ اَسْمَاءِ الْكِرَامِ وَ رُكْنِ الْمَقَامِ وَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسلم وَ بِحَقِّ سُلَيْمَانَ ابْنِ دَاوٗدَ عليه السلام وَبِحق جبرائيل و ميكائيل و اسرافيل و عزرائيل وَ لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِى الْاَرْضِ جَمِيْعًا مَّا اَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَيْنَهُمْ.

اعمال سورۂ مزمل

اگر کوئی شخص کسی مصیبت کا شکار ہو تو اس کو چاہئے کہ ۷ روز تک روزانہ ۴۱ مرتبہ سورۂ مزمل کی تلاوت کرے، اول وآخر ۱۱ مرتبہ درود شریف پڑھے، اس دوران کسی بھی طرح کا گوشت نہ کھائے، انشاءاللہ مصیبت سے نجات ملے گی۔ اگر اس عمل کو لگاتار ۲۷ دن کر لے تو غنی ہو جائے اور غربت وافلاس سے نجات مل جائے۔

اگر کوئی شخص ۳ مرتبہ سورۂ مزمل پڑھ کر پانی پر دم کر کے اس پانی سے منہ دھو کر کسی حاکم اور افسر کے پاس جائے تو حاکم مہربان رہے اور ضرورت پوری کرے۔

اگر سورۂ مزمل کا نقش گلاب وزعفران سے لکھ کر اس شخص کے گلے میں ڈال دیں تو ناحق جیل میں ڈال دیا گیا ہو تو بہت جلد اس کی رہائی کا فیصلہ ہو جائے۔ اکابرین نے فرمایا ہے کہ قیدی اس نقش کو گلے میں ڈالنے کے بعد روزانہ ایک ایک بار سورۂ مزمل اول وآخر ایک بار درود شریف پڑھتا رہے تو اس کی رہائی یقینی ہو جائے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۷۱۹۱	۱۷۱۹۴	۱۷۱۹۷	۱۷۱۸۴
۱۷۱۹۶	۱۷۱۸۵	۱۷۱۹۰	۱۷۱۹۵
۱۷۱۸۶	۱۷۱۹۹	۱۷۱۹۲	۱۷۱۸۹
۱۷۱۹۳	۱۷۱۸۸	۱۷۱۸۷	۱۷۱۹۸

اگر میاں بیوی میں سے کوئی اپنے شریک حیات سے بیزار ہو تو ۲۱ مرتبہ سورۂ مزمل پڑھ کر اس پر دم کر دیں تو اس کی بیزاری ختم ہو جائے اور وہ اپنی شریک حیات سے محبت کرنے لگے۔

اگر کوئی شخص کسی ظالم کے ظلم کا شکار ہو تو جمعہ کے دن سورۂ مزمل ۱۹ مرتبہ پڑھ کر سرسوں پر دم کر کے اُس سرسوں کو آگ میں ڈال دے تو انشاء اللہ ظالم کے ظلم سے نجات مل جائے۔

خواص سورۂ مزمل

تمام حاجتیں پوری کرنے کے لئے سورۂ مزمل کو اس طرح پڑھیں۔ بعد نمازِ فجر آٹھ بار، بعد نماز ظہر آٹھ بار، بعد نمازِ عصر آٹھ بار، بعد نماز مغرب آٹھ بار، بعد نماز عشاء نو بار اول و آخر سات مرتبہ درود شریف۔ دورانِ عمل کسی سے بات چیت نہ کریں۔ اس عمل کو اگر سات دن لگاتار کریں گے تو تمام حاجتیں پوری ہوں گی اور تمام مشکلوں سے نجات ملے گی۔

دشمنوں کی ہلاکت زبان بندی کے لئے

سات روز تک فجر کی سنتوں اور فرض کے درمیان گیارہ مرتبہ سورۂ مزمل کو اس طرح پڑھیں کہ جب حسب ذیل آیتوں پر پہنچیں تو حسبِ ذیل کلمات زبان سے ادا کریں۔ جب ہِیَ اَشَدُّ وَطْاً پر پہنچیں تو کہیں الٰہی بحب فلاں ابن فلاں کو دفع کر۔ جب آیت وَاصْبِرْ عَلٰی مَا یَقُوْلُوْنَ پر پہنچیں تو دس بار کہیں الٰہی فلاں ابن فلاں کو باندھ دے اور اس کا دل میری طرف مائل کر دے اور جب آیت وَاللّٰہُ یُقَدِّرُ اللَّیْلَ وَالنَّھَار پہنچیں تو کہیں الٰہی فلاں ابن فلاں کو پراگندہ کر اور اس کے ساتھ دینے والوں کو منتشر کر دے۔ جب آیت اِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْم پر پہنچیں تو کہیں الٰہی فلاں ابن فلاں کو بے دست و پا کر دے، اس کا عزم کو ختم کر دے بحق لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔

اس عمل کو ناجائز امور میں کرنے کی غلطی نہ کریں۔ اس دشمن ہی کے خلاف یہ قدم اٹھائیں جو فاسق و فاجر اور ظالم و ستم گر ہو اور جس کا ظلم و ستم اور جس کے تشدد سے دوسرے لوگ بھی پریشان ہوں۔ اس عمل کے آگے پیچھے درود شریف نہ پڑھیں۔

دفع مشکلات

اگر کوئی شخص مصائب و مشکلات کا شکار ہو تو اس کو یہ عمل کرنا چاہئے، عشاء کی نماز کے بعد اس درود شریف کو ۲۱ بار پڑھیں۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ الْمُزَمِّلِ وَالْخَصَائِص اس کے بعد ایک بار یہ دعا پڑھے یَاحَنَّانُ اَنْتَ الَّذِیْ وَسِعْتَ کُلَّ شَیْءٍ ضَرَّۃً

رَحْمَةً وَ عِلْمًا يَاحَنَّانُ اس دعا کو پڑھنے کے بعد ۴۱ مرتبہ سورۂ مزمل پڑھیں۔ آخر میں یہ پڑھیں: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ اَنْ تُسَخِّرَ لِیْ خُدَّامَ هٰذِهِ السُّوْرَةِ الشَّرِيْفَةِ بِحق لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه محمدٌ رسول اللّٰه. عمل کے ختم پر ہی درود ۲۱ بار پڑھیں، جو شروع میں پڑھا تھا۔ اس کے بعد مصائب اور مشکلات سے نجات ملنے کی دعا کریں۔ انشاء اللہ ۷ دن میں نجات ملے گی، اس عمل کو لگا تار ۷ دن تک جاری رکھیں۔

برائے زندگیٔ اولاد

اگر کسی عورت کی اولاد زندہ نہ رہتی ہو تو نیلے رنگ کے ۴۰ دھاگے لیں اور ان پر ۴۱ گرہ اس طرح لگائیں کہ ہر گرہ پر ایک بار سورۂ مزمل پڑھ کر دم کر دیں۔ عمل کے شروع اور آخر میں گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں، اس کے بعد اس کو گنڈہ بنا کر حاملہ کے گلے میں ڈال دیں، جب بچہ پیدا ہو جائے تو اس گنڈے کو بچے کے گلے میں ڈال دیں، انشاء اللہ بچہ زندہ رہے گا اور عمر طبعی کو پہنچے گا۔

سورۂ مزمل کے عامل بننے کا طریقہ

اگر کوئی شخص سورۂ مزمل کا عامل بننے کا خواہش مند ہو اور یہ چاہتا ہو کہ اس سورۂ شریفہ کے ذریعہ کل مخلوقات پر اپنا تصرف جاری کرے تو اس کو اس سورۃ کی زکوٰۃ نکالنی چاہئے اور دورانِ چلہ کشی جمالی اور جلالی دونوں طرح کے پرہیز کا اہتمام کرنا چاہئے۔ اس سورۃ کا عامل روحانی عملیات کا بادشاہ بن جاتا ہے اور تسخیر خلائق کی زبردست دولت اسے حاصل ہو جاتی ہے۔

عامل بننے کا ایک طریقہ یہ ہے کہ سورۂ مزمل کو سات روز تک روزانہ ۲۱ مرتبہ پڑھیں اور ہر روز پڑھنے کے بعد مندرجہ ذیل ۲۱ نقش لکھے اور روزانہ انہیں آٹے میں گولیاں بنا کر دریا میں ڈال دے، اس عمل کے اول و آخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے، سات دن کے بعد سورۂ مزمل ایک بار اور اول و آخر درود ایک بار پڑھے، سات دن کے بعد جو نقش روزانہ لکھا جائے گا اس کو روز پانی میں ڈالنا ضروری نہیں ہے، دس دن اکھٹے رکھے یا ایک مہینے میں اکھٹے پانی میں ڈالے جا سکتے ہیں۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۶۸۶۷	۱۶۸۷۰	۱۶۸۷۳	۱۶۸۶۰
۱۶۸۷۲	۱۶۸۶۱	۱۶۸۶۶	۱۶۸۷۱
۱۶۸۶۲	۱۶۸۷۵	۱۶۸۶۸	۱۶۸۶۵
۱۶۸۶۹	۱۶۸۶۴	۱۶۸۶۳	۱۶۸۷۴

زکوٰۃ کا دوسرا طریقہ

اس عمل کو چھ ماہ تک لگا تار کرے، اس عمل میں صرف پرہیز جمالی کافی ہے۔ اس عمل میں روزانہ سورۂ مزمل ایک سو پچیس بار اس طرح پڑھی جائے گی۔ چار رکعت نماز نفل بہ نیت زکوٰۃ سورۂ مزمل ادا کرے۔ ہر رکعت میں ایک بار سورۂ فاتحہ اور پچیس بار سورۂ مزمل پڑھے۔ نماز سے فارغ ہوتے ہی سجدے میں جائے، حالتِ سجدہ میں ۲۵ بار سورۂ مزمل پڑھے۔ نماز شروع کرنے سے پہلے ۱۱ بار درود

شریف پڑھے اور جب آخیر میں سجدے سے اٹھے تب ۱۱ بار درود شریف پڑھے، انشاء اللہ زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔ زکوٰۃ کی ادائگی کے بعد عمر بھر روزانہ بیس مرتبہ سورۂ مزمل پڑھنا رہے۔

زکوٰۃ اکبر کا طریقہ

سورۂ مزمل کی زکوٰۃ اکبر ادا کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اس سورۃ کو ایک لاکھ پچیس مرتبہ پڑھا جائے، یہ تعداد خواہ کتنے بھی دنوں میں پوری ہو لیکن ایک سال سے زیادہ کا وقت نہ لگے۔ اس عمل کو اگر مسجد میں کریں تو افضل ہے۔ اکابرین نے فرمایا ہے کہ فجر کے بعد یا عشاء کے بعد اعتکاف کی نیت کریں اور نماز کے بعد عمل شروع کریں، جب ایک لاکھ چوبیس ہزار کی تعداد پوری ہو جائے تو سات غریبوں کو کھانا کھلا دیں، انشاء اللہ زکوٰۃ ادا ہوگی اور زبردست قسم کی روحانیت عامل کے دامن میں سمٹ آئے گی، عامل ایک سورۃ کے ذریعہ وہ تصرفات کرے گا کہ عقل حیران ہوگی اور عامل کی شہرت مقبولیت کی کوئی حد نہیں رہے گی۔ دوران عمل خواہ عمل کتنے ہی دنوں میں پورا ہو پرہیز جمالی کا لحاظ رکھیں اور زکوٰۃ کے بعد روزانہ ایک بار سورۂ مزمل تا عمر پڑھتے رہیں۔

زکوٰۃ اصغر کا طریقہ

سورۂ مزمل کو چالیس ہزار مرتبہ پڑھیں، خواہ کتنے ہی دنوں میں۔ لیکن کوشش کریں کہ روزانہ پڑھنے کی تعداد برابر رہے۔ کم زیادہ نہ ہو، اول و آخر گیارہ مرتبہ روزانہ درود شریف پڑھیں، پرہیز جمالی کو اس میں بھی ملحوظ رکھیں، انشاء اللہ زکوٰۃ اصغر ادا ہوگی۔

تصرفات کے لئے زکوٰۃ کے اس طریقہ پر دھیان دیں

جو شخص یہ چاہے کہ سورۂ مزمل کے ذریعہ تصرفات کرے اور اس کو ہر عمل میں کامیابی حاصل ہو تو اس کو چاہئے کہ نوچندی جمعرات کو اس عمل کی شروعات اس طرح کرے کہ دو رکعت نماز نفل غسل کے بعد بہ نیت قضاء حاجت پڑھے، نماز سے پہلے دس مرتبہ درود شریف، دس مرتبہ استغفار اور دس مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے، نماز کے بعد سورۂ مزمل اس طرح پڑھے:۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ يَاۤاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ پڑھنے کے بعد زَمِّلْنِیْ بِلُطْفِكَ الْخَفِیِّ کہے۔ جب فَاتَّخِذْهُ وَكِيْلًا پر پہنچے تو ۳ مرتبہ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيْلًا کہے۔ جب وَاللّٰهُ يُقَدِّرُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ پر پہنچے تو ۳ مرتبہ کہے يَا مَنْ يُقَدِّرُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ قَدِّرْ لِیْ قَضَاءَ حَاجَتِیْ فَاِنَّكَ قَادِرٌ عَلَيْهَا وَ اَنْتَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ. جب يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ پر پہنچے تو ۳ مرتبہ کہے اَللّٰهُمَّ مِنْ فَضْلِكَ اَسْتَغِيْثُ وَمِنْ فَضْلِكَ اَرْجُوْا فَلَا تُخَيِّبْنِیْ يَاذَاالْفَضْلِ الْعَظِيْمِ. جب سورۃ کے اخیر تک پہنچے تو تین سو تیس مرتبہ یہ دعا پڑھے اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ اَللّٰهُمَّ اَنْ تَقْضِیَ حَاجَتِیْ اَسْئَلُكَ بِحَقِّ هٰذِهِ الْاَسْمَاءِ الشَّرِيْفَةِ الْاَئِمَّةِ وَ اَسْئَلُكَ كَلْهَيْرَجَ نَمِيْشَخَ يَا ثَنَايَا رَيْثُ بِحَقِّ كٓهٰيٰعٓصٓ حٰمٓ عٓسٓقٓ وَبِحَقِّ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ الَّذِیْ سَمَّيْتَهٗ فِیْ كِتَابِكَ الْعَزِيْزِ يَاۤاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ اَسْئَلُكَ اَنْ تُزَمِّلَنِیْ بِرِدَاءِ لُطْفِكَ عَنْ عُيُوْنِ الْبَاغِيْنَ وَالْحَاسِدِيْنَ مِنْ اَعْدَائِیْ وَ اَعْدَائِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ. اس کے بعد گیارہ مرتبہ یہ پڑھے: اَللّٰهُمَّ تُعْطِیْ مِنْهَا مَنْ تَشَاءُ وَ تَمْنَعُ مِنْهَا مِمَّنْ تَشَاءُ

فَارْحَمْنِیْ رَحْمَةً تُغْنِیْ بِهَا عَنِ الرَّحْمَةِ مِنْ سِوَاكَ اِقْضِ دَیْنِیْ وَ اَغْنِنِیْ مِنَ الْبَلَاءِ وَالْعَفْوِ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ یَا مُسَبِّبَ سَبِّبْ وَ یَا مُفَتِّحُ فَتِّحْ وَ یَا مُفَرِّجُ فَرِّجْ وَ یَا مُسَهِّلُ سَهِّلْ وَ یَا مُیَسِّرُ یَسِّرْ وَ یَا مُتَمِّمُ تَمِّمْ یَا ذَالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ مَا دَامَتِ الصَّلٰوةُ وَ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ مَا دَامَتِ الْبَرَكَاتُ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ مَا دَامَتِ الرَّحْمَةُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی رُوْحِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَرْوَاحِ وَ عَلٰی قَلْبِ مُحَمَّدٍ فِی الْقُلُوْبِ وَصَلِّ عَلٰی صُوْرَةِ مُحَمَّدٍ فِی الصُّوَرِ وَصَلِّ عَلٰی قَبْرِ مُحَمَّدٍ فِی الْقُبُوْرِ وَصَلِّ عَلٰی تُرْبَتِهٖ مُحَمَّدٍ فِی التُّرَابِ وَ صَلِّ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَ اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ.

سورۂ مزمل کی زکوۃ کا ایک اور طریقہ

جو شخص سورۂ مزمل کی زکوۃ اس طریقہ سے ادا کرتا ہے کہ اس کو رزق حصول وافر مقدار میں ملتا ہے، عوام وخواص میں اس کی مقبولیت بڑھتی ہے اور امراء اور سلاطین اور حکام وافسران تک اس کی پہنچ ہوتی ہے اور اس کے کام نہایت آسانی کے ساتھ انجام پذیر ہوتے ہیں، دعائیں قبول ہوتی ہیں اور تمام جائز مقاصد میں کامیابی حاصل ہوتی ہے۔

طریقہ یہ ہے کہ ۱۱ مرتبہ درود شریف پڑھنے کے بعد سورۂ مزمل پڑھنی شروع کرے۔ اس طرح: یَا اَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ زَمِّلْنِیْ بِلُطْفِكَ الْخَفِیِّ بِحُرمةِ محمد رسولُ اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم قُمِ اللَّیْلَ اِلَّا قَلِیْلًا جب اس آیت پر پہنچے رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ تاوَكِیْلًا تو اس آیت کو ۳ مرتبہ پڑھیں۔ جب اس آیت پر پہنچیں وَاللّٰهُ یُقَدِّرُ اللَّیْلَ وَالنَّهَار تو اس آیت کو بھی ۳ مرتبہ پڑھیں اور ۳ مرتبہ یہ دعا پڑھیں: یَا مَنْ یُقَدِّرُ اللَّیْلَ وَالنَّهَار قَدِّرْ لِیْ حَاجَتِیْ جب اس آیت پر پہنچیں یَبْتَغُوْنَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ تو اس آیت کو ۳ مرتبہ پڑھیں، اس کے بعد ۳ مرتبہ یہ دعا پڑھیں: اَللّٰهُمَّ مِنْ فَضْلِكَ اَسْتَغِیْثُ فَارْحَمْنِیْ یَاذُوالفضلِ الْعَظِیْم. اور جب ختم کے قریب وَاسْتَغْفِرُو اللّٰهَ پر پہنچیں تو اس لفظ کو ۳ مرتبہ پڑھے اور سورۃ ختم کرنے بعد ۳ مرتبہ یہ دعا پڑھے بِسمِ اللّٰه اَسْتَغْفِرُو اللّٰهَ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَیْهِ. اور ایک بار یہ شعر پڑھے:

یَا اَكْرَمُ الْخَلْقِ مَالِیْ مِنَ الْوَوبِهِم ☆ سِوَاكَ عِنْدَ حُلُو الحَارِثِ العَمِیمِ

ایک مجلس میں عشاء کے بعد سورۂ مزمل اس طرح گیارہ مرتبہ پڑھے اور بہ نیت زکوۃ لگاتار گیارہ راتوں تک اس عمل کو جاری رکھے۔ اس دوران پرہیز جمالی اور جلالی رکھے۔ زکوۃ کی ادائیگی کے بعد روزانہ سورۂ مزمل ۳ مرتبہ پڑھنے کا معمول رکھے۔

سورۂ مزمل کی زکوۃ کا ایک اور طریقہ

ماہ ثابت صفر کے مہینے میں ۳ دن بدھ، جمعرات، جمعہ کو روزے رکھے اور علی الصباح غسل کرکے پاک صاف کپڑے پہن لے اور کپڑوں پر خوشبو لگائے، ہر روز ایک سو بیس مرتبہ سورۂ مزمل پڑھے، اول وآخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے، ۳ دن میں زکوۃ ادا ہو جائے گی، روزانہ افطار سادہ غذا سے کرے۔ گوشت، چاول اور دودھ کا استعمال ان تین دنوں میں نہ کرے، زکوۃ کی ادائیگی کے بعد روزانہ سورۂ مزمل دس مرتبہ پڑھنے کا معمول رکھے ان شاء اللہ زکوۃ کے بعد زبردست اثرات ظاہر ہوں گے۔ ماہ صفر کے علاوہ بھی ثابت مہینوں میں یہ زکوۃ ادا کی جاسکتی ہے۔

مال ومتاع کی حفاظت

جب چاند یا سورج درجہ شرف میں ہوتو یہ نقش اس چیز پر لکھیں جس کی حفاظت مقصود ہو، ایسی چیز چوری نہیں ہوگی۔ محفوظ رہے گی۔ اگر خدانخواستہ چوری ہو بھی گئی تو بہت جلدی دریافت ہوجائے گی۔

۷۸۶

ز	ط	م
و	ح	ا
ب	د	ط

سواری کی پانی میں ڈوبنے سے حفاظت

سابقہ نقش پیر کے روز جب چاند سعد میں ہوتو لکھا جائے اور کشتی کے سامنے والے حصہ پر باندھا جائے تو کشتی ڈوبنے سے محفوظ ہوجاتی ہے اور اس کے لئے دور کا سفر بھی قریب کردیا جاتا ہے۔ لیکن اس کے اردگرد یہ آیات بھی لکھی جائیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖهَا وَمُرْسٰهَا اِنَّ رَبِّیْ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ○ وَمَا قَدَرُوْا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ وَالْاَرْضُ جَمِیْعًا قَبْضَتُهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِیّٰتٌ بِیَمِیْنِهٖ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰی عَمَّا یُشْرِکُوْنَ○

اگر کوئی انسان اس نقش کو پاس رکھے تو ڈوبنے سے محفوظ رہے گا۔

ذاتی اور مالی حفاظت کے لئے

جب اپنی ذات اور مال ومتاع کی حفاظت درکار ہو تو یہ پڑھیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلِّمْ. اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِیْ مِنَ الشَّرِّ وَمِنَ الْمَصَائِبِ وَاحْفَظْ مَتَاعِیْ مِنَ التَّلَفِ وَالْخُسْرَانِ. اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ بِقَلْبٍ مُخْلِصٍ تَقِیٍّ اَنْ تَحْفَظَنِیْ مِنْ کَیْدِ الْاَعْدَاءِ وَتَدْبِیْرِ الْاَشْرَارِ اِنَّکَ سَمِیْعُ الدُّعَاءِ.

پھر سورہ فاتحہ ایک بار۔ سورۃ یٰسین ایک بار۔ آیت الکرسی ۳ بار پڑھنے کے بعد یہ تعویذ اپنے سرہانے رکھیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
والحمد اللہ رب العالمین
بسم اللہ الرحمن الرحیم
والحمد اللہ رب العالمین
وصلی اللہ علی سید انبیاء والمرسلین
اللھم احفظنی محقک وحق نبیک

دعا کا ترجمہ :

”اللہ کے بابرکت نام کے ساتھ اور اس کی حمد کے ساتھ ابتداء کرتا ہوں۔ صلوۃ وسلام ہو اللہ کے رسول حضرت محمد بن عبداللہ ﷺ اور آپ کے آل پر اور آپ کے اصحاب پر۔ اے اللہ میری حفاظت فرمایئے، ہر طرح کے شر اور مصیبت سے اور میرے سامان کی حفاظت فرمایئے، ضائع ہونے اور نقصان پڑنے سے۔ اے اللہ میں آپ سے سوال کرتا ہوں اخلاص اور تقویٰ والے دل کے ساتھ آپ میری حفاظت فرمایئے، دشمن کی ہر تدبیر اور شریر لوگوں کی تمام خفیہ سازشوں سے۔ بے شک آپ سننے اور جاننے والے ہیں“

ادارہ

اس ماہ کی شخصیت

از: ناگپور

نام: فاخرالاسلام سبحانی

نام والدین: نسیم حیات، عبدالودود انصاری

تاریخ پیدائش: ۱۸رفروری ۱۹۹۷ء

قابلیت: بی اے فاضل دینیات

آپ کا نام ۱۷حروف پر مشتمل ہے ان میں ۵حروف نقطے والے ہیں، باقی ۱۲حروف، حروف صوامت سے تعلق رکھتے ہیں، عنصر کے اعتبار سے آپ کے نام میں ۷حروف آتشی، ۵حروف خاکی، ۳حروف بادی اور دوحروف آبی ہیں، بہ اعتبار تعداد آپ کے نام میں آتشی حروف کو اور بہ اعتبار اعداد خاکی حروف کو غلبہ حاصل ہے۔ آپ کے نام کا مفرد عدد ۷، مرکب عدد ۲۵ اور آپ کے نام کے مجموعی اعداد ۱۱۹۹۵ ہیں۔

۷ کا عدد روحانیت سے وابستہ مانا گیا ہے، سات عدد کے حامل کو سیر و تفریح کا بہت شوق ہوتا ہے اور سات والے شخص اکثر سفر کے مواقعات درپیش رہتے ہیں، سمندر کا سفر کرنے کا بھی انہیں چالیس بار بار ملتا ہے، قدرتی مناظر سے بھی انہیں بہت دلچسپی ہوتی ہے، اس کے اندر ایک بہت بڑی خامی ہوتی ہے وہ یہ کہ کبھی کبھی شریفوں کو رذیل اور کمینوں کو معزز گردانے لگتا ہے۔ ۷عدد کے لوگ حد سے زیادہ حساس ہوتے ہیں۔ اس لئے یہ لوگ جلد ہی دوسروں سے بدگمان ہوجاتے ہیں اور رشتے داروں سے تعلقات منقطع کر لیتے ہیں، ان کا مزاج سیمابی ہوتا ہے، دم میں تولہ اور دم میں ماشہ ان کی فطرت ہوتی ہے، صبح کو ان کے خیالات دوستوں کے بارے میں کچھ ہوتے ہیں اور شام کو کچھ اور ہوجاتے ہیں۔

۷عدد کا شخص اپنے مفاد کی خاطر دوسروں کو نقصان پہنچانے سے دریغ نہیں کرتا، اس شخص کو ہر حال میں اپنا مفاد عزیز ہوتا ہے۔ ۷عدد کے لوگوں میں روحانیت ہوتی ہے، اس کو مخفی علوم سے بھی دلچسپی ہوتی ہے، لیکن مجموعی اعتبار سے اس عدد کے لوگ خوش قسمت نہیں ہوتے، البتہ جن خواتین کا عدد ۷ ہوتا ہے ان کی شادیاں بڑے گھرانوں میں ہوتی ہیں یا کی شادی کے بعد شوہر کے حالات میں خوش حالی آجاتی ہے اور ۷عدد کی خواہش اپنی زندگی عیش و عشرت میں گزارتی ہیں۔

۷عدد کے لوگوں میں ایک خامی یہ بھی ہوتی ہے کہ یہ سوچتے بہت ہیں لیکن عمل بہت کم کرتے ہیں، غفلت اور تساہل ان کی ذات کے جزو ہوتے ہیں، ان میں کاہلی کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے، یہ لوگ بہت جذباتی ہوتے ہیں۔ ۷عدد کے لوگ بہت جذباتی ہوتے ہیں اس لئے اچھی بڑی باتوں میں مبالغہ آمیزی سے کام لینا ان کی فطرت ہوتی ہے۔ ۷عدد کے لوگوں میں ہر طرح کے حالات سے سمجھوتہ کر لینے کی صلاحیت ہوتی ہے، یہ بہت کم پر قناعت کر لیتے ہیں لیکن کبھی کبھی ان کی حرص ان کو تباہی اور بربادی کے آخری حدوں تک پہنچا دیتی ہے۔

۷عدد کے لوگ امن پسند اور صلح جو ہوتے ہیں، تنِ تنہا رہ کر بھی حقائق کی جستجو کرنا ان کی عادت ہوتی ہے، ان کو دوسروں سے توقعات کچھ زیادہ ہی رہتی ہیں ان میں وفاداری کا جذبہ بھی بہت ہوتا ہے لیکن یہ لوگ معمولی سی باتوں پر بھی بہت زیادہ متاثر ہوجاتے ہیں اور خواہ مخواہ بھی اپنی روش بدل دیتے ہیں، حالانکہ ہر بار روش بدلنے سے انہیں بھاری نقصان ہوتا ہے۔ ۷عدد کے لوگ علم دوست ہوتے ہی، کتابیں انہیں عزیز ہوتی ہیں، مطالعہ ان کا خاص مشغلہ ہوتا ہے، ان کے خیالات ہمیشہ نیک ہوتے ہیں لیکن یہ اپنی زندگی میں بار بار انقلابات کا سامنا کرنے پر مجبور ہوتے ہیں، ان کو خوشیاں کئی بار ملتی ہیں لیکن وہ طویل المدت نہیں ہوتیں۔ ۷عدد کے لوگوں کی مسرتوں کا دار و مدار ان کے دوستوں پر ہوتا ہے اگر انہیں اچھے دوست مل جاتے ہیں تو انہیں سکون میسر رہتا ہے اور

اگر دوست از راہ بد نصیبی غلط مل جاتے ہیں، ان کی زندگی اس کشتی کی مانند ہو کر رہ جاتی ہے جو کسی طوفان میں ہچکولے کھا رہی ہو۔

۷ عدد کے لوگ لکیر کے فقیر نہیں ہوتے، ان میں سوچ وفکر کا مادہ ہوتا ہے اور اس مادہ کی بنا پر یہ اکثر اپنا راستہ بدل دیتے ہیں۔ ۷ عدد کے لوگوں کی قوت فیصلہ اٹل ہوتی ہے لیکن اپنی غفلت شعاری کی وجہ سے اکثر یہ اپنی محنت کو رائیگاں کر دیتے ہیں اور خود کو اپنے احباب واقارب کا نشانہ بنا لیتے ہیں۔ چونکہ آپ کا مفرد عدد ۷ ہے، اس لئے کم وبیش یہ تمام خصوصیات آپ کے اندر موجود ہوں گی، آپ کے اندر صبر وضبط کا مادہ موجود ہے، آپ کے اندر اپنے نفس کو کچل دینے کی صلاحیت ہے، آپ خاموشی اور تنہائی پسند ہیں، آپ کو محفلوں سے اور ہنگاموں سے وحشت ہوتی ہے، البتہ ان مجلسوں کو پسند کرتے ہیں جو سنجیدگی اور سلیقہ سے بہرہ ور ہوتی ہیں، اگر آپ کو اپنی زندگی میں مخالفتوں کا سامنا بار بار کرنا پڑے گا لیکن آپ اپنی فطرت عافیت کی بنا پر اختلافات سے خود کو بچاتے رہیں گے اور رسہ کشی کی زندگی سے خود کو دور رکھنے کی ہر ممکن کوشش کرتے رہیں گے، آپ کے اندر خوبیوں کی کمی نہیں ہے لیکن اس کے باوجود آپ احساس کمتری اور پست ہمتی کا شکار رہتے ہیں اور پست ہمتی کی وجہ سے بروقت اقدام کرنے سے ہچکچاتے ہیں اور خوشیوں سے محروم ہو جاتے ہیں، دوسروں پر تنقید کرنا بھی آپ کی فطرت ثانیہ ہے اور اس فطرت کی وجہ سے اکثر آپ کے احباب واقارب آپ سے کنارہ کشی اختیار کر لیتے ہیں، آپ کے مزاج میں ایک طرح کی ترش روئی بھی ہے، یہ ترش روئی بھی اکثر آپ کے لئے مسائل کھڑے کرتی ہے اور آپ کو نئی نئی الجھنوں سے وابستہ کر دیتی ہے لیکن یہ بات اپنی جگہ مسلم ہے کہ آپ دل کے برے نہیں ہیں، آپ جلد ہی ٹھنڈے ہو جاتے ہیں اور جلد ہی اپنی غلطیوں اور نادانیوں کو محسوس کر لیتے ہیں اس لئے کچھ لوگ آپ کو چھوڑنا پسند نہیں کرتے۔

آپ کی مبارک تاریخیں: ۷، ۱۶، ۱ا، اور ۲۵ ہیں، ان تاریخوں میں اپنے اہم کام شروع کرنے کی کوشش کریں، انشاء اللہ کامیابی آپ کے قدم چومے گی۔

آپ کا لکی عدد ۳ ہے۔ ۳ عدد کی چیزیں اور شخصیتیں خاص طور پر آپ کو راس آئیں گی، آپ کی دوستی اور محبت ان لوگوں سے خوب جمے گی جن کا عدد ۲ اور ۶ ہو، ۴ اور ۸ آپ کے لئے عام سے اعداد ہیں، ان اعداد کے لوگوں سے نہ آپ کو خاطر خواہ فائدہ ہوگا اور نہ قابل ذکر نقصان۔ ایک اور ۹ آپ کے دشمن عدد ہیں، ان اعداد کی چیزوں سے اور لوگوں سے اگر آپ خود کو بچائیں گے تو بہتر ہوگا۔

آپ کا مرکب عدد ۲۵ ہے، یہ عدد غداری، حادثوں اور ایکسیڈنٹ کا عدد مانا گیا ہے، اس عدد کے لوگ بے اطمینانی، ذہنی پریشانی اور مسلسل کشمکش کا شکار رہتے ہیں۔ جن لوگوں کا عدد ۱۶ ہوتا ہے اگر وہ کسی جھیل سمندر یا نہر کے قریب اپنی رہائش گاہ رکھیں تو ان کے حق میں مفید ہوگا، آپ کو الکوحل سے بنے ہوئے تمام مشروبات سے پرہیز رکھنا چاہئے کیوں کہ یہ مشروبات بطور خاص آپ کی جسمانی اور روحانی صحت کے لئے تباہ کن ثابت ہوں گے۔

آپ کے غیر مبارک تاریخیں: ۲، ۱۲، ۱۷ اور ۲۳ ہیں۔ ان تاریخوں میں اپنے اہم کام کرنے سے گریز کریں ورنہ ناکامی کا اندیشہ رہے گا۔

آپ کا برج دلو اور ستارہ زحل ہے، ہفتہ کا دن آپ کے لئے اہم ہے، اپنے خاص کاموں کے لئے ہفتہ کو اہمیت دیں۔ جمعہ اور بدھ بھی آپ کے لئے ہمیشہ مبارک ثابت ہوں گے۔ اتوار، پیر، منگل کو اپنے اہم کاموں سے پرہیز رکھیں۔ یاقوت آپ کی راشی کا پتھر ہے، اس پتھر کو چار یا ساڑھے چار گرام کی چاندی کی انگوٹھی میں جڑوا کر اپنے دائیں ہاتھ کی شہادت کی انگلی میں پہن لیں، انشاء اللہ آپ اس کے فائدوں کو محسوس کریں گے۔

جنوری، فروری، جولائی اور اگست میں اپنی صحت کا بطور خاص خیال رکھیں، ان مہینوں میں اگر معمولی درجہ کی بھی کوئی بیماری حملہ آور ہو تو اس کا علاج کرنے میں غفلت نہ برتیں، عمر کے کسی حصہ میں آپ کو امراض معدہ، امراض دانت، درد گٹھیا، امراض چشم، دماغی بیماریوں کی شکایت ہو سکتی ہے، آپ کو پھلوں کا جوس ہمیشہ راس آئے گا، روزانہ سلاد میں پیاز اور کھیرے کا استعمال رکھیں، انشاء اللہ آپ کی صحت متاثر ہونے سے محفوظ رہے گی۔

آپ کے نام میں ۱۲ حروف، حروف صوامت سے تعلق رکھتے ہیں، ان کے مجموعی اعداد ۱۴۰۲ ہیں، اگر ان میں اسم ذات الٰہی کے اعداد ۶۶

شامل کر لئے جائیں تو کل اعداد ۴۶۸ ہو جاتے ہیں، ان کا نقش مربع آپ کے لئے بہر اعتبار مفید ثابت ہوگا۔

نقش اس طرح بنے گا۔

۷۸۶

۶۰۸	۶۲۲	۶۱۸	۶۱۵
۶۱۹	۶۱۴	۶۰۹	۶۲۱
۶۱۳	۶۱۶	۶۲۴	۶۱۰
۶۲۳	۶۱۱	۶۱۲	۶۱۷

آپ کے مبارک حروف ث، س، ش اور ص ہیں، ان حروف سے شروع ہونے والے تمام اشیاء آپ کے لئے بطور خاص مفید ثابت ہوں گی اور آپ کے لئے ترقی اور کامیابی کا ذریعہ بنیں گی۔

آپ کے مزاج میں ٹھہراؤ نہیں ہے، کانوں اور پیٹ کے کچے ہیں، لوگوں کی باتوں میں جلد آجاتے ہیں اور اپنے اور کسی اور کے راز کو محفوظ نہیں رکھ پاتے، اس لئے آپ نقصان بھی اٹھاتے ہیں اور آپ کو رسوائیوں کا بھی سامنا کرنا پڑتا ہے، غیر معمولی خساروں سے محفوظ رہنے کے لئے اور لوگوں کی نظروں میں سرخرو ہونے کے لئے آپ کو اپنے اور دوسرے کے رازوں کی حفاظت کرنی چاہئے۔

آپ کی ذاتی خوبیاں یہ ہیں: نفس کشی، سکون پسندی، خاموشی، قوت برداشت، غور وفکر کا مادّہ، پراسراریت، جذبۂ ایثار، حالات سے سمجھوتہ کرنے کی صلاحیت وغیرہ۔

آپ کی ذاتی خامیاں یہ ہیں: بے اعتدالی، ترش روئی، تغیر پسندی، عدم استحکام، احساس کمتری، سستی، ٹال مٹول کا مزاج، مایوسی، پیٹ اور کانوں کا کچا پن استقلال کی کمی وغیرہ۔ ہر انسان میں کچھ خوبیاں ہوتی ہیں اور کچھ خامیاں خوبیوں اور خامیوں سے کوئی انسان خالی نہیں ہوتا، مگر اس دنیا میں اچھا انسان وہ کہلاتا ہے جس میں خوبیوں کی مقدار بہ نسبت خامیوں کے زیادہ ہو۔

ہمیں امید ہے کہ اس کالم کو پڑھنے کے بعد آپ اپنی خوبیوں میں اضافہ کرنے کی کوشش کریں گے اور اُن خامیوں سے نجات حاصل کرنے کی جدوجہد کریں گے جن کی طرف ہم نے اشارہ کیا ہے۔

آپ کی تاریخ پیدائش کا چارٹ یہ ہے۔

۹۹		
۸	ـ	۲
۷	.	۱۱

آپ کی تاریخ پیدائش کے چارٹ میں ایک دو دوبار آیا ہے جو اس بات کی علامت ہے کہ آپ کے اندر گفتگو کرنے کی زبردست صلاحیت موجود ہے، آپ چرب زبانی خوب کر لیتے ہیں، آپ کی باتیں لچھے قسم کی ہوتی ہیں اور آپ بحث ومباحثہ کی پوری مہارت رکھتے ہیں، آپ کی باتیں سن کر لوگ آپ کے گرویدہ ہو جاتے ہیں، آپ کے سامنے بہ اعتبار گفتگو کسی اور کا جمنا آسان نہیں ہے۔

آپ کے چارٹ میں ۲ کی موجودگی اس بات کی علامت ہے کہ آپ کی قوت ادراک بہت بڑھی ہوئی ہے لیکن آپ اس کا خاطر خواہ فائدہ نہیں اٹھا پاتے۔

۳ کی غیر موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ اپنی تخلیقی کاوشوں کو اور اپنے کارناموں کو دنیا کے سامنے پیش نہیں کر پاتے جب کہ آپ کو اپنی منصوبہ بندیوں کو اور اپنے کارناموں کو دنیا کے سامنے پیش کر کے ان کا فائدہ اٹھانا چاہئے۔

۴ کی غیر موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ کبھی کبھی علمی کاموں سے عوام دلچسپی کا مظاہرہ کرتے ہیں اور قابل تکلیف قسم کی لاپرواہی برتتے ہیں جب کہ آپ دوسرے بہت سے معاملات میں پوری طرح بیکار اور چوکنا رہتے ہیں، علمی کاموں میں لاپرواہی اور سستی آپ کو ناقابل تلافی قسم کا نقصان پہنچاتی ہے اور آپ کے لئے نت نئی الجھنوں کا باعث بنتی ہے۔

۵ غیر موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ اعتدال سے محروم ہیں اور اکثر معاملات میں افراط وتفریط کا شکار ہو جاتے ہیں۔

۶ کی غیر موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ گھریلو زندگی کے معاملہ میں آپ کافی سرد مہری کا مظاہرہ کرتے ہیں جو کسی بھی اعتبار سے اچھا نہیں ہے، اس سرد مہری سے آپ کی شخصیت کے اہم اجزاء پامال ہو جاتے ہیں۔

۷ کی موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ ہر معاملہ میں عدل وانصاف کے قائل ہیں اور ہر حال میں اور ہر معاملہ میں عدل وانصاف کو

اہمیت دیتے ہیں اور ناانصافی کسی کے ساتھ بھی آپ برداشت نہیں کرتے۔

۸ کی موجودگی سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ دوسروں کے معاملات کو پرکھنے کی بھرپور صلاحیت رکھتے ہیں، آپ صفائی پسند بھی ہیں لیکن آپ کی طبیعت کی بے چینی اور غیر معمولی قسم کا اضطراب آپ کو ایک کڑھن میں مبتلا رکھتی ہے۔

آپ کی تاریخ پیدائش کے چارٹ میں ۹ دوبار آیا ہے، اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ مجموعی طور پر آپ کی شخصیت بہت مضبوط اور مستحکم ہے۔ جن حضرات کے چارٹ میں ۹ دو مرتبہ آتا ہے وہ شخصیت کے اعتبار سے بہت مضبوط اور مستحکم ہوتے ہیں اور ان میں بے پناہ صلاحیتیں ہوتی ہیں، یہ لوگ اپنی دھن کے پکے ہوتے ہیں اور کسی بھی کام کو نہایت دلچسپی اور مستعدی کے ساتھ کرتے ہیں اور اکثر ہر معاملہ میں کامیابیوں سے ہمکنار ہوجاتے ہیں، آپ کے اندر جذبۂ ہمدردی بھی ہے اور جذبۂ خیر خواہی بھی، آپ لوگوں کی دل کھول کر مدد کرتے ہیں، آپ کچھ خوبیوں کی وجہ سے اپنے ہم عصروں میں ہمیشہ ممتاز رہیں گے، آپ کی زندگی میں کئی بڑے انقلاب آئیں گے، عروج وزوال کی کشمکش سے کئی بار آپ کو دوچار ہونا پڑے گا لیکن آپ کی سربلندی اور سرخروئی ہر دور میں ہمیشہ برقرار رہے گی۔

آپ کی تاریخ پیدائش کے چارٹ میں ایک لائن مکمل ہے اور درمیان کی لائن بالکل ہی خالی ہے، یہ زحل کی لائن ہوتی ہے، اس کا خالی پن یہ ثابت کرتا ہے کہ آپ کی خوشیاں اور کامیابیاں زیادہ تر ادھوری رہیں گی، آپ اپنی خواہشوں اور ضرورتوں کا اظہار کرنے میں ایک طرح کی ہچکچاہٹ محسوس کرتے ہیں اور ہر وقت اپنا مدعا بیان نہیں کرپاتے، حالانکہ آپ بولنے اور گفتگو کرنے کی اہلیت رکھتے ہیں اور سامعین کو بہ آسانی متاثر کرلیتے ہیں۔

آپ کی تصویر آپ کی یاس اور آپ کی احساس کمتری کی شکایت کرتی ہے، اگرچہ آپ امید پرست ہیں لیکن پھر بھی ناامیدی کے بھنور میں پھنسے رہتے ہیں اور اپنے ہی ہاتھوں سے اپنی امیدوں پر پانی پھیرتے ہیں، اور خواہ مخواہ کی سوچ آپ کا خون خشک کرتی ہے۔

آپ کے دستخط یہ ظاہر کرتے ہیں کہ آپ اپنی خوبیوں اور خامیوں کو لوگوں کی نظروں سے مخفی رکھنے کی کوشش کرتے ہیں لیکن اس میں آپ کو کامیابی نہیں ملتی، لاکھ کوششوں کے بعد بھی آپ کی خوبیاں بھی اور آپ کی خامیاں بھی لوگوں پر آشکارا ہوجاتی ہیں۔

آپ کے لئے یہ کالم بڑی محنت سے لکھا گیا ہے اگر آپ نے اس کالم کو پڑھکر اپنی خامیوں سے نجات پانے کی جدوجہد کی اور اپنی خوبیوں کو بڑھانے کے چلن اختیار کئے تو ہماری محنت ٹھکانہ سے لگے اور آپ کی شخصیت میں چار چاند لگ جائیں گے انشاءاللہ۔

وقاص قاسمی

فقہی مسائل

فتنہ ہی فتنہ

۱۔سوال : ازعبدالشکور کشتواڑا

یہاں ایک مولوی صاحب جو محلہ کی مسجد میں امامت بھی
رتے ہیں اور بریلوی مکتب خیال کے حامی ہیں، ارشاد فرماتے ہیں
ہ جناب رسول اللہ ﷺ کا جنازہ نہیں پڑھا گیا۔ ان کتب کا حوالہ
یت فرمایئے جن میں حضور ﷺ کے جنازے کا تذکرہ ہے اور یہ
ہ جنازہ کس نے پڑھایا تھا تاکہ مولوی صاحب کو مطمئن کیا جاسکے۔

جواب : ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ ہر مسئلہ میں اطمینان
ر بے اطمینانی کا سوال کیوں اٹھ کھڑا ہوتا ہے۔

حضور کی نماز جنازہ پڑھی گئی یا نہیں پڑھی گئی یہ سوال کسی
ورخ، کسی سیرت نگار، کسی اسکالر کے لئے تو مرکز توجہ بن سکتا ہے
ن مسجد کے امام یا ہمہ شما کے لئے آخر اس میں کیا دلچسپی ہے؟ ہمارا
ال تو یہ ہے کہ جو امام مسجد میں غیر ضروری مسائل ابھارے اور
مخواہ دماغوں کی پرسکون فضاؤں میں بھونچال پیدا کرے، اسے
مت سے الگ کردینا چاہئے۔ مذکرہ امام صاحب اگر اپنی جہالت
ے باعث یہ یقین رکھتے ہیں کہ حضور ﷺ کی نماز جنازہ نہیں پڑھی
ئی تھی تو چلئے ان کی جہالت انہیں مبارک۔ مگر یہ کیا مصیبت ہے کہ
قطعاً غیر ضروری موضوع کو موضوع گفتگو بھی بناتے ہیں؟ نیز خود
جناب سے بھی شکایت ہے کہ کیوں آپ نے اس مسئلے میں دلچسپی
۔ آپ کے علم میں اگر یہ ہے کہ نماز جنازہ ہوئی تھی تو آپ اپنی جگہ
ں، امام صاحب اپنی جگہ خوش، اس کی کیا ضرورت تھی کہ آپ تحقیق
فرکریں اور پھر انہیں مطمئن فرمائیں۔

امام صاحب نے اگر برسبیل تذکرہ کہہ ہی دیا کہ حضور ﷺ کا
ہ نہیں پڑھا گیا تو سننے والوں کو کہنا چاہئے تھا کہ اچھا نہیں پڑھا
گیا ہوگا ہمیں کیا لینا دینا اور اگر سامعین میں سے کسی کو معلوم تھا کہ
امام صاحب غلط کہہ رہے ہیں تو اسے بس اتنا کہہ دینا چاہئے تھا کہ
فلاں کتاب میں آپ کے خیالات کی تردید موجود ہے۔ اس پر امام
صاحب مانیں یا نہ مانیں بات یوں ختم کردینی چاہئے کہ سنئے امام
صاحب وقت اور انرجی کی بربادی کے لئے پہلے ہی سے اختلافی
مسائل کچھ کم نہیں ہیں۔ آپ ایک نیا مسئلہ کھڑا کرکے فتنے کی کاشت
مت کیجئے۔

حضور ﷺ کی نماز جنازہ کوئی ایسا مسئلہ نہیں ہے جس کی ادنیٰ
سی بھی ضرورت عوام کو درپیش ہو۔ آپ جو کچھ بھی درست سمجھتے ہوں
اسے دل میں رکھئے اور نماز پڑھا کر اپنی تنخواہ اور روٹی لینے پر قناعت
کیجئے۔

یہ تمہیدی گذارشات ذہن نشین کرلینے کے قابل ہیں۔ باہمی
اختلافات اسی طرح تو بڑھتے ہیں کہ ہم ذرا ذرا سی غیر ضروری باتوں
کو اہمیت دے کر لڑنا مرنا شروع کردیتے ہیں۔ یہ دراصل شیطان ہی
دماغوں میں اپج ڈالتا ہے کہ بیٹھے بٹھائے بحث اٹھایا کرو۔ ہم اگر اہم
اور غیر اہم، ضروری اور غیر ضروری میں فرق کرنے کا بیڑا اٹھالیں
تو پھر بے شمار اختلافی بحثیں سرد خانے میں چلیں جائیں گی اور ہر لحہ
جدل ونزاع کے زاویئے تراشنے والے دل ودماغ اتفاق وتعاون کی
بنیادیں ڈھونڈنے پر مائل ہوسکیں گے۔

اب جواب تفصیل سے سنئے: حضور ﷺ کی نماز جنازہ ایک
تاریخی حقیقت ہے جس کی تفصیل متعدد کتب حدیث کے علاوہ صحاح
ستہ کی ایک کتاب ''ابن ماجہ'' میں بھی دیکھی جاسکتی ہے حضرت عبد
اللہ ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ جب یوم شنبہ کو حضور ﷺ کی تجہیز
وتکفین کردی گئی تو جبہ مبارک گھر ہی میں ایک تخت پر رکھا گیا پھر مختلف
جماعتیں ایک ایک کرکے آتیں اور نماز جنازہ پڑھتیں۔ جب مرد

فارغ ہو گئے تو عورتوں نے بھی علی الترتیب نماز پڑھی۔

یہاں یہ طے ہے کہ اس نماز کا امام کوئی نہیں تھا۔ نماز میں کیا پڑھا جائے یہ معاملہ بھی زیر غور تھا حضرت علیؓ نے فرمایا کہ : اِنَّ اللّٰہَ وَمَلَائِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ اور اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَسَعْلَیک الخ۔ پڑھو۔

حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا: کہ ایک ایک جماعت جائے اور تکبیر کہے پھر دعا پڑھے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ کہ لوگ جاتے تھے اور اپنی اپنی تکبیر کہہ کر دعا پڑھتے تھے۔ یہ ثابت نہیں کہ سب نے ایک ہی دعاء پڑھی ہو۔

بہر حال حضورﷺ کی نماز جنازہ پڑھا جانا معلوم و معروف ہے۔ یہاں اس کی امامت بے شک کسی نے نہیں کی اور شاید یہی جزو امام صاحب کے دماغ میں خلط ملط ہو کر نماز جنازہ کے انکار کا موجب بن گیا۔ واللہ اعلم۔

۲۔ سوال: اگر مسجد میں خطبہ موجود نہ ہو اور نہ زبانی یاد ہو تو بغیر خطبہ نماز جمعہ پڑھی جائے یا نماز ظہر پڑھی جائے۔؟

جواب: خطبہ تو فرض ہے وہ ایک دفعہ سبحان اللہ یا الحمد للہ یا اللہ اکبر کہنے سے بھی ادا ہو جاتا ہے۔ اور صاحبین رحمہم اللہ کے نزدیک بقدر تین آیت یا بقدر تشہد سے خطبہ ادا ہو جاتا ہے یعنی اگر خطبہ معروفہ یاد نہ ہو تو قدر مذکور پر اکتفا کر کے جمعہ کی نماز ادا کی جائے۔ واللہ اعلم۔

بعض زاہدوں سے منقول ہے

(۱) کہ جو شخص ہنستا ہوا گناہ کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کو جہنم میں اس حال میں داخل فرمائے گا کہ وہ رو رہا ہوگا۔

(۲) اور جو شخص روتا ہوا نیکی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو اس حال میں جنت میں داخل فرمائے گا کہ وہ ہنس رہا ہوگا۔

بعض حکماء سے منقول ہے۔

چھوٹے گناہوں کو بھی حقیر مت سمجھو اس لئے کہ ان سے بڑے بڑے گناہ پیدا ہوتے ہیں۔

کانگریس سے غلطی کہاں ہو رہی ہے؟

تبسم فاطمہ

اگر میڈیا کا دروازہ کانگریس کے لئے بند ہے تو کانگریس کو بغیر تاخیر کے کچھ نئے دروازے کھولنے کی کوشش کرنی چاہئے

ان دنوں جب نوٹ بندی، جی ایس ٹی، پٹرول وڈیزل کے دام بڑھنے مہنگائی کے آسمان چھونے تک ہزاروں ایسے ایشو ہیں جو مودی حکومت نے اپوزیشن کی جھولی میں ڈال دیے ہیں اور کانگریس ہے کہ ان میں سے کسی بھی ایشو کو لے کر ملک گیر سطح پر سیاسی جہاد چھیڑنے کو تیار نہیں۔ کانگریس کے مردہ اور افسوسناک رویہ پر طنز کرتے ہوئے اسی لئے پچھلے دنوں امت شاہ کو یہاں تک کہنا پڑا کہ اگر کانگریس اور اپوزیشن کمزور ہوئی ہے تو وہ کیا کر سکتے ہیں؟ ظاہر ہے کہ اس صورت حال میں جو کچھ کرنا ہے وہ کانگریس کو ہی کرنا ہے۔ لیکن اب بھی ایسا لگتا ہے کہ کانگریس کی صورتحال وہی ہے جو ۲۰۱۴ء میں تھی۔ ۲۰۱۴ء میں کانگریس کم ازکم اپنے کمزور وجود کے ساتھ ہاتھ پاؤں تو مار رہی تھی مگر اب ۲۰۱۷ء میں ایسا لگتا ہے جیسے مودی کی طاقت نے کانگریس کو بےبس اور لاچار بنا دیا ہو۔ کیا واقعی میں ایسا ہے کہ کانگریس اندر خانے ٹوٹ چکی ہے اور امید کا ہر راستہ کانگریس نے کھو دیا ہے؟

حقیقت یہ نہیں ہے۔ اس لئے سب سے پہلے اس بیان کو سمجھنا ہوگا جو کچھ دن پہلے کانگریس لیڈر راج ببر نے دیا ہے۔ راج ببر کے مطابق ہم تو بہت کچھ کر رہے ہیں لیکن میڈیا اسے دکھا نہیں رہا ہے۔ یہ بیان اس مہابھارت کی کہانی بیان کر رہا ہے، جس کے لئے امت شاہ نے ۲۰۱۹ء میں ۳۵۰ سیٹوں کی طرف اشارہ کیا ہے۔ اور اس جیت کے لئے ابھی سے میڈیا کو خبردار کیا جا چکا ہے کہ مودی حکومت کسی بھی طرح کا کوئی خطرہ لینے کے لئے تیار نہیں ہے۔ کانگریس ایک بڑی قومی پارٹی ہے۔ ایک ایسی سیاسی پارٹی جس نے ہندوستان کی آزادی سے اب تک سب سے زیادہ اس ملک پر حکومت کی ہے۔ اس لئے پہلا سوال تو یہ ہے کہ میڈیا اور ٹی وی چینلس کا متبادل تلاش کرنے میں کانگریس ناکام ہے؟ اور ناکام ہے تو کیوں؟ یوٹیوب سے لے کر ٹوئیٹر، فیس بک اور سوشل میڈیا ویب سائٹ پر کانگریس چاہے تو آرام سے بڑی جنگ کا آغاز کر سکتی ہے۔ ایسا نہیں ہے کہ کانگریس خاموش ہے مگر مودی کے ہر کمزور ایشو کو لے کر جس طرح ملک گیر سطح پر تحریک چھیڑنے کی ضرورت تھی، اس مہم میں کانگریس ٹھنڈی اور خاموش نظر آ رہی ہے۔ کانگریس کی ایک بڑی غلطی تو یہی ہے کہ وہ ابھی بھی ٹی وی چینلس اور میڈیا کے بھروسے بیٹھی ہے جبکہ اب تک کانگریسی لیڈران کو بھی یہ سمجھ لینا چاہئے تھا کہ کانگریس کو بدنام کرنے اور حاشیہ پر ڈالنے میں سب سے بڑا کردار میڈیا کا رہا ہے۔ اگر کانگریس نے آنے والے دو برس بھی محض انتظار میں ضائع کر دیے تو پھر ۲۰۱۹ء میں شکست کی کہانی دہرانے سے اس کو کوئی نہیں روک سکتا۔ جب کہ ان حالات میں اب کانگریس کو اپنے نئے پتے کھولنے چاہئے تھے اور مودی حکومت کی کمزوریوں کو لے کر پورے ملک میں سڑکوں پر نکل کر تحریک اور آندولن کو شروع کر دینا چاہئے تھا۔

۲۰۱۹ء کے لئے مودی حکومت کے پاس اکیلا کارڈ ہندو ووٹ ہے۔ ہندو ووٹ کے لئے ہندو راشٹر کا خواب دکھانا ایسا ہتھیار ہے جس کی بدولت امت شاہ کو یقین ہے کہ اگلے لوک سبھا میں وہ ۳۵۰

سیٹ سے بھی زیادہ لاکر نئے ریکارڈ قائم کریں گے۔اس ہندو کارڈ کے علاوہ مودی اور امت شاہ کے پاس ترقی اور وکاس کے نام پر کچھ بھی نہیں ہے۔نوٹ بندی کے بعد سے عوام کا جینا دشوار ہو گیا ہے۔ جی ایس ٹی نے نئے کاروباریوں اور چھوٹے دوکانداروں کے لئے مشکلیں کھڑی کردی ہیں۔ ہندو انتہا پسندوں کے پاس بھی صرف ہندو راشٹر کا خواب ہے۔ باقی ترقی کی باتیں مودی حکومت کے خلاف جاتی ہے۔ کسان طبقہ، جاٹ طبقہ، نوجوان طبقہ، کاروباری ان میں سے کوئی بھی خوش نہیں۔ دیکھا جائے تو مودی حکومت کی ناکامیوں کو کیش کرنے کے لئے کانگریس کے پاس کافی بڑا سرمایہ ہے۔ اور اس میں شک نہیں کہ کانگریس اگر سڑکوں پر اترتی ہے تو اسے باغی، بدحال اور بے روزگار عوام کا ساتھ مل سکتا ہے۔اس کا ایک نمونہ ہم لالو پرساد یادو کی ریلی کی شکل میں اس وقت دیکھ چکے ہیں جب بہار کے زیادہ تر علاقے سیلاب میں ڈوبے ہوئے تھے۔ اس کے باوجود ناراض لوگوں کا ایک ہجوم لالو پرساد یادو کی ریلی میں امڈ آیا تھا۔غور کریں تو عوام مردہ کانگریس کا ساتھ دینے کے لئے تیار ہے لیکن کانگریس ہی ہے جو عوام تک آنے کے لئے ابھی تک خود کو تیار نہیں کر پائی ہے۔

آزادی کے ستر برسوں میں بی جے پی کو کانگریس سے جو سب سے بڑی شکایت ہے، وہ اس کی صلاحیت اور حکومت کرنے کے طریقہ کو لے کر ہے۔ اس لئے مودی حکومت کانگریس کی وجود کو ملک کے لئے خطرہ تسلیم کرتی ہے۔ آزادی کی گولڈن جبلی تقریبات کے موقع پر سابق وزیر اعظم اٹل بہاری واجپائی نے کانگریس کے حق میں جو بیان دیا تھا وہ موجودہ حکومت اور وزیر اعظم مودی کے نظریات سے بالکل الگ ہے۔ واجپائی نے صاف کہا تھا کہ ۵۰ سالہ عہد میں کانگریس کی خدمت کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ کانگریس نے کسانوں اور مزدوروں کے لئے بہت کچھ کیا ہے۔ یہ بیان موجودہ وقت میں کانگریس کو راحت پہنچانے کے لئے کافی ہے۔ کانگریس نے ایک اچھا کام یہ کیا کہ سابق وزیر اعظم اور ماہر اقتصادیات منموہن سنگھ کو بھی میدان میں اتار دیا ہے۔ مودی حکومت کی اقتصادی اور معاشی ناکامیوں کے لئے چدمبرم سے زیادہ منموہن سنگھ کے بیانات عوام کو متاثر کریں گے۔ نوٹ بندی کو تاریخی غلطی اور غیر قانونی لوٹ بتاتے ہوئے منموہن سنگھ نے واضح کیا کہ ملک میں بے روزگاری کی شرح میں اضافہ ہوگا۔ کانگریس اور متحدہ اپوزیشن اب آہستہ آہستہ ملک کی اقتصادی تباہی اور مہنگائی کی طرف عام لوگوں کا دھیان کھینچنے کی کوشش کر رہی ہے۔ کیلیفونیا یونیورسٹی میں طلبہ اور دانشوروں سے خطاب کے بعد پرنسٹن یونیورسٹی میں براہ راست طلبہ سے خطاب کے ساتھ راہل گاندھی نے ایک نئی شروعات تو کردی ہے، لیکن اس سلسلہ میں ابھی تیزی لانے کی ضرورت ہے۔ دونوں ہی یونیورسٹی میں راہل نے منجھے ہوئے سیاست داں کی طرح کانگریس کی غلطیوں کا بھی اعتراف کیا۔ کانگریس کی خاندانی سیاست کی وکالت کی اور بغیر جذباتی ہوئے مودی حکومت کی فرقہ پرستی اور معاشی اقتصادی بربادی کی طرف اشارہ کیا۔ جوابی کاروائی کے طور پر بی جے پی نے راہل گاندھی کو نشانہ بنانے کے سوا کچھ بھی نہیں کیا۔ بی جے پی کو بھی یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ مسلسل مودی کی مخالفت کر کے کانگریس نے آسانی سے مودی کے لئے ہمدردی ووٹ بینک، تیار کر دیا تھا۔ اب یہی غلطی بی جے پی دہرا رہی ہے۔ راہل کی سنجیدہ گفتگو کو سوشل ویب سائٹ پر لائیک کرنے والوں کی تعداد میں غیر معمولی اضافہ ہوا ہے۔ کانگریس کو بھی یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ اگر ایک دروازہ میڈیا کا بند ہوتا ہے تو آپ دوسرے دروزے کی طرف بڑھئے۔ کچھ ایسے نئے دروزے کھولئے کہ میڈیا بھی کوریج کے لئے مجبور ہو جائے۔ لیکن کانگریس کو یہ نہیں بھولنا چاہئے کہ سیاسی حملے یا جواب کی رفتار میں ابھی وہ تیزی ان چار پانچ برسوں میں بی جے پی حکومت اور وزیر اعظم مودی نے دکھائی ہے۔ چار برس قبل مودی نے کانگریس کے کرپشن کو نیوکلیر بم کی طرح ایسے بلاسٹ کیا کہ عوام کانگریس کی ناکامیوں کی آنچ ابھی بھی محسوس کرتے ہیں۔ اب گیند کانگریس کی جیب میں ہے۔ مودی حکومت کی فرقہ پرستی اور ناکامیوں کو عوام تک لے جانے کے ہزاروں طریقے ہیں لیکن اب خرگوش کی رفتار نہیں، چیتے کی رفتار چاہیے، کیونکہ وقت آہستہ آہستہ گزرتا جا رہا ہے۔

(مضمون نگار، مصنف، تجزیہ نگار اور میڈیا سے وابستہ ہیں)

☆☆☆ ☆☆☆ ☆☆☆

تحریر: فقیر سردار خان، درگاہ حضرت صوفی فقیر خدا بخش

فقیری اعمال

میری دعا ہے کہ طلسماتی دنیا کا مطالعہ کرنے والے ہر مومن کا دل ایمان سے منور رہے اور کبھی کوئی دکھ تکلیف نہ پہنچے نیا سال شروع ہونے کو ہے انسان تفکرات میں یکسر مبتلا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہر وقت پریشان چہرے لئے پھرتا ہے۔ اسی پریشانی کی وجہ سے کئی جسمانی اور روحانی امراض میں مبتلا ہوجاتا ہے اپنے پیاروں کو زندگی کا تجربہ دینا چاہتا ہوں طلسماتی دنیا کا مطالعہ کرنے والے ہر شخص کے لئے دعا گو ہوں میری خواہش ہے کہ طلسماتی دنیا بہت زیادہ ترقی کرے اور قارئین سے بھی ملتمس ہوں کہ جتنا ہوسکے اس خوبصورت طلسماتی دنیا کا تعارف اپنے حلقہ احباب میں ضرور کروائیں تاکہ جو بھی شخص پریشانی کی حالت میں ہو جب بھی اس رسالہ میں شائع شدہ اعمال اپنے ورد میں لائیگا اس کا ثواب ضرور آپ کو بھی ملے گا۔ اپنے موضوع کی جانب آتے ہیں۔

شوگر بلڈ پریشر کا خاتمہ بذریعہ دم

طریقہ زکوٰۃ وعمل : یکم تا ۱۰ ؍محرم بعد نماز فجر اول آخر درود ۵ بار عبارت دم ۲۱ ؍بار روزانہ پڑھیں یوم عاشورہ بوقت مغربین پھر ۲۱ بار پڑھیں ایک سال کی زکوٰۃ ادا ہوگئی۔ جب بھی کسی مریض پر دم کرنا ہو ۷ یوم تک پانی پر ۷ بار دم کر کے دیں یا مریض کو سامنے بٹھا کر ماتھے پر ہاتھ رکھ کر ۷ یوم دم کریں۔ مولانے چاہا تو مذکورہ امراض کا جڑ سے خاتمہ ہوگا۔ جو لوگ بھی اس عمل سے فائدہ اٹھائیں خاموشی سے سید زادی بیوہ کی خدمت کردیں اور خاص طور سے اس سے اپنے حق میں خصوصی دعا کروائیں تاکہ عمل کی قوت زیادہ سے زیادہ ہوجائے مدامت کے طور پر روزانہ ۱۴ ؍بار ورد کریں۔

عبارت دم : بحق حسینؓ ابن علیؓ بحق حسینؓ ابن علیؓ سیدنا حسینؓ ابن علیؓ کے مظہر، نبی کے دلبر، علی کے پسر، نہ رہے شکر نہ رہے بلڈ پریشر، نہ رہے کینسر، نہ رہے الابلا بیماری بحق لا الٰہ الّا اللہ محمد رسول اللہ علی ولی اللہ خلیفہ بلا فضل ادر کنی یا علی یا علی یا علی۔

جادو جنات، ہمزاد، اثرات بد ختم

ایک نایاب مندرہ ہر قسم کی روحانی جسمانی بیماری جادو جنات کے خاتمہ کے لئے اکسیر مانا جاتا ہے علاوہ ازیں اگر کسی جناتی مریض پر حاضری کرنی ہو یعنی جنات کو بلانا ہو تو بھی یہ مندرہ اپنی مثال آپ ہے۔ محبوب کی حاضری اور اس کے دل میں محبت پیدا کرنے کے لئے بھی اس مندرہ کو پڑھا جاسکتا ہے ہمزاد کی بیماریاں کمزوریاں دور کرنے کے لئے بھی مندرہ بہترین ہے۔ تین دن بعد اشارہ مل جائے تو عمل ۲۱ سے ۴۱ دن تک کریں۔ روزانہ تعداد عمل ۳۱۳ بار اول آخر درود ۱۴ بار حصار آیت الکرسی ۷ بار کریں۔

دوران وظیفہ گوشت کا پرہیز رکھیں اور پھر تا حیات عوام آپ کی تعریفوں کے گیت گاتے نہ تھکے گی۔ ہر طرف کامیابیاں ہی کامیابیاں ملیں گی۔

یاعلی محبوب سبحانی ڈنکا ہیرا دو نہاں جہانی بہشت وچوں دے نشانی جبرائیلا زیر کر اسرافیلا پاویں در میکائیلا لے آویں پھڑ عزرائیل آوے آوے بندہ میرے اگے دھر۔

کالے یرقان کا خاتمہ

ایک پیالہ میں تیل ڈال کر اس میں تھوڑا پانی ملائیں مریض کو اپنے سامنے پاؤں کے بل بیٹھا دیں اور اس سے کہیں کہ اس پیالہ کو اپنے پاؤں پر رکھے مریض کے سر پر ہاتھ رکھ کر درود ابراہیمی ۱۱ ؍بار ورد کریں اور اس پانی کو ہلکا ہلکا مریض اپنے پاؤں سے ہلاتا رہے۔ جب تعداد پوری ہوجائے اب یہی پیالہ پانی مریض کے گھٹنوں پر رکھیں اور بالا طریقہ سے دم کریں اور مرض یرقان کو واسطہ انبیاء کرام رسول خدا اہل بیت، ائمہ کرام ومعصومین کا دیں کہ ابھی اسی وقت مریض کا جسم اور

روح چھوڑ کر چلا جائے۔ یہ دم ۳ جمعہ تک کریں یعنی صرف ہر جمعہ خاص وقت مقررہ پر دم کیا جائے۔ انشاء اللہ صدقہ حسنین کریمین مریض تندرست ہوگا اور صحت یاب ہوگا۔

قید سے رہائی

اگر کوئی شخص ناحق قید ہوگیا ہو تو اسے چاہئے کہ فجر کی نماز کے بعد اکتالیس روز تک بلاناغہ درج ذیل آیت ایک سو ایک (۱۰۱) مرتبہ پڑھے اور اول وآخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے اور آخر میں اپنی رہائی کے لئے اپنے رب سے دعا مانگے۔ جلد رہائی پائے گا عمل قیدی خود کرے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ وَقَدْ اَحْسَنَ بِیْ اِذْ اَخْرَجَنِیْ مِنَ السِّجْنِ وَجَآءَ بِکُمْ مِنَ الْبَدْوِ مِنْ بَعْدِ اَنْ نَزَغَ الشَّیْطَانُ بَیْنِیْ وَبَیْنَ اِخْوَتِیْ اِنَّ رَبِّیْ لَطِیْفٌ لِمَا یَشَآءُ اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِیْمُ الْحَکِیْمُ○

دشمن کے شر سے بچنے کے لئے

دشمن کے شر سے محفوظ رہنے کے لئے دن میں کسی بھی وقت لاتعداد یہ آیت پڑھیں۔ ان شاء اللہ تعالیٰ دشمن کے شر سے محفوظ رہیں گے۔ آیت یہ ہے۔ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ نِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْرُ p

برائی سے بچنے کے لئے

شیطان کے مکر فریب سے اور برے کاموں سے بچنے کے لئے درج ذیل آیت کو اسی ترتیب کے ساتھ ہر نماز کے بعد گیارہ گیارہ مرتبہ پڑھ لیا کریں۔ اس کی برکت سے تمام گندے کاموں سے بچے رہیں گے۔ اول وآخر ۱۱ مرتبہ درود شریف بھی پڑھیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ○

رزق میں برکت کے لئے

فراخی رزق اور رزق، دکان وکاروبار میں برکت کے واسطے درج ذیل آیت مبارکہ کو اسی ترتیب کے ساتھ طلوع آفتاب کے وقت سر برہنہ ہوکر کھلے آسمان کے نیچے ایک ہزار مرتبہ پڑھیں اور چلہ پورا کریں۔ بعد نماز فجر (۱۰۱) مرتبہ پڑھ لیا کریں۔ ان شاء اللہ تعالیٰ رزق کشادہ ہوگا اور کاروبار میں برکت ہوگی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ وَاللّٰهُ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ○
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ○

خیر وسلامتی کے لئے

خیر وسلامتی کے واسطے یہ عمل تیر بہدف ہے۔ ہر کام شروع کرنے سے پہلے یا گھر سے باہر نکلنے سے پہلے اس آیت کی تلاوت کرلیا کریں۔ طریقہ کار یہ ہے کہ اول وآخر گیارہ مرتبہ درود شریف اور درمیان میں پانچ مرتبہ یہ آیت پڑھیں بفضل خدا خیر وسلامتی ہوگی۔ نئے مکان کی تعمیر شادی سے پہلے نیا مکان یا گاڑی خریدنے سے پہلے ضرور پڑھیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ اِلَّا اَنْ یَّشَآءَ اللّٰهُ وَاذْکُرْ رَّبَّکَ اِذَا نَسِیْتَ وَقُلْ عَسٰۤی اَنْ یَّهْدِیَنِ رَبِّیْ لِاَقْرَبَ مِنْ هٰذَا رَشَدًا○

گھریلو ناچاقی دور ہو

سورہ محمد کو سفید کاغذ پر لکھ کر آب زمزم سے دھو کر سارے گھر کے افراد پئیں، انشاء اللہ گھریلو ناچاقی دور ہوجائے گی۔

حب کے واسطے

برائے عشق ومحبت بہت ہی سریع التاثیر عمل ہے۔ طریقہ کار یہ ہے کہ میٹھا پان لے کر اکیس مرتبہ درج ذیل آیت پڑھ کر دم کریں۔ اور محبوب کو کھلادیں یا پھر گلاب یا چنبیلی کا پھول لے کر اس پر بھی اکیس مرتبہ دم کر کے مطلوب کو سونگھادیں۔ انشاء اللہ کبھی نہ ختم ہونے والی محبت پیدا ہوگی۔ یاد رہے کہ عمل ناجائز نہ کریں ورنہ نقصان ہوگا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ وَجَعَلْنَا مِنْ بَیْنِ اَیْدِیْهِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَیْنٰهُمْ فَهُمْ لَا یُبْصِرُوْنَ○

حافظہ تیز ہو

جو بچہ کند ذہن ہو اور سبق یاد نہ کرتا ہو اسے چاہئے کہ چلتے پھرتے اٹھتے بیٹھتے مندرجہ ذیل آیت کا ورد جاری رکھے۔ حافظہ تیز ہوگا۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ○رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا○

آفات وبلیات سے بچنے کے لئے

آفات وبلیات سے بچنے کے لئے آیۃ الکرسی سے اپنا حسار کیجئے۔ صبح کی نماز کے بعد پانچ مرتبہ آیۃ الکرسی پڑھ کر اپنے سینے پر دم کرلیں۔ انشاء اللہ تمام دنیاوی آفات اور نظر بد وغیرہ سے محفوظ رہیں گے۔

تحفظ امراض قلب

نماز فجر اور نماز مغرب کے بعد اول وآخر تین بار درود شریف اور درمیان میں یہ پڑھ لیا کرے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ○بِاِسْمِہٖ سُبْحَانَہٗ یَا لَآاِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَیْ تُحْیِ قَلْبِیْ○

کرشمہ قرآن

ارادہ تو تھا کہ ہمیشہ کی طرح علم جفر کے قاعدہ اخبار کو اس رسالہ کے صفحہ قرطاس کی زینت بناتا لیکن قارئین کے پرزور اصرار وخواہش پر کے ایک سادہ آزمودہ روحانی عمل لکھا جائے جس کو ورد زبان بنا کر مشکلات ومصائب سے نجات مل جائے اور کامیاب وکامران ہوسکیں یہ عمل بجلی کا اثر اپنے اندر رکھتا ہے مزے کی بات اس میں یہ ہے کہ کام ہونے والا ہوگا تو اول سے آخر تک آپ عمل ورد کرتے جائیں گے کوئی رکاوٹ نہ پیدا ہوگی اگر کام امر ربّی کی وجہ یعنی اس کے حکم سے بہتر نہ ہوگا تو آپ ہزار تدبیر کریں آپ پڑھ ہی نہ سکیں گے کوئی ایسی الجھن پیش آئے جس سے آپ مجبور ہوجائیں گے اور عمل جاری نہ رکھ سکیں گے یا درمیان میں کوحادثہ پیش آجائے گا جس کی وجہ سے آپ کو عمل ختم کرنا پڑے گا۔ عمل آیت کریمہ کا ہے۔

عمل: بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○لَآاِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ یَا حَیُّ یَاقَیُّوْم۔

اس آیت کریم کو ۲۳۷۵ مرتبہ بعد نماز عشاء روزانہ وقت مقرر پر ورد کریں اور اپنے سامنے پانی کا ایک پیالہ رکھ لیں ہر سینکڑہ کے بعد یعنی ۱۰۰ دفعہ کے ورد پر اپنا دائیاں ہاتھ پانی میں ڈال کر منہ پر ہاتھ مل لیا کریں۔ اول آخر درود شریف ۳۔۳ مرتبہ اور مطلب خاص دل میں رکھیں اور ورد کے بعد عجز وانکساری سے دعا مانگ لیں۔

جادو کرنے والے کا پتہ چل جائے

ایسے لوگ جو کہ کسی کے بار بار جادو کرنے سے پریشان ہوں مگر کوشش سے بھی پتہ نہ چلتا ہو کہ کون ہے۔؟ جمعرات کے دن بعد نماز عشاء ۱۰۰۱ ربار ذیل کی عبارت عمل ورد کریں اول آخر درود ۱۱ ربار انشاء اللہ جلد ہی اس جادوگر کا پتہ چل جائے گا اور کس نے کروایا اس کا بھی۔

سُبْحَانَکَ لَآاِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ یَارَبِّ کُلِّ شَیْءٍ.

دنیا وآخرت

شیر خدا حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا فرمان ہے: ''اگر تو چاہتا ہے کہ دنیا وآخرت میں تیرے درجات بلند ہوجائیں تو حضور ﷺ کے پڑوس میں رہے تو ہر نماز فرض کے بعد تین بار یہ دعاء پڑھ کر جو بھی جائز حاجت ہو طلب کرے تو انشاء اللہ ضروری پوری ہوگی۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○یَا مَنْ یَفْعَلُ مَایَشَآءُ وَلَا یَفْعَلُ مَا یَشَآءُ اَحَدٌ غَیْرُہٗ ○ اَشْھَدُ اَنْ لَّااِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ اِلٰھًاوَّاحِدًا اَحَدًا صَمَدًا لَمْ یَتَّخِذْ صَاحِبَۃً وَّلَاوَلَدًا○ (نماز فجر کا وقت بہترین ہے)

بچے کی آسان ولادت

بغیر آپریشن کے نارمل ڈلیوری اور آسان ولادت کے لئے امام جعفر صادق کی بتائی ہوئی مجرب دعا ولادت کے وقت اس طرح پڑھیں۔

اَللّٰھُمَّ فَارِجَ الْھَمِّ وَکَاشِفَ الْغَمِّ وَرَحْمٰنَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَرَحِیْمَھُمَا ارْحَمْ (فلاں بنت فلاں) کُرْبَتَھَا وَتَکْشِفُ بِھَا وِلَادَتَھَا وَقُضِیَ بَیْنَھُمْ بِالْحَقِّ وَھُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ وَقِیْلَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ○

یہ دعا پانچ بار لازمی پڑھیں انشاء اللہ بچہ کی آسان ولادت ہوگی۔

سورۃ الفاتحہ کا مجرب عمل

سورۃ الفاتحہ کا نہایت ہی مجرب اور آزمودہ عمل ہے کامیابی یقینی ہوگی۔ اللہ پاک نے قرآن پاک میں ہمارے بیش بہا انعامات کی پیشگی خوشخبری سنائی۔ بلاشبہ سورۃ یٰسین قرآن پاک کا دل ہے اور سورۃ یٰسین کا دل سورۃ الفاتحہ ہے۔ جس کی آیات ہیں اور حدیث شریف کے مطابق

ساتوں زمین اور سات آسمان ان آیات کے کنٹرول میں ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے : وَ لَقَدْ آتَيْنَا سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْآنَ الْعَظِيْمَ٥

"ترجمہ :اور ہم نے آپ کو سات آیات اور قرآن عظیم دیا" تفاسیر سے ان سات آیات سے مراد سورۃ الفاتحہ ہے۔ عمل کی ترکیب یہ ہے: نئے چاند کی پہلی جمعرات کو روزہ رکھیں اور بعد نماز مغربین یہ عمل کریں۔

نیا سفید کپڑا پہن کر خوشبو لگا کر دو رکعت نماز حاجت قربۃً الی اللہ کی نیت کریں۔ ہر رکعت میں ایک سو بار درود شریف۔ سو بار سورۃ فاتحہ پھر ایک سو بار درود شریف۔ یہ پڑھنے کے بعد اپنی ایک حاجب طلب کریں اور کسی سے بات کئے بغیر سو جائیں۔ ان شاء اللہ خواب میں اللہ پاک کی طرف سے اپنی حاجت کے بابت خوشخبری کا اشارہ ضرور ملے گا۔ پاکیزہ ماحول اور کامل یقین کے ساتھ یہ عمل کیجئے۔ انشاء اللہ ضرور حاجت پوری ہوگی۔

لوح سلاری

یہ انتہائی مجرب نقش ہے جو بیماروں کے لئے شفاء ہے۔ بے روزگاروں کے لئے روزگار اور رزق فراوانی ہے دشمن کے وار سے بچائے گا، بے اولادوں کے لئے اولاد کی نعمت لائے گا۔ بری عادت ختم کرے گا۔ قرض کی ادائیگی۔ بیرون ملک سفر وسیلہ ظفر۔ شادی کی بندش۔ الغرض آپ کے جملہ مسائل کا حل اس سالاری لوح میں ہے۔ کھلے دل کے ساتھ یہ انمول تحفہ پیش خدمت ہے۔

اس کے لئے طالب کا بمہ والدہ۔ مقصد یا حاجت اور آیت مخصوصہ کے آیات کا انتہائی احتیاط سے استعمال کرنا ہے۔ نقش کی چال آتشی ہے اور چار چار خانے علیحدہ ترتیب سے پر کرنے ہیں۔

۷۸۶

جبرائیل

۸ ۳۹۳	۱۱ ۲۱۶	۱۴ ۱۰۶۲	۱ ۶۷۳
۱۳ ۱۰۶۴	۲ ۶۷۵	۷ ۳۹۹	۱۲ ۲۱۲
۳ ۶۷۷	۱۶ ۱۰۵۸	۹ ۲۲۴	۶ ۴۰۵
۱۰ ۲۲۰	۵ ۴۱۱	۴ ۶۷۹	۱۵ ۱۰۶۰

میکائیل

مثال : علی حسن بن فاطمہ کے اعداد: ۲۲۸

مقصد = کامیابی ہو سب حاجات میں ۱۰۶۶

حاجت: کشادگی رزق = ۶۷۳

عظیمت یہ ہے : يَاعَظِيْمَ السُّلْطَانِ يَا قَدِيْمَ الْاِحْسَانِ يَادَائِمَ النِّعَمِ يَا بَاسِطَ الرِّزْقِ يَاوَاسِعَ الْعَطَاءِ يَا اِقْضِيْ حَاجَتِيْ بِرَحْمَتِكَ يَاأَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ٥

۷۰۸۴/آیت کے اعداد میں (۱) علی حسن (۲) مقصد (۳) حاجت کے اعداد ۲۲۸+۱۰۶۶+۶۷۳=۱۹۶۷ تفریق کریں۔

۷۰۸۴-۱۹۶۷=۴۱۱۷

نقش اس طرح پر کریں خانہ نمبر ایک میں ۶۷۳ رکھیں اور دو۔ دو کا اضافہ کر کے چار خانہ پر کریں۔ ایت کے اعداد میں سے طالب علی حسن۔ مقصد اور حاجت کے اعداد نفی کرنے کے بعد ۴۱۱۷ بچے تھے وہ خانہ نمبر ۵ میں لکھیں لیکن چھ۔ چھ عدد نفی کر کے۔

اب طالب (علی حسن بن فاطمہ) کے اعداد سے چار عدد تفریق کر کے خانہ نمبر ۹ سے خانہ نمبر ۱۲ تک پر کر دیں۔ اب تیرہویں خانہ میں مقصد کے عدد سے دو عدد کم کر کے پر کر دیں۔

ہر نماز کے بعد آیت مذکورہ ۴۱ ربار پڑھا کریں۔ انشاء اللہ جملہ کامیابیاں اور کشادگی رزق ہوگی۔ یہ نقش عرق گلاب اور زعفران سے لکھیں اور چاندی میں بند کروائیں گلے میں سیدھے بازو میں پہن کے رکھیں۔ یہ ایک انمول تحفہ ہے۔

شادیاں ناکام کیوں ہو رہی ہیں

ہمارے معاشرہ میں ایک ناسور کی طرح پھیلنے والا عمل "طلاق" ہے۔ اللہ پاک اپنا کرم فرمائے بچیوں کا نصیب اچھا ہو۔ شکل وصورت کام نہیں آتی عمل کام آتے ہیں اور زبان کی شیرینی کام آتی ہے۔ ازدواجی زندگی میں معاشرتی مسائل اثر انداز ہوتے ہیں وہیں زبان کی تلخی۔ صبر و تحمل کا فقدان اور جلد بازی۔ بزرگوں کا احترام نہ کرنا وہ جن کی وجہ سے آج کل شادیاں ناکام ہو رہی ہیں اور طلاق کا رجحان بہت زیادہ ہو گیا ہے۔

شادی کرنے سے پہلے اگر لڑکی اور لڑکے کی پیدائش اور نام کو مدنظر رکھ کر ان کے مزاج کی مناسبت سے رشتہ ترتیب دیا جائے تو نہ صرف شادی قائم رہے گی بلکہ خوشحال زندگی گزرے گی۔ علم الاعداد

ایک حقیقت ہے اور جس شخص کا جو بھی نام ہے اس نے اپنے نام کے مطابق کردار ادا کرنا ہے۔ اس کا رویہ اس کا بول چال۔ اس کا لین دین اور دنیا سے رکھ رکھاؤ سب اس کے نام کے اندر چھپا ہوتا ہے۔

بہت سارے لوگ اپنے بارے میں حقیقت سے قریب احوال جان کر حیران رہ جاتے ہیں کہ شاہ جی یہ آپ نے کیسے معلوم کرلیا۔ یہ کمال ہے علم الاعداد کا اور ہر شخص کے عنصر مزاج کا۔ اگر کوئی شخص اپنے نام کے عنصر سے خاکی مزاج ہے تو یقیناً وہ زبان دراز۔ بے باک اور بے خوف ہوگا۔ چھوٹے بڑے کا احترام اس کے لئے بہت امتحان کی بات ہوتی ہے اور پھر یہی زبان کی تلخی گھر برباد کردیتی ہے چاہے وہ لڑکا ہو یا لڑکی۔

اسی طرح جس شخص کے نام کا عدد ایک آرہا ہے۔ وہ شخص بھی انتہائی چالاک، تیز مزاج۔ زبان تلخ اور خود غرض مزاج کا مالک ہوگا۔ چاہے وہ لڑکی ہے یا لڑکا۔ میرے پاس گھریلو ناچاقی کے جتنے بھی مسائل لے کر آتے ہیں ان میں ۹۰ رفیصد یہی عناصر کردار ہوتا ہے۔ ۱۰ فیصد لوگ جادو ٹونہ کے مسائل سے دوچار ہوتے ہیں۔ لہٰذا اگر شادیاں طے کرتے وقت۔ نام۔ تاریخ پیدائش اور شادی کو ملحوظ خاطر رکھا جائے تو انشاء اللہ کافی حد تک مسائل پیدا نہیں ہوں گے۔ یہ میرے چالیس سالہ علم کا نچوڑ ہے۔ فی سبیل اللہ عرض کردیا۔ آپ کی مرضی ہے سنجیدہ لیں یا نہ لیں۔

کلام الٰہی سے چیزیں منگوانا

مجھے ایک شخص ملا جو کہ کچھ دیر میں کسی بھی شے کو حاضر کرلیتا تھا یعنی ایک سرخ رنگ کا کپڑا مریض کو اوڑھاتا اور وہ چیزیں اس کپڑا میں آجاتی۔ میں اس بات پر بہت حیران تھا تقریباً ۳ سال تک میں نے اس شخص کی بہت منت سماجت کی بہت تحفے تحائف دیئے پھر اس نے یہ راز آخرکار بتا ہی دیا جس میں ذرا بھی شک نہیں ہے۔ اسے مذاق اور آسان نہ سمجھیں۔ روزانہ ۱۰۷ بار سورۃ یٰسین پڑھیں اول آخر درود تاج ۷ بار نوچندا سوموار سے اس عمل کو شروع کریں۔ وقت بعد نماز عشاء ہو مدت ۴۱ یوم کا چلہ ہے۔ پرہیز جمالی رکھیں اگر ان دنوں میں روزہ ہو تو اچھا ہے۔ لوبان کا بخور جلائیں۔ اب چلہ مکمل ہوگیا اس شخص نے بتایا کہ جب بھی کوئی جادو یا سحر زدہ مریض ہو تو اس کو پہلے غسل کروائیں یا پھر کم از کم وضو کروائیں پھر جادو پر بٹھائیں اور وہ چادر اتنی بڑی ہو کہ اس کے سر سے زمین تک آجائے مریض کے سامنے قبلہ رخ بیٹھ کر سورۃ یٰسین پڑھنا شروع کریں۔ شروع میں وقت اچھا خاصا لگتا ہے کیونکہ ۴۱ بار سورۃ یٰسین کا ورد کرنا ہوگا انشاء اللہ مریض پر جادو کئے گئے تعویذ اور چیزیں اس چادر میں آجائیں گی۔ عمل کرنے والا خود لکڑی کی چوکی پر بیٹھے۔

جیب نوٹوں سے بھری رہے

میں ایک مجرب نقش لکھ رہا ہوں عامل اس نقش کو زعفران کے ساتھ لکھ کر سامنے رکھے، پھر عمل شروع کرے۔ یہ عمل چالیس دن کا ہے۔ ایک ہی وقت ہو اور ایک ہی جائے نماز ہو اول آخر ۲۱ ربار مرتبہ درود شریف پڑھنا ہے اس کے بعد یہ دعا پچیس مرتبہ پڑھیں۔ دعا یہ ہے۔

"لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلِلّٰهِ اَكْبَرُ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا يَاۤ اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ."

چالیس روز معین ایک دن بھی آگے پیچھے نہ ہو اس مدت میں اس کا ظاہر و باطن مکمل طور پر پاک ہونا چاہئے حتیٰ کہ اس قدر احتیاط کرے کہ اپنی شرم گاہ بھی نہ دیکھے کیونکہ مکروہ ہے قمری مہینے کی پہلی جمعرات کو عمل شروع کرے پہلے یہ دعا ۲۵ بار پڑھے۔ پھر سورۃ یٰسین شریف مبین در مبین سات مرتبہ پڑھے روزانہ یہ نقش پڑھتے وقت سامنے ہو اور اس نقش سے ایک منٹ بھی نظر ادھر ادھر نہ ہو، روزانہ سات مرتبہ پڑھنے کے بعد اس نقش پر دم کرلیا کریں پھر اس نقش کو سورۃ یٰسین شریف کے اندر رکھ دیں، چالیسویں دن اس نقش پر خوشبو لگا کر اپنے بٹوے میں رکھے۔ انشاء اللہ کبھی بھی جیب خالی نہ ہوگی۔ حسب ضرورت اللہ پاک رقم عطا کرے گا اپنے خزانہ غیب سے۔ آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر مومنین و مومنات کی جملہ دینی و دنیاوی جائز حاجات صدقہ معصومین پوری فرمائیں۔ آمین۔

۷۸۶

جبرائیل

۵۵۳۵۲	۵۵۳۵۵	۵۵۳۵۹	۵۵۳۴۵
۵۵۳۵۸	۵۵۳۴۶	۵۵۳۵۱	۵۵۳۵۶
۵۵۳۴۷	۵۵۳۶۱	۵۵۳۵۳	۵۵۳۵۰
۵۵۳۵۴	۵۵۳۴۹	۵۵۳۴۸	۵۵۳۶۰

میکائیل

یا متین

اس اسم کا ذاکر مضبوط قوت ارادی پاتا ہے

متین کے لغوی معنی قوی سے ملتے جلتے ہیں۔ قوی کا مطلب ہے وہ ہستی جو سب سے زیادہ طاقت والی اور برتر ہے۔ متین کے لغوی معنی ہیں وہ ہستی جس کی قوت عروج پر ہو اور جس کی قوت کو بھی زوال نہ ہو۔ اکثر قرآن پاک میں قوی اور متین کا اکٹھا استعمال کیا ہے۔ متین کا مطلب ہے کہ جب وہ قوت کا استعمال کرے تو اس کی قوت کا وہ عروج ہو اور وہ کمال ہو کہ کوئی ہستی اس کے کمال کی گرد کو بھی نہ چھو سکے۔ قوی اور متین کو یکجا استعمال کرنا اللہ تعالیٰ کی ایک اور حکمت سے پردہ اٹھاتا ہے کہ وہ ذات جس کی قوت کی برابری کوئی نہیں کر سکتا۔ اس کی قوت اپنے عروج پر ہوتی ہے جب اسے استعمال کرتا ہے اور پھر دنیا اس کی تمام قوتیں اس کے سامنے دم توڑ دیتی ہیں لیکن قوت کا استعمال وہ صرف اس وقت کرتا ہے جب انتہائی ناگزیر ہو۔ یہ صفت صرف اللہ کی ہی ہے کہ جب اپنی قوت کا استعمال کرنے پر آئے تو کوئی دوسرا روکنے والا نہ ہو اور اس کی طاقت میں کوئی ضعف نہ آئے۔ اللہ تعالیٰ اپنی قدرت میں زبردست قوت کا مظاہرہ کرتا ہے۔ اسی لئے اسے متین کہا جاتا ہے۔ یہ اسم جمالی ہے۔ اس کے اعداد ۵۰۰ ہیں۔ اس کے مقرب فرشتے کا نام حرفائیل ہے جس کے تحت ۴ فرشتے ہیں ان میں سے ہر افسر فرشتے کے پاس ۵۰۰ صفیں ہیں، ہر صف میں ۵۰۰ فرشتے ہیں۔

چلنے کی قوت میں اضافہ کرنا

ایسے بچے جو چلنے پھرنے کی عمر کو پہنچ کر بھی نہ چلیں، وجہ خواہ کچھ بھی ہو تو ایسے بچوں کو اسم مبارک یا متین روزانہ اول و آخر ۵ مرتبہ درود پاک کے ساتھ ۵۰۰ سو مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے ۲۱ دن تک پلائیں، انشاء اللہ بچہ چلنے لگے گا۔ اس کے علاوہ اگر یہی عمل ۱۱ دن تک زیتون کے تیل پر دم کر کے بچے کے جسم پر اچھی طرح مالش کی جائے تو بھی نتائج حاصل ہوتے ہیں۔

بیماری کے بعد کمزوری کا علاج

اگر کوئی شخص کسی لمبی بیماری میں مبتلا ہو، صحت یاب ہونے کے بعد اس کے جسم میں اتنی کمزوری آگئی ہو کہ وہ اٹھ بیٹھ نہ سکتا ہو۔ ڈاکٹر حکیم اس کی کمزوری کا علاج کر کے پریشان ہو رہے ہوں کہ اس شخص میں قوت کیوں نہیں آرہی اور دوائی کدھر جا رہی ہے۔ ایسی صورت میں اسم پاک یا متین کو ۱۱۰۰ مرتبہ اول و آخر ۱۱ مرتبہ درود پاک کے ساتھ پڑھ کر پانی پر دم کر کے مریض کو پلایا جائے، عمل کی مدت ۴۰ دن ہے۔ ان ۴۰ دنوں میں نہ صرف مریض کی قوت بحال ہو جاتی ہے بلکہ وہ پہلے سے بھی زیادہ قوت کا حامل ہو جاتا ہے۔ ایسے مریض پر اسم مبارک یا متین کا دم بھی کیا جاتا ہے اور گلے میں اس کا نقش ڈالا جاتا ہے۔

مشکل کام میں سہولت

جناب امام علی بونی فرماتے ہیں کہ اپنا کوئی کام جو بہت مشکل ہو اور اسے کرنے کی تدابیر کرتے ہوئے ہار گئے ہوں اور وہ کام کسی صورت ہوتا ہوا نظر نہ آتا ہو تو ایسے میں اسم پاک یا متین کی مداومت کرنے سے وہ مشکل کام نہ صرف آسان ہو جاتا ہے بلکہ انسان اسے سرانجام بھی دیدیتا ہے۔ ایسی کوئی مشکل مہم اگر کسی شخص کو درپیش ہو تو وہ اسم مبارک یا متین کو ۷۰۷ مرتبہ روزانہ اول و آخر ۷ مرتبہ درود پاک کے ساتھ ۷۰ دن تک پڑھے۔ اول تو پہلے دن سے ہی اس مشکل کام کی راہیں آسان ہونا شروع ہو جائیں گی۔ اور اس کی مشکلات میں کمی آنا شروع ہو جائے گی ورگرنہ عمل پورا ہونے کے بعد وہ کام انتہائی آسان ہو کر اپنے منطقی مقام کو پہنچے گا۔

قسط نمبر: ۱۴

اللہ کے نیک بندے

از قلم: آصف خان

یہ سن کر تو حضرت جنید بغدادیؒ نے فرمایا۔ ''ابو محمد! مجھ سے زیادہ تلاوت قرآن کا حق دار کون ہوسکتا ہے، تم دیکھتے نہیں کہ حق تعالیٰ میرے صحیفۂ عمر کو لپیٹ رہا ہے، اس عالم میں انسان کو جو کچھ کرسکے اسے کرلینا چاہئے۔''

جب سورۂ بقرہ کی ۷۰ ویں آیت پر پہنچے تو ایک لمحے کے لئے ٹھہر گئے، پھر آپ نے کسی قدر بلند آواز میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کہا اور شہباز معرفت کی روحِ آسمانوں کی طرف پرواز کرگئی۔

دریائے دجلہ کے مغرب میں واقع ''شونیزیہ'' کے قبرستان میں اپنے مرشد حضرت سری سقطیؒ کے قریب آسودۂ خاک ہوئے۔

آپ کے خلیفہ شیخ ابو محمد جریریؒ کا بیان ہے کہ حضرت شیخ جنید بغدادیؒ کے پڑوس میں ایک گھوڑا تھا جس پر ایک مجنوں شخص پڑا رہتا تھا، جب آپ کا جنازہ اٹھا تو وہ مجنوں بھی قبرستان پہنچا اور اپنے ہاتھوں سے حضرت جنید بغدادیؒ کو مٹی دی، پھر جب لوگ واپس آنے لگے تو وہ مجنوں ایک ٹیلے پر چڑھ گیا اور مجھے مخاطب کرکے کہنے لگا۔

''ابو محمد! کیا تمہارا خیال ہے کہ اپنے سردار کو کھو دینے کے بعد میں دوبارہ اس گھوڑے پر واپس جاؤں گا؟''

یہ کہہ کر اس مجنوں نے بڑے پرسوز لہجے میں مندرجہ ذیل اشعار پڑھے۔

''ہائے افسوس! ان لوگوں کے فراق میں جو ہدایت کا چراغ تھے اور شیطان کے حملوں سے بچنے کے لئے قلعہ تھے۔''

''اور شہد تھے اور ابر تھے اور پہاڑ تھے اور نیکی تھے اور امن تھے اور سکون تھے۔''

''ہمارے لئے زمانہ میں کوئی انقلاب نہیں ہوا، یہاں تک کہ موت نے ان کی زندگی ختم کردی۔''

''اب ساری چنگاریاں ہمارے دل ہیں اور تمام چشمے ہماری آنکھیں ہیں۔'' مجنوں کی صورت نہیں دیکھی۔

حضرت جنید بغدادیؒ نے فرمایا۔ ''جب فرشتوں نے مجھ سے پوچھا کہ تیرا رب کون ہے تو میں نے کہا۔ جب میں روز اول میں شہنشاہ کے حضور میں عرض کرچکا ہوں کہ تو ہی میرا رب ہے تو پھر غلاموں کو کیا جواب دوں؟ میری بات سنتے ہی فرشتے یہ کہتے ہوئے چلے گئے کہ ابھی تک اس پر محبت کا نشہ طاری ہے۔''

حضرت شیخ ابو محمد جریریؒ نے خواب میں دیکھا تو عرض کیا۔

''سیدی! حق تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟''

''اللہ کی رحمت کے سوا کچھ کام نہیں آیا، ساری عبادتیں اور ریاضتیں رائیگاں گئیں۔'' حضرت جنید بغدادیؒ نے فرمایا۔ ''بس وہ دو رکعتیں شمار کی گئیں جو میں آدھی رات کو پڑھا کرتا تھا، باقی تمام معیارات اور قیاسات بیکار ثابت ہوئے۔''

ایک دن حضرت شیخ ابوبکر شبلیؒ پیر و مرشد کے مزار مبارک پر حاضر تھے۔ کسی شخص نے کوئی مسئلہ پوچھا تو آپ نے حضرت جنید بغدادیؒ کی قبر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا۔

''اولیاء اللہ کی زندگی اور موت یکساں ہوتی ہے، میں مرنے کے بعد بھی پیر و مرشد سے اتنی ہی حیا رکھتا ہوں جتنی آپ کی زندگی میں تھی۔''

حضرت رابعہ بصری رحمۃ اللہ علیہا

تاریخ ولادت: ۹۷ھ

تاریخ وفات: ۱۵۸ھ

آخری آرام گاہ: بصرہ (عراق)

تصوف میں پہلی خاتون جنہیں شہرت دوام حاصل ہوئی۔ بچپن ہی میں ماں باپ کا سایہ سر سے اٹھ گیا۔ انتہائی غربت و افلاس کے باوجود آپ نے اپنی تعلیم جاری رکھی۔ روایت ہے کہ حضرت رابعہ بصریؒ نے قرآن کریم حفظ کیا تھا اور آپ کو احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی پورا عبور حاصل تھا، ایک بار بصرہ میں شدید قحط پڑا، بھوک سے مجبور ہوکر رشتے داروں

نے آپ کو عتیق نامی سوداگر کے ہاتھوں فروخت کردیا، پھر دورِ غلامی میں آپ کی روحانیت کے اسرار کھلے، مشہور ہے کہ حضرت امام حسین بصریؒ جیسے عظیم جلیل بزرگ بھی آپ کی خدمت میں حاضر ہوا کرتے تھے۔

انسان جلد باز بھی ہے ناشکرا بھی اور ظالم بھی، بنی نوع آدم کی ان ہی کیفیات اور جذبات کو خالق کائنات نے بڑے عجیب پیرائے میں بیان کیا ہے، کبھی کہا گیا کہ جب ہم اسے رنج والم دیتے ہیں اور کسی آزمائش میں مبتلا کردیتے ہیں تو بار بار آسمان کی طرف دیکھتا ہے اور نہایت شکستہ وغم زدہ لہجے میں کہتا ہے کہ اس پر میرا کوئی اختیار نہیں، یہ سب تو آسمان کی طرف سے ہے، پھر جب ہم اس کی گریہ وزاری سن کر اس کے سروں سے بلاؤں کو ٹال دیتے ہیں اور اسے اپنی نعمتوں سے سرفراز کردیتے ہیں تو وہ بطور فخر کہتا ہے کہ "یہ سب کچھ میرے زور بازو کا نتیجہ ہے۔" انسان کے اسی منافقانہ جذبے کا نام ظلم ہے۔ "شکست وریخت" کو اللہ کے فیصلوں سے تعبیر کرتا ہے اور فتوحات کو اپنی کوشش وتدبر کا نتیجہ قرار دیتا ہے۔

ناشکرا اس لئے ہے کہ اللہ کی بخشی ہوئی بے شمار نعمتوں کو بے دریغ اپنے استعمال میں لاتا ہے مگر دینے والے کی بے مثال فیاضوں کا اعتراف نہیں کرتا، گردش روز وشب کو محض ایک اضطراری عمل سمجھتا ہے کہ ٹھنڈی ہوائیں چل رہی ہیں، سو چلتی ہی رہیں گی۔ بارش ہو رہی ہے، سو ہوتی ہی رہے گی۔ مگر جب اچانک اس نظام میں خلل پڑ جاتا ہے تو پھر آسمان کی طرف منہ اٹھا کر چیخنے لگتا ہے۔

"ہوائیں بند کیوں ہوگئیں اور بارش کیوں رک گئی؟ اے ہواؤں کے چلانے والے ہواؤں کو چلا اور اے پانی کے برسانے والے پانی برسا۔"

پھر جب مرغوب ہوائیں نہیں چلتیں اور زمین کو زندگی بخشنے والا پانی نہیں برستا تو یہی ناشکرے لوگ بزرگان دین کی خانقاہوں کا رخ کرتے ہیں، کھلے میدانوں میں نماز استسقاء پڑھتے ہیں، صدقات وخیرات بھی کرتے ہیں مگر بعض اوقات پانی پھر بھی نہیں برستا، گویا انسان کے گناہ اتنے زیادہ ہوتے ہیں کہ رحمت باری جوش میں نہیں آتی۔ قدرت طے کرتی ہے کہ اب ناشکر گزاروں کی اس بستی کو سزا دیئے بغیر نہیں چھوڑا جائے گا۔

یہ غالباً ۱۰۵ھ کا واقعہ ہے کہ تاریخی شہر بصرہ بھی خوفناک قحط کی لپیٹ میں آگیا، بقول حضرت شیخ سعدیؒ ۔

یکے قحط سالی شد اندر دمشق
کہ یاراں فراموش کردند عشق

(ایک بار دمشق میں ایسا قحط پڑا کہ یار لوگ عشق وعاشقی جیسی چیز کو بھی فراموش کر بیٹھے)

بصرہ میں بھی کچھ ایسا ہی قحط پڑا تھا کہ لوگ نہ صرف محبت کے لطیف ونازک جذبات کو بھول گئے تھے بلکہ ان کے سینے نفسانی خواہشوں کے ہجوم سے بھر گئے تھے، وہ اپنے شکم کی آگ بجھانے کے لئے اپنے ہم جنسوں کو ارزاں داموں پر فروخت کر رہے تھے۔ اولادیں، ماں باپ پر گراں تھیں اور اولادوں پر ماں باپ ایک بوجھ تھے، بیویاں شوہروں کے لئے باعث آزار تھیں اور بہنیں بھائیوں کے لئے ایک مستقل عذاب بن گئی تھیں۔ خاندانی اور علاقائی رشتوں کا تو ذکر ہی کیا، خونی رشتوں بھی بے اعتبار ٹھہرے تھے۔ عجیب نفسانفسی کا عالم تھا، ماں باپ اولادوں سے ہاتھ چھڑا رہے تھے، بھائیوں نے بہنوں سے منہ پھیر لیا تھا اور دوست ایک دوسرے کو پہچاننے سے گریزاں تھے، بھوک کا عفریت اپنا خونی دہن کھولے کھڑا تھا اور تمام انسانی رشتے، احساسات وجذبات، عقائد ونظریات اس کی خوراک بنتے جا رہے تھے۔

اسی ہولناک فضا میں بصرہ میں ایک چھوٹے سے خاندان پر قیامت گزر گئی، یہاں چار بہنیں رہا کرتی تھیں جن کے ماں باپ دنیا سے رخصت ہوگئے تھے، بظاہر کوئی نگراں اور کفیل نہیں تھا، یہ سب بہنیں مل کر محنت مزدوری کیا کرتی تھیں، مگر جب شہر بصرہ قحط کی لپیٹ میں آیا تو سارے کاروبار دم توڑ گئے اور مزدوریاں ختم ہوگئیں، نوعمر لڑکیوں نے دو تین فاقے تو برداشت کرلئے مگر جب بھوک حد سے گزری تو کسی کو اپنا ہوش نہیں رہا۔ بھیک تک کی نوبت آگئی مگر کوئی کیسے بھیک دیتا کہ دینے والے کے پاس خود کچھ نہیں تھا، یہ تمام بہنیں زرد چہروں اور پتھرائی ہوئی آنکھوں سے آسمان کی طرف دیکھ رہی تھیں کہ بصرہ کا مشہور تاجر عتیق ادھر سے گزرا، فاقہ زدہ بہنوں نے آسودہ حال شخص کے سامنے دست سوال دراز کردیا۔

"خدا کے لئے ہمیں کچھ کھانے کو دو، ورنہ کچھ دیر بعد ہماری

سانسوں کا رشتہ ہمارے جسموں سے منقطع ہو جائے گا۔"

تاجر عتیق نے سب سے چھوٹی بہن کی طرف دیکھا جو خاموش بیٹھی تھی۔ "لڑکی! تجھے بھوک نہیں ہے؟"

"بہت بھوک ہے۔" سب سے چھوٹی بہن نے نقاہت زدہ لہجے میں جواب دیا۔

"تو پھر کسی سے روٹی کیوں نہیں مانگتی؟" تاجر نے سوال کیا۔

"جس سے مانگنا چاہئے اسی سے مانگ رہی ہوں۔" لڑکی نے بڑا عجیب جواب دیا۔

"تو پھر تجھے ابھی تک روٹی کیوں نہیں ملی؟" تاجر عتیق نے حیران ہو کر دوسرا سوال کیا۔

"جب وقت آئے گا تو وہ بھی مل جائے گی۔" لڑکی کا انداز گفتگو مبہم تھا مگر لہجے سے بڑی استقامت جھلک رہی تھی۔

تینوں بڑی بہنیں چھوٹی بہن کی بے سروپا باتوں سے بیزار تھیں اس لئے جھنجھلا کر بولیں۔ "یہ ہم سب کا وقت برباد کر رہی ہے، آپ اسے یہاں سے لے جائیں۔"

"یہ لڑکی بڑے کام کی ہے، میں اسے لے کر ہی جاؤں گا" تاجر عتیق نے تینوں بہنوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا اور ایک مخصوص رقم ان کے حوالے کر دی۔

"چلو لڑکی" تاجر نے چھوٹی بہن سے کہا۔ "اب تم میری ملکیت ہو۔"

لڑکی نے اپنی بہنوں کی طرف دیکھا، اس کی آنکھوں میں آنسو تھے مگر ہونٹوں پر کوئی حرف شکایت نہیں تھا، وہ تاجر عتیق کے ساتھ چپ چاپ چلی گئی۔ اس نے کئی بار مڑ کر دیکھا، لڑکی کی آنکھوں میں بس ایک ہی سوال تھا۔

"کیا تم نے چند روٹیوں کے لئے اپنی چھوٹی بہن کو فروخت کر دیا ہے؟"

تینوں بہنوں نے کوئی جواب نہیں دیا، انہیں بھوک کی عفریت سے نجات مل گئی تھی اور تاجر کے دیئے ہوئے سکے گننے میں مصروف تھیں، پھر انہیں اپنی چھوٹی بہن کی آنکھوں میں لرزنے والی معصوم حسرتیں اور کانپتے ہوئے سوالات کس طرح نظر آتے؟ آخر لڑکی نظروں سے اوجھل ہو گئی اور ضرورت کے بے رحم ہاتھ نے خونی رشتوں کو جدا کر دیا۔

عام طور پر یہی روایت مشہور ہے کہ تینوں بڑی بہنوں نے مل کر چھوٹی بہن کو تاجر عتیق کے ہاتھوں فروخت کر دیا تھا، مگر بعض روایات میں یہ بھی درج ہے کہ بھوک سے تنگ آکر چاروں بہنیں گھر سے نکلیں، وہ بصرہ چھوڑ کر کسی ایسے شہر میں جانا چاہتی تھیں جہاں ضروریات زندگی میسر آسکیں، ابھی وہ راستے ہی میں تھیں کہ اچانک کسی گوشے سے ایک قوی ہیکل شخص نمودار ہوا اور اس نے چھوٹی بہن کو پکڑ لیا۔ اجنبی مرد کے خوف سے تینوں بہنیں ایک طرف بھاگ کھڑی ہوئیں اور پھر اس سفاک شخص نے سات آٹھ سالہ معصوم بچی کو بصرہ کے ایک مال دار تاجر عتیق کے ہاتھوں فروخت کر دیا، اس طرح ایک معصوم بچی اپنے کارواں سے بچھڑ کر ایک صاحب ثروت انسان کی کنیز بن گئی۔

نوعمر ہونے کے باوجود وہ لڑکی انتہائی مشقت اور ذمے داری کے ساتھ اپنا کام پورا کرتی اور مالک کو کسی قسم کی شکایت کا موقع نہ دیتی، یہاں تک کہ اسی عالم میں کئی سال گزر گئے، اب اس لڑکی کی عمر بارہ تیرہ سال کے قریب تھی، جیسے جیسے عمر بڑھتی جارہی تھی لڑکی کے ذوق عبادت میں اضافہ ہوتا جارہا تھا، گھر کا کام کرنے کے بعد وہ رات رات بھر عبادت میں مصروف رہتی، پھر صبح ہوتے ہی اپنے آقا کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے گھر کے کاموں میں مشغول ہو جاتی، آخر شدید محنت نے اس معصوم جان کو تھکا ڈالا۔

"کیا تو بیمار ہے؟" لڑکی کے چہرے پر تھکن کے آثار دیکھ کر ایک دن مالک نے پوچھا۔

لڑکی نے نفی میں آقا کی بات کا جواب دیتے ہوئے کہا۔ "کیا میں اپنے فرائض کی ادائیگی میں کسی کوتاہی کی مرتکب ہو رہی ہوں؟"

مالک نے اس کے کام کی تعریف کی اور ساتھ ہی یہ بھی کہا کہ وہ اپنی صحت کا خیال رکھے۔

لڑکی نے آقا کا حکم سنا اور سر جھکا دیا مگر اس کے معمولات میں کوئی کمی نہیں آئی، وہ اجالے میں دنیاوی مالک کی خدمت انجام دیتی اور اندھیرے میں مالک حقیقی کے سامنے سجدہ ریز ہو جاتی۔

ایک دن اتفاق سے نصف شب کے قریب آقا کی آنکھ کھل گئی وہ اپنے کمرے سے نکل کر ٹہلنے لگا، اچانک اس کی نظر کنیز کی کوٹھڑی پر پڑی، وہاں چراغ جل رہا تھا۔

"یہ کنیز ابھی تک جاگ رہی ہے؟" آقا نے بڑی حیرت کے ساتھ سوچا اور کنیز کے جاگنے کا سبب جاننے کے لئے کوٹھڑی کی طرف بڑھا، دروازہ کھلا ہوا تھا، مالک دبے قدموں اندر داخل ہوا، اب اس کی آنکھوں کے سامنے ایک ناقابل یقین منظر تھا، کنیز سجدے کی حالت میں تھی اور دبی دبی سسکیاں ابھر رہی تھیں، مالک کی حیرت میں کچھ اور اضافہ ہو گیا، وہ آہستہ آہستہ آگے بڑھا، پھر اس نے کان لگا کر سنا۔ کنیز انتہائی رقت آمیز لہجے میں دعا مانگ رہی تھی۔

"اے اللہ! تو میری مجبوریوں سے خوب واقف ہے، گھر کا کام مجھے تیری طرف آنے سے روکتا ہے، تو مجھے اپنی عبادت کے لئے پکارتا ہے مگر میں جب تک تیری بارگاہ میں حاضر ہوتی ہوں نمازوں کا وقت گزر جاتا ہے، اس لئے میری معذرت قبول فرمالے اور میرے گناہوں کو معاف کردے۔"

مالک نے کنیز کی گریہ وزاری سنی تو خوف خدا سے لرزنے لگا۔ روایت ہے کہ اس واقعے سے پہلے تاجر عتیق ایک ظالم شخص تھا، اپنے غلاموں اور کنیزوں سے بے پناہ مشقت لیتا تھا اور انہیں پیٹ بھر کر کھانا تک نہیں دیتا تھا، آج رات ایک کنیز کو اس طرح سجدہ ریز دیکھا تو پتھر دل پگھل گیا اور اسے اپنے ماضی پر ندامت ہونے لگی۔ الٹے قدموں واپس چلا آیا اور رات کا باقی حصہ جاگ کر گزار دیا، پھر صبح ہوتے ہی کنیز کی کوٹھڑی میں پہنچا اور کہنے لگا۔

"آج سے تم آزاد ہو، جہاں چاہو چلی جاؤ۔"

"مگر میں تمہاری دی ہوئی قیمت ادا نہیں کرسکتی۔" کنیز نے حیران ہو کر کہا۔

"میں تم سے کوئی قیمت نہیں مانگتا مگر ایک چیز کا سوال کرتا ہوں۔" تاجر عتیق لہجے میں عاجزی کا اظہار ہو رہا تھا۔ "میری طرف سے کی جانے والی تمام زیادتیوں کو اس ذات کے صدقے میں معاف کردو جس کی عبادت تم راتوں کی تنہائی میں چھپ کر کرتی ہو۔"

"میں نے تمہیں معاف کیا، میرا مالک تمہیں ہدایت دے۔" یہ کہہ کر کنیز چلی گئی۔

یہ معصوم اور یتیم بچی اور شب بیدار کنیز مشہور عارفہ حضرت رابعہ بصری تھیں۔

☆☆

بصرہ میں ایک عابد وزاہد شخص اسمٰعیل رہا کرتے تھے، ان کی مالی حالت انتہائی شکستہ تھی مگر اپنی فطری قناعت کے سبب کبھی کسی کے سامنے دست سوال دراز نہیں کرتے تھے۔ شیخ اسمٰعیلؒ کی تین بیٹیاں تھیں جس رات چوتھی بیٹی حضرت رابعہؒ پیدا ہوئیں شیخ اسمٰعیل کی بے سروسامانی کا یہ عالم تھا کہ چراغ جلانے کے لئے گھر میں تیل تک نہیں تھا۔ حضرت رابعہؒ کی والدہ نے شوہر سے کہا کہ وہ کسی پڑوس سے کچھ پیسے قرض لے لیں، شیخ اسمٰعیلؒ نے اپنی ذات کے لئے کبھی کسی کے آگے ہاتھ نہیں پھیلایا تھا مگر جب شریک حیات نے بار بار کہا تو آپ رات کی تاریکی میں گھر سے نکل کھڑے ہوئے اور پڑوسی کے دروازے پر پہنچ کر دستک دی، پڑوسی گہری نیند سویا ہوا تھا، اس لئے اس نے دستک کی آواز نہیں سنی۔ شیخ اسمٰعیلؒ کچھ دیر تک دروازہ کھلنے کے انتظار میں کھڑے رہے مگر جب پڑوسی کے قدموں کی چاپ تک سنائی نہیں دی تو آپ خاموشی کے ساتھ لوٹ آئے۔

حضرت رابعہ بصریؒ کی والدہ نے شوہر کو خالی ہاتھ آتے دیکھا تو پریشان لہجے میں کہا۔ "کیا پڑوسی نے مدد کرنے سے انکار کردیا؟"

"کہاں کی مدد اس نے تو دروازہ تک نہیں کھولا۔" شیخ اسمٰعیلؒ نے افسردہ لہجے میں فرمایا۔

"بڑی حیرت کی بات ہے۔" حضرت رابعہ بصریؒ کی والدہ نے اس طرح کہا جیسے انہیں شوہر کی بات پر یقین نہ آیا ہو۔

"آپ کو حیرت کیوں ہے؟" شیخ اسمٰعیل نے فرمایا۔ "جو لوگ ایک دروازے کو چھوڑ کر دوسرے دروازے پر دستک دیتے ہیں ان کا یہی حال ہوتا ہے۔" یہ کہہ کر آپ اپنے کمرے میں چلے گئے۔

شیخ اسمٰعیلؒ بہت دیر تک بستر پر لیٹے ہوئے کروٹیں بدلتے رہے، آپ کو پڑوسی کے اس رویئے پر بہت دکھ ہوا تھا، اس کے ساتھ ہی اس بات کا بھی نہایت قلق تھا کہ آپ اس کے دروازے پر کیوں گئے تھے؟ یہ ذہنی کشمکش بہت دیر تک جاری رہی اور پھر اسی عالم میں آپ کو نیند آگئی۔

(باقی آئندہ)

اگرچہ بت ہیں زمانہ کی آستینوں میں
مجھے ہے حکم اذاں لا الٰہ الا اللہ

ابوالخیال فرضی

صوفی الہلال حج کے سفر سے واپس ہوئے تو دنیاوی رسم ورواج کے مطابق انہوں نے احباب واقارت کو کھانے پر مدعو کیا اور باقاعدہ دعوت نامے اس طرح جاری کئے جس طرح بیاہ شادیوں میں دعوت نامے جاری ہوتے ہیں، ایک دعوت نامہ خاکسار کو بھی موصول ہوا تھا اور دعوت نامہ کے ساتھ ساتھ ان کا فون بھی آیا تھا۔ انہوں نے تقاضہ کیا تھا کہ فرضی صاحب اس دعوت میں آپ کا آنا بہت ضروری ہے، میں نے عرض کیا تھا الحاج صوفی الہلال صاحب میں اس طرح کی دعوتوں میں شرکت نہیں کرتا۔ انہوں نے کہا، جانتا ہوں لیکن میری خواہش ہے کہ اس دعوت میں آپ تشریف لائیں۔ اگر آپ تشریف نہ لائے تو میں یہ سمجھوں گا کہ میرا حج قبول نہیں ہوا، ان کی یہ عجیب وغریب دھمکی سن کر میں تڑپ اٹھا اور مجھے تقریب میں پہنچنے کا وعدہ کرنا پڑا، میں تقریب میں کچھ لیٹ پہنچا تو میں نے دیکھا کہ صوفیوں اور مولویوں کا ایک سیلاب تھا جو صوفی الہلال کے گھر امنڈ پڑا تھا۔ ہمارے حضرات صوفیا اور علماء دعوت کو کتنی اہمیت دیتے ہیں اس کا اندازہ اس تقریب سے ہو رہا تھا۔

حج ایک عبادت ہے اس عبادت کی ادائیگی کے بعد دعوتیں کیوں کی جاتی ہیں اور اپنے نام کے شروع میں حاجی اور الحاج جیسے پرتکلف الفاظ کیوں لکھے اور بولے جاتے ہیں، اس کا جواب مجھے آج تک نہیں مل سکا۔ جواب نہ ملنے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ جن لوگوں کو اس بات کا جواب دینا چاہئے تھا وہ خود اس ''مرض'' میں مبتلا تھے اور حج کرنے کے بعد خود کو الحاج لکھنے اور کہلانے کا داعیہ رکھتے تھے۔ صوفی الہلال کے ذوق وشوق کا عالم تو یہ تھا کہ جب یہ حج کے سفر پر جا رہے تھے انہوں نے اپنے بیگ اور اپنے بریف کیس پر حج کرنے سے پہلے ہی ''الحاج صوفی الہلال'' لکھ دیا تھا۔ میں بھی انہیں چھوڑنے ایئرپورٹ تک گیا تھا، میں نے ان کا سامان دیکھ کر ان سے کہا تھا کہ ابھی تو آپ نے حج کا ارادہ کیا ہے، ابھی آپ حاجی نہیں بنے ہیں تو پھر آپ نے پیشگی خود کو ''الحاج'' کیوں لکھ دیا ہے۔

انہوں نے نابالغ لڑکیوں کی طرح شرماتے ہوئے کہا۔ ہم نے اپنے بڑوں سے سنا ہے کہ جب کسی نیکی کا ارادہ کرو تو نیکی اسی وقت قبول کر لی جاتی ہے اور کراماً کاتبین اسی وقت نامۂ اعمال میں ثواب درج کر دیتے ہیں۔ جب ہم نے حج کا ارادہ کرنے کے بعد لاکھوں روپے برائے حج خرچ بھی کر دیا ہے تو کیا پھر بھی ہم حاجی کہلانے کے حق دار نہیں بنے؟ میں لاجواب سا ہو گیا لیکن پھر بھی میں نے انہیں سمجھانے کے لئے کہا۔

صوفی محترم مسئلہ یہ ہے.........

انہوں نے کھٹ سے میری بات کاٹ دی اور صوفیانہ انداز میں بولے، آپ اس دور جدید میں بھی مسائل کی باتیں کرتے ہیں، میں آج سے پہلے بھی دسیوں بار آپ سے یہ کہہ چکا ہوں کہ یہ دور مسائل کا نہیں فضائل کا دور ہے، یہ ایک ایک رن بنانے کا دور نہیں یہ تو چوکے چھکے مارنے کا دور ہے، اس دور میں جب دوران گشت ایک بار سبحان اللہ کہہ کر انسان جنت کا حق دار بن جاتا ہے تو پھر اس کو مسائل کے انبار اپنے سر پر اٹھانے کی کیا ضرورت ہے، ان کی بات اس قدر عالمانہ مدبرانہ تھی کہ مجھے اپنی چونچ بند کرنی پڑی اور میں اسی وقت فضائل اعمال کا قائل ہو کر رہ گیا۔

جب میں ان کی اس نورانی تقریب میں پہنچا تو میں نے دیکھا کہ دنیا بھر کے تمام صوفی تمام مولوی اور تمام منشی اور نیم ولی اللہ اپنے ہاتھوں میں پلیٹیں اٹھائے پھر رہے تھے، جی ہاں اس نورانی تقریب میں بھی جو دنیاداری کے رسم ورواج ادا کرنے کے لئے منعقد کی گئی تھی کھڑے کھڑے کھانے کا اہتمام کیا گیا تھا، میں نے دیکھا کہ صوفیوں کی ایک لائن سیخ کے کباب وصول کرنے کے لئے لگی ہوئی تھی، اس لائن میں وہ تمام صوفیا لگے ہوئے تھے کہ جن کا حلیہ دیکھ کر ذریات شیاطین کو بھی پسینے چھوٹ جاتے ہیں۔ صوفی زالزال، صوفی اذا جاء، صوفی مسکین، صوفی

قالوبلیٰ، صوفی ہل من مزید، صوفی شہتوت، مولوی جان ہند، منشی تریاق علی، منشی مروارید وغیرہ اپنی شرعی داڑھیوں سمیت لائن میں اس طرح کھڑے ہوئے تھے جیسے اس رزق حلال کی تلاش میں ہوں جو مفت بٹ رہا ہو، یہ سب حضرات اس طرح نیت باندھے کھڑے تھے نہایت خشوع وخضوع کے ساتھ قطار میں لگے ہوئے تھے کہ انہیں اپنی داڑھیاں کھجانے کی بھی فرصت نہیں تھی۔

صوفی الہلال مجھے دیکھ کر چہک اٹھے اور بولے۔ فرضی صاحب بس آپ آگئے تو میرا حج قبول ہوگیا۔

صوفی جی، میرا اپنا خیال تو یہ ہے کہ آپ کا حج اسی وقت قبول ہوگیا تھا جب آپ شکم مادر میں تھے۔ یہ آپ کیسے کہہ سکتے ہیں؟" انہوں نے تعجب کا اظہار کیا۔

میں بولا۔ کیا آپ کا عقیدہ نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ عالم الغیب ہے، وہ صدیوں پہلے بھی اس بات کی خبر رکھتا ہے کہ کون کہاں پیدا ہوگا اور کون حاجی بنے گا اور کون پاجی۔ صوفی جی! میرا کہنا تو یہ ہے کہ عبادت کی توفیق اسی کو دی جاتی ہے جس کی عبادت کو قبول کرنے کا فیصلہ کرلیا جاتا ہے۔

یہی تو وہ باتیں ہیں جن کی بنا پر آپ کو مدبر وقت مانا جاتا ہے۔

لیکن صوفی جی، اپنے دامن میں اتنا بہت سارا تدبر رکھتے ہوئے بھی میں ابھی تک امیر الہند نہیں بن سکا جب کہ میرے دیکھتے دیکھتے کئی لوگ امیر الہند بن گئے اور میں حسرت بھری نظروں سے انہیں دیکھتا رہا۔

صبر کریں۔" وہ بولے" ایک دن آپ امام الہند بنیں گے۔

لیکن امام الہند تو مولانا ابوالکلام آزاد کو کہا جاتا ہے۔

فرضی صاحب! جب ہمارے ہندوستان میں کئی امیر الہند ہوسکتے ہیں تو کئی امام الہند کیوں نہیں ہوسکتے، اس بارے میں کیا فرماتے ہیں علماء دین وشرح متین کیا کسی ایک فرد واحد کی اجارہ داری کسی ایک لقب پر شرعاً جائز ہے؟

ابھی ہماری بات چیت چل ہی رہی تھی کہ صوفی صواد ضواد آکر مخل ہوگئے اور کہنے لگے۔

کیا چہ میگوئیاں ہورہی ہیں؟

کچھ نہیں۔" میں نے کہا" آپ جیسے حضرات مدبرین کے مستقبل کے بارے میں غور وفکر کررہے تھے کہ اُن اچھے دنوں میں آپ پر کیا گزرے گی جو آئندہ پیش آنے والے ہیں۔

صوفی الہلال میری بات کاٹ کر بولے۔ آیئے فرضی صاحب پہلے اپنے پیٹ کا حق ادا کردیجئے پھر بعد میں حقوق العباد پر غور وفکر کریں گے۔

ان کے مخلصانہ مشورے کے بعد میں سلاد کی پلیٹ کی طرف بڑھا تو مجھے دھچکا لگا کہ سلاد تو نمٹ چکی تھی وہاں تو صرف گاجر کے کچھ ٹکڑے پڑے ہوئے تھے جو بے چارے اس بات کی شکایت کررہے تھے کہ انہیں سلاد کے شائقین نے نظر انداز کردیا تھا، مجھے ان پر رحم آیا، میں نے چند ٹکڑے اٹھا کر اپنی پلیٹ میں رکھ لئے۔

صوفی صواد ضواد سلاد کی پلیٹ کا یہ حشر دیکھ کر بولے۔ اس قوم کو سلیقہ نہیں ہے۔

صوفی جی اگر ہم ذرا پہلے آجاتے تو ہم بھی لوٹ کھسوٹ سے باز نہیں آتے۔ اکابرین نے سلاد کے بارے ہی میں صدیوں سے پہلے یہ فرمادیا تھا کہ پہلے آیئے پہلے پایئے اور مسلمانوں کی دعوتوں میں نفسا نفسی کا عالم ہوتا ہے یہاں کون کس کی پرواہ کرتا ہے آپ اُدھر دیکھ لیجئے کہ چاٹ والی قطاروں میں لوگ کس طرح مارا ماری کررہے ہیں، ہر شخص اس طرح چاٹ پر ٹوٹ رہا ہے کہ جیسے وہ پہلی اور آخری بار چاٹ کھانے کی فضیلت سے بہرہ ور ہورہا ہے، صوفی جی اس طرح کی محفلوں میں ہمت مردانہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ اگر یہاں بھی ہم اپنی داڑھیوں اور کرتوں کی عزت بچانے میں لگ جائیں تو پھر محرومی کے سوا اور کچھ ہاتھ نہیں لگے گا۔

چلئے پھر پانی بتاشوں پر حملہ آور ہوتے ہیں، میں نے دیکھا کہ ان کے منہ میں پانی سیل رواں کی طرح آرہا تھا، مجھے ان پر رحم بھی آیا لیکن میں نے عرض کیا کہ میں محفلوں میں چاٹ بازی کرنے کا عادی نہیں ہوں۔

کیا فرضی بھائی! آپ کو چاٹ کھانے کا شوق نہیں ہے۔

بہت زیادہ شوق ہے لیکن میں چاٹ اسی جگہ کھانا پسند کرتا ہوں جہاں میرے اور اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہ ہو۔

سبحان اللہ۔ انہوں نے اپنی داڑھی پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا، اس میں کیا حکمت ہے؟

دراصل" میں نے کہا" اللہ میاں کسی کا مذاق نہیں اڑاتے، باقی دوسرے دیکھنے والوں کا کوئی بھروسہ نہیں کہ کب کس کے لتے لے لیں اور کب کس کی کھاٹ کھڑی کردیں۔

بھلا، آپ پر کون انگلی اٹھا سکتا ہے، آپ کی تعریف تو اہل بدعت

بھی کرتے ہیں، میں نے کئی بدعتیوں کو دیکھا ہے کہ وہ آپ کی چوکھٹ پر کئی بار سجدہ سہو کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔

وہ تم نے دیکھا ہوگا۔ لیکن میرے ساتھ ایک بار ایسا ہوا کہ میں کسی گلی کے نکڑ پر پانی بتاشوں سے محظوظ ہو رہا تھا اور مجھے گرد و پیش کی خبر نہیں تھی اس وقت میرے ایک شناسا کی نظر مجھ پر پڑ گئی، میرے قریب آ کر بولے، ماشاء اللہ تو آپ اس گلی میں خرمستیاں کرتے ہیں۔

معاذ اللہ، انہوں نے اظہار افسوس کرتے ہوئے کہا۔ پھر کیا ہوا۔

کیا ہوتا، بتاشہ منہ میں جانے سے پہلے مارے شرم کے پھٹ گیا، داڑھی پر تو جو گزری وہ تو گزری ہی لیکن میرا دامن بھی اچھا خاصا داغدار ہوا اور میں اپنی شرمساری کو چھپانے میں بھی پوری طرح ناکام رہا، اس کے بعد میں نے یہ فیصلہ کر لیا تھا کہ چاٹ ایسی جگہ کھانی چاہئے کہ جہاں کراماً کاتبین کو بھی بھنک نہ پڑے۔

لیکن فرضی بھائی ذرا اُدھر دیکھئے، انہوں نے اسی طرف اشارہ کیا جہاں صف بہ صف کھڑے ہوئے علماء کرام چاٹ سے محظوظ ہو رہے تھے۔ صوفی یاقوت تو اس طرح پل رہے تھے کہ جیسے یہ ان کی زندگی کا آخری چانس ہو، وہ کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کر رہے تھے، ان کی یہ کیفیت دیکھ کر میں نے باقاعدہ خود کو ملامت کی اور مجھے بزرگوں کے اس مقولے کی تائید کرنی پڑی کہ جس نے کی شرم اس کے پھوٹے کرم۔

میں اپنی پلیٹ میں گاجر کے چند ٹکڑے لے کر ایک کرسی پر بیٹھ گیا اور اس بات کا انتظار کرنے لگا کہ کوئی جاننے والا آئے اور مجھ پر رحم کھا کر میری پلیٹ اٹھا کر لے جائے اور اس کو ہری بھری کر کے مجھے لوٹا دے، لیکن وہاں تو نفسا نفسی کا عالم تھا۔ ہر شخص کو صرف اپنی فکر تھی۔ اور ہر فرد صرف اپنی پیٹ پوجا میں مصروف تھا، اس دوران صوفی صواد ضواد بھی لاپتہ ہو گئے، پھر جب دفعتاً میری ان پر نظر پڑی تو میں نے انہیں دیکھا کہ وہ کلو واشربوا میں مشغول تھے اور اس طرح کھا رہے تھے کہ جیسے فرقہ پرستوں کا انتقام بریانی اور قورمے سے لے رہے ہوں، اس وقت میں پوری طرح یہ سمجھ گیا کہ میں کتنا بھی تیس مار خاں کیوں نہ ہوں لیکن میں قوم مسلم کی محفلوں میں اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ نعمتوں سے استفادہ کرنے کا اہل نہیں ہوں۔ میری مشکل یہ ہے کہ میں متقی بھی نہیں ہوں، بس ایک بے وجہ کی شرم ہے جو مجھے ہر محفل میں پیش قدمی سے روکتی ہے، میں ان مولویوں کو للچائی ہوئی نظروں سے دیکھ رہا تھا جو نہایت خشوع وخضوع کے ساتھ اکل وشرب میں مصروف تھے اور جنہیں دیکھ کر یہ اندازہ ہو رہا تھا کہ یہ قوم شاید کھانے کے لئے ہی پیدا کی گئی ہے۔ اور ان کا مقصد حیات پیٹ اور پلیٹ ہی ہے، میرے پیٹ میں چوہے کود رہے تھے، میرا بس نہیں چل رہا تھا کہ میں ان کھانے والوں کو ہی کھا جاؤں گا کہ "صوفی تابڑتوڑ میرے قریب آ کر بولے" اماں فرضی صاحب اگر اس طرح ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھے رہو گے تو کس طرح بات بنے گی۔

بھئی مجھے تو شرم آتی ہے۔ "میں نے کہا"

اس طرح کی تقریبات میں شرم کو بالائے طاق رکھ کر آنا چاہئے، یہاں تو جو ہاتھ بڑھادے بس جام وسبو اسی کے ہیں، صوفی نمکین کو دیکھئے، اُدھر دیکھئے جہاں سے لوگ بے تحاشہ کھانا لے رہے ہیں، بیچارے حیرتناک نظروں سے کھانے کو دیکھ رہے ہیں لیکن کھانا لینے کی ہمت نہیں جٹا پا رہے ہیں وہ بھی آپ ہی کی طرح شرما رہے ہیں اور لوگ انہیں روندتے ہوئے اور دھکیلتے ہوئے گزر رہے ہیں، ان پر کوئی رحم کھانے کے لئے بھی تیار نہیں ہے۔

جی ہاں میں بڑبڑایا، جب لوگ کھانے میں مشغول ہوتے ہیں اس وقت رحم کھانے کی گنجائش ہی کہاں ہوتی ہے۔

چلئے اٹھئے، صوفی تابڑتوڑ نے میرا ہاتھ پکڑ کر کہا، چلئے میں آپ کی مدد کرتا ہوں، آپ بھی کسی لائن میں لگ جایئے ورنہ کھانا ختم ہو جائے گا اور آپ بھوکے رہ جائیں گے۔ اللہ کے فضل وکرم سے اس وقت محلے کا ایک لڑکا آیا اور اس نے کہا ابھی لاتا ہوں آپ کے لئے کھانا، آپ کیا کھانا پسند کریں گے ویج یا نون ویج۔

بیٹا نون ویج لاؤ۔ "میں نے اپنی شرم اتارتے ہوئے کہا" ویج کھا کر کیا اپنی عاقبت خراب کرنی ہے۔

صوفی تابڑتوڑ بولے، اگرچہ میں خوب سیر ہو کر کھا چکا ہوں، لیکن اچھا نہیں لگے گا کہ آپ تنہا کھاؤ، میں تھوڑا آپ کا ساتھ دوں گا۔ یہ کہہ کر وہ برابر والی کرسی پر بیٹھ گئے، چند لمحوں کے بعد صوفی الہلال ہماری طر بڑھے اور بولے۔ فرضی صاحب! کیا آپ نے ابھی تک کھانا نہیں کھایا۔

کیسے کھاتا، میں فقیروں کی طرح پلیٹ اٹھائے نہیں پھر سکتا۔

"میرے لہجے میں ناگواری تھی" جب سے یہ طرز دعوت ہمارے سماج میں شروع ہوا ہے ہم جیسے شریف لوگوں کی مَت ماری گئی ہے، میں تو کتنی ہی تقریبات سے فقرہ وفاقہ کے ساتھ واپس آجاتا ہوں۔

اب کیا کریں، فرضی صاحب۔ ''صوفی الہلال بولے۔'' زمانہ کے ساتھ چلنا پڑتا ہے، لوگ بیٹھ کر کھانے کو اب دقیانوسیت سمجھتے ہیں، میں نے بہت چاہا کہ بیٹھ کر کھانے کا اہتمام کروں لیکن میرے بچے نہیں مانے۔

جی ہاں، اس دور میں ایک عذاب یہ بھی ہے کہ جب اولاد کا قد نکل جاتا ہے تو باپ ان سے بہر اعتبار چھوٹا ہو جاتا ہے، اس کی حیثیت گھر میں شوبوائے کی رہ جاتی ہے، کہنے کو تو وہ گھر کا چودھری ہوتا ہے لیکن اس کی اوقات دو کوڑی کی بھی نہیں ہوتی اور وہ بیوی جو ہمیشہ شوہر کی اطاعت کرتی ہے وہ بھی اپنی اولاد کے پَر نکلنے کے بعد اولاد ہی کی ہاں میں ہاں ملاتی ہے، خیر کچھ بھی سہی حج کے بعد اس طرح کی دعوت فرض اور سنت دونوں کا مذاق اڑانا ہے، آپ دنیا کو خوش کرلیں لیکن اس طرح کی دعوتوں سے اللہ اور اس کے رسول خوش ہونے والے نہیں ہیں۔

ہماری ٹیبل پر کھانا آ گیا تھا لیکن میرا موڈ خراب ہو گیا تھا، کھانے کے بعد صوفی اذاجاء سے ملاقات ہوئی وہ تو اتنا کھا چکے تھے کہ ان سے بولا نہیں جارہا تھا انہوں نے بڑی محنت سے الفاظ منہ سے نکالے اور یہ اطلاع دی۔

واضح رہے کہ لفافے بھی چل رہے ہیں اور ہم لفافہ لانا بھول گئے۔

یہاں لفافے کیوں چل رہے ہیں؟

اس لئے تاکہ حج پر جو بھی خرچ ہوا ہے اس میں سے کچھ تو واپس آئے، یہ کہہ کر صوفی اذاجاء زور سے ہنسے کہ ان کے منہ سے پانی کی چھینٹے کئی حاضرین کے کپڑوں تک پہنچیں۔

میں صوفی اذاجاء سے رخصت ہو کر صوفی الہلال کی خدمت میں پہنچا وہ اس وقت شہر کی مشہور شخصیت مفتی عجیب الحسن سے محو گفتگو تھے، مجھے دیکھ کر بولے۔ فرضی صاحب ان سے ملئے یہ ہیں مفتی عجیب الحسن صاحب لاثانی، ان کے فتاویٰ کی دھوم عرش الٰہی تک ہے، خوابوں میں آ کر فرشتے ان سے مشورہ کرتے ہیں، ان ہی کے مشوروں کے بعد جنت کی حوروں نے بہشت میں برقعہ اوڑھنا شروع کر دیا ہے۔ میں نے آپ کے اعتراض کے بعد ان سے رجوع کرتا تھا اور پوچھا تھا کہ کیا کھڑے ہو کر کھانا شرعاً جائز ہے، اب اس سوال کا جواب حضرت مفتی صاحب کی زبانی ہی سنئے۔ فرمایا مفتی صاحب صوفی الہلال یہ کہہ کر چپ ہو گئے اور مفتی عجیب الحسن نے بولنا شروع کیا۔

برخوردار، ہم نے اپنے بڑوں سے سنا ہے کہ یہ امت کبھی گمراہی پر جمع نہیں ہوگی، اجماع امت کی ایک مشہور سی بات ہے، آج کل بھی کا حال یہ ہے کہ وہ کھانا کھڑے ہو کر کھانا پسند کرتے ہیں، آپ کسی بھی تقریب میں دیکھ لیجئے بیٹھ کر کھانا تناول کرنے والے اکا دُکا ہوں گے اور کھڑے ہو کر کھانے والوں کی تعداد اکثریت میں ہوگی اور اکثریت کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا، یہ مجمع صوفیوں اور مولویوں کا مجمع ہے، کیا آپ نے کسی کو کھڑے ہو کر کھانا کھاتے ہوئے شرمندہ دیکھا، یہ سب لوگ دین اسلام سے محبت کرتے ہیں، ان کے حلیوں کو دیکھ کر جنت کی حوروں کو بھی شرم آجاتی ہے اور فرشتے احساس کمتری کا شکار ہو جاتے ہیں، اس لئے میں عرض کروں گا کہ اب اس طرح کے مسائل میں ہمیں نرم گوشے اختیار کرنے چاہئیں اور سواد اعظم کے ساتھ چلنا چاہئے اور میں تو اب خود کھڑے ہو کر کھانا کھاتا ہوں تاکہ کھڑے ہو کر کھانا کھانے والے خواہ مخواہ کی شرمندگی سے دوچار نہ ہوں۔

میں نے پوچھا اور ایسی محفلوں میں لفافہ مجھے دینے کے بارے میں آپ کی رائے کیا ہے؟

ہم تو لفافہ کبھی نہیں دیتے لیکن ہم سمجھتے ہیں کہ لفافہ لینے دینے میں کوئی حرج نہیں ہے اگر کوئی خوشی سے کچھ پیش کر رہا ہے تو اس میں شرعاً کیا مضائقہ ہے؟

حضرت ''میں بھنّا سا گیا'' اگر کوئی شخص خوشی سے رشوت دے تو کیا جائز ہے؟

بھئی، ہم نے آپ کے بارے میں پہلے بھی بہت سنا ہے کہ آپ بحث بہت کرتے ہیں اور ہم شرعی معاملوں میں بحث کے قائل نہیں، کیا آپ نے آج تک یہ نہیں سنا کہ فلسفی کو بحث کے اندر خدا ملتا نہیں، جہاں تک رشوت کی بات ہے کہ تو اس کو نام بدل کر لیا دیا جاسکتا ہے اور ایسی مبارک مجلسوں میں رشوت جیسی باتوں کا ذکر کرنا شرعی منع ہے۔ اچھا بھائی ہمیں اجازت دو اور آپ ان جیسے لوگوں سے نمٹو یہ کہہ کر صوفی عجیب الحسن چلتے بنے۔

میں سوچنے لگا کہ جب سے گلی گلی مفتی بنائے جانے لگے ہیں بیچارے فقہ و شریعت کرکٹ کی گیند بن کر رہ گئے، اسے جتنا چاہے اچھالو اور چاہے جہاں پھینکو۔

میں نے پانچ سو روپے کا نوٹ صوفی الہلال کی طرف بڑھاتے

ہوئے کہا۔ معاف کیجئے گا گھر میں لفافہ موجود نہیں تھا۔

انہوں نے نوٹ جیب میں رکھتے ہوئے کہا، اس تکلف کی ضرورت ہی کیا تھی، آپ کا تو آجانا ہی میری خوش نصیبی ہے۔

میں ان سے رخصت ہو کر گھر پہنچا تو حسب مزاج بانو نے پوچھا، کیسی تھی حج کی تقریب؟

کیسی ہوتی، داڑھیاں کھیت میں چنے کی درختوں کی طرح لہرا رہی تھیں اور شیروانیاں اپنے آپے میں نہیں تھیں۔

افوہ، ماشاء اللہ۔ سبھی دوستوں سے ملاقات ہوگئی ہوگی، صوفی دلدل تھے؟

صوفی دُلدل اور صوفی شلغم تو مجھے نظر نہیں آئے باقی تمام احباب پوری طرح دندنا رہے تھے۔ صوفی زلزال نیلی رنگ کی شیروانی میں تھے اور شاید بیوٹی پارلر سے سج دھج کر آئے تھے۔ بانو میں سمجھ نہیں پاتا کہ ایسی تقریبات میں لوگ معشوق بن کر کیوں آتے ہیں۔

عورتیں بھی ہوں گی نا۔" بانو کے لہجے میں طنز تھا۔"

ضرور ہوں گی لیکن مجھے کوئی عورت نظر نہیں آتی، شاید ان کا انتظام کہیں اور ہو۔

جب عورتوں کا انتظام کہیں الگ تھلگ تھا۔" بانو نے کہا۔" تو پھر ان صوفیوں اور مولویوں کے بن ٹھن کے آنے کی کیا ضرورت تھی۔

بیگم پتہ نہیں۔ میں تو اب یہ محسوس کرتا ہوں کہ مردوں کے لئے بھی اب میک اپ لازمی ہوگیا ہے، خضاب تو سبھی کرنے لگے ہیں۔ صوفی کرامت علی پورے ستر سال کے ہوگئے ہیں لیکن خضاب اس طرح کرکے آئے تھے کہ جیسے اسی سال بالغ ہوئے ہوں، دراصل خربوزہ خربوزہ کو دیکھ کر رنگ پکڑتا ہے، اب مولویوں کا بھی یہ عالم ہے کہ ایک ،،مرے کی، یکھا، یکھی لباس کی نقل بھی کر رہے ہیں اور اُتار چڑھاؤ کی بھی۔ صوفی تاشقند گلابی رنگ کی شیروانی پہنے ہوئے تھے۔ بیگم یہ سب نئے زمانہ کے صوفی ہیں، وہ زمانہ تو اب لد گئے، جب صوفی لوگ گدڑیاں پہنا کرتے تھے اور جو کی روٹیاں کھا کر زندگی گزارتے تھے، اب تو حال یہ ہے کہ جسم پر ایسٹ کلر مین قسم کا لباس اور منہ میں گھی شکر۔

ان صوفیوں سے آپ کو عبرت لینی چاہئے۔" بانو منہ بنا کر بولی۔"

آپ ہی ان کے گن گاتے ہیں، میرا بس چلے تو میں ان سب کو کوہ ارادات کی گھاٹیوں میں بند کردوں۔

بیگم! نہیں، یہ لوگ کچھ بھی سہی ان سے اچھے لوگ اب پیدا نہیں ہوسکتے۔ صوفی یاایہاالذین آمنو کے بارے میں تو کئی فرشتوں نے تحریری طور پر یہ گواہی دی ہے کہ ان کے صغیرہ اور کبیرہ تمام گناہ معاف کردیئے گئے اور ان کو باقاعدہ گناہ کرنے کا حکم دیا گیا اس یقین دہانی کے ساتھ کہ آپ جوں جوں گناہ کروگے دوں دوں تمہارا مرتبہ بلند ہوگا، اولیاء کی یہی شان ہوتی ہے، گناہ اور خطائیں ان کی پاکیزگی اور تقدس کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتیں۔

اپنے دوستوں کے بارے میں آپ کی مبالغہ آمیزی، بدعقیدگی کی سرحدوں کو چھولیتی ہے۔" بانو نے منہ بناتے کہا" میں آپ کے سب دوستوں سے بخوبی واقف ہوں، ان میں کئی تو ایسے ہیں کہ جن میں انسانیت بھی نہیں ہے اور کئی ایسے ہیں جو صرف کھاتے پینے کے لئے پیدا ہوئے ہیں اور کئی ایسے ہیں جن کا مشغلہ صرف عشق بازی ہے، میں کیسے مان لوں کہ ان جیسے اچھے لوگ پیدا ہی نہیں ہوسکتے۔

بیگم، سچ یہ ہے کہ میں اگر اپنے چندے ماہتاب چندے آفتاب قسم کے دوستوں کے بارے میں مبالغہ آمیزی کرتا ہوں تو تم ان میں عیب ثابت کرنے میں مبالغہ کرتی ہو، تم تو میرے ان دوستوں کے تقوے میں بھی شبہ کرتی ہو جن کی پیری مریدی کی گونج سعودی عرب کے جنگلوں تک پہنچ گئی ہے اور جن سے ایک منٹ کی ملاقات کرنے کے لئے جنات قطار در قطار روزانہ سورج نکلنے سے پہلے ان کے دروازے پر کھڑے رہتے ہیں اور جنت کی حوریں باوضو ہوکر ان کے خوابوں میں آتی ہیں۔

بانو نے کہا۔ آپ کی بھلی چلائی، آپ تو صوفی یلغار کی بھی تعریفوں کے پل باندھتے ہیں جب کہ انہوں نے عین بڑھاپے میں کئی لڑکیوں کو دن دہاڑے چھیڑ کر تمام صوفیاء کرام کی عزتوں کا کچرا کردیا تھا۔

کب ـــــ کہاں ـــــ کس وقت۔" میں آگ بگولا ہوگیا"

دوسال پہلے خالہ طمطراق کی بیٹی کی شادی میں انہوں نے سلطنت آپا کی لڑکی مس زہرہ کا ہاتھ پکڑ کر باقاعدہ اظہار عشق کردیا تھا جب کہ وہ ان کی نواسی کے برابر تھی۔

وہ صرف الزام تھا، صوفی یلغار اس کا ہاتھ پکڑ کر صرف دیکھنا چاہتے تھے کہ اتنے نرم اور خوبصورت ہاتھ کس طرح بنائے گئے، وہ قدرت خداوندی پر دوبارہ ایمان لانا چاہتے تھے، لڑکی نادان تھی اس نے شور مچادیا اور کچھ چھچھورے لوگوں نے نہ صرف یلغار کی داڑھی دیکھی نہ ان کا ٹخنوں

تک لٹکا ہوا کرتا بس انہیں بدنام کردیا، جانتی ہو مارے شرم کے وہ کئی مہینوں تک گھر سے باہر نہیں نکلے، معتبر قسم کے راویوں کا کہنا ہے کہ ناکردہ گناہوں کی معافی مانگنے کے لئے انہوں نے دن رات تہجد کی نماز پڑھی ہے اور اللہ سے یہ تک کہہ دیا ہے کہ آپ ایسی لڑکیاں پیدا ہی کیوں کرتے ہیں کہ جنہیں دیکھ کر لوگوں کے ذہن بھٹکتے ہیں اور انہیں چھونے کو جی کرنے لگتا ہے۔

اور منشی مروارید کے بارے میں آپ کیا فرمائیں گے کہ انہوں نے گلاب بیگم کے نام ایک خط چلتا نہیں کردیا تھا جس میں یہ جھوٹ بولا گیا تھا کہ میں تمہیں سو سال سے چاہتا ہوں، میں نے بہت برداشت کیا ہے اور جب عشق کا پانی سر سے اوپر ہوگیا ہے اور میں پوری طرح ڈوب چکا ہوں تو یہ خط لکھنے کی جرأت کررہا ہوں، کتنی غلط بات تھی اور کتنی شرمناک حرکت تھی۔ گلاب بیگم کے شوہر وہ محلہ ہی چھوڑ کر چلے گئے تھے کہ اب نہ جانے کون سا فتنہ کھڑا ہو اور ہماری بدنامی ہو۔

میں تو آپ سے یہ کہتی ہوں کہ اپنے دوستوں کی کچھ چھنٹائی کرو، ان میں جو اچھے ہیں ان سے دوستی رکھو اور جو آوارہ اور اوباش قسم کے ہیں ان سے پیچھا چھڑالو۔

بیگم! میں تمہاری بات مان تو لوں لیکن کڑوا سچ تو یہ ہے کہ تم میرے کسی بھی دوست کی کبھی تعریف نہیں کرتیں، ان میں کچھ تو ایسے ہوں گے کہ جنہیں اللہ نے اپنے ہاتھوں سے بنایا ہوگا۔

مولوی گلفام کو امیر الہند کا خطاب مل چکا ہے ان کے بارے میں تم کیا کہوگی، تم تو ان میں کیڑے نکال دوگی جب کہ ایک خلقت ان کے پیچھے چلتی ہے اور مدبر قسم کے لوگ ان کا دامن نچوڑ کر وضو کرتے ہیں۔

میں ان کے بارے میں کچھ نہیں جانتی۔'' بانو نے کہا'' اس لئے میں ان کے بارے میں اپنی کسی رائے کا اظہار نہیں کرسکتی، لیکن اتنا ضرور کہوں گی کہ ابھی تک میں نے ان کے کسی برے کارنامے کے بارے میں کچھ نہیں سنا تو وہ اچھے ہی ہوں گے لیکن آپ کے جن دوستوں کی حقیقت سے میں واقف ہوں جب آپ ان کے سروں پر خواہ مخواہ کے سہرے باندھتے ہیں تو مجھے بہت کوفت ہوتی ہے۔

اچھا بتاؤ۔ منشی امرود بخش کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟ ان کی شادی کو ۲۰ سال ہوگئے ہیں، انہوں نے آج تک اپنی بیوی کو بھی نہیں چھیڑا وہ بیوی کے ساتھ خلوت میں زیادہ دیر تک بیٹھنے کو تقوے کے خلاف سمجھتے ہیں۔

وہ جن کی داڑھی چنگی ہے، جو کھجور کی ٹہنی کی طرح لچک لچک کر چلتے ہیں۔'' بانو نے کہا'' شاید وہی۔

وہ تو بالکل ہی بے وقوف ہیں، انہیں دیکھ کر تو مجھے شیخ چلی یاد آجاتا ہے۔

یہی تو مشکل ہے میرے دوستوں میں جو اچھے خاصے کردار کے لوگ ہیں وہ تمہیں شیخ چلی دکھائی دیتے ہیں، کم سے کم تم ان کی تو تعریف کردیا کرو۔ بیگم! سچ بات یہ ہے کہ تمہیں میرے دوستوں کی نہ برائی برداشت ہے اور نہ اچھائی۔

میں آپ سے یہ پوچھتی ہوں کہ حج کرکے اترانا اور حج کے بعد دنیا بھر کی دعوتیں کرنا، کیا کوئی اچھی بات ہے، یہ تو ریاکاری ہے اور ایک طرح کا چھچھورپن ہے۔

بیگم، ایسا تو سبھی کررہے ہیں، حاجی لوگ حج کو جاتے وقت بھی اور حج سے واپس آنے کے بعد بھی دعوتیں کرتے ہیں اور ان کے رشتے دار بھی ان کی دعوت کرتے کرتے نہیں تھکتے۔

آپ تو نشانہ صرف میرے دوستوں کو بناتی ہو، دعوتوں کی وبا تو اب عام ہے اور ریاکاری تو اب بھی کا طرہ امتیاز بن چکی ہے۔

ایک دن بھائی صاحب فرمارہے تھے۔ بانو نے مولانا حسن الہاشمی کا ذکر چھیڑا

دیکھو بانو بھائی صاحب کا ذکر مت کرنا میرا موڈ مزید خراب ہوجائے گا، تم جانتی ہو کہ میں ان کی تعریف برداشت نہیں کرسکتا۔ اس نے اس ماہ پھر میری تنخواہ کاٹ لی ہے۔

جب تم غیر حاضریاں کروگے تو تنخواہ تو کٹے ہی گی۔

اس نوک جھونک میں کافی وقت برباد ہوگیا، لیکن نہ میں بانو کو مطمئن کرسکا اور نہ بانو مجھے مطمئن کرسکی۔

پیارے قارئین! میں کتنا قابل رحم ہوں، لے دے کے ایک بیوی ہے اور وہ بھی میری ہمنوا نہیں، کیا آپ کو مجھ پر رحم نہیں آتا، میرا بیوی سے والہانہ عشق اور میری یہ درگت! اُف میرے ماں باپ کے اللہ تعالیٰ!

(یار زندہ صحبت باقی)

جنات کی باتیں

گھروں میں رہنے والے جنات

جنات سانپ کی شکل بدل کر لوگوں کے سامنے آتے ہیں اسی لئے نبی کریم ﷺ نے گھروں میں رہنے والے جنات کو قتل کرنے سے منع فرمایا ہے۔ایسا نہ ہو کہ یہ مقتول کوئی مسلمان جن ہو۔صحیح مسلم میں ابو سعید خدری سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

''مدینہ میں جنوں کی ایک جماعت ہے جو مسلمان ہو چکی ہے جو شخص ان میں سے کسی کو دیکھے تین مرتبہ اسے نکلنے کے لئے کہے، اگر اس کے بعد نظر آئے تو اسے قتل کردے اس لئے کہ وہ شیطان ہے۔''

ایک صحابی نے گھروں میں رہنے والے کسی سانپ کو قتل کردیا تھا اسی میں ان کی موت ہوگئی۔مسلم نے اپنی صحیح میں روایت کیا کہ: ابو سائب ابوسعید خدری سے ملاقات کے لئے ان کے گھر آئے، اس وقت وہ نماز پڑھ رہے تھے، ابو سائب کہتے ہیں کہ میں اس انتظار میں بیٹھ گیا کہ وہ نماز ختم کرلیں، اتنے میں مجھے گھر کے ایک گوشہ میں رکھی کھجور کی سوکھی شاخوں میں حرکت محسوس ہوئی دیکھا تو وہاں ایک سانپ تھا میں اس کو مارنے کے لئے بڑھا تو ابوسعید خدری نے اشارہ سے بیٹھ رہنے کے لئے کہا میں بیٹھ گیا جب وہ نماز سے فارغ ہوئے تو گھر کے ایک کمرہ کی طرف اشارہ کرکے کہا: اس کمرہ کو دیکھ رہے ہو؟ میں نے کہا ہاں! انہوں نے کہا: اس میں ایک جوان رہتا تھا جس کی نئی نئی شادی ہوئی تھی، ابوسعید خدری نے کہا ہم لوگ نبی ﷺ کے ساتھ خندق کھودنے نکلے وہ نوجوان روزانہ دوپہر کو نبی ﷺ سے اجازت لے کر اپنے گھر جاتا تھا، ایک دن اس نے اجازت لی، نبی ﷺ نے اس سے فرمایا: اپنا ہتھیار ساتھ میں رکھ لو میں تمہارے سلسلہ میں بنو قریظہ سے مطمئن نہیں ہوں، جوان نے اپنا ہتھیار ساتھ لے لیا پھر گھر آیا تو دیکھا کہ اس کی بیوی دو دروازوں کے بیچ کھڑی ہے ان کو غیرت آئی اور وہ اپنی بیوی کو مار ڈالنے کے لئے نیزہ لے کر لپکا، عورت نے کہا: نیزہ مت نکالو پہلے گھر میں جاکر دیکھو میں کیوں نکلی ہوں؟ وہ گھر میں گیا تو دیکھا کہ ایک بڑا سانپ بستر پر کنڈلی مارے بیٹھا ہے۔اس نے سانپ پر نیزہ سے حملہ کیا اور اسے نیزہ میں لپیٹ کر باہر لے آیا اسی میں سانپ نے جوان کو ڈس لیا، معلوم نہیں دونوں میں سے پہلے کون مرا آیا سانپ یا وہ جوان؟ ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں کہ ہم لوگ نبی ﷺ کے پاس آئے اور آپ سے یہ ماجرہ بیان کیا اور آپ ﷺ سے درخواست کی کہ اللہ سے دعا کردیجئے کہ وہ زندہ ہوجائے، آپ نے فرمایا: ''اپنے ساتھی کے لئے مغفرت کی دعا کرو'' پھر فرمایا: ''مدینہ میں کچھ جنات رہتے ہیں جو اسلام لاچکے ہیں اگر تم لوگ ان میں سے کسی کو دیکھو تو تین دن تک اسے نکلنے کا کہو، اس کے بعد نظر آئے تو مار ڈالو اس لئے کہ وہ شیطان ہے۔''

تنبیہات

۱۔ یہ حکم یعنی ان حیوانات کو قتل کرنے کی ممانعت سانپ کے ساتھ مخصوص ہے دوسرے حیوان کے لئے نہیں۔

۲۔ ہر سانپ کو مارنے کا حکم نہیں ہے بلکہ صرف گھروں میں نظر آنے والوں کو، گھر سے باہر سانپ نظر آئیں ان کو مار ڈالنے کا حکم ہے۔

۳۔ گھروں میں رہنے والے سانپ نظر آئیں تو ہم انہیں نکلنے کے لئے کہیں گے یعنی یوں کہیں: تمہیں اللہ کی قسم ہے اس گھر سے نکل جاؤ اور ہمیں اپنی شرارت سے محفوظ رکھو ورنہ تمہیں مار دیا جائے گا۔اگر وہ تین دن کے بعد نظر آئے تو مار ڈالنا چاہئے۔

۴۔ تین دن کے بعد اس کو مارنے کی وجہ یہ ہے کہ ہمیں یہ یقین ہو چکا ہوگا کہ وہ مسلمان جن نہیں ہے اگر وہی ہوتا تو گھر چھوڑ دیتا۔ اگر وہ حقیقی اژدہا یا کافر اور سرکش جن ہو تو قتل کا مستحق ہے اس لئے کہ گھر والوں کو اس سے تکلیف اور دہشت ہوتی ہے۔

۵۔ گھر میں رہنے والے سانپوں میں ایک قسم ایسی بھی ہے جن کو

بغیر پوچھے قتل کردیا جائے گا۔ صحیح بخاری میں ابولبابہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "سانپوں کو قتل نہ کرو، مگر جو چھوٹا یا زہریلا ہو اسے مارڈالو۔ کیونکہ اس سے حمل ساقط اور بصارت ختم ہوجاتی ہے۔"

کیا تمام سانپ جنوں میں سے ہیں یا کچھ؟ نبی ﷺ فرماتے ہیں: "جس طرح بندر اور سور بنی اسرائیل کی بگڑی ہوئی شکل ہے۔ سانپ بھی جنوں کی مسخ شدہ صورت ہے۔"

اس کو طبرانی اور ابوالشیخ نے "العظمة" میں سند کے ساتھ بیان کیا، ملاحظہ ہو۔ (الصحیحہ ۱۰۴/۳)

شیطان انسان کے اندر خون کی طرح دوڑتا ہے

صحیح بخاری ومسلم میں حضرت انس سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شیطان انسان کے اندر خون کی طرح دروڑتا ہے۔

صحیحین میں نبی ﷺ کی بیوی صفہ بنت حیی سے روایت ہے وہ کہتی ہین: "نبی ﷺ اعتکاف میں تھے، میں ایک رات آپ کے پاس ملاقات کے لئے آئی، آپ سے کچھ باتیں ہوئیں، پھر میں جانے کے لئے کھڑی ہوئی تو آپ بھی الوداع کہنے کے لئے کھڑے ہوگئے، صفیہ رضی اللہ عنہا کا گھر اسامہ بن زید کے گھر میں تھا اتنے میں دو انصاری گزرے جب انہوں نے نبی ﷺ کو دیکھا تو تیزی سے چلنے لگے، نبی ﷺ نے فرمایا: آہستہ چلو، وہ (کوئی اجنبی عورت نہیں بلکہ میری بیوی) صفیہ بنت حیی ہے۔ دونوں نے کہا: سبحان اللہ اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: شیطان انسان کے جسم میں خون کی طرح دوڑتا ہے مجھے اندیشہ تھا کہ کہیں وہ تمہارے دلوں میں بدگمانی نہ پیدا کردے یا آپ نے فرمایا کہ کوئی چیز نہ پیدا کردے۔

جنوں کی کمزوری

جنوں اور شیطانوں میں جہاں طاقت کے پہلو ہین وہیں ان میں کچھ کمزوری کے پہلو ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اِنَّ كَيْدَ الشَّيْطٰنِ كَانَ ضَعِيْفًا. (النساء:۷۶)

یقین جانوں کے شیطان کی چالیں حقیقت میں نہایت کمزور ہیں۔ اللہ اور اس کے رسول نے شیطان کے جن کمزور پہلوؤں سے ہمیں روشناس کرایا ان کا یہاں مختصر سا جائزہ لیا جاتا ہے۔

اللہ کے نیک بندوں پر شیطان کا تسلط نہیں

اللہ تعالیٰ نے شیطان کو اتنی طاقت نہیں دی کہ وہ لوگوں کو گمراہی اور کفر پر مجبور کرسکے۔

اِنَّ عِبَادِىْ لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطَانٌ اِلَّا مَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْغَاوِيْنَ ٥ بنی اسرائیل:۶۵

یقیناً میرے بندوں پر تجھے کوئی اقتدار حاصل نہ ہوگا اور توکل کے لئے تیرا رب کافی ہے۔

نیز فرمایا:

وَمَا كَانَ لَهٗ عَلَيْهِمْ مِنْ سُلْطَانٍ اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يُّؤْمِنُ بِالْاٰخِرَةِ مِمَّنْ هُوَ مِنْهَا فِيْ شَكٍّ (سبا:۲۱)

"ابلیس کو ان پر کوئی اقتدار حاصل نہ تھا مگر جو کچھ ہوا وہ اس لئے ہوا کہ ہم یہ دیکھنا چاہتے تھے کہ کون آخرت کا ماننے والا ہے اور کون اس کی طرف سے شک میں پڑا ہے۔"

اس کا مطلب یہ ہے کہ شیطان کے پاس ایسا کوئی راستہ نہیں جس سے وہ نیک بندوں پر مسلط ہوسکے نہ حجت کا نہ طاقت کا، شیطان اس حقیقت کو خوب سمجھتا ہے وہ کہتا ہے:

قَالَ رَبِّ بِمَا اَغْوَيْتَنِيْ لَاُزَيِّنَنَّ لَهُمْ فِي الْاَرْضِ وَلَاُغْوِيَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ ٥ اِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِيْنَ ٥ (الحجرات:۳۹۔۵۰)

میرے رب، جیسا تونے مجھے بہکایا اسی طرح اب میں زمین میں ان کے لئے دل فریب یاں پیدا کر کے ان سب کو بہکادوں گا، سوائے تیرے ان بندوں کے جنھیں تونے ان میں سے خالص کرلیا ہو۔

شیطان ان لوگوں پر مسلط ہوتا ہے جو اس کے فکر وخیال سے راضی ہیں اور برضا ورغبت اس کی پیروی کرتے ہیں۔

اِنَّ عِبَادِىْ لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطَانٌ اِلَّا مَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْغَاوِيْنَ ٥ (الحجرات:۴۶)

"بیشک جو میرے حقیقی بندے ہیں ان پر تیرا بس نہ چلے گا، تیرا بس تو صرف ان بہکے ہوئے لوگوں ہی پر چلے گا جو تیری پیروی کریں"

وَمَا كَانَ لِيَ عَلَيْكُمْ مِنْ سُلْطَانٍ اِلَّا اَنْ دَعَوْتُكُمْ فَاسْتَجَبْتُمْ لِيْ ٥ (ابراہیم:۲۲)

میرا تم پر کوئی زور تو تھا نہیں، میں نے اس کے سوا کچھ نہیں کیا کہ

اپنے راست کی طرف تم کو دعوت دی اور تم نے میری دعوت پر لبیک کہا''

دوسری آیت میں ہے:

اِنَّمَا سُلْطَانُهُ عَلَى الَّذِيْنَ يَتَوَلَّوْنَهُ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِهِ مُشْرِكُوْنَ○ (النحل:۱۰۰)

اس کا زور تو انہی لوگوں پر چلتا ہے جو اس کو اپنا سرپرست بناتے ہیں اور اس کے بہکانے سے شرک کرتے ہیں۔

''سلطان کا مطلب یہ ہے کہ وہ لوگوں کو گمراہ کر کے اپنی گرفت میں لے لے ان پر اس طرح قابو پالے کہ ہر وقت ان کو کفر پر ابھارتا رہے، کسی لمحہ کے لئے ان کو نہ چھوڑے کہ وہ اسے بھول جائیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

اَلَمْ تَرَ اَنَّا اَرْسَلْنَا الشَّيَاطِيْنَ عَلَى الْكَافِرِيْنَ تَؤُزُّهُمْ اَزًّا○ (مریم:۸۳)

''کیا تم دیکھتے نہیں کہ ہم نے منکرین حق پر شیاطین چھوڑ رکھے ہیں جو انہیں خوب خوب (مخالف حق پر) اکسا رہے ہیں۔''

لوگوں کو دوست بنانے کے لئے شیطان کو کسی دلیل وحجت کی ضرورت نہیں پڑی اس نے صرف دعوت دی اور لوگ اس کی طرف کشاں کشاں بڑھتے گئے کیوں کہ اس کی دعوت ان کی خواہشات واغراض سے پوری طرح ہم آہنگ تھی، لوگوں نے ہی اپنی ذات خلاف شیطان کی مدد کی، اپنے دشمن کی موافقت اور پیروی کر کے اس کو اپنے اوپر مسلط ہونے کا موقع دیا جب خود انہوں نے اپنا ہاتھ شیطان کو دے دیا اس کے فتراک کے نخچیر بن گئے تو اس کی سزا میں ان پر شیطان مسلط کر دیا گیا۔ اللہ اپنے بندے پر شیطان کو اس وقت تک مسلط نہیں کرتا جب تک بندہ خود شیطان کی اطاعت کر کے اللہ کو اس کا موقع نہ دے دے، ایسی صورت میں اللہ تعالیٰ شیطان کو اپنے بندے پر غلبہ وقوت دے دیتا ہے۔

کبھی گناہوں کی وجہ سے مومنوں پر شیطان مسلط ہوتا ہے

چنانچہ حدیث میں ہے کہ:۔

''جب تک قاضی ظلم نہیں کرتا اللہ اس کے ساتھ ہوتا ہے۔ جب وہ ظلم کا ارتکاب کرتا ہے تو اللہ اس کا ساتھ چھوڑ کر شیطان کو لگا دیتا ہے۔ اس کو حاکم اور بیہقی نے حسن سند سے روایت کیا۔ (ملاحظہ ہو صحیح الجامعہ ۲/۳۰)

ابو الفرج ابن الجوزی رحمہ اللہ نے حسن بصریؒ سے ایک دلچسپ قصہ روایت کیا ہے، یہ قصہ کہاں تک صحیح ہے اس سے قطع نظر اس میں ایک بات کی تصویر کشی کی گئی ہے کہ جب انسان اپنے دین کے معاملہ میں مخلص ہوتا ہے تو وہ شیطان کے غلبہ وقوت کو خاطر میں نہیں لاتا لیکن جب وہ گمراہ ہو جاتا ہے تو شیطان اسے چاروں خانے چت کر دیتا ہے۔

حضرت حسن بصریؒ کہتے ہیں:

ایک جگہ ایک درخت تھا، لوگ اللہ کو چھوڑ کر اس کی پوجا کرتے تھے، وہاں ایک آدمی آیا، اس نے کہا: میں اس درخت کو کاٹ کر رہوں گا، وہ اللہ کی خاطر غصہ میں اس درخت کو کاٹنے کے لئے آیا، راستہ میں اس کی ملاقات ابلیس سے ہوئی جو انسان کی شکل میں تھا، ابلیس نے کہا: کیا چاہتے ہیں آدمی: اس درخت کو کاٹنا چاہتا ہوں جسے لوگ اللہ کو چھوڑ کر پوجنے لگے ہیں۔ ابلیس نے کہا: تم اس کی پوجا نہیں کرتے دوسروں کے پوجنے میں تمہارا کیا نقصان ہے؟ آدمی نے کہا: میں اسے کاٹ کر رہوں گا، شیطان نے کہا: اگر تمہیں کوئی فائدہ ملے تو تم لوگے؟ درخت نہ کاٹو، اس کے بدلہ میں تمہیں ہر روز صبح کو تکیہ کے نیچے دو دینار ملیں گے؟ شیطان نے کہا میں اس کا ذمہ دار ہوں۔ آدمی لوٹ گیا۔ جب صبح ہوئی تو اسے تکیہ نیچے دو دینار ملے، پھر دوسری صبح ہوئی تو کچھ نہیں ملا وہ غصہ سے درخت کاٹنے کے لئے نکلا، راستہ میں اس کی ملاقات شیطان سے ہوئی، شیطان نے کہا: کیا چاہتے ہو؟ آدمی نے کہا: اس درخت کو کاٹنا چاہتا ہوں۔ جسے لوگ اللہ کو چھوڑ کر پوجنے لگے ہیں۔ شیطان نے کہا: جھوٹ بکتے ہو، تم اس کو کبھی نہیں کاٹ سکتے، آدمی کاٹنے کے لئے بڑھا تو شیطان نے اسے زمین پر پٹک دیا اور اس کا گلا ایسا دبایا کہ وہ مرنے کے قریب ہو گیا، شیطان نے کہا: جانتے ہو میں کون ہوں؟ میں شیطان ہوں، تم پہلی مرتبہ اللہ کی خاطر غصہ سے آئے تھے تو میرا تم پر کوئی بس نہیں چل سکا۔ میں نے تمہیں دو دینار کا لالچ دیا تو تم چلے گئے، جب تم دو دینا کی خاطر غصہ سے آئے تو مجھے تم پر مسلط کر دیا گیا۔''

(تلبیس ابلیس ص ۴۳)

اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں ایک ایسے شخص کا تذکرہ کیا ہے جس کو اللہ نے اپنی آیات کا علم عطا کیا تھا اس نے ان آیتوں کو کھنے

اور جاننے کے بعد چھوڑ دیا، چنانچہ اللہ نے اس پر شیطان مسلط کر دیا جس نے اسے خوب گمراہ کیا اوراس کی حالت اس شعر کی مصداق ہوگئی:

دیکھو مجھے جو دیدۂ عبرت نگاہ ہو
میری سنو جو گوش حقیقت نیوش ہو

اس کے متعلق اللہ نے فرمایا:

وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ الَّذِيْ اٰتَيْنٰهُ اٰيٰتِنَا فَانْسَلَخَ مِنْهَا فَاَتْبَعَهُ الشَّيْطٰنُ فَكَانَ مِنَ الْغٰوِيْنَ ۝ وَلَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنٰهُ بِهَا وَلٰكِنَّهٗ اَخْلَدَ اِلَى الْاَرْضِ وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ الْكَلْبِ اِنْ تَحْمِلْ عَلَيْهِ يَلْهَثْ اَوْ تَتْرُكْهُ يَلْهَثْ ذٰلِكَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا فَاقْصُصِ الْقَصَصَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ۝ (الاعراف: ۱۷۵۔۱۷۶)

اور اے نبی! ان کے سامنے اس شخص کا حال بیان کرو جس کو ہم نے اپنی آیات کا علم عطا کیا تھا مگر وہ ان کی پابندی سے نکل بھاگا آخر کار شیطان اس کے پیچھے پڑ گیا یہاں تک کہ وہ بھٹکنے والوں میں شامل ہو کر رہا، اگر ہم چاہتے تو اسے ان آیتوں کے ذریعہ سے بلندی عطا کرتے مگر وہ تو زمین ہی کی طرف جھک کر رہ گیا اور اپنی خواہش نفس کے پیچھے پڑا رہا، لہٰذا اس کی حالت کتے کی سی ہوگئی کہ تم اس پر حملہ کرو تب بھی زبان لٹکائے رہے اور اسے چھوڑ دو تب بھی زبان لٹکائے رہے، یہی مثال ہے ان لوگوں کی جو ہماری آیات کو جھٹلاتے ہیں تم یہ حکایات ان کو سناتے رہو شاید کہ یہ کچھ غور وفکر کریں۔“

ظاہر ہے یہ مثال ان لوگوں کے لئے ہے جو حق کو جاننے اور سمجھنے کے بعد اس کا انکار کرتے ہیں، جیسا کہ یہودی جانتے تھے کہ محمد ﷺ کو اللہ کی طرف سے بھیجا گیا ہے اس کے باوجود انہوں نے آپ کا انکار کر دیا۔

لیکن آیت میں اللہ نے جس شخص کو مراد لیا ہے اس کے بارے میں کچھ لوگ کہتے ہیں وہ بَلْعَمْ بن بَاعُورا ہے وہ نیک آدمی تھا پھر کافر ہو گیا۔ کچھ لوگ کہتے ہیں اس سے مراد امیہ بن ابی صلت ہے جو زمانہ جاہلیت میں خدائی کا دعویدار تھا، اس نے نبی ﷺ کا زمانہ پایا لیکن حسد کی وجہ سے آپ پر ایمان نہیں لایا اس کو اپنے بارے میں خیال تھا کہ اسے ہی نبی بنایا جائے گا، ہمارے پاس ایسی کوئی صحیح نص موجود نہیں جس سے ٹھیک ٹھیک معلوم ہو کہ آیت میں کس شخص کو مراد لیا گیا ہے۔

اس قسم کے لوگوں پر (جن کو آیات کا علم عطا کیا جاتا ہے پھر وہ اس کا انکار کر دیتے ہیں) شیطان کی چھاپ ہوتی ہے اس لئے شیطان نے سمجھنے اور جاننے کے بعد حق کا انکار کیا تھا۔

نبی ﷺ کو اندیشہ تھا کہ اس قسم کے لوگ آپ کی امت میں بھی ہوں گے۔ حذیفہ بن یمان سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

”مجھے تمہارے بارے میں جس چیز کا اندیشہ ہے وہ یہ ہے کہ کوئی ایسا آدمی نہ پیدا ہو جس نے قرآن کی تعلیم حاصل کی اور جب تک اللہ نے چاہا اسلام پر عمل درآمد کیا پھر جب اس علم وعمل کی رونق اس کے چہرے پر ظاہر ہونے لگی تو وہ اسلام کی پابندی سے انکار کر کے اس کو پس پشت ڈال دے، پڑوسی پر تلوار اٹھائے اور اس کو کافر ومشرک کہے۔ حذیفہ بن یمان کہتے ہیں: میں نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ! دونوں میں سے تلوار کا زیادہ مستحق کون ہے، وہ جو تلوار اٹھائے یا وہ جس پر تلوار اٹھائی جائے؟

آپ نے فرمایا: وہ جو تلوار اٹھائے۔ ابن کثیر نے کہا اس کی سند اچھی ہے۔ (ملاحظہ ہو تفسیر ابن کثیر ۲/۲۵۲)

اللہ کے کچھ بندوں سے شیطان بھاگتا ہے

جب بندہ اسلام کا سختی سے پابند ہو جائے، ایمان اس کے رگ وپے میں پیوست ہو جائے اور وہ اللہ کے حدود میں رہنے لگے تو شیطان بھی اس سے خوف کھاتا اور بھاگتا ہے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمرؓ سے فرمایا تھا کہ: ”اے عمر! شیطان تم سے خوف کھاتا ہے۔“ اس کو احمد، ترمذی، اور ابن حبان نے صحیح سند سے روایت کیا (صحیح الجامع ۲/۴۷) نیز آپ نے یہ بھی فرمایا:

میں نے جنوں اور انسانوں کے شیطانوں کو عمر سے بھاگتے ہوئے دیکھا“

اس کو ترمذی نے صحیح سند سے روایت کیا۔ (صحیح الجامع ۲/۳۲۹)

یہ چیز حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ مخصوص نہیں، جس شخص کا بھی ایمان مضبوط ہوگا وہ اپنے شیطان کو زیر کر سکتا ہے۔ اور یہ بات حدیث رسول ﷺ سے ثابت ہے۔

قسط نمبر:۱۶۶

انسان اور شیطان کی کشمکش

الیاس علیہ السلام کی اس گفتگو کے جواب میں اخیاب بولا۔ ’’سنو الیاس علیہ السلام! میں سمجھتا ہوں کہ میری ملکہ ایزبل نے کوئی برا کام نہیں کیا، تم دیکھتے ہو کہ جب سے بعل دیوتا کے بت کو کوہستان کرمل کے مندر میں رکھا گیا ہے، لوگ جوق در جوق اس کی طرف آتے ہیں اور اس سے اپنی مرادیں طلب کرتے ہیں اور تم جانتے ہو کہ بعل دیوتا کی صرف یہیں پر پرستش نہیں ہو رہی بلکہ لبنان کے کوہستانی سلسلوں سے لے کر یمن تک پھیلی ہوئی اقوام میں بہت سی ایسی ہیں جو بعل کو اپنا دیوتا تسلیم کرتی ہیں۔ اگر تو سمجھتا ہے کہ یہ بعل دیوتا جھوٹا ہے تو پھر لوگوں کے سامنے کوئی ایسا معجزہ دکھاؤ جس کی وجہ سے لوگوں پر ثابت ہو جائے کہ بعل دیوتا کی پرستش شرک ہے اور بعل دیوتا کی وجہ سے یہاں گناہ اور بدی پھیلی ہے۔‘‘ اخیاب کی یہ گفتگو سن کر الیاس علیہ السلام تھوڑی دیر خاموش رہے، پھر آپ نے اخیاب کو مخاطب کر کے کہنا شروع کیا۔

’’سنو اخیاب! جس طرح خداوند قدوس کی طرف سے مجھ کو حکم ملا ہے اس کے مطابق میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ کوہستان کرمل پر بنی اسرائیل کے بڑے بڑے اور سرکردہ لوگوں کو اور بعل دیوتا کے جو ساڑھے چار سو پجاری ہیں جو دن رات بعل کی دیکھ بھال اور خدمت میں لگے رہتے ہیں اور ساتھ ہی ساتھ بعل کی پوجا پاٹ اور پرستش بھی کرتے ہیں تو ان پجاریوں کو بھی وہاں جمع کرو، پھر جو کچھ میرے خدا نے مجھ سے کہا ہے کہ اس کے مطابق تو ایسا کر کہ تو اس سے کہہ کہ بعل دیوتا کے مندر کے سامنے لکڑیوں کا ایک ڈھیر لگائیں پھر ایک بیل لے کر اسے ذبح کریں اور اس کے گوشت کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے ان لکڑیوں پر ڈال دیں اس طرح میں بھی اپنی طرف سے مندر کے سامنے ایک لکڑیوں کا ڈھیر لگاؤں گا اور ایک بیل ذبح کر کے اور اس کا گوشت کاٹ کر ان لکڑیوں کے اوپر رکھ دوں گا، پس اے بادشاہ! جب ایسا ہو چکے اور تیرے پجاری بھی لکڑیوں پر بیل ذبح کر کے ڈال دیں اور میں بھی ایسا کر لوں اور پھر تیرے پجاری بعل دیوتا سے دعا مانگیں گے اور میں اپنے خداوند کے حضور دعا مانگوں گا اور جس کی لکڑیوں کو بھی آگ لگ جائے اور گوشت بھسم ہو کر رہ جائے وہ سچا ہوگا۔‘‘ سامریہ کے بادشاہ اخیاب نے الیاس علیہ السلام کی اس تجویز کو پسند کیا اور مسکراتے ہوئے کہنے لگا۔

’’اے الیاس علیہ السلام! تم یہیں قیام کرو، میں پجاریوں سے مشورہ کر کے ایک دن مقرر کرتا ہوں، اس دن بنی اسرائیل کے سارے سرکردہ لوگوں کو وہاں جمع کر کے پھر تمہاری تجویز پر عمل کیا جائے گا۔‘‘ یوں الیاس علیہ السلام نے اپنے شاگرد الیسع کے ساتھ سامریہ شہر میں قیام کیا، اس دوران بادشاہ کی طرف سے ایک دن مقرر کر دیا گیا جس دن بنی اسرائیل کے سارے سرکردہ لوگوں کو وہاں جمع ہونے کا حکم دیا گیا اور پجاریوں کو بھی وہاں آنے کے لئے کہہ دیا گیا تھا۔

الیاس علیہ السلام اور بعل دیوتا کے پجاریوں کے درمیان جو دن مقرر ہوا تھا۔ اس روز الیاس علیہ السلام اپنے شاگرد الیسع کے ساتھ کوہستان کرمل پر آئے اور ان کے مقابلے میں پجاری بھی وہاں آ گئے تھے، دونوں گروہ اپنے اپنے بیل ذبح کرنے لگے تھے کہ اپنی اپنی قربانی کی تیاری کریں اور یہ دیکھیں کہ کس کی قربانی قبول ہوتی ہے اور کس کی نامنظور ہوتی ہے۔ اس موقع پر سامریہ کا بادشاہ اخیاب اس کی ملکہ ایزبل اور بے شمار اسرائیلی بھی کوہستان کرمل پر وہ مقابلہ دیکھنے کے لئے جمع ہو گئے تھے۔ عین اس وقت یوناف اور بیوسا ہندوستان سے کوہستان کرمل پر نمودار ہوئے تھے۔ انہوں نے وہاں جمع لوگوں میں سے کچھ سے پوچھ گچھ کر کے سارے معاملے کی نوعیت جانی پھر وہ بھی یہ مقابلہ دیکھنے کے لئے کھڑے ہو گئے۔ یوناف اور بیوسا تھوڑی دیر تک الیاس علیہ السلام کو اپنے ساتھی الیسع اور دوسری طرف بعل دیوتا کے پجاریوں کو اپنی اپنی

تیاریاں مکمل کرتے ہوئے دیکھتے رہے پھر بیوسا نے اپنے پہلو میں کھڑے یوناف کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

"اے یوناف! اس موقع پر جب کہ اس کوہستان کرمل پر اللہ کے نبی الیاس علیہ السلام اور الیسع کا مقابلہ بعل دیوتا کے پجاریوں سے ہونے والا ہے۔ یہ ایک طرح سے حق و باطل اور نیکی اور بدی کا مقابلہ ہے، اس مقابلہ میں ہمیں اللہ کے نبی الیاس علیہ السلام کا ساتھ دینا چاہئے۔" بیوسا کی اس گفتگو پر یوناف نے عجیب طرح سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

"اے بیوسا ہم دونوں کی کیا مجال اور جرأت کہ ہم اللہ کے نبی اور رسول کی مدد کر سکیں، اس لئے کہ نبی تو وہ ہستی ہوتی ہے جسے خدائے واحد اپنے بندوں کی ہدایت اور راہنمائی کے لئے چن لیتا ہے جس پر وحی آتی ہے اور خدا اپنے نبی سے براہ راست ہم کلام ہوتا ہے۔ جس کسی کو بھی خداوند اپنے نبی کے لئے چن لیتا ہے تو وہ نیکی اور خیر میں خدا کا نائب ہوتا ہے، وہ ہر کسی کے شر سے بالاتر ہو جاتا ہے اگر چہ وہ بھی عام انسانوں کی طرح ہوتا ہے مگر عمل اور ارادے میں ہر قسم کی بدی کے ظہور کو ناممکن بنا دیا گیا ہے اور ہر حال میں پیغام توحید اور راست بازی اقوام کو سناتا ہے، چونکہ نبی کا تعلق براہ راست خداوند سے ہوتا ہے اور خداوند ہی کی طرف سے احکامات دیئے جاتے ہیں لہٰذا اگر نبوت کی اس تکمیل میں کوئی اس کا ساتھ نہ دے تو وہ اکیلا ہی اس کام کو سرانجام دے سکتا ہے، اس لئے کہ اسے خداوند کی تاکید اور نصرت حاصل ہوتی ہے لہٰذا اے بیوسا! ہم ایک حقیر اور عاجز انسان کی حیثیت سے اللہ کے نبی کی کیا مدد کر سکتے ہیں۔"

یہاں تک کہنے کے بعد یوناف تھوڑی دیر کے لئے رُکا پھر دوبارہ وہ اپنا سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

"اور ہاں بیوسا! یہ اللہ کے نبی تو روشنی کا ایک دھارا اور نور کا ایک مینار ہوتے ہیں، ناواقف لوگ جب اپنے قیاس و گمان کی بنا پر مذہب کی تاریخ مرتب کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ انسان کے اپنی زندگی کی ابتدا شرک کی تاریکیوں سے کی پھر تدریجی ارتقا کے ساتھ ساتھ یہ تاریکی چھٹتی اور روشنی پھیلتی گئی، یہاں تک کہ آدمی توحید کے مقام پر پہنچا جب کہ معاملہ اس کے بالکل برعکس ہے، دنیا میں انسان کی زندگی کا آغاز پوری روشنی میں ہوا ہے۔ خداوند نے سب سے پہلے جس انسان کو پیدا کیا تھا اسے یہ بھی بتا دیا گیا تھا کہ حقیقت کیا ہے اور تیرے لئے صحیح راستہ کونسا ہے اس کے بعد ایک مدت تک نسل آدم راہ راست پر رہی اور ایک امت بنی رہی پھر لوگوں نے نئے نئے راستے نکالے اور مختلف طریقے ایجاد کر لئے، اس وجہ سے نہیں کہ ان کو حقیقت نہیں بتائی گئی تھی۔"

"بلکہ اس وجہ سے کہ حق کو جاننے کے باوجود کچھ لوگ اپنے جائز حق سے بڑھ کر امتیازات، فوائد اور منافع حاصل کرنا چاہتے تھے اور لوگ ایک دوسرے پر ظلم خدا سے سرکشی کرنے لگے تھے۔ اسی خرابی کو دور کرنے کے لئے خداوند نے انبیاء کرام کو نازل کرنا شروع کیا، یہ انبیاء کرام اس لئے نہیں بھیجے جاتے کہ ہر ایک اپنے نام سے ہر نئے مذہب کی بنیاد ڈالے یا اپنی ایک نئی امت بنا ڈالے بلکہ ان کے بھیجے جانے کی غرض یہ ہے کہ لوگوں کے سامنے اس کھوئی ہوئی راہ حق کو واضح کر کے انہیں پھر سے ایک امت بنا دیں۔"

یہاں تک کہنے کے بعد یوناف جب خاموش ہوا تو بیوسا نے پھر اسے مخاطب کر کے پوچھا۔ "اے یوناف یہ جو الیاس علیہ السلام اور الیسع کے مقابلے میں بعل دیوتا کے پجاری آئے ہیں تو بعل دیوتا کے علاوہ یہ اور کس کس کی پوجا کرتے ہیں اور خصوصیت کے ساتھ یہ بنی اسرائیل خدائے واحد کو چھوڑ کر ان بتوں کی پوجا پاٹ میں کیسے مبتلا ہو گئے ہیں، کیا یہ موجودہ بادشاہ اخیاب کے دور میں اس گمراہی کی طرف مائل ہوئے ہیں یا پہلے ان میں بتوں کی پوجا کرنے کے آثار پائے جاتے تھے۔" بیوسا کے اس سوال پر یوناف تھوڑی دیر تک غور کرتا رہا، پھر وہ کہنے لگا۔

"سنو بیوسا! تم نے یکبارگی کئی سوال پوچھ لئے ہیں بہر حال میں تمہارے ان سب سوالوں کا جواب دیتا ہوں، بنی اسرائیل کے موجودہ بادشاہ اخیاب ہی کے دور میں بت پرستی میں مبتلا نہیں ہوئے بلکہ یہ آثار و جراثیم ان کے اندر پہلے ہی پائے جاتے رہے ہیں۔ سنو بیوسا! موسیٰ علیہ السلام کی وفات کے بعد جب بنی اسرائیل فلسطین میں داخل ہوئے تو یہاں مختلف قومیں آباد تھیں جن میں حتی، آموری، کنعانی، فرزی، موی، یبوسی، فلستی اور ان کے اطراف میں آرامی، آشوری، عیلامی اقوام بہت مشہور ہیں، ان قوموں میں تین قسم کا شرک پایا جاتا تھا اور یہ ساری اقوام اب بھی بری طرح شرک میں مبتلا ہیں، ان قوموں کے سب سے بڑے دیوتا جسے وہ دیوتاؤں کا باپ کہتے تھے اس کا نام ایل تھا بعد میں اسے یہ

لوگ عموماً سانڈ سے تشبیہ دیتے ہیں، اس ایل دیوتا کی بیوی کا نام اشیرا ہے جس سے خداؤں اور خدائیوں کی ایک پوری نسل چلتی ہے، جن کی تعداد تقریباً ستر تک جا پہنچی ہے۔ اس ایل کی اولاد میں سب سے زیادہ زبردست بعل دیوتا ہے جسے بارش، روئیدگی اور زمین و آسمان کا مالک سمجھا جاتا ہے، بعل دیوتا کی شمالی علاقوں میں جو بیوی ہے وہ افاث کہلاتی ہے اور فلسطین کے اندر عشتارات دیوی اس کی بیوی کہلاتی ہے، یہ دونوں خواتین عشق اور افزائش نسل کی دیویاں ہیں ان کے علاوہ کوئی دیوتا موت کا مالک ہے، کسی دیوی کے قبضے میں صحت، کسی کو وبا اور قہر لانے کے اختیارات دے دیئے گئے ہیں اور یوں ساری خدائی بہت سے معبودوں میں بٹی ہوئی ہے۔

ان دیوتاؤں اور دیویوں کی طرف ایسے ایسے ذلیل اوصاف واعمال منسوب کئے جاتے ہیں جو اخلاقی حیثیت سے انتہائی بدکردار انسان بھی ان کے ساتھ مشتہر ہونا پسند نہیں کرتا۔ اب یہ ظاہر ہے کہ جو لوگ ایسی کمینی ہستیوں کو خدا بنائیں اور اس کی پرستش کریں وہ اخلاق کی پستی میں گرنے سے کیسے بچ سکتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ ان کے پیروکار انتہائی بداخلاقی وبدکرداری کا شکار ہو چکے ہیں، ان دیوتاؤں کو کچھ کرنے کے لئے بچوں کی قربانی کا بھی عام رواج ہے، ان کے سب معابد زناکاری کے اڈے بنے ہوئے ہیں، عورتوں کو دیوداسیاں بنا کر عبادت گاہوں میں رکھنا اور ان سے بدکاری کرنا عبادت کے اجزاء میں شامل ہے اس کے علاوہ اس طرح کی اور بھی بہت ساری بداخلاقیاں ان میں شامل ہیں۔

اور سنو بیوسا! جس وقت بنی اسرائیل فلسطین میں داخل ہوئے تھے تو انہیں صاف صاف ہدایت دیتے ہوئے یہ کہہ دیا گیا تھا کہ تم نے شرک میں مبتلا ان قوموں کو شکست دے کر ان کے قبضے سے فلسطین کی سرزمین چھین لینا اور ان کے ساتھ رہنے بسنے اور ان کی اعتقادی واخلاقی خرابیوں میں مبتلا ہونے سے پرہیز کرنا لیکن بنی اسرائیل جب فلسطین میں داخل ہوئے تو وہ اس ہدایت کو بھول گئے اور انہوں نے اپنی کوئی متحدہ سلطنت قائم نہ کی، وہ قبائلی عصبیت میں مبتلا تھے، ان کے ہر قبیلے نے اس بات کو پسند کیا کہ مفتوح علاقے کا ایک حصہ لے کر الگ ہو جائے۔

اس تفرقے کی وجہ سے کوئی قبیلہ بھی اتنا طاقت ور نہ ہو سکا کہ اپنے قبیلے کی حدود کے مشرکین پر قابو پا سکتا، آخرکار انہیں یہ گوارا کرنا پڑا کہ مشرکین ان کے ساتھ ہیں نہ صرف یہ کہ مفتوح علاقوں میں ان کی چھوٹی چھوٹی ریاستیں موجود ہیں جن کو بنی اسرائیل مسخر نہ کر سکے، اسی بات کی شکایت زبور میں بھی کی گئی ہے، لہٰذا انہیں مشرک قوموں کے باعث اسرائیل میں شرک پھیلا اور اب تو اس بادشاہ اخیاب کے دور میں اس کی بیوی ایزبل نے کمال کر کے رکھ دیا ہے، اس نے بنی اسرائیل کو پوری طرح بعل دیوتا کی پرستش میں مبتلا کر دیا ہے۔" یہاں تک، کہنے کے بعد یوناف خاموش ہو گیا تھا اور دوسری طرف بیوسا بھی یوناف کے اس جواب سے کسی قدر مطمئن دکھائی دے رہی تھی۔

یوناف اور بیوسا بڑے غور سے دونوں گروہوں کو دیکھ رہے تھے، اب دونوں گروہوں کی قربانیاں تیار ہو گئی تھیں، سب سے پہلے بعل دیوتا کے پجاری اس قربانی کو قبولیت کی دعا مانگنے لگے، صبح سے دوپہر تک وہ بعل دیوتا سے دعا کرتے رہے لیکن انہیں نہ کوئی آواز نہ سنائی دی اور نہ ہی انہیں کوئی جواب ملا اور سارے پجاری اس مذبح کے اردگرد جو بنایا گیا تھا کودتے رہے اور دوپہر کے قریب ایسا ہوا کہ الیاس علیہ السلام نے بلند آواز میں انہیں مخاطب کر کے کہا۔

"سنو بعل دیوتا کے پجاریو! اپنے اس دیوتا کو بلند آواز میں پکارو کیوں کہ وہ تو دیوتا ہے ہوسکتا ہے کہ وہ سوچوں میں یا پھر کہیں گہری نیند میں ہوگا، اس لئے ضروری ہے کہ زور زور سے پکارتے ہوئے اسے جگایا جائے گا۔" اس پر پجاری بلند آواز میں بعل دیوتا کو پکارنے لگے اور اپنے مذہبی عقیدے کے مطابق اپنے آپ کو چھریوں اور نشتروں سے گھائل کرنے لگے تھے، یہاں تک کہ وہ سب پجاری لہولہان ہو گئے مگر بعل دیوتا کی طرف سے انہیں کوئی جواب دیا گیا اور نہ ہی ان کی قربانی کو قبول کیا گیا، اس طرح شام ہونے والی ہو گئی تھی۔

جب بعل دیوتا کے پجاری اپنے کام میں ناکام ہو گئے تب الیاس علیہ السلام اپنے شاگرد الیسع کے ساتھ اٹھے جو قربان گاہ انہوں نے تیار کر رکھی تھی اس پر بیل کا گوشت رکھا پھر اس کے قریب ہی وہ دوزانو ہو کر بیٹھ گئے، دعا کے انداز میں انہوں نے اپنے ہاتھ آسمان کی طرف اٹھائے پھر انتہائی رقت و دل سوزی، انتہائی عاجزی اور انکساری سے انہوں نے کہنا شروع کیا۔

"اے خداوند، اے ابراہیم علیہ السلام، اسحاق علیہ السلام اور

اسرائیل کے خدا آج یہاں جمع ہونے والے لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ تو ہی خداوندگی، بندگی اور عبادت کے قابل ہے کہ میں تیرا بندہ ہوں اور میں نے جو کچھ کیا ہے سب تیرے ہی حکم سے کیا ہے۔ اے میرے خدا میری سن تا کہ یہ جان لیں کہ تو ہی خدا ہے، تیرے علاوہ کوئی معبود، کوئی کارساز نہیں ہے۔"

اے اللہ یہ لوگ جو میرے مقابل آئے ہیں زرد روکھیت، مردہ ظرف وضمیر رکھنے والے آخرت وعاقبت سے انکار کرنے والے سچائی کے پرچم اکھاڑنے والے اور جھوٹے عمامے باندھنے والے لوگ ہیں، یہ اوہام پرست ہیں۔ سالہا سال کی بدی کی دھند میں ڈوبے رہنے کے بعد ان کی حالت گہنائے ہوئے چاند جیسی ہوگئی ہے، اب یہ گمبھیر اندھیروں کی سسکتی شب جیسے اور بجھی ہوئی قندیلوں جیسے ہو گئے ہیں، اب انہیں کسی ہدایت، کسی رہنمائی کی تمنا نہیں ہے۔ اے خداوند یہ لوگ جو یہاں میرے مقابل جمع ہیں ان کی قباؤں پر خون ناحق کے چھینٹے ہیں، یہ موت کے راستے میں صلیبیں کھڑی کرنے والے جاہل لوگ ہیں، ان کی اس حبس شب میں، ان کی اس غبار شام میں اے میرے اللہ میری مدد فرما تا کہ ان کے اپنے کھڑے کئے ہوئے جھوٹے دیوتاؤں کے مقابلے میں تیرے نام کا بول بالا ہو۔

اے خداوند، اے میرے خدا، اے میری رہبری کرنے والے واحد وقہار میری دعا کو سن! میں جو کچھ کر رہا ہوں تیری ہی رہبری، تیری ہی رہنمائی میں کر رہا ہوں، پس تو میری اس قربانی کو قبول فرما تا کہ یہ لوگ جانیں کہ بعل دیوتا جس کی یہ پوجا پاٹ کرتے ہیں اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے اور کائنات کے اندر تو ہی اکیلا اور واحد ہے جو بندگی اور عبادت کے قابل ہے۔"

الیاس علیہ السلام جب اپنی دعا ختم کر چکے تو لوگ دنگ اور حیران ہو کر رہ گئے اس لئے کہ اسی لمحے آسمان کی طرف سے آگ نازل ہوئی اور اس نے اس سوختنی قربانی کی لکڑیوں اور پتھروں کو گوشت سمیت بھسم کر کے رکھ دیا تھا اور قربان گاہیں تیار کرتے وقت جو نزدیک کی کھائی میں پانی جمع ہو گیا تھا وہ پانی بھی اس آگ کے نزول کے باعث خشک ہو کر رہ گیا تھا، وہاں جمع ہونے والے لوگوں نے جو یہ سماں دیکھا تھا تو وہ بے حد متاثر ہوئے اور وہ بلند آوازوں میں شور کرنے لگے کہ خداوند اکیلا اور واحد ہے اور وہی بندگی وعبادت اور کارسازی کے لائق ہے اور وہاں جمع سارے لوگ سجدے میں گر گئے تھے تاہم بعل دیوتا کے پجاری اپنی جگہ پر کھڑے رہے، وہ سجدے میں تو نہ گرے تھے پر وہ بھی اس موقع پر اس عجیب حادثہ سے پریشان اور متاثر دکھائی دے رہے تھے، وہاں جمع سب لوگ جب سجدے سے اٹھے تو الیاسؑ نے انہیں مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

"بنی اسرائیل کے فرزندو! یہ بعل دیوتا کے پجاری خداوند کی نشانی دیکھنے کے باوجود اس کے حضور نہ جھکے اور نہ ہی انہوں نے اپنے خداوند کو سجدہ کیا ہے لہٰذا انہیں پکڑ کر کوہستان کرمل کے نیچے قیسون نالے میں لے جا کر قتل کر دو چنانچہ وہاں جمع سب لوگ الیاس علیہ السلام کے کہنے پر حرکت میں آئے، انہوں نے بعل دیوتا کے پجاریوں کو قتل کر دیا۔

الیاس علیہ السلام کی طرف سے اس معجزے کا ظہور دیکھ کر سامریہ کا بادشاہ اخیاب بے حد متاثر اور اپنی جگہ پر پریشان ہوا، جب بعل دیوتا کے سارے پجاریوں کو کوہستان کرمل کے نیچے لے جا کر قیسون کے نالے میں قتل کر دیا گیا، تب اخیاب کوہستان کرمل پر بعل دیوتا سے منہ پھیرتا ہوا خدا کے سامنے سجدہ ریز ہو گیا، اپنے گناہوں کی اس نے معافی مانگی اور بعل دیوتا سے روگردانی کرنے کا وعدہ کیا پھر وہ سجدے سے فارغ ہونے کے بعد کھڑا ہوا اور اپنے قریب ہی الیسع کے ساتھ کھڑے الیاسؑ کے پاس آیا اور بڑی عاجزی اور انکساری سے مخاطب کر کے کہنے لگا۔

اپنے شہر میں ان پتوں سے ماہنامہ طلسماتی دنیا حاصل کریں

ROSHAN DARSI KUTUBKHANA
Saleem Raza Book Seller
New House No. 983, Old 551
Hajjan Rabia Manzil, Motinala
Jabalpur, 482002 M.P.

MISKEEN BOOK DEPOT
1526, Ghosiya Ka Rasta
Ramganj Bazar, Jaipur, 302003 Raj.

S.K. AHMAD
New Madina Urdu Book Seller
Near Jama Masjid, Station Road
Manecherial, 504208 Distt. Adilabad A.P.

NASEEM BOOK DEPOT
50/229, Dal Mandi
Varanasi 221001 U.P.

NATIONAL BOOK DEPOT
56, Top Khana Road, Ujjain M.P.

WAQAR BOOK CENTRE
Chowk Bazar, Nanded, 431604 M.S.

KHALEEL BOOK DEPOT
Inamdarpura, Telipura Chowk
Akola 444001 M.S.

VAKEEL BOOK DEPOT
Mohd. Ali Road, Ahmedabad Guj.

QARI WAHIDULLAH
SHAMA BOOK DEPOT
Panch Batti, Tonk, Raj. 304001

ROYAL NEWS AGENCY
Makbara Bazar, Kota, Raj.

MINAR BOOK DEPOT
Madina Masjid,
Adilabad 504001 A.P.

SAWERA BOOK DEPOT
Abdul Azeez, Kalu Tower, Nayapura
M. Ali Road, Malegaon, 423203

HAFEEZ BOOK CENTRE
Behind Plice Control Room
Kurnool 518001

NASEEM BOOK DEPOT
77, Colootola Street, Kolkata 700073

POOJA PUSTAK STORE
Subzi Mandi, Saraimeer, Azamgarh U.P.

NATIONAL BOOK HOUSE
Jameel Colony, Walgaon Road,
Amravati M.S.

NOOR NABI BOOK SELLER
News Paper Agent
Dal Mandi, Varanasi, U.P.

MEHBOOB BOOK DEPOT
Opp. Russel Market
Shivaji Nagar, Bangalore, 560051

ABDUL SATTAR BOOK SELLER
Company Bagh, Muzaffarpur, Bihar

M.H. MULLAL
News Paper Agent C/o Moti Medical
Indi Road, Bijapur, 586101

MADINA BOOK DEPOT
Netaji Road, Raichur K.S.

HABIBI KITAB GHAR
Madani Masjid
Tikore Raod, Dharwar 580001 K.S.

KALEEM BOOK DEPOT
Khas Bazar, Ahmedabad, Guj

GULISTAN BOOK AGENCY
Urdu Bazar, 2832, Sawday Road
Mysore 570021 K.S.

QARI KITAB GHAR
Royal Nawab Complex
Shah-e-Alam Road, Ahmedabad Guj.

KITAB CENTRE
Shamshad Market, A.M.U.
Aligarh, 202002 U.P.

ASGHAR MAGAZINE CORNER
Jama Masjid, Mominpura
Nagpur 440018 M.S.

SHOQEEN BOOK DEPOT
Bahadurganj,
Shahjahanpur U.P.

MOMIN BOOK CENTRE
Bhindi Bazar,
Belgaum 590002

MOIZ BOOK STALL
Bus Stand Road,
Karimnagar 505002

JAVED AZIZI
News Paper Agent
Mohd. Ali Road,
Akola 444001 M.S.

AZEEM NEWS AGENCY
267, Near Bangali Colony
Singar Talai
Khandwa 450001 M.P.

FAIZI KITAB GHAR
Mehsol Chowk, Umar Road,
Sitamarhi, 843302 Bihar

CITY BOOK DEPOT
Qasab Pada Masjid
M. Ali Road, Malegaon, M.S.

GOHAR PRESS & BOOK DEPOT
323, Triplican, High Road
Chennai, T.N.

NAZEER BOOK DEPOT
323, Triplican, High Road
Chennai T.N.

MOHD. JAWED NAYYAR
BOOK SELLER
56, Nakhas Khana,
Allahabad U.P.

AFTAB BOOK DEPOT
Subzi Bagh, Patna 800004

MOON TRADERS BOOK SELLER
Delhi Gate Road,
Nagaur Raj. 341001

HAJI ABUL QAYYUM
NEW HAJI BOOK DEPOT
Basheer Ganj, Bhaji Mandi Road
Beed, 431122 M.S.

KAMALIA BOOK DEPOT
Tatarpur, Bhagalpur 812002 Bihar

MINARA DEENI BOOK DEPOT
Masjid Road, Patel Chember
Latur 413512 M.S.

SHABNAM BOOK STALL
Machi Bazar Masjid,
Shopping Centre, Room No.2
Gali No 7, Kasab Bada,
Dhule 424001 M.S.

SALEEM BOOK CENTRE
97/1, High Road,
Pernambut 635810 T.N.

SHAIKH MEHBOOB
Agent News Paper
Baselkhi Road, Near Madina Masjid
P.o. Udgir 413517, Distt. Latur, M.S.

ABDUL WAHID & SONS
Main Road, Ranchi, Bihar 834001

SULTAN HYDER KHAN
Indori, Qannauj Sugandh Bhandar
Bus Stand, Manawar
Distt. Dhar 454446 M.P.

M.M. KATCHI BOOK STALL
Bhandiwad Base
Hubli, 580020 K.S.

AKHLAQ AHMAD
URF CHHOTE
Moh. Qazipura,
Nea Masjid Alam Shaheed Markaz Wali.
Bahraich, 271801 U.P.

NEW KITAB MANZIL
Tatarpur,
Bhagalpur 412002, Bihar

AZKIYA BOOK SHOP
& GENERAL STORE
51, Nayapura, Indore, 452003

MOLVI MOHD. AZHAR
Husaini Kitab Ghar, P.o. Mantha
Distt Jalna, 431504, M.S.

HABEEBUR RAHMAN FAROOQI
122, Barhamnipura
Bahraich 271801 U.P.

AZAD KITAB GHAR
Sakchi Bazar
Jamshedpur 831001

KHAN BOOK STALL
Nizamuddin Chowk, Shah Ganj
Aurangabad, 431001 M.S.

AL FURQAN BOOK DEPOT
Darul Uloom, P.o. Porkran
Distt. Jesalmer, 345021 Raj.

MUNSHI BOOK DEPOT
Sanjay Nagar, P.o. Kopar Gaon
Distt. Ahmead Nagar, 423601 M.S.

FIRDOS KITAB GHAR
No. 3, Dari Complex
Rasoolpur, Bank Road
Dharwad, 580001 K.S.

RASHEED BOOK DEPOT
Mandi Bazar
Burhanpur, 450331 M.P.

M. A. QADEER
News Agent
P.o. Bodhan, 503185
Distt. Nizamabad, A.P.

JAVED BOOK HOUSE
M.G. Chowk
Kolar 563101 K.S.

H. H. HABEEBUR RAHMAN
BOOK SELLER
P.o. Chhabra Gugor
Distt. Baran, Raj. 325220

SHARMA BOOK STALL
Sadar Bazar, Nehtaur,
Bijnor U.P.

ANWAR BOOK DEPOT
Chowk Bazar, Howra Post Office
Bagban Gali, Nanded 431604 M.S.

UNIQUE STATIONARY
& BOOK SELLER
Old Bus Stand, P.o. Nirmal
Distt. Adilabad, A.P. 504106

RASHEED AHMAD
Akhbar Wale
Near Shaheen Hotel,
Kheradiyon Ka Mohalla,
Jodhpur 342001 Raj.

SIDDIQ BOOK DEPOT
37, Aminabad Park,
Lucknow U.P.

M. MANZAR ALAM
TAYYAB ATTAR HOUSE
Jama Masjid, Main Road
P.o. Motihari,
Distt. East Chaparan, Bihar

ABDUS SATTAR
Panahkola, P.o. Madhupur
Distt. Deoghar 415353

MOHD. KHURSHEED QASMI
Maktaba Qasmia, Millat Nagar,
Bhusawal 425201 M.S.

SAYED ABID PASHA
684/16th Gate, Sayed Alam Mohalla
P.o. Channapatna 571501
Distt. Bangalore K.S.

J. MOHD. YOUSUF
National Book House,
49, Chunnam Bukar Street,
P.o. Ambur 635802
Distt. Vellore T.N.

MOHD. ARIF DANISH RAZVI
Near Dr. Parvez Ansari,
Bacside Allah Wali Masjid,
Zetunpura, Bhiwandi, Thane 480302

MOLANA MOHD. RIYAZUDDIN
[illegible]
Distt. Gopalganj 841428 Bihar

SAMEER BOOK DEPOT
Near R.K. Model School
Shahid Sarai, Siwan 841226 Bihar

AB. JUNAID AHMAD
Johar News Paper Agency
M.M. Johar Ali Road
Kalamb Chowk, Yavatmal 545001

MAQBOOL NOVEL GHAR
City Chowk, Aurangabad,
431001 M.S.

NAEEM BOOK DEPOT
Sadar Bazar,
Maunath Bhanjan U.P.

VISHAL NEWS PAPER AGENT
Railway Book Stall
Nizamabad, 503001 A.P.

ABDUL MAJEED SHEKH
Ahmed Book Seller, Moh. Peth,
Near Javed Kirana, Parbhani 431401

S.I. SHAIKH
H. No. Z-3-Ac 100 1362 Nala Road
Ambedkar Nagar, P.o. Shirdi
Ta. Rahta, Distt. Ahmed Nagar M.S.
423109

SHAMS NEWS AGENCY
Beside Agra Sweet, Farmanwadi
Hyderabad 500001 A.P.

MAGAZINE CENTRE
146, D.N. Road,
Mahendra Chambers
Ground Floor, Shop No. 2
Mumbai 400001

ABDULLAH NEWS AGENCY
Lal Chowk, Ist Bridge,
Srinagar J & K 190001

MANZOORUL HASAN
Shop No. 6, Paper Mrket
Rail Bazar, Kanpur Cant
208001

SHAIKH AKRAM MANSOORI
20-4-226/8, Mahboob Chwok,
Charminar, Hyderabad 500002 T.S.

MIRZA BOOK DEPOT
Kohna Mughal Pura, Nai Sarak
Muradabad U.P. 244001

INDIA BOOK STALL
Laxmi Takis Road,
Near Sarai Jumerati,
Bhopal, 462001 M.P.

ماہنامہ طلسماتی دنیا کا خبر نامہ

نوٹ بندی کالے دھن کو سفید کرنے والا اب تک کا سب سے بڑا گھپلہ

یشونت سنہا کے بعد ارون شوری کا مودی حکومت پر حملہ: جی ایس ٹی پر بھی سخت تنقید کی

نئی دہلی: سینئر لیڈر یشونت سنہا کے بعد نوٹ بندی پر صحافی سے سیاست داں بنے ارون شوری نے بی جے پی پر نشانہ سادھا ہے۔ سابق مرکزی وزیر ارون شوری نے کہا کہ نوٹ بندی ایک بہت بڑی منی لانڈرنگ اسکیم تھی جسے حکومت کی طرف سے کالے دھن کو سفید کرنے کے لئے لایا گیا تھا۔ شوری کے مطابق اس بات کا انکشاف آر بی آئی گورنر نے بھی کیا ہے۔ آر بی آئی گورنر نے اپنے ایک بیان میں کہا تھا کہ نوٹ بندی کی وجہ سے ۹۹ رفیصد ممنوعہ نوٹ واپس آئے ہیں جب کہ یہ کہا جا رہا تھا کہ نوٹ بندی کے قدم سے ٹیکس اور کالا دھن واپس آئے گا جو واپس نہیں آیا ہے۔ بی جے پی کے سینئر رہنما ارون شوری نے مرکزی حکومت کی اقتصادی پالیسیوں پر حملہ کرتے ہوئے ایک انٹرویو میں کہا ہے کہ نوٹ بندی اب تک کا سب سے بڑا منی لانڈرنگ گھپلہ ہے۔ یشونت سنہا اور شوری دونوں سابق وزیر اعظم اٹل بہاری واجپئی کی حکومت میں اہم ذمہ داریاں نبھا چکے ہیں۔

شوری نے حکومت کی جی ایس ٹی کو لے کر بھی تنقید کی ہے۔ شوری نے قریب ایک سال پہلے نومبر میں ایک ہزار روپے اور پانچ سو کے نوٹوں کو چلن سے باہر کر دئے جانے کے فیصلہ کی تنقید کرتے ہوئے کہا کہ اس کی وجہ سے آج معیشت میں سستی دیکھی جا رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ نوٹ بندی ایک احمقانہ فیصلہ تھا، جن لوگوں کے پاس کالا دھن تھا انہوں نے اسے سفید بنا لیا۔ انہوں نے جی ایس ٹی کو بھی حکومت کی ناکامی بتایا۔ انہوں نے کہا کہ یہ ایک اہم اقتصادی اصلاح ہے لیکن اس کا نظام خراب طریقہ سے کیا گیا۔

تین مہینہ کے اندر ۷ مرتبہ ضوابط بدلے گئے۔ خیال رہے کہ مودی کی اقتصادی پالیسیوں کی شوری نے ایک ایسے وقت میں تنقید کی ہے جب وہ اپنوں کے ساتھ ساتھ اپوزیشن کے نشانہ پر ہیں۔ اس کے بعد شوری نے کہا جی ایس ٹی کے ڈیزائن میں بہت سی خامیاں تھیں پھر بھی اسے نافذ کر دیا گیا، اس کا سیدھا اثر چھوٹی صنعت پر پڑ رہا ہے جس کی وجہ سے مصنوعات کی فروخت میں بھاری کمی آئی ہے۔ شوری نے پہلے بھی وزیر اعظم مودی کی قیادت والی حکومت پر نشانہ لگاتے ہوئے کہا تھا کہ جن کے پاس کالا دھن ہے، وہ اسے بیرون ملک رکھے ہوئے ہیں۔

ڈینگی کا یہ مچھر سوئیز لینڈ میں اڑ رہا ہے اور آپ یہاں لاٹھی چلا رہے ہیں۔ اس سے قبل سابق وزیر خزانہ یشونت سنہا نے مرکزی حکومت پر سخت حملہ کرتے ہوئے مودی حکومت کی پالیسیوں پر سوال کھڑے کئے تھے سنہا نے اپنے مضمون کے ذریعہ وزیر خزانہ ارون جیٹلی پر تیکھا طنز کرتے ہوئے کہا کہ ''مودی نے تو نزدیک سے غریبی دیکھی ہے لیکن ایسا محسوس ہوتا ہے کہ جیٹلی پورے ملک کو بے حد قریب سے غریبی دکھا دیں گے۔ یشونت سنہا نے کہا معیشت کھائی کی طرف جا رہی ہے اور یہ بات بی جے پی کے متعدد رہنما جانتے ہیں لیکن وہ ڈر کی وجہ سے کچھ نہیں بولیں گے۔ یشونت سنہا نے کہا کہ ہم سب تو ۱۹۴۷ء سے ہی نو اڈیا بنانے کے لئے کام کر رہے ہیں، سب کا اپنا طریقہ ہے۔

TILISMATI DUNYA(MONTHLY) R.N.I.66796/92,RNP/SHN/61,2015-17
ABULMALI,DEOBAND 247554(U.P)
ISSUE November 2017 POSTING DATE 25-26-BEFORE EVERY MONTH

मासिक

तिलिस्माती दुनिया

देवबन्द

अब हर माह हिन्दी में भी पढ़िये।

☆ एक अजीब व गरीब रिसाला
जो आपको आपके खुदा से मिला देगा।

☆ अपने खुदा से अपनी कुरबत बढ़ाने के
लिये हर माह इस रिसाले को पढ़िये।

☆ खुफ़िया और पोशीदा राज़ों से
पर्दे उठाने वाली एक बे मिसाल मेगज़ीन

बहुत जल्द आ रहा है। .... इन्तज़ार कीजिये।
और अपने शहर के ऐजेन्ट से बात कीजिये।

محسنِ ملت استاذ العالمین ایڈیٹر ماہنامہ طلسماتی دنیا حضرت مولانا حسن الہاشمی صاحب مدظلہ العالی کا شاگرد بننے کیلئے مندرجہ ذیل معلومات اور چیزیں نیچے دیئے ہوئے پتے پر بھیجیں۔

(1) اپنا نام (2) اپنے والد کا نام (3) اپنی والدہ کا نام (4) تاریخ پیدائش یا عمر
(5) مکمل پتہ (6) اپنا موبائل نمبر (7) گھر کا موبائل نمبر یا فون نمبر
(8) تعلیمی لیاقت کی وضاحت (9) 4 عدد پاسپورٹ سائز فوٹو
(10) HASHMI ROOHANI MARKAZ کے نام =/1000 روپے کا ڈرافٹ

مطلوبہ معلومات اور چیزیں بھیجنے کا پتہ

HASHMI ROOHANI MARKAZ , NEAR ALI MASJID

MOHALLA ABULMALI , DEOBAND , U.P.

PIN CODE NO. 247554

مزید معلومات کیلئے مندرجہ ذیل موبائل نمبروں پر رابطہ کریں !

مولانا حسن الہاشمی :- 9358002992

حسان عثمانی :- 9634011163 ، وقاص (مولانا کے بیٹے) :- 9557554338